رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانیکے دن
اک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہہ پچھتانے کے دن

پیغام صلح

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار سہ شنبہ پنجشنبہ اور شنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ پیشگی ۔ سے طلباء سے [illegible] للعہ اور [illegible]
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں
دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام
پتہ صاف و خوشخط لکھیں
احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

اڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی۔

جلد ۱ | لاہور۔ روز پنجشنبہ مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۵ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱

تبرک

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے آخری تحریر بنام "پیغام صلح" سے جسکی یاد کو تازہ کرنے کے لئے یہہ اخبار جاری کیا گیا ہے کچھ کلمات طیبات بطور تلخیص و اقتباس ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ شروع اخبار میں انکا اندراج نہ صرف تیمناً ضروری تھا بلکہ ان سے انشاء اللہ پبلک کو یہہ اندازہ کرنے میں بھی گونہ سہولت ہوگی کہ ہم اپنے امام پاکؑ کی منشاء کے ماتحت رہکر کن اصول اور کیسے خیالات کی اشاعت چاہتے ہیں۔ وھو ھٰذا

ہم سب کیا مسلمان کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اُس خدا پر ایمان رکھنے میں شریک ہیں جو کل دنیا کا خالق و مالک ہے۔ انسان کہلانے میں بھی سب شریک ہیں۔ ایک دوسرے کے ہم وطن اور پڑوسی بھی ہیں۔ پس اے ہموطنو! وہ دین کیا جسمیں عام ہمدردی کی تعلیم نہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جسمیں ہمدردی کا مادہ نہو۔ خدانے کسی قوم سے فرق نہیں کیا قدرت کے عطیات سے ہندی۔ عربی۔ ایرانی۔ شامی۔ چینی۔ جاپانی۔ یوروپین۔ امریکن تمام اقوام کو حصہ ملا ہے۔ زمین سب کے لئے فرش کا کام دیتی ہے۔ سورج چاند ستارے سب کو روشن چراغ کا کام دیتے اور نیز دیگر بہت سی خدمات بجالاتے ہیں۔ اسی طرح آب و آتش۔ خاک و باد۔ میوے پھل ترکاریاں دوا غذا وغیرہ تمام اشیاء سے کل قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں یہہ **اخلاق ربانی** ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسان کے ساتھ سلوک و مروت سے پیش آئیں۔ تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔ یاد رکھو! جو قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہ کرے گی۔ اور اس کے پاک خلقوں کے خلاف اپنا چال چلن رکھے گی۔ وہ جلد ہلاک ہو جائیگی۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی تمام ملکوں کے راستباز گواہی دیتے آئے ہیں۔ کہ اخلاق الٰہی کا پیرو ہونا انسانی بقاء کے واسطہ آبحیات ہے اور انسانوں کی جسمانی و روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے مقدس اخلاق کی پیروی کریں جو سلامتی کے سرچشمہ ہیں۔

خدانے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا جو سورۂ فاتحہ میں ہے۔ کہ "الحمد للہ رب العالمین" یعنے تمام کامل اور پاک صفات خدا تعالےٰ سے خاص ہیں جو کل عالموں کا رب ہے۔ عالم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں۔ مختلف زمانے اور مختلف ممالک داخل ہیں۔ یہہ آیت دراصل ان کا رد ہے جو خدا تعالےٰ کی ربوبیت عامہ کو اپنے تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ کہ گویا وہ خدا کے بندے [illegible] منتخب دیا اور اُن کو بھول گیا ہے (معاذ اللہ) یہہ بات بھی صحیح نہیں کہ خدا کے نبی کسی خاص ملک و قوم میں ہی آتے رہے ہیں۔ بلکہ خدانے کسی ملک کسی قوم کو فراموش نہیں کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں طرح طرح کی مثالوں سے بتلایا گیا ہے کہ جیسے خدا ہر ملک کے باشندوں کی جسمانی تربیت اُن کے مناسب حال کرتا آیا ہے۔ ویسے ہی اُس نے ہر ملک ہر قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ایک جگہ فرمایا ہے۔ اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ۔ یعنے ایسی کوئی قوم نہیں جس میں نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

پس جبکہ ہمارے خدا کے یہہ اخلاق ہیں تو مناسب ہے کہ ہم بھی انہی اخلاق کی پیروی کریں۔ دعا ہے کہ خدا خود آپ لوگوں کے دلوں میں الہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپ کے دلوں پر کھول دے۔ یہہ کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایسی چیز ہے کہ جو بلائیں اور مشکلات اور کسی طرح دور نہو سکتی ہوں وہ اتفاق کی برکت سے دور ہو جاتی ہیں۔ بجائے اتحاد کے اگر ایک قوم ازراہ نفسانیت و مشیخت اور تکبر کے دوسری قوم کو حقیر کرنا چاہے گی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہ بچیگی اگر کوئی اپنے پڑوسی کی ہمدردی سے پہلو تہی کرے گا۔ تو وہ آپ بھی اس کا نقصان اُٹھائیگا ایسے نازک وقت میں جبکہ دنیا پر طاعون قحط زلازل وغیرہ طرح طرح کی آفات نازل ہو رہی ہیں ہم آپ کو صلح کی طرف بلاتے ہیں۔ خدانے یہہ خبر دی ہے کہ اگر دنیا بدعملی سے باز نہ آئے گی۔ تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی ابھی ایک بلا سے چھٹکارا نہ ملے گا کہ دوسری سر پر آن پڑے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائینگے۔ کہ یہہ کیا ہونے والا ہے۔ سو قبل اس کے کہ وہ دن آئیں ہوشیار ہو جاؤ اور باہم صلح صفائی کرلو جس قوم میں کوئی زیادتی ہے۔ جو مانع صلح ہو وہ اس کو چھوڑ دے چھوٹے چھوٹے اختلاف مانع صلح نہیں ہو سکتے۔ مگر کم از کم یہہ ضرور ہو کہ سب ایک دوسرے کے مسلمہ بزرگوں۔ خدا کے فرستادہ راستبازوں اولیا انبیاء رشیوں اوتاروں وغیرہ کی عزت اکرام و احترام کرنے نیز باہمی بغض و کینہ۔ بدگوئی و دل آزاری سے باز رہنے کا عہد کرلیں۔ (مفصل دیکھو رسالہ پیغام صلح جو دفتر پیغام صلح سوسائٹی احمدیہ بلڈنگس لاہور سے مفت ملتا ہے)

اشتہار دہندگان کو اطلاع

اخبار ہذا کا ہر نمبر بفضلہ ایکہزار سے کم کسی صورت میں نہ چھپے گا۔ بلکہ شروع کے چند اشو تو دو دو ہزار چھپکر ہندوستان و ممالک غیر میں بطور نمونہ بھیجے جائینگے۔ اشتہار دہندگان کیلئے فائدہ اٹھانیکا یہہ خاص موقعہ ہے مستقل مشتہروں کے ساتھ غیر معمولی رعایت کیجائیگی۔ (مینیجر)

مسلمانوں میں باہمی صلح کیسے ممکن ہے

(از حضرت خلیفۃ المسیح)

موجودہ حالت میں مسلمانوں کا طرز عمل یہہ ہونا چاہئیے کہ وہ باہم تنازع کو چھوڑ دیں۔ یا کم کردیں۔ واعظوں اور ملانوں کے سپیچوں کا خوب مطالعہ کریں جو اپنی منھی گرم کرنے کی خاطر لوگوں کے درمیان باہم جھگڑے ڈلوا دیتے ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو اختلافات ہیں اُن کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے مگر ایسے اختلاف چھوڑ دینے چاہئیں جن سے بہت بیزار ہو جاتے ہیں مثلاً شیعہ لوگ صرف گالیاں دینا اور شرک چھوڑ دیں سنت چھوڑنی ترک کردیں۔ اُن کے مخالف خوارج اہل بیت کو سب و شتم نہ کیا کریں اور قتل کی عادت چھوڑ دیں۔ غیر مقلدین احادیث صحیحہ پر عمل کریں مقلد لوگ احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں ائمہ کے اقوال پر ہٹ نہ کریں۔ سب لوگ کفر بازی میں نرمی اختیار کریں۔ صریح قرآن اور صریح حدیث صحیح کو سب مانیں اگر اُن کے فہم میں اختلاف ہو تو اس پر جھگڑا نہ کریں یا خفیف جھگڑا رکھیں [illegible]

فی امان اللہ

۲۰ جون سنہ ۱۹۱۳ء بروز شنبہ شیخ نور احمد صاحب ایجنٹ جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے روانہ ولایت ہوئے تاکہ انگلستان پہنچ کر خدمت اسلام کے کام میں خواجہ صاحب ممدوح کا ہاتھ بٹائیں خدا تعالےٰ ساتھ خیر کے پہنچائے اور اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ جملہ برادران سلسلۂ احمدیہ امید ہے کہ ان خادمان دین کے حق میں بخشوع و اخلاص دعا فرمائینگے کہ جیسا ان دونوں صاحبوں کے نام مبارک ہیں ویسے ہی اُن کی معیت سے خواجہ صاحب کی مساعی جمیلہ بلاد مغرب میں احمد کا نور پھیلانے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بول بالا (فتح) کرنے میں خاطر خواہ کامیاب اور بارور ہوں آمین! ثم آمین!!

صاحب ضلع کا شکریہ

ہم بکمال گرمجوشی و اخلاص اپنے مقامی حاکم عالی جناب [illegible] صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لاہور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جن کی بیدار مغزی مردم شناسی۔ معاملہ فہمی اور توجہات کے طفیل ہمارے اخبار کو بلا ادخال ضمانت اجازت اجرا عطا ہو گئی۔ خدا تعالےٰ حضور ممدوح کو جزائے خیر دے

ایجنٹ و نامہ نگار

پیغام صلح کے لئے بڑے بڑے شہروں میں اخبار فروخت کرنے اور ضروری خبریں مفید مضامین باقاعدہ بھیجتے رہنے کے لئے ایجنٹوں و نامہ نگاروں کی ضرورت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح

لاہور

روز پنجشنبہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

افتتاح اور دُعا

اے ہمارے مولیٰ کریم سب سے پہلے ہم تیرے حضور سجدۂ عجز و عبودیت بجالا کر تجھ ہی سے بکمال تذلّل التجا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنی حمد و ثنا کی توفیق دے۔ بار الہا! ہماری کمزوریاں ہیں شرماتی ہیں کس مُنہ سے تیری وراء الوراء ذاتِ پاک کا نام زبان پر لائیں علم عقل فہم ادراک سب عاجز ہیں۔ کہ تجھے باہمہ اوصافِ کمال قیاس بھی کرسکیں تیری بے شمار آلاء و نعماء کا احاطہ غیر ممکن پھر تیرے احسانات بیکران کا شکر کما حقہٗ کیسے ادا ہو۔ لیکن شانِ عبودیت اسی کی متقاضی ہے کہ جو کچھ اور جیسے کچھ بھی ہوسکیں تیرے گن گائیں۔ تونے عدم سے اس تماشا گاہِ ہستی میں بھیجا۔ یہ کچھ کم احسان تھا؟ پھر انسان بنایا۔ اور تمام موجودات کو ہمارے لئے مسخر کیا۔ کہ اُن سے تمتع اٹھائیں۔ اور نہ صرف زبان و دہان بلکہ نیز اپنے اعمال و افعال سے تیری تسبیح و تقدیس میں کائنات کے ہمنوا ہوں۔ پھر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا فخر بخشا۔ پھر آخری زمانہ کے عظیم الشان مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت عطا فرمائی۔ اور برٹش گورنمنٹ جیسی روشن خیال۔ لصفت شعار۔ امن پسند و آزادی دوست حکومت کے زیر سایہ رکھا۔ کہ جس کے دامن عاطفت میں ہم بے روک ٹوک اپنے جائز مطالبات پیش کرتے۔ اور دینِ حق کی حمایت و اشاعت کرسکتے ہیں۔

ہاں! کمال کفرانِ نعمت ہوگا۔ اگر ہم اُس نعمتِ عظمیٰ پر تیرا ہزار ہزار شکر ادا نہ کریں۔ جو تو نے ہمیں اس غرض سے عطا کی کہ اُس انسانِ کامل کے بعد بھی جو رحمۃ للعالمین تھا۔ اور ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ۔ تا قیامِ قیامت ہماری دنیا و عقبیٰ دونوں کے واسطے ایک جامع اور کامل اکمل دستور العمل رہے۔ وہ تیری مقدس کتاب ہے۔ جسے ہُدیً وَ نُورٌ کہتے ہیں جو ہمیں دونوں عالم میں فائز المرام ہونے۔ نجاتِ ابدی حاصل کرنے اور تجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ دکھاتی ہے۔ یہ اُسی پاک کی تعلیم ہے۔ جو ہمیں ہزاروں تاریکیوں اور خطرناک ٹیڑھی راہوں سے بچا کر منزلِ مقصود تک پہنچاتی ہے۔ یہ اسی کا احسان ہے۔ کہ تیرے تمام برگزیدوں اور راستبازوں کی عظمت ہمارے دل میں بٹھاتی ہے جنہیں دیگر اقوامِ عالم تنگدلی کوتاہ نظری اور جہل و تعصب کے سبب اکثر رد کرتی اور ان کے کارناموں کو مٹانے کے درپے ہیں۔ یہ اُسی آفتاب عالم تاب کے نور کا ظہور ہے۔ جس کی روشنی میں ہم تمام بنی آدم کو اعضائے یکدیگر دیکھتے ہیں۔ مگر آہ! دنیا میں تھوڑے ہیں۔ جو اس پاک راز کی پروا کرتے ہوں۔ الٰہی! تیری ہزار ہزار بلکہ بے حد و بے شمار حمد و ثنا ہو کہ تونے جیسے مادیات کے فیوض اپنی ربوبیتِ عامّہ کے طفیل جملہ عالمین کے لئے یکساں جاری کئے۔ اسی طرح تونے روحانی ہدایت کے سرچشمہ سے سیراب کرنے میں بھی کسی زمانہ کسی خطہ اور کسی قوم کے ساتھ بخل روا نہیں رکھا۔ سُبحانک اللّٰہم و بحمدک تونے لاکھوں اپنے برگزیدے پیغمبر اسی لئے مامور فرمائے۔ کہ تا دنیا گمراہی زیاں کاری و بدکرداری سے بچ کر چلے۔ تیری مخلوق پرہیزگاری اور باہم امن جوئی و صلح کاری سے بسر کرکے سلامتی کے ساتھ تجھ تک لوٹنے [illegible] ہمیشہ [illegible] تیرا پیارا اور پسندیدہ دین اسلام جو ہمیشہ [illegible]

لیکن حیف صد حیف کہ ظلوم و جہول انسان کی شامتِ اعمال نے اکثر اُسے اس کی قدر کرنے سے باز رکھا پے در پے تیرے خلیفوں اور برگزیدوں کا انکار ہوتا رہا۔ ضد و عداوت اور بدرگی سے ان کے ساتھ بدسلوکیاں روا رکھی گئیں۔ اور ناشکرے دشمنانِ حق اس کے نام لیواؤں کے ساتھ لڑتے مرتے رہے۔

آہ! اِن شوربختوں میں سے کسی نے اتنا نہ سمجھا۔ کہ باغبان جو اپنے چمن کی مزید رونق اور ترقی کے لئے نت نئے گل پھول لگاتا ہے۔ وہ پہلے پودوں کی شان دوبالا کرنے اور اپنے گلزار کی کمی پوری کرنے کو۔ کہ پہلی بہار مٹانے یا پچھلے گل بوٹے پامال کرانے کو۔ پچھلے بلاشبہ پہلوں کے بعد رفع نقص اور ازدیاد دلفریبی کے لئے لگائے گئے۔ پھر حیف ہے اگر پہلوں کے مداح پچھلوں کی بے قدری کریں۔ یا دونو کو الگ الگ پسند کرنے والے آپس میں کشت و خون سے زمینِ چمن کو لالہ زار بنائیں

اسلام کی تعلیم ابتدا سے یہی رہی کہ اُس کی مخلوق باوجود بعض اختلافات کے بھی باہم ہمدردی حسن سلوک اور صلح و صفائی سے رہے۔ مگر افسوس! ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تعصب جہالت کج فہمی و ضد سے اس کرۂ خاکی پر ایک عجیب طوفانِ بے تمیزی بپا ہے۔ کہیں ملکی معاملات کے لئے کہیں مذہبی اختلافات کے سبب کہیں نفسانی اغراض کی خاطر ایک حشر خیز کشا کشی ہو رہی ہے۔ اللّٰہم احفظنا

خدایا تو ہی ذرہ ذرہ کا حقیقی مالک ہے۔ تو ہی اپنی حکمتوں کو کما حقہ جانتا ہے۔ تو ہی دلوں کو پھیرنے کی قدرت رکھتا ہے جب تونے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آخر ہم ہی تمہارے حَکَم ہو کر تمہارے اختلافوں کو مٹائیں گے" تو تو ہی اہل عالم کے دلوں میں صلح اور سلامت روی کی ایک برقی رو سی جاری کر دے۔ کہ یہ دنیا نزاع و فساد کی جگہ امن اور سکینت کا جلوہ گاہ بن جائے۔

خدایا یہ ایک اندوہناک درد ہے۔ جو تیرے سلامتی پسند بندوں کو ہمیشہ بے چین کرتا رہا ہے۔ تو ہی اس درد کی دارو دے۔ تو ہی ایسے اسباب پیدا کر کہ ہم سب ملکر اس درد کو محسوس کرکے تجھ ہی سے طالبِ شفا ہوں۔ اور خود بھی دفع مرض کی تدابیر میں کوشاں۔

آج بھی تیرے کچھ عاجز ناچیز بندے اسی درد سے بے چین ہو کر اٹھتے ہیں۔ کہ دوسروں کو بھی اس میں اپنے ساتھ شریک کرکے پھر متفقہ کوشش سے اس کے رفع دفع میں سرگرم سعی ہوں۔ تو ہر بات پر قادر ہے۔ اے ہمارے مولیٰ! اس مقصد میں ہماری مدد کر۔

الٰہی! یہ اسلام کی ایک اہم خدمت ہے اور ایک مہتم بالشان بارِ امانت تو ہی اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس قابل بنا۔ کہ اس بار کو اٹھا سکیں۔ اور تیرے پیارے دین کی خدمت بجا لائیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہم ازبس ضعیف ہیں۔ پر خدایا تیرا سہارا بڑا زبردست سہارا ہے۔ الٰہی طاقت دے ہمت دے۔ اخلاص دے۔ استقامت دے۔ زبان قلم میں اثر بخش۔ اور اس پاک مشن میں خاطر خواہ کامیابی کے اسباب مہیا فرما۔ الٰہی ہماری حالتِ زار کی طرف مہر کی نظر کر۔ اور اپنے جلال و جبروت کا صدقہ۔ اپنے حبیب پاکؐ کا صدقہ۔ تمام اولیا و اصفیا کا صدقہ ہماری سُن کہ تو سمیع الدعا ہے۔ اور بصیرٌ بالعباد۔ آمین ثم آمین!!

اِلتماسِ خاص

اللہ تعالیٰ کے آستانۂ الوہیت پر گر کر چاہتے تھے۔ کہ بڑی بڑی کام کی باتیں عرض معروض کریں گے۔ کچھ کہا اور بہت کچھ [illegible]

ہماری حالت کے کہاں تک مناسب حال تھا [illegible] سے بہرحال یہی توقع ہے۔ کہ ہماری سُنے گا۔

اب اس کے بندوں سے بھی ہمیں کچھ کہنا ہے سُنیں اور از راہِ عنایت ذرا دل سے سُنیں!

پیغام صلح کا مدعائے اجراء پروسپکٹس وغیرہ میں گذارش ہوچکا ہے۔ اور کچھ لوحِ اخبار پر مرقوم ہے۔ لیکن سچ پوچھو تو کہنے اور کرنے میں بڑا بل ہوتا ہے۔ فی الحقیقت یہ تو ہے اغراض اور اس کی خدمت میں ہمارے فرائض جو کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔ وہ ہمارے کام سے ظاہر ہونے چاہئیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا مآلِ کار منتر کے جنتر کی طرح یک لخت ظہور میں آسکے۔ لہٰذا ہمیں ان کے اظہار میں چندان لفاظی و سخن سازی کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ کام واقع میں بہت مہتم بالشان ہے۔ اور ہماری ذمہ واریاں نہ صرف فی نفسہا نہایت نازک ہیں۔ بلکہ پبلک کے موجودہ مذاق کے لحاظ سے اور بھی زیادہ دقت طلب۔ ہاں اگر خدا چاہے تو اس سے عہدہ برآ ہو سکنا کچھ ایسا امر محال بھی نہیں۔ صاحبو! دنیا عالم اسباب ہے ہماری نظر میں حصول مدعا کے جو اسباب آتے ہیں۔ ان کا جتانا دنیا اپنا کام ہے۔ آگے خدا جانے اور اس کے بندے جن کی خاطر ہم نے یہ بار اٹھایا ہے۔

دعوتِ صلح کا پیغام۔ وہ بھی نہ فقط اپنی قوم کے مختلف فرقوں یا ملک کی مختلف اقوام کو بلکہ ایک طرح جمیع ملل عالم کو پہنچانا آسان کام نہیں۔ مگر کام کی اہمیت اور دشواری سے مرعوب ہو کر ہمت ہار بیٹھنا انسان کا کام نہیں جسے خدا نے [illegible] دیا ہے ہم جانتے ہیں کہ بہتیرے یار و اغیار ایسے ہونگے جو اس نوبل کوز (شریفانہ مقصد) کا مضحکہ اڑائیں گے۔ لیکن کچھ پروا نہیں [illegible] انبیاء علیہم السلام تک کی اڑائی گئی ہے [illegible] خاکِ پا کی بھی قدر و قیمت نہیں رکھتے [illegible] یقین ہے۔ کہ جہاں فرض کرو [illegible] ہونگے۔ اُن میں انشاء اللہ دس پانچ فیصدی ان باتوں کی قدر کرنے والے بھی نکل ہی آئیں گے پس اگر دس فیصدی لوگ خواہ ہماری جماعت میں ہوں یا تمام اہل اسلام میں یا جملہ اقوامِ ہندوستان میں (یا کل دنیا میں) جو اس نیک خیال کے مؤید اور حامی کار ہوں کہ دنیا کو موجودہ کشاکشی۔ زیاں کاری۔ اور تلخ کامی سے چھٹکارا پانے کی ضرورت ہے۔ اپنی اپنی جگہ بڑی مگر ایک جہتی کے ساتھ جانفشانی کی کوشش کریں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں امن و صلح کاری و پرہیزگاری کی ایک تیز رَو دنیا کے اِس سرے سے اُس سرے تک [illegible] سکتی ہے۔ آپ یقین رکھیں کہ جو بزرگانِ ملت اس نیک تحریک کے محرکِ اول ہوئے ہیں۔ وہ خدانخواستہ ٹکڑوں کے محتاج نہیں جو بندۂ غرض کی حیثیت سے محض [illegible] خدا کا فضل ہے کہ وہ سب بجائے خود خوشحال و تابع [illegible] (فالحمد للہ علیٰ ذالک) ان کی شان بفضلہٖ اس سے ارفع ہے کہ کوئی اخبار یا رسالہ نکال کر وجہ معاش کی سبیل پیدا کریں [illegible] خوب سمجھ لیجئے۔ کہ صرف ایک اہم خدمت [illegible] یہ کام ہاتھ میں لیا گیا ہے۔ محض اُس کارساز کے بھروسہ پر جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے۔ اور شرکت سرمایہ سے اس کے چلانے میں فقط یہ مصلحت رکھی گئی ہے تاکہ سب بہی خواہوں کو اس مقصدِ اعلیٰ سے کم و بیش ہمدردی ضرور ہو۔

نظر بریں حالات ہمارے نہ صرف خریداران اخبار و شرکاء سرمایہ کا بلکہ تمام ہم خیالوں کا جو خواہ خریدار یا شریک نہ بھی ہوں۔ یہ فرض ہونا چاہیئے:

کہ خود خریدار یا حصہ دار بنکر۔ دوسروں کو بنا کر ہمارے نیک خیالات تقریراً یا تحریراً اوروں تک پہنچا کر قلمی یا زبانی تائید [illegible] اور اوسر نہ دے سکے یا کم از کم دعا [illegible] ہمیں یاد فرما لیں کی طرح [illegible]

آپ گھبرائیں نہیں

معزز ناظرین! جب تک یہ پیغام صلح محض ایک تصور خیالی ہی مجوزین کے دماغوں یا کاغذ کے پرچوں میں تب تک تو وہ اُنکا تھا۔ مگر اب جو یہ خدا کے فضل سے تیار ہو کر آپکے ہاتھوں میں پہنچ گیا ہے تو واقع میں آپ کا ہے اس لئے حق بجانب ہوگا۔ اگر آپ برابر لگاتار اسی قسم کی باتیں پڑھتے پڑھتے اُکتا جائیں جیسی کہ دیگر معزز معاصرین عموماً "کچھ اپنی نسبت" کے عنوان سے دیا کرتے ہیں۔ لیکن آپ گھبرائیں نہیں ہمیں اس کا بفضلہ خود خیال ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اسی قسم کے موعودہ مضامین جو زیر قلم ہوا کریں گے۔ شروع شروع کے ایک دو پرچوں میں بالعموم ذاتیات کی رام کہانی اخبار کا بڑا حصہ لے ہی لیا کرتی ہے۔

اس کے بعد

ہم انشاء اللہ کوشش کرینگے۔ کہ اخبار کا قریباً ہر پرچہ اپنی امتیازی خصوصیات کو لئے ہوئے نکلے۔ لیکن اس امر کی توضیح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ پیغام صلح میں عام اخباری مضامین جو ہونگے اُنہیں ایک ضمنی دلچسپی کا سامان سمجھنا چاہیئے۔ ورنہ اصل مقصود و مدعا ہمارا یہی ہے کہ پبلک میں صلح جوئی۔ سلامت روی۔ امن پسندی۔ اور پرہیزگاری کے خیالات پھیلائے جائیں جس کا ہمارے معزز ناظرین اور خصوصاً قلمی معاونین کو بھی خاص خیال چاہیئے وباللہ التوفیق۔

یہی پیغام دُور دُور پہنچے

جس طرح مسلم ریویو کے ضروری اقتباسات جناب ہدیۂ ناظرین ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا اہم تر حصہ مطالب ریویو میں درج ہوجایا کرے۔ تاکہ جو کچھ مغربی اقوام کے لئے لکھا جاتا ہے۔ وہ آپ تک اور جو آپ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ وہ اہل یورپ و امریکہ وغیرہم تک بھی پہنچا کرے۔ اور اس طرح خدمت اسلام کا یہ کام وسیع سے وسیع دائرہ میں انجام پا سکے اللہ تعالے چاہے تو کچھ مشکل نہیں۔

مبارکباد

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ لیڈنگ آرٹیکل اور تمہیدی نوٹوں کے بعد سب سے پہلا مبارک واقعہ جو ہم معزز ناظرین کے گوش گذار کرتے ہیں۔ ایک ایسی خوشی کا واقعہ ہے جس پر اظہار مسرت کرنے میں بفضلہ تعالیٰ لاکھوں روحیں ہمارے ساتھ ہونگی۔ وہ یہ ہے کہ ۱۲ جون کو مولانا و مرشدنا اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسیح دام فیوضہم کے فرزند رشید اور ہمارے پیارے عزیز میاں عبدالحی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا عقد نکاح جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا خطبہ حضرت ممدوح نے خود پڑھا۔ دو ہزار روپے مہر بندھا۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو دونو خاندانوں اور تمام جماعت نیز دین و ملت اسلام کے حق میں بابرکت و بارآور کرے۔ آمین!

اس مبارک تقریب کی خوشی میں

اخبار پیغام صلح دس مستحق رعایت شائقین کو نصف قیمت پر دیا جائیگا۔ جو دو دو نفل شکرانہ اور دعائے خیر کے بعد درخواست ہائے خریداری بحوالہ اِن

معذرت۔ نئے کام کی ابتدائی مشکلات کو صاحب تجربہ لوگ ہی خوب سمجھ سکتے ہیں۔ عام خیال تھا کہ پہلا پرچہ شروع جولائی میں نکل جائیگا مگر ۱ تاریخ سے قبل اس کا انصرام نہ ہوسکا۔ علاوہ اس کے مقدم پرچوں کا اہتمام اور خاطر خواہ ترتیب مضامین کا انتظام بھی انہی وجوں کے باعث سردست مشکل تھا۔ مگر معزز ناظرین مطمئن رہیں انشاء اللہ آئندہ رفتہ رفتہ ان نقائص کے رفع کرنیکی کوشش کی جائیگی

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

قبل اس کے جو ہم جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری ایڈیٹر رسالہ "مسلم انڈیا اسلامک ریویو لنڈن" کے بے نظیر رسالہ کا مسلسل ترجمہ کریں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے فرشتہ خصلت بزرگ اخلاق احمدی کا جیتا جاگتا نمونہ جناب حضرت میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ کی ایک تازہ ترین نظم جو آپ نے ہمارے اخبار میں درج کرنے کے لئے عطا فرمائی ہے اور جس کے ساتھ ہی ہمارے مسلم شاہسوار خواجہ کے حق میں دعا شامل ہے ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ حضرت میر صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ آیندہ بھی انشاء اللہ اپنے پاک کلام سے ہمارے ناظرین کو مستفید فرماتے رہا کریں گے۔ اللہ تعالے آپ کو توفیق دے اور آپ کے کلام میں صحت میں عمر میں خدمت دین میں بیش از بیش برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین +

سزاء حق بود حمد و ثنائے	کہ ہست او جملہ عالم را بنا ہے
سزد مارا مطیع حق بباشیم	کہ تا حاصل شود خیر و فلاحے
بشاہ وقت خدمت ہا گذاریم	برنگ صدق اخلاص و دعائے
زہر شر و فسادے دور باشیم	کہ تا نہ رسد بما رنج و بلاسے
نہ غداریم و نے غدار پرور	بریں باشد خدا ءِ ما گواہے
باسلامے کہ ما داریم گوئیم	کہ در اسلام ہاست این گناہے
زہ ما اے قیصر ما مطمئن باش	وفا داریم با صدق و صفائے
بصلح و آشتی باہم بسازیم	بہ دل کوشیم و ترک جفائے

ہمیں پیغام ما با ایہا الناس
شمارا ہست از ما با دعائے

دعا در خدمت خواجہ

بدین خدمت کہ تینی زندہ باشی	بہ نصرت ہا ءِ حق پائندہ باشی
مبارک بر تو اے مرد مبارک	بہ لندن خواجہ ام فرخندہ باشی
ہنہ این سعی تو مشکور بادا	خدا نہ کند کہ تو شرمندہ باشی
بگیر از ما دعا ہا بر دعا ہا	بدین حربہ تو اسنیزندہ باشی
بہ رنگے کہ خواہی کارے کن	بشرط آں کہ حق رابندہ باشی

خواجہ صاحب کی خدمت میں خط لکھتے لکھتے محبت کا جوش اور پہلے دو شعر اس رو میں منہ سے نکل گئے۔ جو اُن کو لکھ دیئے۔ مگر بعد ازاں باقی شعر بھی تضمین ہوگئے۔ آپ کے خوش وقت کرنے کے لئے حوالہ کاغذ کرتا ہوں۔ چونکہ دعائیہ ہیں۔ جس قدر احباب ان کو پڑھیں گے۔ خواجہ صاحب کے لئے دعا ہوگی۔ ہے"

اسلام کا پہلا مشنری
انگلستان میں

یوں تو ہزاروں مسلمان ہونگے۔ جو انگلستان اور دیگر ممالک غربیہ میں تعلیم یا سیاحت کے بہانے ہو آئے ہونگے اور آئے دن جاتے رہتے ہیں۔ مگر اشاعت اسلام جیسے پاک مقصد کو مدنظر رکھ کر اور تمام دنیاوی تعلقات کو توڑ کر اور اپنی دنیاوی بہبودت کو لات مار کر وطن سے بیوطن ہو کر محض اللہ تعالے کے بھروسہ پر ایسے ممالک میں جہاں دہریت اور صلیب پرستی گھر کرچکی ہوں جانا آج تک کسی مسلمان کو نصیب نہیں ہوا۔ آخر یہ فخر بھی ایک خواجہ کے نام پڑا۔ جس کے مذہبی کارناموں کے بیان کرنے سے پہلے اس کا مختصر سا تذکرہ ناظرین کی اطلاع کے لئے شائع کرنا ضروری ہے۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے بزرگ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ جو قریباً دو سو سال سے نقل مکان کرتے پنجاب میں آباد ہوگئے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار خواجہ عزیز الدین صاحب لاہور میں اپنی برادری کے ایک معزز رکن شمار کئے جاتے ہیں قریباً ۱۸۷۰ء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب بمقام لاہور تولد ہوئے۔ ۱۸۹۳ء ... [illegible]

کرکے قریباً تین سال اسلامیہ کالج لاہور میں پروفیسر رہے۔ اور اسی اثناء میں قانون کی تیاری کرکے ۱۸۹۸ء میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کرلیا اور ۱۹۰۴ء تک پشاور میں قانونی پریکٹس کرتے رہے۔ بعد ازاں ۱۹۰۵ء میں لاہور چلے آئے اور آخر ۱۹۱۲ء تک تبلیغی لیکچروں کے علاوہ اپنا قانونی کام بھی کرتے رہے۔

طبع سلیم ایسی پائی ہے۔ کہ عالم نوجوانی میں اور پھر مشن کالج میں تعلیم پانے کے باوجود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے شروع دعوئے مسیحیت میں ہی آپ کے خدام میں شامل ہو کر دینداری اور پرہیزگاری کا اعلےٰ نمونہ بن گئے۔ اور جن برائیوں میں ہمارے نوجوانوں میں سے اکثر مبتلا ہیں۔ اللہ تعالے نے اُن سے محفوظ کرلیا۔ خواجہ صاحب کو حضرت مرزا صاحب کی صحبت میں اکثر رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ خصوصاً مقدمات کے دوران میں۔ اور حضرت صاحب بھی آپ سے بہت محبت کا برتاؤ فرماتے رہے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد آپ کے خلیفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ایداللہ بنصرہ کے حکم کے ماتحت خواجہ صاحب کو ہندوستان کے مختلف مقامات میں لیکچر دینے کا اتفاق ہوا۔ اس تحریک نے خواجہ صاحب کے دل میں غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا جوش بھر دیا اور آخر جب وہ جنوبی ہند کے مقام بنگلور میں لیکچر دینے گئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اُن کو توفیق دی کہ اپنے ہندوستان کے سب دُنیاوی مفاد کو قربان کرکے اشاعت اسلام کے لئے ولایت سدھاریں۔ باوجودیکہ آپ کی اہلیہ محترمہ کو فوت ہوئے چند ماہ ہی ہوئے تھے۔ اور آپ کے بیٹے اور بیٹیاں صغیر سن تھے۔ مگر اشاعت اسلام کا شوق اس قدر غالب تھا۔ کہ خواجہ صاحب نے کسی دنیاوی تعلق اور مفاد کی پروا نہ کرکے بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہکر جہاز پر جا لنگر لگایا۔ خواجہ صاحب کی زبان میں اللہ تعالےٰ نے ایک خاص برکت رکھی ہے۔ کہ وہ اہم سے اہم مسائل کو معمولی الفاظ میں مدلل طور پر واضح کرکے ناظرین پر اپنا اثر ڈال دیتے ہیں۔ جس کے باعث بڑے سے بڑا مخالف کبھی سر نہیں اُٹھا سکتا +

آخر اگست میں بنگلور بمبئی سے واپس آکر خواجہ صاحب قادیان تشریف لے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا و برکات کا تحفہ لئے ہوئے ۱۰ ستمبر ۱۹۱۲ء کو بارہ بجے دن کے بعد جہاز پر سوار ہوگئے۔ جناب خواجہ صاحب کو جو قابل قدر نصائح حضرت خلیفۃ المسیح نے دی تھیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔ تاکہ ہمارے دوسرے بھائی بھی ان پر کاربند ہو کر دینی اور دنیاوی بہبودی حاصل کرسکیں +

نصائح برائے خواجہ صاحب

"تم ولایت کو جاتے ہو کسی اپنی خوبی کا گھمنڈ مت کرنا۔

(۲) ولایت میں بڑے بڑے کام ہوتے ہیں اور اس میں بڑے بڑے ابتلا بھی ہیں اور بڑے بڑے آرام بھی ہیں۔ اور وہاں بڑے بڑے شریر بھی ہیں اور اس میں بڑے بڑے شرفا بھی ہیں۔ وہ شہر میرے نزدیک ایسا ہے۔ کہ اس میں بڑے بڑے نیک لوگ بھی ہیں +

(۳) میرا ایمان ہے۔ کہ اگر اس شہر میں نیک لوگ نہ ہوتے تو وہ شہر آباد نہ ہوتا +

(۴) شراب۔ سؤر۔ بُری مجلس سے بچتے رہنا۔ میرے بھی تم پر بڑے بڑے حق ہیں۔ میری باتوں کا خیال رکھنا +

(۵) بقدر طاقت اپنی کے دین کی خدمت وہاں ضرور کرو۔

(۶) اور کوئی وہاں اپنی ترقی (وکالت) کا بھی کام کرو۔

(۷) ہفتہ میں ایک خط یہاں پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے ہم کو ایک خط ضرور لکھا کریں۔ اگر نہ ہو سکے تو کارڈ ہی سہی"

بعد دعا کے خواجہ صاحب کو رخصت کیا۔

ہندوستان چھوڑنے پر پہلا مقام جس پر خواجہ صاحب کے دل کو چوٹ لگی۔ وہ عدن کا مقام تھا۔ جہاں ہمارے ہندوستانی

قمار بازی - تاڑی پینے اور حقہ نوشی میں مبتلا تھے - انا للہ وانا الیہ راجعون - عرب کی مبارک سرزمین پر مسلمانوں کی یہ حالت دیکھکر کونسا ہمدرد اسلام ہوگا - جس کے دل پر چوٹ نہ لگے +

لنڈن پہنچ کر جناب خواجہ صاحب نے سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا - کہ وہاں کے مسلمانوں کو نماز جمعہ سے غافل پاکر آپ نے اپنے خرچ پر ایک مکان کرایہ پر لیا - تاکہ وہاں جمع ہوکر جمعہ کی نماز پڑھ سکیں - بعد ازاں آپ ایک فصاحت سکھلانے والے کالج میں حاضر ہوتے رہے تاکہ وہاں کے شرفا کا طرز کلام سیکھ لیں - جو اشاعت اسلام میں ممد ہو سکے - عید کی نماز کیکسٹن ہال میں ۵۰ - ۶۰ مسلمانوں کے مجمع میں خواجہ صاحب نے پڑھائی اور عام اعلان کیا گیا - کہ اسلام کے متعلق اگر کسی نے کچھ پوچھنا ہو - تو آپ سے مل کر پوچھ سکتا ہے +

فروری ۱۹۱۳ء سے خواجہ صاحب نے ایک ماہوار رسالہ بنام مسلم انڈیا اسلامک ریویو، لنڈن سے جاری کیا - جس کے عجیب وغریب مضامین عام مقبولیت حاصل کرتے جاتے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں - جبکہ یہ رسالہ ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو - جو احباب انگریزی سمجھ سکتے ہیں - وہ مسلم انڈیا اصل زبان میں پڑھ کر لایق ایڈیٹر کی داد دیں - اور از راہ حب اسلام دعائے خیر کریں کہ خدا اُن کے کام میں انکا مددگار رہو - آمین !

دردمند دل کی صدا - (ایک بزرگ ملت کی قلم سے -)

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - لیجئے - بفضل خدا و بتائید مولے ہم آگئے اور آپ سب کو بغیر امتیاز مذہب وملت پیغام صلح دیتے ہیں اور اُس ندا کو جو ہمارے ہادی برحق حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فداہ ابی وامی) عرب کی وادیوں سے تعالوا الی کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم کی اٹھائی اور جس نے دنیا میں مذہبی آزادی کا جھنڈا لااکراہ فی الدین کے اصول کو تعلیم کرکے گاڑا - اور اس طرح مذہب کی خاطر دشمنی اور عناد یا اختلاف اعتقاد کے لئے بغض وفساد کا قلع وقمع کیا - اور جس کی تجدید ہمارے زمانہ میں حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلام احمد بن کر دنیا میں شروع - وہی پیغام صلح لے کر ہم اُسی کامل دین کی مدد سے جو آج سے تیرہ سو سال پہلے دنیا میں وعظ کیا گیا آپ صاحبان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں - اس میں انشاء اللہ ہم دکھائیں گے - کہ حضرت میرزا صاحب مرحوم ومغفور کیا فرض دے کر دنیا میں بھیجے گئے - اور کس طرح اُس اہم کام کے متعلق جس کی ضرورت اسلام کو از حد تھی بعض احباب نے غلط فہمی مسلمان بھائیوں میں پھیلا دی - اور اُس اہم فرض کو جس کی بنیاد حضرت میرزا صاحب مرحوم ومغفور نے اس زمانہ میں رکھی اور جس کی تکمیل بھی اعلےٰ سے اعلےٰ اسلامی صداقتوں پر روشنی ڈال کر آپنے دنیا میں فرمادی ہے - اب آپ کی جماعت نے دنیا میں ادا کرنے کا ارادہ کیا ہے - اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈالے پیغام صلح کے اجرا کا مدعا بھی سوائے اس کے اور کچھ نہیں یہ اسی درخت کی ایک شاخ ہے - جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے لگایا اور جس کی آبیاری جب وہ خشک ہونے لگا آپ کے ایک غلام نے کی اور جس کی ایک شاخ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی شکل میں درد دل لئے ہوئے اسلام کی خوشبو سے یورپ دنیا کو معطر کر رہی ہے - ہم برادران اسلام سے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے متعلق رائے قائم کرنے میں جلد بازی نہ فرماویں - جیسا کہ پہلے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہوتا رہا ہے اور نہ ہی خود غرض احباب کی (خدا انھیں ہدایت کرے) باتوں پر اعتماد کریں - جہاں ہماری نسبت کوئی شک یا بدگمانی دل میں واقع ہو صاف ہمکو لکھیں خط وکتابت کا خرچ ہم اپنے ذمہ لیں گے اور اس کار خیر میں ایک جان ہوکر ہماری مددگار بنیں - تاکہ اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوں - ہمارا یقین ہے کہ آج سوائے عملی مسلمان بننے کے ہمارا [illegible] اور رحمت [illegible] کا جاذب اور

کوئی وسیلہ نہیں اور اسلام کی ترقی کے لئے سوائے تبلیغ واشاعت اسلام کے اور کوئی راہ نہیں - اسلئے اور سب بکھیڑوں کو چھوڑ ہمنے یہ راہ اختیار کی اور اللہ کے وعدوں کے مطابق امید ہے کہ ہم انشاء اللہ خائب وخاسر نہ ہونگے - اللہ تعالےٰ ہمیں تقوےٰ کے ساتھ اس خدمت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے -

خبریں

ضروری گذارش

ڈاکخانہ سے اخبار کی پیشانی پر چھاپنے کے لئے رجسٹرڈ ایل نمبر لینا تھا - جو نمونہ کا پرچہ بھیجے بغیر نہیں ملتا اس واسطے پرچہ کو اشاعت سے دو دن پہلے پورا کردینا پڑا جسمیں تازہ خبروں کا درج ہونا ممکن نہ تھا - آئندہ انشاء اللہ یہ کمی پوری کردی جائے گی - (ایڈیٹر)

اسلامی

پارلیمنٹ نے مصر میں مجوزہ اصلاحات منظور کرلی ہیں جن کا منشا یہ ہے کہ لوگ اپنے معاملات میں زیادہ عملی دلچسپی لے سکیں اور موجودہ آئینی امور کو ترقی دے سکیں - وزیر اعظم ٹرکی کے قتل کی سازش کے الزام میں جو بہت سے آدمیوں کو پھانسیاں دیگئی ہیں اس کا گہرا اثر پڑا ہے - عام خیال ہے کہ اگر اصل مجرم پھانسی پاتے اور باقی قید رہتے تو بھی چنداں نکتہ چینی نہوتی اب خیال کیا جاتا ہے کہ عوام ذمہ وار حکام کی اس غلطی کا انتقام لئے بدون نہ رہیں گے - مزید سازشیں ہونگی - پس ٹرکی کا مستقبل تاریک خیال کیا جاتا ہے - روپیہ کی بھی قلت ہے - خلیج فارس کی بحری تاربرقی مظہر ہے کہ الحسہ میں امیر نجد کا اقتدار اسوقت غالب ہے اور ترک بظاہر وہاں پھر اپنا اثر بڑھانے میں ساعی نہیں ہیں - احاطہ بمبئی میں گورنمنٹ کی مہربانی سے مسلمانوں کی تعلیم کا خاص انتظام ہو رہا ہے - خلیفہ عماد الدین صاحب بیورر صیغہ کتب تعلیمی کے فرزند خلیفہ شجاع الدین صاحب ایم اے ڈبلن یونیورسٹی کے امتحان ایل ایل ڈی میں پاس ہوکر دوم رہے -

ترکی گورنمنٹ نے مالی ضروریات پوری کرنے کے لئے بعض اراضیات بیچڈالنے کا فیصلہ کیا ہے - طیطواں (مراکو) کی خبر ہے کہ وہاں وسط جون میں قبائل اور قلعہ نشین افواج ہسپانیہ کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی - افواج مذکور بنقصان کثیر پسپا ہوئیں - نواب صاحب رامپور نے سادات بارہ کی تعلیم کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا جزاہ اللہ - بصرہ کے قریب عربوں کی بغاوت کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی - ابتک دریائے دجلہ پر جہازوں کی آمد ورفت میں کوئی مداخلت نہیں کی گئی ہے -

سکرٹری انجمن ہلال احمر برطانیہ نے یکم جنوری سے ۵ جون تک ۲۸۰۴۳ پونڈ ۹ شلنگ ایک پنس کی رقم ٹرکی کو روانہ کی ہے -

جنوبی ایران کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے - کہ تجارتی سڑکوں پر اب لوٹ مار کی شکایت نہیں ہے - البتہ کرمان کی سڑک سے بندر عباس جانے والے قافلوں کو ابھی تک کچھ شکایات ہیں -

متفرق

دربار بیکانیر نے گورنمنٹ ہند سے منظوری حاصل کرلی ہے کہ اپنی شاخ ریلوے کو راجگڈھ سے بڑھا کر دہلی تک ملا دیوے اور بیکانیر سے جیسلمیر ہوتا ہوا - ایک سلسلۂ ریلوے حیدر آباد تعمیر کرے - ۲۸ - جولائی کو اجمیر میں راجگان اور پولیٹیکل ایجنٹ ان شرائط کا تصفیہ کرانے کے لئے جمع ہوں گے - جن کے بموجب ریاست جیسلمیر ریاست بیکانیر کو اپنے علاقہ میں سے ریل نکالنے کی اجازت دے گی -

بمبئی کے مہتروں کی ہڑتال ختم ہوگئی ہے - بدر [illegible] سرغنوں کو مجسٹریٹ کے روبرو تنبیہ کی گئی -

مہاراجہ بھرت پور آئندہ سال انگلستان تشریف لیجائینگے اور وہاں غالبًا دو یا تین سال تک کسی عام اسکول میں تعلیم حاصل کریں گے - اسوقت ان کی عمر بارہ سال کی ہے -

ہندوستان میں ایک اورنٹیل انسٹیٹیوٹ کھولنے کی مکمل تجویز مقامی گورنمنٹوں کے پاس بغرض استصواب بھیجی گئی ہے - تجویز کے اصل خاکے کو سکرٹری آف اسٹیٹ اور گورمنٹ ہند

دونوں نے منظور کرلیا ہے - جزوی تفصیلات کی نسبت بعد میں فیصلہ کیا جائے گا -

۲۹ - جون ابرنپرنڈانگ واقع برھما میں کچھ عرصہ سے دریا کے کنارہ ایک لوہے کا گولہ پڑا رہتا تھا جس کو ایک ماہی گیر نے اُٹھا کر اپنے صحن میں رکھ لیا - ایک روز جب اسپر رکھ کر لکڑیاں چیری گئیں تو اس کے پھٹنے سے تین ہندوستانی ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوا گولہ کے ٹکڑوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ ایسے پھٹنے والے اجزا سے بھرا ہوا تھا جس سے آٹھ برس قبل بندوق کی ٹوپیاں بنائی جاتی تھیں - اس کا وزن ۲۸۰ پونڈ تھا اور اس کے پھٹنے کی آواز دور تک سنائی دی تھی -

دریائے ستلج اور بیاس کے پرانے پل نارتھ ویسٹرن ریلوے کے قبضہ سے نکل کر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے سپرد ہو جائیں گے اور عوام کے استعمال میں آسکیں گے - اس سے خصوصًا موسم برسات میں جبکہ دریا طغیانی پر ہوتے ہیں - صوبہ کے کاروبار میں نمایاں تبدیلی واقع ہوگی فی الحال لاھور سے دہلی اور انبالہ کو موٹر گاڑیاں صرف فیروزپور کے راستہ سے آجاسکتی ہیں مگر تقریبًا ایک سال کے بعد جب ان پلوں کی کافی طور سے مرمت ہو جائے گی - دہلی اور لاہور کے درمیان سیدھا راستہ ہو جائیگا -

مسٹر پراگ نرائن وکیل آگرہ نے وہاں کی میونسپلٹی کے چیرمین کو نوٹس دیا ہے - کہ بورڈ میں کئی سال سے نالائق آدمیوں کی بھرتی کی وجہ سے عوام کا بے شمار روپیہ ضایع ہوا ہے - اس لئے باشندگان شہر نے مجھے اختیار دیا ہے کہ اگر دو مہینے کے اندر وہ نقصان پورا نہ کردیا جائے گا - جو پبلک کے سرمایہ میں ہوا ہے - اور تمام نالائق آدمیوں کو نہ نکال دیا جائے گا - تو بورڈ کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کی جائے گی - اور اس کے خلاف نالائق ملازموں کی خدمات سے استفادہ کرنے کا امتناعی حکم حاصل کیا جائے گا -

گذشتہ بدھ کو انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ میں بنگالی لیڈروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں قرار پایا - کہ گورمنٹ ہند کی تعلیمی پالیسی پر غور کرنے کے لئے ۲۱ - ماہ حال کو ٹاؤن ہال میں ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے -

سرکاری طور پر تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ کشوری گنج کا بم محض ایک آتشبازی کا گولہ تھا اور جو باہمی جھگڑوں کے باعث پھینکا گیا ہے - اس حادثہ کا سیاسی معاملات سے کچھ تعلق نہیں ہے -

دہلی میں زنانہ میڈیکل کالج قائم ہوگا - ۱۵ لاکھ چندہ ہو چکا ہے -

پنجاب کے لئے ایک ہائی کورٹ کی تجویز اندلوں گرما گرمی سے زیر بحث ہے -

بلغاریہ میں پچھلے دنوں شدید زلزلہ آیا - شفاخانے - بارکین گرجے اور مدرسے تباہ ہوگئے - بہت سے آدمی ہلاک ومجروح ہوئے لاکھوں کا نقصان ہوا -

بلغاریہ سرویہ - اور یونان میں باہم چھڑ گئی ہے -

مینجر کا بہت ضروری نوٹس

بہت سے احباب کے نام متواتر تین پرچے بطور نمونہ بھیجے جائینگے جس صاحب کو مستقل خریداری منظور ہو - وہ تیسرے پرچہ کے پہنچنے پر سالانہ یا ششماہی قیمت بھیج کر نام درج رجسٹر کرائیں - یا وی - پی کی اجازت دیں - ورنہ تیسرے پرچہ کے بعد بجز خریداروں اور مخصوص احباب کے کسی کو کوئی پرچہ مفت نمونہ کے طور پر بھی نہیں ملیگا - کیونکہ اس سے مسلم انڈیا کے ترجمہ کے سلسلہ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے - بہتر تو یہی ہے - کہ پہلا پرچہ پہنچتے ہی درخواست خریداری روانہ کردیں - ورنہ تیسرے پرچے کے بعد اگر درخواست بھیجنے میں دیر ہوگئی - تو پچھلے نمبر پھر شاید نہ مل سکیں +

مٹو سٹیم پریس [illegible] پیغام صلح احمدیہ بلڈنگ نولکھا - لاہور -

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

اخبار

پیغام صلح

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی-اے (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے تو بعض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہہ پچھتانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور حمایت اسلام کیلئے یک جہتی قائم کرنا
(۴) مخالفین اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش [کرنا]
(۵) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت دنیا پر واضح کرنا
(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۷) سیاسی - تمدنی - اخلاقی - امور پر اسلامی خیال سے بحث کرنا اور ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار سہ شنبہ پنجشنبہ اور یکشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶ ششماہی ۳ طلباء سے للعہ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا - انشاء اللہ

مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں - { احمدیہ بلڈنگز نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور - روز یکشنبہ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۳۱ھ | نمبر ۲

[ب]رقیات

[خو]نریزائی ... کا قبضہ

بلغراد - ۹ جولائی - ... [شہر] کے قریب بلغاریوں کو شکست فاش ہوئی اور سرویوں نے اس مقام پر قبضہ کرلیا ہے لڑائی بڑی خونریز تھی - اور فریقین کا بہت نقصان ہوا۔

جرمنی کا طرز عمل

جرمنی کے ایک مراسلہ میں جو خاص ایما سے لکھا گیا ہے - گویہ امر تسلیم کرلیا ہو کہ بعض صورتوں میں موجود دول کے دائرہ کو محدود رکھنا جنگ ترکی و بلقان سے بھی زیادہ دشوار ہوگا - مگر اس امر کا خفیف سا بھی امکان نہیں ہے کہ دول یورپ میں سے ایک بھی اپنے اس ارادہ سے انحراف کرنے پر مائل ہوگی - کہ وہ جنگ میں کوئی حصہ نہ لے - موجودہ حالت کچھ ایسی تشویش خیز نہیں ہے اور اس کا ایک بین ثبوت یہہ کہ قیصر جرمنی اپنے سب بڑے فوجی افسر کے ساتھ ناروے روانہ ہوگئے ہیں۔

بلغاریہ اور سرویہ میں عارضی صلح کی گفتگو

وائنا - ۹ جولائی - بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ نے معاہدہ صلح پر دستخط کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے اور سرویہ و بلغاریہ کے کمانڈر عارضی صلح کے لئے سلسلہ جنبانی کر رہے ہیں - فریقین جنگ کا سخت نقصان ہوا ہے - اور فوج میں ہیضہ پھوٹ پڑنے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔

رومانیہ کے ارادے

لنڈن - ۹ جولائی - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ اُس علاقہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے - جو دریائے ڈینوب پر ترتوکو ہی سے بالچک تک چلا جاتا ہے - آخر الذکر مقام بحیرہ اسود پر واقع ہے اس کے علاوہ رومانیہ بلقان کے معیار توازن میں ایسا فرق نہیں آنے دیگا جس سے اس کے اپنے اغراض و فوائد کو نقصان پہنچے اس لئے جب بلغاریہ یا سرویا میں سے کسی کی حالت خطرناک ہوگی تو رومانیہ اس کی حمایت کرے گا۔

رومانی سپاہ نے ہنگری کے جہاز پر گولیاں چلائیں

بوڈاپسٹ - ۹ جولائی - کل رومانی سپاہیوں نے ہنگری کے ایک جہاز پر فیر کئے جو دریائے ڈینوب پر بلغاری افواج کے لئے [جا] رہا تھا - ایک آدمی ہلاک ہوا۔

سپین و مراکش

میڈرڈ - ۹ جولائی - پانچہزار عربوں نے حال میں الکزار پر نہایت جوش کے ساتھ حملہ کیا - مگر ۱۷۰ آدمیوں کا نقصان اُٹھا کر پسپا ہوگئے - سپین کے بھی ۱۸ آدمی ہلاک اور ۱۲ مجروح ہوئے۔

ملکی فوج کے لئے افسر

لنڈن - ۹ جولائی - مسٹر برمول بوتھ نے جو آج کل سکنڈے نیویا میں دورہ کر رہے ہیں - فیصلہ کیا ہے کہ سویڈن ناروے ڈنمارک اور فنلینڈ سے ۱۰۰ پادری ہندوستان جاپان کوریا - اور افریقہ میں کام کرنے کے لئے کوشش کرکے جمع کریں۔

دار الامراء میں مسئلہ ہوم رُول

لنڈن - ۹ جولائی - لارڈ لینسڈون نے نوٹس دیا ہے کہ مسودہ ہوم رُول کے دوسری دفعہ پڑھے جانے کا مسئلہ پیش ہونے کے وقت یہہ تحریک کریں گے - کہ دار الامراء اس قانون پر اُس وقت تک غور و بحث کرنے سے انکار کرتا ہے - جب تک ملک سے اس بارہ میں عام رائے نہ لی جائے یعنے دوبارہ انتخاب عام نہ ہولے۔

جنگ بلقان

صوفیہ - ۱۰ جولائی - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کل بلغاریوں نے تمام لائن کے ساتھ ساتھ فتوحات حاصل کیں اور سروی حملوں کو پسپا کیا جنمیں سرویوں کا سخت نقصان ہوا بلغاری مقام اگری پلنکا کی طرف دشمن کا تعاقب کر رہے ہیں۔

سپاہ یونان کا نقصان عظیم

ایک سرکاری خبر ہے کہ کوشانہ کے قریب خونریز لڑائی جاری ہے - ڈائران کے شمال میں افواج یونان کو سخت نقصان اٹھا کے پسپا ہونا پڑا۔

سرویوں کا ادعا

بلغراد - ۱۰ جولائی - سرویوں نے بلغاریوں کو اپنی تمام سرحد سے نقصان عظیم کے ساتھ پسپا کر دیا ہے - جتنے زخمی اب تک بلغراد میں پہنچ چکے ہیں - اُن کی تعداد سابقہ جنگ کے تمام مجروحین سے سوا ہے۔

بیانات کا تناقض اور ترکی کا رویہ

لنڈن - ... [illegible]

دوسری بیانوں سے بالکل مختلف ہے جنہیں اہل یورپ زیادہ قابل اعتماد سمجھتے ہیں - تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی سرڈم نیزا کے تنگ درون پر قابض ہوگئے ہیں - اور بلغاری کئی توپیں چھوڑ کر پوزیشن کو پسپا ہوگئے ہیں - یونانی بیڑہ کی گولہ باری سے بلغاریوں نے مقام کوالہ کو خالی کر دیا - یونانی یہہ قابض ہوگئے بلغاریہ کی طرف سے سینٹ پیٹرز برگ اور وائنا میں آمادگی صلح کی اطلاع دینے کی خبریں تصدیق نہیں ہوئیں - مگر پیرس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ صوفیہ کے فرنچ وکیل کو ہدایت ہوئی ہے - کہ بلغاریہ کو دشمن سے صلح کر لینے کا زور سے مشورہ دے - دیگر دول کے وکلاء بھی ایسا ہی مشورہ دے رہے ہیں - ترکی اینوس میڈیا لائن کے تمام جنوبی علاقہ پر قابض ہونے کے لئے آمادہ ہے چنانچہ افواج کی نقل و حرکت شروع ہے اور باربرداری کے واسطے گھوڑے بہ تعداد کثیر منگوائے جا رہے ہیں۔

دردانگیز و عبرت خیز نظارہ

ٹائمز کو سالونیکا سے ایک تار بدین مضمون پہنچا ہے کہ یونانیوں کے عقب میں عجب دردانگیز حالت ہو رہی ہے - زخمیوں سے بھری ہوئی گاڑیاں سٹیشنوں پر کھڑی ہیں - جا بجا تباہ شدہ دیہات و قصبات سے دھواں اُٹھ رہا ہے - سڑکوں پر جگہ جگہ ہتھیار پڑے ہیں - اور ایک مقام پر غیر مدفون بلغاریوں کی گلی سڑی لاشوں سے چاروں طرف سخت بدبو پھیل رہی تھی۔

ترکی میں جنگجویانہ سرگرمی

قسطنطنیہ - ۱۰ جولائی - بلغاری وکیل صلح اینوس میڈیا لائن کے اندرونی علاقہ کو خالی کرنیکے متعلق ترکی مطالبہ کے بارہ میں گفتگو کرنے کو یہاں پہنچا ہے - قسطنطنیہ میں جنگ تھریس کے دنوں کی سی جنگجویانہ سرگرمی ظہور میں آرہی ہے۔

(باقی برقی خبروں کیلئے صفحہ ۴ کالم ۲ ملاحظہ ہو)

ترکی سے طبی مشن کی واپسی

۱۱ جولائی کو بذریعہ تار معلوم ہوا کہ ڈاکٹر انصاری صاحب مع ارکان وفد جمعرات کی شام کے ۵ بجے مع الخیر داخل دہلی ہوئے ہندو مسلمانوں نے کمال گرمجوشی سے انکا استقبال کیا اور بازاروں میں شاندار جلوس نکالا گیا - عربی سکول کے تمام طلبا بھی جلوس میں شامل تھے۔

نتیجہ امتحان ایف - اے

۱۱ جولائی کو نکل آیا - لوکل اسلامیہ کالج ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

مورخہ ۱۲؍ جولائی ۱۹۱۳ء

"پیغامِ صلح"

(رقمزدہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے)

جب ہم زمانہ کی موجودہ حالت پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں تو ملکوں قوموں مذہبوں فرقوں میں لڑائیوں جھگڑوں اور باہمی فسادات کا ایک غیر معمولی جوش اور ایک ہولناک منظر اپنی آنکھوں کے سامنے موجود پاتے ہیں۔ بڑی بڑی قوموں اور طاقتور سلطنتوں کے ملک گیری کی ہوس نے میدان کارزار کو بہانتک وسیع کیا ہے۔ کہ خشکی سے گذر کر سمندر میں پہنچے اور اب سطح زمین پر خشکی اور پانی دونوں کو باہم فیصلہ کے لئے ناکافی پا کر کرہ ہوائیہ میں جنگ کی تیاری کے لئے پورے زور سے سامان کئے جا رہے ہیں اور بڑے بڑے مدبروں کے دماغ نئی نئی جنگی تجاویز سے چکرا رہے ہیں۔ آلات اور سامان حرب کے ذخیرے اس قدر وسیع پیمانوں پر تیار کئے گئے ہیں۔ کہ اگر خدانخواستہ کوئی عام جنگ چھڑ جائے۔ تو چند دنوں میں ہی آباد شہروں کی بجائے سنسان جنگل اور عالی شان عمارتوں کی جگہ مٹی اور خاکستر کے ڈھیر نظر آنے لگیں۔ اور علوم وفنون کے وہ تمام ذخیرے جو نسل انسانی کے قابل سے قابل دماغوں نے سینکڑوں سال کی لگاتار کوششوں سے تیار کئے ہیں۔ آن کی آن میں صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں۔ اور عجب تر یہ کہ خشکی اور سمندر اور ہوا میں یہ جنگجوئی کی شبانہ روز تیاری اور خطرناک سے خطرناک آلات حرب کے ذخائر اور کارخانے صرف شہزادۂ امن کی امت کی ذہنی اور دماغی قوتوں کے نشوونما کا نتیجہ ہیں۔ اور خدا ہی جانتا ہے کہ جن قوموں کی زندگی ہی تلوار ہاتھ میں لئے بغیر ناممکن بنائی جاتی ہے۔ وہ اگر یورپ کی شاگردی میں کبھی ترقی اور تہذیب کے اس معراج کو حاصل کر لیں۔ یا اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ جاویں جہاں شہزادۂ امن کی امت صبر اور بردباری کی اس انتہائی تعلیم کے نیچے تربیت پا کر کہ اگر کوئی تیری ایک گال پر تھپڑ مارے تو تو دوسری بھی اس کے آگے کر دے۔ اور کوئی تیرا کوٹ اتارے تو چغہ بھی اس کے حوالہ کر دے۔" دو ہزار سال کے عرصہ میں پہنچی ہے۔ تو یہ ہماری زمین ابھی کن کن خونی مناظر یا کیسی کیسی ہولناک تباہیوں کے نظارے پیش کرے گی۔

یہ سب جنگی تیاریاں تو بہرحال زندہ اور طاقتور قوموں کی زندگی کی علامات ہیں۔ لیکن جب ہم ان قوموں کی حالت پر نظر دوڑاتے ہیں۔ جو ابھی ابھی ترقی کی دوڑ میں شامل ہوئی ہیں یا جو ابھی خوابِ استراحت سے بیدار بھی نہیں ہوئیں۔ اور جن کے عرصۂ دراز کے بیکار قوٰی میں زندگی کے آثار بھی کم ہی نظر آتے ہیں۔ تو یہاں گھر کے اندر ہی انہیں مناظر کی ایک جھلک گو وہ کیسی ہی خفیف ہو نظر آتی ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے فساد اور بغض وعناد تو اپنے اندر عرصہ دراز کی بیگانگت اور قومی منافرت کی کچھ وجوہات بھی رکھتے ہیں لیکن اس قوم کے جو اپنے آپ کو "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ" کا مصداق سمجھتی ہے۔ مختلف فرقوں اور فرقوں کی چھوٹی چھوٹی شاخوں اور ان شاخوں کے ان پتوں میں جو آج نکلتے اور کل خشک ہو جاتے ہیں۔ آئے دن کی خطرناک خانہ جنگیاں بات بات پر فساد اور ایک دوسرے کے تباہی کے سامان پیدا کرنے میں ہمہ تن مصروفیت۔ یہ نظارہ ان ہولناک جنگوں کے نظاروں میں سب سے بڑھکر مہیب ہے۔ زندوں کے باہمی باہم جنگ کا نظارہ خواہ وہ کیسی ہی خطرناک جنگ ہو پھر بھی اپنے اندر ایک دلچسپی کا سامان رکھتا ہے۔ لیکن مُردوں کے جنگ کا ہولناک سین اگر کسی کو دیکھنے کا شوق ہو تو اسلام کے نام کو بدنام کرنے والوں کے سوائے دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آئے گا۔ یہ ناٹک صرف ہمارے ہی قومی تھیٹر میں دکھایا جاتا ہے۔ کہ کس طرح پر بے حس وحرکت لاشیں خود غرضی کی آنی تحریک سے ایک دوسرے پر زندہ انسانوں سے بڑھ کر طاقت اور جوش کے ساتھ حملہ آور ہوتی ہیں۔ لیکن جہاں باہر سے زندہ انسانوں کے بگل کی آواز کان میں پہنچی۔ تو اس طرح اپنی اپنی قبروں میں جا لیٹتے ہیں۔ کہ گویا قیامت کے دن اسرافیل کی صور کے ہولناک آواز پر بھی اجداث سے نہیں نکلینگے۔

ان حالات کے اندر پیغامِ صلح کی آواز بلند کرنا بیابان میں پکارنے والے کی پکار سے بڑھ کر نہیں۔ مگر وہ پکار بھی آخر کبھی نہ کبھی اپنا اثر دکھا ہی دیتی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ زمانہ کے جنگی باجوں کی بجائے آج کل کے مہذب وحشیانہ جنگوں کی تیاریاں صلح اور امن قائم کرنے کے سُریلی باجوں کے ساتھ ہوتی ہیں۔ یورپ کی چودہ انچ کے دہانوں کی توپیں اور منٹوں میں ہزاروں فائر کرنے والی مشین گن۔ بڑے بڑے آہن پوش اور ہوائی جہاز۔ ڈائنامائٹ گولہ اور بارود کے پہاڑوں کے پہاڑ۔ یہ سب چیزیں جو بظاہر مہیب اور انسانوں کی جان کی دشمن نظر آتی ہیں۔ یورپ کے فلاسفر مدبروں کی نگاہ میں صرف صلح کے چند دل خوش کن نظارے ہیں۔ اور یہ سب جنگی تیاریاں اور جنگی مصروفیتیں مہذب زبان میں جنگ کے سامان نہیں بلکہ صلح کی ضمانت ہیں۔ اس سے کم سے کم یہ تو ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مادی تہذیب کے زمانے میں بھی صلح کے نام میں کچھ کشش ضرور ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی فسادوں کے دور کرنے کے لئے بھی کبھی کبھی کوئی تجویز برساتی مینڈک کی طرح چند دن شور ڈال کر اپنا اصلی حشر دیکھ لیتی ہے۔ اور مسلمانوں کے قومی مصائب جو قومی تباہی کے پیش خیمے ہو کر اس قوم کو نابود کرنے جا رہے ہیں کبھی کبھی ان مردہ جسموں میں بھی ایک آنی حرکت پیدا کر دیتے ہیں۔ اور گو صلح کے کمزور درخت کو خود غرضیوں کی خطرناک آندھیاں بارآور نہیں ہونے دیتیں۔ تاہم اس نام کا کبھی کبھی زبانوں پر آ جانا بھی غنیمت معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہمارے لئے اس کوشش میں سچی رہنمائی کا کام دینے والی ایک اور زبردست آواز ہے۔

دنیا کی مختلف قوموں اور مختلف مذہبوں میں صلح کی بنیاد رکھنے والا پہلا انسان وہ سید البشر ہے جو ساڑھے تیرہ سو سال ہوئے ملک عرب میں پیدا ہوا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس نے دنیا میں اس مذہب کی بنیاد رکھی۔ جو صلح اور امن کے ہم معنی ہے۔ اور جس کی غرض وغایت دنیا میں صلح اور امن کا دونوں پہلوؤں سے قائم کرنا ہے یعنی مخلوق کو اپنے حقیقی معبود کے آگے جھکانا اور نوع انسان کے آپس میں ہمدردی کے تعلقات قائم کرنا۔ "صلح کا مذہب" کے معزز خطاب کا اگر کوئی مذہب دنیا میں مستحق ہے تو وہ صرف ایک اسلام ہی ہے جس کے نام کے اندر صلح اور امن کا مفہوم ہے۔ بلکہ جس کے لفظی معنی ہی سلامتی اور حفاظت کے ہیں۔ مسلم کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کی ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے وہ تمام لوگ محفوظ رہیں [illegible] ں زبانوں اور ہاتھوں سے دوسرے [illegible] رہیں۔ یہ کیسے پاک کلمات ہیں۔ جو اپنے اندر ایک جامع اصول لئے ہوئے ہیں۔ جو لوگ بنی نوع انسان کو دکھ پہنچاتے ہیں۔ ان کا انسداد دنیا کے امن کے لئے ضروری ہے۔ یہاں کسی فرضی عفو اور درگذر کی تعلیم نہیں۔ جو صرف چند دل خوش کن الفاظ کے دائرہ سے نکل کر عمل میں نہ آ سکے۔ بلکہ اسی سچے اصول کو بیان فرمایا ہے جس پر کل نظام قائم ہے اور قائم رہ سکتا ہے۔

پھر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ملتا ہے تو دونوں کا پہلا پیغام ایک دوسرے کے لئے یہ ہوتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یعنی سلامتی تمہارے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام سَلَامٌ بھی ہے۔ یعنی وہ ذات پاک جو ہر قسم کی سلامتی امن اور حفاظت کا سرچشمہ [illegible] مسلم کی وہ آخری حالت جس میں اس دنیوی [illegible] کر کے وہ پہنچے۔ دَارُ السَّلَام ہے جس میں [illegible] سَلَامًا سَلَامًا [illegible] کے کوئی آواز نہیں پڑے گی۔ مسلمانوں کے [illegible] تعلقات اس قسم کے چاہتا ہے [illegible] اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کے [illegible] ہے۔ یعنی باہم اور اتفاق کے اس [illegible] جو اخوت یعنی بھائی بھائی ہونے کے [illegible]

لیکن اسلام کا یہ پیغامِ صلح صرف [illegible] نہیں جو اس دائرہ کے اندر آ گئے ہیں [illegible] اس بابرکت تعلیم سے سب قوموں اور [illegible] حصہ دیا ہے [illegible] ہم مذاہب کی تاریخ [illegible] ہر ایک مذہب ایک ایک قوم کی ملک [illegible] دوسرں سے [illegible]

بعض مذاہب [illegible] کو تعلیم کرنا تو ایک طرف رہا۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو فائدہ پہنچانا بھی جائز نہیں سمجھا۔ یہانتک کہ حضرت مسیح علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی بنی اسرائیل کے سوا دوسروں کو کتوں سے مشابہت دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ "یہ جائز نہیں کہ بچوں کی روٹی لیکر کتوں کو دی جائے"۔ مگر اسلام کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو۔ کہ نہ صرف بلاتمیز مذہب وقوم سب کو اپنے ساتھ لیتے ہیں۔ اور تمام قوموں کو سفید رنگ کی ہوں یا سیاہ کی اسلام میں داخل کر کے ایک ہی سلسلۂ اخوت میں منسلک کر دیتے ہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے مقدس بزرگوں کو بھی ہاں ان کل برگزیدوں کو جو آپ سے پہلے گذر چکے اللہ تعالیٰ کے پاک نبیوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہ کہ ان تمام نبیوں پر جو آپ سے پہلے گذر چکے ہیں کسی قوم یا کسی ملک میں یا کسی زمانہ میں گذرے ہوں۔ ایمان لانے کو ہر ایک مسلم کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس پاک دل کی وسعت پر غور کرو جس کے اندر ساری دنیا کے راستبازوں کے لئے جگہ ہے۔ اس نے دنیا کی ساری قوموں کو پھر کر نہیں دیکھا۔ ہاں وہ محض امی ہے جس نے کسی مذہب کی کوئی کتاب مطالعہ نہیں کی۔ وہ ایک ایسے ملک کا باشندہ ہے جس کے تعلقات بھی دوسرے ممالک کے لوگوں سے بہت ہی کم ہیں۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی نظر میں عرب سے باہر کے لوگوں کی وقعت صرف اس قدر ہے کہ وہ ان کو عجم یا گونگے کہتے ہیں۔ اور غیر عرب کے لئے وہ لفظ استعمال کرتے ہیں جو بے زبان جانوروں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس نے کسی نبی کی تعلیم سے ظاہری رنگ میں فائدہ نہیں اٹھایا نہ اس نے کسی مذہب کی مقدس کتاب کو استاد سے یا گھر میں ہی پڑھا۔ باایں ہمہ اس نے دوسرے مذاہب کی بلکہ دنیا کی کل قوموں کے مقدس راستبازوں کی۔ خواہ انکے نام قرآن کریم میں مذکور ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ ان سب کی اس قدر عزت کی کہ نہ صرف ان کو صادق ہی کہا۔ بلکہ ان سب پر اجمالی رنگ [illegible]

اور مختلف مذاہب اور مختلف ممالک کی مختلف اقوام کے اندر صلح قایم کرنے کا وہ بنیادی پتھر رکھا جس کو اگر دیگر مذاہب بھی تسلیم کریں۔ تو آج ننانوے فیصدی مذہبی مناقشات کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ یہ صلح کا وہ مبارک پیغام تھا۔ جو سو سال گذرے ایک ایسے شخص نے دیا۔ جو اس لحاظ سے واقعی رحمۃ للعالمین کہلانے کا حقدار ہے۔ مگر خود غرض انسانوں نے اس پیغام کی کوئی قدر نہ کی۔ اور ہر ایک نے دیگر مذاہب کے پاک لوگوں کی عیب جوئی کرنا انکے نیک کاموں کو بدنیتی کی طرف منسوب کرنا انکو گالیاں نکالنا اور جھوٹے واقعات ایسی باتیں جن سے ان کی عزت کم ہو انکے ذمہ لگانا اپنا شیوہ بنا لیا۔ اور اس طرح پر مذہبی تباغض اور تحاسد کو قوت دیکر بجائے صلاح کے جو مذہب کی اصل غرض تھی زمین پر فساد پھیلایا۔ یہاں تک کہ آج تہذیب کے بڑے بڑے دعووں کے ساتھ محض اختلاف مذہب کی وجہ سے بعض قوموں کو وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ وہ وحشیانہ اور سفاکانہ حرکات جن کا ارتکاب بلقانی اتحادیوں نے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی بھیڑیں کہلاتی ہیں۔ کیا ہے۔ ان خونخوار بھیڑیوں سے جو جنگلوں میں رہتے ہیں بہت زیادہ وحشی اور درندہ ثابت ہوئے ہیں۔ مقدونیہ اور تھریس کے غریب مسلمانوں پر کیا وہ اسی مذہبی بغض و حسد کا ایک کرشمہ ہیں۔ ورنہ اگر بلقانی افواج کے وحشیانہ اخلاق و عادات کی وجہ سے ہی یہ امور ہوئے تو کیوں عیسائی باشندگان ایک حد تک ان مظالم کا شکار نہ ہوتے۔ یا کیوں یورپ کی تمام عیسائی طاقتیں ان واقعات کا علم رکھتی ہوئی جو سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد تک پہنچ گئے ہیں ایسی خاموشی اختیار کرتیں کہ گویا ترکی کے مسلمان چند چیونٹیاں تھیں جن کو پاؤں کے نیچے مسل دیا گیا۔ ہاں چیونٹیاں بھی اپنے سوراخوں میں داخل ہو کر ایک ظالم کے ہاتھ سے نجات پا سکتی ہیں۔ مگر ان غریب بیکس مسلمانوں کو اپنے گھروں سے گھسیٹ کر نکالا گیا۔ والدین اور خاوندوں کے سامنے پردہ نشین عورتوں کی عصمت دری کی گئی اور جن کو چاہا بجبر عیسائی بنایا گیا معصوم شیرخوار بچوں کو سنگدلی سے ان کے والدین کی آنکھوں کے سامنے ذبح کیا گیا۔ بوڑھوں اور جوانوں کو قتل کیا گیا یا آگ سے جلایا گیا۔ مساجد کو مع پناہ گزینوں کے اڑا دیا اور یہ کہا گیا کہ جب ہم کوئی مسلمان ہی باقی نہیں چھوڑیں گے تو مسجدیں کس لئے باقی رکھ لیں۔ یہ باتیں درد انگیز افسانے معلوم ہوتے ہیں مگر نہیں بیسویں صدی کی مسیحی تہذیب میں مذہبی بغض و تحاسد کے یہ ادنیٰ کرشمے ہیں۔

پس موجودہ صورت حال نیز اسی قبیل کے دیگر واقعات کو مدنظر رکھکر کون سلیم الفہم انکار کرسکتا ہے۔ کہ اس وقت دنیا کو امن اور آشتی کی از بس ضرورت ہے۔ اور اسلام چونکہ اپنے مفہوم حقیقی میں ہر پہلو سے صلح و سلامتی کا مرادف ہے لہٰذا فرزندان اسلام کی جانب سے جو صلح کا پیغام بالعموم جمیع اقوام عالم کو اور بالخصوص برادران وطن کو پہنچایا جاوے۔ عام اس سے کہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ اس کی اہمیت محتاج تشریح نہیں۔ مسلمانان لاہور کی "پیغام صلح سوسائٹی" جس نے اس عظیم القدر اور مہتم بالشان خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اپنی اولوالعزمی و اخلاص کے لئے بہت ہی مستحق ہمت افزائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کام میں برکت ڈالے۔ اس کے کارکنوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور پبلک کو توفیق دے۔ کہ اس کی نہ صرف دل یا زبان سے قدر کریں۔ بلکہ عملی طور پر اس مسئلہ کار خیر میں ہر ممکن طریق سے اس کا ہاتھ بٹائیں۔ ہمت بندھائیں۔ آمین!

دیسی مختصر نویسی کی ترقی - گورنمنٹ مدراس نے محکمہ پولیس میں دیسی زبان کی مختصر نویسی کو ترقی دینے کے لئے انسپکٹر سے کم درجہ کے ان افسران پولیس کو علاوہ تنخواہ کے دس روپیہ ماہوار الاؤنس دینا منظور کیا ہے جو ۸۰ لفظ فی منٹ لکھ ... فی الحال بندرہ اشخاص سے

برٹش انصاف سے اپیل

۳۰ رجون کے زمیندار میں ایک مظلوم مدرس مولوی دوست محمد صاحب احمدی کی طویل مگر دردناک فریاد شائع ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اینگلو ورنیکولر مڈل سکول جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں میں آریہ صاحبان کا عنصر اس قدر غالب ہے کہ باوجود ۸۷ فی صدی اسلامی آبادی کے ان کے حقوق سراسر پامال کئے جا رہے ہیں۔ مسلمان طلبا اور مدرسین کے جا بیجا مذہبی معاملات میں جابرانہ مداخلت روا رکھی جاتی ہے۔ بالکل خلاف انسانیت منصوبہ بازیوں اور ریشہ دوانیوں سے ان کی ضرر رسانی اور آزار دہی کی کوششیں ہوتی ہیں۔ ہمیں راقم کی اپیل پڑھ کر سخت رنج ہوا۔ امید ہے کہ مقامی حکام خصوصاً جناب آنریبل گاڈلے صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم اس بارہ میں پوری پوری تحقیقات فرما کر رعایا کے وفادار حصہ کی دادرسی فرمائینگے ہمارا مشن باہم سلوک۔ ہمدردی اور صلح صفائی کے خیالات پھیلانا ہے۔ لیکن مظلوموں کی فریاد حکام تک پہنچانا بھی ایک کارخیر ہے۔ اس واسطے ایسے موقعوں پر خاموشی اختیار کرنا انصاف پسندی اور غیرت ایمانی کے خلاف ہوتا۔ ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ دیگر معزز معاصرین بھی اس پر نوٹس لیں گے۔

الفضل

من ترا حاجی بگویم الخ" کے اصول پر نہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے کہ مندرجہ عنوان نام جدید اخبار فی الواقعہ ایک ہونہار ہمعصر ہے اور نیز اس لئے کہ ہمارے امام مطاع (علیہ السلام) کے فرزند رشید صاحبزادہ میاں محمود صاحب سلمہ کی اڈیٹری میں جاری ہوا ہے اور پھر اس وجہ سے کہ ایک دوسرے پر معاصرانہ ہمدردی و بہی خواہی کا بھی حق ہے۔ ہم الفضل قادیان کا بڑی خوشی سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ خدا اسے بار آور کرے۔ مختصر لفظوں میں اس کا مقصد دین و ملت اسلام کی خدمت ہے۔ ۲ نمبر بڑی محنت و قابلیت سے مرتب ہو کر نکل چکے ہیں۔ حجم ۱۶ صفحے تقطیع ۲۰×۲۶/۸ اشاعت ہفتہ وار قیمت للعہ سالانہ۔ درخواست ہائے خریداری مینجر الفضل قادیان کی خدمت میں جائیں۔

سید حیدر رضا دہلوی

جن کی انقلاب انگیز تقریروں نے کسی زمانہ میں ایک تہلکہ مچا رکھا تھا۔ اب سنا ہے کہ بیرسٹر بنکر وطن میں واپس آتے ہیں۔ ہمعصر پرکاش نے ان کی اس تبدیل روش پر طعن کیا ہے۔ مگر ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص اپنے رویہ میں بہتر تبدیلی و اصلاح کرے تو وہ قابل تعریف ہوگا یا مستوجب ملامت۔ ہمیں امید ہے کہ سید صاحب اپنی واپسی پر تلافی مافات میں امکان بھر کوشش کریں گے۔ اور ملک و قوم میں امن پسندی اور وفاشعاری کے خیالات پھیلانے رہ کر اس بات کا ثبوت دیدینگے کہ مرد دانا وہی ہے۔ جو اپنی غلطیوں کے اعتراف اور اُن کی اصلاح پر ہر وقت آمادہ ہو۔

سودیشی اور اتحاد

مولوی لیاقت حسین صاحب بنگال کی طرف ایک مشہور پولیٹیکل لیکچرار ہیں دو پچھلے دنوں ایک لیکچر سودیشی تحریک پر دینے والے تھے۔ ہر چند کہ مقامی پولیس نے انہیں روکا۔ لوگوں نے بھی منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آئے اور جلسہ منعقد کر ہی دیا۔ پھر تو کچھ پبلک بھی جمع ہو گئی۔ اس میں مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ سودیشی اشیاء کی تقویت اور ہندو مسلمانوں کے اتحاد میں از سر نو کوشش ہونی چاہیئے۔" اصل میں سودیشی تحریک فی نفسہا کوئی بری بات نہیں۔ علیٰ ہذا اتحاد بھی اور وہ ہندو و مسلمان کیا بلکہ تمام بنی نوع انسان میں ہونا چاہیئے لیکن افراط تفریط ہر کام میں خرابی لاتی ہے۔ یہ بڑی زبونی اور تباہ کاری کے مجھن ہیں گویا تو یوں بھی آپس میں کتنا میل ہوتی ہے یا اگر اتحاد کی سوجھے۔ تو وہ برٹش جیسی محسن گورنمنٹ کے خلاف

جس کے محاسن کا اس وقت دنیا کی کوئی حکومت مقابلہ نہیں کرسکتی پھر اس کے علاوہ اگر اس تحریک میں تمہاری نیت بخیر بھی ہو اور بلا کسی پرخاش کے تم چاہو کہ غیر ممالک و اقوام کی مصنوعات کو حتی الوسع ترک کر دیں۔ تو اس سے تم عہدہ برآ کیونکر ہو سکتے ہو جب تک کہ علوم و فنون اور صنعت و حرفت میں ان کے برابر نہ ہو لو۔ حالت تو اپنی یہ ہے کہ بقول مشہور مرتے وقت کفن دوزی کے لئے سوئی تاگہ تک ولایت کا لینا پڑتا ہے۔ پھر سودیشی کا نام بھی کس منہ سے لیتے ہو۔ خصوصاً جبکہ سودیشی اور بائیکاٹ کو پہلو بہ پہلو رکھا جائے۔ ایسی باتوں سے ملک میں خواہ مخواہ ایک فتنہ پیدا ہوتا ہے اور بس۔

تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

ہمارے واعظوں لیکچراروں اور نیز جلسے کرنے والوں کو اس بات کا ہمیشہ خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی تقریریں اور مجلسیں جن میں وہ بااہمد گر معاون ہوتے ہیں۔ گناہ و سرکشی کا رنگ اختیار نہ کرنے پائیں کیونکہ اسلام میں اس کی صریح ممانعت ہے۔ برخلاف اس کے صاف صاف ارشاد ہوا ہے۔ کہ ان مقاصد و معاملات میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاؤ۔ جو از قسم نیکی و تقویٰ ہوں۔ بعض کام ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کے انجام نیک یا بد کو تم سرسری نظر سے نہیں دیکھ سکتے تو ایسے موقعوں پر بہت مآل اندیشی و احتیاط کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ سے اپنا علاقہ ہمیشہ قایم رکھو۔ اور ہر تاریکی و تنگی میں اسی سے روشنی اور فضل مانگو۔ کہ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔

پیروی یا پرستش

دہلی میں پچھلے دنوں قدیم شہر کی ترمیم اور جدید کی تعمیر کے ضمن میں بعض مقابر کے مسمار ہونے کی اکثر افواہیں سننے میں آتی تھیں۔ اور بزرگوں کے مزارات کا خاص چرچا تھا۔ خاصان خدا کے آثار کی حفاظت کے لئے حمیت اور احساس کا ہونا بلاشبہ ایک قسم کی مذہبی سپرٹ اور بیداری کی دلیل ہے اور مسلمانوں کو ایسے موقعوں پر ضرور حفظ حقوق کے واسطے مستعدی دکھلانی چاہیئے مگر حدود و ادب و اطاعت سے سر مو تجاوز نہ ہو۔ ساتھ ہی ہم یہ بھی جتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ مزاروں مقبروں وغیرہ سے متعلق مسلمان ذرا اپنے موجودہ طرز عمل پر بھی نظر ثانی کریں بزرگان دین کی زندگیاں اور بعد از وصال اُن کے آثار اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ ہم ان کے نیک پاک نمونوں کی تقلید سے اپنی اصلاح کریں اور تقرب الی اللہ کی خاطر طرح طرح کے مجاہدات میں ساعی ہوں نہ اس لئے کہ ہم مثل بعض مشرک اقوام کے ان کی پوجا ہی کرنے لگیں اور اس طرح شرک جیسے ظلم عظیم کے مرتکب ہوں حالانکہ اُن نفوس قدسیہ کا اصلی مقصود حیات ہی توحید تھا۔ جو اسلام کا اصول اعظم ہے۔

اہل دہلی عبرت پکڑیں

دنیا ایک دارالامتحان ہے اس میں انسان پر طرح طرح کے ابتلا آتے ہیں۔ اگر وہ چشم بصیرت رکھتا ہو تو وہی اس کی اصلاح و ترقی کا موجب بھی ہو سکتے ہیں اقوام یا افراد پر جو تباہی۔ تشویش یا بےچینی وارد ہو یا تو اپنے اعمال کا خمیازہ ہوتی ہے۔ یا خدا تعالیٰ کی جانب سے بطور آزمائش ایک ذریعہ بیداری و ترقی۔ اس قسم کے مصائب عموماً ان شکلوں میں زیادہ پڑتی ہیں۔ مثلاً جنگ بدنی زلازل۔ وبا۔ یا دیگر آفات ارضی و سماوی۔ لیکن اہل دہلی (مع مضافات) کی حالت اس وقت بڑی عبرت کے لایق ہے کہ وہ کچھ دنوں سے بغیر کوئی ایسی آفت نازل ہونے کے بھی کمیٹی کے نت نئے احکام کے باعث ایک عجیب مخمصے اور پریشانی میں مبتلا ہیں۔ شہر کی عام اخلاقی حالت جہاں تک ہمیں معلوم ہے بہت ہی محتاج اصلاح ہے۔ اس لئے ہماری رائے میں تو اہل شہر کو خدا تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کہ اگر انہیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کے

لئے قدرت کے اُس قانون نے اسی تازیانہ پر اکتفا کیا ہے تو وہ [illegible] ہوئے۔ اور اس تشکر سے یہ مراد نہیں کہ وہ زبانی باتوں پر قناعت کرکے پھر اسی طرح میٹھی نیند سوتے رہیں۔ بلکہ ان کا فرض اور ذمہ داری بڑی نازک ہے۔ جس سے اُن کو کما حقہٗ خبردار ہونا چاہئے۔ وہ ایک قدیم شاہی شہر ہے۔ وہ صدیوں اسلامی تعلیم وتہذیب کا مرکز رہا ہے۔ وہ بہت سے بزرگوں کی ارواح پاک کا مسکن ہے۔ اس لئے وہاں کے مسلمانوں کو خصوصًا لازم ہے کہ اب خواب غفلت سے چونک اُٹھیں۔ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے تاریکیوں سے نکلنے میں سرتوڑ کوشش کریں۔ علوم وفنون تجارت۔ شائستگی (رسمی نہیں بلکہ حقیقی) دینداری اور تقویٰ شعاری میں دوسرے مسلمانوں کے لئے عمدہ نمونہ بنیں۔ خدا توفیق دے ✦

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ مسلم انڈیا واسلامک ریویو لنڈن

(فروری ۱۹۱۳ء)

افتتاح

اپنے قیام انگلستان کے زمانہ میں ہمیں اس اختلاف کو دیکھ کر سخت تعجب ہوا کہ ایک طرف تو انگریزی قوم کو انصاف کا بڑا بھاری حامی ومددگار ہونے کا دعوےٰ ہے اور دوسری طرف اسے اصلی واقعات ومشاہدات سے بالکل لاعلمی ہے۔ اس میں ذرا بھی شک کرنے کی گنجائش نہیں کہ انگریزی قوم۔ کمزور اور مظلوموں کی مدد کے لئے اسوقت بھی ایسی ہی تیار ہے جیسا کہ وہ قرون گذشتہ میں رہ چکی ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آخر وہ انسان ہیں اور انسان سے غلط اطلاعوں کی بنیاد پر غلطی ہو جانا ممکن ہے۔ انگلستان جیسے ملک میں جہانتک پبلک کی آواز معاملات و واقعات کے ہیر پھیر میں بہت موثر ہوتی ہے۔ اور جو کہ عام طور پر پرلیس کے ذریعہ سے ہی پیدا کی جاتی ہے افسوس کہ یہہ ذریعہ صحیح اور اصلی واقعات کے معلوم کرنے کا اتنا آزاد اور بے لاگ نہیں۔ گو شاذ ونادر اس کے خلاف بھی ہو۔ یہاں کا پرلیس جیسا کہ وہ پہلے رہ چکا ہے۔ یا جیسا کہ اُسے ہونا چاہئے ایک حد تک پبلک کے اصل خیالات یا صحیح واقعات کا سچا فوٹو نہیں بلکہ جس پارٹی سے یہہ تعلق رکھتا ہے وہ اُس کے خاص خیالات کے پھیلانے میں ایک زبردست آلہ کا کام دیتا ہے۔ اس کا مدعا اپنی خاص پارٹی کی پالیسی کو ہر صورت میں قائم رکھنا ہوتا ہے خواہ ایسا کرنے سے انصاف کا کتنا ہی خون ہوتا ہو یا صحیح واقعات کو جھوٹ ہی بیان کرنا پڑے اسی طرح اپنے سے مخالف خیالات کو اپنے ناظرین کے سامنے جگہ دینا [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible] کی جلد بازی کا نتیجہ نہیں [illegible] اطلاعات کی بنا پر قائم ہوئی [illegible]

گئی۔ حالانکہ ان مظالم کا [illegible] حصہ بھی انگریزوں جیسی منصف مزاج قوم کی اصلی ناراضگی اور اظہار خفگی کے لئے کافی سے زیادہ ہوتا۔ اسلئے ہر ایک بات جو انگریزی قوم کو صحیح اور اصلی واقعات سے باخبر کرنے والی تھی ان اخبارات میں جگہ نہیں پا سکی۔ اور اس طرح ایک [illegible] قوم کو اصل واقعات سے اندھیرے میں رکھا گیا۔

مگر یہہ بھید اب کھل گیا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے کی معاملات خارجیہ کی پالیسی نے برٹش اثر کو ہندوستان میں اس سے بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے جو گورنمنٹ ہند کی تدابیر پہنچا سکتیں وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے گذشتہ ہفتوں کے بے لحاظ مروت کلمات جو بلقانی معاملات کی اُن کی نسبت اُن کی تغیر پذیر پالیسی کا اظہار ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے رویہ پر وہ اثر پیدا کرنے والے ہیں جو انڈین نیشنل کانگریس باوجود اپنی ۲۵ سالہ سرگرم کوشش کے پیدا نہیں کر سکی۔

مانچسٹر اور شیفیلڈ کے لئے خطرہ۔ سودیشی تحریک جس کا دوسرے الفاظ میں یہہ مدعا ہے کہ یورپین اسباب کو ہندوستانی منڈیوں سے بائکاٹ کیا جاوے اگر وہ کامیاب ہو جائے تو یقینًا مانچسٹر اور شیفیلڈ کے کارخانے سخت مشکلات میں گھر جائیں گے جس کا نتیجہ مزدوری پیشہ کے سٹرائک اور انقلاب کی صورت میں بہت خطرناک طور پر ظاہر ہوگا۔ اس تحریک کی کامیابی محض مسلمانوں کے سہارے کی منتظر ہے اور ہمیں خطرہ ہے کہ وہ ظہور میں آنے کو تیار ہے ترکوں کی حمائت میں ہند کے ہر ایک بڑے شہر میں بڑے بڑے بھاری اجلاس ہو رہے ہیں جنمیں ہزاروں کی تعداد میں ہر طبقہ کے مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ اور جن معاملات پر ان اجلاسوں میں غور وفکر ہوتی ہے وہ ہمارے اس خیال کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن باوجود ان واقعات کے انگریزی پرلیس کے روشنی دہندگان اپنی قوم کو اصل واقعات سے بے خبر رکھنے کی کوشش میں ہیں اور بقول پال مال گزٹ اپنی قوم کو تنبیہ کر رہے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اُن ریزولیوشنوں کو چنداں وقعت نہیں دینی چاہئے جو وہ اپنے کلکتہ لاہور وغیرہ کے اجلاسوں میں معاملات بلقان سے متعلق برٹش رویہ کی نسبت پاس کر رہے ہیں کیونکہ ینگ ترکوں کی طرح یہ بھی معدودے چند نوجوان مسلمانوں کا کام ہے۔

ہندوستان میں ایک ضرب المثل ہے کہ "ایسے دانا دوستوں کی موجودگی میں کسی دشمن کی ضرورت نہیں"۔ یہہ لوگ اپنی غلطیوں کی اصلاح سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔ اور اس قسم کی کوئی بات اپنے کالموں میں درج نہیں ہونے دیتے جو اُن کے ناظرین کو دھوکے کی ٹٹی سے باہر نکال دیوے۔ یہہ ہمارا اپنا تلخ تجربہ ہے اور ہماری اس ناچیز تحریک کا ایک بڑا باعث یہی ہوا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ انگریزی قوم ضرور اپنے موجودہ رویہ میں اصلاح کرلے گی اگر اُسے ہندوستانی مسلمانوں کی اُس دلی ہمدردی کا پورا پورا علم ہو جاوے جو ہندوستان کے چاروں گوشوں میں ان کو اپنے ترک بھائیوں کے ساتھ ہے۔ اس پرچے کا انتظام ایسے ہاتھوں میں ہے جن کو پنجاب گورنمنٹ بہت اچھی طرح جانتی ہے اور جنہوں نے گذشتہ بے چینی کے ایام میں زبان اور قلم سے ہر ایک قسم کی امداد دینے میں پہلو تہی نہیں کی۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ کا سایہ ہندوستان کے لئے ابر رحمت ہے۔ اور موجودہ گورنمنٹ [illegible] ہماری قوم کو ہر ایک قسم کی آزادی اور امن [illegible] قیام ہندوستان کے زمانہ میں اپنی [illegible] کی وفاداری اور اطاعت کا وعظ [illegible] اس لئے ہم سے زیادہ [illegible] نہیں ہوتا کہ ہمارے کئی [illegible] کرنے سے [illegible]

تھے [illegible] سے ۳۳ کامیاب ہوئے یعنی کل میں سے قریبًا ۵ [illegible] یہہ نتیجہ سنین ماضیہ کے نتائج سے کہیں بہتر ہے۔ پرنسپل [illegible] مارٹن اور دیگر پروفیسروں کی کارگذاری قابل داد ہے۔ امیدوار صرف ایک ایک مضمون میں محض ایک ایک دو دو نمبروں کی کمی سے فیل ہوئے ہیں۔ اُنہیں دسمبر میں جدید قاعدہ یونیورسٹی رو سے صرف اُنہی مضامین کا امتحان دے کر دوبارہ موقعہ دیگا۔ امید ہے کہ ان میں سے بھی کچھ پاس ہوں گے

تلاشی جولائی کی شام کو دفتر اخبار دیش کی تلاشی ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ پنڈت بھیرت نے بعض چٹھیوں کے چوری ہو جانے پر کرائی ہے

بقیہ برقی خبریں (صفحہ ایک سے آگے)

(صفحہ ایک سے آگے)

رمانیا کی بلگیریا پر چڑھائی

لنڈن ۱۰ جولائی۔ ٹائمز کو صوفیہ سے بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ شاہ رومانیہ نے بلگیریا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا ہے اور اپنے سفیر متعینہ صوفیہ کو واپس بلا لیا ہے۔

وائنا۔ ۱۱ جولائی۔ یہاں یہ افواہ اُڑ رہی ہے کہ رومانیا کی افواج نے کل بعد دوپہر بلگیریا کی سرحد کو عبور کر لیا ہے۔

بلگیریا کی ہائے پکار۔ روس سے فریاد

پیرس ۱۱ جولائی۔ یہاں سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ بلگیریا نے روس سے ثالثی کرانے کے لئے اپیل کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ روس بیچ بچاؤ کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ بلگیریا اپنے رویہ کو یونان اور سرویہ کے حقوق کے بارے میں صلح آمیز کرلے

لنڈن۔ ۱۱ جولائی۔ صوفیہ تک سڑک بالکل صاف ہے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ عنقریب صلحنامہ مکمل ہو جائیگا۔ ایتھنز اور بلگریڈ کے سرکاری بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ یونانی اور سرویا کی افواج اشٹپ کے قریب ایک دوسرے کے ساتھ مل گئی ہیں۔ اول الذکر کی کوہ بلیسٹا دروں میں بلگیریا والوں کے عقب سے ساتھ سخت خونریز جنگ ہوئی۔ جن کا میسرہ سرویہ والوں کے ساتھ لڑائی میں مشغول تھا ✦

افواہ سُنا گیا ہے (گو یہ تصدیق طلب ہے) کہ بلگیریا والوں کے دو ڈویژن فوج جو زیر کمان جنرل ایونیوف فاتح ایڈریانوپل تھے سرویہ اور یونانی افواج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ بعد اس کے کہ اُن کے فرار کا راستہ کاٹ دیا گیا تھا ✦

بلگریڈ کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ صوفیہ سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر کسٹنڈیل کے مقام پر سخت خونریز لڑائی جاری ہے زخمیوں کا بیان ہے کہ موجودہ لڑائیاں سخت خونریز ہیں اور زخمیوں کو مُردہ آدمیوں، اور گھوڑوں کی لاشوں اور چٹانوں اور گرے ہوئے مکانات کے انباروں سے نکالنا سخت دشوار تھا۔

بعد کی خبر۔ آبار رومانیا نے بلگیریا کو ایک نوٹ پیش کیا ہے کہ ہم قبل ازیں تم کو متنبہ کر چکے ہیں۔ کہ لڑائی شروع ہو جانے کی صورت میں ہمارا دخل دینا لابدی ہو جائیگا۔ مگر بلگیریا نے اس نوٹ کا کچھ جواب نہ دیا۔

پھر بلگیریا نے بلاوجہ اور بغیر رسمی اطلاع دینے کے سرویہ پر حملہ کر دیا۔ اس لئے رومانیا نے اپنی افواج کو بلگیریا میں داخل ہونے کا حکم دیدیا ہے۔

رومانیا نے اطلاع دی ہے کہ وہ ٹرکی سلطنت کی تقسیم کئے جانے کی گفتگو کے موقعہ پر شریک ہونا ضروری سمجھتا ہے ✦

رومانیا کے سفیر کا بیان ہے کہ بلگیریا کے جواب نہ دینے اور سرویہ پر اس کے بلاوجہ حملہ نے رومانیا کو اشتعال دلایا۔

بلگیریا کا ہر ایک طرف سے مغلوب ہو جانا یقینی ہے۔ یہ بات اس سے دو دن قبل صوفیہ میں معلوم ہو چکی تھی۔ جبکہ بلگیریا نے اپنے آپ کو بلا شرائط [illegible] پر چھوڑ دیا تھا [illegible]

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْـًٔا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

اخبار

پیغام صلح

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانان ... اسلام

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو ... ہو بعض وکیں کی وقت
اٹھ جائیں ہاتھ ... لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ ۔ سہ شنبہ ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔

... ششماہی ... طلبا ...

پرچہ مفت ۔

... نامہ نگاروں کو بلا قیمت

... خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا ۔ انشاء اللہ

مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہیں | احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور
خط و کتابت منیجر کے نام پتہ صاف خط لکھیں۔

ایڈیٹر ... خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی (وزیری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۳

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

لنڈن ۔ ۱۲ جولائی ۔ گو بلگیریا کی نسبت چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھرے ہونے کے باعث اخبارات کا ہمدردانہ لب و لہجہ ہے تاہم تمام اخبارات متفق اللفظ ہیں کہ اس کی ڈپلومیسی کے غلط رویہ کو اس مصیبت کا باعث خیال کرتے ہیں۔ وہ امید کرتے ہیں کہ یورپ کی تمام طاقتیں اپنی گذشتہ غلطیوں کی تلافی کرینگی اور بلقان کی ریاستوں کو آپس کی لڑائیوں کے تباہ کن نتائج سے بچالینگی۔

مسٹر لائیڈ جارج نے گذشتہ رات منشن ہوس میں بنکروں کی ضیافت کے موقعہ پر کہا کہ اسے امید ہے کہ تمام طاقتیں لڑائی کو ایک خاص دائرہ کے اندر رہنے دینے کی کوشش کریں گی اور بلقانی ریاستوں میں فیصلہ کرا دینے کی سعی بلیغ کریں گی۔ تاکہ روپیہ کی منڈی پر اس کا اثر نہ پڑ سکے

بخارسٹ (دارالخلافہ رومانیا) سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ رومانیا نے سلسٹیریا پر پورا پورا قبضہ کرلیا ہے۔ دو اور تین سو کے درمیان بلگیریا کی فوج نے ہتھیار ڈالدئے اور رومانیا کی فوج دس سے پندرہ کیلومیٹر تک بلگیریا کے علاقہ میں بلا کسی روکاوٹ کے بڑھتی چلی گئی۔ جس پر مسلمانوں اور رومانوی قوم نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

ایتھنز ۔ (دارالخلافہ یونان) سے بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ یونان نے علاقہ سرس پر قبضہ کرلیا ہے۔

بعد کی خبر ۔ نیم سرکاری طور پر ایتھنز میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ طاقتوں کے نوٹ کے جواب میں یونان نے اطلاع دی ہے۔ کہ عہدنامہ صلح پر میدان جنگ میں دستخط ہوں گے۔ جنگ کی خبروں کی طرف سے بالکل سناٹا ہے ۔ روس اور دیگر طاقتوں کے نمائندے مصروف بیکار فوجوں سے اپنی شخصیت منوانے کے درپے ہیں۔ یونان کے اخبارات صوفیہ (دارالخلافہ بلگیریا) پر حملہ کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں تاکہ اُن زخمی سپاہیوں بوڑھے مردوں اور عورتوں اور بچوں کے خون کا کافی طور پر زار احمر (شاہ بلگیریا) سے بدلہ لیا جاسکے جنہر اس کی فوج نے سخت سے سخت ظلم کئے ۔ تاہم یہ غیر یقینی ہے کہ اتحادیان بلقان رومانیا کے ظاہر کردہ خیالات کے برخلاف کہ وہ طرفین کو لڑائی کے تباہ کن نتائج سے محفوظ رکھنے کی امکان بھر کوشش کریگا۔ یہاں تک بڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں سینٹ پیٹرز برگ میں کانفرنس منعقد ہونے سے پہلے چند ابتدائی باتوں کا فیصلہ ہونا ضروری ہے ۔ اور بلگیریا غالبًا خاموشی سے اُسی علاقہ پر قناعت اختیار کریگا جس کا اُسے حق پہنچتا ہے اس بات کا فکر ہے کہ یونان شاید زیادہ کا دعوے کرے۔ اور اینوس سے لے کر میارے کا سارا ساحل اپنے ساتھ شامل رکھنے کا خیال ظاہر کرے ۔ آدمیوں ۔ ذخائر حرب اور روپیہ کی کمی غالبًا تمام پر نیک اثر ڈالیگی۔

یونان میں اسبات پر سخت جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ سرکاری بیان کے مطابق بلگیریا کی افواج نے ڈیرحصار کو خالی کرنے کے وقت ایک یونانی بشپ اور اور کئی ایک بڑے بڑے آدمیوں کو مارڈالا۔ اس قسم کی اطلاعیں سرس سے آرہی ہیں۔

لنڈن ۔ ۱۳ جولائی ۔ صوفیا (پایۂ تخت بلگیریا) میں بالکل خاموشی ہے اور سوائے معمولی واقعات کے بیان کرنے کے کہ رومانوی افواج نے چیفلیسکوئی اور دُوبرج پر قبضہ کرلیا ہے اور ہزاروں کی تعداد پناہ گزین صوفیہ کو بھاگے آرہے ہیں۔ مگر ایتھنز اور بلگریڈ کی تاریں بلگیریا کی شکست یافتہ افواج کے ظلموں سے جو وہ آبادی پر کر رہے ہیں۔ بھری پڑی ہیں۔ شاہ قسطنطنیں (یونان) نے اپنے وزیر خارجیہ کو بدیں الفاظ تار دیا ہے۔ کہ میرے نام سے تمام مہذب گورنمنٹوں کے نمائندوں سے اپیل کرو کہ میں ان خونخوار ظالم بھیڑیوں (بلغاریوں) کے مظالم دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا ہوں جو یہ انسانی جون میں آئے ہوئے درندے لوگوں پر توڑ رہے ہیں اور یہ اس لائق نہیں کہ ان کو مہذب لوگوں میں شمار بھی کیا جاسکے۔

اس اثنا میں ٹرکی نے وہ سرحد جو بلگیریا کے نمائندے نے (جو اس مطلب کے لئے قسطنطنیہ بھیجا گیا تھا) دینی تجویز کی تھی رد کردی ہے اور اپنی افواج متعینہ شتالجہ ۔ بلیر ۔ اور گلی پولی کو آگے بڑھنے کے لئے تیاری کا حکم دے دیا ہے۔

عزت پاشا (کمانڈر افواج ترکی) نے سرویا کے ساتھ ایک عہدنامہ پر آج دستخط کردئے اور اسی قسم کا عہدنامہ یونان سے عنقریب ہونے والا ہے۔

قسطنطنیہ ۔ ۱۳ جولائی ۔ بلگیریا کے نمائندے ناچیوچ نے استنبول کے ملٹری گورنر سے ملاقات کے دوران میں کہا ۔ کہ اُسے اپنے مشن کی ناکامی پر سخت افسوس ہے۔ جس کا نتیجہ ٹرکی اور بلغاریہ کا اتحاد ہوتا۔ ترکی بیانات کے بموجب ترکی کو از روئے معاہدہ ترکی ... تھریس کا بہت سا علاقہ واپس ملنے کی امید ہے۔ سرکاری بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ رومانیا اُس تمام علاقہ کو جو سلسٹیریا ... ریچک ۔ شملا اور ورنہ پر مشتمل ہے ۔ اپنے ساتھ ملحق کریگا۔

بعد کی خبر ۔ کل ترکی افواج ایڈریانوپل پر بڑھنی شروع ہوگئی ہیں۔ ترکی افواج کی نقل و حرکت کا موجب بلغاریہ کا غیر مصلحانہ رویہ ہے نیز یہ خیال کہ یونان جزائر ایجئین کا واحد مالک نہ بن جاوے۔

لنڈن ۔ ۱۳ جولائی ۔ گورنمنٹ بلغاریہ نے اپنے فوجی افسروں کو وہ تمام علاقہ ترکی فوجی افسروں کے حوالہ کر دینے کا حکم دیدیا ہے ۔ جو از روئے عہدنامہ لنڈن ترکوں کو دلایا گیا تھا۔

صوفیہ ۔ ۱۲ جولائی ۔ مجلس میں وزیر اعظم نے بیان کیا کہ گورنمنٹ نے ہمیشہ صلح کو پسند کیا ہے اور زار کو مصالحت کروانے کے لئے تمام اختیار دیدیئے۔ اُس نے کہا کہ بلغاریہ کا کسی قسم کا ارادہ پہلے حملہ کرنے کا نہ تھا اور کہ بلغاریہ پر حملہ بلاوجہ ناانصافی پر مبنی تھا۔ بلغاریہ تمام یورپ کے رحم پر اپنے آپ کو چھوڑتا ہے۔

صوفیہ میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جنرل ایوانیف کے دو ڈویژنوں کے ساتھ ہتھیار ڈالدینے کی کہانی محض گپ ہے۔ وہ سیکنڈ آرمی کے ساتھ تھا اور یونان کی بے تعداد فوج کے سامنے سے باقاعدہ طور پر پسپائی میں شریک تھا۔

ایشیائی ترکی

قسطنطنیہ ۱۳ جولائی ۔ وزیر داخلیہ نے انگریزی فوج کے کپتان ... ڈیڈز اور ۳ ترکی افسروں کو آرمینیہ میں رعایا کی ضروریات معلوم کرنے کی غرض سے بطور کمیشن بھیجا ہے۔

ملی بھگت ۔ کلکتہ میں بھکاریوں کی روز افزوں تعداد کے مسئلہ پر غور کرتے ہوئے کمشنر پولیس کو پتہ لگا ہے کہ اکثر بھکاری بعض بدمعاشوں کی سرپرستی میں رہتے اور انہیں بہت سا روپیہ کما کر دیتے ہیں۔ پچھلے منگل کو چند بدکاریوں کو گرفتار کرکے حوالات خانہ میں بھیجنے پر ان بازاری غنڈوں اور پولیس میں فساد ہوگیا سپاہیوں نے انہیں بمشکل منتشر کیا۔

یوروپینوں پر جرمانہ ۔ بمبئی میں تین یوروپینوں پر امن شکن حرکات کی وجہ سے جرمانہ کیا گیا اور ایک سال کے واسطے نیک چلنی کے مچلکے لئے گئے۔

سیلاب سے نقصان ۔ جنوبی سلہٹ اور کچھار میں سیلاب کی وجہ سے چاول اور پیاز کی فصل کو بڑا بھاری نقصان پہنچا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ سیلاب سنہ ... کے سیلاب سے بھی زیادہ سخت تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغامِ صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۳ء نمبر ۳

پیغامِ صلح اور اسلام

(کمیونیکیٹڈ)

اسلام اُس مذہب کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً دنیا میں نازل ہوتا رہا اور جو آج کل قرآن کریم کے ذریعہ دنیا میں وعظ کیا جا رہا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل جب کبھی یہ دین دنیا میں آیا۔ خواہ ہند میں یا شام میں یا ایران میں لوگ اس کا نام خود بخود تجویز کرتے رہے کسی نے اسے نصرانیت کا لقب دیا کسی نے موسویت کا۔ کسی نے ہندو دھرم کا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو کوئی کہتا ہے کہ وہ نصرانی تھے۔ اور کوئی کہتا ہے کہ یہودی تھے۔ انسے کہدو کہ نہ وہ نصرانی تھے۔ اور نہ وہ یہودی بلکہ وہ تو سیدھے سادے مسلمان تھے۔ الغرض اسلام ہی وہ دین ہے جس کا دنیا میں مختلف انبیاء علیہ السلام نے وعظ کیا اور جس کا آغاز حضرت آدمؑ سے ہوا۔ اور جو پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر آکر کامل کیا گیا۔

چنانچہ ارشاد ہوا ہے:- اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ - وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ تحقیق اللہ سے جو دین دنیا کو آتا رہا ہے۔ وہ نہ ہندویت ہے۔ وہ نہ نصرانیت ہے نہ یہودیت بلکہ وہ اسلام ہے اور جو کوئی سوائے اس دین کے کسی اور دین کی تلاش کرے۔ وہ اس سے قبول نہ کیا جاویگا۔ اور انجام کار وہ خسارے ہی میں رہیگا۔ پھر فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج وہ دین جو آدم سے شروع کیا گیا تھا۔ تم پر کامل ہوا۔ اور جو نعمار روحانی یا دنیاوی انسان کے لئے مقدر تھیں تم پر پوری پوری نازل کردی گئیں۔ کیونکہ اسلام جو اللہ کا دین تھا۔ وہ ہم نے تمہارے لئے پسند کر لیا۔

دیگر کتب مقدسہ کے پیروؤں کو اپنے دین کا نام آپ تجویز کرنا پڑتا رہا ہے۔ کیونکہ وہ کتب اسپر ساکت رہی ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا آیات میں صرف اسی دین کو جو قرآن کی شکل میں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہٗ اُمی و ابی) پر نازل ہوا ہے۔ اسلام کے نام سے موسوم کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ دین جو اسلام کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ وہ ہمنے تمہارے لئے پسند کیا۔

اسلام ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں صلح اور سلامتی امن اور آشتی۔ مثلاً وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ - اللہ اسلام کا مذہب سکھا کر تم کو صلح اور سلامتی کے گھروں میں بلاتا ہے۔ یعنی اسکے ذریعہ تمہارے درمیان صلح اور آشتی قایم کرنا چاہتا ہے۔ گویا اسلام وہ دین ہے۔ جو دنیا میں صلح قایم کرتا ہے پھر فرمایا وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ کہ وہ سوسائٹی جو اسلام بناتا ہے اس کے ممبروں [illegible]

صلح اور آشتی سے اور امن پسند ہیں۔ اور اسی اصل پر دعائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ مسلمانوں کو ظاہری رنگ میں اپنے باطنی حالات کا اظہار کرنے کے لئے سکھائی گئی ہے پس ضروری ہے کہ حقیقی پیروانِ مذہب اسلام صلح اور امن کے شتر اعلی ہوں۔ اور دنیا میں مجسمہ سلامتی کی تصویر ان کی سوسائٹی سے صلح کی ہی خوشبو ہر طرف مہکتی رہے۔

مسلمانانِ دنیا خواہ اپنا نمونہ ایسا پیش کریں۔ یا نہ کر سکیں لیکن وہ مذہب جس کے وہ نام لیوا ہیں۔ ان کو ایسا ہی بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ عرب جیسے جنگجو ملک کو چند سال میں اُس نے امن اور صلح کا ملک بنا کر دنیا کو ثابت کر دیا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہی دعویٰ نہیں ہے

پھر اسلام کے معنی ہیں ترقیات اور بلندیوں کی طرف لیجانیوالا طریق یا مذہب کیونکہ یہ لفظ سلم سے ہی نکلا ہے جسکے معنی سیڑھی کے ہیں۔ ان معنوں میں اسلام وہ مذہب ہے۔ جو انسان کو روحانی اور جسمانی ترقیات میں اعلیٰ بلندیوں پر لے جانے میں سیڑھی کا کام دے۔ اور اس کے یہ معنی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کی آیت سے صاف ظاہر ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسلام کا دین اللہ تبارک تعالیٰ نے ہمارے لئے پسند کیا۔ اور اسپر چلنے سے ہم اُن سب نعمار کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ہمارے لئے مقدر ہوں۔ چنانچہ بتایا۔ کہ دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ نعمار بسبب اسلام کے پورا پیرو ہونے کے تمام کردی گئیں۔

تیسرے معنی اسلام کے ہیں۔ وہ مذہب جو انسان میں نفس کشی اور الٰہی فرمانبرداری کی سچی روح پیدا کرے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا اور واسطے اس کے آسمان و زمین اور ساری کائنات کی چیزیں خوشی سے نا خوشی سے فرمانبرداری کرتی ہیں پھر فرمایا۔ اَسْلِمْ تَسْلَمْ فرمانبردار بن پس سلامتی میں آگیا۔ گیا معنی اللہ سے بھی صلح ہو گئی اور اللہ کی مخلوق کی کر بھی۔ اس دین میں جو اسلام ہے دونوں کے ساتھ صلح کرنیکے طریقے تعلیم کئے گئے ہیں۔ پس اس کی تعلیم پر چل۔

تو اسلام کیا ہوا۔ وہ دین جو انسان کو اللہ کا سچا فرمانبردار بنادے اور اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات روحانی اور جسمانی کا وارث کردے۔ اور دنیا میں اس کے لئے ہر پہلو سے صلح اور سلامتی قایم کرے۔

پس اسلام ایک الٰہی پیغام ہے جو سکھاتا ہے کہ کسطرح انسان خدا سے صلح کر سکتا ہے۔ اور پھر کس طرح برادرانِ ملک ملت اور ساہان سعت سے صلح قایم کرکے دنیا میں امن و سلامتی کا دور دورہ چلا سکتا ہے۔ پس ہمارا اخبار انہی معنوں میں پیغامِ صلح ہے ارادہ ہے کہ اس کے ذریعہ اس مذہب کی جو صلح کی صحیح تصویر ہے۔ اشاعت ہو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ یہ انہی معنوں میں پیغام صلح ثابت ہو۔ تا دنیا میں حقیقی اسلام کی اشاعت کرے اور جن غلطیوں میں اسلام کی نسبت انکے پیرو نیز دیگر مذاہب والے پڑے ہیں۔ ان کو دور کرکے ان کے لئے رہنمائی کا موجب ہو۔ تا کہ اس کے ہاتھوں خلق اللہ کے درمیان عالمگیر صلح و آشتی کی بنیاد پڑے۔ اور جو بے چینی اور شورش آج دنیا میں خدا کو چھوڑنے اور اس کے احکام کو پس پشت ڈالنے کی وجہ سے پڑ چکی ہے۔ اس کا رفع ہو کر۔ اے خدائے پاک تو جانتا ہے کہ یہ سب کچھ تیری رضا جوئی کے لئے ہے۔ اور تیرے پیارے دین کی خاطر یہ سارا بار اٹھایا گیا ہے تو ہماری کوششوں کو سرسبزی عطا فرما۔ ہماری کمزوریوں کو دور کر اور ہمیں لغزشوں سے بچا۔ خدمت اسلام کی تگ و دو میں غلط راہوں پر چلنے سے ہمارے قدموں کو روک۔ اور صلاح و فلاح دنیا و عقبیٰ کی صراطِ مستقیم دکھا۔ آمین ثم آمین

کمر کستے ہیں تیرے نام پر تو ہمکو ہمت دے
جھکا دیں گردنیں پیران سنگ کی جواں ہو کر

کتاب اللہ کی آیات اخباروں اور اشتہاروں میں

ایک فریق کہتا ہے کہ اخباروں وغیرہ میں کلام الٰہی کے اندراج سے طرح طرح سے اس کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ جو محتاج تشریح نہیں۔ دوسرے فریق کی رائے یہ ہے کہ اہل اسلام کی قومی اور خصوصاً مذہبی تحریرات میں آیت و حدیث سے تمسک و استدلال ضروری ہے۔ اپنے بیان کو کلام الٰہی اور ارشادات حضرت رسالت پناہی سے مؤکد کرنے میں اس کی قدر و وقعت اور اہمیت بڑھجاتی ہے اور قرآن و حدیث کی تبلیغ و اشاعت کا ثواب مزید برآں۔ اب اگر کوئی اس کی بے ادبی کرتا ہے اور کوئی غیر مسلمان تو کیوں ایسا کرنے لگا تو اس کی بازپرس اُس سے ہوگی اور غیر اقوام پر الزام کیا آسکتا ہے۔ جبکہ وہ اس کے قایل ہی نہیں ہیں درج و شایع کرنے والوں کا معاملہ تو بہرحال ان کی نیت کے موافق ہوتا ہے۔ باغیر مسلموں کا فس۔ تو وہ اگر ایسے ہی بغض و تعصب پر کمر باندھیں تو اور طریقوں سے کلام اللہ [illegible] اوراق کو کیا کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر ایسا فعل کسی دیوانہ لایعقل سے ہی سرزد ہو سکتا ہے۔ اس بارہ میں ہم اپنی رائے سردست محفوظ رکھتے ہیں۔ علماء کرام کا استمزاج مقدم ہے۔ اُمید ہے کہ پورے غور و خوض کے بعد اس کے متعلق اظہار رائے فرمائیں گے۔

اسی ضمن میں

بعض اہل الرائے کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ ایک سچا اور پکا مسلمان غیر اللہ کا پرستار کبھی اور کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ جو کاغذ و سیاہی کی تعظیم میں فرط و وسعت سے بھی سوا مبالغہ کرے۔ اس کی نظر جہاں ظاہری ادب و احترام کو بھی حتی الوسع ملحوظ رکھتی ہے۔ وہاں مفہوم و معنی اور اُن سے بھی زیادہ عمل پر پڑتی ہے۔ مگر عام مسلمانوں کی حالت اس وقت خوش نصیبی یا بدنصیبی سے اس کے بالکل برعکس ہے۔ خوش نصیبی اس لئے کہ گو کلام الٰہی سے ذوق حقیقی اور اس پر عمل قریباً اٹھ گیا۔ مگر کم از کم اتنا تعلق تو باقی ہے۔ کہ آدابِ ظاہری کی ہی غیرت دلوں میں رکھتے ہیں۔ بدنصیبی اس لحاظ سے کہ منشاءِ کلام سے بے پروا رہنا اور فقط چوم چاٹ کے غلاف در غلاف بند کرکے بالائے طاق رکھدینا نسخہ اکسیر بھی ہو تو اُن کے درد کی دوا کبھی نہیں ہو سکتا۔ پس جبکہ یہ حالت زیادہ افسوسناک و قابل ملامت ہے۔ تو گو اخباری اشاعت میں کسی حد تک بے ادبی کا اندیشہ بھی ہو۔ لیکن اس طرح خدا اور رسولؐ کے پاک کلام کا چرچا تو ہوتا ہے۔ یاروں اغیار میں اس کے معانی کی تشریح و تشہیر تو ہوتی ہے۔ امت مرحومہ میں ان پر عمل کا شوق تو پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اخا ابتلتہ بلیتین فاختار اھونھما۔

بزرگی و کرامت

ہمعصر پیسہ اخبار کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایک مسلمان بزرگ ان دنوں کسی راجہ کے محل میں فروکش ہیں۔ آپ سے بہت سی کرامتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندو پارسی مرد و زن بھی جوق جوق آپ کی زیارت کو آتے ہیں۔ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ آپ کی دعا سے اکثر لوگوں کی مرادیں بر آتی ہیں۔ بات یہ ہے کہ خوارق اور کرامات تو کم و بیش سب ہی مذاہب میں مسلم ہیں اور اسلام نے تو غلامانِ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے واسطہ یہ دروازہ قیامت تک کے لئے کھول دیا ہے اسی طرح دعا بھی اس دینِ حق میں وہ کاری حربہ رکھا گیا ہے۔ جو اہم ترین مہمات میں برابر اپنا کام کر گذرتا ہے۔ ہاں اضطرار شرط ہے اور اس شرط کے ساتھ کم و بیش ہر شخص خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا جاذب بن سکتا ہے۔ کسی کی تخصیص نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں درحقیقت زیادہ ضرورت اس کرامت کی ہے۔ کہ انسان کتاب اللہ کے ذریعہ تقویٰ و پرہیزگاری کا اعلےٰ نمونہ بن کر دوسروں کے لئے مشعل ہدایت ہو۔ خلق اللہ کی روحانی۔ اعتقادی اور اخلاقی کمزوریوں کی اصلاح اور تزکیہ

نفس کو اپنا مقصودِ زندگی قرار دے ۔ خدا اور بندوں کے حلقات صحیح و مستحکم طور پر قائم کرے ۔ یہی انبیاء اور اولیا کا مسلک رہا ہے ۔ بغیر اس کے نری بلند نامی و شہرت فضلی ہیں نہ اپنے کچھ کام آئے گی ۔ نہ دوسروں کو فایدہ پہنچا سکیگی ۔ کاش کہ لوگ اور خصوصًا ہمارے مسلمان بھائی اس امر کی جانب متوجہ ہوں ۔ جو قرآنِ کریم کی پاک تعلیم کا لبِّ لباب ہے ۔ کیونکہ اس سے بیگانہ و بے بہرہ رہ کر خالی خوش اعتقادیاں کسی فلاح و فوز تک نہیں پہنچا سکتیں ۔

پیشوایانِ ملت اور قومی لیڈر

ابھی بہت کچھ اس بات کے جواب دہ ہیں کہ وہ اکثر ہمارے عوام کو بلحاظ مصالح دین و دنیا ایک اندھی بھیڑ چال ہی میں سرگرداں رہتے دیکھنا گوارا کرتے ہیں ۔ اور اپنی ہردلعزیزی ہٹ اور شہرت کو گزند پہنچنے کے اندیشے سے ان غریبوں کو حقیقی فلاح و بہبود کی باتوں سے آگاہ نہیں کرتے ۔ ورنہ کیا معنی کہ اسلام جیسے پاک مذہب کے پیرو ہو کر اپنی معمولی کمزوریوں کی بھی اصلاح نہ کر سکیں ۔

نامۂ خواجہ

اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں بھی خواجہ کمال الدین صاحب کی چٹھی بفضلہ مثل سابق مسرت خیز و امید افزا پہنچی ہے عرصہ قلیل میں آپکی اس درجہ مقبولیت تائیدِ ربانی کی دلیل ہے فالحمدللہ انگلینڈ اور یوروپ میں بہت سے ذی علم بلند پایہ متلاشیان حق کو اسلامی مشن سے خاص دلچسپی ہو گئی ہے اور انگلستان کے کئی ممتاز معاصر ہمارے رسالہ مسلم انڈیا کی ضرورت و اہمیت کے قائل ہو گئے ہیں حال میں ایک بارسوخ و ذی اثر انگریز نے رسالہ موصوف کی تائید میں انگلستان میں ایک زوردار لکچر دیا اور یوروپ کی نوبلک سوسائٹی کی پریزیڈنٹ شہزادی کراڈجانے ایک مبسوط مضمون اسلامک ریویو کی تائید میں لکھکر بتایا ہے کہ وہ (رسالہ) یورپ کو اسلام کا اصل نورانی چہرہ دکھانے میں بہت کچھ کامیاب ہوا ہے اس نے نہ صرف خواجہ صاحب کی مساعی جمیلہ کا اعتراف کیا بلکہ عیسائیت کے متعلق بھی آپ کی معلومات کو صحیح مانا اور تسلیم کیا ہے کہ فی الحقیقت مسیح ناصری کا مذہب موجودہ عیسوئیت ہرگز نہ تھا ۔ لیڈی ممدوحہ نے اسلام کے اصول ہفت گانہ کو بھی مان لیا ہے ۔ جن کی خواجہ صاحب نے اپنے کیمبرج والے لیکچر میں توضیح فرمائی تھی ۔ یعنی شرائط ایمان باللہ ۔ ولائکہ وغیرہ ۔ خدا تعالےٰ کی وحدانیت کی بھی قایل ہو گئی ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قابل احترام رسول برحق مان گئی ہیں ۔ یہ شہزادی یوروپ کی بہت مشہور علامہ ہیں کتاب سلیمان بادشاہ ۔ جسکا ہمارے رسالہ کے اپریل نمبر میں ریویو ہوا تھا ۔ انہی کی قابل داد تصنیف ہے ۔ جس محقق سوسائٹی کی یہ پریزیڈنٹ ہیں اسی کی نایب میر مجلس لیڈی لیب صاحبہ نے خواجہ صاحب سے شہزادی کا تعارف کرایا تھا ۔ شہزادی عیسائی ہیں اور ترک خواتین سے ہیں انکا لڑکا کیمبرج یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہے اور قسطنطنیہ میں ایک منصب اعلےٰ پر ممتاز ہے شہزادی اندنوں بلجیم میں مقیم ہیں اور وہیں خواجہ صاحب کو بغرض ملاقات بلایا تھا ۔ انہوں نے اپنی متعدد چٹھیوں میں خواجہ صاحب کی تحریرات سے متاثر ہو کر اسلام سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے (ترجمہ)

اختلاف رائے میں ہمارا طریق عمل کیا ہونا چاہئے

(مرقومہ بابو محمد منظور الٰہی صاحب احمدی سوہدری)

اختلاف رائے ایک ایسا مشکل امر ہے ۔ کہ بڑے بڑے داناؤں اور ریفارمروں پر اس کی آڑ میں سخت سے سخت حملے کئے جاچکے ہیں ۔ ایسی صورت میں اگر ہم پر بھی محض اختلاف رائے کے باعث کسی قسم کا مخالفانہ حملہ کیا جاوے ۔ تو اس سے مفر نہیں ہو سکتا یہ تو مسلم ہے کہ کسی امر میں بصورت اختلاف رائے ہم مخالفین کے مسلمات کو اپنے مسلمات قرار نہیں دے سکتے ۔ اور نہ یہ لکھ سکتے ہیں کہ وہ صحیح ہیں ۔ اور نہ ان کے مقابل پر اپنی رائے کو مخفی رکھکر منافق بن سکتے ہیں ۔ مگر ہم انشاءاللہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں گے کہ مخالف الرائے ہونے کی صورت میں بھی ہم انصاف و تہذیب کو ہاتھ سے نہ دیں ۔ اسی طرح ہم اپنے مخالف سے بھی اس قسم کی جایز امید رکھنے کے خواہش مند ہیں

مذہب اسلام کی رو سے سچا اصول یہی ہے اور اسی میں امن عامہ ہے ۔ کہ کسی پر اختلاف کی وجہ سے ناراض نہ ہونا چاہئے اور خود انسانیت سے بھی بعید ہے ۔ کہ اختلاف رائے کی وجہ سے اشتعال طبع پیدا ہو ۔ بلکہ ایسا شخص ایکقسم کی رگ دیوانگی اپنے اندر رکھتا ہے ۔ کہ جو شخص اس کی رائے کے خلاف ہو ۔ اس پر آثار زودرنجی ظاہر کرے اور بلاشبہ ایسا وجود قوم ۔ ملک سوسائٹی اور گورنمنٹ سب کے لئے خطرناک ہے ۔ مثلًا ایک شخص ہمارے واجب الاحترام امام حضرت مسیح موعودؑ کا منکر ہے اور اس پر یہ امر مشتبہ ہے ۔ کہ حضرت اقدسؑ درحقیقت راستباز اور خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں ۔ تو ہمارے انسانی رحم کا تقاضا یہ ہونا چاہئے ۔ کہ ہم نرمی اور ملائمت کیساتھ اس سے پیش آویں اور کوشش کریں کہ اس کے شبہات دور ہو جاویں اور اس پر ثابت کر دیں کہ ہم محبت سے نہ کسی دشمنی و عناد سے اس کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہتے ہیں اور ہم اس کے شبہات دور کرنے کے لئے بڑے ادب اور ہمدردی سے تیار ہیں ۔ لیکن ہم اگر ایسے اختلاف کی وجہ سے اس کو اپنا دشمن سمجھ لیں ۔ جیسا کہ اس زمانہ کے اکثر علماء اور ایڈیٹران اخبارات کا رویہ ہے ۔ تو اس صورت میں ہماری تنگی بجائے فائدہ کے اس کو نقصان پہنچائے گی ۔ اور علاوہ مخالفت رائے کے ہم اخلاقی حالت میں بھی بہت گرے ہوئے خیال کئے جائینگے ۔ کیونکہ ایک مخالف الرائے شخص جب تک کہ اس کے پاس ہماری رائے کے ماننے کے وجوہ نہ ہوں ۔ بلاشبہ حق رکھتا ہے ۔ کہ وہ اپنی مخالف رائے پر قائم رہے ۔ اور اس کے ساتھ بداخلاقی بھی ایکقسم کا جرم ہے ۔ جس کو عقل ۔ انصاف اور انسانی ہمدردی پسند نہیں کر سکتے ۔ اور جن لوگوں کے اخلاق پر مذہبی تعصب غالب ہے ۔ ان کو کسی طرح حقیقی اخلاق سے حصہ نہیں ہے ۔ انسانی سرشت میں اگرچہ بہت سی اعلےٰ درجہ کی قوتیں ودیعت کی گئی ہیں ۔ لیکن دو قوتیں گویا خاص علامتیں انسان ہونے کی ہیں :-

(۱) اول یہ کہ اخلاقی حالت ایسے اعلےٰ درجہ پر ہو کہ کوئی مذہبی بخل اور تعصب یا اعتقادی مخالفت اس میں رخنہ انداز نہ ہو سکے (۲) دوم یہ کہ بیدار مغزی روشن خیالی اور تیزیٔ عقل ایسے کمال پر ہو کہ تدابیر ملکی اور مختلف افراد کے باہمی تعلقات کے امور پر بحث کرتے وقت بہت ہی کم غلطی کا احتمال ہو ایک علمی رنگ کا انسان تنگ اخلاق والا نہیں ہوتا ۔ بلکہ وہ اس حقیقی علمی روشنی کے ذریعہ سے جو اُسے ملی ہو ۔ دوسروں کو بھی روشن کرنا چاہتا ہے ۔ اسی وجہ سے قدرتی طور پر اس کے اخلاق بہت وسیع ہوتے ہیں ۔ اور جیسا کہ ایک باپ اپنے بچوں کے لئے اپنی پوری ہمدردی کو خرچ کرتا ہے ۔ ایسا ہی علمی مذاق والے انسان کا حال ہوتا ہے وہ بیہودہ اور بے دلیل باتوں پر نہ آپ قایم ہوتا ہے اور نہ خواہش رکھتا ہے کہ کوئی دوسرا قائم ہو ۔ بلکہ دلایل قاطعہ کا عاشق صادق ہوتا ہے اور خاموشی کے ساتھ اُن کو سنتا اور [illegible] لینے کے لئے ہر وقت تیار ہوتا ہے ۔

ہم اپنے ناظرین اور معاصرین کرام سے امید رکھتے ہیں ۔ کہ وہ بھی ہم سے کسی امر میں مخالف الرائے ہونے کے باعث تہذیب شائستگی اور حسن اخلاق ہاتھ سے نہ دیں گے کیونکہ ہم چاہتے ہیں ۔ کہ ہمارے اخبار میں ہر ایک معاملہ پر نہایت سنجیدگی اور متانت سے بحث ہو نہ کہ فضول تو تو مَیں مَیں ۔ جس کا نتیجہ سوائے دشمنی و بغض کو ترقی دینے اور اپنے حکام بالا کو تشویش میں ڈالنے کے اور کچھ نہیں ۔

پیغام صلح

سلم ہیں اگر مسلم دنیا کو بچا لینگے ۔۔ گر قوموں کو سنبھالینگے مُردوں کو جلا لینگے

ہم نرمی و گرمی سے کام اپنا نکالینگے ۔۔ گر شہد نہ پائینگے تو ہم زہر منگا لینگے

سجد میں نماز و نے سر ننگ نہ کیا لینگے ۔۔ ہم اپنے گھروں ہی کو مسجد قبلہ بنا لینگے

منت سے سماجت سے الفت سے محبت سے ۔۔ روٹھے ہوئے بھائی کو آ کر منا لینگے

اک ہاتھ بڑھے ہو تم دو ہاتھ بڑھینگے ہم ۔۔ تم دور سے بولوگے ہم پاس بلا لینگے

کہتے ہیں اگر مانا مرزا کو نبی جانا ۔۔ ہم خون ہی پی لینگے ہڈی کو چبا لینگے

کہدو کہ نبی ہے آؤ جو کچھ ہو وہ کر جاؤ ۔۔ تم ہاتھ اٹھاؤ گے ہم آنکھ دکھا لینگے

مرزا کی مریدی سے انکار نہیں کرتے ۔۔ ڈرتے نہیں [illegible] کو وہ کھا لینگے

وحشی نہیں انسان ہیں ہم بھی سمجھتے ہیں ۔۔ رکھتے ہیں جو لب ہم منہ سے لگا لینگے

تم آؤ ہمارا گھر ہے تم کو بھلا کیا ڈر ۔۔ آنکھوں پہ بٹھا لینگے ہاتھوں پہ اٹھا لینگے

اغیار کا غلبہ ہی پرواہ نہیں ہندو ۔۔ اسلام سے کیا لینگے اسلام مٹا لینگے

وہ جسم پہ قابض ہیں ہم روح پہ قابض ہوں ۔۔ وہ ملک دبا لینگے ہم دین دبا لینگے

مرزا کی مسیحائی یہ زور و توانائی ۔۔ ہمسائے ملا دینگے تنہا لیے چیر الینگے

نٹ حال ہو ہا کی بھی جتنی بھی چالاکی ہو ۔۔ اسلام نہ گر ہو گا ان باتوں سے کیا لینگے

ماتم بھی ہو شادی بھی بربادی بھی آزادی بھی ۔۔ جس طرح ہو ممکن دنیا میں نبھا لینگے

نفرت ہی خوشامد سے ہم بیعت نہ مانگیں گے ۔۔ مزدوری محنت دو پیسے کما لینگے

گندے ہیں بُرے گندے پھر بھی ہیں ترے بندے ۔۔ معبود سوا تیرے کیا اور بنا لیں گے

بیشک ہیں کئی وحشی دنیا کے بھی ہیں پھندے ۔۔ پھر بھی تری طاعت کا ہم تن لگا لینگے

پہنچائیں گے ہو کر تنگ پیغام جو صدی کا ۔۔ مولیٰ سے جزا لینگے اکمل دعا لینگے

جو خون سے سینچیں گے اسلام کے گلشن کو

وہ صلح کے بیج ۔ اکمل و عالیں گے

پیغامی

نوٹ٭ غیراحمدی احباب رفظ نبی سے چڑنا نہیں چاہئے حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کی نبوت کوئی ایسی مستقل تشریعی نبوت نہیں جسکا مدعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و غلامی سے آزاد و بے نیاز ہو بر خلاف اس کے حضرت مسیح موعودؑ تو آپؐ کی غلامی پیروی کو اپنے لئے اسقدر لازمی اور موجب فخر قرار دیتے ہیں کہ اس سے آگے اور کوئی درجہ قیاس میں نہیں آسکتا ۔ اور وہ نبوت بروزی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع کی برکت سے حاصل ہوتی ہے کسی طرح آپ کی نرالی شان یا منافیٔ ختمیت نہیں کیونکہ اسکا فیصلہ تو خود حضرت ختمی مآب فرما گئے ہیں ۔ چنانچہ آپکا ارشاد ہے ۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء (بھی) مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہونگے اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر ہمارے لئے سخت حرمان نصیبی تھی کہ خیر الرسل کی امت ہو کر اور خود خیرامت کہلا کر اس انعام الٰہی سے محروم رہیں جسکے دن میں بیسیوں مرتبہ مانگنے کی دعا ہمیں تعلیم فرمائی گئی ہے ۔ یعنی منعم علیہ گروہ کی راہ پر چلنے کی توفیق ۔ جو سورۂ فاتحہ میں مذکور ہے اور اس گروہ کی تشریح خود منعم حقیقی نے آگے چل کر یوں فرما دی ہے اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین جس منعم کی یہ شان ہو کہ ان اللہ لایخلف المیعاد اور جو خود ہی اپنے حبیبؐ کی امت کو ہمیشہ ایک انعام کی استدعا کرتے رہنا سکھاتا اور اسکے عطا کرنے کا وعدہ بھی فرماتا ہو (وعد اللہ الذین آمنوا الایۃ) تعجب ہے کہ وہ آپ ہی اپنے وعدہ کو اس طرح بھلا دے کہ تیرہ ساڑھے تیرہ سو برس سے اسکے کمزور بندے جن میں لاکھوں کھاں بڑے بڑے مخلص متقی ۔ اولیاء ۔ اصفیا بھی یقینًا ہوئے ہیں اُس نعمت کی خواہش کرتے حق عبودیت بجا لاتے اور ایفاء وعدہ کے لئے عجز والحاح الیٰ الحق کرتے کرتے اس جہان سے گزر گئے مگر ان کی بارگاہ میں ایک کی شنوائی نہیں ہوئی ۔ معاذ اللہ منہا ۔ علاوہ ازیں حضرت سرور کائنات کو جو خاتم النبیین [illegible] قدر عطا فرماتا ہے اسکا منشا بھی تو یہی ہے کہ اب [illegible] سے تو بعض مستقل صاحب شریعت نبی بھی آتے رہے لیکن اب چونکہ آپؐ پر کمالات نبوت پورے کر دیئے گئے ۔ شریعت کی تکمیل ہو چکی اور کسی مستقل صاحب شریعت نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی لہٰذا آنحضرت آیندہ تاقیامت آنیوالوں کے متبوع ہونگے اور آپکی غلامی و پیروی کی سند گویا ان کی صداقت کا ایک نشان ہو گا کہ تاجبیرہ وخاتم ہم تصدیق شدہ و مستند سمجھے جائیں اگر آپکے بعد کوئی نبی و محدث ملہم نہ آنا تھا اور تصدیق طلب نبی نہ تھے تو آپؐ کو مہر قرار دینے کے کیا معنی ؟

عــه جسکے ثبوت میں ہم انشاءاللہ تعالےٰ آیندہ خود مرزا صاحب کے ملفوظات سے کچھ اقتباس کرینگے فی الحال یہ چند شعر بطور مشتے از خروارے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو لنڈن
(گذشتہ سے پیوستہ)

دیگر اقوام کی نسبت مسلمان اس غلط فہمی کا زیادہ شکار ہو رہے ہیں جو یورپ میں ان کی نسبت پھیلائی گئی ہے۔ باوجود اس تودہ تالیف و تصانیف کے جو ہر روز اس مرجع عالم شہر لنڈن سے چھپکر شائع ہوتا ہے ایک لنڈن کا رہنے والا اسلامی دنیا کے معاملات سے ایسا ہی بے خبر ہے جیسا کہ بہت سے انگریز بحر محیط جنوبی سے ناواقف ہیں نہ صرف پادری ہی بلکہ ایک خاص وضع کے پولٹیکل آدمی بھی اس بات کے لئے کوشاں رہتے ہیں کہ ہم کو کسی نہ کسی حیلہ سے بدنام کرتے ہیں۔ نیک اور دیانت دار انگریزی قوم کے پاک دلوں میں ٹرکی کی نسبت نفرت پھیلانے کے لئے اور اسے اپنی قدیم روایات ہمدردی سے قطع کرانے کے لئے۔ ترک قوم کے مخالف گروہ کے سرگرداں نے قریباً ۴۰ سال تک متواتر ترکوں پر بیجا اتہامات اور جھوٹے من گھڑت الزامات شائع کرتے رہنے کا بیڑا اٹھا رکھا۔ اس کے مذہب اس کے انتظام سلطنت اور اس کی سوشل اور اخلاقی حالت اور اس کے ساتھ ہی تمام اسلامی دنیا کو بدنام کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا اسلام کے برخلاف اس قسم کے حملوں کو تقویت دینے کے لئے اور اس کی روز افزوں ترقی کو ملک افریقہ میں روکنے کے لئے ایک جعلی اسلامی نام کا اخبار بنام "مسلم ورلڈ" مشنریوں کی طرف سے جاری کیا گیا۔ ہم اس قسم کی غلط فہمیوں سے جو اسلام کی نسبت پھیلائی جا رہی ہیں ہندوستان میں بھی بخوبی واقف تھے جنہیں ہم قرون اولے کے مشنریوں کا ترکہ خیال کرتے رہے ہیں تاہم جو دل کو ہلا دینے والے واقعات ہم نے یہاں آکر دیکھے وہ ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے کامل اور مکمل طور پر خدا کی وحدانیت کا چہار دانگ عالم میں ڈنکا بجایا اور نسل انسانی سے ہر ایک قسم کی بت پرستی اور عناصر پرستی کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ اور دنیا جہاں کے تمام معبودان باطل کو خاک میں ملا دیا مگر افسوس کہ ایسے پاک مذہب کے پیروؤں کو لنڈن کے تھیٹروں میں ... کے سامنے سربسجود ہونے والا دکھایا جاتا ہے۔ جو کہ خاص اس غرض یعنے پرستش کے لئے مساجد میں رکھا رہتا ہے حضرت رسول کریم جنہوں نے دیگر تمام ادیان کے مقابلہ پر عورت ذات کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر مردوں کے برابر ہر ایک قسم کے حقوق میں شامل کر دیا۔ ان کی تعلیم کو ایسے پیرایہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ گویا اسلامی اعتقاد میں یہہ مانا گیا ہے کہ عورت کوئی روح نہیں رکھتی اس سے زیادہ اور کونسی نفرت انگیز اور مکروہ غلط فہمی تصور میں آسکتی ہے۔ چھٹی صدی عیسوی کے آخر میں یہہ عیسائی کونسل میکن تھی نہ کہ کوئی اسلامی مجمع جس میں ایک پادری نے یہہ سوال اٹھایا تھا کہ آیا عورت انسانوں میں شمار بھی کی جاسکتی ہے یا نہیں اور جس کا جواب نفی میں دیا گیا تھا۔ یہہ بائبل مقدس تھی نہ کہ قرآن کریم خدا کی آخری کتاب جس نے سینٹ پال کے الفاظ میں یہہ تعلیم دی ہے کہ آدم گمراہ نہیں کیا گیا تھا بلکہ عورت گمراہ ہو کر قصور وار تھی۔ اگر ترتولین نے اس بات کو جائز رکھا کہ عورت غم اور ندامت کے لباس میں اس لئے چلے پھرے تاکہ وہ گناہ جو اسنے حوا سے حاصل کیا اس کا کفارہ ہو تو اس نے صرف وہی کچھ کیا جو اسے کتاب پیدائش میں سکھایا گیا تھا۔ اس روشنی سے جو ترتولین نے انجیل سے حاصل کی وہ حق بجانب تھا۔ اگر اس نے عورت کو شیطان کا دروازہ یا خدائی قانون کی پہلی منکر اور یا انسانی نسل کو برباد کرنے والی کا خطاب دیا کتاب پیدائش کی یہہ تعلیم ممالک یورپ کے عیسائیوں میں عورتوں کی ذلت اور بدنامی کا خاص سبب ہے یہہ اسلام ہی تھا جس نے عورتوں کو ... بدنامی اور تہمت سے بالکل بری کر دیا۔

یہی قوم جس کی نسبت اس کے دشمنوں نے اس اس قسم کی غلط ... اور جسے اس کے حکام نے بھی نہ سمجھا ہو وہ ... کے زیر فرمان خدا تعالے نے اپنی مشیت کے ماتحت ...

اسے رکھا ہو کسی انصاف کی امید نہیں رکھ سکتی۔ لیکن اس میں زیادہ تر قصور اس کا اپنا ہے۔ اگر وہ اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش نہ کرے اور اپنے پورے اور سچے حالات ان (حکام) کو سمجھانے کی کوشش نہ کرے۔ جن کے ساتھ اسے زبر تعلق ہے۔

مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب دونوں ہرگز متفق نہیں ہوسکتے

کپلنگ کے مقولہ بالا کے مطابق مغرب کے بعض دیگر مصنفوں نے بھی یہی راگ الاپا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یوروپین پبلک کا حصہ کثیر خصوصاً وہ حصہ جو اخبارات کی رہنمائی پر اپنے خیالات کی بنا رکھتا ہے اسے کامل یقین ہے کہ یوروپ اور ایشیا کا باہمی تعلق ایک ہی شکل میں رہیگا اس قسم کے خیالات کا پیدا کرنا چنداں دشوار نہیں۔ لیکن اگر ایک دفعہ وہ تعصب کی صورت اختیار کر لیں۔ جیسا کہ موجودہ حالت میں ہے۔ تو یہ بات غیر ممکن ہو جاتی ہے۔ کہ ان خیالات کو لوگوں کے دلوں سے محو کیا جا سکے۔ اگر انگلینڈ باوجود صد سالہ حکومت کے ہندوستان کو سمجھ نہیں سکا۔ تو اس وجہ سے نہیں جیسا کہ بعض مغربی مصنفین کا خیال ہے کہ رعایا ہند کے خیالات و معاملات قیاس سے بعید ہیں۔ بلکہ محض اس سبب سے کہ انگریزوں نے اس بات کی کچھ کوشش نہیں کی۔ کہ اس چیستان کو حل کرنے کے لئے ہندوستانیوں کے ساتھ گہرے تعلقات قائم کئے جاویں۔ اسلام نے بحیثیت شرقی ہونے کے مغرب کی باحشم فلاسفی کو خیرہ کر رکھا ہے۔ اور مسلمانان ہند کو جن کے معاملات پر غور و توجہ کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ ہند و انڈیا کی نسبت ان کے بالمقابل زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ جن کو خدا تعالے نے ان کی قضا و قدر کا مالک بنایا ہے۔ کیونکہ مؤخر الذکر کی ترجمانی کے لئے تو ان کا ایک باقاعدہ اور منتظم دیسی پریس موجود تھا سلطنت برطانیہ کی شہنشاہانہ ... اس بات کی مقتضی ہے کہ اس کے مختلف اجزا آپس میں مضبوطی اور پائداری سے وابستہ رہیں گو اس قسم کی وابستگی حد سے زیادہ مشکل کر دی گئی ہے۔ تاہم وہ محالات سے نہیں۔ سلطنت برطانیہ کی بہبودی کے لئے یہ لابدی امر ہے کہ اس مشکل کو خواہ وہ کتنی ہی بے اندازہ کیوں نہ ہو گئی ہو۔ جتنی جلدی ممکن ہو حل کر دینا چاہئے۔ رسالہ مسلم انڈیا کے اجراء سے ہمارا خاص مطلب یہی ہے کہ ہم اس مشکل کو حل کرنے کے لئے اپنی ناچیز کوشش کو کام میں لا دیں۔ ہم اپنے اس دشوار گذار اور سنگلاخ راستے سے بیلچہ اور کدال لیکر چٹانوں کو دور کرنا شروع کرتے ہیں اور راستہ کی خوش اسلوبی سے فرش بندی کرنا کسی اپنے سے بہتر ہاتھ کے لئے چھوڑتے ہیں۔

بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا ان ربی لغفور رحیم

باقی خبریں

حجاج کا جہاز خشکی پر۔ لنڈن۔ ۱۱ر جولائی۔ پیدا اگست ... جہاز جدہ سے دس میل دور سے خشکی پر جا چڑھا ... حاجی اس پر سے اتار لے گئے۔ امداد پہنچنے والی تھی۔

چین اور روس۔ پیکین سے نامہ نگار پایونیر اطلاع دیتا ہے کہ روس نے مقام خلار سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر اپنی کچھ فوج معہ توپ خانہ بھیجی ہے۔ مقصود یہ ہے کہ وہاں سے چینی فوجی گورنر کو نکال دیں۔ جس کا سلوک روسی رعایا کے ساتھ اچھا نہیں۔ چین کی بھی مرضی ہے کہ منگولیا کی مشکلات کا روس کی ضروریات کے موافق فیصلہ کر دے۔

سرحدی اور حکومت افغانستان۔ پایونیر کا سرحدی وقائع نگار اس خبر کا ذمہ وار ہے کہ وادی خوست جہاں پچھلے سال حکومت افغانستان کے خلاف علم بغاوت کھڑا ہوا تھا۔ وہاں کی حالت اب پھر ناقابل اطمینان ہے۔ مقامی قبائل نے کھلم کھلا اعلان کر دیا ہے کہ ہم آئندہ کابل کو کوئی خراج ادا نہیں کریں گے اور اپنے دیہات میں کسی افغان حاکم کو آنے نہیں دینگے انکے مطالبات یہ ہیں کہ ہمیں ویسا ہی سمجھا جائے جیسے کہ آفریدی و مہمند ہیں امیر صاحب ہمیں دوسرے قبائل کی طرح وظیفہ دیا کریں۔ چونکہ ناتوان وغیرہ چوکیوں کی قلعہ نشین سپاہ چنداں طاقتور نہیں کہ مدافعت کر سکے اسواسطے یہ لوگ کچھ آمادہ تمرد پائے جاتے ہیں اور کوئی حاکم افسر بلا مضبوط جمعیت کے علاقہ میں نقل و حرکت نہیں کرسکتا پس خراج کی وصولی بھی التوا میں پڑی ہوئی ہے پچھلے مہینے افواہ تھی کہ امیر صاحب خود خوست جانے کو ہیں اور کہ غزنی میں افواج اور بہت کچھ سامان باربرداری تیار کیا جا رہا ہے کہ وادی مذکور کی طرف کوچ بولا جائے (مگر یہ افواہ کچھ بے بنیاد سی نکلی)

قانون موٹر۔ گورنمنٹ ہند کا صیغہ وضع قوانین موٹر گاڑیوں کے متعلق ایک مسودہ قانون تیار کرنے کی فکر میں ہے۔

مسقط میں سکون۔ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مسقط میں سکون ہے۔ اور جن عربوں کا پچھلی بدامنی سے تعلق تھا انہوں نے اما نزد کی طرف پیش قدمی نہیں کی ہے۔

شنگہائی نہ جائیں۔ ہندوستان سے نوکری کے متلاشی شنگہائی اور ہانگ کانگ کی طرف نہ جائیں۔ گورنمنٹ پنجاب کی سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے کہ وہاں روزگار ملنے کی کوئی توقع نہیں۔ تارکان وطن ناحق مبتلائے پریشانی و مشکلات نہ ہوں۔

خلاصہ پنجاب گزٹ مجریہ ۱۱ جولائی۔ تقرر و تبادلے۔ رخصت۔ سید سردار علی شاہ ای۔ اے سی۔ راجنپور ضلع ڈیرہ غازی خان سے ۲۷ر جون کو بدل کر چودہری سردار خاں کی جگہ گئے۔ جنہوں نے رخصت لی ہے۔ منشی الطاف حسین تحصیلدار لاہور ۵ر جولائی سے دیوان کنہیا لال کی جگہ عارضی اڈیشنل ای۔ اے سی۔ مقرر ہو گئے شیخ نجم الدین ای۔ اے سی امرتسر ۲ر جولائی سے ۶ ہفتے کی رعایتی رخصت پر گئے۔ چوہدری سردار خاں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ۲۷ر جون سے ۲ ماہ ۲۸ یوم کی رعایتی رخصت حاصل کی ہے۔

مقدمہ سازش باریسال۔ ۷۔ جولائی کو باریسال کے مقدمہ سازش کی سماعت روہنی گوہا نامی ملزم کی سخت علالت کے باعث جیلخانہ باریسال کے ایک وسیع کمرہ میں ہوئی۔ سرکاری گواہ دیوان نام گواہ نے بیان کیا کہ میں بنگال بورڈنگ میں کھانا کھاتا تھا۔ چپالال بوس اس کا منتظم تھا۔ زیادہ تر نوجوان وہاں کھانا کھاتے تھے۔ بعض کی عمر ۲۵ اور ۵۰ سال کے درمیان بھی تھی۔ چاندی بوس کی غیر حاضری میں ایک سیاہ فام نوجوان انتظام کرتا تھا۔ میرے مکان میں ڈاک خانہ تھا۔ جس کی تلاشی لی گئی تھی اور ایک صندوق میں سے چند کاغذات گرفتار کئے گئے تھے اس کے بعد پیارے موہن نندی ساہوکار نگل بندی اور اس کے بیٹے رادہا موہن نے اپنے گھر پر ڈاکہ پڑنے کا حال بیان کیا۔ پیارے موہن نے کہا کہ ۱۴ ہزار نقد اور ۲ ہزار کے زیورات ڈاکو لے گئے تھے اسکے بیٹے نے کہا صرف ڈہائی ہزار روپیہ نقد و زیورات کی صورت میں لوٹا گیا۔

پنجاب کونسل سے استعفا۔ آنریبل شادی لال نے چیف کورٹ پنجاب میں اڈیشنل جج پر مقرر ہو جانیکے باعث پنجاب کی مجلس واضع آئین ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دُنیا پر واضح کرنا
(۶) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دُنیا میں اشاعت کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی۔ امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔ اور ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

اخبار

پیغام صلح

لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بعض وکین میں وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ے/ ششماہی ۳ طلبا سے للعہ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں مگر خط و کتابت منیجر کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ { احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ پنجشنبہ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۳۱ھ | نمبر ۴

تازہ برقی خبریں

ترکی فوجوں کی نقل و حرکت

قسطنطنیہ۔ ۱۴ جولائی شتلجہ اور بلیر کی فوجیں نہایت تیزی کے ساتھ پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور بلا مزاحمت مقام شور لو تک پہنچ گئی ہیں۔

بلغاریوں کی حرکت مذبوحی

بلغاریوں نے رودوسٹو کو خالی کر دیا ہے۔ وہ جس رستے سے پسپا ہوئے اس کے تمام دیہات کو تباہ کرتے گئے۔ قسطنطنیہ میں بڑے زور سے فوجی مستعدی عمل میں آرہی ہے۔ سپاہ۔ توپخانہ اور باربرداری و سامان رسد ایشیائے کوچک سے چلا آرہا ہے۔

ترکی سفارت خانہ لندن کا بیان

لندن۔ ۱۴ جولائی۔ ترکی سفیر مستقیم لندن اس بات سے قطعی انکاری ہے۔ کہ ترکی کا ارادہ ایڈریانوپل پہنچنے یا اینوز میڈیا کی سرحد سے آگے کسی مقام تک جانے کا ہے۔

رومانیوں کی کامیابی

ٹُلدیش اور ڈالشک پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ دریائے ڈنیوب پر ٹسچک اور کورابیہ میں پہنچ گئے ہیں

سرویہ اور یونان کے ارادے

معلوم ہوتا ہے۔ کہ سروی اور یونانی دراصل بلغاری مظالم کو آیندہ فیصلہ کی ایک اہم بنیاد قرار دینے والے ہیں۔ نیم سرکاری بیانات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ سرویا اور یونان۔ اپنے اپنے باشندگان مقیم مقدونیہ کو اب بلغاری حکومت کے رحم پر چھوڑنا نہیں چاہتے معلوم ہوتا ہے کہ سرویہ اور یونان کی ہوس ملک گیری زور پر ہے وہ دونو بلغاریہ کی طرف سے ایسی سخت دل ہوگئے ہیں۔ کہ میدان جنگ سے ورے کسی طرح فیصلہ پر راضی نہوں گے۔

شاہ بلغار بیمار

شاہ فرڈینینڈ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صوفیہ میں بعارضہ وجع مفاصل مبتلا ہے۔ بلغاری مظالم کا صوفیہ میں صاف طور پر انکار کر دیا گیا ہے۔ بلکہ بلغاریہ والے اس کے جواب میں سرویوں اور یونانیوں پر اسی قسم کے الزام لگاتے ہیں۔ ان واقعات کی تحقیقات کے واسطے ایک بین الاقوامی مجلس کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

سالونیکا۔ ۱۴ جولائی۔ ایک یونانی اخبار کا بیان ہے کہ مقام "سیرس" کو آگ لگانے سے پہلے بلغاریوں نے تمام قصبہ کو لوٹ لیا۔ قونصل خانہ آسٹریا کو بھی نہ چھوڑا۔ خود قونصل کی بیوی کے زیورات تک چرا لئے گئے۔ صرف اٹلی کا قونصل خانہ بچ رہا وہ بھی زر فدیہ دے کر۔

ترکوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے

بلغاریہ کی ناگہانی تباہی و شکست کے اسباب پر بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اس کا اصلی سبب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ بلغاریہ نے اپنے دشمن کو حقیر سمجھا۔ نیز کہا جاتا ہے۔ ...... کہ اس کے اعلےٰ عہدہ داران میں بھی پھوٹ پڑ گئی تھی۔ اناڑی فوج بڑھ گئی۔ افسر گھٹ گئے۔ ترکی گورنمنٹ کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ تھریس پر دوبارہ قبضہ کرنے کی فکر میں ہے اور کہ ترک بلغاریہ کو اس کی پرانی سرحد تک پیچھے دھکیل دیں گے۔ بلغاریہ میں اسوقت ترکوں کا سختی کے ساتھ مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہے

روسی علاقہ میں پناہ گزین

سیواسٹوپول۔ ۱۴ جولائی۔ رومانی بیڑے کے خوف سے ایک بلغاری توپ بردار جہاز اور چھ تارپیڈو کشتیوں نے یہاں آنکر پناہ لی ہے۔

ہوس آف کامنز میں بلغاری مظالم کی تحقیقات

لندن۔ ۱۴ جولائی۔ آج دار العوام میں بلغاری مظالم کی تحقیقات کا سوال اٹھا جس کے جواب میں مسٹر آکلینیڈ نے کہا کہ میں نے اسوقت تک زیادہ تر مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کی بابت کارروائی کی ہے۔ کیونکہ یہ قدرتی بات تھی کہ جب ترکی نے وہ علاقہ خالی کر دیا جس میں مسلمان کمزور تھے۔ تو کوئی غیر جانبدار طاقت ان کی طرف سے مسلمان رعایا کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرے۔ مگر میں اُن تمام مظالم کے متعلق کارروائی کرنے کا ذمہ نہیں لے سکتا جو بلقانی دوران جنگ میں ایک دوسرے کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔

رومانیہ کی کوشش

لندن۔ ۱۵۔ جولائی۔ ایک قابل وثوق بیان کے مطابق اب رومانیہ اس بات کی کوشش کرنے کو ہے کہ بلغاریہ کو یونان اور سرویہ کے ساتھ صلح صفائی کی ترغیب دے۔ اسکا منشا یہ ہے کہ ان باہمی تنازعات کا قرار واقعی فیصلہ ...

رومانیہ کے ارادے

لندن۔ ۱۵ جولائی۔ بظاہر بلقان کے میدان کارزار میں اسوقت سکوت معلوم ہوتا ہے۔ جنگ کے متعلق جو ایک اکیلی خبر بلغراد سے پہنچی اس میں اتنا ذکر ہے کہ کل معمولی چھوٹی موٹی لڑائیاں ہوئیں۔

تجویز مصالحت

کل دار العلوم میں مسٹر ڈیوڈ میسن (لبرل) نے سر ایڈورڈ گرے سے التجا کی کہ بیچ بچاؤ کی کوشش کریں اور ریاست ہائے بلقان کی باہمی لڑائی جھگڑا رفع دفع کرانے کی تجویز پیش کریں۔ اس کے جواب میں سر ممدوح نے فرمایا کہ ایسی پُر جوش اور ہولناک جنگ کا سدباب نرمی یا میں بتانے سے نہیں ہو سکتا۔ نہ یہ ممکن ہے کہ جبراً زور ڈالکر صلح کرا دی جائے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایسی خونریز جان توڑ لڑائی بہت عرصہ تک جاری نہ رہے۔ اور یہ کہ دول یورپ کو خطرہ میں ڈالنے والی کوئی اس قسم کی پیچیدگیاں پیدا نہونے پائیں۔ جیسے کہ ایسے بربادی بخش اور تباہ کن نتائج نکلیں جو قبل ازیں کبھی ظہور پذیر نہوئے تھے

خفیہ عہدنامہ

ایتھنز۔ ۱۵ جولائی۔ اخبار اٹیا بیان کرتا ہے۔ کہ اگر ضرورت ہوئی تو سرویہ اور یونانی افواج صوفیہ تک بڑھتی چلی جاوینگی۔ ڈیلی ٹیلیگراف کو ایک تار ایتھنز سے ملا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ مئی میں سرویہ اور یونان کے درمیان سالونیکا میں یہ خفیہ عہدنامہ ہوا تھا کہ یونان کی سرحد اور بڑھائی جاویگی اور سرویہ کو بحر ایجین کی طرف رستہ دیا جاویگا۔ جس کے بدلے ہر دو بلگیریا کے ساتھ یہاں تک لڑینگے کہ وہ اس انتظام پر رضامندی ظاہر کرے۔

صوفیہ سے سرکاری رپورٹ

صوفیہ کی لمبی چوڑی سرکاری رپورٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ یونانیوں نے نہ کہ بلگیریا والوں نے سریس کو جلایا۔ اُن میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ سرویا اور یونان کی تمام کی تمام فوجیں بلگیریا کے ڈڈیژنوں کے ساتھ جو کہ بڑی بہادری سے بس یا ہوتے رہتے ہیں لڑتی رہی ہیں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار
پیغام صُلح لاہور
جلد ۱ مورخہ ۱۷- جولائی ۱۹۱۴ء نمبر ۱۴

عیسائیوں کا فرقۂ غیر مقلد اور مسلمان

(ترجمہ تحریر شہزادی کراڈ جاجسکا ذکر گزشتہ اشاعت میں ہو چکا ہے)

مسلم انڈیا کا اصل مدعا یہ ہے کہ وہ عیسائی احباب کو مذہب اسلام کی حقیقت کے سمجھنے میں مدد دے۔ تاکہ وہ اس [illegible] کا اعتراف کرنے لگیں۔ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ حقیقت میں یہ نہایت ہی پاکیزہ مقصد ہے +

اس میں کوئی کلام نہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے اقوام یورپ نے ہمیشہ نہایت نا انصافی کا برتاؤ کیا ہے۔ اس لئے ہر ایک طالب حق کا خواہ وہ کسی مذہب وملت کا کیوں نہ ہو۔ یہ فرض ہونا چاہئیے کہ وہ ایسی ہر ایک تحریر وتالیف کی دل سے قدر کرے جو ان غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کے دُور کرنے کی پاک اغراض پر مبنی ہو۔ جو اسلام کی نسبت یوروپ میں نہایت بے دردی سے پھیلائی گئی ہیں۔ گذشتہ چند سال کے قابل شرم واقعات نے جن کی بنیاد بڑی حد تک یہ غلط بیانیاں ہی تھیں۔ بخوبی واضح کر دیا ہے کہ آجکل ممالک یوروپ میں کہاں تک مذہب اسلام کی سچی تعلیم پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ عیسائی اقوام سے اس ہولناک جنگ بلقان میں نہایت ہی ناقابل عفو اور ظالمانہ حرکات سرزد ہوئی ہیں۔ رانزنی۔ قزاقی کو مذہبی جہاد کا رنگ چڑھایا گیا ہے صلیب کی فتح اور ہلال کی شکست کی خوشی کی تقریب کو نہایت اعلےٰ مراسم مذہبی کے ساتھ منایا گیا۔ اور متعصبانہ قومی راگوں سے مجلسوں کو رونق دی گئی۔ اس ظالمانہ سلوک کو دیکھ کر ضروری ہے۔ کہ مسلمانان ہندوستان کے دل عیسائی اقوام کے متعلق سخت نفرت اور غصّہ سے بھر جاویں۔ لیکن ان زخم خوردہ دلوں کی گونہ تسکین کے لئے ہم اس امر کا اظہار مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ان مصائب اور تکلیفات میں ایک بہت بڑا گروہ فراخ دل عیسائیوں کا بھی اُن کے ساتھ شامل ہے اور ان خونریزیوں قزاقوں اور لوٹیروں کے ان بد افعال پر شاباشیں لینے والے [illegible] عیسائیوں کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اُن کے ان افعال کو انسانیت کے لئے قابل شرم و بدبخت کرتا ہے۔

اس صورت حال میں ہمیں جو فکر دامن گیر ہے وہ یہ ہے کہ ان واقعات سے کہیں خدانخواستہ مسلمانوں کو یہ خیال نہ پیدا ہو جائے۔ کہ سب کے سب عیسائی ایسے ہی جنون تعصب میں مبتلا ہیں۔ جیسے لربلغانی اور ان کے بعض مددگار۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کے دلوں میں ایک ایسی بدظنی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جو پیروان مسیح اور پیروان محمد صلعم کے درمیان سے اس حد فاصل کو جو عرصہ دراز سے اُن کے درمیان حائل ہو رہی ہے۔ نیک دل احباب کو دور کرنے میں کامیاب نہ ہونے دے۔ اُس یونیورسل نوسٹک الائینس (عالمگیر موحدانہ اتحاد) کی قسم کھا کر جس کے ممبر ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور جس کی پریزیڈنٹ ہونیکا مجھے فخر حاصل ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم سب بھائیوں کی طرح اور سچے وفادار دوستوں کی طرح آپ سے بغلگیر ہونیکو طیار ہیں۔ ہم ان معلومات کے لئے جو آپ نے ہمیں اسلام کے متعلق نہایت مہربانی سے اپنے رسالوں اور لیکچروں کے ذریعہ بہم پہنچائیں آپ کے نہایت مشکور وممنون ہیں اور ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم تو اس سے پہلے اسلام کی نسبت بہت کم واقفیت رکھتے تھے۔ ذیل میں ہم اپنے عقیدہ خیالات کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ مہربانی فرما کر ان کو غور سے ملاحظہ فرمائیں گے +

(۱) ہم اُن سات ارکان اسلام میں سے جن کا آپ نے مسلم انڈیا صفحہ ۱۴۲ میں ذکر فرمایا ہے ہر ایک رکن پر دل سے ایمان رکھتے ہیں۔

(۲) جو نقشہ آپ نے مسلم انڈیا صفحہ ۳۴ میں سچے مسلم کا کھینچا ہے [illegible] اعتراف کرتے ہیں کہ [illegible] پاک اور اعلےٰ ہے اور [illegible] جو ایک سچے عیسائی کی تصویر [illegible] بھی وہ یہی تھی +

(۳) جو لیکچر خواجہ کمال الدین صاحب نے نوکنگٹن میں تمدن اصولی مذہب اسلام کے متعلق دیا ہے۔ اس میں بہت سے اُن خیالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جو اسلام اور عیسائیت میں مشترک ہیں اور جن کا کہ ہمیں پہلے [illegible] علم نہ تھا کہ اسلام میں بھی موجود ہیں +

(۴) [illegible] خواجہ صاحب نے بتایا ہے کہ اسلام کے معنی [illegible] فرمانبرداری کے ہیں۔ یعنی اپنے طریق عمل اور زندگی میں بکلی الٰہی حکومت کے جوئے کو کندھے پر رکھنا الٰہی قوانین کی جو مختلف اوقات میں نازل ہوتے ہیں۔ بخلاف خواہشات اور جذبات نفس امارہ اطاعت قبول کرنے کا نام ہی اسلام ہے +

ہمارا ایمان ہے کہ یہی حقیقی معیار ہر ایک سچے مذہب کی تعلیم کا ہونا چاہئیے +

(۵) الٰہی رضا کے ماتحت سچی قربانی ہی انسان کو خدا سے ملا سکتی ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ یہ ایک مقدس اصول ہے جسکو متعصب رسمی عیسائیوں نے بالکل نہ سمجھا اور اس کی جگہ نجات بذریعہ کفارہ کا مسئلہ گھڑ لیا +

(۶) ہم ناسٹک اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کا کوئی بیٹا نہیں ہو سکتا +

(۷) ہمارا ایمان ہے کہ سب اقوام پر وحی نازل ہوتی رہی ہے

(۸) ہمارا یقین ہے کہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک ہی مذہب نازل ہوتا رہا۔ جو فرمانبرداری یعنی اسلام کا ہی وعظ کرتا رہا ہے۔

(۹) ہم اس امر کو بھی مانتے ہیں۔ کہ الہام کا دروازہ آج بھی بند نہیں ہے۔ آج بھی ہم اسی طرح الٰہی کلام اور الٰہی آواز کو سُن سکتے ہیں۔ جیسے پہلے زمانوں میں لوگ سُنا کرتے تھے ہم میں سے بہت سے انسان اعلےٰ روحانی پرواز حاصل کر چکے ہیں اور زمین پر بُردباری۔ معرفت۔ صلح اور محبت کا سرچشمہ ثابت ہوتے رہے ہیں +

(۱۰) آپ کا یہ کہنا کہ عیسائیت موجودہ شکل میں دین مذہب ہرگز نہیں ہے۔ جو ناصرہ کے پیغمبر نے آج سے ۱۹۰۰ سال پہلے وعظ کیا۔ بالکل درست ہے۔ ہمارا اپنا بھی یہی ایمان ہے۔

(۱۱) ہم اُس تعلیم کو جس کا بانی پولوس تھا۔ اور جو کہ آج کل پادری صاحبان دنیا میں پیش کرتے ہیں۔ الٰہی سرچشمہ سے ہرگز نہیں سمجھتے۔ ہمارا خیال ہے کہ حقیقی عیسائیت ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں جا پڑی ہے۔

(۱۲) ہم غیر مقلد عیسائیوں اور ان رسمی عیسائیوں میں یہ فرق ہے۔ کہ اُن کے مذہب کی بنیاد محض خوش اعتقادی اور ہمارے مذہب کی بنیاد پیار اور محبت اور صلح پر ہے +

فونسس یا علم حق الٰہی نور ہے جو ہر رنگ کو اپنے میں جذب کر سکتا ہے دیگر ایک مذہب میں نوسٹک کا ایمان ہے کہ ایک زندہ عنصر موجود ہے اور اس لئے وہ ہر مذہب کی طرف اپنی محبت کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اعتقاد خواہ کچھ ہی رکھے ہر ایک مذہب کا پیرو یونیورسل نوسٹک الائینس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اُس کے نیک اعمال اُس کے ایمان کی تصدیق کرتے ہوں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مسلمان بھائیوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ نِرا دعوےٰ اسلام ہی نہ کرتے رہو۔ بلکہ از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست)

ہمارا یقین ہے کہ مذکورہ بالا تعلیم جو ہم پیش کرتے ہیں۔ وہ وہی حقیقی تعلیم حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی جو انجیل یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۵ میں فرماتا ہے:

"میرے شاگرد ہونے کی تم میں یہ علامت ہوگی [illegible] لوگ تمہیں پہچانا کریں گے اور وہ یہ کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوگے +

وہ لوگ جو مخلوق خدا سے محبت کرنے میں کسی قسم کی کمزوری ظاہر کرتے ہیں وہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ کے سچے متبع نہیں ہیں۔ انگور اور انجیر کبھی کانٹے دار نہیں ہوتے۔ تم ان کو انکے پھلوں سے پہچانو گے +

ایک عیسائی جو ایک مسلمان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے میرے خیال میں وہ مسیح کا باغی ہے۔

ہم جو نئے نوسٹک (Gnostic) ہیں ہمارا دنیا میں کوئی دشمن نہیں۔ ہم کم وبیش دنیا کے ہر ایک انسان کو اپنا بھائی اور بہن سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک مخلوق خدا دو حصوں میں منقسم ہے

(۱) وہ جن میں ہمدردی اور محبت کا مادہ موجود ہے۔ وہ ہمارے سچے دوست ہیں +

(۲) وہ جن میں ہنوز محبت پیدا نہیں ہوئی وہ ہمارے آئندہ کے دوست ہیں +

ان میں سے کسی سے بھی ہمیں عناد نہیں۔ ہماری محبت سب پر حاوی ہے +

ہمارا یقین ہے کہ دنیا میں مسلمان نوسٹک۔ بدھ نوسٹک اور عیسائی نوسٹک موجود ہیں۔ مسلمان اولیا اور صوفی ان خیالات کے موجود ہوتے رہے ہیں اور [illegible]

لفظ صوفی اصل میں یونانی سوفیا سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے جس کے معنے دانش کے ہیں اور یہی اعلےٰ سے اعلےٰ روحانی حالت معرفت کی ہے۔ جہاں نوسٹک پہنچنا چاہئیے۔ سب سے زیادہ جس وعظ کی اس موجودہ زمانہ میں کہ جب جنگ وجدال۔ فساد وظلم بے رحمی اور خونریزی ہر طرف جوش میں ہے۔ [illegible] وہ یہی ہے کہ دنیا کو لفظ (یونیٹی) یا اتحاد کے مفہوم کو کھول کھول کر بتایا جاوے۔ خدا کرے کہ دنیا اس کو بہت جلد سمجھ جاوے اور خواہ ہم سفید ہوں یا سیاہ۔ ہم یقین کریں کہ ہم سب کا خدا ایک ہے اور ہم سب اس کے بچے ہیں +

خدا کرے کہ ہم اُن سب بزرگوں کو جنھوں نے وقتاً فوقتاً ہمیں روحانی ترقی کے معراج پر پہنچنے کے وسائل بتائے شکریہ اور عزت کی نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہو جاویں +

بالآخر آؤ ہم مل کر حضرت بدھ۔ موسےٰ۔ عیسےٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وصلوٰۃ بھیجیں"

رفع غلط فہمی

بعض دیانتدی احباب نے ہمارے مقاصد پر طعن کیا ہے۔ کہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب دیا کریگا۔ تو اچھا پیغام صلح نکلا۔ شاید ان کے فہم عالی میں پیغام صلح کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ تمام اصولی وفروعی اختلافوں نحوست خیز کدورتوں اور ضلالت آمیز منافقانہ خیالات کو دل میں چھپائے رکھکر بطور وقع الوقتی صلح کا سفید جھنڈا ہم اپنی مساجد اور وہ اپنے آریہ مندروں پر بلند کر دیں۔ معاذ اللہ۔ ایسی تجاویز کو ہم پہلے بھی بار ہا بتلا چکے اور اب پھر بتلاتے ہیں کہ اسلام ہی صلح کا پیغام ہے۔ جو آج سے تیرہ چودہ سو بلکہ ہزاروں برس پہلے خدا نے اپنے برگزیدوں کی معرفت دنیا کو دیا۔ اور اس کی مدت یا لوگوں کو اُس کی طرف بلانا ہمارا کام۔ اس میں یہ ہوگا کہ ہم مداہنت برتیں اور اظہار حق سے باز رہیں۔ اگر ہم نے فلاں وفلاں کی خاطر جاو بیجا سنت بچن مہاراج کو نصب العین رکھا تو حق وباطل میں تمیز کیا خاک ہوگی۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ کی اہم ذمہ واریوں سے ہم کیونکر عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ ہاں اگر اس راہ میں خدانخواستہ ہمارا قدم کہیں لغزش کھائے یا غیر مسلموں کے ساتھ تبادلۂ خیالات میں [illegible]

ہر ایک کو حق ہوگا۔ کہ ہمیں روکے ٹوکے۔ ہم انشاء اللہ بشکر گزاری ہر سچی اچھی بات کو ماننے کے لئے آمادہ رہیں گے +

دخل در معقولات

ایک لوکل آریہ معصر لکھتا ہے کہ "طبی اسلامی مشن کے ڈاکٹر انصاری ٹرکی سے نو نو برس کے عمر کے چھ لڑکے اور چار لڑکیاں لائے ہیں۔ جو سب یتیم ہیں۔ ٹرکی میں یتیم لاکھوں ہونگے۔ خاص انپر مہربانی کیوں کی گئی ؟" دخل در معقولات اسی کو کہتے ہیں ایسی خواہ مخواہ کی چھیڑ خانیاں نہ کریں تو دیانندی نہاشے ہی کون کہے اصل میں گرو کل کے تاریک حالات نے چھاچھ کو پھونک پھونک کر پینے کی عادت ڈال دی ہے +

پنڈت بھوجدت

اڈیٹر مسافر آگرہ کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے اور طرح طرح کی دل آزار ہفوات بکنے میں خاص دستگاہ حاصل ہے مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ خیر سے سناتن دھرمی ہند وبھی آپ کی گندہ دہانی کے شاکی ہیں۔ آپ نے دہلی میں پچھلے دنوں ایک موقعہ پر یہ بڑ ہانکی کہ اورنگ زیب (علیہ الرحمتہ) نے اپنے زمانہ میں چار لاکھ چوراسی ہزار من جنیو برہمنوں کے گلے سے اتار! نقاد حساب لگایا جاوے تو اس وقت کے برہمنوں کی تعداد شاید اربوں سے بھی متجاوز نکلے۔ دشمن عقل نے یہ نہ سوچا۔ کہ بھارت ماتا کے اتنے سپوت تھے کہاں اور اگر وہ سب کے سب مسلمان کرلئے گئے۔ تو کیا پنڈت بھوجدت کے آبا واجداد ویدک رشیوں کی طرح زمین میں سے اُگ آئے تھے ؟ کیا ایسی بے بنیاد شر افشانیاں اور فتنہ انگیزیاں مخل امن عامہ نہیں ؟

نئی روشنی کی تازہ مشعل

حقوق طلب عورتوں نے انگلستان میں جو جو گل کھلا رکھے ہیں۔ اکثر ناظرین سُن چکے ہوں گے۔ تہذیب یورپ کے مداح غالباً اُنھیں بہ نظر استحسان ہی دیکھتے ہوں گے۔ مژدہ باد کہ اب یہہ ذیا حدود ہندمیں بھی قدم جمانا چاہتی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں شملہ پر قریباً پچاس لیڈیوں نے اس تحریک کی حمایت میں جلسہ کیا۔ اور ایک مستقل انجمن قایم کی گئی۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ اسلام ایسی نامبارک حرکات کی بیخکنی کرتا ہے۔ دیکھو وہ مرد عورت دونو کے خلقی تفاوت اور جنس لطیف (عورات) کی خصوصیات کو ملحوظ رکھکر الرجال قوامون علے النساء کے ارشاد حکمت بنیاد میں مردوں کو عورتوں کا سردھرا قرار دیتا ہے نہ کہ ایسی بیہودہ آزادی جس میں عورتیں مردوں کے سر پر چڑھ کر اُن کو بھی مبتلائے مصائب کریں۔ اور اپنی زندگی کو تلخ و فضیحت آمیز بنائیں۔

سرحد کے احمدیوں پر ظلم

ضلع پڑانگ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کی ایک چٹھی سے معلوم ہوا کہ وہاں ہمارے دینی بھائیوں پر متعصب ملاؤں کی طرف سے بہت زیادتیاں ہورہی ہیں حتٰے کہ دوتین خاندان تو بچارے تنگ آکر وطن مالوف سے پشاور ہجرت کر گئے ہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور دیگر ذمہ وار حکام کی خدمت میں چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ ہمارے بھائی اللہ تعالے کی تائید و نصرت پر بھروسہ رکھیں اور صبر و استقامت کو ہاتھ سے نہ دیں۔ برٹش گورنمنٹ میں بفضلہ اندھیر کھاتہ نہیں ہے کہ مظلوموں کی داد رسی نہ ہو ہم بڑے زور سے مگر با ادب صاحب چیف کمشنر بہادر قسمت پشاور کی توجہات عالیہ اس طرف منعطف کراتے ہیں۔ کہ وہ . . . . ان ستم رسیدہ احمدیوں کے معاملہ میں اپنی شان کے لائق عدل گستری کی داد دیں۔ سخت تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جہاں چور۔ ڈاکو۔ زانی۔ عملاً بیدین غرض ہر قسم کے تماشی کے لوگ بستے ہوں اور کوئی اُنسے متعرض نہ ہوتا ہو وہاں محض اختلاف عقائد کی بنا پر سرکار کی ایک مسلمہ امن پسند وفادار اور بے آزار رعایا کے افراد کو یوں ناحق ناروا ستایا جائے کیا اُن کی فریاد کوئی نہ سنے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ سنے گا۔

بلاد غیر میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا واسلامک ریویو لنڈن ماہ فروری ۱۹۱۳ء)

بےمثیل کتاب کونسی ہے انجیل یا قرآن کریم

ہمارا زمانہ ایک بےمثیل زمانہ ہے۔ اور اگر ہم بھی بےمثل ہونے کی خواہش ظاہر کریں۔ تو گویا ہمارا زمانے کا ساتھ دینا ایک قابل تعریف تتبع اور پسندیدہ عمل ہے۔ لیکن ہمارا جوش بعض اوقات غلط راستہ اختیار کرکے اس بارہ میں ہمیں بہت ہی دور لے جاتا ہے۔ اور ہماری خواہشات ہی ہمیں رستہ سے بھٹکا دیتی ہیں۔ سرگرم خواہش کے ماتحت کہ ہم اپنی تمام اشیاء مقبوضہ کے متعلق بےمثل ہونے کا ادعا کریں۔ ہمارے جذبات بہتر وجوہات کو اختیار کرتے ہیں۔ اور ہم جادۂ اعتدال سے پرے گرنے کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔ ہم واقعات متعلقہ کا غلط اندازہ لگاتے ہیں۔ اور بعض اوقات اس پسندیدہ صفت کے غلط خیال کے ماتحت محنت اُٹھاتے ہیں۔ اور اسے اپنے قبضہ میں یقین کرتے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت ہم اس صفت سے معرا ہوتے ہیں۔ ہم اپنے ماسوائے عدیم المثال مقبوضات سے بھی فریب کھاتے اور متنزلزل ہوجاتے ہیں جو دراصل قابل رشک تو نہیں ہوتے۔ لیکن ہماری نظر میں وہ اشیاء ہمیں عدیم المثالے سے متصف کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ لیکن یوروپ میں ایک حبشی بےمثیل خیال نہیں کیا جاتا اگرچہ وہ عدیم المثال خط وخال اور چہرہ مہرہ رکھتا ہے اس لئے کبھی بھی خوش وضع مغرب کے رشک کو نہیں بھڑکایا اس لئے وہ عدیم المثال اور بےنظیر ہونے کا مدعی نہیں ہوسکتا۔

ھر ایک چیز کے لئے ایک محور اور حد ہے اور اس کے حسن وقبح کا فیصلہ اس کی جائز حدود کے اندر اور اُن کو مدنظر رکھ کر کرنا چاہیے۔ کیونکہ اسی نوع کی دیگر اشیاء بھی ہیں۔ جو کہ عام طور پر خاص صفات سے متصف ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ دوسری انواع سے الگ تمیز کی جاتی ہیں۔ یہہ اس فرق کے نقطۂ خیال سے (اور نہ کسی اور وجہ سے) ہی ہے کہ عدیم المثالی اور بےنظیری کے دعوٰے کے لئے ایک ارفع خوبی ہونی چاہئے۔

بائیبل کی عدیم المثالی

انجیل مقدس خدائے تعالے کا کلام ہے۔ اور اگر اسے بےمثیل ہونے کا دعوٰے ہے۔ تو اس طرح پر ہی ہونا چاہئے۔ لیکن ہم سخت حیران ہیں کہ جو کچھہ اس وقت تک اس دعوے کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے وکلاء نے اس متدعویہ صفت کو غلط طور پر سمجھا ہے۔ اور کتاب مقدس کی چار دانگ عالم میں عام اشاعت کو اس بےنظیری کے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے سب سے بڑا ثبوت قرار دیا گیا ہے (اس امر کی ضرورت نہیں کہ اس مزید دعوے کی صحت کا سوال کیا جاوے۔ اگرچہ اس کو ثابت کرنے کے لئے اعداد وشمار کی حاجت ضرور ہے۔ ہم تھوڑی دیر کے لئے یہہ تسلیم کرلیتے ہیں کہ کتاب مقدس کی بڑی اشاعت ہوتی ہے۔ لیکن قابل غور سوال جو مغربی علم الہیات جاننے والوں کی غور کن طبائع کی توجہ کا محتاج ہے وہ یہہ ہے کہ کیا یہہ امر انجیل کی صفات میں بہ حیثیت کلام خدا ہونے کے کچھہ اضافہ کرتا ہے۔ اور علاوہ ازیں بائیبل کی یہہ فتح غالباً اپنی ہستی کے لئے بہت حد تک اس امر کی شرمندہ احسان ہے کہ یہہ دوسری اقوام میں انجیلی شان وشوکت ظاہر کرنے کی جائز خواہش کے بجائے یوروپ کی دنیاوی برتری کے دعوے کے لئے ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ لیکن اگر انجیل کی کثیر الاشاعتی کو اس کی بےنظیری کا ثبوت بہ حیثیت کلام خدا ہونے کے کافی وجہ سمجھا جاسکتا ہے۔ تو مختلف قوموں کی دوسری کتابیں بھی دیگر خصوصیات کی بنا پر بےمثل ہونے کا دعوٰے کرسکتی ہیں۔ جو بلاشک وشبہ خالصۃً ان ھی کا حصہ ہیں مثال کے طور پر رگ وید کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جس کو ہندوستان کے بیس کروڑ سے زیادہ ہندو خدا کا واحد کلام یقین کرتے ہیں جو اس نے انسان پر الھام کیا۔ اور یہہ سب سے پرانی کتاب ہے۔ جو روئے زمین پر موجود ہے۔ اور اس میں ایک اور بےنظیر صفت بھی ہے۔ جو قطعاً کسی دوسری مذہبی کتاب میں نہیں پائی جاتی یعنے یہ کہ وہ ایسی زبان میں موجود ہے۔ جو مروجہ زبانوں . . .

وہ اپنی تعلیمات کو ایسے الفاظ میں بیان کرتی ہے۔ جو کہ پڑھنے والوں کے لئے نہایت ہی ناقابل فہم ہیں اور اس طرح سے وہ اپنے مختلف شارحین کے لئے اس امر کیلئے کافی گنجائش پیدا کر دیتی ہے۔ کہ وہ اس کے مطالب بیان کرنے میں ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہوں۔ جو کسی دوسری کتاب کے شارحین کو میسر نہیں ہے۔ تو کیا وید مقدس اپنی بےنظیری کا دعوٰے ایسے بےمثل لیکن نامرغوب خصوصیات پر کرسکتا ہے ؟ اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ خدا اپنی تمام صفات اور افعال میں بےمثل ہے۔ اور اس کا کلام بھی ضرور بےمثل ہونا چاہئے لیکن یہہ بےنظیری ان امور میں محدود ہونی چاہئے۔ جن مقدس اغراض کے لئے وہ نازل کیا گیا ہے۔ یہہ ممکن ہے کہ انجیل نے متدعویہ کثیر الاشاعتی حاصل کرلی ہو لیکن کیا اس کثرت اشاعت کو کسی روح کے پاک کرنے یا کسی کو نئی روحانی زندگی عطا کرنے سے کوئی تعلق ہے۔ اور کیا یہ صفات کتاب مقدس کی قدر وقیمت میں کچھہ اضافہ کرتی ہیں۔

قرآن کریم کی عدیم المثالی

پیروان اسلام بھی قرآن کریم کے بےمثل ہونے کے مدعی ہیں اور وہ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں زبردست قابل غور اور قابل اطمینان دلائل پیش کرتے ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالے ان صفحات میں درج ہوا کرینگے فی الحال صرف ایک پر اکتفا کرتا ہوں۔ جو خدائی کلام کا سب سے زبردست نشان شمار کیا جانا چاہیے اگر ایک کتاب خدائے بزرگ کی طرف سے اس غرض کے لئے نازل کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہمیں ہمارے پروردگار کی یاد دلائے اور اگر اس کی علت غائی یہہ ہے کہ وہ انسان کو خدا تک پہونچائے تو ایسی کتاب قرآن کریم اور صرف قرآن کریم ہی ہے۔ اور تمام دنیا بھر کی مذھبی کتب میں سے کوئی موجودہ کتاب ایسی نہیں ہے۔ جس نے کہ اس اعلے مقصد کو اس خوش اسلوبی سے پورا کیا ہو قرآن کریم خدائے تعالے کے نام سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس مبارک نام پر اس کا اختتام ہوتا ہے اور اس کا ھر ایک صفحہ خدائے قدوس کے ذکر سے لبریز ہے۔ اگر خدا تعالے کا الہام اس غرض کے لئے نازل ہوتا ہے۔ کہ وہ خدائی صفات کا انکشاف بندوں پر کرے تو قرآن کریم نے اپنی ابتدا ہی میں ایسا کیا ہے۔ اور اس کی ابتدا ہی ایک ایسی آیت سے ہوتی ہے جو مختصر الفاظ میں خدائے تعالے کی ان اعلے صفات کا بیان کرتی ہے جو ام الصفات ہیں اور جن کا ذکر بالتصریح اس خاتم الکتب کے دوسرے مقامات میں کیا گیا ہے۔ اور یہ بات بلا کسی قسم کے خدشہ کے کہی جاسکتی ہے کہ اس لحاظ سے قرآن کریم خدائے تعالے کا بےمثیل کلام ہے۔ پُرانے عہد نامہ کی سب سے پہلی کتاب پیدائش ایک ایسے باب سے شروع ہوتی ہے۔ جو علم الٰہیات کی کتاب کی بجائے کسی علم الارض کی کتاب کے لئے زیادہ موزون تھا۔ اور نیا عہد نامہ بھی اس لحاظ سے شاید ہی مشکل ہی کچھہ برتری رکھتا ہو۔ دو اولین واعظین انجیل بھی بجائے اس کے کہ وہ ان کتابوں کے مطالعہ کرنے والے کو ان خدائی صفات سے آشنا کریں جو انھوں نے اپنے استاد سے سیکھا صرف یسوع مسیح کا نسب نامہ بیان کرنے اور اس کے متعلق چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر کرنے کے زیادہ شائق نظر آتے ہیں۔ اگر سینٹ لوق اپنی انجیل کو دیگر عام مصنفین کی طرح ایک معذرت سے بدین الفاظ شروع کرتا ہے کہ "بہتوں نے کمر باندھی کہ ان کاموں کا جو فی الواقع ہمارے درمیان ہوگئے بیان کریں الخ" تو سینٹ یوحنا بھی صرف وہی پکار مانتے ہے۔ جو مفہوم اس نے لفظ "کلمۃ اللہ" کے متعلق سنا ہوا تھا اور جو کہ یونانی فلسفہ کے سکول اسکندریہ میں عام طور پر متعارف تھا۔ لفظ "کلمۃ اللہ" کی اہالی فلاسفی نے جس سے جناب یسوع مسیح کی ابنیت کو استخراج کیا گیا ہے دنیا کی دانشوری وحکمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کلیسا کا ایک نیا دجل

(تمیموتی کیتھڈ)

اس زمانہ میں وہ تہذیب جنے یسوعی گہوارہ میں پرورش پائی ہے جہاں جہاں گئی۔ شراب۔ جوا۔ زنا وغیرہ فسق وفجور اس کا پیش خیمہ ہوتے رہے اور اس امر کا اکثر منصف مزاج یسوعی احباب خود بھی اعتراف کرتے ہیں دیگر ممالک کو چھوڑ کر اگر ہم ہندوستان کی ہی موجودہ حالت پر غور کریں اور اس کا آج سے پچاس سال پہلے کی حالت کیساتھ مقابلہ کریں تو پایا جاتا ہے کہ جہاں ایک طرف گورنمنٹ برطانیہ کی برکات میں سے ہمیں بہترین ریلیں سڑکیں۔ ڈاکخانے۔ تار۔ میونسپلٹیاں۔ مختلف حرفتی وتجارتی کارخانے اندرونی اور بیرونی حفاظت جان ومال کا باقاعدہ انتظام نظر آتا ہے وہاں دوسری طرف یسوعی تہذیب کے زیر اثر بے دینی اور شراب خانوں کی کثرت نظر آتی ہے۔ بازاری عورتوں کا دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ سربازار شراب کے دور چلتے اور رنڈیاں علیٰ الاعلان کھلا اپنے آشناؤں کی بغلیں گرما گرتی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ گھوڑ دوڑوں۔ بلیرڈ روموں۔ ہوٹلوں میں بے حجابانہ قمار بازی کی دوکانیں لگی ہوئی ہیں۔

قہوہ خانوں اور تھیٹروں نے ہزارہا ملک کے ہونہار نونہالوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ اور روحانی صحت کو تباہ کر دیا ہے۔ اور سینکڑوں گھرانے نئی روشنی کے انہی آثار نے بے چراغ کر دئیے ہیں۔

لائف انشورنسوں اور فائر انشورنسوں کے ذریعہ بعین اسی طرح جسطرح شیطان نے ہمارے بزرگ آدم اول کو بہکا کر شجر کا مزہ چکھایا اور بہشت سے نکال باہر کیا تھا۔ آج ہمکو بھی قمار بازی جیسا خطرناک مہلک مرض لگانیکے لئے شربت میں زہر ملا کر پلانے کی کوشش کی جاری ہے۔

ہر طرف سود جیسی دشمن انسانیت کی کثرت پائی جاتی ہے جنکوں کے سائین بورڈوں سے کوئی جگہ خالی نہیں یہاں تک کہ اُس نور ربانی کو ماننے والے جو کہ یثرب کی پہاڑیوں پر ہمارے آقائے نامدار (فداہ ابی وامی) حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نازل ہوا اور جس نے ڈنکے کی چوٹ میں حرم اللہ الربوا کا پاکیزہ حکم سنایا۔ ہاں اس شمع الٰہی سے منور ہونے کا دعوےٰ کرنیوالے بھی آج کھلے بندوں . . . . باوجود بڑے بڑے دعوہائے حمیت اسلام۔ اسلامک بنکوں اور مسلم بنکوں کو فخر سے کھول رہے ہیں۔

دروغ گوئی یا بالفاظ . . دیگر پولیٹکل چال ایک ہنر اور خوبی سمجھا جا رہا ہے۔

الغرض ناحق کوشی خدا فراموشی۔ خودرائی وگمراہی کا ایک خطرناک طوفان بے تمیزی بپا ہے۔ اگرچہ نظام گورنمنٹ کے خوبی اور خوش اسلوبی سے ظاہری حفاظت حقوق بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن اندر ہی اندر ایک ہوا قلوب پر ایسی چل رہی ہے۔ کہ بغیر غصب اور حرام خوری کے دل کو چین ہی نہیں آتا۔ اور نیت بھر ہی نہیں سکتی۔ جدھر نظر اُٹھاؤ زر ہی زر کی حکومت نظر آتی ہے۔ دین ایمان۔ صبر۔ عزت۔ غیرت سب کچھ اسپر سے قربان کرنے کو دنیا طیار پائی جاتی ہے۔

ان روحانی اور اخلاقی وباؤں کو خطرناک حالت تک پہنچانے کے لئے حضرات پادر یسوعی نہائیت سرعت اور سرگرمی سے کوشاں ہیں تا رحمت آلہی کے بجائے غضب آلہی کے بھڑکتے ہوئے انگارے آکر اس بھیانک نظارہ کا دنیا سے جلدی ہی خاتمہ کر دیں۔ اور دنیا عذابہائے الٰہی کی جائے نزول بن جاوے۔ جن کا آغاز طاعون۔ قحطوں۔ زلزلوں۔ طوفانوں۔ جنگوں کے رنگ میں شروع ہو چکا ہے ماسوائے اور کوششوں کے حال میں حضرات پادر نے ایک نئی اختراع اور فرمائی ہے۔ تاکہ سادہ لوح ہندوستانیوں کو اُن کے مذاہب سے اکھیڑ کر گناہ کی زندگی میں ڈالا جاوے۔ اس نئی قسم کی کوشش سے جو لاہور سے شروع ہوئی ہے ہم پبلک کو اطلاع دیتے ہیں۔ تا وہ اس سے اپنے آپ کو بچا لیوے۔

کہ اُن کے مناروں کو بلند کر کے اسپر صلیب کا جھنڈا گاڑا جاوے۔ تا وہ کسر صلیب جو اندر ہی اندر اہل یورپ کے دلوں سے صلیب کا رعب اٹھا کر عمل میں آرہی ہے اُس کا کفارہ کیا جاوے۔ اور ان مٹی سے بنی ہوئی صلیبوں کو دنیا میں اونچا بنا کر لوگوں کو دکھایا جاوے کہ ابھی مذہب یسوعیت میں جان باقی ہے۔ چنانچہ یہاں لاہور میں بھی یسوعی احباب نے ایک گرجا بنایا تھا۔ روپیہ اُن کے پاس موجود نہ تھا۔ بفحوائے حکم الٰہی گناہ کرو تا آلہی رحمت کا تم پر نزول ہو جو حضرت پولوس پر نازل ہوا۔ روپیہ جمع کرنیکے لئے جو آجکل مجسم رحمت الٰہی خیال کیا جاتا ہے ضرور تھا۔ کہ گناہ کیا جاوے۔ اپنے گناہ تو ابھی نزول رحمت آلہی کے لئے کافی نہ ثابت ہوئے ضرور تھا کہ اردگرد کے لوگوں کو بھی کسی طرح اس گناہ کے پھندے میں پھنسایا جاوے تاکہ شاید خدا وند خدا کے افضال پیش از پیش نازل ہوں۔

چنانچہ بقول شخصے ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے تجویز یہہ سوچی کہ اول گرجہ گھر کو لاٹری ہوس بنایا جائے لاٹری اور قمار بازی میں عملاً کوئی فرق نہیں ہے۔

صرف اتنا تفاوت لفظی سمجھ لیجئے اول الذکر آجکل کی تہذیب کا تراشیدہ نام ہے اور دوسرا یورپ نے غیر مہذب زمانہ کا بدنام شدہ نام الغرض اُس گرجہ گھر کو لاٹری ہوس بنایا گیا اور وہاں کے روحانی باپ لاٹری ڈلوانے والے بنے۔ ایک ایک روپیہ لاٹری کی قیمت رکھی گئی۔ پادری صاحبان . . . ۶ حصے ہر ماہ میں فروخت کرتے ہیں۔ اس نیک کمائی میں سے ½ حصے تو گرجہ کے عمارت فنڈ کے لئے رکھا جاتا ہے۔ ¼ حصے بصلہ کارکردگی پادری صاحبان کو ملجاتا ہے اور باقی نصف تین ہزار روپیہ حصہ داروں میں تقسیم ہوتا ہے۔ خیال یہہ دلایا جاتا ہے۔ کہ ایک تو کار ثواب ہے۔ دوسرے فائدہ مالی۔ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار جس روز لاٹری نکلنی ہوتی ہے ہزارہا بیچارے سادہ لوح ہندوستانی وہاں بیٹھے ہوئے موجود پائے جاتے ہیں۔ ہر طرف سے جوق درجوق دوکاندار۔ مزدور۔ بابو۔ کیا ہندو کیا مسلمان کیا سکھ گرجہ کے گرد طواف کرتے نظر آتے ہیں۔ اور کلیسیا کے لئے جو باقی دن بھر اجڑا رہتا ہے۔ باعث رونق بنتے ہیں۔ اور اس طرح پادری صاحبان ایک تو اُن کی جیبوں سے ہزاروں روپیہ ماہوار نکال لیتے ہیں دوسرے قمار بازی جیسے گناہ کا انکو مرتکب کرواتے ہیں۔ اور اُنپر وہ مثال پوری پوری صادق آتی ہے کہ کیسے نقصان مایہ دگر شماتت ہمسایہ"

پس ہم برادران ملک وملت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ان پھندوں سے اپنے ایمان اور مال کو محفوظ رکھیں۔ اور یوں ہی مفت میں اپنا روپیہ اور متاع ایمان رائیگاں نہ کھوئیں۔ اور یسوعی صاحبان کو جو دعوے تہذیب کرتے ہوئے لوگوں کے موہنہ آتے ہیں۔

اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ جن عبادت گاہوں کے گارے اور اینٹ ایسی نیک کمائی سے بنائے گئے ہوں اُن کے پوجاریوں کے تقدس۔ ورپرہیزگاری کا کیا کچھ حال ہونا چاہئیے۔!

کیا عیسائیت کے یہی ثمرات ہیں اور یہی تہذیب ہے۔؟

عبرت اور شرم کی جائے ہے مگر اُن کے لئے جن کے دل مردہ پرستی کی بھینٹ نہ چڑھ چکے ہوں۔

علاج الوقت

وقت امداد ہے لے سچے مددگار نبی۔ یورپ کے خونخواروں سے مار کھا کھا کر اب مسلمان "نبی" کو پکارنے اور ہائے۔ واویلا مچاتے ہیں اور آئے دن اخباروں میں مضامین نکلتے ہیں کہ لے نبی وقت امداد ہے اور یہہ نہیں سوچتے کہ تم نے نبی کی کونسی عزت باقی رکھی ہے جو نبی تمہاری عزت کی حفاظت کے واسطے دوڑ آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیشگوئیوں کو جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں تم نے جھٹلایا ہے۔ نبی کا صادق معاون جو پیدا ہوا اُس کے تم مخالف بنے اور اُسے دُکھ دیا نبی کے جو احکام تھے اُنھیں تم نے پاؤں کے نیچے روندا مسجدوں کو خالی چھوڑا قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینکا۔ اور ہنوز تم سمجھتے ہو کہ نبی تمہاری مدد کو آئے گا۔ اگر تم اس قابل ہوتے تو یہہ روز بد تم کو دیکھنا ہی کیوں پڑتا۔ اب بھی توبہ کرو اللہ کے فرستادہ کو قبول کرو۔ تاکہ اللہ تمہیں قبول فرمائے۔ یہی ایک اسلامیوں کی ترقی کا راز ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی پاک کے خبر دی تھی کہ لوگوں کو کہدو کہ لیس علاج الوقت الا اطاعتی میری اطاعت کے سوائے اُسوقت کا کوئی علاج نہیں ہے۔ (بدر)

باقی خبریں

میڈیکل کالج لاہور کا نتیجہ امتحان فسٹ ایر کے امتحان میں ۶ مسلمان پاس ہوئے۔ ۲۶ ہندو۔ سکنڈ ایر میں ۴ مسلمان ۲۹ ہندو تھرڈ ایر میں۔ ۲ مسلمان ۱۶ ہندو۔ سال دوم امتحان ایل ایم ایس میں ۱ مسلمان ۲ ہندو۔ (مسلمانوں میں چار ہمارے احمدی بھائی بھی ہیں۔ جنہیں ہم اس کامیابی پر تہ دلسے مبارکباد دیتے اور یہہ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اُنھیں اپنے کام میں اخلاص کے ساتھ خدمت خلق کی توفیق بخشے۔ ان کے اسمائے گرامی یہہ ہیں۔ عبدالحمید صاحب بٹ سکنڈ ایر میں۔ عطاء اللہ صاحب بٹ وخالق داد صاحب آخری امتحان سال سوم میں محمد اکبر صاحب ایل۔ ایم۔ ایس میں۔

خزانہ سرکاری کی موجودات۔ یکم جولائی کو ہندوستان کے سرکاری خزانوں میں ۵۷ کروڑ۔ ۴۸ لاکھ ۲۳ ہزار روپیہ موجود تھا۔ ۱۹۱۲ء میں یہ رقم ۲۲ کروڑ ۹۷ ہزار تھی اور ۱۹۱۱ء میں ۱۲ کروڑ ۲۳ لاکھ ۱۳ ہزار۔

آٹھ مسلمان زخمی۔ ریاست کچھ منڈوی میں کچھ عرصہ سے ہندو مسلمانوں کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی ہے اواخر جون میں جو باہمی فساد ہوا تھا اس کی خبر بمبئی میں اب پہنچی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک جلوس نکلتے وقت ہندوؤں نے مسلمانوں پر بالاخانہ سے اینٹ پتھر پھینکے۔ پھر دونوں میں لڑائی چھڑ گئی اسی اثنا میں مسلمانوں کے مجمع پر ایک بم کا گولہ پھٹا۔ تمام جلوس بدحواس ہو کر منتشر ہو گیا۔ آٹھ مسلمان سخت مجروح ہوئے۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

لنڈن میں مسلم لیگ کا جلسہ۔ (لندن۔ ۱۳ جولائی) سر آغا خان بالقابہ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ سر ممدوح نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ایران وٹرکی کی مصائب نے پچھلے دنوں مسلمانان ہند کی تمام توجہ کو جذب کئے رکھا۔ اپنے اندرونی معاملات سے قریبًا بے خبر رہے۔ ان کے احساسات کا جذبہ اسقدر زبردست ہے کہ کچھ عرصہ تک ان کے اصولی خیالات سے بھی متنزلزل ہو جانے کا خطرہ تھا یہہ صاف ظاہر ہے کہ برطانیہ اور دولت عثمانیہ کے فوائد بہت کچھ ایک ہی نوعیت کے ہیں۔ اور انکی متفقہ کوشش سے حملہ ہندوستان کا راستہ مسدود ہو سکتا ہے۔

طلاق کی اجازت۔ (لندن۔ ۱۵ جولائی) مسٹر کارنواس ویسٹ کو جس کا سابقہ نام لیڈی رانڈلف چرچ ہل تھا۔ عدالت سے حصول طلاق کی اجازت ملی اس بنا پر کہ اس کا شوہر بدچلن تھا اور اس کی خبر نہ لیتا تھا۔ اس مقدمہ میں کسی نے چون وچرا نہیں کی (زمانہ کا تازیانہ یورپ کو رفتہ رفتہ اسلام کے محکم اصولوں کی طرف کھینچکے لا رہا ہے۔ ایڈیٹر)

حاجیوں کا جہاز (لنڈن۔ ۱۵ جولائی) حاجیوں کا جو جہاز خشکی پر جا چڑھا تھا۔ وہ بلا امداد پھر سمندر میں آگیا اور امید ہے کہ اپنی ہی دخانی طاقت سے روانہ سوئز ہو جائے گا۔

(ربانی) قیمت (مشتہرہ ۱۰ جولائی ہر دس نرخ ...)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قل یا اھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ،

اخبار پیغام صلح لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی۔ اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی }

جلد ۱ || لاہور یکشنبہ مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۵

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن
اک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزان آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض وکین سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہہ پچھتانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک ...

... اسلام کے لئے ...
... جواب دینا اور ...
... کی دنیا میں اشاعت کرنا ...
... اور حضرت ...
... کو دنیا پر ...

(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی۔ امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔ اور ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ... ہر یکشنبہ ... شنبہ پنجشنبہ ...

(۲) ... ششماہی ... اور ...

(۳) ... نعت ...
... نگاروں کو بلا قیمت ...
... قابل قدر مضامین کا کچھ ... نذر کیا جائیگا۔

(۷) دیگر ... بنام ... آنے چاہئیں ... مینیجر کے نام ... صاف و خوشخط لکھیں۔ احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

یونان کے مطالبات۔ دول عظام کا رویہ

ویتھنز (۱۶ جولائی)۔ قائمقامان دولت روسیہ کے جواب میں یونان یہہ کہتا ہے۔ کہ ہم جنگی کارروائی صرف اُس صورت میں بند کرنا منظور کر سکتے ہیں جبکہ بلغاریہ میدان جنگ میں اُن تمام علاقوں سے دست برداری منظور کرلے جنپر اسوقت اتحادیوں کا قبضہ ہے۔ ساتھ ہی وہ تاوان جنگ ادا کرے۔ نیز جو دیہات و قصبات جلادئے گئے ہیں اُن کے نقصان کا معاوضہ بھی دے۔ اور تھریس میں رہنے والے یونانیوں کی جان و مال اور مذہبی آزادی کا ذمہ لے اور میعاد معینہ کے اندر اندر وہاں سے اپنی افواج کو ہٹالے۔ ایم وینیزلس وزیر یونان اسپارہ میں آیم پاسیچ وزیر سرویہ سے صلاح مشورہ کرنے مقام کش کو روانہ ہوگیا ہے۔

لنڈن۔ (۱۷) سرایڈورڈ گرے نے آج شام کو دار العوام میں بیان کیا کہ یونان اور سرویہ نے بلغاریہ سے چند شرائط منظور کرنے کا مطالبہ کیا ہے جنکے بعد جنگی کارروائی موقوف کی جاسکیگی اور کہ دول عظام کا طرز عمل بھی اس معاملہ میں مثل سابق ہے۔ وہ یہی چاہتی ہیں کہ ہم سب ان معاملات کی برابر نگرانی رکھیں اور سفارتی رسوخ سے امن و صلح کے لئے سرگرم سعی رہیں۔ مگر ساتھ ہی جبراً مداخلت سے باز رہیں اور فرداً فرداً اپنے لئے کچھ مطالبہ نہ کریں

صوفیہ۔ (۱۶ جولائی) مجلس شوریٰ مستعفی ہوگئی ہے

روس کا بلغاریہ پر دباؤ

لنڈن۔ (۱۷) صوفیہ سے ٹائمز کا پیام برقی مظہر ہے۔ کہ روس بلغاریہ کو دبا رہا ہے۔ کہ وہ علاوہ تمام مغربی مقدونیہ کے دریائے وارڈر کے مغربی کنارہ والے بڑے بڑے قطعات سے بھی دستبردار ہو جائے

ترک سرحد سے آگے بڑھ گئے۔

ترک کل انیوس میڈیا کی سرحد کو عبور کرگئے۔ اور بنار حصار سے تیس کیلومیٹر تک جا پہنچے۔ رستہ میں کوئی روک ٹوک اور مزاحمت نہیں ہوئی

سفرائے دول کی مجلس عدم مداخلت کا فیصلہ

رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سفیران دول عظام کی ایک مجلس منعقد ہوئی جسمیں بالاتفاق یہہ طے ہوا کہ سر ایڈورڈ گرے کے مجوزہ اصول عدم مداخلت ... ہونا چاہئیے نیز یہہ قرار پایا کہ البانیہ کے واسطے ایک جنڈارمی فوج تیار ہو اور وہ افسران خارجہ (غالباً سوئیڈن) کے ماتحت رہے۔ البانیہ ایک شہزادہ کے زیر فرمان خود مختار رہے۔ سرحد ایپرس کے متعلق کوئی بات ہنوز طے نہیں ہوئی۔

چین میں خانہ جنگی

جاپانیوں پر الزام

تنگھائی۔ (۱۶ جولائی) کیانگسی کی شمالی اور جنوبی افواج میں سخت خونریز لڑائی ہوئی۔ اندیشہ ہے کہ شاید یہہ ایک اور بغاوت و بدامنی کا پیش خیمہ ہو۔ روس کے جدید مطالبات متعلقہ منگولیا نے اور بھی پیچیدگیاں پیدا کردی ہیں

پیکنگ۔ (۱۷) کیوکیانگ میں لڑائی برابر جاری ہے۔ شمالی سپاہ نے صوبہ کے بڑے بڑے مقامات پر قبضہ کرلیا ہے ... صوبجات میں اپنی خودمختاری کا اعلان کرنیکی تیاریاں ہورہی ہیں۔ بہت سی شمالی افواج کیانگسی کی جانب مصروف نقل و حرکت ہیں۔ ان معاملات سے متعلق جاپانیوں کے طرز عمل پر بڑی تلخی آمیز نکتہ چینیاں ہورہی ہیں۔ الزام یہہ ہے کہ اسوقت یہہ سارا جھگڑا انھوں نے اُٹھایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جاپانی افسر باغیوں کو مدد دے رہے ہیں۔ اور کہ شمالی سپاہ کھلم کھلا کہتی ہے کہ جاپانی ہماری پشت گرمی کریں گے۔

جرمن قونصل متعینہ نانکنگ کو آج باغیوں نے آگھیرا۔ غالباً اسوجہ سے کہ قونصل مذکور نے حال میں دو باغیوں کو جو اُس کے ہاں آنکر پناہ گزین ہوئے تھے۔ بغرض سزا حوالہ کردیا تھا۔

الہ آباد۔ (۱۷) پائونیر کا ایک بحری پیام برقی (آمدہ لنڈن مورخہ ۱۵ جولائی) مظہر ہے کہ ٹائمز کا نامہ نگار پیکنگ بیان کرتا ہے کہ چین میں اسوقت جو بدامنی پھیل رہی ہے۔ اس میں افواج سرکاری کی کل جمعیت ایک بریگیڈ ہے۔ کچھ توپیں نہ اندر دس ہزار سے کچھ سوا پراونشل (صوبہ کی) سپاہ ہوگی۔ سردست تو اس معاملہ کو چنداں اندیشناک نہیں سمجھا گیا۔ لیکن اگر باغیوں کو بیکایک کامیابی ہوگئی تو تمام جنوبی سپاہ اس سرے سے اُس سرے تک اُٹھ کھڑی ہوگی اور اگر اسنے پلٹ کر اندرونی علاقہ کا رُخ کیا تو ایک خطرناک طوفان بے تمیزی پھیل جائے گا۔

امریکہ اور میکسیکو کے تعلقات

لنڈن۔ (۱۶ جولائی) تمام یوروپی سفرائے متعینہ شہر میکسیکو نے اپنی اپنی گورنمنٹوں کو لکھا ہے کہ امریکہ والوں کا رویہ ... کے ساتھ بغاوت خیز ہورہا ہے۔ پس لازم ہے کہ واشنگٹن (دار الخلافہ تخت امریکہ) کو لکھا جاوے کہ یا تو امریکہ گورنمنٹ میکسیکو کو تسلیم کرے یا اس ملک کی موجودہ حالت (امن و امان) قائم رکھنے کی ذمہ داری لے۔

مُسلمانان بلقان کی بابت دار العوام میں بحث

لنڈن۔ (۱۶ جولائی) آج شام کو ہاؤس آف کامنز میں لارڈ لیمنگٹن نے سوال کیا کہ کیا گورنمنٹ ایک بین الاقوامی کمیشن کے ذریعہ یا اور کسی طرح مسلمانان بلقان کو اسبات کا حق دلوائیگی کہ وہ جن سرزمینوں سے نکالے گئے ہیں پھر ان میں جا بسیں۔ یا انھیں معاوضہ ہی دلایا جائے۔ لارڈ ممدوح نے تجویز پیش کی کہ دولت برطانیہ اس معاملہ میں دول عظام کو تحریک کرے۔ لارڈ نیوٹن نے اس کی تائید فرمائی۔ مگر لارڈ مارلے نے جواب دیا۔ کہ ایسی کارروائی پہلے تو کبھی ہوئی نہیں۔ اس میں بڑی بڑی مشکلات پیش آئینگی۔ اور غالباً اس کی کچھ ضرورت بھی نہیں معلوم ہوتی۔ صیغہ خارجہ میں ترکی گورنمنٹ کی طرف سے اسبات کی شکایت موصول ہوئی ہے۔ کہ مسلمان جو کچھ مال و متاع چھوڑ گئے تھے حکومت بلغاریہ نے ان سب کی ضبطی کا حکم دیدیا ہے۔ مگر تحقیقات سے پایا جاتا ہے کہ اس نے ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا۔ بلکہ برخلاف ازیں یہہ سمجھوتہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کی اراضیات ان کی غیر حاضری میں کاشت کی جاتی رہیں۔ اور جب وہ لوٹ آئیں تو انہی کو واپس کر دیجائیں اور کہ بلغاریہ نے یہہ بھی فرمان نافذ کیا ہے کہ تمام منقولہ جائدادیں بھی مالکان کو دیجانے کے لئے محفوظ رکھی جائیں پس برٹش گورنمنٹ کے خیال میں یہہ معاملہ خود فریقین یعنے ٹرکی و ریاستہائے بلقان کے درمیان بآسانی طے ہوسکے گا۔ گورنمنٹ موصوف نے دوران جنگ میں مسلمان آبادی کی اتنی سعی و سفارش کی کہ اس سے قبل کبھی نہوئی تھی۔ بدین خیال کہ ایسی حالت میں جبکہ جنگ ہورہی ہے۔ دول عظام کے نام سے اُن کے حق میں کلمہ خیر کہنے کی جرأت اور کسے ہوگی۔ لارڈ لیمنگٹن نے اپنی اس تجویز پر بڑا زور دیا اور مظلوم مسلمانوں کی حالت زار پر خاص توجہ دلائی۔ لارڈ مورلے نے دار العوام کو یقین دلایا کہ صیغہ خارجہ اس معاملہ پر بہت توجہ سے غور کر رہا ہے۔

لنڈن۔ ۱۷ جولائی۔ بلگیریا کی حالت قابل رحم ہے رومانیا والوں نے ورنا اور سباسٹوپول کی درمیانی بحری تار اور ورنا سے صوفیا تک جانیوالی ریلوے پر قبضہ کرلیا ہے اور یہی راستے بلگیریا کی فوج کو سامان جنگ و رسد پہنچانے کا ذریعہ تھے۔ بلگیریا والے بیان کرتے ہیں کہ ترکوں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء نمبر ۵

کیا تمہاری غیرت اڑ گئی

مسلمانو! تمہاری غیرت وحمیت ہمیشہ شہرۂ آفاق رہی ہے۔ ترکی کو کچھ زکیں اُٹھانی پڑیں۔ تو کیا ہوا یہہ تو ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ کبھی کے دن بڑے کبھی کی رات۔ روس جیسی پُرہیبت طاقت جاپان جیسے ملک سے جو کسی طرح بھی اسکا ہم پلہ نہ تھا۔ عبرت انگیز بلا فضیحت خیز طمانچے کھا چکی ہے۔ یا نہیں۔ پس ترکوں کی شکست سے شکستہ خاطر نہو۔ ان میں کچھ کمزوریاں نہوتیں تو کیوں یہہ روزِ بد دیکھتے۔ تمہیں قدرت نے موقعہ دیا ہے۔ کہ انقلاباتِ زمانہ سے سبقِ عبرت حاصل کرو۔ ترکوں کے پچھلے عروج واقبال اور یورپ بھر میں اُن کی دھاک کو تم نے بُت بنایا اسواسطے آج تمہیں بھی اس ذلت سے حصہ ملا شکر کیا۔ اب تمہارے خدا۔ رسول۔ دین۔ ایمان کو بھی ترکی شکستوں سے کچھ زوال آگیا؟ نعوذ باللہ منہا۔

پس تم کسی حریفِ سفلہ کی طعن وتشنیع سے کیوں جھینپو؟ اُٹھو اور خوابِ غفلت سے بیدار ہوکہ یہہ وقت تن آسانی میں پڑے اینڈنے یا دون ہمتی سے ڈھے ڈھیری ہونے کا نہیں۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر کام کرنا سیکھو۔ بڑے بڑے باتیں بنانے سے کچھ نہیں ہوتا اپنی دینی دنیوی۔ اخلاقی روحانی ہر قسم کی کمزوریاں دور کرو۔ یکجہتی واتحاد کے قیمتی اصول کی جو اسلام نے تمہیں سکھلایا تھا۔ قدر کرو۔ اور کشمکشِ حیات میں اپنی بیداری مستعدی اصلاح ترقی اور اولوالعزمی کے نمونے قائم کرکے دکھلا دو کہ مسلم۔ ہاں سلامت روی وامن پسندی کے ساتھ کچھ کرکے دکھانیوالے اسلام کے نام لیوا ایسے ہوتے ہیں۔ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم اُنہی اسلاف کے اخلاف ہو جنکے عدیم النظیر کارناموں کا زمانہ عالم اتبک گواہ ہے۔ تم اپنی پست فطرتی سے اُن کے نام کو اور ہاں اسلام کے نام کو بھی کیوں بٹہ لگاتے ہو؟ خدارا ذرا تو غیرت وحمیت سے کام لو۔ کب تک اسلام کے اصل مقصد سے دور رہ کر آپس کے فروعی جھگڑوں میں کٹتے مرتے رہو گے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فروعی اختلافات قرونِ اولے کے مسلمانوں میں بھی ہوتے تھے۔ مگر بات کیا تھی۔ کہ وہ تمہاری طرح زمانہ میں ذلیل ورسوا نہیں ہوئے بلکہ دن بدن اپنی سطوت وشوکت کا چار دانگ عالم میں ڈنکا ہی بجا لئے چلے گئے۔ یہی کہ انھیں ارشاداتِ الٰہی پر نہ صرف دلوں میں یا زبانوں پر بلکہ عملاً بھی بکا سچا ایمان تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اگر ہم نے ذرا ذرا سی باتوں کے پیچھے اتحاد کے مقصد عظیم کو قربان کر دیا تو دنیا میں ہماری ہوا اکھڑ جائیگی۔ پھر ہم اعلاء کلمۃ اللہ کے قابل رہیں گے نہ اپنے اچھے سے اچھے نمونوں سے بھی اہل عالم کو اسلام کی طرف راغب کر سکینگے۔ آہ! آج تم انہی کے نام لیوا ہو کہ کروڑوں کی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی۔ "قلوبہم شتّٰی" کے مصداق نہ تو اپنی دنیا ہی سنوار سکتے ہو نہ کسی عظیم الشان کیا قابلِ ذکر ہی پیمانہ پر دینِ حق کی کچھ خدمت کر سکتے ہو۔ ایسے پُرفتن زمانہ میں جبکہ خدا فراموشی کی تاریکی میں پڑی ہوئی دنیا نورِ اسلام کی ازبس حاجتمند ہے۔ تمہاری اپنی متبذل حالت کی یہانتک نوبت پہنچی ہے۔ کہ اس بے رعبی وبے وقری سے دلیر ہوکر وہ جنہیں کل تک تمہارے آگے بات کرنے اور سر ڈھانکنے کی بھی تمیز نہ تھی آج تمہیں پیسے ڈالتے ہیں۔ اور تم دم نہیں مار سکتے۔ اُف کیسی بے بسی اور ذلت کا عالم ہے۔ کیا یُوں زندہ درگور ہوکر بھی تم آپس کی کُتا چھنی کو ہی اپنا دلپسند مشغلہ بنائے رکھوگے۔ ہائے تمہاری غیرت وحمیت کہاں اُڑ گئی۔ تمہیں اس کا بھی کچھ خیال ہے۔ کہ صریح احکام خدا ورسول سے سرتابی کرکے حشر کے دن کیا منہ دکھاؤ گے اور اسلام کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کا الزام جو اس وقت بالکل بجا تم پر عاید ہو رہا ہے۔ اس کی کیا جواب دہی کروگے؟ اللہ کے بندو اتنا تو سوچو کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کی عدول حکمی نے اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی کے ماتحت عاقبت تو پیچھے دیکھی جائیگی۔ یہاں تمہاری دنیا بھی تو خراب کر رکھی ہے۔ خسر الدنیا والآخرہ کے سخت وعید سے کیوں نہیں تمہارے دل ہلتے۔ کیوں نہیں تم جزدی اختلافات کو حوالہ خدا کرکے دین وملت کی اغراض مشترکہ میں ایک ہو جاتے۔ کیا تمہاری خوشی اسی میں ہے۔ کہ اپنے ان کرتوتوں کے بدلے صفحہ ہستی سے مٹا دئیے جاؤ اور تمہاری جگہ کوئی اور قوم پیدا ہو جو اسلام کی لاج رکھے اور اس کی برکات سے آپ مستفید ومشرف ہو

اگر تم میں ذرا بھی سوچ سمجھ۔ رشد وہدایت کا مادہ ہے تو آؤ ہم تمہیں ایک نہایت قیمتی نکتہ بتاتے ہیں۔ تمہاری یہہ ساری لُتا چھنی عقبے کی بھلائی کے لئے ہے نا؟ اچھا تو اب یہہ بتلاؤ کہ الف سے بے تک ہو بہو ایک ہی عقیدہ رکھنے والوں کی حالت عاقبت میں بلحاظ اپنی اپنی عملی حالت کے کچھ نہ کچھ مختلف ہوگی یا نہیں ہوگی اور ضرور ہوگی اسبارہ میں نص صریح موجود ہے جس سے تم انکار کرہی نہیں سکتے۔ پھر دائمی ومستقل طور پر نہیں امتحاناً ہی تھوڑی دیر کے لئے ذرا ظہور اختلاف عقاید کو بھی روا رکھکر خداتعالے کے تاکیدی حکم (واعتصموا الآیۂ) کی تعمیل کرکے تو دیکھو اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ بعض ملکی معاشرتی وغیرہ اغراض مشترکہ میں آخر بوقت ضرورت اقوام غیر کے ساتھ بھی تو ساز باز کرہی لیتے ہیں۔ اگر کسی طرح بھی تم باہم صلح صفائی اور یکجہتی قبول نہیں کر سکتے تو یقین جانو اور لکھ رکھو کہ دشمنانِ دین وملت کے مقابلہ میں تم کسی طرح بھی سرسبز نہیں ہو سکتے اور خدا کی عدول حکمی سے آگے چلکر جو کچھ تمہارا حشر ہونا ہے۔ اس سے اللہ ہی پناہ دے۔ آمین۔

این چہ شوریست

کہ در دور قمر مے بینم۔ ہمہ آفاق پر از فتنہ وشر مے بینم۔ عجب زمانہ آگیا ہے۔ یہ ہونے کیا لگا ہے۔ کہیں مسجدیں شہید کی جا رہی ہیں۔ کہیں قرآن شریف کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ مسلمان واویلا مچاتے ہیں۔ کوئی شنوائی نہیں کرتا۔ کیا مسلمان آج ایسے بالکل گئے گذرے۔ خوار وبے وقار ہوگئے۔ کہ تاج برطانیہ کے دشمنان دوست نما کی بھڑکیوں میں آن کر برٹش گورنمنٹ جیسی نصفت شعار بیدار مغز اور مآل اندیش حکومت کے عمال اس بیکس بے پر قوم کے ملکی حقوق وفوائد کی چنداں پروا نہیں رکھتے۔ اچھا بدنصیب شامت زدہ مسلمانوں کا نہ ہی کیا اُسے اپنی دادگستری وحق رسی کی صد سالہ محترم روایات کا بھی پاس نہیں رہا۔ ہم جھوٹی خوشامد کی غرض نہیں بلکہ لفضلہٖ خدا مذہباً اپنے حکام وقت کے سچے دل سے وفادار وبہی خواہ ہیں۔ حاسد لاکھ طعن کریں۔ لیکن ہم نے اپنی لائلٹی کے ثبوت بارہا دئیے اور اب جب کبھی ضرورت پڑے پھر ثبوت دینے کو تیار ہیں۔ مگر یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتے کہ صریحاً اندیشناک آثار آنکھوں دیکھتے بھی حکام کو ازراہِ تملق تاریکی میں رکھیں اور حق بات کہنے کی جرأت نہ کریں۔ گورنمنٹ اپنی مسلمہ ہوشمندی کو کام فرماکر غور وتحقیقات کرے کہ جس سڑک کی خاطر کانپور میں مسجد کا ایک حصہ بیدریغ مسمار کر دیا گیا اسی کی پہلی تجویز کے مطابق راستہ میں جو ایک مندر پڑتا تھا۔ کیا ہندوؤں کی واویلا پر وہ رستہ چھوڑ کر یہ رستہ مسلمانوں کی مسجد کی طرف سے نہیں نکالا گیا؟ اسی وجہ سے نا کہ اول الذکر قوم تو آسانی سے دبنے والی نہیں۔ اور مسلمانوں کا حوصلہ کیا ہے جو دم بھی مار سکیں۔ اُن کو جیسے چاہیں دبالیں گے۔ کیا انڈیا میں عنصرِ غالب کی چیرہ دستی لوکل سلیف گورنمنٹوں اور مقامی حکام بالادست سے یُونہی من مانی کارروائیاں کراتی رہیگی۔ اور کیا گورنمنٹ عالیہ عام لوگوں کے اس خیال کو روز بروز وقیع ووزندار ہونے دے گی۔ کہ سرکار بھی متمرد زبان دراز شوریدہ سروں کی ہی سنتی اور انہی سے دبتی ہے۔ ہماری رائے میں یہہ ایک خطرناک خیال ہے جس سے رعایائے قیصر کے دوسرے وفادار فرقوں پر بہت زبون اثر پڑ سکتا ہے۔ اسی واسطہ عمال حکومت کا فرض ہونا چاہئیے۔ کہ میزانِ عدل کے پلے برابر رکھکر گورنمنٹ کو اس ناپاک الزام سے بچائیں دولت منظم دام اقبالہم کے زیرسایہ بہت سی قومیں بستی اور اپنی اپنی جگہ سبھی آسایش وانصاف کی توقع رکھتی ہیں۔ اگر خدانخواستہ ہر ایک کے سر میں یہی سودا سما جائے کہ اب وفاداری وادب کی پوچھ نہیں بلکہ شوخ چشمی وبے باکی سے ہی دال گلتی ہے۔ تو ملک کے امن وعافیت میں کیا کچھ بے ربطی واختلال پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہم پھر مودبانہ مگر بڑے زور سے گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ان معاملات پر پوری پوری توجہ فرمائے اور وفادارد کو تبدیل روش پر مجبور نہونے دے۔

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

اے قوم احمدی! ذرا ہوشیار اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا نے تیرے دل میں اسلام کا درد اور ایک حد تک اخلاص وایثار کا مبارک مادہ ودیعت فرمایا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ تو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرچکی ہے۔ اس میں بھی کلام نہیں کہ تیرے قلب میں دینِ حق کے لئے خاص غیرت ہے۔ یہہ سب خداتعالے کا فضل واحسان ہے نہ کہ تیری ذاتی خوبی۔ یہہ اسی کی حکمتِ بالغہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ناچیز بندوں سے اسلام کی خدمت لیتا اور اپنے انعام کا امیدوار بناتا ہے۔ والحمد للہ! پس اے قوم تو اس خیال پر نازاں نہو کہ ہم بھی کچھ ہیں کہ ایسے ایسے کام کر رہے ہیں۔ جن کا دور دور شہرہ ہے۔ تیری نازک ذمہ واریاں اس پُرفتن زمانہ میں بہت ہی محتاجِ حزم واحتیاط ہیں۔ دُنیا میں لوگ سبھی طرح کے ہوتے ہیں اسوقت بعض ایسے بھی ہیں جو تیری مساعی پر طعن کرکے مار کھاتے اور بغض وتعصب آمیز هفوات سے دینِ متین کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا چاہتے ہیں۔ خدمتِ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کا کام ایسا بحرِ ذخار ہے کہ جس کے مقابلہ میں ابھی تیری ناچیز خدمات قطرہ کی نسبت بھی نہیں رکھتیں۔ مگر یہہ رعبِ حق سمجھ یا اعدائے دین کی دجل آمیز چال کہ وہ ابھی سے تل کا پہاڑ بنا کر اس پاک مشن میں مزاحمتیں پیدا کرنیکے درپے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ایک پادری صاحب نے جو لاہور کے ہی کیسی علی مشن سے تعلق رکھتے اور آج کل رخصت پر ولایت میں رونق افروز ہیں اپنے ایک دوسرے پادری صاحب کی تحریر ویسٹ منسٹر گزٹ لنڈن میں شائع کرائی ہے۔ جس میں جناب تقدس مآب صلیب پرست حلقوں میں سنسنی اور خاص جوش پھیلانے کی غرض سے فرماتے ہیں۔ کہ انگریزوں کو مسلمان بنانے کے لئے دینی جنگ شروع ہوگئی ہے۔ خواجہ کمال الدین قادیانی تو روانہ انگلینڈ ہوکر اپنا کام کرہی رہے تھے اب اُن کی پُشت گرمی وامداد کے لئے مرزا یعقوب بیگ نیز ایک اور شخص بھی جانے والے ہیں۔ لاہور کے لوگ انہیں مالی مدد دے رہے ہیں۔ ہمارے مذہب (عیسوی) کے خلاف اُن کے رسالے اور ٹریکٹ بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارے پلے اتنے ٹکے نہیں۔ کہ اُن کے جواب شائع کریں۔ اسپر ہمعصر ٹربیون اپنی ۱۵ جولائی کی اشاعت میں ریمارک کرتا ہے۔ کہ پادری صاحب کا یہہ خیال تو صحیح ہے کہ تبلیغی تحریک اہل انگلستان کو اسلام کی طاقت سے خبردار کرےگی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ قادیانی لوگ بڑے کام کے مستعد پرجوش اور ہمت واستقلال والے ہیں۔ اور تبلیغ اسلام میں بڑی فراخ دلی سے چندے دیتے ہیں۔ مگر ہمیں باور نہیں آتا کہ یہ لوگ بھی باایں ہمہ اوصاف عیسویت کی بالمقابل انگلینڈ میں جہاد کر سکیں۔ پادری صاحب کی مراد ...... یقیناً یہ ہوگی کہ قادیانی لوگ پیچ مچ مسیحی مشنریوں سے زیادہ مالدار اور باقاعدہ کام کرنیوالے ہیں۔ ہمعصر ٹربیون کا حاشیہ پادری صاحب کے عندیہ پر خاص روشنی ڈالتا ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک زیادہ شرح کی حاجت نہیں۔ امید ہے کہ ہمارے بھائی ان رولوں سے کما حقہ سبق حاصل کریں گے

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو لندن

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

زرتشتی مذہب کی کتاب ژند اوستا نے بھی اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کر دکھایا۔ اور رگ وید کی تو پہلے ہی شرتی توحید کی نسبت مادہ پرستی کو زیادہ ترجیح دیتی اور شروع ہی میں اگنی کی مہما کا سبق دیتی ہے لیکن خدائے تعالیٰ کا آخری کلام (قرآن کریم) اپنی سب سے پہلی آیت میں ہی ہمیں اس خدائے پاک کا پتہ دیتا ہے جس کی طرف سے نازل ہو سکا اسے دعویٰ ہے۔ وھو ہذا۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین۔ اس خدا کے لئے تمام تعریف ہے جو تمام جہانوں کا خدا ہے اور کائنات کا پیدا کنندہ اور اس کا قائم رکھنے والا ہے وہ رحمن ہے۔ اور تمام دنیا کو بغیر کسی بدل استحقاق کے اپنا فیض پہنچاتا ہے۔ اور تمام مخلوقات کے افعال و اعمال پر نتائج مترتب کرنے اور انھیں انکا بدلہ دینے میں رحیم ہے اور وہ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ جبکہ ہر ایک کے نیک اور بد افعال کی جزا یا سزا دیجائیگی۔

کیا ہی صحیح اعلیٰ اور شاندار تصویر خدائے برتر کی ہے۔ جس کی تمام کائنات کا ہر ایک ذرہ شہادت دیتا ہے۔ یہ اسلام کی مقدس کتاب کی ابتدائی آیت ہے جس کا اختتام بھی ایسی ہی آیات سے ہوتا ہے۔ جو خدائی کلام کے شایان شان ہیں۔

قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس الی الآیہ کہ میں اس ہستی کی پناہ مانگتا ہوں۔ جو انسان کا خالق ہے انسان کا مالک ہے اور بالآخر انسان کا اللہ ہے۔ قرآن کریم اس نقطہ خیال سے بھی کہ اپنے مطالعہ کرنیوالوں کو خدا کی بارگاہ عالی میں گویا ہر وقت حاضر رکھتا ہے ایک بے نظیر کتاب ہے اور یہ ایک ایسی خوبی ہے جو خالصۃً قرآن کریم ہی کا حصہ ہے کوئی اسے چاہے جہاں سے اچانک کھول لے تو بھی یقیناً وہ اس صفحہ پر خدائے قدوس و برتر کا ذکر پاوے گا۔ بلکہ اسے چار پانچ سطریں بھی ایسی نہ ملیں گی۔ جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہ ہو گویا خدائے تعالیٰ شروع سے اخیر تک تمام کتاب میں بلکہ اس کی ہر ایک آیت میں جلوہ افروز ہے۔ کیا کوئی شخص اپنی مذہبی کتاب کے متعلق جس پر وہ ایمان رکھتا ہے۔ اس قسم کی اعلیٰ عدیم المثالی کا دعوے کر سکتا اور اس کا ثبوت دے سکتا ہے اس کے بالمقابل ہم ایسی کتابوں سے واقف ہیں جن کو لاکھوں نفوس الہامی یقین کرتے ہیں اور جس کے کئی کئی صفحات پڑھ جاؤ۔ اور تم ان کو دنیاوی معاملات سے لبریز پاؤ گے لیکن خدائے تعالیٰ کا ذکر نام کو بھی نہ ملیگا۔

جب ایسی کتابیں بطور کلام خدا مانی جا سکتی ہیں۔ تو قرآن کریم تو بدرجہ اولیٰ اسبات کا حق رکھتا ہے کہ اسے خدا کا کلام مانا جائے۔

کان محمدی سے چند نایاب موتی

(یعنے بعض احادیث نبوی کا لب لباب)

(۱) خدا پر بھروسہ کر مگر اونٹ کا پاؤں مضبوطی سے باندھ ع بر توکل زانوئے اشتر ببند یعنے سعی و تدبیر میں کوتاہی نہ کرو پھر فضل الٰہی پر بھروسہ رکھو۔ (۲) قبر حیات جاودانی کا پہلا دروازہ ہے۔ (۳) مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ سوکھنے سے پہلے دینی چاہئے۔ (۴) (خدا فراموشی کے) عیش و آرام کے پس پردہ جہنم ہے اور (تقوے و خشیۃ اللہ کے) رنج و محن کی تہ میں جنت (۵) خدا اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو محنت سے روٹی کماتے ہیں (۶) جو شخص محض خدا کے لئے غصہ کے وقت اپنی زبان کو روکتا ہے۔ وہ ایسی لذت پاتا ہے۔ جو دوسروں نے نہیں پائی۔ (۷) ایک گھنٹہ کا تدبر فی الدین سال بھر کی ریاضت سے بہتر ہے (۸) خدائے تعالیٰ کی مرضی ہے کہ ہر ایک مرد علم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ (۹) خیرات اور دعا اور ایک آدمی کا اپنے دوست سے صلح کرنا دنیا دکھاوے کی عبادت سے بہتر ہے۔ بعض عداوت

خواجہ کمال الدین صاحب کی امداد کے لئے دو اور اسلامی مشنریوں کی روانگی

آپ یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوں گے کہ چوہدری فتح محمد صاحب احمدی ایم۔ اے (علیگ) و شیخ نور احمد صاحب کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے اشاعت اسلام کے کام میں مدد دینے کے لئے احمدی جماعت نے روانہ کیا ہے۔ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح) کی خدمت سے رخصت ہو کر ۲۵ تاریخ جون ۱۹۱۴ء بروز شنبہ بڑے اعزاز سے لاہور سے رخصت کیا۔ دو جولائی کے جہاز پر یہ ہر دو اصحاب بمبئی سے روانہ ہوئے۔

چودھری فتح محمد صاحب سیال تعلیم الاسلام سکول قادیان کے پرانے طالب علموں سے ہیں۔ انھوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا اور عربی کے مضمون میں آنرز (یعنے خاص اعزاز) حاصل کیا۔ پھر انھوں نے دو سال سے زائد پروفیسر ڈاکٹر ہاروٹز سے علیگڈھ کالج میں تعلیم پائی۔ اور الہ آباد یونیورسٹی کا امتحان ایم۔ اے زبان عربی میں پاس کیا۔ اور قرآن مجید صحاح ستہ فقہ و تصوف وغیرہ انھوں نے حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح) سے پڑھا چودھری صاحب ان نوجوانوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے ابتدا ہی سے اپنی زندگی کو خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا۔ چنانچہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود مرحوم و مغفور کی خدمت میں آج سے قریباً آٹھ سال پہلے اس مضمون کی درخواست دی کہ ان کا نام خادمان اسلام میں درج کیا جاوے۔ اور اُن کے لئے دعا کی جاوے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی زندگی خدمت اسلام میں صرف کرنے کی توفیق دے۔ الحمد للہ کہ اُن کی دلی مراد برآئی چودھری صاحب نہایت شریف منکسر المزاج محنتی اور اعلیٰ خیالات کے نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خدمت اسلام کی توفیق دے اور وہ خواجہ صاحب کے نعم الرفیق ثابت ہوں۔

چودھری صاحب کے والد چودھری نظام الدین صاحب احمدی کو بھی ہم اس ایثار پر مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انھوں نے اس قدر صرف کثیر سے اپنے صاحبزادے کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دی اور پھر تمام دنیاوی امیدوں پر خاک ڈال کے اُن کو خدمت دین میں اپنی زندگی بسر کرنے کی اجازت دی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو دین و دنیا میں راحت و عزت نصیب کرے۔ آمین۔

شیخ نور محمد صاحب خواجہ صاحب کے منشی ہیں مگر حضرت اقدس مرزا صاحب مرحوم کے بہت پرانے خدام میں سے ہیں۔ آپ اس سے پہلے قریباً پانچ سال افریقہ میں گذار آئے ہیں۔ آپ سے اعلیٰ اسلامی نمونہ۔ زہد۔ اور تقوے اور راستبازی کے یوگنڈا ریلوے کے اعلیٰ حکام سے لے کر ادنیٰ ملازمین تک مداح و گرویدہ رہے ہیں۔ اپنے ایجنٹ وکالت ہونے کی حیثیت میں بھی اپنی درویشانہ زندگی اور تہجد گذاری اور شب بیداری کی عادت کو قائم رکھا۔ اور جہاں خواجہ صاحب اپنے ہم پیشہ وکلا میں اپنی اعلیٰ اسلامی زندگی اور نمونہ کی وجہ سے خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ وہاں شیخ نور احمد صاحب بھی بفضلہ ایجنٹوں میں خاص عزت اور قدر رکھتے ہیں۔ شیخ صاحب موصوف اپنے زہد و تقوے کی وجہ سے اکثر رویا صادقہ۔ الہامات۔ اور کشوف سے بھی جناب باری تعالیٰ سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور ان کی دعائیں اکثر قبول ہوتی ہیں۔ اُن کو ہمیشہ سے خدمت اسلام کی دھن رہی۔ خواجہ صاحب کو ہمیشہ انھوں نے نعم الرفیق اور جلیس صالح کا کام دیا ہے۔ اور علاوہ وکالت کے کام میں مدد دینے کے منشی صاحب موصوف ہمیشہ خواجہ صاحب کے لیکچرن کے نوٹ اُن کے لئے صاف کر کے لکھتے۔ اور اپنی خدمت اسلام کے عشق کی وجہ سے بہت دفعہ زیادہ حصہ شب کا لیکچروں کی کتابت میں گذارتے بارہا خواجہ صاحب کے لئے انہوں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے مضمون کو آسان کرنے کی راہ نکالی۔

شیخ صاحب موصوف کا خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹانے کے لئے انگلستان جانا خدا تعالیٰ کے خاص فضل کا نشان ہے شیخ احمد ... [illegible]

وہم و گمان میں نہیں آسکتا۔ مگر خواجہ صاحب کے یہاں آٹھ دس سال برابر کام کرنے سے جو گہرا اثر اس کے تقوے طہارت اور دینداری کا خواجہ صاحب پر ہوا۔ اور اشاعت اسلام کے کام میں منشی صاحب موصوف کی مدد سے ہندوستان میں خواجہ صاحب کو جو آسانیاں ہوئیں۔ اس تجربہ کی بنا پر خواجہ صاحب نے اُن کو انگلستان بلانے کو بلایا جہاں خواجہ صاحب دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کی توفیق دے۔ وہاں ہمارے منشی صاحب بھی اس دعا میں شامل ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دونو کو پیش از وقت بشارات دیں۔ اور یہ خدا کا کیا فضل ہے کہ سات سمندر پار پھر دونو حبیبوں کو ملکر خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے کے لئے موقعہ ملا ضرور ہے کہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاویں۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کو اشاعت اسلام کے کٹھن کام میں مدد دے۔ آمین۔

شیخ صاحب موصوف کی ایک چھوٹی سی لڑکی (رقیہ) ہے جس کی عمر چار پانچ سال کی ہے۔ ابھی خواجہ صاحب کا تار نہ آیا تھا کہ ایک روز یہ ننھی سی لڑکی سوتی ہوئی چیخ کر اُٹھ بیٹھی وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرے ایک بہت بڑی کشتی پر اپنے ابا کو دیکھا ہے کہ سوار ہو گئے ہیں اور مجھے کنارہ پر چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے میں روتی ہوں۔ یہ اس معصوم بچے کے لئے الہی تفہیم تھی۔ اس سے پہلے کوئی منشی صاحب کی ولایت جانے کی ضرورت نہ تھی۔ اور نہ ابھی اس مضمون کا وہاں سے تار آیا تھا۔ چوہدری صاحب کی شادی بھی ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ہوئی تھی۔ میں دعا کرتا ہوں اور میری اس دعا میں سب مسلمان بھائی جو میری اس تحریر کو پڑھیں گے۔ شامل ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو اصحاب کو صحت و کامیابی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچاوے اور وہ اپنی دینی خدمات سے دوسرے مسلمانوں کے لئے نمونہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے متعلقین کا خود محافظ ہو۔ اور ان کی ضروریات کا متکفل ہو۔ اور صبر جمیل عطا کرے آمین۔

اور خدا کرے کہ ہم کو بھی خدمت اسلام کا موقعہ ملے۔ اور ہمارا جینا مرنا اسی کے لئے اور اس کے دین کے لئے ہو۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کل اُمت محمدیہ کو توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں اور موت سے پہلے اللہ تعالیٰ سے صلح کر لیں۔ اور اپنے اعمال سے اسلامی نمونہ دکھائیں۔ اور خدمت دین کے لئے کوشاں ہوں۔ آمین۔

بالآخر میں جماعت احمدیہ کے افراد کو مخاطب کر کے کہنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے اپنے مرشد کے ہاتھ پر " دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ اس وقت اپنے وعدہ کو یاد کریں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔ خدمت اسلام میں لگ جاویں۔ کیونکہ اسوقت اسلام کو سخت مصائب کا سامنا ہے۔ اس وقت اُن کے لئے مناسب نہیں ہے۔ کہ اور لوگوں کی طرح دنیا میں ان کا سب سے بڑا ہم و غم ہو۔ بلکہ ان کو چاہئیے۔ کہ وہ کمر ہمت باندھیں۔ دشمنان اسلام کا ذب کریں۔ پادری چاہتے ہیں۔ کہ اسوقت اسلام کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا جاوے۔ مگر تم اُن کے باطل عقائد کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کرو۔ اور اسلام کے درخت کو جو کہ باد مخالف سے مرجھا گیا ہے۔ اور پژمردہ ہو گیا ہے اپنے اعمال اور نیک نمونہ سے پانی دو۔ اور پھر اس باغ کو ہرا بھرا کر کے دکھا دو۔ یقینا جانو کہ اسلام کامیاب ہو کر رہے گا۔ اور بالآخر اسلام ہی کو فتح ہوگی۔ مگر مبارک وہ ہیں جن کے ذریعے سے خدا کے یہ وعدے پورے ہوں۔ آمین۔

ربنا اتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد۔ اٹھو اور جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ اپنی کمر ہمت کو چست کرو۔ یہ ذمہ واری صرف مولوی محمد علی۔ خواجہ کمال الدین وغیرہ اصحاب کی ہی نہیں ہے بلکہ تم سب ایس کے لئے ذمہ وار ہو اور اس بشارت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ سے

بمفت این اجر نصرت را دھندت اے اخی ورنہ

اسلامیہ کالج لاہور کی ایک فوری ضرورت

اسلامیہ کالج لاہور میں اسوقت تک علم الحیات (بائی اولوجی) کی جماعتیں نہیں ہیں اور اس لئے ایف ایس سی کی ضروری جماعت اس کالج میں نہیں ہے۔ چونکہ میڈیکل کالج لاہور میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ طالب العلم ایف۔ایس سی کی سند رکھتا ہو لہذا اسلامیہ کالج کے موجودہ طلبہ میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتے یہ اہم مسئلہ مدت سے ہی خواہان کالج کے مدنظر ہے۔ مگر مالی مشکلات کی وجہ سے یہ جماعتیں اب تک نہیں کھولی گئیں۔ میاں افضل حسین صاحب ایم۔ایس سی نے حال میں ایک مفصل سکیم ایف۔ایس سی کی جماعتوں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ جو ان کے برادر میاں فضل حسین صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لا سکرٹری اسلامیہ کالج کمیٹی نے ۱۱ ماہ حال کو کالج کمیٹی کے سامنے پیش کی ہے۔ کمیٹی نے سکیم کو منظور کیا ہے اور اگر ضروری رقم فراہم ہو سکی۔ تو ایف ایس سی کی جماعتیں اکتوبر آئندہ سے کالج میں کھل سکتی ہے۔ آغاز میں ضروری آلات سائنس کی خریداری پر قریب پانچہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور سالانہ خرچ (جسمیں بائی آلوجی کے پروفیسر کی تنخواہ شامل ہے۔) قریب تین روپیہ کے ہوا کرے گا۔ اگر ہی خواہان کالج جو مسلمانوں کے تعلیمی کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں اور اس ضروری جماعت کی اہمیت اور ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔ مبلغ پانچہزار روپیہ کی رقم فراہم کر دیں تو اس کام کا شروع کر دینا مشکل نہیں۔ سالانہ اخراجات کے لئے بعد میں گورنمنٹ عالیہ سے درخواست کی جائیگی۔ اخیر میں یہ امر جتا دینا بے جا نہ ہوگا۔ کہ لاہور کے جن دیگر کالجوں میں ایف ایس سی کی جماعتیں موجود ہیں وہاں قلت گنجائش اور زیادتی اخراجات کی وجہ سے بہت سے مسلمان طلبہ فایدہ نہیں اٹھا سکتے اور اکثر شوقین مسلمان نوجوانوں کی حسرتیں (بعد میں ڈاکٹری پاس کرنے کے متعلق) دل کی دل ہی میں رہ جاتی ہیں۔ ہاں اگر یہ جماعتیں اسلامیہ کالج میں کھولی جائیں تو ان کے لئے سہولت کی صورت نکل سکتی ہے۔

جو حضرات کچھ رقوم امداد ان جماعتوں کے کھولنے کے لئے عطا فرمانا چاہیں۔ وہ میاں فضل حسین صاحب ایم۔اے بیرسٹر ایٹ لا سکرٹری اسلامیہ کالج کمیٹی کے نام اپنا عطیہ ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں فقط

ڈاکٹر اقبال کی تیسری شادی اور دیانندیوں کی اخلاقی حس

ڈاکٹر اقبال صاحب نے کسی ضرورت شرعی سے تیسری شادی کی ہے۔ جس پر دیانندیوں کا اخبار پرکاش مطبوعہ ۲۳ اساڑھ سنہ ۱۹۷۰ اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں اس واقعہ پر حاشیہ چڑھانا ہوا اسے مسلمانوں کی اخلاقی حس کا ایک نشان قرار دیتا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کا ایسی صورت میں سٹیشن پر بڑے دہوم دہام سے استقبال کیا۔

پھر آگے چل کر سکھوں پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے صفحہ ۱۱ پر لکھتا ہے۔ کہ جو دہرم شاستر پہلی استری کے بعد پنر بواہ کی اجازت سوائے شودروں کے کسی اور کو نہیں دیتے۔ وہ ایک استری کی موجودگی میں دوسری استری کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں" بظاہر کہنے کو تو یہ بڑے دل خوش کن الفاظ ہیں۔ مگر ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا واقعی ویدک دہرم کے بانی ومبانی اور اس کے رشی مہارشی کثرت ازدواج کو ایسا ہی برا اور قابل نفرت فعل خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ ہمارے دیانندی بھائی یورپ کی تقلید میں اس وقت خیال کرتے ہیں۔ گو اپنی ان ضرورتیات کو جن کا پورا کرنا بجز نکاح ثانی ممکن نہیں۔ کسی اور صورت مثلاً نیوگ وغیرہ سے پورا کر لیتے ہوں۔

کثرت ازدواج کا مسئلہ اپنے اندر اس قدر قدامت رکھتا ہے کہ اگر ہم کہیں کہ وید جو بقول دیانندی صاحبان قدامت کا پہلا مدعی ہے۔ اس مسئلے کو عدم سے وجود میں لایا تو بیجا نہ ہوگا کیونکہ یجر وید کا پرش سوکت یعنی اکتیسویں ادھیائے کا منتر نمبر ۲۲ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

اے پرمیشور! شری یعنی شان و شوکت اور لکشمی یعنی وصف و کمال با دولت و حشمت دو پیاری بیویوں کی مثال تیرے خدمتگار ہیں (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۸۳ اردو ترجمہ)

اگر وید کے مصنفوں کے نزدیک کثرت ازدواج ایسی ہی مکروہ حرکت ہوتی ہے۔ کہ جس کی شودر تک کو اجازت نہیں۔ تو دیانندی صاحبان ہمیں معاف رکھیں اگر ہم یہ کہیں کہ یجر وید کا یہ منتر کسی مسلمان کی تصنیف ہے۔ جس کے نزدیک دو بیویاں جایز ہیں۔ ورنہ جو کتاب ایک فعل کو جایز ہی نہیں رکھتی۔ وہ اس قسم کی گستاخی کی کب روادار ہو سکتی ہے کہ پرمیشور کی نسبت اس قسم کا ناجایز استعارہ استعمال کرے چلئے اسے ہم استعارہ ہی قرار دے لیتے ہیں اگرچہ ناجایز ہوا۔ آگے چل کر ویدک رشیوں کے حالات ملاحظہ کرتے ہیں۔ کہ ان کا دستور العمل کیا تھا۔ آیا سوسائٹی نے کثرت ازدواج کی بنا پر ان کو شودر سے بھی کم قرار دیا تھا۔ یا وہ وید کے عالم و عامل مانے جاتے تھے

برہم ودیا (علم الٰہی) کا ماہر رشی یاگیہ ولکیہ جی مصنف شتپتھ براہمن جس کے حوالوں سے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مصنفہ سوامی دیانند صاحب بھری پڑی ہے۔ باوجود اپنی ایک علم الٰہی میں ماہر بیوی بنام میتریئی کے دوسری بیوی بنام کتائنی رکھتا تھا جناب شوجی مہاراج جو ویدوں کے رکشک مشہور ہیں دو بیویاں بنام پاربتی و پاروتی رکھتے تھے۔

بخوف طوالت انہی دو بزرگوں پر اکتفاء کر کے اب ہم ویدک راجوں کی طرف نظر کرتے ہیں۔ جو اپنے وقت میں ویدک دہرم کے بڑے حامی ہو گذرے ہیں۔

راجہ دشرت صاحب کی دو رانیاں علاوہ کیکئی کے تھیں۔

سوبھو منو کے خاندان کے رشید مہاراجہ اوتان پاد کی دو رانیاں سورچی اور سونیتی نام تھیں۔

مہاراجہ شری وتس کی دو رانیاں بنام بھدرا اور چنتا تھیں۔ سوبھو منو کے پوتے مہاراجہ دھرو کی ۵ بیویاں تھیں۔ بنام ابلیا بھرمی۔ الا۔ دھنیا۔ دیکھی۔

یہ تو بہت قدیم زمانہ کا حال ہے۔ قریب کے زمانہ میں پانڈو کی دو بیویاں کنتی اور مادری تھیں۔

اگر پرکاش مہاراج کو اس سے زیادہ مکمل فہرست درکار ہو تو ہم حاضر ہیں۔ مگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ دیانندی صاحبان محض مخالفت اسلام کی دھن میں اپنے ان بزرگوں کی نسبت بھی زبان طعن دراز کریں۔ اور ان کو شودروں سے بھی نیچے گرا دیں۔ ہمارے نزدیک یہ سب بزرگ نیک تھے۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا۔ خدا کے حکم کے ماتحت کیا۔ نہ کسی نفسانی خواہش کی بنا پر۔ مگر افسوس کہ ان کے اس افعال کی وجہ سے دیانندیوں کی اخلاقی حس قایم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ وہ ان واقعات سے آنکھیں بند کر کے دوسروں پر طعن و تشنیع کرنا ہی جانتے ہیں۔ ہم دیکھینگے کہ کوئی دیانندی اخلاقی جرأت سے کام لے کر پرکاش کے اس لایعنی فعل کے خلاف رائے ظاہر کرتا ہے یا نہیں۔ راقم۔ ابو الفضل لاہور

باقی خبریں (صفحہ ۱ سے آگے)

قسطنطنیہ ۱۷ جولائی۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ترکوں نے میدیا سرائے۔ کرک کلیسا۔ سیدلہ۔ مراطلی۔ ملگارا۔ کیشان۔ اور اینوس پر قبضہ کر لیا ہے اور روڈسٹو میں داخل ہو رہے ہیں۔

آرمینیا والوں نے جو بلگیریا کی حیند آرمی میں ملازم تھے۔ کل ترکوں پر حملہ کیا۔ مگر بری طرح مار کھا کر پسپا ہو گئے۔

لنڈن ۱۸ جولائی رویٹر کے نامہ نگار قسطنطنیہ کو پورا پورا یقین ہے کہ ترک ایڈریانوپل تک بڑھتے چلے جائینگے۔ ترکوں کو یقین ہے کہ خواہ دول نے ترکوں پر انوس میڈیا لائن تک قبضہ کرنے پر زور ہی کیا تا ہم ترک تھریس کی خود مختاری پر زور دینگے۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ پیرس میں فرانس کے وزیر خارجہ اور دیگر سفراء کی کانفرنس نے بلگیریا والوں کو تار دیا کہ اپنا ایلچی اسکپ یا نش میں اتحادیوں کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے روانہ کرے نیز انہوں نے قسطنطنیہ میں اپنے سفیر کو تار دیا کہ باب عالی کو معاہدہ لنڈن کی پابندی کرنے پر زور دے اسی طرح رومانیا کو بھی تار دیا گیا ہے۔ جن گاؤں یا شہروں کو بلگیریا والوں نے خالی کیا ہے۔ یورپین گواہوں کی زبانی بھی وہ بہت بری طرح ویران کئے گئے ہیں اسی طرح ترک بھی اسبات کی شہادت دیتے ہیں۔

تمام دیگر دول نے بھی بلگیریا اور ترکوں کو فرانس کے وزیر خارجہ کی معرفت تار دیا ہے۔ کہ وہ بلگیریا کو بالکل تباہ ہوتا نہیں دیکھ سکتے اور کہ ترکوں کو ایڈریانوپل پر قبضہ رکھنے نہیں دیا جائیگا۔ خواہ وہ اسپر فی الحقیقت قابض ہو جاویں جس کا کہ دول کو یقین نہیں اسی طرح رومانیا والوں کو صوفیہ پر قبضہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ لوکل خبریں۔

ایک قابل تقلید شادی۔ حال میں نواب رئیس یار جنگ بہادر خلف نواب فخر الملک بہادر کی شادی نواب بہرام الدولہ بہادر (سکندر آبادی) کی چھوٹی صاحب زادی کے ساتھ ہوئی ہے جس کا حیدر آباد میں خاص طور پر چرچا ہے۔ کیونکہ اس میں کسی قسم کی خلاف شرع فضولیات اور رسومات کو دخل نہیں دیا گیا۔ بلکہ بالکل سادہ اسلامی طریق پر نکاح پڑھا دیا گیا۔ جو رؤسا و شرفاء حیدر آباد میں پہلی نظیر ہے (جو رقم کثیر اس تقریب پر لغویات میں رائگاں جانے سے بچائی گئی ہے امید ہے کہ اسکا کچھ حصہ ضرور خیراتی مصارف اور قومی و دینی کاموں کے لئے وقف کیا جائیگا۔ ایڈیٹر پیغام)

داخلہ ہند کی ممانعت۔ قسطنطنیہ سے حال میں جو پمفلٹ اس عنوان سے (کہ مقدونیہ میں آؤ اور ہماری دستگیری کرو) شائع ہوا ہے۔ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اس کا حدود ہند میں داخلہ بموجب دفعہ ۱۹۔ قانون ۱۸۷۸ء کے ممنوع قرار دیتے ہیں۔

لائن تیار۔ الہ آباد (۱۶ جولائی) ایبٹ آباد سے ۱۰ میل دور تک چوڑی پٹڑی کی جدید سرحدی سڑک کا لاحولی (ریلوے) لائن ستمبر تک جاری ہو جائیگی۔

سونے کی اینٹیں (۔۔۔) قلعہ وبر میں جس وقت کہ نواب دیر قلعہ درویش کی طرف فرار ہوا۔ بقول سرحدی نامہ نگار پاینیر ۷ لاکھ روپیہ کی پونجی تھی۔ یہ خزانہ سونے کی سلاخوں کی شکل میں تھا اور تا حال کچھ بھید نہیں کھلا۔ کہ اس وقت کس کے قبضہ میں ہے۔

دائیوں کی ہڑتال۔ بمبئی (۱۷ جولائی) بمبئی میں کامہ ہاسپٹل ایک بڑا بھاری شفاخانہ ہے۔ وہاں کی نرسیں خدمتگار نیابت کی ہوئیں۔ کہ ہمیں بعض کام مہترانیوں کے کرنے پڑتے ہیں۔ تیس ایک نے مل کر کام چھوڑ دیا۔ آنریری سکرٹری تک ان کی کھینچ بلاؤ ہوئی۔ آخر جو دایہ سرغنہ تھی۔ موقوف کی گئی۔ ایک اور ۶ ماہ کے لئے معطل۔ باقیوں کو حکم ہوا کہ بلا کسی شرط کے کام پر آنا ہے تو آؤ ورنہ برطرف۔

موٹر کمپنی۔ کلکتہ میں موٹر چلانے والی ایک نئی کمپنی ۵ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے۔

اسلامیہ کالج پشاور۔ اسلامیہ کالج اور اسلامیہ سکول پشاور میں تعلیم پانے کے لئے سرحدی طلباء کو سکالرشپ دیئے جائینگے سرحد پار کے نوجوان ان وظائف کے ذریعہ تعلیمی فایدہ اٹھانے کے واسطے آنے شروع ہو گئے ہیں۔

موسمی رپورٹ۔ خلیج بنگالہ میں طوفان ترقی پر ہے۔ طغیانی کا مرکز ساحل اڑیسہ سے قریباً سو میل کے فاصلہ پر ہے طوفان غالباً شمال مغرب کی جانب بڑھتا نظر آتا ہے جس سے وسطی اور شمالی ہند میں زور کی بارش کی توقع ہے۔ بارش قریباً تمام حصص ملک میں کم و بیش ہو بھی چکی ہے۔ سوائے شمالی مغربی علاقہ اور جنوب مشرقی مدراس کے بلحاظ مجموعی مقدار کے یہ پانی کچھ بہت زیادہ نہیں پڑا گر صوبجات متحدہ میں ابھی بارش ہو گئی ہے جہاں بڑی مانگ تھی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین۔ بی۔ اے۔ (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
اک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی۔ امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ بچپانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی تے۔ طلباء سے للعہ اور عا
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نقد کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سیکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہیے
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔

جلد ۱ لاہور سہ شنبہ مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۱۷ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ نمبر ۶

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

رومانیہ اور بلغاریہ

لنڈن (۱۸ جولائی) رومانی سپاہ پلونا اور مزدرہ تک پہنچ گئی ہے۔ آخرالذکر مقام صوفیہ سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بخارسٹ میں بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ فرڈینینڈ نے شاہ چارلس کو تار بھیجکر شرائط صلح دریافت کی ہیں۔ اور شاہ چارلس نے جواب میں گرمجوشی سے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ اب باہم صلح صفائی ہو جائے اور کہ تمام دول متعلقہ کو ابتدائے شرائط صلح طے کر دینی چاہئیں۔

آثار فیصلہ

ویانا میں یہ خیال عام ہے۔ کہ ریاست ہائے بلقان کے مابین اختلافات کا تصفیہ عنقریب ہوا چاہتا ہے۔ رومانیہ نے دول یورپ کو ایک مراسلہ بھیجکر لکھا ہے کہ اُسے فتح کی خواہش نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تمنا محض یہ ہے کہ علاقہ ماورائے دریائے ڈینیوب کی سرحد قائم ہو جائے۔ اور کہ اس کو یقین ہے کہ وہ دول عظام کی اُن مساعی میں معاون ہے جن کا مدعا یہ ہے کہ بلغاریہ دیگر ریاست ہائے متعلقہ پر فوقیت حاصل نہ کرنے پائے

شرائط صلح کی نوعیت

سالونیکا۔ (۱۸ جولائی) یہاں بیان کیا گیا ہے کہ یونان اور رومانیا کے درمیان کوئی (علحدہ) اتحاد نہیں ہے۔ بلکہ یونان۔ سرویہ اور رومانیا تینوں کے مابین ایک طرح کا فوجی سمجھوتہ ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کوئی عارضی صفائی منظور نہیں کی جائیگی۔ بلکہ صرف وہی قرار واقعی شرائط امن و مصالحت باقی جائینگی۔ جنپر فاتحین زور دیں۔ اور جنپر صوفیا میں دستخط ہوں گے۔ شرائط صلح کا مدعا یہ ہوگا۔ کہ ریاست ہائے بلقان میں توازن قوت قائم ہو جائے۔

بلغاری مظالم کی تحقیقات

پیرس۔ (۱۸ جولائی) فرنچ سفارت متعینہ ایتھنز کے سیکرٹری کو جو ایک فرانسیس افسر ہے حکم ملا ہے۔ کہ مقامات سیریس و دیرا حصار اور کوالہ میں جاکر بلغاری مظالم کی چھان بین کرے۔

ملکہ بلغاریہ کی اپیل ملکہ رومانیہ سے

ٹرکی اور دول یورپ

لنڈن۔ (۱۹ جولائی) بادشاہ اور ملکہ بلغاریہ کے فرار ہونے کی سنسی خیز افواہیں اڑ رہی ہیں۔ مگر کچھ قابل وثوق نہیں۔ بخارسٹ میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملکہ بلغاریہ نے ملکہ رومانیا سے بذریعہ تار اپیل کی ہے کہ رومانیہ والوں کی پیش قدمی ملتوی کرا دیں۔ کچھ شک نہیں کہ رومانیہ کو یونان اور سرویہ سے جدا کرنے میں بلغاریہ کی مساعی ناکام رہی ہیں۔ یونانی فوجیں تین دستوں میں منقسم ہوکر سرحد بلغاریہ پر بڑھ رہی ہیں۔ ریلیں برابر مصروف کار ہیں جس سے یونانیوں کو کمک پہنچنے میں آسانی حاصل ہے۔ اہل سرویہ کا بیان ہے کہ بلغاریہ کا لشکر اعظم مقامات کسٹنڈل اور ڈوبنٹس کے درمیان ایک چھوٹے سے ٹیلہ پر جمع ہے جہاں وہ کیل کانٹے سے درست ہو رہا ہے۔

حدبندی کا آغاز

دول یورپ۔ ٹرکی بلغاری سرحدبندی کے لئے بین الاقوامی کمیشن کی کارروائی بسرعت تمام انجام دے رہی ہیں اور ٹرکی پر زور ڈال رہی ہیں۔ یہ حدبندی اگلے ہفتے شروع کی جائیگی۔ اور اس کا منشا یہ ہوگا۔ کہ عہدنامہ لنڈن کی رو سے جو حدود معین کی گئی ہیں۔ اُن سے تجاوز نہیں ہونے پائیگا۔

ترکی رسالہ اڈریانوپل کے سامنے

بعد کی خبر۔ قسطنطنیہ سے ایک تار برلن (پایہ تخت جرمنی) میں بدیں مفہوم پہنچا ہے۔ کہ ترکی رسالے کے جوان اڈریانوپل کے محاذ میں آن پہنچے ہیں۔

نیم سرکاری اعلان دول یورپ کی مداخلت

روما پایہ تخت اٹلی میں نیم سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اگر ٹرکی نے اپنی افواج کو اڈریانوپل کی طرف پیش قدمی کرنے دی تو دول عظام کو متفقہ طور پر براہ راست مداخلت کرنی پڑے گی۔ قسطنطنیہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ باب عالی دول یورپ کے صلاح مشورہ پر دلی توجہ فرمانے کا وعدہ کرتا ہے مگر اپنی افواج کی نقل و حرکت کے بارہ میں پوری پوری رازداری سے کام لے رہا ہے۔ جرمنی کے اخبارات اپنی گورنمنٹ پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں ذرا جرأت اور دلیری سے کام لے۔ سفیر روس اپنے وزیر اعظم سے دو بار ملاقات کر چکا ہے اور یہ خیال کیا

سخت ملامت کی ہے۔

التوائے پیش قدمی سے متعلق جواب

رومانی پیش قدمی کو ملتوی رکھنے کے بارہ میں ملکہ بلغاریہ کی درخواست کا جواب ملکہ رومانیہ نے یہ دیا ہے کہ پیش قدمی کی کارروائی نہایت غور و تامل کے ساتھ کی گئی

بلغاریوں کو شکست

بخارسٹ (۱۹ جولائی) رومانی رسالہ نے وسپالنکا اور صوفیہ کے درمیان مقام فرڈیانڈ ور پر ایک بلغاری بریگیڈ کو شکست دی۔ بلغاریوں کے ایک جنرل نے معہ بارہ توپوں کے اطاعت قبول کی۔

برٹش جنگی جہاز پہنچ گئے ہیں

لنڈن (۲۰ جولائی) برطانیہ کے تین جنگی جہاز مقام نیریس پر پہنچ گئے ہیں اور چار تباہ کن جہاز بھی عنقریب پہنچنے والے ہیں۔

براہ راست نامہ و پیام

جرمنی کے نیم سرکاری اخبار کے ایک آرٹیکل سے پایا جاتا ہے کہ جدید وزیر اعظم بلغاریہ نے سابق وزیر اعظم کو بخارسٹ کی طرف روانہ کیا ہے تاکہ رومانیہ یونان اور سرویہ کی خواہش کے موافق براہ راست آزادانہ گفتگو ہو سکے۔

رومانیہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ دیگر دول سے جدا ہو کر وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔

چین میں خانہ جنگی

پسپائی۔ فراری۔ قبضہ

لنڈن۔ (۱۸ جولائی) کیوکیانگ کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ جنوب کی باغی فوج پسپا کر دی گئی ہے اور اُن میں سے بہتیرے بھاگ رہے اور ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ کیوکیانگ کے قلعوں پر شمالی سپاہ قابض ہے۔

شمال کیطرف عام حالت

پیکن۔ (۱۸ جولائی) شمال کی جانب عام حالت پہلے سے اب کچھ بہتر ہے کیونکہ بعض حصص میں غداری کے جو خطرات تھے وہ بے اصل نکلے۔ جنوبی باغیوں نے یوان شیکائی کے پرانے حریف دشمن چینہ سوان کو اپنا سردار بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔

گرانقدر عطیہ

لنڈن۔ (۱۸ جولائی) کل رات کو سفیر امریکہ انگلوسکسن کلب کی ضیافت میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغامِ صلح لاہور

(جلد ۱) مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۱۳ء (نمبر ۶)

ایک تبدیلی کی ضرورت

نمبر ا

اللہ تعالیٰ کی اور مخلوق بھی دنیا میں موجود ہے۔ جن میں ذی روح بھی ہیں۔ پھر اُن میں انسان بھی ہے جسے مولیٰ کریم نے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ فرما کے شرفِ خاص بخشا فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔ مگر یہیں سے اس کی اہم ذمہ داریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ (کی) وجہ سے وہ ہمیشہ شریعت کا مکلف ہوتا رہا شریعت کیا ہے ... اور باغی میں فرق ظاہر کرنے والی کسوٹی۔ چنانچہ ہمیشہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاک زمانوں میں یہی ہوتا رہا کہ بہتیرے ان کے انکار و تکذیب سے دنیا و عقبےٰ میں عذاب و عقاب کے مستوجب ٹھہرے اور قَلِیْلٌ مَّا یُؤْمِنُوْنَ۔ اُن پر ایمان لاکر اللہ تعالےٰ کی پاک اور برگزیدہ جماعت بن گئے۔ اسی سنت اللہ کے مطابق سب سے آخر جو شریعت انسان کی ہدایت اور حصولِ فلاحِ دنیوی و نجاتِ اُخروی کے لئے قایم ہوئی وہ اسلام کی مقدس شریعت تھی۔ جو تمام کمالات کی جامع اور خاتم ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس شریعت کے نام لیوا اب بھی دنیا کے پردہ پر موجود ہیں۔ لیکن انسانی زندگی کے جو پاک قابلِ رشک اور لائقِ فخر نمونے قرونِ اولےٰ کے عاملانِ شریعت قایم کر گئے ہیں کہ ایک طرف تو

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

کا پروانہ راہداری لیکر سیدھے جنت میں پہنچے اور دوسری طرف دنیا کی بڑی بڑی ترقی یافتہ اقوام سے منوا لیا۔ کہ فی الواقعہ دنیا کو جہل و ضلالت کی تاریکی سے نکالنے اور ترقی و روشنی کے معراجِ کمال پر پہنچانے میں یہ لوگ امام الاُمم تھے۔ اُن نمونوں کو پیش نظر رکھ کر جب آج کل کے مسلمانانِ عالم کی طرف دیکھئے تو سخت مایوسی ہوتی ہے ان کی حالت قریباً ہر جگہ یکساں افسوسناک اور محتاج اصلاح ہے اسی لئے آج اپنی کرتوتوں سے نہ صرف خود ذلیل و خوار ہو رہے۔ بلکہ اسلام کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ ان کی اس تباہی و ذلت کا راز یہ ہے۔ کہ جس پاک کتاب کے احکام پر عمل کر سابقون الاولون نے فلاحِ دارین حاصل کی تھی۔ اُسے یہ شومئے بخت سے چھوڑ بیٹھے ہیں باوجود ایک زندہ خدا زندہ رسولؐ اور زندہ کتاب رکھنے کے ایک مردہ پرست قوم کی سفلی ترقیات پر فریفتہ ہو کر اپنی اسلامیت کو بھلا بیٹھے ہیں نتیجہ یہ کہ ان کے معتقدات عبادات ... رسوم و عادات غرض ہر بات میں خدا فراموشی کا ایک نیا رنگ آگیا ہے۔ اب اگر ان کے موجودہ ادبار سے چھٹکارا پانے کی کوئی سبیل ہے تو یہ اور صرف یہ ہے۔ کہ یک لخت اپنے میں ایک تبدیلی کریں۔ جو رسوم آبائی تقلید اقوام غیر مسلم اور اتباع ہوائے نفس کو بالائے طاق رکھکر بکلی منشاء خدا اور رسولؐ کے ماتحت ہو۔ جب ان میں پھر سچی مسلمانی کی ایک زبردست رُوح عام طور پر سرایت کر جائے گی۔ تو وہ یقیناً پھر ابھریں گے اور ابھر کر دنیا کو دکھا دیں گے۔ کہ ہمارا ادبار ہماری ہی غفلت کا نتیجہ تھا۔ ورنہ اسلام بفضلہٖ آج بھی رُوحانی و جسمانی ہر قسم کی ترقیات کا یقینی ذریعہ ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ جس کا ترقی یافتہ اقوام مغربی کے منصف مزاج خواص اب بھی اعتراف کرتے ہیں ۔

پس اے غیرت مند مسلمانو! پھر خاص کر اس جماعت کے لوگو جو اپنے تئیں خدا کی آخری جماعت سمجھتے اور اسلام کے اصلی وارث بنتے ہو! سوچو اور خوب غور کرو کہ کیا اس سے زیادہ بھی تمہارے لئے تبدیلی کا کوئی وقت آئیگا۔ تم دنیا بھر میں تو سب سے زیادہ حقیر و رسوا ہو چکے اب ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو خداتعالیٰ کی نظر میں بھی ایسی ہی ذلت کے مستوجب ٹھہرو کچھ شک نہیں کہ علوم دین خصوصاً قرآنِ کریم اور حدیث شریف کی تعلیم کی تمہیں ازبس ضرورت ہے۔ تاکہ تم خلق اللہ کو اس نور کی طرف بلا سکو۔ جو تمہیں علومِ حقہ کے ان پاک سرچشموں سے عطا ہوا۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ دین صرف عالموں۔ فاضلوں ہی کا حصہ نہیں ہوتا۔ نہ سارے کے سارے افرادِ ملت علم و فضل سے یکساں بہرہ مند ہو سکتے ہیں۔ لہذا بڑی ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تم اپنی عملی حالت میں سچے اور پکے مسلمان بنو۔ خدایتعالیٰ کے ساتھ عبودیت کا صحیح و قوی رشتہ جوڑو اور اس میں بہرحال ثابت قدم رہو۔ دُنیا بہت سی آفات اور امتحانوں کی جگہ ہے کوشش کرو کہ تمہارے ایمان و عمل بلکہ اقوال و خیالات تک کسی امتحان میں پڑ کر حدود اللہ سے باہر نہ ہوں۔ ماسوا اللہ کا کوئی رعب یا لحاظ تمہیں خالص اسلامی روبہ سے جُدا نہ کرنے پائے۔

تم حزب اللہ کہلا کر بھی کوئی فرقان و امتیاز نہ دکھا سکے تو پھر یقین رکھو کہ اسلام کی لاج رکھنے اور دین الحق کا بول بالا کرنے کے لئے کوئی اور ہی قوم تمہاری جگہ کھڑی ہو گی۔ جو تم سے زیادہ سلیم الفطرۃ ہو اور رسم عادت یا دنیا کی شرم اور نفس کی حکومت سے بڑھکر حق کو عزیز رکھنے والی ہو۔ اور جو اپنی فانی حشمت یا برادری کی خانہ ساز شریعت کو رَبُّ الْعِزَّت کی مرضی پر قربان کرنے کے لئے ایمانی غیرت اور اخلاقی جرأت کا مادہ رکھتی ہو۔

اے مسلمانو جو رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت ہونے پر فخر کرتے ہو اور اے احمدی بھائیو! جو

غلام احمد (علیہ السلام)

کی غلامی کے طفیل سمجھتے ہو کہ ہمیں خدا تعالیٰ سے۔ اس کے رسولِ پاکؐ سے۔ اس کی کتاب مقدس سے۔ شعار و احکامِ اسلام سے خاص الخاص علاقہ ہے اور الحمد للہ کہ تمہارا یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد دعائے محض بھی نہیں۔ یاد رکھو کہ خدایتعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں صاف صاف فرما چکا ہے کہ

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم بس اتنا کہہ دینے پر ہی چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور ان کی آزمائشیں نہ ہونگی؟ حاشا و کلّا۔ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور اس کا اقرار ہوتا ہے زبان سے مگر اس دل کے بھید اور زبان کی بات کا کچھ ثبوت بھی تو ہو۔ پس وہ آزمائشیں اسی واسطے ہوتی ہیں۔ کہ آیا قول کی تصدیق کرنے کو فعل بھی ایمان داروں والے ہیں یا نہیں؟ ورنہ اگر محض زبانی جمع خرچ پر حصر رکھا جائے۔ تو ایمان والوں اور بے ایمان میں ایک عجیب طوفانِ بے تمیزی پیدا ہو اور حزب اللہ و حزب الشیطان میں کوئی امتیاز ہی نہ رہے۔ جو عادت اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ نور اور ظلمت کو کبھی ملا جلا نہیں رکھتا

جنگ بلقان کی برکات

عسیٰ ان تکرہوا شیئاً وھو خیر لکم۔ محاربہ بلقان نئی پہلوؤں سے اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بابرکت نظر آتا ہے منجملہ دیگر برکات کے ایک بزرگ قوم نے حسب ذیل چند برکتیں بغرض ازدیاد بصیرت ناظرین کرنے کے لئے قلمبند فرمائی تھی۔ امید ہے کہ دلچسپی سے پڑھی جائیگی (ایڈیٹر)

(۱) مسلمانانِ عالم خوابِ غفلت میں استراحت فرما رہے تھے۔ چنانچہ حضرت نے ان کی اس حالت کو دیکھکر فرمایا ؎

بول ہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں۔
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

اس جنگ کے ذریعہ وہ جگائے گئے

(۲) غیر اقوام کے اتفاق اور اتحاد کے نتائج نے "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا" کے پاک ارشاد کی تعمیل کی طرف انھیں متوجہ کیا۔ اور ان کو بتایا کہ ... اسلام ... اسلام کی ... اور ... رکھنے کے لئے انہیں باوجود اختلافات رائے کے یگانگت اور اتحاد کی ضرورت ہے چنانچہ بفضل خدا اس کے لئے اب ہر طرف سے تحریکیں ہونے لگی ہیں۔

(۳) اخوت اور محبت جسکا نتیجہ ایک دوسرے کے رنج اور راحت میں شراکت ہوتی ہے۔ اس جنگ کی ذریعہ ابنائے اسلام کے قلوب میں نشوونما پا رہی ہے۔ اور یہ وہ برکت ہے کہ بقول فرقان حمید۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبہم ولکن اللہ الف بینہم انہ ھو العزیز الحکیم۔ اگر ہم کروڑ ہا روپیہ بھی خرچ کرتے تو ہمیں میسّر نہ ہوتی۔

(۴) یورپ کے دجل کا پردہ فاش ہو گیا۔ پادریوں کی ہزار ہا سال کی محنت خاک میں مل گئی۔ جونہی پردہ اُٹھ گیا۔ اور اصل صورت ظاہر ہو گئی نئی تہذیب کے ممبر بیوفا دروغ گو سنگدل اور بیرحم ثابت ہوئے اب یسوعی تہذیب پر ناز کرنے والوں کو شرم ڈوبنے کے لئے جگہ نہیں دیتی۔ اور وہ مسلمان جو اس کی ظاہری دلربا صورت پر دل سے ملتے تھے۔ اور اسلام کے نور حقیقی سے محروم ہونے کو تھے۔ اس تجربہ کے پیچھے سے بچ گئے جو اسلام کے لئے اپنی صداقتوں کے اظہار کا وقت آگیا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔ کی پیشین گوئی پوری ہونے کا زمانہ آپہنچا فالحمد للہ علےٰ ذٰلک۔

(۵) مسلمانوں کو دوست و دشمن میں تمیز کرنے کا موقعہ ملا۔ جھوٹے بتوں سے ان کے قلوب کو صاف کیا گیا ھو مولٰکم و نعم المولیٰ و نعم النصیر کی لطف آمیز صداقت ان پر کھول دی گئی۔ اللہ کے سوائے اور اللہ کے تمام بیبوں کے سوائے کسی نے بھی ان مصیبت اور کلفت کے زمانہ میں اُن سے اظہار ہمدردی نہ کیا۔ ٹرکی کے پورانے دوست تمام دشمنوں فرانس۔ جرمنی۔ وغیرہ نے ایک ایک کر کے معمولی بہانے تراش کر اس سے علحدگی اختیار کی اور ان کو مجبور کیا کہ یہ آستانہ الوہیت کی طرف ہی مصیبت کے وقت المدد کی دعا بلند کریں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

(۶) اس فلسفہ اور دہریت کے زمانہ میں یہ جنگ ہستی باریتعالےٰ کے لئے ایک چمکتا ہوا نشان ثابت ہوا۔ اور اس نے اسلام کی صداقت حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل اور زندہ نبی ہونے اور حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کے خدا کی طرف سے برگزیدہ انسان ہونے پر ایک نہ مٹنے والی مہر لگا دی۔

سنہ ۱۹۰۶ء میں جن واقعات کا علیم و خبیر خدا نے اظہار فرمایا اور جن کی اشاعت حضرت مسیح علیہ السلام نے دنیا میں اسی وقت کر دی۔ وہ آج ہماری آنکھوں کے سامنے لفظ بلفظ پورے ہو رہے ہیں۔ ایسے وقت میں کہ نہ کسی کو جنگ کا خیال تھا۔ اللہ تعالےٰ کے حضور خداوندی سے ایک غلام احمد اور خادمِ اسلام پر ارشاد نازل ہوتا ہے غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبہم سیغلبون۔ روم قریب کی زمین میں پہلے شکست کھائیگا۔ پھر فاتح ہوگا۔ اور یہی ارشاد پھر فروری ۱۹۰۷ء میں از سر نو دہرایا جاتا ہے۔

پھر ہم دیکھتے کیا ہیں کہ باوجود ہماری ہر قسم کی دلسوزگری کے ترک کامل شکست پاتے۔ اور پہلے حصہ کلام خداوندی کی صداقت پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اس پر جب ہم یومنون بالغیب کے ماتحت فتح کی امید کا اظہار دنیا میں کرتے ہیں۔ تو خداوندی طاقتوں سے ناواقف دنیا پرست اس امر کو ناممکن خیال کر کے ہمارا اور ہمارے پیارے امام کا مضحکہ اُڑاتے اور زبان طعن دراز کرتے ہیں اور ہر قسم کی الٰہی برکات سے مایوس ہو کر بجائے امداد کے اپنے مسلمان (ترک) بھائیوں کی عیب شماری کرنے لگتے ہیں۔ اور اُن سے علحدگی میں اپنے لئے امن و سلامتی یقین کرتے ہیں۔ ابھی اس پر کچھ بہت زمانہ نہیں گذرنے پاتا کہ سین نیا بدل جاتا ہے۔ ناممکن کو ممکن کر دکھانے والی علیم و خبیر ہستی صلح کے درمیان جنگ کا نیا سماں پلٹ دیتی ہے۔ چند روز میں مفتوح زخم خوردہ۔ اور ہر طرح مایوس قوم فاتحانہ رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ اور بغیر کسی رکاوٹ کے ہاں بڑھے چلو کی ندائیں آنی شروع ہوتی ہیں۔ مردہ دلوں میں پھر امید کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں۔ یہ آغاز ہے ہم کو اس کا انجام بہت بابرکت اور روشن نظر آتا ہے۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ زمین و آسمان ٹل جاویں۔ ساری یورپ کی طاقتیں ملکر اس پیالہ کو اپنے سے ٹالنا چاہیں۔ مگر یہ ہرگز نہیں ٹلے گا۔

اور ہم من بعد غلبہم سیغلبون کی آسمانی ندا ضرور اپنا رنگ لاکے رہیگی

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مسلم انڈیا کا خیر مقدم اور اس کے لئے ضروری ہدایات

(پروفیسر ای جی برون پیمبرک کالج کیمبرج)

جناب من - گذشتہ ایام ملاقات کے دوران میں جبکہ ہم نے اسلامک ریویو کے بارے میں تجاویز سوچی تھیں - تاکہ اس ملک کے لوگوں کو موجود غیر مکتفی اسلامی واقفیت سے بڑھکر اور صحیح صحیح معلومات بہم پہنچائی جائیں - اور جو جو غلط فہمیاں ناواقفی یا بغض و عداوت کی وجہ سے اسلام اور اسکے پیروں کی نسبت یورپ میں پھیلائی گئی ہیں ان کا قرار واقعی دفعیہ کیا جاوے - میں نے آپ کے اس مبارک ارادہ پر آپ کو مبارکباد دیتے ہوئے اور آپ کی کامیابی کی آرزو ظاہر کرتے ہوئے - اس بات کو واضح طور پر جتلا دیا تھا کہ جبتک کہ آپ مشرقی ممالک کے باشندوں کے میلان طبع - ان کے خیالات اُن کے مذہب اور اُن کے پولیٹکل اور سوشل معاملات پر کافی و وافی اور اصلی روشنی نہیں ڈالیں گے - تب تک آپ کو کامیابی کی پوری پوری امید نہیں ہو سکتی - صرف یہی کافی نہیں ہو سکتا کہ صحیح اطلاعات شائع کی جاویں بلکہ اس کے ساتھ ہی یہہ ضروری بات ہے کہ لوگوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دی جاوے - جو کہ ذرا مشکل امر ہے مسٹر میکس نارڈن جو کہ کتاب موسومہ "ہماری موجودہ تہذیب کے مجلسی جھوٹ" کے لکھنے والا ہے غربی یورپ کی فرضی پریس کی آزادی پر بہت عمدہ چھبتے ہوئے ریمارک دیتا ہے - کہ گو ایک معنے سے یہہ آزاد ہے یعنے اپنی حدود کے اندر قانون اور مذہب کا پابند رہ کر جو چاہے کہہ سکتا ہے لیکن اس بات کو ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہئے - کہ اسکی آزادی میں یہہ بات بھی شامل ہے کہ جو باتیں اسے اپنے ذہن میں ناگوار معلوم ہوں - یا اس کے اپنے مشتہر کردہ خیالات و جذبات (یعنے اس کی پالیسی) کے خلاف ہوں وہ اُن کو پبلک سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرے قدیم الایام میں جبکہ اس ملک کی دو بڑی پولیٹکل پارٹیاں معاملات ممالک غیر کے بارے میں مختلف خیالات و ارادے رکھتی تھیں اور جبکہ ملک کے بڑے بڑے اخبارات چند مضبوط اور دولتمند لوگوں کے ہاتھوں میں خاص اغراض کے ماتحت کام کرتے تھے - تو اس قسم کی برائیوں کا اتنا زور نہ تھا -

مثلاً آج سے ۳۵ سال پہلے یہاں کا کنسرویٹو پریس خاص طور پر ترکوں کا طرف دار تھا اور لبرل پریس روس کا طرفدار تھا گویا کہ اگر اخبار ڈیلی نیوز ایک اس قسم کا خط اپنے کالموں میں درج کرنے سے انکار کرے جس میں ترکوں کی بیقصوری اور بیگناہی ثابت کی گئی ہو اور سلیو اقوام پر الزام دیا گیا ہو - تو اس میں چنداں قابل و قعت بات کوئی نہ تھی کیونکہ ایسے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف اور پال مال گزٹ فوراً درج کرنے کو تیار ہو جاتے - مگر موجودہ حالات میں تغیر عظیم واقع ہو گیا ہے - کیونکہ ریڈیکل پرچہ ڈیلی نیوز کی طرح پال مال گزٹ طرف داری روس کی طرف اپنا میلان ظاہر کرتا ہے - کہ اگر مسٹر گلیڈسٹون اس کی اس تبدیلی روش کو دیکھنے کے لئے زندہ ہوتے تو وہ بلغ باغ ہو جاتے - انگریزی قوم کا حجم غفیر اپنے خانگی قوانین کے باعث جان کی روزانہ زندگی پر اثر انداز ہیں اس قدر حیران و پریشان ہیں جس کی نظیر گذشتہ نسل میں نہیں مل سکتی - اور دوسری طرف اس کو غیر ممالک کے معاملات کے بارے میں اس قدر تھوڑی غیر طرفدارانہ اطلاع ملتی ہے - کہ امور خارجہ میں ان کا ذوق و شوق قدرتاً تنزل پذیر ہے -

قبل ازیں مشرقی معاملات کے دلچسپ واقعات کو جو راستی پر مبنی ہوتے تھے بڑی خوشی سے اخبارات میں اندراج کے لئے جگہ مل سکتی تھی - مگر اب صورت حال دگرگون ہے - گو ہم معزز اخبارات کو جھوٹے واقعات گھڑنے کا الزام نہیں دے سکتے تاہم حق پوشی کے الزام سے ہم انہیں بری الذمہ بھی نہیں کر سکتے - اب بڑے بڑے اخبار بھی یہ نہیں پوچھتے کہ آیا یہہ خبر فی الواقع صحیح ہے یا نہیں ؟ بلکہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ آیا یہ خبر فرانس - روس - اور اٹلی کی مرضی کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ یا یہ کہ یہ ہماری پارٹی [illegible] کی پالیسی کے مطابق بھی ہے ؟ خواہ اس کے اسباب نتائج اور اصلیت کچھ بھی کیوں نہ ہو - تجربہ نے اس بات کو واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ حالات میں اصلی اور سچی خبروں کی اشاعت بالکل ناممکن ہے مثال کے طور پر ترکی اور ایرانی معاملات کو لیجئے سوائے چند ایک مخصوص آزاد اور نیک پرچوں کے جن میں سے مانچسٹر گارڈین چوٹی کا اخبار ہے اور وہ اس بات کا پورا پورا اقتدار بھی ہے - کوئی دوسرا اخبار ان معاملات پر ہرگز روشنی ڈالنا پسند نہیں کرتا - ان موجودہ خرابیوں کا انسداد ایک نہایت ضروری و اہم مسئلہ ہے

یہاں کی پبلک میں اخبارات کی جو خاص قدر و قعت ہے کیا بلحاظ آئینہ واقعات ہونے کے اور کیا بلحاظ تعلیمی آرگن ہونے کے اور کیا اس خیال سے [illegible] خیالات کا عکس سمجھے گئے ہیں - بہرحال اُن کی [illegible] کا طلسم ان کی وقائع نگاری کی قلعی کھولنے اور [illegible] کا پردہ فاش کر دینے سے جلدی یا بدیر ٹوٹ سکتا ہے

جونہی کہ یہہ عام طور پر مان لیا [illegible] بڑے بڑے روزانہ اخبارات کے رسمی لیڈر سچائی اور [illegible] نہیں ہیں بلکہ سچ اور جھوٹ ہر دو قسم کے خیالات کو ظاہر کرنے والوں کا آلہ ہیں - اور پرنٹنگ ہوس سکوائر کے خودرائی [illegible] کی مثل ہیں - تو قرآن شریف کے ان تسلی دہندہ الفاظ کی پوری پوری تصدیق ہو جاوے گی یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون میری دلی اور سچی خواہش ہے کہ آپکے ریویو کے ذریعہ سے حق و صداقت کا نور تمام اقوام اور تمام اطراف میں پھیلے میں ہوں آپکا خیر خواہ ای جی براؤن "

عیب نماید ہنرش در نظر

ہمارے [illegible] صاحب [illegible] لارڈ ہیڈلے [illegible] اعظم انگلستان بالقابہ کی خدمت میں جو کھلا عریضہ شائع کیا ہے - اس میں جس صاف بیانی اور اخلاقی جرأت سے کام لیا گیا ہے - مخالفین اسلام تک کو اس کا اعتراف کرنا پڑا ہے مگر یہ امر یقینی ہے کہ عریضہ مذکورہ میں عرض حال واقعی کے ساتھ حسن کارکنش انصاف ہر ایک کو حق دیتا ہے - [illegible] حدود ادب سے کہیں تجاوز نہیں کیا گیا - لیکن چونکہ کسی [illegible] کو [illegible] وطن کو بقول اُنہی کے متانت اخبارات کے آج تک "اتنا حوصلہ نہیں ہوا تھا - اس واسطے بعض جوشیلے و بانسدی و دست بہت کچھ خار کھا رہے ہیں - ہم جانتے ہیں کہ ان کے اس قدر زہر اُگلنے کی بڑی وجہ یہہ ہے کہ خواجہ صاحب [illegible] ملتین سے ان کا ایک قابل اور ہونہار ہمقوم [illegible] کی شرکت اور گمراہی سے نکل کر نور اسلام کی حدود میں آچکا ہے - اب خواجہ صاحب کی ہر خوبی انہیں عیب نظر آنی ہی چاہئے ورنہ خدا کی شان ہے وہی لوگ جو کل تک انتہائی شوخ چشمی و جسارت کے مرتکب ہو کر داد طلب ہوتے تھے وہ آج واجبی و مودبانہ معروضات پر بھی ہمیں طعن کرتے ہیں +

حصول شہرت کا گر

مسٹر [illegible] بالقابہ کے نام خواجہ کمال الدین صاحب کی جس کھلی چٹھی کا اِن دنوں خاص چرچا ہے اس کے متعلق بعض آریہ معاصرین کا خیال ہے کہ خواجہ صاحب نے محض حصول شہرت کی غرض سے اتنے بڑے آدمی کو مخاطب کرنے کے لئے منتخب کیا ہے - بات یہ ہے کہ "المرء یقیس علیٰ نفسہٖ" آدمی دوسرے کو اپنے اوپر قیاس کیا کرتا ہے - چونکہ ان لوگوں کو سنین ماضیہ میں اپنی متمولانہ فتنہ انگیزیوں سے ایسی کرتوتوں کا کافی سے زیادہ تجربہ ہو چکا ہے - اس واسطے اب وہ بیچارے مجبور ہیں کہ اسی قسم کی دور از کار بیہودہ باتوں سے دل کا بخار نکالیں کیونکہ ایک ہیرشر بھائی کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا صدمہ ان کے اختلال دماغ کے واسطے کچھ کم نہیں +

اعلیٰ ترین حالت

جس کی انسان اپنی زندگی میں تمنا کر سکتا ہے - یا جو خیال میں آسکتی ہے

بقول ایک دانائے فرنگ کے یہ ہے کہ صحت - سامان آسائش و راحت اور شخصی آزادی یا حریت حاصل ہو، اور انہی کے حصول کی تگ و دو میں اس وقت مہذب دنیا، شب و روز سرگردان ہے امریکہ و یورپ بھر میں روحانیت کے پیاسے اپنے خالق و مالک حقیقی سے علاقہ رکھنے والے اور اس کی رضا کے طلبگار آج ہزاروں لاکھوں میں سے چار دس پانچ بھی شاید ہی نکلیں انسانی معراج ترقی کا انحصار صرف نفسانی و سفلی خواہشات پر رکھنے کا ہی نتیجہ ہے - کہ جوں جوں یہ لوگ اپنے نزدیک تہذیب و شائستگی میں ترقی کرتے ہیں اور بھی زیادہ بعض باتوں میں ننگ انسانیت تاریکیوں کا شکار ہو رہے ہیں - مردہ پرستی اور کفارہ جیسے شرمناک عقاید - روزانہ معاشرت میں بہت سی حیاسوز اخلاقی کمزوریاں - ترقی علم و فن کے ساتھ طرح طرح کے وہم و عیاشیاں [illegible] پرستی کا زور و شور - باوجود ایک ہوشمند - روشن خیال [illegible] اور آزادی پسند قوم ہونے کے پاس قومیت میں [illegible] جاری یہ سب کچھ عقاید باطلہ کے ثمرات ہیں اور خدا سے بیگانگی و بے باکی کے نتائج - خدا ان لوگوں کی آنکھیں کھولے کہ اب دنیا کو ظلمات معصیت اور ضلالت کی تاریکی سے نکال کر روحانی بیداری - پرہیزگاری اور حقیقی ہدایت کی طرف لانے کا وقت آگیا ہے +

قومی آثار ترقی

میں یہ بات بھی بہت کچھ قابل لحاظ ہے کہ جو لوگ سرگرمی و اخلاص سے اپنی زندگی کسی خدمت ملک و ملت میں صرف کریں - تا زیست اُن کی قدردانی و حوصلہ افزائی ہوتی رہے اور بعد مرگ ان کے کارناموں کو سراہا جائے - تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی ایسی ہی لائف بسر کرنے کا جوش و شوق پیدا ہو - ہماری پستی اور ادبار کے جہاں اور اسباب ہیں - انہی میں ایک یہ بھی سمجھنا چاہئے - کہ کھیڑ چال کے شیدائی - اخوت کی رونق ہو جانے کو تو بہت جلدی مستعد ہو جاتے ہیں [illegible] لیکن [illegible] سے کوئی ہمہ دینی نوع کسی نیک تحریک یا کار خیر کے لئے کھڑا ہو تو السابقون الاولون ایسے نکلیں گے - جو اس کی ہمت بڑھانے کو ضروری نہیں سمجھیں - اکثر و بیشتر تو اس کی جانب التفات ہی نہ فرمائیں گے - اور بعض مخالفت اور اس کے کام میں مزاحمت کو اپنا فرض سمجھیں گے - لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جو بندگان خدا للّٰہیت کی سچی سپرٹ لے کر اٹھتے ہیں - وہ محض اپنے مولیٰ کریم کے فضل کا آسرا رکھتے ہوئے کسی کی پرواہ نہیں کرتے - وہ برابر دُھن لگائے اپنا کام کئے جاتے ہیں اور جب تک کہ رب قدیر کی طرف سے سرخروئی و بامرادی کی تسلی نہیں پاتے - اپنی کوششوں میں نہیں تھکتے - اللہ تعالےٰ ہمیں نیک کاموں میں ایسی ہی استقامت و عزم بالجزم عطا فرمائے آمین !

مغربی تہذیب کی مذہبی تقلید

کرنے والے اگر کچھ بھی احساس و حمیت رکھتے ہوں تو انہیں یہ معلوم کر کے شرمانا چاہئے کہ جن کو انہوں نے مذہب قومیت، سکونت، آب و ہوا وغیرہ کے بہت سے اختلافات کے باوجود ہر بات خاص کر اخلاق و معاشرت میں بے سوچے سمجھے اپنا امام [illegible]

ہے۔وہ خود ہی کسی بات پر قائم نہیں۔ آج ایک روّیہ اختیار کرتے ہیں۔ تو کل اسی کے خلاف کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔ اگرچہ ان کے اس طرزِ عمل میں جستجوئے حق یا "خُذ ما صفا" کا روشن پہلو نکلتا ہو۔ جو اپنی جگہ پر بلاشبہ قابل تحسین ہے لیکن ہمارے جو اہلِ وطن یا برادرانِ ملت اُن کی خانہ ساز تہذیب کی خصوصیات کو اس درجہ وقعت دیتے ہیں۔ کہ خدائی شریعت یا کتاب آسمانی کے احکام کو بھی ان کے سامنے کچھ نہیں سمجھتے۔ ان کے واسطے فرود مقام شرم و عبرت ہے۔ ہمعصر ٹائمز آف انڈیا نے حال میں ایک دلچسپ خبر یہ شائع کی ہے۔ کہ باقاعدہ تعلقات زناشوئی سے بیزاری کے سبب مقام ٹریسٹ میں شادی کا رواج اس قدر گھٹ گیا۔ کہ ایک بہی خواہِ ملک و قوم کو اس کے لازمی سسٹم کی فکر کرنی پڑی۔ جو بذریعہ لاٹری یا قرعہ اندازی عمل میں آیا کرے گا۔ ۲۵-۲۵ برس کی نا کتخدا لیڈیاں اور ۳۰-۴۰ برس کے کنوارے جنٹلمین بعد ملاحظہ ڈاکٹری باقاعدہ درج رجسٹر ہونگے ان کے نام جداجدا پرچیوں پر لکھکر ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت کی چٹھی نکالی جائے گی۔ اس طرح محض اتفاق سے جو جس کے ساتھ آگیا۔ بس میاں بیوی بن گئے۔ خیال کیجئے کہاں تو وہ جہان ہیں کہ انتخاب زوج میں حیاسوز مراسم تک کو اصولی تہذیب سمجھا گیا۔ اور کجا یہ اندھا سودا۔ یہ ہیں افراط تفریط کے کرشمے۔ الحمدللہ کہ اسلام کی پاک شریعت ان خرابیوں سے پاک ہے۔ اس میں جہاں پسند و انتخاب کا اختیار دیا گیا ہے وہاں ساتھ ہی یہ پُرحکمت تعلیم بھی موجود ہے کہ عَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡئًا وَّ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ۚ وَ عَسٰۤی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡئًا وَّ ہُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ یعنی زنفقط اپنی ہوشیاری اور پیان بیت کے ہی زعم میں نہ رہو۔ تم فطرتًا ایک مخلوقِ ضعیف ہو۔ تم سے اکثر کمزوریاں سرزد ہوتی ہیں۔ ممکن ہے کہ تم اپنے انتخاب میں غلطی کرو اور بعد میں پچھتانا پڑے۔ پس خدا کے فضل و کرم پر نظر رکھو) کیا عجب ہے کہ جس چیز سے تم کراہت کرتے ہو۔ وہ تمہارے حق میں اچھی ہو اور جس شے کو تم پسند کرتے ہو وہ بُری ہو۔ گویا انسان کو اس نہایت اہم تعلق کے بارہ میں حتی الوسع سعی و تدبیر کی بھی اجازت دی گئی ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی تبلادیا گیا ہے کہ بھروسہ اپنی عقل اور ہوشیاری

اکسیر

ذیل میں وہ مضمون ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جو جناب صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کمال مہربانی سے باوجود کم فرصتی کے پیغام صلح کے لئے قلم بند کرکے ارسال فرمایا تھا۔ افسوس کہ کثرت مضامین کی گڑبڑ میں ہم اسے جلدی شائع نہ کرسکے یہ مضمون کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ میاں صاحب ممدوح کا نام نامی اس کی خوبی اور اہمیت کی کافی ضمانت ہے۔ ایڈیٹر

بہت لوگ اکسیر کے متلاشی ہیں اور ان کا خیال ہے۔ کہ ایک نسخہ ملے کہ جس کے استعمال سے تانبہ سونا بن جاتا ہے اور اس کے علاوہ وہ نسخہ جس مریض کو دیا جائے اُسے کیسی ہی سخت بیماری ہو وہ اسے جڑھ سے اکھیڑ دیتا ہے اور مریض شفایاب ہوجاتا ہے۔ ہم بھی ان لوگوں کی تائید کرتے ہیں۔ ایسا نسخہ ضرور ہے اور اس کا نام "اسلام" ہے۔ اسلام کیا ہے؟ قرآن کریم کی تعلیم یہ نسخہ بہت گراں نہیں۔ چند آنوں میں یا روپوں میں مل سکتا ہے اور ہر ایک انسان اس سے فایدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر کچھ بہت لمبا نہیں۔ کئی مجلدات میں نہیں۔ ایک ہی جلد مختصر سی جلد میں پورا ہوجاتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اسکے پڑھنے سے ہی مس قلب سونا بن جاتا ہے اور بیمار روح شفایاب ہوجاتا ہے۔ جتنا اس نسخہ کو غور سے پڑھو۔ بیماری آپ سے آپ دور ہوتی چلی جاتی ہے اور مریض کے چہرہ پر تندرستی کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔

اس نسخہ کے لکھنے والے نے کیا کمال کیا ہے کہ اس نسخہ کا پھر ایک خلاصہ نکالا ہے اور وہ اس نسخہ کے ابتدا میں لکھدیا ہے۔ تاکہ اسے پڑھ کر پہلے ہی مریض روحانی اصل نسخہ پر غور کرنے کے لئے تیار ہوجائے اس خلاصہ کا نام سورۃ فاتحہ ہے اور یہ مجملًا تمام اُن خوبیوں کی جامع ہے۔ جو قرآن شریف میں پائی جاتی ہیں گویا اس کا نچوڑ اور ست ہے۔ جو اصلی کے تمام حسنوں اور خوبیوں کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور تمام مرضوں کا علاج ہے کوئی مرض ہو اس کے استعمال سے دُور ہوجاتی ہے اور جو اسے غور سے پڑھتے ہیں۔ خواہ وہ دہریت کی مرض میں مبتلا ہوں۔ خواہ مسیحیت کی درد میں خواہ ہندوازم کے روگ میں غرض کسی بیماری کے ستائے ہوئے ہوں اس پر غور کریں۔ تو ان کی بیماریوں کے جراثیم کے مہلک اجزا اس میں پائے جاتے ہیں۔

یہ سورۃ یوں شروع ہوتی ہے الحمد للہ رب العالمین یہودی ازم کی مرض کا خاتمہ یہیں ہوجاتا ہے۔ کیونکہ یہودیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ نجات صرف بنی اسرائیل کے لئے ہے اور کوئی لاکھ کوشش کرے نجات نہیں پاسکتا۔ اس طرح اُنہوں نے خدا کے فضل کو ایک خاص نسل کے ساتھ محدود کر دیا ہے۔ اس صورت میں بتایا گیا ہے کہ خدا کو دیکھو وہ رب العالمین ہے اس کی زمین پر سب چل رہے ہیں۔ اس کی ہوا کو سب سونگھ رہے ہیں۔ اس کے پانی کو سب پی رہے ہیں اُس کا سورج جیسے کافر کو روشن کرتا ہے اُسی طرح مومنوں کو منور کرتا ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے تو اس نے گورے کالے مغربی مشرقی مومن۔ کافر کی کوئی شرط نہیں رکھی۔ لیکن روحانی ہدایت کے لئے اسنے حضرت یعقوب کی اولاد کے سوا سب کو دھتکار دیا۔ آگے چلیں تو لکھا ہے الرحمٰن خدا بغیر محنت اور کوشش کے خود بخود رحم کرتا ہے اور اپنے بندوں کی حاجات کو پورا کرتا ہے اس میں کفارہ اور تناسخ کا ابطال کرکے مسیحیت اور ہندوازم کی امراض کا علاج کر دیا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں انسان کو متوجہ کیا گیا ہے۔ کہ دنیا میں دیکھ لو کتنی ایسی چیزیں ہیں۔ جو تمہیں بغیر کسی محنت اور کوشش کے ملی ہیں۔ جیسے سورج۔ چاند۔ ستارے زمین کیونکہ یہ تو ہماری پیدائش سے پہلے کے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ بغیر محنت کے بھی کرتا ہے۔ جب بغیر محنت کے احسان ثابت ہوگیا تو کفارہ باطل ہوگیا۔ کیونکہ کفارہ کا عقیدہ تبھی پیدا ہوتا ہے۔ جب یہ مانا جائے کہ خدا بغیر محنت کے بخش نہیں سکتا اور توبہ قبول نہیں کرسکتا اسی لئے اس نے اپنے بیٹے کو انسانوں کے گناہ کے بدلے قربان کر دیا لیکن یہ سورج زمین و آسمان و چاند گواہی دے رہے ہیں۔ کہ وہ رحمٰن ہے۔ پھر کفارہ کی کیا حاجت ہے۔ اسی طرح تناسخ کی بیماری کا بھی یہ لفظ علاج ہے کیونکہ تناسخ کا عقیدہ بھی اسی بنا پر ہے کہ خدا بغیر کسی کے عمل کے اس پر رحم کیونکر کرسکتا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ لوگوں کے اعمال کے بدلہ میں ملا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اگر زمین۔ سورج ہوا پانی نہ ہوتے تو ہم عمل کرنا تو الگ رہا زندہ بھی نہ رہ سکتے ہیں جبکہ بعض ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں کہ جن کے بغیر ہم زندہ بھی رہ نہیں سکتے۔ تو وہ ہمارے اعمال کا نتیجہ نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ اعمال زندگی کے بعد ہیں۔ اور زندگی بغیر ان کے ناممکن ہے۔ پس لفظ رحمٰن نے تناسخ کے جراثیم کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ غرض اسی طرح مسئلہ جبر و قدر خلق روح و مادہ ظلمت و نور دعا قدر۔ جنا سنراان تمام مسایل کے متعلق جس قدر بیماریاں دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے لئے یہ اکسیر ہے۔ مگر قلت گنجایش کی وجہ سے میں تفصیل وار اس پر بحث نہیں کرسکتا۔ جو چاہے اصل نسخہ کو آزما کر دیکھ لے ہر ایک بیماری کے لئے اکسیر ہے اور اس سے بڑھکر کوئی نسخہ نہیں جو اس قدر مفید ہونے کے علاوہ سب امراض کا ایک ہی علاج ہوئے۔ (مرزا محمود احمد)

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس ۲۶ و ۲۷ جولائی کو بمقام علیگڈھ منعقد ہونیوالا ہے۔ اطراف ملک سے آنکر بھی خواہانِ قوم اس میں شامل ہوں گے۔ اور اسبات کا فیصلہ کرینگے کہ آیا مجوزہ یونیورسٹی قایم کی جائے یا نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس قسم کی یونیورسٹی کا چارٹر دینے پر گورنمنٹ رضامند ہے۔ اس کے قیام سے مسلمانوں کو فائدہ کیا پہنچ سکتا ہے۔ اور جب موجودہ تعلیمی نقائص کے رفع کرنے اور مخصوص قومی ضروریات پوری کرنے کے لئے مسلمانوں کو کامل آزادی و اختیار ہی حاصل نہ ہوگا تو پھر اپنی ڈیڑھ حصہ اینٹ کی مسجد الگ کھڑی کرنے سے نتیجہ؟ ہم کو اپنی (احمدی) قوم کے قائمقام کی حیثیت سے بھی کیونکر ہمارے افراد ملت نے بھی یونیورسٹی فنڈ کے چندہ میں شرکت کی ہے اس رائے کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر موجودہ سرکاری یونیورسٹی اور مجوزہ مسلم یونیورسٹی میں کوئی تسلی بخش اور قابل اطمینان امتیاز قایم نہ ہوسکے تو پھر اس سے بہتر ہوگا کہ فراہم شدہ سرمایہ ایک معقول پیمانہ پر تجارتی کاروبار میں لگا دیا جائے اور اس کے منافع سے طلبا کو اعلےٰ تعلیم کے لئے وظائف دئے جایا کریں۔

ایک باکمال صنّاع | آغاز نزول اسلام کے بعد اس دینِ متین کے پیروان نے اپنے زمانہ کی ضروریات کے مطابق ہر قسم کے علم اور صنعت و حرفت کے ہر شعبہ میں ترقی کی۔ اور کمال کر دکھایا۔ بڑے بڑے خدارسیدہ اولیا کرام فیلسفی۔ زبان دان شاعر حکیم۔ جراح۔ انجنیر۔ وغیرہ وغیرہ دنیا نے زمانہ اسلام میں پیدا کئے۔ جن کے کارناموں پر اب تک نشان امتیاز باقی ہیں۔ مسلمانوں نے جب اسلام کو چھوڑ دیا۔ یہ سب برکات اِن سے نکل کر دیگر اقوام کے قبضہ میں چلی گئیں۔ لیکن باوجود اس کے اب بھی ان میں بڑے بڑے اعلیٰ دماغ کے نشان پائے جاتے ہیں۔ حال میں ہماری نظر سے ایک مصوّر میاں حسین بخش صاحب پینٹر کی بعض صنعتیں گذریں۔ جن کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ تصویر میں جان ڈال دینے والا کام کیا ہے ناواقف انسان اصل اور نقل میں بمشکل تمیز کرسکتا ہے۔ غرضیکہ فن مصوری کا اعلےٰ کمال تھا جو کبھو ہاں موجود پایا جاتا تھا۔ شاہانِ اسلام کے وقت میں یہی صاحب اگر ہوتے تو خاص درباریوں میں جگہ پاتے آج آپ کا قدردان سوائے ایک تھیٹریکل کمپنی کے اور کوئی نہیں نظر آتا۔ جس کو دیکھکر افسوس ہوا۔

سُنا ہے کہ . . . . سر مبور میں . . . . نے اُن کی قدر افزائی کی مگر کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ ایک تمغہ سونے کا عطا کر دیا۔ اب ہندوستان کی صنعت و حرفت ترقی کرے تو کس بل بوتے پر۔ ہم کو فخر ہے کہ ایسی دماغ و قابلیت کے آدمی ہمارے ملک میں موجود ہیں یہ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ارباب ذوق اُن کی صنعت کو دیکھیں تاکہ اُنہیں معلوم ہو کہ فن مصوری بھی کیا قابل قدر پیشہ ہے۔ اور کہ کس طرح اس تہذیب کے زمانہ میں یہ ذلیل کیا گیا ہے اور نیز معلوم ہو کہ ہم میں کیسے کیسے گوہر بے بہا چھپے پڑے ہیں (رسید)

سالارالدولہ اور قبول اطاعت طہران۔ ۱۹ر جولائی سابق شاہ ایران کے بھائی سالارالدولہ نے ایک ایرانی کاسک فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ کہتے ہیں کہ اگر وہ باہر رہنا منظور کرے تو گورنمنٹ سے اس کے لئے پنشن کی درخواست کی جائیگی (بعد کی خبر) روسی سفارت نے اپنے پایہ تخت کو تار دیا ہے۔ کہ سالارالدولہ کے بارہ میں کیا حکم ہے۔ جس کا منشاء ہے کہ روس کے زیر حمایت طہران میں آجائے۔

ضروری اطلاع۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس ہونی چاہئے۔ مینیجر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۸

اخبار پیغام صلح

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۱۹ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
اک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دُنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی۔ تمدن۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین سے وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہہ کچھ پانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ طلباء سے ۔
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سیکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہیئے۔
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینجر کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ ... لاہور

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

اڈریا نوپل پر ٹرکی قبضہ - قسطنطنیہ ۲۱ جولائی۔ گورنمنٹ عثمانیہ نے اپنی سپاہ کو حکم دیا ہے۔ کہ علاقہ تھریس اور شہر اڈریا نوپل پر قبضہ کرے۔

ٹرکی کا مراسلہ دول کے نام - (۔۔۔) ٹرکی نے دول یورپ کے نام ایک مراسلہ بھیجکر لکھا ہے۔ کہ ٹرکی علاقہ کو خالی کرنے میں بلغاریہ کی تاخیر سے یہہ پایا جاتا ہے کہ وہ سرحد اینوس میڈیا کی شرائط کی غلط تعبیر کرنا چاہتا ہے۔ جسکی نسبت بابعالی کو اصرار ہے کہ ضرور وہ شمال میں دریائے میرٹز کے ساتھ ساتھ برابر اڈریا نوپل تک چلی جائے۔ باب عالی کا تو دلی منشاء تھا کہ بلغاریہ کیساتھ یہہ تصفیہ سفارتی تصفیہ کی توقع منقطع کردی ہے۔ پس ہمیں (یعنی باب عالی کو) امید ہے کہ دول عظام اس بات کو تسلیم کریں گی کہ حال کے واقعات نے ٹرکی کو حتی الامکان جلدی ہی ایک ایسی سرحد حاصل کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ کہ جس سے پایہ تخت کی حفاظت متیقن ہوجائے۔

اور کہ امید ہے دول عظام اسی خیال کے موافق بلغاریہ کو صلاح مشورہ دیں گی ورنہ اگر پھر جنگ چھڑ گئی تو وہی تمام کشت و خون کا ذمہ وار ہوگا" یہہ مراسلہ اعلان جنگ کا پیش خیمہ سمجھا گیا ہے جو اسواسطے ضروری ہے کہ ٹرکی اپنی اُس آزادی کو پھر حاصل کرسکے جسے لندن کے معاہدۂ امن نے کالعدم کردیا تھا۔ ترکی افواج قلب کی نقل حرکت کے متعلق حالانکہ بڑی خاموشی اور رازداری سے کام لیا جارہا ہے۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے رجاروں طرف دیکھ بھال رکھنے والے) پترول دستے کل اڈریا نوپل سے نظر آتے تھے۔

دول عظام کی حیرانی - یوروپی طاقتیں اب تک اسی خیال میں تھیں کہ ترکوں کی اڈریا نوپل کی جانب پیشقدمی چنداں اہمیت نہیں رکھتی بلکہ نری دھمکی ہے۔ اور اس سے مقصود صرف یہہ ہے۔ کہ ذرا جستی و مستعدی ظاہر کرکے مقام خلافت کے نکتہ چینوں کی زبان بند کردی جائے اور کچھ شک نہیں کہ سفرائے ٹرکی بھی یوروپ کے مختلف دار السلطنت (۔۔۔) ...

کرار ہے تھے۔ اسواسطے اب جو اُدھر ترکوں نے اڈریا نوپل پر قبضہ کیا اور اِدھر ٹرکی کا یہہ مراسلہ دول کے نام پہنچا۔ جس میں اینوس میڈیا کے خط سرحدی کی نئی تعبیر سے اس کارروائی کو حق بجانب قرار دیا گیا ہے۔ تو پائے تخت ہائے یوروپ میں ایک عجیب حیرانی اور گھبراہٹ سے پیدا ہوگئی ہے

طاقتوں کا منشاء - دول یوروپ عہد نامہ لندن کے متعلق یہاں تک یکدل و یکزبان ہیں کہ خواہ ترکوں کا منشاء صورت حال کی اصلاح اور پیچیدگیوں کا سلجھانا ہی کیوں نہو اور وہ چاہے اپنے اعلان کے مطابق بلغاریہ سے پھر جنگ ہی چھیڑ دیں مگر وہ (طاقتیں) ترکوں کی اس تاویل کو ھرگز نہیں مانیں گی ٹرکی پر زور کے ساتھ دباؤ ڈالنے کے ذرائع موجود ہیں مگر مشکل یہہ ہے کہ ان پر سب کا اتفاق شاید نہو سکے۔

رومانی اور یونانی فوجیں - رومانی سپاہ صوفیا سے تیس میل درے تک پہنچ گئی ہے۔ مگر بخارسٹ میں کہا جاتا کہ فوجی ضرورت سے یہہ رسالہ کی گرداوری کرنی پڑی ہے۔ وگرنہ قبضہ مقصود نہیں یونانی لشکر برابر بڑھا چلا جارہا ہے۔ حال کی ایک لڑائی میں یونانیوں نے ۲۲ توپیں پکڑیں۔

اڈریا نوپل میں ترکوں کا داخلہ - (بعد کی خبر) صوفیہ سے ٹائمز کو خبر پہنچی ہے کہ قلیل سے قلعہ نشین جمعیت کے ساتھ معمولی چھڑپ ہونے کے بعد ترک اڈریا نوپل میں داخل ہوگئے۔

تحریک صلح - صوفیہ ۲۱ جولائی - بلغاریہ نے وکلائے صلح نش کی طرف بھیج دیئے ہیں۔ اور رضامندی ظاہر کی ہے کہ رومانیہ بھی صلح کی گفتگو میں شریک ہوجائے۔ نیز اُس نے رومانیہ کو ایک اہم علاقہ دینا کیا ہے۔ جو رومانیا نے قبول کرلیا۔ ترک لولی برغاس تک پہنچ گئے ہیں۔

بلغاریوں کی بھاگڑ - اڈریا نوپل میں بھاگڑ مچ گئی ہے سول حکام نیز عوام بلغاریہ کی طرف کوچ بول رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اڈریا نوپل میں ترکی سردار لشکر غازی انور بے ہیں ہزارہا پناہ گزیں جنمیں اکثر عورتیں اور بچے تھے مختلف مقامات سے یہاں پہنچے ہیں اور ستر ہزار ابھی اور ادھر کو چلے آرہے ہیں

ایتھنز - ۲۸ جولائی) ان تینوں گورنمنٹوں نے روسی مراسلوں کا جواب یہ دیا ہے کہ ہم براہ راست بلغاریہ سے نامہ ...

صلح منظور نہ کرلے جنگ ملتوی نہو گی۔

ہوس آف کامنز میں سراسیمگی - دار العوام میں مسٹر اکلینڈ نے بیان کیا کہ ٹرکی سے متعلق تازہ اطلاعات نے دول عظام کے کان کھڑے کردیئے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا کریں گی۔

ٹرکی اور دول - (لندن ۲۱ جولائی) مسٹر اسکوئتھ نے اپنی برمنگھم کی تقریر میں کہا کہ دول عظام امکان بھر زور لگا رہی ہیں کہ متخاصمین بلقان میں کسی طرح صلح صفائی ہوجائے اور کہ مجھے یقین ہے۔ کہ لنش کی میٹنگ کا نتیجہ ضرور یہہ ہوگا کہ لڑائی ملتوی ہوجائے۔ اور شرائط صلح جلدی ہی طے ہوجائیں گے تازہ واقعات کو ملحوظ رکھکر وہ ابھی اپنا فیصلہ محفوظ رکھینگی۔ انہوں نے یہہ بھی کہا کہ اگر ٹرکی نے عہد نامۂ لنڈن کی خلاف ورزی کی تو اُسے لازماً ایسے مسائل زیر بحث لانیکے لئے تیار ہونا پڑے گا جن کا چھیڑنا اس کے حق میں کسی طرح بھی مفید نہیں ہوسکتا

مجلس سفرائے دول میں ترکی پیش قدمی پر جرح قدح - (لندن ۲۲ جولائی) کل یہاں سفیروں کی کانفرنس میں ترکی پیش قدمی اور نیز اس امر کی ضرورت پر طویل بحث ہوئی کہ اب متخاصمین کو جلدی ہی فیصلہ کرلینا چاہیئے۔ کانفرنس کی متفقہ رائے ہے کہ ترکی کی طرف سے مسئلہ سرحد کے بارہ میں طاقتوں کے فیصلہ کو بدلنے کی کوشش بالکل ناقابل منظوری ہے۔

سفیروں کو توقع تھی کہ ۲۴ تاریخ کو اُن کی اپنی اپنی حکومتوں کی ہدایات اسبارہ میں پہنچ جائینگی کہ قسطنطنیہ میں کیا کارروائی کیجائے۔ کل شام کی ترکی سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریوں نے اپنی معرکہ کی جگہوں میں ترکی قبضہ کی مزاحمت کی۔ اور ترکوں کو لڑائی پر مجبور کردیا نتیجہ یہ کہ ترکوں نے کلیلی برغاس۔ لولی برغاس ارجن برج اور بابا ایسکی پر قبضہ کرلیا۔ اور ۱۳۶ آدمی اسیر کئے آج بلقان سے دو متضاد خبریں آئی ہیں جن میں سے ایک میں اڈریا نوپل کا ترکی والی مقرر ہونے کی ہے اور دوسری جو صوفیہ سے آئی ہے۔ ظاہر کرتی ہے اڈریا نوپل کے ساتھ سلسلہ پیام جاری ہوگیا ہے اور ترکوں کے قبضہ کی خبر جھوٹ ہے۔ صرف اُن کے سوار فوج کے ۳ سکواڈرن اور کچھ ردیف فوج شہر کے نواح میں نظر آئی جو کہ خود ہی واپس چلے گئے۔

اخبار توکل انبر ترکو جو نیم سرکاری اخبار ہے ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار

پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۱۳ء نمبر ۷

ایک تبدیلی کی ضرورت

نمبر ۲

ہر باطن کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ہر ظاہر کا ایک باطن سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے غلام مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تمہاری وابستگی اور اس واجب التکریم تعلق یا نسبت کے اظہار کی غرض سے تمہارا امتیازی نام محمدی یا احمدی یا مسلمان ایک امر ظاہر ہے۔ اب ضرورت ہے کہ تمہاری زندگی میں خاص امتیازات ایسے بھی ہوں۔ جو اس کا باطن سمجھے جاسکیں۔ یعنی تم اپنے اعمال و افعال سے بھی فی الواقع مسلمان یا احمدی کہلانے کے مستحق ٹھہرو۔

جب تک تم شکل سے شکل امتحانوں میں پڑکر بھی اس فرق یا امتیاز کا ثبوت دینے پر آمادہ نہ ہو۔ تمہارے زبانی دعوے کوئی وزن و وقعت نہیں رکھتے۔ خدا کا شکر کرو کہ تم سے وہ سخت اور ناقابل برداشت امتحان نہیں لئے جاتے جو صحابہؓ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو دینے پڑتے تھے۔ جن کے خیال سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر کیا آج اس نازک وقت میں جو شیطان اور رحمان کی آخری جنگ کا زمانہ ہے تم حزب الرحمٰن واللہ کا گروہ کہلا کر اتنی پامردی و غیرت بھی نہیں دکھلا سکتے۔ کہ امن و عافیت کے ساتھ جو خوش نصیبی سے تمہیں حاصل ہے۔ مگر انہیں میسر نہ تھی ابلیس کے حملہ کو دفع کرتے رہو؟

بھائی برادری میں۔ گھر کنبہ میں۔ اپنے بال بچوں میں۔ اور خاص خاص تقریبات میں۔ بلکہ خود اپنی ہی ذات میں۔ روزمرہ بہتیری باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان میں ایک پہلو رحمانی ہوتا ہے۔ دوسرا شیطانی۔ پس اگر تم سچ مچ کے مرد مسلمان ہو تو تمہارا فرض یہ ہونا چاہئے۔ کہ تم ایک کو اختیار کرلو اور دوسرے کو ترک کردو۔ کیا اتنی سی بھی اخلاقی جرأت تم میں نہیں رہی کہ اس قسم کے موقعوں پر بے لاگ حق کا اظہار کرگذرو۔ جو مان لے وہ تمہارا۔ تم اس کے اور جو نہ مانے اس سے بیزار ہوکر بے تامل ترک تعلق کرو۔ کیونکہ تم اگر نمازی ہو اور ہونا چاہئے تو روزمرہ "النوم اخ الموت" کی چادر اوڑھنے سے پہلے خدا تعالیٰ کے حضور اقرار کرتے ہو کہ "ونخلع ونترک من یفجرک" یعنی جو تیری نافرمانی کرے۔ ہم اُسے چھوڑتے اور ترک کرتے ہیں۔ کیا یہ اقرار احکم الحاکمین مالک یوم الدین کی بارگاہ میں محض ایک لغو و جھوٹی بکواس ہوتا ہے۔ جسے پورا کرنے کی کبھی نیت نہیں ہوتی۔ کیا نعوذ باللہ تم خدا کو دھوکہ دیتے ہو۔ کیا وہ تمہارے دھوکوں میں آسکتا ہے؟ استغفر اللہ

یہ کون کہتا ہے کہ تم اختلاف عقاید و اختلاف رائے کی بنا پر بات بات میں اپنوں بیگانوں سے ہر قسم کے تعلقات توڑتے پھرو۔ ایسا کرنے سے تو علاوہ اور کئی طرح کی خرابیوں کے ایک نقصان عظیم یہ بھی ہوگا۔ کہ تم کو تبلیغ حق کے موقعے جو ملتے جلتے رہنے ہی سے حاصل ہوسکتے ہیں وہ کھو بیٹھوگے۔ لہذا قرین مصلحت اور نیز ایمانی غیرت کا مقتضا یہ ہے کہ تم اُن رسوم و حرکات میں جو دینداری و پرہیزگاری کے منافی ہوں اپنے لواحقین سے علیحدگی اختیار کر جو اپنی جہالت اور گمراہی پر سے خدا تعالیٰ و رسولؐ کی باتوں کو قربان کردینے

تم یہ دیکھ چکے ہو کہ جنہوں نے خدا و رسولؐ کو عزت نہ دی اور رسم عادت اور اتباع نفس کی خاطر ہر دو کے پاک ارشادات کو پس پشت ڈالا وہ خود ہی جلدی یا بدیر ایسے ذلیل اور پست ہوئے۔ کہ یار و اغیار اس پر شاہد ہیں اور اس قسم کی عبرت خیز نظیریں ہر زمانہ میں پائی جائیں گی۔ پس اگر تم بھی خدا کے باغیوں کی خاطر منافقانہ روش اختیار کرکے خدا تعالیٰ کی مصلحت امتیاز و فرقان کا خلاف کروگے۔ تو یاد رکھو کہ وہ بڑا غیور ہے۔ اور اس کا عذاب دردناک۔ اللّٰہم احفظنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ!

اس میں شک نہیں کہ صحابۂ رسول اللہ کے سے کٹھن امتحان تمہارے لئے نہیں رکھے گئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک علیم و رحیم ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اس زمانہ کے لوگ ویسی آزمائشوں میں پورے نہ اتر سکیں گے۔ پس اس نے کمال رحم سے ہمارے واسطے ان امتحانوں کی نسبت کہیں سہل امتحان ہمارے واسطے تجویز فرمائے۔ لیکن ہائے ہماری شامت اعمال کہ ہم ان سے بھی جی چراتے ہیں۔ بھلا کس منہ سے پھر ہم سچے مسلمان یا سچے احمدی کہلانے کے حقدار ہوسکتے ہیں اور جب تک اپنی موجودہ حالت میں تبدیلی نہ کریں۔ کیا توقع ہوسکتی ہے۔ کہ ہم اپنے نیک نمونوں سے دُنیا کو اسلام کی طرف مایل کریں گے۔ جو ہماری اب تک کی خراب حالت کے سبب اس بے عیب۔ لاریب دین حق کے بارہ میں بدظن ہوچلی ہے؟

اے ایمان والو۔ دیندارو۔ طاعت الٰہی اور اطاعت حضرت رسالت پناہی کے دعویدارو اگر تم میں اسلامی غیرت ہے۔ جو ضرور ہونی چاہئے اور ہوگی۔ اگر تمہیں ایک دن خدا و رسول کو منہ دکھانا ہے جو ضروری ہے اگر تم دنیا کی حالت گمراہی بداعمالی اور خدا فراموشی کے سبب سخت تاریک اور مستوجب عذاب سمجھتے ہو اور ضرور سمجھنی چاہئے۔ اگر تمہارا عقیدہ و ایمان ہے کہ آخر رحمان شیطان پر غالب آکر ضرور اسلام کا بول بالا کریگا۔ جو بلاشبہ ہونا چاہئے تو

آؤ

آج سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے عہد کریں کہ ہم تیرا جلال ظاہر کرنے کے لئے دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ہم تیرے حبیبؐ تیرے کلام پاک اور تیری مقدس شریعت کی عزت رکھنے کے لئے سفلی تعلقات اور نفسانی جذبات کی ذرا پروا نہ کریں گے۔ ہم تیرے وعدوں پر قناعت نہ کرکے عملی طور سے سچے مسلمان بننے کی کوشش کریں گے ہم تیری کتاب مجید میں تدبر کرکے تیری رضا جوئی میں کوشاں رہیں گے۔ ہم تیرے برگزیدوں کی تصدیق و تکریم میں کبھی تنگ دلی و تعصب سے کام نہ لیں گے۔ ہم اپنی زندگی کو ہر طرح تیرے احکام کی تعمیل اور تیرے پیارے نبی عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی سے اسلام کی جیتی جاگتی تصویر بنانے کی دھن میں رہیں گے۔ ہم حیات چند روزہ کی دلفریبیوں پر فریفتہ ہوکر موت اور آخرت اور اس کی بازپرس کو نہ بھولیں گے۔ ہم تنگی سختی میں بھی تیرے وفادار و شکر گزار بندے رہ کر دوسروں تک حق پہنچانے اور صبر کی تلقین کرنے میں سست نہ ہونگے۔ ہم تیری مخلوق کو گمراہی غلط کاری غفلت اور بے دینی کی لعنت سے بچانے میں حتی الوسع سعی و گرمی سے کام لیں گے۔ ہم ہمیشہ ہم کام میں ہر بات میں تجھی سے اعانت۔ روشنی اور ہدایت مانگتے رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز +

خدایا تو ہی ہمیں ان عہدوں پر قایم رہنے کی توفیق اور ہمت عطا فرما۔ آمین ثم آمین ؛؛

مسیحی طاقتوں کی ایمان داری

دول یورپ کی چال بازی۔ ناخدا ترسی اور ایمان فروشی و ناحق کوشی واقع میں اب حد سے بڑھ گئی ہے۔ اپنی سطوت و جبروت کا انھیں اس درجہ غرہ ہے کہ فرعون کو بھی یہ رعونت نصیب نہوئی ہوگی۔ صلیب پرستی کا خطرناک گھن اُن کی غیرت ایمانی کو چر گیا ہے۔ اب خدا کا خوف اور دنیا کی شرم اُن کے پاس بھی پھٹکے تو کیسے؟ پرسوں کی اشاعت میں پیغامات برقی سے ناظرین معلوم کرچکے ہوں گے۔ کہ ترک ایکبار پھر حریفان سفلہ کو نیچا دکھانے لگے ہیں۔ چنانچہ اُن کا لشکر اڈریانوپل کے محاذ میں پہنچ گیا ہے۔ تو یورپین طاقتیں جو بلغاری مظالم اور ترکی نقصانات عظیم کے وقت غیر جنبہ داری کے راگ الاپنے میں یکزبان تھیں اب۔ میدان کارزار کا نقشہ بدلتا دیکھکر چاروناچار آمادۂ مداخلت ہیں۔ کیا ٹھکانہ ہے۔ ان مسیحی بھیڑوں کے ایمان و انصاف کا۔ اور کیا کہنے ہیں۔ اُن کی تہذیب اور انسانیت کے۔ خدا تعالےٰ ہی اُن کے دلوں میں الہام کرے کہ تم سے بالاتر ایک ہستیٔ اعلےٰ بھی ہے۔ حق اور ناحق والے۔ ظالم اور مظلوم سب اُس کی نگاہ میں ہیں۔ اور اس سرکار سے ہر ایک کی جزا اور سزا جلدی یا بدیر ملے بغیر نہیں رہتی۔

مسلم یونیورسٹی کا مسئلہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے ہم تو اس میں صرف اس لئے شامل ہوئے تھے۔ کہ اس میں دینی تعلیم کا خاص التزام ہوگا۔ بدقسمتی سے کہئے۔ یا خوش قسمتی سے اس تحریک کی باگ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو عام مسلمانان ہند کے فوائد کو ایک انسٹی ٹیوٹ کے مقابلہ میں قربان کرنے کو ہر وقت تیار پائے جاتے ہیں۔ نیز چونکہ ان میں سے اکثر احباب کی تربیت یوروپین تہذیب کے زیرسایہ ہوئی ہے اس لئے حکمت عملی کا جن ان کے رگ و ریشہ میں ایسا اثر کرچکا ہے۔ کہ اس سے نجات ملنی مشکل نظر آتی ہے۔ اپنی رائے اپنے خیالات اور توہمات کے مقابل دوسروں کی رائے کو حقیر سمجھنا۔ قرآن کریم سے استنباط کرنے میں بے اعتنائی اور لاپروائی ان کی قوت فیصلہ کا عنصر غالب ہے ڈپلومیٹک ریشہ دوانیوں کو فخر سمجھا جاتا ہے۔ خودغرضی کا مادہ جو یوروپین تہذیب کا خاصۂ لازمی ہے۔ خواہ کتنا ہی قومی درد دل میں کیوں نہو۔ ضرور ہی اپنا اثر کسی نہ کسی وقت دکھا کے رہتا ہے ہمیں یقین ہے کہ جو احباب اسوقت اس کام میں حصہ لے رہے ہیں وہ اپنے نزدیک سب کام قومی بہتری کے خیال سے ہی کرتے ہیں۔ لیکن مذکورۂ بالا کمزوریاں۔ انھیں اس اہم قومی فرض سے جو یونیورسٹی جیسی شاندار تحریک کے ضمن میں انپر عاید ہوتا ہے۔ کماحقہٗ عہدہ برا نہیں ہونے دیتیں۔

یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس عنقریب ہونے والا ہے جیسا کہ ہم گذشتہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں۔ اسوقت عاملان تحریک کو ضرور یہ بات ملحوظ رکھنی چاہئے۔ کہ پبلک اب وہ پبلک نہیں رہی ہے جو سر سید احمد خان صاحب مرحوم نے تیار کی تھی۔ اب وہ اپنے معاملات پر آپ غور کرنیکے قابل ہوگئی ہے۔ بڑے بڑے اعزاز خاندانی وجاہت لمبی لمبی تقریریں اب ایک مزدور کے دل پر کوئی رعب نہیں ڈال سکتیں اگر وہ صدق و اخلاص سے معرا ہوں۔ لہذا اس معاملہ میں وہ ذرا سنبھل کے قدم رکھیں اور غریب قوم کے حال پر رحم فرمائیں۔ غرض آلود ملحوظات کو چھوڑ محض دنیوی مفاد و مصالح کے بتوں کو توڑ خدارا اس موقعہ پر قوم کی حقیقی بہبودی کا خیال رکھیں۔ ہم انہیں چند مناسب حال ارشادات الٰہی کیطرف توجہ دلاکر اس نوٹ کو ختم کرتے ہیں۔ یاایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون۔ اے مسلمانو (یونیورسٹی کے معاملہ میں) تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کے سوائے کسی کو اپنی بہبودی کا ذریعہ نہ سمجھو اللہ کی راہ میں کوشش کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ لاتخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآیاتی ثمناً قلیلاً ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ہم الکافرون۔ دیکھو اللہ سے ڈرو لوگوں سے نہ ڈرو۔ اللہ کے حکم کو تھوڑی عزت کیلئے مت بیچ دو اور اگر تم اس حکم کی عزت نہ کروگے اور اس

[illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو بابت فروری ۱۹۱۳ء)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

قیصر جرمنی کے خیالات مذہب کے بارے میں

مندرجہ ذیل اقتباس ہم شہنشاہ جرمنی کی اُس سپیچ سے درج کرتے ہیں۔ جو شہنشاہ ممدوح نے جرمن قوم کے عروج ۱۸۱۳ء کا جشن منانے کے موقعہ پر فریڈرک ولیم یونیورسٹی میں ۱۰ ر فروری ۱۹۱۳ء کو دی شہنشاہ کی اِس برمحل اور برجستہ تقریر پر رائے زنی کو ہم بوجہ قلت گنجائش کسی دوسرے موقعہ کے لئے چھوڑتے ہیں۔ یہ کلمات قیصر جرمنی نے ایسے موقعہ پر کہے ہیں۔ جبکہ زمانہ حال کے لوگوں کے دل تمام قسم کی مذہبی دلچسپیوں کے خلاف مادی خیالات کے رنگوں سے رنگین ہیں یہ سچی نصیحت ایک خلوص بھرے دل سے نکلی ہے۔ جو مذہبی گرم جوشی کے متعلق اُس بے اعتنائی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔ جو اِس وقت تمام براعظم پر طاری ہے۔ قیصر نے بعض اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جو عنقریب ہی واقعات ثابت ہونگے اور تاریخ اُن واقعات کا مشرق ادنےٰ میں اعادہ کرکے دکھاویگی:۔ قیصر نے بیان کیا کہ:۔

جرمنی کے پرانے قصبہ کونگس برگ میں میں نے مشرقی جرمنی کے لوگوں کی توجہ کو اس طرف منعطف کرایا تھا کہ ہمارے عروج کا بیج صرف اسی بات سے بار آور ہوا ہے کہ جرمن لوگوں نے اپنی اخلاقی زندگی کی بنیاد مذہب یا دوسرے الفاظ میں خدا تعالےٰ پر یقین کامل کے ذریعہ سے حاصل کی ہے

موجودہ نسل جس کا میلان صرف انہیں باتوں کے ماننے کی طرف پایا جاتا ہے۔ جو ظاہرا دیکھی جاسکیں یا جن کا بیّن ثبوت موجود ہو۔ یا جو ہاتھ سے مَس کی جاسکیں۔ اعلےٰ باتوں کے حصول کے لئے بہت کم رغبت رکھتی ہے اور مذہب کے نام تک سے چڑتی ہے +

موجودہ نسل اپنے باپ دادوں کے ایمان اور یقین سے کافی سبق حاصل کرسکتی ہے۔ شہنشاہ اعظم کی وفات کے بعد ہی جرمن لوگوں نے اس ایمان پر یقین چھوڑدیا۔ اجنبی خیالات لوگوں کے دلوں پر مسلط ہوگئے۔ اس لئے جب ۱۸۰۶ء کا آزمائشی وقت آیا تو قوم میں اس قسم کا زوال آیا۔ جو کہ دنیا میں کسی نے نہ دیکھا ہوگا کیا وہ انسان کا فعل تھا؟ یہ خدا کا انصاف تھا۔ جس کے بعد ہی قوم میں ایک تبدیلی واقع ہوگئی۔ اور تمام قوم نے نئے سرے سے پیدائش اختیار کی۔ یہ ایک ایسی حیرت انگیز بات ہے۔ جو دل پر نقش کرنے کے لائق ہے اور اسے کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ یہ بھی انسانی فعل نہ تھا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا کام تھا +

ایک مظلوم اور شکستہ حال قوم خدا کا خوف کھا کر اُٹھی اور ایسی حیرت انگیزی سے ترقی کرتی چلی گئی۔ کہ جو رکاوٹ اُس کے راستہ میں آئی اُسے بہائے لئے چلی گئی۔ اس طرح گذشتہ واقعات میں ہم خدا تعالےٰ کی سلطنت کے ثبوت پاتے ہیں۔ ہم ظاہرا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ تھا اور اب بھی ہے ان گذشتہ واقعات سے سبق حاصل کرکے جرمنی کے نوجوان اپنے لئے ایمان کی وہ مضبوط ڈھال گھڑ سکتے ہیں۔ جو جرمنی اور پرشیا کے اسلحہ خانہ میں کبھی دستیاب نہ ہوسکے ایسے مضبوط ہتھیار سے مسلح ہوکر وائیں بائیں سے نڈر ہوکر ہم کامل خدا پر بھروسہ کرکے آنکھوں اور دلوں کو اونچا کئے ہوئے ترقی کے شاندار راستہ پر چلتے رہیں گے +

معرکۂ صلیب و ہلال

بلقان کے موجودہ واقعات کا اثر مسلمانان ہند کے دلوں پر

انگلستان میں پہنچکر لنڈن کی صرف چند ایام کی سکونت ایک ہندوستانی کے دل و دماغ میں انگلستان کی اُس غیر جانب داری کی حقیقت کے متعلق جس کا اس ملک نے موجودہ جنگ کے بارہ میں اعلان کررکھا ہے۔ ایک انقلاب عظیم پیدا کردیتی ہے۔ ایک اسلامی سلطنت کے خلاف جو جو خیالات آج کل یہاں اخباروں کے کالموں میں اور گرجاؤں کے ممبروں پر ظاہر کئے جارہے ہیں اگر وہ انگریزی قوم کے خیالات کا صحیح آئینہ ہیں۔ تو پھر ایک مسلم کے دل میں غیر جانبداری کے اس اعلان کی کچھ بھی عزت باقی نہیں رہتی ایک طرف گورنمنٹ کی طرف سے اس قسم کا اعلان [illegible] دوسری طرف عام رائے کے ذرائع اظہار کی یہ متخالف اور متناقض کیفیت اس اختلاف عظیم کو دیکھکر ایک ہندوستانی اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ یا تو وزرائے برطانیہ کو عام لوگوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کا اتفاق نہیں ہوتا اور یا وہ لنڈن میں رہکر بھی صورت معاملات سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جنگ طرابلس کے موقعہ پر بھی وزرائے انگلستان کو ہوا کا رُخ اُسی دن معلوم ہُوا۔ جس دن اٹلی نے ٹرکی کو الٹیمیٹم دیدیا۔ اگرچہ محکمہ ڈاک کو کئی دن پیشتر اطلاعات موصول ہوچکی تھیں کہ طرابلس کے لئے براہ ٹرکی کوئی پارسل وغیرہ نہ لیا جائے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پالیسی کی بنا ہوا کے رُخ پر ہوتی ہے (جیسی جیسی صورت معاملات ہوتی جاتی ہے اُسی طرح پالیسی بھی بدلتی رہتی ہے) اسی طرح موجودہ جنگ بلقان کے موقعہ پر بھی اعلان کیا گیا تھا۔ کہ متخاصمین کے مقبوضات پر اس لڑائی کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ یعنی حیثیت ارضی جنگ روم و یونان کے موقعہ کی طرح اُسی طرح برقرار رہے گی۔ اگرچہ تاڑنے والے تاڑ گئے تھے۔ کہ یہ اعلان ٹرکی کی متوقع نتحیابی کے خلاف پیش بندی ہے لیکن صورت معاملات کی غیر متوقعہ تبدیلی نے انگریزی قوم کے توازن کو قایم نہ رہنے دیا +

میرا مقصد اس جگہ اس تبدیل شدہ روش پر بحث کرنے کا نہیں بلکہ میں انگریزی قوم کو اُن تاثرات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو انگریزی قوم کے طرز عمل سے نہ صرف ہزارہا ہندوستانیوں بلکہ شمالی مغربی سرحد کے پار کے لوگوں پر اِن واقعات سے پیدا ہو رہے ہیں ہر ایک وفادار رعایا کا یہ پہلا فرض ہے کہ اپنے حکام کو اُن نتائج سے آگاہ کردے۔ جو اُن کے کسی فعل سے ظہور پذیر ہونے والے ہوں۔ اور راقم الحروف بحیثیت ایک وفادار رعایا کا فرد ہونے کے ایسا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جس نے ہندوستان میں رہکر گورنمنٹ کی حمایت میں قلم و زبان سے ہمیشہ خدمت کی ہے

میں جرأت سے کہتا ہوں کہ موجودہ جنگ کا خاتمہ صرف اسی بات پر نہ ہوگا۔ کہ ترکوں کو قسطنطنیہ سے خارج البلد کردیا جائے بلکہ یہ جنگ ایشیا اور یورپ میں ایک عالمگیر فساد پیدا کرکے ان کی آیندہ قسمتوں پر ایک گہرا اور دیرپا اثر ڈالے گی۔ صورت حالات شاید اس قدر خطرناک نہ ہوتی۔ اگر شاہ سرویہ اسے صلیبی جنگ قرار نہ دیتا۔ شاہ سرویہ کا یہ اعلان بھی شاید سفیہہ مزاج لوگوں کے دلوں پر چنداں اثر نہ کرتا اگر آکسفورڈ کا بشپ (لاٹ پادری) اور اُس کی مقدس برادری اپنے خطبوں میں اسے جنگ صلیبی نہ قرار دیتے اور اپنے مجنونانہ جوش کو مذہبی جامہ نہ پہناتے۔ قرون وسطیٰ کا مذہبی جوش جس نے محض اختلاف خیالات کی بنا پر دُنیا کو خون سے رنگ دیا اب پھر جوشوں پر ہے اور اس جنگ کو صلیب کا ہلال پر حملہ ظاہر کرا رہا ہے اور وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ مسجد ایا صوفیہ کو پھر گرجہ کی شکل میں بدل کر اس میں مسیحی ترانے گائے جائیں +

معاملہ فہم انگریزی قوم اس بات کو معلوم کرنے سے قاصر ہے کہ اس کے اپنے حقوق و مفاد کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے یہ مذہبی جنگ نہ صرف ترکوں کے برخلاف بھڑکائی جارہی ہے بلکہ تمام مسلمانوں کے برخلاف جن میں کا ایک حصہ کثیر یعنی ایک سو [illegible] لین نفوس برطانوی جھنڈے کے سایہ میں آباد ہیں اور جو کہ ابھی پچھلے سال ہی روئے زمین پر ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت کے نام سے پکاری جاچکی ہے اور اگر امر واقعہ یہی ہے تو برٹش گورنمنٹ کے موجودہ وزرائے سلطنت کی حکمت عملی سمجھ میں نہیں آتی۔ کیا مسلمانوں کے مفاد کو مذہبی جنون کے مذبح پر قربان کرنا پسند کرلیا گیا ہے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں پر اسی قسم کا نقش پیدا کیا جارہا ہے۔ کیا انگریزی قوم نے اس قسم کی پالیسی کے نتائج پر کافی غور کرلیا ہے؟ کیا وہ اس مذہبی جنون سے شروع کردہ غارت گر جنگ کو بند کراکر جو مدبرین برطانیہ کی معمولی حکمت عملی سے فوراً بند ہوسکتی ہے مسلمان رعایا کو جو اُن کی خواہاں ہے ہمیشہ کے لئے مرہون منت نہیں کریں گے؟ اگر خدا نخواستہ جنگ جاری رہی تو مجھے خوف ہے کہ اس سے اس قسم کے نتائج پیدا ہوں [illegible]

مراسلات

مذاہب اور فرقہ بندیاں

اعتصموا بحبل اللہ جمیعا

زل سے سلسلہ ہے اِس جنونِ فتنہ ساماں کا
تنگافِ خامۂ کُن چاک ہے میرے گریباں کا

گو ہم یقینًا نہ کہہ سکیں۔ مگر قرائن شاہد ہیں کہ جب سے دُنیا کی منڈی میں حضرتِ انسان نے قدم رکھا یا جب سے انسانی نشوونما کی داغ بیل پڑی اُس وقت سے ہی درجہ بندی اور گروہ بندی کی بھی بنیاد پڑنی شروع ہوئی۔ جس زمانہ میں انسانوں کی تعداد بہت ہی کم ہوگی۔ اُس وقت بھی اختلاف خیالات کی وجہ سے اُن میں ایک قسم کا تفرقہ ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ یہ بھی کہ صرف ایک ہی انسان کی ذات میں تخالف و تضاد ہوتا ہے۔ انسان خیالات کا ایک مجموعہ ہے۔ اور اُس مجموعہ خیالات میں ہمیشہ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ صرف اپنی ہی ذات کے مطالعہ سے ہر انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ اُس کے خیالات میں کہاں تک یک سوئی ہوتی ہے اگر انسان کے اندرونہ کا فوٹو لیا جائے تو پتہ لگ سکتا ہے کہ اُس کے اندرونی اختلافات بھی کم نہیں ہیں۔ اگر انسان اپنے اختلاف کی یادداشت مکمل رکھتا۔ تو اُس کو آسانی سے پتہ لگ سکتا کہ اُس کے خیالات میں کس حد تک اختلاف ہوتا رہا ہے انسان کے خیالات یا موجِ خیالات کی بنیاد کائنات اور کیفیات یا تعلقات کائنات ہوتے ہیں اور وہ وسایل جن کی رو سے سابقہ پڑتا ہے۔ چونکہ کائنات اور وسایل بجائے خود مختلف ہوتے ہیں۔ اس واسطے خیالات میں بھی اختلاف رہتا ہے +

چاہے الہامی کلام ہو اور چاہے اجتہادی مجموعہ اُس کا مورد انسان ہو انسانی دل و دماغ ہی ہوتے ہیں۔ سب کائنات اور ساری موجودات انسان کے پیش نظر رہتی ہے۔ اور انسان اُس سے اپنی اپنی بساط کے مطابق اخذ کرتا ہے اور نتیجہ نکالتا ہے۔ ایک ہی واقعہ ایک ہی کیفیت سے کوئی کچھ نتیجہ نکالتا ہے اور کوئی کچھ ایک ہی کلام اور ایک ہی فقرہ کے معانی بعض حالات میں مختلف بیان کئے جاتے ہیں۔ کوئی کچھ استدلال کرتا ہے اور کوئی کچھ اس میں کچھ شک نہیں کہ اکثر فقروں اور جملوں کا مطلب بعض دفعہ ایک ہی رنگ میں ذہن نشین ہوتا ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ ایک ہی مدرسہ کے طالب علم کبھی کبھی مختلف مطالب کا استدلال کرتے ہیں۔ حالانکہ عبارت ایک ہی ہوتی ہے۔ اکثر دفعہ انسان ایک ہی مقصد کی بابت کبھی کچھ سوچتا ہے اور کبھی کچھ۔ صبح کچھ ارادہ ہوتا ہے اہتمام کچھ دوپہر کچھ سوچتے ہیں اور بستر پر کچھ۔ اختلاف خیالات کی رو صرف دنیوی معاملات میں ہی وابستہ نہیں ہے۔ معادی اور مذہبی امور سے بھی مربوط ہے۔ مذہبی امور ہی سے نہیں علمی اور فلسفی مقاصد سے بھی جیسے مذہبی معلومات اور مذہبی تبلیغات کی بنیاد انسانی خلقت کے ساتھ ہی پڑی ہے ویسے ہی علمی فتوحات کی داغ بیل بھی شروع ہی سے پڑنی شروع ہوئی ہے۔ دونوں صورتوں میں اختلاف خیالات کا سلسلہ بھی شروع ہی سے ساتھ ہی لگا آیا ہے۔ ہم دنیا کے طبقہ پر کوئی ایسا مذہب یا کوئی ایسا علمی کسبہ نہیں پیش کرسکتے۔ جس میں اختلاف خیالات نہ ہو یا رفتہ رفتہ جس کی شاخیں نہ ہوگئی ہوں۔ دُنیا میں اس وقت جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان کا شروع ایک ہی تھا یا ایک ہی ہوگا۔ یہ تفرقہ ان میں جو اس وقت دکھلائی دے رہا ہے۔ یہ اُس طبعی اختلاف خیالات کا اثر یا نتیجہ ہے جو دنیا کے ہر ایک شعبہ میں پایا جاتا ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ اختلاف خیالات نہ صرف اُن مذاہب میں پایا جاتا ہے جنہیں لوگ فرضی سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ رویا یہ رخنہ اُن مذاہب میں بھی ہے جنہیں ازلی اور الہامی مذہب کہتے ہیں۔ کیا ہم کوئی ایسا مذہب پیش کرسکتے ہیں۔ جس میں فرقہ بندی اور اختلاف نہ ہو بڑے بڑے مذاہب یہود ہنود۔ عیسائی۔ بدھ اور اسلام ہیں ان میں سے کوئی سے ایک مذہب کو لے لیجئے اور پھر کہئے کہ وہ کونسا مذہب ہے کہ جس میں یہ فرقہ بندیاں اور یہ رخنے نہیں ہیں۔

ہم کوئی ایسا مذہب نہیں پیش کرسکتے۔ جس میں فرقہ بندیاں اور رخنے نہ ہوں مذاہب کو جدا رکھکر اور بھی کوئی ایسا قانون پیش نہیں کیا جاسکتا جو تبدیلی سے خالی ہو۔ اگر ہم دنیا کے کل قوانین سیاسی کا بھی جایزہ لیں گے تو ماننا پڑیگا کہ مذاہب کی طرح اُن میں بھی بیسیوں قسم کی پارٹیاں اور فرقہ بندیاں ہیں۔

فرقہ بندیاں نہیں ہیں۔ کوئی مذہبی فرقہ یہ نہیں ثابت کرسکتا کہ اُس کا دامن اختلافات کے گرد و غبار سے پاک اور صاف ہے باوجود اِن اختلافات کے بھی ہر مذہب کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ ایک متحدہ مذہب ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ کیونکہ جس وقت اصولی رنگ میں بحث ہوتی ہے تو اس قسم کے تمام اختلافات الگ رکھ دیئے جاتے ہیں اور بعض وقت ان اختلافات ہی سے صداقت کا استدلال ہوتا ہے سہ

اگر ہوجائے پارہ پارہ دل اُس کی محبت میں ٭ تو پھر ہر پارۂ دل کو سمجھ لیں پارۂ قرآں کا

بیشک۔ بعض مذاہب اس قسم کے بھی ہیں کہ اُن کی سرشت ہی میں تفریق اور جدائی ہے اور شروع ہی سے اُنکا وعظ اور اُن کا اعلان بھی تجدید و تفریق ہے۔ لیکن اُن مذاہب میں جنہیں ایک عامہ مذہب ہونے کا دعویٰ ہے۔ تفریق اور تجدید کی روح عملی رنگ میں پھونکی گئی ہے گو فی الواقع ایسے مذاہب کا کوئی ذاتی نقص نہ ہو مگر انسانی خیالات اور انسانی فہم و ذکا اور ادراک کی بوقلمونی کی وجہ سے اُن میں بھی تفریق و تشعیب حایل ہوگئی ہے ٭

فرقوں کی مزاحمت | تاریخ ہمیں وضاحت سے بتا رہی ہے کہ ہر مذہب نے کوئی جدید فرقہ پیدا ہونیکے وقت پورے زور سے اُسکا مقابلہ اور اُس کی مزاحمت کی ہے نہ صرف مذہبی رنگ میں ہی بلکہ دنیاوی اور سیاسی رنگ میں بھی ایک مذہب یا پہلے فرقوں کا کسی نئے فرقہ کے پیدا ہونے یا نشو و نما پانے سے چیں بجبیں ہونا ایک طبعی بات ہے کوئی شخص کسی اجنبی مزاحم کو صبر اور خوشی کی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا اور نہ اُس کا خیر مقدم کرتا ہے شخصی طور پر تو شاید ہو بھی سکے۔ لیکن فرقہ بندی کی صورت میں ایسا ہونا مشکل ہے جو جدید فرقہ نکلتا ہے کل پُرانے فرقے اُسکے مقابلہ کے واسطے بحیثیت مجموعی اکٹھے ہوجاتے ہیں اور ایک خاص وقت تک ایک ہی جوش اور ایک ہی عزم کے ساتھ مقابلہ آرا ہوتے ہیں دنیاوی اور مذہبی تواریخ کے ملاحظہ سے ناظرین معلوم کرسکتے ہیں کہ اس تہم کو یہ خیال ... ورنہ مُفتوں کا کیا کچھ نتیجہ نکلا ٭

اثر مزاحمت | ہمیں تاریخ خاموشی سے یقین دلاتی ہے کہ ایسی مزاحمتوں اور ایسی یورشوں یا ایسے مقابلوں سے کبھی کوئی جدید فرقہ نیست و نابود نہیں ہوا ہے بلکہ جس سختی سے اُس کا دوسرے یا پہلے فرقوں نے مقابلہ کیا ہے اسی سختی سے ایسا فرقہ بڑھا ہے جوں جوں مزاحمت زیادہ ہوتی گئی ہے وں وں اُسکے پاؤں جمتے گئے ہیں اگرچہ سیاسی رنگ میں بھی ایسے فرقہ کا مقابلہ کیا گیا۔ مگر نتیجہ کوئی نہ نکلا۔ شیعہ فرقہ اسلام کا پہلا فرقہ ہے اور چاہیے سنی نے دوسرے کے مقابلہ اور مزاحمت میں کمی نہیں کی مگر آج دونوں فرقے باوجود اس خانہ خرابی اور زنگ و دو کے بھی موجود ہیں شیعوں اور سنیوں میں اور بھی بیسیوں فرقے اندرونی اختلافات کی وجہ سے نکلے اور اُن کا بھی بہت کچھ مقابلہ ہوا اور نوبتیں دور دور تک پہنچیں لیکن سوائے اسکے کوئی ایسا فرقہ نیست و نابود نہ ہوا کہ خود اُسکی ذاتی طاقت ہی نیست و نابود ہونیکے قابل تھی اور اُس میں بڑھنے کا مادہ نہیں تھا۔

انسدادی تجاویز | کیا ہم کوئی ایسی تجویز پیش کرسکتے ہیں کہ جس سے مذاہب کی فرقہ بندیاں سر نہ اُٹھائیں اور اُن کے اثر سے مذاہب کو امن ملے یہ خیال بہت اچھا ہے لیکن ایسا نہیں ہوسکتا اور نہ ہم ایسی تجویز کے سر سبز کرنیپر قادر ہوسکتے ہیں یہ بات خیالی نہیں ہے بلکہ ہمیں پورا تجربہ اس تک لے جاتا ہے۔ سینکڑوں فرقے ہر مذہب میں ... و نما پارہے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک کا اپنے اپنے وقت پر مقابلہ اور مزاحمت ہوئی ہے باوجود اس کے بھی دنیا کی منڈی میں سے نکل نہیں سکے۔ شاید کبھی سیاسی زور سے دب گئے ہوں مگر اُن کا بیج نابود نہیں ہوا ہے ہاں اُس صورت میں کہ اُن میں کوئی عمدگی اور کوئی زور بھی نہیں تھا۔ ممکن ہے کہ کوئی فرقہ باوجود کم زوری تعلیم کے بھی قایم رہا ہو یا ابھی تک اُس میں فرار واقعی ضعف نہ آیا ہو مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ اُس میں کمزوری نہیں یا کسی وقت وہ اسوجہ سے نابود نہیں ہوسکتا البتہ یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ کسی مذہب کا کوئی جدید فرقہ محض مخالفت اور دُشنام دہی سے دنیا کی منڈی میں سے باہر نہیں نکالا جاسکتا ہے۔ اُن زمانوں میں بھی یہ صورت صورت پذیر نہ ہوئی جب سیاسی پہلو سے بہت کچھ تعدیاں ہوتی تھیں تو زمانہ موجودہ میں تو ایسا خیال کرنا بھی خود کو ایک دغدغہ میں ڈالنا ہے ٭

موجودہ زمانہ میں اُس قدر مذہب پرستی یا مذہب پژوہی نہیں ہے جس قدر مذہبی شور و غل ہے اگر صحیح رنگ میں مذہب پرستوں کی تعداد لگائی جائے۔ تو ہر مذہب میں یاس تیز مند سے نکلیں گے ایک ہی مذہب اس کی شاکی نہیں ہر مذہب میں یہ کمی پائی جاتی ہے لیکن اُسکے مقابلہ میں مذہبی جوش کی مصنوعی لہریں بطور ایک مشغلہ کے کثرت سے اُٹھتی ہوئی پائی جائیں گی ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسکے مذہب کے خلاف کچھ نہ کہا جائے اور اگر کہا جائے تو وہ کہکر زد سے باہر نہ جاسکے بلکہ کسی نہ کسی طرح زد پر چڑھ جائے سہ

ہر صبح کو یہ شور ہے مرغ سحری کا ٭ چونکو کہ زمانہ ہوا بے خبری کا

اس جدو جہد میں جو کچھ ابتریاں امن و امان عامہ میں سرزد ہوتی ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ اُن سے نظر پھیر لی جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ اس قسم کی شورشوں اور غل و غپاڑہ سے کبھی کوئی آنے والی رو رک نہیں سکتی ہے۔ کیونکہ دنیا کے گذشتہ زمانوں میں باوجود بڑے بڑے زور مارنے کے بھی اس قسم کی کوئی نظیر بھی منصۂ ہستی پر نہیں آئی ہے۔ جب سابقین اس میں کامیاب نہ ہوئے تو متاخرین کس طرح ہوسکتے ہیں بجائے اس کے کہ ان حرکات سے کوئی فایدہ ہو اُلٹے نقصان ہوتا ہے اور اُس مجموعی جتھے میں جو رفتہ رفتہ بن چکا ہے ابتری پڑتی ہے ٭

جدید فرقوں کی فلسفی | خواہ کوئی کچھ ہی کرے مذاہب کی فرقہ بندیاں نہ تو رک سکتی ہیں اور نہ بند کی جاسکتی ہیں جب چھ سات ہزار سال سے یہ رو رک نہیں سکی تو آیندہ بھی کوئی اُمید نہیں کرنی چاہیئے۔ فلسفی نگاہوں سے جب فرقہ بندی کے سوال پر بحث کی جائے۔ تو پایا جاتا ہے کہ عموماً کوئی جدید فرقہ اُسوقت پیدا ہوتا ہے۔ جب پہلے فرقوں میں کوئی عملی سقم صورت پذیر ہوتا ہے۔ جب عملی جذبات اور علمی جوش سرد پڑجاتا ہے۔ جب کوئی جگہ ایک نئے آنے والے کے واسطے خالی ہوتی ہے۔ جب مجموعی کمزوری کسی جدید طاقت کی خواہاں ہوتی ہے۔ جب مذہب کے اصول میں ضعف آجاتا ہے۔ جب تک کوئی اینٹ عمارت سے نکلے نہیں تب تک نئی اینٹ نہیں رکھی جاسکتی ہے ٭

ہر ایک مذہب کے پُرانے فرقوں کی فہرست ہاتھ میں لیکر دیکھو اور پھر کہو گے یہ باتیں کہاں تک درست ہوتی ہیں ٭

قدرت ایسے امور کی خود منصرم اور خود ہی منتظم ہے جب مرتبہ دیکھتی ہے انصرام کرتی ہے کچھ شک نہیں کہ کبھی کبھی کمزور سوادِ بھی جوش میں آجاتے ہیں اور اُن میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ مگر اُن کا قدم اکثر مستکل نہیں ہوتا آخر اُن کی ہستی ختم ہوجاتی ہے اور اُن کا بھید اپنے ہی اعمال اور افعال سے دنیا پر کھل جاتا ہے اور دنیا رفتہ رفتہ انہیں بھانپ لیتی ہے

جدید فرقونکے پیدا ہونے سے کیا کچھ نتائج نکلتے ہیں؟ | پُرانے فرقے متنبہ ہوکر اپنی حالت سوچنے لگتے ہیں۔ کہ اُن میں کیا کچھ سقم اور نقص ہے۔ جدید فرقوں میں اُن کے مقابلہ میں کیا کچھ زیادتی ہے۔ جدید فرقے کوشش کرتے ہیں کہ جس امور کا اُن کی طرف سے دعویٰ ہوا ہے۔ اُن کا وہ عملی رنگ میں ثبوت دیں ٭

پرانے فرقوں کے مقابلہ میں ثابت کرکے دکھائیں گے کہ اُن کی اس واسطے ضرورت تھی۔ اُن کی ہستی اس واسطے وجود پذیر ہوئی ہے یہ وہ باتیں ہیں۔ جن کی ضرورت بطور ایک اپریشن کے ہمیشہ ہر مذہب کو رہتی ہے اور کوئی مذہب اس عمل سے خالی نہیں رہا۔ تاریخ تمہیں گن گن کر بتا دیگی کہ ایسے عمل سے مذاہب اور مذاہب کے پُرانے فرقوں میں کیا کچھ رُوح پھونکی گئی اور جدید اجتہادات یا جدید دعاوی اور جدید اختلافات سے پُرانے فرقوں نے کیا کچھ حاصل کیا اور اُن پر کیا کچھ اثر پڑا سہ

بچو تیری راہ میں تھے شیخ و برہمن ٭ تسبیح گر پڑی کہیں زنار گر پڑی

بیشک یہ پُرانے فرقوں کا حق ہے کہ ایک جدید سہیم و حصہ دار کی شرکت اور جدت سے جوش میں آئیں اور یہ کوشش کریں کہ اُس کا قدم آسانی سے نکل جائے اور وہ جس جگہ اور جس منزل پر ٹھہرنا چاہتا ہے اُس پر ٹھہر نہ سکے۔ کیونکہ وُہ اُن کی نظروں میں اُن کے اغراض کے منافی ہے جدید فرقہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ پُرانے فرقے اُس کے مقابلہ میں کیوں آتے ہیں اور اُس کی راہ کیوں مارتے ہیں۔ یہ اُن کا حق ہے کوئی اُن کو اس عمل سے روک نہیں سکتا ٭ سہ

رقیبوں کی ہمت کا ہے یہ اثر ٭ تنفر تمہیں ورنہ ہم سے نہ تھا

مسلک تنفر | تنفر تنفر میں فرق ہوتا ہے۔ دشمنی بھی کئی طرح کی ہوتی ہے اپنوں سے بھی دشمنی ہوتی ہے اور اغیار سے بھی۔ کیا دونوں میں فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک میں رشتہ اخوت حایل ہے اور دوسری طرف منافرت کا پیوند رکھتی ہے۔ کسی ایک مذہب کے فرقے باوجود مختلف خیالات اور مختلف اجتہادات کے بھی اُس ایک مذہب سے وابستگی رکھتے ہیں۔ جس طرح ایک درخت کی مختلف ٹہنیاں اور شاخیں تنے سے وابستہ ہوتی ہیں ٭ شاید ایک فرقہ بھی کسی مذہب کا ایسا نہ ہو۔ جس کی تعلیمات اور جس کے اجتہادات میں اُس مذہب کے اصول اور اغراض مشترکہ کا ادب اور پاس نہ کیا جاتا ہو۔

شاید کسی مذہب میں کوئی ایسا فرقہ ہونے کا تاریخ بہت کم شہادت دیتی ہے

ان حالات میں یہ کہنا پڑیگا۔ کہ کوئی فرقہ مذہبی مذہب کے تنہ یا اصول سے جدا نہیں ہوتا۔ کیا ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ سے اس قسم کی منافرت رکھے۔ کہ وہ منافرت اغیار سے بھی بڑھ جائے فرقوں کی مثال دراصل ایک باپ کے چند چھوٹے بڑے لڑکوں کی ہے کیا بھائیوں کی باہمی عداوت یہ صورت پیدا کرسکتی ہے کہ باپ کی عزت پر حملہ ہو اور باپ دنیا کی نظروں میں کوئی وقعت اور کوئی حقیقت نہ رکھے۔ باپ کی عزت کرو اور ہر ایک بھائی کو اپنے زور اور اپنے اعمال و افعال کی بدولت بڑھنے دو اور اگر کسی فرقہ میں صداقت کی روح ہے تو وہ باوجود انواع اور اقسام کی عداوتوں اور مزاحمتوں کے بھی بڑھ جائیگا اور اُس کی رفتار بند نہیں ہوگی اور اگر اُس میں صداقت کے جذبات ہیں تو وہ تمام قسم کی گالیوں اور ملامتوں کا مقابلہ کرنے پر بھی دوڑ میں بازی لے جائیگا اور اگر وہ بہ نفسہ کمزور ہے تو کسی روز اُس کی رفتار خود بخود ہی مدہم پڑ جائیگی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ فرقے اپنے اپنے اعتقادات سے روگرداں ہوں بلکہ یہ کہ مذہب کی عزت جو بجائے ایک محترم باپ کے سب فرقوں کے مقابلہ میں ہے باقی رکھ کر ایک دوسرے کے خیالات کا مقابلہ کیا جائے۔ اس زمانہ میں ایک صلح عام کی ضرورت ہے۔ مذہب اسلام باپ کی حیثیت سے ایک قسم کی خطرناک مشکلات میں گھرا ہوا ہے اُس کے فرزندوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی حدود میں رہ کر اُس کی تنظیم اور تقدیس کی فکر کریں اور اگر کوئی فرزند باپ کی تقدیس ساتھ لے کر اُسی مذہب کے کسی اور فرقہ میں شامل ہو جائے تو اُس کی تخریب کا بیڑہ دشمنی کے رنگ میں نہ اٹھایا جائے۔ بلکہ برادرانہ اور دوستانہ رنگ میں اُس کی غلطیوں کا اظہار کیا جائے جو بھائی باپ کی خدمت کرتا ہے اُس کا برادرانہ الفاظ میں اعتراف کیا جائے۔ تاکہ اور بھائیوں کو بھی ایسا شوق ہو ٭

بعض غلط فہمیاں | بیشک بعض غلط فہمیاں دلوں اور طبیعتوں میں بہت کچھ ہلچل اور ابتری ڈال دیتی ہیں۔ لیکن اس کا یہ علاج نہیں کہ صبر اور بردباری سے باہر نکل جائیں۔ بلکہ یہ کہ استقلال اور ہمت سے سنیں اور سہیں۔ بہت دفعہ ایک چھوٹی سی غلطی اور فروگذاشت بھی بہت سی ٹھوکروں کا باعث ہوجاتی ہے اور انسانوں کو امن عام پر جا پہنچاتی ہے۔ کہ جہاں پر اُس کا اپنا درجہ اور اپنی پوزیشن بھی گھاٹے میں پڑجاتی ہے۔ بعض دفعہ کاوش کی صورت میں انسان اُس نیک عمل پر بھی معترض ہوتا ہے۔ جو خود اُس کی نگاہوں میں بھی نیک اور سعید تھا۔ صرف اسی خیال سے اعتراض کر بیٹھتا ہے۔ کہ وہ اُس شخص سے مغلوب تھا۔ جو اُس کی نگاہوں میں بعض دیگر وجوہ سے قابل اعتماد نہ تھا۔ گو جوش میں ایسا فعل تھوڑی دیر تک دیرپا اثر رکھتا ہو۔ مگر سوچنے کے بعد سقم ظاہر ہوجاتا ہے اور یہ کمزوری ہے کہ ایک کاوش کے سبب ایک نیک فعل کی بھی مخالفت کی گئی۔ ایک شیعہ بھی اذان دیتا ہے اور ایک سنی بھی اگر شیعہ یا سنی اس فرقہ بندی کی وجہ سے اذان کی تحقیر کرے تو یہ ایک قابل شرم مسامحت ہوگی ایک شیعہ نے عمل تبلیغ اسلام سے جب سنی منہ چڑاتا اور خفا ہوتا ہے تو دراصل وہ اسلامی خدمت کی تحقیر کرتا ہے۔ نہ کہ اُس فرد شیعہ کی۔ یہ نہ سوچا کہ دونوں ایک ہی طرف دعوت کرتے ہیں اور دونوں کا رُخ ایک ہی جانب ہے دونوں حضرت محمدؐ اور کعبہ کی طرف بلاتے ہیں سہ

حرم و دیر میں ہے جلوہ پرفن اُن کا ٭ دو گھروں کا ہے چراغ اک رُخ روشن اُن کا

(باقی جزرپن) راقم :- ایک مسلمان

قسطنطنیہ ۲۲ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ترکی افواج اڈریانوپل کرک کیلیسہ میں آج داخل ہوگئے ہیں۔ کرک کیلیسہ پر بلگیریا والوں نے تھوڑی سی مزاحمت کی لیکن اڈریانوپل کو بلا مزاحمت۔ سٹور اور چند سرکاری عمارات اُڑا دینے کے بعد خالی کردیا۔

ازالہ غلط فہمی درباره مقدمہ پیر جماعت علیشاہ صاحب | سنا گیا ہے کہ خادم حسین پسر پیر جماعت علیشاہ صاحب علیپوری وغیرہ کے مقدمہ سے متعلق حکام کے کانوں تک یہ بات پہنچائی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ نے بیہ نامبردہ کے خلاف یہ مقدمہ کرایا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ احمدیوں کو اس جھگڑے سے کوئی سروکار نہیں الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ ایسی رکیک و خفیف حرکات کو اُن ... شان سے بعید سمجھتی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ۔

اخبار پیغام صلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا۔ اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دُنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدن۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین میں وقت
اٹھ جائیں ہاتھ سے تو گو پھر پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶ ششماہی ۳ طلباء سے للعہ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو مفت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سکریٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنی چاہئیں دیگر خط و کتابت احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی۔اے (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور۔ یکشنبہ مورخہ ۲۷۔ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۳۱ھ | نمبر ۸

تازہ برقی خبریں

ترکی سپاہ اڈریانوپل میں۔ (قسطنطنیہ ۲۳۔ جولائی) ایک ترکی رسالہ کے دو ڈیژن نے ابراہیم بے کی ماتحتی میں اڈریانوپل پر قبضہ کرلیا۔ پیدل فوج کے ایک تیز رفتار دستہ نے انور بے کی سرکردگی میں رسالہ کو مدد دی۔ انور بے کی فوج نے ۲۴ گھنٹے میں ۵۰ میل طے کئے۔

سرکاری بیان ہے کہ بلغاریوں نے ترک کلیسا سے پسپا ہوتے وقت بارگوں کے میگزین اور بڑی بڑی عمارتیں اُڑا دیں۔ کہتے ہیں کہ جب باشندے ترکوں سے ملنے آئے تو انھوں نے بیحد خوشی ظاہر کی اور عورتوں نے جوش مسرت میں روتے ہوئے ترکی سپاہ پر پھول برسائے۔

ترکی اسیر۔ (صوفیا ۔ ۔) ترکی فوج کے داخلہ اڈریانوپل سے پہلے وہاں کے ترک قیدی روانہ بلغاریہ کر دئیے گئے تھے۔

پے در پے شکستیں۔ (بلغراد ۔ ۔) پیراو مسکل کو لڑائی برابر جاری رہی۔ بلغاریوں نے ہر جگہ منہہ کی کھائی۔ بلغاریہ کے شمال مغرب میں مقام بلغزانک پر سرویوں نے قبضہ کرلیا۔

دو ہفتوں سے خبریں اور ڈاک بند۔ (صوفیا ۔ ۔) پایہ تخت بلغاریہ اب بیرونی دنیا سے بے خبر ہے۔ کیونکہ پندرہواڑے سے نہ کوئی ڈاک پہنچی ہے نہ کوئی اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ یورپ میں اسوقت جو کچھ ہو رہا ہے اس سے قطعاً بے خبری پر بھی یہاں کے باشندے صبر و سکون سے کام لے رہے ہیں۔ (غالباً اس خیال میں کہ) جدید وزیر خارجہ نے انہیں تسلی دیدی ہے کہ دول یورپ ترکوں کو اپنی مقررکردہ سرحد سے تجاوز نہ کرنے دیں گی۔

عارضی صلح۔ (لندن ۔ ۔) یونان مصر ہے کہ ادھر صلحنامہ پر دستخط ہوں تو ادھر بلغاریہ خاص خاص شرائط صلح منظور کرے۔ جسکی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ یونان بہت سخت (شرائط) رکھیگا۔ اس طرح ممکن ہے کہ مقام نش میں صلح کی بات چیت طول پکڑ جائے ”کانفرنس صلح کا انعقاد ہی معرض التوا میں پڑ جائے۔

صوفیا میں انتہائی مایوسی۔ گو اس خیال سے گونہ تسلی ہے کہ طاقتیں ترکی کو عہدنامۂ لندن کی پابندی پر مجبور کرینگی۔ نیز زار روس کا یہ پیام برقی کسی قدر تسکین بخش ہے کہ روس بلغاریہ کی ذلت گوارا نہ کرے گا۔ تاہم اسوقت صوفیا میں ہراسانی و پریشانی حد درجہ پر ہے۔

بلغاریوں میں ہیضہ۔ مختلف اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ بلغاری سپاہ میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے جو یونانیوں میں بھی پھیلا ہے

بلغاریہ کا منظر تباہی۔ مقام جنگ کی حالت اور مصیبت ہولناک ہے۔ تمام علاقہ توپوں کی آگ اور تلوار کی مار سے اُجڑ گیا ہے۔ ہزاروں آدمی بے خانماں و آوارہ پھر رہے ہیں۔ اور سڑکوں پر اُن کا ہجوم ہے۔ مگر لڑائی بدستور شد و مد سے جاری ہے۔ سرویہ والے کہتے ہیں کہ سینٹ نکولس میں بلوگرٹیک کی فتح سے پہلے بڑا خونریز معرکہ ہوا۔ سرویوں نے ۳۲ توپیں گرفتار کیں یونانی مراسلات سے معلوم ہوتا ہے کہ پسپا ہوتے ہوئے بلغاری دستہ عقب کے ساتھ کئی سخت مقابلے ہوئے جواب برابر پیچھے دھکیلے جا رہے ہیں۔

غیر معلوم مقام۔ (لندن ۲۴۔ جولائی) برٹش بحری سکوڈرن کل پائیری سے غیر معلوم مقام کو روانہ ہوا۔

التوائے جنگ کا مسئلہ۔ رومانیا کی فہمائش پر یونان اس اصرار سے کہ مبادیات صلح کی منظوری کے ساتھ ہی التوائے جنگ عمل میں آئے دست بردار ہوگیا ہے۔ اور بخارسٹ و سینا میں کانفرنس صلح کے مجتمع ہونے تک التوائے جنگ پر رضامند ہوگیا ہے۔ سرویہ بھی لڑائی کے التوا کو قبول کرتا ہے بنابریں نش میں ڈیلیگیٹ غالباً صرف التوائے جنگ کا انتظام کریں گے

مصالحت کے لئے رومانیا کی کوشش۔ شاہ فرڈیننڈ نے شاہ چارلس (رومانیا) سے بذریعہ تار درخواست کی ہے کہ وہ شاہان یونان سرویہ و مانٹی نیگرو سے صلح کو جلد تکمیل پر پہنچانے کی سفارش کرے۔ بنابریں شاہ چارلس نے تینوں پادشاہوں کو تار دیا ہے۔ کہ سابق متحدہ ریاستوں میں مزید خونریزی حالت کو اور بھی نازک بنانے کا باعث ہوگی۔

ترکی پیشقدمی اور ریاستیں۔ متحدہ ریاستوں کے صدر مقامات کے تار ترکی پیش قدمی کی نسبت بہت کچھ تعلق خاطر ظاہر کرتے ہیں۔ بخارسٹ میں کہا جاتا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ طاقتیں رومانیا سے درخواست کریں کہ وہ ترکوں کو ایڈریانوپل سے نکال دے۔

فتح ایڈریانوپل پر مسرت۔ (قسطنطنیہ ۲۴۔ جولائی) ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ کی خبر ٹرکی کے بڑے شہروں میں کمال مسرت و خوشی سے سُنی گئی۔

فلیپولپس کیطرف ترکی پیشقدمی۔ ترک شمال اڈریانوپل میں سرحد سے گذر کر جمبولی کی طرف کوچ کر رہے ہیں۔ سفرا کی کانفرنس آمروزہ میں اس خبر سے سراسیمگی پھیل گئی۔ کہ ترک فلیپولپس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ شاہ فرڈیننڈ نے دول سے مداخلت کی التجا کی

الزام مظالم۔ (صوفیہ ۲۵۔ جولائی) دول عظام کے قائمقام کل محل میں طلب کئے گئے جہاں شاہ فرڈیننڈ نے اُن کو خطاب کر کے ترکی فوج کی جنگی کارروائیوں کو مظالم قرار دیتے ہوئے اعتراض کیا کہ انھوں نے مقامات ترلو وکیس و جمبولی کی طرف بلغاریہ پر فوج کشی کرتے وقت دیہات کو آگ لگائی اور باشندوں کا قتل عام کیا۔ اور کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ جن دُول نے اُس سفارتی قانون پر اپنے اپنے دستخط کئے تھے۔ جواب پامال کیا جا رہا ہے وہ اب متاثر ہونگی بلغاریوں کی مصیبت میں میں یورپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اُن لوگوں کی مصائب کا خاتمہ کریں جو اپنے پُرانے تشدد کرنیوالوں کی واپسی سے پہلے ہی مارے خوف کے بھاگ رہے ہیں۔

شاہ چارلس کا مراسلہ۔ بخارسٹ کہتے ہیں کہ شاہ چارلس نے اپنے ذاتی مراسلہ میں سلطان کو لکھا ہے کہ ترکی پیشقدمی ٹھیک نہیں

روس و آسٹریا کی رائے۔ (ایتھنز ۔ ۔) روس و آسٹریا نے یونان اور سرویہ کو زور سے لکھا ہے کہ بلغاریہ کی حالت بہت نازک ہے۔ اب عارضی صلح تو ضرور کرہی لینی چاہئے۔

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یونان ابھی تک عارضی صلح سے متفق نہیں ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ رومانی حکومت نے یونان کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ صوفیا کی طرف بڑھے چلے جانے پر اڑا رہا تو افواج رومانیہ بھی پایہ تخت بلغار پر قبضہ کرلینگی۔ رومانی گورنمنٹ نے اس بات کی ضرورت بھی ظاہر کی ہے کہ بلغاریہ کو ترکی حملہ کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جائے۔

جنگ جاری رہے۔ (لندن ۔ ۔) جنگ کو جلد بند کرنے سے متعلق رومانیہ کی کوششیں خاک میں مل گئیں۔ یونان اور سرویہ سخت دل نکلے اور انھوں نے رومانی تجاویز کو مسترد کردیا۔ وہ اس بات پر اصرار کرتے ہیں۔ کہ جب تک مبادی پیمان صلح نہ طے ہو لیں اور لڑائی کو قرار واقعی طور پر بند کرنے کا تصفیہ نہ ہو جائے میدان کارزار گرم رہنا چاہئے۔ صوفیا میں بڑی مایوسی چھا رہی ہے۔ صوفیہ کی تمامتر توقعات کا انحصار اب اسپر ہے کہ دول عظام اور رومانیہ بیچ بچاؤ کردیں جن کے ارادے دوستانہ سمجھے جاتے ہیں۔

طاقتیں مداخلت پر متفق نہیں۔ بڑھتے ہوئے ترکوں کے مقابلہ میں رومانیہ کی پیشقدمی کرنیکا امکان کئی پایہ تختوں میں بڑی سنجیدگی سے زیر بحث ہے۔ مگر بخارسٹ اس معاملہ میں خاموش ہے۔ اس کے ساتھ ہی ... ترکوں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار
پیغام صلح لاہور

عظیم الشان اصل (بہ سول)

[ذیل میں ہم جناب مولوی صدر الدین صاحب بی۔اے۔بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا وہ مضمون ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ جو آپ نے پیغام صلح کے لئے رہین قلم فرمایا ہے۔ ناظرین خاص توجہ اور تدبر سے مطالعہ فرمائیں۔ مولوی صاحب ممدوح نے دور از کار طبع آزمائی و خیال آرائی سے قطع نظر فرما کے ما و شما سب کو تعلیم اسلام کے ایک ایسے شاندار اصل کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس کے کار بند ہونے سے بڑھ کر فی الواقع دنیا میں کوئی پالیسی کوئی حکمت عملی اور کوئی روش ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہہ پاک ارشاد کہ خشیۃ اللہ راس کل حکمۃ۔ آج اگر تمام دنیا کے نہیں تو کم از کم اس قوم کے ہی تمام کام جو آنحضرت کی غلامی کا دم بھرتی ہے۔ اس اصل کے ماتحت آجائیں۔ تو یقیناً ہماری دنیا اور دین دونو سنور سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں سب کو اس کی توفیق دے۔ اور مولانا ممدوح کو اس تحریک نیک کی جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ اڈیٹر]

ہمارا ہر کام کسی ارادے کے ماتحت ہوتا ہے۔ حتےٰ کہ جو کام ہم عادۃً کرتے ہیں۔ وہ بھی ارادے کے بغیر نہیں ہوتے۔ اور جتنا کوئی کام اہم ہوتا اتنا ہی وہ مضبوط ارادہ چاہتا ہے۔ جو بہت غور و فکر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اعمال پر اس دنیا اور دوسری دنیا میں بھی جزا و سزا مترتب ہوتی ہے۔ اچھے کاموں کا نتیجہ جزائے خیر ہوتی ہے۔ اور بُرے کاموں کی پاداش سزا۔ دنیا کی گورنمنٹ چوروں ڈاکوں کو سزا دیتی ہے تاکہ وہ بدکاریوں سے رُکیں۔ مفسدوں پر تعزیرات لگائے جاتے ہیں۔ یہہ سب کچھ اس لئے تاکہ لوگوں کو اسی طرح سے معلوم رہے۔ کہ بدی کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ اور لوگوں کو اور گورنمنٹ کو اس امر کا علم رہے کہ بدی کے روکنے کے لئے سزا کافی نہیں ہے۔ ایک دریا کے روکنے کے لئے جس طرح سے ایک مٹی کا بند کفایت نہیں کرتا اسی طرح سے ایک نابکار آدمی کے اعمال کا راستہ مسدود کرنا محال ہوتا ہے۔ ایک طرف سے بند کریں۔ تو وہ دریا کے پانی کی طرح دوسرے راستے تلاش کر لیتا ہے۔ ان اعمال کے منبع اور سر چشمہ کا جب تک انسداد نہو لوگوں کے اعمال کبھی اچھے نہیں ہو سکتے۔ اگر کسی کے ایک بُت کو توڑ دیں تو وہ دوسرا بُت بنا لیتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل بُت گر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں برکت پھیلانے کے لئے اور لوگوں کے اعمال کو سنوارنے کے لئے اصل سرچشمۂ اعمال کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا اگر قلب کی اصلاح ہو جائے تو تمام جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہی بگڑ جائے تو جسم اور جسم کے اعمال کے اچھا ہونے کی کوئی سبیل نہیں۔ جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس علم کو دنیا پر روشن فرمایا۔ وہاں اس کی اصلاح کے اصل الاصول کی طرف توجہ بھی دلائی اور سینکڑوں ہزاروں انسانوں کے قلوب کی اصلاح فرمائی۔ وہ اصلاح نہ کتب بینی سے ہوتی ہے۔ نہ کسی افسر پولیس کے ڈر سے نہ کسی حاکم اعلےٰ کے رعب کی وجہ سے میسّر آتی ہے بلکہ اس کے لئے کوئی بہت ہی لطیف خبیر حاضر و ناظر ہستی درکار ہے۔ جو تمام طاقتوں کی مالک ہو۔ جو بہت ہی انعام دے سکتا ہو۔ اور اور پوری پوری سزا بھی۔ انسان جو اندھیری کوٹھڑی میں ہے۔ محسوس کرے کہ میں اس کے سامنے ہوں۔ اور باریک سے باریک کام کرتے وقت اسے یقین ہو کہ میرے ارادہ سے اُسے پوری آگاہی ہے یہہ تقوےٰ ہے۔ اور خشیۃ اللہ ہے جس سے ایک شخص اپنے قلب کو منور اور اپنے اعمال کو بابرکت کر سکتا ہے۔ بخاری شریف کے باب وحی میں پہلی حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔ اعمال ارادے اور نیتوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور اعمال پر ارادہ اور نیتوں کے لحاظ سے جزا و سزا مترتب ہوتی ہے۔ اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے قلب کی صفائی نظر آتی ہے۔ اور اس سے آپکے اعمال کا ایک گونہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ یتیم بچہ اپنے اندر کیسی صفائی رکھتا ہوگا۔ اور اعمال میں کس قدر خوبی و برکت کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے پاک ارادہ اور بابرکت اعمال کو دیکھکر اپنے فضل سے ان کے قلب صافی کو مورد عنایات بنایا اور اتنا بڑا احسان فرمایا کہ اس کو اپنے نزول کے واسطے پسند فرمایا اور نزول وحی کے لئے منتخب۔ اے مسلمان قوم تیرے تجارب وسیع میں تیرا امام مقتدا ایک ایسا انسان گذرا ہے جس کی زندگی میں تمام مسلک موجود ہیں۔ اور جس پر قدم زن ہونے سے اعلےٰ سے اعلےٰ ترقی میسر آسکتی ہے۔ پس اگر ہم ترقی چاہتے ہیں۔ تو کسی رنگ میں کام کریں اخبار نویس ہوں یا مضمون نویس۔ واعظ ہوں۔ یا مقرر۔ صوفی ہوں۔ یا دنیا دار۔ ظاہری ہوں۔ یا باطنی۔ حاکم ہوں یا محکوم سب کے واسطے یہہ ضروری ہے کہ ارادے پاک ہوں اور وہ خدا کے نزدیک اور دنیا کے نزدیک سب کے نزدیک پاک ہوں ہاں بعض اوقات دنیا کے لوگ بدظنی سے دوسرے کے پاک ارادوں پر بھی اعتراض کرتے ہیں اس کا کچھ ہرج نہیں۔ ارادہ پاک کرنا کوئی معمولی امر نہیں ہے۔ شیطان کی راہیں بہت باریک ہیں بعض اوقات انسان اپنے ارادے کو نیک بنانے کے لئے اپنی ایک ناجائز حرکت اور پالیسی کو اپنے خیال میں کسی خاص نیکی پر مبنی سمجھتا ہے۔ اور بعض اوقات سمجھتا ہے کہ چونکہ اس سے دشمن کو زک پہنچتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ میرے لئے اور دوسروں کے لئے مفید ہے۔ اس لئے یہہ شرارت ہی نیکی ہے۔ غرض شیطان جو انسان کے خون کی شریانوں میں ہی ساتھ ساتھ بہتا ہے اور شیطان جو ایک عالم ماہر کے ساتھ ساتھ ترقی کر کے باریک بلکہ نہایت باریک طریقوں سے اس کو بھی خوب دھوکا دے سکتا ہے عجیب بلائے بد ہے۔ جس سے بچنا بہت بڑے ہوشیار آدمی کا کام ہے روایت ہے کہ ایک بزرگ جب شیطان کے پھندے میں نہ آیا تو اس لعین نے ایک اور ترکیب اس کو قابو میں لانے کی نکالی کہا کہ آپ اس لئے میرے پھندے میں نہیں آئے کہ آپ کا علم بڑا ہے اور اس کے ذریعے سے آپ بچ گئے ہیں۔ ایک ایسا حربہ تھا جس سے عام لوگ تو کبھی بچ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اپنے علم کے متعلق چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک کو بڑا گھمنڈ ہوتا ہے اور ایسی آواز کو انسان جھٹ جی سے قبول کر لیتا ہے۔ لیکن وہ بہت بڑا دل تھا۔ جو اس سے بچ گیا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں بچا ہوں نہ کہ اپنے علم کے ذریعے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانوں میں سے ایک یہہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا جتنا بڑا کسی کا علم اور تجربہ ہوا اتنا ہی بڑا ماہر اس کا شیطان ہوتا ہے۔ پس اس سے سمجھو کہ اس کی راہیں بہت باریک ہیں۔ جس طرح اور جہاں خون بہتا ہے وہاں شیطان کا بھی بغیر احساس دخل ہو سکتا ہے۔

پس آپ کا پیغام صلح اسم بامسمےٰ ہو۔ کسی کی بدخواہی اس کا مسلک نہو۔ سلطنت کے بدخواہ نہ ہو۔ کسی عزت والے کی ہتک کرنا آپ کا مقصد نہ ہو۔ کسی بڑے آدمی کو چھوٹا بنانا آپ کی غرض نہ ہو کسی قوم کے لیڈر کو ذلیل کرنا آپ کے ارادہ میں نہ ہو۔ کسی جماعت میں تفرقہ ڈالنا آپ کا کام نہ ہو۔ اور کسی باریک غرض کو جو دنیا پرستی کا رنگ رکھتی ہو۔ اپنے اندر لئے ہوئے اس کام کو نہ کرو۔ اس اصل سے تمام ملازمین حاکم اور محکوم وہ لوگ جن کے ہاتھ میں بچوں کی تربیت ہے۔ اور وہ لوگ جن کے ہاتھ میں یتیموں کا مال ہے۔ اور وہ لوگ جن کے ہاتھ قوموں کی لیڈرشپ ہے۔ وہ سب اس سے بہت بڑا فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ایک دنیا کا فایدہ یہہ بھی ہے۔ کہ ایسے انسان کی ہم بہت عزت کرتے ہیں جس کے ارادے پاک ہوں جسکے ہاں خود غرضی دخل نہ پاتی ہو۔ جو اپنی اغراض کا بندہ نہ ہو پس ایک دنیا دار بھی اس سے بڑا فایدہ اُٹھا سکتا ہے ورنہ جہاں لوگوں نے اس کو بندہ خواہشات دیکھا اسے چھوڑ دیا۔ اور ذلیل کیا۔ اسکی طرف خدا تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔ ومن خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوےٰ فان الجنۃ ھی الماوےٰ جو شخص اپنے تئیں ہر وقت اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر سمجھتا ہے اور گری ہوئی خواہشات سے بچتا ہے۔ اس کو بہت بڑا سکھ ملتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خشیۃ اللہ راس کل حکمۃ۔ کہ تمام پالیسیوں کی سردار پولیسی یہ ہے کہ انسان کے قلب پر خشیۃ اللہ مستولی ہو۔

مسلمانان لاہور کا جلسہ

۲۱ جولائی کو باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں مسلمانان شہر کا ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں اڈریانوپل کی تسخیر پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا گیا اور اظہار مسرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لاء لائلپور نے مناسب موقعہ زوردار و معنی خیز تقریریں کیں۔ مقام جلسہ اور بیز موچی دروازہ میں آرائش اور چراغاں کی رونق قابل دید تھی۔ جابجا برفاب کی سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ اور ہزاروں مسلمانوں کے غول کے غول ہر طرف خوش خوش پھرتے نظر آتے تھے۔ اور بہیئت مجموعی نظارہ بہت ہی انبساط خیز اور پُرکیف تھا۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو یہ خوشیاں سازگار کرے۔ ہم اس موقعہ پر اپنے دینی بھائیوں کو اس امر سے آگاہ کرنا بھی اپنا ضروری فرض سمجھتے ہیں کہ انہیں صرف پھو کی خوشیوں پر قانع ہونا چاہیے ان کے واسطہ در اصل یہ بڑا نازک وقت ہے۔ ابتدائی کامیابیوں پر پھول کر خدا تعالےٰ کی شان بے نیازی سے لاپرواہ رہنا مومنوں کی شان سے بعید ہے۔ انہیں لازم ہے کہ اپنے اعمال میں یکلخت پاک تبدیلی کریں اور شب و روز تڑپ کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ تا رحمت الٰہی جوش میں آئے اور جس طرح یہ تسخیر اڈریانوپل انسانی عقول سے بالکل بالاتر اور بعید از قیاس واقع ہوئی ہے اسی طرح وہ آئندہ بھی اپنی خارق عادت قدرت نمائیوں سے اُن کے پچھلے زخموں کے اندمال کے اسباب مہیا کرے اسوقت جہاں افضال الٰہی پر سجدات شکر بجا لانا ہمارا فرض وہاں یہہ بھی نہایت ضروری ہے کہ اُس غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْن کے غنائے ذاتی سے ہمہ وقت خائف رہیں۔ اور اپنی اصلاح حال میں ساعی۔ مبارک ہیں۔ وہ جو عادت اللہ کی بصیرۃ رکھتے اور اس سے بروقت فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں سب کو اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔ اسی جلسہ میں کانپور کی مسجد کے متعلق اظہار افسوس کیا......

صداقت اسلام کا تازہ نشان

جو آج کی اشاعت میں بطور ضمیمہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے ایک بہت ضروری اعلان حق ہے۔ صاحب مضمون مخدومنا و مکرمنا حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب سلمہ اللہ نے ۲۵ جولائی کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد میں پڑھ کر سنایا۔ اور بعد ازاں ایک مختصر تقریر میں حاضرین کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ اسلام کی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ابنائے ملک و ملت پر زور کے ساتھ پیش کرنے کا یہ خاص موقعہ ہے۔ پس احباب کو چاہئے۔ کہ اس اشتہار کی بہت بہت سی کاپیاں بغرض تبلیغ و تقسیم منگا کر یار و اغیار میں کثرت سے جہاں تہاں پھیلا دیں۔ اس کا تیمہ بھی محفوظ رکھا گیا ہے۔ جن صاحب کو جسقدر ضرورت ہو محصول کے لئے ڈاک کے ٹکٹ بھیجکر دفتر اخبار ہذا سے طلب فرمالیں۔ اس کی لاگت ۱۰ رفی ہزار کی شرح سے پڑتی ہے۔ شاہ صاحب ممدوح نے اس کی سات ہزار کاپیاں اپنے صرف خاص سے بھی چھپوا کر تقسیم فرمائی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور آپ کے جوش۔ اخلاص اور ہمت و محبت اسلام میں برکت ڈالے آمین۔!

آخری زمانہ کا مصلح

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور نے کچھ عرصہ سے ماہوار تبلیغی ہینڈبلوں کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے یہ اس کا دسواں نمبر ہے جس میں احادیث و روایات معتبرہ کی سند سے حضرت مسیح موعود کو وہی آخری زمانہ کا مصلح ثابت کیا گیا ہے جس کا دنیا کو صدیوں سے انتظار تھا۔ آدھ آنہ کا ٹکٹ ملنے پر دفتر ایسوسی

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو ماہ فروری

(گذشتہ سے آگے)

اسلامی دنیا جس کے عزیز ترین مقاصد اس وقت معرض خطرہ میں ہیں ایسی اندھی نہیں ہے کہ وہ گذشتہ دو تین سال کے واقعات کا رُخ نہ پہچانتی ہو۔ جو کہ یوروپین جتھے بندی کا نتیجہ ہیں۔ سب سے پہلے فرانس نے مراکو پر فوج کشی کرکے ایک اسلامی سلطنت کو زیر و زبر کر دیا۔ بعد ازاں اٹلی جیسی بے حقیقت سلطنت کو شہ دیکر بلا وجہ ایک دوسری اسلامی سلطنت پر حملہ کرا دیا گیا۔ جس نے ہیگ کی کانفرنس کے تمام قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھ کر بہت سفاکانہ مظالم مسلمان باشندگان طرابلس پر کئے۔ مسیحی یورپ یہ سب کچھ دیکھا کیا اور اس کو ذرا بھی تو لعنت ملامت نہ کی۔ غیر مسیحی ممالک میں جو کسی صورت میں آئینی اصلاحات کے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جبراً ان اصلاحات کو اُن ممالک میں اختلاف رائے فساد اور شورش برپا کرنے کی نیت سے رواج دیا جاتا ہے جس کے بعد اس شورش سے جو ایسی کارروائی کا لازمی نتیجہ ہیں ناجائز فایدہ حاصل کیا جاتا ہے ایک عظیم الشان قدیم اسلامی سلطنت (ایران) کو باہمی سمجھوتے سے "حلقۂ اثر" کے مسئلہ سے حیلہ کی آڑ میں پارہ پارہ کر دیا گیا۔ اٹلی کو غنیم سے ہزیمت خوردہ پاکر اسے ذلت سے جس کا وہ مستوجب تھا۔ بچانے کے لئے ترکوں کو زبردستی صلح پر مجبور کیا گیا۔ اور ابھی صلح ہوتی ہے تو کل بلگیریا اور مانٹی نیگرو کی طرف سے جنگ کا اعلان ہو جاتا ہے۔ جو کہ دول یوروپ سے خفیہ طور پر اس بات کی اجازت لے چکے تھے اور اپنی تمام فوجی تیاریاں مکمل کر چکے تھے اس طرح بیچارے ترکوں کو چاروں طرف سے اچانک حملہ کرکے حیران و پریشان کرکے اُن کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے اور وہ اس طرح یوروپین سازش کا شکار ہو گئے۔ آیندہ پیش آنے والے واقعات پر اگر میں اپنے کچھ قیاسات ظاہر کروں تو یہ غیر موزون نہ ہوگا۔ ترکوں کو قسطنطنیہ سے نکال چکنے کے بعد ایشیائے کوچک پر اس بنا پر حملہ کر دیا جائیگا کہ وہ مسیحیت کا مولد ہے اور اُس کا عیسائی حکومت کے ماتحت رہنا ضروری ہے اور اس کے بعد مصر اور جنوبی عرب کے الحاق اور مکہ مدینہ پر ایام حج میں حفظان صحت کے اصولوں کی عدم پابندی کے بہانے سے قبضہ کیا جاویگا اور ایک ہی خلافت کی تقرری عمل میں آوے گی جو کہ اغلب ہے کہ خدیو مصر ہی ہو۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ مسیحی یوروپ کی مروت ہم مسلمانوں کو ایک مذہبی امام (خلیفۃ المسلمین) سے محروم رکھنا گوارا نہ کرے گی اور آخر کار بغداد ریلوے استخوان مخاصمت بن کر یوروپین طاقتوں کو آپس میں گتھم گتھا کرا دیگی اور زمین انسانی خون اور لاشوں سے بھر جائیگی۔ جن کی عفونت سے ایک ایسی خوفناک اور تباہ کن طاعون پیدا ہوگی۔ جو یوروپین آز کا آخری علاج ہوگی۔ باوجود مادیات کی طرف میلان رکھنے اور پیشگوئیوں پر تمسخر اُڑانے کے بعض یوروپین ایک پرانی پیش گوئی کے پورا ہونے کے منتظر ہیں جس میں بازنطین حکومت کی قسطنطنیہ کے تخت شاہی پر بحالی کی خبر دی گئی ہے اور اس سلطنت کے لئے اُنہوں نے ایک جائز وارث بھی ڈھونڈھ لیا ہے اس لئے میں خیال کرتا ہوں کہ میں یہاں پر ایک اسلامی روایت کو بیان کر دوں۔ جو قریباً ہزار سال سے زیادہ عرصہ سے صفحہ قرطاس پر آچکی ہے اور جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جونہی عیسائی اقوام ترکوں کو قسطنطنیہ سے بیدخل کر چکیں گی۔ معاً اس کے بعد اُن کی اپنی بربادی شروع ہو جائیگی۔ اور انجام کار اسلام کی شان و شوکت دوبارہ قایم ہو جائیگی۔ گو معقولی طور پر پیشگوئیوں کی خواہ کچھ ہی وقعت کیوں نہ ہو۔ تاہم مشرقی ممالک میں ان پر پورا پورا یقین کیا جاتا ہے اور یہ اُن پر بڑی اثر انداز ہوتی ہیں۔ جیسا کہ مثلاً ہندوستانی غدر کے موقعہ پر ہوا۔ کیا پیشگوئیوں پر ایمان رکھنے نے حیرت انگیز طور پر کمزور اور حقیر اقوام کو شاندار جنگی کارنامے دکھانے پر برانگیختہ نہیں کیا؟ پھر غور کرو کہ مسلمانوں پر جنھوں نے تاحال اپنے جنگی اوصاف کو زایل نہیں کیا ان پیشگوئیوں کا کیا اثر ہوگا۔ خواہ آپ کی رائے یا میرا خیال (جس سے کہ گورنمنٹ پنجاب ناواقف نہیں ہے) اس بارہ میں کچھ ہی نہ کیوں ہو۔ قابل غور امر تو یہ ہے کہ ان کا مسلمانوں پر کیا اثر ہوگا۔ جن میں کے اکثر مادی خیال کے آدمی بھی ان باتوں کی سچائی پر ایمان لانے لگے ہیں

موجودہ معاملات اُن کی توجہ کو کھینچ رہے ہیں اور اُن میں نئی نئی اُمنگیں پیدا ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں کی بدنصیبی کہ ہر ایک واقعہ کو وہ پیش گوئی کے پورا ہونے پر محمول کرتے ہیں اور اُن کی سچائی پر اُن کا ایمان بڑھتا جاتا ہے یورپ خود بخود اس بلا کے گڑھے میں گرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ جسے انگریزی قوم بچا سکتی ہے۔ جو کہ ربکین کے ساحل پر کھڑی ہے۔

یورپ کے واقعات سرحد کے پار کے علاقہ میں معلوم ہوتے ہیں۔ جہاں کہ یورپ کی طاقتوں کے خلاف زبردست تحریک پائی جاتی ہے کہ وہی مسلمانوں کی گردش کا اصل باعث ہیں۔ جس پیش گوئی کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ ہندوستانی گورنمنٹ اس کی قدر و منزلت سے بخوبی واقف ہے۔ اس کی قدر و منزلت کے ثبوت میں میں ایک تازہ فارسی نظم کا ترجمہ ذیل میں دیتا ہوں۔ جو کہ عام طور پر شائع کی گئی ہے۔

یا صاحب الامان بظہورت شتاب کن
عالم ز دست رفت تو پا در رکاب کن!
از ظلم و کفر و جور و ستم شد جہاں خراب
رایات کفر را تو بہ گردن طناب کن
یزداں ترا ذخیرہ نمودہ برائے کے؟
برخیز و عالمے تو پر از انقلاب کن!
روئے زمین ز کفر و ضلالت تو پاک کن
اسلام را دوبارہ تو خود کامیاب کن
اسلام شد خراب و نگہ دار او توئی
تو دولتے ز جانب خود انتخاب کن
یا خاتم الائمہ بفریاد ما برس
بہر خدا وجد کبارت صواب کن
یارب دعائے خستہ دلاں مستجاب باد
یا صاحب الزماں بظہورت شتاب کن

مندرجہ بالا کلمات کا جو اثر ایک مسلمان کے دل پر ہوتا ہے وہ حد بیان سے باہر ہے۔

لیکن موجودہ پیچیدگیوں سے کیا انگریزی قوم کو کچھ فایدہ حاصل ہوگا۔ اگر ترک بالکل تباہ ہو جائیں اور سینٹ صوفیا کی مسجد جناب تقدس مآب بشپ آف اکسفورڈ کے لئے گرجے میں تبدیل ہو جاوے۔ تو کیا اس سے صرف روس کو ہی فایدہ نہ ہوگا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوگا معرف یہ کہ انگریزی قوم اپنے قیمتی تاج کا ایک بیش قیمت موتی ضائع کر دے گی وہ کیا؟ مسلمانوں کا اعتماد اور محبت۔ کیا پر دیکسر ویبری نے آپ کو یہ یقین نہیں دلا دیا۔ کہ مسلمان قلم و زبان سے تمہاری سلطنت کو خدا کی رحمت بیان نہیں کرتے ہیں؟ کیا تم پسند کرتے ہو کہ وہ اپنی رائے کو بدل دیں؟ اگر نہیں تو مہربانی فرما کر بیگانگت کے مواقع پیدا نہ کریں وہ حکومت جس کی بنیاد اعتماد پر ہو۔ اس حکومت سے بدرجہا افضل اور بابرکت ہے۔ جس کی بنیاد خفیہ خبر رسانی کے محکمہ پر ہو+

گذشتہ زمانہ میں ہندوستانی مسلمانوں پر اصول جہاد کا بہت اثر تھا۔ مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ ہندوستان کے موجودہ زمانہ کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود اور سر سید احمد صاحب علی گڈہی اور اُنکے مددگاروں کی ان تھک کوششوں سے ہندوستانی مسلمان جہاد کی اصل حقیقت سے آگاہ ہو گئے ہیں اور محض اختلاف مذاہب کی بنیاد پر لڑائی کرنا معیوب خیال کرنے لگے ہیں + اور اس طرح گورنمنٹ برطانیہ کے استحکام کا باعث ہوئے ہیں۔ کیا موجودہ ایاکین سلطنت پرانے ناگوار واقعات کا اعادہ پسند کریں گے۔ جہاد کو پیغمبر قادیان یا علی گڈہی بزرگ نے ناجائز نہیں بتایا بلکہ اُن کا اعتقاد یہ تھا کہ اسکا مقصد محض اندفاعی لڑائی ہے۔ اُنہوں نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ کہ اسلام کو ہم انہیں ذرائع سے بچانے کی کوشش کریں۔ جن ذرائع سے ہمارا مخالف ہم پر حملہ آور ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے کوئی اصلی وجہ یا موقعہ گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کرنے کا ہرگز ہرگز نہیں۔ لیکن [illegible]

مراسلات

مسلمانوں کی موجودہ حالت ۔ مراد آباد سے ایک رسالہ نکلتا ہے اس کا نام ضیاء الاسلام ہے اس کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون کسی صاحب کی طرف سے چھپا ہے۔ جس کے مفصلہ ذیل فقرے قابل غور ہیں:۔

"زمانہ موجودہ کے مسلمان درحقیقت مسلمان کہے جانے کے مستحق نہیں۔ واللہ اگر ان بدنام کنندہ اسلام میں مسلمان ڈھونڈے جائیں۔ تو شاید بمشکل پانچ فی ہزار نکلیں۔ حالت یہ ہے کہ ان نام کے مسلمانوں میں کوئی رنگ اسلام کا نظر نہیں آتا کوئی ڈھنگ اسلام کا دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی طریقہ اسلام معلوم نہیں ہوتا۔ خود مسلمان ہیں نام بھی اسلامی ہے پیدا بھی مسلمان ہی کے گھر ہوئے ہیں۔ مگر کیا ہے احکام شرع کی بجا آوری کی قطعی کوئی پرواہ نہیں"

اس درد کا درمان | میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ ان لوگوں کی شہادت اپنی جانوں پر یہی ہے اب ہمیں سوچنا یہ ہے کہ اس درد کا کوئی درمان اور اس مرض کا کوئی علاج بھی ہے یا نہیں ایک مریض ہے جو بہت نازک حالت میں ہے شیوہ ہمدردی یہ نہیں کہ ہم اسے ملامت کرنا شروع کر دیں اور اسے طرح طرح کے خطاب دیں کہ تم ایسے تم ویسے بلکہ حقیقی ہمدردی یہ ہے کہ ہم تشخیص مرض کے بعد اسے علاج بتائیں۔

مرض تو معلوم ہو چکا۔ کہ مسلمان اس لئے حالت زار میں ہیں کہ اُن میں اسلام نہیں اور اسلام نام ہے مرضیات الٰہیہ کا اور اس احکم الحاکمین کی فرمانبرداری کا۔ مرضیات الٰہیہ کا پتہ تو اس کتاب عزیز سے چل سکتا ہے جس کی شان میں فرمایا ہے۔

وہ چٹھی کیا ہے | (۱) ذالک الکتاب لاریب فیہ اس میں کوئی ہلاکت کی راہ نہیں۔ کوئی شک شبہ کی بات نہیں (۲) ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان۔ لوگوں کیلئے رہنما۔ ہدایت اور بھلے بُرے کی تمیز کی کھلی کھلی باتیں۔ (۳) شفاءٌ ورحمۃٌ للمؤمنین۔ مریضوں کے لئے شفاء۔ مومنوں کے لئے رحمت (۴) ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم۔ اگر تم اس کتاب کے بارے میں جو ہم نے اس بندے پر اتاری شک میں ہو۔ تو اس کی مثل کوئی ایک ٹکڑا بنا کر لاؤ۔ ولن تفعلوا۔ مگر تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔ غرض کسی پہلو سے دیکھو یہ بے مثل و بینظیر ہے اور جامع مطالب حقہ و دلپذیر ہے

اس چٹھی کا بھیجنے والا | اور کیوں نہ ہو۔ جب اس کا بھیجنے والا لیس کمثلہ شئی ہے۔ العزیز الحکیم ہے۔ الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر ہے۔ عالم الغیب والشھادۃ ہے الرحمٰن الرحیم۔ تمام صفات اعلیٰ و عمدہ جو پاک انسان کے خیال میں آسکتے ہیں وہ اس میں موجود ہیں ولہ الاسماء الحسنیٰ۔

تعجب ہے کہ زمین کے ایک حصے کا بادشاہ جب کوئی تقریر کرے یا اپنا کوئی حکم بھجوائے۔ تو اسے سُننے کے لئے لوگ ہمہ تن گوش ہو جاتے ہیں اگر اس کی جگہ اُس کے نوکروں کے نوکر کی کوئی تحریر آئے تو ناخواندہ لوگ بھی اسے ہاتھ میں لئے مضطربانہ کسی خواندہ کی تلاش میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ مگر اُس شہنشاہ عالمیان کا فرمان اس کا کلام سننے کے لئے بہت کم لوگ ہیں جو شوق سے پڑھتے ہیں یا اپنے اندر کسی قسم کی تڑپ رکھتے ہوں۔ ریوٹر کے تاروں کی تو یہ وقعت کہ روزانہ اخبار کے لئے دیوانہ وار دوڑے آئیں مگر وہ جو عالم الغیب والشھادۃ ہے۔ اُس کے تاروں کی کوئی نہیں سنتا ایک فانی محبوب کی چٹھی آئے تو اسے گاہے سر پر رکھیں گاہ آنکھوں پر لگائیں مگر اس سرچشمہ حسن ازلی (جس کے لئے پہلے بھی تمام خوبیاں ہیں اور آخرۃ میں بھی) کے مکتوب کی کچھ پرواہ نہیں۔ وہ بیہودہ اور غلط خبریں جن کی دوسرے دن تردید ہو جاتی ہے اور جو لفٹننٹ دیگنر کی افترا ہائی کا ادنےٰ کرشمہ ہیں۔ تو شوق سے سنی اور پڑھی

جائیں۔ مگر اس اخبار صادق سے کچھ دلچسپی نہ ہو۔ جس میں کوئی جھوٹ نہ ملا ہے نہ مل سکتا ہے۔ وانہ لکتٰب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ وہ چٹھی ایک پیاری چٹھی ہے بالکل محفوظ پہنچی۔ خوبیوں والے حسن والے کی۔ حکمت والے کی۔ مگر آہ جن کی طرف بھیجی گئی ہے انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔

اس چٹھی کا لانے والا۔ نہ تو اس چٹھی کو پڑھا۔ کہ مرضیات الٰہیہ کا علم ہوتا۔ اور نہ اس فرمانبرداری کے سچے نمونے کے حالات پر غور کی۔ بارگاہ لم یزلی سے جو تار آیا ہے۔ اس کی حفاظت کا یہ انتظام کہ آگے پیچھے دائیں بائیں پہرہ۔ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم واحاط بما لدیھم واحصٰی کل شیء عددا۔ پھر تار ریسیو کرنے والا ایسا معتبر کہ اس کی شان میں آیا ہے رسول کریم۔ ذی قوۃ۔ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین۔ پیام رسان۔ بڑا معزز۔ قوت والا تخت والے کے دربار میں بڑا مرتبہ رکھنے والا۔ مانا ہوا (سنیا پر دنیا پنجابی) معتبر اور پہنچانے والا۔ خاص حضرت رب العزت کا برگزیدہ جو بہت سے عزت کے خطاب پا چکا ہے۔ شاہد۔ مبشر۔ نذیر۔ داعی الی اللہ۔ سراج منیر وہ جس پر اس کے نفس ہاتھ ہے۔ جس کی صبح و شام تقدیس و تسبیح کا حکم ہے جس کی تعظیم ہر مومن کا فرض ہے۔ جو خاتم النبیین ہے۔ یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔(۲) وکان فضل اللہ علیک عظیما (۳) وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا (۴) ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین جو خاص مکتب حضرت رب العزت کا تعلیم یافتہ ہے۔ جسے بڑے علم والے بڑی قوتوں والے نے پڑھایا۔ وہ پڑھ کر ڈگری یافتہ ہوا اور آخری درجہ تک تعلیم پا کر اس مقام پر کھڑا ہوا۔ کہ جسے خالق و مخلوق کے درمیان۔ واسطہ کہتے ہیں۔ جو اس ذات بابرکات میں ایسا گم ہوا۔ کہ اس کا کلام اپنا کلام نہ رہا۔ بلکہ اس کے بھیجنے والے کا۔ جو گمراہ نہیں بلکہ رہنما۔ جو جاہل نہیں بلکہ عالم ہے اور اپنے علم کے خلاف اس نے کبھی نہیں کیا۔ اس کی متابعت خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ حضرت رب الوریٰ سے اس کے یہ تعلقات ہیں کہ ان دونوں کی ایک ہی کمان ہے۔

(۱) ما ضل صاحبکم وما غویٰ (۲) وما ینطق عن الھویٰ (۳) ان ھو الا وحی یوحیٰ (۴) علمہ شدید القویٰ (۵) ذو مرۃ فاستویٰ (۶) وھو بالافق الاعلیٰ (۷) ثم دنا فتدلیٰ (۸) فکان قاب قوسین او ادنیٰ

بھیجنے والا وہ۔ اور لانے والا یہ۔ اور وہ مکتوب ایسا پھر ہماری غفلت کا یہ حال کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہتے ہیں پبلک کا مذاق جدا جدا ہے اس اعتبار سے بھی یہ کتاب پڑھی جانی چاہیئے۔ اگر آپ کو تاریخ سے دلچسپی ہے تو اس میں موجود۔ اگر اخبار پیشینیاں پڑھتے ہیں تو اس میں موجود اگر اخبار کے مستقبل کا شوق ہے تو وہ بھی اس میں موجود۔ اگر مذاہب عالم و معتقدات خلایق کا علم چاہیئے تو اس سے حاصل کیجئے سائنس کے مسایل اس میں۔ غرض جمیع العلم فی القرآن لاکن تقاصر عنہ افہام الرجال۔ ادبی مذاق ہے۔ تو فصاحت و بلاغت میں اس سے بڑھکر اور کون کتاب ہوگی۔ علم سیاست میں توغل ہے تو آپ کی رہنمائی یہ کتاب بوجہ احسن کرے گی۔ دنیا کے تمام مذاہب میں کوئی ایسی صداقت نہیں۔ جو اس میں موجود نہ ہو۔ آپ کیوں اتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں اور مختلف مذاہب کی کتابیں منگواتے اور پھر مختلف زبانیں سیکھنے کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔ ایک عربی زبان سیکھ جائیے اور یہ کتاب پڑھ جائیے۔ پاک مذاق۔ طلب صادق جو کچھ مطالعہ سے حاصل کر سکتی ہے وہ مع شیء زائد مدلل و مفصل اس میں موجود ہے۔ صرف پڑھنے کی ضرورت ہے۔ نحو کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اعراب لگے لگائے موجود۔ معانی و بیان کے دقیق مسایل میں الجھنے سے فایدہ نہیں۔ لغت کے چند سو الفاظ ہیں۔ بس وہ دیکھ لیجئے اور مطلب سمجھ جائیے ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر ٥

یا الٰہی تیرا فرقان ہے کہ اک عالم ہے ٭ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

عبرت۔ سنو! میں چند لوگوں کا قصہ سناؤں۔ جنھوں نے اس کتاب عزیز سے رد گردانی کی اور اس کے لانے والے کی بات کو نہ مانا۔ ان کا انجام کیا ہوا ٭

۱۔ **ابولھب**۔ اس کو طاعون ہوا ٭

۲۔ **ابوجہل**۔ دو زمیندار لڑکوں کے ہاتھ سے بڑی ذلت کے ساتھ مرا۔

۳۔ **امیۃ**۔ عبد الرحمن نے بچانا بھی چاہا۔ مگر نہایت ذلت کے ساتھ تلواروں کے کچوکے کھا کر ہلاک ہوا۔

۴۔ **عقبہ**۔ قید ہوا۔ اور مکہ و مدینہ کے رستے میں مقتول۔

۵۔ **حارث**۔ بہت ناک بھوں چڑھانے والا آدمی تھا۔ ناک ہی میں ایک مرض ہوا اور اس سے مرا۔

۶۔ **ولید**۔ اکڑ کر چل رہا تھا۔ ایک شخص اپنا تیر سیدھا کر رہا تھا۔ جو اس کے ٹخنے میں جا لگا۔ اور مر گیا۔

۷۔ **عاصی**۔ اسے کانٹا چبھا اور زخم ایسا بگڑا۔ کہ جان لے کر چھوڑی۔

۸۔ **عبد یغوث**۔ اسے ایسا مرض ہوا۔ کہ دیوار سے ٹکریں مار مار کر مر گیا۔

۹۔ **اسود**۔ اندھا ہو گیا۔

غرض یہ ۹ نمبردار تھے۔ جن کی ہلاکت کی خبر۔ وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط میں "خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں۔ گفتہ آید در حدیث دیگراں" کے خوش آئند پیرائے میں دی گئی تھی۔ مبارک وہ جو اس سے عبرت پکڑیں اور اس کتاب عزیز اور اس کے مبلغین کی مخالفت نہ کریں۔

اکمل۔ قادیان

لآلی شاہوار

یعنی وہ اشعار آبدار جو مولوی ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار ۲۴ رجب کو بارگاہ سلطان المعظم میں پڑھکر سنائے

بہ سلطان از غلامانش ہمیں یک التجا باشد
کہ ما در پائے او مانیم و او در چشم ما باشد

خلافت مدعا جوید کہ ما از آنِ سلطانیم
اخوت برملا گوید کہ او از آنِ ما باشد

مسلمانانِ عالم را مثالِ اختراں بینم
محمد خامس اندر اختراں بدر الدجےٰ باشد

ز دستت رفت اگر رومیلیا دل بد مکن شاہا
بدست آوردۂ ملکے کہ با جنش آسیا باشد

مسخر کشورِ دل را نمود اقبال سلطانی
ہمی نازیم جانہا را کہ در راہت فدا باشد

بیک جنبش گر ابرویت اشارہ می کند ما را
ز مشرق تا بمغرب صد قیامت رونما باشد

ہلال ار بدر شد کاہیدنش لازم بود اما
خوش آں کاہش کہ صد افزونش اندر قفا باشد

حذر اے دشمنانِ ملتِ بیضا ازاں ساعت
کہ در دستِ امیر الوائے مصطفےٰ باشد

حدیث انتم الاعلون از یادم نہ خواہد رفت
محال است ایں کہ مغلوب امتِ خیر الوریٰ باشد

اگر خونش حیات تازہ بخشد جسم مذہب را
بخون غلطیدنِ ملت بکیشِ ما روا باشد

پیامِ الفت از دہلی بہ استنبول آوردم
مثالِ بوئے گل ہستم کہ بر دوشِ صبا باشد

از
زمیندار

بقیہ صفحہ نمبر اول

ترکی فوجکشی کا مدعا۔ توقع کی جاتی ہے کہ بلغاریہ پر ترکی حملہ باقی ریاست ہائے بلقان کو جلدی ہی اپنے قضایا کا باہم تصفیہ کرنے پر مجبور کردیگا۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ دول عظام ٹرکی کو اس کے بعض مطالبات سے باز رکھنے کے خلاف نہ ہو جائیں۔

شکرانہ اور جلسہ (قسطنطنیہ۔) آج مساجد میں ایڈریانوپل کے دوبارہ قبضہ میں آنے پر شکرانہ ادا کیا گیا۔ اور ایک جلسہ عظیم اس بارہ میں ہونے کو ہے کہ ایڈریانوپل کے معاملہ میں ترک متفق الرائے ہیں۔

متفرق خبریں

شنگھائی کی تار خبر ہے کہ ۲۴ گھنٹہ میں باغیوں نے کئی حملے کئے۔ مگر ناکام رہے۔ سرکاری افواج کا حوصلہ پے در پے کامیابی سے بڑھ گیا ہے اور اب وہ مفسدوں کو نواح نانکنگ سے مار مار کر بھگا رہی ہیں

بارش۔ ہفتہ مختتمہ پنجشنبہ گزشتہ کے اندر مقامات ذیل میں اوسط سے ۲۰ فی صدی زیادہ مینہ پڑا۔ اور یسہ۔ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ۔ چھوٹا ناگپور۔ بہار۔ پنجاب۔ جنوب مغربی بلوچستان۔ سندھ۔ گجرات۔ برار۔ ممالک متوسط اور حیدر آباد شمالی۔ اور ۲۰ فی صدی سے زیادہ کمی کے ساتھ مقامات ذیل میں: جزایر خلیج۔ اپر برہما۔ صوبجات متحدہ مغربی۔ پنجاب شمالی و مشرقی۔ کشمیر۔ شمال مغربی صوبہ سرحدی وسط ہند۔ ممالک متوسط مغربی۔ کانکن و حیدر آباد شمالی۔ مالابار مدراس۔ جنوب مشرقی۔

نئی دہلی کی تیاری کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ حضور وائسرائے بذات خود ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ اب تک کیا کیا کام ہو گیا ہے

مسجد کانپور کے متعلق اظہار ناراضگی کے جلسے برابر ہو رہے ہیں کلکتہ اور اس کے مضافات میں مولوی لیاقت حسین صاحب کو لیکچر دینے کی جو ممانعت پولیس کمشنر کی طرف سے ہوئی تھی۔ اس کی اپیل خارج ہو گئی۔

ہمدرد کی جس کاپی میں رسالہ موسومہ "مقدونیہ میں آکر ہماری مدد کرو" کا ترجمہ شائع ہوا تھا۔ مع رسالہ مذکور کے صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی نے ضبط کر لی۔ افسوس!

سالار الدولہ نے اگرچہ خود اپنے آپ کو حوالے کر دیا تھا۔ مگر دوستوں سے مل کر واپس آنے کا وعدہ کر کے پھر بھاگ گیا اور اب بھاری سپاہ کے ساتھ کرمان شاہ کی طرف کوچ کر رہا ہے۔ ایرانی کاشک تعاقب کر رہے ہیں۔

جاپانی سفیر لندن اس بات سے انکار کرتا ہے کہ جاپان جنوبی چین کے باغیوں کا معاون ہے بلکہ اس نے بے تعلقی کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے اور میکسیکو کے متعلق بھی جاپانی پالیسی میں فرق نہیں آیا

الہ آباد میں خبر پہنچی ہے کہ سلطان مسقط شمال میں بیس میل کے فاصلہ پر ایک ساحلی قصبہ سیب نامی میں چلا گیا ہے۔ جہاں وہ تادیبی مہم مرتب کریگا۔ اس کا ارادہ لڑکے کو جو سمیل میں محصور ہے نرغے سے نکالنے کا ہے۔

مہاراجہ بہادر کی فیاضی۔ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر نے دوران قیام لاہور میں اپنی زندگی کے عملی نمونہ سے لاہور میں تحریک اتحاد کو بڑی تقویت پہنچائی ہے اور تمام بڑے بڑے انسٹی ٹیوشنوں کو معقول امداد دی ہے جس میں سے بعض رقوم حسب ذیل ہیں سناتن دھرم سکول کی عمارت کے لئے ۵ ہزار۔ یتیم خانہ انجمن حمایت اسلام ۱۰۰۰۔ دیانند کالج ایک ہزار۔ جارج گنگوشالہ ۴۰۰۔ مہارانی بردوان گرلز ہائی سکول ۳۰۰۔ سکھ گرلز سکول ۳۰۰۔ کھتری بیوگان ایکہزار۔ سمادہ گورو ارجن صاحب ۱۲۵۔ ہند ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ۵۰۰

بی اے کا نتیجہ۔ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی۔ اے میں پنجاب کے کالجوں سے جس قدر لڑکے پاس ہوئے ان کی تعداد ہے سینٹ سٹیفن کالج دہلی ۲۵۔ (ضلع شملہ سے ۱۔ ہوشیارپور سے ۲ جالندھر سے ۱) خالصہ کالج امرتسر ۲۴۔ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور ۳۵۔ دیال سنگھ کالج ۲۰۔ فورمین کرسچین کالج ۵۱۔ گورنمنٹ کالج ۳۵۔ اسلامیہ کالج لاہور ۱۲۔ (ضلع لاہور ۸) گارڈن مشن کالج راولپنڈی ۴ (ضلع ملتان ۱۔ ہزارہ ۱۔) ایڈورڈز کالج پشاور (ضلع پشاور۔ پرائیویٹ ۲) پرنس آف ویلز کالج جموں ۴۔ کالج سرینگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صداقت اسلام کا زبردست تازہ نشان

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

پیشین گوئی غُلِبَتِ الرُّومُ فِی اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ (میں اللہ ہی علیم ہوں) رومی نزدیک کی زمین میں مغلوب ہونگے۔ اور بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب آئینگے +

۲۲ر جولائی کا دن بھی کیا ہی مبارک دن ہے۔ جس نے ترکوں کی فوج کی فاتحانہ طور پر اڈریانوپل میں داخل ہونے کی خبر ہمیں سنائی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس سے خدا تعالےٰ کا ایک عظیم الشان نشان پورا ہوا۔ جس کی خبر آج سے ۹ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو دی جا چکی تھی +

وجوہ مسرت اس الٰہی فضل سے آج ہم خوش ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے ترکوں کو جو ہمارے دینی بھائی ہیں۔ فتح عطا کی۔ بلکہ زیادہ تر اس لئے کہ اس سے ہمارے پیارے دین متین اسلام کو آج دنیا کے سب مذاہب پر علے رؤس الاشہاد نصرت نصیب ہوئی ؎

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا!
قدرت حق کا عجب ایک تماشہ ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا
کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

آج اس مالک الملک۔ رب العزت۔ عزیز و حکیم خدا نے دشمنان اسلام کو ذلیل کیا اور ہمارے دلوں کو اس خبر سے فرحت بخشی۔ ہمارے ایمانوں کو تقویت عطا کی۔ ہمارے پژمردہ دلوں کو تازہ کیا۔ ہماری مایوسی کو امید سے بدل دیا۔ ہمارے گناہوں۔ ہماری نافرمانیوں۔ ہماری شوخیوں۔ ہماری بیباکیوں۔ ہماری گستاخیوں۔ ہماری کمزوریوں۔ ہماری سستیوں۔ ہماری لاپرواہیوں کی اپنی شان ستاری و غفاری سے پردہ پوشی فرما کر ہمارے حال زار پر رحم کیا۔ اور یہ نہ ہمارے لئے بلکہ اپنے پیارے حبیب پاک حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل۔ اپنے پاک وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے مطابق ہماری عزت رکھ لی۔

ہمارے لئے قیمتی موقعہ اور سبق اور ہم کو موقعہ دیا کہ ہم اب بھی سنبھل جائیں۔ اپنی شوخیوں اور سستیوں کو چھوڑ کر آلٰہی نشانات اور تنبیہات کی قدر کریں۔ جو ہماری رہنمائی کے لئے وہ قادر کریم ہادیٔ مطلق ہمیشہ نازل فرماتا رہتا ہے۔ اور ان آیات اللہ کو مانتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور میں اپنی گردنوں کو جھکا دیں اور آئندہ اپنے چال چلن و اعمال اُس اسوہ حسنہ کے مطابق بنائیں۔ جو پاک محمد صلعم مصطفےٰ نبیوں کے سردار نے ہمارے لئے چھوڑا اور جو کہ قرآن کریم اور حدیث کے رنگ میں بعینہٖ موجود ہے

برادران ملک و ملت کی خدمت میں عرض پس اے پیارے برادران ملک و ملت اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیو! اللہ تعالےٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت تمہارے سامنے ہے۔ اب غفلت کو چھوڑ دو۔ بہت سو چکے۔ شیطان کے دھوکہ میں رہ چکے دنیا کی محبت نے تمہیں بہت خوار کیا اب بھی سنبھل جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ پے درپے نشانات کی تکذیب سے تم اور بھی مورد غضب آلٰہی ٹھیرو اور بعد میں پچھتانا پڑے۔ جبکہ پچھتانا کچھ کام نہیں آسکتا۔ اس دنیا کے لئے تم نے ہزار ہا آلٰہی نشانوں کو جو گذشتہ چند سال میں ظاہر ہوئے۔ پس پشت ڈالا۔ اور خدا کی خدائی سے منہ موڑا لیکن رحیم و کریم خدا نے آج پھر تمہارے حال پر رحم فرمایا اور یہ زبردست نشان ظاہر کرکے تم کو اپنی ہستی کا ثبوت دیا اور بتایا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور غیب کا علیم ہے اور جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ اس کے کرنے پر قادر ہے پس اپنے آج سے چند روز پہلے کے علم اور خیالات اور قیاسات کا خود ہی مطالعہ کرو۔ پھر جو کچھ آج ہو رہا ہے۔ اس کا اُن کے ساتھ مقابلہ کرو۔ اور پھر اُس خبر کو جو مذکورہ بالا الہام میں آج سے ۹ سال پہلے بتا دی گئی تھی۔ ذہن میں رکھو۔ اور پھر انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر فیصلہ دو۔ تو تم سوائے اس کے اور کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکو گے۔ کہ مذکورہ بالا کام انسان کا نہیں۔ بلکہ کسی اعلے و بالا علیم و خبیر اور قادر و مقتدر ہستی کا ہے۔ جو کہ ہمارا خدا ہے +

فیصلہ آسمانی کا وقت آگیا ہے پس اے برادران غور کرو۔ اور اس نشان الٰہی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے میں پاک تبدیلی پیدا کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تم خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ شیطان کی سلطنت کے دن اب ختم ہو چکے۔ باطل جاں بلب ہے۔ اندھیرا دور ہونے کو ہے۔ الٰہی دین کے پھیلنے اور پھولنے کے دن قریب آگئے ہیں۔ آسمانی فرشتے دنیا سے اسباب پرستی کا قلع قمع کر رہے ہیں۔ اب قدرت نمائی کا وقت ہے اگر باز نہ آؤگے اور اس نشان الٰہی سے فایدہ نہ اُٹھاؤ گے۔ تو خواہ تم مسلمان ہو یا عیسائی ہندو ہو یا صابی۔ تباہ کئے جاؤگے اور یستبدل قوماً غیرکم کا مقولہ تم پر جاری ہو جائیگا۔ اور قومیں تمہاری جگہ پیدا کی جائیں گی ثم لایکونوا امثالکم جو تمہاری طرح کی نہ ہونگی۔ تم اپنے آپ کو سمجھے ہی کیا بیٹھے ہو۔ خدا قادر مطلق کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر توبہ نہ کروگے تو تمہاری گردنیں ہونگی اور فرشتوں کے خنجر۔ جنگ بلقان میں ہرچند کہ بڑے بڑے دردانگیز دل ہلا دینے والے مظالم توڑے گئے ہیں۔ لیکن جو ہولناک و عبرت خیز تباہیاں نافرمان قوم کے انتظار میں ہیں۔ اور جو منتقم حقیقی کی طرف سے عذاب و عقاب کے رنگ میں ہمیشہ خدا فراموشوں پر آتی رہی ہیں۔ ان کے بالمقابل وہ انسانی مظالم کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ ان بطش ربک لشدید +

پس ڈرو تا اللہ کی رحمت نازل ہو اور قوم یونس کی طرح ہم بچائے جائیں۔ اللہ ہمیں توفیق دے آمین۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ لیکن دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ پر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو دنیا میں ظاہر کریگا۔ ان زور آور حملوں کا وقت سر پر ہے۔ پس ڈر جاؤ اور اللہ کے آگے جھک جاؤ + دیکھو جو کچھ آج ہو رہا ہے۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ ذرا فکر تو کرو کہ کیسے ایک دن میں اللہ تعالےٰ نے یورپ کے سب منصوبے خاک میں ملا دیئے۔ بڑے بڑے متکبر امرا اور وزرا کو اس عزیز و حکیم خدا نے نیچا دکھایا۔ اُن کے سب علم اکارت چلے گئے اور وہ ایسے ذلیل ہوئے۔ کہ راہ فرار کوئی نظر نہیں آتی۔ ذھب اللہ بنورھم وترکھم فی ظلمٰت لایبصرون کی آیہ کریمہ گویا اُنہی کے مناسب حال نازل ہوئی تھی۔ عقل و فہم کا نور جاتا رہا۔ اندھیرے میں ہیں۔ کچھ سوجھ بوجھ نہیں رہی اور حالت اب یہ ہے

الٹی پڑگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھو آخر بیماری دل نے کیسے کام تمام کیا

کفر و نفاق۔ فسق و فجور کی مہلک بیماری اندر ہی اندر دل کو چر گئی جو تدبیریں تھیں سب اُلٹی پڑنے لگیں ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ خیر الماکرین کی شان و رہنمائی تدابیر یہی ہوتی ہیں جنہیں ارباب بصیرت ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اللہ اللہ کیا قدرت ہے۔ کیا خاقت ہے۔ وہی سر اوڈو رڈ گرے۔ جس کے کل تک سب گیت گاتے تھے۔ آج مورد لعن و طعن بنا ہوا ہے اور زبان حال سے حیرت کے ساتھ یہ شعر پکار پکار کر پڑھ رہا ہے ؎

قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

روس۔ فرانس وغیرہ سلطنتوں کے سب خیالی پلاؤ دھرے کے دھرے رہ گئے۔ اغشیت وجوھھم قطعًا من اللیل مظلمًا۔ اُن کے مونہوں کو اندھیری رات کی سیاہی کے ایک ٹکڑے نے ڈھانپ رکھا ہے۔ دنیا خود حیران ہے کہ یہ ناممکن کس طرح ممکن ہو گیا۔ بڑے سے بڑے تاریخی واقعات سے نتائج اخذ کرنے والا۔ یورپین حکمت عملیوں کا ماہر کبھی یہ خیال میں بھی نہ لا سکتا تھا۔ کہ معاملات جنگ بلقان اس طرح یک لخت پلٹا کھا جائیں گے اور یورپ کا بیمار۔ کی لیکن اب مردہ ٹرکی اس طرح یک دم اُچھل اور زندہ ہو جائیگا اور فاتحانہ بڑھتا ہوا ایڈریانوپل میں جا پہنچیگا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسا کر دکھایا اور واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ یہ ناممکن اور محال امر ممکن ہو کر وقوع پذیر بھی ہو چکا ہے۔ یہ اسلئے کہ اللہ پر ہمارا ایمان بڑھے + اور ہم وقت کو پہچانیں۔

ذرا اس پیشین گوئی پر غور کرو! اے ہمارے دہریہ منش مسلمان بھائیو! اور اے ہندو اور عیسائیو! اُٹھو اور دکھلاؤ کہ کوئی تم میں سے آج ایسا بشر تھا۔ جس کے وہم و گمان میں بھی اس تبدیلی کا خیال گزرا ہو۔ جو ان گذشتہ چند ایام میں واقع ہوئی۔ میں دعوےٰ سے کہتا ہوں۔ کہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑتال کرتے چلے جاؤ۔ ایک بھی انسان تم ہمیں ایسا نہ بتا سکوگے۔ کیونکہ ایسا ہونا انسانی تجربہ اور قیاس کے بالکل خلاف تھا +

پھر سنو اور غور کرو کہ ایک انسان نے آج سے نو سال پہلے ہم کو بتا دیا کہ ایسا ضرور ہوگا۔ یہ ناممکن ممکن ہو جائیگا۔ اُس نے بھی اپنے علم سے نہیں بلکہ عالم الغیب سے خبر پاکر ہمیں سنایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر الہام سے ظاہر کیا ہے۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون کہ رومی قریب کی زمین میں پہلے شکست کھائیں گے۔ پھر فاتح ہونگے اور یہ خبر اُس نے ایک بار نہیں بلکہ دو بار سنائی ایک فروری ۱۹۰۴ء میں اور پھر جنوری ۱۹۰۵ء میں اور یہ ریویو آف ریلیجنز قادیان اور اخبار بدر قادیان میں انہی تاریخوں میں شائع ہو چکی ہے یہ خبر دنیا میں اُس وقت شائع کی گئی۔ جس وقت کہ دنیا میں رومیوں کے ساتھ کسی جنگ کا نام و نشان بھی نہ تھا

زندہ خدا کے زندہ نشان چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے۔ اس کلام آلٰہی کو دنیا پر ظاہر کیا اور بتایا کہ یہ علم اُن کا ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ اُس مالک حقیقی کا ہے۔ جسکو گذشتہ موجودہ اور آئندہ ہر زمانہ کا علم ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں دنیا کا ذرہ ذرہ ہے اور جسکی شان خداوندی تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء کے پاک اوصاف سے متصف ہے اور پھر فرمایا کہ یہ باتیں پوری ہونگی زمین و آسمان ٹل جائیں گے لیکن خدا کی یہ باتیں نہ ٹلیں گی۔ تا کہ آلٰہی نشان دنیا میں ظاہر ہوں اور اسلام کی صداقت اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دنیا کو شہادت دیں اور ثابت کریں کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور آج بھی وہ اپنے پاک انسانوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جیسے کہ وید کے رشیوں۔ رامچندر۔ کرشن۔ موسےٰ۔ عیسےٰ حضرت پیغمبر خدا صلعم سے گذشتہ زمانوں میں کیا کرتا تھا +

پھر اس اطلاع پر زمانہ گذر گیا اور جنگ شروع ہوئی۔ ہم کو چونکہ اس آلٰہی کلام پر ایمان تھا۔ ہم نے اس خبر کے متعلق دو دو رسالے یکے بعد دیگرے اکتوبر ۱۹۱۲ء کو لاہور سے شائع کئے۔ جن میں ہم نے خلاف توقع دنیا کو اس خبر کی بنا پر اعلان کیا کہ ترک پہلے شکست کھائیں گے۔ اور بعد شکست کھانے کے فاتح ہونگے وہ رسالے ہندوستان کے مختلف حصص میں شائع کئے گئے اور پھر یورپ میں انگریزی میں طبع کرکے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلائے گئے ان رسالوں میں اس پیشگوئی کو کھول کھول کر بیان کیا گیا تھا اور مسلمانوں کو جو کہ اُس وقت گھبرا رہے تھے اور عیسائیوں کو جو خوش ہو رہے تھے بتایا گیا تھا۔ کہ گھبراؤ نہیں۔ ترکوں کو پہلے شکست ہونی مقدر ہے لیکن بعد میں ضرور فتح ہوگی چنانچہ بعض ہمارے مسلمان بھائیوں اور عیسائیوں نے اس پر ہنسی اور مضحکہ اُڑایا اور ہماری بات کو ٹھٹھہ میں ٹال دیا۔ ہم نے صبر سے کام لیا۔ اور اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ خدا کی بات آج پوری ہوتی ہے جو دنیا پر ثابت کرتی ہے کہ وہ کلام خدا کا کلام ہے جو کہ اُسکا لانیوالا تھا وہ اللہ کا سچا مرسل ہے اللہ نے اپنی حجت تمام کر دی اب جسکے کان سُنتے ہیں سُنے اور جسکی آنکھ دیکھتی ہے دیکھے اور اس نشان آلٰہی سے فایدہ اُٹھائے یہ فتح کی ایک جھلک ہے جو کہ دکھائی گئی ہے جیسے کہ اس پیشین گوئی کے مطابق پہلے شکست کے معاملہ میں شکست پر شکست ہوئی یہاں تک کہ نہ صرف دنیا بلکہ ترکوں کو خود ماننا پڑا کہ وہ شکست یافتہ ہیں اسی طرح انشاء اللہ یہ فتح جو آئندہ فتوحات کا آغاز ہے پتہ دیتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ناممکن کو ممکن کر دکھائیگا۔ اور ہمارے خیال کو باطل زمانہ کا رنگ کس طرح بدلیگا۔ پس چاہئے کہ جلدی نہ کریں اور انتظار کریں ہمارا ایمان ہے کہ ابھی اور بڑی بڑی فتحیں بارگاہ الٰہی سے رومیوں کے لئے مقدر ہیں تلک الایام نداولھا بین الناس مومن کو اس سے گھبرانا نہیں چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

نحمدہ ونصلے علی رسولہ والہ الکریم

دن بہت ہیں سخت اور خوف وخطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ -

دیں کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض وکین میں وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہ چھپانے کے دن

اخبار پیغام صلح

4040

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قایم کرنا۔
(۴) عقائید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶ ششماہی ۳ طلبا سے ۴/۸ اور
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سکریٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہییں دیگر خط وکتابت منیجر کے نام پتہ صاف وخوشخط لکھیں۔ } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

اڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی۔ اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور۔ سہ شنبہ مورخہ ۲۹۔ جولای ۱۹۱۳ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۳۱ھ | نمبر ۹

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

بحری نمائش کے بعد لنڈن ۲۶ رجولائی۔ اٹلانٹک اور انڈومیڈیل ۱۰ جنگی جہازوں کو بحری نمایش ختم ہی کے بعد بحیرہ روم کی طرف جانے کا حکم ہوا ہے۔

آسٹریا وروس کا اتفاق رائے۔ وینا میں بیان کیا جاتا ہے کہ آسٹریا وروس اس بات پر متفق ہوگئے ہیں کہ یونان اور سرویہ کے ہاتھوں بلغاریہ کی مزید ذلت کے انسداد کی کوئی تدابیر عمل میں لانی چاہییں۔ یونان کے جہازوں نے ڈیڈیا گیچ پر قبضہ کر لیا ہے۔

وکلائے حکومت کی روانگی بخارسٹ۔ مختلف حکومتوں کے وکلا بخارسٹ کی طرف چلے جارہے ہیں۔ ایم ٹوچیف وزیر بلغاریہ روانہ ہوگیا ہے۔ ایم بیناس نام یونانی ڈیلیگیٹ بھی چلا گیا ہے۔ اور ایم وینزلس وزیراعظم یونان بخارسٹ جانے سے پہلے بادشاہ سے ملنے سالونیکا گیا ہے

محاصرہ وقبول اطاعت۔ (بعد کی خبر) افواج سرویہ تمام ودین کے چاروں طرف گھیرا ڈالنے لگی ہیں۔ شہر کی حوالگی امید ہے کہ عنقریب ہوا چاہتی ہے۔ جنرل تشیف جن افواج کی کمانڈر ہے۔ انہوں نے تو ہتھیار ڈالنا اور اطاعت قبول کرنا تسلیم کر دیا ہے۔

بلغاریوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ غیر سرکاری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ افواج بلغاریہ کے بالکل چھکے چھوٹ گئے ہیں اور اب وہ غنیم کا مقابلہ کرنے سے انکاری ہیں۔

یونان کا بیان۔ یونان ایک مراسلہ میں جو اس نے طاقتوں کے نام بھیجا ہے کہتا ہے کہ میری ہرگز یہ خواہش نہیں ہے کہ اس بات پر اصرار کرکے بلغاریہ کا کچھ مرنکلنے دوں۔ کہ جنگ عارضی طور پر بھی اسوقت بند ہو جبکہ ابتدائی مراتب صلح طے ہو جائیں۔ یونان یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ بلغاریہ اپنے تخت کو بچا سکنے اور نیز امن عامہ کو بھی قایم رکھ سکتے ہیں اگر وہ فاتحین کی شرائط منظور کرلیں۔ یونان یہ بھی کہتا ہے کہ طاقتوں کو صوفیہ پر دباؤ ڈالنا چاہئے نہ کہ ایتھنز اور بلغراد پر۔

برلن کے نیم سرکاری اخبار کی رائے برلن کا نیم سرکاری آرگن "نورڈ ڈیوچے الجمین زیٹنگ" ٹرکی کو متنبہ کرتا ہے کہ

جن علاقوں پر وہ اسوقت قابض ہے۔ ان پر دول عظام کی مخالفت کرکے قبضہ نہیں رکھ سکتا علاوہ ازیں اگراس (ٹرکی) نے بلغاری علاقہ پر مزید یورش کی تو بھی ٹرکی کو حسب منشا رحدبندی کے بارہ میں اپنی آرزو پوری ہونے کا کوئی موقعہ ملنے سے رہا۔

بلغاری وزیر مختار متعینہ پایہ تخت اور وزیراعظم ٹرکی کا جواب قسطنطنیہ ۲۸ جولائی ایم ٹوشاف بلغاوی وزیر مختار متعینہ نے حال میں ایک پیام برقی بھیجا۔ اس میں ٹرکی کے حملہ بلغاریہ کے خلاف بہت کچھ اظہار ناراضگی کیا اور اعتراضات کی بوچھاڑ کی ہے۔ اس پر وزیراعظم ٹرکی نے ۲۴ ماہ حال کو یہ جواب دیا کہ کچھ کرد اور دستے ادہر اُدہر دیکھ بھال کرتے پھر رہے تھے۔ وہ سرحد کے پرے جانکلے ہونگے مگر اب وہ کمانڈر انچیف کے حکم پر واپس بلالئے گئے ہیں۔

شکرانہ کی نماز قسطنطنیہ میں ۲۵ جولائی کو تمام مساجد کے اندر مسلمانوں کا بڑی کثرت سے ہجوم تھا جو گھنٹہ بھر تک اڈریانوپل پر دوبارہ ترکی قبضہ ہو جانے کے متعلق خدائے قادر مطلق کا شکرانہ ادا کرتے رہے۔ بہت کچھ دعائیں کیں اور نوافل پڑھے۔

ترکوں اور کردوں پر الزام مظالم رویٹر کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے ۲۷ جولائی کو تار خبر دیتا ہے کہ ترکی بیقاعدہ فوج اور نیز کردوں کے ہاتھ سے قتل وغارت کی ہولناک اطلاعات پہنچ رہی ہیں۔ اور ان کی یہ زیادتیاں افواج باقاعدہ کی دیکھا دیکھی ہیں جو تھریس کے مقبوضات جدید میں ستم ڈھا رہی ہیں جہاں اس وقت کی حالت جیتے جی کا جہنم بیان کیجاتی ہے۔ بیقاعدہ سپاہ نے باشندوں کو تہ تیغ کیا اور دیہات کو تباہ وبرباد۔

باب عالی نے افواج کو سخت تاکیدی احکام جاری کئے ہیں کہ اب انتقامی کارروائی سے باز رہیں۔ مگر جنگی جوانوں میں بلغاریہ والوں کے وحشیانہ مظالم کی بنیاد داستانوں سے اشتعال پھیلا ہوا ہے۔ ... مالگم اور ... ڈیمٹوکا میں قتل وغارت کرنے پر دو مسلمانوں کو سزائے موت دی گئی ہے اور آٹھ دیگر اشخاص کو تین سے سات سال تک قید کی سزا ملی ہے

ترکوں کا مال غنیمت۔ اڈریانوپل میں ترکوں کو مفصلہ ذیل مال غنیمت ہاتھ لگا ہے: ڈیڑھ سو توپیں جن میں سے ۷۵ بلغاریہ کی ہیں۔ پچیس ہزار بندوقیں۔ دس لاکھ بورے اناج کے اور دو ہزار بورے آٹے کے۔

یونانی حملہ در سالونیکا۔ ۲۷ رجولائی) یونانیوں نے مقام کیسٹا پر بزور قبضہ کرلیا اور اُن بلغاریوں پر حملہ آور ہوئے۔ جو درے کے دہانہ کی کمان کررہے تھے۔ اور جو تین توپیں چھوڑ کر مقام جابیا کی طرف پسپا ہوگئے

رومانی فوج کی روک۔ بخارسٹ۔ ۲۷ رجولائی۔ بلغاریہ کی درخواست پر سپاہ رومانیہ کی پیش قدمی صوفیا سے ۱۵ میل ورے روک دی گئی ہے۔ یہاں کانفرنس کا افتتاح بدھ کے روز ہوگا۔

اظہار مسرت کے جلسے کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی۔ امرتسر وغیرہ وغیرہ تمام بڑے بڑے شہروں سے اطلاعات برقی موصول ہو رہی ہیں کہ مسلمانوں نے اڈریانوپل پر از سر نو ترکوں کے قبضہ ہونے کی خوشی شکرانہ کی نمازیں پڑھیں۔ چراغاں کیا۔ اور خوشی کے جلسے منعقد ہوئے۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی نادر تصانیف

جن کی قیمت اشاعت اسلام میں صرف ہوگی

مسلم انڈیا ایجوکیشن گورنمنٹ (انگریزی) ۱ر
اسوہ حسنہ یعنے "زندہ اور کامل نبی" خواجہ صاحب کے علیگڑھ کا لیکچر ۴ر
صحیفہ آصفیہ۔ تبلیغ بنام حضور نظام حیدرآباد دکن ۲ر
اسلام اور اصول اسلام۔ اور اُن کا مقابلہ عیسوئیت سے
خواجہ صاحب کا پہلا لیکچر جو ولائیت میں ہوا۔ انگریزی ۲ر
اُردو ۱ر
عورت کی حیثیت۔ ازروئے اسلام عیسائیت ویہودیت خواجہ صاحب کا دوسرا لیکچر جو ولائیت میں معزز عورتوں کی سوسائیٹی میں ہوا انگریزی ۲ر
ترجمہ اردو زیر طبع ۱ر

"تائید حق" مصنفہ جناب مولوی صاحب مرحوم محمڈن مشنری

مختلف کتب وٹریکٹ جو محصولڈاک آنے پر مفت بھیجے جاسکتے ہیں

کرشن اوتار۔ پیغام صلح۔ بنگال کی دلجوئی۔ مادہ فانی۔ توحید۔ روم کی پیشگوئی۔

(منیجر پیغام صلح احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور)

اطلاع ضروری نمونہ طلب کرتے وقت آدہ آنہ کا ٹکٹ ڈاک ضرور بھیجیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار

پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء نمبر ۵

حاجیوں کی تکالیف گورنمنٹ کی تجاویز

فریضۂ حج ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے ہر سال لاکھوں مسلمان اطراف عالم سے اُس کی ادائیگی کے لئے بیت اللہ کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ اور اس سفر میں اُنھیں سب کو کم وبیش تکالیف کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ سفر میں بہ نسبت حضر کے بہرحال کچھ نہ کچھ بے آرامیاں ہوتی ہیں۔ پھر بلاد دور دست کے اُن عازمانِ حج کو تو لازماً غیر معمولی مصائب پیش آنی چاہئیں جو زیارت حرمین الشریفین کے شوق میں بے سوچے سمجھے۔ بغیر کافی زادراہ لئے گھروں سے نکل کھڑے ہوتے ہیں اُن میں سے بہتوں کے پلے دوطرفہ کرایہ جہاز وغیرہ بھی نہیں ہوتا۔ یا کرایہ تو ہوتا ہے۔ مگر لوٹتے وقت اس میں کمی ہو جاتی ہے کیونکہ جہاں دنیا بھر سے اُمنڈ کر آئے ہوئے لکھوکھا انسان یکجا جمع ہوں وہاں خلاف توقع مصارف کثیر گرانی۔ اور واپسی کا معقول وباقاعدہ بندوبست نہ ہونیکے سبب اُدھر سے روانگی میں تاخیر وتوقف۔ کئی کئی دن تک انتظار میں گذر جانے سے زادراہ واپسی کا ختم ہو جانا بالکل معمولی باتیں ہیں ان چند در چند وجوہ کا انجام یہہ ہوتا ہے کہ غریب ونادار حاجی جب تک وہاں قیام کرتے ہیں انھیں طرح طرح کی تکالیف اُٹھانی پڑتی ہیں۔ خوردونوش اور حفظ صحت کا خاطر خواہ انتظام نہ ہوسکنے کی وجہ سے انہیں ہیضہ وغیرہ مہلک وبائیں پھوٹ پڑتی ہیں۔ غرض بیچارے عشاقِ بیت اللہ کی یہہ درد انگیز داستان بہت طویل ہے جس کی زیادہ توضیح وتفصیل سے ہم اسوقت ضرورتہً قطع نظر کرتے ہیں۔ اب سوال یہہ ہے کہ آیا ان خرابیوں کا انسداد ضروری ہے یا نہیں؟ ہر سلیم العقل بلاتامل یہی کہیگا کہ ضروری ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں کی عام غفلت نے آنہیں اتبک اس طرف متوجہ نہیں ہونے دیا ایسی حالت میں ع دستے از غیب برون آید وکارے بکند" کے مصداق خداتعالےٰ نے گورنمنٹ انگریزی کے دل میں تحریک کی کہ وہ مصیبت زدہ حجاج کے حال پر ترس کھائے اور کوئی ایسی تدابیر عمل میں لائے جنسے موجودہ مصائب میں گونہ تخفیف ہو تو کیا غضب ہوا [illegible] افسوس ہے کہ اُن لوگوں پر جو ہر بات کا بے سوچے سمجھے فیصلہ کرنے لگتے اور ان بعض الظن اثمٌ کی بھی پروا نہ کرکے خواہ مخواہ شتابکاری وبدگمانی پہ آمادہ ہو جاتے ہیں۔ گورنمنٹ نے رفع شکایات کی نیت سے چند تجاویز شایع کیں کہ مسلمان [illegible] کرکے ایسا مشورہ دیں کہ حکام کو مصائب حجاج کا بوجھ ہلکا کرنے میں کچھ مدد ملے۔ اسپر مسلمانوں نے چارسو سے شور ڈال دیا کہ یہ مذہبی مداخلت ہے۔ گورنمنٹ ہرگز اس کا خیال بھی ذہن میں نہ لائے۔ ورنہ مسلمانوں میں بددلی پھیل جائیگی۔ (استغفر اللہ) بددلی کیا ہوئی ایک بچوں کا کھیل ٹھیرا۔ اس بات کو تو کوئی غیرتمند مسلمان گوارا نہیں کر سکتا کہ اپنے امور مذہبی میں دست اندازی ہونے دے اور اُف نہ کرے۔ ہم بڑے زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ جہاں حکام کی طرف سے کوئی ایسی کارروائی عمل میں آتی دیکھیں جس سے مذہبی آزادی کو گزند پہنچتا ہو وہاں ضرور انھیں چاہئے کہ دینی غیرت وحمیت اور اخلاقی جرأت سے کام لے کر اس کارروائی میں موجود ہ [illegible] مگر پورے زور سے مزاحمت کریں۔ لیکن یہہ کہاں کی عقلمندی انسانیت اور مسلمانی ہے کہ ہر بات میں پہلے ہی سوءظن کی راہ سے مخالفت کا پہلو اختیار کرنے لگیں۔ انھیں چاہئے کہ اول صورت حال پر کافی غور وتدبر کریں۔ نیز اپنے نقصوں کی طرف دیکھیں کہ آیا وہ محتاج اصلاح ہیں یا نہیں پھر اگر فی الواقع عمال حکومت کا کوئی فعل محل اعتراض پائیں تو اس میں خاموش نہ رہیں بلکہ بہتر طریق سے گورنمنٹ کو جتلائیں کہ یہہ کارروائی ہماری دینی [illegible] ایک [illegible] ہر گز [illegible] نہیں کر سکتے۔ اور [illegible]

نہ حاصل ہو برابر مستعدی سے اپنی سرگرم کوششیں جاری رکھیں۔ لیکن اس معاملہ میں تو گورنمنٹ کی مشتہرہ تجاویز اصلاح جہاں تک ہمنے غور کیا سراسر مسلمانوں کی بھلائی پر مبنی معلوم ہوتی ہیں اور مسلمانوں کی ہی غلطی وغفلت اس کا موجب ہوئی ہے کہ اُن کے بجائے گورنمنٹ خود موجودہ خرابیوں کے رفع ادکی کوئی سبیل نکالے۔ وہ بھی مسلمانوں ہی کے مشورہ سے کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں ہے کہ حج کے متعلق قرآن پاک میں صاف صاف حکم موجود ہے۔ کہ وہ شخص قصد کرے جو کافی سفرخرچ زادراہ وغیرہ رکھتا ہو (من استطاع الیہ سبیلا) پھر کیا وجہ ہے کہ ان میں سے ہزاروں آدمی بحالت بے سروسامانی اندھا دھند نکل کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی کوتہ اندیشی سے خود بھی انواع واقسام کی تکلیفیں اُٹھاتے ایسے مبارک سفر کو خواہ مخواہ باعث ابتلا بناتے اور دوسروں کو بھی پریشانی میں ڈالتے ہیں۔ اور لطف یہہ کہ کوئی مولوی مفتی مقتدا۔ پیشوا۔ اُنھیں اس کے متعلق نیک وبد نہیں سمجھاتا (باقی آیندہ)

ایک اور مسجد کا انہدام

دہلوی معاصر ہمدرد کو ایک پیام بستی اس مضمون کا پہنچا ہے کہ جمنا پل سٹیشن آگرہ کی مسجد مسمار کردیگئی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں سخت اضطراب پھیل رہا ہے۔ ابھی اس واقعہ کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے لیکن اگر حقیقت میں یہہ اطلاع قرین صحت ہے تو اسی قبیل کے دیگر تشویش خیز واقعات پر جن کے متعلق مسلمانوں کی بےچینی ابھی تک رُوبہ کمی نہیں ہونے پائی۔ یہہ ایک سخت افسوسناک اضافہ ہوگا جس کے نتائج نہیں معلوم کیا کچھ ہوں۔ اسواسطے گورنمنٹ کا نہایت اہم فرض ہے۔ کہ ایسے معاملات کی بڑی احتیاط اور مآل اندیشی سے تحقیقات کرے اور تاج برطانیہ کی وفادار رعایائے اہل اسلام میں تشویش کی فیلنگ اس وقت بعض حکام کی غلط کاری سے پیدا ہو رہی ہے۔ اسے مبدل بہ تسکین کرنے میں سعی فرمائے

اسباب زوال

معزز ہمعصر پیسہ اخبار نے حال میں یہہ ضروری بحث چھیڑکر کہ مسلمانوں کے اسباب زوال کیا کیا ہیں مسلمان اہل الرای کو اپنے اپنے خیالات ظاہر کرنے کی جانب توجہ دلائی ہے مسئلہ جتنا اہم ہے اتنا ہی

امن سکن باتیں

اقوام مختلفہ کا باہم سلوک اور امن سے رہنا اور مشترکہ اغراض میں ایک دوسرے کی ہمدردی واعانت آئین تمدن کا ایک نہایت مبارک اصول ہے۔ لیکن افسوس کہ ملک کی بدقسمتی سے گذشتہ کئی سال سے ہندوستان کی دو بڑی قوموں کے درمیان جو ایک مدت شیروشکر ہو کے رہ چکی ہیں۔ اور جن کا چولی دامن کا ساتھ مشہور ہے۔ تعصب۔ منافرت اور بدگوئی وبدسگالی کی منحوس ہوا ایسی چلی ہے کہ اس نے نہ صرف جانبین کو بڑے بڑے نقصان پہنچائے ہیں۔ بلکہ حکام تک کو بعض اوقات پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ دراصل یہہ اُن حضرات کی کوتہ اندیشی کا نتیجہ ہے جو آپس کی کشاکشی کو قومی ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور کم ازکم اُن کی اپنی ذات کے لئے تو اس کشیدگی تعلقات کا کچھ نہ کچھ فایدہ پہنچ ہی رہتا ہے۔ نفاق کیشی کے اس مشن کو اتبک زیادہ تر بعض تنگ دل۔ تنگ ظرف اور شتابکار اہل قلم نے تقویت دی ہے۔ خواہ وہ جوشیلے اخبارنویس ہوں یا دیگر وقائع نگار اور مصنف۔ لیکن افسوس اور سخت افسوس کا مقام ہے کہ یہی نامبارک سپرٹ اب نچلے طبقے میں بھی پہنچانے اور پھیلانے کی کوشش ہونے لگی ہے۔ جو ملک کی آیندہ عافیت کے حق میں بہت بڑی پیشگوئی کرتی ہے چنانچہ حال میں لوکل ہمعصر دیش نے ایک نامہ نگار کی تجویز شائع کی ہے کہ انگریزی بینڈ۔ نفیری والے انگریزی باجہ بجانے والے وغیرہ بعض ادنے پیشے جو اس وقت فلاکت زدہ مسلمانوں سے مخصوص ہیں کیا وجہ ہے کہ وہ بھی ہندو بھائیوں میں رواج نہ پائیں۔ تاکہ مسلمانوں کے ساتھ ذرا ذرا سے کاموں میں بھی کوئی تعلق نہ رہے ایسے ریکیک خیالات دراصل کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ ہمسایہ اقوام کی قدرتی پوزیشن اور موجودہ شہریت کے تعلقات اس امر کی ضرورت عاید کرتے ہیں۔ کہ تمام قومیں اپنے اپنے مذہبی معتقدات احساسات اور [illegible] خود برقرار رکھتے ہوئے باہم گرصلح کاری و [illegible]

وخیراندیشی کا مسلک اختیار کریں۔ یہی ہیں الہی اخلاق سے سبق ملتا ہے جیسا کہ ان کالموں میں ایک سے زیادہ مرتبہ ذکر آچکا ہے۔ پس جو قومیں ان اخلاق ربانی کی عزت نہیں کرتیں وہ خواہ دوسروں کو بھی ایک حد تک عارضی گزند پہنچا سکیں لیکن فی الحقیقت وہ آخر میں اپنی فلاح وبہبود کی بھی جڑیں کاٹنے والی

مشنریوں کی امداد

حال میں لندن کے ایک دولتمند نے انتقال کیا ۷ لاکھ پونڈ ترکہ چھوڑا الا کہ ۵۰ ہزار خیراتی کاموں کے واسطے مخصوص کیا جن میں سے ۴۴ ہزار پونڈ (۶ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ) مشنری سوسائٹیوں کو دیا جائیگا۔ ناظرین قیاس کر سکتے ہیں کہ یہہ کثیر رقم کتنے ایسے بندگان خدا کو سچے معبود سے رشتہ عبودیت توڑ کے ایک عاجز انسان کی خدائی منوانے اور انہیں نجات کی سیدھی سچی راہ سے ہٹانے میں کام آئیگی۔ اقوام یورپ میں الباطل کی تائید وحمایت کا اس درجہ جوش واخلاص [illegible] عبرت ہونا چاہئے اُن غفلت شعار افراد ملت کے لئے جو غیر مشروع فضولیات اور مسرفانہ مشاغل میں تو ہزار ہا روپیہ بیدریغ اُڑا دیتے ہیں۔ مگر جب اشاعت اسلام جیسی اہم قومی ضرورت کا سوال اُن کے پیش ہوتا ہے تو سو سو عذر وحیلے تراش کر پہلو بچانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی اس قوم کی حالت سنوارے۔

حقوق طلب عورتیں

انگلستان میں تو جیسا کچھ مرد اُٹھا رہی ہیں اکثر ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا ہی لیکن اب یہہ تحریک ہندوستان میں بھی آپہنچی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں شملہ پر قریباً پچاس لیڈیوں نے جلسہ منعقد کیا اور اس جدید سپرٹ کو تازہ رکھنے کیلئے ایک مستقل انجمن کی بنا ڈالی اُس کا ذکر ۲۱ جولائی کو انہی کالموں میں آچکا ہے۔ مگر حال میں منصوری میں پھر انیگلو انڈین خواتین نے اپنی بہنوں کی تائید میں جمع ہوکر زنانہ حقوق طلبی کے مبحث پر زور شور سے جرح قدح کی۔ اور اثنا تقریر میں اپنے (انگلستان کے) مردوں کی نسبت سخت طعن وملامت۔ شکوہ وشکایت آمیز خیالات ظاہر کئے کہ وہ عورت ذات کے اولوالعزمانہ جذبات کو ناحق ملیامیٹ کر رہے ہیں اور اپنی نفسانیت وخودغرضی سے ہمیں موقعہ نہیں دیتے کہ ملک وقوم کی تمدنی وسیاسی خدمات میں کچھ گرم جوشی ومستعدی دکھلا سکیں" وغیرہ وغیرہ انگلینڈ کی مردانہ سوسائیٹی نے اس فضیحت خیز طوفان بےتمیزی کا جس سختی سے مقابلہ کیا ہے۔ چنداں محتاج بیان نہیں۔ مگر اب دیکھنا یہہ ہے کہ اگر یہاں بھی اکثر ویشتر انگلش لیڈیوں کے خیالات اسی قماش کے ہو گئے تو انگریز جنٹلمین اُن کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں ہر چند مشرق اور خصوصاً خطۂ ہند کی شوہر پرست وحیاکیش عورتیں اُن لیڈیوں کی نسبت ہر ایک لحاظ سے بعدالمشرقین پہ واقع ہوئی ہیں۔ تاہم ڈر ہے کہ کسی وقت یہ زہریلی ہوا اُنھیں بھی نہ لگ جائے آزادی نسواں کے حامی ابھی سے [illegible] فراز سوچ رکھیں۔

ہندوستان قدیم کی روحانی تعلیم

یہہ ایک قابل قدر جدید تصنیف ہے جسے شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے بڑی قابلیت اور تحقیق سے لکھا ہے شیخ صاحب کو اہل ہنود کے مذہبی لٹریچر سے ماشاء اللہ خاص واقفیت ہے۔ اور آفرین ہے کہ وہ غیرمسلم ہموطنوں کی رہنمائی اور دین حق کی خدمت میں اس معلومات سے قابل تحسین کام لے رہے ہیں۔ خداتعالےٰ اُن کی ہمت میں برکت دے اس کتاب میں ہندوؤں کی مسلمہ کتابوں وید شاستر وغیرہ سے اُن کی قدیم روحانی تعلیم پر بڑی خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے جس سے آگاہ ہوکر دیانتدار احباب پاک اسلام پر طرح طرح سے بیجا طعن وتشنیع کرنے اور اپنے آباء واجداد کی روحانیت کو عمل لاف زنی قرار دینے کی جرأت نہ ہونی چاہئے۔ اس کتاب کی قیمت ۴۴ صفحے حجم پر ۸/ بالکل واجبی ہے۔ شائقین قابل مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ بر دفتر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور سے ملیگی)

شب برات کی تعطیل

ایک گزشتہ چھٹی ہے۔ لیکن نہایت افسوس سے سنا گیا ہے۔ کہ صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر پنجاب نے اس دفعہ اپنے مسلمان ماتحتوں کو اس چھٹی سے محروم رکھا۔ ہر چند منت سماجت کیگئی مگر عبث۔ یہہ آئین حکومت کی

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

مسلم انڈیا کا اثر یورپ میں

ذیل لیکچر جے ایف ہولڈن صاحب کا ہے۔ جو ایک نامور انگریز اور ایڈلٹ سکول کے مالک ہیں۔ مسلم انڈیا کو باقاعدہ پڑھنے والے ہیں۔ انہوں نے یہ لیکچر ۲۲ر جون کو اپنے ایڈلٹ سکول میں دیا۔ جس کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی تقریر کی +

اسلام برادران دین! اسلام پر آج آپ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ وقت کوتاہ قصہ طولانی -

تاہم مجھے یقین واثق ہے۔ کہ اگر میرا موجودہ مختصر سا مضمون اس غلط فہمی کو جو میرے سامعین کے دلوں میں اسلام کی نسبت ہے اور سچائی کو روشنی میں لاکر اس مذہب کے ۲۹ کروڑ پیروؤں کے برخلاف اس تعصب کو جو مسیحی دنیا میں پایا جاتا ہے۔ دور کرنے میں کچھ بھی کامیاب ہو۔ تو میرے خیال میں میری یہ جرات کہ میں نے اس عظیم الشان مذہب کو اس لیکچر کا عنوان قرار دیا ہے قابل مؤاخذہ نہ ہوگی۔

گو تہ بدھ تمام دنیا کی تکالیف دکھ کی وجہ جہالت کو بتاتے ہیں انکا مدعا جہالت سے ہر قسم کی جہالت ہے یعنی روحانی۔ اخلاقی و دماغی اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس تکلیف کی بنیاد جو دنیا کو مسیحیت اور اسلام کے نزاع سے جو کورانہ تعصب کی بنا پر وقوع پذیر ہوا ناواقفی سے ہے۔ اگر عیسائی و مسلمان اپنے اپنے بانئے مذہب کی تعلیم پر عمل کرتے۔ نہیں بلکہ اس کے تھوڑے سے حصے پر بھی عمل کرتے۔ کیونکہ یسوع مسیح بنی نوع انسان کے لئے صلح کا پیغام لایا تھا اور محمد نے کہا ہے کہ "لا اکراہ فی الدین" و "اَفانت تکرہ الناس حتیٰ یکونوا مومنین وما کان لنفس ان یومن الا باذن اللہ" صفحہ تاریخ میں ان چھ سولہ سفاکانہ خونریزی کا کہ جسے صلیبی لڑائیوں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جس میں دو کروڑ آدمی قتل وقحط وغارت گری کی نذر ہوئے ذکر تک نہ ہوتا نہ صرف یہی بلکہ اگر مسیح و محمد کی تعلیموں پر عمل کیا جاتا۔ تو یہ دونوں مذاہب انسان کی ترقی اور دنیا کی صلح کو قایم رکھنے میں ایکدوسرے کے ممد و معاون ہوتے

اب میں چند اصطلاحات اور ان کی تشریح کرتا ہوں

اسلام کے لفظی معنی احکام ربانی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے۔ کوئی مسلمان "ورثہ گناہ" کے اصول کو نہیں مانتا۔ بلکہ اس کے برعکس اس کا نتیجہ ہے کہ روح جب اپنے خالق کے حکم سے اس دنیا میں آتی ہے۔ تو وہ گناہ کی آلائشوں سے پاک ہوتی ہے اور اسے قوت مدرکہ و عقل عطا کی جاتی ہے۔ تاکہ وہ نیکی و بدی میں تمیز کرکے جو نسا رستہ اپنے لئے چاہے لے اور اسی کے اعمال کے موافق اس کو جزا و سزا ملیگی۔ جو راستہ کہ بندے کو اس کے مالک سے دور لے جاتا ہے۔ وہی بدی کا راستہ ہے۔ قرآن میں عربی لفظ "جناح" (گناہ) کے لغوی معنے مرکز سے ایک طرف ہٹ جانے کے ہیں۔ اسی کا ترجمہ ہماری روحانی کتاب انجیل میں لفظ "سن" (Sin) سے کیا گیا ہے جس کے لفظی معنی یونانی زبان میں غلط نشانہ کرنا ہیں۔ روح کا دوسرا رستہ یعنی جو اسے اس کے پروردگار کے قریب کرے نیکی کا راستہ ہے۔ عربی میں بدی کے راستہ سے نیکی کے رستہ کی طرف آنیکا کا نام توبہ ہے۔ اس کے لفظی معنی رجوع کرنے کے ہیں۔ یعنی واپس آنے کے۔

اصطلاحاً اسلام خدا کی وحدانیت کے اقرار کے علاوہ مجموعہ قوانین پر عمل کرنے کا نام ہے۔ جو رسول عربی کے ذریعہ رائج ہوئے اور جو کوئی ان ہر دو اصولوں کی سچائی کا قایل ہے مسلم ہے۔

حضرت محمد (یعنی تعریف کیا گیا) کہ میں ۵۷۰ سن عیسوی میں پیدا ہوئے اور ۶۳۲ سن عیسوی میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے وہ اس مذہب کے بانی اور قرآن (یعنی کتاب) کے مرتب کرنے والے تھے۔ قرآن، مذہب اسلام کی تعلیم اور ہدایت کے مجموعہ کا نام ہے۔ ہر ایک مسلمان قرآن کو بار بار پڑھتا ہے۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مذہب اسلام کی خوبیاں اس کے دل پر نقش ہو جاتی ہیں اور اس کے رگ و ریشہ میں قرآنی ہدایات داخل ہو جاتی ہیں اور قرآن کا ازبر یاد کر لینا اسلامی ممالک میں ایک معمولی بات خیال کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں بھی لاکھوں حفاظ قرآن مسلمانوں میں موجود ہیں اور مجھے شرم سے تسلیم کرنا پڑیگا کہ بائبل کا شاید ایک بھی حافظ نہ ہو۔

خدا کا خیال اسلامی عقیدہ کے مطابق۔ اصل اسلام صرف خدا کی وحدانیت اس کے رحم و عدل و محبت و دیگر اسماء الحسنیٰ پر ایمان لانے کا ہے صفات الہیہ قرآن میں نہایت ہی اعلیٰ و ارفع طریقہ پر بیان ہوئے ہیں اس لئے میں اس موقعہ پر قرآن کے الفاظ پیش کرتا ہوں۔ وہ خدا کل شئی قدیر۔ العلیم۔ العادل۔ المالک الملک۔ الخالق الارض و السموات۔ المحی والممیت۔ بیدہ ملکوت کل شئی۔ الاکبر۔ ذوالعرش العظیم۔ القادر۔ العزیز۔ الجبار۔ الرب۔ الخلاق۔ المصور العالم الکبیر المتعال۔ القدوس۔ السریع الحساب۔ واللہ لا یضیع اجر العاملین ہے۔ لیکن قادر و علیم المالک۔ المومن۔ المسلم۔ یدبر الامر ولی الیتیم۔ ھادی و تکالیف سے نجات دینے والا مبید و الخیر ملک غفور۔ تواب الرحیم۔ الحافظ۔ الرحمان الرحیم۔ الغفار واللہ یقبل التوبۃ و یغفر الذنوب و یعلم سرکم و جہرکم بھی ہے۔

چونکہ ناپاک جسم ناپاک نفس پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے مذہب اسلام میں کوئی شخص اپنے خالق کی درگاہ میں ناپاک جسم سے حاضر نہیں ہو سکتا لہذا نماز کے پہلے وضو کرنا فرض ہے۔ وضو ان اعضا کے صاف کرنیکا نام ہے۔ کہ جن کے ناپاک ہونے کا خیال ہے۔ یعنی ہاتھ پاؤں اور چہرہ ہر ایک مسلمان مسجد (اس جگہ لفظی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے یعنی جائے سجدہ) میں داخل ہونے سے پیشتر حوض سے وضو کرتا ہے مگر جنگل میں جہاں پانی نہ ملے وضو کی بجائے تیمم ہی کافی ہے۔ یعنے وہ صاف ریت سے اپنے ہاتھ پاؤں مل لے۔

نماز۔ مسلمانوں کے لئے پانچ وقت نماز فرض کی گئی ہے۔ فجر۔ ظہر۔ عصر مغرب۔ عشاء۔ نماز کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ مسجد میں ہی ادا کی جائے آسمان کے سائے میں یا جہاں کہیں بھی نمازی بوقت نماز موجود ہو وہ اپنی نماز ادا کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت "وسع کل شئی" ہے وہ رحمت کائنات میں ہر جگہ موجود ہے۔ اور اس کا متلاشی اسے ہر کون و مکان میں پاتا ہے +

مسجد کے کنگرے سے موذن دن میں پانچ دفعہ پکارتا ہے "اللہ اکبر" چار دفعہ "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" دو دفعہ "اشہد ان محمد الرسول اللہ" دو دفعہ "حی علی الصلوٰۃ" دو دفعہ "حی علی الفلاح" دو دفعہ "اللہ اکبر" دو دفعہ "لا الٰہ الا اللہ" ایک دفعہ نماز میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ وہ ایسی دلپذیر ہیں کہ کوئی بھی دیانت دار آدمی خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو۔ ان میں شریک ہونے سے نہیں جھجکیگا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ محمد کا نام تمام نمازمیں دو تین دفعہ کے سوا بالکل نہیں لیا جاتا۔ اور ان مواقع پر بھی اسے خدا کے سامنے ایک بندہ ٹھہرایا جاتا ہے مثلاً "عبدہ و رسولہ" "اللھم صل علی محمد" جب ایک مسلمان اپنے پروردگار کے روبرو دست بستہ کھڑا ہوتا ہے تو وہ سورہ فاتحہ سے اپنی نماز کو شروع کرتا ہے۔ میں اس شاندار دعا کو آپکے سامنے پڑھنے سے رک نہیں سکتا آپ اگر اسے چاہیں تو صرف اسلامیوں کی دعا ہی کہیں مگر میں تو اسے بنی نوع انسان کی دعا کے نام سے پکارونگا۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسی دعا ہے کہ تمام مخلوقات اسے زبان حال سے اور زبان قال سے ادا کر رہے ہیں وھو ہذا۔

الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین

اسلام نہ تو رہبانیت کا قایل ہے اور نہ ہی احبار یت کا۔ گو مساجد میں ایک ایک محافظ مسجد ہوتا ہے جو اذان و نماز کے بروقت ہونیکا ذمہ وار ہوتا ہے۔ مگر اس کی ذمہ واریاں یہیں پر ختم ہو جاتی ہیں وہ ہمارے پادریوں کی طرح انسان اور اس کے خالق کے درمیان ایک واسطہ نہیں ہے۔ ہر مسلمان اپنا واسطہ آپ ہی ہے۔ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف بجائے کسی اور گنہگار شخص کے سامنے کرنے کے اپنے مالک کے حضور میں کرتا ہے اور اس سے ان کی بخشش اور آیندہ کے لئے عزم طلب کرتا ہے اسلام ایک مذہب جمہوریت ہے اور اس کے پیروؤں میں تمیز ذات و رنگ بالکل مفقود ہے۔ ہر کہ ومہ۔ امیر و غریب۔ سفید و زرد و سیاہ تمام اپنے اللہ کی نگاہ میں ایک برابر ہیں +

ممانعت منشیات۔ اسلام منشیات کے استعمال کو "ام الخبائث" بتلاتا ہے اور جب ہمارے لنڈن کے مجسٹریٹوں میں سے ایک مجسٹریٹ ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ تمام مقدمات میں سے جو اس کے سامنے پیش ہوئے قریباً ۹۰ فیصدی شراب خواری کی وجہ سے تھے۔ تو ہم قرآن کے الفاظ کو نہ صرف مبالغہ سے بری۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں بھی ویسے ہی سچے جیسے کہ وہ محمد کے زمانہ میں تھے پاتے ہیں۔ میرا یہ دعویٰ نہیں ہے۔ کہ تمام مسلمان اس حکم کی کماحقہٗ نگہداشت کرتے ہیں اور شراب و دیگر منشیات سے پرہیز کرتے ہیں۔ کیونکہ کئی بدقسمت افعال ان میں ایسے بھی ہیں۔ جو شراب وغیرہ بہت کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ اس سخت حکم امتناعی نے مسلمانوں کو ان خرابیوں اور برائیوں سے جو مغربی ممالک میں شراب کے استعمال کے سبب بکثرت پائی جاتی ہیں بچا لیا ہے۔

یورپین ممالک میں رنج و تکلیف کی کثرت کی وجہ ایک اور مرض بھی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ مرض دن بدن بڑھ رہا ہے۔ یہ جؤا اور دیگر اقسام کی شرط بدنا ہے قرآن نے اس تباہی سے بھی مسلمانوں کو یہ کہہ کر بچا لیا کہ

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ

آپ صاحبان اپنے دلوں میں۔ سوچ رہے ہونگے۔ کہ یہ تو اسلام کا روشن پہلو ہے۔ اس لئے یہ بہت اچھا ہے۔ بہت خوشنما ہے مگر ان الزامات کو جو اسلام پر ہر روز عاید کئے جاتے ہیں کیا ہوا؟ کیا ان اعتراضات کا جواب مسلمانوں کے پاس کوئی نہیں؟ جو یہ ہیں۔ یقیناً عورت کی پوزیشن اسلام میں بہت ہی رذیل ہے یہی نہیں بلکہ وہ مرد کی ملکیت و جایداد قرار دی گئی ہے کہ جیسا سلوک اس کے ساتھ چاہے کرے اور تعدد ازدواج! کیا یہ شرمناک بات نہیں ہے کہ پیروان محمد کو ایسی اجازت دیجاوے کہ جتنی بیویاں ان کا جی چاہے لے آئیں اور کیا اسلام بے رحمی اور تعصب اور تلوار کے زور سے نہیں پھیلایا گیا۔ اور کیا اسکے اثر نے تہذیب تمدن کو نہیں کا

اب ہم نے یہ اور ایسے ہی کئی اور الزامات اسلام پر عاید ہوتے ہوئے سُنے ہیں اور بغیر دوسرے فریق کی شہادت لئے ہوئے ہم نے بسا اوقات فیصلہ معترضین کے حق میں صادر کیا ہے۔ اس لئے میں آج مذہب اسلام کی حمایت میں اپنی آواز بلند کرتا ہوں اور آپ کو بتاؤنگا۔ کہ اسے اپنے معترضین کے جواب میں کیا کہنا ہے اور میں ان اعتراضوں کے ابطال میں آیات قرآنی پیش کرونگا اور میرے خیال میں ان چند منٹوں میں جو باقی ہیں آپ میں سے کوئی بھی اپنے مشرقی بھائی کو بے تعصبانہ نگاہ سے دیکھنے میں دریغ نہیں کریگا۔

ہم ان اعتراضات پر جو عورتوں کے متعلق ہیں پہلے نظر ڈالتے ہیں تھوڑا عرصہ ہوا ہے میں نے ایک شخص کو کہتے سُنا تھا۔ کہ محمدی مذہب کے عقیدہ کے موافق عورت میں روح نہیں ہے اور وہ بغیر اپنے خاوند کی مرضی و خواہش کے اپنے اعمال کے صلہ میں جنت میں نہیں داخل ہو سکتی گو یہ اپنی تردید آپ کرتا ہے۔ مگر میں نے جیسا سنا یہاں بیان کر دینا مناسب جانا۔ اب اس شخص کا یہ قول گو کہ بہت ہی غلط تھا۔ مگر چونکہ اس تمام مجلس میں کوئی بھی اصل حقیقت سے واقف نہ تھا۔ تمام نے اس کو آنکھیں بند کئے تسلیم کیا اور اس کو سچا جانا۔

اب میں قرآن کی صرف تین آیات بیان کرونگا۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شخص اصل حقیقت سے آشنا نہ تھا۔ میں بہت سی اور آیات بھی پیش کرتا۔ مگر وقت کی تنگی مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ صرف تین ہی آپ کے سامنے پیش کروں اور یہ امید ہے کہ کافی ہونگی +

اوّل۔ وَمَن یَعمَل مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِن ذَکَرٍ اَو اُنثٰی وَھُوَ مُؤمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدخُلُونَ الجَنَّۃَ وَلَا یُظلَمُونَ نَقِیرًا ○

دوم۔ مَن عَمِلَ صَالِحًا مِن ذَکَرٍ اَو اُنثٰی وَھُوَ مُؤمِنٌ فَلَنُحیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَلَنَجزِیَنَّھُم اَجرَھُم بِاَحسَنِ مَا کَانُوا یَعمَلُونَ ○

سوم۔ ایک آیت میں مرد و عورت دونوں کو برابر جزا ملنے کی صریح و صاف صاف تاکید ہوئی ہے۔ وھو ہذا +

اِنَّ المُسلِمِینَ وَالمُسلِمٰتِ وَالمُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنٰتِ وَالقٰنِتِینَ وَالقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِینَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِینَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالخٰشِعِینَ وَالخٰشِعٰتِ وَالمُتَصَدِّقِینَ وَالمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِینَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالحٰفِظِینَ فُرُوجَھُم وَالحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِینَ اللّٰہَ کَثِیرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُم مَّغفِرَۃً وَّاَجرًا عَظِیمًا ○

ان آیات سے صریحاً ظاہر ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق مرد و عورت یکساں رحمت ربی میں شریک ہونگے اور ان میں مابہ الامتیاز صرف اعمال ہونگے نہ کہ ان کا مرد ہونا یا عورت ہونا۔ بطور جملہ معترضہ کے میں یہ بھی بیان کرنا مناسب [illegible]

صبر وحلم وانکسار وجرأت وروزہ رکھنے اور عزت وعصمت کی ہدایت نہایت پاک الفاظ میں کی گئی ہے۔

شادی۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ بیاہ اسلام میں ایک سول معاہدہ ہے۔ جو فریقین پر ایک ہی سا عمل کرتا ہے اور اس عہد نامہ کی خلاف ورزی کسی ایک ہی فریق کی طرف سے اس عہد نامہ کو باطل کرسکتی ہے۔ اور عہد نامہ کا ابطال ابطال زوجیت ہے۔ کوئی عورت بغیر رضامندی کے کسی شخص کو اپنا شوہر بنانے پر مجبور نہیں کی جاسکتی اور اسے یہ حق ہے کہ وہ بوقت نکاح اگر چاہے تو اپنے خاوند سے اقرار لے لے کہ وہ اسکی موجودگی میں کسی دوسری عورت کو نکاح میں نہیں لائیگا۔ اگر وہ مرد اس وعدہ کی خلاف ورزی کرے۔ یعنی دوسری شادی کرلے تو پہلی بیوی فوراً ہرجانہ کی نالش کرسکتی ہے۔ کسی لڑکی کا ولی اُس کی مرضی کے بغیر اُس کا عقد کسی مرد کے ساتھ نہیں کرسکتا۔ جب اس کی شادی ہوجاوے تو اُسکا خاوند اُس کی جائداد کو چھُو تک نہیں سکتا۔ وہ اس پر پوری طرح سے قابض رہ سکتی ہے اور اسے ہی اس کے بیع وفروخت کرنے اور اس کا منافع اٹھانے کے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بیان کرنا خالی از علت نہ ہوگا۔ کہ صرف چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ ہمارے ملک نے بیاہی ہوئی عورتوں کے بعض حقوق کی محافظت کی۔ اسلامی شرع کے مطابق ایک بیاہی ہوئی عورت کو اپنی جائداد پر ایسی ہی قدرت حاصل ہے جیسے کہ ایک بن بیاہی عورت کو اپنی جائداد پر۔ نہ ہی اسے اپنے بڑے بیٹے کی جائداد تمام منتقل کرنے کی خاطر ورثہ سے محروم رکھا گیا ہے۔ قرآن اس موقعہ پر حکم دیتا ہے۔ الایۃ۔ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ

تعداد ازدواج۔ یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ تعداد ازدواج اسلام میں ایک سوشل رسم ہے۔ اسے مذہبی انسٹی ٹیوشن کہنا خالی از غلطی نہ ہوگا۔ اگر یہ مذہبی اصولوں میں داخل ہو۔ تو ہمیں ہر ہزار مسلمان میں سے نوسو ننانوے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ہندوستان میں ایک شخص بھی تو ہر ایک ہزار اشخاص میں سے تعدد ازدواج کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اور اس کے باوجود بھی باقی کے نوسو ننانوے مسلمان اپنے آپ کو مسلمان شمار کرتے ہیں۔ اور کسی نے اُن کو غیر مسلم کہنے کی جرأت بھی نہیں کی۔ اسلامیوں میں خاص الخاص نہیں بلکہ عام لوگ بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ قرآن کا مدعا تعدد ازدواج کو روکنا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ انسانی طبائع کا اختلاف و آب وہوا ودیگر حالات کے تبدل اس مدعا کی سختی سے زیر نگاہ رکھنے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ اس واسطے قرآن نے ایسے لوگوں کے لئے جو اس سٹینڈرڈ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور اس سے ہمیں انکار نہیں ہوسکتا کہ ایسے انسان پائے جاتے ہیں۔ نہ صرف ان میں بلکہ ہم میں بھی ان کے لئے اُن کی اس حالت کو جس میں کہ وہ ہیں نہ کہ وہ حالت کہ جس میں ہم انہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ مدنظر رکھکر تعدد ازدواج کی اجازت دی ہے۔

اس مضمون پر قلم اٹھاتے ہوئے ہمیں نقطہ نقطہ پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر مشرقی پوزیشن یہ ہے۔ کہ اگر کوئی مرد بعض وجوہ سے اپنی پہلی بیوی پر قانع نہیں ہے۔ تو وہ دوسری عورت سے بیاہ کرلے بشرطیکہ وہ ان میں مساوات رکھ سکے۔ وان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ یہ ہے اسلامی قانون تعدد ازدواج۔ قوم کے لئے اور بالخصوص دوسری عورت کے لئے یہ مفید تر ہے۔ کہ اسے بیوی کی معزز پوزیشن۔ گو کہ اسے کسی کی سوکن ہی بننا پڑے دی جاوے بہ نسبت اس کے اور کس قدر تأسف کا مقام ہے۔ مغرب میں ایسا ہے۔ کہ وہ اس شخص کی شہوت رانی کا شکار بن کر بازار میں تباہ شدہ زندگی کی زندہ مثال بن کر پھرے اور سینکڑوں اور کی اخلاقی تباہی کا باعث بنے اور سوسائٹی اپنی سے تمام تعلقات منقطع کر لے۔ سو اگرچہ ہم تعدد ازدواج کی رسم کو پسند نہ کریں اور زیادہ حصہ مسلمانوں کا بھی اسے پسند نہیں کرتا اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ اس کے برعکس خیال کرنا ان پر بہتان لگانا ہے۔ مگر پھر بھی دیانت داری کی رو سے ہم اس سے انکار نہیں کرسکتے۔ کہ تعدد ازدواج سوشل برائیوں میں سے بدترین برائی وہائٹ سلیو ٹریفک (White Slave Traffic) کو جس کا ہمیں اس قدر مغرب میں رونا ہے اسلامی ممالک میں جڑ پکڑنے سے نہایت قابل تعریف طریقہ پر روکا ہے۔

میں یقین کرتا ہوں۔ کہ آپ میں سے کوئی صاحب اس خیال کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں گے۔ کہ میں ایک سے زیادہ بیوی کرنے پر تلا ہوا ہوں میں آپ کے سامنے مشرقی نکتہ خیال سے اس سوال پر بحث کررہا ہوں جس کا ہر مشرقی سنٹرل ریفارمر کو مقابلہ کرنا ہوگا۔

میں اب قدرے اسلام اور تلوار اور تعصب پر کہونگا۔ اسلام نے ہمیشہ اپنی حفاظت ہی میں تلوار نیام سے باہر کی ہے۔ الا ہمیشہ اپنے دشمنوں تک سے بھی تحمل برتا جاتا رہا ہے آپ کو یاد ہوگا۔ کہ اہل مکہ نے اس مذہب نو کو ایک رخنہ قرار دیکر اسے ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی۔ محمدؐ کو مدینہ ہجرت کر جانا پڑا۔ وہاں بھی اہل مکہ نے اسے دم لینے نہ دیا۔ حفاظت خود اختیاری میں مسلمانوں نے تلوار زنی کی۔ مکہ زیر ہوا۔ فتحمند محمدؐ مکہ میں داخل ہوا۔ مگر باوجود اس ظفر ونصرت کے موقعہ کے ایک گھر مسمار نہیں کیا گیا۔ اور ایک باشندہ شہر بھی تکلیف میں نہیں ڈالا گیا مسلمانوں نے وہ مال غنیمت جو مغلوب دشمن نے میدان جنگ میں چھوڑا تھا اور جو قوانین جنگ کی رو سے مسلمانوں کا تھا انہیں دشمنان اسلام (جو آخری دم تک محمدؐ سے لڑتے رہے) کی بیواؤں کی دستگیری میں صرف کیا۔ یہ تو ایک قوم کش لڑائی تھی۔ جو اہل مکہ نے بپا کر رکھی تھی اور محمدؐ نے اُن کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ اب یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ محمدؐ کی مہربانیاں صرف قریش تک ہی محدود نہ تھیں میں اس چارٹر میں سے جو اس نے نجران کے عیسائیوں کو عطا کیا۔ ایک حصہ نقل کرتا ہوں:۔

"نجران اور اس کے ملحقہ ممالک کے عیسائیوں کو ان کے جان ومال ومذہب کی حفاظت کے لئے خدا اور اُس کے رسول محمدؐ کی طرف سے امن کے وعدے دیئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے ان کے مذہبی رسوم یا خود مذہب میں ہرگز کسی طرح کی دخل اندازی نہیں ہوگی اور نہ کسی بشپ کو اس کے عہدے سے برطرف کریں گے نہ ہی کسی رہبان کو اس کی رہبانیت سے نہ کسی واعظ کو اس کے موعظے سے اور وہ آج سے ہمیشہ کے لئے چھوٹے چھوٹے کام کرنے میں آزاد ہیں نہ کوئی ان کا بت اور نہ ہی کوئی صلیب ہی گرائی جائے گی۔ مگر وہ آیندہ زمانہ جاہلیت کی رسم انتقام خونی کو ترک کردیں۔"

کروسیڈز پر میں نہایت اختصار سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ مسیحیت اصلی کے پادریوں اور رہبانوں کی سازشوں کا نتیجہ ہے اس داستان خونین کو جس قدر جلد یاد سے محو کردیا جاوے۔ اسی قدر ہمارے لئے مفید ہے۔ مگر اس میں سے صلاح الدین کے کارناموں کو جسقدر بھی یاد رکھا جاوے۔ اتنا ہی کم ہے۔ صلاح الدین! وہ اسلامی بہادری کا مکمل مجسم ہے۔ وہ دنیا کے بہادروں میں سے ایک ہے اور وہ فراخدلی جو مسلمانوں سے یوروشلم کے دوبارہ فتح کرنے پر ظہور میں آئی ہمیشہ یاد رہے گی۔ گو اس زمانہ کے جنگی قوانین کی رو سے صلاح الدین اپنے سپاہیوں کو اس فتح سے مالا مال ہونے کے لئے حکم دینے کا مجاز تھا مگر پھر بھی تاریخ شاہد ہے۔ کہ تمام قیدی رہا کردیئے اور اُن کو زر وخوراک مہیا کرکے باحفاظت شہر سے چلے جانے کی اجازت دی ایک بھی عورت کو نہیں ستایا گیا۔ اور نہ ہی ایک بچہ بھی زخمی کیا گیا۔ اور کوئی انسان قتل نہیں کیا گیا۔

ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس بے مثل بہادری وفراخ حوصلگی نے صلیبی لڑائیوں کی شرمناک کارروائیوں کو ڈھانپ لیا ہے اور یہ زندہ نظیر ہمیں زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ہم اس تفرقہ مذاہب کو دور کرکے کیا مسلم وکیا عیسائی تمام اکٹھے مل کر روز روشن کے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

نظم اکمل

جذبات کو ابھار دیا ہے بہار نے — دیوانہ کردیا ہے دل بیقرار نے
سرزد ہوئے ہیں مجھ سے اگرچہ کئی گنہ — ستاری کی مگر میرے پروردگار نے
مدت سے دفن ہی جو سر سنگ میں آہ — حیرت ہے تم فلک سے مجھے ہو اتارنے
دنیا بہانے دین مگر فادیاں ہیں — یہ راز مجھے بھلا ہے شملہ کے تار نے
جل کر دکھا دیا انہیں رو کر بتا دیا — جو حال تھا سنا دیا شمع مزار نے
چھوٹا سا اک نشان تھا وہ بھی مٹا دیا — روندا ہے میری قبر کو کس شہسوار نے
ساقی تیرے بغیر خدا کی قسم مجھے — کچھ بھی مزا دیا نہ مے خوشگوار نے
ہر لحظہ اپنے نفس کے ہاتھوں سے تنگ ہوں — مجبور کردیا ہے مجھے اختیار نے
اک مست بادہ نوش نے وہ کام کردیا — کرکے جو نہ دکھا یا کسی ہوشیار نے
اے کاش کچھ بھی قدر محبت کی کرسکے — مجنوں بنا دیا ہے مجھے جس نگار نے

گلزار چھوڑ دشت میں ڈیرا جما لیا
اکر دل نگار اکمل اندوہ کار نے

منفرق خبریں

مسجد کانپور کے متعلق سرکاری اطلاع بنام اخبارات جاری کی گئی ہے کہ جو عمارت سڑک کے واسطے لی گئی ہے۔ وہ اصل مسجد کا کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ کوئی مقدس جگہ تھی۔ اور یہ کارروائی نہایت ضروری اصلاح کے واسطے کرنی پڑی ہے۔

روما۔ پایہ تخت اٹلی کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ اشقف اعظم (پوپ) کی پولیس (محافظ سپاہ) کے جوان نافرمانی وسرکشی کررہے ہیں۔ انہوں نے اپنی شکایات ومطالبات اس قسم کی پیش کی ہیں۔ کہ کمانڈر کو موقوف کیا جائے۔ شراب خانوں میں جانے کی اجازت ہوجائے۔ قواعد پریڈ میں اشک کی جو پیچ گی ہوئی ہے۔ وہ اُڑا دی جائے۔ بعد کی خبر ہے کہ سپاہیوں کی مزید سرکشی ونافرمانی کے خوف سے گارد مذکور کی جمعیت توڑ دی گئی۔

خانہ جنگی چین کی نسبت خبر ہے۔ کہ صوبہ کیوکس کے حاکم نے اپنی خودمختاری کا اعلان کردیا ہے۔

واشنگٹن (امریکہ) کے پیام تار سے معلوم ہوتا ہے کہ میکسیکو میں پھر کوئی جھگڑا اُٹھنے والا ہے۔

خالصہ سکول امرتسر کے طلباء (پنجم ہائی کلاس) نے پچھلے دنوں جو ہڑتال کردی تھی۔ اس کی تحقیقات کے بعد آخر ۱۲ لڑکے ۶ ماہ سے ۲ سال تک کے لئے سکول سے خارج کئے گئے۔ جن دیگر طلباء کا اس سٹرائک سے کچھ تعلق تھا ان کا معاملہ زیر غور ہے۔

ریاست پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ کے متعلق پھر خبر سنی گئی ہے کہ نواب ذوالفقار علی خان وزیر اعظم اور سردار جوگند رسنگھ جی ہوم منسٹر پٹیالہ نے اپنے اپنے عہدہ سے استعفاء داخل کردیا ہے۔ جو منظور بھی ہوگیا اور مہاراجہ صاحب انتظامی عہدوں پر اپنے ریاست کے آدمیوں کو رکھنا چاہتے ہیں

نتیجہ امتحان بی اے اسلامیہ کالج لاہور

فرسٹ ڈویژن میں: عزیز الدین صاحب

سیکنڈ ڈویژن میں: تاج الدین۔ کریم بخش۔ محمد حمید۔ عبد الغنی۔ عبید اللہ۔ رشید محمد علی۔ محمد رمضان

تھرڈ ڈویژن میں: محمد مبارک۔ اسمٰعیل۔ ضیاء الدین۔ عبد الرحمٰن

صرف ایک مضمون میں فیل اور اسی ایک میں اگلے سال امتحان دے سکینگے: لعل دین۔ مختار حسین

لوکل کالجوں کے نتائج بالمقابل

	کل امیدوار	پاس	فیصدی
(۱) فورمین کرسچین کالج	۸۴	۵۱	۶۰٫۷۱
(۲) گورنمنٹ کالج	۶۱	۳۴	۵۵٫۷۳
(۳) ڈی۔ اے۔ وی کالج	۸۵	۳۵	۴۱٫۱۶
(۴) اسلامیہ کالج	۳۱	۱۲	۳۸٫۷۰
(۵) دیال سنگھ کالج	۶۳	۲۰	۳۱٫۷۵

میاں حسین بخش صاحب صنّاعِ باکمال کہ جن کا ذکر خیر ۲۲ر جولائی کی اشاعت میں آچکا ہے۔ آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کی طرف سے میاں جلال الدین صاحب بیرسٹر نے ان کے کمال صنعت کے اعتراف وقدر افزائی میں تمغہ طلائی عطا فرمایا۔ مبارک ہو!

گورنمنٹ بمبئی کا مسودہ قانون پنچایت گورنمنٹ ہند میں زیر غور ہے

جنوری ۱۹۱۴ء میں زنانہ دستکاریوں کی جو نمائش بمقام بھوپال بسرپرستی جنابہ بیگم صاحبہ بالقابہا منعقد ہوگی۔ اس میں ہر علاقہ وہر قوم کی ہندی خواتین کے کام دکھائے جائیں گے۔

خواجہ صاحب کا تازہ خط۔ جناب مکرمی خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ وہ بفضل خدا خیریت سے ہیں۔ پیرس کی مذہبی کانفرنس میں اسلام کے لئے جناب خواجہ صاحب نے پیرس میں جاکر وقت حاصل کرلیا ہے اور مضمون بھی تائید الٰہی سے اچھا لکھا جاچکا ہے۔ نیز خواجہ صاحب اپنے برادران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمتہ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قایم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا۔ اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہیں جس وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ کچھ پانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶ ششماہی ۳ طلبا سے للعہ اور ۲ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویر ہوس لاہور سیکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہیئے۔
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

اڈیٹر { خواجہ کمال الدین۔ بی اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱	لاہور پنجشنبہ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۳۱ھ	نمبر ۱۰

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

خونریز معرکہ (ایتھنز۔ ۲۸ جولائی ۱۹۱۳ء) دریائے کیسنا کے دہانہ پر جو لڑائی ہوئی وہ دو روز تک بڑی خونریزی کے ساتھ ہوتی رہی بلغاری جنگ جو ڈھلوان پہاڑوں کے درمیان بڑی مضبوطی سے خندقوں میں چھپے ہوئے تھے۔ اور انھوں نے پے در پے ہر ایک مورچہ پر خوب جان توڑ مقابلہ کیا۔ شاہ قسطنطین نے تین روز کے لئے عارضی طور پر جنگ بند کر دینے کی تجویز سے پھر انکار کر دیا ہے۔ اسواسطے بخارسٹ کانفرنس بھی ہوتی رہے گی اور ادھر معرکہ کارزار بھی گرم رہے گا۔

اڈریانوپل میں از سر نو قیام امن و انتظام کی تیاریاں (قسطنطنیہ۔ ۲۸ جولائی) ولیعہد سلطنت اور سلطان المعظم کے صاحبزادے۔ اڈریانوپل کو جا رہے ہیں۔ جہاں ان کا استقبال بڑی تزک و احتشام سے کیا جائیگا۔ اور فوجی ریویو بھی بڑا بھاری ہوگا۔ کچھ اور عہدیداران سرکاری بھی وہاں نئے سرے سے امن و انتظام قایم کرنے کی غرض سے گئے ہیں۔ عثمانی اسبارہ میں متفق الرائے ہیں کہ اڈریانوپل کو خالی کرنا محال ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا تو بڑی بڑی اندرونی خرابیاں اور خطرات پیش آئیں گے۔

ایک وقیع و زبردار رائے (لندن۔ ۲۸ جولائی) سر ولیم پیتھرج نے آج کے ٹائمز میں اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اڈریانوپل پر ٹرکی کا دعوے حق بجانب ہے اور کہ دولت برطانیہ کی ۹ کروڑ سے زیادہ مسلمان رعایا بڑے اشتیاق کے ساتھ امیدوار ہے کہ انگلستان اس موقع پر کم سے کم اتنا تو ثبوت دے کہ وہ اپنے رفیق قدیم (دولت عثمانیہ) کی طرف سے بے پروا نہیں ہے۔

ترکی پیشقدمی پر سفارتوں کا تبادلہ خیالات (قسطنطنیہ ۲۹ جولائی) ترکی پیش قدمی سے متعلق سفرائے دول کا تبادلہ خیالات ہو چکا ہے۔ اور اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ بالعالی کو متفقہ یادداشت بھیجنے کی اصل تجویز تو اس وجہ سے متروک دستر د ہو گئی ہے کہ دول عظام مشترکہ مراسلہ کے الفاظ میں یکزبان نہیں ہو سکیں۔ پس اب تمام طاقتوں کے سفیر جدا جدا بالعالی سے گذارش کریں گے کہ وہ اپنا عمل دخل انیوس میڈیا لائن سے ورے ورے ہی رکھے۔

شاہ رومانیہ اور سلطان ٹرکی کے نامۂ پیام شاہ رومانیہ نے سلطان المعظم کی خدمت میں ایک دوستانہ مراسلہ بھیجا تھا اسکا جواب دیتے ہوئے سلطان ممدوح نے انہی دلائل کا اعادہ کیا ہے جو حال ہی دول یورپ کے نام ایک یادداشت میں لکھی گئی تھیں اور جن کا منشا یہ ہے کہ سرحد جدید دریائے مرتزا کے برابر برابر ہی چلی جانی چاہئے۔

سپیشل ٹرینیں۔ اب کی جمعرات کو خاص ... اڈریانوپل کو چھوٹیں گی تاکہ جو چاہے جامع سلیمیہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جا سکے۔

ریلیں کاٹ دی گئیں (لندن۔ ۲۹ جولائی) یونانی سردی اور رومانی فوجوں نے نواح صوفیہ کی تمام ریلوے لائنیں کاٹ دی ہیں۔ بلغاری سپاہ دار الخلافہ میں جمع ہو رہی ہیں جہاں باشندگان کو گرانی و قحط کا خطرہ ہے بلغاریوں نے رومانیہ والوں سے استدعا کی ہے کہ وہ وارنا لائن کو اُن کے استعمال کے لئے کھول دیں تاکہ وہ سامان رسد وغیرہ اُس رستہ سے ہی حاصل کر سکیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ رومانیہ ان کی یہ التجا منظور کرے گا۔

رومانی گارد کی نسبت سرکاری بیان (بخارسٹ۔ ۲۹ جولائی) سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ رومانی سپاہ کا اگلا گارد صوفیہ کے مشرق میں شہر کے پاس ہی ٹھہر گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ رومانیہ نے اسبات کا مطالبہ کیا ہے کہ مقامات رشچک اور شوملا کے قلعے وہاں سے اُڑا دئے جائیں

وکلاء دول کا ابتدائی جلسہ التوائے جنگ میں اختلاف دول عظام کے وکلاء آج اپنا ابتدائی جلسہ منعقد کریں گے سمجھا جاتا ہے کہ ان سب کو قرار واقعی صلح کرانے کے پورے پورے اختیارات حاصل ہوں گے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ فی الفور جنگ موقوف کرنے کے معاملہ میں اختلاف رائے ہوگا۔ اور کہ یونان اور سرویہ صلحنامہ پر دستخط کرنے سے انکاری رہیں گے جب تک کہ بلغاریہ اُن کی شرائط کو منظور کر لے

آسٹریا ہنگری کی افواج میں اضافہ (ویانا۔ ۲۹۔ جولائی) چونکہ جنوب مشرقی یورپ میں جنگی حالات کے اندر بہت کچھ تبدیلیاں ہو گئی ہیں اس واسواسطے آسٹریا ہنگری

چین کی خانہ جنگی

(شنگھائی۔ ۲۶ جولائی) آنگستان پر از سر نو حملے کئے گئے حملہ آور پسپا ہوئے۔ اہل جنوب کے سرگروہوں نے یوآن شیکائی کو التماس دیگر التماس صلح پیش کی ہیں۔ شنگھائی کے گرد و نواح سے باغیوں کو ... والوں نے ... یورپ آبادی کے فیصلہ کیا۔

... جولائی) قلعہ ووسنگ کی افواج نے جو سمندر کی طرف سے شنگھائی کے رستہ کی حفاظت کرتی ہیں پہلے سرکار کی طرفداری ظاہر کی پھر باغیوں کی طرف مائل ہو گئیں جس سے ان کا کمان افسر فرار ہو گیا سپاہ نے اور سرگروہ بنا لیا۔ جس نے اعلان کیا ہے کہ جب تک اسپر حملہ نہ کیا جائے گا۔ وہ لڑائی میں شریک نہ ہوگا۔ ووسنگ میں۔ ریل گاڑی اجنبیوں کو نکال لے جانے کے واسطے تیار کھڑی ہے قلعہ کے آلات حفاظت میں ایک ۱۲ انچ دہانہ کی توپ بھی ہے

(ہانکو ۲۶ جولائی) اہل شمال عام پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور باغی بے ترتیبی سے پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ اہل شمال نے نیکسی کیانگ کو عبور کر لیا ہے۔ اور جزیرہ اولیفانٹی پر قبضہ کر کے قلعہ ہو کر پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ کولنگ کے ایک ہزار باشندے ممالک غیر سے بحری محافظوں کے لئے سخت واویلا مچا رہے ہیں

(ہانگ کانگ ۲۷ جولائی) معتبر ذرائع کی بنا پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پچاس جاپانیوں نے کانٹن کی فوج میں نام لکھایا ہے۔ اور باغیوں کے لئے آلات آلات حرب سے لدا ہوا ایک جاپانی جہاز بھی وہاں پہنچ گیا ہے۔

(شنگھائی ۲۸ جولائی) کل میونسپل پولیس اور شنگھائی والنٹیروں کی ایک طاقتور جمعیت باغیوں کے ہیڈ کوارٹروں کی طرف گئی اور تین سو جوانوں نیز بارہ افسروں کے ہتھیار چھین لئے۔ اور ۳ پانچ دہانہ والی چھ توپیں بھی گرفتار کیں اور گو ایک وقت یہاں لڑائی جھگڑے کے بہت ہی بُرے آثار تھے لیکن اسوقت کوئی مقابلہ یا مزاحمت نہیں ہوئی ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ اور امریکہ کی بلو جیکٹس (نیلی وردی والی افواج) سٹلمنٹ اور گرجے کی حدود پر بغرض حفاظت دیکھ بھال کرتی پھر رہی ہیں۔

بلغاریوں کا سنبھالا یونانیوں سے خونریز لڑائی (سالونیکا۔ ۲۹ جولائی) ۲۷ جولائی کو کمک پہنچ جانے سے بلغاریوں کے حوصلے بڑھ گئے انھوں نے مقام جمایہ کے شمال مشرق میں یونان کی ایک متعاقب جمعیت پر پلٹ کر جان توڑ لڑائی کی۔ یونانی ایک ہی مورچہ سے تین دفعہ بزور شمشیر ہٹا دئے گئے۔ مگر آخر میں بلغاری ہی نقصان کثیر کے ساتھ پسپا ہوئے جنہوں نے

بسم الله الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیغام صلح لاہور

جلد ۱ - مورخہ ۲۹ - جولائی ۱۹۱۳ء نمبر ۱

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

اجلاس مورخہ ۲۶ و ۲۷ - جولائی کا نتیجہ

کمیٹی مندرجہ عنوان کا اجلاس جس کی طرف بہت دلوں سے تمام قوم کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں آخر ۲۶ و ۲۷ جولائی کو علیگڈھ میں بڑے اہتمام سے منعقد ہوا - ۲۶ کو جناب راجہ صاحب محمود آباد صدر جلسہ تھے - اور آخری اجلاس کے میر مجلس میجر بلگرامی صاحب پہلے نواب وقار الملک بہادر کا جو بعض وجوہ سے شریک اجلاس نہیں ہو سکے پیغام تار پڑھکر سنایا گیا ہے جسے سامعین نے توجہ خاص سُنا - دونو تاریخوں میں جو جو ریزولیوشن پیش ہو کر بڑی گرم جوشی کے ساتھ پاس کئے گئے انھیں نمبر وار درج ذیل کرکے ہم اُنپر اپنی ناچیز رائے ظاہر کریں گے انشاء اللہ تجویز نمبر ۱ - محرک خواجہ غلام الثقلین صاحب - سرمایہ یونیورسٹی کو محفوظ رکھا جائے اور کسی صورت میں واپس نہ کیا جائے -

تجویز نمبر ۲ - محرک - مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ - مسلم یونیورسٹی کو حق الحاق عطا کیا جائے -

تجویز نمبر ۳ - محرک میجر بلگرامی صاحب - اگر یونیورسٹی قائم ہو - اس کے چانسلر کے اختیارات اُن اختیارات سے زیادہ ہونے [illegible] جو اس وقت ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر کو بہ حیثیت مربی کالج حاصل ہیں

تجویز نمبر ۴ - محرک مسٹر محمد علی کامریڈ سینیٹ کورٹ کے ماتحت ہو اور کورٹ کونسل و سینیٹ کے باہمی تعلقات اسی طریق پر ہوں - جو مجوزہ یونیورسٹی کے نظام ترتیبی میں درج ہے -

تجویز نمبر ۵ - محرک راجہ صاحب محمود آباد [illegible] کا نام "مسلم یونیورسٹی آف علیگڈھ" رکھا جائے -

تجویز نمبر ۶ - محرک مسٹر محمد علی - ایک [illegible] ڈیپوٹیشن قائم [illegible] وفد [illegible] جو تمام صوبوں سے لئے جائیں وفد حضور والسرائے کی خدمت میں مسئلہ یونیورسٹی سے متعلق مسلمانوں کے خیالات کا اظہار کرے اور گورنمنٹ کے ساتھ اسبارہ میں نامہ و پیام کا جو نتیجہ ہو وہ آخری فیصلہ کی غرض سے فونڈیشن کمیٹی میں پیش کرے - ممبران وفد کی تعداد صوبہ وار یہہ قرار پائی - صوبجات متحدہ کے ۱۲ پنجاب کے ۸ بنگال کے ۵ بہار کے ۵ بمبئی کے ۲ - مدراس کے ۳ - ممالک متوسط کے ۳ - صوبہ سرحدی سے ۲ - بلوچستان - ۲ - سندھ - ۱ - دہلی - ۲ دیسی ریاستوں کے ۴ -

تجویز نمبر ۷ - محرک مسٹر مظہر الحق - یونیورسٹی کا سرمایہ محفوظ رکھکر اس کا منافع علیگڈھ کالج کو ترقی دینے میں صرف کیا جائے - اور اُسے یونیورسٹی کے درجہ تک ترقی دینے کے سامان بہم پہنچائے جائیں

تجویز نمبر ۸ - محرک - سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ - تجاویز متعلقہ یونیورسٹی کے عمل درآمد کے لئے ایک رجسٹری شدہ بورڈ قائم کیا جائے - یہہ ریزولیوشن جماعت مجوزہ کے آئین ترتیبی کی پیچیدگی کے باعث دو روز تک بڑی جرح قدح کے بعد آخر اس شکل میں منظور ہوا کہ یونیورسٹی کا کام فوراً عملی طور پر شروع کرنے کے واسطے اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک رجسٹری شدہ جماعت قائم کی جائے جس کا نام "مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن" ہو - ایسوسی ایشن کے ضوابط یہہ قرار پائے :- اس کے دو سو ممبر ہوں گے - علیگڈھ کانفرنس سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی سے (۲۰) علیگڈھ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن سے (۲۰) انڈین یونیورسٹیوں کے مسلمان گریجوایٹ - (۲۰) منشی فاضل مولوی فاضل زمیندار و جاگیردار (۱۰) مسلمان ٹیکس دہندے (۱۰) اسلامیہ کالج کمیٹی لاہور (۵) یونیورسٹی کی صوبہ دار کمیٹیوں سے (۱۵) ٹرسٹیان علیگڈھ کالج (۲۰) قائمقامان - اخبارات اسلامی (۱۰) علماء اسلام (۱۰)

تجویز نمبر ۹ - ایسوسی ایشن کا کام فوراً شروع کرنے کی غرض سے سوائے ممبروں کی [illegible] ضرورت بتائی جائے - چنانچہ اس جماعت کے لئے اصحاب ذیل منتخب ہوئے - (۱) راجہ صاحب محمود آباد (۲) میجر بلگرامی صاحب (۳) مسٹر مظہر الحق بیرسٹر (۴) مسٹر محمد شفیع بیرسٹر (۵) مسٹر نبی اللہ بیرسٹر (۶) آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹر (۷) نواب محمد اسحٰق خان صاحب

تجویز نمبر ۱۰ - قرار پایا کہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن آپنے جو قواعد و ضوابط تیار کرے وہ فونڈیشن کمیٹی کے قواعد کے خلاف نہوں نیز قرار پایا کہ ایسوسی ایشن کے حسابات پڑتال ہو چکنے کے بعد ہر سال اخباروں میں شائع ہوا کریں - اور کہ یہ ایسوسی ایشن چارٹر حاصل کر لینے کے بعد کنارہ کش ہو جائیگے - علاوہ ازیں - ایسوسی ایشن مذکور کو مسلم یونیورسٹی کانسٹی ٹیوشن میں ترمیمات پر غور کرنے کا اختیار دیا گیا -

تجویز نمبر ۱۱ - صوبجات کی کمیٹیاں دو ماہ کے عرصہ میں اپنے اپنے صوبہ سے قائمقام مقرر کریں جن میں ڈسٹرکٹ کمیٹیاں شریک ہوں -

تجویز نمبر ۱۲ - ایسوسی ایشن مذکورہ میں سے (۲۰) اراکین کی ایک جماعت انتخاب کی جائے - جو یونیورسٹی کے نظام ترتیبی کی ترمیمات پر علاوہ اُن کے جو آج منظور ہوئی ہیں - غور کرکے ایسوسی ایشن کے سامنے پیش کرے - ان ترمیمات کے متعلق پبلک سے بذریعہ اخبارات استصواب کیا جائے -

قبل اس سے کہ ہم ان تجاویز کی نسبت کوئی رائے ظاہر کریں یہہ بتا دینا بے محل نہوگا کہ تمام جلسہ کے دوران میں نیشنل لبرل پارٹی (آزاد خیال "قومی" فریق) کا عنصر غالب تھا - اور آخر تک اُسی کا زور و شور رہا جس سے پبلک ہاں اسلامی پبلک کو اسبات کا اندازہ کرنے میں گونہ سہولت ہوگی کہ بعض تجاویز منظور شدہ کی موجودہ قابل جرح نوعیت کن اسباب کے ماتحت واقع ہوئی ہے - واضح رہے کہ گو اسلام آزادی یا حُرّیت کا حامی ہے - مگر ساتھ ہی اس میں بھی کلام نہیں کہ اسلام کی عطا کردہ آزادی خاص خاص قابل تسلیم حدود و ادب کے زیر اثر ہے - جنہیں اصول دین یا احکام شریعت کہتے ہیں - پس یورپ کی تقلید میں قوم قوم کا راگ الاپنے والا فریق جس آزادی کا حامی ہو سکتا ہے - اندیشہ ہے کہ وہ اس آزادی سے بہت کچھ مختلف نہو جس کا حق خود اسلام ہمیں دیتا ہے -

سب سے پہلا ریزولیوشن - "اول بسم اللہ ہی غلط" والی مشہور مثل کا مصداق ہے - صاحبو! جب مجوزہ یونیورسٹی مسلمانوں کے درد کی دوا ہی نہوگی کیونکہ اس میں دینی تعلیم لازمی نہوگی اور چندہ دہندگان نے جن اسلامی اغراض کی خاطر ہزار ہا روپیہ اپنی ادر حاجات کا حرج کرکے دینا گوارا کیا تھا جب اُن کے پورا ہونے کی ہی کوئی توقع نہیں تو کیا وجہ ہے کہ جو لوگ اپنی رقوم غلط مصرف کی حجت پیش کرکے طلب کریں وہ انہیں واپس نہ دیجائیں - ہمیں کمال شوق بلکہ بے چینی سے انتظار ہے کہ حامیان تحریک اس کا کیا جواب دیتے ہیں یہ ایک ہی مسئلہ جو خوش نصیبی سے ممبران کمیٹی کی سب سے پہلے توجہ کا مستحق ٹھیرا مگر افسوس اسپر کماحقہ غور و خوض نہیں کیا گیا اسپر بہت کچھ جرح ہو سکتی ہے مگر ہم بخوف طوالت ان چند کلمات پر ہی اکتفا کرکے آگے چلتے ہیں -

دوسری تجویز - یعنی مسئلہ الحاق کی اہمیت میں کلام نہیں بشرطیکہ اُدھر گورنمنٹ منظور فرمالے اور ادھر دیگر اسلامی درسگاہوں کے ارباب حل و عقد اس کے عملدرآمد میں کوئی وجہ اصولی اختلاف کی نہ پائیں - مگر لبرل اور کنزرویٹو عناصر میں ایسی یک رنگی و ہم آہنگی ذرا ہے مشکل مثلاً جب تک نصاب تعلیم سب کا متفق علیہ نہو کل اسلامی انسٹی ٹیوشنوں میں انتظامی و تعلیمی یکجہتی اور وابستگی کی کیسے توقع ہو سکتی ہے -

تجویز سوم بھی قابل صاد ہے اگر اپنے اختیار کی بات ہو کوشش ہونی چاہئے - کہ گورنمنٹ اسے منظور کرلے کیونکہ یونیورسٹی بننے پر ضروری اختیارات خاطر خواہ حاصل نہوں تو پھر اس کا بننا ہی عبث ہے -

تجاویز - نمبر ۴ و ۵ و ۶ کی نسبت ہمیں فی الحال کسی ریمارک کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی -

تجویز نمبر ۷ - میں منظور کیا گیا ہے کہ یونیورسٹی کا سرمایہ محفوظ رکھکر اس کے منافع سے علیگڈھ کالج کو ترقی دی جائے لیکن جس حالت میں کہ یونیورسٹی کے خاطر خواہ صورت پذیر ہو سکنے کی ہی توقع نہیں تو کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ نصف رقم علیگڈھ کالج کے لئے رکھیں اور باقی نصف میں سے مستحق مسلمانوں یعنے ہونہار مگر نادار نوجوانان قوم کو جو اعلے تعلیم حاصل کرنا چاہیں - حسب لیاقت امدادی وظائف ملا کریں - اور اس رقم کی تقسیم مختلف صوبجات ہند میں وصول شدہ چندہ کے تناسب سے کیجائے - انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے اسبارہ میں معقول کام لے سکتے ہیں - اگر پنجاب کی رقم انجمن موصوفہ اور اسلامیہ کالج کمیٹی کی تحویل میں دی جائے -

ہمارا یہہ آخری مشورہ زیادہ تر اس خیال پر مبنی ہے کہ نہیں معلوم ایسی یونیورسٹی کب تک مل سکے جس کی مسلم پبلک حاجتمند و خواہاں ہے اور جس کے تصور میں سودائے خام پکاتے ہوئے - آج اس کو قریباً بیسیوں برس گذر چکے ہیں - لہذا بہتر ہو اگر اس روپیہ کو بہترین مصارف پر لگایا جائے -

خالص مذہبی تعلیم اور تبلیغ و اشاعت اسلام کی اغراض بھی بہت ضروری و مبارک ہیں - زمانہ زبان حال سے بآواز بلند پکار پکار کر ان اغراض کی ضرورت و اہمیت ہمیں جتلا رہا ہے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اسوقت دین حق سے زیادہ قابل رحم اور محتاج توجہ شاید ہمارے اور کسی معاملات کی حالت نہو گی سے

ھر طرف کفر است جوشان ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

تجویز نمبر ۸ - میں یہہ امر قابل غور ہے کہ مجوزہ ایسوسی ایشن کے ممبران کی تعداد (دو سو) میں سے ایک بڑا حصہ پھر پھر کر علیگڈھ کالج کے ہی متعلقین میں محصور نظر آتا ہے علماء کی تعداد بہت قلیل ہے یعنے کل کا ۱/۲۰ حصہ زمیندار و جاگیردار لئے گئے ہیں مگر تجارت پیشہ گروہ کا ذکر نہیں -

تجاویز نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ پر بھی سر دست جرح قدح کی چنداں ضرورت نہیں معلوم ہوتی - اگر یونیورسٹی کا ملنا مسلمانوں کی قسمت میں ہے - تو ابھی اس کے بہت سے پہلو غور طلب نکلیں گے چارٹر عطا ہونے کو بظاہر اسباب ایک عرصہ چاہئے مسلمان اور عظیم الشان کاموں میں عملی سعی و سرگرمی - ایک مشکل مسئلہ ہے سال ہا سال کا تجربہ بتلاتا ہے کہ ایسے اہم امور میں نتائج تک پہنچنے کو مدت درکار ہوتی ہے اور اسوقت تک خدا جانے کیا کیا رنگ بدلتے ہیں - اللہ تعالے اس قوم کے حال پر رحم فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے - آخر میں ہم مختصراً مگر زور کے ساتھ یہ پھر کہے دیتے ہیں کہ جن مقاصد کو ملحوظ رکھکر مسلمانوں نے اپنی جداگانہ قومی یونیورسٹی کی ضرورت محسوس کی تھی اگر اُنھیں واقعات کی ندی میں یونہی بہہ جانے دیا گیا - اور برائے نام "مسلم" یونیورسٹی کے شوق پر غریب مسلمانوں کا لکھوکہا روپیہ قربان کر دیا گیا تو اسلامی نقطہ نظر سے اندیشہ ہے کہ کہیں خدانخواستہ اس کا نتیجہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق نہو -

قرآن شریف کا ترجمہ بلا متن

اس مسئلے پر پہلے بہت کچھ بحث ہو چکی کہ ترجمہ بلا متن ہونا چاہئے کہ نہیں - فیروزپور کی فیض بخش ایجنسی نے ایک ایسا ترجمہ شائع بھی کیا جو چنداں مقبول نہیں ہوا - اب پھر انڈین پریس الہ آباد نے ایسا ہی ارادہ ظاہر کیا ہے - چونکہ یہہ تجویز ہماری دینی مصالح کے سراسر خلاف ہے اسواسطے مسلم پبلک کبھی اسے بنظر قدر و وقعت نہیں دیکھ سکتی اسپر یہ معاصرین کا بگڑنا اور بدگمانی کا طعن کرنا فضول ہے - تحریف اناجیل کی زندہ

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو

مسیحی سائینس } (ایک تھیوسوفیسٹ کے قلم سے) بائیبل میں حضرت مسیح کی رسالت ونبوت کے دو بڑے نشان قرار دیئے گئے ہیں اوّل یہ کہ "وہ بیماروں کو چنگا کرتے"، دوم یہ کہ "وہ خبیث روحوں کو نکالا کرتے تھے۔ اگر یہ نشانات صرف حضرت مسیح سے ہی مخصوص ہوتے تو ایک بات تھی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے اور افراد بھی اِس نشان نمائی میں مسیح کے شریک ہیں۔ علاوہ ازیں مسیح نے اپنے شاگردوں کو بھی باوجود اُن کی کمزوری اور ضعیف الاعتقادی کے ایسے نشانات دکھانے کا مجاز ٹھہرایا ہے اور اُن کو مخاطب کرکے متی ۱۷: ۲۰ میں فرمایا ہے "اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو تم اس پہاڑ سے کہہ سکوگے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائیگا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی"۔

حضرت مسیح کے اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ اوّل ہم میں سے ہر ایک اعجاز نمائی کرسکتا اور پہاڑوں تک کو اپنی جگہ سے سرکا سکتا ہے دوم مسیح کا اپنے پیروؤں کو نشانات دکھانے کا مجاز ٹھہرانا بے سُود رہتا ہے کیونکہ نشان نمائی کے لئے صرف ایمان ہی کافی نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ ایمان کے ساتھ بعض اعمال بھی ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ متی ۱۷: ۲۱ میں لکھا ہے "مگر اس طرح کے دیو بغیر دعا اور روزہ کے نہیں نکالے جاتے" اب اس کے یہ معنی ہوئے کہ جو شخص ایمان کے ساتھ دعا اور روزہ کی بھی پابندی کرے وہ یسوع کی مانند خبیث روحوں کو نکال سکتا اور نشانات دکھا سکتا ہے۔ خدا جانے مسیح کا ایمان سے کیا مطلب تھا؟ اور وہ ایمان اب کہاں پوشیدہ ہے؟ کیونکہ موجودہ مسیحی لوگ بھی ایمان رکھنے کا تو دعا کرتے ہیں۔ لیکن اس ایمان کے ثمرات اُن میں نہیں پائے جاتے کہتے ہیں کہ مسیح کے بعد اُن کے شاگردوں نے اپنے ایمان کو دُعا اور روزہ سے تقویت دیکر اپنے اُستاد کی طرح نشانات دکھائے تھے۔ لیکن اب تو اس سچے ایمان کا ڈھونڈھنے سے بھی پتہ نہیں چلتا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اور اُن کے شاگردوں کے ساتھ ہی یہ ایمان بھی غائب ہوگیا ہے اگر کوئی پوچھے کیوں؟ اکثر ایسے بزرگانِ دین گذرے ہیں۔ جنہوں نے معجزات دکھائے۔ ہم اس کا جواب یہ دینگے۔ کہ جس زمانہ میں جھوٹی داستانیں گھڑ لینے کا اس قدر رواج تھا۔ کہ اُن دنوں کی لکھی ہوئی تواریخ بھی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ خصوصاً افسانہ تراشوں کا فن تو پادریوں کی جماعت میں حد درجہ کا محبوب ومرغوب رہا ہے اور اگر بالفرض محال گذشتہ افسانوں کو صداقت سے قطعی معرا نہ بھی سمجھا جائے۔ تو یہ تو بہرحال مسلم ہے کہ مسیحی دنیا سے اس وقت اعجاز نمائی کی طاقت مفقود اور غائب ہے یہ طاقت کیوں سلب ہوئی؟ مسیحی دُنیا کی رُوحانی حالت کیوں انحطاط پذیر ہے؟ اس کے اسباب معلوم کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان اعمال کے بغیر لاشے ہیں اور غیر تحقیقی معتقدات جن کی بنا پر انسان تمام قواعد وضوابط کی قیود سے اپنے تئیں آزاد تصوّر کرنے لگ جاتا ہے اسقدر نقصان رساں ثابت ہوئے ہیں کہ آخرش وہ تمام قوائے جن پر عالی ہمتی اور شرافت کا مدار ہے مردہ ہوکر رہ جاتے ہیں +

پس موجودہ مسیحیت کا تعلیم کردہ ایمان یونہی اعتقادی و بناوٹی اور مسیح کے تلقین کردہ ایمان سے یقیناً مخالف ہے۔ کیونکہ مسیح کی زندگی کا دستور العمل موجودہ مسیحیت کے خلاف تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام جملہ قواعد وضوابط کے پابند تھے اور ان ضوابط واحکام کا نام بائیبل کی اصطلاح میں شریعت ہے۔ مگر اب مروجہ مسیحیت شریعت کو لعنت ٹھہراتی اور ایک خاص اعتقاد کو اپنے لئے کافی سمجھ کر شریعت کے تمام احکام کو نظر انداز کرتی ہے اگر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاسکتا ہے۔ تو یقیناً مسیحی تعلیم کے درخت کی جڑھ کھوکھلی ہوگئی ہے۔ اور اب وہ پھل دینے سے رہ گیا ہے۔ آہ! جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو انبیا علیہم السلام کی وساطت سے ورثتاً ملا تھا اب وہ موجودہ مسیحیت کے طفیل ضائع ہو رہا ہے۔ اگرچہ آج کل گذشتہ معجزات کو محض فرضی اور بناوٹی سمجھا جاتا ہے اور ارواح خبیثہ کا نکلنا وغیرہ ایک ڈھکوسلا سمجھا جاتا ہے اور مسیحیت بھی ان موجودہ حالات کو کچھ ایسا متبرک سمجھتی ہے کہ اگر آج کل کوئی ایسی اعجاز نمائی کرے تو اُس کو بدترین خلایق سمجھا جاتا ہے اور تقریراً وتحریراً اُس کی مخالفت کی جاتی ہے۔

لیکن خداداد انسانی قویٰ کو ہلاک کرنا آسان کام نہیں یہ ممکن ہے۔ کہ کچھ عرصہ ان قویٰ سے کام نہ لیا جائے، اور اُن کو یونہی چھوڑ رکھیں مگر جونہی ان کی طرف مناسب توجہ کی جائیگی۔ وہ جھٹ اپنے جوہر دکھائینگے چنانچہ مشرق میں ارواح خبیثہ کے نکالنے اور بیماروں کو چنگا کرنے کا عمل عرصہ ہائے دراز سے جاری رہا ہے۔ اہل مشرق میں عامل لوگ جو اگرچہ مسیحیت کی تعلیم پر ایمان نہیں رکھتے تاہم ہمیشہ سے چند عملیات پر کاربند ہوکر اس فن کو کامیابی سے کرتے رہے ہیں۔

اب چونکہ مشرق ومغرب میں ایک گونہ قرب اور ایک دوسرے کی واقفیت ہوگئی ہے لہٰذا اہل مغرب اپنی گم شدہ وراثت کو حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور جن لوگوں کو موجودہ مسیحیت سے بغاوت کرنے کی جرأت ہوسکی ہے۔ انہوں نے "اوکلزم" اور "ہپناٹزم" وغیرہ سوسائیٹیوں کی گود میں پناہ لے لی ہے اور جو لوگ مسیحیت کے دام سے آزاد ہونے کی جرأت نہیں کرسکے انہوں نے مسیحی سائینس کے نام سے وہی کچھ کرنا شروع کردیا ہے۔ جو دوسرے لوگ آزاد ناموں سے کررہے ہیں اور اس طرح اپنی متجسس طبائع کی تشفی کرلی ہے۔ جو لوگ ہپناٹزم اور مسیحی سائینس کے عاملوں کی طرز عمل سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ نام صرف دو ہیں اور کام ایک ہی ہے اور دونوں کی بنیاد محض کسی اعتقاد پر نہیں بلکہ ایک مشق ومہارت ہے۔ دونوں صورتوں میں توجہ سے کام لیا جاتا اور مقناطیسی کشش پیدا کی جاتی ہے۔ اور نتائج چونکہ خاص عمل پر موقوف ہیں لہٰذا دہریہ یا مسیح کی خدائی کا قائل دونو کے لئے یکساں مترتب ہوتے ہیں۔

ایک منزل مقصود پر پہنچ کے لئے بہت سے راستے ہوسکتے ہیں لیکن ایک ہی راستہ ایسا ہوگا۔ جو قریب ترین اور سیدھا ہو۔ اس امر سے کس کو انکار ہے کہ ہم سب میں ایسے عجیب وغریب قویٰ ہیں۔ جن کی ترقی اور نشوونما سے ہم بڑے بڑے کام کرسکتے ہیں۔ لیکن ہمارے عجیب وغریب کاموں یا کرشموں اور بنی نوع انسان کے قابل احترام معلمین یعنی انبیاء اور رشیوں کی اعجاز نمائیوں میں ایک فرق ہے وہ یہ کہ موخر الذکر گروہ کا نصب العین خلق اللہ کی اخلاقی وروحانی تربیت ہوتا ہے اور بات بھی واقعی یہ ہے۔ کہ اگر کوئی نیک نتیجہ مقصود خاطر نہ ہو تو ایسے اعمال محض شعبدہ بازی اور تماشا ہیں۔ جن کا نتیجہ اخلاقی کمزوری اور دھوکہ دہی کے رنگ میں ظاہر ہوسکتا ہے۔ غرض ہمارے اندر ایسے قویٰ موجود ہیں۔ جن کو جلا کرنے سے ہم اخلاق و روحانیت کے اعلےٰ مراتب پر پہنچ سکتے ہیں اور اس کے لئے نہ صرف ایمان کی ضرورت ہے بلکہ ایمان کے ساتھ* نماز اور روزہ بھی ضروری ہیں۔ جیسا کہ مسیح نے فرمایا تھا۔ لیکن اگر اسلام کی مقدس کتاب کو پڑھا جائے تو اعمال کی تاکید کے لحاظ سے اس مذہب کی تعلیم بیّن اور مکمل ہے۔ اسلام نے ایمان نماز اور روزہ پر رضائے الٰہی۔ عبادت۔ سخاوت۔ تقویٰ وطہارت۔ راست گفتاری۔ صبر۔ انکساری اور ہمدردی بنی نوع وغیرہ اوصاف حمیدہ کو ایزاد کیا ہے اور چند جسمانی پابندیاں بھی لازم قرار دی ہیں۔ بالآخر ہم یہ عرض کردینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ محض بیماروں کا چنگا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ البتہ انسان اپنی ترقی یافتہ روح کے ساتھ خدا کا ہاتھ بن جاتا ہے اور بعض اوقات خدا کے اوصاف کا مظہر بن جاتا ہے۔ پس اس اعلےٰ زندگی کے لئے اسلام نے ہر ایک طالب حق کے واسطے راستہ کھول دیا ہے +

*نوٹ از مترجم: غالباً فاضل تھیوسوفسٹ کو اس بات کا علم نہیں کہ نئی اناجیل میں سے متی باب ۱۷ آیت ۲۱ کو بناوٹی قرار دے کر خارج کردیا گیا ہے اور نماز روزہ کی پابندی سے آزادی حاصل کرلی گئی ہے

ہدایات سلا

رباعیات حامد

آنا آنا آنا دیکھا   جانا جانا جانا دیکھا
آنے جانے کا لگا ہی تانا   اس دُنیا کا یونہی تانا بانا دیکھا

دنیا میں ہے گرتے کا سنبھلنا اچھا
رستہ میں مسافر کا ہے چلنا اچھا
سب چلتے ہیں اب آپ بھی چلئے صاحب
ضد کرکے نہیں اب تو مچلنا اچھا

وہ بات ہی کیا ہے کہ جو کرنے کی نہیں
وہ زندگی کیا ہے کہ جو مرنے کی نہیں
اب کہنے کو کرنے سے بدل لو پیارو
یہ دُنیا تو بھر مر کے سنور لے کی نہیں

دُنیا جو ہے اس وقت مسلمانوں کی
وہ جچتی نہیں نظر میں بیگانوں کی
اسلام بھی اس کو نہیں دیتا عزت
گت آکے بنی خوب ہے نادانوں کی

جس دین سے دُنیا کو سنورنا دیکھا
ہر رنگ میں جس دین کو نکھرنا دیکھا
وہ دین جو سب دینوں پہ غالب آیا
وہ دین اب اپنوں کو اکھڑنا (؟) دیکھا

ارجن کا چیلنج منظور

ہر ایک قوم میں نیک بھی ہوتے ہیں اور بد بھی۔ لیکن جس قوم میں زیادہ نیک ہوں۔ وہ ساری کی ساری قوم نیک کہلاتی ہے اور برخلاف اس کے جس قوم میں زیادہ بداخلاق ممبر ہوں۔ وہ قوم کی قوم ہی بدنام ہوجاتی ہے۔ قرآن کریم نے بھی فرمایا ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو۔ وہ پھر عزت اور آرام کی زندگی میں راضی رہتا ہے۔ آریہ سماج میں بھی بعض احباب فطرۃً نیک اور شریف ہیں اور اُن پر اُس تعلیم کا جس کے لئے سماجی لٹریچر عموماً بدنام ہے بُرا اثر نہیں ہوا۔ ایسے احباب انصاف کو ہاتھ سے نہیں دیتے اور جہاں کوئی عقاید کی کمزوری اُن کے روبرو پیش کی جاوے۔ تو یا تو وہ فوراً مان لیتے ہیں یا کم از کم خاموشی ہی اختیار کرلیتے ہیں۔ لیکن ایک گروہ سماج میں ایسا بھی ہے۔ جن میں بہت سے ایڈیٹر صاحبان اکثر شامل ہیں۔ جو اپنے اخبار کی رونق بڑھانے اور سادہ لوح پبلک کو مذہب کی آڑ میں دھوکہ دیکر چند روزہ شہرت اور نمود حاصل کرنے کے لئے انصاف اور شرم کو کچھ ایسا گھول کر پی گئے ہیں۔ کہ دیکھ کر حیرت ہی آتی ہے سیدھے سادے مسایل میں شور وغوغا ڈال کر پبلک کو غور کرنے سے باز رکھتے ہیں +

(۱) مثلاً دعوے تو یہ کرتے ہیں کہ آریہ سماج ہی سچا مذہب ہے اس کے ذریعہ ہی مکتی حاصل ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ اچھا ہم بھی تمہارے دعویٰ کو تسلیم کرلیتے ہیں۔ لیکن آدمی آدمی تو اپنے میں دکھا دو کہ جس نے ... اس طرح

کل سکتی حاصل کی ہو۔ تو منہ میں پھر گھنگنیاں ڈال قلم توڑ لمبی تان کر سو جاتے ہیں گویا کہ سُنا ہی نہیں اور حقیقت میں ایک سچے مذہب کا معیار ہی یہ ہے کہ وہ انسان کو خدا تک پہنچا دے اور گذشتہ رشیوں۔ منیوں اولیاؤں کی طرح ہمارا تعلق خدا سے پیدا کر دے لیکن ہم کو تو ان لاکھوں آریوں میں سے جو تازہ جوش سے بھرے ہوئے ہر ایک شریف انسان کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور دنیا کے سب مقدس انسانوں کو معاذ اللہ چور اور ڈاکو کا الزام دیتے ہیں ایک بھی ایسا مہاپرش نظر نہیں آتا جو دعویٰ کر سکے۔ کہ وہ خدا رسیدہ ہے اور اُس کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ویسا ہی تعلق ہے۔ جیسا آج سے پدمہا سال پہلے جاہلیت کے زمانہ میں اُن کے رشیوں منیوں کا تھا یا یہ کہ خدا اُن سے مکالمہ کرتا ہے۔ یا اُس کی دعاؤں کو منظور کر لیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ پنڈت دیانند صاحب نے بھی جو کہ آریہ سماج کے بانی مبانی تھے کبھی ایسا دعوےٰ نہیں کیا۔ اُن کے بعد بڑے سے بڑا پاک انسان بقول آریہ صاحبان جو دیانندمت نے پیدا کیا۔ پنڈت لیکھرام جی تھے وہ بھی باوجود اپنی عظمت کے ایسا دعویٰ نہ کر سکے کہ اُن کا کوئی خدا سے پاک تعلق ہے۔ بلکہ اُلٹا ایک اسلام کے متبع۔ احمد صلعم کے غلام کی پیشین گوئی کا خود شکار ہو کر اسلام کی صداقت اور اُس برگزیدہ انسان کے خدا کی طرف سے ہونے کی شہادت پر اپنی موت سے مہر لگا گئے۔ اور آریہ سماج کی جگہ اسلام کے لئے ایک زندہ نشان ٹھہرے اور اسلام کے ہاتھ صداقت کی وہ دلیل دے گئے جس کے سامنے آریہ سماج کو سوائے سر جھکانے کے اور کوئی علاج بن نہیں پڑتا ✦

(۲) پھر دیکھا جاتا ہے کہ آئے دن کثرت ازدواج اور طلاق جیسے مسائل کے متعلق جو تہذیب انسان کے لئے باعثِ فخر ہیں بوسیدہ اور بار بار پامال شدہ اعتراضات پر دانت مار کر دنیا کو اسلام کے خلاف دھوکے میں رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ کبھی نہیں خیال کرتے۔ کہ نیوگ جیسا گندہ اور قابل شرم مسئلہ ان میں خود موجود ہے۔ جس کے عمل درآمد میں ایک شخص اپنی نیک پاک دھرم پتنی کو اپنے آغوش سے نکال۔ دلربا پوشاک پہنا عطر و خوشبو سے معطر کرا اپنے جیتے جی ایک شہوانی خواہشات سے بدمست بے تعلق انسان کے سپرد کر دیتا ہے۔ جو کہ نہ صرف اُس عصمت آب کی حیا و غیرت کا ہی ستیاناس کرے بلکہ ڈر ہوتا ہے۔ کہ جسمانی صحت کو بھی نقصان پہنچاوے۔ کیا یہ ہی تعلیم ہے۔ جس کو عورتوں کے حقوق کی محافظ قرار دیا جاتا ہے ✦

اللہ اللہ کیسا خطرناک حیاسوز مسئلہ ہے۔ انسان تو کجا ایک حیوان کی غیرت بھی اپنے مادہ کے ساتھ ایسا سلوک روا نہیں رکھ سکتی۔ چہ جائیکہ ایک انسان اور پھر بیسویں صدی کی تہذیب کا مدعی تعلیم یافتہ انسان بقائمی ہوش و حواس خمسہ ایسے کریہہ منظر کو بغیر نفرت کے دیکھ سکے۔

لیکن یہ سب کچھ تعلیم سماج میں مباح اور جایز قرار دی گئی ہے اور ہر ایک آریہ کو حکم ہے کہ اگر اولاد نہ ہو تو دوسری شادی تو نہ کرے۔ لیکن اپنی بیوی کے لئے بیرج داتا کو تلاش کرے اور اُس کے لئے عمدہ بستر اور غذا مہیا کر کے اپنی منکوحہ کو اُس کے سپرد کر آپ صحن میں ٹہلا کرے اور یہ ایک بار نہیں بلکہ گیارہ بچوں کے حاصل کرنے تک جہاں جہاں سے میسر آوے ایسا کروانا جایز ہے۔

ہمارے تو اس قسم کے خیال سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہمیں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کس طرح وہ سوسائٹی قایم رہ سکتی ہے جس میں قوائے شہوانی آتشی مادہ کے متعلق انسان کو اتنا الاؤنس لا ہوا ہے اس سے نہ صرف عورت کو ہی خاوند کے سوائے اَور سے زنا کرانے کی مذہبًا اجازت ہے بلکہ ایک غیر مرد کو بھی زوجۂ غیر کے ساتھ ہم بستر ہونا مباح اور ثواب قرار دیا گیا ہے ابھی آغاز ہے۔ ایک زمانہ آوے گا۔ جبکہ اگر یہ مسئلہ آریہ سماج۔ نے نہ نکال دیا۔ تو پھر اس سوسائٹی کی حالت حیوانوں کی سوسائٹی سے بھی گر جائے گی۔ ہم نے کئی بار آریہ سماج کو متوجہ کیا ہے کہ اس مسئلہ کو ستیارتھ پرکاش سے نکال دیں اور اگر اولاد کی خواہش ہو اور خاوند نامرد تو عورت، طلاق لے لے اور مستقل طور پر خاوند سے علیحدہ ہو کر اَور نکاح کر لے۔ اور اگر عورت بیمار ہے۔ تو خاوند اس کی خدمت کرے اور اولاد کے لئے دوسری عورت سے نکاح کر لے۔ تاکہ اُس سے اولاد لے سکے۔ لیکن یہ نہیں کہ ہماری ایک نہیں سُنتے۔ ہمیں تو غیرت کا مادہ سوائے سور کے ہر ایک جاندار میں نظر آتا ہے اور ہم بحیثیت انسان اپنے میں اس مادہ کو وجود پاتے ہیں۔ ہمیں تو یقین نہیں آتا۔ کہ آریہ بھائیوں کے دماغ کی حالت ہم سے ایسی مختلف ہو کہ وہاں یہ مادہ موجود نہ ہو۔ اس لئے ہم اس حیا انسانی کی قسم دے کر اُن کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری اس نصیحت کو مانیں ✦

(۳) تیسرا مسئلہ جس پر آریہ صاحبان کو بے حد فخر ہے۔ وہ قدامت روح اور مادہ ہے۔ اس میں آریہ صاحبان فلسفہ کے بھروسہ پر بہت شور مچایا کرتے تھے اور آئے دن دیگر مذاہب کے پیروان کے منہ آیا کرتے تھے اور ایسا ہی بعض احباب جو موجودہ علوم فلسفہ سے جاہل مطلق ہیں بعض اوقات اپنی ہوشمندی و معلومات کی پردہ دری کے لئے بڑبڑا اٹھتے ہیں۔ کہ روح اور مادہ خدا کی طرح قدیم ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق کوئی ہم سے بحث کرے،، چنانچہ حال میں ہی ارجن مورخہ ۲۶ جون کے صفحہ ۲۲ پر اسی قسم کا ایک چیلنج ہماری نظر سے گذرا جو ہمارے بکرم و محترم بزرگ مفتی محمد صادق صاحب۔ ایڈیٹر اخبار بدر ایداللہ بنصرہ کو اسی مسئلہ کی نسبت دیا گیا ہے۔ پیشتر اس سے کہ مفتی صاحب اس امر پر قلم اٹھاویں۔ ہم ایڈیٹر صاحب ارجن اور ناظرین ارجن کو حقیقت الامر سے آگاہ کر کے خواب غفلت سے جگانا چاہتے ہیں۔ اور اُن کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ لیکن اس شرط پر کہ پہلے صاحب ارجن یا کوئی اور مہاشہ ہماری اس تحریر کا جواب دے لیں۔ جس میں ہم نے مادہ کو موجودہ سائینس اور فلسفہ کی تائید سے فانی ثابت کر کے آگرہ کے لیکچرار اخبار بدر اور پھر ٹریکٹوں کی صورت میں مختلف سماجوں میں تقسیم کر کے ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا۔ کل قوم آریہ پر حجت تمام کر دی تھی۔ اور جس کی ایک کاپی ہم اب بھی بخدمت صاحب ارجن ارسال کر کے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کو پڑھیں اور اس کا جواب دیں۔ یہ ہمارا قرض ہے۔ جو سماج کے سر ہے۔ اور یہ ہماری طرف سے ارجن صاحب کے چیلنج کی منظوری کی شہادت ہے۔ اس رسالہ میں ہم نے دکھایا ہے کہ کسی طرح یہ ٹھوس مادہ حقیقت میں ایک بجلی کی صورت ہے جو کہ مختلف طور پر ترتیب دینے سے مختلف اشکال اور صورتیں اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور کہ ہر دم اور ہر آن وہ ذرات بجلی جن سے مادہ مرکب ہے۔ مادہ سے نکل نکل کر مثبت جسم کے ذرات منفی سے اور منفی جسم کے مثبت سے مل کر فنا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح ہر ہزارویں حصہ سیکنڈ میں ایک۔ مادہ کی فنا اور دوسرے کی پیدائش ہوتی رہتی ہے۔ نیز اس میں دکھایا گیا ہے کہ جب مادہ اس طرح فانی ہوا۔ تو ایک وقت ہو گا۔ کہ دنیا میں یہ مادہ نہ رہے۔ پھر تناسخ کا چکر کسی طرح ممکن ہو گا۔ وہ مسئلہ بھی باطل نکلا ✦

الغرض ریڈیم دہاتت کی دریافت نے نہ صرف فلسفی حلقوں پر ہی ایک نئی روشنی ڈالی ہے۔ بلکہ اُس اندھیرے سے بھی جس میں کہ آریہ احباب کو پنڈت دیانند صاحب نے اُس وقت کے موجودہ فلسفہ کے بھروسہ پر ڈالا تھا۔ نکال دیا ہے ✦

پس ہم اپنے آریہ مترول کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ ان ہر سہ مذکورہ بالا امور پر غور کریں ✦

اُن کے درمیان خدا رسیدہ انسانوں کا نہ پایا جانا آریہ ازم کو صداقت وحقیقت سے دور مذہب قرار دیتا ہے۔ اخلاقی طور پر مسئلہ نیوگ کی موجودگی اس مذہب کو بالکل ناواجب تعظیم ٹھہراتی ہے اور عقلاً مادہ کی قدامت پر ایمان آج اس کو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ آریہ بھائی ان مسائل کے متعلق اپنے ایمان میں تبدیلی کریں۔ ہم نے نیک نیتی سے ان کی بھلائی کی بات کہہ دی ہے کوئی مانے نہ مانے اسے اختیار ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری یہ دل سے نکلی ہوئی بات ضائع نہ کرے اور آریہ صاحبان کو جو حقیقت میں روشن دماغ ہیں اور مذہب کی پیچ میں آ کر ذرا صراط مستقیم سے علیحدہ ہو چکے ہیں راہ راست پر لا دے آمین۔ (سعید)

متفرق خبریں

نیشنل کانگریس کے آیندہ اجلاس کراچی کی صدارت کے لئے آنریبل نواب سید محمد صاحب منتخب ہوئے ہیں۔

دہلی میں سنا جاتا ہے کہ جن گاؤں والوں کی زمینیں جدید شہر میں آگئی ہیں۔ اُنہیں علاقہ کورو چھیترو میں آباد کیا جائیگا۔ اس کے متعلق ایک ڈپٹی کار خاص پر لگایا گیا ہے۔

الہ آباد میں میونسپل کمیٹی کی نالی سے ایک شخص کی دیوار کو ضرر پہنچا تھا۔ اُس نے دعویٰ کر دیا۔ عدالت نے ڈیڑھ ہزار روپیہ ہرجانہ کی ڈگری دیدی۔

آگرہ کی جس مسجد کے مسمار ہونے کی خبر گذشتہ اشاعت میں لکھی گئی تھی۔ وہ اب سے ۲۲ سال قبل غریب مسلمان ملازمان ریلوے نے جبکہ اکثر سٹیشنوں پر ہوتا ہے۔ بڑی کوشش و محنت سے ایک چبوترہ پر بنا رکھی تھی۔ اس پر ایک چھپر بھی ڈال رکھا تھا۔ ۱۹۰۸ء میں بعض حکام نے اسے مٹانے کی تجویز کی مگر غریب مسلمانوں کی اپیل پر رہنے دی گئی۔ ۱۹۱۱ء میں پھر ایسا ہی ہوا۔ آخر اس سال جبکہ ادھر اُدھر دیگر مساجد بھی مسمار ہوتی سنیں۔ برادران وطن نے جن کی نظروں میں وہ خار کی طرح کھٹکتی تھی۔ خفیہ خفیہ ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ سٹیشن ماسٹر اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر نے جن میں سے ایک آریہ بھی ہیں۔ جھٹ رپورٹ کر دی۔ مسلمانوں کو انہدام سے پہلے خبر بھی نہ ہونے پائی۔ اور مسجد بحکم انجنیر صاحب شہید کر ڈالی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس۔ جناب آنریری جائینٹ سکرٹری صاحب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس رقم فرماتے ہیں۔ کہ سٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے مسلمانان آگرہ کی دعوت منظور کر کے اپنا آیندہ اجلاس سالانہ آگرہ میں منعقد کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اور قرار پایا ہے کہ ایام تعطیلات کرسمس ۱۹۱۳ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس آگرہ میں منعقد ہو گا۔

دہلی میں ایک انگریز مسٹر میونبول کی موٹر کار سے ایک شخص لال محمد نائی ساکن محلہ نبی کریم دھکا کھا کر مر گیا تھا۔ اب تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اُس شخص کے پیٹ میں تلی تھی جسکی وجہ سے اسقدر کمزور ہو گیا تھا کہ ٹکر کھا کر گرتے ہی مر گیا۔ یہ تو خیر ایک معمولی بات تھی۔ قابل تعریف بات یہ ہے کہ مساۃ اللہ دی بیوہ لال محمد کو پولس افسر تفتیش کنندہ نے متوفی کی تجہیز و تکفین کے لئے چار روپیہ نقد دے کر حاتم کی سخاوت کے قصہ کو تازہ کر دکھایا۔ اب عورت مذکور کو دفن کے بعد کھانے پینے کیلئے تو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو گی۔ (سنمیندار)

انگلستان میں مسٹر ڈبلیو ڈران نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ وکیل زمانہ گذشتہ کے ٹھگوں کے قایم مقام ہیں۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے وکلا ایک جلسہ کر کے اس امر پر غور کرینگے کہ کیا کارروائی کی جائے ✦

مسقط سے خبر آئی ہے۔ کہ سلطان سیب گیا ہے جو ساحل پر ۲۰ میل شمال کی جانب واقع ہے۔ وہ وہاں سے ایک مہم کے لئے فوج بھرتی کر کے اپنے بیٹے کو باغیوں کے ہاتھ سے بچانے کی کوشش کرے گا۔ جو مقام سمیل میں محصور ہے ✦

توسیع شملہ کی تجاویز جو عرصہ دس سال سے معرض التوا میں پڑی ہوئی تھی۔ اب نہایت سرگرمی سے اُس پر غور شروع ہو گئی ہے۔ اور تمام پہاڑی والیان ریاست کو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں سے زمین ٹھیکہ پر دینے کے متعلق بہت جلد معاملات کا تصفیہ کر دیں۔ یہ ٹھیکہ دوامی ہو گا اور راجگان متعلقہ کو سالانہ رقم دے دی جایا کرے گی ✦

بعد کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سلطان کو مقام سیب سے سمیل کی طرف اپنے بیٹے کی رہائی کے لئے ایک مہم بھیجنے میں کامیابی ہو گئی ہے۔

کراچی سے ۲۹ کا پیام برقی مظہر ہے کہ وہاں اُس روز اور اس سے پچھلی رات پھر لگاتار بارش ہوتی رہی۔ برآمد غلہ کے ذخایر کو لاکھوں روپیہ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اُس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قایم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

رجسٹرڈ ایل ۔۔۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین۔ بی۔ اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین میں وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ سے ششماہی تے۔ طلباء سے للعہ اد عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلاقیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سیکرٹری پیغام صلح سوسائیٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں } احمدیہ بلڈنگس
دیگر خط و کتابت منیجر کے نام پتہ } نولکھا
صاف و خوشخط لکھیں۔ } لاہور

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۳ اگست سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱۱

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

ولیعہد اڈریانوپل میں ۔ (قسطنطنیہ ۔ ۳۰ جولائی) کل ولیعہد دولت عثمانیہ اڈریانوپل پہنچ گئے۔ افسران فوجی حکام ملکی اور علماء دین نے بڑی دھوم دھام سے انکا استقبال کیا۔ میونسپل عمارت میں ایک خیر مقدم کا اڈریس شہزادہ ممدوح کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس کے فضل و کرم کے طفیل دولت عثمانیہ کا یہ دوم مقام خلافت فوج کی ہمت و شجاعت سے پھر فتح ہوگیا۔

عثمانیت کی خواہش ۔ تیسرے پہر کو ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جسمیں آبادی شہر نے ایک ریزولیوشن بدین مضمون پاس کیا کہ ہماری خواہش کہ ہم لوگ عثمانی ہی رہیں۔

قبضہ ادرنہ پر ولیعہد کا بیان ۔ ولیعہد نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ مجھے یقین نہیں کہ دول یورپ سچ مچ اڈریانوپل ہم سے چھین لینے کے درپے ہوں۔ اور کہ آج یہہ جگہ ہمارے لئے بیش از پیش بابرکت ہے۔

مصالحت میں توقف ۔ (بخارسٹ ۳۱ جولائی) امید کی جاتی ہے کہ مجلس امن و مصالحت کے انعقاد میں فی الحال کچھ ڈھیل ڈھال ہوگی۔ رومانیہ غالباً اسبارہ میں بلغاریہ کی تائید کرے گا کہ جنگ فی الفور موقوف کردی جائے۔ ایم وینیزلس وزیر یونان نے ایک ملاقات کے دوران میں اصرار کیا کہ موضع کوالہ ہمارے (یونان کے) پاس رہنا چاہئے

لڑائی پانچ روز کے لئے بند ۔ (۔۔ ۔۔ ") آج ایک غیر سرکاری جلسہ میں اس بات پر تو اصولاً سب کا اتفاق ہوگیا ہے کہ جنگ فی الحال پانچ دن تک بند رہے۔

ساحل تھریس پر یونانی بیڑہ (سالونیکا ۳۰ جولائی) یونانی جنگی بیڑے کے ایک حصہ نے بنادر لاگس۔ مراکیہ۔ اور مقری پر قبضہ کرلیا۔ یہہ تینوں بندرگاہ تھریس کے ساحل پر واقع ہیں۔

روسی بیڑہ جہازات ۔ (قسطنطنیہ ۳۱ جولائی) روسی جہازوں کا بیڑہ اس وقت آبنائے باسفورس کے مدخل کے آس پاس ہے ترکی سرکاری حلقوں میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں اڈریانوپل چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لئے صرف بحری مظاہرہ کافی نہوگا علاوہ ازیں کسی بات سے یہہ بھی نہیں پایا جاتا ہے کہ مظاہرہ کا بھی ضرور ہی ارادہ ہے یا نہیں باب عالی کے مشیر قانونی رشید بے سفارتی تعلقات کی تجدید کے مسودہ پر دستخط کرنے کے لئے ایتھنز گئے ہیں۔

مجلس صلح کا افتتاح ۔ (بخارسٹ ۳۱ جولائی) کل کانفرنس کا افتتاح ہوگیا۔ ایم میجارسکو وزیر اعظم رومانیہ اسکا مستقل پریزیڈنٹ مقرر ہوا۔ ایم وینیزلس نے التوائے جنگ کی تجویز منظور کی۔ اور کانفرنس نے پانچ روز کی منظوری دی۔

عارضی حدبندی ۔ بلقان میں فوجی مبصروں نے التوائے جنگ کا فیصلہ کرتے ہوئے حدبندی کی لائن افواج مختلفہ کے بیچوں بیچ مقرر کی ہے فوجوں کے جائے وقوع پر سفید جھنڈوں کے نشان لگے ہوں گے۔ افواج کی نقل و حرکت اور باربرداری وسامان رسد کی آمد و رفت بیرونی چوکیوں کے پیچھے سے جاری رہنے دیجائیگی۔

بلغاریوں کا بیان (لندن ") ۲۷ جولائی کے معرکہ کی نسبت بلغاریوں کا بیان ہے کہ انھوں نے بڑی زبردست یونانی جمعیت کو پسپا کیا۔ اور منچو دو کے بالائی میدان پر قابض ہوگئے اور اس طرح یونانی اور سروی فوجوں کو جدا کردیا۔ یونانی بلغاریوں کے میسرہ پر ایسے بےبس ہوئے کہ اپنے ذخائر رسد بھی چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔ اس بیان میں یہہ بھی بتلایا گیا ہے کہ رزلگ کا میدان یونانیوں سے بالکل صاف تھا

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

چین میں خانہ جنگی

خونریزی کے آثار ۔ (پیکنگ ۳۰ جولائی) جنوبی باغیوں کی پانچ ہزار جمعیت مقام نانکنگ میں آپہونچی ہے۔ جن میں سے ۳ ہزار جوان بانگ ہاؤ کی جانب بڑھینگے۔ شمالی علاقہ کے جنگجو بھی مقام مذکور کی طرف رُخ کر رہے ہیں۔ جہاں عنقریب جنگ چھڑا چاہتی ہے۔

ایک ناگوار واقعہ ۔ (لندن ") چیپی کے نواح سے ایک ناگوار واقعہ کی اطلاع ملی ہے۔ کپتان۔ بارٹ افسر میونسپل پولیس پر کسی نے بندوق کا فیر کیا مگر خیر گذری کہ بال بال بچگئے اس کے بعد نیلی وردی والی سپاہ اور والنٹیروں کی ایک مسلح جمعیت کا مظاہرہ کیا گیا۔ اجنبی باشندوں کو جو بیرونجات میں رہتے ہیں اور نیز انھیں جو مقام چیپی میں مقیم ہیں مجبور کیا گیا ہے کہ یورومین آبادی کی طرف چلے آئیں۔ مونکتھم۔ کنٹ۔ اور نیوکیسل نامی سٹیمرز نیز امریکہ فرانس اٹلی اور جاپان کے جنگی جہاز اسوقت شنگھائی میں لنگر انداز ہیں۔ تمام سرحد و پر بلوچا کُش۔ والنٹیرز اور سکھ پولیس کے جوان بڑی سرگرمی کے ساتھ پہرہ دے رہے ہیں۔

چار ہزار جوانوں کی کمک ۔ شنگھائی ۔ (") چار ہزار کی کمک اور تین جنگی جہاز دریائے ینگسی پر پہونچ گئے ہیں۔ ووسنگ سے ۲۰ میل ورے افواج خشکی پر اتار دی گئی ہیں۔ جہاں گولہ باری ناقابل بیان وجہ سے التوا میں پڑی ہے۔ پناہ گزینوں کا شنگھائی میں ہجوم ہے۔ دول غیر کے قونصلوں نے شمالی امیر البحر کے شنگھائی پر فائر کرنے کی نسبت اعتراض کیا ہے۔ (بعد کی خبر) شنگھائی میں پناہ گزینوں کا گویا ٹِل ٹوٹ پڑا ہے۔ یہہ لوگ شمال اور جنوب دونوں علاقوں سے برابر چلے آرہے ہیں۔ اور چونکہ رسد رسانی میں خلل واقع ہو گیا ہے اسواسطے سخت اندیشہ ہے کہ سامان خورد و نوش کمیاب بلکہ نایاب نہوجائے۔ ہمدردان بنی نوع کی جماعتیں ہزاروں پناہ گزینوں کو رات کے وقت کھانا دیتی ہیں۔ آتشزدگی سے شہر کے دسیوں کو بڑے بڑے نقصان پہنچے ہیں۔ یہہ آگیں کچھ تو گولوں کے پھٹنے سے لگی ہیں۔ اور کچھ اُن لاؤں اور دھونیوں کے سبب جو باشندے لوٹیروں کے خوف سے بستی کے چاروں طرف لگادیتے ہیں۔ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ لیکن اجانب کی بستیاں ابتک اس بدامنی سے نسبتہً محفوظ رہی ہیں۔ فرنچ کوارٹر میں دو چینی اور دو انامی پولیس والے ہلاک ہوچکے ہیں۔ اور کئی آدمی بال بال بچے ہیں۔ لانڈری کے تمام آدمی (دھوبی) اپنے اپنے گھروں کو بھاگ گئے ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ عنقریب شنگھائی والے صاف ستھرے کپڑوں کو ترسنے لگیں گے۔

اعلان خودمختاری منسوخ ۔ (بعد کی خبر) نانکن کے ایوان تجارت اور دیگر مقامی جماعتوں نے شنگھائی کے چینی و انگریزی حکام کو تار خبر بھیجی ہے۔ کہ جنرل ہوانگسنگ نانکنگ سے روانہ ہو گیا ہے۔ اور اعلان خودمختاری منسوخ کردیا گیا ہے۔ شہر میں امن ہے۔

شمالی جمعیت کی آمد ۔ (لندن ") شمالی افواج کی پندرہ بیس ہزار جمعیت ۲۹ جولائی کو مقام ہنسو چو فو مین پہنچی۔ پھر یہہ سپاہ وہاں سے جانب جنوب روانہ کی گئی کچھ ریل میں اور کچھ نہر کے رستے۔ یہہ افواج چنکیانگ میں جاکے دم لینگی۔ پچھلے جمعہ کو ایک آگبوٹ پر سے زور شور کی گولہ باری ہوئی جس کے بعد شمالیوں نے ہوکو کے قلعوں پر قبضہ کرلیا۔ یہہ فوجیں رات کا اندھیرا پڑتے ہی قلعوں کی تلیٹی میں خشکی پر اُتری تھیں۔ اور پرے گولہ باری ہورہی تھی۔ یہ بیدھڑک مورچہ پر پل پڑیں۔ اب نانچنگ کی طرف بڑھینگی۔

معرکہ عظیم کے آثار ۔ (کیوکیانگ ۳۱ جولائی) شمالی جمعیت گرد و نواح میں ایک بڑی بھاری جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ اور کل افواج جو ہوکو میں مہیا ہوسکتی ہیں۔ بسرعت تمام مقدمۃ الجیش کی طرف جارہی ہیں شمالی باتری میں چالیس توپیں ہیں۔ امید ہے۔ کہ جمعرات کو مٹھ بھیڑ ہوگی امریکن امیر البحر کیوکیانگ میں پہنچگیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیغام صلح لاہور

جلد ۱ - مورخہ ۳ اگست ۱۹۱۳ء - نمبر ۱۱

حاجیوں کی تکلیفات اور گورنمنٹ کی مجوزہ اصلاحات

(بسلسلہ اشاعت مورخہ ۲۹ جولائی)

اگر علماء امت اور مقتدایان ملت اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے باخبر ہوں اور اُن کی طرف عملاً متوجہ ہوں تو ان پر لازم آتا ہے کہ عام افراد قوم کو عبادات اور مراسم مذہبی کی اصلیت سے آگاہ کریں تاکہ ان کے اعمال محض رسم پرستی یا ریاکاری کے رنگ میں نہ ہوں بلکہ صدق و اخلاص پر مبنی ہوں اور دین و مذہب کے نام سے جو کچھ بھی افعال اُن کا معمول بنیں ایک اُن میں روح راستی اور جذب و کشش عیاں ہو تاکہ غیر مسلم اقوام پر بھی ان کا اچھا اثر پڑے اور خود مسلمانوں کے واسطے بھی فلاح دارین کا موجب ہو۔ نہ یہ کہ اُن سے مقدس اسلام کے نام پر بھی کسی نہ کسی طرح سے حرف آئے اور اپنی دنیا و عقبےٰ کے حق میں بھی کوئی فوائد و برکات مترتب نہ ہوں۔ یاد رکھو کہ کوئی دینی کام کیوں نہ ہو اگر وہ اخلاص سے خالی ہے اور احکام الٰہی کے ماتحت نہیں اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ پاک کے مطابق ہے تو وہ محض دنیا دکھاوا ہے اور صریح ریاکاری پس حج جیسے مہتم بالشان رکن اسلام میں منشاء الٰہی کو پس پشت ڈالکر رسم و عادت کے اتباع کو مقدم رکھنا کسی رشد و سعادت کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے مسلمانوں کا سب سے پہلا فرض تو اس معاملہ میں یہی ہے۔ کہ جن کے پاس سفر خرچ وغیرہ کے لئے کافی روپیہ نہ ہو وہ اپنے تئیں ابتلا میں پھنسانے کے لئے اُدھر کا قصد ہی نہ کریں جب تک سرمایہ ضروری کی کمی پوری نہ ہو جائے۔ کیونکہ یہہ ایک اکیلی غلطی ہی دنیا بھر کے لاکھوں اور ہندوستان کے ہزاروں مسلمانوں سے سرزد ہو کر بہت سی افسوسناک خرابیوں کا موجب بن جاتی ہے۔ ازانجملہ یہ خرابی کیا کم ہے کہ بسبب مسلمانوں کو اپنی اس غفلت اور اس کے افسوسناک نتائج کی پروا نہ ہوئی تو آخر کار گورنمنٹ کو اس میں دخل دینا پڑا۔ حالانکہ رعایا کے کسی مذہبی معاملہ میں دراندازی کرنا اُس کے اصول سلطنت میں سے ہے نہ گورنمنٹ کا اس میں کوئی فائدہ متصور۔

ان وجوہ سے ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں گورنمنٹ بمبئی کی پیش کردہ تجاویز سے یک قلم اختلاف ہی کرنے پر کمر باندھ لی جائے۔ ہاں یہہ ہو سکتا ہے اور یہی ان تجاویز کے اعلان سے گورنمنٹ کا منشاء ہے کہ مسلمان اپنی دینی و قومی مصالح کو ملحوظ رکھکر ان کی نسبت مفید مشورے دیں اور بعد غور کے ان میں مناسب تبدیل و اصلاح کر دی جائے تاکہ موجودہ خرابیوں اور مشکلات کا بھی سد باب ہو جائے اور کوئی نئی شکایت بھی پیدا نہ ہو۔

اور یہہ مدعا اس طریق سے حاصل ہو سکتا ہے کہ جس طرح مسلمان اب بے سوچے سمجھے ہر جگہ اس اعلان کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں ویسے بجائے تمام بڑے بڑے شہروں کے معاملہ فہم اور مآل اندیش ہمدردان ملت جمع ہو کر پہلے مقامی آراء میں یکجہتی پیدا کریں پھر جب سب جگہ کے مسلمان متفق الرائے ہو جائیں تو عامۃ المسلمین کے قائمقام کی حیثیت سے یکزبان ہو کر گورنمنٹ کو اپنے منشاء سے مطلع کریں۔

مجوزہ اصلاحات میں ہمارے نزدیک چند امور قابل لحاظ ہیں اور متقاضی غور ہے اور یہی کام کی باتیں نکل سکتی ہیں بشرطیکہ مسلمان بجائے لایعنی غوغا کے معقولیت کے ساتھ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیں فی الحال یہ خیالات قوم کی توجہ کے لائق معلوم ہوتے ہیں۔

کہ سب سے پہلے تو باہمی اتفاق کر کے کوشش ہونی چاہئے کہ گورنمنٹ نئی تجاویز کے عمل درآمد سے قبل مسلمانوں کو کافی مہلت دے تاکہ وہ ... مسودہ کو سرتعہ بھی ... سکے اور مجوزہ اصلاحات کے مناسب حال ... کی نسبت بھی نہ پورا پورا غور کر سکیں یہہ مہلت کم از کم دو تین سال تو ہونی چاہئے۔ کیونکہ حج ایک سالانہ تقریب واقع ہے۔ روز روز تو اس کا موقعہ آتا نہیں کہ تھوڑے عرصہ میں اس کے متعلق مسلمان کوئی عملی اصلاح کر کے دکھلا سکیں۔

ب - دوم تمام بڑے بڑے مرکزی شہروں میں مسلمانوں کی مقامی کمیٹیاں قائم کی جائیں جو (۱) ضروری اخراجات متعلقہ کے لئے سرمایہ فراہم کریں - (۲) عازمان حج میں سے جن کو دیکھیں کہ آمد و رفت کے لئے کافی روپیہ اُن کے پاس نہیں ہے۔ اُن کو نرمی و خوش اخلاقی سے سمجھائیں کہ تم پر حج اس صورت میں فرض ہے۔ کہ دو طرفہ سفر خرچ اور زادراہ کے واسطے پوری پوری رقم موجود ہو اور (۳) جو لوگ بموجب شرائط مستحق اجازت ہوں اُن کی پروانہ راہداری دینے والے مقامی حکام مجاز کے ہاں سفارش کیا کریں۔ علاوہ ازیں (۴) جو حاجی محض کسی ناگہانی حادثہ یا سوء اتفاق سے واپسی میں فی الواقع ناداری و فلاکت کے سبب مستحق امداد ہو جاتے ہیں اُن کی جدہ میں یا بمبئی میں جہاں موقعہ ہو دستگیری کرے۔ باضابطہ سرکاری اطلاع و تصدیق پر ہر ایک پراونشل کمیٹی اپنے اپنے علاقہ کے مفلوک الحال حجاج کی اعانت کی ذمہ دار ہو۔

ج - مجموعی آرگنازیشن کی شاخیں صرف پراونشل کمیٹیاں ہی نہ ہوں۔ بلکہ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ جدہ۔ کامران۔ بمبئی۔ کراچی میں بھی ہوں۔ اور حاجیوں کو لانے لیجانے والے جہازوں پر بھی اُس کے ایجنٹ تعداد مناسب ساتھ رہا کریں تاکہ جہاں کہیں کوئی شکایت یا ضرورت لاحق ہو اس کا انسداد بسہولت ہو سکے۔

د - ہر ایک عازم حج سے علاوہ دو طرفہ سفر خرچ کا اطمینان کر لینے کے ایک دو روپے فالتو بھی وصول کئے جائیں جو عملہ کے خرچ اور امدادی فنڈ میں کام آئیں۔

ہ - اس معاملہ کے ہر پہلو میں حتی الوسع یہہ کوشش ہونی چاہئے کہ مسلمان اپنی ضروریات اور اصلاحات کا بوجھ خود اُٹھا سکیں جب خود ہی بات بات میں خارجی مداخلت کے محتاج و منتظر رہو گے اور تمہاری سستی و غفلت سے خرابیاں پیدا ہوں گی۔ تو گورنمنٹ کہاں تک دخل نہ دیگی۔ پس جملہ ضروری کاموں کے انتظام و عمل کی باگ تو اپنے ہاتھ میں لو مگر نگرانی اور اخلاقی امداد میں حکام کی توجہات سے مستغنی بھی نہ رہو۔

و - کسی ایک جہازران کمپنی کو ٹھیکہ دینے کا معاملہ بھی غور طلب ہے ابتداً تو بوجہ مقابلہ اور رقابت کے ممکن ہے کہ ہر کمپنی کم سے کم شرح کرایہ اور زیادہ سے زیادہ مراعات پیش کرے لیکن جب حجاج کو اسی کے رحم پر چھوڑ دیا گیا تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ مسافروں کو کسی قسم کی تکلیف و شکایت پیدا نہ ہو گی۔ لہذا اس بارہ میں حاجیوں کی آسائش کو ملحوظ رکھکر انہیں خاص ضوابط کا پابند کیا جائے اور پھر مقابلہ عام کی صورت موجودہ بحال رہنے دیجائے۔ خراب خستہ بار برداری کے جہازوں کا ملنا۔ ان میں مسافروں کا تجارتی مال کی طرح اندھا دھند بھرا جانا۔ جہازوں کا ٹھیک وقت پر بہم نہ پہنچنا وغیرہ ایسی باتیں ہیں کہ گو ٹھیکہ دینے سے بھی انکار نہیں ممکن ہے لیکن اگر مسلمان ذرا ہوشمندی و خودداری سے کام لیں تو یوں بھی اس قسم کی دقتیں دور ہو سکتی ہیں۔

بہرحال موجودہ نقائص کی اصلاح بہت احتیاط طلب کام ہے اور خاص مستعدی و مآل اندیشی سے اس میں کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔ نہ گورنمنٹ کی تجاویز کو خواہ مخواہ رد کرنے سے کوئی نتیجہ نکلے گا اور نہ اس طریق سے کہ انفرادی طور پر ہر چہار طرف سے بیسیوں مختلف رایوں کی بوچھاڑ شروع ہو کر کچھ دنوں لوگ لبیک ... ہو جائے برخلاف ازیں ضرورت اور سخت ضرورت ہے کہ جیسا ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ پہلے مختلف مقامات میں قائمقام جماعتیں مقرر ہوں۔ پھر وہ تبادلہ خیالات کے بعد ہم آہنگی پیدا کریں۔ ازاں بعد اپنی ضروریات پیش کر کے جب تک ان کا خاطرخواہ انتظام نہ ہو ذرا سرگرمی و استقامت سے کام لیں۔

اقصائے مشرق کا سیاسی مطلع پھر کچھ دنوں سے غبار آلود معلوم ہوتا ہے۔ خانہ جنگی کے جو حالات ریوٹر ایجنسی کے ذریعہ شائع ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ واقعات کی اصلیت اُن سے کچھ کم و بیش ہوتی ہو تاہم اُنھیں بالکل بے بنیاد نہیں کہہ سکتے۔ تازہ برقی اطلاعات میں یہہ بات خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ چین کی باغی سپاہ کو کچھ مدد جاپان سے بھی پہنچنی شروع ہو گئی ہے۔ اگر یہہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو ایشیا کے مشرق میں بہت سی سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔ اس قضیہ میں دولت روسیہ۔ برطانیہ وغیرہ کا طرز عمل کیا ہوگا۔ ابھی سے قیاس میں آنا دشوار ہے۔ لیکن ایسے وقت میں جبکہ بلقان کا میدان حشر خیز ہنوز ٹھنڈا نہیں پڑا بلکہ بعض قرائن سے اس کے اور بھی گرم ہونے کا خدشہ ہے۔ ادھر ایک اور آگ بھڑک اُٹھنا دنیا کے امن پر خدا جانے کیا اثر ڈالے۔ کیا یہہ عہد عتیق کی پیشین گوئیوں کے مطابق وہی زمانہ نہیں ہے جسمیں "قومیں قوموں پر اور بادشاہتیں

مرض النوم - لندن سے ۲۹ جولائی کا پیام برقی مظہر ہے کہ مرض النوم کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن علاقہ نیاسالینڈ (افریقہ) کو گیا تھا اس کے سرگردہ سر ڈیوڈ بروس اندنوں لندن میں کچھ عرصہ کے لئے مقیم ہیں جس کے بعد وہ پھر اپنی تحقیقات پر روانہ ہو جائینگے ان کا بیان ہے کہ یہہ وبا وحشی جانوروں سے پیدا ہوتی ہے۔ اور یوگنڈا و مغربی افریقہ کی نسبت علاقہ مذکورہ میں زیادہ شدید پائی جاتی ہے۔ اس کی وارداتیں بالعموم مہلک ہی ہوتی ہیں۔ شاذ و نادر کوئی مریض جانبر ہوتا ہو۔ مگر جن رقبات میں یہہ وبا اسوقت موجود ہے۔ انہی میں نامعلوم زمانہ سے چلی آتی ہے۔ ادھر اُدھر زیادہ نہیں پھیلتی۔ بہرحال یہہ مرض ہے بڑا سنسنی خیز اور عبرت انگیز کہ جس میں آدمی سویا کا سویا رہ جاتا ہے "ع کچھ ایسے سوتے ہیں۔ سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے" کاش قدرت کا کوئی تازیانہ تو غفلت شعار انسان کی آنکھیں کھولے۔

نشان آتشین خدا تعالےٰ کی قدرت و ہیبت کے آثار زمین پر نیز آسمان سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں ماموروں کے وقت میں اتنا البتہ ہوتا ہے کہ انسان کو اس قسم کے آئندہ واقعات کی اُن کے ذریعہ قبل از وقوع بھی خبر دیدیجاتی ہے کہ تا اُن کی صداقت کے نشان ٹھہریں اور خلق اللہ اپنی غفلت سے متنبہ ہو کر اپنے مالک حقیقی کی طرف رجوع ہو اور اُن کا ساتھ دیکر خدا ترسی و پرہیزگاری کی راہوں پر چلے - قرآن کریم میں دن رات زمین آسمان آفتاب و ماہتاب اور کواکب کے تغیرات تک کو "آیات لاولی الالباب" فرمایا گیا ہے حالانکہ وہ روزمرہ بلاناغہ ظہور میں آتے رہتے ہیں اور ان میں اکثر انسانی منافع کی حالات پر کوئی خلاف معمول انقلاب بھی وارد نہیں کرتے۔ پھر ایسے واقعات کو نشان خاص کیوں نہ سمجھا جائے جنکی نظیر کائنات کی تاریخ میں بہت کم ملتی ہو اور جن سے نوع انسان کے متعلقات زندگی پر عجیب ہولناک اور پُر ہیبت اثر پڑتا ہو چنانچہ حال میں ایک شہاب ثاقب کی نہایت ہولناک کیفیت سنی گئی ہے جسکے اثر سے دل ہلتا ہے شنگھائی کا نامہ نگار لندن لکھتا ہے کہ موضع الکوسر متصل ولشیا میں پچھلے دنوں ایک بڑا بھاری ستارہ ٹوٹ کر گرا جسنے تمام موضع کو تباہ اور گرد و نواح کو ویران کر دیا مطلع بالکل صاف تھا۔ کہ اچانک ہوا میں پٹاخے سے چھوٹنے شروع ہو گئے۔ جنکی آواز سے کانوں کے پردے پھٹے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ایک آتشین گولہ زمین کے قریب آتا جاتا تھا۔ جس سے ہر طرف کو شعلے نکل رہے تھے۔ آخر یہہ کرہ نار نہایت زور سے زمین پر گرا اور اندر کو دھنستا چلا گیا۔ اس پاس کے علاقہ میں آگ لگ گئی گھنٹہ کے اندر اندر بجز سیاہ خاکستر کے ڈھیر کے کچھ باقی نہ رہا۔ جا بجا مکانوں، درختوں اور زمینوں کے جلنے سے ڈھیروں سے دھواں اٹھتا نظر آتا تھا۔ حسن اتفاق سے اسوقت موضع کے باشندے دو میل کے فاصلہ پر گرجا میں مصروف نماز تھے ورنہ بہت نقصان جان ہوتا اس وقعہ کے بعد کئی گھنٹے تک گندھک کی نہایت ناگوار بدبو پھیلی رہی۔ جس وقت الکوسر میں یہہ حادثہ گذرا پاس کے دیہات میں خوب بارش ہوئی۔ اور بہت بڑے بڑے اولے پڑے جنمیں بعض مرغی کے انڈے کے برابر تھے۔ اللہم

بلاد عربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو

اسلامک ریویو اور اُسکا دوسری زبانوں میں ترجمہ ریویو آف ریلیجنز قادیان پنجاب کے انگریزی ایڈیشن بابت مارچ ۱۹۱۳ء میں مسٹر پارکینسن ساکن کلمنگ کی قلم سے ایک آرٹیکل زیر عنوان "اسلام اور دنیا" شائع ہوا ہے۔ اس میں قابل مضمون نگار نے ظاہر کیا ہے کہ لنڈن سے ایک ایسے مُسلم رسالہ کے شائع کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ جس کا ترجمہ اسلامی دنیا کی دوسری زبانوں میں بھی ہوجایا کرے۔ مسٹر پارکنسن ہماری ناچیز خدمت کی اطلاع پاکر اور اپنی خواہش کو عمل کی صورت میں دیکھکر کیسے ہی خوش ہوں۔ لیکن اُن کی تجویز اس قابل ہے کہ ہر ایک سمجھ دار مسلمان اس پر فوری توجہ کرے۔ ہمارے ہندوستانی برادران اسلام جنھوں نے موجودہ نازک وقت میں اپنے پاک مذہب کی حفاظت اور قیام عزت کی نسبت خاص جوش کا اظہار کیا ہے۔ خصوصیت سے اس تجویز پر غور و خوض کریں۔ ہماری رائے میں یہ تجویز قابل عمل ہے اور ہمارے لئے مخالفین اسلام کا اُنہی کے ایجاد کردہ علمی حربوں سے مقابلہ کرنا عین مناسب بلکہ اشد ضروری ہے۔ آج کل مصر میں مسیحی مناددں نے اپنے دجل وحیل کے جال بچھا دیئے ہیں اور زور میں جیسے نامزان مذہب خصوصیت سے اسلام کے اولین مقبوضہ علاقہ کو اپنی گمراہ کن کوششوں کا مرکز بنا رہے ہیں۔

عیسائیت اب یورپ میں تو چند دن کی مہمان اور چراغ سحری ہے اور اس نے اپنی قلعبند جائے رہائش کو ترک کرکے ممالک شرقیہ کو اپنا آہنی مامن و ملجا قرار دیا ہے۔ ان ممالک میں اُن کے قدم جمنے کا باعث مسیحی مناددں کی خفیہ سیاسی خدمات ہیں۔ جو یہ لوگ آئے دن یورپ کے تسلط کو پُر کرنے کے لئے سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں مسیحیت کی زندگی کا مدار غلط بیانی اور دشنام دہی پر ہے۔ اس لئے جب تک جہالت اور لاعلمی کا دور دورہ نہ ہو۔ اس مذہب کا اثر پیدا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آج سے نصف صدی قبل ہندوستان میں بھی اپنے ناجایز طریقوں پر عمل پیرا ہوکر مسیحی کوششوں نے کامیابی کا تاج پہنا تھا مسیحی واعظین جو رسالے و اخبار جاری کرتے ہیں اور اُن کے ایسے نام رکھتے ہیں۔ گویا کہ وہ اسلامی ہیں اور یہ لوگ اپنی تصانیف میں بھی ایسا طرز تحریر اختیار کرتے ہیں۔ جس سے ظاہراً ہمدردی مترشح ہوتی ہے غرض ان حیل و مکاید سے بھولے بھالے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام میں پھنسا لیتے ہیں۔ پس اب وقت ہے کہ ہم ضرورت زمانہ کو محسوس کریں اور ان بیہودہ اسکر یوطیوں کی خفیہ چالوں کا پردہ فاش کردیں۔ چونکہ مشنریوں کی تجویز ہے۔ کہ جنوبی عرب میں بھی گمراہ کن مسیحی لٹریچر کی اشاعت کریں۔ لہذا ہمارا بھی فرض ہے کہ اس زہر کا تریاق ان ممالک میں پہنچانے کا انتظام سوچیں۔ پس اس پاک مقصد کے حصول کے لئے ہمارا فرض ہے کہ مصر۔ عرب۔ اور دیگر عربی بولنے والے اسلامی ممالک میں اسلامک ریویو کا عربی ایڈیشن شائع کیا جائے۔ اور اس تجویز کو عملی لباس پہنانا چنداں مشکل نہیں (انشاء اللہ العزیز) اس کے لئے بہ آسانی تمام مناسب انتظام ہوسکتا ہے۔ البتہ ہماری اس قدر خواہش ہے کہ ہمارے ہندوستانی احباب اس بارہ میں اپنے قیمتی مشورہ سے ہمیں ممنون فرمائیں۔

تھیوسوفسٹوں سے اپیل ہمارے مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے پچھلے دنوں لوکسٹن تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ایک جلسہ میں ایک لکچر "اسلام اور تھیوسوفی" کے مضمون پر دیا۔ جسے کثیر التعداد حاضرین نے بڑی توجہ اور شوق سے سنا۔ اس کی نسبت رائے زنی کرتے ہوئے مشہور اخبار لوکسٹن ہیرلڈ نے بہت کچھ قابل قدر ریمارک دیئے ہیں۔ ان کا ترجمہ انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔ فی الحال ایک اور مقامی ہفتہ وار پرچہ موسومہ لوکسٹن ایکسپرس کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اخبار موصوف اپنی اشاعت مورخہ ۱۸ جون میں پورے لکچر کا خلاصہ دیکر آخری حصہ لکچر کی نسبت یوں رقم طراز ہے۔

قابل لکچرار نے پیروان تھیاسوفی سے زور کے ساتھ اپیل کی کہ آپ لوگ اسلام کا بغور مطالعہ کریں۔ تو انشاء اللہ بیہودہ ثابت نہ ہوگا۔ بلکہ ہر ایک متلاشی حق کو ضرور اپنی طرف مائل اور متوجہ کرلیگا۔

تھیوسوفسٹ ہونے کی حیثیت سے آپ لوگوں پر لازم آتا ہے کہ کسی مذہب میں کچھ فرق و امتیاز نہ کریں۔ اس مشرب کے لوگوں پر قرآن کی پیروی درحقیقت لازم ہے۔ کیونکہ وہ تمام کتب مقدسہ میں سے آخری کتاب ہے اور بقول اُنکے

فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

اس میں جملہ صحایف آسمانی کا لُب لباب شامل ہے۔ جو ایک ہی چشمہ سے نکلی ہیں۔ اگر یہ ثابت نہ ہوسکے۔ کہ ان کا تعلق مختلف سرچشموں سے ہے تو لامحالہ یہ ماننا پڑیگا۔ کہ انہیں قرآن ہی سے علاقہ ہو۔ جو تمام اوّلین و آخرین کی صداقتوں کا منبع و مخزن ہے پس ایک سچا تھیوسوفسٹ مذاہب مختلفہ میں تفریق نہیں کرسکتا۔ اگر وہ اپنی ہدایت اور بالآخر نجات کے لئے دروازہ کھٹکھٹائیں۔ تو وہ ضرور اُن پر کھولا جائیگا۔ مبارک ہے وہ کتاب جس نے اُن کے لئے بڑی بڑی نعمتیں اور برکتیں پیش کیں۔ اور یہ تعلیم دی کہ انسان اپنی پیدائش کے وقت فطرۃً گناہوں کی آلودگی سے پاک ہوتا ہے اور کہ خدائے بزرگ و برتر کی ذات جو اس کا خالق ہے۔ تمام عیبوں سے منزہ تمام اوصاف حسنہ سے متصف۔ تمام محامد کی مستحق اور جملہ پاکیزگیوں کا سرچشمہ ہے۔ جس نے انسانی فطرۃً میں پاکیزگی اور نیکی کا مادہ ودیعت فرماکے یہ بھی فرما دیا کہ:۔

فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ پس اس لحاظ سے اگر انسان کو خدائے تعالیٰ کے ساتھ رشتہ جوڑنا اور تعلق پیدا کرنا مقصود ہو تو اس پر لازم آتا ہے کہ گناہ کی آلودگی سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔ اگر خطا و معصیت جسے دوسرے لفظوں میں گناہ کہہ لیجئے۔ انسان کی سرشت میں ہوتا یا فطرت انسانی قابل تبدیل ہوتی۔ تو پھر خدائے تعالےٰ کے ساتھ اس کا ملاپ نہ ہوسکتا۔ یہ تو ممکن ہے کہ انسان اپنی غلطی یا غفلت سے کسی گناہ کا مرتکب ہوجائے۔ مگر وہ توبہ اور آیندہ حسن عمل سے اس کی تلافی و اصلاح بھی تو کرسکتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے ساتھ اپنا تعلق اسی صورت میں قایم رکھ سکتا ہے۔ جبکہ وہ گناہ کی آلودگی سے پاک ہو۔ سو قرآن شریف یہی تعلیم دیتا ہے۔ کہ تم فطرۃً گناہ سے پاک پیدا کئے گئے ہو۔ اگر بعد میں تم مبتلا بہ معاصی ہوجاؤ۔ تو رجوع الی اللہ سے اس کا ازالہ کرسکتے اور واصل الی اللہ ہونے کے مستحق بن سکتے ہو۔

آخر میں حاضرین کی طرف سے کئی ضروری مذہبی سوالات پیش ہوئے۔ جن کے تسلی بخش جواب خواجہ صاحب دیتے رہے۔"

کان محمدی سے چند نایاب موتی یعنی بعض احادیث نبوی کا ماحصل (۱) اگر تم سے بتقاضائے بشری کمزوری کوئی خطا سرزد ہوجائے۔ تو اس کے بعد کوئی نیک کام ضرور کرو۔ کیونکہ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے: (۲) خبردار رہو کہ آدمی کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر وہ خراب ہو تو تمام جسم خراب ہوجاتا ہے اور اگر وہ اچھا ہو۔ تو سارا جسم سنور سکتا ہے۔ وہ مضغہ گوشت انسان کا دل ہے۔ کہ اسی کی تحریکات پر انسان سے تمام نیکیاں اور بدیاں سرزد ہوتی ہیں۔ (۳) ازدواج ہر مسلمان کے لئے جو اس کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی قابلیت رکھتا ہو۔ لازمی ہے۔ اور اسلام میں کوئی رہبانیت یا جوگی پنا نہیں ہے۔ (۴) زکوٰت و خیرات ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور آل محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر اسکا کھانا روا نہیں۔ (۵) ہر ایک کام کو شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور (جو تمہارا خالق و مالک اور ہر شئے پر قادر اور علیم و خبیر ہے) طالب خیر کے لئے عاجزانہ التجا کرو (یعنی استخارہ مسنونہ) (۶) میری قبر کو تم کہیں معبود و مسجود نہ بنا بیٹھنا۔ بنی اسرائیل سے یہی غلطی ہوئی کہ وہ اپنے انبیاء کے مزارات کو پوجنے لگے۔ حالانکہ پرستش کے لایق سوائے خدا کی ذات واحد کے اور کوئی نہیں ہے۔ (۷) تمہیں ہمدردی اور ایثار علی النفس کی تو عادت رکھنی چاہئے۔ مگر یاد رکھو کہ تم گناہ کے معاملہ میں ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے کہ:۔ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔

مراسلات

تعصب

ہم نہایت افسوس سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ آج کل دنیا میں اس قدر مذہبی و قومی تعصب بڑھ گیا ہے۔ کہ کیا ہندو۔ کیا عیسائی اور کیا مسلمان سب نے انصاف جیسی اعلےٰ صفت کو بالکل خیرباد کہدیا ہے۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے مہذب تعلیم یافتہ مسلمان قوم کو بھی جب ایک ہی قسم کے دو مسایل پر رائے زنی کا موقعہ ملتا ہے تو ایسے خیالات و حرکات ثابت کرتے ہیں کہ انہیں اپنی آنکھ کا نوشہتیر بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن دوسری قوم کی آنکھ کا تنکا تک کھٹکنے لگتا ہے۔ مثلاً ہمارے برادران وطن خود تو رات دن تجارت کرتے ہیں۔ اور سودیشی کی تحریک کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک گونجا دیتے ہیں اور اس کے بغیر قومی نجات ہی تصور نہیں کرتے۔ لیکن جب دوسری جانب ایک شہر کے مسلمان کچھ سنبھلنا چاہتے ہیں اور اپنی تجارت کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں تو کیا اردو اور کیا انگریزی پریس ظلم ظلم کا شور مچاتے ہیں اور لیڈروں تک کو ہندو مسلم یونین کی منافقانہ سوسائٹیاں بنانے کی سوجھتی ہے۔ یہی حال سرکاری ملازمتوں میں آئے دن نظر آتا ہے۔ اور یہی مذہبی مسایل میں اپنا تو ننگ جیسا گندہ مسئلہ بھی خاص فکشنوں اور حفظان صحت کے قانونوں پر بنی خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے کثرت ازدواج جیسا پاک اصول جو بعض خاص افراد کی مشکلات حل کرنے کے لئے ضرورتہً صرف جایز رکھا گیا ہے اور ہر مسلمان کے لئے جسکی تعمیل کرنا فرض نہیں ہے۔ سراپا ظلم اور مجسم بداخلاقی بتایا جاتا ہے۔

یہاں تک کہ جب حال میں ایک مندر مذہبی معبد ہونے کی وجہ سے بچایا گیا۔ اور اسی سڑک کے لئے جو کہ مسلمانوں کا معبد تھا مسجد کا ایک حصہ شہید کیا گیا۔ تو ٹریبون جیسے پایہ کے اخبار نے مسلمانوں کے شور و فریاد کے خلاف جو مذہبی جذبہ کا نتیجہ تھا۔ ایک نوٹ لکھ مارا کہ یہ باغیانہ خیالات ہیں۔ برخلاف اس کے فریق ثانی کی ایجیٹیشن کا بھی جو آج کل ہندوستان کو ایک خطرناک ملک بنائے ہوئے ہے۔ اُسے کوئی خیال نہیں آتا۔ اسی طرح بعض مسلمان اخباروں کا حال ہے اور اسی طرح نیم سرکاری انگریزی اخباروں سول ملٹری گزٹ وغیرہ کا +

الغرض ہم یہ قسم اور آج کل ہماری نظر سے مختلف اخباروں میں گذر رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ دن بدن ملک میں بدامنی پھیلانے کے سوائے اور کچھ نظر نہیں آتا اور ہم کو ڈر ہے۔ کہ جو تعصب کی ہوا پہلے تعلیم یافتہ افراد تک محدود تھی۔ وہ اب دیہاتوں میں بھی بعض کوتاہ اندیش اخبار نویسوں کے ذریعہ پہنچ رہی ہے۔ اس وقت خیرخواہان ملک کا فرض ہے۔ کہ وہ معاملہ کو بگڑنے سے بچا لیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ ابھی تو مذہبی تعصب اور قومی منافرت کی یہ آگ اندر ہی اندر سلگ رہی ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ کسی وقت بھڑک اٹھی۔ تو کوئی طاقت اس کو بجھا نہ سکیگی۔ اپنی قومی ترقی اور مذہبی اشاعت کے لئے علیحدہ علیحدہ کوشش کرو۔ لیکن اُسے دشمنی اور عناد کا رنگ چڑھاکر حقیقی ترقی سے جو کہ ملک کے امن پر منحصر ہوتی ہے اپنے آپ کو محروم نہ کرلو۔ اس فرض کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو خصوصًا اور تمام اہل وطن کو عمومًا ایک تعلیم قرآنی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں "ولا یجرمنکم شنآن قوم الا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ" (کسی قوم کی دشمنی تمہیں حدود عدل و انصاف سے تجاوز کرنے کا مجرم نہ بنائے (برخلاف اس کے چاہئے کہ تم) انصاف کرو۔ یہی (شیوہ) قرین تقویٰ ہے۔ آج اس انصاف کو یورپ نے چھوڑ دیا۔ ہندوستان نے چھوڑ دیا۔ ہاں اے اسلام کے عاشقو! تم اس کی تعمیل دنیا کو کرکے دکھادو اور ثابت کردو کہ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ کہ دین اگر کوئی اللہ کے نزدیک آج ہوسکتا ہے۔ تو وہ وہی ہے۔ جو ایسی پاک تعلیمیں ہمیں دیتا ہے جن سے دنیا میں امن اور صلح قایم ہوسکے۔ خدا ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین +

(سعید)

صورت حال

بزرگ ملت حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے پاس جناب خواجہ کمال الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا "روزنامہ" ولایت سے پہنچا جس میں خدمتِ اسلام سے متعلق اپنے تازہ حالات اور ایک دردوسوز بھرے خیالات درج تھے۔ خواجہ صاحب کی سوزشِ دل نے شاہ صاحب قبلہ کے قلب صافی پر ایک کیفیت خاص طاری کی۔ اشعار ذیل اسی کیفیت کا ایک سرسری خاکہ ہیں۔ ناظرین ان سے دلچسپی حاصل کریں اور شاہ صاحب کے حق میں دعائے خیر کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس مکرم و معظم دردمندِ دین، وملت پر اپنا فضل وکرم رکھے اور دارین میں سرخروئی عطا فرمائے۔ آمین! آپ کو پیغامِ صلح کا بھی دل سے خیال ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اُمید کہ آیندہ بھی یہی شفقت بزرگانہ ہمیشہ ملحوظ رہے گی۔ (اڈیٹر)

سکونے را کہ دارم اضطراب است
بیا بنگر کہ دلبر بے حجاب است
ببیں آں سوزشِ حق باکمالے
کہ باطل پیشِ او در التہاب است
بحقِ نورِ دیں یارِ کمالے
بتاریکیِ یورپ آفتاب است
شبِ تاریکِ یورپ را کند روز
خداءِ ما کہ توّاب و وہاب است
الٰہی نورِ احمدؐ را قریں کن
بفضلِ خود کہ از تو فتحیاب است
نمی دانم چہا در غیب داری
دلِ مضطر بکشفش در شتاب است
زآں شمسے کہ از مغرب برآید
ہمی بینم منوّر شیخ و شاب است
تو با من ہم نوا شو بلبلِ زار
زہجرِ گل دلِ من ہم کباب است
بہارِ نو بیا در گلشنِ ما
خزاں را گو ترا خانہ خراب است
خبر دادی مرا از سوزشِ دل
شنو خواجہ کہ از من ایں جواب است
دُعا گوءِ تو ہستم یا رفیقی
ببیں ایں چشمِ من بہرت پُرآب است
بہ یارانِ طریقت می نمائم
ہماں راہے کہ او راہِ صواب است
بہ لُطف و مرحمت باہم بسازید
رحامد، با شما بس ایں خطاب است

خیر مقدم جناب نوری ظفر علی خاں صاحب مدیر زمیندار ۳ اگست ۱۹۱۳ء (اتوار) کی صبح کو لاہور تشریف لائینگے آپکی اُن قومی خدمات کے اعتراف میں، جو ۱۰ ماہ کے عرصہ میں آپنے اسلام اور مسلمانوں کے لئے کی ہیں نہایت جوشِ مسرت سے خیر مقدم کی طیاریاں ہو...

(بقیۂ اڈیٹوریل)

کوئی نقیض نہیں ہے۔ کانپور کی مسجد کے متعلق پیغام

صلح میں جو کچھ لکھا گیا وہ اس اصول کی بنا پر تھا کہ مساجد یا مزارات کی حفاظت ایک اہم اسلامی معاملہ ہے جس میں کوئی امر تمام مسلمانوں کی ہم آہنگی کا مانع نہیں ہوسکتا۔ اور محترم معاصر الفضل قادیان نے اسبات میں حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کا جو ارشاد شائع کیا ہے۔ وہ ایک فتوےٰ کی سی صورت ہے کہ اگر مسمار شدہ عمارت غسلخانہ یا وضوخانہ ہے تو اسے جزو مسجد قرار دے کر شور مچانا خاصکر جبکہ گورنمنٹ اس کا معاوضہ دیتی ہے۔ ٹھیک نہیں اور حضرت ممدوح کا یہ فتوےٰ بھی محض اطلاعات موصولہ کی بنا پر تھا جس کی نسبت ہمعصر موصوف اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے "ہمارے گذشتہ نوٹ پر بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ جو حصہ گرایا گیا وہ ضرور مسجد کا حصہ تھا کوئی وضوخانہ یا ایسی جگہ نہ تھی۔ جو شاملِ مسجد نہ سمجھی جائے۔ ہم نے اسکے متعلق تحقیقات کے لئے خطوط لکھے ہیں اور امید ہے اگلے اشتو میں اسپر دوبارہ کچھ لکھنے کا موقعہ پائینگے انشاء اللہ" پس معاندینِ اسلام یا مخالفینِ سلسلہ عالیہ کا اسپر خواہ مخواہ غوغا کرنا۔ . . . . کہ کسی طرح ہم میں نفاق پڑے اور نزاع بڑھے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ بجز بدسگالی و تعصب کے اور کس نیک خیال پر مبنی ہوسکتا ہے۔

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا۔ اہل وطن میں قومی منافرت اور نفاق کے خیالات پھیلانا کچھ شک نہیں کہ بہت افسوسناک بلکہ مستوجبِ ملامت شیوہ ہے۔ لیکن "البادی اظلم" پہل کرنے والا زیادہ ظالم ہوتا ہے۔ کیونکہ فریقِ مخالف کی طرف سے بھی ہیچ قسم برتاؤ ہونے کا باعثِ اصلی وہی ہوتا ہے۔ جب ایک طرف سے زہریلے شاخسانوں کی ابتداء ہو تو پھر چُپ رہنا اور قوم کے حقوق مدافعت کو پامال ہونے دینا بھی کسی طرح قرینِ دانشوری ومقتضائے مصلحت نہیں ہوسکتا۔ اسلام دین الفطرۃ ہے۔ وہ ہمیں حق دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ بدسلوکی کرے۔ تو ویسا ہی سلوک ہم اُس کے ساتھ کرسکیں۔ انسانی حمیت کا طبعی تقاضا بھی یہی ہے۔ ہاں قرآن پاک کی تعلیم یہ بھی ہے۔ کہ اگر معافی دینے سے اصلاح ہوتی نظر آئے۔ تو اُس وقت کے صبر وضبط کا اجر اللہ تعالےٰ کے ہاں سے کسی نہ کسی صورت میں مل رہتا ہے۔ پس اسلام یا مسلمانوں سے بات بات میں کاوش رکھنے والے اچھی طرح سمجھ رکھیں۔ کہ ہم دیگر ادیان و اقوام کے ساتھ سچے دل سے صلح واتحاد کے خواہاں ہیں مگر تالی دونوں ہاتھوں سے بجا کرتی ہے اگر در رفانہ کس است حرفے بس است ؎

(بقیۂ برقی خبریں صفحہ ۱)

سرویہ اور یونان کی شرائط۔ بخارسٹ (یکم اگست ۱۹۱۳ء) سرکاری کانفرنسوں سے پہلے مختلف ممالک کے قایم مقاموں میں نجی طور پر صلاح مشورے ہو رہے ہیں۔ اتحادیوں نے بلغاریوں کے سامنے اپنے مطالبات پیش کردیئے ہیں۔ ان مطالبات میں ایک نئی سرحد کی تجویز بھی شامل ہے۔ جو دریائے سینٹ روما کو پُرانی ترکی بلغاری سرحد کے ذریعہ دو حصوں میں تقسیم کرے اور مقام ڈیڈیچ کے مغرب میں سمندر سے چند کیلومیٹر تک پہنچے نیز ان شرائط میں ایک یہ ہے کہ جزائر ایجین سے متعلق بلغاریہ کے مطالبات منظور نہ کئے جائیں اور کہ تھریس میں یونانیوں کی علمی اور مذہبی آزادی برقرار رکھی جائے

ایرانی مجلس (طہران۔ یکم اگست) شاہ نے اپنی سالگرہ کی تقریب پر سفرائے دول کا خیر مقدم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مجلس کا انتخاب عنقریب ہونے والا ہے۔ یہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ کہ وزیر داخلیہ آج صوبجات کو پیغامات تار بھیج رہے ہیں۔ کہ اس انتخاب سے متعلق مناسب انتظام کیا جائے ؎

سلطان مسقط اور عرب باغیوں کے درمیان مزید جنگ وجدل کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں ہے ؎

خلیج فارس میں ترکی اقتدار کے متعلق لارڈ کرزن نے سوال کیا تھا۔ لارڈ کریو نے کہا۔ کہ ہمیں پوری امید ہے کہ اس کا فیصلہ قابل اطمینان طور پر ہو جائیگا۔ کیونکہ خلیج فارس کے بارہ میں ٹرکی ہم سے دوستانہ سمجھوتہ کرنے پر مائل ہے۔

متفرق خبریں

بھوپال میں جو زنانہ صنعتی نمائش بسرپرستی ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال شروع جنوری میں ۱۹۱۴ء ہونیوالی ہے۔ اُس کے ساتھ ایک نمائش پھولوں اور نباتات بھی کی کھولی جائیگی ؎

مدراس کے ایک جنٹلمین نے حال ہی میں مع اپنی بیوی لڑکی اور ایک ملازم کے مدراس سے کشمیر تک ۲۹۹۸ میل کا سفر موٹر کار میں طے کیا۔

پنجاب پولیس کے انسپکٹر جنرل بہادر سرلی۔ لی۔ فرنچ ۲۹ جولائی کو شملہ سے دورہ پر روانہ ہوئے۔ کسولی۔ انبالہ۔ لاہور۔ لائل پور، گجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ ڈلہوزی پھلور پولیس کا معائنہ فرماتے ہوئے ۱۸ اگست کو شملہ واپس آجائیں گے۔

گورنمنٹ پنجاب نے سات ہزار روپیہ کا انعام اُن گھوڑوں اور ٹٹوؤں کے لئے منظور کیا ہے جو کہ ہندوستان کی ہی پیدائش ہوں۔ اور لاہور۔ راولپنڈی و انبالہ کی گھوڑ دوڑ میں اوّل رہیں

پنجاب میں محکمہ زراعت کا ایک سکنڈ ڈپٹی ڈائرکٹر مقرر ہوتا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اس آسامی پر کسی قابل ہندوستانی کو رکھنا چاہتی ہے۔

شاستری کے امتحان میں امسال (پنجاب یونیورسٹی کے) ۱۱۰ امیدوار شریک ہوئے تھے جن میں سے فقط ۱۷ پاس ہوئے۔ اس سے شاستری کی ہردلعزیزی وضرورت پر خاص روشنی پڑتی ہے۔

پٹیالہ میں مہاراجہ صاحب کے حکم مورخہ ۲۴ جولائی کے بموجب وزارتیں سب اوڑا کر ہر صیغہ کے لئے بدستور سابق سکرٹری مقرر کیے گئے ہیں۔ مختلف محکموں کے جُداجُدا سکرٹری حسب ذیل ہونگے۔ فنانشل سکرٹری سید حامد حسین صاحب جو پہلے ہائی کورٹ پٹیالہ میں جج تھے۔ صیغہ مالگذاری۔ مال۔ بارگماشتری اور سکانچارج ہونگے۔ جوڈیشل سکرٹری سردار امین لال صاحب جوڈیشل پولیس جیل اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے انچارج۔ ملٹری سکرٹری سردار بہادر میجر جنرل بخشیش سنگھ صیغہ افواج۔ اصطبل ریاست۔ بار برداری۔ رجسٹریشن۔ جنگلات معاون اور محکمہ رسد رسانی کے ذمہ دار۔ پرائیویٹ سکرٹری میجر کے ایم ستری وزیر خانگی کے فرائض ادا کریں گے اور ریاست کے باغات بجز اندرونی اور بیرونی ڈیوڑھیوں (محلات) کے براہ راست مہاراجہ صاحب کی نگرانی میں رہیں گے۔ ان سکرٹریوں کی تنخواہیں ایک ایک ہزار روپیہ ہونگی ؎

دہلی کی خبر ہے کہ وہاں اب صاحب چیف کمشنر بہادر کے بنگلہ پر کوئی شخص بلا پرمانہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نہیں جانے پاتا۔ دن رات پولیس کا پہرہ لگا رہتا ہے ؎

ریاست حیدر آباد کی چار سالہ انتظامی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ سالہائے زیر رپورٹ بہ سالہائے ماسبق کی نسبت سرکاری مالگذاری میں ۲۵ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا ؎

مسٹر تلک کی سزا کے متعلق سر ایڈورڈ گرے نے دار العوام میں جو سوال اٹھایا تھا۔ اس کا جواب یہ ملا کہ اس مقدمہ میں گورنمنٹ مزید رحم کرنیکی کوئی ضرورت نہیں سمجھتی۔

چارگام میں ایک چیتے نے چار آدمیوں کو زخمی کیا۔ آخر ایک کسان نے اسے بندوق سے ہلاک کردیا۔

محمد محسن خان سب انسپکٹر پولیس جنکے خلاف مسٹر اینڈرسن کی عدالت میں زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند رشوت ستانی و استحصال بالجبر کا مقدمہ چل رہا تھا اور وہ معطل تھے۔ آخر بعد سماعت مقدمہ بری کردیئے گئے

کلکتہ کی ڈائمنڈ ہاربر میں طوفان کی موج اس شدت سے آئی کہ قریبًا سر جھونپڑوں کو بہالے گئی۔ اندیشہ تھا کہ بند ٹوٹ کر تمام قصبہ کو سمندر کی بھینٹ چڑھاویگا مگر خیر گذری صرف بند کے ایک ہی حصہ کی بلا ٹلی اگر دریا ایک دو انچ اور چڑھتا تو ہزاروں جانوں کا ڈھیر تھا اب بھی صد کشتیاں غرق

ہندو کالج دہلی کو گورنمنٹ نے ۵ ہزار روپیہ سالانہ کی امداد دینی منظور کی ہے

خالصہ کالج امرتسر میں دو یورپین پروفیسروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

نرائن سنگھ ڈاکو جو ماجھے کے علاقہ میں اکثر ڈاکے ڈال چکا تھا رائے ونڈ سٹیشن پر اترتا ہوا معہ دو ساتھیوں کے پکڑا گیا ؎

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۲

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
دوستو! اُس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) ...مذہب کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت ... علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) تمدن۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار۔ یکشنبہ۔ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی تے، طلبار سے للعہ اور عگہ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سیکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہییں دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ | احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے آنریری / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور۔ سہ شنبہ ۵ اگست ۱۹۱۳ء مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱۲

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

جنڈارمی کے افسر۔ (لنڈن۔ ۲ اگست) سفرائے دُول کی کانفرنس نے یہہ فیصلہ کیا ہے کہ ہالینڈ سے درخواست کی جائے کہ وہ البانیہ کی جنڈارمی سپاہ کے واسطے افسر بہم پہنچائے۔ کیونکہ سویڈن اس فرمائش کے پورا کرنے سے معذور ہے۔ اور گورنمنٹ سویڈن نے یہہ کہکر صاف جواب دے دیا ہے۔ کہ ہمارے بہتسے افسر ایران میں کام دے رہے ہیں

عہدنامہ بلغاریہ ورومانیہ (بخارسٹ۔ ۲ اگست) بلغاریہ اور رومانیہ کے درمیان عہد وپیمان بظاہر مکمل ہو چکے ہیں۔ سرحد جدید عملی طور پر طرتوکوئی سے سالچک تک رکھی گئی ہے۔ مگر ہر طرف قریباً دس کیلومیٹر کی توسیع رومانیہ کے حق میں تسلیم کی گئی ہے۔ نیز اس معاہدہ کے روسے بلغاریہ نے یہہ بھی مان لیا ہے کہ نئی سرحد سے فاصلہ معینہ تک کوئی قلعبندی نہیں کرے گا۔

مطالبات سرویہ ورومانیہ۔ (ویانا۔ ۳ اگست) بخارسٹ میں سرویہ اور رومانیہ کے مطالبات کو بالکل حد اعتدال سے متجاوز اور ناقابل قبول سمجھا گیا ہے۔ اکثر بیشتر دول یورپ بلغاریہ کی حمایت میں اس رائے پر متفق ہیں کہ اسے موضع کوار اور اس کے عقب میں کافی علاقہ ملنا چاہئے۔

بلغاریہ کی تجاویز۔ (لنڈن۔ ۳ اگست) اتحادیوں کی تجاویز کے مقابلہ میں جو تجاویز خود بلغاریہ نے پیش کی ہیں ان کا منشا یہہ ہے سرحد جدید مقام جامع بالا سے شروع ہو اور خلیج آرفس پر جاکر ختم ہو اور راس کے اندر بلغاریہ۔ اغری۔ پلانکا۔ سریس۔ کرالور کوجینانا۔ اشٹپ۔ دوبران۔ درامہ۔ دمیری حصار اور کلوا سب شامل ہوں بلغاریوں کو اس بات سے بھی انکار ہے کہ تاوان جنگ ادا کریں۔ یا جزائر ایجئین کے متعلق کوئی سمجھوتہ یا عہد وپیمان کریں۔ سفرا کے خیال میں یہ شرائط نہ اسخت اور حد اعتدال سے متجاوز ہیں۔ جنہیں کچھ تبدیلی کرنی پڑے گی۔ انہیں توقع ہے کہ صلحنامہ اس بنا پر مکمل ہو گا کہ جن امور سے متعلق ابھی کوئی عہد وپیمان نہیں ہوئے ہیں۔ وہ دول عظام کے فیصلہ کے واسطے ملتوی رہنے دیئے جائیں۔

جرمن اخبار کی رائے۔ (برلن۔ ۳ اگست) جرمنی کا ایک ممتاز اخبار ترکی ہمدردان ملت کی اس خواہش کو تو پسند کرتا ہے کہ ادرنہ یانوپل انہیں کے پاس رہے۔ مگر ساتھ ہی یہہ بھی لکھتا ہے کہ اگر یہ شہر ترکوں کے پاس رہا تو بلغاریہ کے ساتھ انکا آئے دن جھگڑا رہا کرے گا۔ اور

اور ممکن ہے کہ ترکی کو مجبور ہو کر تھریس میں ہمیشہ کے لئے فوجی سعی وسرگرمی کا اہتمام کرنا پڑے اور اس طرح اُس (یعنے ترکی) کا بہت سا روپیہ جو دیگر مفید کاموں میں کام آسکتا اسی نزاع کی بھینٹ چڑھتا رہے۔

یونان وسرویہ کے دعاوی میں تبدیلی (صوفیہ۔ ۳ اگست) یقین کیا جاتا ہے کہ یونانی اور سروی مطالبات میں بوجوہ معقول کچھ نہ کچھ ترمیم وتنسیخ کرالی جائیگی۔ اور پانچ دن تک عارضی طور پر لڑائی بند رہنے کے بعد قرار واقعی صلح ہو جائیگی۔

یونانی سپاہ کے کارنامے۔ (سالونیکا۔ ۳ اگست) بلغاری اور یونانی مہینہ بھر تک کٹتے مرتے رہے۔ اس اثنا میں یونانی لشکر قریباً دو سو میل تک آگے بڑھا۔ اور برابر جنگ وجدل کرتا رہا۔ چھ چھ ہزار فیٹ اونچی پہاڑیوں پر بھی جو ناقابل گذر سمجھی جاتی تھیں۔ اس نے غنیم کا مقابلہ کیا۔ بائیس کامیاب حملے کئے۔ اور بیس اہم مقامات پر قبضہ کیا۔ دس ہزار آدمی افواج مخالف کے اسیر کئے۔ ۱۲۰ توپیں گرفتار کیں۔ اور بلغاریہ کا تیس ہزار جوان ہلاک ومجروح کیا۔

جامع سلیم میں نماز جمعہ اور حاضرین کا عزم مصمم (اڈریانوپل ۳ اگست) قسطنطنیہ کے عازمان حج جمعہ کے روز جامع مسجد سلیم میں شریک نماز ہوئے۔ تیس ہزار آدمی سے زیادہ کے مجمع نے یہہ عزم بالجزم ظاہر کیا کہ ہم ہر ایک قربانی کرنے پر آمادہ ہیں۔ مگر اڈریانوپل کو غنیم کے حوالہ ہرگز نہیں کریں گے۔

چین میں خانہ جنگی

(لنڈن۔ ۲ اگست) شنگھائی سے کل کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ چینی امیر البحر ٹسنگ نے قونصل ہائے دول خارجہ کو اطلاع دی ہے کہ آج چار جنگی جہاز قلعجات ووسنگ پر گولہ باری کریں گے برٹش اور جرمن بحری اتاچی اس کارروائی کا مشاہدہ کریں گے۔ ہانگ سے دو ہزار رضاکار سپاہ آن پہنچی ہے۔ اور تمام شمالی افواج کمک بھی چیفو سے آگئی ہیں۔

شنگھائی۔ ۲ اگست) قلعجات ووسنگ سے ۵ میل کے اندر دو جنگی جہاز پہنچے اور انھوں نے آگ رسانی شروع کردی۔ اہل قلعہ نے ترکی بترکی جواب دیا۔ گھنٹے بھر تک دونو طرف سے گولہ باری ہوتی رہی۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کانٹن۔ (رر) پناہ گزین شہر سے فرار ہو رہے ہیں۔ افسران محکمہ جنگی

متفرق خبریں

رپورٹ محکمہ حفظان صحت پنجاب بابت ۱۹۱۲ء سے معلوم ہوتا ہے کہ سال زیر رپورٹ میں رفاہ عام کے اکتیس کام پرائیوٹ اشخاص کی طرف سے تیار ہوئے ان میں کچھ کنوئیں ہیں اور کچھ دھرم سالائیں وغیرہ کل عمارات پر ۲ لاکھ چالیس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ ان میں سب سے بڑی عمارت ضلع ہوشیارپور کی سرائے ہے جو لالہ چھپارام نے سوا لاکھ کی لاگت سے بنوائی ہے۔

ٹربیون لکھتا ہے کہ (رپورٹ مندرجہ بالا میں) رفاہ عام کے کاموں کی نسبت یہہ امر خاص دلچسپی اور نوٹ کے قابل ہے کہ ان میں سے پانچ عمارات تو ہندو لیڈیوں ہی کی فیاضی کا نتیجہ ہیں۔ بحالیکہ مسلمانوں کے طبقہ ذکور کا بھی ان میں سے صرف دو کے ہی ساتھ تعلق ہے۔

(شاید ہمارے ہمعصر کو خامہ فرسائی وطبع آزمائی کی دُھن میں ہندو مسلمانوں کے تناسب آبادی وتمول کا خیال نہیں رہا (پیغام صلح)

سنٹرل ٹریننگ کالج۔ لاہور کے امتحان سینیر ورنیکلر میں امسال کل ۶۴ امیدوار کامیاب نکلے جن میں سے ۲۵ مسلمان ہیں

میسور واودھ کے شاہی خاندانوں میں عنقریب ایک رشتہ ازدواج ہونیوالا ہے۔ دولہا آنریبل نواب سید محمد رئیس مدارس کے فرزند اکبر ہوں گے۔ اور دولھن شاہزادہ مرزا ثریا خاں بہادر آف اودھ کی دختر نیک اختر۔ رسوم شادی لکھنؤ میں ادا ہونگی

ترائن گنج میں اندنوں ایک بڑی دلیرانہ واردات سرقہ ہوئی۔ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس علاقہ مذکور گورنر صاحب کے دربار میں شریک ہوتے ڈہاکہ گئے ہوئے تھے۔ پیچھے کوئی "دزد دلاور" صاحب ممدوح کا ایک ریوالور۔ ۶ سو کارتوس اور ۴۲۳ روپے نقد نکال لیگیا

بمبئی کے پوسٹل کلرکوں نے بالاتفاق صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر کے ہاں شکایت بھیجی ہے کہ ضروریات زندگی کی روزافزوں گرانی تو حوصلے پست کئے دیتی ہے مگر ہماری تنخواہیں اسی پیمانہ پر چلی جاتی ہیں جو ۱۸۷۰ء میں تھا۔ اُن کے مطالبات یہ ہیں۔ کلرک کی تنخواہ کم از کم للعہ ماہانہ ہو۔ سالانہ ترقی ایسی شرح سے ملے کہ ۱۵ سالہ خدمات کے بعد تنخواہ نوے روپے تک پہنچ جائے۔ سال میں بیس روز کی اتفاقی چھٹی مل سکا کرے۔

موسمی رپورٹ۔ (پنجاب) بابت ہفتہ مختتمہ ۲۹ جولائی مظہر ہے کہ بارش اس ہفتہ کہیں خوب زور کی ہوئی کہیں متوسط۔ فصل خریف کی تخمریزی جاری ہے رقبہ زیر کاشت معمولی۔ فصل استادہ کی حالت عموماً اچھی ہے اکثر اضلاع میں فصل ربیع کے لئے قلبہ رانی بھی شروع ہوگئی ہے بعض

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

پیغام صلح لاہور

جلد ۱ ۔ ۵ اگست ۱۹۱۳ء ۔ نمبر ۱۲

احسان جزاء الاحسان

(اکمیونی کیشیڈ)

اگر ان مختلف مناظر پر جو رات دن اس دنیا کے تھیٹر میں ہمیں دکھائے جاتے ہیں۔ غور کریں تو ایک عام سمجھ کے انسان کو بھی مجبوراً اس صداقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ "احسان کا بدلہ لازمی احسان ہے۔ مثلاً گائے کا دودھ دینا۔ گھوڑے کا سواری کے لئے مالک کے آگے خم کرنا۔ اور اسکے اشاروں پر چلنا۔ سرکسوں میں گینڈوں۔ چیتوں۔ شیروں۔ اور ہاتھیوں جیسے خونخوار جانوروں کا مالک کے حکم پر طرح طرح کے کرتب دکھانا۔ کتوں کا ساری ساری رات اپنے محسن کے مال کی حفاظت میں جاگنا۔ اور اشارہ پاتے ہی خطرناک سے خطرناک دشمن پر جا پڑنا۔ پھر پرندوں کا مالک کیلئے شکار کھیلنا یہہ سب ایسے مناظر نہیں ہیں۔ جو کہ ہم میں سے کسی سے بھی چھپے ہوئے ہوں۔ یہہ سب کیوں ہے؟ اس لئے نہ کہ اُن کی فطرت مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے محسن کے احسان پرورش کے عوض میں شکر گذاری کا اظہار کریں اور احسان کا بدلہ جہاں تک ہوسکے احسان سے دیں۔ پھر یہہ حالت جاندار اشیاء تک ہی محدود نہیں بیجان اشیاء مثلاً سیاروں۔ معدنیات وغیرہ چیزوں کے حالات کا مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ وہ بھی اپنے آپ کو خاص مقرر کردہ قوانین کے شکنجہ میں کسی محسن کی خاطر جکڑے ہوئے ہیں۔ اور اس سے ایک آن بھی اِدہر اُدہر نہیں ہل سکتیں۔ اور لہ اسلم من السمٰوٰت والارض طوعاً وکرہاً کی عملی تصدیق کرتے ہیں۔ یہہ سب کیوں ہے: صرف اس لئے کہ کسی محسن کے احسان نے اُن کی گردنیں جھکا رکھی ہیں۔

پس جب فطرۃً کیا حیوانات کیا دیگر کائنات اس صداقت کی شاہد ہیں کہ احسان کا بدلہ احسان ہو۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ تو پھر اسے انسان تو کس طرح اس صداقت کا انکاری ہوسکتا ہے تیرا بھی فرض ہے کہ اپنے محسن کے احکام کے آگے سر تسلیم خم رکھے۔

الغرض دنیا کے کسی شعبہ کو لے لو ایک غور کرنے والے کو ماننا پڑے گا کہ احسان کا بدلہ احسان ہونے میں ہی برکت ہے۔ اور یہہ ایک اٹل قانون ہے۔ اور ایسی صداقت ہے جس سے کوئی بشر انکار نہیں کر سکتا یہہ ہی نہیں بلکہ ذرا سے غور و فکر کے بعد ہم کو ماننا پڑتا ہے کہ یہہ صداقت ساری کائنات کی بقا کے لئے ایک کنجی ہے۔ ذرہ ایک لمحہ کے لئے فرض کرلو کہ سورج چاند اور ذرات عالم اس آئین فطرت سے سرتابی کرکے اپنے محسن کی احسان فراموشی کررہی ہیں پھر دیکھو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ کہ خود بھی تباہ ہوجاتے ہیں اور باقی ساری دنیا کو بھی تباہ کر دیتے ہیں۔

گھوڑا۔ بیل۔ گائے وغیرہ جانور اگر سرکش ہوں اور مالک کے احسان کو نہ جانیں تو فوراً بیرحمی سے بوچڑوں کے سپرد کردئے جاتے ہیں۔ مالک کی نظر سے گر جاتے ہیں اُن کی حفاظت اور نگرانی مثل سابق نہیں ہوتی بیمار ہوں اُن کا کسی کو فکر نہیں چور لے جاوے اُن کا کسی کو غم نہیں یہاں تک کہ ماں باپ بھی اگر بیٹا ناہنجار نکلے تو رفتہ رفتہ اُس کی طرف سے لاپرواہ ہوجاتے اور عاق کر دیتے ہیں۔ یہہ سب امور ثابت کرتے ہیں۔ کہ احسان کا بدلہ احسان نہ صرف ایک تقاضائے فطرۃ ہے۔ بلکہ یہہ ایک برکت ہے جس سے دُنیا کا قیام ہے۔ پس ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے چھوٹے سے چھوٹے محسن کی بھی نافرمانی نہ کرے جو ایسا کرتا ہے وہ اگر فرد واحد ہے تو تباہ ہوجائیگا۔ اور اگر قوم کی قوم ہے تو کبھی کامیابی کا مونھہ نہ دیکھے گا۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے ہمارے اس تقاضائے فطرۃ کا علم رکھتے ہوئے اپنی ایک صداقت کا اظہار فرمایا اور بتایا ہے کہ انسانوں میں سے کون سکھی رہ سکتا ہے فرمایا "من اسلم وجہہ للّٰہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون"۔ جو جو کوئی اپنے سب قوے کو اپنے اللہ کے حضور فرمانبردار کردیتا ہے۔ اور محسن ہوجاتا ہے۔ اس کا محافظ خدا ہوجاتا ہے۔ پس اُس کو نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم خواہ ایسا کرنے والا فرد واحد ہے یا ساری قوم۔

یہ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ ہمارا خالق مالک رازق ہونے کے سبب ہمارا حقیقی محسن ہے پس جیسا کہ ثابت کیا گیا ہے۔ امن اسی میں ہے کہ ہم اُس کے فرمانبردار بن جاویں۔ اُس محسن حقیقی پر تو ہم کیا احسان کرسکتے ہیں احسان اگر ہے تو وہ بھی اپنے پر ہی کہ اگر نفس کی سرکشی نے ہمیں خونخوار شیر بنا دیا ہے تو اُن سب خصائل رذیلہ کو چھوڑ کر اپنے نفس کو مار کے ہم اپنے اللہ کی فرمانبرداری میں اپنے آپ کو لگا دیں۔ تا اُس کی نظر عنایت ہم پر اور زیادہ ہو۔ اور ہم زیادہ سے زیادہ ترقیات کرسکیں اسی ضمن میں ایک ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ سے انسان تب ہی اپنا تعلق اس رنگ میں پیدا کرسکتا ہے۔ جبکہ پہلے دنیا کی ہر ایک چیز سے احسان ومروت کرنے کی روح اپنے آپ میں پیدا کرے۔ کیونکہ ہر ایک طاقت تدریجاً ہی ترقی پا سکتی ہے۔ ایک بچہ پہلے ہی دن دوڑنے نہیں لگتا۔

چنانچہ فرماتے ہیں من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ یعنے جو انسان کا ہی شکریہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ خدا کا شکر گذار کس طرح بن سکتا ہے؟

پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے محسن کا شکر گذار بنے تا وہ اللہ کا بھی شکر گذار بندہ بن سکے اور اُن برکات اور افضال سے مستفید ہوسکے جو اُس کے لئے درگاہ آلہی سے مقدر ہیں۔

مسلمانوں کے قومی تنزل اور زوال کے جہاں اور بہت سے اسباب بھی ہوں ایک بڑا بھاری سبب یہہ ہے۔ کہ انھوں نے اس فطرتی تقاضے کی پرواہ نہیں کی۔ اُن کے اعمال "احسان کا بدلہ احسان" کی صداقت کی شہادت نہیں دیتے اول درجہ کے احسان فراموش اور کافر نعمت یہہ قوم ہوگئی ہے الّا ماشاء اللہ

نتیجہ یہہ ہے کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے۔ دنیا بھی گئی اور دین بھی۔ اپنی شامت اعمال سے ذلیل ترین قوم دنیا میں گنی جاتی ہے۔ یہودیوں کے قریب قریب حالت پہنچ چکی ہے۔ قرآن اور آلہی فرمان کو بالکل پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر یونیورسٹیوں اور سود کی بنکوں سے قومی ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ اکثر افراد ملت نماز روزہ حج زکوٰۃ۔ سب کے تارک ہیں۔ پھر چاہتے ہیں۔ کہ ترقی کریں۔ اور وہ بھی شعائر اللہ کو توڑ کر جوے۔ شراب۔ سود کو عملاً حلال کرکے۔ اللہ رحم کرے۔ اتفاق اور اتحاد کی بو نہیں رہی۔ لا تفرقوا کے حکم کی بالکل پرواہ ہی نہیں۔

ویسے دعوے اتنے کہ خلفاء راشدین نے بھی نہ کئے ہوں۔ تکبر و نخوت خود پسندی وانانیت۔ اتنی ہوگئی ہے کہ ابلیس کو بھی پیچھے چھوڑ رکھا ہے۔ "یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا" اسی قوم کے لئے تو آیا تھا۔

پس اے برادران اسلام اگر ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو اپنے میں شکر گذاری کا مادہ پیدا کرو اور قرآن کریم جیسے آلہی قانون کی خلاف ورزی نہ کرو۔ تاکہ اللہ تعالےٰ سے وہ انعامات حاصل کرسکو جو اس پر عامل ہونے کا نتیجہ ہوتے رہے ہیں۔

"ھل جزاء الاحسان الا الاحسان" کی خلاف ورزی اور مسلمانوں کا تنزل ہم نے اوپر بتایا ہے کہ کس طرح حیوانات جو ناشکر گذار ہوتے ہیں مالک کی توجہ اور حفاظت سے محروم کئے جاتے ہیں۔ خواہ بیمار ہوں۔ خواہ جنگلی جانور اُن کو کھائیں کوئی اُن کی پرواہ نہیں کرتا یہی حالت آج مسلمانوں کی ہے۔ انھوں نے اسلام یعنے فرمانبرداری کو چھوڑ دیا اور اپنے محسن حقیقی کی شکر گذاری نہ کی بلکہ نفسانی شہوات کے پیچھے لگ گئے اللہ تعالےٰ جیسی محسن ہستی کو کیا چھوڑا، اپنے آپ کو آلہی انعامات سے محروم کرلیا اب خواہ انہیں جنگل کے خونخوار جانور ماریں اور کھائیں۔ یا غاصب اور ڈاکو اُن کے مال وعزت کو برباد کریں کوئی اُن کا محافظ دنیا میں نہیں رہا۔ یہی قوم ہے کہ آج کروڑوں کی تعداد میں ہے۔ اور دن دہاڑے اُن پر ظلم وستم کی چھریاں چلتی ہیں۔ نہ خود کچھ کرسکتے ہیں اور نہ اِن کا کوئی معاون و مددگار ہی کھڑا ہوتا ہے۔ ایسا کیوں ہے اس لئے کہ انھوں نے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے قانون کی خلاف ورزی کی اپنے محبوب حقیقی محسن ازلی کے احسانات کی پرواہ نہ کی۔ اُس سے اپنے آپ کو علحدہ کرلیا۔ کیا معنے خود کو اُس کی حفاظت سے محروم کرلیا۔

یہی قوم تھی کہ معدودے چند عرب تھے اور وہ بھی ان پڑھ۔ اور ایسے بے بال و پر کہ اپنے ملک سے نکال دئے گئے۔ لیکن جب انھوں نے اپنے محسن کو راضی کرلیا۔ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک اُن کے رعب اور سلطنت نے جگہ لے لی وہ ابھی شام میں ہوتے تھے۔ کہ ہندوستان کے لوگ تھر اُٹھتے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ محسن حقیقی اور مالک کل اُن کی پشت پناہ تھا۔ وہ باپ کے لائق اور فرمانبردار بیٹے بن گئے۔ ضروری تھا کہ اُن کو اجر۔ ایسے فرمانبردار نے تھے برتری دیجاتی پس مسلمانوں آج اگر تمہارے اس مرض کی کوئی دوا ہے تو یہی کہ اپنے آپ کو فرمانبردار اور محسن بناؤ۔ اسلام مجسم بن جاؤ۔ تا آلہی حفاظت جسکا وعدہ ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے لئے نہیں۔ بلکہ اسلام کے لئے ہے۔ وہ تم پر نازل ہوجائے۔

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے ؛ حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے۔

آج کوئی حکمت عملی۔ کوئی روپیہ۔ کوئی تعلیم۔ کوئی تجارت تمہارے لیے اس فقر و ذلت سے نکالنے کا باعث نہیں ہوسکیگی۔ کوئی حکومت تمہاری مددگار نہیں بن سکتی جب تک اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ نہ کرو۔ اور آئندہ محسن حقیقی کی شکر گذاری میں نہ لگ جاؤ۔ یہہ ایک علاج ہے اور نہایت ہی آسان سہل ہے۔ تمہارے اختیار میں یہہ اُسی طرح ہے جسطرح آج سے تیرہ سو سال پہلے تھا۔ پس سب دنیادار لیڈروں کو چھوڑ دو اور اُن کے خیالات کو خیرباد کہہ دو۔ اور قرآن کو اپنا لیڈر اور امام بناؤ۔ اور اس کی حکومت کو اپنے سر پر کلی قبول کرو۔ فرمانبردار بن جاؤ۔ یہانتک کہ فرمانبرداروں میں تمہارا نام لکھا جاوے۔ اس طرح اگر تم تھوڑے ہوگے تو بہت کئے جاؤگے غریب ہوگے امیر کئے جاؤگے۔ کیونکہ پہلے بھی اس نسخہ کے استعمال سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

مولوی ظفر علی خان صاحب اڈیٹر زمیندار کی مراجعت لاہور جیسا کہ ہم ۳ اگست کی اشاعت میں مختصر اطلاع شائع کرچکے ہیں۔ اس اتوار کی صبح کو قریباً ساڑھے ۹ بجے مولوی ظفر علی صاحب بمبئی میل سے مع الخیر لاہور پہنچے سٹیشن پر اُن کے کثیر التعداد احباب نے بڑی گرمجوشی و تپاک سے ان کا استقبال کیا۔ اور سٹیشن سے باہر ایک شاندار جلوس کی شکل میں پھولوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے انھیں باغ بیرون موچی دروازہ میں لے گئے۔ آگے آگے سوار علمبردار تھے اُن کے پیچھے مولوی صاحب کے مخلص احباب انکو حلقہ میں لئے لاماں خراماں چلے جاتے تھے۔ دو رویہ خلقت کے پرے جمے ہوئے تھے۔ ہر طرف سے سلام اور مرحبا کا شور بلند تھا۔ نوجوانوں کا جم غفیر اللہ اکبر کے نعرے لگا رہا تھا۔ مولوی صاحب بخندہ پیشانی سلاموں کا جواب دیتے جاتے تھے۔ غرض اس شان سے باغ مذکور میں پہنچے۔ جہاں مسلمانان لاہور کی طرف سے خیر مقدم کا اڈریس دیا گیا جس کا انہوں نے شکریہ ادا کیا اور مختصر طور پر اپنی سیاحت کا بھی کچھ حال سنایا یہاں سے فرصت پاکر ریلوے روڈ کی طرف۔ سے اپنے مطبع اور مکان کی طرف آئے۔ احمدیہ بلڈنگس کے پاس پہنچکر حلقہ احباب نے بڑے جوش کے ساتھ مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب کے لئے دعائیہ نعرے مارے اور آخر گیارہ بجے کے قریب مولوی صاحب کئی ماہ کی غیر حاضری کے بعد پھر بخیر وعافیت اپنے گھر میں رونق افروز ہوئے۔ فالحمد للہ۔

ہمارے مبلغین دوسرا وفد الحمد للہ کہ منشی نور احمد صاحب اور چودہری فتح محمد صاحب سیال بولاجو مع الخیر خواجہ صاحب کی خدمت میں پہنچ چکے ہیں اور جنکے حالات انشاء اللہ وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین ہوتے رہینگے ہمارا دوسرا وفد اواخر جولائی میں روانہ مصر ہوگیا ہے۔ اس میں ایک تو شیخ عبد الرحمن صاحب لاہوری نومسلم "مولوی فاضل" ہیں اور دوسرے شاہ ولی اللہ صاحب شیخ صاحب ابھی نوجوان ہیں۔ انٹرنس پاس کرکے عربی کے شوق میں مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کی۔ اور شاہ صاحب نے ایف اے کا امتحان دیا تھا۔ گردو نو صاحبوں کو تحصیل علوم عربیہ اور

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو

کھلا عریضہ بعالیجناب وزیر اعظم انگلستان با تفاہیم

(۲) عالیجاہا! سرکار انگریزی سے مسلمانوں کے سابقہ تعلقات اور اُن کی موجودہ روش آج کل بعض لوگوں کے لئے چیستان کا کام دے رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ پہلے حکومت کی طرف سے مطمئن اور خوش تھے اب وہ اچانک غیر مطمئن اور ناراض ہو رہے ہیں۔ اور کہ جو قوم اپنی وفاداری اور ارادت کیشی کے لئے خاص طور پر ممتاز تھی۔ اب اُس میں ناراضگی اور عدم اطمینان کی علامات رُونما ہو رہی ہیں۔ ایسے لوگ گویا یہ خیال کر بیٹھے ہیں۔ کہ جذبات قلب کا اظہار بھی وفاداری اور اطاعت شعاری کی شان کے منافی ہے۔ یہاں پر (لنڈن میں) ٹائمز نے آنریبل میاں محمد شفیع کی تقریر بصدارت آل انڈیا مسلم لیگ اجلاس لکھنؤ پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے یہ لکھ کر اپنی کمال عدم واقفیت کا ثبوت دیا ہے "کہ ہم باوجود سعی و کوشش کے اُن زبردست وجوہات کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ جو مسلمانوں کو اپنی سابقہ پالیسی کے تبدیل کرنے کی محرک ہوئی ہیں" بے شک ہم نے اپنی قومی اغراض و مقاصد کی حفاظت کے لئے نہ تو انگلستان کے کسی اخبار سے مشورہ لیا ہے۔ نہ ٹائمز سے کسی مہربانی کی درخواست کی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ لیگ کے میر مجلس کو ٹائمز کی اطلاع کے لئے ایسے واقعات پر روشنی ڈالنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ جو آج کل زبان زدِ خلایق ہو رہے ہیں۔

عالی جناب! ہمارا ماضی و حال کسی خاص "پالیسی" پر قایم نہیں۔ بلکہ ہمارے ہاں تو لفظ "پالیسی" کا وجود ہی نہیں۔ ایک سچا مسلمان اُس پالیسی سے جس کے معنی شاید نفاق۔ مصلحت۔ دفع الوقتی اور خفیہ کارروائی کے ہیں۔ بالکل ناواقف ہوتا ہے۔ ہم مذہب پرست لوگ ہیں۔ ہمارے افعال و اعمال ہمارے معتقدات پر مبنی ہوتے ہیں۔ مسلمان ہر ایک امر میں سنت نبوی صلعم پر عامل ہونا ثواب۔ اور سنت سے انحراف کرنا عذاب تصور کرتا ہے۔ مسلمان سمجھتا ہے کہ سنت نبوی کے ترک کرنے کی بجائے موت بہتر ہے۔ غرض ہمارے ماضی و حال کا دستور العمل کسی خاص پالیسی وغیرہ پر مبنی نہیں۔ بلکہ ہم ہر امر میں اپنے آقا و مولا دنیا کے کامل شارع (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تعلیم کو اپنی رہنمائی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

حضور والا! مذہب اسلام چند اعتقادی امور یا اصولوں کا مجموعہ نہیں اور نہ ہی چند ایک رسومات کی پابندی کا نام اسلام ہے۔ بلکہ اسلام نوانسانی زندگی کے لئے ایک کامل مجموعہ قوانین ہے۔ جو ہمارے مذہب کے مقدس بانی نے اپنے پیچھے ہماری ہدایت کے لئے چھوڑا ہے۔ جہاں شارع اسلام نے ہم کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ تم اپنے حاکم کی اطاعت کیا کرو اور اُن کے احکام کی کامل اطاعت بجا لاؤ۔ وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تمہارے حکمرانوں میں کوئی عیب یا نقص ہو۔ تو اُس کی اصلاح کی طرف توجہ دلاؤ اور اپنی شکایات رفع کراؤ۔

لہٰذا ہم کو ضرورت نہیں کہ ہم آپ کے آئین جہانداری کا مطالعہ کریں اور اگر ہندوستان کے نصاب تعلیم سے تاریخ انگلستان کو خارج کر دیا جائے تو ہم کو اس کی پرواہ نہیں۔ کیونکہ ہماری تمام جسمانی و روحانی آرزوئیں ہمارے تمام جذبات و تحریکوں کا ماخذ و محرک قرآن اور رسول اللہ کی احادیث ہیں۔ اگر ہم آج تک سلطنت انگلشیہ کی وفادار رعایا رہے اور اب ہیں تو اس کا باعث ہمارے مقدس نبی کی تعلیم ہے اور اگر ہم وزیر خارجہ کی غیر موزوں حکمت عملی پر نکتہ چینی کرتے اور اُن کی غلطیوں کی طرف آپکی توجہ کو منعطف کراتے۔ بالطراہس۔ ٹرکی اور ایران کے ناگوار واقعات پر سخت اظہار ناراضگی ظاہر کرتے اور یہ بتلاتے ہیں کہ ان واقعات سے ہماری اغراض اور ہمارے اقتدار کو صدمہ پہنچا ہے تو غریب پرور! ہم اپنا فرض مذہبی ادا کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے سیدو مولیٰ نے جہاں ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ "اگر تمہارا حاکم بندے سر والا حبشی بھی ہو۔ تو بھی تم اُس کی بات توجہ سے سنو اور اُس کی اطاعت کرو" وہاں حضور علیہ السلام نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے "اپنے حاکم کو اُس کی غلط کاریوں پر متنبہ کرنا جہاد اکبر ہے" پس ہمارے ماضی و حال کی روش کی ذمہ وار ہمارے مذہب کی تعلیم ہے۔

دنیا کی کسی قوم نے اپنے ہادی کی ہدایات کا اس قدر پاس نہیں کیا۔ جس قدر مسلمانوں نے اپنے مولا و مطاع (صلعم) کے احکام کا لحاظ رکھا ہے میرے اس دعویٰ کی شہادت کے لئے گذشتہ بے چینی کے ایام میں جو کچھ ہمارا طرز عمل رہا ہے وہ کافی ہے۔ کیا حضور نے کبھی اس بات کے معلوم کرنے کی زحمت گوارا فرمائی ہے؟ کہ ہم ہندوستان کی انقلاب آمیز تحریکات سے کیونکر علیحدہ رہے ہیں؟ کیا آپ کو علم نہیں کہ گذشتہ چند سال میں بمشکل ہی کوئی حصہ ہندوستان کا سیاسی شورش یا انقلابی سازش سے خالی رہا ہوگا؟ اور پھر حضور سے یہ بھی پوشیدہ نہیں۔ کہ ہند کے وسیع براعظم میں ہر جگہ مسلمان آباد ہیں۔ مشرقی بنگال میں خصوصیت سے مسلمانوں کا عنصر زیادہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس صوبہ کے بعض اضلاع سیاسی شورشوں کا مرکز رہے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ کوئی مسلمان کبھی ان تحریکوں اور شورشوں میں آلودہ نہیں ہوا؟

یہ امر خصوصیت سے قابل توجہ ہے۔ کہ ملک میں ہر جگہ سازشوں شورشوں سیاسی ڈاکہ زنیوں۔ چوریوں اور دیگر جرائم کا زور شور ہو اور آبادی کا مسلم عنصر ہر مقام پر ان قابل نفرت افعال سے محترز اور علیحدہ رہے۔ اس کا باعث گورنمنٹ کی کوئی خاص نوازش و عنایت نہ تھی اور نہ یقینًا کسی مسلمان لیڈر کا ہی اثر اس طرز عمل کا محرک تھا۔ کیونکہ مسلمانوں کی آبادی سات کروڑ ہے۔ جن میں سے ساڑھے چھ کروڑ کے قریب اپنے لیڈروں کا نام تک نہیں جانتے۔ میرا اس جملہ سے یہ مطلب نہیں۔ کہ میں اپنے لیڈروں کی وقعت گھٹانا چاہتا ہوں بلکہ میں تو حضور کے گوش گذار یہ امر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حکومت کے ساتھ وفاداری کا تعلق رکھنے کے لئے ہم کو کسی بیرونی اثر یا حکومت کی ضرورت نہیں۔ جناب والا! یہ تو اسلام اور شارع اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم ہی ہے۔ جو غیر ملکی حکمرانوں کی بھی اطاعت کا سبق سکھاتی ہے۔ حضرت نبی کریم نے خود اپنی رسالت کا ابتدائی زمانہ قبایل عرب کی حکومت کے غیر مکمل قوانین کے ماتحت بسر کیا اور باوجود تکالیف اور صعوبتوں کے اس حکومت کے آئین کی نہ کبھی خود خلاف ورزی کی۔ نہ آپ کے پیروؤں میں سے کوئی کسی قانون شکنی کا مرتکب ہوا۔ مسلمانوں نے ناقابل برداشت مصائب جھیلے اور قریش کی جفاکاریوں کو برداشت کیا۔ لیکن کبھی یہ مذموم خیال اُن کے پاس تک نہ پھٹکا۔ کہ حکومت وقت کے خلاف خفیہ سازش کریں۔ جب حضرت نبی کریم نے دیکھا کہ اب مکہ والوں کے مظالم حد سے زیادہ تجاوز کر گئے ہیں اور آپ کے صحابہ رضم کا اس شہر میں امن و امان سے زندگی بسر کرنا غیر ممکن ہو گیا ہے۔ تو آپ نے مظالم کی بیخکنی کے لئے کسی خفیہ سازش وغیرہ کو پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ اپنے پیروؤں کو حکم دیا کہ وطن مالوف کو ترک کر کے نزدیک کے ایک عیسائی بادشاہ کی حکومت میں ہجرت کر جائیں اور ایک مسیحی بادشاہ کی رعایا ہو کر اوقات بسر کریں۔ اس کے بعد قیام مدینہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اعلےٰ درجہ کی جمہوری حکومت بھی قایم کی۔ اور اس طرح اپنے طرز عمل سے اور کامل نمونہ سے ہم کو دکھا دیا۔ کہ مسلمان ہر قسم کی حکومت کے ماتحت امن پسندی سے گذران کر سکتے ہیں۔ لہٰذا نہ تو غیر مسلم حکومت ہمارے لئے موجب خطرہ ہے اور نہ ہمارا منتہائے خواہش کوئی سوراج ہے ہم خفیہ سازشوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور بغاوتوں پر حقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن ہم کسی کے زرخرید غلام یا کمین نہیں ہماری نگہ میں حکومت اُس آئین کا نام ہے۔ جو حاکم و محکوم کے باہمی حقوق اور باہمی اغراض و مقاصد کی حفاظت پر مبنی ہے۔ ہمارا کام ہے کہ ہم ٹیکس ادا کئے جائیں اور سرکار کے احکام کی تعمیل کریں اور سرکار کا فرض ہے کہ ہمارے جان و مال کی حفاظت کرے اور ہماری عام بہبودی و اغراض کا خیال رکھے۔ ہم ہر طرح سے اس امر کے مجاز ہیں کہ اپنے محسوسات کے طرف توجہ ہوتی ہوئی دیکھیں اور ہم کو حق پہنچتا ہے کہ ہم اپنے اغراض کی طرف سے لاپرواہی کا برتاؤ دیکھکر صدائے احتجاج بلند کریں ہم آپ سے وہی کچھ چاہتے ہیں۔ جسکا مطالبہ دوسرا طبقہ رعایا اس ملک (انگلستان) میں گورنمنٹ سے کر رہا ہے کیا بلاد یورپ کی عیسائی رعایا نے اکثر اوقات اپنی حکومتوں کو عیسائی مفاد کی حفاظت کے لئے اجنبی حکومتوں سے برسر پرخاش ہونے پر مجبور نہیں کیا؟ کیا غیر ملک کے مسیحی لوگوں کی حمایت یا حفاظت کے لئے بحری مظاہرے یا تجاویز نہیں کی گئیں؟ کیا یہ واقعہ نہیں؟ کہ انگلستان کا خزانہ ایسی ایسی جگہوں پر خرچ ہوا ہے۔ جن کا ملکی معاملات سے براہ راست کوئی تعلق نہ تھا

مراسلات

متعصبانہ غلط بیانی

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصان جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں

پر اُن کو اس سمن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل ہیں دُر نہیں

قربان اور صدقہ جایئے اُس حکیم خدا کے جس نے ہمیں ہر ایک قسم کے اندھیرے سے بچانے کے لئے قرآن کریم جیسا پاک نور عطا کیا اور اس سے ہماری روحانی آنکھوں کو ہر طرح کے نیک و بد سے تمیز کرنے کی طاقت بخشی۔ لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمانوں نے اس الٰہی شمع کو پس پشت ڈالدیا یارب ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا کی صدائیں ان کے اعمال سے آرہی ہیں۔ اور محمد عربی کے نام لیوؤں میں آج ایسے ایسے انسان بھی بدقسمتی سے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اسلام کے لئے باعث ننگ و عار ہیں انہی میں سے ایک گروہ مسلمانوں کا ہمیں ایسا نظر آتا ہے جس کا نقشہ قرآن کریم نے ذیل کی آیات میں کھینچکر ہم کو متنبہ کیا ہے کہ ہم اس قسم کا بننے سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔ فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالےٰ۔ کہ انسانوں میں بعض ایسے بھی ہو جاتے ہیں لھم اٰذانٌ لا یسمعون بھا لھم اعین لا یبصرون بھا لھم قلوبٌ لا یفقھون بھا اولٰئک کالانعام بل ھم اضل۔ کہ زر کی محبت میں بعض لوگ ایسے مستغرق ہو جاتے ہیں کہ انکو دنیا و مافیہا کی کچھ ہوش نہیں رہتی۔ حالت بالکل مخبوط الحواس کی سی ہو جاتی ہے۔ کان رکھتے ہیں لیکن ایسے فنا فی الدنیا ہیں کہ صداقت کی کوئی آواز سن ہی نہیں سکتے۔ آنکھیں موجود ہیں لیکن حق کو نہیں دیکھ سکتیں۔ دل موجود ہیں تا کہ اگر یہ دونوں یعنی کان اور آنکھ غلطی کھا گئیں۔ تو درست فیصلہ صادر فرما کر اُن کو صراط مستقیم پہ لائیں لیکن اُن میں قوت فیصلہ ہی نہیں غور و فکر کا مادہ ہی نہیں رہا۔ یہ لوگ در حقیقت دیکھنے میں تو انسان معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ در حقیقت حیوانوں میں اور ان میں کچھ فرق نہیں بلکہ وہ تو حیوانوں سے بھی بدتر مخلوق ہو چکے ہیں +

آج جو اسباب کسی واقعہ کی اصلیت کو معلوم کرنے کے اللہ تعالےٰ نے دنیا کو مہیا کئے ہیں تاریخ شاہد ہے۔ کہ ایسے پہلے کبھی نہیں ہوئے اس پر بھی ہمارے بعض دوست ہیں۔ جو کہ رات دن ہمارے ساتھ ملتے جُلتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ دیدہ دانستہ اصل واقعات کو چھپا کر پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں رات دن کوشاں نظر آتے ہیں۔ غرض صرف اتنی ہے کہ اُن کی نمبرداری بنی رہے۔ یہ مرض خاص کر اخبار نویسوں میں یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ اگر اس کا نام نیوزوفوبیا (جنون اخبارات) رکھ لیا جاوے۔ تو غیر مناسب نہ ہوگا۔ ہمارے بہت سے ہمعصروں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوائے مہدویت کے آغاز سے آج تک طرح طرح کی غلط بیانیاں کر کے لوگوں کو دھوکے میں رکھنا شیوہ بنا رہا ہے۔ انہوں نے کبھی کہا حضرت میرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نئی شریعت لانے کے مدعی ہیں۔ حالانکہ انھوں نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا اور وہ اپنا ایمان یہی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جو ایک شوشہ بھی قرآن کریم میں سے کم یا زیادہ کرتا ہے وہ کافر ہے اور فرماتے ہیں ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
اگر دُر لوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

کبھی یہ لکھ مارا کہ وہ ختم نبوت کی مہر کو توڑتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ممدوح فرماتے ہیں ؎

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

پھر فرماتے ہیں :۔ ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمال محمدؐ است

پھر الزام لگایا کہ وہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ لیکن وہ فرماتے ہیں کہ میں تو کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔ تم خود مجھ کو کافر کہتے ہو۔ لیکن چونکہ میں مومن ہوں۔ اس لئے بموجب حدیث نبوی یہ کفر کا فتویٰ تم آپ پر خود وارد کر لیتے ہو۔ لیکن مجھ کو کافر نہ کہو تا تم بچائے جاؤ۔ اور فرماتے ہیں ؎

اسلام گکوشو ... من بعد و بدی بصد ... از باغباں ... کس ... شرم

بیدا ... مخالف ہم گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

غرض طرح طرح سے لوگوں نے دیدہ و دانستہ بانی و ممبران سلسلہ احمدیہ پر اتہام لگائے۔ لیکن انہوں نے صبر سے ہی کام لیا۔ اور دُعا سے اُن کا جواب دیا اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ ؎

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار !
کا خر کنند دعوے حُبِّ پیمبرم

درگذر اور معافی کو کام لا کر اُن کے ہر ایک کام میں حصّہ لیا۔ اور ہر ایک نیک تحریک میں مدد کی لیکن باوجود اس کے بھی یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے اور روز جزا سے بالکل بے خوف ہو گئے ہیں۔ جب لکھتے ہیں کچھ نہ کچھ جھوٹ ہی لکھ مارتے ہیں۔ تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو بھڑکا کر مسلمانوں میں تفرقہ کو قائم رکھیں۔ اور ان کا حلوہ مانڈا بنا رہے۔ ....

.... ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا و لا تفرقوا کے حکم کی ان کے دل میں کوئی وقعت نہیں۔ ایک کارکن جماعت کی خدمات سے مسلمانوں کو محروم رکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی لیڈری میں فرق نہ آئے۔ لیکن یاد رکھو اے قوم کے ابولہبو! تبت یدا ابی لھب و تب ما اغنیٰ عنہ مالہ و ماکسب کی پاک آیت آج بھی ویسی ہی سچی ہے۔ جیسی نبی کریم صلعم کے عہد مبارک میں تھی۔ باز آ جاؤ۔ گرد و پیش کی مثالوں سے فائدہ اُٹھاؤ۔ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کا پیشہ اب چھوڑ دو۔ جلد بازی شیطانی کام ہے۔ مومن کو "تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر" کی تعلیم دی گئی ہے۔ جو لکھو حق لکھو جو بولو حق بولو۔ اور اگر کسی بھائی سے غلطی ہو گئی ہے تو صبر اختیار کرو اگر ایسا نہ کرو گے زمانہ گذر جائیگا۔ "والعصر ان الانسان لفی خسر" تم گھاٹے میں رہو گے۔ ڈرو کہیں خدا کے مامور کی مہٰی لعنت میں تمہارے قلم اور ہاتھ مندرجہ بالا وعید کا شکار نہ ہو جائیں اور یہ مال جو اس طرح کماتے ہو۔ سارے کا سارا اکارت نہ جائے۔

حال ہی میں اسی قسم کی غلط بیانی ہمارے اخبار پیغام صلح کی نسبت پیسہ اخبار نے کی ہے۔ کہ اس نے مسجد کانپور کے متعلق جمہور اسلام کے خلاف لکھا ہے۔ ہم ایڈیٹر اخبار کو اگر اُس کا ایمان خدا پر ہے۔ قسم دے کر چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہم کو پیغام صلح میں سے ایسا کوئی آرٹیکل نکال کر دکھا دے ہمارا ایمان ہے کہ ملک میں بغاوت کرنا۔ یا بغاوت کے خیال کو پھیلانا قرآن کریم کے احکام "ینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی" کے بالکل خلاف ہے۔ اور اس میں ہر وقت ہم جمہور اسلام کے خلاف کرنے کو تیار ہیں ہم خدا کے پرستار ہیں نہ کہ جمہور کے۔ ہاں ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ ہندوستان کے مسلمان نہ اس وقت تک باغی ہیں اور نہ بغاوت پھیلانے کا خیال کیا وہم و گمان بھی لا سکتے ہیں تاہم ضرور ہو کہ گورنمنٹ برطانیہ کے انصاف نے مخلوق کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور اس لئے جہاں ناانصافی ہو۔ ہر فرد رعایا کو بار بار اس کا دروازہ انصاف کھٹکھٹانے کی عادت ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ افسران بالا کے کان تک آواز پہنچ جاوے۔ یہ مسجد کے لئے شور اسی قسم کا ہے اور ہمیں امید ہے کہ افسران بالا اس میں ضرور کچھ نوٹس لیں گے۔

پیسہ اخبار نے جو ہمارے اخبار کی نسبت الزام لگایا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اخبار الفضل کی نسبت بھی نہایت غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے اصل واقعہ یوں ہے کہ ایڈیٹر صاحب الفضل کو اطلاع ملی تھی۔ کہ صرف غسلخانہ یا پاخانہ مسجد کا گرایا گیا ہے۔ اس پر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے جو حق تھا فرما دیا کہ غسل خانہ یا پاخانہ پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے وقت مسجد میں موجود نہ تھا۔ اس لئے مسجد کا حصہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے اتنا شور مناسب نہیں ہے۔ اس کی بنا پر ایڈیٹر صاحب الفضل نے مسلمان بھائیوں کی ہمدردی مدنظر رکھتے ہوئے اُن کو ایک نیک مشورہ دیا تھا۔ نہ یہ کہ خلاف جمہور مسلمانان رائے زنی کی تھی۔ چنانچہ جب آپ کو شبہ ہوا کہ آپ کا علم اس معاملہ میں زیادہ تر شنید کی بنا پر ہے اور ہو سکتا ہے کہ غلط ہو۔ آپ نے فوراً دوسرے ہی پرچہ میں تحریر فرما دیا۔ کہ وہ تحقیقات کر رہے ہیں کہ آیا مسجد کا بھی کوئی حصہ گرایا گیا تھا یا نہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں تک مسجد کرائے جانے کا معاملہ ہے وہ بھی جمہور کے ساتھ ہیں اور خلاف نہیں۔ ہاں ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن کے احکام اور پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم ... اگر جمہور اسلام کرے تو ہم سب سے اول اُس ...

کرنے والے ہیں اور ہم نہیں خیال کرتے۔ کہ کوئی بھی درد دل رکھنے والا مسلمان ہم پر اس پر متہم کر سکے۔ ہم بفضلہ قوم پرست نہیں ہیں۔ بلکہ خدا پرست ہیں۔ رسول عربی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے متبع ہیں۔

بالآخر ہم معاصر مذکور کو نصیحت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرے۔ پیسہ کے لئے حق کو نہ چھپاوے۔ اور ایسی تحریریں جن سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں تفرقہ پڑنے کا ڈر ہو۔ اُن سے باز رہے۔ آگے ہی مسلمان تفرقہ کے مارے ہوئے ہیں۔ آج زمانہ اس قسم کی شرارتوں سے ... جو نہ باز آئیں گے۔ وہ خدائی دستِ قدرت کے منتظر رہیں۔ جزا اسی طرح جس طرح ظالم بلقانیوں کو سزا ملی ہے۔ اب ہر نافرمان کے سر پر کھڑا ہے۔ ہمارا کام ہے۔ نصیحت کرنا۔ اور آپس میں محبت اور صلح کے پیغام کو پہنچانا۔ جو مانے گا اُسکا انشاءاللّٰہ ضرور بھلا ہو گا۔ ہم ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ نے تو اس سلسلے کے خلاف بہتیری کوشش کی۔ لیکن سلسلہ احمدیہ کا بار ور درخت پھلا اور پھولا۔ اور اس کی شاخیں اب ہر سمت میں پھیل کر اشاعت اسلام کے پھلوں سے اسلام کو مالا مال کر رہی ہیں۔ اس کے عناد سے باز آ دیں۔ ع

از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

کے الہامی مصرعہ کو مدنظر رکھیں۔ اور خدا سے اجر پاویں (سید)

بقیہ ایڈیٹوریل

ٹریبیون کی سقیم رائے | کنگ ایڈورڈ میموریل ہوسٹل جولاہور میں طیار ہو رہا ہے اُس کی عمارت کے نیچے دو مسجدیں اور ایک مقبرہ آتے تھے۔ جن کے گرائے جانے کا اندیشہ تھا۔ اس کے لئے ایک ڈیپوٹیشن مسلمانان لاہور کا عالی جناب نالنٹن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لاہور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صاحب ممدوح نے از راہِ شفقت حاکمانہ رعایا نوازی و مصلحت اندیشی کو کام فرما کر عمارت زیر تیاری کی اصل جگہ کو صرف اس خیال سے کہ مسلمانوں کی دل آزاری نہ ہو بدلدیا۔ چنانچہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر بھی اس موقعہ کا ملاحظہ فرما گئے ہیں۔ افسوس ہے کہ ایڈیٹر صاحب ٹریبیون نے اس تبدیلی کو پسند نہیں کیا اور ایک لمبا چوڑا نوٹ اپنی ایک پچھلی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ کالج اُسی موقعہ پر بنے۔ جہاں پہلے تجویز تھی۔ اس کا منشا بجز اس کے اور کیا سمجھا جائے۔ کہ مسلمانوں کی دل آزاری ہو۔ اور گورنمنٹ کے مصالح کو نقصان پہنچے ہم اپنے معزز ہمعصر کی خدمت میں دوستانہ التماس کرتے ہیں۔ کہ اپنی اس چال کو چھوڑ دے اور خدا کے لئے ملک کی دو قوموں میں اتفاق کے لئے کوشش کرے اور ایسی نیک دل سلطنت کی بہبودی اور استحکام و قیام کی تجاویز سوچا کرے۔ رعیت کو خوش رکھنا سلطنت کا ایک ضروری فرض ہے اور مسلمانان ہند ایک بڑا بھاری وفادار حصہ سلطنت برطانیہ کا ہے۔ اس لئے ہر ایسے امر میں جس سے رعیت میں بے چینی پھیل سکتی ہو۔ خیر خواہان سلطنت کا فرض ہے کہ گورنمنٹ کو نیک مشورہ دیں

"رعیت چو بیخ است و سلطان درخت"

کے محکم اصول کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔

سابقون بالخیرات | مبارک ہیں وہ غیرت مندان اسلام جو اس نازک وقت میں جبکہ دنیا اعلائے کلمۃ اللّٰہ کی ازبس محتاج ہے۔ تبلیغ و اشاعت اسلام کی ضرورت و اہمیت کو سمجھتے اور اس کار خیر کی اعانت میں بڑھ بڑھ کر قدم مارتے ہیں۔ ہم انشاءاللّٰہ آئندہ ایسے اصحاب کا ذکر خیر "سابقون بالخیرات" کے عنوان سے ان کالموں میں درج کرتے رہیں گے اور آج ایک کرم نامہ کے اقتباس سے اس کی ابتدا کرتے ہیں۔ منشی محمد امین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ ضلع میانوالی فرماتے ہیں: "میں نے خواجہ کمال الدین صاحب کا مضمون اپنے غیور دوست سید محمد انور صاحب ہیڈ ماسٹر کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے نہایت فراخ حوصلگی سے وعدہ فرمایا۔ کہ میں انشاءاللّٰہ ماہ جولائی سے ۶ ماہوار بطور امداد دیتا رہونگا میری یہ چند سطور درج اخبار فرمائیں۔ تاکہ دوسروں کو بھی اس نیک کام میں امداد کی ترغیب ہو اور صواب دنیا و ثواب عقبیٰ کی سعادت حاصل کرنے کا موقعہ ملے" جزاھما اللّٰہ فی الدارین خیرا۔

بولتے ہوئے خطوط | مغربی دنیا کی حیرت ناک ایجادات میں ایک نہایت عجیب اور مفید و جدید اضافہ حال ہی میں ہوا ہے اب تک تو نامہ و پیام میں اس بات کی محتاجی تھی کہ پڑھنے یا کسی سے پڑھوا کر سننے پر مکتوب الیہ کو چٹھی کا مطلب حل ہوتا تھا۔ لیکن اب اہل پیرس نے جن کا قدم یورپین تہذیب و تمدن کے میدان میں اکثر دیگر ہمعصر اقوام سے کہیں آگے بڑھا ہوا ہے۔ یہ نیا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ کہ مضمون خط ایک خاص قسم کے کپڑے پر بطور ریکارڈ کے ثبت کر کے لفافہ میں بذریعہ ڈاک بھیجدیا۔ اور اُدہر اُسے فونوگراف پر لگا کر ہو بہو فرستندہ کے لب و لہجہ میں سُن لیا گیا۔ وہ طرفہ سامان ضروری اور بہت سے مروج رسالوں پر جو ریکارڈ کا کام دیتے ہیں۔ دس سے بارہ پونڈ تک خرچ آتا ہے۔ یہ نت نئی اختراعات ترقی علوم و فنون کا ثمرہ ہیں۔ جن سے اہل مغرب مستفید ہو رہے ہیں کہ ہم ہیں کہ نادرات تو درکنار معمولی تمدنی ضروریات میں بھی یوروپ ہی کے دست نگر ہیں۔ ہاں یہ قابلیت تو ہمارے بھائیوں میں بہت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ یورپ والوں کی وہ باتیں بہت جلدی اختیار کر لیتے ہیں جو نہ یہاں کے ملکی و قومی حالات کے مناسب حال ہیں نہ ساری سوسائٹی ان کے بار گراں کی متحمل ہو سکتی ہے۔ حالانکہ دیگر اقوام کی تقلید ہونی اُن امور میں چاہئے۔ جن سے دوسرے ارباب وطن بھی متمتع ہو سکیں۔ اور جن کا رواج عام ملک کی مذہبی۔ اخلاقی اور مالی حالت پر کسی قسم کا ناقص اثر ڈالنے والا نہ ہو۔

افراط و تفریط | نے ہمیشہ دنیا کو خراب کیا ہے اور مسلمانوں کو تو اس نے بہت ہی نقصان پہنچایا ہے۔ ان کے خواب غفلت کا رونا ہے تو وہ تاسف خیز اور تقلید یورپ میں آثار بیداری ہیں تو وہ عبرت انگیز۔ کاش کہ وہ اب بھی ہوش میں آئیں۔ اور اعتدال کی راہ اختیار کریں۔ کہ وہی صراط مستقیم ہے۔ ایک دوست لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانان ہند میں پہلے پیر پرستی کا زور تھا۔ پھر قوم پرستی کا زمانہ آیا۔ خدا پرستی تب بھی عنقا صفت رہی۔ قوم پرستی کے دور کی ابتدا میں کہتے تھے کہ قوم پر حالت جمود طاری ہے۔ احساس کا مادہ باقی نہیں رہا۔ مگر شاید استعمال محرکات کی کثرت ہوئی۔ جو وہ مرض جمود مفقود ہوا۔ تو ذکاوت حس کا روگ لگ گیا۔ اپنے نفوس کی اصلاح و حفاظت تو کرتے نہیں حفاظت کعبہ کی فکریں کرتے ہیں۔ کیا ربّ کعبہ کے حیّ و قیوم ہونیکا یقین نہیں رہا۔ یا سورۂ الم ترکیف کو بھی بھول گئے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ اس قوم کے حال پر رحم فرمائے۔ آمین!

مع الخیر واپسی | خان صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب احمدی افسر محکمہ آبکاری ریاست رامپور کے کثیر التعداد احباب کو یہ سن کر خوشی ہو گی۔ کہ آپ جو حسب الارشاد ہز ہائینس نواب صاحب ریاست موصوف کربلائے معلیٰ نجف اشرف وغیرہ اماکن مقدسہ کے سفر پر گئے ہوئے تھے تاکہ رئیس ممدوح کے لئے جو اُدہر کا عزم سفر رکھتے ہیں۔ راستہ کے ضروری حالات وغیرہ معلوم کر آئیں۔ اس طویل سفر سے واپس آ کر اتوار کے دن بتاریخ ۳ ؍ اگست رونق افروز لاہور ہوئے۔ اور احمدیہ بلڈنگس میں حضرت شاہ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ سلمہ اللّٰہ کے مکان پر فروکش رہے۔ مقامی احمدی احباب سے پرتپاک ملاقاتیں ہوئیں۔ جن سے غلامان حضرت مسیح موعود کا باہمی اخلاص خاص عیاں ہوتا تھا۔ اللّٰھم زد فزد۔

بقیہ برقی خبریں

سنسنی خیز خبریں (لنڈن ۲ ؍ اگست) جاپانیوں کے باغیان چین کو امداد دینے سے متعلق روزمرہ سنسنی خیز اطلاعات موصول ہو رہی ہیں انہی میں یہ افواہ بھی سُنی جاتی ہے۔ کہ بہت سے جاپانی جان اُن باغیوں کی جمعیت میں بھرتی ہو گئے ہیں۔

پیکن (۲ ؍ اگست) یوان شیکائی کی حالت میں کوئی علامات کمزوری ظاہر نہیں ہیں۔ اس نے حال میں ایک اعلان بدیں مفہوم جاری کیا ہے کہ باغیوں کو مدد دینے والوں میں سے اکثر و بیشتر کومنگ ٹنگ "پارٹی" سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کا نام اس کی ممبری سے کاٹ دیا جائیگا۔ اس نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ پارٹی مذکور ان باغیوں کے بارہ میں اپنا صاف صاف بیان دے۔ اگر اس کا جواب قابل اطمینان نہ ہوا۔ تو سختی سے قانونی کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض وکین میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶ ششماہی ۳ طلبا سے للعہ اور عہ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہیئے
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط وکتابت مینجر کے نام۔ پتہ صاف وخوشخط لکھیں۔ احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

ایڈیٹر: خواجہ کمال الدین بی۔اے۔ (آنریری)، ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱۴

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

صلح کی سلسلہ جنبانی۔ (بخارسٹ ۴ اگست) صلح کے متعلق گفتگو کا سلسلہ انتہائی نقطہ تک پہنچ چکا ہے۔ جانبین کو کچھ نہ کچھ مراعات دینی پڑینگی جن کے واسطہ رومانیا اور دول عظام کوشش کر رہی ہیں یہہ سمجھا جاتا ہے کہ رومانیا جو ریاستہائے بلقان کے درمیان صلح کرانیوالی پارٹیوں میں سے ایک ہے وہ برابر سرویا اور یونان کی رفاقت کرے گا گو اس کو ان کے مطالبات کی تبدیل میں بھی اپنا رسوخ واثر کام میں لانا پڑے

بلغاری اور رومانی وکلاء کا اتفاق بلغاری اور رومانی وکلاء صلح بلغاریہ اور رومانیا کی درمیانی سرحد اور نیز دیگر رومانی مطالبات سے متعلق باہم متفق الرائے ہو گئے ہیں۔ بلغاریہ اقرار کرتا ہے کہ مقامات رسچک اور شوملہ کی قلعہ بندی کو مسمار کرا دے گا۔

عارضی صلح کی میعاد میں توسیع بلغاریہ۔ یونان اور سرویہ کے وکلاء مصالحت کے مابین اپنی اپنی ملکی سرحدوں کے بارہ میں ابھی تک اتفاق رائے نہیں ہوا۔ اسواسطے رومانیہ کل یہہ تجویز پیش کرے گا کہ عارضی طور پر جنگ بند رکھنے کی میعاد میں تین روز کا اضافہ کیا جائے (بعد کی خبر) کانفرنس نے آج میعاد مذکور میں تین دن بڑھا دئے اور کل تک کے لئے جلسہ برخاست کیا گیا۔

مقدونیہ والوں کی اپیل حصول خودمختاری کیلئے (صوفیا۔ ۴ اگست) اہل مقدونیہ مقیم بلغاریہ کے ڈیپوٹیشن نے دول یورپ سے استدعا کی ہے کہ مقدونیہ کو خودمختاری ملنی چاہیئے۔ کیونکہ مقدونیہ والوں کو یونان سرویا میں سے کسی کے زیر حکومت رہنا منظور نہیں۔

بلغاریہ کی تجاویز مضحکہ خیز ہیں (دینا۔ ۴ اگست) بلغاریہ کی تجاویز کے بارہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ جیسی اتحادیاں بلقان کی شرائط ضرورت سے زیادہ سخت اور حد اعتدال سے متجاوز ہیں ویسی ہی اُن کے جواب میں یہہ بلغاریہ کی تجاویز بھی قابل مضحکہ ہیں لیکن یونانی اور سروی تجاویز میں جو ترمیم وتبدیلی ہونے کی توقع ہے اُن سے امید ہے کہ دیگر طاقتوں کی مداخلت کے بغیر ہی خاطرخواہ فیصلہ ہو جائیگا۔

یونانی فوج کا داؤ۔ (لندن۔ ۵ اگست) صوفیا کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی سپاہ جو وادی سترما میں تھی وہ عارضی طور پر لڑائی کی موقوفی سے فائدہ اٹھا کر دو روز سے برابر پیچھے کو ہٹ رہی ہے تاکہ ایک نازک موقعہ سے بچکر نکل سکے جہاں اس کے قلب کو اندیشہ تھا کہ جنگی کارروائی جاری رہنے کی صورت میں سترما کے درہ میں نہ گھر جائیے

ترک اور اڈریانوپل (لندن۔ ۵ اگست) کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ سے اس مفہوم کا ایما ہو چکا ہے کہ دول یورپ کی مخالفت کے باوجود اڈریانوپل پر قبضہ نہیں رکھا جائیگا۔ اس قبضہ سے محض اس کی کوشش مقصود ہے کہ عثمانی رسوخ واثر کو بحال کیا جائے اور یورپ سے مالی مراعات حاصل کی جائیں جب یہہ مطالب حاصل ہو جائینگے۔ تو ترک انیوز میڈیا لائن سے پیچھے ہٹ جائینگے۔

تصفیہ میں توقف۔ (بخارسٹ۔ ۵ اگست) یہ تو یقینی ہے کہ چھوٹی چھوٹی مراعات کا اعلان ہو چکا ہے لیکن متعلقین تا زعم سب اپنے اپنے بڑے مطالبات پر ابھی تک اڑے ہوئے ہیں۔ جمعرات سے پہلے کوئی تصفیہ ہو سکنے کی توقع نہیں پڑتی۔ مگر تمام وکلاء نے اپنا اپنی

چین میں خانہ جنگی

گولہ باری۔ (شنگھائی۔ ۴ اگست) جیسی گولہ باری پہلے ہو چکی ہے۔ ایسی ہی مختصر سی گولہ باری قلعجات ووسنگ کے ساتھ اب پھر ہوئی۔ جس کا مدعا بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ قبول اطاعت کے سلسلہ جنبانی کو اس مظاہرہ سے مزید تحریک ہو۔ شمالی امیر البحر ایک بڑی بھاری صفایا کرنے والی نقل وحرکت میں مصروف ہیں اس غرض سے کہ تمام باغیوں کے جہازوں کو گھیر گھار کر ووسنگ میں دھکیل دیں باغی دریائے ہونگ پو سے پوکاؤ کی طرف واپس جا رہے ہیں خبر لگی ہے کہ ایک بڑا پل جو دریائے ہونگ پو پر بنا ہوا ہے۔ اس کے اُڑائے جانیکے سامان ہو چکے تھے۔ برٹش انجنیروں کی حکمت عملی سے بچا لیا گیا

باغیوں کی کمک۔ (ہانگ کاؤ۔ ۴ اگست) کیانگسی کے باغیوں کو مقامات کانٹن۔ ہونان۔ اور آن ہوئی سے کمک پہنچ گئی ہے۔ اور اب ان کا شمار ۲۵ ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ ایک بڑی مڈبھیڑ میں جو گذشتہ پنجشنبہ کو ہوئی۔ باغی بالکل بھگا دئے گئے۔ شمالی افواج نے ایک مضبوط مورچہ پر قبضہ کر لیا زیادہ تر اپنی اعلے درجہ کی توپوں کی وجہ سے

کانٹن والوں سے معرکہ (ہانگ کانگ ۴ اگست) کانٹن کے ایک پیغام سے پایا جاتا ہے کہ وہاں کے دس ہزار جنگی جوانوں اور جنرل لنگ چای کوانگ کی افواج میں کل بمقام شیوہنگ مڈبھیڑ ہو گئی نتیجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔

انگریزی فوج کی نقل وحرکت (ہانگ کانگ ۵ اگست) ۲۲ ویں پنجابی پلٹن مع چار کلدار توپوں کے کپتان ٹامرل وکپتان سٹیل وکپتان۔ ایکمن کی ماتحتی میں بمقام شامین کی طرف روانہ ہوئی ہے۔ کپتان پسڈی صیغہ ٹرانسپورٹ کے انچارج ہیں۔

بغاوت۔ اور اعلان خودمختاری۔ (ر) کانٹن کی سپاہ باغی ہو گئی۔ اپنے (پہلے) کمان افسر کو ہلاک کر کے خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ اور (جدید) کمان افسر کو جانگ ونگ منگ کی جگہ بطور گورنر جنرل کے نامزد کر لیا۔ جو برٹش سٹیمر پر سوار ہو کر بھیس بدل کے کانٹن سے ہانگ کانگ کو روانہ ہو گیا ہے۔

(پیکن۔ ۵ اگست) چند مسلسل لڑائیوں کے بعد جن میں تھوڑی سی خونریزی ہوئی۔ یوان شیکائی کی فوجیں ہر جگہ فتحمند رہی ہیں۔ اور بغاوت بظاہر فرو ہوتی جاتی ہے۔

خونریز جنگ کا اندیشہ۔ (شنگھائی۔ ۵ اگست) ووسنگ کے قلعوں کو باغیوں سے چھینکر دوبارہ قبضہ میں لانیسے پہلے غالباً وہاں بڑی خونریز لڑائی ہو گی۔ شمالی جمعیت نے کل بہت سے ذخائر رسد گرفتار کئے جن میں ۷ ہزار رائفل مع گولی بارود کے ہیں۔ یہ گرفتاری شہر شنگھائی کی دیسی آبادی کے نواح میں ہوئی ہے۔

ایرانی ترکی سرحد پر لڑائی۔ (طہران۔ ۵ اگست) تبریز سے خبر آئی ہے کہ ترکی وایرانی سرحد پر اس علاقہ میں جو ترکوں نے حال ہی میں خالی کیا ہے۔ روسی افواج اور کردوں کے درمیان لڑائی ہو پڑی۔ ایک روسی افسر ہلاک ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پانچ کرد قبائل ترکی علاقہ میں آن کر پناہ گزین ہوئے ہیں۔

حقوق طلب عورتوں کی نسبت (۵ اگست۔ لندن) تازہ تار خبر مظہر کہ انھوں نے ڈبلن شائر کا مشہور مینشن ہوس جسے سر جارج نیونس نے تعمیر کرایا تھا۔ تباہ کر دیا۔ قریباً ۱۰۰۰۰ پونڈ کا نقصان ہوا۔ نیز لنڈنگھم میں ایک اور عمارت کا بھی کچھ حصہ اڑا دیا۔

بمبئی کا ایک تازہ تار ہے کہ جدہ میں المانی ترکی نوجوان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار
پیغام صلح لاہور

جلد ۱ - ۷ اگست ۱۹۱۳ء نمبر ۱۳

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور کی بیدار مغزی ورعایا نوازی

مساجد اور مقابر کی حفاظت - جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں مختصراً لکھا جاچکا ہے ۔ مسلمانان لاہور کا ایک وفد پچھلے ہفتہ مسٹر نالٹن بہادر صاحب ضلع ہذا کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہہ گذارش کی میڈیکل کالج لاہور کی توسیع کے ضمن میں جو دو مسجدیں اور خلیفہ فضل حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات کے خاندان کے کسی بزرگ کا ایک مقبرہ یہ تین اسلامی آثار احاطہ کالج میں آتے ہیں۔ انھیں گرنے سے محفوظ رکھا جائے ۔ جناب خان صاحب شیخ خیرالدین صاحب نے وفد کی یہ عرضداشت صاحب ممدوح کے سامنے اس خوش اسلوبی سے پیش کی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب ہمہ تن گوش ہوکر سنتے رہے ۔ پھر فرداً فرداً ممبران وفد سے تبادلۂ خیالات فرمایا گئے اور معاملہ کے تمام ضروری پہلوؤں سے آگاہی حاصل کرکے مسلمانوں کو اطمینان دلایا کہ مقبرہ بھی محفوظ رکھا جائیگا اور مساجد کی بھی مرمت ہوتی رہیگی ۔ فرمایا کہ پہلے البتہ یہہ تجویز تھی کہ مقبرہ کی طرف کالج بنے ۔ مگر اب یہہ تجویز منسوخ ہوگئی ہے اور اسے وٹرنری کالج کی جانب تعمیر کیا جائیگا تاکہ ہسپتال سے نزدیک رہے ۔ اور طلبا کو کالج سے ہسپتال آنے جانے میں سہولت ہو علاوہ ازیں صاحب ممدوح نے یہہ بھی فرمایا کہ بادشاہی مسجد جو ریلوے احاطہ میں ہے اور جو لارڈ کرزن بہادر بالقابہ سابق وائسرائے ہند کی مہربانی سے واگذار ہوکر مسلمانوں کو از سر نو ملگئی تھی وہ اب پھر توسیع ریلوے کی جدید سکیم میں آتی ہے اور حکام ریلوے نے درخواست کی ہے کہ اسے گرایا جائے لیکن اس تبادلہ خیالات کے بعد جناب ممدوح نے فرمایا کہ کوئی زبردستی نہیں کی جائیگی اور عمارت مسجد کو گزند نہیں پہنچایا جائیگا ۔ مقامی مسلم کمیونٹی اپنے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی رعایا نوازی ۔ تالیف قلوب اور نیک دلی و مآل اندیشی کی بہت ممنون و مداح ہے۔ برٹش راج کے سارے حاکم افسر ایسے ہی بیدار مغز معاملہ فہم و شریف و نیکبخت ہوتے تو قلمروئے انگریزی میں ہندوستان واقعی جنت نشان بنجاتا ۔ اور حاکم و محکوم دونو کی متفقہ کوششوں سے یہاں نہ صرف رعایا کے لئے امن و عافیت کی ایک قابل ستائش نظیر قایم ہوتی بلکہ قیام استحکام سلطنت کی بھی ایک قابل اعتماد گارنٹی ہوسکتی تھی لیکن افسوس کہ بعض حکام رعایا کے جذبات اور گورنمنٹ کی مصالح کو نظر انداز کرکے شتابکاری اور بے محل تحکم سے کام لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہہ کہ رعایا کے طبقہ متعلقہ میں بے چینی پیدا ہوجاتی ہے ۔ معاملہ طول کھینچتا ہے ۔ نہ صرف غریب رعیت بہت سی پریشانی زیر باری اور مصائب کا شکار ہوتی ہے ۔ بلکہ خود گورنمنٹ کو بھی کچھہ نہ کچھہ الجھنیں اور دقتیں ضرور ہی پیش آتی ہیں ۔

عازمان حج کے متعلق انتظام جدید گذشتہ اتوار کو گیارہ بجے دن کے صاحب بہادر ممدوح نے شہر کی اسلامی انجمنوں کے عمائد کو اس غرض سے اپنی کوٹھی پر طلب فرمایا کہ حاجیوں کی تکالیف اور زیر تجویز اصلاحات کے متعلق گورنمنٹ کی چٹھی پر غور اور اُن سے مشورہ کیا جائے ۔ حاضرین میں اصحاب ذیل کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں ۔ جناب محمد شیر علی خان صاحب سیکرٹری انجمن اسلامیہ جناب میاں نظام الدین صاحب شیخ عبد العزیز سیکرٹری انجمن حمایت اسلام ۔ جناب میاں فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا ۔ جناب مولوی تاج الدین صاحب وکیل ۔ جناب محرم علی صاحب چشتی جناب مولوی عبد الحکیم صاحب ۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ امام صاحب

اس مجلس شوریٰ سے پہلے بھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر قریباً تمام مقامی انجمن ہائے اسلامیہ کی رائیں معلوم فرماچکے تھے ۔ پھر بھی آپ کم وبیش گھنٹہ بھر تک اس ڈیپوٹیشن کے اراکین سے تبادلہ خیالات فرماتے رہے ۔ اور بالآخر سب کے اتفاق رائے سے حسب ذیل نتایج پر پہنچے :-

ا ۔ جہانتک ممکن ہو گورنمنٹ عالیہ موجودہ اسلامی انجمنوں کو ہی حجاج کی تکالیف رفع کرنے میں مدد دے ۔ اور اس مقصد کے لئے کوئی علحدہ کمیٹی قائم نہ کی جائے ۔

ب ۔ حاجیوں سے جو تین روپے فی کس ٹیکس بمبئی میں لیا جاتا ہے جس میں سے دو روپے فی حاجی گورنمنٹ عثمانیہ کو بھیجا جاتا ہے ۔ اور ایک روپیہ فی حاجی گورنمنٹ انگریزی کے پاس رہتا ہے اس ٹیکس میں ایک روپیہ کا اضافہ کرکے نادار حاجیوں کے لئے ایک امدادی فنڈ قایم کیا جائے اور اگر یہہ تجویز قابل عمل درآمد سمجھی جائے تو پھر یہہ ہوسکتا ہے کہ صوبہ ہذا کی انجمن ہائے اسلامیہ اپنے (پنجاب کے) حاجیوں کی واپسی کے لئے روپے کا بندوبست کردیا کریں ۔

ج ۔ واپسی ٹکٹوں کے متعلق ضروری سہولتیں پیدا کی جائیں مثلاً یہ کہ ایسے ٹکٹ ہر بڑے شہر میں مل سکا کریں ۔ واپسی کا خریدنا لازمی نہو بلکہ حاجیوں کی مرضی پر چھوڑا جائے ۔

د ۔ کسی خاص جہازران کمپنی کو اجارہ نہ دیا جائے ۔ بلکہ کئی کمپنیاں اپنے اپنے جہازوں میں حاجیوں کو لانے لیجانے کی مجاز ہوں ۔ جہازوں کی صفائی درستی باقاعدگی اور انھیں مسافروں کے بتعداد و مناسب سوار کئے جانے کی گورنمنٹ خود نگرانی فرمائے تاکہ مسافروں کو کسی طرح کی تنگی و تکلیف ہونے پائے

صاحب بہادر ممدوح نے ارکان وفد کو یقین دلایا کہ گورنمنٹ کو حاجیوں کی بہبودی اور آرام و آسائش مدنظر ہے ۔ اس میں جہانتک اس سے بن پڑیگا ساعی ہوگی کسی طرح کا جبر و تشدد مقصود نہیں ہے ۔

لاہور کی مسلمان پبلک میں صدر دو امور متذکرہ صدر کے متعلق ایک طرح کی بے چینی سی پائی جاتی تھی لیکن شکر ہے کہ صاحب ضلع بہادر کی نیکمزاجی ۔ دور اندیشی اور مصلحت پسندی نے ان دونو کا بڑی خوش اسلوبی سے تصفیہ کردیا ۔ خدا تعالےٰ ایسے حکام کو رعایا کے سر پر تادیر سلامت رکھے اور انھیں دونوجہان کی سعادت نصیب کرے ۔

مسجد کانپور کے بارہ میں فساد ہمیں یہہ سنکر دلی رنج ہوا کہ گورنمنٹ صوبہ متحدہ کی غیر ہر دلعزیز پالیسی کی بناپر جو اس نے مسجد کانپور کے ایک حصہ کے منہدم کرانے میں برتی ۳ ماہ حال کو کانپور میں بڑا بھاری فساد ہوپڑا ۔ ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان و برہما کے اس سرے سے اُس سرے تک مسجد کانپور کے بارے میں تمام مسلمانان ہند میں برھمی و ناراضی پھیل رہی ہے ضرورت تھی کہ برٹش گورنمنٹ کی مسلمہ بُردباری اور تدبر سے کام لیکر اس معاملہ کو رعایا کی مرضی کے مطابق فیصلہ کردیا جاتا مگر افسوس کہ حال کے واقعات نے جو مجسٹریٹ صاحب کانپور کی عاجلانہ کارروائی کا نتیجہ تھے جلتی آگ پر تیل ڈال کر مسلمانوں کو سرکار انگلشیہ سے بدظن کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔ اور کروڑہا دلوں کو جو ذراسی حکمت عملی سے خوش ہوسکتے تھے ۔ ان کے بیکس اور نہتے بھائیوں پر گولیوں کی باڑھ مار کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا گیا ۔ اور ان کے مذہبی احساسات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی گئی ۔

حکام کانپور اور حضور لاٹ صاحب بہادر پر یہ امر واضح ہوچکا تھا کہ کانپور و دیگر اقطاع ہند کے مسلمان اسوقت خواہ اصلی یا نقلی وجوہات کی بناپر معاملہ مسجد میں مشتعل ہیں ۔ تو ایسی صورت میں کوئی اس قسم کی کارروائی منجانب حکام بالا نہ ہونی چاہئے تھی جو اس معاملہ کو زیادہ سنگین بنادے ۔ مجسٹریٹ صاحب کانپور اگر بجائے سواران پولیس کے ہمراہ خود تشریف لے جانے کے تمام معززین اہل اسلام کانپور اور خصوصاً منتظرین جلسہ کو اپنے روبرو بلاکر فہمائش کرتے اور اُن کو قانون شکنی کے نتایج سے آگاہ کرتے تو ممکن نہ تھا کہ معاملہ یہانتک طول کھینچتا اور ریمنٹ تک نہتے آدمیوں پر گولیوں کی بارش کرنے کی ضرورت پڑتی اب جبکہ معاملہ حد سے گذر چکا ہے اور خونریزی تک نوبت پہنچ چکی ہے ہم یقین کرتے ہیں کہ حضور ویسرائے بہادر حکام متعلقہ سے بازپرس کرکے وفادار رعایا کے ایک بڑے حصہ کی تالیف قلوب میں سعی بلیغ فرمائینگے ۔ اور مجروحین اور ورثائے مقتولین کو کافی معاوضہ دینے کے علاوہ اصل بنائے فساد یعنے مسجد کے منہدم شدہ حصہ کو دوبارہ مرمت کرواکر رعایا کے شکستہ دلوں کو جوڑنے میں دریغ نفرمائینگے ورنہ اس قضیہ نامرضیہ نے تمام مسلمانان ہند کے مذہبی احساسات پر جو سخت دل شکن اثر پیدا کیا ہے ۔ اگر اسے جلدی ہی حسب منشائے رعایا دبانے کی کوشش نہ کی گئی تو اس سے اور بھی بے چینی بڑھنے کا اندیشہ ہے ۔ پولیٹیکل ایجی ٹیٹر ایسے شکستہ دل اور ناراض گروہ رعایا کی تاک میں لگے رہتے ہیں اور وہ ایسے موقعوں پر اس قسم کے گروہ کو حصول مقصد کے لئے طرح طرح کے سبز باغ دکھانے کی کوشش کیا کرتے ہیں ۔ اس لئے گورنمنٹ ہند کو ایسے معاملہ میں بہت سوچ سمجھکر فیصلہ کرنا چاہئے ۔ اور گورنمنٹ صوبہ متحدہ کی طرح محض حکام کی بے بنیاد رپورٹوں کی بناپر فیصلہ نہ دینا چاہئے ۔ ہم کو اس واقعہ سے بسبب گورنمنٹ برطانیہ کا خیرخواہ ہونے اور برادران ملت سے دلی ہمدردی رکھنے کے سخت صدمہ ہوا ہے ۔ کیونکہ اس سے مسلمانان ہند کی ان وفادارانہ روایات پر بُرا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے ۔ جو کہ نصف صدی سے چلی آئی ہیں

عزیز محمد عمر مرحوم مولوی ظفر علی خان صاحب اڈیٹر زمیندار کا حقیقی بھتیجا جو تیرہ چودہ سال کا ایک نہایت ذہین اور ہونہار نوجوان تھا ۔ جس سے مولوی صاحب کو بہت ہی محبت تھی افسوس کہ پچھلے پیر کے روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر کے صرف ایک دن علیل رہ کر وبائے ہیضہ میں فوت ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون اس سے پچھلے ہی دن (اتوار کو) مولوی صاحب کی مراجعت سے نہ صرف اُن کے گھر خورمی و شادکامی سے گھما گھمی ہورہی تھی ۔ بلکہ شہر بھر کے مسلمانوں میں ایک جوش مسرت موجزن تھا ۔ ایسی خوشی میں یہہ غم ! اللہ اللہ ۔ مشیت ایزدی بھی کیا زبردست چیز ہے ۔ جس کے آگے بجز صبر و شکر کچھہ پیش نہیں جاتی ہمیں اس صدمہ جانکاہ میں مولوی صاحب سے دلی ہمدردی ہے ۔ خدا تعالےٰ اسے مرحوم عزیز کو مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

تہذیب مغرب کے کرشمے اور اسلام کے احکام نارتھمپٹن کے ایک رئیس اعظم قنفیٹر کی ایک مشہور ایکٹرس پر شیدا ہوکر اس سے شادی کے قول و قرار کر بیٹھے تھے جنپر آپ بعض مجبوریوں کے باعث قایم نہ رہ سکے ۔ اس نے اپنیر عدالت میں نالش دائر دی ۔ وہاں سے ایکٹرس کو پچاس ہزار پونڈ یعنے ۷½ لاکھہ روپیہ ہرجانہ دلایا گیا ۔ یہہ ہیں مغربی تہذیب اور نیچری اخلاقی تعلیم کے ثمرات ۔ ورنہ کیوں ایک خاندانی شریف ایک بیشہ ور حسن فروش کی الفت میں گرفتار ہوتا ۔ کیوں پھر اپنے دل بسمل کو نقصان عظیم کے ساتھ اس سے بیزار ہونے پر مجبور کرتا ۔ دیکھو اسلامی تعلیم اس بارہ میں کیسی پاکیزہ اور قرین صحت و سلامتی ہے ۔ یہہ کھیل تماشے خاصکر جنمیں پرہیزگاری و تقوے شعاری کے خلاف حیا سوز حرکات ہوتی ہوں ۔ سب داخل لغویات ہیں ۔ جنمیں مومنوں کو ان الفاظ میں اجتناب کی تعلیم دیگئی ہے کہ ھم عن اللغو معرضون ۔ یعنے وہ لغویات کی طرف رخ ہی نہیں کرتے اُن سے منہہ پھیر کر گذر جاتے ہیں ۔ پھر غض بصر یعنے اپنی نظر نیچے رکھنے کی تعلیم کیسی مآل اندیشی پر مبنی ہے کیونکہ آئین حیا اور شعار تقوے کے خلاف اکثر و بیشتر فتنے اسی نظر کے بیجا استعمال سے پیدا ہوتے ہیں ۔ پھر الخبیثات للخبیثین الآیہ میں کیسا محکم اصول تبلایا گیا ہے ۔ کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے واسطے اور اس کے برخلاف آگے ارشاد ہوا ہے ۔ کہ نیک بیبیاں نیک مردوں کے واسطے اور نیک مرد نیک بیبیوں کے لئے پھر اگر ان تمام احکام کے

بلادِ غرب میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو)

کھلا عریضہ نمبر ۲ بقیہ ۵ ر اگست غریب پرور! اگر ملک معظم کی مسیحی رعایا اپنی حکومت کو غیر ملکوں کے ہم مذہبوں کی خاطر کوئی کارروائی کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ تو کیا حضور کی وفادار اور قانون کا احترام کرنے والی مسلمان رعایا کو بھی اپنی مہربان حکومت سے ایسا ہی مطالبہ کرنے کا حق نہیں؟ کیا آپ اپنی مسلمان رعایا کے متعلق کسی امر کے پابند نہیں؟ میرا خیال ہے کہ آپ پابند ہیں۔ اور ہم اپنے بیکس غریب فلاکت زدہ مظلوم بھائیوں کے لئے جو خواہ دنیا کے کسی حصہ میں ہوں آپ سے استدعا کر سکتے ہیں کہ ان مصیبت زدہ لوگوں کی طرف توجہ فرمائی جاوے اور پھر ہمیں یہ بھی امید ہے کہ آپ بمقتضائے معدلت گستری عیسائیوں اور مسلمانوں کی یکساں درخواستوں کو مختلف نگاہ سے نہیں دیکھیں گے؟ پس۔ ہم حضور کی مسلمان رعایا یکزبان ہو کر عرض پرداز ہیں۔ کہ غیر ممالک میں ہمارے لئے بھی وہی کچھ کیا جاوے۔ جو سرکار انگلشیہ اپنی مسیحی رعایا کی درخواست پر بخوشی کرنے کو تیار رہے۔

عالی جناب! اگر ہم مصیبت کے وقت آپکا دروازہ نہ کھٹکھٹائیں۔ تو آپ ہی فرمایئے۔ کہ کیا ہم حکومت جرمنی سے کہیں کہ آؤ ہماری مدد کرو۔

ہمارا قیاس ہے کہ ٹرکی کی موجودہ تقسیم بمشرق قریب میں مسلمانوں کا قتل عام۔ یورپ کے باہمی اتحاد سے وقوع میں آئے ہیں۔ یورپ جو چاہے کرے۔ لیکن آپ کے سکرٹری امور خارجہ کو تو لازم تھا۔ کہ اس کی ہمیشہ دوانیوں کی تائید سے محترز رہتے۔ کوئی وعدہ دینے سے پیشتر دور اندیشی سے کام لیتے اور اگر وزیر خارجہ نے بلقان کے متعلق کوئی وعدہ بھی دیا ہوا ہے تو مردہ وعدہ اب بلقانیوں کی درندگی اور وحشیانہ خونریزی۔ ابلیسانہ شہوت پرستی اور باجیانہ غارت گری کے باعث قابل احترام نہیں رہا۔

عالیجاہا: ہمیں جس بات کا بڑا بھاری فکر دامن گیر ہے۔ وہ یہ ہے کہ اب اسلام کو بھی صفحہ ہستی سے مٹانے کی کمینہ کوششیں ہو رہی ہے۔ ہم نے یوروپین پریس میں ایران کے متعلق کچھ نئی باتیں مطالعہ کی ہیں جن سے ہمیں مزید فکر پیدا ہوا ہے ابھی کل کی بات ہے کہ سرایڈورڈ گرے نے جنوبی ایران کی غیر محفوظ حالت کا ذکر فرمایا تھا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ جرمن اخبارات انگریزی پالیسی کی تائید میں مضامین لکھ رہے ہیں۔ اور ایران کو ہندوستان کی کلید بتا رہے ہیں۔ کیا ہم اس عجیب اتفاق سے یہ نتیجہ نکالیں؟ کہ برلن کی شاہی شادی جس میں یوروپین حکومتوں کے فرمانرواؤں کا اجتماع ہوا تھا کسی اور اسلامی مصیبت کا پیش خیمہ ہوگی؟ جس کے آثار اس کے عمل در آمد سے ظاہر ہونے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ برلن کی شادی کے بعد سے ہی روسی حکام نے استرافان اور دوسرے ایرانی مقامات پر مالگذاری کے معاملات میں دست اندازی شروع کر دی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان معاملات کے متعلق ہندوستان کے مسلمانوں کا خیال گورنمنٹ کو بتلا دیا جائے۔ تو یہ بھی سرکار کی ایک بڑی خدمت ہوگی۔ لہذا میں کھول کر عرض کر دیتا ہوں۔ کہ میرے ہم مذہب چاہتے ہیں۔ کہ

ایران خود مختار رہے۔ عرب میں یوروپین تاثر و تعلق کا نفوذ نہ ہونے پائے۔ اور ٹرکی کو اپنی حالت کے آپ سنوارنے کا موقعہ دیا جائے۔ ہم کو اپنے مذہب کی اشاعت کا آلہی ارشاد ہے۔ لیکن اب اس طرف بھی کسی نہ کسی طرح ہمارے راستہ میں روڑے اٹکائے جا رہے ہیں اور بعض ممالک میں تو اس مقصد کی تکمیل کے لئے قانون وضع کرنے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ لہذا ہم چاہتے ہیں۔ کہ یہ رکاوٹیں ہمارے راستہ سے دور کر دی جائیں۔ ہم کو اپنی تمام اسلامی برادری سے جو خواہ دنیا کے کسی گوشہ میں ہو۔ تعلق اخوت ہے۔ ان کی تکالیف سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ یورپ جو چاہے کرے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہماری ان جائز خواہشات کو ہماری حکومت نظر انداز نہ کرے۔ اور سرکار انگلشیہ کی وفادار رعایا ہونے کے باعث ہم انصاف اور مساوات کے برتاؤ کا استحقاق رکھتے ہیں۔

الغرض ہم آپ سے مستدعی ہیں۔ کہ آپ ہمارے لئے وہی کچھ کریں۔ جو آپ اپنی عیسائی رعایا کے ساتھ کرتے یا کرنے کے لئے آمادہ ہیں اور اگر ہماری کسی درخواست کی طرف توجہ کرنے سے انگریزی مفاد و عظمت کو نقصان کا اندیشہ ہو۔ تو اس سے مطلع فرمائیں۔ پھر انشاء اللہ اس معاملہ میں آپ ہم کو آئین پسند اور اطاعت شعار پائیں گے۔

ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ یورپ کی سیدھی زبان ہمارے لئے اب کوئی راز سربستہ نہیں رہی۔ اب ہم سمجھتے ہیں کہ "محدود اغراض" "خاص حقوق" "حلقہ اثر" "زیر حفاظت" "سیاسی تائید" وغیرہ الفاظ کا کیا مطلب اور ان کے کیا معنی ہیں۔ اس لئے اب یہ وقت ہے کہ انگریز مدبر اپنی آئین کی سیاسی حکمت عملی کا سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔ آپ کو ہندوستان میں نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور آپ کو ہماری شناخت کا کافی موقع ملا ہے آپنے ہمیں جانچا پرکھا اور وزن کیا ہے۔ لیکن کبھی ہم کو ہلکا نہیں پایا ہم وفادار ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔ لیکن ہمارے آپ پر کچھ حقوق ہیں۔ جن کو آپ کسی طرح حقارت سے نہیں دیکھ سکتے ہندوستان ابھی تک بیچینی سے پاک نہیں ہوا۔ نہایت بھیانک سازشوں کا آئے دن انکشاف ہوتا رہتا ہے۔ کلکتہ سے دہلی دار الخلافہ تبدیل کر لینے سے بھی معاملات نے اچھی صورت اختیار نہیں کی۔ چنانچہ ہمارے والسرائے کا تلخ تجربہ اس امر کا شاہد ہے۔ واضح رہے کہ خفیہ پولیس یا عدالتوں کی لمبی چوڑی کارروائیاں اس غرض کو مشکل سے بھی پورا نہیں کر سکتی۔ جو رعایا کا ایک طبقہ بآسانی اور احسن طور سے انجام دے سکتا ہے۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ اگر رعایا میں محبت ہمدردی اور کام میں ہاتھ بٹانے کا خیال نہ رہے۔ تو بھی انگریزی عظمت میں کوئی فرق نہ آئیگا۔

جناب عالی! آج تک ہماری قوم نے ہر طرح اپنی سرکار کا ساتھ دیا ہے۔ اور آیندہ اس ساتھ کو ساتھ رکھنا بھی آپ ہی کے ہاتھ ہے۔

خدائے اسلام

اسلامی اعتقاد کے بنیادی اصول میں سب سے پہلا اصل خدائے تعالےٰ پر ایمان لانا ہے۔ انسان سے بالاتر ہستی گو ظاہری آنکھ سے ہمیں دکھائی نہ دے لیکن اس پر ایمان کا نہایت ہی قدیم زمانہ تک جہاں تک کہ تواریخ ہماری رہنمائی کر سکتی ہے برابر پتہ ملتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ازمنہ مختلفہ میں مختلف ممالک کے لوگ اس ہستی اعلےٰ کے مفہوم میں اختلاف رکھتے آئے ہیں۔ اسلام اول تو ایک ایسے خدا کو پیش کرتا ہے۔ جو خانہ ساز "قومی دیوتاؤں" اور "ملکی خداؤں" سے ارفع ہستی ہے۔ اور اسلام کا خدا کسی خاص قوم کا خدا نہیں ہے۔ کہ وہ صرف اس کی ضروریات کا نگران ہو۔ بلکہ قرآن کریم کی ابتدائی آیات میں اسے رب العالمین یعنی تمام جہانوں کا پروردگار کہا گیا ہے اور اس طرح خدا کے مفہوم کو وسیع کرنے کے ساتھ ہی انسانی برادری اور انسانی ہمدردی کے دائرہ کو بھی وسیع کر دیا گیا ہے۔ جس میں دنیا بھر کی قومیں شامل ہو سکیں۔ قرآن کریم نے خدا کی وحدانیت کے مضمون پر بہت ہی زور دیا ہے۔ خدا کی ذات میں ایک غیر مشروط وحدانیت ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے اشتراک یا ازدواد کا روادار نہیں۔ اسلامی خدا کا مفہوم سمجھنے کے لئے وحدانیت بطور کلیہ کے ہے۔ اسلام خدا کی ذات میں تعدد یا دنیا کے معاملات میں کسی کو بھی اس کا ساجھی ماننے سے انکار کرتا ہے۔ اس کی صفات نہایت ہی اعلےٰ اور اکمل ہیں۔ لیکن صفت رحمانیت سب پر غالب ہے اور قرآن کریم کی ہر ایک سورۃ انہی ناموں یعنی الرحمٰن اور الرحیم سے شروع ہوتی ہے۔ انگریزی زبان کے الفاظ ان صفات رحمانیت و رحیمیت کا مفہوم ادا کرنے سے (جو کل دنیا پر حاوی ہیں) قاصر ہیں اور ایک ناقص مفہوم ادا کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "وسعت رحمتی کل شیئ" یعنی میری رحمت بلا استثنا ہر شے پر حاوی ہے۔ اسلئے خدا کا وہ رسول جس نے اس مفہوم کی دنیا میں تبلیغ کی۔ قرآن کریم میں صحیح طور پر رحمۃ للعالمین کے لقب سے پکارا گیا ہے۔ خدا کی وحدانیت کو دنیا میں شائع کرنے والا رسول کبھی بھی ایسے خدا کا خیال دل میں نہیں لا سکتا تھا۔ جو تمام موجودات عالم کا بنانے والا نہ ہو۔ خدا کی طاقت اور علم میں اس قسم کی ہتک اور کمزوری خدا کے اعلےٰ مفہوم اور اس کی بزرگی کو سخت بٹہ لگاتی ہے۔ قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورت ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے۔

هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمٰن الرحیم هو الله الذی لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتكبر سبحان الله عما یشركون هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنىٰ یسبح له ما فی السمٰوات والارض وهو العزیز الحكیم۔ (سورۃ حشر)

یعنی وہ اللہ ایسا پاک ہے۔ کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر سب باتوں کے جاننے والا ہے۔ وہی بڑا رحمٰن اور رحیم ہے وہ اللہ ایسا بے مثل ہے۔ کہ اس کے سوائے کوئی لائق بندگی نہیں۔ وہ بادشاہ ہے پاک ذات ہے۔ ہر قسم کے عیب سے پاک اور امن دینے والا نگہبان ہے۔ بڑا زبردست۔ بڑا دباؤ والا اور بڑی عظمت رکھتا ہے۔ یہ لوگ جیسی جیسی شرک کی باتیں اس کے متعلق کہتے ہیں۔ اس کی ذات ان (نقایص) سے پاک ہے وہی اللہ ہر چیز کا خالق موجد طرح طرح کی صورتیں بنانے والا ہے اور اس کے نام اچھے ہیں۔ جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ وہ خدا سب کچھ سنتا۔ دیکھتا اور مصائب سے رہائی دینے والا فیاض مہربان۔ توبہ قبول کرنے والا اور نزدیک تر ہے۔ جو نیکی سے محبت اور بدی سے نفرت کرتا ہے اور انسانی اعمال کا محاسبہ کرے گا۔

اس طرح سے اسلام جہاں خدائے تعالےٰ کے یقین کو ایمان کی بنیاد قرار دینے میں دوسرے مذاہب سے موافقت کرتا ہے اس کے ساتھ ہی وہ خدا کے لئے اکمل وحدانیت کا دعویٰ کرنے میں بھی دیگر مذاہب سے افضل ہے اور وہ خدا کے علم و طاقت پر کسی قسم کی کمی یا حد بست نہیں لگاتا۔ جیسا کہ اس کو روح اور مادہ کا خالق نہ ماننے کی صورت میں یا کسی فانی ہستی میں اس کا حلول یقین کرنے سے عاید ہوتی ہے۔ اور جب خدائے تعالےٰ کی ہستی کا یقین بنی نوع انسان میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا کا ایسا اعلےٰ اور مکمل مفہوم اسلام نے جو پیش کیا ہے کسی کے لئے بھی محل اعتراض ہو (سید دلاور شاہ مترجم)

مراسلات

جنگ بلقان سے سبق اس جنگ نے ہمیں کیا سکھایا:-

(۱) کہ ہم نے قرآن پاک کے احکام واجب الاحترام خذوا حذرکم کی پرواہ نہ کی۔ دشمن کو بڑھتے دیکھا کئے۔ لیکن اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نہ تجویز کی۔ پس ہمیں چاہئے کہ آئندہ ہر معاملہ میں خواہ ہم کسی شعبہ میں ہوں اس ارشاد خداوندی کو پیش نظر رکھ کر اس سے فایدہ اٹھائیں۔

(۲) ہم نے اطیعوا الله ورسوله ولا تنازعوا کے فرمان واجب الاذعان کی تعمیل میں کوتاہی اختیار کی۔ آپس میں تنازعات شروع کر دیئے اسلئے ہمارے قلوب سے اتحاد۔ یگانگت۔ الفت کی خوشبو جو فالف بین قلوبکم کے آلہی ارادے کے ماتحت ودیعت کی گئی تھی۔ اڑ گئی۔ اور ہم تفشلوا وتذهب ریحکم کے خداوندی وعید میں آگئے ہماری ہوا جو دنیا میں بندھی ہوئی تھی۔ اکھڑ گئی۔ ہماری دیانت امانت کا رعب دنیا سے اٹھ چکا ہے۔ اور ہم کمزور ہو چکے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم ان نقائص کو دور کریں۔

ہم نے اللہ اور رسول کو چھوڑا۔ اللہ نے ہمیں چھوڑ دیا۔ اب اللہ تبارک تعالےٰ کے حضور ہم اور باقی مخلوق خدا میں کوئی وجہ امتیاز کی نہیں رہی۔ ایک طرف صلیب اور ہلال کا جنگ شروع ہے شکست پر شکست ہو رہی ہے۔ بہت سے بیقصور مسلمانوں کے جان و مال کو بے رحمی سے تباہ کیا جا رہا ہے ہمدردی انسان کے مدعی پڑے دیکھتے ہیں۔ کوئی بچاؤ کے لئے مدد کا ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ دوسری طرف مبلغان اسلام انگلینڈ جیسی جگہ میں موجود ہیں۔ اور بغیر کسی روکاوٹ کے اشاعت کا کام کرتے ہیں۔ ہر انجمن اور اخبار سے خوش آمدید کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ اس زمانہ میں اشاعت دین متین کے لئے ہمیں جنگ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ لا اکراہ فی الدین کا پاک اصول آج دنیا میں حکمران ہے اور کہ یہ زمانہ حضرت مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یضع الحرب والی پیشگوئی

کے پورا ہونیکا ہے۔ اور کہ موجودہ جنگ صرف دنیوی حرص و آز کا نتیجہ ہے آج ظاہری رنگ میں دین اسلام کمزور ہے۔ اندرونی اور بیرونی دشمن اس کو طرح طرح سے ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔ اس لئے جاہدوا فی سبیل اللّٰہ باموالہم وانفسہم کے پاک حکم کی تعمیل آج مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ضرورت ہے کہ حامیان دین متین اور فدایان پاک رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم اٹھیں اور اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے جان و مال سے جہاد کریں۔ یہ وہ زرین سبق ہے جو جنگ بلقان نے ہمیں پڑھایا۔ لیکن افسوس ہے بہت سے مسلم بھائی آج اس حقیقی جہاد سے بالکل غافل ہیں اور خونی جہاد کے خیال میں جن کی آج دین محمدی کو ضرورت نہیں مستغرق ہیں۔ ہاں احمدی قوم نے وقت کو پہچانا اور حقیقی جہاد اسلام کی ترقی اور بہبودی کے لئے شروع کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ پادری صاحبان نے اس کی سختی اور سکہ کو مان لیا ہے۔ اور حال ہی میں اخبار ویسٹ منسٹر میں ایک پادری صاحب نے باشندگان انگلستان کو خبردار کرنے کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب معہ اپنے دیگر ہمراہیوں کے تن من دھن سے دین عیسوی کے خلاف جہاد میں مصروف ہو چکے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پس ہم برادران ملت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ جہاد کی اصل حقیقت کو سمجھیں اور اس نیک جہاد میں جو ہم نے ولایت میں شروع کیا ہے مدد کریں اور عنداللّٰہ ماجور ہوں ؎

بفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

(۴) کہتے ہیں سلطنت ہی سے دین کی عزت اور ترقی ہو سکتی ہے۔ جہاں تک ادیان باطلہ کا تعلق ہے یہ مقولہ درست ہے۔ لیکن اسلام کے متعلق یہ بالکل غلط ہے۔ اسلام غریبوں سے شروع ہوا۔ جب وہ مسلمان بن گئے۔ خدا نے اُن کو بادشاہ بنا دیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کسی سلطنت کا مرہون منت نہیں۔ ہاں سلطنتیں ضرور اس کی ممنون ہیں۔ دین کو سلطنت کی ضرورت نہیں۔ ہاں دین کے ساتھ عزت وجبروت۔ فتح ونصرت لازمی ہیں پس اے محبان سلطنت، عاشقان طاقت وجبروت دین دار بنو تا انہیں حاصل کر سکو۔ ہماری موجودہ ذلت اس امر پر دلالت کرتی ہے۔ کہ ہم آج ویسے مسلمان نہیں۔ جیسے ہمارے سلف صالحین آج سے تیرہ سو سال پہلے تھے۔ ہمارا ایمان ہے کہ لاتھنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین کے مقدس وعدے آج بھی ویسے ہی سچے ہیں جیسے پہلے زمانوں میں تھے ہاں مومن بننا ہمارا فرض ہے +

اب ہماری حالت انا لننصر رسلنا والذین آمنوا الخ کے وعدہ کی جاذب نہیں رہی۔ اس حالت کا نقشہ حضرت مسیح موعود نے ذیل کے اشعار میں کیا خوب کھینچا ہے:۔

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت وطاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت ورحمت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
مولےٰ سے اپنی کچھ بھی محبت نہیں رہی!
دل مر گئے ہیں نیکی کی طاقت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
دنیا و دین کی کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی (مسیح)

گورنمنٹ صوبہ متحدہ اور مسلمانوں کی تعلیم

مسلمانان صوبہ متحدہ کی ابتدائی تعلیم میں ترقی کے ذرائع سے سوچنے کا کام گورنمنٹ مذکور نے نہایت دوراندیشی سے ذی اثر غیر سرکاری مسلمانان صوبہ کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اور ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے کہ وہ اس مسئلہ پر غور کرے کہ مسلمانوں میں سکنڈری تعلیم کے لئے کیا وسائل اختیار کئے جائیں۔ جن میں سہولت ہو۔ اس کمیٹی میں ۱۶ غیر سرکاری ممبران ہیں جن کی مجموعی تعداد ۱۸ ہے۔ ۱۳ اگست کو یہ کمیٹی اس مسئلہ پر غور کرنے کیلئے اپنا پہلا اجلاس کریگی۔ یہاں تک تو ہم گورنمنٹ متحدہ کے احسان مند ہیں اور اس کی اس عاقلانہ کارروائی پر تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے لیکن ممبران کا انتخاب کسی طرح قابل تحسین نہیں ہے۔ کمیٹی میں چند حضرات ایسے ضرور ہیں۔ جن کو تعلیمی معاملات سے کم و بیش دلچسپی ہے۔ لیکن بعض نام تو ایسے نظر آ رہے ہیں۔ کہ جو محض اپنی ذاتی وجاہت اور رسوخ سے اس کے مستحق بنا دیئے گئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے تعلیمی وسائل پر غور کریں۔ ورنہ انہیں تعلیمی معاملات سے مطلقاً مس نہیں ہے۔ بلکہ ہم تو یہ کہنے کو تیار ہیں۔ کہ کمیٹی میں اکثر حضرات ایسے بھی ہیں۔ جو پورے طور سے تعلیمی پیچیدگیوں کے سمجھنے سے قاصر نظر آئیں گے۔ رائے دینا تو در کنار۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ انتخاب کس اصول پر کیا گیا ہے صوبہ متحدہ میں ابھی بہت سے ایسے بزرگ موجود ہیں۔ کہ جن کی عمر کا بڑا حصہ تعلیمی اور پبلک معاملات میں دلچسپی لینے میں کٹا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ گورنمنٹ نے ان تجربہ کار اور قابل لوگوں کو منتخب نہ کیا۔ اور بجائے ان کے ایسے حضرات منتخب کئے۔ جو بجز اس کے کہ کمیٹی میں اونگھتے رہیں اور کچھ نہیں۔ ہمارے نزدیک ابھی حد سماعت عارض نہیں ہوگئی ہے گورنمنٹ پھر غور کرے اور تعداد ممبران میں اچھی طرح غور کر کے اضافہ کر دے گورنمنٹ سے تو ہماری یہ استدعا ہے کہ وہ دوسرا انتخاب کرے۔ یا جدید ناموں کا فہرست ممبران میں اضافہ کرے اور جو حضرات منتخب ہو چکے ہیں۔ اُن کی خدمت میں یہ گذارش ہے۔ کہ برائے خدا مسئلہ متعلقہ پر اپنا دماغ اور وقت صرف کریں، اور اخلاقی جرأت کو کام میں لا کر مسلمانوں کو شکرگذار بنائیں۔ اور اپنی کسی کارروائی سے پبلک کو اسکا موقعہ نہ دیں۔ کہ وہ یہ سمجھے کہ گورنمنٹ نے بظاہر آزاد خیال اور حقیقت میں اپنی ہم رائے مسلمانوں کی کمیٹی مقرر کی تھی (حبل المتین)

متفرق خبریں

فساد کانپور کے واقعات۔ جو غیر سرکاری ذرائع سے بذریعہ تار معلوم ہوا ہے ہیں ۳ اگست کو مسلمانوں نے عیدگاہ میں ایک جلسہ عام منعقد کیا۔ جو ایڈریانوپل کی فتح پر اظہار مسرت کی غرض سے تھا۔ اور اسی کے آخر میں مقامی مسجد کے مشہور ناگوار حادثہ پر رنج بھی ظاہر کیا گیا۔ اس جلسہ کی وجہ سے مسلمانوں نے اپنے تمام کاروبار بند کر دیئے تھے۔ ۵ ہزار مسلمان ننگے سر سیاہ ماتمی جھنڈے لئے مچھلی بازار پہنچے اور مسجد کے مسمار شدہ حصہ کی اینٹوں کو از سر نو تعمیر کرنے کی غرض سے جمع کرنا شروع کر دیا۔ کوتوالی تھانہ اور رکنزیل گنج کے سب انسپکٹر گلی بازار کی چوکی میں موجود تھے۔ اول سب انسپکٹر نے سوار ہو کر چاہا۔ کہ مجمع کی طرف جائے۔ مگر کنکروں ڈھیلوں سے مجبور ہو کر جو اکثر لڑکے پھینک رہے تھے واپس آ گیا۔ پھر کوتوال کچھ جمعیت لیکر گیا۔ اسے بھی اسی طرح ناکام واپس آنا پڑا مسجد کے پاس ہزار کے قریب آدمی ہو گئے۔ جن میں زیادہ تر تماشائی تھے تھوڑی دیر میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھاور کچھ سوار اور پیدل جمعیت لیکر موقع پر پہنچے۔ جمعیت کو کسیقدر پیچھے چھوڑ کر خود مجمع کی طرف بڑھے۔ جو مسجد کے پاس تھا۔ گرانہیں بھی وہی اینٹ پتھروں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی اسپر وہ تھوڑی دیر تک مجمع کے منتشر ہونیکا انتظار کرتے رہے۔ مگر بے سود ثابت ہوا یہ دیکھکر انہوں نے اپنی جمعیت کو طلب کیا اور مجمع پر فیر کرنیکا حکم دیدیا پہلے خالی فیر کئے

فساد کانپور کے متعلق ۵ اگست تک کی اخیر خبر یہ ہے کہ کل ۱۸ آدمی ہلاک اور ۲۷ مجروح ہوئے۔ اور پولیس کی جمعیت میں سے ۲۴ آدمیوں کے خفیف چوٹیں آئیں۔ گرفتار شدگان میں سے چالیس لڑکے رہا کر دیئے گئے ہیں اور ایک سو بیس ابھی زیر حراست ہیں۔ مجروحین میں امید ہے۔ کہ بہت سے جانبر ہو سکیں گے۔

میسور میں ایک بیوہ مسمات کمّا نے بی اے پاس کیا۔ اس سے قبل تین شادی شدہ بکاء صاحب اولاد لیڈیاں گریجوایٹ بن چکی ہیں اور مہاراجہ صاحب کے کالج میں ملازم ہیں۔

کلکتہ میں ایک گیارہ سالہ بنگالی لڑکا کسی بدمعاش کے اغوا میں اپنے باپ کا تیس ہزار کا بیگ لیکر فرار ہو گیا۔ جس میں تین ہزار کے جواہرات تھے

فساد کانپور کے متعلق ۴ اگست کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۵ مجروح مر چکے ہیں۔ ایک پولیس مین بھی مرا ہے لیکن اپنی جمعیت کا نشانہ بندوق بن کر۔ ہسپتال میں تقریباً ۴۵ آدمی زخمی پڑے ہیں جن میں چار پانچ کی تو امید نہیں۔ کہ جانبر ہو سکیں۔ مجروحین میں قریباً ۱۰ پولیس مین بھی ہیں۔ جن کے کم و بیش زخم آئے ہیں۔ ایک سو پچاس گرفتار شدگان میں سے مولانا شیخ عبدالقادر آزاد سبحانی پرنسپل مدرسہ الٰہیات۔ حافظ احمد اللّٰہ مشہور تاجر چرم اور شیخ قمرالدین اور (؟) حافظ ابو سعید خاں۔ محمد یلین۔ محمد اسمٰعیل بھی شامل ہیں تقریباً ۴۰ لڑکے جو زیر حراست تھے۔ رہا کر دیئے گئے ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ باقی زیر حراست اشخاص جائنٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوئے تھے پولیس نے ۱ روز کے واسطے اُن کو واپس لے لیا۔ ہزآنر لفٹننٹ گورنر بہادر نے آج سہ پہر کے وقت کئی ممتاز رؤسائے شہر کو ملاقات کا موقعہ دیا

گورنمنٹ ہند کی حکمت عملی متعلقہ حفظان صحت کے بارہ میں عنقریب ایک اعلان ہونے والا ہے۔

سہ شنبہ گزشتہ کی موسمی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ برما آسام بنگال میں عام طور پر اچھی بارش ہوگئی ہے۔ دیگر مقامات میں بھی ترشح ہوا ہے۔

مسٹر عبدالعزیز خان خلف خان بہادر حبیب الرحمٰن صاحب متعلقہ محکمہ تار جنھوں نے پانی کے اندر بے تار پیام رسانی کی ایجاد میں بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ سرکاری ریلوں کے اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ منتخب ہوئے ہیں باشندگان بلوچستان میں یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اعلےٰ تعلیم پاکر سرکاری ملازمت اختیار کی ہے +

ریلوے بورڈ نے سرکاری ریلوں پر بطور اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ متعین ہونے کے لئے اصحاب ذیل کو منتخب کیا ہے۔ مسٹر شانتی ناتھ مسٹر ظہیر الدین۔ مسٹر عبدالعزیز خاں۔ مسٹر جی ایل واٹکس۔ اور مسٹر جی۔ پی ہورسٹ +

صدر انجمن احمدیہ کا ضروری اعلان

دفتر تعمیر کا کام برابر جاری ہے۔ جتنے کہ ہم بہت میں بھی بند نہیں کیا اس وجہ سے روپے کی اشد ضرورت ہے چار پانچ ہزار روپیہ قرض لیا گیا۔ مگر یہ رقم بالکل غیر مکتفی ہے اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ علی الخصوص میں انجمنوں کے سکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ اس طرف منعطف کراتا ہوں از راہ کرم چندہ تعمیر مدرسہ کے کام کے لئے جس قدر وعدے احباب نے کئے تھے اُن کی وصولی کا کوئی خاص انتظام جلد کیا جاوے۔ تاکہ عمارت مدرسہ کا کام بند نہ ہو۔ بلکہ پورے زور شور سے جاری رہے۔ تاکہ عمارت کی جلد تکمیل ہو سکے۔ میں اس سے زیادہ کیا ضرورت ظاہر کروں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے تکمیل عمارت مدرسہ کے لئے خود تکلیف اٹھا کر مذکورہ بالا قرض کا انتظام فرمایا ہے۔ پس دیگر احباب بھی اس کام میں ہاتھ بٹا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ایسا ہی دفتر محاسب کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لنگر خانہ و مدرسہ احمدیہ دن بدن مقروض ہوتا جاتا ہے اس لئے میں احباب کی توجہ اس طرف بھی خصوصیت کے ساتھ مبذول کراتا ہوں۔ کہ لنگر کا وجود مساکین۔ مہاجرین اور بغرض حصول تعلیم دینی آنے والے احباب کیلئے حضرت مسیح موعودؑ نے ضروری قرار دیا تھا اشاعت سلسلہ و تبلیغ اسلام کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ ایسا ہی مدرسہ احمدیہ بھی دینی تعلیم کا مدرسہ ہے۔ ان کے لئے بھی باقاعدہ چندہ بھیجنے کا انتظام فرما دیں + (شیر علی سکرٹری)

مورخہ ۴ اگست ۱۹۱۳ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی }

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ سے ششماہی تے ریطلبا سے للعہ اور ہر (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی ندر کیا جائیگا انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہو سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے +
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں — احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱۴

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

نئی سرحد (بخارسٹ ۷۔ اگست) جس سرحد پر اتفاق رائے ہوا ہے وہ پرانی سرحد پر دریائے سترما کے مغرب میں ایک مقام سے شروع ہو کر قصبہ سترم نٹرا کے مغرب کی طرف آبشار کے برابر چلی جاتی اور وہاں سے وادئی سترما میں ہوتی ہوئی کوہستان بلیچیٹرا سے گزرتی ہے۔ پھر سیدھی دریا سے مسٹا کو جاتی ہے قصبہ سٹرم ٹنزا اور لاگس زینتھی کی بندرگاہوں کو بلغاریوں کے واسطے چھوڑ جاتی ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ صلحنامہ کے مسودہ پر آج دستخط ہو جائیں گے بلغاریوں کے حوصلے پست ہو رہے ہیں اس شکستہ دلی میں انہیں صرف اس امید کا سہارا ہے۔ کہ یورپ اس عہد نامہ کی ترمیم کردیگا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میجر اسکو نے منگل کے روز بلغاریوں کو بیج کے طور پر نوٹس دیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے تبدیل شدہ سرحد کو نامنظور کیا تو رومانیہ والے ہفتہ کے روز صوفیہ پر قبضہ کر لینگے +

یہ صلح پیش خیمہ ہے ایک اور کشمکش کا (لندن ۔ ۷ اگست) اخبارات کی عام رائے ہے کہ یہ صلح محض ایک مقدمہ ہے ایک دوسری کشمکش کا۔ اڈریانوپل پر ترکی قبضہ اور یہ عارضی صلح صفائی دونو باتیں مل کر مشرق کے مسئلہ کو اور بھی اس قدر خار دار بنا کر چھوڑ دیتی ہیں۔ کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا +

طویل سلسلہ نامہ و پیام کا نتیجہ کل کے روز بخارسٹ میں آخری عہد و پیمان ہونے سے قبل بہت نازک کاغذی گھوڑے دوڑتے رہے آخر بلغاریہ نے قصبہ سترمانٹزا حاصل کر لیا ہے۔ مگر اسے قصبات کوٹ چانہ دراد و وچ سرویہ کو دینے پڑے۔ اور مقام کوالہ یونان کو +

سفرائے دول کا اجتماع خلوے ادرنہ کا مطالبہ قسطنطنیہ کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ کل تمام سفرائے دول جمع ہوئے اور ان کے باہمی تبادلہ خیالات کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھ یورپی طاقتوں کے قائمقام آج وزیر اعظم ٹرکی سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کرنے گئے۔ اور مطالبہ کیا کہ عہدنامہ لندن کا احترام کرنا اور اڈریانوپل کو خالی کر دینا چاہئے +

پیس کانفرنس کا فیصلہ (بخارسٹ ۸۔ اگست) مجلس مصالحت نے بلا تعیین تاریخ موقوفی جنگ کا فیصلہ کیا ہے۔ اور نیز چند وکلا نامزد کئے ہیں جو قرار واقعی معاہدہ صلح کا مسودہ تیار کرینگے۔ جس کی نسبت توقع کی جاتی ہے۔ کہ ہفتہ کے دن تک اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ یونانی اور بلغاری وکلاء معاملہ سرحد کے بارہ میں متفق الرائے ہوگئے ہیں +

بلغاریہ کی یادداشت دول عظام کے نام۔ (صوفیہ ۔ ۸ اگست) بلغاریہ نے دول یورپ کے نام ایک مراسلہ بھیکر انہیں مطلع کیا ہے۔ کہ اس نے عہد نامہ صلح ہوتے ہی اپنی افواج ہٹا لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ باوجودیکہ اس کو ترکی فوج کشی کا خدشہ ہے۔ اور کہ بلغاریہ کو اس بات کا یقین ہے کہ دول عظام ٹرکی کو ضرور اس بات پر مجبور کریں گی۔ کہ عہدنامہ لندن کا احترام ملحوظ رکھے

اخبارات آسٹریا کا اصرار۔ (لندن ۔ ۸ اگست) آسٹریا کے اخباروں میں کئی آرٹیکل ایسے شائع ہوئے ہیں۔ جن میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عہدنامہ بخارسٹ پر نظر ثانی ضرور ہونی چاہئے +

طاقتوں کی طرف سے دباؤ۔ ایک مراسلہ نام باب عالی میں ٹرکی کو نہایت زور کے ساتھ یاد دہانی کی گئی ہے۔ کہ عہدنامہ لنڈن کو ملحوظ رکھے اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ دول عظام اس بات پر آمادہ ہیں۔ کہ حد بندی کے بارہ میں ٹرکی اپنی سرحد کی حفاظت کے لئے جن شرائط کو ضروری سمجھے۔ وہ اس پر غور کریں +

اخبارات یورپ کے خیالات۔ آسٹریا کے نیم سرکاری اخبارات جبکہ عہدنامہ بخارسٹ کی ترمیم کو ضروری سمجھتے ہیں ساتھ ہی اشارۃً یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اگر ضرورت پڑی تو آسٹریا الگ رہکر کارروائی کریگا۔ دیگر یورپین دارالخلافوں کے اخبارات خصوصاً پیرس کے پرچے یا تو بالفعل بے توجہی سے کام لے رہے ہیں۔ یا صاف صاف یہ ظاہر کرتے ہیں عہدنامہ کی ترمیم سے تازہ مشکلات پیدا ہوجائینگی۔

چین میں خانہ جنگی

سرکاری افواج کی فتح۔ (نانکن ۷ اگست) شمالی ہنگسی کیطرف جو باغی جمعیت تھی وہ شمالی پیشقدمی کے قبل تین ہزار رہ گئی۔ افواج سرکاری نے کیانگسی میں دو فیصلہ کن فتوحات حاصل کیں۔ اور نانچنگ کا راستہ کھولدیا۔

باغیوں کی فراری۔ (ٹوکیو ۔ ۷ اگست) جنرل فنگ کوچنگ شمالی سپاہ کیا بیس ہزار جمعیت لیکر جلدی ہی نانکنگ کیطرف کوچ کرنے کو ہے۔ باغیوں کے اکثر سرغنے بھاگ گئے ہیں۔ سن یاٹسن ایک جاپانی سٹیمر میں روانہ فارموسا ہوگیا ہے۔ جنرل ہوانہسنگ اور جنرل چنچی تلعجات دو سلگ ین مقیم ہیں جہاں ایک سٹیمر ہر وقت انکے لئے تیار ہے یہاں کی سفارت کا خیال ہے کہ اب بغاوت قریباً خاتمہ پر ہے۔

حالت نازک۔ (اکانٹن ۔ ۷ اگست) یہاں کی حالت نازک ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۵ ویں پنجابی پلٹن کی کمک جلدی ہی پہونچا چاہتی ہے۔

کمک پہنچگئی۔ (ہانگ کانگ ۔ ۸ اگست) پلٹن کے دو سو جوان میجر رابنس اور کپتان واٹمر کی ماتحتی میں سٹاہن ہو گئے ہیں۔

معرکہ کی لڑائی (سنگھائی ۔ ۷ اگست) کل بمقام دونگ قلعہ والے باغیوں اور مشہور رجمنٹ موسومہ "سرکیف" کے درمیان جو باہر کیطرف مقیم تھی اور جس کے کمان افسر کی نسبت اشتباہ تھا کہ وہ قلعہ جات کو گورنمنٹ کے ہاتھ بیچ ڈالنے کی غرض سے حاصل کرنیکے منصوبے کر رہا ہے۔ ایک سخت خونریز لڑائی ہوئی۔ جونہی یہ رجمنٹ اپنی بارگوں سے نکلی۔ قلعوں کیطرف سے آگ برسنی شروع ہوگئی۔ اور اسی اثناء میں افواج نے ایک پہلو بچانے والی نقل و حرکت کرکے رجمنٹ کو نیچے کیطرف روانہ کر دیا۔

باغی مقتول (اکانٹن ۔ ۸ اگست) مشرقی پھاٹک رو کی لڑائی میں پانسو آدمیوں کے مارے جانیکی خبر آئی ہے۔

ہز آنر سر جیمز میسٹن لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ۶ اگست کو آگرہ پہنچے۔ بجواب اڈریس آپ نے ہنگامہ کانپور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کے کانپور پہنچنے کے وقت جنگ و جدل ختم ہو چکی تھی لیکن اس کے دردناک نتائج یعنے مقتولوں اور مرتے ہوؤں کو انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور بیواؤں کے نوحہ و بکا اور یتیموں کی گریہ زاری کانوں سے سنی ہز آنر نے کہا۔ کہ میں اس وقت اس کا الزام کسی پر نہیں لگاتا کیونکہ یہ عدالتوں کا کام ہے لیکن جہالت و خبط سے یہ حالت پیدا ہوگئی تھی ہز آنر نے حکام کی ہمدردی انسانی کی تعریف کی۔ کہ ہنگامہ کے فرو ہونے پر انھوں نے انتقام کو ملحوظ رکھنے کی بجائے مقطوع الاعضاء اشخاص اور زخمیوں کو سرگرمی سے مدد دی۔ اور گرفتاریوں کے متعلق اصل شرکائے فساد اور تماشائیوں کے درمیان تمیز کرنے میں کوتاہی نہیں کی +

بنگال میں تصادم ریلوے سیٹیٹ انڈین ریلوے کی ایکسپریس ٹرین سیبی پور کے سٹیشن پر مال گاڑی سے ٹکرا گئی ایک برکمین اور ایک بلاک فٹر ہلاک اور ایک مسافر خفیف زخمی ہوا۔ مسافر گاڑی کا ڈرائیور فائرمین اور ایک اور شخص مجروح ہوئے۔ آمد و رفت کی بڑی لائنیں مسافر گاڑی کے انجن کے الٹ جانے و ٹرینوں کی چار گاڑیوں اور ایک بریک وان کے ٹوٹ جانے سے غالباً ۲۴ گھنٹوں تک رکی رہینگی۔

نماز جمعہ کے لئے چھٹی (رنگون ۹ اگست) مسلمانان رنگون کی انجمن نے تعطیل جمعہ کے متعلق لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں جو درخواست بھیجی تھی۔ اس کا جواب اب ملا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ مسلمان ملازموں کو ۱۲½ اور ۲ بجے کے درمیان نماز کے لئے جانے کی اجازت مانگنے سے مل جایا کرے گی۔ بشرطیکہ دوسرے وقت میں اس حرج کی کمی پوری کردیں

زلزلہ (کوئٹہ ۸ اگست) دس بجے صبح کے ایک زلزلہ آیا۔ جو کل کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

اخبار
پیغام صلح لاہور

جلد ۱ } مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۱۳ء { نمبر ۱۴

دعوت الی الخیر کی ضرورت

(اور تم میں ایک گروہ ایسا ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے)

مندرجہ عنوان ارشاد الہٰی ایک نہایت اہم اور زبردست اصول ہے دنیا اور اہل دنیا کو اسلام اور قرآن کریم کی خیر و برکت سے مستفید کرنے کا۔ یہہ ارشاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور ایسے وقت میں ہوا جبکہ دنیا فسق و فجور اور گمراہی کی تاریکی سے ایک شرمناک و تاسف خیز حالت میں مبتلا تھی اور خلق اللہ اس پرخطر اندھیرے سے نکالے جانے کی ازبس محتاج تھی آنحضرتؐ کے متبعین کو اس میں تبلیغ حق اور اشاعت ہدائیت کی تاکید کی گئی اصحاب کرام نے اس کی تعمیل میں یہاں تک جانفشانی اور کمال کر دکھلایا کہ اپنی جانیں قربان کرکے بھی لاالہ الااللہ کی گونج زمین کے کناروں تک پہنچادی۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

گو اسوقت جبکہ ان واقعات پر کئی صدیاں گذر چکی ہیں دنیا کی حالت پہلے سے بہت مختلف ہو۔ لیکن آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اہل عالم کو اُس نور ہدائیت سے حصہ پانے کی اشد ضرورت ہے۔ اور یہہ ضرورت ہمیشہ سے رہی اور ہمیشہ رہے گی فرق صرف اتنا ہے کہ اُسوقت جہالت کا دور دورہ تھا تو ضلالت و معصیت کی نوعیت کچھ اور تھی۔ اب علمی ترقی کا زمانہ ہے تو صورت حال دگرگون ہے مگر یہہ نہیں کہ سائنٹفک ترقیات نے دنیا کے سر سے گناہ کا بوجھ کچھ ہلکا کر دیا ہو بلکہ برخلاف ازیں جوں جوں خشک علمی کمالات عروج حاصل کرتے جاتے ہیں شرارت خباثت ناحق کوشی و خدا فراموشی نت نئی شکلیں اختیار کرکے اور بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اسواسطے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگرچہ اس ارشاد الٰہی کی تعمیل میں دعوت الی الخیر کی ضرورت ہمیشہ رہی ہے لیکن چونکہ شر جیسا نقطہ کمال کو اس زمانہ میں پہنچا اور پہنچ رہا ہے اس کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں کہیں نہیں ملتی۔ لہذا اسوقت سے زیادہ دعوت خیر کی احتیاج پہلے کبھی بھی نہیں ہوئی پس ضرورت وقت تو بظاہر ایسی ہے کہ اس کلام پاک کے مخاطب (مسلمان) سارے کے سارے ہی۔ چار دانگ عالم میں پھیلکر اسی ایک اہم اور مبارک کام کے سر ہو جائیں۔ لیکن ارشاد خداوندی کے اصل الفاظ پر غور کرنے سے قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کی کمال عظمت و حکمت ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے مسلمانوں کی اور بھی دینی و دنیوی ضروریات کو ملحوظ رکھکر

تقسیم عمل

کے قیمتی اصول پر یہہ حکم نہیں دیا کہ تم سب ہی اس ایک خدمت میں لگ جاؤ بلکہ یہہ فرمایا کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو خلق اللہ کو نیکی کی طرف بلائے۔ اچھے کاموں کا حکم کرے اور برائیوں سے منع۔

عامتہ المسلمین کو اس پرفتن زمانہ کا کھڑے کھڑے تماشہ دیکھتے ہوئے قرن گذرے چلے جا رہے ہیں نہیں نہیں بلکہ وہ احکام الٰہی اور سنت نبویؐ کو پس پشت ڈال کر ایسے محو تماشا ہوئے کہ خود بھی جزو تماشا بنگئے ہیں۔ اور اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اصل میں ان کی حالت اس سے بھی کچھ زیادہ مستوجب ملامت ہے۔ کیونکہ دیگر اقوام عالم کی حالت تو اسلام سے بیگانگی کے باعث بگڑی ہوئی ہے۔ مگر یہہ اس پاک دین کے اہل اور نام لیوا ہو کر اپنی شامت اعمال سے اُسے دنیا میں بدنام و رسوا کر رہے ہیں۔ الغرض عام مسلمانوں کو تو اس اشد ضرورت حقہ (دعوت الخیر) کی چنداں پروا نہیں اور الاماشاء اللہ کوئی شاذ و نادر افراد اس درد میں شریک ہیں بھی تو انھیں ابھی تک خیالی منصوبوں سے ہی فرصت نہیں ملی کہ

میدان عمل

کی طرف آتے۔ مگر الحمدللہ کہ احمدی قوم خدا اس کی ہمت میں برکت دے۔ باوجود بے بضاعتی اور قلت تعداد کے اسلام کی اس اہم خدمت کی طرف متوجہ ہوگئی ہے۔ اور اس کے مبلغ گو ابھی چھوٹے پیمانہ پر ہی۔ لیکن کمربستہ ہوکر جہاں تہاں پھیلنے شروع ہو گئے ہیں احمدی داعیان خیر کا سلسلہ پہلے تو چند سال سے خاموشی کے ساتھ اندرون ملک ہی میں کام کرتا رہا مگر اب ممالک غیر کا بھی نمبر آ گیا ہے فالحمدللہ علی ذالک۔

لیکن ہمارے بھائیوں کو ان مدح سرائیوں سے خوش ہو کر صرف ابتدائی اور نہایت جزوی خدمات پر ہی قانع نہ رہنا چاہئیے۔ اُن کی تبلیغی مساعی کے لئے ابھی بڑا بھاری میدان خالی پڑا ہے۔ خدا کی وسیع زمین پر بہت سے خطے ایسے ہیں جہاں ہنوز نور حق کی خفیف سی شعاع بھی نہیں پہنچی وہاں کی مخلوق کو

دعوت اسلام

دینے کے لئے ضرورت ہے کہ غیر معمولی اولوالعزمی سرگرمی اور جوش و اخلاص سے کام لے کر اپنا فرض ادا کرنے کو اُٹھ کھڑے ہوں اسلام کی تائید و نصرت کے لئے خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے حوصلہ افزا وعدے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ جو کچھ ہو گا اُسی کے فضل سے ہوگا لیکن ضرورت ہے کہ تم اپنی عملی حالت میں ایسی پاک تبدیلی کرو جو خارق عادت طور پر

جاذب نصرت

ہو اور تمکو منشاء الٰہی کے مطابق کام کرنے کی توفیق ملے۔ آمین

والپرزو یونیورسٹی
ہم خرما و ہم ثواب

(اضلاع متحدہ امریکہ کے صوبہ انڈیانہ میں مندرجہ عنوان) نام بیت العلوم اسی نام کے شہر (والپرزو) میں واقع ہے جہاں چند مسلمان طلبا بھی تعلیم پاتے ہیں۔ ان میں ایک مسٹر ایم۔ ایس حسین خاں بھی ہیں جو گورنمنٹ ایران کے سکالرشپ پر وہاں مشغول تحصیل ہیں۔ قریبًا دو ڈہائی ماہ کا عرصہ ہوا انھوں نے مسلمان طلبا ہندوستان کو وہاں آنے کی ترغیب دلاتے ہوئے لکھا تھا کہ جو نوجوان حصول تعلیم کے شائق ہوں اور محنت مشقت سے نہ گھبراتے ہوں وہ یونیورسٹی مذکور میں بآسانی اپنی مراد کو پہنچ سکتے ہیں۔ اس یونیورسٹی کے مسلمان طلبا نے ایک اسلامی سوسائٹی بھی قائم کر رکھی ہے جو اپنے دینی بھائیوں کو مقاصد تحصیل میں ہر طرح سے امداد دیتی ہے۔ حتاکہ طالب علم کو وہاں اپنی گرہ سے کچھ بھی خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ پڑھائی بہت آسان ہے۔ سہ ماہی وار تین جدا جدا کورس ہوتے ہیں چوتھی سہ ماہی کی تعطیل رہتی ہے جس میں لڑکے محنت مزدوری سے اپنا سال بھر کا خرچ بسہولت پیدا کر لیتے ہیں کیونکہ ایک ڈالر (قریبًا ۳؎) روزانہ ملتا ہے۔ پھر خوبی یہہ کہ طریق تعلیم ایسا عمدہ ہے کہ قوائے دماغی پر یہاں کی طرح بیجا بار نہیں پڑتا۔ اور یہہ بھی نہیں کہ برسوں کی شاقہ محنت کے بعد بیدردی سے انکی کوششوں پر پانی پھیرا جائے بلکہ وہاں ممتحن کو طلبار کی دماغ سوزی و جانکاہی کا پھل دینا مدنظر رہتا ہے۔ غرض والپرزو یونیورسٹی کے حالات ایسے حوصلہ افزا ہیں کہ مسلمانوں اور خصوصًا احمدی قوم کو تو ضرور ہی اسطرف توجہ کرنی چاہئیے ہمارے چند ہونہار نوجوان اکٹھے ہو کر اُدھر کا قصد کریں تو علاوہ تعلیم و سیاحت کے زائد دبرکات حاصل ہونے کے تبلیغ و اشاعت اسلام کی خدمت بھی بہت کچھ انجام دے سکتے ہیں۔ اگر بھی خواہان اسلام اور اکابر سلسلہ عالیہ اسوقت ہمت و حمیت کو کام فرمائیں تو یہہ تجویز کچھ بہت وقت طلب نہیں ہے۔ ہماری اس آواز پر لبیک کہنے والے اُٹھیں تو ہم انشاءاللہ اس کے متعلق مزید معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

موجودہ مصائب میں مسلمانوں کیلئے امن کی راہ کیا ہے؟
فتوائے حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیحؑ

کانپور کی مسجد کے متعلق حال میں جو شورش بپا ہوئی۔ اس میں کئی قیمتی جانوں کا زیان ہوا۔ بیسیوں پچاسوں زخمی ہوئے۔ اور سینکڑوں ہزاروں [illegible] امن پسند اور بہرمدبر تاکہ آئندہ [illegible] ہونا چاہئیے۔ مگر صرف غم و غصہ بے سود ہے۔ اسلئے مقتضائے دانشوری یہی ہے۔ کہ ہم موجودہ مشکلات کی وجوہ اصلی پہچانیں۔ آئندہ ایسی زحمت سے پرہیز کریں اور سچے رہنے کی فکر کریں۔ اور ساتھ ہی کوئی ایسی تدابیر بھی اختیار کریں۔ جن سے موجودہ مصیبتوں کا بار کم ہو سکے۔ بہرحال ہیں دونوں پہلو یہی سارا الزام غیروں پر ایک نیم تعقل اور انصاف پسند انسان کا کام نہیں۔ وہ جو ہمیشہ دوسروں کی عیب شماری کے درپے رہتا ہے نہ کبھی اپنی اصلاح کر سکتا ہے نہ دوسروں کی ہی اصلی اور مفروضہ مصائب میں تمیز میں ملوں کا کام ہے کہ ایسے معاملات میں افراط تفریط سے باز رہ کر اعتدال کی راہ اختیار کرے جو عین منشاء اسلام ہے۔ مگر اس قسم کے نازک موقعوں پر جیسا کہ یہ واقعہ کانپور ہے تشویش۔ گھبراہٹ اور پریشانی اور اضطراب کا پیدا ہونا لازمی بات ہے۔ جس میں راہ صواب کا سوجھنا۔ اور رائے صائب کا قائم ہونا ایک امر دشوار ہے۔ لہذا ضرورت ہے کہ اپنے ذاتی خیالات پر حصر نہ رکھکر خدا تعالےٰ کے احکام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو معلوم کرکے حتی الوسع ان پر کاربند ہونے کی کوشش کریں۔ اسی خیال سے ذیل میں ہم وہ فتویٰ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولانا و مرشدنا مولوی نورالدین صاحب مدظلہ نے ایک دوست کے استفسار پر رقام فرمایا ہے۔ حضرت کا علمی تبحر۔ آپ کا تقویٰ۔ کلام الٰہی اور حدیث نبویؐ پر آپکا عبور اور اپنے علم و عمل میں یکتائے زمانہ ہونا یگانہ و بیگانہ میں یکساں مسلم ہے۔ اس فتوے سے مسلمانوں کو معلوم ہوگا کہ قرآن کریم کے مطابق ان کی موجودہ مصائب کا باعث اصل میں یہ ہے کہ ہم حقیقت اسلام سے دور جا رہے۔ اور نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ آج اگر ہم سچے مسلمان بن جائیں۔ تو ضرور ہے کہ اللہ تعالےٰ بھی رجوع برحمت فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے تمام مظالم اور مصائب کا خاتمہ ہو جائے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ کانپور کے معاملہ میں ضرور غلطی و عجلد بازی کی۔ انہیں چاہئیے تھا۔ کہ عمدہ تدابیر و عاقبت اندیشی سے کام لیتے۔ غرض اسی ارشاد سے بوضاحت عیاں ہے کہ ایسے امور میں ایک مسلم حقیقی کا مسلک کیا ہونا چاہئیے امید ہے کہ مسلمان اور خاص کر احمدی برادران اس سے ضرور فائدہ اٹھائینگے۔

نقل فتوے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

میرا مذہب یہہ ہے۔ کہ جس سلطنت کے ماتحت ہم رہیں اس کے خلاف نہ کریں۔ اُس کے حضور آرام کی درخواستیں کرتے رہتے ہیں اگر وہ مان لے تو سبحان اللہ۔ اللہ تعالےٰ کا رحم و کرم ہے۔ اگر نہ مانے تو اُس کے ملک سے نکل جاویں۔ حضرت قرآن مجید نے ارشاد فرمایا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے صبر کیا۔ قوم کو صبر کا حکم دیا۔ والعاقبۃ للمتقین۔ آخر درخواست کی ہے۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کر دو۔ اور ان کو دکھ نہ دیں۔ حضرت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے تیرہ برس مکہ معظمہ میں تکالیف کو برداشت فرمایا۔ سمیہ کو نہایت بےدردی سے قتل کیا گیا۔ زنیرہ کو مار ڈالا۔ یاسر کو نہایت بےدردی سے قتل کر دیا۔ آخر آپ نے پہلے صحابہ کو ہجرت کا حکم دیا۔ پھر آخر آپ خود مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے۔ اور مکہ سے ہجرت کر گئے۔ یہہ ہے میرا مذہب اور میرا عملدرآمد ہے۔ رہا پیسہ اخبار اور اہل حدیث یا اُن کے برادران خورد و بزرگ۔ سو یہ لوگ ابتدا سے اور اس وقت تک ہمارے دشمن رہے ہمارا کیا بگاڑا۔ جواب بگاڑیں گے۔ بےریب کانپور کے حکام یا انکے ایجنٹ کی غلطی ہے۔ کہ مندر کو بچایا اور مسجد کو گرایا۔ اور آخر گولی چلانے کا حکم دیا۔ عمدہ تدابیر و عاقبت اندیشی سے کام نہ لیا مگر ایسے حکام کے متعلق قرآن مجید کا صاف حکم ہے۔ وکذالک نولی بعض الظٰلمین بعضًا۔ مسلمان خود مسلمان ہوں تو اللہ ایسے حکام کیوں ہوں۔ یہہ ہے میرا ایمان۔ غالبًا آپ سمجھ گئے ہیں جس کے خلاف کرو گے۔ تو ہم آپ سے بیزار ہیں۔

دستخط

حضرت خلیفۃ المسیح ۱۶ اگست ۱۹۱۳ء

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو)

یسوع مسیح کا الوہیت و بشریت کا ایک کامل نمونہ ہونا

لا الٰہ الا اللہ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

یسوع مسیح کی وفات نے سنت قدیمہ کو ہی بدل دیا

ہم واقعہ صلیب کے دن تک توان احکام الٰہی پر عمل کرکے جو موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ آسمان کی بادشاہت میں قبول کئے جا سکتے تھے۔ لیکن وفات مسیح کے بعد تمام پرانا طرز عمل ہی بدل گیا۔ اور مشیت ایزدی میں فرق آگیا۔ پرانا عہدنامہ چنداں مفید ثابت نہ ہوا۔ اور ان احکام پر کاربند ہونا بالکل فضول خیال کیا گیا۔ اس عالم الغیب خدا کو ہزارہا سال کے تجربہ کے بعد یہ بات سمجھ میں آئی۔ کہ وہ شریعت جو میں نے پہلے برکت کے رنگ میں نازل کی تھی آخر لعنت ثابت ہوئی۔ جیسا کہ پولوس نے لکھا ہے:۔

"شریعت کے ظاہر ہونے تک گناہ دنیا میں نہ تھا۔ جب شریعت نہ تھی۔ تو گناہ بھی نہ تھا"

پھر اُس نے یہودیوں سے کہا کہ ہم سب شریعت کی وجہ سے گنہگار ہیں۔ لیکن یسوع مسیح خدا کے بیٹے کی موت ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ یونانی منطق کا یہ گول مول مقولہ جو بظاہر خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ رومیوں کے پانچویں باب میں پایا جاتا ہے اور کسی قسم کی تشریح کا محتاج نہیں۔ بہرحال اس پر پھر کبھی بحث کی جائے گی +

خدا کی غیر مستقل حالت

فی الحال اتنا بتا دینا کافی ہے کہ الٰہی صفت کا یہ نیا اظہار خالق حقیقی کی رحمت عامہ کے اصول کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ اس کا فیض ہر کس و ناکس پر بلا امتیاز ہے شریعت کی جگہ خونی کفارہ نے لی ہے۔ کیونکہ بقول عیسائی صاحبان شریعت تو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ لیکن حقیقی فضل اور صداقت یسوع مسیح ہی اپنے ساتھ لایا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا خدا تمام لوگوں پر مہربان نہیں ہے؟ کیا اس کی رحمت وسیع نہیں؟ اگر ہے تو پھر بتاؤ۔ ولادت مسیح سے چار ہزار سال یا اس سے بھی پہلے خدا تعالےٰ نے دنیا میں اپنے فضل کا اظہار کیوں نہیں کیا؟ آج اگر کفارہ کے ذریعہ اسی فضل و رحمت کو سچا ثابت کیا جاتا ہے۔ تو پھر پولس کے قول کے مطابق تو ہم بھی قہر الٰہی سے نجات پا سکتے ہیں (رومی باب ۵) کیا حضرت یعقوب کی نسل قہر الٰہی کے نیچے نہ تھی۔ پھر اُن کو یہ بات کیوں نصیب نہ ہوئی؟ اگر خدا تعالیٰ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اور مسیح نے ہمارے گناہ کی خاطر مرنا قبول کیا۔ تو بتاؤ (بقول عیسائی صاحبان) ان بد اعتقاد لوگوں کی خاطر جو زمانہ قدیم میں اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ کس نے اپنی جان دی اور اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت کا اظہار آمد مسیح سے پہلے کیوں نہ کیا۔

واقعہ صلیب کے دوبارہ ہونیکی ضرورت

جب ہم قوانین قدرت پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاص حالات کی موجودگی لازماً صفات الٰہیہ کے ظہور کو چاہتی اور اگر اپنے آپ کو قربان کر دینا بھی خدائی صفات سے ہے۔ جو دشمنوں کو بھی خدا سے ملا دیتی ہے۔ (کیونکہ گناہ کثرت سے ہوتے ہیں۔ تو فضل کا نزول اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ رومی باب ۵) تو گناہ سے منزہ نہیں۔ ایسی قربانی بار بار ہوتی رہنی چاہئے۔ کیونکہ کوئی انسانی نسل گناہ سے منزہ نہیں۔ اگر گناہ کرنا انسانی فطرت ہے۔ اور اُس کی سزا موت ہے تو زمانہ عیسویت سے پہلے فضل خدا کیوں نہ ہوا اور اگر گناہ شریعت کے ذریعہ دنیا میں آیا۔ اور موت گناہ کے باعث۔ تو انسان بموجب اعتقاد عیسوی احکام الٰہی پر کاربند ہو نہیں سکتا۔ اور موت حضرت آدم ع سے لیکر حضرت موسیٰ ع تک برابر چلی آئی۔ تو پھر کوہ سینا کے دروازہ سے شریعت کو دوبارہ دنیا میں نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور گناہ کو کیوں نسل بنی اسرائیل کے لئے شریعت کے ماتحت لایا گیا۔ سینٹ پال (پولوس) نے اس بات پر کسی حد تک منطقی رنگ چڑھایا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ فضل تب ہی زیادہ ہوتا ہے۔ جب گناہ بھی ترقی کرتا ہے۔ شریعت اس لئے نازل ہوئی۔ تاکہ گناہ زیادہ ہوں۔ جب گناہ زیادہ ہوئے تو فضل اور بھی زیادہ ہو گیا۔ واہ کیا ہی عمدہ تفسیر ہے اور صفات الٰہیہ کا کیا ہی اچھا اظہار ہے۔ کہ خدا نے فضل بھیجنے کے لئے گناہ پیدا کیا۔ تا انسان کو دایمی ملامت میں ڈال کر الٰہی شفقت کا ثبوت دے۔

فضل الٰہی کے ظہور کے لئے گناہ کا ہونا لازمی ہے

علاوہ ازیں اگر گناہ کی کثرت نے ہی اس وقت کو دور کرنا تھا اور جب کہ الٰہی جلال کو اسی طرح ظاہر ہونا تھا۔ تو ایسے جلال کے ظاہر کرنیکا وقت (وہ وقت جبکہ عیسائیوں کے قول کے بموجب جلال ظاہر ہوا) مناسب نہ تھا۔ اگر تاریخ قابل اعتبار ہو سکتی ہے۔ تو جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے۔ گناہ کو کمال تک پہنچے ہوئے دیکھنے کے لئے دنیا کو چھ سو سال تک اور انتظار کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت نہیں بلکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہر قسم کی بدی کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ اگر بہ نظر تحقیق دیکھا جائے۔ تو یہ ہی ایک وقت تھا۔ جبکہ خدائے قدوس کو اپنے جلال کا اظہار کرنا چاہئے تھا۔ چنانچہ وہ ظاہر ہوا مگر اُس نے دشمنوں کو تباہ کیا نہ کہ دشمنوں نے اس کو ہلاک کیا۔ بیٹا تو اس کام کے قابل نہ تھا وہ آیا اور سانپوں کی نسل کے ہاتھوں مارا گیا اور پھر باپ کو خود آکر پرانے اژدہا کا سر کچلنا پڑا۔

انگور کے کھیت کی تمثیل کی حقیقت

اس طرح یسوع مسیح کی وہ پیشین گوئی جو انگور کے کھیت کی تمثیل میں ہے۔ پوری ہوئی۔ وہ کسان جو اپنے زمانہ کے یہودی تھے۔ جنھوں نے پہلے بھی مختلف نبیوں کو جو انگور کے کھیت کے مالک کے ملازم تھے مارا اور ان پر پتھراؤ کیا۔ پھر یسوع مسیح آیا جو خدا کا بیٹا تھا (بقول عیسائی صاحبان) پھر وہ بھی پکڑا گیا اور انگور کے کھیت سے باہر دھکیل دیا گیا۔ تب خدا نے اس شریر خاندان کو اور اپنے انگور کے کھیت کو جو نبیوں کا ورثہ تھا۔ تباہ کر ڈالا۔ پھر اُس میں اُس نے اور ہی کسان بھیجے۔ جو حضرت اسماعیل ع کی اولاد سے تھے اور وہ پتھر جس کو معماروں نے رد کیا تھا۔ عمارت کا سنگ بنیاد بنا +

پولوس کی بودی تفسیر

وہ تشریح جو پولوس نے پیش کی ہے۔ سوال زیر بحث کو صاف نہیں کر سکتی۔ اگر نجات انسان کے لئے "خون بہانا" شرط ایمان تھا۔ تو حضرت موسیٰ ع اور ان کی اولاد کو کس نے بچایا۔ لیکن اگر حضرت موسیٰ ع نے اپنے خدا کو اس کے احکام پر کاربند ہو کر خوش کر لیا۔ تو پھر وہی طریقہ مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد دوسروں کے واسطے کیوں مفید نہیں ہوتا۔ ہاں! اگر حضرت موسیٰ کی اولاد ابھی تک دوزخ میں ہی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل کو ان سے کیوں روکا گیا؟ کہا جاتا ہے کہ حضرت یعقوب ع کا خاندان بھی اس معصوم برّے (یعنی مسیح) کی آنے والی عظیم الشان قربانی پر ایمان رکھتا تھا۔ اور ان اسرار کو کھولنے کے لئے جو بقول عیسائی صاحبان پرانے عہدنامہ کی صاف صاف عبارت میں موجود ہیں بہت سی منطق اور فصاحت جو مغربی مذہبی لوگوں کا خاصہ ہے خرچ کی جاتی ہے مجھے اس بات کی صحت پر اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ لاکھوں روحیں ابھی تک خدا کے برگزیدہ فرزندوں کے حلقہ سے باہر ہیں اور غیر بنی اسرائیل دنیا نے ابھی تک پر اسرار اعتقادات کو سمجھا تک نہیں۔ انہوں نے بیشک اپنے اپنے نبیوں کے ذریعہ احکام الٰہی حاصل کئے۔ انہوں نے شریعت کی نافرمانی کی۔ لیکن خدا نے تو کبھی بھی ان کو اس آنے والے فضل سے آگاہ نہیں کیا جس کی طفیل انہوں نے خدا کا قرب حاصل کرنا تھا۔ اس عجیب قسم کی صفت الٰہی کے ظہور کے بعد بھی صدیوں تک دیگر اقوام اس نئی تعلیم سے ناواقف ہی رہیں۔ اور تو اور زمانہ حال میں بھی ایسے ممالک موجود ہیں۔ جہاں مشنریوں کا قدم تک نہیں پہنچا اور جو نئے پیغام کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے۔ ممکن ہے کہ دنیا کو عیسائی بنانے والی جماعت مدت مدید کے بعد ان ممالک کو بھی فتح کر لے۔ مگر سچ پوچھو تو خواہ یہ ہم ان کو یسوع مسیح کی طرف بلانے میں کامیاب ہو یا نہ ہو۔ لیکن پھر بھی بہت سے لوگ انہی کے طرز عمل سے یورپ کے جھنڈے کو ہی قبول کریں گے۔ وہ اس طرح کہ اول اول مشنری کا نسل کے عہدہ کے لئے [illegible]

اور تجارتی حقوق حاصل کرنا اور بعد ازاں پولیٹیکل اثر پیدا کرکے آخر الحاق کر لینا۔ لیکن پھر ان لوگوں کی نجات کا کیا حال ہوگا۔ جو اس نئے کفارہ سے بالکل ناواقف ہیں۔ وہ بے شک اپنی عقل کے مطابق احکام الٰہی رکھتے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لوگ شریعت پر قایم ہی نہیں رہ سکتے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ کہ گنہگار رہ جاتے ہیں اور اس نئے اعتقاد پر ایمان لائے بغیر آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جس کو کہ ابھی تک انہوں نے سنا تک نہیں اب سوال یہ ہے کہ ربوبیت الٰہی کے متعلق بیجا امتیاز کیوں روا رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ تو کسی کی رعایت نہیں کرتا بلکہ اس کی رحمت تو سب کے لئے عام اور وسیع ہے۔ اس کا رحم تو سب پر یکساں ہے۔ اگر پرانے عہدنامہ کی تعلیم وسیع تھی۔ تو فضل کے اس نئے عہد کو کیوں وسعت نہیں دی گئی۔ یہ نیا کفارہ بنی نوع انسان کو نجات دے یا نہ دے لیکن یہ تو خود خدا کو نجات دہندہ بھی ثابت نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ وہ متلون مزاج اور کمزور ارادہ کا مالک ٹھہرتا اور اپنے فیض اور رحم میں رعایت کرنے والا ثابت ہوتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ اسلام سے پہلے تمام مذاہب کسی حد تک تنگ خیالی کی ہی تعلیم دیتے تھے جو رضائے الٰہی پر داغ لگاتے تھے۔ وہ اپنے عقاید کا سرچشمہ اللہ تعالےٰ ہی کو تصور کرتے تھے۔ لیکن دوسرے دینوں کو اس حق سے محروم جانتے تھے۔ گویا ان کے نزدیک خدا اُن کے سوائے اور لوگوں کا خدا نہ تھا۔

ربوبیت الٰہی وسیع ہے

ربوبیت الٰہی کے متعلق یہ ایک غلط فہمی تھی۔ جس میں مختلف مذاہب صدیوں تک سرگشتہ رہے یہانتک کہ خدا تعالےٰ کی آخری کتاب نے اس غیر منصفانہ رضاء الٰہی کے خیال باطل کو دور کر دیا۔ قرآن کریم توان الفاظ سے شروع ہوتا ہے الحمد للہ رب العٰلمین۔ تمام تعریف اور جاہ و جلال کا سزاوار اللہ ہی ہے۔ جو خالق اور مالک ہے۔ ایک ہی ملک یا قوم کا نہیں بلکہ تمام جہانوں، ملکوں قوموں اور زبانوں کا مالک ہے اپنے روحانی اور جسمانی ربوبیت میں سب سے یکساں سلوک کرتا ہے۔ قرآن کریم کی افتتاحی آیۃ کریمہ بھی ان لوگوں کے خیالات باطلہ کو روک دیتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی وسیع اور غیر محدود ربوبیت عامہ کو محدود خیال کرتے ہیں + اور تمام دیگر اقوام کو اس سے خارج کرتے ہیں۔ گویا کہ دوسرے لوگ خدا کی مخلوق ہی نہیں اور خدا تعالےٰ نے ان کو فضول اور نکمی چیز سمجھ کر بالکل بھلا دیا ہے۔ قرآن کریم تو فرماتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں۔ جس میں کوئی نہ کوئی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ڈرانے والا نہیں آیا (وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر ۰) اور پھر اسی صداقت کو ایک اور جگہ بیان فرماتا ہے۔ کہ ہر ایک قوم کے لئے کوئی نہ کوئی ہادی ضرور آیا (ولکل قوم ھاد) اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے رحم کا پتہ ملتا ہے جو عام ہے اور جس میں کسی قسم کی خصوصیت یا رعایت نہیں اور جس کی وجہ سے ہر ایک قوم کو ہدایت نامہ دیا گیا اور وہی خدا تعالےٰ کا وسیع فضل ہے۔ جو آسمان کی بادشاہت کے دروازے تمام اعلےٰ و ادنےٰ پر بلا امتیاز کھولتا ہے اور اگر وہ ان احکام پر کاربند ہوں جو مسیح علیہ السلام دنیا میں لائے۔ لیکن خونی کفارہ ہزارہا سال تک پوشیدہ ہی رہا اور جب نازل بھی ہوا تو اس طرح۔ کہ صدیوں تک بے شمار قبایل اور اقوام کو اس کا علم تک نہ ہوا۔ حتے کہ زمانہ حال تک بھی لاکھوں اسی کی نسل سے ہیں۔ جس نے گناہ کیا۔ لیکن انہوں نے اس فضل سے حصہ نہ لیا۔ اور اس سزا کو بھگت رہے ہیں۔ مگر اُن کی بدقسمتی سے یہ فضل اُن کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوا +

ریویو

اسلام بزور شمشیر پھیلا یا بذریعہ تبلیغ۔ تاریخی واقعات اور زبردست دلایل سے اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام جیسا کہ اس کے دشمن ناحق ملزم کرتے ہیں تلوار سے ہرگز نہیں۔ بلکہ اپنی صداقت کے زور سے اقطاع عالم میں پھیلا منشی [illegible] صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ کی یہ قابل قدر تالیف کثرت سے شائع ہونے کے لائق ہے۔ امید ہے کہ حامیان اسلام ان کی حوصلہ افزائی سے اپنی حمیت و محبت اسلام کا ضرور ثبوت دیں گے۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب عمدہ۔ حجم ۹۲ صفحے قیمت ۳؍ مؤلف سے منگائیں +

رموز الاطباء جلد اول مرتبہ جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب ایچ [illegible]

کی ایک مجلد کتاب ہے۔ جس میں ڈیڑھ سو سے زیادہ زندہ الطباء ہند کے مختصر حالات زندگی معہ فوٹو اور ان کے دو ہزار کے قریب مجربات خوش اسلوبی سے جمع کئے گئے ہیں۔ شروع میں بہ ترتیب امراض نسخہ جات مندرجہ کی فہرست دی ہے۔ ایک فرہنگ جس میں رولیف وار فرہنگ ادویہ اور ایک ضروری مقدمہ یا دیباچہ ہے جس میں بہت سے طبی مطالب پر معنی خیز پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کی خوبیوں کا اندازہ بغیر مطالعہ کے ہونا مشکل ہے۔ قیمت عہ ملنے کا پتہ منیجر صاحب دار الکتب رفیق الاطباء لاہور آخر میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ کتاب کو سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ رب العلمین کے حالات و نسخہ جات سے زینت دی گئی ہے۔ دوم یہ کہ ان دنوں اس قابل قدر کتاب کی قیمت لائق مولف نے بنظر رفاہ عام نصف کر رکھی ہے۔ تاکہ کم استطاعت شائقین بھی فایدہ اٹھا سکیں۔

نماز جنازہ اور امدادی چندہ

کل بروز جمعہ بادشاہی مسجد میں قریبًا آٹھ دس ہزار آدمی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جمع ہوا۔ شہر میں خان بشیر علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ غلام محی الدین خاں صاحب پلیڈر اور ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار کی طرف سے پہلے نوٹس تقسیم کیا گیا تھا۔ کہ بعد از نماز جمعہ جنازہ غائب اُن شہدا کا جو کانپور کی مسجد کی حفاظت میں قتل کئے گئے پڑہا جاویگا۔ چنانچہ بعد از نماز جنازہ ادا کیا گیا۔ اور اُن کی ارواح کے لئے سلامتی و مغفرت کی دعائیں کی گئیں اُس کے بعد ظفر علی خان صاحب نے ایک تقریر میں فرمایا کہ جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ ہند نے ۱۸۵۸ء کے بعد جب سلطنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی۔ تو اعلان کیا کہ اُن کی سلطنت ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں ہرگز دخل نہ دے گی اور اپنی رعایا کے مذہبی احساسات وجذبات کی اسی طرح پرواہ کرے گی۔ جیساکہ دولت برطانیہ کے ممالک کی۔ اور کہ ان کے نزدیک گورے اور کالے برابر سمجھے جائیں گے اور ایک نظر سے دیکھے جائیں گے۔ اُس کے مقابل ہمارا اقرار تھا۔ کہ ہم ہر قسم کے ٹیکس ادا کرتے رہیں گے۔ جو وقتًا فوقتًا ضروری سمجھے جائیں گے اور گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری رکھیں گے اور اندرونی اور بیرونی دشمنانِ حکومت کے ساتھ مقابلہ کرنے میں گورنمنٹ کا ساتھ دیں گے۔ ہم نے اپنے عہد کو آج تک نبا ہا اور آئندہ نبھاتے رہیں گے۔ لیکن گورنمنٹ کے بعض افسر اس اقرار کو بالکل نظر انداز کر رہے ہیں اور ہمارے مذہبی احساسات کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے رہے۔ ہم پہلے اپنے مذہب سے غافل تھے اور ایک زمانہ تھا کہ اُس کی طرف سے بالکل لاپرواہ تھے۔ ہماری مسجدیں گرائی گئیں۔ ہمارے مقبرے ڈہا دیئے گئے۔ ہم نے خواب غفلت میں کسی کی پرواہ نہیں کی۔ اب بفضل خدا مذہب اسلام کے پیروؤں میں بیداری ہوتی جاتی ہے۔ مذہب کی قدر و منزلت اُن کے دل میں دن بدن بڑہتی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے۔ کہ ہم اب اپنی مذہبی توہین کو کسی طرح بھی پسند نہیں کرسکتے۔ اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک مسجد کے گرائے جانے کی اطلاع جب مسلمانانِ ہند کو پہنچی۔ تو ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگ گئی۔ اور گورنمنٹ کی خدمت میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مدنظر رکھے جانیکی اپیلیں ہوئیں۔ لیکن لوکل گورنمنٹ نے کافی دانشمندی سے کام نہ لیا اور زمانہ کی حالت کو مطالعہ نہ کیا۔ جس سے آج یہ روز بد دیکھنا پڑا۔ بعض اینگلو انڈین اخبار کہتے ہیں۔ کہ یہ چند آدمیوں کی شورش کا نتیجہ ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ سب نے باآواز بلند کہا کہ ہرگز سچ نہیں ہے ہم سب کے دل اس واقعہ کو سن کر لوکل کے مین سے ناراض ہیں“

بالآخر یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں درخواست کی جاوے کہ افسران گورنمنٹ مسجد کو بنوا کر مسلمانان ہندوستان کے لئے تسلی کا موجب ہو۔ یتیموں اور پس ماندگان شہدا کی امداد اور مقدمہ کی پیروی کے لئے چندہ کھولا گیا۔ اگرچہ لوگ اس خیال سے نہ آئے تھے پھر بھی قریبًا ڈیڑھ صد روپیہ جمع ہوگیا۔

واقعہ کان پور اور ہندو پریس

ہمیں یہ دیکھکر از حد افسوس اور سخت حیرانی ہے کہ ہمارے برادرانِ وطن کے چند ایک اس واقعہ سے یہ فایدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کو عام مسلمانوں سے بدظن کر دیا جاوے۔ اس کے لئے طرح طرح کے رنگ اور حاشیے چڑہا کر مضمون لکھے جا رہے ہیں۔ خود تو ان میں سے بمب چلانے والے بھی نکلے ڈاکہ مارنے والے بھی نئے نئے گل کھلاتے رہتے ہیں اور ان کی خفیہ سوسائٹیاں صرف گورنمنٹ برطانیہ کو ہند سے نکالنے کے لئے اس ملک میں اور غیر ممالک میں بنی ہوئی ہیں۔ لیکن جب مسلمان غریب اپنے مذہبی احساسات اور جذبات کا خون ہو جانے پر گورنمنٹ عالیہ سے دادرسی کی درخواست کرتے ہیں اور کچھ اُن میں سے بمب لیکر نہیں۔ پستولوں اور چھریوں سے مسلح ہو کر نہیں۔ بندوقیں کندھے پر رکھ کر نہیں۔ بلکہ ننگے سر اور ننگے پاؤں۔ ہاتھ میں صرف ایک کپڑے کا علم لئے ہوئے اپنی مظلوم مسجد کو از سر نو تعمیر کرنے جاتے ہیں اور درجنوں میں مسٹر ٹائلر صاحب کے صبر اور مدبرانہ چال کا شکار بن جاتے ہیں۔ تو ہمارے برادران وطن اس معاملہ کو اتنا بڑہاتے ہیں۔ کہ الامان! باوجودیکہ یہ معاملہ صرف مذہبی ہے۔ ملکی نہیں۔ اس پر بھی ٹریبیون جیسے پایہ کا اخبار جو بڑے تعلیم یافتہ اور مہذب احباب کے ہاتھ میں ہے۔ ایسے گرے ہوئے اور ثقاہت سے دور الفاظ استعمال کرتا ہے۔ کہ جس سے ایک مسلم کا دل پارہ پارہ ہو جاوے۔ ادہر جب ۱۹۰۷ء میں سارے ہند میں ۱۸۵۷ء کے غدر کا نقشہ کھنچ جانے کا اندیشہ تھا تو ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمدردانہ کو مدنظر رکھ کر اور اِن دو قوموں میں صلح قایم کرنے کے لئے ایسے نازک وقت میں پیغام صلح لکھکر اُس شرافت اور اولوالعزمی کا ثبوت دیا۔ جو کہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم ایک انسان میں پیدا کر دیتی ہے۔ ادہر آج ان کا سلوک دیکھئے۔ ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا است۔ الٰہی تو ہندوستان پر رحم فرما۔ آمین!

مسجد میں جائے ضرور

سرکاری اعلان در بارہ مسجد کانپور میں یہ پڑھ کر ہمیں سخت استعجاب اور حیرانی ہوئی۔ کہ مشرقی حصہ مسجد کے کنارہ پر جو نالی تھی۔ وہ جائے ضرور کہلاتی تھی۔ ہم نے لاکھوں مسجدیں مختلف ممالک میں دیکھیں۔ لیکن کہیں بھی مسجد کے صحن کے سامنے یا مسجد کے کسی حصہ میں کبھی جائے ضرور نہ دیکھا۔ اس اعلان سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ کلکٹر صاحب کان پور اور لوکل گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ کتنی بیدار مغز ہے اور اپنی رعایا کے حالات اور احساسات سے کہاں تک صحیح واقفیت رکھتی ہے۔ کاش کہ سر جیمز مسٹن صاحب اگر اس ہمدردی کو جو آپنے آج بیوگان اور کشتگان سے کی اور جو گولیاں چل کر اور درجنوں بچوں کو یتیم کرنے کے بعد اُن کے افسران کو یاد آئی ہندوستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات سے واقفیت حاصل کرنیکی تکلیف اٹھا کر پہلے ظاہر کرتے۔ تو یہ روز بد کان پور میں آج نہ دکھائی دیتا اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ اگرچہ زخمی رعایا کی زاری جو کہ اُن کی اپنی گورنمنٹ کی کرتوت کا نتیجہ تھی۔ اور بیوگان اور یتیموں کی آہ دیکھا کہ جس کا کہ پہلے گولیاں چلاتے وقت کسی کو خیال نہ آیا۔ دیکھکر سخت متاثر ہوئے اور افسوس کر رہے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی بارہ منٹ تک کارتوس خالی کر دا دینے والے حضرات کی غیر منتقمانہ روش کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پکڑ دھکڑ ڈالنے کے بعد انہوں نے پھر خوب ہمدردی کا اظہار کیا۔ ایک ہی ضمیر انسانی میں ایک ہی وقت جو متضاد احساسوں کی موجودگی ہماری تو سمجھ میں آئی نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ہز آنر کا دل زیادہ فراخ ہو اور اُس میں یہ صحبت ممکن الوقوع ہو۔

قابل توجہ افسران محکمہ حفظان صحت

اس موقعہ پر جبکہ مقامی ہیلتھ آفیسر صاحب نیز دیگر حکام محکمہ حفظ صحت ملیریا فیور (موسمی بخار) کی روک تھام کے خیال سے میونسپل حدود کے گڑھے وغیرہ بھروانے کی فکر میں ہیں۔ تاکہ مچھروں کی کثرت نہ ہونے پائے جس سے ملیریا پیدا ہوتا ہے۔ یہ ظاہر کر دینا بے محل نہ ہوگا۔ کہ حکام متعلقہ کو ناقص اشیاء خوردنی کی جانب بھی خاص توجہ فرمانی چاہئے۔ جو بارہ جینے صحت عامہ پر خطرناک اثر پیدا کرتی ہیں مثلًا غیر خالص گھی۔ دودھ۔ باسی اور سڑی گلی مٹھائیاں۔ ناکارہ سبزی ترکاری وغیرہ ملیریا بھی بجائے خود ایک قابل انسداد وبا ہوتی ہے لیکن بعض صورتوں میں خراب اشیاء خوردنی کی مضرت اس سے بھی کہیں زیادہ خوفناک نتائج پیدا کرتی ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

متفرق خبریں

مجروحین کانپور کے لئے میڈیکل مشن ڈاکٹر انصاری معہ چند اور ڈاکٹروں کے مجروحین کی تیمارداری کے لئے کانپور روانہ ہوگئے۔ اللہ جزائے خیر دے۔

واقعہ کانپور اور مسلم لیگ لکھنؤ کی مسلم لیگ نے فیصلہ کیا ہے کہ مختلف صوبجات سے وکلاء کی ایک کمیٹی بنائی جاوے جو مقدمات کی پیروی کرے۔

کانپور سے حال کے واقعات کی جو اطلاع ملی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ بارہ منٹ تک برابر گولی چلائی گئی اور ۳۰۰ کارتوس اس ہنگامہ میں خرچ کئے گئے۔ ابھی سر جیمز میسٹن صاحب بہادر کی رائے کہ انتقام کے طور پر یہ کارروائی نہیں کی گئی۔ خدا ایسا ہی کرے۔ یہ بھی افواہ گرم ہے کہ بہت سے مجروح غائب ہیں یا تو مر چکے ہیں یا کہیں پھینک دیئے گئے ہیں اور کہ جان بحق ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اگرچہ اس کی تصحیح پورے طور پر نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پارلیمنٹ انگلستان کے ہاؤس آوف کامنز (دار العوام) میں ۵ ر ماہ حال کو یہ مسئلہ پیش ہوا کہ ہندوستان اور لنڈن کے درمیان ڈاک ہفتہ میں دو بار آیا جایا کرے۔ موجودہ ٹھیکہ ختم ہونے پر اس کے متعلق غور کیا جائیگا۔

لنڈن میں انٹرنیشنل میڈیکل کانگرس (بین الاقوامی طبی مجلس) کا افتتاح ۵ ر اگست کو ہوگیا۔ اسمیں مختلف ممالک و اقوام کے ۵ ہزار وکلاء شریک ہونگے۔ دو اور بھی میڈیکل مجالس وہاں انہی دنوں میں اپنے اجلاس منعقد کر رہی ہیں۔

ہندو یونیورسٹی کے واسطے ابتک ۲۰۵۲۹۵۲-۱۴-۱ چندہ ہو چکا ہے۔

نارنول (ریاست پٹیالہ) میں نٹوں کا تماشہ ہو رہا تھا۔ اچانک ایک مکان گرا اور قریبًا ڈیڑھ سو بچے اور جوان اس تلے دب گئے۔ افسوس!

گورنمنٹ نے تمام ہندوستان میں یکساں ناپ تول رائج کرنے سے متعلق ضروری تحقیقات کیواسطے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔

ڈاکٹروں کی رجسٹری کے بارے میں گورنمنٹ عالیہ نے مقامی گورنمنٹوں سے استصواب کیا ہے کہ پبلک کو غیر مستند نیم حکیموں کی مضرت سے بچانیکے لئے طبابت پیشہ اشخاص کے درج رجسٹر ہونے کا قانون ضروری ہے یا نہیں۔

قطب جنوبی کی تحقیقات کے لئے جو مشن گیا ہوا ہے۔ اُنہوں نے ایک ماہ کی خاموشی کے بعد ایک بے تار برقی پیام اس مضمون کا بھیجا ہے کہ تمام ممبران پارٹی خیریت سے ہیں۔ اور کہ بلا تار پیام رسانی کا مستول جو پچھلے دنوں طوفان باد سے بگڑ گیا تھا۔ اُس کی مرمت کر لیگئی ہے۔

اڈنبرگ کا ایک مے فروش حال میں فوت ہوا ہو۔ اُس نے سترہ لاکھ کی جائداد چھوڑی۔ جس سے باقی تمام اہل مغرب کی پرہیزگاری کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

حکومت فرانس نے تین سالہ لازمی فوجی خدمت کا مسودہ قانون منظور کر لیا ہے۔

مقدمہ سازش باریسال کی سماعت دو ہفتہ سکوت کے بعد پھر شروع ہوگئی۔ کئی گواہوں کے بیانات قلمبند ہو چکے ہیں۔

نہایت ضروری

بعض احباب کرام کے نام اخبار سلسلہ کے خاص رکن ہونے کی حیثیت سے چند خاص احباب کی تحریک پر جاری کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ وہ اس قومی اخبار کی خریداری منظور کرکے ہماری حوصلہ افزائی کرینگے تاکہ ہم اسے جلد روزانہ کرنے کے قابل ہوسکیں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ توسیع اشاعت میں بعض احباب نے خاص کوشش فرمائی ہے انکے ہم بہت مشکور ہیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ جو احباب خود اخبار کو خریدنے کی توفیق نہ پاسکیں وہ کم از کم ایک خریدار مہیا کرکے اپنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

اخبار پیغام صلح لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) حقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلۂ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی - تمدنی - اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ ۲ ششماہی ۳ طلباء سے للعہ اور للعہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں } احمدیہ بلڈنگس
دیگر خط و کتابت منیجر کے نام۔ } نولکھا
پتہ صاف و خوشخط لکھیں } لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے (آنرری)
{ ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۲- اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۸- رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱۵

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

بخارسٹ کانفرنس۔ (لنڈن - ۹ر اگست) بخارسٹ کی کانفرنس میں کل روسی اور آسٹرین مراسلے پڑھے گئے جنکا منشاء یہ ہے۔ کہ اس عہدنامہ کو نظر ثانی و ترمیم کرنے کا حق محفوظ رہنا چاہیئے۔

دول کا بھروسہ۔ بلغاریہ کا بھی ایک اعلان پڑھا گیا۔ جسکا مدعا یہ ہے کہ آسٹریا اور روس کا مطالبہ دربارہ ترمیم و نظر ثانی اُسے بدین توقع عہدنامہ پر دستخط کرنے کا حوصلہ دلاتا ہے۔ کہ دول عظام اسکی حالت موجودہ میں بہتری اور ترقی کے سامان مہیا کر دینگے۔ (اور انکا مجموعی اثر اس کے حق میں مفید ثابت ہوتا رہیگا)۔

بلغاریہ کا غیر متوقعہ طور پر اپنی افواج کے میدان سے ہٹا لینے کا فیصلہ کرنا اس خیال سے منسوب کیا جاتا ہے کہ اس کو دول یورپ پر بھروسہ ہے کہ وہ ضرور ترکوں کو اینوز میڈیا لائن سے پیچھے ہٹ آنے پر مجبور کرینگے

دول کے پیچیدہ خیالات کا افشا | عہدنامہ صلح سے متعلق دول یورپ کی پیچ در پیچ الجھنوں اور خصوصاً

مقام کوالہ کے قبضہ کی بابت انکے دقت طلب خیالات کا اس طرح قدرے پتہ لگتا ہے جو انہی دنوں فرنچ اور روسی اخبارات میں چھپی ہے۔ فرنچ اخبار ٹائمز کوالہ کے متعلق روسی طرز عمل سے حیران ہے اور روس کو متنبہ کرتا ہے کہ آسٹریا کی تقلید اسکے حق میں اچھے نتائج پیدا نہیں کریگی۔ روسی اخبار نووی ریمیا کہتا ہے کہ فرانس اوہام باطلہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور اسطرح فرانسیسی روسی اتحاد کو قربان کر رہا ہے جسکی بنیادی باتوں پر نظر ثانی کا ہونا لازمی ہے۔ روسی جرنل نووچ کہتا ہے کہ فرانس نے بحیرۂ روم کے متعلق پالیسی کے توہمات میں پڑھکر ہمارا ساتھ چھوڑ دیا

یونان میں جوش مسرت شاہ قسطنطین نے ایم وینی زیلس کو تمغہ گرانڈ کراس آف سیویر عطا کیا۔ اور حکم دیا کہ یونان کے تمام قلعوں میں صلح کی یادگار کے طور پر ایک سو ایک توپیں سلامی کی سر ہوں۔ ایتھنز میں اس وقت بہت ہی جوش مسرت پھیلا ہوا ہے۔ (اسد کی خبر) بخارسٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاریہ نے قبضہ کوالہ کے بارہ میں اپنا سوال اٹھایا ہے اور کہ عہدنامہ صلح پر پیر کے روز دستخط ہو جائیں گے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ رومانیا اپنی افواج کو فی الفور ہٹا لے گا۔

لنڈن - ۱۰ر اگست) قیصر جرمنی نے شاہ یونان کو فیلڈ مارشل مقرر کیا اور بخارسٹ کی پیس کانفرنس کے میر مجلس کو عقاب احمر کے گرانڈ کراس کا تمغہ عطا فرمایا

شاہ رومانیا نے قیصر جرمنی کو تار بھیجا کہ ہم آپ کی وفادارانہ دوستی کے بہت مشکور ہیں اور کہ یہ صلح آپ کی نظر عنایت کا نتیجہ ہوگی۔ اس کے جواب میں قیصر نے شاہ مذکور کو بڑی گرمجوشی سے مبارکباد دی کہ یہ کامیابی رومانیہ کی دانشمندانہ اور مدبرانہ پالیسی کا ظہور ہے

کانفرنس صلح کی خوشی (بخارسٹ ۱۰ر اگست) آج صبح عہدنامہ صلح پر دستخط ہوگئے۔ جس کی خوشی میں فارن آفس میں آج ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ تمام سفراء اور اُن کے نائب حاضر تھے۔ ایم میجوریس نے تمام سفراء کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عیسائی بلقانی ریاستوں نے ایک ایسے عہدنامہ کی تکمیل کی ہے۔ جس میں ان تمام ریاستوں کا مستقبل نہایت شاندار ہے اور جن کی یورپ میں ایک بھاری طاقت مانی جائیگی

ایم پیسکس وزیر اعظم سرویہ نے جوابی تقریر میں شاہ چارلس اور ایم میجوریس کا بلقانی لوگوں کی آزادی میں کشادہ دلی سے حصہ لینے کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی۔ کہ رومانیا ہمیشہ ان اقوام کا جن کے وہ نائب ہیں سرگروہ رہیگا۔ شہنشاہ نے یونانی۔ مانٹی نیگرو اور سروی سفرائے صلح کو قیمتی خلعت عطا کئے۔ بلگیریا والوں نے کہا کہ کیا سیاسی تعلقات قائم ہوجانے کے بعد ان پر کوئی خاص مراعات روا رکھی جاویں گی۔ رومانیا کا کل نقصان اس لڑائی میں صرف ۵ مقتول ہوئے ہیں

یونانیوں کی خوشی - (ایتھنز ۹ر اگست) شاہ قسطنطین نے تمام قلعوں کو جو دردانیال سے سالونیکا تک اور جنیا سے ایڈریانوپل تک ہیں ۱۰۱ توپوں کی سلامی اتارنے کا حکم دیا ہے۔ تمام یونانی پریس وفاداری کے گیتوں سے بھرا ہوا ہے اور شاہ قسطنطین کو نہایت شاندار فاتح بادشاہ کا خطاب دے رہا ہے۔ اخبارات کہتے ہیں کہ بادشاہ کی دارالخلافہ کی مراجعت پر اس کا نہایت شاندار استقبال کیا جائیگا۔

چین کی خانہ جنگی

بہتری کے آثار (ننگہائی - ۹ر اگست) یہاں کی حالت میں بہتری و ترقی اُس اعلان سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو پناہ گزینوں کو امداد دینے والی کمیٹی نے حال میں کیا ہے۔ کہ اب کسی امدادی چندہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کیمپ چند روز میں توڑ دیئے جائیں گے +

امیر البحر سنگ نے اب اچھی طرح سے اضلاع کیانگنن اور زنانش کو باغیوں سے پاک کر دیا ہے +

چینی سرغنۂ بغاوت جاپان پہنچا (ٹوکیو ۱۰ر اگست) چینی باغیوں کا سرغنہ ہوانگ سنگ ناگاساکی نام جاپانی بندرگاہ پر جا اترا ہے اور ایک اور سرغنہ مقام کوس میں خفیہ طور پر پہنچ گیا ہے +

متفرق خبریں

علیگڈھ کا پیام برقی مظہر ہے کہ حادثہ کانپور سے متعلق مسلمانوں کا ایک زبردست ڈیپوٹیشن ہز آنر لاٹ صاحب صوبہ متحدہ کی خدمت میں جانے والا ہے۔

اخبار رفیق دہلی سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی نے بعض جوشیلے مضامین کی بنا پر دو ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ افسوس

مسٹر محمد علی اڈیٹر کامریڈ دہلی کا مقدمہ ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہوا۔ ۲ر اگست کی پیشی میں انکے وکیل مسٹر نارٹن نے سماعت مقدمہ کے لئے اجلاس خاص منعقد کئے جانے کی درخواست پیش کی اور چیف جسٹس کے استفسار پر اپنا خیال ظاہر کیا کہ میں نہیں سمجھتا گورنمنٹ ہند نے کیونکر اس رسالہ (مقدونیہ میں آؤ اور ہماری مدد کرو) کو بغاوت آمیز قرار دیا ہے۔

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کی طرف سے مقدمہ ماخوذین کانپور کی پیروی کیلئے ایک بیرسٹر روانہ کیا جائیگا۔

زراعتی کالج لائلپور کے ابتدائی دس دس روپیہ کے وظائف سنہ کے لئے گذشتہ امتحان مقابلہ کے بعد طلباء ذیل کو دئے گئے:-

امر سنگھ بخشیش سنگھ (انبالہ ڈویژن سے) نذر محمد فضل الٰہی غلام محمد (فیروزپور) و عبد الرحمان خان (راولپنڈی سے) وحید بخش (ملتان ڈویژن سے)

کوئٹہ میں پچھلے جمعہ کو دس بجے صبح کے ایک زلزلہ آیا۔ شملہ پر آلات زلزلہ شناسی سے بدھ کی شب کو ۱۱ بجکر ۴۹ منٹ گزرے خفیف زلزلہ کی خبر لگی۔ اور جمعرات کی فجر کو کئی ہزار میل کے فاصلہ پر ایک شدید زلزلہ کا پتہ لگا

حادثہ مسجد کانپور کے متعلق اسوقت ۱۲۱ - آدمی ماخوذ ہیں۔

نواکھالی سے سندیپ کو جاتا ہوا ایک جہاز ناگہاں خشکی پر جا چڑھا۔ پھر الٹ گیا مسافر سب کشتیوں کے ذریعہ اتار لئے گئے۔ شکر ہے نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

دہلی کے مجوزہ یونانی ویدک کالج کی امداد میں مہاراجہ صاحب بہادر سندھیا (گوالیار) نے ۲۵ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا۔

مسجد کانپور کے متعلق لاٹ صاحب صوبہ متحدہ عنقریب ایک ریزولیوشن کے ذریعہ تحقیقات موقعہ کا نتیجہ شائع کرینگے۔

مقدمہ متعلقہ اخبار ہندوستان و ہمالیہ میں لالہ دینا ناتھ کی اپیل پر فیصلہ سابقہ منسوخ ہوکر ضمانت کے بدستور جاری رہنے کا حکم ملگیا ہے۔

دربار کوچین نے سنسکرت کو فروغ دینے کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ عطا کیا۔ جس سے سنسکرت کی درسگاہیں اور وظائف قائم ہو گئے کوئی مسلمان والئی ریاست ہے جو عربی کی خدمت میں ایسی ہی اولوالعزمی اور حمیت سے کام لے ؟-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیغام صلح لاہور

جلد ۱ - مورخہ ۱۲ - اگست ۱۹۱۳ء نمبر ۱۵

معاملہ کانپور کے متعلق واقعات اور رائے

پیشتر اسکے کہ مسجد کانپور کے متعلق ناگوار واقعات کی نسبت ہم کوئی رائے زنی کریں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے گورنمنٹ اور متولیان مسجد کے بیانات کا خلاصہ ناظرین کے سامنے پیش کریں اسمیں شک نہیں کہ کچھ غلطی بعض غیر ذمہ وار مسلمانوں سے بھی ہوئی مگر حقیقی ذمہ داری اور ناعاقبت اندیشی کا بوجھ افسران حکومت پر ہے اور اگر وہ حوصلہ اور دور اندیشی اور سہولت سے کام لیتے اور با اثر لیڈران کانپور کے ذریعے مجمع منتشر کرنے میں کوشش کرتے یا ہز آنر لفٹننٹ گورنر صوبہ متحدہ کی معدلت گستری کا مجمع کو یقین دلاتے جو عنقریب پہنچ کر مسجد کے متعلق فیصلہ کرنے والے تھے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ اس قسم کا فساد اور کشت و خون ہوتا اور اتنے معززین جیلخانے میں ڈالے جاتے - اگر گورنمنٹ موصوفہ بُردباری و تحمل کو کام فرماتی اور پرائیویٹ رسوخ سے بھی اسبارہ میں کام لگالتی تو کبھی یہ فساد نہ ہوتا حال ہی میں لاہور میڈیکل کالج کے احاطہ میں دو مسجدیں اور ایک مقبرہ کا معہ سدر لینڈ صاحب پرنسپل میڈیکل کالج لاہور اور اگزیکٹیو انجنیر صاحب کی سفارش پر گرائے جانے کا فیصلہ ہو چکا تھا - اور ریلوے سٹیشن کی توسیع میں عالیشان شاہی مسجد کے گرانے کی تجویز تھی مگر پیشتر اس کے کہ کوئی زبردستی کیجاتی جناب مسٹر ٹالنٹن صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے جنکا ہم گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں تفصیل کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں مسلمان معززین سے اپنے طور پر مشورہ لیا اور رعایا کی نبض شناسی کی - اور جب کہ اس قسم کی مذہبی دست اندازی کو اونہوں نے موجب نقض امن سمجھا تو گورنمنٹ کو اپنی پہلی تجویز کے منسوخ کرنے کے لئے مشورہ دیا یہی اعلیٰ مثال ہے جو دیگر مجسٹریٹان ضلع کو ایسے مواقع پر کاربند ہونا چاہئیے ورنہ ملک میں امن قائم نہیں رہ سکتا - لاہور میں تین مسجدیں اور ایک مقبرہ کا معاملہ تھا مگر کیسے امن سے فیصلہ ہوا کانپور میں ایک مسجد کے متعلق اسقدر جانوں کا نقصان ہوا - اور عزت اور آبرو میں فرق آیا - گورنمنٹ کی بدنامی ہوئی - فرق صرف یہ ہے کہ لاہور میں حاکم ضلع ایک معاملہ فہم - مآل اندیش اور حلیم المزاج یوروپین ہیں اور کانپور کی عنان حکومت ایک جوشیلے ناعاقبت اندیش اور جلد باز جنٹلمین کے ہاتھ میں ہے -

مسجد کانپور کے متعلق صحیح واقعات

سرکاری اعلان میں یہہ تسلیم کیا گیا ہے -

(۱) نومبر ۱۹۰۹ء میں جدید سڑک کے متعلق نقشہ جات بنائے گئے اور کلکٹر کے دفتر میں عوام الناس کے ملاحظہ کے لئے رکھ دیئے گئے (۲) جن سے ظاہر تھا کہ ایک مندر اور مچھلی بازار کی مسجد کا مشرقی حصہ گرا دیا جاویگا - (۳) مندر کے متعلق اعتراضات ہوئے لیکن مسجد کے متعلق کوئی کارروائی نہیں ہوئی (۴) نومبر ۱۹۱۲ء میں لفٹننٹ گورنر نے کمیٹی کے ممبروں سے اس موقع کے متعلق گفتگو کی اور فیصلہ کیا کہ مندر تو بچا دیا جاوے اور سڑک کی اسجگہ دو شاخیں کر دی جاویں (۵) اس قرار داد کے وقت مسلمانوں نے دریافت کیا کہ اس کا نتیجہ مسجد کی تباہی تو نہ ہوگا تو انکو اطمینان دلایا گیا کہ ایسا نہ ہونے پائیگا - (۶) فروری گذشتہ میں مجلس منتظمہ اصلاحات نے فیصلہ کیا کہ غسل خانہ کے بدلہ شمالی دیوار کے برابر ایک قطعہ زمین دیدیا جاوے - (۷) مارچ میں اعتراضات خلاف مداخلت اندر احاطہ مسجد شائع ہونے شروع ہوئے اور مقامی حکومت کی خدمت میں درخواست دی گئی کہ مسجد کا مشرقی حصہ منہدم نہ کیا جائے (۸) گورنمنٹ نے حکم کیا کہ مسجد کا کوئی حصہ بجز غسل خانہ منہدم نہ کیا جائیگا - (۹) بعد اس کے ہی میونسپل کمیٹی نے حصول اراضی کا فیصلہ کیا - اور آخر جون میں معاوضہ پیش کیا گیا - (۱۰) یکم جولائی کو غسل خانہ ایسے انتظام اور احتیاط سے منہدم کیا گیا جو نقض امن کے انسداد کے لئے ضروری تھا - (۱۱) اور ایک کم عرض اونچا سا پشتہ جس میں سے ایک نالی گذرتی ہوئی جاتی ضرور (یہہ غسل خانہ ہے) کو جاتی تھی اور جو کہ سڑک میں نکلا ہوا تھا گرا دیا گیا یہہ تمام تعمیر ۹ فٹ عرض اور ۲۸ فٹ طویل تھی - اور صحن کشادہ کے مقابل جہاں نمازی نماز پڑھنے میں اس پر چھت پڑی ہوئی تھی (۱۲) بعض معترض یہ کہتے ہیں کہ یہہ جگہ مثل بقیہ مسجد کے مقدس تھی اس پر بہترین رائے اس واقعہ کے اظہار سے قائم ہو سکتی ہے کہ میونسپل بورڈ کے پریزیڈنٹ کے ہمراہ موقعہ دیکھنے میں جو مسلمان تھے وہ جوتوں سمیت چلے گئے اور دروازہ کے اندر اس پشتہ پر جوتوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا - مذکورہ بالا مسلمانوں کا

جواب متولیان مسجد نے دیا جسکا خلاصہ ذیل میں درج ہے :-

(۱) نقشہ مذکورہ بالا کے دیکھنے کی پرواہ ہی نہیں کی گئی - کیونکہ عوام الناس انگریزی سے نابلد ہیں اور نقشہ انگریزی میں تھا جنہوں نے دیکھا - چونکہ مسجد متنازع کا کوئی جزو اس میں لیا جانا نہیں دکھایا گیا تھا اس لئے کوئی اندیشہ پیدا نہ ہوا - (۲) جب مسلمانان کانپور کو مسجد کی نسبت معلوم ہوا اونہوں نے فوراً فریاد بلند کی - چنانچہ لفٹننٹ گورنر بہادر نے فرمایا کہ مسجد اور مندر میں کوئی مداخلت نہ کی جائیگی (۳) دالان مسجد غسل خانہ نہیں ہوتا - غسل خانہ علیحدہ ہے ہز آنر نے تقریر میں غسل خانہ کے گرانے کی بھی صراحت نہ فرمائی تھی (۴) دالان متنازع کے کنارے ایک نالی ہے - جو وضو کا پانی باہر لیجاتی تھی لیکن اس دالان کا باقی غربی حصہ سب نماز کے لئے استعمال کیا جاتا تھا - اس میں کوئی پاخانہ یا جائے ضرور نہ تھا اور نہ ہی مسجد میں کوئی ملوث ہے - افسوس ہے کہ ہمارے حکام کو وقت کو اب تک اسلامی روایات سے اتنی بھی واقفیت نہیں (۵) چیرمین کا یہ بیان غلط ہے کہ اُسنے مسلمانوں کو جوتے پہن کر وہاں جاتے دیکھا - اس کے متعلق جب چیرمین سے دریافت کیا گیا کہ کس وقت ایسا ہوا تو جواب لاکہم جواب دینا نہیں چاہتے مسلمان کوئی جوتا پہن کر کسی مسجد کے اندر نہیں گیا اور نہ جاتا ہے شرعی مسلمانوں کے نزدیک محراب و ممبر اور منہدم شدہ جگہ یکساں درجہ اور بزرگی رکھتی ہیں (۶) ہمنے دالان کے متعلق کوئی معاوضہ لینا آجتک منظور نہیں کیا - نہ ہمیں ایسا معاوضہ لینے کا شرعاً حق ہے یہ ہم پر اتہام لگایا گیا ہے کہ ہمنے معاوضہ لے لیا ہے اس اتہام کے خلاف ہماری تردیدیں موجود ہیں - جو مختلف موقعوں پر شائع ہو چکی ہیں (۷) یہ امر کہ کانپور کے اسلامی حلقوں میں اس واقعہ کے متعلق کوئی جوش نہیں ہے یہ بالکل غلط رپورٹ ہے ہم اسکا مطلب سمجھنے سے قاصر ہیں اگر گورنمنٹ کے نزدیک جوش کا معیار یہہ ہے - کہ خلاف قانون حرکات سرزد ہوں تو یقیناً مسلمانان کانپور اس معیار سے پُرجوش نہیں کہے جاسکتے لیکن اگر قانونی حدود کے اندر سخت سے سخت لہجہ میں گورنمنٹ پر نکتہ چینی کرنا - متعدد عام جلسوں کا انعقاد - کثیر اجتماع ہزارہا مسلمانوں کا بے چینی اور اضطراب - رزولیوشنوں اور میموریلوں کی روانگی اس جوش کے مفہوم میں آسکتی ہے - تو ہم مسلمانان کانپور نہایت زور کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ ان حلقہ امور میں ... ہمارا قدم باوجود بعض خطرات کبھی پیچھے نہیں رہا -

مذکورہ بالا دونوں بیانوں کو پڑھنے کے بعد ایک منصف مزاج انسان اس نتیجہ پر آئے بغیر نہیں رہ سکتا -

(۱) مسجد اور مندر دونوں کے گرا دینے کی تجویز پیش تھی مندر ہندو لیڈران کے شور و غوغا کے ڈر سے بچایا گیا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ پُرفضا بنا دیا گیا - اور مسجد کی پرواہ نہیں کی گئی - (۲) نومبر گذشتہ کو لفٹننٹ گورنر صوبہ متحدہ کو مسلمانوں کی ناراضگی کا علم ہو گیا - اور آپ نے مسجد کو بچانے کا وعدہ کیا - (۳) اسپر بھی علم رکھتے ہوئے مسٹر ٹائلر کلکٹر نے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کی کچھ پرواہ نہیں کی - اور فروری میں مسجد کے ایک حصہ کو گرانے کا فیصلہ خلاف ارادہ لوکل گورنمنٹ شائع کر دیا - (۴) مسلمانان کانپور کو جب یہ علم ہوا تو فوراً اونہوں نے واویلا مچانا شروع کیا (۵) یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ حصہ منہدم شدہ مسجد کا تھا اور باقاعدہ نماز کی ادائیگی کی جگہ یا پاخانہ نہ تھا ہمارے ملک کے پاخانے یا جائے ضرور کبھی ۲۸ فٹ لمبے اور ۹ فٹ چوڑے اور چھتے ہوئے مسجد کے صحن کے ساتھ نہیں ہوتے یہ جو مشہور ... کیا گیا تھا کہ جائے ضرور گرایا گیا بالکل غلط تھا ہمیں افسوس ہے - اس کے متعلق معلوم ہوتا ہے کسی قدر اسمیں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے - (۶) نہ صرف مسلمانان کانپور کی عرضداشتوں کی کوئی پرواہ ہی نہ کی گئی - بلکہ ایک طرف مندر کو بچا کر دوسری طرف مسجد کو فوج کی بندوقوں اور تنگی سنگینوں کی موجودگی میں گرا کر انکے مذہبی جذبات کو یکم جولائی کی صبح کے وقت بھڑکایا اور اونہوں نے اس خیال سے کہ گورنمنٹ عالیہ انکی عرضداشتوں کو سنکر بموجب اپنے وعدہ کے مسجد از سر نو بنا دیگی صبر اختیار کیا - لیکن جب جولائی ۱۹۱۳ء کے اخیر میں مذکورہ بالا اعلان لوکل گورنمنٹ نے شائع کیا اور بتایا کہ جو حصہ گرا دیا گیا ہے وہ ایک جائے ضرور تھا - مسجد کا حصہ نہ تھا اور اسطرح سے اس معاملہ کی نسبت اپنی ناواقفی اور لاپرواہی کا ثبوت دیا جس سے ظاہر ہے کہ اُن کو مقابلہ لکھو کہا رعایا کے برطانیہ کے ایک کلکٹر صاحب کی بات کی زیادہ پچ ہے - تو اونہوں نے چونکہ معاوضہ نہیں کا لیا ہوا تھا - اپنے دل کی تسلی کے لئے صرف شہید شدہ مسجد کے حصہ کی اینٹوں کو جمع کرکے بغیر چونہ اور گارے کے از سر نو چبوترہ بنانے کی ٹھان لی - تا اسی طرح وہ

اگ جو دل کو لگی ہوئی تھی - ٹھنڈی ہو جاوے جہاں تک ابتدائی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے مسلمانوں کیطرف سے سوائے مسجد کی اینٹوں کو جمع کرکے چبوترا کرنے کے کوئی نقض امن میں پیش قدمی نہیں کی گئی - کسی کو گالی نہیں دی - کسی کو مارا نہیں - کوئی شور سوائے اللہ کا نام پکارنے کے نہیں کیا - ایک دل کی اُمنگ تھی جسکو جوش محبت کے طور پر پورا کرنا چاہا ایک حقیقی جذبہ کی پیاس تھی جسکو خیالی پانی سے بجھانا چاہا لیکن بیچارے مسلمانوں کی بدقسمتی وہ خواہش بھی پوری نہ ہوسکی - معلوم ہوتا ہے کہ کوتوال صاحب کی مداخلت اور جبر نے لوگوں کو جو مایوس ہو چکے تھے آگ پر تیل کا کام دیا اور اشتعال دلایا - اسپر جب ٹائلر صاحب نے یہ حال سنا - افسوس ہے کہ وہ صبر اور دور اندیشی کو اس وقت کام میں نہیں لاسکے نہ آگا دیکھا نہ پیچھا - جھٹ بندوقوں تلواروں سے مسلح فوج کو لیکر میدان میں جا پہنچے - معلوم نہیں ہوتا کہ یہ مجمع بلوہ کی نیت سے جمع ہوا تھا - بلکہ وہ ننھے لونڈے اور بوڑھے جنمیں پولیس مین خفیہ پولیس ہندو مسلمان عیسائی سب لوگ موجود تھے کیا کوئی سرحدیوں کا ڈاکہ تھا جو کہ کانپور پر یورش کر رہا تھا کہ بغیر بندوقوں کے سنبھل ہی نہ سکتا تھا - ہمیں نہایت افسوس ہے - کہ مسٹر ٹائلر صاحب کو سوائے بندوق چلانے کے اور کوئی تدبیر اس مجمع کو منتشر کرنے کے لئے نہ تھی - اور دس منٹ تک غریب اور بیکس وفادار رعایائے برطانیہ پر جنکے ہاتھ میں ایک چھڑی بھی نہ تھی اور جو بقول منصف مزاج سول ملٹری گزٹ اور پایونیر "خطرناک طور" پر مسجد کی اینٹوں اور پتھروں سے مسلح تھے بندوقوں کے فیر کر دیئے - یا الٰہی تو ہم مسلمانوں پر رحم کر ہماری کمزوریوں اور گناہوں کو بخش اور قران اور حدیث پر عملدرآمد کی توفیق عطا کر - اور ہمارے حکام کے دلمیں رحم بھر دے - اور وسعت قلب عطا فرما - اور انکے افسروں کو ظالم بننے سے بچائے رکھ - آمین -

مسیحی دنیا کی رحمدلی

پچھلے ہفتہ کی تار خبروں میں ذکر تھا کہ جنگلی پرندوں کی حفاظت کا مسئلہ پارلیمنٹ تک پہنچا اور دار العوام میں اسکے متعلق ایک مسودہ قانون پیش ہو گیا جو اغلباً کسی آیندہ اجلاس میں پاس ہو کر قابل عملدرآمد بھی قرار پا جائیگا - رحمدلی اپنی جگہ پر اچھی چیز ہے لیکن ہر سمجھدار آدمی کو یہ دیکھکر سخت تعجب آنا چاہئے کہ وہی مسیحی رحمدلی جو بعض اوقات وحوش و طیور تک کے لئے وقف ہو سکتی ہے بعض دیگر اوقات میں بنی نوع انسان کے بھی کام نہیں آتی - اصل میں یہ غلط تعلیمات مذہبی کا اثر ہے کہ قہر اور مہر کا خواہ کسی نیت سے ہو - لیکن بسا اوقات غلط استعمال بھی ہو جاتا ہے برخلاف اسکے اسلام تمام ملکات فطری اور قوائے بشری کو مناسب موقعہ اور محل پر استعمال کرنیکی تعلیم دیتا ہے -

مشنریوں کی اولوالعزمی فیاضی اور جوش مذہبی

ساری دنیا کے پادریوں کو الگ رکھو - صرف ایک چھوٹے سے ملک سکاٹلینڈ کی بائیبل سوسائٹی نے پچھلی نصف صدی کے اندر قریباً سو اجاد کروڑ جلدیں کتاب مقدس کی جہاں تہاں مفت تقسیم کی ہیں اس کے مقابلہ میں ذرا ہمارے مسلمان بھائی بھی اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچیں کہ اونہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کیا کچھ فراخ دلی اور عالی حوصلگی دکھلائی اور کتنی ایک جلدیں قران کریم یا دیگر تبلیغی کتب و رسائل کی اپنی یا غیر زبانوں میں شائع کیں ؟ حالانکہ ہم میں چھوٹے موٹے والیان ملک بھی ہیں - انجمنیں اور مجلسیں بھی ہیں - اور تو اور مقام غیرت ہے کہ ہماری اس وقت تک کوئی باقاعدہ و قابل ذکر آرگنائیزیشن بھی تو ایسی نہیں جس سے اگر کچھ کام متفرق طور پر ہوتا بھی ہے تو اسکی مجموعی رپورٹ ہی مرتب کیجا سکے - یہہ تو محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے - کہ مسلمانوں کی اس لاپرواہی اور غفلت پر بھی دین حق اپنی ذاتی کشش اور نور صداقت سے ہی اقطاع عالم میں پھیل رہا ہے -

عسل مصفی کے شائقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفی کا حصہ اول ۶۵۲ صفحہ تک خوشخط عمدہ کاغذ پر اور عمدہ مضامین کے اضافہ سے تیار ہو گیا ہے قیمت عہ روپیہ مقرر کیگئی ہے - درخواستیں جلد آنی چاہئیں - عاجز مرزا خدا بخش حکیم لنگے منڈی لاہور -

انبیاء کی طرح مختص المکان یا محدود الزمان نہ تھی۔ وہ سارے جہانوں کے لئے رحمت اور کل انسانوں کے لئے رسول تھا۔ اس لئے اُس کی عالمگیر شریعت وہ پیغام لائی۔ جو اُس زمانہ کے جاہل و وحشی عرب اور اس زمانہ کے مہذب و تعلیم یافتہ ہندی ہر دو کے لئے موزون ہو سکتا تھا۔ نہ معلوم اس پیام میں کیا جادو تھا۔ اس پیامبر کی زبردست شخصیت میں کیا کشش تھی۔ کہ سامعین کی مخالفت کے بادلوں کو اس پیام نے اندر کے بجر کی طرح چیر ڈالا۔ اور راستی کی شعاع کو طالبانِ حق کی آنکھ تک پہنچا دیا اور اُن کو غفلت کے لحافوں سے نکال کر بیدار و ہوشیار بنا دیا۔ اس بے نظیر تاثر اور بے مثل تغیر کو پانی پت کی بلبل نے اس طرح گایا ہے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی ؎ عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن دل میں لگادی ؎ اک آواز میں سوتی بستی جگادی

وہ [illegible] پیام صلح تھا۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل مہبط [illegible] کی زبانِ رحمت افشان سے دنیا کو پہنچا [illegible] تھا۔ اس پیام [illegible] نتائج پیدا کئے اور اس پر عمل پیرا ہونے والوں نے کیا مفاد حاصل کئے۔ اس کا جواب کوئی راز سربستہ نہیں۔ وہ لوگ جن کے قدموں پر کسریٰ کا تاج رکھا گیا۔ وہ لوگ جو قیصر کی عظیم الشان سلطنت کے وارث ہوئے۔ وہ لوگ جنہوں نے قصر الحمرا اور تاج محل کی بنیادیں ڈالیں۔ وہ لوگ جنہوں نے ایشیاء و افریقہ پر ہلالی پرچم بلند کیا وہ جن کے سامنے اہرامِ مصری سربسجود ہوئے۔ وہ جن کا نام آج تک بحر ظلمات و بحر ابیض متوسط کی درمیانی آبنائے کے سنگلاخ کنارے پر اور الہ آباد تک کے لئے منقوش ہے۔ وہ یا تو وہی عربی پیغامبر کی زبان سے پیغام صلح سُننے والے یا اُن کی اولاد و احفاد میں سے تھے۔ اس پیام کے سُننے والے نے جو شہادت خود اپنی زبان سے اپنی تبدیلی کے متعلق دی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ مادرِ ہند کے فرزند اُسے غور سے مطالعہ کریں کیونکہ اس میں اُن کی بہتری کے وسائل اور اُن کے محبوب وطن کی فلاح کا راز ہے۔ ملاحظہ ہو کہ اللہ تعم کے پیارے۔ ہماری آنکھوں کے تارے تھاکے تعریف کئے گئے پیغامبر کا حقیقی چچا اپنے زمانہ ہجرت میں شاہ حبش کے سامنے مفصلہ ذیل تقریر کرتا اور اس پیغام کا تیر اپنی حالت کا نقشہ کھینچکر عیسائی بادشاہ کو مسلمان بنا تاہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اے عالیجاہ بادشاہ! ہمارا حال یہ ہے کہ ہم جہالت اور گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے۔ ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مُردار کھایا کرتے تھے۔ گندی فحش باتیں بکتے تھے۔ ہم میں کوئی انسانیت کی خوبی نہ تھی۔ خداوند تعالےٰ نے جس کا فضل تمام جہان پر چھایا ہوا ہے۔ محمدؐ کو اُس پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔ ہمارے لئے رسول کر کے بھیجا اُسکی شرافتِ نسب۔ راست گفتاری۔ صاف باطنی اور دیانتداری سے ہم خوب آگاہ ہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنی مرضی ظاہر فرمائی اور وہ اللہ کا یہ پیغام لیکر ہمارے پاس آیا۔ کہ صرف ایک خدا پر ایمان رکھو۔ اس کی ذات صفات میں کسی اور کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ بتوں کی پرستش مت کرو۔ راست گفتاری اپنا شعار ٹھہراؤ۔ امانت میں کبھی خیانت نہ کرو اپنے تمام ابنائے جنس سے ہمدردی رکھو۔ پڑوسیوں کے حقوق کی نگہداشت کرو۔ عورت ذات کی عزت کرو۔ یتیموں کا مال نہ کھاؤ۔ پاکیزگی اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کرو۔ خدا کی عبادت کرو۔ اُس کی یاد میں کھانا پینا تک بھول جاؤ۔ راہِ خدا میں غریبوں کی مدد کے لئے خیرات کرو،،

یہ تھا اُس مقدس و مطہر پیغمبرؐ کا پیام جس نے الصلح خیرؐ کی تعلیم دی تھی اس لئے ہم اس کے پیغام کو بھی پیغام صلح ہی کہتے ہیں اور یہی پیغام ہے جو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہر صدی میں لے کر آتے ہیں اور مخلوقِ خدا کی رہنمائی کا فرض ادا کرتے ہیں۔ اس پیغام کی محمدؐ رسول کے بعد سے ہمارے زمانے تک کبھی ایسی اشد ضرورت اور سخت احتیاج نہ تھی۔ جیسی اس صدی میں محسوس ہوئی۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے تقاضا کیا۔ کہ حضرت میرزا غلام احمد مغفور و مرحوم ہندوستان کو ایک پیغام صلح دیں اور بھولی بھٹکی مخلوق کو بیہودہ جھگڑوں فسادوں اور جھوٹے معبودوں کی عبادت کے ٹیڑھے راستہ سے ہٹا کر صلح و آشتی اور حق کی شاہ راہ پر چلائیں اور جس طرح محمدؐ عربی نے بحیرہ قلزم اور خلیج فارس کے درمیانی جزیرہ نما کو اپنے دم مسیحا آخرین سے پیغام حق پہنچا کر زندہ قوم کا گھر بنا دیا تھا۔ اس طرح ہمالیہ اور بحر ہند کے درمیان کی زمین اور گنگا جمنا کے کنارے پر رہنے والی نسل آدم کو دوبارہ وہی پیغام سنا کر زندہ ملک اور زندہ قوم بنا دے +

پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار

مندرجہ بالا فقرہ جس کا یہ مطلب ہے کہ جناب محمد مصطفےٰ ایک پاک انسان ہے اور نبیوں کا سردار ہے۔ یہ ایک سچا اور پر از صداقت قول ہے۔ جو یہی نہیں کہ اس کا بولنا راستبازوں اور صادقوں کے منہ کو ہی زیب دیتا ہے۔ بلکہ ایک اولوالعزم رسول اور نبی کے اپنے سچے ایمان کا فوٹو بھی یہی فقرہ ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مندرجہ بالا ہیڈنگ خداوند عالم ہاں ہاں رب العرش العظیم کے منہ بولے کلمات طیبات بھی ہیں یا یوں کہو کہ آنت خاتم النبیین کو ایک دوسرے پیرایہ میں بیان کر دیا گیا ہے اور خاتم النبیین کو عام فہم کر کے نبیوں کا سردار کہہ دیا گیا ہے +

جس طرح سے کسی سردار کی سرداری قابلِ پذیرائی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ مدعی سرداری کے پاس علامت سرداری یا سرداری کی مہر موجود نہ ہو۔ اسی طرح سے کوئی مدعی نبوت بھی جب تک وہ اپنے سردار کا مطیع اور فرمانبردار ثابت نہ ہو۔ قبولیت کے قابل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مرشد حضرت سیدنا مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب نے۔ جہاں الہام الٰہی سے یہ پاک فقرہ تحریر کیا کہ

کل برکۃ من محمد صلعم

وہاں شاعرانہ رنگ میں بھی اپنی قلبی جذبات کا یوں اظہار کیا کہ

ہست او خیر الرسل خیر الانام ؎ ہر نبوت را بروشد اختتام
بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ؎ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

الغرض خدا نے بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو خاتم النبیین یعنے نبیوں کا مہر اور نبیوں کا سردار مقرر کیا اور ہمارے مرشد حضرت مسیح موعودؑ کے بھی ہر ایک رگ و ریشہ سے یہی صدا نکلی کہ "جو کچھ بھی اُنہوں نے پایا پاک محمد مصطفےٰ کی اتباع سے پایا،،

جس سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار ہے" لیکن ایک اور پہلو سے بھی اگر اس پر مزید روشنی ڈالدی جاوے تو میرے خیال میں یہ روحانی آفتاب جس کو خدا سراجًا منیرًا کہکر پکارتا ہے۔ نورٌ علٰی نور کا مصداق ہوگا۔ اور وہ اس طرح سے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم سے پہلے پہلے جس قدر انبیاء ہوئے۔ وہ ایسے وقتوں میں مبعوث ہوئے۔ کہ دنیا کے لوگوں کے تعلقات آپس میں وسیع نہ تھے۔ اشاعت کے سامان بالکل نہ تھے۔ بلکہ تحریر کا رواج بھی قریبًا کالعدم تھا اور ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک کے لوگوں سے بالکل ہی بیخبر ہوتے تھے۔ اور اس لئے ان نبیوں کے دعاوی صرف ان کی اپنی اقوام تک ہی محدود ہوتے تھے اور ہر ایک رسول اور نبی صرف اپنی اپنی قوم کو ہی دعوت کرتا تھا بلکہ بعض انبیاء کی دعوت ایک ایک قریہ تک ہی محدود ہوتی تھی۔ لیکن پاک محمدؐ مصطفےٰ (جس کے وسیلہ کے بغیر پہلے انبیاء کی نبوتیں ہی ثابت نہیں ہو سکتیں) کی سرداری کو خدا تعالےٰ نے تمام دنیا پر نہ صرف اسی رنگ میں ہی ظاہر کیا۔ کہ ایک یتیم اور بیکس انسان کو نہایت ہی قلیل مدت میں (جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی) ایک عظیم الشان بادشاہ اور صاحب ملک و سلطنت بنا دیا۔ بلکہ اُس کی روحانی بادشاہت کو بھی اکناف عالم تک پہنچا دیا اور کافۃ الناس کے لئے اس وجود باجود کو برکت اور رحمت ثابت کر دیا اور تمام دنیا پر اس بات کو منوانے کے لئے حجت پوری کر دی۔ کہ پاک محمد مصطفےٰ ہی نبیوں کا سردار ہے

سکھ صاحبان اور تحقیق حق

چند دوستوں کی تحریک پر اڈیٹر نور کو پچھلے دنوں حیدر آباد سندھ جانے کا اتفاق ہوا۔ قبل ازیں وہاں کے اہلِ ہنود سناتن اور آریہ دھرم سے تعلق رکھتے تھے مگر آریہ دھرم کے خشک اور خالی از روحانیت دعاوی نے اُن کی تسلی نہ کی۔ اس لئے وہ آریہ دھرم سے مُنہ پھیر کر شری گورو نانک دیوجی کی شرن میں آئے۔ مگر وہاں کے لوگ جو تعلیم میں خاصی ترقی کر چکے ہیں۔ اب وہ ایسے دھرم کی تلاش کے جویاں ہیں۔ جو روحانیت و شریعت کے پہلو میں افضل اور اکمل ہو۔ خاکسار اڈیٹر نور نے حیدر آباد سندھ میں اپنے لیکچروں کے ذریعہ سکھ صاحبان کی مقدس کتب کے حوالجات اور حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کے اقوال سے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ اور راسخ الاعتقاد مومن تھے۔ پہلے تو وہاں کے نانک پنتھیوں کو کچھ بُرا معلوم ہوا۔ مگر جب شہادت کے لئے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک اور اقوال پیش کئے گئے۔ تو اُن لوگوں نے اُن پر غور کرنا شروع کیا۔ اب سندھ جرنل میں یہ بات پڑھ کر ہمیں بہت خوشی حاصل ہوئی۔ کہ وہاں کے چند معزز نانک پنتھی پنجاب میں اس لئے آنے والے ہیں کہ وہ ڈیرہ بابا نانک میں چولہ بابا نانک صاحب اور گورو ہر سہائے واقعہ فیروز پور میں حمایل شریف (جس کی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہر روز تلاوت فرمایا کرتے تھے) اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیں۔ سو یہ ایک نہایت مبارک بات ہے۔ بے شک ہر ایک مذہب کے پیرو کو اپنے ہادی کے مت اور ملت سے متعلق ہر طرح سے تسلی اور اطمینان کرنا چاہئے اگر از روئے تحقیقات حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے چیلوں پر یہ آشکارا ہو جائے۔ کہ حضرت باوا صاحب اسلام سے تعلق رکھتے تھے۔ تو پھر ہر ایک چیلہ کو اپنے گورو کے راستہ پر قدم مارنے سے کونسی طاقت روک سکتی ہے

(شیخ محمدؐ یوسف اڈیٹر اخبار نور قادیان)

کانفرنس تحقیق مذاہب پیرس

اسلامی حلقوں میں یہ خبر خاص مسرت سے سنی جاویگی کہ تحقیق مذاہب کی جو مجلس حال میں بمقام پیرس پایہ تخت فرانس منعقد ہوئی۔ اس میں ہمارے خواجہ کمال الدین صاحب بھی مہمان کانفرنس کی طرف سے مدعو ہوئے تھے۔ اس کانفرنس میں دنیا بھر کے بڑے بڑے علماء و محققین سو سے زیادہ تعداد میں موجود تھے۔ خواجہ صاحب کا مضمون سب سے آخر تھا اور بعنایت ایزدی کا فضل خاص یہ ہوا کہ دوسرے قایم مقامانِ مذاہب کو تو صرف بیس بیس منٹ ہی ملے۔ مگر خواجہ صاحب کو آدھ گھنٹہ سے بھی کچھ زیادہ وقت مل گیا۔ حاضرین آپ کی تقریر سے ایسے محظوظ و متاثر ہوئے۔ کہ پابندی وقت کی بھی پرواہ نہ کی اور ہمہ تن گوش ہو کر سنتے گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک مزید تفصیلی حالات آیندہ ہدیہ ناظرین ہونگے انشاء اللہ +

ایک اور مسجد شہید کی گئی

ابھی مختصر خبر موصول ہوئی ہے کہ پولیس لائن کراچی کی مسجد بھی ایگزیکٹو انجینیر صاحب بہادر نے شہید کرادی ہے۔ واللہ اعلم اصل معاملہ کیا کچھ ہے اور کن اسباب کے تحت وہاں یہ اندوہناک حادثہ گذرا۔ لیکن بہرحال اس میں شک نہیں۔ کہ پے درپے اس قسم کے واقعات کا ہونا حاکم و محکوم دونوں کے لئے بیٹھے بٹھائے تشویش اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے اور ان کا اثر رعایا کی عقیدت مندی اور وفاکیشی پر بہت بُرا پڑتا ہے۔ حکام کی قابلیت اور ہوشمندی اس میں نہیں ہے کہ بیجا تحکم اور غیر معتدل کارروائیوں سے رعیت کے دلوں پر رعب و اب جما یا جائے۔ بلکہ عاقلانہ اصول جہانبانی یہ ہے کہ لطف و کرم سے قلوب رعایا کو تسخیر کیا جائے۔ افسوس کہ بعض کوتہ اندیش عُمّالِ حکومت ان نشیب و فراز کی پرواہ نہیں کرتے اور اپنی غلط کاریوں سے گورنمنٹ کو بھی بدنام کرتے ہیں جس کا اپنا منشا ہرگز نہیں ہے کہ کسی فرد رعایا کے معاملات مذہبی میں مداخلت کی جائے بلکہ لیڈروں کا اس وقت یہ ایک اہم فرض ہے کہ خوشامدانہ طرز عمل سے اندر ہی اندر ان مفاسد کو بڑھنے نہ دیں۔ بلکہ ادب سے مگر صفائی کے ساتھ گورنمنٹ عالیہ کے گوش گذار کرتے رہیں کہ فلاں فلاں امور اس کی غریب رعایا کے لئے رنج دہ ہیں۔ یا حکام کی فلاں شخصی غلطی سے حکومت کے رویہ پر حرف آتا ہے اور حاکم و محکوم کے تعلقات میں اندیشناک پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں +

انتخاب گزٹ پنجاب مجریہ ۸ راگست

شیخ اصغر علی ڈپٹی کمشنر میانوالی میں تعینات ہوئے منشی رجب علی خاں تحصیلدار راولپنڈی گلوٹ میں عارضی ایڈیشنل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ ہفتم مقرر ہوئے۔ منشی محبوب عالم صاحب ای اے سی کو ۲ ماہ کی رخصت عطا ہوئی۔ مسٹر فیروز دین معروف اسسٹنٹ سرجن فیروزپور میں بایام رخصت صاحب سول سرجن کے قایم مقام کئے گئے۔ خان صاحب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۹

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا۔ اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلۂ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی۔ تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ ۳ روپے ششماہی ۲ روپے۔ طلبار سے ۲ روپے ۸ آنے اور ششماہی ۱ روپیہ ۸ آنے
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویر ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط و کتابت مینجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں
احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

ایڈیٹر
خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۴ - اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱۶

تازہ برقی خبریں

ترک قبضہ نہیں دینگے (لنڈن ۱۱- اگست) مراسلہ دول کے جواب میں ترکی بیان ہے کہ اُس نے معاہدۂ لنڈن کی تعمیل میں سعی کی۔ مگر بلغاریہ کے مظالم نے اسے مجبور کر دیا تاکہ وہ ان مسلمانوں کو بچا سکے جو دیگر مقامات میں اب تک زندہ ہیں اس نے اپنی کوشش علاقہ زیر بحث تک محدود رکھی ہے جو دارالخلافہ کی سلامتی کے واسطے ضروری ہے ترکی نے اڈریانوپل پر قبضہ رکھنے کا عزم مصمم کر لیا ہے وہاں بہت ساری سپاہ بھی تعین کر دی ہے اور بلغاریہ نے اپنی افواج منتشر کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

صلح پر خیالات (ایضاً) جارا ن جرمنی و یونان کی باہمی مبارکبادوں سے عیاں ہے کہ اس صلح سے رومانیا نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ اخبارات قیصر کی تعریفوں نے شاہ یونان کی دانشمندانہ و مستعدانہ طرز حکومت کا قائل کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک صلحنامہ قطعی ہے بلکہ بعض نور دس و آسٹریا کے مطالبہ ترمیم کو فضول بتاتے اور کہتے ہیں کہ قبضہ کوالہ کا معاملہ دول کے لئے چنداں اہم نہیں

بلغاروی مظالم کا خوف (سلانیک ۱۱) معاہدۂ جدیدہ میں جو علاقہ بلغاریہ کو ملا ہے۔ وہاں کے یونانی اور مسلمان اپنے معبدوں اور مکانوں کو آگ لگا کر علاقہ یونان کی طرف بھاگ گئے ہیں۔

فرنچ اخباروں کا بیان صلح قطعی ہوگی۔ روس اپنی آرزوئے محال در بارۂ بلغاریہ پر زور نہ دیگا۔ کیونکہ کوالہ کا مسئلہ بہ نسبت بلقان کے بحیرہ روم سے زیادہ علاقہ رکھتا ہے اور اس کا اثر زیادہ تر فرانس پر پڑتا ہے۔

اخبارات صوفیا اس صلحنامہ سے بہت بد دل ہیں۔ کہ یہ صلح صرف بدامنی کو مستقل کرنے والی ہے اور وہ زمانہ دور نہیں جبکہ مقدونیہ میں خون کے دریا بہینگے۔

(بعد کی خبر) رومانیہ نے بمشکل ایک جان کا نقصان اٹھایا ہوگا۔ مگر اس کو علاقہ توقع سے بھی کہیں سوا ملگیا ہے۔ اور اس نے بلقان میں کامل اقتدار حاصل کر لیا قیصر اور شاہ رومانیہ کے تبادلہ پیغامات سے معلوم ہوتا ہے کہ رومانیہ کی تمام کارروائی اول سے آخر تک قیصر کے حسب منشا ہوئی ہے۔

ویانا میں برہمی (ویانا ۱۲ اگست) قیصر و شاہ چارلس کے باہمی گرم مراسلات سے ویانا والے بہت ناراض ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ان مراسلوں نے مسئلہ مشرقی کے متعلق آسٹریا اور جرمنی کے اُس اختلاف رائے کا پردہ فاش ہوتا ہے۔ جسکی نسبت سیاسی دنیا کو مدت سے شکوک و شبہات تھے اور نیز یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رومانیہ اب ویانا (پایہ تخت آسٹریا) کو نہیں بلکہ برلن (دارالسلطنت جرمنی) کو اتحاد ثلاثہ کی روح رواں سمجھتا ہے۔

روس کا پیام (بخارسٹ ۱۲ اگست) زار نے شاہ چارلس کو تکمیل صلح پر بذریعہ تار مبارکباد دی اور لکھا ہے کہ اس کا نتیجہ رومانیہ کے حق میں صریح کامیابی ہے شاہ نے اس تازہ اور واقعی قیمتی ثبوت دوستی پر زار کا شکریہ ادا کیا ہے

متفرق خبریں

حضور وائسرائے وسط اکتوبر میں اپنے سرمائی دورہ پر روانہ ہو کر مقامات ذیل پر رونق افروز ہونگے۔ کپور تھلہ۔ بیکانیر۔ الور۔ حیدر آباد۔ بیجا پور۔ میسور بنگلور۔ کولار کی کان ہائے طلا۔ مدورا۔ ترچنا پلی۔ تنجور۔ مدراس۔ کٹک۔ گیا بانکی پور۔ بھرت پور۔ اور دسمبر کے ہفتہ اول میں دہلی آن پہنچیں گے۔

ہندوستان سے چینی یا روسی ترکستان جانے والوں کی درخواستیں اب کے سال ۲۰ اگست تک جنرل سٹاف کے چیف صاحب کی خدمت میں پہنچنی چاہئیں۔ سالہائے آیندہ کے لئے پندرہ اگست مقرر ہوئی ہے۔ گلگت کے راستہ سے ہر سال صرف تین شخص جا سکیں گے۔ لیہ قراقورم کی طرف سے جانے والے افسروں کے لئے یہ پابندی نہیں ہے۔

اگست کے شروع میں سرحد پر مقامی قبایل کے درمیان کچھ لڑائی جھگڑا ہو گیا ۲۶ آدمی مارے گئے۔ محمود ملا کے بھی خفیف زخم آئے۔

مسقط کی کوئی اہم خبر بہت دنوں سے نہیں آئی جس سے معلوم ہوتا کہ سلطان کو باغی عربوں کے مقابلہ میں کیا کامیابی ہوئی۔ جو بموجب آخری اطلاع کے مسقط سے ایک روز کی مسافت تک بڑھ آئے تھے۔ گورنمنٹ ہند نے اس موقعہ پر سلطان کو بہت مدد دی جس سے رکھتے ہیں کہ سلطان کو اب اپنے دارالخلافہ اور ساحلی قصبات کے متعلق کوئی وجہ تشویش نہیں رہی برٹش جمعیت خشکی و تری پر بغرض حمایت و حفاظت تعینات ہے۔

مسٹر آغا خان اس وقت فرانس میں آرام سے رمضان شریف گزار رہے ہیں

ہندوستان میں پبلک اوپینین (عام رائے) روبہ ترقی ہونے کے ثبوت میں اخبار انگلش مین یہ دلیل پیش کرتا ہے۔ کہ کالیکٹ جیسے دور افتادہ مقام سے اس وقت تین عمدہ دیسی پرچے ہفتہ وار نکلتے ہیں اور ایک رسالہ ماہوار

نئی دہلی کی تعمیر جلدی ہی شروع ہوا چاہتی ہے۔ پہاڑ کی کٹائی اور مٹی کی کھدائی کے لئے ٹھیکہ داروں سے ٹنڈر طلب کئے گئے ہیں۔

ہندوستان اور جزائر فلپائن کے تجارتی تعلقات روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ یہاں سے چاول ریشہ دار چیزیں کی مصنوعات مثلاً رسیاں بوریاں وغیرہ اُدھر کو بہت جاتی ہیں۔ اور وہاں سے سگار۔ پٹسن۔ موتی۔ گوند۔ رال وغیرہ اشیاء آتی ہیں۔ ان جزایر میں چند ہندوستانی بھی جا بسے ہیں۔ جو وہاں کاشت کاری کر رہے ہیں اور اچھی خوشحالی سے اُن کی بسر اوقات ہوتی ہے

فرانسیسی بحری طاقت کے لئے پانچواں ڈریڈ ناٹ (جہاز) جنوری ۱۹۱۴ء میں سمندر میں اتارا جائیگا۔ اور نیز سمندری جاسوس جہازوں کی تعمیر شروع ہوگی۔ جس کا کام ۱۹۱۹ء سے قبل نہیں چھیڑا جائیگا۔

پایہ تخت روس کے محکمہ تار برقی نے جاپان کے ساتھ اس بارہ میں نامہ و پیام شروع کئے ہیں۔ کہ کوریا اور سنگھالین میں روسی و جاپانی سلسلہ تار کو ملا دیا جائے۔ مقامات کاسکا ٹکا اور سنگھالین میں ولاڈیواسٹک و لوئی پر بے تار کے چند سٹیشن تیار کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

قیصر جرمنی کی جوبلی کے موقعہ پر ۴ ہزار قیدیوں کو رہائی ملی۔

مقدمہ سازش باری سال کی آخری پیشی ۹ اگست کو تھی۔ ہیڈ کانسٹبل نے چھ ملزموں کو پیش کیا۔ اور ان کے اظہار لئے گئے۔

بردوان اور کھنہ جنکشن کے درمیان (۷ اگست کو) دریائے دمودر پر دو تین میل ریلوے لائن شدت سیلاب کے سبب بیکار ہو گئی۔

صاحب وزیر ہند نے رنگون میں پاسچر انسٹی ٹیوٹ بنانے کی منظوری دیدی ہے۔ لوکل گورنمنٹ نے ۲ ایکڑ زمین صدر بازار میں دینی کی ہے کام عنقریب شروع ہونے کو ہے۔

بغاوت زالون کے جرم میں جن دو ملزموں کو سب سے بڑی سزا کا حکم ہوا تھا۔ وہ بمقام ہنزاڈا پھانسی دیئے گئے۔ اگر اُن کی بغاوت کامیاب ہوتی تو اُن میں سے ایک شاہ برہما بنتا۔ اور دوسرا وہاں کا لاٹ پادری

بنگال میں ۱۹۱۱ء کے اندر ۲۸ نئے بنک کھلے تھے مگر ۱۲ ٹوٹ گئے ہیں اور رجسٹری ہوئے

حضور وائسرائے اور اُن کی بیگم صاحبہ نے جمعہ کی شام کو آنریبل سر شمس الہدیٰ کے ساتھ شام کا کھانا تناول فرمایا۔

اخبار ہمدرد کا مرتبہ دہلی کے مطبع سے مقامی صاحب ضلع نے دو ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ افسوس!

خان بہادر میاں رحیم شاہ صاحب کا کابل ۱۱ اگست کو ایبٹ آباد مرض گردہ میں فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ صوبہ سرحدی میں بڑے مشہور متمول مخیر اور فراخ دل۔ ہمدرد قوم تھے۔ لاکھوں روپیہ قومی کاموں میں دے ڈالا۔ جزاہ اللہ۔ خدا مغفرت کرے۔

ایڈیٹر الہلال نے لاٹ صاحب صوبہ متحدہ کو تار دیا ہے کہ مجھے ماخوذین کانپور سے ملنے کی اجازت دی جائے۔ مجسٹریٹ کانپور نے تو اس درخواست کو نا منظور کیا دیکھئے لاٹ صاحب کیا جواب دیتے ہیں۔

کراچی کی مسجد سے متعلق یہ خبر خوشی سے سُنی جائیگی۔ کہ دراصل یہ ایک چبوترہ تھا۔ جس پر ملازمان ریل اکثر نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک غلط فہمی کی وجہ سے گرایا گیا تھا۔ مگر حکام نے صورت حالات سے خبردار ہوتے ہی چند گھنٹوں میں از سر نو بنوا دیا۔

کانپور (۱۰ اگست) آج لاٹ صاحب یہاں پہنچنے والے تھے۔ انکی خدمت میں ڈیپوٹیشن بھیجنے کا ارادہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ غالباً کوئی جلسہ بھی نہیں کیا جائیگا۔ مقدمہ کی سماعت ۱۳ اگست کو شروع ہونے والی ہے مگر شاید پولیس کچھ اور مہلت مانگے + (بعد کی خبر) ۱۳ اگست کا مقدمہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیغام صلح لاہور

جلد ۱ - مورخہ ۱۴ ار اگست ۱۹۱۳ء - نمبر ۱۶

واقعہ کانپور اور انگلو انڈین اخبارات

(کمیونی کیٹڈ)

واقعہ بالا کانپور نے ہمیں سخت متردد کر دیا ہے۔ کہ ایک طرف ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ جو ہر دم اپنی رعایا کی بہبودی اور خوشنودی چاہتی ہے۔ اور جس کے سایہ عاطفت میں ہم نہایت آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دوسری طرف بدقسمتی سے گورنمنٹ کے حکام ہیں۔ جن کی عاجلانہ - جاہلانہ و متعصبانہ کارروائی ملک میں دونوں ہاتھوں سے مادہ فساد کاشت کر رہی ہے۔ تیسری طرف ہم مسلمان ہیں۔ کہ قرآن اور حدیث کو خیرباد کہے بیٹھے ہیں یہ حالت ہماری جاذب نصرت نہیں رہی۔ کہ ہم پر اللہ کا فضل ہو اور ہمارے لوکل حکام کی حالت بدل جاوے۔ یا ہماری ہی حالت سنور جاوے اس پر طرہ یہ کہ وہ مقتدر اخبارات جن کی آواز گورنمنٹ میں وقعت سے سنی جاتی ہے اور جو گورنمنٹ کے قابل مشیر بن کر رعایا کے جذبات اور خواہشات کی ترجمانی بخوبی کر سکتے ہیں اور نیز حکومت کے نشہ میں مست حکام کی کمزوریوں کو جن سے سلطنت بدنام اور ذلیل ہونے کا اندیشہ ہو۔ ذمہ وار افسران تک پہنچا کر اصلاح کا موجب ہو سکتے ہیں۔ وہ کچھ ایسے تنگ ظرف اور متعصب ہو گئے ہیں کہ ہندوستانیوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے۔ ہر ایک معاملہ میں انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ کر انگلو انڈین اصحاب کی خوشنودی مدنظر رکھتے ہوئے ذرا ذرا بات کا تبنگڑ بنا کر گورنمنٹ کو صحیح نتیجہ پر آنے سے باز رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس واقعہ کانپور میں ہی پاینیر جیسا پایہ کا اخبار اور سول ملٹری جیسا قابل اخبار اُن ناعاقبت اندیش افسروں کی کارروائی کو نہایت ہی مستحسن بنا کر گورنمنٹ عالیہ سے اُن کے واسطے مزید اعزاز کی سفارش کرتا ہے۔ حالانکہ ان افسروں سے اس معاملہ میں ایسی کارروائی ہوئی ہے۔ کہ فوراً معزول کر دیئے جاتے اور سخت سے سخت سزا کے مستوجب قرار دیئے جاتے۔ تو کچھ بیجا نہ تھا کیونکہ نہ تو انہوں نے گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کی ہی شان کا خیال کچھ کیا۔ کہ ایسی کارروائیاں اس کی ذات سے بعید ہیں اور نہ اس کی وفادار رعایا کا کچھ لحاظ کیا۔ کہ وہ کیسی امن پسند بے ضرر ہے اور نہ ہی خدا کا خوف کیا۔ کہ اُن کی اس حرکت سے کتنے بے گناہ قتل ہو جائیں گے۔ اور اس حرکت سے کتنی وفادار رعایا کے دلوں کو صدمہ پہنچیگا۔ ایک قوم کی قوم تو نہایت غمناک صورت بنائے بیٹھی ہے۔ بھیڑ بکریوں سے بھی زیادہ امن کی صورت میں ایک جگہ جمع ہوئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی اس پاک زمین کو جو بیت اللہ کا ایک حصہ ہے۔ گدہوں۔ کتوں اور دیگر ناپاک اشیاء کی پلیدی سے بچائے۔ اُن کے پاس حفاظت خود اختیاری کے لئے ایک لکڑی بھی نہیں وہ سجدہ گاہ باری تعالیٰ کو اپنی اصل حالت میں لانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی وہ سخت عذاب اُن پر پوری نہ ہو۔ جو آیہ کریمہ میں مذکور ہے :- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ یعنی اُس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں ذکر الٰہی کیا جانے کو روکتا ہے اور مسجدوں کو خراب کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ اس دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔ اور آخرۃ میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ اُن کو تو چاہئے تھا۔ کہ وہ جب مسجد میں داخل ہوں۔ تو اللہ کی طاقتوں اور جبروت سے ڈرتے ہوئے ہی داخل ہوں +

غرض ایک طرف تو مسکین عاجز سر اور پاؤں سے ننگی نہتی وفادار رعایا اس صورت میں مذکورہ بالا وعید سے اپنے آپ کو بچانے اور درگاہ باری تعالیٰ کی حضور میں سرخرو ہونے کے لئے مسجد کی اینٹوں کو بغیر گارے چونے کے اکٹھا کرنے کے لئے آتی ہے۔ دوسری طرف حکام ضلع بندوقوں اور آتشین اسلحہ سے آراستہ ہو کر دیوار بنانے سے روکتے ہیں اور عدم تعمیل [illegible]

لیکن سول ملٹری صاحب ہیں۔ کہ اُن کی اس فوجی نقل و حرکت کا اس طرح نقشہ کھینچتے ہیں گویا شتلو کے مورچہ پر پیش قدمی کر کے اسے فتح کیا گیا ہے۔ اللہ اللہ مسلمانوں کی دینی حالت اس موقعہ پر قابل قدر ہے۔ اور اُن کا صبر و استقلال قابل نمونہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جاھدوا باموالکم وانفسکم ایک طرف تو اُس پر عمل کیا دوسری طرف حکم ہے کہ بادشاہ وقت کی تابعداری کرو اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کا نقشہ ایسا کھینچ دکھایا۔ کہ باید وشاید۔ جان اللہ کی راہ میں دی اللہ کو راضی کیا اور وعید سے بچ گئے۔ گورنمنٹ کے افسروں نے اُن کو گاجر مولی کی طرح کاٹ ڈالا۔ لیکن کوئی جنگجویانہ حرکت نہ کی۔ صرف چھاتی سامنے کئے کھڑے مر گئے۔ کوئی خلاف امن حرکت اُن سے سرزد نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بہترین درجہ قرب عطا کرے +

از روئے قانون کلکٹر کا فرض تھا۔ کہ وہ بموجب ایکٹ حصول اراضی اُن لوگوں کے نام دریافت کرتا اور اُس وقت خاموش رہتا۔ دوسرے روز اُن کے نام وارنٹ جاری کرتا۔ قانون کے مطابق سزا دیتا۔ باڑھ سے اڑانا اور ڈرانا تو ایسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ کسی بڑی سنگین واردات کا اندیشہ ہوتا اور اس سے وہ بڑا اندیشہ رفع کیا جا سکتا ہو۔ نہ کہ دیوار کی آبادی کے صلہ میں مخلوق خدا اور وفادار رعایائے گورنمنٹ کو جو ایک لاٹھی تک گھر سے ہاتھ میں نہیں لائی۔ اُڑا دیا جاوے۔

اگر کلکٹر صاحب قانونی کارروائی پر صبر کرتے تو کبھی نوبت اس حد تک نہ پہنچتی۔ اور پاینیر جیسے پایہ کے اخبار اس بیوقوفی اور جاہلانہ کارروائی کی بھی تعریف ہی کرتے ہیں سبحان اللہ تعصب آدمی کو کیسا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے! افسران کی غلطی تو اول اس سے ہی عیاں ہے کہ اسی سڑک پر ہندوؤں کا مندر سجا ل چھوڑا جاتا ہے اور مسجد کو گرایا جاتا ہے کاش اگر ذرا بھی غور و فکر سے کام لیتے۔ تو آج لوکل گورنمنٹ کو اپنے بچاؤ کی خاطر مخالف طبقوں کے وفادار افراد کو شورش کا ملزم قرار دینے کی نوبت ناحق نہ پہنچتی۔ ہم اب بھی گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں بعجز و ادب درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں لوکل حکام کی جو ایسی غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ رپورٹوں پر فیصلہ نہ کریں بلکہ خود واقعات نفس الامری کی چھان بین کر کے اس کو اس طرح سلجھائیں۔ جس سے مسلمان طبقہ رعایا کی خصوصاً اور عام رعایائے ہند کے عموماً وفادارانہ خیالات پر اچھا اثر پڑ سکے۔ یا الٰہی تو اس معاملہ میں وہ کر جو ہمارے حق میں خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین!

پنجاب کی بین الاقوامی حالت پر ہز آنر کے قابل قدر خیالات

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے ۶ ماہ حال کو راولپنڈی میں میونسپل بورڈ کے خیر مقدم کا جواب دیتے ہوئے جو تقریر فرمائی اسکا یوں تو ایک ایک لفظ دل نشین تھا اور اس قابل کہ رعایا گوش ہوش سے سنے اور فائدہ اٹھائے۔ کیونکہ حضور ممدوح کے کلام میں شرافت عالی ظرفی۔ پاک طینتی اور نیک مزاجی کی وہی بوئے خوش پائی جاتی ہے جو اگلے زمانہ کے اکثر نیک دل انگریزوں میں ہوا کرتی تھی اور جس کے بغیر حاکم و محکوم کے خوشگوار تعلقات قائم ہی نہیں رہ سکتے۔ لیکن تقریر کا وہ حصہ خصوصیت سے اہم اور لائق توجہ ہے جس میں ہز آنر نے صوبہ ہذا کی موجودہ بین الاقوامی حالت پر اپنے قیمتی خیالات ظاہر فرمائے ہیں یہاں ہم اُسی کا ماحصل ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ہز آنر نے فرمایا :-

"جہاں میں پنجاب کو اس عظیم ترقی پر مبارک باد دیتا ہوں جو اس نے بصورت فارغ البالی کی اور کر رہا ہے۔ اور جس میں کوئی دوسرا صوبہ اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ وہاں میں اُن حالات پر نظر ڈالے اور اُن پر اظہار افسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ جنھوں نے اب بہت ناگوار شکل اختیار کر لی ہے۔ ان میں پہلی بات تو یہ ہے کہ صوبہ ہذا کی اقوام مختلفہ کے درمیان کشیدگی بڑھتی جاتی ہے۔ جو صوبہ کے اکثر حصص میں سلطنت کے لئے باعث تردد ہو رہی ہے اور جس پر امن ترقی کے ہم سب خواہشمند ہیں۔ اس کے حق میں اس ناچاقی اور کشاکشی سے بڑھ کر مہلک اور تباہ کن اور کوئی امر نہ ہوگا۔ یہ آپس کی نا الفت اور بغض و عداوت صوبہ ہذا میں قدیم سے نہیں بلکہ تھوڑے ہی عرصہ سے نمودار ہوئی ہے میری رائے میں باہمی سلوک۔ رواداری۔ مراعات اور تبادلہ خیالات ہی وہ ضروری امور ہیں۔ جن کے بغیر اقوام مختلفہ میں نہ عمدہ تعلقات نہ سکتے ہیں نہ کوئی [illegible] اوصاف پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو اکثر اہل پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً عام عقل و فہم۔ جدید خیالات ترقی کو اخذ کرنے کی اہلیت اور اُن سے فائدہ اُٹھانے کی صلاحیت مستعدی اولوالعزمی وغیرہ وغیرہ اسی لئے باہمی منافرت اور نفاق پھیلانے والی ہر تحریک قابل افسوس ہے۔ پس میں ہر فرقہ کے بااثر اشخاص اور نیز اخبارات سے جو اس معاملہ میں نیک و بد کے بہت کچھ ذمہ وار ہیں خاص کر زور کے ساتھ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ تفرقہ کا جوش گھٹانے اور قدیم نیک خیالات کو بحال کرنے کی ہر ممکن طریق سے کوشش کریں اور یہ سب کچھ اپنے مذہبی معتقدات اور قومی اصولوں پر قائم رہ کر بھی بوجہ احسن ہو سکتا ہے ۔"

نرائن گنج کا واقعہ اور ٹریبیون کا حاشیہ

۹ راگست کے ٹریبیون میں کلکتہ سے ۸ تاریخ کا ایک پیام برقی بدیں مضمون شائع ہوا ہے کہ:- نرائن گنج کا نامہ نگار تار دیتا ہے۔ کہ یہ خبر موصول ہونے پر کہ کئی مسلمان مذہبی مجانین لوگوں کو بدامنی کی حرکات پر اُبھار رہے ہیں سب انسپکٹر رائے پور اپنے ساتھ کئی کانسٹبلوں کو لیکر موقعہ پر پہنچا۔ تاکہ اُن مفسدوں کو گرفتار کرے۔ وہاں اُن کے پیروؤں نے مقابلہ کیا جس پر مسلمانوں اور پولیس والوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی۔ پولیس کے کئی آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ بیس مسلمان گرفتار کر لئے گئے ہیں،،

ناظرین! اس اطلاع کے ایک ایک لفظ کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور یاد رکھیں کیسی روایت در روایت تو اطلاع ہے اور کس قدر گول مول سے الفاظ ہیں۔ جس سے بات کی تہ یا اس کا سر پیر کچھ نہیں معلوم ہوتا اور جس کی آج تک کہ پانچواں چھٹا روز ہے کوئی تصدیق نہیں ہوئی۔ مگر قابل داد ہے یاران وطن کا کمال جو انہی الفاظ کو ربڑ کی طرح کھینچ تان کر اس خوبصورتی سے بات کا تبنگڑ بناتے ہیں کہ باید وشاید چنانچہ معاصر مذکور نے اسی اشاعت کے پہلے ہی صفحہ کے شروع ہی کالم میں اس کے متعلق "مسلمانوں کا ایک اور فساد" کی سرخی سے قبل از وقت یہ حکم لگا ہی دیا ہے کہ یہ بلوہ مفسدہ کانپور کے نقش قدم پر ہوا ہے اور [illegible] کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ آپے سے باہر ہو کر قانون اور حکام کا ادب بالائے طاق رکھ دیتے ہیں وغیرہ،، ابھی اس واقعہ کے متعلق جب تک مزید تفصیلی حالات نہ معلوم ہوں۔ کوئی رائے لگانا قبل از وقت ہوگا۔ لیکن اس کا ہمیں ضرور افسوس ہے کہ ہمارے لوکل معاصر نے ایسی نہایت مختصر اور مجمل بلکہ مشتبہ سی رپورٹ کو خواہ مخواہ ایسا رنگ کیوں دیا جس سے اس کے اپنے باطن کا بے موقعہ پردہ فاش ہوا اور مسلمانوں کی نسبت بیجا بدگمانی پھیلے +

مسلم لائلٹی کا لائبل

اس اتوار (۱۰ راگست) کو دہلی کی عیدگاہ میں شہداء کانپور کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اور چند ریزولیوشن گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے پاس کئے گئے۔ یہ جلسہ نہایت امن وعافیت اور خیر و خوبی سے انجام کو پہنچا کسی طرح کا شور و شغب اور کوئی حرکت خلاف قانون نہیں ہوئی فالحمد للہ۔ لیکن دہلی کی معتبر اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے تھانہ صدر بازار و پہاڑ گنج وغیرہ سے بلوا کر مسلح پولیس مع جنگی کارتوسوں کے عیدگاہ کے دونوں طرف تعینات کر دی تھی جو اختتام جلسہ تک رہی۔ مقامی حکام کی یہ کارروائی جہاں ایک طرح کی خوش نظمی اور دوراندیشی پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دہلی پبلک جیسی بے ضرر بے زبان اور امن پسند مسلمان رعایا کی نسبت بے وجہ بدگمانی بھی ظاہر کرتی ہے۔ کیا مقامی حکام کو یہ معلوم نہیں ہے کہ حال کے برہم اُن واقعات اور میونسپل انقلابات میں مسلمانان دہلی نے کیسے صبر۔ ضبط۔ ادب و اطاعت شعاری اور وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ اس پر بھی شاید لوکل اتھارٹیز کو ان کی نسبت کچھ سوء ظن ہے تو پھر حاکم و محکوم کے عمدہ تعلقات کا اللہ ہی بیلی ہے۔ ہمارے نزدیک لوکل گورنمنٹ کے بالمقابل دہلی والوں میں قومی زندگی اور سیاسی بیداری کا احساس ہی نہیں۔ مگر تعجب ہے کہ وہاں کے حکام نہ صرف اس کا وجود ہی مانتے ہیں۔ بلکہ اسے خطرناک درجہ تک پہنچا ہوا بھی سمجھتے ہیں ورنہ [illegible] سنگین گارد کی کیا ضرورت تھی ؎

خیال خواب راحت ہے علاج اس بدگمانی کا + وہ کافر گور میں سمجھ سن ملا شانہ ہلا تا ہے

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

مذہبی کانفرنس پیرس ملک فرانس میں خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر

(مرقومہ ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب ایل - ایم - ایس لاہور)

جناب خواجہ صاحب کو اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے گذشتہ ۹ دس ماہ میں جو کامیابی اشاعت اسلام کے اہم کام میں انگلستان میں ہوئی ہے وہ ہندوستان کے عیسائیوں کی بےچینی سے ظاہر ہے - جو کہ انہوں نے اس مشن اسلامی کے متعلق انگلستان کے متعدد اخباروں میں ظاہر کی - نہائت سن رسیدہ پادری ٹامس ہاول اور پادری وڈ نے ان مضامین میں خواجہ صاحب کی اسلامی تحریک کے متعلق سخت گھبراہٹ ظاہر کی اور لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے اور افراد بھی انگلستان کو جانے والے ہیں - اور لکھا ہے کہ یہ لوگ بہت با اثر اور با رسوخ ہیں - اُن کو دین کی دھن ہے اور اپنا وقت اور روپیہ خدمت اسلام میں صرف کرتے ہیں - اور ان کا مقصد ہے کہ اسلام نے خلاف مذہبی جنگ کی جاوے اور اس ملک کے باشندوں کو مسلمان کیا جاوے اور لکھا ہے کہ ہمارے پاس روپیہ نہیں اور اہل انگلستان سے اپیل کی ہے - کہ اس اسلامی تحریک کی مقابلہ کے لئے اُن کو روپیہ سے مدد دیں - اس پر اخبار ٹریبیون نے اپنی ایک گذشتہ اشاعت میں مضحکہ اڑایا ہے - اور لکھا ہے کہ چرچ اوف انگلینڈ کے عیسائی مشنریوں کا روپیہ کی مشکلات کا عذر درست نہیں معلوم ہوتا - ماسوائے اس کے انگلستان کے پادریوں نے خواجہ صاحب کے مقابلہ میں بحث کرنے سے اب تک پہلو تہی کی ہے - اگرچہ کئی دفعہ اس قسم کا موقعہ پیش آیا - حال ہی میں بمقام فوکسٹن مسٹر ہولڈن نے اسلام قبول کرنے کے لئے مستعدی ظاہر کی اور اس نے وہاں کے بڑے پادری اور خواجہ صاحب کو ایک ہی وقت میں دعوت دی اور چاہا کہ اُس کے سامنے ہر دو اصحاب مذہبی معاملات میں گفتگو کریں - تاکہ وہ اپنے لئے فیصلہ کر سکے کہ کونسا مذہب حق ہے - خواجہ صاحب تو لنڈن سے فوکسٹن وقت معینہ پر پہنچ گئے - مگر پادری صاحب باوجود اصرار کے نہ پہنچے - فوکسٹن کے لوگوں نے خواجہ صاحب کے وہاں دو لیکچر کرائے ایک تھیوسوفی اور اسلام پر - اور دوسرا اسلام میں حقوق نسواں پر - اور مسٹر ہولڈن نے متاثر ہو کر خود اسلام پر خواجہ صاحب کی موجودگی میں لیکچر دیا جس کا ترجمہ اخبار پیغام صلح اشاعت مورخہ ۲۹ جولائی میں چھپ چکا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کے فیض صحبت سے اس انگریز نے کس قدر وسیع معلومات اسلام کے متعلق حاصل کی ہیں - اور کہاں تک صداقت اسلام اس کے دل میں گھر کر گئی ہے - فالحمد علیٰ ذالک

انگلستان کی مختلف کلبوں اور انجمنوں کی طرف سے تو خواجہ صاحب کو اسلام پر لیکچر دینے کے لئے دعوت کا سلسلہ جاری ہے ہی - مگر اب خدا کا فضل ہے - کہ اُن کو یورپ کے دیگر مختلف ممالک سے بھی اس قسم کے خطوط آنے لگے ہیں - بلکہ ملک امریکہ سے بھی دعوت آئی ہے - حال ہی میں ملک فرانس میں ایک بہت بڑی مذہبی کانفرنس ہوئی (جس کا مختصر ذکر گذشتہ اشاعت میں آچکا ہے ایڈیٹر) اس میں عیسائی مذہب کے مستقبل کی نسبت غور کیا گیا - ایک سو سے زیادہ متبحر پروفیسران و ڈاکٹران الہیات و مشہور پادری صاحبان موجود تھے - اس میں اُنہوں نے خواجہ صاحب کو بھی اسلام پر لیکچر کے لئے مدعو کیا - اور یہ کانفرنس ایسے عیسائی صاحبان کی تھی - کہ جن کو موجودہ مذہب عیسوی سے تسلی نہیں اور جو حضرت مسیح کو خدا نہیں مانتے - وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ انجیل کی تعلیم مکتفی نہیں - اور چونکہ حضرت مسیح نے خود انجیل میں فرمایا ہے - کہ میری تعلیم کامل نہیں ایک اور تعلیم آئے گی جو اس کو کامل کرے گی - اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں کہیں سے بھی وہ اور صداقت ملے اُس کو قبول کر لیں اور انجیل کی تعلیم کی کمی کو پورا کریں وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ فلسفہ کی پیروی عملی رنگ میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ہرگز مکتفی نہیں - اس لئے اُن کو ایسے صولوں کی ضرورت ہے - جن کا عملی زندگی کو پاک اور صاف کرنے میں زیادہ تعلق ہو - وہ عیسائی مشنری تحریکوں کے خلاف ہیں - وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک مذہب کو اپنی حالت پر چھوڑنا چاہئے اور ہر ایک مذہب کو زندہ رہنا چاہئے دوسرے مذاہب کے اور لوگوں کو عیسائی بنانے کی کوشش فضول ہے وہ موجودہ مسیحی جنگوں کے سخت خلاف ہیں اور محبت اور آشتی اور صلح کی تحریک کو پسند کرتے ہیں - خواجہ صاحب کی مفصل چٹھی تو ناظرین بعد میں اخبار زمیندار میں ملاحظہ فرمائیں گے - ان کی مختصر تحریر جو ہمارے نام آئی ہے - ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - خدا کی شان آج سب سے آخری خط آپ کو لکھنے لگا ہوں - آخری سے میری مراد ہے - پہلے اور چٹھیاں میں لکھ چکا ہوں - اب آخری یہ چٹھی ہے - اور وقت تھوڑا - فرانس سے واپس آیا - بےنظیر کامیابی - مفصل دو خط میں نے اڈیٹر زمیندار کو لکھے - وہ چھپ جاویں تو اچھا ہے - بےنظیر کامیابی - ایک فقرہ میں آپ اندازہ کر سکتے ہیں - جو بڑے سے بڑے فضلا کا ہے کہ وہ کہتے ہیں :-

He has preached an ideal of a religian thaugh they say they are daubtful if it is Islam.

میرے نزدیک یہ ہماری فتح ہے - جب اُن کو پتہ لگیگا - خود بخود اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی - اُنہوں نے تسلیم کر لیا کہ اسلام ایک *Ideal religion* ہے - خدا نے نئے راہ کھولے - نئے تعلقات قایم کر دیئے امریکہ اور سب سے زیادہ یونین چرچ سے درخواست لیکچر کی آ رہی ہے امریکہ کی خاتونوں نے نوٹ لئے ہیں - کمال الدین

اس میں شک نہیں کہ یونین چرچ میں اتحاد کی تحریک عرصہ سے یورپ میں جاری ہے - مگر جنگ طرابلس اور جنگ بلقان نے اُس کو ان دنوں بہت زیادہ کامیابی عطا کی ہے - ہم نے تو ہمیشہ سے ہی اس جنگ کو اسلام کی حقانیت اور سچی عظمت کے اظہار کا پیش خیمہ اور مسلمانوں کے بیدار کرنے کے لئے الٰہی تازیانہ سمجھا ہے - اور ہمیشہ سے حضرت میرزا صاحب کے اس شعر کے صدق کو مانا ہے - جو آپ نے تحریر فرمایا ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا ॥ اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی ॥ آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

ان جنگوں میں مسیحی اقوام نے جو مسلمانوں پر مظالم کئے ہیں اس سے خود عیسائیوں کے اندر ایک زبردست تحریک پیدا ہوئی ہے - جس نے موجودہ عیسائیت سے نفرت کا اظہار کیا ہے - اور ان عیسائیوں کے کرتوتوں پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے - انہی میں سے ایک یونین چرچ کی تحریک ہے - جو بڑی سرعت کے ساتھ یورپ میں ترقی کر رہی ہے - شاہزادی کراڈجا - جن کا پہلے ذکر شائع ہو چکا ہے - جو نوسٹک سوسائٹی کی پریزیڈنٹ ہیں - اُنہوں نے بھی مسیحی جنگوں کے خلاف آواز بلند کی ہے اور وہ بھی اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو یوروپ میں قایم کرنا اپنا فرض اولین سمجھتی ہیں - اور اُنہوں نے خواجہ صاحب کے رسالہ کا بڑے زور سے خیر مقدم کیا ہے - الغرض کہ کل یورپ کی سفید روحیں مسیح کی بھیڑوں کے ان کارناموں سے تنگ آگئی ہیں جو کہ انہوں نے گذشتہ دو سال میں دکھلائے - کہ اپنی خونریزی اور درندگی سے بھیڑیوں کو بھی شرما دیا - اب وہ خدا کے فضل سے سچے مذہب کی تلاش میں اپنے سینے کھول کر ہر طرف دوڑ رہی ہیں اور یہ خدا کا فضل ہے کہ اسلام کے اصولوں میں وہ اپنے لئے تسلی پاتے ہیں - شاہزادی کراڈجا جیسی عالمہ کا اسلام کے سات اصولوں (یعنے خدا کی واحدانیت - فرشتوں کتابوں - حشر نشر یہ مسئلہ تقدیر وغیرہ) پر ایمان لانا کوئی تھوڑی کامیابی نہیں - پھر فرانس کی کانفرنس میں بڑے بڑے عیسائی محققین کا خواجہ صاحب کے لیکچر پر یہ اظہار کرنا - کہ اُنہوں نے جو مذہب پیش کیا ہے وہ اعلےٰ ترین نمونہ ہے - سچے مذہب کا اور اُن کا اس امر پر تعجب ظاہر کرنا - کہ یہ حقیقتاً اسلام ہے - یہ اسلام کے لئے نہایت ہی عظیم الشان فتح ہے - آخر اسلام تو اس بات کا محتاج نہیں - کہ اُس کی خوبیاں ظاہر کرنے کے لئے دوسرے مذاہب کے اصولوں سے مدد لی جائے بلکہ ہر ایک صداقت خود قرآن میں موجود ہے اور ہر ایک دعویٰ معہ دلائل حقہ کے اُس میں پایا جاتا ہے اور یہ سچ ہے کہ جو کچھ خواجہ صاحب بیان کرتے ہیں اُس کا ماخذ ہمیشہ قرآن ہی ہوتا ہے اللہ تعالےٰ دن دوگنی رات چوگنی اسلام کو ترقی دے آمین! اب جو لوگ کہ مادیات کے شیدا اور دنیوی اسباب کے ماسوائے خدائی قدرتوں اور خدائی نصرتوں کے قایل نہیں وہ ذرہ سوچیں کہ خدا تعالےٰ ایک با اخلاص انسان کی کوششوں کو کس طرح سے مقبول کر رہا ہے اور کس طرح سے آسمانی نصرتوں کے دروازے ہر طرف سے اُس کے لئے کھل گئے ہیں اور صداقت اسلام کا آفتاب کس طرح سے یورپ کی تاریکی میں طلوع ہو رہا ہے اندھیرے سب مٹ رہے ہیں - مطلع صاف ہو رہا ہے - اب قریب ہے کہ آنحضرت کے وعدہ کے مطابق یہ آفتاب مغرب کی طرف سے نکل کر نصف النہار کو پہنچے اور اُس کی روشنی تمام دنیا کو منور کر دے آمین! جو لوگ کہ تاریخ اسلام سے واقف ہیں - وہ جانتے ہیں - کہ اسلام ہمیشہ اپنی صداقت سے پھیلا ہے تلوار کے زور سے ہرگز نہیں پھیلا - وسط ایشیا میں ایک وقت جو دہیت - عیسائیت - بدھ مذہب و مجوس کا دور دورہ تھا - کہ اسلام کے چند مبلغین بھی چنگیز خاں کے دربار میں حاضر ہوئے اور مذہبی مباحثات کا سلسلہ جاری ہوا - ایک صدی تک یہ کشمکش جاری رہی آخر اسلام کو ہی فتح ہوئی - اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام چین - تاتار ترکستان و ایران و افغانستان اسلام کے نام لیواؤں سے بھرپور ہے - اگرچہ ہلاکو نے بغداد کو فتح کر لیا اور لکھوکھا مسلمان شہید کئے - مگر اسلام کی صداقت کو وہ ہرگز نہ مٹا سکا - بلکہ خود ہلاکو کا پوتہ مسلمان ہوا - اور اب ترک جو چنگیز خاں اور ہلاکو کی اولاد سے ہیں - مسلمان ہیں اور اسلام کے لئے لکھوکھا انسان اپنی جانوں اپنے مال و املاک کی قربانیاں دے رہے ہیں - اب یقیناً یاد رکھو کہ انشاء اللہ العزیز مقدر اسی طرح سے ہے کہ ایک دن یورپ ضرور مسلمان ہوگا - اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی گواہی دیگا - آخر خدا کی الوہیت سے انکار اور شرک اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے - اب ضرورت ہے کہ توحید مذہب توحید یعنے اسلام کا دور دورہ ہو - آمین! اور قرآن مجید کی پیشین گوئی کہ لیظہرہٗ علی الدین کلہٖ ولو کرہ الکافرون - اپنے حقیقی معنوں میں پوری ہو اور کل ادیان باطلہ پر اسلام کی صداقت ہویدا ہو - آمین!

خدائی کاموں کی حقیقت یہی ہے کہ اُن کا آغاز ہمیشہ چھوٹا ہوتا ہے مگر نتائج بہت بڑے ہوتے ہیں - جن لوگوں کو چشم بصیرت عطا ہوئی ہے وہ اس تاریکی میں بھی صداقت اسلام کی شعاعوں کو اُن میں سے طلوع ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں ؎

قدرت سے اپنی ذات کے دیتا ہے وہ ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ہدایت سلا

پیغام صلح نمبر ۲

واصلحو ذات بینکم الصلح خیرٌ

(ترجمہ) آپس میں صلحکاری اختیار کرو - صلح میں خیر ہے)

گذشتہ اشاعت میں ہم نے بتایا تھا کہ پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر رحمت و صلح تھے - اُن کا پیغام پیغام صلح تھا اور اسی پیغام کو اُن کے نائب وقتاً فوقتاً دنیا میں لاتے رہتے ہیں - چنانچہ ہم نے بھی اس ملک میں پیغام صلح کو اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے پڑھا وہ ایک پیغام صلح ہی تھا جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ لاہور میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب مغفور و مرحوم نے براعظم ہند کی مختلف اقوام و مذاہب کے نمایندوں کو سنایا تھا اور جس میں فرمایا تھا -

"بلاشبہ صلحکاری اعلیٰ درجہ کا ایک خلق ہے اور انسانیت کے لئے ازبس ضروری - اور اس خلق کے مناسب حال طبعی قوت جو بچہ میں ہوتی ہے - جس کی تعدیل سے یہ خلق بنتا ہے - اُلفت یعنی خوگرفتگی ہے یہ تو ظاہر ہے - کہ انسان صرف طبعی حالت میں یعنی اس حالت میں کہ جب انسان عقل سے بےبہرہ ہو صلح کے مضمون کو سمجھ نہیں سکتا اور نہ جنگ جوئی کے مضمون کو سمجھ سکتا ہے - پس اس وقت جو ایک عادت موافقت کی اس میں پائی جاتی ہے وہی صلحکاری کی عادت کی ایک جڑ ہے - لیکن چونکہ وہ عقل اور تدبر اور خاص ارادہ سے اختیار نہیں کی جاتی اس لئے خلق میں داخل نہیں - بلکہ خلق میں تب داخل ہوگی کہ جب انسان بالارادہ اپنے تئیں بےشر بنا کر صلحکاری کے خلق کو اپنے محل پر استعمال کرے اور بےمحل استعمال کرنے سے مجتنب رہے - اس میں اللہ جل شانہٗ یہ تعلیم فرماتا ہے واصلحو ذات بینکم الصلح خیر و ان جنحوا للسلم فاجنح لہا - و عباد الرحمٰن الذین

یستوی علی الامر بحسُوتا و اخاف وا باللغو ضو کراما سادفع بالتی ھی احسن۔ فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۔ یعنی آپس میں صلح کاری اختیار کرو۔ صلح میں خیر ہے۔ جب دشمن صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔ خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں۔ اور اگر کوئی لغویات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں۔ اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے۔ یعنی جب تک کوئی زیادہ تکلیف نہ پہنچے۔ اُس وقت تک ہنگامہ پردازی کو اچھا نہیں سمجھتے اور صلحکاری کے محل شناسی کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں اور معاف فرماویں۔ پیارو! سنو اور کان کھول کر سنو پڑھو اور دل لگا کر انہیں خوب کھول کر توجہ سے پڑھو۔ کیونکہ اس ضمنی پیغام صلح میں تمہاری اور تمہارے ملک کی بہتری کے راز مضمر ہیں۔ کیونکہ اگر تم ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر لڑنا چھوڑ دو گے صلحکاری اختیار کر لوگے اور معافی و درگذر کو اپنا شعار بنالوگے۔ غرض مذکورہ بالا پیام پر قدم مارنے کی کوشش کرو گے تو بیشک اس میں تمہاری خیر اور بہبودی اور وطن عزیز کی فلاح ہے۔

اے مادر ہند کے فرزندو! اے عروس ہندوستان کی خوبصورت چہیتو! اے ہندو مسلمان باشندگان ہند! تم یاد رکھو کہ حضرت مغفور کے قلب میں اسلام کی محبت کے ساتھ اپنے مولد اور وطن کی بہتری برتری اور بہبودی کے جذبات اُسی طرح موجزن تھے جس طرح پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے محبوب وطن عرب کی اصلاح کا عشق تھا۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ دونوں آقا و خادم مطاع و مطیع کل بنی نوع انسان کے ہادی تھے۔ لیکن اُن کو سب سے مقدم اپنے وطن کا خیال تھا اور اہل وطن کی اصلاح اُن کے پروگرام کی سب سے پہلی دفعہ تھی۔ حضرت مغفور نے دم واپسین کے وقت بھی اس خیال کو نظر انداز نہیں کیا اور سب سے اخیر میں وفات سے ایک روز قبل جو کتاب بطور آخری کلمات تصنیف فرمائی وہ ضمنی نہیں۔ بلکہ صریحًا اور اصلی پیغام بنام ابنائے وطن تھا اس سے ہماری غرض حضور مغفور کا وہ آخری مطبوعہ لکچر ہے۔ جو خواجہ کمال الدین صاحب نے یونیورسٹی ہال میں حضرت کے وصال کے بعد پڑھکر سنایا تھا۔

دوستو! ہمارا ایمان اور ایقان ہے کہ جس طرح عرب کی بہبودی اور ترقی کے لئے اور برسوں کے جھگڑوں کو چکا کر عربوں کو بھائی بھائی بنانے میں محمد عربی کا پیغام صلح کامیاب ہوا تھا۔ اس طرح اُس رسول عربی کے ہندی نائب کا پیغام صلح بھارت کی آیندہ بہتری اور ترقی کا سنگ بنیاد ہوگا۔ لہذا اس اخبار کے شروع اور اس کا نام پیغام صلح رکھنے سے ہماری یہی غرض ہے کہ حضرت احمد کے مقدس ہاتھ سے جس قصر کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ہم اُس پر عمارت کا کام شروع کر دیں۔ اور وطن کی خدمت کریں اور ابنائے وطن پر واضح کر دیں کہ ہماری آیندہ کی سیاسی اقتصادی اور اخلاقی ترقی باہمی اتفاق واتحاد پر منحصر ہے۔ اور اس عمارت کے کونے کا پتھر پیارے احمد کے "پیغام صلح" کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور چونکہ اس عمارت کے کام کو سرانجام دینے اور تکمیل تک پہنچانے کے لئے اچھے پُر امن موسم اور بعد تکمیل اس کی سلامتی کے لئے زبردست محافظ کی ضرورت بھی امر ناگزیر ہے۔ اس لئے ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ اپنی گورنمنٹ کے ساتھ مخلصانہ اور وفادارانہ تعلقات رکھیں اور حاکم و محکوم کے درمیان اگر کسی غلط فہمی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اُس کے رفع کرنے کی تدابیر سوچیں۔ ممکن ہے کہ ہماری دوسری غرض کو انتہا پسند حلقوں میں ناپسند کیا جائے اور خوشامد پر محمول کیا جائے لیکن ہم مسلمان ہیں۔ قرآن کو مانتے ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ اسلام کی تعلیم کو اس زمانہ میں سب سے بہتر سمجھنے والا ہمارا آقا و مولا خدا کا پیارا مسیح میرزا غلام احمد تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت نے جہاں ہم کو پیغام صلح، دیکر ایک قوم بن جانے کا ارشاد فرمایا ہے اور لکھا ہے

"پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں اور ایک قوم بن جائیں"

وہاں حضرت مغفور نے یہ تعلیم بھی دی ہے کہ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتے رہو اور یہ بھی فرمایا ہے ؎

تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام

اُن کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہ روزگار

پس پیام صلح، کی آیندہ پالیسی یا یوں لکھو کہ پیغام صلح، کی گاڑی کے ہر دو پہیئے۔ اول باہمی اتحاد و اتفاق میں ترقی اور صلح جوئی۔ دوم اپنی محسن گورنمنٹ سے اخلاص و وفاداری ہونگے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ۔

سعید رُوحوں سے اپیل

ہزار ہزار شکر اور لاکھ لاکھ احسان اُس معبود حقیقی اور صانع کریم کا جس نے انسان ضعیف البنیان کے آسائش و آرام کے لئے طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں۔ اور کسی فرد بشر کو اپنی رحمت کاملہ سے محروم نہ رکھا بلکہ سب کو برابر طور پر اپنے فضل سے بہرہ اندوز کیا۔ جو آسمان ایک مومن کے سر پر سائبان بنا ہوا ہے۔ اُسی کے نیچے ایک کافر بھی پناہ گزین ہے۔ جس زمین پر ایک شہنشاہ نہایت شان و شوکت سے چہل قدمی کرتا ہے۔ اُسی پر ایک ادنیٰ انسان بلا تکلف و روک ٹوک چلتا ہے۔ جو بارش ایک بڑے زمیندار کی زمین کو سیراب کرتی ہے وہی ایک کسان کے چھوٹے سے کھیت کو سرسبز کرتی ہے ہاں وہ آفتاب جو ایک امیر کے عالیشان محل کو اپنی شعاعوں سے منور کرتا ہے وہی ایک غریب کے بوسیدہ و تاریک جھونپڑے میں اپنی کرنوں کی روشنی پہنچاتا ہے غرضیکہ اُس خالق کی صفت رحمانیت ہر ایک پر احاطہ کئے ہوئے ہیں اور کوئی بھی اس سے باہر نہیں اُسکی لاتعداد نعمتوں میں روشنی ایک نعمت عظمیٰ ہے جسکی ہر ایک زمانہ ہر ایک ملک میں ہر ایک شخص کو ضرورت ہوتی ہے دن کے بعد جب آفتاب گوشۂ مغرب میں پنہاں ہو جاتا ہے اور رات شروع ہونے لگتی ہے تو ہر طرف سے روشنی روشنی کی صدا آتی ہے وہ سب کو روشنی کی ضرورت ہوتی ہے اگر کسی نے فلنٹ اسٹون (چقماق) کی روشنی سے کام لیا ہے تو کوئی لکڑیوں کو باہم رگڑ کر آگ و روشنی نکال لیتا ہے کوئی مٹی کے تیل کا چراغ جلاتا ہے تو دوسرا کیروسین آئیل (مٹی کا تیل) سے اپنا مکان روشن کرتا ہے کوئی گیس لیمپ جلاتا ہے تو کوئی بجلی کی روشنی استعمال کرتا ہے غرضیکہ اس طریق سے ہر شخص اپنا اپنا کام نکالتا ہے کیونکہ روشنی ایک ضروری اور لابدی شے ہے جسکے بغیر کسی کا کام نہیں چل سکتا۔

پس جسطرح اُس رب کریم نے ہماری جسمانی دنیوی اغراض کیلئے روشنی کے طرح طرح کے سامان مہیا فرمائے ہیں اُسی طرح اُس نے روحانی و دینی امور میں ہماری امداد کی اور وقتًا فوقتًا اپنا چراغ ہدایت نازل فرماتا رہا اور اپنی روشن شمع سے سنسان اور دشوار گذار وادی کو منور کردیا تاکہ ہم اسکے حضور بے کھٹکے حاضر ہو جائیں جناب موسیٰ کو وہ نور وادی ایمن میں ملا۔ تو زرتشت نے اُس سے سارا ایران روشن کر دیا۔ عارف بدھ پر اُس نور کی شعائیں بدھی درخت کے نیچے آکر پڑیں تو مسیح ناصری نے زیتون پہاڑ کی چوٹی اور یردن کے ساحل کو منور کردیا اور جب کہ تاریک رات میں روحانی آفتاب طلوع ہوا تو سرزمین چین میں بھی سفیدۂ صبح نمودار ہوا۔ بالآخر سید الرسل خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقان حمید کی الیکٹرک لائٹ سے سارا جہان منور کر دیا۔ہاں مبارک ہیں وہ جو بینا ہیں کیونکہ وہ اُس سے فایدہ اُٹھائینگے اور افسوس ہے اُن پر جو اندھے ہیں کیونکہ اُن کے لئے غم و اندوہ ہے

سبحان اللہ کیا ہی کامل و مقدس وہ انسان ہے جس کی طفیل ہم کو یہ نور حاصل ہوا جسکی شعاعوں نے تیرہ سو برس سے بنی نوع انسان کے دلوں پر جلوہ فگن ہوکر بیشمار لوگوں کے تاریک دلوں کو پُر نور کر دیا اور اُسکی حفاظت کے لئے ہر صدی پر ایک محافظ مقرر فرمایا تاکہ مرور ایام سے اُس نور کے اردگرد جو تاریکی یا میل آگئی ہو اُسے پاک صاف کر دے چنانچہ اس زمانہ میں جب گمراہی بیدینی کی گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی اور قریب تھا کہ اس مقدس نور کو اپنی ظلمت میں چھپالے کہ نعوذ باللہ وعدہ کے مطابق سب محافظوں سے بڑا محافظ اپنی تاب و آب کے ساتھ ظاہر ہوا۔ تاریکی کو نور کے ساتھ بدلا باطل کا مقابلہ کیا دشمنوں کا سر کچلا بیدینی کی بجائے دین پھیلایا فسق و فجور دور کرکے تقوی سکھلایا روحانیت کی مشکل و سخت راہ کو آسان کر دکھلایا اور لوگوں کو خدا کی کتاب کا متوالا بنایا۔ الغرض اُس نور کی مقدس تعلیمات پھر پاک و صاف ہوکر ہمارے ہاتھوں میں آگئیں اور ہمارا فرض ہو گیا کہ ہم انہیں دوسروں تک پہنچائیں جنہیں علم نہیں انہیں مطلع کریں جو جھوٹے الزامات لگاتے ہیں اُنکی تردید کریں خصوصًا اس علیمی کی مد ہوا یورپ جیسے علم دان بزعم خود میں چل رہی تھی ہر طرف سے قرآن اور اسلام پر بہتان کے تیر چلائے جارہے تھے انجیل کے حامی پیہم حملے کر رہے تھے اور اپنی دریدہ دہنی سے مسلمانوں کا جگر پاش پاش کر رہے تھے۔ سننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور اُنکی کتابوں کے دیکھنے والوں کا خون خشک ہو جاتا تھا اور غیور دل ہی دل میں کڑھکے رہجاتے تھے آخرکار ہمارے ایک بھائی[1] اور مضطر دل سے صبر نہ ہو سکا اور اُسکے دل میں سخت احساس پیدا ہوا ہاں اُس غیور انسان نے دنیا کی محبت پر لات مارا اپنے آقا سے اجازت لیکر بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہکر جہاز رواں پر سوار ہو گیا اپنے ملک کو چھوڑ کر غیر ملک میں جا پہنچا یگانوں سے رخصت ہوکر بیگانوں میں جا ملا ہندوستان کو الوداع کہا اور انگلستان کو جا سلام کیا مگر یہاں کا تو عجیب غریب سین اور عجیب نظارہ تھا ہر طرف سنگلاخ زمین نظر آتی تھی کشت زار کے لہلہانے کی امید نہ تھی مذہبی تعصب کے اونچے اونچے پہاڑی ٹیلے ہر جانب موجود۔ اسلامی نفرت کے خونخوار دریا کی روانی اور صدہا خاردار جھاڑیاں اور گھاٹیاں تھیں کوئی مسیح کا پرستار تھا کوئی خدا کے وجود سے انکار کرتے ہوئے مادہ کا گن گاتا تھا تو کوئی تثلیث کا راگ بجاتا تھا غرض ہر ایک اپنے رنگ میں رنگین اور اپنے ہی خیال میں محو تھا لیکن خدا کے پاک بندو تم کو خدا نے نصرت آتی ہے اس بہادر انسان نے بڑی ہمت و استقلال سے کام لیا اور بے دھڑک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ مارا جسکا یہ اثر ہوا کہ ہزار ہا کی توجہ اسکی طرف مبذول ہوئی بہتیرے اسے حیرت و استعجاب کی نظر سے دیکھنے لگے اب کیا تھا اسنے صدیوں کی مدت سے بھری ہوئی بھڑاس نکالنی شروع کی اور آہستہ آہستہ سچی اور حقیقی روشنی کی شعاع اُن کے تاریک و تار دلوں پر ڈالی اور اسطرح سے کئی سعید روحوں کو ظلمت کے گڑھے سے نکال کر نور کے پلیٹ فارم پر لا کھڑا کر دیا۔ اللھم صل علی محمد و علی ال محمد و بارک و سلم

اے قوم اب تو کب تک غفلت کے لحافوں میں پڑی سوتی رہیگی بیدار ہو کہ رات ختم ہوگئی اور رب سر پر چڑھ آیا تو کیوں ابتک خواب راحت میں پڑی ہوئی ہے یا تیرے حق میں یہ صادق آئیگا کہ ایسے سوئے ہیں سونیوالے جنکے ہم اُن کو جگا جگا کر دیکھ اگر تو اب بھی ہوشیار نہ ہوئی تو تجھے پچھتانا پڑیگا اور پھر تیرا اچھا نا بیشو ہوگا۔ غور کرو کہ کس طرح سے خدا کا فرمان تیرے حق میں پورا ہوا۔ ثری کس طرح سے پس پا ہوکر پھر مظفر و منصور ہوئی اللہ اور سچائی کی شہادت دے۔ کیونکہ سچائی کا چھپانا کسی طرح زیبا نہیں۔

اے احمدی قوم اب ہم تجھے مخاطب کرتے ہیں۔ کیونکہ تجھپر ہمارا بڑا حق ہے کہ ہم تجھے خطاب کریں دیکھ خدا نے تجھے چن لیا اور تجھپر اپنا بڑا فضل نازل فرمایا تجھے لازم ہے کہ تو اپنے فرائض سے غافل نہ ہو اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح سے انجام دے یہ تیرا ہی کام ہے کہ نور اسلام کی مقدس تعلیم کو دنیا کے ہر چہار گوشے میں پھیلائے اور سب مل کر کوشش کریں اور ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔ بڑا ہو یا چھوٹا امیر ہو یا غریب بڈھا ہو یا جوان سب کا فرض ہے کہ اپنی اپنی ذمہ داریوں کا خیال رکھے۔ اے ضعیف العمر بزرگان قوم آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ اُس مالک بے نیاز کے حضور سر نیاز رکھکر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ننھے پودے کو جلد ایک بڑا درخت کر دے اور پھر وہ پھل لائے اے قوم کے امرا و رؤسا آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ ایثار کا نمونہ دکھلائیں اپنے خزانوں کا منہ کھول دیں اور خزانہ آسمان پر جمع کریں اے جوانان قوم ہمت اور استقلال سے کام لو اور اپنا فرض ادا کرو تمہیں یاد ہے کہ تم نے دو دفعہ کیا عہد کیا ہے لو میں تمہیں یاد دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"، اور ذرہ غور کرو کہ تمہارے آقا نے کیا فرمایا ہے ؎

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا

بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

کیا تم اس کے مطابق عمل پیرا ہو اگر ہو تو خدا تمہارا حامی و ناصر ہو۔ پس دعا، مال دولت محنت ہمت استقلال سے کام لو تا اللہ تعالیٰ تمہارے اس فعل سے خوش ہوکر آفتاب مغرب سے جلد نکالے۔ اور تمہارے مسیح کے سفید پرندوں کا رویا پورا ہو۔

اے سرزمین انگلستان تو بھی یاد رکھ کہ تجھ میں ایک دردمند دل صدائیں دے رہا ہے تو اُس کی دردبھری آواز کو غور سے سُن یہ تجھ سے مال و زر اور اعزاز کا طالب نہیں البتہ اسے تیرے ایمان کا فکر ہے کہ تو انسان پرستی کو چھوڑ کر خدا پرستی کی زندگی اختیار کرے اور جس طرح تو دنیا میں معزز و ممتاز ہے اسی طرح دین میں بھی ممتاز ہو۔ دیکھ اس نے تیری ہی خاطر اپنا پیارا ملک۔ پیارا شہر۔ پیارا وطن اور دوست اقارب چھوڑے غور کر کہ تیرا ہمدرد کس طرح اور کیسے وقت میں اپنی پیاری اولاد کی مفارقت گوارا کرتا ہے۔ اُدھر پیاری ماں اپنے بچوں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوکر اپنے معبود حقیقی سے جاملتی ہے ادھر باپ بھی فی امان اللہ کہہ کر غمزدہ بچوں کو داغ مفارقت دیتا ہے۔ پس تو اُس کی سن کہ وہ تیرا خیرخواہ ہے اور وہ تجھے ہمیشہ کی راحت و آرام کی خوشخبری سناتا ہے۔

بالآخر اُس حی و قیوم خدا کے حضور دعا ہے کہ ہم سب کے دلوں میں اخلاص و جوش پیدا کر دے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد پر کاربند ہونے کی توفیق عنایت فرماوے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۔

خاکسار:- محمد خلیل الرحمٰن احمدی بنارسی۔

[1] مراد بہ خواجہ کمال الدین صاحب۔ منہ

تاکیدی التماس:- ڈیٹر اور منیجر کے صرف پرائیویٹ دفانگی خطوط پر انکا نام لکھنا چاہیئے اور جو خط و کتابت دفتر کے متعلق ہو اُس پر محض الفاظ منیجر یا ایڈیٹر پیغام صلح لکھنا کافی ہوگا۔ نام کی ضرورت نہیں ۔ ایڈیٹر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف وخطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے، لوگو یہ پچھتانے کے دن

اخبار پیغام صلح لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی، تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ، سہ شنبہ، پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶ ششماہی ۳ طلباء للعہ اور ۶ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں { احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی۔ اے۔ (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱۷

تازہ برقی خبریں

سر ایڈورڈ گرے معاملات بلقان پر (خلاصہ) (لندن بقیہ ۱۲ اگست) ہماری خواہش ہے کہ دول عظام میں سے کوئی کسی جزیرہ پر قابض نہ ہو۔ جب ٹرکی اپنی طرف سے تکمیل معاہدہ کرلیگا، اٹلی فوراً اپنے مقبوضہ جزایر خالی کر دیگا۔ اٹلی کی نیت پر شبہ کرنا غلطی ہے۔ ٹرکی سے متعلق برٹش پالیسی یہ ہے کہ ایشیائی روم میں ترکوں کی خود مختاری و حکومت کو قایم کیا اور مستحکم کیا جائے اس پالیسی کی کامیابی کا انحصار دیگر دول کی رضامندی پر ہے اور ایشیائی روم کے ساتھ بہت سی دول کی اغراض ایسی وابستہ ہیں کہ بغیر سب کی منظوری کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ٹرکی نے دول کی نصیحت کو قبول نہ کیا تو انجام کار اُسے یا تو مالی مشکلات کا سامنا ہوگا یا ایک سے زیادہ دول کی خوجی مداخلت سے سابقہ پڑیگا۔ اور کہ میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ اسلامی حکومتوں کے ساتھ ہم اپنے تعلقات کا اظہار کریں۔ اس ضمن میں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ملک معظم کی کئی کروڑ رعایا مسلمان ہے لیکن ہماری ذمہ داری یہیں تک ہے کہ اپنی حدود سلطنت میں مسلمانوں کے قومی جذبات کو بہ نظر وقعت دیکھیں اور ان کی پوری آزادی کا خیال رکھیں۔ سو یہ فرض ہم نے پورا کیا ہے اور آئندہ بھی کرینگے۔ لیکن ہم اس بات کا ذمہ نہیں لے سکتے۔ کہ برٹش قلمرو کی حدود سے باہر بھی اسلامی حکومتوں کو ان کے اپنے کرتوتوں کے خمیازہ سے بچاتے رہیں"

مبارکبادیں (بخارسٹ ۱۳ اگست) شاہ رومانیہ نے تاجداران یونان سرویہ مانٹی نیگرو کو مبارکبادی کے تار بھیجے۔ انہوں نے جواب میں شکریہ ادا کیا۔ شاہ مذکور نے بلغاریہ کی صلح جوئی کا اعتراف کیا اور لکھا امید ہے کہ اس صلح سے بلغاریہ کو سرسبزی و خوشحالی حاصل ہوگی۔ کنگ فرڈیننڈ نے تسلیم کیا کہ اس خونریز جنگ کا خاتمہ رومانیا کی سعی سے ہوا اور یہ توقع ہے کہ بلغاریہ اور رومانیہ کے تعلقات اور بھی زیادہ مستحکم ہو جائیں گے۔

سرویہ اور البانیہ میں چھڑ گئی (دونیا۔ ۱۵) سرویوں اور البانیوں کے درمیان ایک خونریز مڈبھیڑ کی خبر لگی ہے۔ سروی ضلع کرووجہ کی سرحد سے عبور کر گئے۔ یہ بھی خبر ہے کہ قبایل ہوتی و گروڈا مانٹی نیگرو کے خلاف جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں

ایشیائی روم اور دُوَل۔ (لندن ۔ ۱۵) سر گرے نے دارالعوام میں بیان کیا کہ ٹرکی نے اپنی خوشی کچھ تجاویز انتظامی اصلاح آرمینیہ سے متعلق پیش کی ہیں اور چھ بڑی بڑی یورپی طاقتوں کے قایم مقام متعینہ قسطنطنیہ ان تجاویز پر غور کر رہے ہیں ابھی یہ نہیں بتلا سکتے کہ وہ تجاویز کس قسم کی ہیں ہاں مگر یہ ضرور ہے کہ دول عظام کا ٹرکی میں مختلف حلقہ ہائے اثر قایم کرنے کا ارادہ نہیں ہے"

روس کا ارادہ (ویانا ۱۴ اگست) گو ابھی تک کوئی سرکاری اعلان نہیں پہنچا کہ روس عہد نامہ بخارسٹ کی ترمیم پر زور دیگا لیکن ایسا ہوا تو آسٹریا الگ رہیگا

متفرق خبریں

ایک فرنچ لفٹننٹ نے دو پروں کا آلہ پرواز ایجاد کر لیا۔ اُڑنے کے تجربہ میں بھی کامیابی ہو گئی ہے۔

لارڈ کریو نے بجواب مراسلہ مسلم لیگ لکھا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مسلمانان ہند کا اپنے ممالک غیر کے ہم مذہبوں سے دینی امور میں اظہار ہمدردی کرنا قدرتی بات ہے اور گورنمنٹ ہمیشہ اپنی پالیسی کا یہ مقصد رکھیگی کہ انکے جا بز مذہبی جذبات کو بیجا حملوں سے بچائے۔

حیدر آباد سندھ میں ان دنوں ایک ہولناک ڈاکہ پڑا۔ ۱۰۔۱۲ ڈاکو بندوق تلوار سے مسلح ایک مسلمان کے گھر میں گھس کر ۳۔۴ ہزار کا مال لوٹ لے گئے ۲ آدمی بھی ہلاک ہوئے اور ایک مجروح۔ پولیس ان کی تلاش میں ہے۔

فیروزپور سے خبر آئی ہے کہ تلج ویلی ریلوے پر سترفیٹ لائن ٹوٹ گئی آمد و رفت بند تھی۔ غالباً ۴۸ گھنٹہ میں مرمت ہو سکے گی۔

لالہ ہرکشن لال صاحب بیرسٹر نے پیپلز بنک کی مینجنگ ڈائرکٹری سے استعفا دیدیا۔ ان کی جگہ آنریبل رائے بہادر لالہ ہری چند ہونگے اور آپ کا نائب رکھا گیا ہے۔

پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ صوبہ متحدہ کے ایک انجینیر نے میرٹھ میں ایک ہوائی جہاز بنوایا ہے اور اُس کی پرواز کے تجربے ہو رہے ہیں۔

پبلک سروس کمیشن ولایت سے چل کر شروع نومبر میں ہندوستان پہنچ جائیگا۔ پہلے سیدھا دہلی جائیگا اور آخر ماہ تک وہاں مقیم رہیگا۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر کلکتہ جائیگا۔ دسمبر اور وسط جنوری تک کلکتہ ٹھہر کر مدراس کا رخ کریگا۔ جنوری وہیں گزار کر بمبئی روانہ ہوگا۔ فروری کا سارا مہینہ بمبئی میں رہ کر شروع مارچ میں واپس روانہ ولایت ہو جائیگا۔

رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی اعلان کرتے ہیں کہ "اوٹینل ٹسٹ ان کیمسٹری" کا امتحان ۱۵ ستمبر کے قریب ہوگا۔ جو امیدوار جون ۱۹۱۳ء کے امتحان میں ناکام رہے تھے ان کے لئے ٹھیک تاریخ سے کالجوں کے پرنسپل صاحبان کو اطلاع دیجائیگی

حادثہ کانپور کا مقدمہ ۱۳ تاریخ کو شروع ہو گیا سرکار کی طرف سے ایک یورپین بیرسٹر پیروکار ہے اور ایک مسلمان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ملزمین کی جانب مسٹر مظہر الحق سید رضا علی مسعود و مسٹر یعقوب احمد خاں۔ ڈاکٹر محمود بانکی پوری۔ ڈاکٹر ناظر الدین۔ سید شوکت علی لکھنوی۔ ڈاکٹر سلیمان احمد۔ خواجہ احمد جعفری الہ آبادی۔ اے ایم خواجہ علی گڈھ۔ ایچ ایم ڈولیپرا اور سید فضل الرحمن (کانپور) سرکاری وکیل نے ۱۰۴ ملزمین کے مقدمہ کے لئے ایک روز کی مہلت مانگی اور تین ملزمین (مولانا آزاد سبحانی۔ حافظ احمد اللہ۔ نذر محمد خاں) کے واسطے پانچ دن کی مہلت اس بنا پر کہ انکے جرم سے متعلق لوکل گورنمنٹ کی منظوری ضروری ہے خاتمہ مہلت دیکھ کر کارروائی مقدمہ ملتوی کئے جانے کے لئے عدالت سے [illegible]

مجلس واضع قوانین پنجاب کا آیندہ اجلاس بارلس لوٹ شملہ میں ۹ ستمبر کو منعقد ہوگا جس میں مسودہ قانون آبکاری اور مسودہ ماہی گیری پیش ہونگے

۳ اسومیل نئی ریلوے شاخوں کی تجویز اس وقت گورنمنٹ میں بغرض غور و منظوری پیش ہے۔ جن پر تقریباً ۷ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

خان صاحب مولوی امجد علی صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر کالجیٹ سکول پٹنہ نے دس ہزار روپیہ عطیہ کا اعلان فرمایا ہے۔ جس کے منافع سے غریب طلبا کو تعلیم میں مدد دی جاوے گی۔

کراچی میونسپلٹی نے اپنی سکیم متعلقہ توسیع آبرسانی کے واسطے ۴ فی صدی سود پر ۲۰ سال کے لئے ۶ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے

مس سندربائی منتظمہ زنانہ ٹریننگ ہوم پونہ نے بقول بمبئی گارڈین پچھلے چند ماہ میں ضلع احمد نگر سے ستر اسی لڑکیاں ایسی حاصل کیں جو قحط کی ماری بھرتی تھیں

گوالیار میں پچھلے سال دخانی طاقت کا ایک کارخانہ جاری کیا گیا تھا جس کی طاقت سے زمین میں قلبہ رانی کی گئی تھی اور مقامی مزارعین نیز پنجاب کے نوآبادکاروں کو مناسب شرائط پر دی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں کاشتکاروں کو ہی نہیں بلکہ ریاست کو بھی فایدہ رہا۔

کلکتہ میں اگلے مہینہ ایک نمائش صرف زنانہ سودیشی دستکاریوں کی منعقد ہوگی

ہندستان کے بھیجنے اور اوزان ایک انداز پر لانے کے لئے غور کرنے کو جو کمیٹی قایم ہوئی ہے۔ اس میں صرف چار آدمی ہیں۔ بمبئی۔ مدراس و صوبہ متحدہ سے ایک ایک انگریز اور ممالک متوسط کے ایک پارسی جنٹلمین۔ پنجاب کا ایک نہیں نہ کوئی ماص وہی ہے۔ یہ کمیٹی مختلف صوبجات میں دورہ کریگی

۱۹۱۲ء تک جو اٹھتی طلباء انجمن ترقی تعلیم دستکاری و سائنس کی طرف سے ممالک غیر میں تعلیم پاکر ہندوستان کو لوٹے۔ ان میں سے ۲۸ کو تو ملازمت مل گئی ۹ نے اپنے ذاتی کارخانے جاری کرلئے ۹ نے گورنمنٹ یا میونسپلٹیوں یا دیسی ریاستوں کی نوکری کرلی۔ ۴۲ ابھی تک متلاشی روزگار ہیں۔ جو برسر روزگار ہیں انہیں عموماً ۱۹۶ روپے تک مشاہرہ کی اسامیاں ملی ہیں۔

جے پور کے ایک اہلکار نے افتادہ زمین میں باغ لگانا شروع کر دیا ہے اور اس میں بیلوں کی جگہ گھوڑوں سے کام لے رہے ہیں۔

سر ولیم ونسنٹ سیکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ وضع قوانین مہاراجہ صاحب کے بلائے ہوئے بیکانیر جانے والے ہیں ریاست مذکور میں بھی لیجسلیٹو کونسل قایم کیجائیگی

پنجاب میں آج کل دن کے وقت معمول سے کچھ زیادہ گرمی ہوتی ہے مگر رات کو دیر اکم منٹگمری میں ان دنوں زیادہ سے زیادہ ۹۵ ر ۱۰۲ درجہ تک حرارت رہتی ہے

سرکاری ریلوں کو پچھلے ۴ ماہ میں ۹ کروڑ ۴ لاکھ ۵ ہزار نوسو روپیہ کی آمدنی ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد۱۔ مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۱۳ء ۔ نمبر ۱۷

تعظیم لامر اللہ ؎

دنیا میں اس وقت بہت سے روحانی اور اخلاقی امراض پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن خدا فراموشی سے بڑھکر خطرناک بلکہ مہلک مرض کوئی بھی نہ ہوگا۔ جو فی زمانہ ہر طرف عام طور پر مثل ایک وبا کے لوگوں پر مسلط ہے جسمانی بیماریاں تو انسان کے جسم ہی کو ضرر پہنچاتی یا اس کی زندگی کو معرض خطر میں ڈالتی ہیں۔ جنہیں یوں بھی آخر ایک دن فنا کی چادر تلے چھپ جانا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ سے غافل ہونے کی بیماری آدمی کی روح کو گزند پہنچاتی ہے اور اس کے زبون اثر کا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ کس حد تک پہنچے اور کتنی مدت رہے +

اور اقوام کا تو کیا ذکر۔ بدنصیبی سے خود مسلمانوں میں یہ روگ ایسے سرِ منّاک اور قابل ملامت درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ اُن کی موجودہ نکبت و ادبار کا زیادہ تر اسی کو وجہ وا سمجھیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ حالانکہ خدا ترسی اور یادِ الٰہی کی جس قدر تعلیم و تاکید ان کے مذہب میں ہے۔ دنیا بھر میں اور کوئی مذہب پیش نہیں کرسکتا۔ اور یقیناً نہیں کرسکتا۔

اسلام میں یُوں تو انسان کی پیدائش سے لیکر مرتے دم تک کوئی بات اس کے متعلقاتِ زندگی میں ایسی نہیں جس کے لئے ذکر اللہ کو از بس ضروری نہ سمجھا گیا ہو۔ اور ایک مومن اس رُوحانی غذا سے ہمیشہ ہی تمتع اٹھا سکتا ہے۔ لیکن بعض خاص خاص اوقات و ایام میں معمول سے زیادہ بھی فایدہ اٹھانے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ

ماہِ رمضان المبارک

بھی انہی قابل قدر موقعوں میں سے ایک عظیم الشان موقعہ اور نہایت بابرکت مہینہ ہے۔ جس میں ایک دو نہیں دس پانچ نہیں اکٹھے ہی تیس متواتر ایام کی معقول مہلت دی گئی۔ ان میں انسان ذکر الٰہی۔ تقویٰ۔ اور تعظیم لامر اللہ کی مشق سے اپنے آپ کو بآسانی ان پاک روحانی غذاؤں کا خوگر بنا سکتا ہے اور اپنے قوائے جسمانی و خواہشات نفسانی کو اس مدد کی مہارت سے آخر ایک روز پورے پورے طور پر مرضات اللہ کے ماتحت لاسکتا ہے۔

مثلاً روزہ دار کو خاص وقت تک اپنی بھوک پیاس ضبط کرنی پڑتی ہے۔ گو غیر روزہ دار کو بھی بسا اوقات ایسی مجبوریاں پیش آجاتی ہیں کہ وہ نہ کچھ کھا سکتا ہے۔ نہ پی سکتا ہے۔ لیکن فی الحقیقت دیکھا جائے تو دونوں کی حالت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایک تو محض اپنے مولیٰ کی تعمیل ارشاد میں لگاتار چودہ پندرہ گھنٹے روزہ کی ساری سختیاں بطیب خاطر جھیلتا ہے۔ بیچ لیکہ دوسرا ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس کی یہ حالت جو ایک طرح نفس کشی کا رنگ رکھتی ہے۔ بطریق دیگر کسی نفسانی ہی جذبات و اغراض کے ماتحت ہو۔ جیسا کہ اکثر ہوتا ہے کہ بڑی اغراض کے لئے چھوٹی اغراض کی قربانی آدمی خوشی خوشی گوارا کر لیتا ہے اور یہ قاعدہ کچھ سفلی مقاصد سے ہی مخصوص نہیں بلکہ پاک مطالب میں بھی گویا سنت اللہ یونہی جاری ہے۔

پس مومنوں پر ماہ رمضان میں روزہ کی صعوبات کا بار اس غرض سے ڈالا گیا ہے کہ وہ ناجائز خواہشات نفسانی تو درکنار اپنی جائز حاجات طبعی کو بھی تعظیم لامر اللہ کے مقابلہ میں پس پشت ڈالنا سیکھیں اور بڑھتے بڑھتے اس حد میں یہانتک ترقی کریں کہ آخر ان کے تمام افعال زندگانی احکام ربانی کی تعمیل کے سوا کچھ نہ رہیں۔ بلکہ زندگی کیا جینا مرنا سبھی کچھ اللہ تعالےٰ کے لئے ہوجائے جیسا کہ ہمارے مرشد و مولا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔ یعنی میری نماز میری قربانی اور حیات ممات سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو رب العلمین ہے

عادات معمولی۔ افعال طبعی یا اشغال شوقیہ میں اور تعظیم لامر اللہ میں ایک بین فرق ہے لیکن سہل انگار وغفلت شعار طبائع اکثر اوقات ان دونوں میں کچھ امتیاز و تفریق نہیں کرتیں۔ اسکی ایک موٹی مثال یہ ہے کہ مثلاً تم بڑے شوق و شغف سے تلاوت قرآن یا اس کے ترجمہ و تفسیر میں مشغول ہوکہ [illegible] کی طرف بلاتی ہے تو اگر تم نے اُس وقت اپنے اس شغل کو خواہ وہ کیسا ہی پاکیزہ و قرین تقویٰ کیوں نہ ہو "وارکعوا مع الراکعین" کی تعمیل کے لئے فی الفور نہ چھوڑا۔ تو گویا تم نے تعظیم لامر اللہ نہیں کی اور ایسی تلاوت یا تدبر فی القرآن محض ایک ذہنی یا شوقیہ مشغلہ کہلائیگا۔ فرض کرو اسی وقت ایک اور شخص کسی دوسرے جائز یا ناجائز شغل میں ایسا منہمک ہے کہ اُسے نماز با جماعت کیسی اور کسی بات کی بھی سدھ نہیں تو اب قابل غور یہ امر ہے کہ دونوں کے موضوع مشغلہ کا فرق تو ایک جدا بات ہے۔ جس کا علیحدہ محاسبہ ہوتا ہے۔ لیکن تعظیم لامر اللہ کو نظر انداز کرنے میں اس وقت وہ اور تم دونوں برابر ہو۔

تقویٰ کی راہیں تو بہت باریک ہیں۔ لیکن فی زمانہ مصیبت یہ ہے کہ موٹی موٹی باتوں کی بھی عام لوگ بہت کم پروا کرتے ہیں۔ ہمارے واعظوں مولویوں اور مقتدایانِ ملت کا فرض ہے کہ ایک طرف تو خود نمونہ بننے کی کوشش کریں کہ یہ اُن کے لئے سب سے اہم اور مقدم محل ہے تعظیم لامر اللہ اور تقویٰ اللہ کا تا ایسا نہ ہو کہ "اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم" کے وعید میں آجائیں۔ پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی پاک ڈیوٹی کے لئے کمربستہ ہوکر اپنے وعظوں اور نصائح کو صرف مساجد تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ اُن دوسرے مقامات پر بھی جا جاکے داعی الی الخیر ہوں۔ جہاں خلق اللہ کو کلمہ خیر سننے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے۔ مثلاً سٹریٹیں۔ بازار۔ تماشہ گاہیں۔ ریل کے سٹیشن وغیرہ۔ مسجدوں میں آنیوالے بھی بلاشبہ بہت کچھ وعظ و نصیحت اور تعلیم و تزکیہ کے محتاج ہیں۔ لیکن اگر بنظر انصاف وغور دیکھو تو کوٹھوں اور کلال خانوں کو رونق دینے والے اُن سے کہیں زیادہ محتاج ہمدردی ہیں بقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎

بداں را نیک دارائے مرد ہشیار کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روز اند

ہمارے جو واعظ اور لیکچرار اس اصول کو مدنظر نہیں رکھتے یاد رکھیں کہ ان کا طرز عمل تعظیم لامر اللہ کے خلاف ہے، اور اس کا ان سے ضرور جواب لیا جائے ہوگا بلکہ لاکھ زندگی کے جس شعبہ میں شر کا پہلو غالب یا نمایاں ہو وہی واعیانِ خیر کی توجہ کا زیادہ محتاج ہے۔

آج کے لیڈر کا عنوان ایک ایسا اہم مبحث ہے جو بڑی شرح و بسط کو چاہتا ہے۔ لیکن فی الحال اسی قدر پر اکتفا کرکے آخر میں ہم اتنا اور گزارش کرتے ہیں کہ اس وقت جن قومی مصائب کا دکھڑا بار بار رویا جاتا ہے۔ اُن کی چارہ سازی کے لئے دور از کار بحثوں میں پڑنے سے آج تک نہ کچھ ہوا ہے نہ ہوگا۔ اس واسطے اب ضرورت اور سخت ضرورت ہے کہ سارے قصے قضیے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب ہی میں اپنے تمام امراض قومی کا علاج ڈھونڈیں اور ہمارا دنیا و دین کا کوئی کام ایسا نہ ہو۔ جو تعظیم لامر اللہ کی گواہی نہ دیتا ہو ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار
بگزارند و سرِ طرۂ یارے گیرند

اللہ تعالےٰ ہمیں سب کو اسی اصول پر کاربند ہونے کی توفیق دے آمین!

آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کا ریزولیوشن درباره واقعہ کانپور

مندرجہ عنوان ریزولیوشن جس کا پچھلے پرچہ کی جزوں میں ذکر آچکا ہے۔ سنتے ہیں کہ ایک طویل مضمون ہوگا۔ جو حادثہ کانپور کی تحقیقات سے متعلق آئندہ اجلاس کونسل (صوبہ متحدہ) میں پیش کیا جائیگا اس میں خواجہ صاحب نے یہ منشا ظاہر کیا ہے کہ معاملہ زیر بحث کی چھان بین کے واسطے اعلیٰ عہدیداران سرکاری کا ایک مخلوط کمیشن مقرر ہو جس میں ہندو یوروپین اور مسلمان تینوں قسم کے رکن شامل کئے جائیں اور وہ اشخاص متعلقہ کے اُن افعال و حرکات کی نسبت جو اس قضیہ کے دوران میں ان سے ظہور پذیر ہوئے علانیہ تحقیقات کریں اور بالآخر پتہ لگائیں۔ کہ اس قدر نقصان جان اور تشویش و مصائب کے اسباب اصلی کیا ہیں۔ خواجہ صاحب کا خیال بظاہر تو قابل قدر ہے لیکن ایک طرف تو مقدمہ کی تفتیش کے لئے سپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوچکا ہے۔ جب تک اس کی عدالت میں چند پیشیاں نہ ہولیں۔ اور کارروائی ناقابل اطمینان ثابت نہ ہو کسی ایسے کمیشن کی ضرورت سمجھ میں نہیں آتی۔ علاوہ ازیں ان کے کمیشن کی مجوزہ ساخت بلحاظ اجزا ترکیبی کی نوعیت کے بھی درست نہیں معلوم ہوتی۔ کیا خواجہ صاحب یارانِ وطن سے بہ نسبت یورپین حکام کے زیادہ مہر و مروت کی توقع رکھتے ہیں۔ یا بدنصیب و بیکس مسلمانوں کی قسمت کو دوہری دوہری طاقتوں کے شکنجہ میں کسوانا [illegible]

قریب قریب ایک ہی قسم کا اثر پیدا کریں گی۔ کیا خواجہ صاحب کو اس بات کا بھی خیال نہیں رہا۔ کہ آپ کن کن کے نزاع میں کن کن کو جج قرار دے رہے ہیں اور بموجب اصول اسلام یہ کہاں تک درست ہے۔

رزاقی و ربوبیت کا لطیفہ

دنیا کے واقعات اور حادثات جنکی خبریں جرائد عالم میں جگہ پاکر اطراف دور و نزدیک میں شائع ہوتی ہیں اور لوگ انہیں بڑے شوق سے سنتے ہیں، انہیں عام طور پر غباروں کا "روزی رزق" سمجھا گیا ہے۔ گو لغوی طور پر اس لفظ روزی کا اطلاق نہ ہوسکتا ہو۔ تاہم معناً کچھ شک نہیں کہ عام خیال بالکل صحیح ہے اب اس خیال کو ایک طرف رکھئے اور دوسری طرف اس امر واقعی پر نظر کیجئے۔ کہ دنیا کے پردہ پر کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی واقعات و معاملات ضرور ایسے ہوتے ہی رہتے ہیں۔ جو اخباری چرچے کے لائق سمجھے جاکر ہفتوں بلکہ مہینوں گشت لگاتے رہتے ہیں امن و عافیت کی باتوں سے قطع نظر جنگ و جدل بھی جس کے نتائج ہمیشہ ہولناک و زحمت خیز ہوتے ہیں۔ کرۂ ارض کے کسی نہ کسی خطہ میں اونکم یا بیش پیمانہ پر جاری ہی رہتی ہے۔ آج جنگ جاپان و روس ہے تو کل محاربہ چین۔ ابھی سرحد پر کچھ غرفش سنی جاتی ہے۔ تو اُس کے بعد اندرونی علاقوں میں بدامنی دبے جینی شروع ہوجاتی ہے۔ بلقان کا قضیہ ابھی تمام نہیں ہوچکتا۔ کہ چین کی خانہ جنگی کا مشغلہ ہاتھ آجاتا ہے ان دونوں کی ابھی ذرا ظہور سر سراہٹ باقی ہے۔ لیکن اگر بالفرض امروز فردا ہی میں ان کا خاتمہ ہی ہوجائے تو بھی سمالی لینڈ میں برقی خبروں والے کالموں کا روزی رزق مہیا ہونے کے سامان نظر آتے ہیں۔ غرضیکہ ہر جگہ۔ ہر زمانہ ہر امر میں ہر وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رزاقی اور ربوبیت کے عجیب و غریب رنگ ہیں جنہیں دیکھ کر انسانی عقل دنگ ہو جاتی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ہر بات میں خدائی ہاتھ کو کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں اور اپنے تمام نیک و بد کو اسی کے دست قدرت میں مان کر ہر حال میں اُسی کے آستانہ الوہیت پر گرے رہتے ہیں آخر وہی سچی سرخروئی و بلندی کے وارث ہوتے ہیں۔ بارالٰہا توفیق دے کہ ہم بھی تیرے انہیں مقبول بندوں میں سے ہوں۔ آمین!!

توسیع اشاعت کا سوال

ہزاروں ہزار شکر اور لاکھوں لاکھ الحمد اور سجدات اُس ذات پاک باری تعالےٰ کے حضور ہم ادا کرتے ہیں۔ جس نے چند ایام میں "پیغام صلح" کو وہ کامیابی عطا فرمائی جو کہ اس کے منتظمین کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ آج تک سولہ پرچے معزز ناظرین کی خدمت میں ارسال کئے جاچکے ہیں۔ اُن میں بلاشبہ بعض کمزوریاں اور کوتاہیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ جو آغاز میں ہونی لازمی ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کا محض فضل اور کرم ہے کہ ان سب میں سے گذر کر اخبار اب اپنی اصلی حالت کے قریب قریب پہنچا جاتا ہے۔ چنانچہ بزرگان سلسلہ جناب سید حامد شاہ صاحب۔ جناب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب اور جناب مکرمی خان صاحب محمد عجب خاں صاحب وغیرہم نے اس امر کا اعتراف مختلف مواقعہ پر فرمایا ہے +

منتظمین پیغام صلح خوب جانتے ہیں کہ ابھی پیغام صلح نے اپنے اصل مقاصد کی طرف کما حقہٗ قدم نہیں اٹھایا۔ لیکن ہم کو امید ہے کہ وہ خدا جو ہماری چھپی اور ظاہر ہر بات کا علیم ہے۔ وہ پیارا مولےٰ منتظمین پیغام صلح کی سچی اور مخلصانہ نیت پر نظر فرما کر ضرور اس کے بے ترتیبی سے ادا کئے گئے ٹوٹے پھوٹے مضامین کا جو دلوں سے نکل رہے ہیں دلوں پر اثر کریگا اس لئے اگرچہ ہم اس اخبار کے ترقی اور بہبودی کے لئے اصل درخواست تو اُس مالک کے حضور ہی کرتے ہیں۔ جو ماویٰ و ملجا ہے۔ لیکن اُسی کے حکم کے ماتحت (السعی منی والاتمام من اللہ) ہم اپنی طرف سے سعی کے رنگ میں ناظرین پیغام صلح کی خدمت میں بھی یہ التماس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہم آپ کی اس عنایت کے جو آپ نے خریداری و حوصلہ افزائی اخبار میں فرمائی ہے از حد ممنون ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ اب چونکہ اس اخبار کے متعلق کچھ رائے قائم کرسکتے ہیں اس لئے اس کی اشاعت کے حلقہ کو اپنے دوستوں میں وسیع کرنے کی کوشش فرماکر عند اللہ ماجور ہوں گے اسکے لئے سفارش انشاء اللہ تعالےٰ آپ کو مہنگی نہ پڑے گی۔ ہفتہ میں تین بار اخبار قریب قریب [illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

مسلم مشنری کے کارنامے

اور اسلام کے بعض محاسن

ایک ممبر پارلیمنٹ کی نظر میں

یہ ایک سنت الٰہی ہے کہ ہر ایک نیک کام کی مخالفت ضرور رہی ہوا کرتی ہے۔ بیگانے تو بیگانے ایسے موقعہ پر اپنے بھی باوجود حق اور حقیقت کو سمجھنے کے نفسانی اغراض کا شکار ہو کر مخالفت میں پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔ اسی سنت الٰہی کے مطابق ہمارے اشاعت اسلام جیسے مبارک کام میں عیسائیوں یا دیگر اقوام کا مختلف قسم کی روکیں ڈالنا تو کسی حد تک واجبی ہو سکتا تھا۔ مگر سب سے زیادہ افسوس تو ہمیں اُن بدنام کنندۂ اسلام خود ساختہ اخباری لیڈروں پر آتا ہے جو ہمارے سلسلہ کی مخالفت کی وجہ سے اشاعت اسلام جیسے مبارک کام میں روڑے اٹکا کر اپنے ناظرین میں مسلم مشنری جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی نسبت غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں۔ اصلی مقصد اُن کا سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ چونکہ دیگر نیک ذرائع سے اُن کے اخبار کی قدر دانی و ترقی ناممکن نظر آتی ہے۔ ہماری مخالفت کی ہی وجہ سے کچھ ترقی اشاعت میں مد دملے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو یہ حسرت بھی اُن کی کبھی پوری نہ ہوگی۔ اور وہ دین و دنیا میں خائب و خاسر ہی رہیں گے۔ اصل مقصد اُن کا یہ ہے کہ اشاعت اسلام کا کام نہ خود کریں گے۔ نہ کسی کو کرنے دیں گے مگر اب خدا کے فضل سے مسلمانوں میں اشاعت اسلام کا خیال زندہ ہو رہا ہے۔ جو اُن کی قومی اور مذہبی زندگی کی علامت ہے۔ اور مقدر یہی ہے۔ کہ یہ خیال بڑھتا بڑھتا ایک بارآور درخت بن جاوے اور ہر کس و ناکس کی مخالفت اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ لاہور کے ایک اسی مذاق کے ایڈیٹر نے خواجہ صاحب اور اُن کے کام پر پھبتی اُڑائی ہے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم ایسے کینہ توز انسانوں کے سیاہ اندرونہ کا پردہ فاش کریں اس لئے ہم اُسے اپنے حال میں چھوڑ کر ناظرین کے روبرو خود ولایت کے سربرآوردہ اخبارات کی آراء پیش کرتے ہیں۔ جو وُہ خواجہ صاحب اور اُن کے کام کی نسبت رکھتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہمیں لنڈن کا اخبار ٹی پی ویکلی مطبوعہ ۲۰ جون ۱۹۱۳ء ملا ہے۔ جس کا ایڈیٹر پارلیمنٹ کا ممبر اور وہ ممبر ہے وہ خواجہ صاحب اور اُن کے رسالے پر ریمارک دیتا ہوا "اسلام" کے عنوان سے صفحہ ۱۰۷ کالم دو پر لکھتا ہے:۔

مسلم کا مفہوم۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ہم ایک ایسی سلطنت کا جزو ہیں جس کے ماتحت مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے گویا ایک لحاظ سے برٹش راج کو اسلامی حکومت کہنا بیجا نہیں۔ یہ قابل غور امر ہے۔ کہ باوجود اس بات کے ہم میں بہت کم آدمی اسلامی طرز معاشرت اور اسلامی خیالات سے واقف ہیں۔ بقول رسالہ "مسلم انڈیا و اسلامک ریویو" مسلمان وہ ہے جو اپنی زندگی اور اپنی تمام خواہشات کو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں قربان کر دے اور اُس کا پورا پورا فرمانبردار بن جاوے۔ اور اُس کی مرضی کے تابع ہو جائے۔ اور جو اپنے ہر قسم کے قویٰ کو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں لگاوے اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے باز رہے اور اُس کے آستانۂ الوہیت پر ہر وقت گرا رہے۔"

اسلام کا معاشرتی نمونہ۔ "مسلم انڈیا کے تازہ نمبر میں پروفیسر فیروز الدین صاحب کا ایک مضمون "اسلام میں جمہوریت اور سوشلزم" پر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی دنیا بھی یورپین ممالک کی طرح ایجادات سے خالی نہیں۔ نیز یہ خیال بھی کہ قرون وسطیٰ میں مطلق العنانی بہت زور و شور سے جاری تھی۔ غلط ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مثال سے واضح ہوگا:۔

ایک عید کے موقعہ پر جو مسلمانوں کا مشہور قومی اور مذہبی تیوہار ہے۔ خلیفہ دوم کے لڑکے پھٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ تو بیوی نے اُن پر زور دیا۔ کہ اُن کے لئے نئے کپڑے بنوائے جائیں۔ عمر ثانی نے جواب دیا۔ کہ اُس کے پاس اُس کی آج کی مزدوری سے کچھ نہیں بچا۔ تو اُس کی بیوی نے مشورہ دیا۔ کہ اپنی کل آئندہ کی مزدوری بیت المال سے پیشگی لے لینی چاہئے۔ اس پر خلیفہ کا رنگ غصہ کے باعث سرخ ہو گیا۔ اور اُس نے جواب دیا کہ کیا تم کو یقین ہے کہ میں کل تک زندہ رہونگا۔ اور اُس روپیہ کا جو میں آج برآمد کراؤں حقدار بن سکونگا؟!

یہ خیال کر لینا چاہئے۔ کہ یہ واقعہ اُن ایام کا ہے۔ جبکہ خلیفہ اپنے وقت کا سب سے بڑا شہنشاہ ہوتا تھا اور اُس کی سلطنت ہند سے مراکو تک پھیلی ہوئی تھی۔

حقوق نسواں۔ یہ معلوم کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ اسلام کی اصل تعلیم عورتوں کے بارے میں کیا ہے:۔

"اگر تمہارے اُن پر حق ہیں تو اُن کے بھی تم پر ویسے ہی حقوق ہیں اُن کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ رکھو۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کے لباس ہو۔ مرد کا اپنے والدین کے ترکہ میں سے ایک خاص حصہ ہے اسی طرح عورت کا بھی اپنے والدین اور اقربا کے ترکہ میں حصہ ہے۔ اُنہیں اُن کا مقرر کردہ حصہ دو (قرآن سورہ دوم آیت $\frac{228}{183}$ سورہ ۴ آیت $\frac{4}{34}$)"

اب دیکھنا ہے کہ پیغمبر اسلام نے شادی کے بارہ میں کیا حکم دیا ہے:۔

جو عورت کے ساتھ اُس کی طاقت اور رُتبہ کی خاطر شادی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی ناتوانی اور کمزوری کو زیادہ کرتا ہے اور جو عورت سے زر کی خاطر شادی کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس کی مفلسی زیادہ کرتا ہے اور جو عورت سے خوبصورتی کے باعث شادی کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کی بدصورتی زیادہ کرتا ہے۔ لیکن جو شخص محض اس لئے عورت سے شادی کرتا ہے کہ وہ اپنی نظر کو بدنظری سے بچائے رکھے اور پرہیزگار رہے اور اُس کے اقربا سے عمدہ سلوک کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اُس عورت میں اُس کے لئے بڑی بڑی برکات رکھ دیتا ہے"

اسی رسالہ میں ایک مضمون "اسلام اور یسوع مسیح کے تعلقات" پر بھی ہے۔ جو ہمارے کالموں میں زیادہ مذہبی ہونے کے باعث اندراج کے لایق نہیں۔ لیکن جو خیالات اس میں ظاہر کئے گئے ہیں وہ نہایت معقول ہیں۔ مسیح کے بارے میں اسلامی نقطۂ خیال موحدانہ ہے۔ لیکن مسلمان موجودہ عیسائی عقاید سے سخت متنفر ہیں۔ اور اُن کو حقیقی تعلیم سے مخالف سمجھ کر اُن کی مروجہ کتب مذہبی کو غلط قرار دیتے ہیں۔ اسلامی تحریرات عام طور پر مطالعہ کے قابل ہیں۔ اور یہ اس لئے بھی زیادہ ضروری ہے۔ کہ وُہ سلطنت کا ایک جزو اعظم ہیں۔"

الہام ثمرۂ اسلام (از مسلم انڈیا جولائی نمبر)

نعماء الٰہی میں سب سے زیادہ قیمتی و قابل قدر نعمت یہ ہے کہ انسان کو مکالمہ الٰہی کا شرف حاصل ہو اس مکالمہ ہی کے ذریعہ انسان معرفت کے اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج ترقی تک پہنچ سکتا ہے جس شخص کو مخاطبہ اور مکالمہ کی نعمت اپنے مولیٰ کریم سے عطا ہو جائے۔ وہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے اور وجود باری تعالےٰ کی نسبت اس کا عقیدہ محض سُنی سنائی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک طرح کی عینی شہادت پر مبنی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہیبت۔ اس کا جلال اور اسکی مشیت ایسے انسان کے قلب پر کلی مستولی ہو جاتی ہے شکوک و شبہات کی تاریکی و ظلمت اسی طرح سامنے سے دور ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ آفتاب کی روشنی کے آگے اندھیرا نہیں ٹھہر سکتا۔ تب وہ خدا کا پیارا بندہ زمین پر مثل ملائکہ کے چلتا ہے راست بازی میں نرالا۔ معاصی سے اجتناب و نفرت میں بے مثل۔ خدائے واحد کی محبت میں عدیم النظیر۔ اپنے مولےٰ کریم کے ساتھ عہد و وفا کے نباہ میں یکتائے زمانہ۔ صبر و توکل میں بےنظیر۔ غرضیکہ جمیع کمالات روحانی میں وہ ایک انوکھی اور نرالی مخلوق بن جاتا ہے اور علاوہ ازیں خدا تعالےٰ نے جو اپنے کلام پاک میں بشارت دی ہے۔ کہ مکالمہ اور الہام کی یہ نعمت خدا کے خاص خاص متقی بندوں کو قیامت تک عطا ہوتی رہے گی۔ اسی کی عقل سلیم بھی متقضی ہے تاکہ دنیا میں جب تک نسل انسانی باقی رہے اس کی اصلاح و ہدایت اور فلاح دنیوی و نجات اخروی کی روشن راہیں دکھانے کو انوار رحمت کا یہ سلسلہ بھی برابر جاری ہے۔ جو بنی نوع انسان کی تازگی ایمان کا باعث ہو اور اسلام کی حقیقت و حقانیت کا زندہ گواہ نیز دیگر ادیان باطلہ کے مقابلہ میں اس دین حق کی صداقت پر زبردست حجت ہو۔

کانِ محمدی سے چند نایاب موتی

(۱) نیک بیوی شوہر کا بہترین خزانہ ہے (۲) اپنی عورتوں کو مساجد میں آنے سے نہ روکو (۳) مسلم کو اپنی زوجہ سے نفرت کا برتاؤ نہ چاہئے۔ اگر اس میں کوئی نقص ہوگا تو کوئی قابل قدر خوبی بھی ہوگی (۴) تم میں بہتر اشخاص وہ ہیں جنکا سلوک اپنی اہلیہ کے ساتھ بہتر ہو (۵) بیویوں کو لونڈی غلاموں کی طرح زدوکوب مت کرو۔ (۶) بیویوں کے ساتھ برتاؤ میں بہت ہی تقویٰ سے کام لو۔ کیونکہ وہ تم کو خدا کی ضمانت پر ملی ہیں (۷)

منظومات

خدا کا نام اور اس کا پیام

خدا کا نام اُس کے کام سے ہے
خصوصیت اسے اس عام سے ہے
بدل جاتے ہیں کیوں دنیا کے اوقات
تعلق کس کو صبح و شام سے ہے
میری مرضی نہیں مرضی ہے اُس کی
غرض کیا گردشِ ایام سے ہے!
بگڑتی ہے بصورت بنی بات
کوئی کہتا ہے عقل خام سے ہے
جو ہونی ہے وہ ہو جاتی ہے آخر
سنورتی کب وہ اس الزام سے ہے
نہیں ٹلتی خدا کی بات ہرگز
یہ ظاہر قدرتِ علام سے ہے
ثبوت اس کا ابھی ہم کو ملا ہے
غرض ترکوں کے اک انجام سے ہے
جو تھے مغلوب غالب ہو گئے وُہ
میرے قادر کے یہ الہام سے ہے
مسیحائے زماں فرما چکے تھے؟
یہ فتحِ ترک ان کے نام سے ہے
کیا مہدی مسیحائے زماں کو
میرے مولا تیرے انعام سے ہے
تیرے صدقے میں جاؤں پیارے مہدی
یہ فضلِ حق تیرے اکرام سے ہے
ہماری کر تو نصرت یوں ہی مولےٰ
میرا مطلب تیرے اسلام سے ہے
جہاں میں کر دے اس کا بول بالا
صدا پیدا یہ کوئی و بام سے ہے
ہوئے خود کامیوں سے ہم ہیں بدنام
زوال اس طرح نافرجام سے ہے
سبیلِ ترکِ خود کامی کریں ہم
محبت کیوں تمہیں بدنام سے ہے
یہ ہی اسلام کی روح و رواں ہے
مٹا دیں نام مطلب کام سے ہے
خلافِ آشتی یہ جوش کیوں ہے
زباں آلودہ کیوں دُشنام سے ہے
یہ قرآں اُدخلوا فی السلم جب ہے

غرض پھر کیا فسادِ عام سے ہے
مسلمانو! مسلماں بن کے آؤ!

میری یہ عرض خاص و عام سے ہے
دُعا سے کام لو وقتِ دُعا ہے

غرض کیا تیغ خون آشام سے ہے
یہی بہتر ہے باہم صُلح کر لو!

میرا مقصد اسی پیغام سے ہے
نہیں حامد کا یہ بے وقت کہنا
خوشی اپنی تو نیک انجام سے ہے

مسلمانوں کے زوال کا ایک سبب

(مرقومہ میاں عزیز احمد صاحب سلمہ ربہ نبیرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم +

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔

ترجمہ:۔ اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مذہب کچھ نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا کچھ مذہب نہیں۔ حالانکہ یہ دونوں فریق کتاب الٰہی کے پڑھنے والے ہیں۔ اس لئے انہی کی سی باتیں وہ کہا کرتے ہیں۔ جو کتاب وغیرہ کچھ نہیں نہیں جانتے۔ تو جس بات میں یہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُن میں فیصلہ کر دیگا۔ اُس سے بڑھکر ظالم کون ہے۔ جو اللہ کی مساجد میں خدا کا نام لینا منع کرے اور اُن کی خرابیوں کے درپے رہے۔ یہ لوگ خود اس لایق نہیں۔ کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر ڈرتے ہوئے۔ اُن کے لئے دنیا میں بھی رسوائی اور اُن کے لئے آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے مشرق و مغرب تو جہاں کہیں منہ کرو۔ اُدھر ہی کو اللہ کا سامنا ہے۔ اللہ بڑی گنجائش والا اور جاننے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیات کریمہ جن کا ترجمہ بھی میں نے ناظرین کی سہولیت کے واسطے اُن کے ساتھ ہی دیدیا ہے۔ قرآن کریم کے پارہ الم اور سورہ بقرہ کے چودہویں رکوع کے آغاز ہی میں آئی ہیں۔ مطلب تو ان کا ناظرین نے سمجھ لیا ہوگا۔ ان کی شان نزول یہ ہے کہ جب ہمارے رسول اکرمؐ (فداہ ابی و امی) پیغمبر اور رسول بن کر عرب میں ظاہر ہوئے اُس وقت عرب کے آس پاس دو اہل کتاب اقوام رہتی تھیں۔ یعنی یہودی اور نصرانی اور عرب میں تیسرا مذہب بُت پرستی کا تھا۔ اہل کتاب یہودی اور نصرانی ہی تھے۔ جناب رسالتمآب کو انہیں تین مذاہب سے ہر روز واسطہ پڑتا تھا۔ ان آیات میں ان تینوں مذاہب کے پیروؤں کا اُس وقت کا نقشہ کھینچکر رکھدیا ہے۔

پہلی آیت کریمہ تو یہودی اور نصرانی لوگوں کے آپس کے تعلقات کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اُس وقت کے پیروان اسلام کو بتاتی ہے۔ کہ دیکھو یہ دونوں قومیں کس درجہ کی بیوقوف اور جاہل ہیں۔ کہ باوجودیکہ دونوں اہل کتاب ہیں اور اپنی اپنی کتاب کو پڑھتے بھی ہیں۔ پھر بھی ایک دوسرے کے مذہب کو بالکل لغو اور بیہودہ قرار دیتی ہیں اور ایک دوسرے کے عقاید و حقایق کو محض بیہودہ اور نکما ثابت کرتی ہیں۔ بجائے اس کے کہ یہ ایک دوسرے کی بدی کو بدی اور نیکی کو نیکی کہیں اور اول الذکر کو ترک اور موخر الذکر کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ وہ ایک دوسرے کی بدی کو بھی بدی اور نیکی کو بھی بدی ہی قرار دیتے ہیں۔ ایک مذہب کے محاسن بھی دوسرے مذہب کے پیروؤں کی نظر میں قباحت کی شکل میں ہی دکھائی دیتے ہیں۔ یہودی نصرانیت کو بھی ایک لغو مذہب قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو ہے ہی کچھ نہیں اور یہ کسی کام کا بھی نہیں۔ اور یہ کہ اس میں کوئی ایسی نیک اور عمدہ بات نہیں ہے کہ جس کو حاصل کرنا انسان کو فایدہ پہنچا سکے۔ اسی طرح جب ہم عیسائیوں کو دیکھیں کہ وہ یہودیت کی بابت کیا کہتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن کی زبانیں بھی یہودیت کے خلاف ویسی ہی چلتی نظر آتی ہیں۔ دونوں کی آنکھیں عیب ہی عیب دیکھتی ہیں اور نیکی کو نہیں دیکھ سکتیں۔ ہر ایک اپنے ہی مذہب کو نیکیوں کا مجموعہ خیال کرتا۔ اور دوسروں میں سوائے فسق و فجور۔ برائی اور عیب کے کچھ نہیں پاتا۔ یہی حالت جاہل عربوں کی تھی۔ حالانکہ وہ اہل کتاب بھی نہیں تھے۔ اور کوئی خدا کے احکام بھی اُن کے پاس نہیں تھے۔ پھر وہ اپنے آپ ہی کو راہ ہدایت پر سمجھتے تھے۔ اُن کے نزدیک بھی اور سب مذاہب برائیوں اور نقائص سے ہی بھرپور تھے اور وہ بھی خیال کرتے تھے کہ انہیں کا مذہب نیکی سکھلانے والا ہے۔ اور باقی سب ڈھکوسلے اور لغو اور بیہودہ باتوں کا مجموعہ ہے اُن کو بھی یہی خیال تھا۔ کہ سوائے اُن کے اپنے مذہب کے اور کوئی بھی نیکی سکھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یا یوں کہئے۔ کہ اُن کے خیال میں دیگر مذاہب محض بدی کی ہی تلقین کرتے تھے۔ اور اپنے اپنے اندر سوائے فسق فجور ظلم اور گمراہی۔ کذب و بہتان اور خرافات و بکواس کے کچھ بھی نہیں رکھتے تھے (انکا یہ غلط اور بے بنیاد) ایمان تھا۔ کہ اگر کوئی مذہب اُس وقت نیکی کی تلقین کرتا اور نیک اعمال کرنے کا حکم کرتا اور برائیوں اور بدیوں سے منع کرتا ہے۔ تو وہ صرف اُنہی کا مذہب ہے۔ اُن کی سطحی نگاہیں اور مذاہب کو پلید محض تصور کرتی تھیں وہ اپنی بُت پرستی ہی کو اعلےٰ ترین اور افضل ترین مذہب خیال کرتے تھے۔ اُن کے نزدیک یہودیت و نصرانیت میں ایک ذرہ بھر بھی نیکی نہیں تھی۔ پھر خدا اس امر کو بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے۔ کہ اللہ ان کے اختلاف کا فیصلہ خود روز قیامت کریگا۔

دوسری آیت میں خدائے حکیم و علیم فرماتے ہیں۔ کہ کون زیادہ ظالم ہو سکتا ہے اُس شخص سے کہ جو لوگوں کو مساجد میں اللہ کی عبادت کرنے سے منع کرے اور اس طرح منع کرنے سے اُن کو بے رونق کرتا ہے۔ ایسے شخص سے کوئی زیادہ ظالم نہیں ہو سکتا مسجدوں میں عبادت کرنے سے لوگوں کو روکنا بڑا ہی قبیح فعل اور ظلم شدید ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ جو ایسا کرتے ہیں وہ دُنیا میں بھی خراب و خستہ حال ہونگے اور آخرت میں بھی تو اُن کے لئے خدا نے بڑا سخت عذاب رکھ ہی چھوڑا ہے۔ اس آیت کی شان نزول یہ ہے۔ کہ کفار مکہ نے مسلمانوں کو ابتدا اسلام میں بیت اللہ میں خدا کی عبادت کرنے سے روک دیا تھا۔ رسول اکرمؐ کو اور دیگر صحابہ کو طرح طرح کی ایذائیں اور تکالیف پہنچائیں۔ کہ وہ بیت اللہ میں عبادت نہ کریں۔ خانہ کعبہ میں اللہ کا نام لینے سے مسلمانوں کو کفار مکہ ہر طرح مانع ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ نماز پڑھنے کے وقت طرح طرح کی تکالیف دی گئیں۔ جناب کا گلا گھونٹا۔ ایک دفعہ جب حضور سجدہ میں تھے تو اونٹ کی اوجھڑی حضور کی گردن مبارک پر رکھدی گئی۔ پھر جب رسول مقبول نے مکہ سے مدینہ چلے جانے کے چھ سال بعد چاہا۔ کہ عمرہ کیا جائے تو کفار قریش نے نہ آنے دیا۔ یہ آیت اور اس کے بعد کی آیت اُس وقت نازل ہوئی تھی اس میں کفار کے انہی مظالم کی طرف اشارہ فرمایا اور بتایا گیا ہے۔ کہ یہ لوگ ظلم کر رہے ہیں اور گناہ عظیم کے مرتکب ہو رہے ہیں +

تیسری آیت میں اللہ تعالےٰ نے رسول اور دیگر مسلمانوں کی تسلی فرمائی ہے۔ کہ اگر تم کو خانہ کعبہ میں عبادت کرنے اور اللہ کا نام لینے سے روکا جاتا ہے۔ تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ بیدل نہیں ہونا چاہئے۔ تمہارے واسطے تمام زمین مسجد ہے۔ جہاں کہیں بھی تم کعبہ رخ ہو کر نماز پڑھو گے۔ اللہ قبول کریگا نماز کوئی خانہ کعبہ پر تھوڑا ہی موقوف ہے۔ جہاں کہیں بھی تم اللہ کو یاد کرو گے اور اُس کا نام لوگے۔ اللہ اُس کا علم رکھنے والا ہے اور تمہیں اس کا اجر بہ اجر دیگا۔ کفار جتنا چاہیں زور لگا لیں۔ وہ تمہیں اللہ کی عبادت اور اللہ کی یاد سے کسی طرح بھی روک نہیں سکتے۔ تم جہاں کہیں بھی جاکر اللہ کو پکارو گے۔ وہ تمہاری پکار کو سنیگا اور تمہاری التجا کا جواب دے گا اس لئے تم بیدل مت ہو۔ خانہ کعبہ میں عبادت نہ کرنے سے تمہاری عبادت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ تمہاری نیکی کم درجہ کی نہیں ہوتی۔ خواہ تم معمولی زمین پر ہی کیوں نہ نماز ادا کر لو۔ اگر تم کو کفار خانہ کعبہ میں اللہ کا نام لینے سے منع کرتے ہیں۔ تو تمہارے لئے کوئی نقصان نہیں۔ اللہ ان کی سب حرکات کو دیکھتا ہے اور ان کو ان کے مظالم کا ضرور بدلہ دیگا تم بالکل فکرمند نہ ہو۔ خدائے عز و جل نے ان آیات کو نازل کرنے سے ایک تو یہ مطلب نکالا ہے کہ رسول اکرم اور دیگر اسلامیوں کو یہ بتایا ہے کہ دیکھو ان دو قوموں کس قدر جاہل اور بیوقوف ہیں اور وہ کیسے کیسے قبیح افعال اور گناہوں کی مرتکب ہوتی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اشارۃً دیگر اقوام کے افعال قبیحہ کو بیان کرتے ہوئے خدا تعالےٰ نے یہ بھی جتلایا ہے کہ اگر تم مسلمان بھی اسی قسم کے گناہوں اور غلطیوں کے مرتکب ہوگے تو تم بھی بُرا کرو گے اور تمہارے لئے بھی وہی سزا ہوگی۔ جو ان لوگوں کے واسطے ہم نے مقرر کر رکھی ہے۔ یعنی تم کو بھی دردناک سختی کا عذاب دیا جائیگا۔ اور تم بھی دنیا و آخرت دونوں میں گھاٹا پانے والے رہو گے اور ظالم کہلاؤ گے۔ اور تمہارے واسطے بھی دُنیا و آخرت دونوں میں سوائے نامرادی و ناکامی کے کچھ نہ ہوگا۔ تم کو چاہئے کہ دیگر مذاہب میں جو اچھی محاسن ہوں اُن کو محاسن ہی مانو۔ اور جو بُرائیاں ہوں اُن کو بُرا کہو تم پر واجب ہے کہ تم ہر وقت عدل کو مدنظر رکھو۔ برائی کو برائی اور نیکی کو نیکی۔ کھوٹے کو کھوٹا اور کھرے کو کھرا کہو۔ یہ نہیں کہ نیکی و بدی میں تمیز ہی نہ رکھو۔ اور کچھ فرق ہی نہ سمجھو۔ چونکہ عیسائی مذہب سچ بولنے اور جھوٹ نہ بولنے کی تلقین کرتا ہے۔ اس لئے تم اس نعمت کو بہ نظر حقارت مت دیکھو۔ سچ بولنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا ایک عمدہ بات ہے۔ تم کو چاہئے۔ کہ تم اس نصیحت کو اپنا وطیرہ بناؤ۔ اور اسے ضرور اختیار کرو۔ عام اس سے کہ نصیحت کرنے والی کتاب عیسائیوں یہودیوں یا کسی دیگر مذہب کی ہو۔ یا قرآن کریم ہی ہو۔ غرض خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانوں۔ تم کبھی یہ مت کہنا جیسا کہ عیسائی اور یہودی ایک دوسرے کے متعلق بار بار کہتے ہیں لیست الیھود علی شیءٍ ولیست النصٰرٰی علی شیءٍ۔ مسلمانو! تم کسی کے مذہب و ملت اقوال و افعال پر اس طرح نام نہ دہرنا۔ بلکہ تم پر لازم ہے۔ کہ تم حق کو حق مانو اور باطل کو باطل جانو۔ جو اچھی باتیں اُن میں ہوں۔ اُن کو تسلیم کرو۔ جو برائیاں ہوں اُن سے اُن لوگوں کو متنبہ کرو اور خود اُن سے اجتناب کرو۔ کیونکہ اصل مذہب جو فطری مذہب ہے۔ وہ ایک ہی ہو سکتا ہے۔ انسانی فطرت ہر جگہ ہر ملک میں ایک ہی سی ہوتی ہے۔ اس لئے مذہب بھی ایک ہونا چاہئے اور مذہب تھا بھی اصل میں ایک یعنی اسلام۔ ابراہیم علیہ السلام کا مذہب بھی یہی تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کا بھی یہی دین تھا۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی اسی کا وعظ فرماتے تھے۔ اسلام کے معنی کیا ہیں؟ فرمانبرداری۔ سب رسولوں نے یہی پڑھایا اور سکھایا۔ کہ انسان کو اُس ذات واحد کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ جس نے دنیا کی ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ اور دنیا کے ہر ایک شعبہ کو رونق بخشی۔ اور جو ذات دونوں جہانوں کی کا مالک ہے۔ جو سب کا پالنے والا ہے۔ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ سب نے یہی تبلایا ہے کہ حقیقی معبود وہی ذات پاک ہے۔ جسکا تمام دنیا میں ظہور ہے۔ تمہارا رسول محمدؐ (فداہ امی و ابی) بھی اسی بات کا وعظ کرنے کے لئے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے تمہارا مذہب کوئی نیا مذہب نہیں ہے تم بھی وہی کہتے ہو جو تم سے پہلے حضرت ابراہیم حضرت موسےٰ حضرت عیسےٰ فرما گئے۔ اگر اب کچھ فرق عیسائیت اور یہودیت میں آ گیا ہے۔ تو وہ پچھلے لوگوں کی خود ساختہ زیادتیاں ہیں جو اصل سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتیں اور یہ وہی زیادتیاں اور غیر مگذاشتیں ہیں کہ جن کو دور کرنے کے لئے تمہارے رسول اکرمؐ کو دنیا میں بھیجا گیا ہے یہی وہ بدعات ہیں کہ جن کے مٹانے کے واسطے اب محمدؐ رسول ہو کر دنیا میں آیا ہے تو تم کو چاہئے۔ کہ تم دوسرے مذاہب کی بدعات دُور کرو۔ جو اُن میں خرابیاں واقع ہو گئی ہیں۔ اُنہیں نکالنے کی کوشش کرو۔ یہ نہیں کہ اُنہیں از سرتا پا غلط ٹھیرا دو۔ اور بالکل ہی لغو قرار دو۔ کیونکہ جب تم اُن کو برائیوں سے پاک کر دو گے۔ تو گویا ان مذاہب کے پیروؤں کو تم اسلام پر خود بخود لے آؤ گے۔ اور اگر بخلاف اس کے تم دیگر مذاہب کو از سرتا پا غلط کہو گے اور نیکی و بدی میں کوئی فرق نہ سمجھو گے۔ تو تمہاری بات کوئی نہیں مانیگا۔

(باقی آئندہ)

کشمیری مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس

سنا گیا ہے کہ دربار کشمیر نے اپنی مسلمان رعایا کو مجوزہ تعلیمی کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہیں دی۔ اگر یہ امر واقعی ہے تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ دربار مذکور نے اس امتناع میں کیا مصلحت دیکھی؟ کیا قلمرو کشمیر میں علم کی نسبت جہل زیادہ رعیت کے مناسب حال سمجھا گیا ہے۔ یا کشمیری مسلمان تعلیم میں پہلے ہی ضرورت سے زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں۔ یا عمالِ ریاست کی کوئی خاص مصالح اس اجازت میں مانع تھیں؟ آخر کیا بات ہے۔ بہرحال دربار کشمیر کو چاہئے۔ کہ اس معے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا (۷) سیاسی تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۲۳

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی۔ اے (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی }

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ پیشگی ۔ طلباء سے للعہ اور ... (۳) نمونہ کا پرچہ مفت ۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت ۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی ادا کیا جائیگا انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویر ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط وکتابت مینجر کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ء | نمبر ۱۸

تازہ برقی خبریں

معاملات بلقان

واپس شدہ فوج کی آؤ بھگت (صوفیا ۱۶ اگست) صوفیا کو ڈویژن کی سپاہ کل یہاں واپس آگئی۔ ہجوم خلائق نے بڑی گرمجوشی سے استقبال اور خیر مقدم کیا۔ اور اپنے جنگی جوانوں پر پھول برسائے۔ شاہ فرڈیننڈ کے گلے میں بھی ایک ہار پتیوں کا پڑا ہوا تھا اور ممتاز افسروں کے آگے آگے جا رہے تھے۔

نامہ نگار رویوٹر کا بیان حالت فوج کی نسبت (لندن ۱۶) نامہ نگار رویٹر جو صوفیا سے بخارسٹ پہنچا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ فوج کی میدان جنگ سے واپسی زور شور سے جاری ہے۔ ہر سٹیشن پر مردان نبرد سے کھچا کھچ ٹرینیں بھری کھڑی ہیں۔ ان سب کی صحت اچھی معلوم ہوتی ہے اور عام حالت سے ہزیمت خوردہ فوج بھی نہیں ظاہر ہوتی۔ برخلاف ازیں ان کے بشرہ وغیرہ سے سپاہیانہ آن بان پائی جاتی ہے۔ فوج میں رومانیہ کے خلاف بڑی ناراضگی پھیلی ہوئی ہے کہ اس کی مداخلت سے بلغاریہ کو ضعف پہنچا۔ دول خارجہ کے فوجی اتاچیوں کا خیال یہ معلوم ہوتا ہے کہ عارضی صلح کے وقت بلغاریوں کی پوزیشن یقیناً اچھی تھی وہ سپاہ یونان کو گھیرے میں لینے کی کوششیں کر رہے تھے دو دن کے اندر اندر ضرور نرغہ کر کے انہیں پسپائی پر مجبور کر دیتے۔ صوفیا اور نیز مضافات میں ایسے منظر دیکھنے میں آتے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ بلغاریوں میں اس وقت قومی جوش بڑھ رہا ہے عوام واپس آنیوالی افواج کا بڑے جوش اور تپاک سے خیر مقدم کرتے ہیں۔

مراسلہ بلغاریہ بنام دول (صوفیا ۱۷ اگست) بلغاریہ نے دول کو لکھا ہے کہ ترک ازعلی اور گوملجینہ کی جانب کوچ کر رہے ہیں اور کہ یہ بے انصافی ہے کہ عہدنامہ بخارسٹ بلغاریہ کو تو اپنی افواج منتشر کرنے پر مجبور کرے اور ترک معاہدہ لنڈن کی اصولی قرار دادوں کو بے روک ٹوک توڑتے چلے جائیں۔ پس بلغاریہ دول عظام سے ملتجی ہے کہ ترک جو ہنوز میدانوں کی بلغاری جانب برابر بڑھتے ہوئے موجود دیکھے جاتے ہیں ان کو منع کریں۔

فوج میں ہیضہ (لندن ۱۶) مختلف مقامات بوسینیا میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے کئی مشتبہ واردات اور چھ اموات ہو چکی ہیں واپس شدہ رومانی سپاہ میں بھی یہ وبا جا پہنچی ہے مانٹی نیگرو کی فوجیں اسی لئے سرحد پر روکی جا رہی ہیں۔

شورش چین (شنگھائی - ۱۶ اگست) ہانک کے پیغامات تار سے پایا جاتا ہے کہ جنرل چانگ سن کا لشکر باغیان نانکنگ سے لا ہوا ہے انہوں نے ارغوانی پہاڑ پر قبضہ کر لیا ہے جس کی زد میں شہر واقعہ ہے۔ نانکنگ میں کچھ لوٹ کھسوٹ ہوئی ہے مگر اجنبیوں کے مال کو باغیوں نے چھوا تک نہیں۔ امید نہیں کہ یہ شہر سختی سے مقابلہ کرے

حال ... [illegible]

متفرق خبریں

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات - اعزاز میں حسب ذیل طلباء کامیاب ہوئے۔ جلال الدین احمد (بی ایس سی) محمد صدیق و مقصود حسین (بی اے فلاسفی) سردار محمد اجیوت (بی اے طبیعات) سید عنایت حسین (بی اے ریاضی) غلام رسول و کریم بخش (عربی) اسعد اللہ خاں و محمد دین بخاں (فارسی) تاریخ کے امتحان اعزاز کا نتیجہ ابھی شائع نہیں ہوا۔

پبلک سروس کمیشن ہندوستان میں پہنچ جائے گی تو اس کے دو حصے کر دیئے جائیں گے۔ جو مختلف محکموں کے معاملات سے متعلق دو نو جداگانہ تحقیقات کریں گے اور خاص خاص اہم امور کی نسبت متفقہ کمیٹی کیجائی اجلاس کیا کرے گی۔

امرتسر میں لکڑمنڈی واقع کٹڑہ جہاں سنگھ کے قریب ایک تجارتی بنک میں ۱۸ اگست کی رات کو گیارہ بجے کے قریب خوفناک آتشزدگی ہوئی۔ بہت سا نقصان ہوا۔

آگرہ میں تین، تین کالج اور کئی بورڈنگ ہیں ان سب کو ملا کر ایک علیحدہ یونیورسٹی بنانیکی تجویز ہے۔ ہزآنر نے اپنے دورہ میں اس تجویز کی نسبت اظہار پسندیدگی فرمایا ہے۔

لکھنؤ میونسپلٹی نے پردہ نشینوں کیلئے ایک زنانہ تفریح گاہ تیار کرانے کا ارادہ کیا ہے۔ جو عرصہ تین سال میں مکمل ہو جائیگا۔

تبت کے والئی لامہ نے جو تحفے تحائف حال میں ملک معظم کی خدمت میں پیش کش کئے ہیں ان میں ایک زین پانچسو سال کا قدیم ہے اور بھی کئی چیزیں بہت نادر الوجود ہیں۔

فیض آباد میں امداد مسجد کانپور کے لئے ایک ہزار روپیہ زیادہ چندہ ہو چکا ہے۔ دیگر مختلف مقامات میں بھی اس کے متعلق باقاعدہ کوششیں ہو رہی ہیں اور امدادی رقوم فراہم کی جا رہی ہیں۔

سیالکوٹ میں ہیضہ کی شدت خوفناک سنی جاتی ہے پچھلے چار پانچ روز میں پچاس مبتلا ہوئے۔ جن میں سے تیس ہلاک ہو گئے اب روزانہ تعداد واردات اسی تک پہنچ گئی ہے۔ اللّٰھم احفظنا منھا۔

متعدد ... سیتاپور کے متعلق دار الامراء (پارلیمنٹ لنڈن) میں بحث ہوگا اور لارڈ کرزن، لارڈ سینڈ ہرسٹ (سابق ... لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ) اور لارڈ ... سابق گورنر بمبئی اس میں شریک ہونگے۔

طوفان بردوان کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ بنگال کی کاناہنے کو مشکل ... [illegible]

کلکتہ میں عدالت پولیس کی عمارت واقع لال بازار نیلام کی گئی ایک ہندوستانی نے (۱۴۰۲۵۰) روپے میں خریدی یہ عمارت کمپنی کے زمانہ کی ہے۔

چین میں ایک ہزار میل لمبی ریلوے لائن تیار ہوگی۔ جس کے لئے ایک کروڑ پونڈ قرضہ لیا جائے گا۔

روسی سفیر اور وزیر اعظم ترکی میں ترکی ایرانی سرحد سے متعلق گفتگو ہوئی قسطنطنیہ سے ۱۵ اگست کا پیام برقی مظہر ہے کہ دونوں نے اس بارہ میں کچھ عہد و پیمان بھی کر لئے ہیں جن کی تفصیل ہنوز بیان نہیں کی گئی۔

طہران میں جو بختیاری لوگ سرکاری خدمات پر مامور تھے ان کی نسبت فیصلہ ہوا ہے کہ موجودہ تعداد (۸۵۰) گھٹا کر صرف ۲۰۰ سو رہنے دیئے جائیں۔ جس سے خرچ میں بہت تخفیف ہو جائیگی۔

کلکتہ کی ایک تار خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ بردوان کی طرح ۱۶ اگست کی دریاں بھی طوفان سیلاب کا خطرہ تھا۔ مگر اس وقت تک تو خیر ہے۔

بین الاقوامی انجمن متعلقہ کارخانجات روئی و پارچہ بافی کے سیکرٹری اب موسم سرما میں ولایت سے ہندوستان آ کر مختلف مقامات کا طویل دورہ کریں گے۔ انہیں ۱۳ اکتوبر کو کراچی پہنچنا ہے۔ دورہ میں سندھ، پنجاب، صوبہ متحدہ، ممالک متوسط، علاقہ بمبئی و جنوبی ہند شامل ہونگے۔

دریائے دامودر کی طغیانی سے بردوان میں ایسٹ انڈیا ریلوے لائن کو جو نقصان پہنچا۔ اس کی مرمت ہو گئی ہے اور آمد و رفت از سر نو جاری ہے۔

مہاراجہ صاحب ... نے حضور وائسرائے کو دعوت دی ہے کہ دورہ جنوبی ہند کے تقریب پر ان کی ریاست میں بھی قدم رنجہ فرمائیں۔

موسمی رپورٹ ہفتہ گذشتہ سے پایا جاتا ہے کہ موسم میں کسی قدر تبدیلی ہو گئی ہے بہار و شمالی مشرقی ہند میں بارش زیادہ شدت کی ہوئی چراپونجی میں ۱۲ انچ کی کمی رہی۔ مگر قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید مغربی وسطی اور شمالی مغربی ہند میں پھر بارش ہو۔ پنجاب میں گرمی برابر بڑھ رہی ہے چنانچہ سرسہ، لدھیانہ، خوشاب، شگری، ملتان، پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بھی مقیاس الحرارت سو درجے سے بڑھا ہوا رہا۔

اضلاع متحدہ امریکہ میں ایک شفاخانہ کو آگ لگی۔ ۳۵ حبشی جل کر خاک سیاہ ہو گئے

امریکہ سے ایک اور مہم قطب شمالی کی تحقیقات کے لئے روانہ ہونے والی ہے۔ اس کا ... سب سے پہلا جہاز ہوگا۔ جو نہر پانامہ سے گذریگا۔

لوکل - لاہور میں دن کو خاصی گرمی پڑتی ہے مگر رات کا حصہ قابل برداشت حد تک خنکی ہو جاتا ہے۔ بعض حصص شہر میں ہیضہ کی شدت سنی جاتی ہے۔ واردات ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ - مورخہ ۱۹ر اگست ۱۹۱۳ء - نمبر ۱۸

مسلمانوں کے لئے کامیابی کی راہ

(کمیونیکیٹڈ)

نمبر ۱

اس کرۂ ارض کے مختلف حصص میں کروڑہا انسان آباد ہیں۔ جن کی شکلیں عقلیں ہیں۔ عادات ہیں۔ صفات ہیں۔ مذاق ہیں۔ خو بو ہیں۔ قوائے روحانی و جسمانی ہیں۔ فضلنا بعضہم علیٰ بعض کے مصداق اور ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہیں۔ یہاں تک کہ اگر جمیع بنی نوع انسان کو ایک وسیع نظر سے دیکھو گے۔ تو وہ تنوع اور اخلاق کی ایک زندہ اور مجسم تصویر معلوم ہوگی۔

لیکن باوجود اس تفرقہ عظیم کے ہم یہ مانے بغیر نہیں رہ سکتے کہ خواہ وہ مشرقی ہیں یا مغربی شمالی میں یا جنوبی ایک بات سب میں متفقہ طور پر پائی جاتی ہے اور وہ ہے۔

کامیابی کی خواہش

ہمیں ہزارہا انسان ادہر اُدہر گلیوں کوچوں میں چکر لگاتے۔ سڑکوں پر دوڑتے بازاروں میں چلتے۔ کارخانوں میں محنت شاقہ سے اپنا خون۔ پانی ایک کرتے۔ سکولوں کالجوں میں دن اور رات آنکھوں میں کاٹتے۔ صبر سے دوکانوں پر بیٹھتے۔ ریل اور جہازوں پر سفر کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر سوچا جائے کہ یہ کیوں ایسا کر رہے ہیں تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ سب اُس گم گشتہ محبوب کی تلاش میں ہیں۔ جس کو نجات یا کامیابی کہتے ہیں۔ ملکوں کے ملک اور قوموں کی قومیں اگر ایک طرف آپس میں محبت کی تعلیم دیتی ہیں۔ تو دوسری طرف صدہا ڈریڈ ناٹوں۔ ہوائی جنگی جہازوں کی تیاری میں کروڑہا روپیہ صرف کر رہی ہیں ایک اگر ہزار دل فٹ زمین کو چیر پھاڑ کر نیچے کو جا رہا ہے اور تھکنے میں نہیں آتا۔ تو دوسرا آسمان کی طرف پرواز کر کے بلند سے بلند حصۂ دنیا کو ماپنا چاہتا ہے۔ یہ سب ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ صرف اس لئے کہ کامیاب ہوں۔ محض اس گوہر مقصود کی جستجو میں جسے فلاح و فوز کہتے ہیں۔ بے خود ہیں۔

الغرض کتنا ہی غور و تدبر کئے جاؤ آخر یہی ماننا پڑیگا کہ گنوار دہقان سے لیکر اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم یافتہ انسان تک میں یہ خواہش موجود ہے۔

اس امر کے ثابت کرنے کے بعد کہ یہ خواہش ہر فرد بشر میں فطرۃً موجود ہے لازماً ہم کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس قدرتی پیاس کو بجھانے کے لئے بھی اُس مالک حقیقی نے جو اپنی ربوبیت کے طفیل انسان کیا ہر ایک وجود کی تمام ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ ضرور کوئی سامان پیدا کئے ہوں۔

ہر ملک و ملت کے لیڈر اس مدعا (حصول کامیابی) کے لئے تجاویز پیش کرتے ہیں۔ اور اُن کے پیرو ان پر عمل پیرا ہو کر کچھ نہ کچھ فایدہ بھی ضرور حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ وہ اس پیاس کو پورے طور پر بجھانے کے لئے کافی نہیں ثابت ہوئے۔ چونکہ عقل انسانی محدود ہے اسلئے کلام انسانی کامل نہیں ہو سکتا۔

اس ناکامی کے بلامبالغہ ہزارہا تلخ تجربات ہمیں بڑے زور سے یہ سبق دیتے ہیں کہ جب خانہ ساز لیڈروں کی تقلید سے مراد دلی کماحقہٗ حاصل نہیں ہوتی۔ تو پھر اس کی تلاش کہیں اور ہی کرنی چاہئے پس ایسی اعلیٰ و بالاتر راہ جو ہمیں یقین و وثوق اور طمانیت قلب کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچا دے وہی ہو سکتی ہے جو ہمارے نیز جمیع کائنات کے خالق و مالک اور تمام تر خیر و شر کے جاننے والے رب رحیم نے ہمارے واسطے تجویز فرمائی ہو۔ چنانچہ جب ہم خدا تعالیٰ کے کلام پاک میں جو ہمارے لئے ہر قسم کے تعلقات زندگی کا ایک عاوی و جامع دستور العمل ہے اور جس کی شان میں خود خدا نے ہی ارشاد فرما دیا ہے کہ لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ،، اپنے اس مدعا کی تلاش کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں حصول فلاح کے کافی بلکہ کافی سے زیادہ اصول موجود ہیں یعنی اس کتاب مبین کے بتائے ہوئے قیمتی گر صرف اس حیات چند روزہ ہی میں کام آنے والے نہیں بلکہ اس عالم فانی سے گزر کر سلامتی کے ساتھ عالم باقی میں پہنچنے اور وہاں لاانتہا ترقیات روحانی حاصل کرتے چلے جانے کا بھی ذریعہ ہو سکتے ہیں۔

لیکن ہم بنظر اختصار سر دست چند گر درج ذیل کرتے ہیں۔ پھر ان کی توضیح میں کچھ عرض کریں گے۔

پس اے برادران اسلام! سُنو اور غور سے سنو اور یہاں پھر جیسا کہ تمہاری عادت ہو گئی ہے۔ سُن کر ہی نہ چھوڑ دو۔ بلکہ ان پر عامل ہو کر فایدہ اٹھاؤ۔ وہ گر یہ ہیں:۔

(۱) یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

(۲) واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔

(۳) ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔ یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون۔

فرمایا ہے شاہ راہ کامیابی پر قدم مارنے کے خواہشمندو!۔

(۱) پہلا ذریعہ تمہاری اس تمنائے دلی کے پورا ہونیکا یہ ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ لیکن اس طرح کا تقویٰ نہیں کہ جیسا آج کل تمہارے اعمال سے عیاں ہے۔ یعنی منہ سے تو کہہ دیتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں لیکن نہ اللہ کا ڈر ہی تمہارے دل میں ہے۔ نہ نمازیں پڑھتے ہو۔ نہ روزے رکھتے ہو۔ نہ زکوٰۃ کا ہی فکر ہے۔ نہ حج کے لئے ہی تمہارے دل میں کوئی تڑپ ہے نہ عزیز و اقربا کے ساتھ تمہارا کوئی اچھا سلوک ہے۔ نہ یتیموں اور مسکینوں ہی پر تم کو رحم ہے نہ اپنے عہد و پیمان ہی کی کوئی پروا ہے نہ شراب سے تمہیں نفرت ہے نہ زنا سے چنداں اجتناب۔ نہ سود سے تم کو پرہیز۔ نہ دیانت ہی تم میں پائی جاتی ہے۔ غرض ایک بات کا تو رونا نہیں۔ یہاں تو صدہا طرح کا جھگڑا ہے۔ پس اگر فلاح چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ ایسا جیسا کہ اسکے اختیار کرنے کا حق ہے۔ اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ تم ہر وقت اور ہر لحظہ اپنے نفس کی حکومت سے بیزار ہو کر اللہ تعالےٰ کے احکام کی اطاعت اپنا شعار بنالو۔ حتیٰ کہ جس دم تمہیں موت کا فرشتہ پیغام اجل دے تم اللہ کی فرمانبرداری کی ہی حالت میں بطیب خاطر اسے لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ ان اتبعت اھواءھم من بعد ما جاءک من العلم انک اذا لمن الظلمین۔ اگر تم خدا کو چھوڑ کر اوروں کی یا ذلیل خواہشات نفس کی متابعت کرنے لگ جاؤ گے اور پھر ایسی حالت میں کہ ہم نے تمہارے درد کی دوا تمہیں تعلیم کی ہوئی ہے۔ پھر تم خود ہی بتاؤ کہ تم سے زیادہ ظالم اپنے حق میں کون ہو سکتا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم پس ہمارے ذکر سے ہر وقت تمہارے دل وہد میں رہیں جب ایسا ہوگا تو ہم بھی تم کو یاد رکھیں گے اور تم ہماری طاقتوں اور فضلوں سے بہرہ مند ہوتے ہوئے کامیاب ہو جاؤ گے۔

الغرض پہلا اصول اور پہلی سیڑھی کامیابیوں کے حصول کے لئے یہ ہے کہ انسان نفس دُنی کے پنجوں سے رہا ہو کر اپنے پیارے مولےٰ سے تعلق پیدا کرے اور تعلق بھی ایسا کہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی جدائی گوارا نہ ہو۔

(باقی دارد)

زن گوژپشت کی حکایت مشہور ہے کہ جب لوگوں نے اس سے پوچھا آیا تو چاہتی ہے۔ کہ تیری کمر سیدھی ہو جائے۔ یا دوسری عورتیں بھی تیری طرح کبڑی ہو جائیں تو وہ بولی کہ ہاں میں یہی چاہتی ہوں کہ دوسری عورتیں میری مانند کبڑی ہو جائیں۔ تاکہ جس نظر سے وہ مجھے دیکھتی ہیں۔ میں بھی اُنہیں اسی نظر سے دیکھوں۔ تو میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو،، بعینہٖ یہی حال ہمارے بعض برادران وطن، اور خصوصاً اُن کے چند دردھ آریہ،، آرگنوں کا ہے۔ جب کبھی موقعہ ملتا ہے وہ مسلمانان ہند پر بلاد اسلامیہ کے ساتھ ان کے تعلقات کی وجہ سے کچھ نہ کچھ طعنہ زنی کرنے سے چوکتے نہیں۔ کیا کوئی سلیم العقل خواب و خیال میں بھی یہ قیاس کر سکتا ہے۔ کہ اگر ہمارے دیانندی کرم فرماؤں کی کسی وقت میں دنیا کے مختلف خطوں پر حکومت رہ چکی ہوتی۔ اور اب بھی اس کے آثار جا بجا موجود ہوتے نیز ان کے ہم عقیدہ ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں وہاں پائے جاتے تب بھی اُن کے خیالات یہی کچھ ہوتے یا اگر اس وقت کسی دوسری قوم کے لوگ ان پر اس قسم کی نیش زنی کرتے تو وہ اُن کو حق بجانب سمجھتے؟ حاشا وکلا۔ مگر چونکہ صورت حال دگرگوں ہے اس واسطے مسلمانوں کی قومی ہمدردی و اسلامی حمیت کے خیالات انہیں خار کی طرح کھٹکتے ہیں۔ خدا جانے ایسی فتنہ انگیز باتوں سے بجز شر بڑھنے کے اور کیا حاصل ہوتا ہے پھر بڑی سرخروئی و متانت سے ادعا یہ کیا جاتا ہے کہ ہم تو بالکل گئو ہیں اور یہ گئو خور جہادی فسادی ہیں۔ حال ہی میں اس قسم کی چند نظریں ہماری نظر سے گزری ہیں۔ مگر دانیات کی ناگوار تو تو میں میں ہم کو پسند نہیں کہ نام بنام ان معاصرین کا ذکر کریں۔

خدارا کچھ تو اسلامی حمیت سے کام لو ہمارا ایک بلند ہمت بھائی (خدا اُس کی ہمت میں برکت دے) ہاں اسلام کا ایک پُر جوش اور اخلاص کیش خادم (خدا اُس کے اس پاک جوش اور اخلاص میں ترقی بخشے) لنڈن میں بیٹھ کر دین حق کی منادی کر رہا ہے۔ کیا یہ امر مسلمانوں کے لئے باعث فخر و مسرت نہیں ہے کہ بلاد مغرب میں مقدس مذہب اسلام کا بول بالا ہونے کے سامان بفضلہ تعالیٰ روز بروز زیادہ طمانیت بخش و حوصلہ افزا ہوتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ وہاں کی رپورٹوں سے پایا جاتا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین ہو چکی ہیں۔ کیا ہمارے دینی بھائیوں کو اس کا علم نہیں ہے کہ خواجہ کیسی کیسی قربانیاں محض اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر بخوشی گوارا کر کے وہاں گیا ہے اور اُس نے کیسی اہم ذمہ واریوں اور مشکلات کا بوجھ اپنے سر پر لیا ہے۔ کیا یہ سب کچھ خدمت اسلام کے لئے ہے یا تخریب اسلام کے واسطے؟ معاذ اللہ عزیزو! ہمیں یقین ہے۔ کہ تم اس صورت حال کی اصلیت کو سمجھتے تو ضرور ہو۔ مگر آہ! آپ خواہ مخواہ کا متعصبانہ خیال غیرت ہے۔ جو تم کو اس امن و سلامتی کے بے ضرر جہاد میں ہمارا ساتھ دینے سے روکتا ہے؟ خدا ہی تم پر حقیقت نفس الامری کھولے اور اس بات کی سمجھ دے کہ تم کیا ہو؟ اور تم کیا کہو ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

اچھا تم اگر ولایتی تبلیغ سے ابھی متفق نہیں ہو تو ہندوستان ہی میں کچھ کر کے دکھاؤ۔ یہاں بھی تو بہتیرا وسیع میدان تبلیغ کے لئے خالی ہے۔ غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں لانا تو دور کی باتیں ہیں نام کے مسلمانوں کو سچا اور باعمل مسلمان بنانے کی خدمت ہی باقاعدگی و مستعدی سے شروع کر دو۔ اگر تم میں ذرا بھی دینی غیرت و حمیت ہے۔ تو یاد رکھو کہ یہ وقت چیونٹی کی طرح صرف پیٹ پال لینے اور رشد و ہدایت دین سے بیٹھ کر زندگی بسر کرنے کا نہیں۔ خدا تم پر طرح طرح سے حجت پوری کر چکا ہے اب بھی اگر تم ہوش میں نہ آئے تو اب ضرور ہے کہ دوسروں کو اس خدمت کے لئے چن لے۔ وہ اللہ ہونگے اور وہی رشد اور سعادت کے سچے وارث کیونکہ یہ کام تو اللہ تعالےٰ کو بہرحال کسی نہ کسی سے لینا ہی ہے۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں بہرحالت شود پیدا

نیپالی بائبل تازہ خبر ہے کہ حال میں بائبل کا ترجمہ نیپالی زبان میں بھی شایع ہو گیا ہے۔ عیسائی مشنریوں کی یہ اولوالعزمی و قابلیت بلاشبہ قابل داد ہے۔ کہ جس عقیدہ کو اپنے نزدیک قرین حق و صداقت سمجھے ہوئے ہیں اس کی تائید و حمایت اور اشاعت میں نمائی اٹھا رکھیں کچھ کسر رکھتے ہیں۔ نہ جانوں کی قربانی تک میں دریغ کرتے ہیں۔ جیسا کہ اکثر مشنریوں کے واقعات مشہور ہیں۔ نہ اور کسی طرح کی سعی و جانفشانی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ کیا ہمارے بھائی مسلمان ان باتوں سے کچھ سبق لینگے کیا ان کو معلوم نہیں کہ یہی سن جو اس وقت بعض دیگر اقوام میں پائے جاتے ہیں۔ کسی زمانہ میں وہ ان کے قومی خواص تھے۔ اصل میں قرآن کریم کی تعلیم اس کے احکام کی تعمیل اور خدا کے برگزیدہ راست بازوں کے اتباع سے یہ اوصاف حسنہ پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جب وہ ان نیکیوں سے غافل بلکہ نفور ہو گئے دین دنیا کی خیر و خوبی سے دُور جا پڑے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اب پھر ان میں وہی ساری باتیں از سر نو جب پیدا ہو سکتی ہیں۔ کہ قبول حق میں ضد و تعصب کو چھوڑ دیں۔ اسمی نہیں۔ بلکہ سچ مچ کے مسلمان بنیں اور تنگ دلی و سخت آبائی کی جگہ حق اور حمایت صدق و صفا کو اپنا شعار بنائیں۔ واللہ الموفق۔

ریاست میسور مسئلہ طلاق اور آریہ اخبارات سنا جاتا ہے کہ مہاراجہ صاحب میسور آج کل اپنی قلمرو میں بعض جدید اصلاحات کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کی رعایا کی اخلاقی و تمدنی حالت سنورے انجملہ ایک تجویز یہ ہے کہ ہندوؤں میں طلاق کی رسم بھی جاری کر دی جائے۔ جسے ہمارے ایک دیانندی معصر تباہ کن" بتلاتے اور فرماتے ہیں کہ کاش کوئی آدمی مہاراجہ صاحب کو اسلامی و عیسائی ممالک کے اُن مقدمات کے شمار و عدد کو بتلا دے۔ جو طلاق کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں ان مقدمات کی

ہر سال اس قدر بھرمار ہوتی ہے۔ کہ عدالتوں کا ناک میں دم آ جاتا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اصل بحث پر کچھ لکھیں اور مسئلہ طلاق کے حسن و قبح کی چھان بین کریں۔ یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ مہاشہ جی نے اپنے اس طعن بیجا میں کچھ کذب برملا سے بھی کام لیا ہے۔ انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ زمانہ اب وہ نہیں ہے۔ کہ بے بنیاد دنیا سازی ڈھکوسلوں سے چاہے جس طرح لوگوں کو بہلا سکیں کون تحقیق کرتا ہے کہ فی الواقعہ دیدوں میں سائینس اور دنیا بھر کی ایجادات کا مصالحہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے یا نہیں۔ بلکہ اب پبلک خود بھی کچھ گرہ کی عقل رکھتی اور کھوٹے کھرے میں تمیز کرنا جانتی ہے۔ ہمیں اس ہمعصر کی عقل و معلومات پر افسوس بھی آتا ہے اور ہنسی بھی۔ اگر اس نے جان کر دنیا کو مغالطہ دینا نہیں چاہا۔ تو کسی واقف سے معلوم کرے کہ آیا مسیحی ممالک میں مقدمات کی کثرت مسئلہ طلاق کی وجہ سے ہوتی ہے یا طلاق کا مذہبًا رواج عام نہ ہونے کے سبب؟ تعجب ہے کہ جس مسئلہ کی حکمت و معقولیت کو اب بڑے بڑے عقلاء دہر چاروناچار ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں وہ ہمارے آریہ دوستوں کو ابھی تک عیب ہی نظر آتا ہے۔ حالانکہ فی زمانہ قریب قریب جمیع ملل عالم کا تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ جب زوجین کی باہمی چاہ کے کسی طرح اصلاح پذیر ہونے کی توقع نہ رہے اور اسی ناگوار حالت میں تعلقات زناشوئی کا طوعًا و کرہًا قائم رکھنا خالی از خطر نہ ہو تو پھر زوجین کو جو ایک دوسرے کے لئے ”ہم در بیں عالم ست دوزخ او“ کے مصداق بنے ہوئے ہوں۔ جن کی اس حالت کے نتائج نہ صرف ان دونوں بلکہ دونوں کے خاندانوں کے حق میں بھی نہایت زبون نہایت خطرناک اور نہایت فضیحت خیز ہو سکتے ہیں۔ اس جیتے جی کے جہنم سے نجات دلانے کا ذریعہ بجز طلاق کے اور کچھ ہو نہیں سکتا اور اسلام نے اسے ضرورتًا صرف جائز رکھا ہے نہ کہ فرض و واجب قرار دیا ہو اور اس جائز سے بھی بخیال رحم دلی و مروت حتی الوسع بچنے کی تاکید ہے۔ مگر اس کا کیا علاج کہ ؎ ”بنظر چشم عداوت بزرگ تر عیبے است“ جن کی نظر میں نعوذ باللہ مسلمان ملیچھ ہیں انہیں تو اسلام کی بڑی سے بڑی خوبی بھی عیب ہی معلوم ہوگی۔

آخر میں ہم ہز ہائینس، مہاراجہ صاحب میسور کی بیدار مغزی و فراست کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے متعصبانہ تنگ خیالی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ اسلام کی ایک خوبی کو سوچ سمجھ کر اپنی ریاست میں رواج دینا چاہا ہے۔ خدا سا[؟] کرے الحمدللہ کہ اسلام یوں اندر ہی اندر سمجھدار طبقوں میں اپنی صداقت اور اپنے احکام کی معقولیت کا سکہ دلوں پر بٹھا رہا ہے +

خدا کی شان

وہی آریہ ہمعصر جو طلاق جیسے ضروری اور بے عیب مسئلہ پر سخت ناانصافی سے بے دریغ حملہ کرنے میں دلیر ہے اپنی آزاد نگاری اور اخلاقی جرأت کی ترنگ میں نیوگ جیسی حیاسوز رسم کی بھی بڑے فخر سے تائید و حمایت کرتا ہے۔ اصل میں ”نیوگ اور سوامی دیانند“ ایک کتاب ہے۔ جو کسی آریہ پنڈت نے حال میں تصنیف کی ہے۔ ہمعصر مذکور اس پر ریویو فرماتے ہوئے رقمطراز ہے کہ ”کتاب میں نہایت معقولیت اور فلسفیانہ طریقہ سے غیر مذاہب والوں کے اعتراضات کا جو وہ نیوگ پر کرتے ہیں۔ جواب دیا گیا ہے۔ دغیرہ وغیرہ“ نیوگ اور معقولیت دو بالکل بے جوڑ باتیں ہیں۔ فطرت انسانی ایسے ناپاک خیال کو دور ہی سے دھکے دیتی ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھتے کہ یہ خلاف فطرت معقولیت کیسی ہے؟ علاوہ ازیں آریہ مہاشے بھی تو اس بات [illegible] خاندانی حمایت کو ہی ضروری سمجھتے ہیں۔ ورنہ ہم نے آج تک نہیں سنا۔ کہ کسی شریف آریہ خاندان میں کھلے خزانے ایسی مکروہ رسوم ادا کی گئی ہوں کیونکہ آخر ہیں تو انسان ہی عملًا ایسی باتوں کو ان کی غیرت بھی کب گوارا کرتی ہوگی اور اگر سوامی جی (دیانند صاحب) کی تحریک سے یا بتقاضائے بشری کمزوری کبھی عملًا بھی روا رکھتے ہوں۔ تو اس کا چرچا یا اعلان ان کی غیرت قبول نہ کرتی ہوگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں جتنے باطل عقائد یا ناپاک رسوم دنیا کے پردہ پر تھیں اب دن بدن ان کا بودا پن یا نفرت انگیز بیہودگی ہوشمندوں پر کھلتی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ کہ یا تو وہ رفتہ رفتہ اپنی اُن آبائی خصوصیات سے بیزار ہو کر دست کش ہوتے جاتے ہیں۔ یا کسی وجہ سے گلے پڑا ڈھول بجائے جانے پر مجبور ہیں۔ تو بھی عملی طور پر ضرور اُن لغویات سے کچھ نہ کچھ جھینپتے ہیں کیونکہ حق وہی ہے جو اعتقادًا یا قولًا یا فعلًا غرض کسی طرح بھی اپنے حامی کو شرمندہ نہ کرائے۔ افسوس آریہ صاحبان ایک صریح غلطی کو سمجھتے ہوئے بھی ناحق سخن پروری کئے جاتے ہیں کیا یہی وید کی تعلیم ہے؟ برخلاف اس کے ہمارا اسلام تو یہ سکھا[illegible]

آشکار ہو چھوڑ دو ببیں تفاوت رہ از کجا +

بردوان میں طوفان

بردوان میں ان دنوں ایک ایسا طوفان بلاخیز آیا۔ کہ میلوں تک ریلوے لائن غرقاب ہو گئی۔ دریائے دمور کی طغیانی کا یہ حال ہوا کہ شہر میں ندیاں بہہ نکلیں۔ تمام بستی تباہ ہو گئی۔ اونچے اونچے سربفلک محل بے نشان ہو گئے۔ ہزارہا مخلوق بے خانمان پریشان پھرتی ہے۔ بہتیرے اس ہولناک طوفان کی بھینٹ چڑھ گئے۔ جو بچے اُن کی حالت مُردوں سے بدتر ہے۔ غرض لوگوں کی مصیبت کے تفصیلی حالات سن کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں الٰہی تیری پناہ!

گو بیرونجات سے مدد پہنچ گئی۔ لیکن غرقابی کا یہ عالم ہے کہ شہر تالاب کنوئیں اور قرب و جوار کی اراضیات میں کچھ تمیز نہیں ہوتی اس واسطے ایسے وقت میں مصیبت زدگان کی امداد بھی بڑا مشکل کام ہے۔ ملکی بہی خواہوں اور قومی ہمدردوں کے لئے موقع ہے ثواب کمانے اور اپنے بنی نوع کو ممنون بنانے کا +

اس کے علاوہ جو لوگ چشم بصیرت رکھتے ہیں اُن کے لئے ایسے حادثات ارضی و سماوی ایک سبق عبرت بھی ہوتے ہیں اُس خدائے قادر و قہار کی طرف سے جس کی ہیبت اور جلال کو دل سے بھلا کر لوگ شوخ چشمی۔ سیاہ کاری اور نافرمانی و ناخداترسی میں دلیر ہو جاتے ہیں وہ تمام مذاہب کی مسلمہ صداقتوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ کل ادیان کی متفق علیہ مناہی کا کھلم کھلا ارتکاب کرتے ہیں۔ دین کی باتوں کو ہنسی میں اڑاتے اور خدا کے برگزیدہ ہادیوں کی تکذیب و توہین کرتے ہیں ایسے قہری عذاب یہ ضرور نہیں کہ کسی قوم یا بستی پر فوری انتقام کے رنگ میں ہی آتے ہوں۔ مگر مخلوق کی شامت اعمال کا خمیازہ ضرور ہوتے ہیں۔ نیز اس کے متعلق یہ بھی سنت اللہ ہے کہ خدا کے یہ **زور آور حملے** جو اکثر ماموروں کے وقت میں ہوتے ہیں گو مبتلایان مصیبت کے لئے پاداش معصیت و غفلت ہوں لیکن دوسروں کے لئے بلاشبہ ایک نشان اور تازیانہ ہوتے ہیں۔ کہ شاید کوئی سعید روح بیدار ہو کر خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور دوسرے سوتوں کو بھی جگائے اس کے ساتھ ہی ایسے موقعوں پر انسانی ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا بھی ایک امتحان ہوتا ہے۔

بہرحال طوفان زدوں کی حالت بہت دردناک ہے خدا تعالیٰ رحم فرما کر جلد تران کی مصیبت دور کرے اور دوسرے لوگوں کو ان سے عملی ہمدردی اور اپنی اصلاح کی توفیق دے۔ آمین +

اسلامی دُنیا اور دول یورپ

مسلمانوں پر اس وقت ہر چہار طرف سے جو مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ اُن کی اپنی ہی گوناگون غفلتوں غلط کاریوں اور کمزوریوں کا نتیجہ ہے لیکن ساتھ ہی اس کے ہمارا یہ بھی ایمان ہے۔ کہ عروج و زوال ادبار و اقبال کا دور خدا تعالیٰ کی بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں اور نہاں در نہاں سلسلہ علت و معلول کے ماتحت آگے پیچھے سبھی قوموں پر آتا رہتا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی۔

تلک الایام نداولھا بین الناس

اس پر شاہد ہے۔ لیکن اگر اس قانون قدرت کی توجیہات اور مذہبی معتقدات کو بدیں خیال کہ ان میں تمام افراد و اقوام کا ایک ہی اصول پر اتفاق نہیں ہوتا۔ تھوڑی دیر کے لئے الگ رکھکر محض دلایل عقلیہ اور قرائن قویہ کی بنا پر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی مسیحی طاقتیں بھی سچ پوچھو تو اسلامی آثار شوکت کو ہر طرح مٹانے کی ہی فکر میں ہیں اب یہ مسلمانوں کی شامت اور اسلامی سلطنتوں کی غفلت ہے جو انہیں اپنی تباہی میں اور مدد دے رہی ہے۔ میدان کارزار میں پولیٹیکل مشنوں پر تجارتی منڈیوں میں۔ نیز مشنری ہتھکنڈوں کے ذریعہ۔ غرض ہر ممکن طریق سے خودغرضی۔ چالبازی بدعہدی اور ناانصافی ان طاقتوں کا مشرب اور اصل اصول ہے خواہ ان دجالی حرکات کے نام انہوں نے بظاہر کیسے ہی شستہ و شائستہ رکھ چھوڑے ہوں پس جب کہ یہ حالت ہے تو پھر ایران [illegible] روسیہ وغیرہ کی غرض آلود مسلم کش چالوں کا دکھڑا رونا یا معاملات بلقان کے متعلق انگلستان وغیرہ کے چونکا دینے والے خیالات پر جرح کرنا فضول ہے مسلمانوں کی ان بانوں سے پیش ہی کیا جا سکتی [illegible]

مراسلات

مُسلمانوں کے زوال کا ایک سبب

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ حکم جیسا کہ اُس ابتدائے زمانہ کے مسلمانوں کے واسطے لازم تھا ویسے ہی اب ہمارے لئے بھی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس وقت ہم اس حکم پر عمل کرتے ہیں۔ کیا اس وقت کے نام نہاد مسلمان اس کی کچھ بھی پروا کرتے ہیں۔ میں اس معاملہ میں مسلمانوں کی روش کو اسلام کے دائرہ تک ہی محدود رکھونگا کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ خود اسلام کے مختلف فرقوں میں اس قدر بغض و کینہ ہے کہ وہ کافی ثبوت ہے اس بات کا کہ مسلمان اس حکم الٰہی کی ہرگز ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتے۔ فرمانبرداری کرنا تو بڑا کام ہے دوسرے مذاہب کے ساتھ وہ خدا کے حکم کے مطابق کیسے سلوک کر سکتے ہیں جب اپنے ہی مذہب کی دوسری شاخوں اور فرقوں سے اُن کا نہایت بُرا سلوک ہو۔ جب بیگانوں کے ہی تعذیب کے درپے یگانے ہوں تو بھلا بیگانوں کی وہاں کہاں تک خیر ہو سکتی ہے۔ جب اپنے اپنوں ہی کا گلا کاٹنے سے پرہیز نہ کریں بلکہ کار ثواب جانیں۔ تو بھلا وہ بیگانوں کو کہاں چھوڑیں گے اور ان سے کب نرمی اور صلاحیت سے پیش آئیں گے +

وہ اسلام جو تمام دنیا کی ناچاقیوں اور نفاقوں کو مٹانے کے لئے آیا تھا وہ اسلام جو تمام جہان کے بغض و کینہ کے استیصال کے واسطے خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ وہ اسلام جو تمام کون و مکان میں امن و مصالحت کی خوشگوار روح پھونکنے آیا تھا۔ آج خود بغض و کینہ۔ نفاق و ناچاقی بدامنی و بدنظمی کا شکار ہو رہا ہے اور کن کے ہاتھوں؟ خود مسلمانوں کے ہاتھوں۔ اُس کا رونا آج بقول شاعر یہ ہے ؎ کہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم — کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

آج وہ ہمارے ہی ہاتھوں سے تنگ ہے۔ برادران اسلام آج ذرا اسلام کی طرف دیکھئے۔ کہ اُس دین میں جو اتفاق کا سبق پڑھانے آیا تھا آپ نے تفرقہ و نفاق کے کتنے رخنے ڈال دیئے ہیں۔ کتنے اختلافات پیدا کر دیئے ہیں شاید اس کے جواب میں یہ کہا جائیگا۔ کہ اختلاف امر فطرتی ہے۔ فرقے ہونے ضروری ہیں۔ ہاں میں جانتا ہوں کہ اختلاف ضروری اور اس لئے مختلف فرقوں کی موجودگی ضروری۔ لیکن اختلاف اصول اور احکام الٰہی میں نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو سکتا ہے تو محض فروعات میں اصولوں میں نہیں ہو سکتا اصل باتیں جس قدر بھی ہیں۔ وہ سب کے سب یکساں مانتے ہیں اس لئے اگر سلیم طبعی سے نظر ڈالیں۔ تو ہم کو معلوم ہو جائیگا کہ آخر تمام فرقے مسلمان ہی ہیں۔ لیکن وائے برحال ما۔ کہ باوجود یہ سب کچھ جاننے کے ہم ایک دوسرے کے واسطے وہی الفاظ زبان پر لاتے ہیں۔ کہ جو یہود و عیسائی ایک دوسرے کے واسطے بولا کرتے تھے۔ اور جس سے ہمیں باز رہنے کے واسطے خدا نے بڑے زور سے مذکورہ بالا آیات میں ارشاد فرمایا ہے۔ آج اسلام کے بہتر فرقے ہو رہے اور ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ دوسرے سب فرقے لغو اور باطل ہیں۔ اگر بہشت کا مالک کوئی فرقہ ہے تو بس ایک ہی خاص۔ یعنی باوجود اس کے کہ دوسروں کی بُرائی کو بُرائی اور نیکی کو نیکی جانے۔ ہر ایک فرقہ والے دوسروں کی ہر ایک بات کو کفر ہی خیال کرتے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایک دوسروں کو کافر ٹھہرانے سے بھی باز نہیں رہتے۔ الامان۔ یہ کہنا کہ لیست الفلان علیٰ شئی و لیست الفلان علیٰ شئی ہمارے لئے ایک نہایت ہی معمولی بات ہو چکی ہے معمولی سے معمولی بات پر دین سے خارج کر دینا ایک ادنیٰ کرشمہ ہو گیا ہے نماز میں اگر ہاتھ ذرا ناف سے اونچے بندھ گئے۔ تو بس مسلمانی سے باہر۔ کوئی کہتا ہے کہ اگر پاجامہ ٹخنے سے ذرا بھی نیچے گرا۔ تو جہنم ہی میں پہنچ کر رہیگا۔ کوئی بوٹوں سے نماز پڑھنے پر ہی صفحوں کے صفحے سیاہ کر دیتے ہیں۔ کوئی صاحب اگر کوٹ پتلون پر ہی اڑ گئے۔ تو وہیں اڑے ہیں۔ آگے بڑھنے کا نام نہیں لیتے۔ اُن کے خیال میں کفر و اسلام کا مدار ہی کوٹ پتلون پر ہے۔ کسی کے خیال فاسد میں یہ بات ہی جم گئی ہے۔ کہ اسلام کا انحصار محض جمعرات کے تبعرات ملانوں کو حلوا مانڈا کھلانے پر ہی ہے۔ کوئی اگر شیعہ ہے تو وہ نہ صرف شیعیت کو ہی ذریعہ نجات جانتا ہے اور سُنی لوگوں کو محض دوزخی اور جہنمی خیال کرتا ہے اگر سُنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۰۳

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی }

نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ طلباء سے ... علاوہ محصول ڈاک
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل قدر نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویئر ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ { احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور }

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر ۱۹

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

بلغاریہ کی حالت (صوفیا۔ ۱۸ اگست) بلغاریہ کی حالت ... وقت طلب ہوجاتی ہے بلغاریہ والے اگرچہ عہدنامہ بخارسٹ کے مطابق حتی الوسع جلدی جلدی اپنی جمعیت کو منتشر کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی نقل و حرکت میں رومانیوں کی وجہ سے بہت رکاوٹ پیدا ہورہی ہے۔ جو اپنی رجمنٹوں سے جدا ہوجاتے ہیں۔ بہت سی ریلوں اور تار کے سٹیشنوں پر ابھی تک آہنی رومانیوں کا قبضہ ہے۔ وہ مفصلات میں مقررہ خوردی نرخ پر سامان رسد خرید لیتے اور اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

ترکوں کی پیشقدمی۔ بلغاریوں کی دوسری مصیبت یہ کہ ترک چار دانگ سے آگے بڑھے چلے جارہے ہیں اور دریائے ماریتزہ سے بھی پرے کے دور دور مقامات پر قبضہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ بلغاریوں اور ترکوں میں رزم چھڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

مزید آثار تشویش (۔۔) یہ امر خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ مقدونیہ اور تھریس کے والنٹیر دستے جن میں تخمینا بیس ہزار جوان ہونگے۔ اپنے گھروں کو واپس نہیں جاسکتے۔ ان کی رجمنٹیں بلغاریہ میں توڑی جارہی ہیں۔ غالبا یہ لوگ چین سے نہیں بیٹھنے پائینگے۔

رومانیا کے ولاست بلغاریہ کو (صوفیا۔ ۱۹ اگست) رومانیہ نے بلغاریہ کو یقین دلایا ہے کہ اس کی فوجیں ۲۸ ماہ حال تک علاقہ خالی کرجائیں گی۔ باشندوں کے تمام نقصانات کی تلافی و تاوان سے کردی جائیگی اور ریلیں بھی کل حوالہ کردی جائیں گی۔

توثیق عہدنامہ۔ (بخارست۔ ۔) رومانیہ نے آج معاہدہ صلح کی توثیق کردی ہے۔

ترکی پیش قدمی سے انکار۔ (قسطنطنیہ۔ ۔) صدر اعظم دولت عثمانیہ نے زور کے ساتھ اس خبر کی تردید کی ہے کہ ترکی فوجیں بلغاریہ کے اصلی علاقہ تک بڑھ گئی ہے لیکن یہ تسلیم کیا ہے کہ دریائے ماریتزا کے دائیں کنارہ اور ڈیموٹیکا نیز اس کے شمال میں چند دیگر جنگی مقامات پر البتہ قبضہ کرلیا ہے۔ نیز صدر اعظم ممدوح نے لکھا ہے کہ یہ قبضہ بھی دریائے مذکور کے دائیں کنارے کے برابر برابر جانے والی ریلوے کی حفاظت کے خیال سے کیا گیا ہے۔

متفقہ وفد لنڈن میں۔ (لنڈن۔ ۱۹ اگست) ایڈریانوپل سے ایک متفقہ ڈیپوٹیشن لنڈن پہنچا ہے۔ جس میں ترکی۔ یونانی۔ یہودی ارمنی غرضیکہ تمام مقامی اقوام کے نمایندے شامل ہیں ان کا مدعا یہ ہے کہ ایڈریانوپل ترکوں ہی کے پاس رہے اور وہ سب اس بارہ میں

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳ پر

لنڈن (لنڈن ۱۸ اگست) چین کے سفراء جو یورپ کے مختلف پایہ تختوں میں متعین ہیں آج کل بمقام جنیوا ایک مجلس منعقد کر رہے ہیں۔ مدعا اس بات پر غور کرنا ہے کہ اس وقت کے معاملات خارجہ کا چین پر کیا اثر پڑیگا۔ نیز یہ غرض ہے کہ سفراء مذکور ہمیشہ ایک یکجہتی سے کام کر سکیں۔ اس صلاح مشورہ میں چینی سفیر متعینہ لنڈن بوجہ کثرت کار شامل نہیں ہیں۔ آیندہ جمہوری سلطنت کا تسلیم کیا جانا اور قرضہ کا مسئلہ بھی زیر بحث ہے۔ لیکن اس بات پر بہت زور دیا جاتا ہے کہ یہ جلسہ محض اپنے طور پر کر رہے ہیں اور سفراء کو پیکن (پایہ تخت چین) سے اس کے متعلق کوئی ہدایات نہیں پہنچی ہیں۔

پنجابی پلٹن کی واپسی (ہانگ کانگ ۱۸ اگست) کپسوں پنجابی پلٹن کے دوسو جوان کانٹن سے واپس آگئے ہیں۔

ہولناک طوفان (۔۔) ہانگ کانگ میں آج ایک شدید طوفان باد آیا جس کی تیزی کی رفتار ایک سو پانچ میل فی گھنٹہ تھی۔ کئی روشنی کی کشتیاں تباہ ہوگئیں۔ ڈیڑھ سو آدمی ہلاک و غرقاب ہوگئے۔ جدید سمندری پشتے اور کئی مکانات مسمار ہوگئے۔ ماہی گیری کی کشتیاں اور پرانی وضع کی چینی کشتیاں بھی کئی برباد ہوگئیں۔

متفرق خبریں

اسلامیہ کالج پشاور یکم اکتوبر کو کھل جائیگا۔

اجمیر میں آج کل پانی کی بڑی کمیابی ہے۔

لکھنؤ کی رپورٹ شفاخانہ سے پایا جاتا ہے کہ وہاں اس وقت صوبہ بھر میں سب سے زیادہ ملیریا کا زور ہے۔

دوشنبہ گذشتہ کو بقول ٹریبیون ایک کابلی مال کے واقعہ کرنیل گنج سے متعلق پکڑا گیا ہے۔

کلکتہ کے بازاروں میں جیسا کہ قبل از وقت قیاس تھا طوفان باراں کی وجہ سے کوئلہ کی قیمت چڑھنی شروع ہوگئی ہے۔

ہندو کالج بنارس کے ٹرسٹی سر ایس سوبرامانیہ آئر نے عہدہ ٹرسٹی شپ سے استعفا دیدیا ہے۔

مدراس گورنمنٹ نے ۲۳ لاکھ روپیہ کے امپیریل تعلیمی عطیہ میں سے جس کی بجٹ میں منظوری ہوچکی ہے ۲۲ ہزار دوسو روپیہ اس واسطے منظور کیا ہے کہ ٹریننگ کی مسلمہ درسگاہوں کے متعلمین کو دیا جائے جس رقم سے طالب ... زیر تعلیم معلمی کو وظیفے ...

الہ آباد کا ایک پیام برقی مورخہ ۱۶ اگست مظہر ہے کہ سر جیمز میسٹن ۱۸ ستمبر کو نینی تال سے روانہ انگلستان ہوجائیں گے۔

سرحد سے پاینیر کا ایک نامہ نگار ۱۶ ماہ حال کو تار خبر دیتا ہے کہ نواب دیر نے ایک لشکر کی فراہمی میں کامیابی حاصل کرلی ہے اور اب ممکن ہے کہ وہ اپنے بھائی میاں گل جان سے فیصلہ کے واسطے کوشش کرے۔ جو ابھی تک قلعہ و موضع دیر پر قابض ہے۔

کوہ مری کی سوسائٹی متعلقہ فنون لطیفہ اپنی نمائش ۱۵ و ۱۶ ستمبر کو منعقد کریگی

مہاراجہ جے پور نے دہلی کے زنانہ میڈیکل کالج کی اعانت کے لئے لیڈی ہارڈنگ بالقابہا کی خدمت میں ۳ لاکھ روپیہ کی گرانقدر رقم ارسال کی ہے

گورنر صاحب مدراس معہ لیڈی صاحبہ آیندہ منگل کو مدراس سے جہاز میں بیٹھکر روانہ کلکتہ ہونگے۔ ۲۹ کو کلکتہ پہنچکر ۳ تاریخ کو عفو روائسرائے سے ملاقات کرنے روانہ شملہ ہوجائیں گے۔ جہاں ممدوحین ۹ ستمبر کو پہنچ جائیں گے

دسمبر کے شروع میں بمقام مدراس کتوں کی ایک عظیم الشان نمایش ہونیوالی ہے

موسمی رپورٹ۔ مورخہ ۱۹ اگست سے ظاہر ہوتا ہے کہ بارش کا سلسلہ بدستور ٹوٹا ہوا ہے۔ کچھ قابل ذکر بارش صرف برہما اور شمالی مشرقی ہند میں ہوئی ہے قریبا ہر جگہ ہوا معمول سے زیادہ خشک چل رہی ہے۔ پنجاب میں حرارت غیر معمولی بڑھی ہوئی ہے۔ دہلی۔ سرسہ۔ خوشاب۔ لدھیانہ۔ پشاور وغیرہ اکثر مقامات صوبہ ہذا میں مقیاس الحرارت سو درجے تک چڑھا ہوا ہے۔

بلغاریہ کو اطلاع دول کی صلاح (صوفیہ۔ ۱۹ اگست) بلغاریہ کو اطلاع دی گئی ہے کہ دول معظم اس بارہ میں صلاح مشورہ کر رہے ہیں کہ عہدنامہ لنڈن کا احترام ملحوظ رکھنے پر ٹرکی کو کس ترکیب سے مجبور کریں

ایتھنز میں جوش مسرت (ایتھنز۔ ۔) شاہ کے داخلہ ایتھنز پر بید جوش مسرت ظاہر کیا گیا۔ بازاروں میں خلقت کا ہجوم تھا۔ دعائیہ نعرے بلند کئے گئے کہ قسطنطین اعظم کی عمر دراز ہو۔ بلغاریوں کے قاتل کی عمر دراز ہو، شاہی جلوس گرجا میں گیا۔ جہاں قومی گیت گایا گیا۔ آخر جلوس روانہ محل ہوا۔ لوگوں کا بھیڑ بھڑ کا ساتھ ساتھ خوشی کے نعرے مارتا گیا۔

علاقہ میکسیکو کے بازار میں، ۱۹ اگست کو ایک ڈائنامیٹ کے اڑنے سے سو سے زیادہ عورتیں اور بچے ہلاک ہوگئے۔

قیصر جرمنی کی تقریب سالگرہ پر تاجداران آسٹریا ہنگری۔ جرمنی نے باہمی اتحاد کے خیالات کی تجدید و توثیق کی۔

تحریک نماز جنازہ۔ حکیم سید حسام الدین صاحب والد میر ... ہنگامہ ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۱ راگست ۱۹۱۳ء نمبر ۱۹

مساجد کا انہدام

معزز ناظرین! آج لیڈنگ آرٹیکل کی جگہ ایک ایسا مضمون آپ کی نذر کیا جاتا ہے۔ جس کے مبحث سے زیادہ اہم اور قابل توجہ اس وقت مسلمانانِ ہند کی نظر میں کوئی بھی مسئلہ نہ ہوگا اور صاحب مضمون مشہور و معروف بزرگ قوم مکرمنا و معظمنا جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان ہیں جن کے زور قلم کی دھاک اخبارات مذہبی میں ماشاء اللہ یورپ و امریکہ تک بیٹھی ہوئی ہے۔ مولانا ممدوح ماوشما کی تعریفوں سے مستغنی ہیں۔ لیکن مضمون کی نسبت ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ایسا لاجواب ہے جو مسئلہ زیر بحث میں اب تک کسی قلم سے نہیں نکلا۔ یوں تو شروع سے اخیر تک اس کے نہایت معقول و منقول زور دار ... اور ... مضامین دو ... ہونے میں کلام نہیں لیکن ابتدائی حصہ خاص طور پر قابل غور ہے۔ جس میں قرآن کریم سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کو جب دشمنوں کے نرغہ اور مظالم سے تنگ آکر مدافعانہ طور پر بھی تلوار اٹھانی پڑی تب بھی اس نے مسیحی کلیساؤں اور مجوسی ہیکلوں اور تمام عبادت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ ہونے کے اعتبار سے مقدس و قابل ادب و احترام ٹھہرایا اور ان کی حفاظت کا آئینی اعلان پہلے ہی کر دیا۔ حالانکہ اسلامی مساجد کے بالمقابل ان میں خدا کی یاد جتنی اور جیسی کچھ ہوتی تھی اور اب تک ہوتی ہے ... (ایڈیٹر)

ہر ایک مذہبی عبادت گاہ ... کی حفاظت ... ایک نظام حکومت یا گورنمنٹ کا پہلا فرض ہے اور اس بارہ میں اسلام سے بڑھ کر کسی مذہب کی مقدس کتاب میں واضح تعلیم نظر نہیں آتی۔ تعجب یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے اسلام کو جس اعتراض کا نشانہ بنایا ہے یعنی یہ کہ وہ دوسرے مذاہب کے وجود کو بزور شمشیر دنیا سے نابود کرنا چاہتا تھا اسی کے برخلاف قرآن شریف میں نہایت کھلی کھلی تعلیم موجود ہے۔ کیونکہ جہاں سب سے پہلے مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ وہیں اس بات کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ ان جنگوں کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ تا جملہ مذاہب کی عبادت گاہیں ظالموں کی دست برد سے محفوظ رہیں اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ نِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔ (الحج - ۳۹ - ۴۰)

جن لوگوں کے ساتھ جنگ کیا جاتا ہے۔ اب ان کو بھی اجازت دی جاتی ہے اور اللہ انہیں مدد دینے پر پورا قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جن کا قصور سوائے اس کے کچھ نہ تھا۔ کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کے ایک گروہ کو دوسرے کے روکنے کا ذریعہ نہ بناتا تو عیسائیوں کے صومعے اور گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت یاد کیا جاتا ہے ضرور تباہ کر دیئے جاتے۔ عرب میں صرف تین ہی گروہ تھے۔ جن کے عبادت خانے تھے۔ یعنی عیسائی یہودی اور مسلمان اور گو مشرکین عرب اس وقت صرف اسلام کی بیخکنی کے درپے تھے مگر مسلمانوں کو جب ان لوگوں کے مظالم کی روکنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ تو کیسی عجیب بات ہے کہ صرف مساجد ہی کی حفاظت اصل غرض نہیں بتائی جاتی۔ بلکہ باوجود اس کے کہ مساجد کو یہ فضیلت حاصل تھی کہ ان میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے۔ جو درحقیقت ایک پیشگوئی تھی۔ کہ جس قدر اللہ کا نام مسلمانوں کی مسجدوں میں لیا جائے گا اس قدر کسی اور مذہب کی عبادت گاہ میں نہ لیا جاویگا۔ مگر باوجود اسلام کی اس معابد کی حفاظت کا کام کیا گیا ہے۔ مقدم ذکر عیسائیوں کے صومعوں اور گرجوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں کا ہے یہ اُس مذہب کی تعلیم ہے جسے یہ الزام دیا جاتا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کو بزور شمشیر دنیا سے نابود کرنا چاہتا ہے یا چاہتا تھا کیونکہ اب تو الزام دینے والے خود اس مذہب کو بزور شمشیر دنیا سے نابود کرنا چاہتے ہیں)

کان پور کی مسجد کے ایک حصہ کے انہدام سے جو مصائب مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں وہ بجائے خود ایک علیحدہ مضمون میں تفصیل کے محتاج ہیں مگر ایک امر جسے غالباً ہر مسلمان نے نوٹ کیا ہوگا ایسا حیرت انگیز ظاہر ہوا ہے کہ جس کا آجتک مسلمانوں کو وہم بھی نہ تھا اور وہ یہ امر ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کے ذمہ وار عہدیدار باوجود اس مذہبی آزادی کے جو گورنمنٹ کی طرف سے رعایا کے ہر فرقہ کو حاصل ہے مساجد کے گرانے میں ادنےٰ تامل سے بھی کام نہیں لیتے۔ معمولی عمارتوں کے بنانے کے لئے معمولی راستوں کے نکالنے کے لئے یا اور نہایت معمولی ضروریات کے لئے مساجد کا انہدام نہایت معمولی طریق پر تجویز کر دیا جاتا ہے گویا کہ وہ بلحاظ عبادت گاہ ہونے کے کسی خاص رعایت کا استحقاق نہیں رکھتیں جو دوسری عبادت گاہوں کو حاصل ہے۔ کان پور کا قصہ شروع ہوئے ابھی بمشکل دو ہی ماہ گذرے ہیں۔ کہ اسی عرصہ کے اندر ذیل کی مساجد گرانے کی تجاویز ہوئیں اور بعض جگہ مساجد گرا بھی دی گئیں۔ یعنی دہلی میں ایک مسجد۔ لاہور میں دو مسجدیں۔ کراچی میں ایک مسجد۔ یہ چار مسجدیں ہیں جن میں سے دو تو تجویز ہو کر گرا بھی دی گئیں۔ گو شور ہونے پر پھر بنوا دی گئیں اور دو کے متعلق مسلمانوں کی معذرات پر صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے بیدار مغزی سے کام لیکر اُن کے گرانے کا حکم منسوخ کر دیا۔ ان چار مسجدوں کے علاوہ ایک مسجد غالباً آگرہ سٹیشن میں بھی گرانے کا اخبارات میں ذکر آیا تھا مگر بعد میں پھر اس کا کوئی چرچا نہیں ہوا۔ اسلئے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں بھی کوئی مسجد شہید ہوئی یا نہیں۔ لیکن اس کو چھوڑ کر بھی علاوہ کان پور کی مسجد کے انہدام کے دو ماہ کے عرصہ میں چار اور مساجد گرائی گئیں یا گرانے کے تجویز ہوئی۔ پس کان پور کی مسجد کے انہدام کا واقعہ مسلمانوں کے لئے بہت سی مصائب ساتھ لایا۔ یہ اس کی ایک برکت بھی سمجھنی چاہئے کہ اس کی بدولت مسلمانوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا۔ کہ وہ اپنی مساجد کی حفاظت کے لئے کوشش کریں اور گورنمنٹ کو جس کے ذمہ دار عہدیداران کا یہ فرض تھا کہ وہ خود اس امر کو محسوس کرتے کہ کسی قوم کی عبادت گاہوں کو گرانا اس کی مذہبی آزادی کی جڑھ کو کاٹنا ہے۔ یہ توجہ دلا دیا کہ مساجد پر جدید ظلم ایک ایسی مہذب اور بیدار اور غیر طرفدار گورنمنٹ کے نیچے ہو رہا ہے اسے آئندہ کے لئے روکا جائے یہ تو خیال میں نہیں آسکتا کہ یہ مساجد کا انہدام کوئی نیا واقعہ ہے جو ابھی شروع ہوا ہے بلکہ باوجود اس قدر شور کے جو کانپور کی مسجد کے متعلق ہوا انہیں ایام میں اس قدر مساجد کا گرایا جانا یا گرائے جانے کی تجویز ہونا صاف بتاتا ہے کہ گورنمنٹ کے محکمہ پبلک سروس کے افسران کو مطلقاً اس بات کا خیال بھی نہیں ہے کہ مسجد کا گرایا جانا کوئی بڑا امر ہے بلکہ وہ ادنیٰ ادنیٰ ضرورت کے لئے مسجدوں کے گرا دینے کی مطلقاً پروا نہیں کرتے۔ معلوم نہیں اس سے پہلے کتنی مسجدیں گرائی گئی ہونگی اور مسلمانوں کے خواب غفلت میں پڑے رہنے اور حکام گورنمنٹ کی لاپروائی سے انکا کسی کو علم بھی نہ ہوا ہوگا۔ پس اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ کانپور کے واقعہ ہائلہ نے مسلمانوں کو اور امور کے لئے نہیں تو کم ازکم اپنی مساجد کی حفاظت کے لئے بیدار کر دیا ہے اور ادھر مسٹر ٹائلر کی غلطی نے دوسرے ذمہ وار حکام کو متنبہ کر دیا ہے کہ وہ اس قسم کی غلطی نہ کریں۔ پس ان مصائب کو نرے مصائب ہی نہیں سمجھنا چاہئے۔ بلکہ ان کے نیچے ایک برکت بھی ہے اور جن اخبار نویسوں نے گورنمنٹ اور پبلک کو اس واقعہ کی طرف توجہ دلا کر آئندہ انہدام مساجد کے انسداد کے لئے ایک راہ پیدا کر دی ہے ان کا درحقیقت گورنمنٹ پر قوم پر ملک پر بڑا بھاری احسان ہے۔ جس کے لئے کم ازکم جملہ مسلمانوں کو ان کا مشکور ہونا چاہئے جزاھم اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء۔ ہاں اگر کسی مسلمان اخبار نویس یا واعظ یا لیکچرار نے خلاف قانون کوئی کارروائی کرنے کا مشورہ دیا ہے تو ایسے شخص سے کم ازکم ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک کانپور کی مسجد کا سوال ہے میں نہیں سمجھتا۔ کہ سر جیمس میسٹن ایک ایسے امر کے لئے جو گورنمنٹ کی کوئی اشد ضرورت بھی نہیں کہلا سکتی اپنی غلط رائے پر جو ماتحت حکام کی غلطی سے پیدا ہوئی ہے اڑے رہیں۔ شرک کا بیسلسلہ ہوتا کہ اس میں تیس یا پانچ سات فٹ کا خم نہ آجائے۔ ایسی ضرورتیں میں سے قطعاً نہیں جن کے پورا ہوئے بغیر گورنمنٹ کا کوئی کام رکا ہوا ہے کانپور سے بڑے شہر ہیں ... نہیں پائی جاتی۔ بلکہ اگر اتنی جگہ خم دیکر گورنمنٹ مسجد کے اس حصہ کو بدستور تعمیر کرا دے تو یہ گورنمنٹ کی مذہبی غیر طرفداری اور انصاف گستری کی ایک بیّن شہادت آنے والی نسلوں کے لئے موجود رہیگی ایک طرف صرف ایک عام گذرگاہ کی سیدھ کا خیال اور دوسری طرف ایک مقدس عبادت گاہ کا گرایا جانا جس میں پانچ وقت اللہ کا نام بلند ہوتا ہے ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور سڑک کی سیدھ کو دوسرے سوال کے مقابلہ میں قطعاً کوئی وقعت حاصل نہیں جو ایک صوبہ کا لفٹنٹ گورنر بھی اس بات پر اڑا رہے اور رہگذر کی سیدھ کے مقابل جو خود پبلک کے کام آتی ہے۔ سات کروڑ اہل اسلام کے مذہبی خیالات کو وہ صدمہ پہنچا دے۔ جسکا نشان مدتوں تک مٹنے میں نہیں آیگا۔ مجھے آج تک وہ منطق سمجھ میں نہیں آئی۔ جس کی رو سے حصہ منہدمہ کو مسجد سے خارج سمجھا جاتا ہے ۹ فٹ چوڑا چبوترا اور برآمدہ وضوخانہ کا کام دینے کے لئے بہت بڑی بڑی مساجد میں بھی نہیں۔ ہزآنر کو شاید معلوم نہ ہو کہ مسلمان بیٹھ کر وضو کرتے ہیں اور اس کے لئے دو فٹ چوڑی جگہ سے زیادہ جگہ درکار نہیں۔ پھر اگر لیٹ کر وضو کرنیکا بھی رواج کانپور میں خاص ہو اور مسٹر ٹائلر نے لفٹنٹ گورنر کو یہ یقین دلایا ہو۔ تو بھی چھ فٹ چوڑی جگہ کافی تھی۔ ہمیں حیرت ہے کہ نو فٹ چوڑا برآمدہ کس طرح پر سارے کا سارا وضوخانہ کا کام دے سکتا تھا علاوہ ازیں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ نالی اس برآمدہ کے انتہائی شرقی حصہ میں پائی جاتی ہے۔ پس اس صورت میں تو صاف طور پر بقیہ جگہ مسجد کے اندر شامل ہونی چاہئے۔ جوتیوں سمیت اس برآمدہ میں جانے سے مسلمان انکار کرتے ہیں اور ہر ایک مسلمان کا جسے کسی مسجد میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا ہو یہ تجربہ ہوگا۔ کہ جوتیاں وضو کی نالی سے مشرق کی طرف اتاری جاتی ہیں۔ اور ایسی مسجد آج تک کوئی نہیں دیکھی گئی۔ جس میں وضو کی نالی کے دوسرے پار بھی لوگ جوتیاں پہن کر جاتے ہوں۔ ہاں جوتی اتار کر ایک خاص صورت میں بیشک مسجد کے اندر کہیں بھی رکھی جا سکتی ہے اور یہ دستور سب مساجد میں ہے۔ ایسی صورت میں جوتیوں کا ڈھیر جہاں ہو وہ جگہ مسجد سے خارج نہیں ہو جاتی۔ تعجب ہے کہ مسٹر ٹائلر اب تک اس غلطی سے نکلنا پسند نہیں کرتے۔ اور مرغی کی ایک ہی ٹانگ کا راگ سات کروڑ نہیں نہیں کروڑ مسلمانوں کے تجربہ کے خلاف الاپا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی کہونگا۔ کہ وضو کی نالی سے جو حصہ شرق کی طرف ہو۔ وہ بھی محض اس بنا پر مسجد سے خارج نہیں ہو جاتا کہ وہ وضو کی نالی سے ادھر ہے یا وہاں لوگ جوتیاں پہنے چلے جاتے ہیں یا مر خاص حالات پر منحصر ہوتا ہے اگر سر جیمس میسٹن کو اس بات کا یقین نہ ہو۔ تو کم ازکم ایک نظیر تو میں نہایت ہی کھلی انہیں بتا سکتا ہوں جس کے متعلق وہ اپنی خفیہ پولیس کی فوج میں سے ایک آدمی کو بھیجکر اطمینان کر سکتے ہیں۔ قادیان کی عظیم الشان جمعہ مسجد جس میں ڈیڑھ دو ہزار آدمی نماز پڑھ سکتا ہے اس کے وضو کی نالی اس کے صحن کے عین وسط میں موجود ہے اور نالی کے شرقی حصہ صحن میں جس کی چوڑائی بیس فٹ سے کم نہیں نمازی برابر جوتیاں پہنے جاتے ہیں صرف اُس وقت جبکہ مجمع عظیم الشان ہوتا ہے۔ سارے صحن میں صفیں بچھا دی جاتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی ڈپٹی کمشنر اس خیال پر کہ اس حصہ میں لوگ جوتیاں لے جاتے ہیں۔ یا وضو کی نالی اس حصہ کے مغرب کی طرف ہے اسے مسجد سے خارج سمجھے۔ تو وہ سخت غلطی کا ارتکاب کریگا یہ ہر جگہ کے خاص حالات ہوتے ہیں مسٹر ٹائلر کا اور اگر ان سے غلطی ہوئی تھی تو یقیناً گورنر صاحب صوبجات متحدہ کا بحیثیت ان کا اعلیٰ افسر ہونے کے میموریل کے فیصلہ سے پہلے فرض تھا۔ کہ علمائے کانپور سے یہ فتویٰ حاصل کرتے۔ کہ یہ حصہ مسجد میں شامل نہیں۔ لیکن جب علماء ہی شور ڈال رہے ہوں کہ یہ حصہ عبادت گاہ میں شامل ہے تو کلکٹر صاحب کا اور کلکٹر پر ایمان لا کر لفٹنٹ گورنر صاحب کا یہ کہدینا کہ وہاں جوتیاں سمیت لوگ چلے گئے تھے اس لئے اسے بزور شمشیر گرا دینا جائز ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کی مذہبی پالیسی کو ہمیشہ کے لئے بدنام کرنے کے لئے کافی ہے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ کانپور کی مسجد کے متعلق تو صاف طور پر قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ لفٹنٹ گورنر صاحب اس غلطی کی اصلاح کر دینگے اور ممکن ہے اس مضمون کے چھپنے تک کوئی ریزولیوشن شائع ہو بھی جائے۔ لیکن سوال تو مساجد کی عامہ حفاظت کا ہے اور اس کے لئے جس قدر شور ہوا وہ بھی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے اہل اسلام کو کوئی عمدہ تجویز اختیار کرنی چاہئے۔ جس سے آئندہ کے لئے یہ سلسلہ انہدام مساجد بالکل رک جاوے اور اس کی صورت صرف یہی ہو سکتی ہے۔ کہ سب مسلمانوں کی طرف سے ایک میموریل گورنمنٹ ہند ...

کہ آیندہ کسی مسجد کے گرائے جانے کی تجویز نہ کی جاوے اور جو افسر اس سرکلر کی تعمیل نہ کرے اس سے بازپرس کی جاوے۔ یہ صورت معاملات کہ افسر خاموشی سے ایک مسجد کے انہدام کی تجویز کر دیا کریں۔ اور پھر مسلمانوں کے شور ڈالنے پر یا کسی فساد کے بعد اور نقصان مال و اتلاف جان کے بعد اس کی اصلاح ہو جایا کرے ایک نہایت ہی ناقابل اطمینان صورت معاملات کی ہے۔ میرے خیال میں اگر کوئی مسلمان ممبر وائسرائے کی کونسل کا یہ سوال اٹھاوے کہ حکومت انگریزی کے ہندوستان میں آنے کی تاریخ سے پبلک عمارتوں یا سڑکوں کی خاطر کتنے گرجا گھر گرائے گئے ہیں اور پھر دو تین ماہ میں کس قدر مساجد گرائی گئیں یا گرانے کی تجاویز ہوئیں۔ تو اس سے پتہ لگ جاویگا کہ مساجد کی کس قدر بےحرمتی ہوئی ہے گو مسلمانوں کی اپنی غفلت اس کی بہت حد تک ذمہ وار ہے مگر گورنمنٹ کو بھی تو اپنا فرض پہچاننا چاہیئے اور یہ غور کرنا چاہیئے کہ کیوں مساجد اور گرجا گھروں کی ایک حیثیت قرار نہیں دی جاتی۔ حالانکہ گرجا گھر کا دروازہ تو صرف اتوار کے دن باجہ اور سرمن کے لئے کھلتا ہے اور مساجد میں شاید کوئی ہی وقت خالی گذرتا ہو۔ جب اللہ تعالےٰ کا ایک بندہ جبین نیاز زمین پر رکھے ہوئے اسکی یاد میں مصروف نہ ہو اور کم از کم پانچ وقت تو اذان کے پاک کلمات ضرور ہی دہرائے جاتے ہیں اور پھر ایک گروہ کا گروہ اکٹھا ہو کر اللہ کے آگے جھکتا اور پیشانیوں کو زمین پر رگڑتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر تقدس کے خیال سے اللہ تعالےٰ کا نام ان مقامات میں لئے جانے کے خیال سے ان مقامات کی حفاظت ضروری ہے اور حقیقی بات یہی ہے تو ایک عظیم الشان گرجا بھی ایک چھوٹی سی مسجد کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر یہ کیا ظلم ہے کہ کسی گرجا گھر کو گرا کر وہاں سڑک بنانے کی تجویز تو ہم نے آج تک نہیں سنی۔ لیکن مساجد کو اتنی وقعت بھی نہیں دی جاتی۔ جتنی نوشیروان نے ایک بڑھیا کے گھر کو دی تھی۔ مانا ہم مسلمان بہت کمزور ہیں ضعیف ہیں ہماری آواز گورنمنٹ کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ مگر ہمیں اس بڑھیا کے برابر ہی وقعت دی جاوے اور وہ گورنمنٹ جو عدل و انصاف میں نوشیروان کی بھی کچھ حقیقت نہیں سمجھتی۔ اپنی ذمہ داری پر خیال کرے۔ میں خود اس بات کا قایل ہوں اور ہمیشہ اسی پر عمل پیرا رہا ہوں۔ کہ اپنی شکایات کو مودبانہ طور پر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کرنا چاہیئے۔ مگر آخر گورنمنٹ کو بھی تو اپنا فرض شناخت کرنا چاہیئے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ گورنمنٹ کے حکام اندھادھند جو چاہیں کئے جاویں اور مسلمان خاموش بیٹھے رہیں آخر اعلےٰ احکام سے داد رسی کا جو طریق اس گورنمنٹ نے خود جاری کر رکھا ہے اور جس کے بغیر اس کے دروازہ سے چارہ جوئی نہیں ہو سکتی اسپر اگر مسلمانوں نے قدم مارا۔ تو کونسا گناہ کیا۔ کہ اخباروں کی ضمانتیں لے کر اب اس طرح منہ بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ابھی وقت ہے کہ گورنمنٹ ادھر توجہ کرے۔ ہم خود بھی اللہ تعالےٰ کا شکر کرتے ہیں اور گورنمنٹ کو بھی کم از کم اللہ تعالےٰ کا شکرگذار رہونا چاہیئے۔ کہ ان کی ساڑھے سات کروڑ رعایا کے کسی حصہ میں ابھی تک اگر کوئی خلاف قانون جوش بھی ہے تو وہ کھلم کھلا ہے۔ جس کا انسداد نہایت آسان ہے اور ریب سازی یا انارکی کے مخفی امراض سے اس قدر بڑا حصہ اس کی رعایا کا اپنی مذہبی تعلیم کے سبب بالکل پاک ہے ہم امید کرتے ہیں کہ مسلم لیگ یا کوئی دوسری انجمن انہدام مساجد کے انسداد کے لئے باضابطہ کارروائی کرے گی۔ یا کم سے کم کوئی مسلمان ممبر صاحب وائسرائے کی کونسل کا ہی اس سوال کو اٹھا کر اس کے انسداد کی کوشش کرے گا۔

مسجد کانپور کے بارہ میں لاٹ صاحب کا جواب صاف

۱۰ر اگست کو صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کے سربرآوردہ مسلمانوں کا ایک ڈیپوٹیشن ہز آنر سر جیمز میسٹن لفٹننٹ گورنر صوبہ مذکورہ کی خدمت میں بسرکردگی راجہ صاحب محمود آباد حاضر ہوا۔ اور مسجد کانپور کے معاملہ میں ایک اڈریس پیش کیا۔ جس میں بڑے ادب سے ضروری واقعات متعلقہ دہرائے اصل معاملہ کے تمام اہم پہلو دکھلائے۔ اور معقول وجوہ استحقاق جتلا کر مراحم خسروانہ سے اپیل کر کے بکمال ادب و عقیدت عاجزانہ التجا کی گئی تھی۔ کہ مسجد کا حصہ منہدمہ دوبارہ تعمیر کرا دیا جائے۔ اس کار ثواب کے لئے مسلمان حضور کے دعاگو رہیں گے اور تمام موجودہ بےچینی دور ہو جائیگی۔ اس عرضداشت کے اظہار مدعا سے قبل مگر تفصیل واقعات کے اخیر میں یہ بھی گذارش کر دیا تھا کہ ۳ر اگست سے پہلے ہی ہم لوگ حضور والا میں پیش ہونے کی تجویز کر رہے تھے اور کہ تاریخ مذکورہ کے ناگوار واقعات کا ہمیں سخت افسوس ہے اور بجز اظہار افسوس ان رنجدہ واقعات کی تفصیل سے بھی ہم حضور کی سمع خراشی نہیں کرنا چاہتے کیونکہ معاملہ بغرض تفتیش عدالت میں جا چکا ہے اور ہمیں تو یہی امید ہے کہ حضور والا ہماری اس عرض داشت کے فیصلہ پر ان واقعات کا کچھ اثر پڑنے نہ دیں گے

اس کے جواب میں ہز آنر نے جو کچھ فرمایا۔ اس میں اگرچہ بہت کچھ جرح قدح کی گنجائش ہو لیکن ہم یہاں صرف اس کے اہم تر حصہ کا ترجمہ دینے پر اکتفا کرتے ہیں جو یہ ہے کہ :۔ اگر اب سے چند ہفتے قبل آج کی طرح ملنے اور امر زیر بحث پر تبادلہ خیالات کرنے کا اتفاق پڑتا تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ نتیجہ کیا کچھ نکلتا لیکن چونکہ ۳ر اگست کے واقعات نے نقشہ ہی بدل دیا ہے اس واسطے مجھے افسوس ہے کہ اب کوئی ایسا حکم دینا **ممکن نہیں** کہ جو حصہ منہدمہ کی از سر نو تعمیر کے لئے ہو۔ میرا یہ افسوس محض نمائشی اور ضابطہ کا نہیں بلکہ ان وسیع اصول فرمانروائی کی بنا پر ہے۔ جن کا دارومدار آئین ملک داری اور نظام حکومت و سیاست کے رکھ رکھاؤ پر ہے اور اگر اس میں ذرا بھی غفلت کی جائے۔ تو بڑی بدنظمی و ابتری پھیل سکتی ہے۔ لہذا گورنمنٹ کے واسطے یہ امر محال ہے کہ رعایا کے اظہار قوت کو مان لے۔ یا قرائن سے بھی ایسا معلوم ہونے دے کہ وہ رعایا کی طاقت سے متاثر ہو کر دب گئی ہے آپ لوگ جانتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ آپ کے مقامات مقدسہ کی دشمن نہیں۔ جو خواہ مخواہ انہیں تباہ کرے برخلاف ازیں اس نے بہت سی قابل فخر اسلامی یادگاروں کی حفاظت۔ واگذاری اور تزئین کی ہے۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کے دل پاش پاش ہو گئے ہیں۔ لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ کس چیز نے انہیں زخمی کیا؟ آیا گورنمنٹ کے کسی فعل نے یا رعایا کی قانون شکنی نے؟ اب جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا ازالہ تمہارے ہاتھ ہے۔ پس آپ لوگ مسلمانوں کو اصل واقعات سے آگاہ کریں۔ اور ان کو جتلائیں کہ گورنمنٹ تمہاری ترقی و بہبودی چاہتی ہے۔ اس پر تم کو اعتماد رکھنا چاہیئے۔

سابقون بالخیرات

شیخ فضل احمد صاحب حکیم۔ ٹھٹھہ موسیٰ ضلع گجرات سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مبلغ عہ۱۵ کا منی آرڈر ارسال خدمت کیا جاتا ہے۔ یہ رقم عاجز نے دیہات سے تھوڑا تھوڑا کر کے خدمت دین کے لئے جمع کی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی خدمت میں بھیجی جائے۔" خدا تعالیٰ آپ کی مخلصانہ ہمت میں برکت دے اور اس اعانت خیر کی احسن جزاء دے **ہمیں تعجب اور افسوس تھا**۔ کہ ۷ر اگست کی اشاعت سے اب تک جس میں اس جدید عنوان پر سب سے پہلی رپورٹ دی گئی تھی۔ پندرہ بیس روز کے عرصہ میں اور کسی صاحب کو اس طرف توجہ نہیں آئی لیکن الحمدللہ کہ آخر شیخ صاحب نے یہ مہر سکوت توڑی اور امید ہے کہ اب یہ سلسلہ انشاءاللہ جاری رہیگا۔

ریویو

بقاء نبوت فی خیر امت ۳۶ صفحہ کا ایک قابل قدر رسالہ ہے۔ جس میں میر قاسم علی صاحب اڈیٹر الحق دہلی نے مسئلہ ختم نبوت پر بڑی شرح و بسط سے بحث کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ حضور سرور کائنات علیہ السلام والتحیات کی ذات بابرکات جملہ اولین و آخرین سے افضل ہے اور آپ کی غلامی و کامل پیروی سے ایک امتی بھی انبیاء بنی اسرائیل کی مانند شرف مکالمہ و نبوت غیر تشریعی سے مشرف ہو سکتا ہے۔ قیمت ۴ر

مولوی صوفی غلام رسول صاحب ذوالفضل راجیکی

کی علالت کی اطلاع اور دعا کی تحریک کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہوئی تھی۔ اب پھر بہت دنوں سے مولوی صاحب کی کوئی خیر خبر نہیں سنی گئی۔ برادر تاج الدین صاحب لیو بریڈیری اسسٹنٹ موچی دروازہ لاہور سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے کئی خطوط ارسال کئے ایک کا جواب نہیں ملا۔ خدا را آپ تو مولانا صاحب خود یا کوئی اور بھائی جنہیں حال معلوم ہو مطلع فرما کر احباب کی تشویش رفع فرمائیں۔

مبارک

یہ خبر حلقہ احباب میں خاص مسرت سے سنی جائیگی کہ حاجی شیخ فتح محمد صاحب رئیس میونسپل کمشنر امرتسر کو حال میں آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ حاجی صاحب باوجود ذاتی کاروبار کی مصروفیت کے رفاہ عام کے کاموں اور قومی ہمدردی کی اغراض میں خاص دلچسپی لیتے ہیں مقامی انجمنوں کو ہر سال معقول امداد مرحمت فرماتے ہیں۔ انجمن ترقی تعلیم کے معتمد ہیں غرض آپ کے اوصاف ہر طرح آپ کو اس منصب کا اہل ٹھہراتے ہیں خدا تعالیٰ حاجی صاحب کو یہ جدید اعزاز سازگار کرے اور تقویٰ و اخلاص کے ساتھ خدمت خلق اللہ کی توفیق بخشے

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا)

یعنی خواجہ کمال الدین صاحب بالقابہ کا وہ لکچر جو آپ نے بمقام کیمبرج دہریہ سوسائٹی کے روبرو دیا۔

جناب پریسیڈنٹ صاحب لیڈیز اور جنٹلمین!

سب سے پہلے مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ آپ نے مجھے یہ عزت دی ہے کہ آپ جیسے معقول پسند لوگوں کو خطاب کرنیکا مجھے موقعہ ملا ہے ایک طرح مجھے ان اصولوں سے بھی ہمدردی ہے۔ جو آپ کی کلب کے محرک ہیں اس کلب کی بنیاد آخر ان تقاضوں پر رکھی گئی ہے جو ہم میں ہماری **عقل** اور قوت استدلال نے پیدا کر رکھے ہیں اور انسان آخر معقول پسند وجود بنایا گیا ہے ہم ظاہراً بعض فوق العقل باتوں کو مان بھی سکتے ہیں۔ لیکن جو باتیں عقل ہی سے خارج ہوں وہ کوئی کس طرح مان سکتا ہے۔ میں یہ تو قبول کر سکتا ہوں۔ کہ ہم میں سے سارے کے سارے ہر ایک امر کو عقل و استدلال کی بنیاد پر سمجھنے کے قابل بھی نہیں ہوتے۔ لیکن کسی کا کیا حق ہے۔ کہ ہم سے بعید از عقل امور۔ یہ کہکر کہ یہ راز ہیں۔ منوانے کی کوشش کرے۔ خصوصاً ایسے نزشیدہ اصول ہم کیونکر تسلیم کریں جن کا زندگی پر بھی کوئی اثر نہ ہو۔ آخر مذہب ہے کیا؟ ایک دستور زندگی! جو ہمیں نفع رساں۔ جو ہمارے قویٰ اور ہماری استعدادوں کی تہذیب تعدیل و نشوونما میں ممد ہو۔ بیشک یہ ہمیں ایسے عقاید کا رکھنا تعلیم کرے۔ جو ہمیں اس دستور زندگی کے اختیار کرنے کے لئے تحریک کر دیں۔ بیشک یہ ہم کو بعض روزانہ اعمال کی ہدایت کرے۔ جو ہمیں اس دستور زندگی کے لئے طیار کریں ان امور کے علاوہ اگر مذہب مجھے تعلیم کرنا چاہتا ہے۔ تو میں اس مذہب کا کبھی قایل نہیں ہوا۔ مجھے تو ایسا مذہب نہیں چاہیئے۔ جو مجھے باتیں تو وہ منوائے۔ کہ جن کا اثر میری زندگی پر نہ ہو۔ اور روزمرہ زندگی کے آئین و دستور کے لئے مجھے مجھ پر چھوڑ دے۔

صاحبان! مجھے یہ کہنے کے لئے معاف فرماویں۔ کہ اس سیلاب لٹریچر کے ہونے پر بھی جو یہاں پریس مطابع سے یہاں نکلتا ہے اور ایسی ہی حصول علم کی اس سچی خواہش پر بھی جو مغرب میں نظر آتی ہے اسلام اس وقت بھی غلط واقفیت یا غلط بیانی کے پردہ میں مستور ہے۔ بدقسمتی سے تشکک (یا مذہب معقولیت) نے اور خدا کا مفہوم مغرب میں کے مروجہ عقائد سے لیا اور یہ امر طبعی تھا کہ وہ مذہب اور خدا سے بیزار ہو جاوے۔ خود میری رائے لے لیجئے میں منکر ہستی باری تعالیٰ ہونا اس خدا پر ایمان لانے سے بہتر سمجھتا ہوں جس کے اوصاف و اخلاق کا ظہور حیرانی دکھڑلی میں اور صلیب پر ہوا ہیں اس عرفان کے مقابل تذبذب تشکک کو زیادہ ترجیح دیتا ہوں۔ جو یورپ میں علم الٰہیات کی بعض کتابوں میں تعلیم ہوتا ہے۔ لیکن آپ یقین کر لیں کہ اسلام اور مقدس کتاب اسلام یعنے قرآن نے مجھ پر مذہب کی ضرورت روشن کر دی ہے پھر ثابت ہوا ہے کہ اگر میں سوسائٹی کا مفید ممبر بننا چاہوں یا ایک اچھا اہل شہر بننا پسند کروں۔ تو پھر مجھے کسی خاص آئین و دستور کی ضرورت ہے۔ مجھے چند ایسے عقاید کی بھی احتیاج ہے۔ جو اس آئین و دستور پر چلانے کی تحریک کریں۔ کیونکہ ہمارے کل کے کل کاروبار و اعمال کسی نہ کسی ایمان و یقین پر مبنی ہوتے ہیں آج آپ کا یہ یقین و ایمان کہ میں یہاں کچھ بیان کرونگا۔ آپ کو یہاں لے آیا ہے۔ ایسا ہی مجھے بعض روزانہ شغلوں اور عملوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو مجھے ان عقاید سے ملحق کر دیں اور مجھے آئین زندگی پر چلنے کے قابل کر دیں۔ الغرض میں ایک قانون یا شریعت کا محتاج ہوں۔ جس پر چلنے سے میرے مضمر قوےٰ فعل میں آجاویں اور میری استعدادیں ظہور پذیر ہو جاویں اور میں اس لئے ان اعمال و عقاید کو بھی چاہتا ہوں۔ جو مجھے اس شریعت اور قانون پر قایم کر دیں۔

میرا آج کا لیکچر۔ جیسے مجھے بتلایا گیا ہے۔ اسلام اور عیسائیت کے اعتقادات کا تقابل چاہتا ہے۔ اس لئے میرے موضوع سے شاید یہ دور ہو کر میں ان مذاہب کے متقابلہ عقاید پر کوئی سلسلہ دلایل شروع کر دوں۔ و ... استدلال کو اس حد تک برتا ہے۔ جو میرے بیان کے واضح اور ... کے لئے ضروری ہوں مسلمان اور عیسائی دونوں ہستی باری تعالیٰ ... قایل ہیں پس اسی بنیاد پر چلونگا اور حتی الوسع سادے ... بیان کرنے پر قناعت کرونگا۔ ان مبادی باتوں کے جواب میں ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اِس یار نے دیں کی مُصیبت دیکھ لی
آئینگے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا چوا دینا اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا (۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دُنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلۂ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلیٰ کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ط

ایڈیٹر } خواجہ کمال الدین بی اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اِک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ، سہ شنبہ، پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶ روپیہ، شش ماہی ۳ روپیہ، طلبہ سے تین روپیہ اور سہ ماہی ۲ روپیہ۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ۰ کا ٹکٹ آنے پر مفت۔
(۴) قابل قدر نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پریزیڈنٹ انگلش ویرہ ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط و کتابت منیجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ یک شنبہ مورخہ ۲۴ ؍ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۲۰ ؍ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر ۲۰

تازہ برقی خبریں

شاید روس روم میں چھڑ جائے۔ (لنڈن۔ ۲۰ ؍ اگست) دُوَل کی یادداشتیں پیش ہونے اور ان کا جواب آنے تک اخباروں کو فاصد مشغلہ ہاتھ آ گیا ہے وہ طرح طرح کی چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ شاید روس روم پر چڑھائی کر بیٹھے۔ روس کے دو جنگی جہاز حال میں باسفورس سے سباسٹوپول کی طرف لوٹے ہیں۔ ٹوٹائمز کہتا ہے کہ شاید یہ دونوں کہیں کا ٹیٹے سے تیس ہو کر پھر ادہر کا رُخ کریں۔ کیونکہ ایسے میں میدان خالی ہے مقام خلافت اور ایشیائے کوچک کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ ترکی افواج ساری کی ساری تھریس گئی ہوئی ہیں۔ ڈیلی میل کو یورپ کی اس وقت کا فکر لاحق ہے۔ کہ قسطنطنیہ ایشیائے کوچک اور دردانیال کی آئندہ نگرانی کا سوال شاید اسے پھر اٹھانا پڑے۔

یونان اور بلغاریہ میں ایک عجیب جھنجٹ۔ (ر۔ ۔) یونان اور بلغاریہ کے مابین ایک عجیب طرح کا تنازعہ چھڑ گیا ہے۔ بلغاریہ والے یونانیوں پر اس بات کا الزام لگاتے ہیں۔ کہ تم نے ترکوں کو ہمارے مختلف مقامات کے خالی کر جانے سے خبردار کر دیا جس سے انہیں فوراً آن کر از سر نو اُن پر قابض ہو جانے کا موقعہ مل گیا۔ یونانی اس الزام سے انکار کرتے ہیں۔ مگر بلغاری اس پر اصرار کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم (یونانی) ہمیشہ اسی طرح ترکوں سے مل کر ہمارے خلاف کارروائیاں کرتے رہے ہو۔

تھریس میں ترکی پیش قدمی کے متعلق دول کے صلاح مشورے (ر۔ ۔) یو۔ پی طاقتوں میں باہم سرگوشیاں ہو رہی ہیں کہ کسی طرح مزید مراسلات ترکی پیش قدمی کی بازپرس میں روانہ کئے جائیں مگر صوفیا میں جو یقین کیا جاتا ہے کہ دول یورپ ترکی پر دباؤ ڈالنے کے منصوبے کر رہی ہیں اس کی تصدیق لنڈن میں تا حال نہیں ہوئی۔

کمیشن تحقیقات نتائج جنگ بلقان۔ بین الاقوامی مجلس امن نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے کہ بلقان کی خونریزیوں اور ان کے اقتصادی نتائج کی صحیح صحیح تحقیقات کرے۔ جس میں جنبہ داری کا مطلق دخل نہ ہو۔

ترکی قبضہ۔ (صوفیہ۔ ۔) ترکوں نے مقام لوچک کو اک واقع کو مرینیا پر قبضہ کر لیا۔ بلغاریہ کی مختصر سی قلعہ نشین سپاہ مجروح و مقتول ہوئی۔

سفیر روم اور صدر اعظم کی ملاقات (قسطنطنیہ ۲۱ اگست) دریائے مارتزا کی حد سے پرے ترکی پیش قدمی کے متعلق کئی سفرائے دول نے باب عالی کو توجہ دلائی ہے۔ اور کل سہ پہر کو اس معاملہ پر سفیر روس نے صدر اعظم سے ملاقات کی [illegible]

صاف انکار کیا۔ کہ حد مذکور سے پرے قابض ہونیکا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اور سفیر مذکور کے سامنے ہی احکام جاری کر دیئے۔ کہ اگر کوئی سپاہ سرحد زیر بحث سے عبور کر گئی ہو۔ تو اسی وقت واپس چلی آئے۔ اس خبر سے کہ بلغاروی ڈیڈیگیچ پر ممکنہ کو پھر قابض ہونے کا ارادہ کر رہے ہیں قصبہ مذکور میں تشویش پھیل رہی ہے۔ بہت سے باشندے شہر چھوڑے چلے جا رہے ہیں۔ قونصلوں نے اجنبیوں کی اغراض و فوائد کی حفاظت کے لئے سفارتوں سے جنگی جہازوں کی درخواست کی ہے۔ یہ از سر نو قبضہ قرار واقعی طور پر۔ امید کی جاتی ہے کہ دول غیر کے فوجی اتاچیوں کی موجودگی میں ؟ کیا جائیگا۔ جن کو بلغاریہ نے بطور پیش بندی اس خیال سے بلوایا ہے۔ کہ پھر کہیں اس کے خلاف "ظلم ظلم" کی چیخ پکار نہ پڑے۔

سخت تشویش (لنڈن۔ ۔) باوجودیکہ ترکوں کی طرف سے سرکاری طور پر اطمینان دلایا جا رہا ہے۔ پھر بھی ترکی بلغاری صورت حال سے بڑی بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بالجائی سنجیدگی کے ساتھ اعلان جنگ کے بارہ میں غور کر رہا ہے اور تیزی سے فیلپوس پر چڑھائی کی تیاریاں کر رہا ہے۔ تاکہ بلغاریہ اس دباؤ میں آن کر اڈریانوپل پر ترکوں ہی کا قبضہ رہنے دے۔

رُوسی مداخلت کی افواہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ادریانہ کی سرکردگی میں ایک فوجی منصوبہ ہو رہا ہے۔ جو زیادہ تر ترکی کی پالیسی پر اثرانداز ہے اور مآل اندیش صلاح کاروں پر بھی غالب آ رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ خبریں بھی کثرت سننے میں آ رہی ہیں کہ روس عثمانیہ لنڈن پر زور دینے کے لئے آمادہ مداخلت ہے۔ بعض حلقوں میں تو روسی جنگی جہازوں کی اس نقل و حرکت تک سے یہی نتیجہ نکالا جا رہا ہے جو ان دنوں بحیرہ اسود میں دیکھی گئی ہے۔

متفرق اطلاعات اڈریانوپل ترکوں ہی کے قبضہ میں رہنے کے متعلق جس وفد کا پہلے ذکر آ چکا ہے۔ وہ فارن آفس میں گیا اور ایک انڈر سکرٹری نے اُسے باریاب کیا۔ بلغاروی سپاہ کی دو اور برگیڈیں فندرونیہ اور دارنا سے صوفیہ میں واپس آئے۔ عوام نے پُر جوش استقبال کیا اور اُن پر پھول برسائے (ایتھنز ۲۱ اگست) تھریس کے جو مقامات بلغاریہ کے حوالے کئے جانے ہیں اُن کو خالی کرنے میں یونانی برائے چندے توقف کرتے ہیں۔ جب تک کہ بلغاروی ان پر قبضہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اسکا یہ منشا ہو کہ ترک ڈیڈیگیچ اور دیگر مقامات پر قابض نہ ہونے پائیں۔

ترکی اور دول (ویانا ۲۱ اگست) نیوفری پریس [illegible]

طاقتیں قسطنطنیہ میں متفقہ کارروائی کے لئے مشورہ کر رہی ہیں۔ تجویز ہے کہ تمام سفرائے دُوَل کی طرف سے سفیر آسٹریا قایم مقام ہو کر باب عالی سے اینوز میڈیا لائن کے پرے ہٹ جانے کا مطالبہ کرے اور بصورت عدم تعمیل مالی مشکلات کی دہمکی دے۔

رُوس اور روم (لنڈن۔ ۔) کہا جاتا ہے کہ ترکی نے دریائے مارتزا کے اُس پار والے مقامات کے قبضہ سے متعلق روس کو مزید اطمینان دلایا ہے۔ اور پایہ تخت رُوس میں ترکوں کی اس تسلی کو طمانیت بخش سمجھا گیا ہے۔ روس مارتزا سے پرے ترکی پیش قدمی تو گوارا نہیں کریگا مگر اڈریانوپل کے متعلق صبر سے کام لینے پر آمادہ ہے اور مجوزہ مالی بائیکاٹ کے نتیجہ کا منتظر رہیگا۔ ترکی عہدیداروں کی تنخواہیں پہلے ہی کئی مہینے کی باقی ہیں۔

متفرق خبریں

شکریہ اور مسرت کا مقام ہے کہ ہز اکسیلنسی گورنر بہادر بنگال نے مصیبت زدگان سیلاب کی امداد کے لئے پچاس ہزار روپیہ خزانہ سرکاری سے دینے کا حکم صادر فرمایا۔

بالو بھجن لال صاحب لوہیہ نے بھی ان مصیبت زدوں کی دستگیری کے لئے پچاس ہزار روپیہ دیا۔

تقاوی یا قرضہ زراعتی منجانب سرکار کا بھی انتظام ہو رہا ہے شکر ہے کہ وہاں (چاول) کی فصل کو اس سیلاب سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا بلکہ طوفان فرو ہونے کے بعد کھیت غیر معمولی طور پر سرسبز و شاداب نظر آتے ہیں۔

رپورٹ کارخانجات پنجاب سے معلوم ہوتا ہے کہ سال گذشتہ میں صوبہ ہذا کے کل چلتے ہوئے کارخانوں کی تعداد ۳۰۸ تھی۔ ان میں ۳۲۸۹۵ آدمی کام کرتے تھے۔ ۱۱ ہزار آدمی روئی اور دیگر موسمی اجناس کی ملوں میں ۵ ہزار ریل کارخانوں میں۔ باقی متفرق۔

منشی نثار احمد صاحب منصف بھکر کے خلاف الزام رشوت ستانی وغیرہ کی تحقیقات سشن جج صاحب نامہ طور پر کریں گے۔

دروش کی چوکی خبر رسانی پر جو حملہ حال میں ہوا اس میں ۴ گورکھے جوان ہلاک ہوئے اور دو زخمی۔ حملہ آور تا حال شناخت و دریافت نہیں ہو سکے

محکمہ حفظان صحت لاہور نے حال میں اعلان کیا ہے کہ دیسی طبیبوں اور دیدوں کو جب کسی واردات ہیضہ کا پتہ لگے تو فوراً ہیلتھ آفیسر کو اطلاع دیں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۱۳ء نمبر ۲

مُسلمانوں کے لئے کامیابی کی راہ

نمبر ۲

اس پہلے نسخہ کے اثر سے انسان فرداً فرداً تو ایک حد تک کامیاب ہوجاتا ہے۔ لیکن قومی کامیابی وفلاح کے واسطے ضروری ہے کہ سب ایسے انسان مل کر کام کریں۔ یہیں فرمایا کہ:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۵

کہ پہلے اصول پر کاربند ہونے سے اللہ تعالےٰ کی جو حبل المتین (مضبوط رسّی) تمہارے ہاتھ آچکی ہے اس کو سب اکٹھے ہو کر مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور آپس میں تفرقہ نہ کرو۔ بس تم کامیاب ہوجاؤ گے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ قومی فلاح وبہبودی کے لئے یکجہتی واتفاق کا مسئلہ کتنا اہم ہے۔ یہاں اسی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ پس ہر مسلم کا جو قومی بہبودی کا خواہاں ہو یہ فرض ہے کہ اس محکم اصول کو ہاتھ سے نہ دے۔ تیسرا مجاہدہ جو قرآن کریم نے فلاح وبہبود کا معراج کمال حاصل کرنے کے لئے تعلیم فرمایا اللہ تبارک وتعالےٰ کا یہ ارشاد حکمت بنیاد ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر اولٰئک ھم المفلحون۔ یعنی اے مسلمانو جب تم نفس کے ساتھ جنگ میں کامیاب ہو کر امن اور سلامتی کے قصر میں داخل ہوجاؤ۔ تو پھر یہ خود غرضی ہوگی۔ کہ تم اس نعمت کو اپنے تک ہی محدود رکھو بلکہ نہیں چاہئے۔ کہ اپنے میں سے ایک ایسی جماعت تیار کرو۔ جو باقی خلق خدا کو نیکیوں کی طرف بلائے۔ اور اعمال صالحہ کی بجا آوری کا وعظ کرتے ہوئے انہیں بدیوں سے روکے۔ تاکہ وہ بھی نجات پائیں۔ اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے کہ جو انسان یہ حالت پیدا کر لیتے ہیں۔ آخر وہی فلاح یافتہ ہوتے ہیں انہی کو کامیابی وبامرادی کی سند عطا ہوتی ہے۔ اور وہ اس کامیابی کو حاصل کر لیتے ہیں۔ جس کی تڑپ ہر قلب انسانی میں پائی جاتی ہے اور جس کی خاطر یہ سب شور وشغب دنیا میں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ شروع میں مذکور ہوا۔ یہ ہے وہ نسخہ جو مالک حقیقی نے انسان کے لئے اس کے درد کی دوا بنا کر ہم کو تعلیم فرمایا ہے اور یہ ہے وہ پانی جس کے ذریعہ انسان اپنی حصول کامیابی کی پیاس بجھا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کے استعمال کی توفیق عطا کرے آمین!

مختصراً وہ نسخہ کیا ہے:۔

اوّل نفس دُنی کی حکومت سے نکل کر بکلی خدائے علیم وحکیم لطیف وخبیر کی فرمانبرداری میں آجانا۔ یہاں تک کہ عملی حالت پکار پکار کر یہ کہتی ہو کہ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یعنی آج میرا کھانا پینا مرنا جینا سب کچھ اس ذات پاک کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

دوم۔ سلمان بن کر اتفاق اور یکجہتی کو ہاتھ سے نہ دینا اور تفرقہ سے بیزار رہنا

سوم۔ تخلقوا باخلاق اللہ (ارشاد نبوی) کے ماتحت ربوبیت الٰہی کی حقیقت اپنے میں پیدا کرکے مخلوق خدا کے لئے دل کو ہمدردی سے بھر لینا اور یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ کے مطابق انہیں اندھیروں سے نور کی طرف لانے کے لئے دن رات کوشاں رہنا۔ تا وہ نہ اس دنیا میں خائب وخاسر رہیں۔ نہ عقبےٰ میں ناکام ورسوا ہوں۔

الغرض یہ تین نسخۂ اکسیر وہ نادر الوجود وتیر بہدف نسخے ہیں کہ جن کا استعمال شخصی نیز قومی فلاح وبہبودی اور کامیابی کے لئے ازبس ضروری ہے۔

عقلاً بھی ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ انسان جو نفس امارہ سے مخلصی پا کر اللہ تعالےٰ کی طرف پرواز کرے۔ اور یہاں تک اس کا قرب حاصل کرے کہ گویا اسی کا ہو رہے اور اسی میں فنا ہو جائے۔ اور ربوبیت الٰہی سے حصہ لیکر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ایسا ارفع واعلیٰ درجہ پائے۔ کہ نفسانیت۔ انانیت۔ تفرقہ اور عناد وفساد کے ناپاک جذبات اس سے کوسوں بھاگنے لگیں اور بلا امتیاز بیگانہ و یگانہ بلا تفریق دوست دشمن نہ صرف تمام ابنائے جنس بلکہ کل [illegible] کے ساتھ احسان ومروّت کا مادہ اس میں پیدا ہو جائے تو گویا [illegible]

سے زندگی پاتا اور ایک نیا ہی انسان بن جاتا ہے وہ پہلے زمینی تھا تو اب آسمانی ہوجاتا ہے اور یہ سب کچھ مولائے کریم کے فضل ومہربانی کے طفیل ہی ظہور میں آتا ہے ؎

ہر کسے چوں مہربانی میکنی از زمینی آسمانی مے کنی

الٰہی نور کی کرنیں اس آسمانی وجود میں سے نکل نکل کر دنیا کو منور کرنے لگتی ہیں۔ اس کا قلب خدا تعالیٰ کی جلوہ گاہ ہو جاتا ہے جو زمین وآسمان میں کہیں بھی نہیں سما سکتا۔ اس کے دل میں سما جاتا ہے ؎

ارض وسما کہاں تیری وسعت کو پا سکے میرا ہی دل ہے یار جہاں تو سما سکے

غرض وہ انسان ہر پہلو سے خدا تعالےٰ کی ایک مجسم رحمت بن جاتا ہے اب جائے غور ہے کہ پھر ایسے انسان سے بڑھ کر کامیاب کون ہو سکتا ہے۔

ہمارا دعویٰ جیسا کہ اوپر توضیح کی گئی یہ ہے کہ جو لوگ احکام الٰہی کی بجا آوری میں کما حقہٗ ساعی ہوں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں۔ بالکل بے دلیل سمجھا جائیگا۔ اگر ہم یہ نہ بتلا سکیں کہ ان نسخوں کے عامل ہمیشہ دنیا میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے اب ہم انشاء اللہ یہ دکھانے کی کوشش کریں گے کہ ہمارا یہ دعویٰ نرا زبانی ادّعا ہی نہیں بلکہ نظائر اور واقعاتِ تاریخی سے بھی بفضلہٖ تعالیٰ پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔

پس اے مسلمانو بلکہ اے ہندو بھائیو! اور ہر ایک مذہب وملت کے لوگو جو سعادت اور فلاح دارین کے طالب ہو تم خالی الذہن ہو کر ٹھنڈے دل سے اُس ہمدردی اور صلح کے پیام پر غور کرو جو اسلام تمام دنیا کو مخاطب کرکے دیتا ہے اور جن پر کان دھرنے اور کاربند ہونے سے تم سب اپنی اپنی سعی اور صلاحیت نفس کے مطابق کامیابی حاصل کر سکتے ہو

(باقی دارد)

ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے افسوس کے ساتھ لکھا تھا۔ کہ ہندو معاصرین اور اینگلو انڈین جرائد معاملہ کانپور کے متعلق انصاف کو بالائے طاق رکھکر ناحق اپنے صفحے کے صفحے سیاہ کر رہے اور زخم خوردہ مسلمانوں کے دلوں کو اور ٹھیس لگا رہے ہیں۔ ۷ راگست کے اخبار ٹریبیون میں شیخ مرغوب احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور نے اسی قسم کی خیالات کا اظہار ہندو دیرین کے متعلق کیا ہے۔ ٹریبیون کے لائق ایڈیٹر نے اس پر بھی خامہ فرسائی کی ہے ہم مانتے ہیں کہ آپ کی قلم میں زور ہے اور آپ اظہار رائے میں آزاد ہیں۔ لیکن ہم ایڈیٹر صاحب ٹریبیون کی خدمت میں خدا کی قسم دے کر اگر انکو اس پر ایمان ہے کہ وہ چھپے ڈھکے دل کے بھیدوں تک کو جانتا ہے عرض کرتے ہیں کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر ذرا دیکھیں کہ جو کچھ وہ لکھ رہے ہیں بالکل سچ ہے یا اس کی غرض صرف مسلمانوں کا دل دکھانا ہے۔

ہم ایڈیٹر صاحب ٹریبیون کو اس صلح کی قسم دیکر جس کی ہندوستان کو اپنے امن کے لئے سخت ضرورت ہے اور پھر اس صلح کا واسطہ دے کر جس کا پیام ہمارے امام علیہ الرحمۃ نے (خدا کے ان پر ہزار ہزار درود وسلام ہوں) اہل ہنود کو اس وقت دیا۔ جب کہ ان کی سخت نازک حالت تھی۔ اور آسمان ان پر تاریک ہو رہا تھا۔ عرض کرتے ہیں کہ خدا کے لئے ہندوستان کے خرمن امن وترقی کو ان تنگ ظرفی اور تنگ دلی کے خیالات کی اشاعت سے آگ نہ لگا دیں۔ ہم نے بفضلِ خدا از سر نو اُس اپنے امام کی فرمانبرداری میں اس غرض کو اپنے ذمہ لیکر اخبار نکالا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے کارکن احباب بھی بیجا تحکم اور رعونت کے خیالات کو چھوڑ دیں۔ اور رعایا کی تالیف قلوب کی کوشش کریں اور اینگلو انڈین اخبارات اور ہندو اخبارات اور بعض ناعاقبت اندیش مسلم اخبارات بھی اپنی تحریروں میں سے ایسے امور کو نکالدیں جن سے امن میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو۔ تاکہ ہم یہ چند روزہ زندگی امن کے ساتھ بسر کر سکیں۔ ورنہ ہوگا تو وہی جو مرضی مولےٰ ہے۔

از حق نہ باید گزشت

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ حق کے حامی ہو۔ پس ہر سچے مسلمان کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ سچی بات خواہ کسی کے منہ سے نکلے اس کی تائید میں نہ جھجکے۔ ایک ہندو معاصر کی اس بات سے واقعی ہمارا دل پکڑا گیا۔ کہ مسلمان اور موقعوں پر تو اظہار ہمدردی وجوش کے لئے بہت مستعد ہو جاتے ہیں لیکن بنگال کے چند اضلاع میں جو طوفان ان دنوں آیا اور اس میں ہزار آدمی بے خانماں ہو گئے بیشمار مویشی بہ گئے اور کئی ہزار مکان [illegible] ان مصیبت زدوں میں نصف سے زیادہ مسلمان [illegible]

بھائیوں کی توجہ کے لایق ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں۔ طوفان بردوان کا ذکر کرکے آخر میں ہم خود بھی اس ہمدردی کی ضرورت پر توجہ دلا چکے ہیں۔

اجودھیا میں گئوکشی

وہی معاصر مسلمانوں کے موجودہ اتحاد اور ان میں زندہ قوم ہونے کے آثار وقرائن بیان کرکے ہندو قوم کے جذبات سے اپیل کرتا ہے۔ کہ تمہاری حس اور قومی غیرت کہاں مر گئی۔ کمبختو! کیوں نہیں حکام سے سب مل کر عرض معروض کرتے۔ کہ اجودھیا ایک پوتر مقام ہے۔ وہاں گاؤکشی نہ ہونی چاہئے واقعی معاصر موصوف نے اس نیک تحریک کا موقعہ تو بہت اچھا دیکھا ہے ایسے میں مسلمانوں کو دبانے کے اسباب بسہولت مہیا ہوجائیں گے۔ خیر اس توہم کو بحث نہیں کہ کیا ہوگا الغیب عند اللہ۔ مگر سوال یہ ہے کہ اجودھیا میں مسلمان خود گائے ذبح کرتے ہیں۔ ہندو بھائیوں کو تو اپنے اس فعل میں شریک نہیں کرتے؟ پھر اس قدر واویلا کیوں ہے؟ اس کے علاوہ ہم تو ایسی تجاویز پیش کر چکے ہیں۔ جن پر کاربند ہونے کی صورت میں اجودھیا کیا ہند کے کسی خطہ میں بھی مسلمان محض ہندو بھائیوں کے پاس خاطر سے گائے کو ذبح ہی نہ کیا کریں۔ مگر خرابی یہ ہے کہ آپ لوگ بھی ہماری شرائط صلح پر راضی ہوں؟

گھی دودھ کی گرانی

کے اسباب میں گاؤکشی کو عموماً سب سے مقدم اور اہم ترین قرار دیا جاتا ہے واقعی تعصب بھی ایک بلائے بیدرمان ہے کہ بھلے چنگے سمجھدار آدمیوں کی بھی چشم انصاف کو بند کر دیتا ہے اس خیال کے پُرجوش مویدوں سے کوئی یہ پوچھے کہ کیا گاؤکشی اُس زمانہ میں نہیں ہوتی تھی۔ جبکہ روپے کا پان سیر گھی بکتا تھا۔ نیز کیا آج کل صرف گھی دودھ ہی گراں ہو گیا ہے اور تمام اجناس کا وہی نرخ ہے۔ جواب سے سو پچاس سال قبل تھا علاوہ ازیں کیا گاؤکشی صرف مسلمانوں کی ہی خاطر ہوتی ہے یا بعض حکام وقت کا بھی دلپسند کھاجا ہے ہمارا مدعا ان باتوں سے یہ ہے کہ غیر متعلق دُور از کار اور تعصب آمیز چھیڑ کا نتیجہ بجز قومی منافرت اور بغض وعناد بڑھنے کے کیا ہو سکتا ہے افسوس ہے کہ ہمارے آریہ معاصر ہز آنر لاٹ صاحب پنجاب کی گرانبہا نصیحت کو اتنی جلدی پس پشت ڈالے دیتے ہیں

توڑنا آسان ہے جوڑنا مشکل

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوًا بغیر علم اے مسلمانو! اللہ کے سوائے جن چیزوں کی لوگ عزت کرتے ہیں ان کو گالیاں مت دو۔ اگر ایسا کروگے۔ تو وہ تمہارے اللہ کو دشمنی کی وجہ سے اور معرفت اور علم نہ ہونے کی وجہ سے گالیاں دینگے۔ یہ ایک حکم الٰہی ہے۔ جو قرآن کریم میں نازل ہوا ہے۔ ہم احمدی لوگ دوسرے مسلمانوں کو تو الزام دیتے ہیں کہ وہ قرآن پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن اگر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ اور غور کریں تو پائینگے کہ ہم خود بھی جو حق قرآن پر چلنے کا ہے ادا نہیں کر رہے۔ اور تنسون انفسکم کا رنگ ہماری تحریروں اور تقریروں میں پایا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حکم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ کے سوائے بہت سی چیزوں سے لوگ محبت کرتے اور ان کو خدا بناتے ہیں۔ باوجودیکہ قرآن شرک کا سخت دشمن ہے لیکن شرارت فساد وبدامنی کو روکنے کے لئے فرماتا ہے کہ ان معبودوں کو بھی گالی نہ دو کیونکہ لازماً ان کے معتقدین کو بُرا معلوم ہوگا۔ تو وہ پھر علم تو رکھتے نہیں تمہارے محبوب خدا کو گالیاں دینگے اور تمہارے دل کو صدمہ ہوگا۔ یہ تو ایک اصول تعلیم کا ہے اس کی غرض یہ ہے۔ کہ مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ کسی کے پیارے کو خواہ وہ اُسے کیسا ہی بُرا لگتا ہے گالی نہ دے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریگا تو اس کے محبوب کو گالی دے گا۔ تو پھر فساد بڑھیگا۔ ہمارے بعض اخبارات نے اس حکم کی تعمیل میں کوتاہی اختیار کی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح جیسے ہمارے پیاروں کو گالیاں دیتے ہیں۔ وہ دار الامان میں امن سے رہتے ہیں اُن تک تو وہ گالیاں پہنچیں یا نہ پہنچیں۔ لیکن بیرونجات کے لوگوں کو اس کی وجہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے بڑے ادب سے ہم اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں۔ کہ اس حکم الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان حرکات سے باز آجاویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ دلکا توڑنا آسان ہے جوڑنا ہی مشکل ہے۔ مومن مرد وہ ہیں جو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کریں الف بین قلوبکم بھی اسلام کا ایک معجزہ ہے جسکو آج کل زبردست تملوں سے اللہ تعالیٰ پورا کر رہا ہے [illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

خواجہ صاحب کا خط پیرس سے

بحضور حضرت مخدوم مطاع خلیفۃ المسیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کل بخیر مذہبی کانفرنس ختم ہوئی خدا کا فضل شامل حال رہا۔ اللہ اللہ کیا خدا کے سامان ہیں اور کس طرح اب راستے اسلام کے لئے کھل رہے ہیں۔ پیرس ملک فرانس۔ وہاں کل مغربی اقوام کا جلسہ امریکہ جرمنی ہالینڈ بلجیم روس۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ اسپین کل ممالک مغربیہ سے لوگ جمع اور لوگ بھی معمولی نہیں۔ پروفیسر۔ فضلاء اور بھر فاضل آلہیات۔ یعنی ڈاکٹر آف ڈوینیٹی اور وہاں حضور کا خادم محاسن اسلام بیان کرتا ہے اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یا یہ کہ کہاں تک کامیابی ہوئی۔ یا آیندہ کیا صورت نکلنے والی ہے۔ ان امور کو الگ رکھ کر بھی تو سرور آ جاتا ہے۔ جب میں امور بالا پر غور کرتا ہوں۔ نشہ نشاط میں کل جھوم رہا تھا۔ جب میں نے عین دوران تقریر میں جبکہ ہال قریباً معمور تھا کہا کہ:۔

"دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا"

میرا دل ہی اس لذت سے واقف ہے۔ جو مجھے یہاں آکر نصیب ہوئی۔ مجھے منتظمین جلسہ نے دوران جلسہ میں ایک ممتاز جگہ دے رکھی تھی۔ یعنی ڈیس پر علاوہ پریزیڈنٹ اور سکرٹریاں کے۔ جو پانچ چھ علماء متبحر بیٹھے تھے ان میں مجھے بھی بٹھایا گیا تھا۔ میری رہائش اور خوراک کے اخراجات بھی انتظامی[؟] انہوں نے دیئے۔ یعنی میں یہاں مشرقی معنوں میں ان کا مہمان تھا ورنہ ہنڈ کا مہمان وہ ہوتا ہے۔ جس کو ہفتہ کے بعد خوراک و رہائش کا بل [؟] ہوتا ہے ؎

اس جلسہ کے لئے میں نے جو لیکچر لندن میں لکھا تھا وہ یہاں کے موزوں حال نہ تھا۔ ایک تو لمبا تھا۔ اور دوسرے جو اغراض جلسہ میں نے لنڈن میں سمجھے تھے وہ نہ تھے۔ یہاں بیس منٹ ہر ایک تقریر کنندہ کے لئے مقرر تھے۔ لیکن مجھ سے انہوں نے رعایت کی۔ اور تیس منٹ تک میں بولتا رہا۔ اگرچہ لیکچر کو نامکمل چھوڑنا پڑا۔ دراصل مجھے خود ہی شرم آگئی۔ کہ میں نے آگے ہی ڈیوڑھا وقت لے لیا ہے۔ ہاں میں نے یہ لیکچر از سر نو یہاں آکر لکھا۔ خدا کی نصرت اور امداد کیا عرض کروں۔ تین گھنٹے میں میں نے عمدہ زبان میں لیکچر تیار کر لیا۔

مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ علمائے مغرب کے ایک مجمع کثیر کے سامنے میں نے اسلام پیش کیا۔ اور سامعین پر نیک اثر ہوا۔ نہیں یہاں تو آکر میری آنکھ ہی کھل گئی۔ یہ تو خدا نے خاص عمدہ مشرک کھول دی اور بالکل نئے اسباب پیدا کر دیئے اور مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کا وقت قریب آگیا۔ میں عنقریب احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے آگے ایک اپیل کرنے والا ہوں جس میں مفصل حالات عرض کرونگا۔ لیکن اس لئے کہ حضور کے لئے یہ واقعات نہایت ہی راحت کا موجب ہونگے۔ میں اس ساری تحریر کا خلاصہ یہاں عرض کر دیتا ہوں۔ یہ عام مذہبی کانگرس نہ تھی جیسے میں نے سمجھا تھا بلکہ یہ عیسائی فرقہ جات کی کانگریس تھی۔ جو اپنے آپ کو لبرل کرسچن تبلاتے ہیں۔ یہ لوگ چرچ کی قیود سے آزاد ہو چکے ہیں۔ اور موجودہ مذہب کی شکل سے غیر مطمئن۔ ایام جلسہ میں بحث اس پر ہوتی رہی۔ کہ آیا عیسائیت سے مراد وہ مذہب ہے۔ جو پولوس اور کلیسیا نے تعلیم کی یا کچھ اور۔ ان فضلاء کے نزدیک مذہب آیندہ وہ ہونا چاہئے۔ جو انسان کے اعمال و اخلاق پر گہرا اثر ڈال کر حقیقی ربانی زندگی پیدا کر دے۔ یہ مجھے الوہیت مسیح اور کفارہ کے قایل نظر نہیں آتے بلکہ ان میں زیادہ عنصر یونیٹیرین کا ہے اور وہی لوگ اس تحریک کے روح رواں ہیں۔ اخلاق کی کیا بنیاد ہونی چاہئے اس میں انہوں نے قریب قریب وہی کہا۔ جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ اعظم مذاہب میں فرمایا تھا۔ پولوس سے نرم الفاظ میں بیزاری ظاہر کی گئی۔ اور مسیح کے اصول اخلاق غیر مکتفی سمجھے گئے اور اس میں نئے اصول کا شامل کرنا ضروری سمجھا گیا۔ جناب مسیح ان کا پیغمبر اور ہادی اس طرح سمجھا گیا۔ کہ انہوں نے مناسب حال چند قواعد دیئے اور اخلاقی مذہب کی بنیاد رکھ دی۔ جو تکمیل کا محتاج ہے اور اگر نئی صداقتیں اور نئے اصول اخلاق کے کسی طرح سے مہیا ہوں یا پیدا ہوں تو وہ لئے جاویں اسکے ضمن میں یہ بھی بحث ہوئی۔ کہ دیگر مذاہب سے کیا تعلق ہونا چاہئے سبحان اللہ کیا وقت عیسائیت پر آگیا۔ صاف الفاظ میں اقرار کیا گیا کہ دیگر مذاہب میں صداقتیں ہیں اور ہم کو ٹھنڈے دل سے کل مذاہب کا مطالعہ کر کے عمدہ اصول ان سے لینے چاہئیں۔ اور یہ بیان کیا گیا۔ کہ روح سے ایسی اُن کو اجازت ہے۔ یہ اشارہ اس قول کی طرف تھا جہاں مسیح روح حق کے آنے پر تکمیل دین کی پیش گوئی کرتا ہے اس لئے کانگرس کے نزدیک یہ ضروری سمجھا گیا۔ کہ دیگر مذاہب کی بیخ کنی چھوڑ دی جاوے بلکہ اُن کو اپنی حالت پر رکھا جاوے۔ اور اُن کو موقعہ دیا جاوے کہ وہ پھولیں اور پھلیں۔ اور ان کے محاسن اگر کوئی ہوں تو لے لئے جاویں اس ضمن میں مشنری کاروبار کو ناپسندیدہ نگاہ سے دیکھا گیا۔ بلکہ یہ خیال کیا گیا کہ یہ کام چھوڑ دینا چاہئے اور کسی مذہب کو مٹانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے کھلے لفظوں میں نہیں گول مول الفاظ میں کہا گیا۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں۔ خیر یہ کام حضور کے خادم کا تھا۔ جب لکل اُمّۃ رسول یا وان من امّۃ الا خلا فیھا نذیر پر میں نے بحث کی۔ تو لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں اور ہال چیئرز سے گونج اُٹھا۔ حضور والا اب آپ غور فرماویں جب اس امر پر خوشی کا اظہار ہو رہا ہے۔ کہ کل مذاہب خدا کی طرف سے ہیں تو پھر یہ لوگ کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ اب اگر کل عیسائی اقوام کا یہ عقیدہ ہو جاوے۔ تو مشنری تحریک آج بند ہو جاوے گی ؎

اسلام کی حمایت میں ایک پروفیسر نے جو جنیوا یونیورسٹی میں عبرانی کا پروفیسر تھا تقریر کی اور ان میں روزمرہ کے اعتراضات کا جو اسلام پر ہوتے ہیں ازالہ کیا۔ یہاں اس پر زور دیا گیا۔ کہ موجودہ مذہب نے جو کلیسیاء نے تحریر کیا ہوا ہے۔ لالچ۔ حرص۔ خونخواری اور ظلم پیدا کیا اور دنیا میں کشت و خون کرائے اور حقیقی روحانی زندگی تباہ کر دی سب کا خاتمہ ہونا چاہئے۔

اب جو امر نہایت ہی خوش کن ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ کون ہیں یہ کل کے کل پادری اور مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسر جن کی ساری عمر اپنی طرز پر تحقیق مذہب ہی میں گذری۔ ان میں سے بعض تو اپنے عہدہ اور روزگار سے شرع میں خارج کئے گئے اور پھر زیادہ اطمینان وہ امر کہ ان میں سے بیا سفید ریش یعنی معمر سال خوردہ۔ میں نے عرض کی کہ یہ گول مول لفظ کیوں استعمال کرتے تھے۔ تو ان میں سے اکثر کلیسیا کے ملازم ہیں۔ اگر ظاہرا کچھ کریں۔ تو دوسرے دن ملازمت سے برطرف۔ میرے لیکچر سے پہلے دو لیکچر ہوئے۔ ایک پروفیسر نے جن کا نام [؟] کارنیشر ہے اور جو اکسفورڈ کا ہے۔ نصف گھنٹہ تقریر کی اور کہا کہ سب مذاہب میں وہ صداقت ہے جو عیسویت میں ہے اور وہ مذاہب غلط نہیں۔ لیکن یہ اس کا بیان نہایت ہی محفوظ الفاظ میں تھا ؎

بعد میں مجھے ایک کھانے پر جو یہاں کی رئیسہ نے خاص آدمیوں کو دیا تھا اور مجھے بھی مدعو کیا تھا کہا۔ کہ اس میری تقریر سے وہ نہایت خوش ہوئی۔ اس کی اسلامک ریویو جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ جولائی نمبر میں جو تم نے کسی صوفی کے خیالات لکھے ہیں وہ میرے دل کو بہت پسند ہیں یہ صوفیانہ خیالات دراصل حضرت علیؓ کی تصنیف سے اخذ کردہ تھے راقم صوفی میں نے لکھ دیا تھا۔ ان کو لفظ صوفی آج کل یہاں بہت پسند ہے

الغرض خلاصہ اس کانگرس کا یہ ہے۔ کہ آیندہ کا مذہب کوئی اور تجویز ہونا چاہئے۔ جس کا اثر انسان کی عملی زندگی پر ہو۔ جو محض ایمان پر محدود نہ ہو۔ اخلاق کے اصول اور راستے تلاش کئے جاویں۔ کل مذاہب کا مطالعہ دوستانہ اور محبت کی نگاہ سے کیا جاوے ؎

موجودہ یورپین زندگی سے نفرت ظاہر کی جاوے۔ مشنری تحریک کم ہو۔ مطالعہ مذاہب سے جہاں کہیں عمدہ اصول دستیاب ہوں۔ وہ بطور اپنے مذہب کے لے لئے جاویں۔ مذہب ایسا ہونا چاہئے۔ جو روحانیت کو عملی روزانہ زندگی سے الگ نہ کرے۔ کیا خدا کا احسان ہے کہ ان بزرگ علماء میں سے ایک ان کے سابق پریزیڈنٹ نے کہا کہ دنیا کا آئندہ مذہب یہ ہوگا:۔

"خدا اور اُس کی مخلوق سے محبت"

میں نے دوران تقریر میں کہا کہ یہ فقرہ درست نہیں ادب کے خلاف ہے "دنیا کا آیندہ مذہب کیا ہوگا۔

"خدا کی اطاعت اور مخلوق خدا سے شفقت"

اور میں نے کہا کہ اسلام کی تعریف ہمارے نبی کریمؐ نے یہی کی ہے میں نے کہا۔ تمہارے دلوں نے اب خود فیصلہ کر لیا۔ کہ دنیا کا مذہب وہ ہوگا جو الفاظ نبی کریمؐ اسلام کا مفہوم ہے۔ رہا جس مذہب کو اصطلاحاً اسلام کہتے ہیں۔ وہ مذہب ایسا ہے یا نہیں۔ یہ امر محتاج مطالعہ ہے۔

یہ تحریک گذشتہ چھ سال کی ہے۔ یہ کہنا کہ کل عیسائی ممالک اس کے مدد ہیں۔ درست نہیں۔ بلکہ اس تحریک کے وہ دشمن ہونگے۔ لیکن یہ تحریک ان زبردست ہاتھوں میں ہے۔ جو یورپین علماء کے اقوام کا سرتاج اور گل سرسبد ہے ؎

اب اگر یہ روح جو اس وقت بیخ کی طرح ہے بڑھی اور پھلی اور پھولی۔ تو کس قدر اسلام کے پھیلنے کے دن آگئے ؎

وہ موجودہ مذاہب سے غیر مطمئن اور نئے مذہب کی تلاش میں ہیں۔ لہذا اب وقت ہے کہ اسلام پیش کیا جاوے۔ آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ جو جو اصول اور ضروریات انہوں نے آیندہ مذہب کی قایم کیں ہم کو ان میں ترمیم کرنی نہیں پڑیگی بلکہ صرف قرآن شریف کی آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پیش کرینگے اور کہیں گے کہ تمہارے مطالبات پورے ہوتے ہیں یا نہیں ؎

میں نے یہاں رہکر ان تمام بزرگوں سے دمیرا دل ان کی عزت سے اسوقت معمور ہے) تعارف پیدا کیا۔ انہوں نے خوشی سے رسالہ کو قبول کیا ؎

میں گویا سمجھتا ہوں کہ مجھے دراصل وہ قوم مل گئی۔ جن میں اسلامک ریویو کی اشاعت ہونی چاہئے۔ اس وقت اس تحریک کی ممد ۱۲۰ سوسائٹیاں ہیں اور سو متبحر فاضل پادری اور پروفیسر ؎

میں نے کوشش کی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ کامیاب ہو جاؤنگا۔ کہ اس کانگریس کے کل ممبران کے نام حاصل کروں۔ اور پھر ان کو رسالہ جاری کروں خدا کا فضل ہے کہ اکثر پروفیسروں سے گفتگو بیچ کے طور پر بھی ہوتی رہی ؎

مذہب میں ان کا علم کیا تھا۔ ان کے چہرے [؟] آثار کہتے تھے۔ کہ وہ میرے سامنے جھک جاتے تھے۔ وہ میرے پاس گھنٹوں بیٹھتے اور خوش ہو کر روحانی معارف سنتے۔ واہ رے میرزا یہ تیرا معجزہ ہے۔

جرمن کے ایک پروفیسر سے بڑی مزیدار گفتگو ہوئی۔ مجھے کہنے لگے کہ ہندو لوگ بت پرستی کی نئی نئی تاویلیں کرتے ہیں اور اس کے جواز میں بالکل نیا رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ میں نے جواب کہا۔ یہ تو عین فطرت انسانی ہے۔ جب انسان کے معلومات وسیع ہوتے ہیں۔ تو اس کو اپنے سابق غلط عقاید میں نقص نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کی محبت اور قدیمی تعلق اس کو ان سے جدا نہیں ہونے دیتا۔ پھر ایک جد و جہد عرفان اور قدیمی تعلق میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل کے کمزور طفل تسلی کے طور پر پھر ایک بین بین راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ پرانی شراب سے تو متنفر ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو نئی بوتلوں میں ڈال کر اندرونی ملامت سے نجات پاتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ یہ بالکل درست ہے اور پھر وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ جب میں نے کہا کہ یہ کانگریس تمہاری گذشتہ چار دن سے کیا کر رہی ہے۔ پرانی شراب کو نئی بوتلوں میں بھر رہی ہے۔ بہرحال یہ امر واقعی ہے یہ درمیانی زمانہ ہے اور مفید نتائج پیدا کریگا۔ ان پروفیسروں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اسلامک ریویو کو اپنے اپنے سرکلوں میں پھیلائیں گے ؎

مجھے یہاں آکر یہ بھی سمجھ آئی ہے کہ آیندہ اسلام کو کس طرح پیش کیا جاوے اور کن اصولوں کو سامنے رکھ کر قرآن مجید اُن کو سنایا جائے۔ خدائے پاک نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے:۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ

میں آیندہ ایک مفصل تجویز لکھ کر حضور کی خدمت میں چھاپ کر بھیجونگا

کمال الدین - ۳۰ر جولائی ۱۹۱۳ء

قابل توجہ اسلامی معاصرین

تبلیغ اسلام سے متعلق احمدی جماعت کی ناچیز مگر مخلصانہ خدمات کا ذکر خیر کرتے ہوئے معزز معاصر مشیر تعلیم لکھتا ہے کہ "احمدی جماعت نے یورپ میں کارنمایاں شروع کر دیئے ہیں فی الواقع جماعت مذکورہ قابل تحسین و آفرین ہے۔ جس نے اس ضروری کام کو شروع کر دیا ہے۔ جو ایک مدت سے کھٹائی میں پڑا تھا۔ ہمعصر ممدوح نے ہمارے مکرم بھائی خواجہ کمال صاحب سلمہٗ کی مساعی جمیلہ کے ضمن میں لندن کی مسجد ووکنگ کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ وہ مدت سے ایک پرائیویٹ جائداد کی حیثیت میں پڑی تھی اپنے اصلی مصرف یعنی عبادت الٰہی کے کام میں نہ آتی تھی۔ خواجہ صاحب نے اس مسجد کو بھی آباد کر دیا ہے۔ معاصر موصوف مسلمانوں کو نہایت معقول اور زوردار پیرایہ میں ملزم کرتا ہے کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کا کام اصل میں اُن کا فرض تھا۔ مگر افسوس کہ انہوں نے آج تک اس طرف توجہ نہ کی۔ اب جو احمدی جماعت نے اس طرف توجہ کی ہے تو مسلمانان ہند کو چاہئے۔ کہ کم از کم انکو ہی اس کار خیر میں مدد دیں وغیرہ وغیرہ۔ مخلصاً احمدی بھائیو! تمہارے اس تبلیغی جہاد کا اب دور و نزدیک شہرہ ہو چکا ہے حتیٰ کہ فریق مقابل (مشنری طبقہ) بھی اس سے ایک حد تک مرعوب و متاثر ہو رہا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں [illegible]

ہندمسلمانوں کا اتحاد اور پیغام صلح

آج ہمارے لئے کیا ہی مبارک اور بابرکت دن ہے۔ جبکہ ہم اپنے مرشد اور اس زمانہ کے برگزیدہ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دیرینہ خواہشات کے پورا ہونے کے آثار اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو کہ اس نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس ملک کی بہتری اور بھلائی کے لئے پیغام صلح کے رنگ میں ظاہر کیں اور جس میں اس نے اس ملک کی دو بڑی قوموں ہندو اور مسلمان کی آئے دن کی نااتفاقی اور تو تو میں میں کے روکنے کے لئے چند ایسی تجاویز پیش کیں جو اس مقدس انسان کو اپنی دوربین نظر سے بنا بر ... اسلام کر لینے کے بعد ہماری بہبودی کے لئے مناسب معلوم ہوئیں۔ خدائے تعالےٰ نے جن لوگوں کو فہم و فراست اور عقل و دانائی میں عام ... سے کچھ وافر حصہ دیا ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ خدائے تعالےٰ کے ... مقدس بندوں کی نظر کتنی زیادہ تیز ہوتی ہے کہ وہ آئندہ واقعات کو کچھ اس طرح سے دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ وہ خاص اسی زمانہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ دنیوی رہنما تو اپنے قیاس سے زمانہ کے حالات و قرائن کو دیکھکر آئندہ کی کوئی خبر دیتے ہیں۔ اور اسی لئے ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے بھی اسی وقت کچھ نہ کچھ پیدا ہو جاتے ہیں اگرچہ ان کی وہ خبریں اسا اوقات غلط نکلتی ہیں۔ لیکن دینی پیشوا کچھ نہیں کہتا۔ جب تک کہ خاص اس سرچشمہ عقل یعنے خدائے تعالیٰ کی طرف سے اسے علم نہ دیا جائے۔ وہ ان دنیوی داناؤں سے ایک امتیاز خاص رکھتا ہے اور اسی لئے خدائے تعالےٰ سے خبر پاکر نہ دنیوی قیاسات دوڑاکر وہ ایسے ایسے آنے والے واقعات کی خبر دیتا ہے۔ جن تک عوام الناس تو کجا ان دنیوی رہنماؤں کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی زمانہ کے حالات کچھ بتلاتے ہیں اور وہ کچھ بیان کرتا ہے اور اسی لئے دنیا کے بڑے بڑے دانا۔ سیانے عالم و فاضل اور سیاست دان ان پر تمسخر ... کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا کبھی ایسا ہو سکتا ہے؟ وہ بزرگ کہتا ہے کہ میں اپنے ... ہوس سے ہرگز نہیں بولتا۔ بلکہ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ لیکن دنیوی جلد باز جواب دیتے ہیں کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ یعنی اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ الغرض ان دینی اور دنیوی لوگوں میں ایک مدت تک ... کشمکش رہتی ہے اور اسی میں سعید روحوں کے لئے برکت اور ایمان کا سامان موجود ہوتا ہے۔ وہ اس کشمکش کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں اور بالآخر خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرکے اور ایمان بالغیب پر کاربند ہوکر اپنے آپ کو امید و بیم کے سمندر میں ڈال دیتے ہیں

زمانوں پر زمانے گذر جاتے ہیں۔ دنیا کے حالات میں ایک حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ بزرگ اپنے قول کے پورا ہونے سے پیشتر ہی اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ جس سے دنیوی نہ ماننے والوں کا تمسخر اور بھی ترقی کر جاتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بس اب اس کے ساتھ ہی اس کے عقیدتمندوں کا بھی خاتمہ ہے اور اس کی پیشگوئیاں بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو گئیں۔ مگر نہیں دیکھتے کہ اسے خدائے تعالےٰ نے یہ بھی تو کہہ رکھا تھا کہ یہ کوئی ضروری امر نہیں کہ ہم تمام وعدے تیری زندگی میں ہی پورے کر دیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض تیری وفات کے بعد بھی پورے ہوں۔ لیکن وقت آتا ہے۔ زمانہ یکایک پلٹا کھاتا ہے اور اس مقدس کے کلام ... کے پورا ہونے کی خوشبو آنے لگتی ہے۔ ... کے مرجھائے ہوئے دل کھیت کی طرح ہرے بھرے اور سرسبز ہو جاتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ آخر ان کے صبر نے کام کیا اور انہیں کامیابی نصیب ہوئی اس وقت وہ اپنے پرانے دشمنوں اور عقل کے اندھوں کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ۔ او دنیا کے دولتمندو اور متکبرو! آج تمہاری کسی بھی جمع شدہ مال کی اور نہ تمہاری ... کسی کام نہ دیا اور نہ ہی تمہارا تکبر تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکا۔ آہ کیا ہی خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس خدا کے بندے کی آواز مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کو ایسے وقت میں سن کر نحن انصار اللہ کہتا ہے۔ جبکہ کل دنیا اس کے خلاف ہوتی ہے۔ اور کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو خدا کے اس برگزیدہ بندہ کی نہایت ہی نازک حالت میں منہ سے نکلی ہوئی باتوں کو سن کر ان پر ایمان لاتا اور انہیں اپنے وقت پر پورا ہوتے ہوئے دیکھتا ہے یہ ہے مختصر سی کیفیت ... واقعات کی جو ہر ایک مامور و مرسل کے زمانہ میں پیش آیا کرتے ہیں گنجائش نہیں کہ مثالوں سے اس کو اور واضح کیا جائے۔ آنحضرت صلعم کی زندگی اور پھر اس کے غلام اس زمانہ کے امام حضرت میرزا غلام احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اس پر شاہد ناطق ہیں اگر مختصر طور پر ان کے ایسے حالات سے واقفیت پیدا کرنا مقصود ہو۔ تو ایک کتاب موسومہ بنگال کی دیجوئی (مصنفہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب) کو بغور مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہاں میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالے کی اسی پرانی اور قدیم سنت کے مطابق اس زمانہ کے مامور کے اس آخری پیغام کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا۔ جو میں اوپر لکھ آیا ہوں۔ اس وقت جبکہ یہ پیغام لاہور میں ہندو مسلمانوں کے ایک بڑے مجمع میں پڑھکر سنایا گیا۔ تو عوام پر اس کا اثر چنداں اثر نہ ہوا۔ اور اس لئے بات وہاں کی وہاں ہی رہ گئی اور کسی نے بھی اس پر عملدرآمد کرنے کی کوشش نہ کی۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ جو تجاویز اس باہمی مخاصمت کے دور کرنے کے لئے اس میں کی گئیں انہیں ناقابل عمل خیال کیا جاتا تھا۔ ورنہ کیا وجہ تھی کہ ایسے ضروری معاملہ کا اسی وقت فیصلہ نہ کیا گیا۔ مگر خدا کے کام سب سے نرالے ہوتے ہیں وہ جانتا تھا کہ اس پر عملدرآمد کا وقت کب آئیگا۔ اس وقت تو اسے اپنے مرسل کی معرفت وہ باتیں دنیا کو قبل از وقت پہنچا کر آج اس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کرنا تھا۔ کہ دیکھو وہ ہماری طرف سے تھا۔ اور اس لئے جو تجاویز اس نے ہم سے علم پاکر تمہیں بتلائیں۔ تم ان پر عمل کئے بغیر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ جو باتیں خدا کے اس برگزیدہ بندے نے آج سے پانچ برس پیشتر کہیں اور جن پر دنیا نے اس وقت چنداں غور نہ کیا آج دنیا خود محسوس کر رہی ہے۔ کہ ان پر عمل کئے بغیر چارہ نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج ہندو مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کے لئے مختلف سوسائیٹیاں بڑے بڑے معززین کے ہاتھوں بنائی جا رہی ہیں اور وہ سب بزرگ باہمی سوچ وبچار اور غور و فکر کے بعد آخر انہی تجاویز کے قریب قریب آتے جاتے ہیں جو پیغام صلح میں بیان کی گئیں ہیں۔ اگرچہ وہ تجاویز جو اس وقت تک ملک کے مختلف حصص کے لوگوں نے عموماً اور لاہور کی ہندو مسلم یونین سوسائٹی نے خصوصاً اس اتفاق کے سوال کو حل کرنے کے لئے ظاہر کی ہیں ہنوز بہت کچھ قابل جرح و قدح ہیں۔ جیسا کہ ہم آگے چل کر دکھائیں گے۔ لیکن ان سے اتنا تو ضرور پتہ لگتا ہے۔ کہ اب دنیا اس آئے دن کی تو تو میں میں سے تنگ آگئی ہے اور اس کے دور کرنے کے لئے وہ آخر انہی باتوں کے قریب آ رہی ہیں۔ جو خدا کے اس پیارے بندے نے آج سے بہت پہلے تجویز کی تھیں آج مختلف مسلمانوں کا گاؤکشی کے خلاف ... اور ہندوؤں کی طرف سے کئی ایک ایسے مضامین کا شائع ہونا۔ جس میں اسلامی پیشواؤں کو برے الفاظ میں یاد کرنے والے لوگوں کو ڈانٹ کر ایسی کارروائیوں سے پرہیز کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ ظاہر کرتا ہے کہ دنیا آخر انہی تجاویز کو واجب العمل قرار دے گی۔ جو کہ اس آخری مقدس پیغام میں بیان کی گئی ہیں پس اے لوگو! غور کرو۔ اور خدائے تعالےٰ کے اس قدیم قانون کو مدنظر رکھکر اس امام کی باتوں کو بنظر تعمق دیکھو اور ان پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ ان میں تمہاری بھلائی ہے ۔ (باقی دارد)

خلاصہ روئداد مقدمہ ماخوذین کانپور

۱۹ راگست مسٹر حق نے ملزمان کی طرف سے سوالات جرح تیار کرنے کی مہلت چاہی۔ عدالت نے کہا کہ بہر حال کافی وقت مل جائیگا۔ کیونکہ ۱۰۶ ملزمان کے اظہار لینے میں قریباً چار روز لگیں گے پہلے جرح کے لئے ... نہیں ہوگی۔ پھر سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر آر جے ایس ڈوڈ کی شہادت گذری جو ایک طویل داستان ہے اس میں تفصیلی واقعات قریباً وہی ہیں جو پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ بعد میں نظیر احمد کانسٹبل پیش ہوا اور کہا کہ میں ۱۳-۱۴ دیگر پولیسمینوں سمیت چوکی مول گنج سے گلس بازار کی چوکی کو آ رہا تھا۔ جو خبر لگی۔ کہ کوتوال پر سنگباری ہو رہی ہے جب میں سیدا بازار اور سڑک مچھلی بازار تک پہنچا۔ تو دیکھا۔ کہ واقعی کوتوال پر پتھر برسائے جا رہے ہیں۔ میرے بھی ایک اینٹ لگی اور بیہوش ہو گیا اسوقت میں مسجد سے کوئی تیس قدم کے فاصلہ پر تھا۔ میری ناک ٹوٹ گئی ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ اس کے بعد گربیٹ کے بیانات لئے گئے مسٹر ٹائلر نے کہا۔ کہ اتوار کے جلسہ کی مجھے پہلے ہی ہفتہ یا جمعہ کو خبر لگ گئی تھی۔ جھنڈوں والے جلسوں کی تحصیلدار نے مجھ کو اطلاع دے دی تھی مجھ یکم اور ۲۳ر جولائی کے دونوں جلسوں کا بھی علم تھا۔ مگر ان کے متعلق کوئی بےچینی یا مشکلات پیدا نہیں ہوئیں۔ میں نے مسٹر ڈوڈ سے سنا کہ مجمع کے کچھ آدمی عیدگاہ سے مسجد متنازعہ کی طرف جانے والے ہیں جس کے قبل کسی فتنہ وفساد کا وہم وگمان بھی مجھے نہ تھا۔ مسٹر ڈوڈ کی ملاقات کے بعد اس صبح مجھے کئی اطلاعات پہنچیں۔ پھر جہاں تک مجھے یاد ہے کوتوال سے ملنا ہوا۔ جس نے بیان کیا کہ مجھ پر حملہ کیا گیا ہے اس کے آگے مسٹر ٹائلر کے بیانات قریب قریب ایضاً بشرح صدر ہیں۔ جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہاں ان میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب فیر شروع ہوئے جو خالی معلوم ہوتے تھے۔ تو میں نے اور مسٹر ڈاڈ نے سپاہیوں سے جو بندوقیں چھتیا کر شست باندھ رہے تھے کہا کہ نیچے کی جانب فیر کرنا مگر ایسے موقعے پر عملی طور سے کب کسی کی شنوائی ہوتی ہے۔ اس کے بعد گینڈا سنگھ جیلر کی شہادت ہوئی جو حوالاتیوں وغیرہ کے متعلق ضابطہ کے بیانات تھے علی ہذا کلک سنگھ سوار پولیس کا بیان ہوا۔ اب صرف کپتان سیمپن قائم مقام سول سرجن کے بیان لینے باقی تھے۔ جو لکھنؤ گئے ہوئے تھے مگر جلدی ہی انکے آنے کی توقع تھی عدالت نے کہا کہ اگلے روز ہم ملزمان کے اظہار لیں گے۔ بعض ملزمان نے ضمانت کی درخواست دی ہے (**۲۰ راگست**) مسٹر آسٹر گنڈل سشن جج کے روبرو مولانا آزاد سبحانی اور حافظ احمد اللہ کی ضمانت کی درخواست پیش ہوئی۔ مسٹر اے ایم خواجہ (آف علی گڈھ) نے ملزمان کی طرف سے کہا کہ یہ بہت دنوں سے بغیر کسی ثبوت جرم کے زیر حراست ہیں حالانکہ یہ معززین شہر سے ہیں اور ان کے روپوش یا فرار ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ پنڈت سری کشن سرکاری پلیڈر نے اس درخواست کی مخالفت کی اور عدالت نے اسے مسترد کر دیا سپیشل مجسٹریٹ کے روبرو ۱۰۶ ملزمان کا مقدمہ پیش ہوا۔ جن میں سے ایک ملزم بوجہ نابینا ہونے کے رہا کیا گیا اس کے بعد مسٹر مظہر الحق اور سپیشل مجسٹریٹ میں کچھ دیر تک بڑی تیزی اور گرمی کی گفتگو ہوتی رہی جو دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری کے بموجب ملزمان سے سوالات کرنے کے متعلق تھی۔ نوبت خاصی تلخی ترشی تک پہنچ گئی تھی۔ آخر مسٹر مظہر نے یہ کہکر اسے ختم کر دیا۔ کہ میں آپ کے لہجے کی نقل کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ میں اس کا عادی نہیں اور صرف اپنا فرض ادا کرنا میرا مقصود ہے۔

پھر ملزمان کے بیانات قلمبند کرنے کی کارروائی شروع ہوئی تیس کے قریب ملزمان نے کسی نہ کسی طریق پر اپنا ناگہاں پکڑا جانا اور بلوہ و فساد سے بےتعلق ہونا بیان کیا۔ مثلاً کسی نے کہا کہ میں گھر سے بازار جا رہا تھا کسی نے یہ کہ بازار سے گھر کو آ رہا تھا۔ کسی نے یہ کہ اپنے کام پر جا رہا تھا وغیرہ وغیرہ۔ رحیم بخش نامی ایک ملزم نے عیدگاہ میں جمع ہونے کی وجہ یہ بیان کی۔ کہ جب بارش نہیں ہوتی یا وبا کا زور ہوتا ہے۔ تو مسلمان جمع ہوکر دعا مانگا کرتے ہیں۔ مگر مجسٹریٹ کے مکرر سہ کرر پوچھنے پر کچا پڑ گیا۔ صاحب بہادر لال پیلے ہونے لگے۔ اور وکیل ملزمان کو ناحق خفت اٹھانی پڑی پھر سول سرجن بہادر کی شہادت ہوئی۔ جس میں اپنے متعلق واقعات کا بطور ضابطہ بیان تھا اور بس ✦

۲۱ راگست آج ۵۶ ملزموں کی پیشی کا دن تھا۔ پہلے قائم مقام سول سرجن صاحب نے زخمی پولیسیوں کی رپورٹ سنائی۔ ہلاک شدگان کی تعداد و ابتائی جس میں ایک ہندو بھی تھا۔ جو وردی پہنے نہ تھا۔ اس کے گولیوں کے کئی زخم تھے جو بعد میں چھروں کے ثابت ہوئے۔ جرح محفوظ رکھی گئی۔ مجروحین پولیس کے متعلق صرف ایک شہادت اور لیجائیگی۔ مسٹر مظہر نے عدالت کو بتلایا کہ مسٹر نارٹن وکیل ملزمان امید ہے کہ جمعہ مورخہ ۲۹ راگست کو کانپور پہنچ جائینگے اور شہادت استغاثہ پر جرح کی کارروائی شروع ہوگی۔ اس کے بعد عدالت نے پھر ملزمان کے بیان لینے شروع کئے۔ جن میں قریباً سب کے سب فساد میں حصہ لینے سے انکاری تھے۔ بعد ازاں ایک ملزم مسمی صبغت اللہ خلف رحمت اللہ کی ضمانت کی درخواست پیش ہوئی۔ جس نے اپنی عمر ۱۵ سال لکھی تھی۔ مگر میڈیکل رپورٹ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اسوقت ملزمان زیر حراست میں اتنا کمسن کوئی بھی نہیں ہے۔ گورنمنٹ پلیڈر نے درخواست ضمانت کی مخالفت کی اور ملزم کی طرف سے آج کوئی بھی پیش نہیں ہوا۔ سشن جج بہادر نے جرم ناقابل ضمانت ہونیکے سبب درخواست نامنظور کی

۲۲ راگست ۱۰۶ ملزمان کی آج پھر پیشی تھی۔ مسٹر مظہر نے ایک سوال پر مسٹر لوائر وکیل سرکار نے عدالت کو مطلع کیا کہ مجھے استغاثہ کی تین اور شہادتیں پیش کرنی ہیں جنکو کا ... [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب

کا

فتویٰ

دربارہ مسجد کانپور

※

لاہور میں جس وقت کانپور کی مسجد کے متعلق افسوسناک خونریزی کا علم ہوا تو اس خیال سے کہ جماعت احمدیہ کے افراد جو کہ بفضلہ تعالےٰ تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں ان میں سے کسی سے اس معاملہ میں تازہ واقعات سے متاثر ہو کر کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو کہ قرآن مجید کی تعلیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے خلاف ہو یا جس سے نقص امن واقع ہو۔ احباب لاہور کے مشورہ سے اسوقت جناب خلیفہ رجب الدین صاحب کو حضرت قبلہ گاہی خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجا گیا تاکہ حضرت صاحب کی تحریری رائے اس معاملہ میں حاصل کریں جسکو بطور دستورالعمل کے جماعت احمدیہ کے عمل درآمد کے لئے اخبار میں شائع کیا جاوے اسوقت تک جو واقعات معلوم ہوئے تھے انکے متعلق مجملاً چٹھی میں ذکر کیا گیا تھا۔ جو کہ احباب کے مشورہ سے خاکسار نے لکھی ماسوائے اسکے اخبار ٹریبیون جس میں قدرے تفصیلی حالات اس واقعہ جانکاہ کے متعلق درج تھے۔ خدمت میں بھیجا گیا خلیفہ رجب الدین صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں قریباً ایک دن کے رہے اور آں مخدوم کا تحریری مشورہ لیکر آئے۔ جو کہ انکا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۱۳ئ میں شائع ہوا اس تحریر کے درست شیوع کے متعلق بعض احباب کو شکایت ہے۔ اس لئے میں دوبارہ جماعت احمدیہ کی آگاہی کے لئے اس تحریر کی نقل بتمام وکمال ذیل میں درج کرتا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو جمیع مسلمین کیلئے نور اور ہدایت کا موجب بنائے اور گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کیلئے بھی برکت کا موجب ہو اور حاکم ومحکوم دونو اپنی ذمہ واری کو سمجھیں اور ملک میں قیام امن ہو اور دین اور مسلمان جو پہلے ہی سے شدائد ومصائب میں مبتلا ہیں انپر اللہ تعالےٰ رجوع برحمت ہو۔ اور انکی خطاؤں سے درگذر کرے۔ اور ان کو تقویٰ اور صلاحیت اور خدا تعالےٰ اور اسکے رسول کے احکام کی اتباع کی توفیق دے۔ آمین اور ان سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنامی ہو۔ آمین!

کانپور کی مسجد کے متعلق اس وقت ہم کو اس امر کے لئے رائے زنی کی چنداں ضرورت نہیں کہ اسمیں زیادتی کس کیطرف سے ہے ظالم کون ہے اور مظلوم کون مگر عام مساجد کی حرمت کیلئے یہ عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے گورنمنٹ کے خلاف جو جہاد کی ممانعت کی ہے اس میں بڑی وجہ یہی بیان کی ہے کہ اس گورنمنٹ کے ماتحت ہم کو پوری مذہبی آزادی ہے۔ اسلئے ہم کو ہر طرح سے توقع رکھنی چاہئے۔ کہ آئندہ ہماری مذہبی آزادی میں کسی قسم کا خلل نہیں آئیگا اور گورنمنٹ کی طرف سے اس امر کے متعلق کھلے طور پر اعلان ہوگا۔ کہ آئندہ کوئی سرکاری افسر کسی مسجد یا معبد کو نہ گرائیگا۔ چاہے وہ کسی قوم کی عبادتگاہ ہو۔ کیونکہ اس سے مذہب میں مداخلت اور ملک میں بےچینی پھیلنے کا احتمال ہے۔ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان نے "انہدام مساجد" کے مضمون میں جو اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۲ اگست میں چھپا ہے یہ ظاہر کیا ہے کہ کہاں تک قرآن مجید نے دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کی حرمت کا حکم دیا ہے۔ یہانتک کہ جنگ میں بھی مسلمانوں کا فرض اولین دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کو مقرر کیا ہے۔ اسلئے ہم کمال ادب سے اپنی گورنمنٹ سے اپنی مسجد ونکے متعلق اسی ادب احترام کے خواہشمند ہیں کہ جس ادب واحترام کا ہم کو قرآن مجید نے عیسائی گرجاؤں ونیز دیگر معابد کے متعلق حکم دیا ہے خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

مذکورہ بالا تمہیدی سطور صرف غلط فہمی کو دور کرنے اور اصلاح کی نیت سے لکھی گئی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انکو قبولیت کا شرف بخشے آمین!

خاکسار:- مرزا یعقوب بیگ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ ۲۰ اگست ۱۹۱۳ئ

حضرت خلیفۃ المسیح کے خط کی نقل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرا مذہب یہ ہے جس سلطنت کے ماتحت ہم رہیں اسکے خلاف نہ کریں اسی کے حضور آرام کی درخواستیں کرتے رہیں اگر وہ مان لے تو سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا رحم وکرم ہے اگر نہ مانے تو اسکے ملک سے نکل جائیں۔ حضرت۔ قرآن مجید نے ارشاد فرمایا ہے کہ نبی کریم موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا۔ قوم کو صبر کا حکم دیا۔ واصبروا۔ ان العاقبۃ للمتقین + آخر درخواست کی ہے۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کردو اور انکو آپ دُکھ نہ دیں۔ حضرت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے تیرہ برس مکہ معظمہ میں تکالیف کو برداشت فرمایا سمیہ کو سختی سے قتل کیا گیا۔ زنیرہ کو مار ڈالا۔ یاسر کو نہایت بےرحمی سے قتل کرایا۔ آخر آپنے پہلے صحابہ کو ہجرت کا حکم دیا۔ پھر آخر آپ خود مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور مکہ سے ہجرت کر گئے یہ ہے میرا مذہب اور اسپر عملدرآمد ہے۔ رہا بیبیہ اخبار یا اہل حدیث یا انکے برادران خرد وبزرگ سو یہ لوگ ابتدا سے اسوقت تک ہمارے دشمن رہے ہمارا کیا بگاڑا جو اب بگاڑینگے۔ بے ریب کانپور کے حکام با اختیار کی غلطی ہے کہ مندر کو بچایا اور مسجد کو گرایا اور آخر گولی چلانے کا حکم دیا۔ عمدہ تدابیر وعاقبت اندیشی سے کام نہ لیا۔ مگر ایسے حکام کے متعلق قرآن مجید کا حکم صاف ہے وکذلک نولی بعض الظلمین بعضاً مسلمان خود مسلمان ہوں تو انشاء اللہ ایسے حکام [illegible] ۔۔۔ ستمبر ۱۹۱۱ء (خلیفۃ المسیح)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا (۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دُنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلۂ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دُنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی۔ }

نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اِک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے تو گویہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی للعہ طلباء سے للعہ اور للعہ
(۳) نمونہ کا پرچہ ۱ر کا ٹکٹ آنے پر مفت
(۴) قابل۔ نامہ نگاروں کو بلاقیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویر ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط و کتابت مینجر کے نام۔ صاف و خوشخط لکھیں } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور۔

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۲۶ راگست ۱۹۱۳ء مطابق ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر ۲۱

تازہ برقی خبریں

ٹرکی اور دول یورپ

اڈریانوپل کا سوال (لندن ۲۳ راگست) ریوٹر کا بیان ہے کہ لندن میں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ دول یورپ اَدرنہ کے بارہ میں کیا تجاویز عمل میں لائیگی، اور کہ یہ خبر بھی قبل از وقت تھی کہ کل طاقتوں کی طرف سے ایک متفقہ یادداشت باب عالی میں بھیجی جائیگی۔ ویانا کا ایک نیم سرکاری اخبار خیال کرتا ہے کہ اڈریانوپل کا مسئلہ اب بین الاقوامی نوعیت کا نہیں رہا۔ اور صرف ٹرکی و بلغاریہ کا باہمی نزاع ہو جائے گا۔

بعد کی خبر یہ امر کہ اڈریانوپل کو ترکوں ہی کے پاس رہنے دیا جائیگا۔ ایک ایسی بات ہے جس کے موقعے بظاہر روز بروز بڑھتے جاتے ہیں۔ ٹرکی کو مالی امور میں بائیکاٹ کرنے کے متعلق بھی یورپ والوں کے باہمی اتفاق کی کچھ توقع نہیں پائی جاتی۔ فرانس کے سرمایہ دار جن پر زیادہ تر اس بائیکاٹ کی زد پڑنی تھی اور جنھوں نے پہلے ہی رُوس کے سیاسی ملحوظات کی خاطر بہتیری بڑی بڑی قربانیاں گوارا کی ہیں اب اس کی خاطر کچھ اور کرنا نہیں چاہتے یعنی وہ ٹرکی کے ساتھ دادوستد ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

بلغاریوں کا حملہ (قسطنطنیہ۔ ۲۴ راگست) سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ بلغاریوں نے ترکوں کی چوکی واقع اور تہ کوئی پر حملہ کیا مگر مختصر سی جھڑپ کے بعد پسپا کئے گئے۔ ترکوں نے غنیم کے ایک کرنیل اور ۱۲۳ جوانوں کو گرفتار کر لیا

جنگ کے بعد

یونان اور سرویہ (ایتھنز۔ ۲۴ راگست) افواج محفوظ کی سات پارٹیاں برطرف کر دی گئیں۔ البانی قصبۂ دلوینو میں ایک ڈیفنس کمیٹی قایم ہوئی ہے جس نے یہ ٹھانی ہے کہ جہاں تک بن پڑیگا ریاست البانیہ کے ساتھ ربط اور میل کی مخالفت کرینگے (؟)

ولیعہد سرویہ (بلغراد۔ ۲۴) آج ولیعہد سرویہ ایک ہزار سپاہ کے ساتھ بڑی شان و شکوہ سے داخل شہر ہوا۔ شہر میں جھنڈ ول اور گرفتار شدہ ترکی اور بلغاری بندوقوں کی آرائش و نمایش کی گئی۔

حادثہ (مدراس ۲۴ راگست) کولار کی کان طلا میں ناگہانی حادثہ گذرا بہت سے آدمی آناً فاناً لاکھوں من بوجھ کے تلے دب گئے۔ لاشیں بہت دیر میں بڑی دقت سے نکالی گئیں۔ بعض کی شکلیں بھی نہیں پہچانی گئیں۔ حالات درد انگیز ہیں (خدا کی پناہ)

جالندھر ہوشیار پور سکشن متعلقہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا افتتاح یکم ستمبر کو ہوگا
دہرم سالہ میں ۲۴ رکی صبح کو زلزلہ آیا اُسوقت بارش بھی زور سے ہو رہی تھی۔

متفرق خبریں

سنہری مسجد دہلی مدت سے فوجی حکام کے زیر اثر تھی۔ کوئی اس میں نماز نہ پڑھنے پاتا تھا۔ مسلمانوں نے بار بار کوشش کی مگر ناکام رہے۔ لیکن شکر ہے کہ اب صاحب چیف کمشنر بہادر دہلی کی مہربانی سے اس میں نماز میں اجازت ہوگئی ہے۔ یہ مسجد لال قلعہ کی دیوار کے تلے واقع ہے اور ایک خوبصورت مسجد ہے جس کی منبطی واقع میں سخت قلق کا موجب تھی اب نہ صرف مقامی مسلمانوں بلکہ نیز تمام مسلم پریس کا فرض ہے کہ اس نوازش پر مقامی حکام کا شکریہ ادا کرے۔ تاکہ قوم احسان فراموش نہ سمجھی جائے۔

افغانستان کے قصر شاہی میں پچھلے مہینہ ایک شاندار نمائش منعقد ہوئی۔ جس میں سال بھر کی تیار شدہ تمام کابلی مصنوعات خصوصاً اسلحہ حرب مثل توپ۔ بندوق۔ کارتوس۔ تلوار۔ نیزے۔ اقسام بارود۔ بمب کے گولے۔ کارتوس وغیرہ رکھے گئے۔ اس میں تمدنی آسائش کی بھی بہت سی چیزیں نفیس ملکی صنعت و حرفت کے قابل قدر نمونے دیکھ دیکھ کر لوگ نہایت مسرور ہوتے اور امیر صاحب کو دعائیں دیتے تھے۔ ختم نمائش کے بعد امیر صاحب نے تمام کاریگروں کو جمع کر کے ان کے حوصلے بڑھائے۔ انعام و اکرام دیئے۔ تنخواہوں میں بیش قرار اضافے ہوئے۔

قسطنطنیہ سے نامہ نگار زمیندار لکھتا ہے۔ کہ باوجود یورپ کی اس دھمکی کے کہ ٹرکی کو قرضہ نہیں دیا جائیگا۔ بحری مظاہرہ کیا جائیگا۔ اور ولایت اناطولیہ پر دست تعدی دراز ہوگا۔ ترک اڈریانوپل چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ ترکی افواج نے دریائے مارٹیزا سے لیکر سواحل بحیرۂ اسود تک تابض ہونے کے علاوہ خود بلغارستان کے ایک حصہ پر بھی جس میں ۳ لاکھ نفوس آباد ہیں قبضہ کر لیا ہے۔ گو ترکوں کے پاس روپیہ کی قلت ہے۔ لیکن ادرنہ کے اموال غنیمت بھی جو ان کے ہاتھ آئے ہیں دس لاکھ پونڈ سے کم نہیں۔ دول یورپ کو حیرانی ہے اور گو انہوں نے باب عالی کے نام ایک سفارتی یادداشت بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن عملاً ابھی تک وہ کچھ نہیں کر سکیں۔

کلکتہ میں ۱۲ر تاریخ کو فساد ہوتے ہوتے رہگیا سیالدہ ریلوے دفاتر کے پیچھے ایک مسلمان خاتون کے مملوکہ قطعہ زمین پر ایک مسجد واقع ہے محکمہ ریلوے وہاں اپنے کوارٹرز بنوا رہا ہے۔ کھدائی کا کام مسجد کے قریب پہنچ گیا تھا مسلمانوں کو خطرہ ہوا۔ کارخانے بند کر دیئے اور ہزاروں جمع ہو گئے اور حفاظت مسجد کے طلبگار ہوئے۔ خیر گذری کہ صاحب کمشنر پولیس نے کیقدر ردّ و قدح کے بعد وعدہ کر لیا کہ تعمیر کا کام دو ماہ کے لئے بند کرا دیا جائیگا تاکہ

کچھ حوادث وقوع میں آتے۔

مسلمانان بنگال آج کل علم سنسکرت کی تحصیل میں بہت نام پا رہے ہیں حال میں ایک مولوی شاہد اللہ صاحب کو اس زبان کی تکمیل کے لئے ولایت جانے کی غرض سے سرکاری طور پر انتخاب کیا گیا ہے۔

مصر میں (بموجب پیغام قاہرہ مورخہ ۲۲ راگست) اب کے دریائے نیل کی طغیانی اتنی کمزور رہی ہے۔ کہ جنوبی و بالائی علاقہ میں مزارعین کو سخت تشویش ہو رہی ہے۔ محکمہ آبپاشی کی مساعی بھی بے سود و مایوسی بخش ثابت ہوئی ہیں

ولیعہد ایران (ویانا آسٹریا) کے رستہ ۲۲ راگست کو مراجعت فرمائے دارالسلطنت طہران ہو گئے۔

رنگون کی تار خبر ہے کہ برما ریلوے کی ایک شاخ پر شدت سیلاب میں لائن کا ایک حصہ بہگیا۔

کراچی کا بمب کیس ابھی تک چل رہا ہے۔ وکیل سرکاری کے دلایل استغاثہ ختم ہو چکے ہیں۔ طرف ثانی کے بیانات باقی ہیں۔ فیصلہ کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

شملہ کے آلہ زلزلہ شناسی نے پچھلی جمعرات کو ۱/۲ ۲ بجے دوپہر کے قریب ایک اور خفیف زلزلہ کی خبر دی۔ اس سے قبل اُسی روز قریباً ۱/۲ ۱ بجے صبح کے بھونچال آچکا تھا جس نے اکثر اونچی اونچی عمارات مثل دفاتر سیکرٹریٹ۔ کلب۔ ہوٹل وغیرہ کو خوب زور سے ہلا دیا۔ آلہ مذکور سے معلوم ہوا کہ اس سے پہلے زلزلہ کی اصل تحریک شملہ سے کوئی سو میل کے فاصلہ پر کہیں ہوئی ہے۔

پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں کی ترقی گریڈ اور اضافہ تعداد سے متعلق ایک سکیم عنقریب صاحب وزیر ہند کی خدمت میں بھیجی جانے کو ہے۔

چھاونی لاہور سے آتا ہوا ایک ہندو کلرک پچھلی جمعرات کو ٹرین کے تلے آکر کچلا گیا۔

طاعونی رپورٹ بابت ہفتہ مختتمہ ۱۶ اگست سے معلوم ہوتا ہے کہ کل ملک میں ۱۲۸۹ واردات ہوئیں اور ۹۳۸ اموات صوبہ وار تفصیل اموات یہ ہیں بمبئی ۳۴۸۔ مدراس ۲۷۔ بنگال ۸۔ بہار و اڑیسہ ۸۴۔ صوبہ متحدہ ۲۱۶۵۔ پنجاب ۳۰ برہما ۱۰۳۔ میسور ۸۱۔ ریاست حیدر آباد ۳۳۔ پنجاب میں تعداد اموات ہفتہ ما سبق سے ۸ زیادہ ہوگئی۔

مقدمہ کانپور ۲۳ راگست کی پیشی میں اکثر ملزمان نے اسی قسم کے بیان دیئے کہ انہوں نے فساد میں شرکت نہیں کی۔ پولیس نے انہیں کسی نہ کسی کام پر جاتے ناگہانی پکڑ لیا۔ آخر کے تینوں دن جج صاحب کے حکم سے ملزمان کو نماز کی اجازت ملتی رہی مگر اُن کی ہتھکڑیاں نہیں اُتاری گئیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صُلح لاہور

جلد ۱　مورخہ ۲۶ راگست ۱۹۱۳ء　نمبر ۲۱

مُسلمانوں کے لئے کامیابی کی راہ

نمبر ۳

حضرت نوح (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے پہلے اپنے آپ کو خدا کو واحد کا سچا پرستار بنایا اور شرک سے بیزاری ظاہر کرنے کے لئے اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ - کا نعرہ بلند کیا پھر جب ان کے قلب صافی میں بنی نوع انسان اور خصوصاً اپنی قوم کی ہمدردی کا جوش موجزن ہوا تاکہ دوسروں کو بھی اسلام کی دولت سے مالامال اور توحید کی بیش بہا نعمت سے بہرہ مند ہوتے دیکھیں تو ایک دردبھرا دل لیکر اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ کا وعظ فرمانے لگے - باوجودیکہ قوم کی طرف سے اس دلسوزی اور سچی خیرخواہی کے جواب میں بجائے اظہار امتنان کے طعن وملامت کی کھربا رہوتی اور گالیوں کی بوچھاڑ ہوتی ہے - وہ خدا کا برگزیدہ اعلائے کلمۃ اللہ سے نہیں اکتاتا اور برابر یہی کہے جاتا ہے کہ تم میری بات پر کان دھرو - میں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں - اور اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں طلب کرتا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ - حضرت نوحؑ اپنے اس پاک مشن کو لیکر کمال پامردی واستقلال کے ساتھ نکلتے اور فرض تبلیغ کی ادائیگی میں بسرگرمی مصروف ہوجاتے ہیں اور باوجود تمام مخالفتوں اور مشکلات کے آخر فائزالمرام ہوتے ہیں - لیکن ان کے بالمقابل حق کے برخلاف راہوں پر قدم مارنے والے ایک خوفناک بحر ناپیدا کنار میں غرق ہوکر مچھلیوں اور دوسرے مہیب بحری جانوروں کا طعمہ بنتے ہیں اب ایک صاحب بصیرت اور خداترس دل کے لئے مقام غور ہے کہ نوح علیہ السلام تو ایسے زندہ جاوید ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں مقبولیت اور سلامتی تاقیام قیامت ان کے نام سے وابستہ ہے - مگر ان کے منکر اور دشمن ایسے ناکام ونامراد ہوئے - کہ اپنے وقت میں نہایت عظیم الشان اور سطوت وجبروت والے تاجدار رہنے کے باوجود آج کوئی فرد بشر بھی دنیا میں ایسا نہ پاؤگے - جو ان کے نام لیوا کہلانے پر فخر کرسکے -

اسی قسم کی شہادت ہمیں حضرات ابراہیم - اسمٰعیل - یعقوب - کرشن - رامچندر موسیٰ - عیسیٰ وغیرہم (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی پاک سیرتوں کے مطالعہ سے ملتی ہے - جس سے ثابت ہوتا ہے - کہ اگر حقیقی فلاح پانے کے کوئی گُر دنیا میں ہوسکتے ہیں - تو وہ یہی ہیں - جن کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے ۔

پھر دور کیوں جائیں - مذکورہ بالا صد آیتوں کے حامل نے (اللہ تعالیٰ کے ہزار ہزار درود اور رحمتیں اُن پر ہوں) اللہ سے خبر پاکر اس پر پہلے خود عمل کیا - اور وہ ایسا کامیاب ہوا کہ اُس کی مثال آج دُنیا میں کہیں مل نہیں سکتی - نبیوں تک کا سردار بنا دیا گیا - الٰہی قرب کے جتنے درجے تھے سب کو طے کرتا ہوا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ نبوت جو انسان کے لئے مقدر تھا اس پر جا ٹھہرا - یتیمی سے اٹھا اور وصال کے وقت عرب جیسی جنگجو قوم کا فاتح اور روحانی وجسمانی بادشاہ تھا - آج تک کروڑہا مخلوق اور ہزاروں تاجدار اُس کی پاک نام کو سُنتے ہی تعظیم کے لئے اپنی تختوں کو چھوڑ نیچے اُتر آتے ہیں اور اُس کے ہاں شاد بر سر تسلیم خم کرنے میں اپنی سعادت اور فخر سمجھتے ہیں +

کیا یہ کچھ چھوٹا سا معجزہ ہے اور کیا یہ کچھ کم درجہ کی دلیل ہے - میں کہتا ہوں کہ یہ اکیلی دلیل ہمیں اس امر پر یقین دلانے کے لئے کافی ہے - کہ اگر کامیابوں کے حصول کے لئے کوئی نسخہ اعلےٰ سے اعلےٰ تجویز کیا جاسکتا ہے - تو وہ وُہی ہے - جس کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا اور جس کا ہم نے اُوپر ذکر کیا ہے - یہی نہیں کہ وہ نبی عربیؐ امیوں میں مبعوث ہوکر حکیم مطلق کے تجویز فرمائے ہوئے اُس نسخہ سے خود اعلےٰ ترین مدارج کمالات پر پہنچا - بلکہ بمصداق "یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ - وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین" اُس نے عرب جیسی اکھڑ اور اجڈ قوم کی بھی اپنی پاک تعلیم اور تزکیہ کی برکت سے کایا پلٹ دی - اُس کی قوت قدسی کے مقناطیسی اثر نے اُنہیں نفسانی ظلمتوں سے مخلصی دلائی - ان کی رُوحوں کو ماسوی اللہ کی آلائشوں سے پاک صاف کیا - حکمت ونرالیم [illegible] جس نے اُس قوم کو جو دن رات مبتلائے فسق وفجور رہتی تھی تہذیب وشائستگی میں دُنیا کا اُستاد و پیشوا بنا دیا - جہالت کا یہ عالم تھا - کہ خفیف خفیف باتوں پر خانہ جنگی شروع ہوتی - تو اس کا فتنہ صدیوں تک طول کھینچتا تھا وہ قالف بین قلوبکم کے ماتحت نہ صرف آپس میں ماں جائے بھائیوں سے زیادہ شیر وشکر ہوگئے - بلکہ عام انسانی ہمدردی سے بھی اُن کے دل لبریز ہوگئے +

تبلیغ اسلام کے لئے اُٹھے تو اس عزم واستقلال سے کہ راہ حق میں کسی روکاوٹ کی پروا نہ کی - غرض اللہ تعالیٰ کی رضا کے رستہ میں مال توکیا شے ہے - جان جیسی عزیز چیز کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا جب اُنہوں نے اس درجہ ایثار واخلاص دکھلایا - تو وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوگئے فتح ونصرت جدہر قدم اٹھاتے اُن کے ہم رکاب تھی - دولت وحشمت عروج واقبال ان کے لونڈی غلام بن گئے - غرض دیکھتے دیکھتے چند ہی سال کی قلیل مدت میں وہ کامیابی وترقی حاصل کی - کہ تاریخ عالم اس کی نظیر نہیں لاسکتی - جاہل تھے عالم ہوگئے - کفار فجار تھے مومن متقی وپرہیزگار بن گئے - غریب تھے امیر کبیر بلکہ بادشاہ ہوگئے - حتیٰ کہ قیصرو کسرے کے خزانوں کی کنجیاں اسی نبی اُمّی کے غلاموں کے قبضہ میں آگئیں -

یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ اسی طرح کہ انہوں نے اسی محفوظ ومستقیم راہ پر قدم مارا جو اللہ تعالےٰ نے انسان کی کامیابی کے لئے تجویز فرمائی ہے

پس اے برادران ملت آج یہی علاج تمہاری قوم کے ادبار کا ہے انہی راہوں پر چلنے سے تم کامیاب ہوسکتے ہو - دیکھو تاریخ میں غور کرو - جُوں جُوں تم نے اسلام کو چھوڑا اور اُن راہوں پر چلنے سے گریز کیا تم دن بدن ذلیل ہوتے چلے گئے - وہ رُعب ودبدبہ نہ رہا جو تمہارا ہے - مانعین آولین کا دُنیا میں تھا تفرقہ سے تمہاری ہوا اُکھڑ گئی - تم خستہ وخوار ہوگئے - ذلیل ترین قومیں بھی اب تم پر چڑھ کر آتی اور تم کو بنظر حقارت دیکھتی ہیں اور ہر طرف سے حملہ پر حملہ ہورہا ہے اور یہ شعر تم پر صادق آتا ہے ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار وبےکس ہمچو زین العابدین

دُنیا تمہارے لئے مجسم دوزخ بنی ہوئی ہے - کوئی شہر کوئی ملک تمہیں قبول نہیں کرتا +

اب تک بھی تمہیں ہوش نہیں آیا اور اگرچہ مصائب زمانہ نے تمہیں کچھ بیدار تو کردیا ہے - لیکن ابھی پورے طور پر تمہاری آنکھ نہیں کُھلی - تم اُس مالک کی طرح جو سویا ہوا اُٹھتا ہے - جبکہ اُن کا مال چورلے گئے ہوں - اِدہر اُدہر سراسیمہ وششدر بھاگے پھرتے ہو - اصل صراط مستقیم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے -

تم میں بہت سے دردمند دل ہیں - جو کہ اپنی قوم کو سنبھالنے اور اسکو کامیاب بنانے کے لئے طرح طرح کی راہیں تجویز کر رہے ہیں - ایک کہتا ہے - کہ ہم میں سود جایز نہیں ہے - اس لئے ہم غریب ہوتے جاتے ہیں - اور دوسری قومیں امیر - بس اسی سے قوم کی نجات ہوگی - دوسرا کہتا ہے کہ تعلیم میں ہم پیچھے رہ گئے - اس لئے ہم ذلیل ہیں - بس تعلیم میں ہی ہماری فلاح وبہبود کا راز مضمر ہے - تیسرا کہتا ہے کہ کثرت ازدواج نے ہمارا بیڑہ غرق کردیا - اس لئے اس کو معاذ اللہ قرآن سے نکال دینا چاہئے چوتھا بولتا ہے کہ مذہب اور مذہبی لوگوں نے مسلمانوں کو ذلیل کیا - بس مذہب کو چھوڑ دینا چاہئے - یہ سب فضول ہے یورپ کی تقلید کرو - پانچواں اُٹھتا ہے - کہ ترک شام کے ملک پر قناعت کریں اور برطانیہ کی پناہ میں آجائیں - تو اس میں مسلمانوں کی نجات ہے - چھٹا اعلان کرتا ہے کہ ہم کو پولٹیکل معاملات میں جدوجہد کرنا چاہئے - تب ہی ہم کامیاب ہونگے -

الغرض جتنے مُنہ اتنی باتیں - کوئی اتنا نہیں سوچتا - کہ یہود ونصاریٰ وغیرہ کو جو کہ بڑی بھاری سود خوار قومیں مانی ہوئی ہیں - کیوں ذلت نصیب ہوئی - اور پھر مسلمانوں نے جب ترقی کی - تو اُس وقت کثرت ازدواج اُن میں کیا جائز نہ تھی؟ اور آج یورپین ممالک میں کیا ظاہرا اور خفیہ کثرت ازدواج موجود نہیں ہے؟

ہم مانتے ہیں کہ تعلیم سلطنت برطانیہ سے موافقت پولٹیکل معاملات میں ایک حد تک غور وفکر کرنا ہمارے لئے مفید ہوسکتا ہے - لیکن ہم بڑے زور سے مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر وہ کامیابی کا مُنہ دیکھنا چاہتے ہیں اور اُن کے دل میں اس کے لئے تڑپ ہے - تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا ہدایات کو اپنا شعار زندگی بناویں - اسی میں سب راز ہیں اُن کی ساری کامیابیوں کے - حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں +

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

مسلمان نہ تعلیم میں نہ دولت میں - نہ پولٹیکل چالوں میں - نہ کسی دنیاوی طاقت کی مدد سے آج دُنیا کی اُن قوموں کو جو اِن امور میں ان سے ہزاروں کوس آگے نکل چکی ہیں پیچھے چھوڑ نہیں سکتے +

افسوس ہے کہ ہنوز مسلمان باوجود اپنی مصیبتوں اور آفتوں تکالیف کے خواب غفلت میں ہی مدہوش ہیں انہوں نے اپنے محدود علم اور ناقص قوت فیصلہ کا غلط اندازہ لگا کر ابھی بکلی آستانہ الٰہی کی طرف رجوع نہیں کیا ہم اُن کی خدمت میں خواہ وہ چھوٹے ہیں یا بڑے - خواہ اخبار نویس ہیں یا سکرٹریان انجمن - خواہ وہ ممبران کونسل ہیں یا لیڈران قوم درد دل سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اُٹھیں - جاگیں - سستیوں غفلتوں اور لاپرواہیوں کو چھوڑ دیں - تکبر اور غرور سے تائب ہوں اور اپنے سروں سے خودی کو نکال دیں - مسلمانو! اللہ اور اُس کے رسُول نے جو نسخہ تمہاری قوم کے لئے شفا اور رحمت تجویز کیا ہے - اُسی کو مضبوط پکڑو - خود اس پر عامل ہوکر مسلمان بن جاؤ - اللہ تعالےٰ کا صادق مامور قادیانی (رحمۃ اللہ علیہ) جو بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوکر دنیا میں آیا اور غلام احمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی حیثیت سے تمہارا تزکیہ نفس کرتا رہا کونو مع الصادقین کے مطابق اس کے متبعین کی معیت اختیار کرو - تا تم پاک کئے جاؤ - اور سب فسادوں اور فروعی جھگڑوں کو خیرباد کہکر اشاعت اسلام اور اُس جہاد میں جو اُس کی جماعت نے شروع کر رکھا ہے - تن من دہن سے مصروف ہوجاؤ - تم نے صدیاں غفلت میں گذار دیں اب کم از کم دس سال تک ہی اس نسخہ کو استعمال کرکے تو دیکھو - میں خدا کی قسم کھاکر تعیناً کہتا ہوں - کہ انشاء اللہ پھر ہم میں وہی امانت اور دیانت وہی شوکت وسطوت پیدا ہوجائیگی - جو کہ ہمارے بزرگوں کے لئے موجب فخر تھی - اللہ ہم کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے - آمین!

الحق مُر آج کل ہندوستان میں تین قسم کے اخبارات ہیں:-

(۱) ایک وہ جو خفیہ سوسائٹیوں کے ہاتھ میں ہیں نہ خفیہ طور پر چھپتے اور خفیہ طور پر ہی تقسیم ہوتے ہیں - وہ گورنمنٹ کے سخت دشمن اور باغی ہیں اُن سے ہمیں نفرت اور اجتناب ہے - کیونکہ وہ رعایا کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں -

(۲) دوسرے وہ ہیں - جو لوکل حکام کی بیجا خوشامد کرتے ہیں - اپنے آپ کو وفادار اور باقی لوگوں کو باغی قرار دیتے ہیں - اپنی کسی غرض کے لئے حکام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں - اور لوکل حکام بھی نفس کی کمزوری سے بعض اوقات اُن کے دھوکے میں آجاتے ہیں - یہ حاکم ومحکوم دونوں کے دشمن ہیں - نہ گورنمنٹ کو پبلک رائے کا حال معلوم ہونے دیتے ہیں نہ پبلک کو گورنمنٹ کا اصول منشا اور یہ امر کہ ان کے حالات اگر وہ باقاعدہ عرض معروض کریں وہ سُننے کے لئے تیار ہے وہ سوائے اپنے باقی سب اخبارات کو باغی ثابت کرنا چاہتے ہیں تاکہ وُہ بند ہوں اور یہ اُن کی جگہ لیں - یہ بھی قابل نفرت واجتناب ہیں -

(۳) تیسرے وہ اخبارات ہیں - جو خیرالامور اوسطہا کے مصداق ہیں وہ جانتے ہیں کہ گورنمنٹ اپنی ہے اور اگر کوئی غلطی اس کے عمال سے ہوجاوے تو خیرخواہی اور وفاداری یہی ہے - کہ گورنمنٹ کی خدمت میں اُس کی اصلاح کے لئے درخواست کی جاوے - تاکہ رعایا کے دل میں سلطنت کے انصاف کا جو یقین ہے اُس میں فرق نہ آوے اس لئے جب کوئی معاملہ سامنے آتا ہے - وہ اس کو نورا صاف صاف کھول کر رکھ دیتے ہیں - خواہ وہ لوکل حکام کے خلاف ہی کیوں نہ پڑے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر معاملہ سُدھر جاتا ہے - لیکن بعض اوقات ان لوگوں کو بعض جلد باز لوکل حکام کی ناراضگی کے سبب نقصان بھی پہنچ جاتا ہے جس پر وہ خوشامدی بہت خوش ہوتے ہیں - لیکن حق کے لئے جو نقصان پہنچے وہ انسان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے - یہ موخرالذکر گروہ اصل خیرخواہ رعیت وسرکار ہوتا ہے اور اسی قابل ہے کہ لوگ اس کی قدر کریں - اور یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ جو حق کی خاطر نقصان کی پرواہ نہیں کرتا وہی سچا مومن ہوتا ہے

پس ہمارا فرض ہے کہ اول الذکر ہر دو قسم کے اخبارات کے دھوکوں سے اپنے آپ کو بچائیں - یہاں لاہور میں اسی قسم کے بہت سے اخبار ہیں جن کی غرض پیسہ ہے اور بس - اللہ تعالےٰ ہمیں اُن سے محفوظ رکھے - آمین!

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو

(گذشتہ سے پیوستہ)

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ اگر اسلام یعنی اطاعت قوانین الٰہیہ کے سوا کوئی اور طریق اختیار کر لیا۔ تو مقبول تو ہونے سے رہا۔ انجام کار نقصان بالضرور ہوگا۔ ہم تو فطرتاً۔ اطاعت و اتباع قوانین پر قائم کئے گئے ہیں ہمارے تو قویٰ کا نشوونما ہی قوانین کے چلنے پر حصر رکھتا ہے۔ اسی صداقت کی طرف قرآن کے ذیل کے الفاظ اشارہ کرتے ہیں۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (شریعت کی اطاعت) تو خدا کی دی ہوئی فطرت ہے۔ اور اسی فطرت پر انسان بنایا گیا ہے۔ خدا کی خلقت میں تو تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی۔ بس اُس لو۔ یہی مضبوط مذہب اور دین ہے۔ فطرتاً ہم پابندی قوانین کے قابل ہیں اور اسلام کا یہ وُہ بنیادی اصول ہے۔ جس سے اسلام کو عیسائیت کی موجودہ شکل سے تخالف ہے۔ میں نے موجودہ شکل اس لئے کہا۔ کیونکہ خود جناب مسیح نے تو ان اصولوں کی تعلیم نہیں کی تھی۔ جو اُس کے بعد کلیسیا نے تراش لئے۔ جناب مسیح تو ایک سچے مسلمان تھے اُنہوں نے تو صاف اور غیر مبہم الفاظ میں اپنے حواریں کو یہی اسلام سکھایا جن کی تشریح میں اس وقت کر رہا ہوں اُس کے متعلق شاید اُس کے یہ الفاظ ہیں۔

"مت خیال کرو کہ میں قوانین کو توڑنے آیا ہوں یا پیغمبروں کے خلاف کرنے آیا ہوں۔ میں شریعت کو برباد کرنے نہیں آیا۔ شریعت کو پُورا کرنے آیا ہوں۔ مَیں تمہیں کہتا ہوں جب تک زمین و آسمان ہے ٹل جاوے شریعت کا ایک ذرّہ بھی نہ ٹلے گا۔ جب تک پُورا ہو کر نہ رہے۔ لہذا جو تم میں سے قانون کو ذرا بھی توڑتا ہے یا لوگوں کو ایسا سکھلاتا ہے۔ وہ خدا کی سلطنت میں چھوٹا ہے اور جو شریعت کو پورا کریگا یا لوگوں کو سکھلائے گا وہ خدا کی سلطنت میں بڑا کہلائے گا"۔

یہ تو جناب مسیح نے سکھلایا۔ ہاں وہ رخصت ہوئے۔ تو میاں پولوس اور کلیسیا میں اُس کے متبعین نے یہ تعلیم دینی شروع کی۔ کہ ہم قوانین پر چل ہی نہیں سکتے۔ گناہ جو خلاف ورزی قانون کا نام ہے۔ یہ تو ہماری فطرت ہے۔ ہمارا ورثہ ہے اور جب یہ صورت ہے تو خداوند کا عدل ہم کو سزا سے کب چھوڑ سکتا ہے۔ جب تک کوئی کفارہ کی تجویز نہ ٹھیرے اور کفارہ بھی وہ ہو۔ جو ہماری طرح کی فطرت کا نہ ہو۔ بلکہ معصوم فطرت کا ہو۔ اور وہ تو پھر خدا ہی ہے۔ عیسائی مذہب کے کل کے کل اصولوں کی بنیاد تو اس طرح۔ بس یہ اصول ہے کہ گناہ یعنے خلاف ورزی قانون ہمارا ورثہ اور فطرت ہے لہذا پابندی قانون کے لئے ہماری ناقابلیت کا عقیدہ تو جڑ ہے اور باقی دیگر عقاید عیسویت اس کی شاخیں۔ میں عیسائی الٰہیات کی معقولیت کو زیر جرح لانا نہیں چاہتا۔ میں اس کو اُس کی موجودہ شکل میں ہی قبول کر لیتا ہوں۔ ہاں میں آپ کی اجازت سے ایک بات آپ کو سمجھاتا ہوں۔ کیا ہی خدا عدل جو کفارہ چاہتا ہے مجھے ہر قسم کی سزا سے بری الذمہ نہیں چاہتا۔ صاحبان۔ کیا آپ از روئے عدل و انصاف اپنے نوکر کو ایسے فعل کے نہ کرنے پر ماریں گے۔ جس فعل کے کرنے کی اُس میں استعداد ہی نہیں۔ کیا آپ اپنے خادم کو ایسے امر کے نہ کرنے پر سزا دیں گے جس سے وہ فطرتاً نہیں رُک سکتا۔ کیا جناب والا! آپ اپنے کُتے کو ماریں گے۔ کہ اُس کی چھاتیوں سے عمدہ دُودھ نہیں نکلتا۔ کیا اپنی بلّی کو زدوکوب کریں گے۔ کہ کیوں آج اُس نے آپ کو اچھی سواری نہیں دی۔ کیا آپ گائے کو سزا رسید کریں گے کہ وہ گھاس کیوں کھاتی ہے۔ کیا آپ اپنی بھیڑ پر ناراض ہونگے۔ کہ کیوں مزیدار سریلا گانا نہیں گاتی۔ یا آخر میں آپ بندروں کے جوڑے پر ناخوش ہونگے کہ کیوں وہ نرمادہ مل کر نہیں ناچتے۔

نہیں صاحب نہیں۔ آپ عقلمند ہیں۔ ایسا ناقابل عفو فعل آپ سے کب ہو سکتا ہے۔ آپ کا عدل و انصاف تو شاید اس قدر بھی گوارا نہ کرے کہ معمولی سے معمولی تنگ مزاجی کا اظہار آپ کسی پر ایسے امر کے نہ کرنے سے کریں۔ جو فطرتاً اُس سے نہ ہوسکتا ہو۔ اور اگر یہ بات درست ہے تو مکرم اگر کلیسیا کے اصولوں کا ماننا میری نجات کے لئے ضروری ہے تو کیا میں خدا کے عقل و انصاف کو اپنے عقل و انصاف سے کم سمجھوں بلکہ خدا کو تو ایک اور فضیلت مجھ پر ہے وہ تو میرا خالق بھی ہے اور علیم بھی ہے کیا جو کچھ نقص بھی میری فطرت میں ہیں۔ وہ بحیثیت خالق ہونے کے خود بھی اُن کا ذمہ وار نہیں۔ وہ میرا بنانے والا ہے۔ کیا اُس کو علم نہیں کہ مجھ میں کیا استعداد ہے اور کیا استعداد نہیں۔ کونسا انصاف اور کونسی شرافت اُس کو اجازت دیگی۔ کہ وہ مجھ سے اُن باتوں کی توقع رکھے۔ جس کے لئے میں بنایا ہی نہیں گیا۔ جب وہ جانتا ہے کہ میں کیا ہوں۔ جب وہ خود ہی میری اُس خلقت کا ذمہ وار ہے۔ جو مجھے شریعت پر چلنے کے قابل ہی نہیں رکھتی تو پھر یہ کہاں کی شرافت ہے کہ وہ شریعت میرے لئے تجویز کرتا ہے۔

اِس طرح صاحبان۔ عیسائیت دو کونوں کو ملانے والے عنکبوتی پل پر معلّق ہے اگر انسان شریعت کی پابندی کر سکتا ہے اور دوسروں کو ایسا سکھلا سکتا ہے تو پھر خدا کی سلطنت میں داخل ہونے کا وعدہ صرف اِسی ایک بات پر جناب مسیح دے چکا ہے۔ جیسے کہ میرے اقتباس کردہ الفاظ سے۔ پھر انسان کو کفارہ کی ضرورت نہیں اور اگر میں شریعت پر چلنے کے قابل ہی نہیں تو پھر اگر خدا عادل ہے تو وہ کس عدل کی رو سے مجھے سزا دے سکتا ہے۔ پھر کفارہ ایک فضول امر ہے۔ دوسری طرف اسلام جس کے معنے ہی کامل پابندی قوانین ہے۔ ہم کو تعلیم دیتا ہے کہ انسان اپنے اندر اعلےٰ سے اعلےٰ استعدادیں اور قابلیتیں رکھتا ہے جن کو فعل میں لاکر وہ اپنی نجات حاصل کر لیتا ہے۔ صاحبان بہشت اسلامی اصطلاح میں بعد الموت انسان کی اُس حالت کا نام ہے۔ جب اُس کے کل قویٰ اور استعدادیں مکمل نشوونما پالیں۔ ایسا ہی جب مرنے پر انسان کی اخلاقی اور رُوحانی قوتیں بلا تعدیل و تہذیب حالت میں رہیں۔ تو وہ اپنی دوزخ اپنے کندھوں پر ساتھ لے جاتا ہے۔ قرآن کی تعلیم کے مطابق تمہارا بہشت اور تمہارا دوزخ تمہارے ساتھ اور تمہارے اندر ہے۔ جو بعد میں حسّی شکل کے ماتحت ہوسکتا ہے۔

اب میں آپ سے ایک اور امر دریافت کرتا ہوں۔ اگر آپ دیکھتے ہیں کہ ہم اِس زندگی میں بھی مکافات عمل بھوگتے ہیں۔ اگر آپ دیکھتے ہیں کہ نادر حالات کے سوا ہم خود ہی اپنی خوشی اور تکلیف کے ذمہ وار ہیں لہذا اگر ہمارا کوئی فعل بھی پھل دیئے بغیر نہیں رہتا۔ اور یہ پھل ضروری نہیں کہ فوراً ہی مل جاویں۔ بلکہ آخر تو کچھ وقت چاہئے۔ جب ہمارے اعمال کے پھل طیار ہوں اور خصوصاً اُن افعال و اعمال کے پھل جو کسی انسان سے اپنی موت سے کچھ ہی وقت پہلے سرزد ہوئے ہوں اب اگر میں اِن منطقی قضایا پر یہ نتیجہ مرتب کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ بعد الموت زندگی کے آپ قایل ہوسکتے ہیں۔ تو پھر قرآن نے انسانی استعدادوں کی تکمیلی نمو کا نام بہشت اور اُن کے غیر طبعی اور نا تربیت و تعدیل یافتہ حالت کا نام دوزخ رکھا ہے۔

مجھے اِس سے انکار نہیں کہ انسان کا میلان طبع شریعت کے توڑنے کی طرف بھی ضرور ہے۔ لیکن یہ رجحان اس بات کا ثبوت نہیں کہ ہم میں پابندی شریعت کی استعداد نہیں ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کا علیٰ مشن نسل انسان کو شرافت کے معراج پر پہنچانا تھا۔ فرمایا ہے کہ ہر ایک تم بوقت ولادت مسلمان فطرت رکھتا ہے۔ اِس میں پابندی شریعت کی استعداد ہوتی ہے یہ تو اُس کے بعد کی نواحی حالات ہیں۔ جو اُس کو اسلامی فطرت سے محروم کر دیتے ہیں اور وہ قانون توڑنے لگتا ہے۔

بہر حال۔ اسلام اور عیسائیت میں فیصلہ کن امر یہ ہے کہ آیا انسان میں قانون پر چلنے کی استعداد ودیعت ہوئی ہے یا نہیں۔ اگر تم اپنی سوسائٹی کی تاریخ اور اس کے کاروبار پر سرسری نگاہ بھی ڈال لیتے ہیں تو اس کا ثبوت اثبات میں ملتا ہے کیا عجیب بات ہے کہ انہیں قوموں نے عملاً انہوں جو عیسائیت کو مانتے ہیں۔ اپنے روزانہ طریق عمل سے عیسائیت کے اس بنیادی اصول کا ابطال کیا ہے۔ ہم شرقی لوگ۔ تو اُن تمام اغلال اور زنجیروں سے جو مغرب میں سوسائٹی کے تجویز کردہ رواج نے پیدا کر رکھے ہیں۔ بہت ہی آزاد ہیں۔ آپ میں سے تو قریباً ہر ایک کو سخت قواعد جو فیشن اور رواج نے پیدا کر رکھے ہیں۔ کپڑے پہنتے ہیں۔ کھانا کھانے میں چلنے پھرنے میں۔ پبلک کاموں میں ادا کرنے پڑتے ہیں تمہاری تو روزمرہ کی کھیلیں۔ دفع الوقتی یا تفریح کے اشغال ضوابط اور قواعد کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور کیا عجیب بات ہے کہ تم یہ سب کے سارے قواعد تو پابندی کے ساتھ ملحوظ رکھتے ہو۔ لیکن جب مذہب کا سوال آتا ہے تو پھر تم کچھ اور اظہار کرتے ہو۔ آؤ میں آپ کو ذرا اُن قواعد و ضوابط کی طرف متوجہ کروں جنکے [illegible]

مراسلات

ہندو مسلمانوں کا اتحاد اور پیغام صلح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہاں یہ بے محل نہ ہوگا۔ اگر ہم لاہور کی ایک حال ہی میں قایم شدہ کمیٹی یعنے "دی ہندو مسلم یونینٹ گئو رکھشا سوسائٹی (جس کے سیکرٹری ایک مسلمان بزرگوار ہیں) کی خدمت میں بھی یہ عرض کریں۔ کہ پیشتر اس کے کہ وہ اپنی طرف سے کوئی تجویز اس مقصد کے لئے پیش کریں۔ وہ پیغام صلح کو ایک نظر ضرور دیکھ لیں بیشک یہ سوسائٹی ایک اعلےٰ کام کے لئے بنائی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک جتنی تجاویز اس کی طرف سے ہمارے سُننے میں آئی ہیں۔ وہ ایسی بے سروپا ہیں کہ اُن سے کچھ بھی فایدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اُنہوں نے اس مخاصمت کا سبب صرف گاؤکشی کو ہی قرار دیا ہے اور اسی لئے اپنے نام کے ساتھ لفظ گئو رکھشا کا ایزاد کرنا مناسب خیال کیا ہے۔ لیکن اس پر ذرا بھی غور نہیں کیا۔ کہ مقابلتہً کتنے مسلمان اور کتنے انگریز آج اس پر عامل ہیں۔ مسلمان بیشک گائے ذبح کرنا جایز سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی روزمرہ کی خوراک تو زیادہ تر بکری کا گوشت ہے۔ ہاں انگریز لوگ اس کے بہت زیادہ شایق ہیں۔ اس لئے اس لڑائی کا اگر یہی سبب ہے تو یہ تو انگریزوں سے ہونی چاہئے نہ کہ مسلمانوں سے۔ چلو ہم مان لیتے ہیں کہ انگریزوں سے آج ان کے برسر حکومت ہونے کے باعث کوئی بازپرس نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کہ زبردست کا سات بیسی کا سو ہوتا ہے"۔ اور مسلمان چونکہ بہت گرے ہوے ہیں اس لئے یہ بہت کچھ قابل سرزنش اور لائق گردن زدنی ہیں۔ اور اسلئے گاؤکشی بھی اس لڑائی کی ایک وجہ ہوسکتی ہے۔ لیکن اسکو تسلیم کر لینے اور اس جایز مگر متروکہ فعل کی آیندہ کے لئے قسم کھا لینے کے بعد کئی ایک ایسے اسباب باقی ہیں۔ جن کا رفع ازحد نہایت ضروری ہے۔ ان کا ذکر بھی پیغام صلح میں موجود ہے اور ان میں سے ایک بہت بڑی بات ہندوؤں کا ہمارے پیشواؤں کو بُرے الفاظ سے یاد کرنا ہے۔ کیا ہمارا دل یہ گوارا کرسکتا ہے کہ اوّل تو ہم ایک جایز اور حلال چیز کو جو کسی صورت میں ہم پر حرام نہیں ہوسکتی۔ صرف اس بنا پر چھوڑ دیں کہ ہماری ہمسایہ قوم کا دل نہ دُکھے اور پھر دوسری طرف ہم اُسی ہمسایہ قوم سے اپنے بزرگوں کے حق میں ہتک آمیز الفاظ سُن کر بھی خاموش بیٹھے رہیں۔ ایسی حالت میں میں وہی کہونگا جو اُس مقدس انسان نے اپنے آخری پیغام میں کہا۔ کہ

"مگر جو لوگ ناحق خدا سے بیخوف ہوکر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شور زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے۔ ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ جس میں ایمان جاتا ہے"۔ انتہٰی بلفظہٖ ملتقط از پیغام صلح صفحہ ۱۵ سطر ۹ تا ۲۵

ہاں اس کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم وہ طریق صلح بھی اس جگہ نقل کر دیں۔ جو آنجناب نے عام مسلمانوں کے لئے عموماً اور اپنی جماعت کے لئے خصوصاً تجویز کیا اور جس پر عمل کرنے سے ہی حقیقی صلح ہوسکتی ہے اور اس کے بغیر ممکن نہیں۔ وہ طریق یہ ہے کہ

"اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں۔ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آیندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو طیار ہوں۔ کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلعم کی [illegible]

ہیں اور آیندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے۔جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے ۱۱ صفحہ ۱۲ سطر ۲ تا صفحہ ۱۳ سطر یہ ہے سچا طریق صلح۔ جس پر عمل کرنے سے ہم کامیابی کے ساتھ اپنے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں ورنہ صرف گاؤکشی کے چھوڑ دینے سے کیا بنتا ہے۔ ہندو ریاستوں میں تو گاؤکشی کا نام بھی نہیں لیا جاتا۔ پھر وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ ریاست پونچھ میں وزیر اعظم کے ہاتھوں قرآن کریم کی بے حرمتی ایک تازہ مثال ہے۔ یہ اور اسی قسم کی کئی اور مثالیں جن کی اس وقت یہاں دینے کی گنجائش نہیں ظاہر کرتی ہیں کہ دراصل یہ لڑائی جھگڑے لوگوں کے اندرونی بغض و تعصب کے سبب سے ہیں نہ کہ گاؤکشی کے باعث۔

پس ہم ایسے صاحبان کی خدمت میں جن کے دل میں اس باہمی بغض و تعصب اور کش مکش کے دور کرنے کا کچھ بھی خیال ہے۔عرض کرتے ہیں کہ وہ جہاں تک ہوسکے۔ مرقومہ بالا طریق کے مطابق ہی صلح کی کارروائی کو عمل میں لائیں اور انشاء اللہ تعالےٰ وہ اپنے اس نیک کام میں کامیاب ہوجائینگے وہ بحمداللہ اب اس کے بہت قریب آتے جاتے ہیں۔ لیکن جب تک تمام پہلوؤں پر پورے غور و خوض کے ساتھ نظر نہ ڈالی جائے۔ کامیابی مشکل ہے۔ پس انہیں چاہئیے۔کہ وہی طریق اختیار کریں۔ جو خدا کے مامور نے پسند کیا اور اسی میں اُن کی کامیابی ہے وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العٰلمین والسلام

(خاکسار دوست محمد از لاہور کوچہ چابکسواران)

برکات رمضان المبارک

مضمون ذیل جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کا اقتباس ہے۔ ہمارے مکرم بھائی قاضی محمد انور صاحب کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب نے بنظر افادۂ عام درج اخبار ہونے کو بھیجا ہے۔ خدا انہیں اس تحریص نیکی کا اجر دے اور ہمیں سب کو مستفید ہونے کی توفیق آمین۔ اس کی اشاعت میں بچند وجوہ کچھ تعویق پڑ گئی۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ (اڈیٹر)

روزہ کیا ہے ایک وقت معین کے اندر کھانے پینے وغیرہ جائز خواہشات سے محض رضائے الہٰی کی خاطر اپنے تئیں روکنا اور طبعی تقاضوں و فطری قوتوں پر حکمرانی کی مشق کرنا۔ تا اُن کے ناجایز استعمال سے مجتنب رہنے پر بوجہ احسن قدرت حاصل ہو۔

روزہ کی اغراض روزہ کی علت غائی خود مولےٰ کریم نے آیت متعلقہ میں بیان فرمادی ہے۔ کہ لعلکم تفلحون۔ یعنی تاکہ تم متقی بن کر فلاح پاسکو وہ ایک بڑا مجاہدہ ہے۔ جس سے انسان کے تمام قوائے روحانی نشو و نما پاتے ہیں۔ تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کا اعلےٰ ذریعہ ہے روزہ حال کی تحقیقات سے بھی طبی طور پر ازبس مفید و محافظ صحت ہے۔ بہت سے امراض کا علاج ہی روزہ تجویز کیا جاتا ہے۔ اس عبادت سے ملکوتی صفات اور تخلق باخلاق اللہ میں ترقی ہوتی ہے۔ نفس امارہ کو رام کرنے کا حربۂ کاری ہے۔ پچھلے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ جب انسان ارشاد الہٰی کے تحت اور اسکی رضاء مد نظر رکھکر ایسا سخت مجاہدہ گوارا کرتا ہے۔ تو پھر اُدہر سے بھی دریائے رحمت جوش زن ہوکر اس کے پچھلے معاصی کو بہا لے جاتا اور اس کو پاک کرجاتا ہے۔ بھوک پیاس وغیرہ کی قدر معلوم ہوتی۔ ہمدردی و مواسات کا سبق حاصل ہوتا ہے۔ صبر و استقلال و جفاکشی کی عادت پڑتی ہے جسکی اس دارالابتلا میں قدم قدم پر ضرورت ہے۔ نرمی۔ بردباری اور دیگر اخلاق فاضلہ کی تعلیم ہے۔ روزہ سنتِ انبیاء بھی ہے۔ جن کا اتباع اُنہی کی سی برکات اور انعام الہٰی کا مستحق بناتا ہے۔

رمضان المبارک کی عظمت اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم اسی ماہ مقدس میں نازل ہوا۔ صوفیائے کرام نے لکھا ہے کہ یہ مہینہ تنویر قلب کیلئے سب سے زیادہ قابلیت اور مناسبت رکھتا ہے۔ تجلی قلوب اور مکاشفات اس میں کثرت کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مومن کو اسی زندگی میں اپنے پیارے مولیٰ کا دیدار ہوجاتا ہے۔

جوانی میں مجاہدہ و ریاضت عہد شباب کے روزے اس لئے زیادہ تر قابل قدر ہیں کہ اس عمر میں قوائے نفسانی کمال پر ہوتے ہیں ورنہ چالیس سال بعد تو یوں بھی حرارت غریزی کم ہوجاتی اور شہوانی جذبات دھیمے پڑ جاتے ہیں۔ پھر جو کچھ مجاہدہ یا ریاضت انسان جوانی میں کرلیتا ہے۔ بڑھاپے میں بھی اُن مجاہدات کے انوار و برکات کا نزول ہوتا رہتا ہے ماسوائے اس کے وہ شباب میں ان کا خوگر بن کر عہد پیری میں بھی بلاکسل و دقت کے اُن کو بہت کچھ نباہ سکنے پر قادر ہوجاتا ہے

خلاصہ تقریر حضرت مسیح موعودؑ فرمایا عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ عبادت مالی اور عبادت بدنی۔ مالی عبادتیں تو اُس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی میں کرسکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارض لاحق ہوجاتے ہیں اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے۔ اُس کی برکت بڑھاپے میں ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎

موئے سفید از اجل آرد پیام اس لئے چاہئیے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے وان تصوموا خیر لکم اور روزہ رکھنا تمہارے لئے خیر و برکت ہے +

ایک بار میرے دل میں آیا۔ کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ اس لئے ہے۔ کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئیے وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کرسکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ ایسا انسان جب دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آیندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ کرسکوں اس لئے اُس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا توفیق بخشدیگا

اگر خدا تعالےٰ چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس امت میں قیدیں رکھتا مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے۔ کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اُسے محروم نہیں رکھتا اور اس حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہوجائے۔ تو یہ بیماری اُسکے حق میں رحمت ہوجاتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک کام کا مدار نیت پر ہے جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی۔ کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اسکا دل اس بات کیلئے گریاں ہے۔ تو فرشتے اُس کے لئے روزہ رکھینگے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھیگا۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں۔ تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اُس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا۔ تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دنیا میں بہت سے لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ جیسے وہ اہل دنیا کو دہوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دے لیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات شامل کرکے ان مسائل کو صحیح قرار دے لیتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہیں۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھکر ہی نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا تعالےٰ اُس کی نیت اور اُس کے ارادے کو جانتا ہے اگر اُس کے دل میں درد ہے خدا تعالےٰ اُسے اصل ثواب سے زیادہ ثواب دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے۔ تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا۔ کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کرکے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہے مگر جو لوگ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں خدا اُن کو دوسری مشقت میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں۔ دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں اُن کو وہ آپ نکالتا ہے انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے۔ بلکہ ایسا بنے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کے نفس پر شفقت کرے۔ کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں ڈالا گیا تھا وہ آگ میں گرنا چاہتا ہے اُسے خدا آگ سے بچاتا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتا ہے وہ آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ یہی تسلیم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اُس کا انکار نہ کرے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عصمت کے فکر میں خود لگتے تو واللہ یعصمک من الناس آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے اور روزوں کے فضایل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور مکالمات الٰہیہ کا شرف بھی اسے مل سکتا ہے چنانچہ فرماتا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ +

بقیہ ایڈیٹوریل

ایرانی ترکی سرحد ڈیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ ایک مخلوط کمیشن مقرر ہوگا۔ تاکہ نولرح اروسیہ و محمرہ میں حد بندی کا تصفیہ کرے۔ اس کمیشن میں ایران۔ دولت عثمانیہ و روسیہ تینوں کے قایم مقام شامل ہونگے"۔ روسی دراندازی کی وجہ صرف یہی نہ سمجھنی چاہئیے۔ کہ ایران میں اُس کا بھی عمل دخل ہے۔ بلکہ ایک سبب یہ بھی ہے۔ کہ اُس کی بہانہ جو فطرت ترکی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کے واسطے تلاشی رہتی ہے۔ جو اس کے کینۂ دیرینہ کا مقتضائے لازمی ہے۔

مہم سومالی لینڈ ملائے سومالی کی جنگجویانہ حرکات سے متعلق کوئی تازہ تشویش خیز اطلاعات تو سننے میں نہیں آئیں۔ لیکن ڈیلی میل کا نامہ نگار کیپ ٹون نہیں معلوم کس بنا پر وثوق کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ ملائے مذکور کی سرکوبی کے لئے تعزیری مہم تیار ہورہی ہے اور کہ ممکن ہے کچھ کنٹنجنٹ سپاہ کیپ سے بھی روانہ سومالی لینڈ کی جائے۔ بحالیکہ رائٹر اُسی پیام برقی میں پورے اعتماد کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ امپیریل گورنمنٹ کا ارادہ بالکل نہیں ہے کہ تعزیری مہم اُس طرف کو بھیجے۔ یہ حال ہے یورپ کے معتبر ترین ذریعہ خبر رسانی کا

کراچی میں فساد مسلح پولیس کی طلبی نارتھ ویسٹرن ریلوے ورکشاپ کراچی میں ۱۹ راگست کو سکھ اور کچھی ملازموں کے درمیان تنازع ہوگیا اور بلوہ یہاں تک بڑھ گیا کہ فورمین کارخانہ مذکور کو مسلح پولیس طلب کرنی پڑی جھگڑے کی اصلیت یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک کچھی مستری کی شکایت پر دو سکھ معطل کردیئے گئے تھے۔ وہ اس موقوفی پر ایسے بگڑے کہ مارپیٹ تک نوبت پہنچی اور زیادہ بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہوگیا۔ مسلح پولیس نے آٹھ کس سات فسادی گرفتار کرلئے تھے۔ جو بعد میں ضمانت پر رہا کردیئے گئے اب پولیس معروف تفتیش ہے ہماری رائے میں گو بات بات پر مسلح پولیس کا بلانا وقار حکومت کے بھی منافی ہو لیکن کچھ شک نہیں کہ ایسے ناگوار واقعات پبلک کیریکٹر پر بھی کچھ اچھی روشنی نہیں ڈالتے کیونکہ بھائی بھائی دیسی بٹوں میں اب حیوانیت اور نفسانیت اس درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ خاص تادیب سیاست بغیر اس کا ہرگز فرو نہیں ہوتا۔ افسوس !!

اعانت مظلومین کان پور دفتر اخبار توحید میرٹھ نے حال میں ایک رسالہ "کانپور کی خونی داستان" کے نام سے تیار کرایا ہے جس میں کان پور کے جشہید حالات مشہور اہل قلم کے مناسب حال مضامین نظم و نثر۔ خواجہ حسن نظامی اور اڈیٹر الہلال کی معرکۃ الآرا تقریریں درج ہیں۔ اس رسالہ کی چھپائی میں خاص اہتمام کیا گیا ہے قیمت ۲ر فی کاپی ہے مگر مفت تقسیم کرنے والوں سے خاص رعایت کی جائیگی۔ رسالہ سے جو آمدنی ہوگی مظلومین کانپور کی امداد میں دی جائیگی +

مینجر کا ضروری نوٹس

چونکہ اخبار پیغام صلح کے جملہ منی آرڈر اور وی پی اکثر بنک لاہور وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے منی آرڈر روانہ کرنے والے احباب کوپن پر اپنا پورا نام اور پتہ ضرور درج فرمایا کریں۔ تاکہ حساب میں غلطی نہ ہو اور اُن سے دوبارہ مطالبہ نہ ہوجاوے۔ اس وقت تین منی آرڈر تین تین روپیہ کے اور ایک پانچ روپے کا ایسے وصول شدہ ہیں۔ جس کے کوپن پر یا تو نام فرستندہ درج نہیں اور یا شکستہ تحریر ہیں۔ ایسی صورت میں دوبارہ مطالبہ ہوجانا ضروری ہے جسکا الزام دفتر پر نہیں آسکتا۔ جن احباب کے یہ روپے ہیں وہ مطالبہ کئے جانے پر فوراً اطلاع دیں تاکہ وی پی جاری نہ ہوجاوے جس سے انہیں مفت کی تکلیف ہو۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اِک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچتانے کے دن

اخبار پیغام صلح لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلۂ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ لے رشتماہی سے رطلباء سے للعہ اور عمر
(۳) نمونہ کا پرچہ ۱ر کا ٹکٹ آنے پر۔
(۴) قابل قدر نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی اے (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر ۲۲

تازہ برقی خبریں

جنگ بلقان

یونان کی تیاریاں (ایتھنز ۲۵ اگست) یونان نے اپنی سپاہ کو از سر تو کیل کانٹے سے لیس کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ جنرل فوجی سٹاف نئے سرے سے ترتیب دیا جائیگا۔ فوجی ڈویژنوں کی تعداد میں بارہ کا اضافہ کیا جائیگا۔ سامان حرب کی تجدید بلا توقف شروع ہو جائیگی جدید سرحدوں کی قلعہ بندی بڑی احتیاط سے کی جائیگی۔ صیغہ بحری کو جدید جہازوں کے اضافہ سے مستحکم کیا جائیگا۔ بڑا بھاری اسلحہ خانہ اور ساحلی قلعہ بندیاں بھی ہونگی۔

فرنچ مدبروں کے خیالات (پیرس۔ ۲۶) ایم پیچن نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ اب ہر بات سے اس خیال کی تصدیق ہوتی جاتی ہے۔ کہ جس اندیشناک صورت حال سے دول عظام میں اکثر عالمگیر جنگ کا خدشہ رہتا تھا۔ اس کا اب خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ اس وقت یقینی امن و صلح کی ضرورت عالمگیر طور پر محسوس ہو رہی ہے۔ گو یورپ کی متفقہ کارروائی ایک غیر طمانیت بخش تصفیہ پر ختم ہوئی ہے۔ مگر چونکہ اس سے امن ہو گیا ہے اور کسی ایک فریق کو زیادہ مراعات نہیں ملی ہیں اس واسطے یہ کافی ہے اور بعض دوسرے کے حقوق پامال ہوئے ہیں۔ موسیو موصوف نے تکمیل امن سے متعلق ایتلاف ثلثہ کی خدمات کا اعتراف کیا۔

اڈریانوپل کے متعلق (قسطنطنیہ ۲۵ اگست) اڈریانوپل کے بارہ **باب عالی کا قطعی ارادہ** میں دول عظام کے مستقل طرز عمل کی وجہ سے باب عالی اب یہ اچھی طرح سمجھتا جاتا ہے۔ کہ موجودہ مشکلات سے چھٹکارا پانے کا بہترین طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ بلغاریہ کے ساتھ براہ راست سمجھوتہ ہو جائے۔ چنانچہ بلغاری ایجنٹ متعینہ قسطنطنیہ کے ساتھ اس بارہ میں سلسلہ نامہ و پیام شروع ہو گیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ اڈریانوپل کے معاملہ میں باب عالی غیر متزلزل اور ثابت قدم رہے گا۔ مگر بلغاریہ کو کچھ اور مراعات دیدیگا۔ خاص خاص سفارتی حلقوں میں براہ راست ترکی بلغاری سمجھوتہ کی تجویز امید افزا خیال کی جاتی ہے۔ لیکن بعض دیگر حلقوں میں اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔

اورتکوئی کا محل وقوع۔ (لندن۔ ۲۵ اگست) اورتکوئی جہاں بلغاریوں نے ترکوں پر حملہ کیا اڈریانوپل سے ۲۵ میل مغرب کی جانب واقع ہے

ترکی وزیر داخلیہ (ایضاً) طلعت بے ترکی وزیر داخلیہ اڈریانوپل **اڈریانوپل میں** گئے ہیں بنجیدگی کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے

کہ ان کے وہاں جانے کا منشاء یہ ہے کہ بلغاری سرحد پر دریائے مارٹیزا کے پرے مزید فوجی کارروائی روکنے کے لئے بلغاریہ سے نامہ و پیام شروع کئے جائیں۔ اور اڈریانوپل کی نسبت مجوزہ تصفیہ باہمی کے بارہ میں فوج کے خیالات دریافت کریں اور لیڈران فوج کو یہ بھی سمجھائیں کہ تھریس میں تین لاکھ سپاہ کو اب زیادہ عرصہ تک رکھنا محال ہے۔

بلغاری علاقہ سے فراری (سلانیک ۲۵ اگست) بلغاریہ کو جو علاقہ دیا گیا ہے وہاں سے لوگ برابر بھاگ بھاگ کر جا رہے ہیں۔ چنانچہ باشندگان ضلع سرومنٹرانے قصبہ اور ۳۲ دیہات کو ترک کر دیا ترک اور یونانی دونوں قوموں کے لوگ ہیں جنھوں نے یونان کو شے ہوئے علاقہ کی طرف جانے سے قبل بلغاریوں کے خوف سے نقل مکانی کی ہے۔ ان پناہ گزینوں کی تعداد ایک لاکھ ۴۸ ہزار تک پہنچ گئی ہے

بلگیریا کا اعتراض (لنڈن ۲۶ اگست) صوفیہ کی ایک تار مظہر ہے۔ کہ بلگیریا نے طاقتوں کے سامنے ترکی کے قبضہ گملجینا کے بارہ میں اعتراض پیش کیا ہے۔ یہ مقام کرملی سے ۵۰ میل اور مرڈرا سے ۶۰ میل مغرب میں ہے۔

چین کی خانہ جنگی

شانگھی (۲۶ اگست) گذشتہ دس روز سے نانکنگ کے گرد و نواح میں متفرق طور پر لڑائی ہوتی رہی ہے جو روز بروز تیز ہوتی جاتی ہے کیونکہ باغی فوج کا اس صوبہ میں یہ آخری جائے پناہ ہے جنرل چینگسن کو وہ پرل پرسے جو نانکنگ کی کلید ہے حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور جسے آخر کار اُسنے فتح کر لیا ہے۔ نقصان کا اندازہ بے شمار ہے اور زخمی شانگھی میں لائے جا رہے ہیں۔ باغی سر توڑ کر اس نئے بھی لڑ رہے ہیں کہ اُن کو چینگسن کے ہاتھوں قتل عام کا ڈر ہے۔ جو اس بات کے لئے مشہور ہے اغلب ہے کہ دو تین دن کے اندر اندر نانکنگ کی قسمت کا فیصلہ ہو جائیگا

بعد کی خبر۔ مختلف ذرائع سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ نانکنگ کی افواج نے اپنے آپ کو سرکاری افواج کے حوالے کر دیا ہے۔

متفرق خبریں

بمبئی میں آغاز ماہ ستمبر میں ایک جلسہ اس بارہ میں زور دینے کے لئے منعقد کیا جائیگا۔ کہ جوڈیشل اور ایگزیکٹو اختیارات علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں۔

بنارس [illegible]

بہادر نے افتتاح فرمایا۔ مختلف مقامات و بیرونجات کے ڈیپوٹیشن قایم مقام اسمیں شامل تھے۔ آنرایبل نے شرکاء جلسہ کو مخاطب کر کے ایک برجستہ و برمحل تقریر کی۔

کدار پور (علاقہ میمن سنگھ) کی پولیٹیکل ڈکیتی کے متعلق پولیس نے پربو ناتھ رائے نامی ایک نوجوان مقامی زمیندار کو گرفتار کیا ہے۔

کلکتہ سے ۲۶ اگست کی تار خبر ہے کہ پولیس نے پانچ نوجوانوں کو بالزام سرقہ گرفتار کیا تھا۔ تلاشی لینے پر ان میں سے ایک ۱۴ سالہ لڑکی نکلی جو پرانی عادی مجرم ہے اور دو بار کی سزا یافتہ۔ پانچوں کے پانچوں گھر بار کچھ نہیں رکھتے اور اس وقت پولیس کی حراست میں ہیں۔

بہار سے ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ آنریبل مہاراجہ بہادر رئیس ڈمرانو اور آنریبل مسٹر سید علی امام ایک میموریل بمقام پٹنہ حضور وائسرائے کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے مل کر تیار کر رہے ہیں۔ جو اس مفہوم پر مشتمل ہوگا کہ مقامی رعایا جداگانہ خاطر خواہ گورنمنٹ کے عطا ہونے پر حضور کی بہت ...

سمرنا کا تازہ پیام برقی مظہر ہے کہ سٹینڈرڈ آئل کمپنی کے تیل کے ذخائر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اٹھائی ہزار پیپیاں تو جل کر خس کم ہو چکی ہیں اور ابھی آگ بجھنے کے آثار نہیں۔ بڑا تیل کا حوض بھی معرض خطر میں ہے جس کے اندر ایک ہزار ٹن سے زیادہ تیل ہوگا۔

جنرل کنیوا سابق اٹالین کمانڈر متعینہ طرابلس ان دنوں شہنشاہ آسٹریا کے ہاں مہمان ہے سپاہ آسٹریا کی جنگی نمائش میں بغرض ملاحظہ ساتھ ساتھ تھے۔

کنیڈا کا وزیر صیغہ مدافعت مع ۲۲ افسروں کے ۲۳ تاریخ کو اٹوا سے روانہ انگلستان ہو گیا۔ مدعا یہ ہے کہ موسم سرما میں وہاں کی جنگی نمائش دیکھے اور وہاں سے فارغ ہو کر مختلف ممالک یورپ میں ملٹری مسائل (ریزمنٹ) کی نسبت غور و تحقیقات کرے (اصل یہ ہے کہ پولیٹیکل الجھنوں جنگ و جدل کے نشیب و فراز اور فوجی جوڑ توڑ میں آج کل اقوام مغربی دیوانہ وار منہمک ہیں)۔

لندن میں گیارہ ہزار رنگ سازوں نے مل کر ہڑتال کر دی ہے اس بنا پر کہ ان کے غیر یونینسٹ ہم پیشہ کیوں کام پر لگائے جاتے ہیں اس ہڑتال کا اثر دوسرے کاروبار پر بھی پڑ رہا ہے۔ چنانچہ سات سو بجلی گھر والوں نے بھی جو جنرل پوسٹ آفس میں کام کرتے تھے۔ یہ ٹھان لی ہے کہ جب تک غیر یونینسٹ لوگوں کو ملازمت سرکاری سے جواب نہ دیا جائیگا ہم ہرگز کام پر نہیں جائینگے۔ انکا ایکا ڈاک کے کام میں بھی حارج ہوتا نظر آتا ہے۔

دہلی میں پچھلے جمعہ کو حمید الدین سب انسپکٹر پولیس نے بازار حوض قاضی کے ایک دوا فروش کی دکان سے سو گرام کی ۱۶ اٹھ بال کوکین کی پکڑیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۲۸ راگست ۱۹۱۳ء   نمبر ۲۲

مسلمانوں کے لئے کامیابی کی راہ

نمبر ۴

گذشتہ اشاعتوں میں ہم نے ثابت کیا تھا کہ اس زمانہ میں ہم مسلمان دنیوی اسباب کے ذریعہ کسی طرح بھی دیگر اقوام سے گوئے سبقت نہیں لے جا سکتے۔ بفرض اگر ہم تجارتی کوٹھیوں کے جاری کرنے۔ روپیہ جمع کرنے سامان حرب تیار کرنے سے اگر اس مقابلہ کے لئے کوئی کوشش بھی کریں۔ تو اس سے پیشتر کہ ہم کچھ کرنے کے قابل ہوں۔ دیگر اقوام ہم کو بہت پیچھے چھوڑ جائیں گی۔ کیونکہ وہ ان اسباب میں ہم سے بہت آگے نکل چکی ہیں۔ اور ہمارا حال اس مثل کے مصداق ہوگا۔ کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ اس وقت تک کہ مسلمان سنبھل سکیں دجال کے چیلے ان کا کام تمام کر چکے ہونگے۔ اس امر کا ثبوت حال کا وہ جدوجہد ہے۔ جو ترکی میں مسلمان کر رہے ہیں۔ اور اس کے مقابل یورپ کا طرز عمل ہمیں خوب کھول کھول کر دے رہا ہے۔ بیچارے مسلمانوں کے قدم جوں طرابلس کی لڑائی سے اکھڑے۔ پھر جمنے میں ہی نہیں آتے۔

ہم نے دکھایا ہے کہ آج مسلمانوں کے لئے اگر کوئی کامیابی کی سبیل ہے تو وہ یہی ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر بہت جلد مضبوطی سے قدم ماریں۔ تاکہ اس پاک گروہ کی طرح یہ الٰہی نصرت کے ایک ہی ریلے میں سب قوموں سے آگے نکل جاویں۔ اور ان نفس پرست اقوام کے سب اسباب دھرے کے دھرے ہی رہ جاویں اور یہ اسی طرح بے نیل مرام رہیں۔ جیسا کہ قیصر و کسریٰ جیسے متکبر بادشاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دھتکارے گئے۔ پس اے امت مرحومہ محمدیہ آج تیرے لئے الٰہی نصرتوں کے دروازے کھل چکے ہیں۔ ایک برگزیدہ الٰہی بروز محمدؐ پر اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا ہے کہ پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ محمدی بن جاؤ۔ تاکہ ان افضال الٰہی کی راہوں سے تم اعلیٰ سے اعلیٰ مینار کامیابی پر قدم مار کر دنیا کو دکھلا سکو۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور ان سفلی اسباب کے سوائے ایک اور بڑا بھاری سبب بھی ہے جس کو نصرت الٰہی کہتے ہیں۔ جس کے مقابل نہ کوئی روپیہ۔ نہ کوئی جہاز۔ نہ کوئی توپ۔ نہ کوئی ڈائنامیٹ ٹھہر سکتے ہیں۔ تا وہ جو خدا سے بھٹکے ہوئے ہیں اس مسبب الاسباب کی طرف رجوع کریں۔

الغرض آج ہمارے لئے کامیابی منتظر ہے۔ لیکن اس کے قصر عالیشان میں داخل ہونے کے لئے یکے بعد دیگرے تین دروازے ہیں۔ ان میں سے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔

پہلے دروازے میں سے گذرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سچے مسلمان بن جاویں اور اللہ کی سچی فرمانبرداری میں اپنے آپ کو داخل کر لیں۔ اور نفس ہی کے نیچے سے اپنے آپ کو بالکل رہا کر دیں۔ یہاں تک کہ ہم خدا میں ایسے محو ہو جائیں کہ جس طرح اس کا ہر کام اور فعل ہم دنیا داروں کے لئے سلامتی ہے۔ ہم اپنی ذات اور باقی دنیا و مافیہا کے لئے امن اور سلامتی اور مجسم صلح بن جاویں۔ جب ہم ایسے بن جاویں گے۔ پھر قد افلح المومنون کے وعدہ کے ماتحت فلاح ہمارا خیر مقدم کریگی اور ہم کو اپنے عالیشان محل کے پہلے دروازہ سے داخل ہونے کا اذن عطا کریگی پھر اس کے بعد فلاح کے اس دوسرے دروازہ میں سے داخل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں تاکہ وہ کامیابیاں جو انسان اکیلے کام کرنے سے حاصل نہیں کر سکتا اور جو کہ جماعت کے اکٹھے ہو کر کام کرنے کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ان سے ہم بہرہ ور ہو سکیں۔ اس میں مسلمان گروہ کی مجموعی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی صداقت کا ثبوت بھی ہمیں آج زمانہ دکھا رہا ہے وہ کام جو کہ یورپ کی سلطنتیں باوجود ایک سے ایک زیادہ طاقتور ہونے کے تنہا نہ کر سکتی تھیں آج ہمارے سامنے اتفاق کر کے بڑی آسانی سے کر رہی ہیں۔ جب ہم اس اتحاد میں کامیاب ہو جاویں۔ تو پھر ایک اور منزل ہمارے سامنے ہے اور وہ تیسرا درجہ کامیابی کا ہے اور یہ دروازہ جس سے گذرنے کے بعد انسان اولٰئک ھم المفلحون کی سند اللہ تعالیٰ سے حاصل کر لیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی ذات سے قدم آگے بڑھا کر ہمارے دل میں باقی مخلوق خدا کی بغیر اس خیال کے کہ وہ مسلم ہیں یا غیر مسلم ہمدردی سے بھی بھر جاویں اور ان کو بھی اس قصر امن میں داخل کرنیکی اور ہمیں ظلی طور پر رحمۃ للعٰلمین کا خطاب درگاہ الٰہی سے ملے تاکہ وہ جماعت جو کامیابی کی سڑک پر چلنے والی ہے۔ جوں جوں زیادہ ہوتی جاوے ان کی متفقہ کوشش سے کامیابیوں کے زیادہ سے زیادہ دروازے ہم پر کھلتے جاویں کیونکہ ضرور ہے کہ جو کامیابی دس انسانوں کی متفقہ کوشش سے ہم کو میسر آسکتی ہے۔ اس سے کئی گنا زیادہ وہ کامیابی ہوگی۔ جو کہ ہم میں سے ایک صد انسانوں کی کوشش کا نتیجہ ہو۔ چنانچہ اس صداقت کو محسوس کر کے ہی یہ سب متفقہ مشنری سوسائٹیاں قایم کی جا رہی ہیں۔ تاکہ دنیا میں عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہو۔ تعداد زیادہ ہونے کے ساتھ چونکہ اغراض مشترک ہو جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ دوست کی مدد اور دشمن کے اندفاع کے لئے دن بدن تعداد بڑھنے کے ساتھ قومی طاقت بڑھتی جاوے۔ پس اے برادران اسلام آج اگر مسلمان قعر ذلت سے کسی طرح نکل سکتے ہیں۔ تو صرف اپنی اصولوں پر کاربند ہونے سے۔ جن کا ذکر کہ ہم نے اوپر کیا ہے اور یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ ہماری موجودہ ذلت و ادبار کا اصل سبب بھی انہیں اصولوں کو چھوڑنا ہے یعنی (۱) ہم سچے مسلمان نہیں رہے۔ ہم مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوتے ہیں لیکن ہمیں اسلام کے معنے تک نہیں آتے ادخلوا فی السلم کافۃ کے حکم کی کبھی پرواہ نہیں کرتے منہ سے تو دعوائے مسلمانی ہے۔ لیکن ہمارے اعمال قرآن کریم کے ایک ایک حرف کی ہر دم تردید کرتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہم خود بھی دنیا میں اپنے لئے دکھ پیدا کرتے ہیں اور لوگ بھی ہماری نسبت یہی فیصلہ دیتے ہیں کہ دنیا کے لئے ہم دکھ ہیں۔ اس لئے دنیا کو ہم سے خالی کر دینا چاہیئے

(۲) پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی۔
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی۔

ہم میں اتفاق اور وحدت کے نام و نشان نہیں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ ان مسلمانوں سے ہندو اچھے۔ سنی شیعہ سے مل کر نہیں بیٹھ سکتے۔ مقلد غیر مقلدوں کو کوستے ہیں تو غیر مقلد مقلدوں کا حقہ پانی بند کر رہے ہیں۔ احمدیوں نے تو کوئی قصور ایسا ان مسلمانوں کا کیا ہے کہ سارا جہان کفر کے فتوے سوتا ہے اور باوجود یہ خدمت اسلام کا جوا گردن پر رکھے کھینچے چلے جا رہے ہیں اور ہر مسلمان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہیں کہ ان کا قصور کسی طرح معاف ہی نہیں کر سکتے۔ برعکس اس کے بعض ہمارے احمدی بھائی ہیں۔ جو ... ... باوجودیکہ مسیح کے پیرو بھی ہو چکے۔ احمد کے متبع ہیں۔ لیکن جمالیت کو چھوڑ کر جلالیت کا سخت سے سخت نمونہ دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں۔ تا دو کلمہ گو اکٹھے ہو کر جو کام کر سکتے ہیں۔ ان سے یہ خود بھی اور باقی مسلمان بھی محروم رہیں غرضیکہ اتفاق اور اتحاد مسلمانوں سے عنقا ہے یہ آپس میں لڑ رہے ہیں اور دیگر اقوام ان کے اس تفرقہ سے فایدہ اٹھا کر نام اسلام کو ہی جو ان سب کے لئے پیارا ہے صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں۔ پس اے برادران اگر آنکھیں رکھتے ہو۔ تو دنیا کے حالات کو دیکھو اگر کان رکھتے ہو تو سنو۔ کہ اختلاف خیال آپ میں ہونا ضروری ہے۔ جہاں خیالات کا جھگڑا ہو آپس میں بحث مباحثہ کرو اور قرآن اور حدیث سے اس تنازع کا فیصلہ کرو۔ لیکن خدارا اختلاف اعتقاد کو اول تو ساری مخلوق خدا میں ہی اور کم از کم مسلمانوں میں تو عناد اور بغض اور کینہ کا موجب نہ بناؤ۔ خدارا اختلاف رکھو۔ لیکن اللہ کے لئے۔ اپنے پیارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے لئے قرآن کے لئے اور پیارے اسلام کے عزت کے لئے جو کہ تمہارے سب کے لئے مشترک ہیں اور جن کی ذلت اور تخریب کے درپے اس وقت ایک عالم ہے۔ ان کی حمایت کے لئے تم کم از کم ایک ہو جاؤ۔ اللہ ہمیں سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے آمین!

ہاں خبردار تمہاری غفلت اور نفسانیت کے سبب جو ان مبارک اسماء کی تذلیل ہو رہی ہے۔ وہ اب آیندہ نہ ہو ان پیاروں کے نام کو عزت کے ساتھ شہرت دینے کے لئے ملائکہ کو حکم الٰہی ہو چکا ہے۔ تاکہ وہ الٰہی دین کی حفاظت کریں اب جو کوئی منشائے الٰہی کے خلاف کرے گا اور ان اصولوں کی فرمانبرداری نہ کرے گا۔ وہ تباہ ہو جائیگا۔ اور وہ جو ان الٰہی نصرت کی تند ہواؤں کے رخ پر کام کریگا۔ وہ عزت پاویگا۔ یہ آسمانی فیصلہ ہے اب ہو کر رہیگا خوش قسمت ہیں وہ جو اس وقت سنبھلیں اللہ کے رسول نے فرمایا ہے ؎

اگر یاران کنوں برغربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ

(۳) پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہمدردی انسانی یعنی تبلیغ حق کی لگن جس کی تڑپ نے عرب کے باشندوں کو گھروں سے بے گھر کر دیا اور جس نے عرب کے خون سے شام کی سرسبز زمین کو لالہ زار بنا دیا۔ اور جو بجلی کی طرح شمال جنوب۔ مشرق۔ مغرب ہر طرف کوندتی ہوئی چلی گئی۔ اور جس کا نتیجہ آج دنیا میں اس فرد واحد سے نکلے ہوئے چشمہ سے سیراب ہونے والے نصف ارب کے قریب انسانوں کا وجود ہے۔ وہ بھی آج مسلمانوں سے مفقود ہے۔ مذاہب باطلہ کے پیرو تو لاکھوں ہیں۔ اپنے دین کی تبلیغ کے لئے مشن قایم کریں اور مسلمان ہیں کہ ان کو اس فرض اہم کا خیال بھی نہیں۔ بادشاہان اسلام نے جب نفس پرستی شروع کی اور اس فرض کی طرف سے پیٹھ پھیر لی۔ الٰہی مدد کے دروازے ان پر بند ہو گئے پھر کیا تھا۔ جنگل کے جانور ان کو پھاڑ کر کھانے لگے۔ اذا الوحوش حشرت کی پیشینگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ کہتے ہیں کہ دانا کے لئے اشارہ کافی ہے۔ آج اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جب احمدی جماعت نے اس کام کا آغاز کیا اور شیر نیستان حضرت خواجہ خواجگان ولایت میں جا کر ندائے حق دینے لگے تو الٰہی نصرتوں نے انکو ہر طرف سے لبیک کہا۔ یہاں تک کہ جس نے ان کے کام میں کچھ بھی مدد دی۔ اس نے فوراً ہی اس کا اجر اللہ تعالیٰ سے پالیا۔ چنانچہ جونہی کہ سلطان معظم نے ۲۲۰ پونڈ کا وظیفہ اس کار خیر کے لئے دینے کا ارادہ کیا۔ وہ جو کہ مفتوح تھے منصور ہو گئے اور پیارے امام کی پیشگوئی دنیا میں پوری ہوئی اور ہم کو دوہری خوشیاں ہوئیں۔ ایک تو اسلام کی ظاہری فتح سے دوسرے روحانی فتح سے جو اس کو دنیا میں نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

الغرض اس فرض کی طرف سے کیا ہم غریب مسلمان اور کیا ہمارے امرا اور کیا بادشاہ سب غفلت میں ہیں۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ امیر افغانستان کو لاکھوں روپیہ دنیوی اغراض کے لئے خرچ کرتا ہے۔ کتنا روپیہ اس کام میں لگاتا ہے۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ بیگم بھوپال یا نواب بہاولپور۔ یا نواب حیدرآباد دکن یا شاہان ایران یا شاہان روم یا خدیو مصر وغیرہ کتنا مال اس ضروری غرض کے لئے وقف کرتے رہے ہیں یہ سب حالات ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان اس بارہ میں بھی بالکل نافرمان ہیں۔ برخلاف اس کے عیسائی ممالک اور ان کے مشنریوں کا حال دیکھیں۔ باوجود باطل مذہب پر ہونے کے اس حکم الٰہی کی پیروی کر کے اس سے کیسے عظیم الشان فائدے اٹھا رہے ہیں۔ پھر اگر وہ ہم پر مسلط کئے جائیں تو کونسی بڑی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نصرت الٰہی تیر و تفنگ پر منحصر نہیں۔ بلکہ اس کے دروازے دو ہی طرح کھلتے ہیں ایک تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اور دوسرے مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی سے بنو اس وقت فرمانبرداری میں تو مسلمان اور عیسائی برابر ہیں۔ لیکن جہاں تک ہمدردی مخلوق کا سلسلہ ہے اس میں وہ مسلمانوں سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ پس ضروری تھا۔ کہ نصرت اللہ ان کی طرف ہو جاوے۔ پس مسلمان آج اگر اللہ کو اور الٰہی نصرتوں کو اپنی طرف جذب کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ اس کے احکام کی فرمانبرداری کریں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر دنیا کی کوئی قوم ان پر غالب نہ آسکیگی۔ خدایا ہمیں سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

شان بے نیازی دنیا دار الابتلا ہے اور انسان اس میں آزمائش کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ابتلا بالعموم اپنی کسی نہ کسی گذشتہ غلطی و غفلت کا خمیازہ ہوتے ہیں انسان فطرتاً بہت ہی کمزور ہستی ہے۔ تمام مصائب یا مصیبتوں اور پریشانیوں میں اللہ تعالیٰ کی ہی ذات پاک سب سے بڑا اور سب سے اول و آخر سہارا ہے۔ وہی علیم بذات الصدور ہے۔ وہی مقلب القلوب وہی رحیم و غفور۔ پس مومن کا فرض ہے۔ کہ ہر حال میں اس کے غنائے ذاتی سے ڈرتا اور اسی کی پناہ مانگتا رہے۔ کیونکہ وہ بندہ نواز بھی ہے اور بے نیاز بھی۔ اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا و عذاب الآخرۃ آمین

مسلم نیوز اس نام کا ایک اخبار حال میں مراد آباد سے پنڈت جاتج راج شرکی اڈیٹری میں نکلا ہے اور بقول معاصر پرکاش سر جیمس میسٹن کی سرپرستی میں جاری کیا گیا ہے۔ اس میں ہز آنر کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ اور زیادہ تر انہی کی نقل و حرکت اور سپیچوں وغیرہ سے پر ہے معاصر موصوف اس نئے پرچہ کی نسبت لکھتا ہے کہ ایسے ہی اخبار اچھے سے اچھے حاکم کا دماغ پھیر دیتے ہیں۔ اور کہ جس اخبار نے پہلے ہی ایک حاکم کا نام اختیار کیا ہو وہ گورنمنٹ کے کاموں پر نکتہ چینی کی جرأت کیسے کر سکتا ہے

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

آخر حق بر زبان جاری | قُل جاءَ الحق و زھق الباطل۔

حضرت خواجہ صاحب کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگلستان کے مدبّر جب کوئی پولیٹیکل تحریک مسلمانوں کے خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے رعایا ئے انگلستان کے سامنے اپنی تحریروں اور تقریروں میں بعض مسایل اسلام کو ایسی ڈراوُنی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ جس سے ایک معمولی سمجھ کے انسان کو بھی مسلمانوں سے دلی نفرت پیدا ہو جائے اور وہ ان کو حیوانوں سے بھی بدتر سمجھنے لگیں۔ چنانچہ اسی قسم کی ایک تحریر پچھلے دنوں لنڈن ڈیلی میل میں شائع ہوئی۔ جو سرجان ہیس کی طرف منسوب کی گئی تھی۔ جس کے جواب میں شہسوارِ اسلام حضرت خواجہ صاحب نے دندان شکن مضمون اپنے جولائی کے مسلم ریویو میں شائع کیا۔ اسے پڑھکر معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرجان ہیس کو آخر اپنی تحریر سے خود شرم آگئی ہوگی۔ چنانچہ آپ نے اپنی اُس تقریر پر جو بعد میں جو ریمارک کئے۔ اُن سے ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی ہے اس سارے سلسلہ یعنی اصل اعتراضات ان کے جوابات۔ پھر جواب الجواب کے مطالعہ سے ناظرین کرام کو معلوم ہوگا۔ کہ خواجہ صاحب کہاں تک نہ صرف مذہبی بلکہ پولیٹیکل کام بھی اپنے دور افتادہ مسلمان بھائیوں کی خاطر کر رہے ہیں۔ نیز یہ پتہ لگیگا کہ اس زمانہ میں قوم کی سیاسی و تمدنی ضروریات بھی اسلام کی خدمت و اشاعت کے ہی طفیل بوجہ احسن پوری ہو سکتی ہیں۔ اسلام کا حافظ و ناصر تو خدا تعالےٰ ہی ہے اور وہی اس کی تمام گرہ کشائیوں کا سبب حقیقی ہے۔ لیکن چونکہ اسباب ظاہری بھی آخر اُسی کے اذن و توفیق کے ماتحت ہوتے ہیں۔ لہذا یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ کہ اگر اس وقت خواجہ صاحب سلمہٗ وہاں موجود نہ ہوتے۔ تو خدا جانے سرجان ہیس کی زہریلی تحریر کا اثر اسلام کے متعلق کیا کیا خطرناک غلط فہمیاں پھیلاتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے وہاں کے وہیں جلدی سے اس زہر کا تریاق بھی پیدا کر دیا۔

بہرحال سرجان ہیس کی محولہ بالا تحریر۔ پھر خواجہ صاحب کی طرف سے اس کا زبردست جواب اور آخر میں معترض کا معذرت نامہ انشاء اللہ آئندہ ہدیۂ ناظرین کریں گے۔ مگر اُس کا مختصر ماحصل یہاں بھی دے دینا ضروری معلوم ہوتا ہے صاحب موصوف نے اپنی چٹھی میں اعتراف کیا ہے کہ:۔

"ڈیلی میل کے نامہ نگار نے بہت سی باتیں ان کے نام پر از خود لکھدی ہیں جو نہ انہوں نے لکھیں نہ ان کو یاد ہیں۔ اسلام پر بردہ فروشی کا الزام لگانے سے وہ انکاری ہیں۔ اُن کی خواہش ہے کہ اہل اسلام اُن کو اپنا معاندنہ سمجھیں بلکہ وہ ہمیشہ جاہل اور لاعلم معترضین کے مقابل۔ اسلام کی حمایت کیا کرتے ہیں کیرالاڈی نیز اسلامی حقوق نسوان کی نسبت بھی انہوں نے اسلام کے حق بجانب ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ وغیرہ"

حقیت اسلام کا اعتراف اور اہم ترین ضرورتِ وقت

ذیل میں ہم مختلف مقامات سے آئی ہوئی تین چٹھیوں کا ترجمہ دیتے ہیں۔ یہ خواجہ صاحب کو حال میں اُن معزز خواتین یورپ کی طرف سے موصول ہوئی ہیں جنہوں نے آنمکرم کے فیضانِ سعی و تبلیغ سے اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ یا جو رفتہ رفتہ اسلام کے محاسن اور حقیت و حقانیت کی معترف ہوتی جاتی ہیں۔ اِن خطوط سے نہ صرف یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ بلاد مغرب میں باوجود اُس عام تاریکئ ضلالت کے جو مشنری دجل نے صلیب پرستی جیسے (شرک) ظلم عظیم کے رنگ میں پھیلا رکھی ہے اب بھی بہت سی سعید روحیں ایسی ہیں۔ جو قبول حق کی کافی صلاحیت رکھتی ہیں بلکہ نیز یہ عیاں ہوتا ہے کہ اِن مہذب ممالک و اقوام میں اسلام کو پیش کرنے کے کونسے طریقے اس وقت زیادہ موثر و کارگر ہو سکتے ہیں۔ برادرانِ اسلام کا فرض ہے۔ کہ آج اسلام کی حمایت و اشاعت کے مقدس مقصد کو مدنظر رکھکر آپس کے تمام فروعی اختلافات کو نسیًا منسیا کر دیں اور خواجہ صاحب کے طریق تبلیغ سے سبق لے کر اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے یک دل و یک زبان ہو جائیں۔ ساری دنیا پر اسلام کی حجت تمام کرنا اور اُنہیں صراط مستقیم کی طرف بلانا کوئی چھوٹا سا کام نہیں۔ یہ علم کا جہاد عَلَم کے جہاد سے بھی کہیں زیادہ اہم اور توجہ طلب ہے۔ اس میں جان کی قربانی سے بھی کہیں زیادہ سنگین قربانیوں کی ضرورت ہے سب سے بڑی قربانی تو یہی درکار ہے کہ مسلمان بھائی تعصب تنگدلی اور رسم آبائی کو خیرباد کہکر پہلے خود سچے مسلمان بنیں تاکہ ان کا عملی نمونہ اقوامِ غیر کے لئے دینِ حق کی نسبت حسن ظن اور کشش کا موجب ہو۔ دوسرے ہم میں ایک معقول جماعت تیار ہو۔ جو اسلام کے حقایق و معارف سے ایسی آگاہی رکھتی ہو کہ اپنی دلنشین تقریروں ...

یہ الفاظ ہم لوگوں کے لئے کچھ کم غیرت دلانے والے ہیں کہ "میرا تجربہ تو یہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں وہ بھی اس قابل نہیں کہ اس مذہب کے بارہ میں کسی کو کچھ بتلا سکیں"؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ پھر جو افراد ملت اور کسی طریق سے بھی اپنے حصہ کی خدمت انجام نہیں دے سکتے وہ جاھدوا باموالکم کی تعمیل کم و بیش ضرور ہی کر سکتے ہیں اور انہیں کرنی چاہئے مال کے جہاد کو اللہ تعالےٰ نے بھی مقدم رکھکر اہمیت دی ہے اور اس کے بغیر دین و دنیا کا کوئی کام نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ آج موقعہ ہے کہ تم اپنے مالوں کا تھوڑا سا حصہ دیکر بھی اجر عظیم کے حق دار بن سکتے ہو ہی لیکہ تمہارا ہزاروں لاکھوں روپیہ تو ہر سال محض فضولیات کی ہی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔ وہ وقت انشاء اللہ جلدی ہی آنے والا ہے کہ دنیا کی ہوشمند اور مقتدر قومیں اس مقدس مشن کی جانی و مالی غرض ہر قسم کی خدمت اپنے ہاتھ میں لے لیں گی۔ اس وقت تمہارا صدہا روپیہ یقینًا آج کے پیسوں کے برابر قابل قدر و وقعت نہ ہوگا۔ و ماعلینا الا البلاغ ۔

پہلی چٹھی | (از) ۴۹ گرینول گارڈن شیپرڈبش گرین۔ڈبلیو۔ (مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۱۳ء)

میرے نہایت ہی قابل تعظیم بھائی!۔ میں حیران تھی کہ میں کن الفاظ میں آپ کو مخاطب کروں بہرحال اب جن الفاظ میں میں نے آپ کو مخاطب کیا ہے وہ اور الفاظ کی نسبت اُن خیالات کے قریب تر ہیں۔ جو آپ کے لئے میرے دل میں مرکوز ہیں۔ جو تبدیلی آپ نے میری روح میں کی اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میں کوئی الفاظ نہیں پاتی۔ میں عیسائی ماں باپ کے گھر پیدا ہوئی۔ اور میں نے عیسائی مذہب ہی اختیار کیا۔ میں اپنی شادی سے پہلے باقاعدہ طور پر اپنے والدین کے ہمراہ گرجا جایا کرتی تھی۔ یوں تو بہت سے عیسائی واعظین کے وعظ سُنے لیکن کسی ایک کا وعظ کبھی بھی میری روح میں بیداری پیدا کرنے کا موجب نہ ہُوا۔ جو کچھ میں نے اُن سے سُنا اُسے یونہی بلا غور تقلیدًا قبول کر لیا کرتی تھی

مجھے وہ پہلا دن یاد ہے اور یہ جمعہ کا روز تھا۔ جبکہ آپ کی دعوت پر میں اور میرا خاوند آپ کے گھر گئے۔ اور جو لفر یہ آپ نے کی اُس کا مجھ پر ایک خاص اثر ہوا اور مجھ پر ایک قسم کی محویت طاری ہوگئی وہ دن **میری روحانی بیداری کا پہلا دن تھا**۔ میرے دل نے چاہا کہ میں آپ کی اکثر تقریریں اور باتیں سنا کروں۔ چنانچہ ہم آپ کے ہاں آتے اور آپ کبھی ہمارے ہاں آتے رہے اور ہمیشہ اسلام کا تذکرہ ہوتا رہا۔ آپ کا رسالہ ماہواری اسلامک ریویو میرے لئے ایک انکشاف حقیقت تھا۔ آپ کا وعظ اور آپ کی تقریر ہمیشہ مدلل اور یقین افزا تھی۔ جس سے ایک نئی روشنی میرے قلب پر چمکنے لگی۔ آپ کے رسالہ کے مطالعہ نے ایک اعجاز کا اثر مجھ پر کیا۔ اُس نے مجھے غفلت سے جگا کر میرے دل میں خدا اور اُس کے عظیم الشان پیغمبر جناب محمد (صلعم) کی محبت پیدا کر دی۔ میرا دل اسلام کی طرف کھنچنے لگا اور میں دل سے مسلمان ہوگئی۔

اب خیالات میں عجیب کشمکش شروع ہوگئی۔ کہ آیا میں علی الاعلان مسلمان ہو جاؤں۔ یا دنیا کو اپنے اسلام سے اطلاع نہ دوں۔ ایک طرف مجھے اپنے ملک اور اپنے ہم مذہبوں کی طرف سے اپنی تضحیک و تحقیر کا خطرہ تھا۔ اور دوسری طرف میرا ضمیر مجھے اس بات پر آمادہ کرتا تھا۔ کہ میرا معاملہ خدا تعالےٰ ہی کے ساتھ ہے۔ مجھے کسی کی کیا پروا ہے۔ علاوہ ازیں جو کچھ ان عیسائیوں نے بلقان میں مسلمانوں کا قلع قمع کرنے کے لئے کیا۔ اس سے مجھے اور بھی عیسائیوں اور عیسائیت سے نفرت ہوگئی۔ اور میں نے ارادہ کر لیا کہ مذہب اسلام کو علی الاعلان قبول کر لوں اور یہ آپ کو علم ہے ہی۔ کہ میں نے آخر آپ کی حاضری میں علی الاعلان اسلام قبول کر لیا۔ اور اب میں یہ چٹھی اُس عظیم الشان خدمت کے اعتراف میں لکھ رہی ہوں۔ جو آپ نے یہاں شروع کی ہے میں یقین دلاتی ہوں کہ ان چند مہینوں کے اندر آپ نے لنڈن میں برسوں کا کام کیا ہے۔ میں خیال نہیں کرتی کہ کوئی اور ہندوستانی [illegible] مولوی مقدس قرآن اور انجیل کے اقوال کا مقابلہ کرنے کے لئے [illegible] ہوگا؟ میں آپ کا رسالہ اسلامک ریویو ہر زن و مرد کو جو مجھے ملتا ہے دکھاتی ہوں اور اس کا ہر ایک مداح ہوتا ہے۔ آپ براہ کرم ان خیالات کو میرے ہندوستان کے مسلم بھائی اور بہنوں تک پہنچا دیں۔ میرا دل اسلام پر شیدا ہے۔ اور ان مظالم کے خیال سے پُرخون جو ہمارے مجاہد ترک برادران نے مسیحی لوگوں کے ہاتھوں دیکھے۔ ہاں ان تمام مصائب میں ایک بہادر مطمئن ...

محض لالچ اور حرص میں آکر کیا۔ نہ ہمدردی انسانی کے خیال پر جیسے کہ شروع میں اعلان کیا گیا تھا۔ اس سے میرے نزدیک خود عیسائیت کو سخت صدمہ پہنچیگا صفحات تاریخ میں اس لڑائی کے خونین حالات ہمیشہ کے لئے عیسائیت اور اُس کی تہذیب پر ایک بدنما دھبہ رہیں گے۔

میں آپ کا زیادہ قیمتی وقت نہیں لینا چاہتی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس اہم خدمت کا اجر دے۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ میں نہ صرف اس صراط مستقیم کے اعتراف و شکریہ میں جو مجھے آپ نے دکھلائی۔ آپ کے لئے ہمیشہ دعائیں ہی کرتی ہوں اور میں آپ کی کامیابی کے لئے دُعا گو ہوں۔ آپ مجھے ہمیشہ کے لئے اپنی ممنون احسان ہی تصور فرمائیں۔ میرے اور میرے خاوند کے دل میں آپ کی وہ توقیر و عزت ہے۔ جس کو الفاظ ظاہر نہیں کر سکتے۔ میں نہایت ہی خوش ہونگی۔ کہ اگر میں کسی طرح آپ کے کام میں آپ کی مدد کر سکوں۔ اور میں ہمیشہ آپ کی خدمت کے لئے تیار رہونگی۔

راقمہ { بڑے دلی خلوص کے ساتھ میں ہوں آپ کی ہمیشہ کے لئے مشکور بہن۔ وائیلیٹ البراہیم

دوسری چٹھی | ازمقام انگلستان ٹیکا نلک سویڈن۔

پیارے جناب! میرے ایک دوست نے مجھے آپ کا نام بتایا ہے کہ آپ اسلامک ریویو کے ایڈیٹر ہیں۔ میں نہایت ہی خوش ہونگی۔ کہ اگر آپ اسلامک ریویو کی ایک کاپی بھیجدیں۔ میں اس کا دیکھنا ازحد پسند کرتی ہوں۔ ہم لوگ اسلام سے بالکل ہی ناواقف ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم کو کتابیں بھی نہیں ملتیں۔ خواہ کسی کو اُن کا نام بھی معلوم ہو۔ اور میرا تجربہ تو یہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں وہ بھی اس قابل نہیں۔ کہ اس مذہب کے بارہ میں کسی کو کچھ بتلا سکیں ۔ راقمہ

اس تکلیف دہی کے لئے معافی کی خواستگار آپکی صادق مس سی ایمہنگ

تیسری چٹھی | ازمقام فرنیکفورٹ (جرمنی)

پیارے مسٹر کمال الدین! میں آپ کے لکچر اور اسلامک ریویو کے جولائی نمبر کو بے حد دلچسپی سے دیکھ رہی ہوں۔ اور وہ کیسے ہی شاندار ایام تھے جو ہم نے پیرس میں گذارے اور میں وہاں سے بہت ہی ہوشمندانہ اور مضبوط تاثرات لے کر آئی ہوں۔ جو کانگرس نے میرے حافظہ پر مرتسم کئے۔ جو کچھ ہم نے آپ سے تعلیم اسلام کے متعلق سنا۔ میں اس کے لئے آپ کی ازحد مشکور رہوں جو کچھ اصل حقیقت آپنے اپنے مذہب کی ہم پر منکشف کی۔ وہ بہت ہی بیّن اور صاف ہے اُن تمام کتابوں کے ماحصل کی نسبت جو آج تک میں نے پڑھیں اور میں نہایت ہی خوش ہونگی۔ کہ اگر آئندہ بھی اسلامک ریویو میں مجھ کو اسلام کے متعلق آپ کے خیالات دیکھنے کا موقعہ ملتا رہے۔

مورخہ ۵ اگست ۱۹۱۳ء نیڈنیاں (آپ کی نہایت ہی صادق۔ لک کاولہ۔ راقمہ)

مُراسلات

مُسلمانوں کا تنزّل

ڈال دی پیپ کلیجوں میں غم فرقت نے
غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگاروں کی

پیسہ اخبار روزانہ جولائی ۱۹۱۳ء میں مولوی محبوب عالم صاحب نے سفر یورپ میں یہ بحث اُٹھائی ہے اور بہت سے سوالات کئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لگاتار تنزل اور ادبار کے کیا کیا بواعث ہیں۔ یہ ایک ضروری بحث ہے اور دیکھنا یہ ہے۔ کہ واقعی ہمارے ادبار اور تنزل کے بواعث کیا کیا ہیں۔ جب کوئی شخص یا کوئی قوم ادبار میں آتی ہے۔ تو مختلف وجوہ پر بحث ہوتی ہے۔ بعض وجوہ اُن میں سے محض خیالی ہوتی ہیں۔ مثلًا اسی بحث میں ایک یہ بھی سوال کیا گیا ہے کہ کیا اس واسطے مسلمان تنزل کر رہے ہیں کہ اُن میں [illegible]

[illegible]

یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو بحث کرنے والوں کو صحیح واقعات پر نہیں پہنچاتا ہے اس سے اول کہ ہم اس قسم کے سوالات پر بحث کریں یہ سوچنا چاہئے کہ

کیا اسلام نے چار بیویاں کرنا کل مسلمانوں پر لازم کر دیا ہے۔ اور کہ اس وقت کل اسلامی دنیا میں کثرت ازدواج کی کیا نسبت ہے۔

اگر ان دونوں سوالات کا جواب ہمارے حق میں نہیں ہے۔ تو پھر سمجھ لیا جائے کہ اس قسم کے سوالات کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اسلام نے چار ...

غرض رواجِ بےپردگی اس وقت جو یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں اس کا رواج عام ہے۔ محض ... ہے - فی ہزار پانچ سے بھی کم ہوگا۔ جب حالت یہ ہے تو پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ کثرت ازدواج کی وجہ سے مسلمانوں کی یہ حالت ہو رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر یہ کہا جاتا۔ کہ مسلمانوں کا چلن درست نہیں رہا - تو زیادہ تر موزوں ہوتا -

اسی طرح یہ کہنا بھی کہ مسلمان بوجہ عورتوں کے پردہ میں رہنے کے متنزل ہیں۔ کیسی فاش غلطی ہے۔ یہ سمجھنا کہ کل مسلمانوں کی عورتیں پردہ میں رہتی ہیں۔ ایک فریب دہ خیال یا قیاس ہے۔ ہندوستان میں فیصدی ۵ گھر بار والے بھی پردہ دار نہیں ہیں۔ جو لوگ اس میں مبالغہ کرتے ہیں وہ سخت غلطی کھاتے ہیں۔ پنجاب کے تمام اضلاع میں پھر کر دیکھو کہ مسلمانوں میں پردہ کہاں تک ہے معترض گھر میں خود کو پردہ کی چار دیواری میں بیٹھا دیکھکر رائے لگا دیتے ہیں کہ ہر مسلمان پردہ کراتا ہے۔ موجودہ حالت میں یہ کہنا درست ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ۲۵ فی صدی بےپردگی ہے - دیہات میں تو برائے نام بھی نہیں۔ شہروں میں اگر ہے تو وہ بھی برائے نام ہی ہے۔ سوائے چند گھرانوں کے۔ اس قسم کی تمام وجوہ فرضی یا اضطراری ہیں۔ نہ ہم پردہ کی وجہ سے خراب خستہ ہیں اور نہ کثرت ازدواج کے ہونے سے۔ ہمارے ادبار تنزل کے وجوہ ہی کچھ اور ہیں اور اگر ان کا اختصاراً جائزہ لیا جائے۔ تو حسب ذیل وجوہ زیر بحث لائے جا سکتے ہیں :-

(الف) ہم مذہب سے رفتہ رفتہ دور جا پڑے ہیں -

(ب) ہم میں خلوص اور اتفاق نہیں رہا -

(ج) ہم سیرت یا کیرکٹر نہیں رکھتے -

(د) ہم علوم و فنون سے بیگانہ ہوتے جاتے ہیں -

(ہ) ہم میں تجارت اور کاروباری زندگی دن بدن گھٹتی جاتی ہے -

(و) ہم میں منافقت کا زور ہوتا جاتا ہے -

(ز) ہم انجام بین نہیں ہیں -

(ح) ہم میں غیرت اور حمیت نہیں رہی -

خلاصتاً یہ وجوہ ہیں۔ جو ہماری ذلت اور ادبار کے لانے والے ہیں۔ یہ بواعث ہیں جو ہم کو دن بدن تباہ کر رہے ہیں۔ یہ وہ آفت ہیں جو ہماری خرابی کا موجب ہیں یہ بعض گناہ اور برائیاں مسلمانوں کے ذمہ لگائی جاتی ہیں۔ وہ دوسری قوموں میں بہت کچھ پائی جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی سیرت اور ان کا کیرکٹر ہم سے زیادہ مضبوط اور باوقعت ہے - اس واسطے ان کی قومی عزت ماؤف نہیں اُن میں ایک احترام اور وجاہت پائی جاتی ہے اور ہم کیرکٹر کی کمزوری کی وجہ سے تباہ حال ہیں آج اگر مسلمانوں میں غیرت حمیت اور اتفاق ہو جائے - تو وہ باوجود اس افلاس اور تنگ دستی کے بھی - دنیا کی کئی ایک قوموں سے بازی لے جا سکتے ہیں۔ اسلام نے جس قدر غیرت اور یک جہتی کا حکم دیا تھا - اسی قدر مسلمانوں میں نفاق اور دشمنی پائی جاتی ہے اُن اغراض میں بھی نفسانیت کی وجہ سے نفاق ہے - جو سب کی مشترکہ ہیں - ایک سکھ شیعہ کے پاس جا کر اسلام لاتا ہے - تو سنی اسے یہ کہتا ہے کہ اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تو سکھ ہی رہتا آگے سے بھی گیا گذرا ایک عیسائی یا ہندو یا چوہڑہ بھی کسی احمدی کے پاس جا کر اسلام قبول کرتا ہے۔ تو دوسرے مسلمان ناخوش ہو کر اس پر طعن کرتے ہیں۔ کہ تو کس فرقہ میں آ گیا۔ اس سے تو ہندو اور عیسائی یا چوہڑا ہی رہتا تو بہتر تھا - جس قوم کی غیرت اور حمیت کا یہ حال اور یہ وزن ہو - وہ کس طرح دنیا کی دوسری قوموں کا مقابلہ کر سکتی ہے اور کس طرح اس کا ٹوٹا ہوا شیرازہ بندھ سکتا ہے - وہ تو آج نہ غرق ہوئی تو کل ہو کے رہے گی - قرآن مجید میں جو واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ارشاد ہوا ہے - اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ سنی سنیوں اور شیعہ شیعوں کے ساتھ ہی ملاپ اور اتفاق رکھیں لفظ جمیعاً کا آیا ہے۔ میرا مطلب و پاس سب اس میں آ گیا - نہ سنی باہر رہا اور نہ شیعہ نہ وہابی اور نہ احمدی قدرت خدا کی جو لوگ اسلامی غیرت اور حمیت سے اسلام کی خدمت کرتے ہیں اُنکی خدمات کا صرف اس واسطے انکار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے فرقہ سے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی شیعہ یا احمدی مسلمان حضرت کی رسالت کا وعظ کرے اور اغیار کو قایل کرنا چاہے - تو سنی یا مسلمان اُسکی مخالفت کریں صرف اس گناہ پر کہ اس نے کیوں حضرت کی رسالت کے اثبات کا بیڑہ اٹھایا - افسوس جس قدر شد و مد سے قرآن میں منافقت کا خاکہ اڑایا گیا ہے اسی قدر ہم میں منافقت اور مخالفت پائی جاتی ہے ان وجوہ سے مسلمانوں کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں اگر ہم اب بھی نہ سنبھلے تو انجام بہت ہی خراب ہوگا۔ زمانہ ہبانگ دہل منادی کر رہا ہے - سنبھلو سنبھلو۔ ایک ہم ہیں کہ بہشت و دوزخ کے ٹھیکیدار بن کر خواب غفلت سے ہی نہیں چونکتے - خواجہ کمال الدین نے گھر بار اہل بچّہ کو خیرباد کہہ کر ولایت میں جا کر یہ منادی نہیں کی کہ نعوذ باللہ اسلام سچا نہیں اُس نے یہ کہا ہے کہ اسلام سچا ہے اور برحق ہے - قرآن درست ہے - مسلمان قابل رحم ہیں - تعجب ہے کہ اس پر بھی بعض لوگ انہیں ملاحیاں سنانے سے نہیں چوکتے - دل ہی دل میں اُنکی اس ہمت کو تاویلات بیہودہ کے شکنجہ میں لا کر پست کرنے کے سامان بہم پہنچا رہے ہیں۔ مطلب اس کا یہ ہوا کیوں صداقت اسلام پر زور دیا اور کیوں رسالتِ عرب کی تائید چاہی - چاہئے تو یہ تھا کہ سب مسلمان دیگر اختلافات کو برطرف رکھکر تائید کرتے اور موقعہ دیتے کہ ایک عظیم الشان مشن اسلامی رفتہ رفتہ قایم ہو جائے - مسلمانو! سمجھو ایسی باتیں تمہاری ہوا اکھاڑ دیں اور تمہارے جتھے میں پھوٹ ڈالتی ہیں اب منافقت کا وقت نہیں - یا جتھہ کی ضرورت ہے اپنے اپنے فرقہ میں ہی رہ کر ایسے امور میں اتفاق اور خلوص دکھاؤ تا کہ غیروں پر تمہیں برتری حاصل ہو

(راقم ایک مسلمان)

تعزیت ناموں کا شکریہ اور جواب

بزرگانِ سلسلہ اور رفیقانِ طریقت نے جس ہمدردی و محبت سے میرے والد صاحب مرحوم حکیم میر حسام الدین صاحب کی وفات پر میری دلجوئی فرمائی ہے میں ان کا مشکور ہوں - میری امید سے بڑھکر اُن کے موثر کلمات میری تسکین کا باعث ہوئے - جن کلمات خیر سے والد مرحوم کو ان کی وفات پر یاد کیا گیا ہے - وہ مغفرت الٰہی کا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں اور مجھے خدا کی جناب سے امید ہے کہ وہ ان کلمات کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا اور میرے مخدوم بزرگوں اور مکرم دوستوں کی دعائیں ان کی مغفرت کا کافی ذخیرہ ہونگی - میں اس تحریر کے ذریعہ اُن تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں ہدیۂ تشکر جزاکم اللّٰہ پیش کرتا ہوں اللّٰہ تعالےٰ انہیں حسنات دارین سے بہرہ ور کرے اور سب کا انجام سلامتی ایمان پر ہو - آمین! لا الٰہ الا اللّٰہ - انا للّٰہ و انا الیہ راجعون - اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی و اخلفنی خیراً منھا - کوئی نہیں لائق عبادت سوائے اللّٰہ کے - بیشک ہم سب اسی کے ہیں اور بیشک ہم اُسی کے حضور لوٹنے والے ہیں اے اللّٰہ ثواب دے مجھ کو میرے مصیبت میں اور بدلہ دے مجھکو بہتر اس سے

نوٹ :- اپنے سلسلہ کے جملہ اخباروں اور رسالوں میں میری یہ تحریر چھاپ دی جائے - تا کہ احباب سلسلہ اور دیگر اصحاب جنہوں نے مجھے اس مصیبت کے وقت یاد فرمایا ہے اور میری تسکین کا باعث ہوئے ہیں - میرے دل کی محبت سے جو مجھے ان کے ساتھ ہے واقف ہوں والسلام +

خاکسار دعائے گو میر حامد شاہ از سیالکوٹ - ۲۳ راگست ۱۹۱۶ء

حضرت کرشن علیہ السلام اور انکے جنم دن کی یاد

۲۵ راگست ایک ایسے عظیم الشان انسان کے جنم کا دن ہے جس کے متعلق ہمارے نبی کریم نے فرمایا تھا کہ کان فی الھند نبی لونہ مسود و اسمہ کاہن کہ ملک ہند میں بھی ایک نبی گزرا ہے - جس کا رنگ سیاہ تھا اور نام کاہن تھا ملکِ ہند یا آریہ ورت میں اس مقدس بزرگ کو حضرت کرشن جی مہاراج کے نام سے یاد کرتے ہیں - جس زمانہ میں وہ پرگھٹ ہوئے وہ بھی ہمارے موجودہ زمانہ کی طرح اوہرمی اور پاپ کا زمانہ تھا - عورتیں خاوندوں سے اور خاوند عورتوں سے بدسلوکی کرتے تھے گھر گھر میں اعتقادات مختلف تھے والدین اولاد سے اور اولاد والدین سے ناخوش تھی - لوگ گیان دھیان اور پرم دھرم سے بیزار اور دنیوی عیش و آرام کے دلدادہ تھے - امانت و دیانت و صلح و امن ایشور بھگتی کا نام نہ تھا - رشیوں منیوں کو جو درحقیقت رام لگوان ہوتی ہیں جو ایشور کے گیان اور معرفت کا دودھ پلا کر گناہوں سے گلے سڑے بیماروں اور روحانی مردوں میں نئی روح پھونک دیتے ہیں پاپیوں نے ہر طرح سے ستا رکھا تھا - اس مقدس بزرگ نے ایشور سے تائید پا کر جب ان رام لگوؤں کی عزت کو قایم کرنا شروع کیا - اور اسی لئے پرمیشور سے گئو پال کا خطاب پایا اور بدیوں کو ناش کرنے اور صلح و امن کو دنیا میں برقرار رکھنے کا بیڑا اٹھا کر رُودر گوپال کا لقب حاصل کیا اور خدائے واحد کے نام کا پرچار شروع کیا تو اس زمانہ کے دشٹوں راکششوں اور دنیا کے کیڑوں نے جو اپنی ظاہری آن بان اور مال و دولت کی وجہ سے خدا بنے پھرتے تھے یا مصنوعی خداؤں کے پرستار تھے اُن کی مخالفت شروع کر دی اور صلح و امن کے اصولوں کو کھینچ تان کر دشمنی و عداوت میں بدل دیا اور جب یہ ضد و تعصب میں بہت ہی بڑھ گئے تو خداوند کریم نے ان مغرور اکڑباز دنیا کے پرستاروں کے تمام سورما جنگجو امیروں وغیرہ کو جو اپنی عقل و علم و ہر قسم کی صناعی اور ہنرمندی پر نازاں تھے اور کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے کروکھیتر کے میدان میں ۱۸ روز کی لڑائی میں تباہ و ہلاک کر دیا اور خون کی ندیاں بہا دیں اُف اُوہ کیا عبرت خیز نظارہ ہوگا - جبکہ آریہ ورت کے تمام اعلےٰ سے لیکر ادنےٰ تک ایک خدائی بھگت کی مخالفت میں اپنی شامت اعمال سے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو گئے لیکن دشمنو! اصل میں یہ ایک سبق تھا کہ اگر تم میں خدا کے بھگت خدا کے پرستار کبھی آیا کریں تو انکو تم مان لیا کرو تا کہ تم اسی طرح بچائے جاؤ جیسے کہ کاہن صادق کے متبع بچائے گئے لیکن مخالفت کی حالت میں اسی طرح تباہ و برباد ہو گے جس طرح اُن کے دشمن ہوئے مگر کیا آریہ ورت نے آیندہ کے لئے کوئی سبق اس واقعہ سے حاصل کیا؟ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہرگز نہیں اس لئے ہم ڈرتے ہیں کہ خدا پھر وہی سلوک نہ کرے جسکی یادگار اب تک اس ملک کے باشندے نہیں بھولے کیونکہ اُن لوگوں نے اس وقت بھی جبکہ اُس طرح زمانہ کی حالت ہو گئی ہے اور حضرت کرشن جی مہاراج کے اس قول کے مطابق کہ ... + تاہم خود را بہ شکل کسے -

یعنی جب دین دھرم کی بنیاد بہت سست پڑ جاتی ہے بدی کا زور ہوتا ہے تو ہم کسی نہ کسی کے روپ میں ظاہر ہوا کرتے ہیں یعنی بروز انبیاء ہوتا رہتا ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کو خداوند کریم نے کرشن رودر گوپال کا خطاب دیکر مبعوث کیا اور اُنہوں نے بہتر سے بہتر مذہب اور زندہ پرمیشور پیش کیا تو ان لوگوں نے بے توجہی اختیار کی اور اس پیغام صلح کا جو اُنہوں نے ۱۹۰۸ء میں پیش کیا آج تک جواب نہ دیا اُنہوں نے آریہ ورت کی بھلائی کے لئے خدائی تحریک سے کیا ہی احسن طریق صلح پیش کیا جسکی تفصیل ان کالموں میں متعدد دفعہ ہدیۂ ناظرین ہو چکی ہیں - یہاں بوجہ عدم گنجائش حذف کیجاتی ہے (ایڈیٹر)

غرض اس مقدس کرشن روپی اوتار نے نہ صرف خدا کے پیارے رشی منی انبیاء و رسل (علیہم السلام) کی جو در اصل خدا کی گئوئیں ہوتے ہیں عزت کو از سر نو دنیا میں قائم کیا بلکہ یہ کہکر کہ اگر ہندو صاحبان صدق دل سے ہمارے نبی (صلعم) کو سچی نبی مان لیں اور ان پر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ بھی جو گائے کی وجہ سے ہے درمیان سے اُٹھ جاویگا" اس گائے کو بھی جو ہماری جسمانی صحت کے لئے دودھ و مکھن دیتی ہے بری کر دیا اور حقیقی معنوں میں اپنے تئیں گوپال ثابت کر دیا اس پیغام پر ہمیں تو کامل امید تھی کہ ہندو صاحبان خاص کر آریہ دوست جو صلح اور اتفاق چاہتے ہیں گو اپنے است کو تباگ کر اور رشیوں کی عزت دنیا میں قائم کر لے اور پھر گئو رکھشا کے سچے حامی ہوتے ہیں بہت پیش نظر آتے تھے ضرور اس پیغام سے فایدہ اٹھائینگے اور پیغام بھی وہ جس میں اپنا مطلب بھی ہو اور خلاف ورزی پر تین لاکھ کی رقم بھی ملے ضرور اس طرف متوجہ ہونگے - ان سے ہمیں اسلئے اور بھی امید تھی کہ یہ لوگ چونکہ ذرا ذرا سی بات پر بے فایدہ دفتر کے دفتر سیاہ کر دیا کرتے ہیں اس تجویز کا جلد ہی فیصلہ کر دینگے - اور رفتہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو وید و رشیانِ وید کے معتقد اور گئو رکھشا کے حامی بنالیں گے لیکن افسوس کہ ان کے کان پر ابھی تک جوں بھی نہیں رینگی ان کے وہ لیکچرار اور مدبر جو اپنی جانوں کو ملک و قوم کی بھلائی کے لئے قربانیاں تبلاتے تھے - کہاں سو گئے - شاید وہ یہ لوگ خیال کرتے ہونگے کہ ایسی صلح ہو کہ ہم مسلمانوں کے بزرگوں کو گالیاں بھی دیتے رہیں اور اعتراض کئے جائیں پھر صلح اور گئو رکھشا بھی ہو جاوے - لیکن وہ یاد رکھیں کہ اگر ان اصولوں پر قایم ہو کر جو خود خدا کے برگزیدہ نے تجویز فرمائے - صلح نہ کریں گے - تو خداوند کریم ان مخالفین کرشن سے بھی وہی سلوک کرے گا - جو کرشن اوّل (علیہ السلام) کے مخالفین سے کیا - اور ان پر کوئی ایسا عذاب آسمانی بھیجیگا - جو پھر اسی حسرت کو تازہ کر جاوے - جس کے زخموں کے داغ تاحال آریہ ورت کے دلوں پر موجود ہیں - کیونکہ خدا اپنے پاک بندوں کے لئے غیور ہوتا ہے +

آخر میں یہ دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم آپ لوگوں کو اس زمانہ کے کرشن گوپال کو پہچاننے اور اس کے پیش کردہ اصولوں پر عمل کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین! والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ -

خاکسار محمد نظام الدین احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ط

اخبار پیغام صلح لاہور

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دین کا تو کھو بیٹھے ہو وقت ہی
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن!

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین۔ بی۔ اے (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا

(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا

(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمتِ اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔

(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔

(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دُور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دُنیا پر واضح کرنا۔

(۷) سیاسی تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔

(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔

(۲) قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ طلباء سے ... اور ...

(۳) نمونہ کا پرچہ ۔ ٹکٹ آنے پر

(۴) قابل قدر نامہ نگاروں کو بلا قیمت

(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔

(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ یکشنبہ مورخہ ۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۲۳

تازہ برقی خبریں

مسٹر اسکوئتھ پر حملہ۔ (لندن۔ ۳۰ اگست) وزیر اعظم گولف کے کھیل میں مصروف تھے (جو گولیوں اور چھڑیوں سے کھیلا جاتا ہے)۔ کہ ناگہاں دو سفرجیٹ (حقوق طلب) عورتوں نے جو گھات میں لگی ہوئی تھیں۔ ان پر حملہ کیا۔ ان کو گھسیٹی اور ان کی ٹوپی کو ٹھکراتی ہوئی لے گئیں۔ ممدوح کی صاحبزادی اپنے باپ کی مدد کو جھپٹیں۔ اتنے میں خفیہ پولیس کے بھی دو آدمی آن پہنچے۔ اور دونو عورتوں کو پکڑ لے گئے۔ جو گھسیٹی ہوئی بدقت تمام گئیں۔ پولیس سٹیشن پہنچیں تو ان کا نام پتہ پوچھا گیا۔ جس کے بتانے سے صاف انکاری ہو گئیں (اسلام پر طرح طرح کے بے بنیاد الزام لگانے والی تہذیب کی اپنی حالت اس قدر سخت عبرت خیز ہے۔ پیغام)

ترکی مطالبات۔ (قسطنطنیہ۔ ۲۸ ء) گورنمنٹ عثمانیہ عنقریب بلغاریہ اور دول یورپ کو قرار واقعی تجاویز متعلقہ مسئلہ سرحد ارسال کرنے والی ہے۔ بالعالی اُن تجاویز میں اس امر پر اصرار کریگا۔ کہ اڈریا نوپل اور قرق کلیسیا ترکوں ہی کے قبضہ میں رہیں۔ لیکن بعض دیگر مراعات دے دیگا۔ جو امید ہے۔ کہ قبول کر لی جائینگی۔

ترکی اور بلغاریہ (لندن۔ ۲۹ اگست) ترکی تجاویز (محولہ بالا) کے بارہ میں ہنوز کوئی ایما نہیں ہوا ہے۔ بعض سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ کی حمایت میں دول عظام کا ہرگز ارادہ نہیں ہے۔ کہ اس معاملہ میں مداخلت کریں۔ اس واسطے بلغاریہ کو اب دونوں میں سے ایک بات اپنے لئے آپ پسند کرنی پڑیگی۔ یعنی یا تو ترکی کے ساتھ جنگ کا اعلان کرے۔ یا کوئی عہد و پیمان۔ بظاہر بلغاریہ کو اس بات پر بھروسہ ہے۔ کہ ترکی ڈہائی لاکھ جنگی جوانوں کو مزید مدت کے لئے میدان کارزار میں نہیں رکھ سکتا۔ اس واسطے اب اس کا انتظار محض ایک دہوکہ یا چال ہے اور بس۔ لیکن اُدہر ترکوں کو اپنی قابلیت اور سکت پر اعتماد ہے کہ دریائے مارٹزا کے بائیں کنارہ پر برابر ڈٹے رہیں گے۔ صوفیہ میں اس امر سے زور کے ساتھ انکار کیا جاتا ہے کہ وہاں اڈریا نوپل کی بابت کوئی بحث ونزاع ہو رہی ہے۔

شورش چین (شنگھائی۔ ۲۸ اگست) برٹش سفارت کی منظوری سے کرنیل بروس سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ گورنمنٹ چین کے مشیر پولیس کا منصب منظور کرلیں گے۔ نانکنگ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۲۶ کی شب کو وہاں خوب گولہ باری ہوئی۔ سرکاری سپاہ نے تین شہر کے دروازوں پر دہاوا بولا مگر پسپا ہونا پڑا۔ لیکن گولہ باری سے ابتری پھیل چکی تھی۔ اس واسطے مدافعت بھی کچھ کمزور رہی۔ اب سرکاری افواج نئی توپیں لائی ہیں اور اپنے توپخانے

متفرق خبریں

دہلی میں شاہی مجلس واضع قوانین کا سب سے پہلا اجلاس اس موسم سرما میں ۶ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء کو ہوگا۔

مسودہ ترمیم قانون عدالت ہائے پنجاب گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ جس کا منشا یہ ہے۔ کہ پنجاب میں موجودہ ڈویژنل ججوں کی جگہ ڈسٹرکٹ جج اور سشن جج کام دیا کریں۔

پنجشنبہ کی موسمی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ سوائے ضلع منٹگمری کے قریباً تمام مقامات پنجاب میں کم و بیش بارش ہوئی۔ سب سے زیادہ یعنے سوا دو انچہ پانی راولپنڈی میں پڑا۔ تمام شمال مغربی ہند میں حرارت معمولی سے کمی پر ہے۔ یعنی زیادہ سے زیادہ ۹۵ درجے جو دن کے وقت دہلی الہ آباد میں رہی۔

راولپنڈی کے لال کورتی بازار میں بقول ٹریبیون کچھ فوجی سپاہیوں نے زبردستی زمینداروں کے گھوڑے لئے۔ اور اُن پر سوار ہو کر ایک بنک پر جا چھاپہ مارا۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

منشی نثار احمد منصف بھکر کے خلاف مقدمہ زور شور سے چل رہا ہے۔ وکیل سرکاری مسٹر ہربرٹ اسسٹنٹ لیگل ریممبرنسر ہیں۔ اور ادہر مسٹر عبد العزیز بیرسٹر ہوشیارپور ہیں۔ ڈیفنس کے گواہوں میں کئی اعلیٰ عہدیدار سرکاری بھی ہیں۔

کلکتہ کی تازہ تار خبروں میں ہے کہ بنگال میں ان دنوں ڈکیتیوں کا زور ہے۔ اور اکثر سنگین ہوتی ہیں۔ جن میں قتل و غارتگری دونوں جرایم شامل ہوتے ہیں۔ چند ہی روز کے اندر تین بافریج ہیں۔ چار ندیا پور میں اور دو بردوان میں۔ کل ۹ ڈاکے پڑ چکے ہیں۔ ایک ان میں پولیٹکل قسم کا تھا۔

ماورائے ایران ریلوے کی نسبت تازہ تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دول ثلاثہ (روس۔ برطانیہ۔ فرانس) میں عہد و پیمان ہو گئے ہیں کہ اس کے شمالی نصف حصہ میں ۶۰ فی صدی روس کا $33\frac{1}{3}$ فی صدی فرانس اور $6\frac{2}{3}$ فیصدی حصہ انگلستان کا ہوگا۔

دیو سماج کے پنڈت دیو رتن صاحب جنہوں نے ۴۴ سال سے اس کے سکرٹری تھے اب اس سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ حالانکہ وہ اپنی زندگی دیو گورو کی نذر کئے ہوئے تھے۔ پہلے بھی کئی شخص جو اپنی زندگیاں سماج مذکور کے واسطے وقف کر چکے تھے۔ اسی طرح قطع تعلق کر چکے ہیں۔ پبلک میں حیرانی ہے۔ کہ نہیں معلوم اس کی تہ میں کیا بھید ہے۔ **خواجہ حسن نظامی** صاحب کی نسبت دہلی میں افواہ اُڑ گئی تھی۔ کہ میرٹھ میں ایک مسجد پر بلوہ ہوا تھا۔ جس میں وہ شہید ہو گئے۔ مگر تحقیق سے پتہ لگا کہ شہادت کی افواہ تو گپ تھی (شکر ہے) لیکن مسجد پر ہندو مسلمانوں کا کچھ

خدا کی شان۔ گکھڑوں میں تو مخلوق مینہ کی ایک بوند کو بھی ترستی ہے اور اتنے ہی فاصلہ پر بارش کا یہ حال ہے۔ کہ گاؤں کے گاؤں صفایا برباد ہو گئے ہیں۔ گکھڑوں میں کال مینہ سے پانی کی ایسی کھینچ ہو رہی ہے۔ کہ دہان۔ مکی۔ جوار باجرہ۔ اُکھ وغیرہ کی فصلیں بالکل برباد ہو گئی ہیں۔ بادل کبھی کبھی گھر کے آتے اور صاف ہو جاتے ہیں (خدا رحم کرے مخلوق کے لئے ہر طرح سے وقت ہے کہ رجوع بحق کرے۔)

لاہور میں وبائے ہیضہ کی شکایت بدستور ہے۔ اہل شہر کو صفائی اور دیگر تدابیر حفظ ماتقدم کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔

سیالکوٹ میں ہیضہ ہولناک شدت سے پھیلا ہوا ہے روزانہ تعداد ۲۸ اور تعداد ۱۵ اموات تک پہنچ چکی ہے (خدا رحم کرے)

انجمن نعمانیہ کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ تحصیل لاہور کے سامنے انجمن کی عمارت واقع ٹکسالی دروازہ میں ۷ تا ۹ اکتوبر ہوگا۔

انڈین ریلوے کانفرنس کا ایک جلسہ شملہ پر ۱ سے ۳۰ ستمبر تک ہوگا۔ گڈس کے متعلق امور پر غور کیا جائیگا۔

ڈسکہ میں باشندگان قصبہ نے تدابیر انسداد ہیضہ پر غور کرنے کے لئے جلسہ کیا جس میں گلیوں۔ گھروں اور کوڑوں وغیرہ کی صفائی پر زور دیا گیا۔

ایک دیسی فرم نے تیسری آنکھ ایجاد ہو گئی کے عنوان سے ایسی عینک کا اشتہار دیا ہے۔ جو پیچھے کی اشیاء دکھلاتی ہے۔

کینیڈا میں ہندیوں کے ساتھ جو سختی کا سلوک ہوتا ہے اسکے خلاف راولپنڈی کے خالصہ بھائیوں نے ایک جلسہ کیا جس میں ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو اس بارہ میں اپنی رعایا کی ہمدردی و حمایت کرنی چاہئے۔ لاہور میں بھی اس غرض کے لئے جلسہ کرکے پرزور صدائے احتجاج بلند کی جا چکی ہے (اقوام کی بیداری اور حفظ حقوق کے لئے بلحاظ اس سے زیادہ شاید ہی کسی زمانہ میں تحریک ہوئی)

بنگال میں سیلاب زدہ رقبات کے مزارعین کو لوکل گورنمنٹ کی طرف سے جو معمولی تقاوی ملنی تھی۔ اُس کی تقسیم شروع ہو گئی ہے۔ اور دو لاکھ روپیہ مزید تقاوی کے لئے گورنمنٹ ہند نے اور منظور کر لیا ہے۔

صوبہ سرحدی میں گذشتہ سال حسابی کے اندر انکم ٹیکس کی آمدنی ایک لاکھ ۸۲ ہزار ۰۸ روپے ہوئی۔ سال ماسبق سے ۴۴۴ روپے زیادہ۔ سب سے زیادہ رقم ۴۰۲ ۵۰ روپے تنخواہ داروں اور پنشن خواروں سے وصول ہوئی۔

شملہ کی نمائش فنون لطیفہ ختم ہوئی۔ قریباً ۱۱ ہزار روپے کی تصاویر اور متفرق اشیاء بکیں سالی نتائج اب کی دفعہ کچھ اچھے نہیں رہے۔

مسودہ قانون آبکاری پر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ مکمل ہو گئی ہے جو عنقریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیغام صلح لاہور

جلد۱ مورخہ ۳۱ راگست ۱۹۱۳ء نمبر ۲۳

مساجد کا انہدام

(۲)

سر جیمس میسٹن کا جواب

(مرقومہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

چند روز ہوئے جب میں نے انہدام مساجد کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی پر بعض خیالات کا اظہار کیا تھا۔ تو مجھے یہ قطعًا خیال نہ تھا۔ کہ اس مضمون پر دوبارہ بھی قلم اٹھانے کی ضرورت پڑیگی۔ بلکہ میرا خیال یہ تھا۔ کہ کوئی مدبر حاکم ذرا بھی غور سے کام لیگا۔ تو وہ حصّہ منہدمہ مسجد کانپور کا ازسرنو بنوا دینا اور سڑک کو پانچ چھ فٹ کا خم دے کر نکال دینا اپنا پہلا فرض سمجھیگا۔ اور آئندہ کے لئے خود اس کا سدباب ہوجائیگا۔ مگر افسوس کہ سر جیمس میسٹن نے اپنے عمال کی غلطی کی اصلاح کرنے سے انکار کرکے اس سوال کو کم ازکم ایک مدت کے لئے یعنی جب تک کہ کوئی بالاتر حاکم اس کی اصلاح کرے۔ ملک کی شور وپکار میں اور اضافہ کردیا۔

قبل اس کے کہ میں سر جیمس میسٹن کے جواب کے متعلق اظہار خیالات کروں۔ حکام سے تعلقات کے متعلق بھی چند کلمات بطور تمہید بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ قرآن کریم نے صاف طور پر اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ تم پر ایک حبشی غلام بھی امیر کیا جاوے۔ تو تم اسکی اطاعت کرو۔ اور اسلام نے بغاوت سے روکا ہے۔ ان مذہبی احکامات کی بنا پر مسلمان جہاں کہیں دنیا میں پائے جائیں گے۔ عمومًا اپنے حکام کے وفادار پائے جائیں گے۔ حتّی کہ مشرق قریب یعنی بلقان میں، جو مسلمان بلغاریوں سرویوں وغیرہ کے ماتحت تھے ان کی طرف سے اور ایسا ہی روس کے مسلمانوں کی طرف سے بھی آج تک باوجود اس کے کہ وہ وہاں طرح طرح کے مظالم کا شکار رہتے ہیں کبھی بغاوت کا جھنڈا کھڑا نہیں کیا گیا۔ مگر پاس ہی مقدونیہ کے عیسائی باشندے آئے دن حکومت ٹرکی کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے رہتے تھے۔ اور آخر ٹرکی کے دشمنوں کو ٹرکی پر چڑھا لانے میں وہ کامیاب ہوگئے۔ ہندوستان میں خدا کا شکر ہے۔ کہ حبشی غلام کی بجائے کریم آزاد لوگوں کی بلکہ دوسروں کی حریت کے مویدین کی حکومت ہے۔ پھر بہت سی آسائشیں اور آزادیاں اس گورنمنٹ سے ہمارے ملک کو ملی ہیں۔ ہم اس بات کو بھول نہیں سکتے۔ کہ اس سے پہلے ایک وقت ہم ہندوستان اور بالخصوص پنجاب کے مسلمانوں پر وہ بھی گذرا ہے۔ کہ ان کو مسجدوں میں اذان تک دینے کی اجازت نہ تھی۔ رستے ایسے پُرخطر تھے۔ کہ دن دہاڑے بھی کسی کی عزت ومال محفوظ نہ تھے۔ پھر میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس گورنمنٹ کے اس قدر احسانات اور آسائشوں کے ساتھ کس طرح کسی دل میں بغاوت کا خیال گذر سکتا ہے۔ اور خصوصًا ایسے دلوں میں جو اپنی مذہبی تعلیم کے زیر اثر حاکم وقت کی اطاعت کو اپنا فرض سمجھتے ہوں۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آیا گورنمنٹ کے لاکھوں عمال میں سے کچھ ایسے بھی ہیں یا نہیں کہ جن سے رعایا پر یا ان کے کسی حصّہ پر ظلم ہوسکتا ہو۔ یا وہ سب کے سب فرشتے ہی ہیں۔ کہ ایک لفٹننٹ گورنر بلکہ ایک سکرٹری آف سٹیٹ سے لیکر ایک ادنےٰ چپراسی تک۔ جو کچھ کسی کے منہ سے نکل جائے۔ رعایا کا ہر ایک فرد بشر اس کے سامنے سر تسلیم خم کردے۔ اور چوں تک نہ کرے۔ کیا اطاعت کا یہ مفہوم ہے؟ کیا قرون اولیٰ کے ان پاک اور مقدس نفوس میں ہمیں یہی حالت نظر آتی ہے کہ خلیفہ کے عمال کے برخلاف کبھی کوئی زبان نہ کھول سکتا تھا۔ یا خود اسی گورنمنٹ کی رعایا کے دوسرے حصوں کا عملی نمونہ فی الحقیقت ایسا ہی ہے؟ ہمارے لئے تو اسوہ حسنہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا پاک نمونہ ہے۔ لیکن وہاں تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ متعدد موقعوں پر رعایا کی شکایت پر بڑے بڑے صوبوں کے گورنر معزول کردیئے گئے۔ بعض موقعوں پر وفود نے آکر اپنی شکایات کو پیش کیا۔ تو پھر ہم کیونکر سمجھ لیں کہ ایک گورنر نہیں۔ بلکہ لفٹننٹ گورنر کے منہ سے ایک بات نکل گئی ہے۔ تو اب ہم اس کے سامنے زبان نہ کھولیں۔ اور اپنی شکایات کو کسی بالاتر حاکم کے سامنے یا وہ بھی نہ سُنے تو اس سے بھی بالاتر حاکم کے سامنے پیش کریں۔ اور اس طریق پر پیش کریں جس سے ان حکام کو یہ معلوم ہوسکے۔ کہ اس معاملہ میں ہماری ساری قوم کی متفقہ آواز اس کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ اور یہ بدوں اس کے ممکن نہیں کہ اخبارات میں ان امور پر خوب بحث ہو۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں جلسے ہوں۔ لفٹننٹ گورنر صاحب کے جواب پر معقولیت کے ساتھ جرح کی جاوے اور اس کے کمزور پہلوؤں کو عیاں کرکے پبلک کے سامنے رکھا جاوے اور یہ دکھایا جاوے کہ جو کچھ لفٹننٹ گورنر صاحب یا ان کے ماتحت حکام نے کیا۔ یہ انصاف نہیں۔ بلکہ سراسر ظلم ہے۔ اور اگر رعایا کی وفاداری کے خیالات کو کسی قسم کا صدمہ پہنچانا حکام بالا کا منشاء نہیں۔ تو اس ظلم کو روکنا اُن کا فرض ہے۔ ہمارے ہاں تو فارسی میں رعایا اور بادشاہ کے تعلقات سے متعلق پُرانی ضرب المثل یہی چلی آتی ہے۔ کہ رعیت چو بیخ است وسلطان درخت۔ پس جب گورنمنٹ کے عمال ان جڑوں کو کاٹنا شروع کردیں۔ تو یہ عین وفاداری ہے۔ کہ گورنمنٹ کو ان حالات سے مطلع کیا جاوے۔

اب میں سر جیمس میسٹن کے اس جواب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو انہوں نے راجہ صاحب محمود آباد اور دیگر معززین کے وفد کو بمقام لکھنؤ دیا۔ اور جسکے آخر پر انہوں نے حصّہ منہدمہ مسجد کانپور کے ازسرنو بنوانے سے قطعی انکار کردیا۔ ہزآنر کے جواب کا خلاصہ دو باتوں میں آجاتا ہے۔

اوّل یہ کہ لکھنؤ میں بھی ایک مسجد کی عمارت میں اسی قسم کی خفیف سی تبدیلی کی گئی تھی۔ مگر وہاں کے مسلمانوں نے بلاحیل وحجت اسے منظور کرلیا۔ بلکہ ہزآنر کو اسی قسم کے بہت سی نظائر یاد تھیں۔

دوم۔ یہ کہ صورت معاملہ ۳ راگست کے واقعہ کے بعد بالکل بدل گئی ہے۔ اور اب انہیں اس معاملہ میں وسیع انتظامی امور کا لحاظ کرنا ہے۔ جو قانون اور ضابطہ کے قیام کے لئے ضروری ہیں اور جن کی فروگذاشت کو بدنظمی اور اندھیر کہینگے۔ ان کے علاوہ دو اور باتیں بھی ضمنًا ہزآنر کے جواب میں آئی ہیں۔ یعنی اوّل، تو یہ کہ ہزآنر حصّہ منہدمہ کا نام کبھی غسلخانہ کبھی وضوخانہ کبھی نہانے دھونے کی جگہ رکھتے ہیں۔ اس کو مسجد میں شامل نہیں سمجھتے۔ اور دوم یہ کہ جو احتجاج انہیں اواخر مارچ اور اوائل اپریل میں آنے لگے۔ وہ پہلے کیوں نہیں آئے جس سے وہ یہ قیاس کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ اگر سڑک کا بچانا ان کا سبب نہ تھا تو ضرور کوئی اور ایسا سبب ہوگا۔ جو گو ہزآنر کو ابھی تک معلوم نہیں مگر اس کی بنا پر وہ احتجاج قابل وقعت نہیں رہتے۔

اب اسی ترتیب سے ہم ان امور پر غور کرتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ عذر ہے۔ کہ ایسی خفیف تبدیلی لکھنؤ میں بھی ہوئی ہے۔ اور وہاں اعتراض نہیں ہوا۔ اس امر کو چھوڑکر کہ لکھنؤ میں کیا تبدیلی ہوئی تھی۔ اور آیا اس پر اعتراض ہُوا تھا یا نہیں۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ اس سے پہلے کسی مسجد کا کوئی حصّہ بلااعتراض گرادیا گیا ہو تو آیا آئندہ کے لئے اسی قسم کی تبدیلی کے لئے یہ ایک قانونی نظیر ہزآنر کے ہاتھ میں آگئی ہے؟ اگر یہ سچ ہے۔ تو مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ آئندہ کے لئے ہزآنر کے زیر اثر ان کی کسی مسجد کا کوئی حصّہ بھی محفوظ نہیں ہے۔ ہزآنر لکھنؤ کی خفیف تبدیلی کو کیوں پیش کرتے ہیں۔ اگر اس سے پہلے گورنمنٹ ریلوے لائنیں نکالنے یا دیگر اغراض کے لئے بلااعتراض بیسیوں مسجدیں گرا چکی ہو تو کیا آیندہ کے لئے یہ نظیر ہے۔ کہ جہاں کوئی ضرورت پیش آوے۔ ہر ایک مسجد کو گرادیا جاوے پھر کیوں اس بنا پر مچھلی بازار کی دونوں مسجدوں کو صاف نہیں کہا جاتا۔ اور ایسے بودے عذر رکھے جاتے ہیں۔ جن میں حقیقت کچھ بھی نہیں۔ کہ وہ دالان ایک غسلخانہ تھا۔ اور کبھی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ نہانے دھونے کی جگہ تھی ہزآنر کی منطق نے تو مسجدوں کے برباد کرنے کے لئے خاصہ کھلا رستہ کھول دیا ہے اور اگر ہزآنر کو علم نہ ہو کہ کہاں کہاں اس سے پہلے مسجدیں گرائی جاچکی ہیں۔ جن پر آج تک کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ تو چند نظیریں تو میں بھی بتا سکتا ہوں۔ یہ عجیب جواب ہے۔ کہ ایک غلطی کو دوسری غلطی کے لئے وجہ بتایا جاتا ہے۔ کیا ہزآنر کی گورنمنٹ کی بنیاد جن قوانین پر ہے۔ اُن میں یہ مسئلہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ قانون توڑ دے۔ اور گورنمنٹ اس پر اعتراض نہ کرے تو دوسری مرتبہ وہ بلاخوف اس قانون کو توڑ سکتا ہے۔ میرے علم میں تو اس کے خلاف صراحت موجود ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کا گورنمنٹ کسی سڈیشس تقریر یا تحریر پر مواخذہ نہیں کرتی۔ تو کیا صرف اس بنا پر اسے بری کردیا جاویگا کہ پہلے دوسرے موقعہ پر بھی اس نے ویسی ہی تقریر کی تھی۔ یا تحریر لکھی تھی۔ اور گورنمنٹ نے مجھے اُس وقت کچھ نہیں کہا۔ یا اُس کا جرم اور زیادہ سخت ہو جاویگا۔ اور عام انسانی تجربہ میں بھی آج تک کسی عقلمند نے ایک غلطی کو دوسری غلطی کی وجہ تسلیم نہیں کیا۔ ہزآنر کو دکھانا تو یہ چاہئے تھا۔ کہ جو کام ہم نے کیا ہے وہ غلط نہیں۔ نہ یہ کہ ہم پہلے بھی ایسا کرتے رہے ہیں۔ اور اگر درحقیقت گورنمنٹ کا آج تک بلااعتراض مسجدیں گراتے رہنا۔ ایک نظیر کا کام دے سکتا ہے تو پھر صاف طور پر کیوں نہیں کہا جاتا۔ کہ ہم مسجدوں کو سنگینوں کے پہرے میں جہاں اور جب جی چاہیگا۔ گرادیا کریں گے۔ کیونکہ فلاں وقت سے پہلے مسلمانوں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اور اب ان کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔ بات یہ ہے کہ مسلمان ایک مدت تک خواب غفلت میں پڑے سوئے ہوئے تھے۔ اُن کو اپنے حقوق کا علم نہ تھا۔ یا علم تھا تو اُن کے سربرآوردہ لوگوں میں یہ جرأت نہ تھی۔ کہ وہ اپنے حقوق کو کھلے طور پر حکام کے سامنے پیش کرتے۔ تو کیا اب وہ ہمیشہ کے لئے ان تمام حقوق سے محروم کردیئے جاویں گے۔ اگر گورنمنٹ کی یہی پالیسی مسلمانوں کے متعلق ہوتی۔ تو اس کا اعلان کھلے لفظوں میں ہونا چاہئے تھا۔ چونکہ ایسا نہیں۔ تو گورنمنٹ آف انڈیا کو چاہئے۔ کہ جن بودے عذرات پر مسجد کانپور کے حصّہ منہدمہ کو دوبارہ بنوانے سے انکار کیا گیا ہے۔ اُن سے جو غلط فہمی آیندہ مساجد کے متعلق گورنمنٹ کے عام رویّہ کی نسبت پیدا ہوتی ہے۔ اسے دور کرے۔ اور اس بات کا کھلم کھلا اعلان کرے۔ کہ کسی مسجد کا یا کسی مسجد کے کسی حصّہ کا گذشتہ عرصہ میں گرایا جانا آیندہ کے لئے دلیل نہیں ہے ورنہ مسلمانوں کے شکستہ دلوں کو جو مسجد کانپور کے انہدام اور پھر اس کے متعلق جو واقعات پیدا ہوئے ہیں۔ اُن سے سخت صدمہ زدہ ہورہے تھے۔ اور اپنے مقدس مقامات کی اس قدر بےحرمتی اور گورنمنٹ صوبجات متحدہ کے سلوک سے وہ پہلے ہی سخت پریشان تھے۔ سر جیمس میسٹن کی یہ نئی منطق اور بھی شکستہ دل کردے گی۔ سر جیمس میسٹن کا جواب اگر غور کیا جاوے تو صرف کانپور کی مسجد کے حصّہ منہدمہ کے دوبارہ تعمیر سے انکار نہیں۔ بلکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے بھی اُن کا صاف منشاء ہے۔ کہ مسلمانوں کی مساجد کے متعلق ہزآنر کی یہی پالیسی رہیگی۔ جو سابق میں رہی ہے۔ اور اب ان کے اعتراضات کی قطعًا کوئی پروا نہیں کی جاویگی۔

دوسرا امر جو ہزآنر نے دوبارہ تعمیر حصّہ منہدمہ کے خلاف پیش کیا ہے۔ وہ ۳ راگست کا واقعہ ہے۔ یہ منطق بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ ۳ راگست کو جو واقعہ ہوا اس میں مسلمانوں نے گورنمنٹ کے نظام کو کیا ضعف پہنچا دیا۔ جواب گورنمنٹ اسی نظم کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے انصاف کو ہاتھ سے دے رہی ہے۔ کیا درحقیقت گورنمنٹ کے رعب میں ۳ راگست کے واقعہ سے کوئی فرق آگیا ہے؟ فرض کرو کہ کسی پولیس مین کا انگوٹھہ زخمی ہوگیا۔ تو کیا ایسے ایک ایک زخم کے عوض پانچ پانچ چھ چھ مسلمان سپرد خاک نہیں ہوگئے۔ اور بہت سے ہسپتال میں پڑے نہیں چلا رہے ہیں؟ گورنمنٹ کے رعب میں فرق کیا آنا تھا۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے عمال اپنی اس طاقت پر کہ وہ منٹوں میں کارتوسوں سے غریب رعایا کو اڑا سکتے ہیں فخر کررہے ہیں۔ کیا کارتوسوں کے جھگڑوں کے پُرامن جلسوں میں لے جانے۔ اور لیڈروں کو اڑا دینے کی دہمکی دینے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کا رعب اب کم ہوگیا ہے بلکہ اس واقعہ نے تو گورنمنٹ کے کارتوسوں کو میدان میں نکال کر ان بیچارے لوگوں کو جنہیں بندوقوں اور کارتوسوں کی شکل تک دیکھنی نصیب نہیں ہوئی۔ اور بھی مرعوب کردیا ہے۔ اگر کارتوسوں کے چلانے سے ہی سلطنت کی شوکت وسطوت قائم ہوتی ہے۔ تو اب تو خوب رعب بیٹھ چکا ہے۔ ہمیں تو معلوم نہیں کہ اس سے پہلے بھی گورنمنٹ کے عمال کارتوسوں کے جھگڑوں کو پُرامن جلسوں میں کھینچنے کی دہمکیاں دیا کرتے تھے۔ بلکہ برخلاف ازیں ۱۹۰۷ء کے بلوے ہماری آنکھوں کے سامنے ہوئے۔ راولپنڈی میں کس قدر کوٹھیاں صاحب لوگوں کی لوٹی گئیں۔ اور فساد اس حد تک پہنچا۔ کہ کانپور میں تو کیا خلل امن کے لحاظ سے۔ اور کیا نقصان مال کے لحاظ سے راولپنڈی کے نقصان کا عشر عشیر بھی نہ ہُوا تھا۔ مگر وہاں تو خالی فایر بھی نہ سنے گئے۔ نہ ہی ۱۹۰۷ء کے اُن جلسوں میں جن میں سڈیشس تقریریں ہوئی تھیں۔ اور جن کی بنا پر بعض لیڈر۔ دل کو جلا وطن کیا گیا تھا کبھی کارتوسوں کے جھگڑے یا مسلح پولیس پہنچی۔ یہ بات اب تک سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ کیوں سارا زور غریب مسلمانوں پر ہی دکھایا جاتا ہے۔ افسوس کہ جن واقعات کو مسلمان دیگر ممالک میں دیکھکر حیران تھے۔ کہ ہر ظلم وستم کا تختہ مشق یہ غریب قوم ہی کیوں بنتی ہے۔ آج انکا نقشہ سر جیمس میسٹن ایک پُرامن گورنمنٹ کے زیر سایہ بھی قایم کرنا چاہتے ہیں۔ ہزآنر نے تو آگرہ میں فرمایا تھا۔ کہ مسٹر ٹاملر نے بھی چھ سو

کارتوس چلانے اور نیزہ و شمشیر سے حملہ کرنے کے بعد کوئی کینہ دل میں نہیں تھا۔ مگر ہز آنر کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا اپنا دل ابھی اس غبار سے صاف نہیں مسجد کے منہدمہ حصّہ کے دوبارہ بنانے سے اب شرک کی سیدھ کا سوال تو ہز آنر کو تکلیف نہیں دیتا۔ مگر یہ ڈر ہے۔ کہ خدا جانے اس حکم کے دیتے ہی کیا اندھیر مچ جائے۔ اور گورنمنٹ کو بزدل سمجھ کر مسلمان کہاں کہاں حملہ کر دیں۔ یہ اگر پریشان خیالی نہیں تو اور کیا ہے؟ میں ہز آنر کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اُن کے ایسے حکم سے انتظام کو نقصان پہنچنے کی بجائے سلطنت کی بنیاد مستحکم ہو جائیگی۔ کروڑوں دلوں کی شکر گذاری مسلح پولیس سے بہت بڑھکر سلطنت کی شوکت اور سطوت کو رونق و تقویت دینے والی چیز ہے۔ تعجب یہ ہے۔ کہ ایک صوبہ کے مدبر حاکم کے منہ سے یہ لفظ نکلتے ہیں۔ اور پھر جن لوگوں نے ابھی چھ سال ہوئے ہر ایک قسم کی شورشوں کی بیخکنی کرنے میں گورنمنٹ کو تہ دل سے مدد دی۔ اب اُنہی کو اپنی ایک مسجد کے لئے کوشش کرنے پر اور حد اعتدال کے اندر کوشش کرنے پر شورش پسندی کا الزام دیا جاتا ہے

بقیہ دو باتیں زیادہ تفصیل کی محتاج نہیں ہیں۔ ہز آنر اخبار نویسوں کو یہ الزام دیتے ہیں۔ کہ وہ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ مگر کیا ایک صوبہ کے حاکم کے لئے یہ موزوں ہے۔ کہ وہ دالان کو بار بار غسلخانہ کہے۔ صرف اسلئے کہ اپنی بات کی پیچ رہ جاوے۔ وہ تھا تو بہر حال دالان یا برآمدہ۔ غسلخانہ تو کسی صورت میں نہ تھا۔ لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اب آیندہ گورنمنٹ مساجد کے کون کون سے حصّوں کو غیر مقدس سمجھ کر گرا دیا کریگی اور کون کون سے حصّے ایسی دستبرد سے محفوظ رہ سکیں گے؟ مثلاً بعض مساجد کے ساتھ مینارے ہوتے ہیں۔ سر جیمس میسٹن کی تاویل کے مطابق چونکہ وہاں سجدہ نہیں کیا جاتا اُن کا گرا دینا بھی جایز ہوا۔ لاہور کی دو عظیم الشان مساجد یعنی شاہی مسجد اور وزیر خاں کی مسجد میں بڑی بڑی ڈیوڑھیاں ہیں۔ ایسا ہی مساجد کے زینے ہیں۔ یہ تمام حصّے مساجد کے چونکہ سجدہ گاہ نہیں۔ اس لئے اس تاویل کی رو سے ادنیٰ ضرورت کے پیش آنے پر یہ گرا دیئے جاسکتے ہیں۔ ہز آنر ایکسلنسی کے لئے انصاف کو ہاتھ میں لیکر خدا کے لئے ہمیں یہ بھی تو بتائیں کہ گرجا گھروں کے کون کون سے حصّے متبرک اور کون کون سے غیر متبرک ہوتے ہیں۔ کیا ان کے احاطے ان کے مینارے یہ مقامات متبرک ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو کیوں۔ گرجا کے تو اندر بھی کبھی سجدہ نہیں ہوتا۔ پس سر جیمس میسٹن کی تاویل کی رو سے تو وہ سارے کا سارا ہی مقدس کہلانے کا مستحق نہیں رکھتا۔ چہ جائیکہ اس کے ایسے مقامات متبرک کہلا سکیں جہاں عبادت کا کوئی حصّہ بھی ادا نہیں ہوتا۔ اور مسلمانوں کے نزدیک تو وضو بھی اُن کی عبادت کا ہی ایک حصّہ ہے۔ ہم تو یہی سمجھ لیں گے۔ کہ گورنمنٹ کو دراصل کسی مذہب کے مذہبی مقامات کی بھی پروا نہیں جہاں اس کی مادی اغراض مذہبی اغراض کی منافی ہوں۔ تاوقتیکہ ہمیں یہ نہ دکھا دیا جاوے۔ کہ بیسیوں مساجد کے بالمقابل ہندوستان کے اندر ایک آدھ گرجا گھر کی کسی چار دیواری کی دیوار ہی کسی تمدنی غرض کے لئے لی گئی ہے۔ یا ہم کو یہی بتلایا جائے۔ کہ گرجا گھروں میں فلاں خصوصیت ہے جس کے سبب وہ تمدنی اغراض کے بالمقابل آ ہی نہیں سکتے۔

پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر ہندؤوں کی دیکھا دیکھی بھی مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی تو کونسا گناہ کیا۔ جب اُنہوں نے دیکھا۔ کہ ایک مندر بچا لیا گیا ہے۔ اور وہاں شرک کی سیدھ قربان کر دی گئی ہے۔ تو گورنمنٹ کی غیر طرفداری کی پالیسی نے اُنہیں بھی حوصلہ دلایا۔ کہ وہ بھی صدائے احتجاج بلند کریں۔ مجھے اب تک یہ سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس میں حسد کا کیا دخل ہے حسد تو جب ہوتا۔ کہ مسلمان کہتے یہ مندر کو بھی گراؤ۔ مگر وہ تو کسی کے مقدس مقام کے بھی دشمن نہیں۔ اگر ایک مندر بچا یا گیا۔ تو اُنہیں خوشی ہے لیکن جن لوگوں کی بیسیوں مسجدیں گر چکی ہیں۔ اُنہیں اگر مندر کے بچائے جانے سے پہلے یہ جرأت نہ ہوئی ہو کہ وہ مسجد کے لئے التجا کریں۔ تو اس میں کونسا امر ایسا پیدا ہو گیا۔ کہ اب اُنکی صدائے احتجاج کے بالمقابل حکام نے کانوں میں روئی دے لی۔ باقی رہا یہ امر کہ وہ کونسے اسباب تھے جنہوں نے اوائل مارچ میں مسلمانوں کے درمیان یہ شور پیدا کر دیا۔ سو سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ سبب سے ... [illegible] ... ہے اب انکو ... [illegible] ... گورنمنٹ خود ہی ... [illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(از مسلم انڈیا بابت ماہ جولائی)

ذیل میں سر جان ریس کا وہ مضمون، اور خواجہ صاحب کی طرف سے اس کا جواب درج کیا جاتا ہے۔ جس کا ذکر ہم پچھلی اشاعت میں کر چکے ہیں (اڈیٹر)

گوری عورتیں اور سانولے خاوند

یہ تحریر لندن کے ایک روزانہ اخبار موسوم بہ لندن ڈیلی میل میں نکلی تھی:۔

کالونیل سکرٹری کی درخواست پر۔ گورنمنٹ آسٹریلیا نے جو سرکلر تھوڑے دن ہوئے جاری کیا جس میں گورے رنگ کی عورتوں کو پٹھانوں یا افغانوں سے جو ہندوستانی سرحد کے مسلمان ہیں شادی کرنے سے روکا گیا ہے۔ اس سرکلر کے متعلق اشارہ کرکے سر جان ریس ممبر پارلیمنٹ نے جن کی ہندوستانی معاملات پر رائے بطور سند ہے۔ کہا کہ یہ پٹھان جو مسلمان ہیں۔ وہ دیسی خیالات کے مطابق ان عورتوں سے سلوک کرتے ہیں۔ لیکن جو اُن کی رائے میں بہترین سلوک ہے وہ ایک سفید رنگ کی عورت کے سخت منزل شان ہے۔ سر جان ریس نے کہا۔ کہ ایک مسلمان قانوناً ایک سے زیادہ بیوی کر سکتا ہے اور ایسی عورتیں جو ان سے شادی کرتی ہیں وہ دیکھ لیں گی۔ کہ اُن کے خاوند ایک عورت پر صبر نہیں کرتے۔ عموماً یہ سفید رنگ کی عورتیں شادی کے بعد ایک حرم میں جا قید ہوتی ہیں۔ جہاں بہت سی دیسی عورتیں سرکنیں پہلے سے موجود ہوتی ہیں جو اُن کو نفرت و حقارت سے دیکھتی ہیں۔ اور اُس کی زندگی اُس پر حرام کر دیتی ہیں۔ ہندوستان میں یورپینوں کے رعب میں ایسی شادیوں سے بہت فرق آ گیا ہے گوری عورتیں نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھی جاتی ہیں۔ یہ بھی علی العموم یہاں معلوم نہیں کہ عورت شادی کر کے خاوند کے ذاتی قانون کے ماتحت ہو جاتی ہے۔ اور بعض وقت اُس کو معلوم ہوگا کہ وہاں طلاق بہت آسانی سے ہو سکتا ہے اور وہ آخرکار بطور بردہ یا غلام بیچی جا سکتی ہے اُس کی اولاد بھی دوغلی سمجھی جاتی ہے جس کو سفید سیاہ دونو قومیں نفرت سے دیکھتی ہیں اور پھر ان بچوں پر بھی اُن کے باپ کا قانون حاوی ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہاں کی عورتوں کے پاس آسان وزرائع ہیں۔ جن سے انہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ شادی کر کے اُن کی کیا حالت ہو جاوے گی۔ پھر ہندوستان کے باشندوں کی جسمانی کشش اور وہاں کی زندگی کی داستانیں اُن پر جادو کا اثر کر دیتی ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کسی طرح سے یہ خطرناک شادیاں بند ہونگی؟ سوائے اس کے کہ یورپ اور آسٹریلیا میں دیسیوں کا آنا ہی بند ہو جاوے۔"

اسلامک ریویو کی طرف سے جواب

مذکورہ بالا تحریر نہ صرف ایک عمدہ نمونہ اُس سطحی علم کا ہے۔ جو اِن نام نہاد نقادان معاملات ہندوستان کو حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ یہ اُس طرز عمل کی بھی عمدہ تشریح ہے جو یہاں کے بعض لوگ ایک قابل اعتراض غرض کے حصول میں عامہ رائے پیدا کرنے کے لئے اختیار کر لیتے ہیں ایسے وقت مدعا کا حصول ان کے نزدیک ہر جا بیجا جایز وسیلے کو روا کر دیتا ہے اور افترا اور غلط بیانی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ گول مول باتیں بیان کر دی جاتی ہیں اور نکمّی کہانیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ پھر متحرک تصویریں۔ تماشوں تھیٹروں اور ناولوں میں فرضی کہانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ اخباروں کے کالم اسی غرض کے لئے سیاہ کئے جاتے ہیں اور اس طرح بہت تھوڑے سے عرصہ میں ایک جھوٹی بات امر واقعہ۔ اور ایک وہم۔ حقیقت بن جاتا ہے۔

دراصل اس وقت انگلستان میں غیر قوموں سے شادی کرنے کے خلاف سخت خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ بقول سر جان ریس۔

ایسی شادیوں سے ہندوستان میں یورپین رعب میں فرق آ گیا ہے۔

یہ ایک بات ہے جو امپیریلزم اور مطلق العنان خیالات والوں کو یہاں تکلیف دے رہی ہے اس لئے تعلقات زوجیت کے روکنے کے لئے ہر ایک طرح کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن مشکل تو یہ پڑی ہے کہ بقول خود سر جان ریس کے "وہ ہندوستانی کی جسمانی کشش" انگریزی لڑکیوں کے لئے وہ غضب کا جادو ہے کہ انہیں جان بل کی پند و نصائح سے لاپرواہ بنا رہا ہے۔ اور آخرکار اب جان بل کے پاس کوئی چارہ نہیں رہا سوا اس کے کہ ان لڑکیوں میں خوف و خطر پیدا کر دے۔

لیکن کیا اسی کا نام امانت و دیانت ہے کہ ایک غرض کے حصول کے ... [illegible]

ہی ہے۔ لیکن سر جان ریس جیسے انسان کو تو ایسی رائے دینے سے پہلے اپنے الفاظ کو وزن کر لینا چاہئے تھا۔

کثیر الازدواجی اسلام میں کوئی مذہبی فرض نہیں

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ایک مسلمان ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتا ہے۔ لیکن کیا سر جان ریس واقعات اور شمار کی بنا پر ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ کس قدر گوری عورتوں نے مسلمانوں میں شادی کر کے اپنے خاوندوں کو دوسری عورتیں بیاہتے دیکھا اور کتنی انگریزی قوم کی لڑکیاں ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کی دوسری دیسی بیویوں کے ساتھ حرم میں جا مقید ہوئیں۔

سر جان کو جاننا چاہئے۔ کہ لفظ حرم کے جو معنے انگلینڈ میں لئے جاتے ہیں۔ لکھو کھا مسلمانانِ ہند اس لفظ کے اُن معانی سے ناآشنا ہیں۔ ایسا "حرم" تو ہندوستان میں کہیں بھی نہیں۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ نصف درجن فرمانروا اور چند صد اعلیٰ طبقہ کے امرا اصولِ کثیر الازدواجی کو بہت بُری طرح سے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس طبقے کے جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ تو اُن سے بدرجہا بدتر ہیں۔ جو کچھ بطور کثیر الازدواجی ہندوستان میں نہایت ہی محدود حالت میں بروئے شرع و قانون ہو رہا ہے۔ یہاں تو علی العموم خلیع الرسن ہو کر بروئے رواج ہو رہا ہے۔ چنانچہ آشنائی کے طور پر عورت کو گھر میں رکھنے اور پھر ناجایز اولاد کے پیدا ہونے کی جو لعنت یہاں عام طور پر ہے۔ اس سے مشرقی ممالک بالکل پاک ہیں اور یہ جو یہاں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کثیر الازدواجی ایک مذہبی اصول اسلام کا ہے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ یہ تو بعض بدیوں کے روکنے کا علاج ہے خاص خاص حالات میں۔ اور پھر نہایت ہی محدود تعداد میں۔ کثیر الازدواجی ہوتی ہے اور اگر وہ حالات موجود نہ ہوں تو پھر قانوناً کثیر الازدواجی درست بھی نہیں علاوہ ازیں بروئے شرع محمدی

شادی ایک معاہدہ ہے

عورت کو ہر طرح آزادی حاصل ہے۔ وہ کسی دباؤ میں نہیں جب تک عورت کو شادی کے معاملہ میں آزادی رائے حاصل نہ ہو۔ اسلاماً شادی ہو نہیں سکتی شادی کے وقت وہ مناسب شرائط مقرر کر سکتی ہے۔ اور ان شرائط کے ٹوٹنے پر شادی کالعدم ہو جاتی ہے اور اُس کو کافی ہرجانہ مل سکتا ہے۔ مثلاً شادی سے پہلے عورت خاوند میں یہ معاہدہ ہو سکتا ہے۔ کہ خاوند دوسری بیوی نہ کریگا اور اگر وہ دوسرا نکاح کریگا۔ تو اُس کا یہ فعل ہی فسخ نکاح کے لئے کافی ہوگا اور عورت کو ہر قسم کی دادرسی کا حق حاصل ہوگا۔ اسلام نے اگر ایک طرف بعض قباحتوں کے دفعیہ میں کثیر الازدواجی کی اجازت دی ہے تو دوسری طرح کثیر الازدواجی کو بُرے طور پر استعمال کرنے کا علاج بھی تجویز کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی شریعت کس قدر مکمل ہے دراصل مسلمانانِ ہندوستان میں ایک شادی کرنا ہی قانون زندگی ہے۔ اور اگر ایک عورت سے زیادہ عورت سے مباشرت کا نام کثیر الازدواجی ہے تو پھر سر جان کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اُس کے بھائی بندہم سے بہت زیادہ کثیر الازدواج ہیں۔ سر جان نے یہ تو درست کہا ہے کہ شادی کرنے سے ایک عورت اپنے خاوند کے ملکی قانون کے ماتحت آ جاتی ہے۔ یہ تو ہر ایک ملک کا قانون ہے۔ لیکن یہ تبدیلی قانون تو ہر ایک ایسی انگریزی لڑکی کے لئے جو مسلمان کو بیاہ لیتی ہے بدرجہا مفید ہے۔ اس طرح وہ انگریزی کامن لا کی اُن تمام بیہودگیوں اور تکلیفوں سے بچ جاتی ہے۔ جس کی رو سے خاوند کو تو اپنی اور اپنی بیوی کی جائداد کو ہر طرح استعمال اور انتقال کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن بیوی نہ صرف یہ کہ انتقال ہی نہیں کر سکتی۔ بلکہ وہ تو اپنی جائداد کے متعلق وصیت بھی نہیں کر سکتی۔ سر جان ریس کے معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ہم تعض ہاپ ورتھ کے چند فقرے ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"ہمارا کامن لا (قانون عامہ) کچھ اس طرح عورت کو خاوند کے قبضہ میں کر دیتا ہے۔ کہ وہ عورت جو شادی کے وقت جوان۔ خوبصورت دولتمند خاوند پر بھروسہ کرنے والی تھی۔ خاوند کے وحشیانہ سلوک سے جس کے مقابل اُس کے پاس کوئی علاج نہیں دس بارہ سال میں آمادہ ہو جاتی ہے کہ وہ متاہل زندگی سے الگ ہو جاوے اُس وقت وہ ستم رسیدہ۔ بیاہ شدہ مفلس اور کمزور ... رہ جاتی ہے"

انگریزی قانون کے تحت تو عورت کی یہ حالت ہے۔ لیکن شرع اسلام کے تحت تو عورت کی جائداد بالکل محفوظ ہے وہ ہر طرح جائداد کے استعمال ... [illegible] ... سکتی ہے وہ اپنے خاوند کے ساتھ حقیقی معنوں میں شریک ... [illegible] ... کا صیغہ کر سکتی ہے۔ حقوق اور ... [illegible]

خاوند کی وارث بھی ہے اور ایسا ہی اُس کو اپنے والدین اور اپنی اولاد سے بھی ورثہ پہنچتا ہے۔ اس طرح ایک انگریزی لڑکی مسلمان سے نکاح کر کے وہ حقوق پا لیتی ہے۔ جو انگریزی قانون کے ماتحت اُس کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتے۔

بیشک ہر مسلمان کو طلاق کا حق حاصل ہے۔ لیکن پھر اس طلاق کی بد استعمالی کو روکنے کے لئے ایسی قیود بھی تو موجود ہیں۔ جن کے سبب مسلمانوں میں طلاق در اصل عنقا ہے۔ ہاں جو کچھ یہاں ہم روزانہ اخبار میں مقدمات طلاق کا حال پڑھتے ہیں۔ اُس سے سرجان بھی ناواقف نہیں اور یہ جو سرجان نے کہدیا۔ کہ آخر کار یہ عورتیں (انگریز لڑکیاں بزوجیت مسلمان) بطور غلام بیچی جاتی ہیں" یہ ایک اور نکمی کہانی ہے۔ یہ تو ممبر پارلیمنٹ کو نہیں بلکہ کسی پادری مناد مسیحیت کے منہ کو زیادہ زیب دیتی ہے۔ اصل میں سرجان کے دل کی تہ میں جو چھپا ہوا ہے اور وہ اُس کے لفظوں میں ہم خوب دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ایسی شادیوں سے یورپینوں کے رعب میں فرق آتا ہے اُس کے جوش خروش نے سرجان کو یہ بھی بھلا دیا۔ کہ قانون ہندوستان کے ماتحت بردہ فروشی جرم ہے۔ جس کے لئے سخت سے سخت سزا مقرر ہے۔

یورپین عورتیں مسلمانوں کے گھروں میں۔ در اصل تو گھر کی حکمران ہیں۔ وہ اُن تمام حقوق کو حاصل کر لیتی ہیں۔ جو نبی کریم صلعم نے عورتوں کو بخشے ہیں۔ "عورت اپنے خاوند کے گھر میں بادشاہ ہے" یہ سرور کائنات نے فرمایا اور یہ کہکر عورتوں کو وہ حقوق عطا فرمائے۔ کہ جو عورت کو کہیں اَور حاصل نہ تھے اور ہم روزانہ زندگی میں دیکھتے ہیں۔ کہ جہاں کسی ہندوستانی مسلم نے یورپین خاتون بیاہی۔ اُس پر نبی کریم کے مقدس الفاظ۔ لفظاً اور معناً پورے ہوئے۔ اُسکا خاوند اُس کا نوکر بن جاتا ہے اور وہ اُس کی رانی۔ اُس کی تمام جائداد اور اُس کا آمد و خرچ کل اس (عورت) کے ہاتھ میں آجاتا ہے۔ میم صاحب کی خوشی اول اور اُس کے بعد خاوند کی خوشی۔ پھر جب یہ یورپین عورتیں اپنے خاوند کے بھائی بندوں میں جاتی ہیں۔ تو جو عزت کل کنبہ کے زن و مرد اُس عورت کی کرتے ہیں وہ اُس کو کہیں اَور جگہ نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہر شادی کے موقعہ پر اُس کی خاطر سب سے پہلے کی جاتی ہے اور پھر اُس پر کسی کو رنج نہیں ہوتا اور دوسرے اُسکی خوشی میں اپنی خوشی دیکھتے ہیں۔

میرے پیرؤں میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی عورت سے اچھا ہو یہ اس اشرف نبی کے الفاظ ہیں جس کے مسلمان پیرو اور غلام ہیں اور ہر مسلمان کی یورپین بیوی اس امر کی شہادت دے گی۔ کہ پیروان محمد صلعم کس طرح اپنے نبی مکرم کے ارشادات کی عزت کرتے ہیں

سرجان ریس نے یہ مضمون پڑھ کر جو چٹھی لکھی ہے وہ مسلم انڈیا کے ستمبر نمبر میں چھپے گی انشاء اللہ (جسکا مختصر ما حصل گزشتہ اشاعت میں دیا جا چکا ہے۔ اڈیٹر)

مراسلات

خدا کے لئے ایک شہادت

اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں لا تکتموا الشہادۃ و من یکتمہا فانہ اٰثم قلبہ۔ و اللہ بما تعملون علیم۔ اے مسلمانو! شہادت کو نہ چھپاؤ۔ اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرتا ہے۔ پس تحقیق اُس کے دل میں روگ ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔ پھر فرمایا

یا ایہا الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علیٰ انفسکم اے مومنو! اللہ کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دو۔ خواہ وہ شہادت تمہاری جان کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

قرآن کریم کے یہ دو فرمان ہیں۔ جن کی بجا آوری ہر مومن کا فرض ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جہاں اور بہت سے احکام قرآنی پر عمل چھوڑ دیا۔ وہاں اس آیت کی خلاف ورزی بھی آج کل عام طور پر رائج پائی جاتی ہے۔ اِلّا ما شاء اللہ۔

اِس حکم کی تعمیل میں ہم ایک غلط فہمی دور کرنے کے لئے ذیل میں اپنی شہادت پیش کرتے ہیں۔ اور وہ غلط فہمی یہ ہے۔ کہ جناب مولوی ظفر علی خاں صاحب ایک زمانہ میں سلسلہ حقہ عالیہ احمدیہ کے حالات سے بالکل ناواقف تھے۔ علماء پنجاب اور اخبارات پنجاب نے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف طرح طرح کے جھوٹے الزام لگا کر عام لوگوں کو بہکایا۔ اور کفر کے فتوے بھی شائع کئے۔ اس وقت مولوی ظفر علی خاں صاحب نے جو حیدر آباد میں تھے۔ ناواقفی کی وجہ سے اس سلسلہ کے خلاف بہت کچھ لکھا جس سے ہم ممبران سلسلہ احمدیہ کو بہت دکھ پہنچا۔ لیکن جب مولوی صاحب لاہور تشریف لائے۔ اور اُن کو اس سلسلہ کے حالات اور خدمات اور عقائد سے پوری آگاہی ہوئی۔ انہوں نے کئی مجالس میں اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور آئندہ کے لئے اپنی زبان و قلم و عمل سے کوئی ایسی بات نہ کی۔ جو سلسلہ کے بانی۔ یا خلیفۃ المسیح یا سلسلہ کے خلاف ہوتی۔ باوجودیکہ اس قسم کے کئی موقعے پیش آئے۔ کہ ہمارے بعض احباب نے اصل حالات موجودہ سے ناواقفی کے باعث اُن کو مخالف سلسلہ سمجھ کر مضامین بھی لکھے۔ مگر آپ نے صبر و تحمل سے ہمیشہ کام لیا۔

تقریباً تین چار سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ کہ اخبار زمیندار میں کئی مرتبہ اس سلسلہ کی مفید خدمات کا اقرار کیا جا چکا ہے اور سلسلہ احمدیہ کی تحریرات شائع ہونے کے لئے یہ اخبار ہمیشہ احمدی اخبارات کے لئے نہایت فراخدلی سے کھلا رہا ہے۔ جناب خواجہ صاحب کے حالات مسلم انڈیا۔ اسلامک ریویو کے متعلق بار بار اشتہار۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ اور خواجہ صاحب کے مضامین کے لئے بہت حد تک اس اخبار کے کالم وقف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ہر مجلس اور ہر موقعہ پر آپ کھلے کھلے الفاظ میں تعریف فرماتے رہے ہیں۔ ہم نہایت مشکور ہیں۔ کہ آپ نے صدر اعظم ٹرکی کی خدمت میں ہماری اشاعت اسلام مشن کا ذکر خیر فرمایا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سلطنت عثمانیہ کی طرف سے خواجہ صاحب کے رسالہ کے لئے ۲۲ پونڈ سالانہ کی گراں بہا عطیہ کا وعدہ ہوا۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔ یہ بالی امداد خاں صاحب کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ بہ تعمیل ارشاد ربانی "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" ہم جناب مولوی صاحب کے نہایت ہی مشکور و ممنون ہیں۔ اور آپ صرف ہمارے بلکہ ساری احمدی جماعت کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بیش از بیش برکات کا حصہ دے اور صراط مستقیم پر چلاوے اور وہی آپ کا ناصر و معاون ہو۔ آمین!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو جن کی ہر بات میں روح القدس سے تائید ہوتی تھی۔ ہندوؤں کو بھی ایسے وقت میں کہ وہ سخت مصیبت کی حالت میں تھے پیغام صلح دینے میں تامل نہ فرمایا۔ تاکہ ملک میں امن قائم ہو۔ اور دو قومیں جو ایک عرصہ دراز سے ایک دوسرے کے بزرگوں کو گالیاں دینے کی وجہ سے علیحدہ ہو چکی تھیں۔ متحد ہو کر ملک میں آرام سے زندگی بسر کریں۔ اس لئے ہمارے احمدی بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں۔ رسول کے نام لیوا۔ قرآن کریم کے ماننے والوں سے اللہ کو ایک کہنے والوں کے ساتھ اگر وہ ان کی طرف جھکیں صلح و آشتی سے پیش آویں۔

ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا پیغام صلح تمام جہان کے لئے ہے۔ اور جو کوئی اخلاص سے ہماری طرف قدم اٹھاوے ہم اُس کا خیر مقدم کریں! اور اگر اس سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو اس سے درگذر کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تواب اور رحیم ہے۔

ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ جناب مولوی ظفر علی خان صاحب ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہر طرح سے حسن ظن رکھتے ہیں۔ اور اس سلسلہ کی ہر ایک اسلامی خدمت میں وہ ہمیشہ مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسلام کے کل فرقوں میں خدمت اسلام میں ایک دوسرے کے مدد و معاون ہونے کے لئے وہ ساعی ہیں۔ اور ان میں اتفاق و یکجہتی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے۔ آمین! اخلاق کو ہاتھ سے نہ دینا تو ہر مومن کا فرض ہے۔ لیکن اس تحریر سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جو شخص کہ ہم کو کافر کہے۔ یا ہمارے سلسلہ کا دشمن ہو۔ اُس کے ساتھ بھی مودت کا برتاؤ کیا جاوے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بفضلہ تعالےٰ ہم منافق نہیں ہیں۔ جس شخص میں ذرا بھی عناد کی بو ہو۔ اس سے ہمارا اتفاق نہیں ہو سکتا۔ مگر آخر موافق و مخالف میں تمیز کرنا تو ہمارے لئے ضروری ہے تخلقوا باخلاق اللہ کے اصول کو ہماری جماعت کا فرض اولین ہے۔ کہ ہمیشہ اپنی روزانہ زندگی میں مد نظر رکھیں۔ خدا تعالےٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم کسی کے لئے ابتلا کا موجب نہ ہوں۔ آمین! (راقم سید)

پشاور کی خبریں مرسلہ نامہ نگار پیغام صلح

اس ہفتے اور پچھلے ہفتے خوب بارش ہوئی۔ موسم خنکی پر آگیا ہے سر جارج روس کیپل صاحب بہادر کے سی۔ ایس آئی چیف کمشنر صوبہ سرحدی رخصت پر تشریف لے جا رہے ہیں اُن کی جگہ جناب مسٹر ڈاننڈ صاحب بہادر سی ایس آئی قائمقام چیف کمشنر ہو نگے۔ بھائی فیروز الدین صاحب احمدی ۱۳ اگست کو مرض سل سے اپنے وطن علاقہ جہلم میں اور جناب مولوی عبد الحی صاحب احمدی [illegible]

اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور اُن کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تمام احباب سے التجا ہے کہ وہ اپنے مرحوم بھائیوں کے لئے نماز جنازہ پڑھ کر دعائے مغفرت کریں۔ ہر دو بھائی بڑے پُر جوش نیک اور مخلص تھے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے آمین! **جناب میر حسام الدین** صاحب مرحوم سیالکوٹی کا جنازہ گذشتہ جمعہ کے دن جماعت پشاور نے غائبانہ ادا کیا (نامہ نگار) امید ہے کہ پشاوری احباب باقاعدہ طور پر اپنے علاقہ کی خبریں بھیجنے کا انتظام کریں گے۔ یہی التجا دیگر علاقہ کے احباب سے بھی ہے (اڈیٹر)

خلاصہ واقعات متعلقہ کانپور بعض غیر مسلم ہمدردان بنی نوع کو بھی مظلومین کانپور کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا صرف زبانی ہی اظہار ہی نہیں ہوا۔ بلکہ بعضوں نے چندے میں بھی مدد کی ہے۔ مسٹر مظہر الحق کے علاوہ دہلی وغیرہ سے چند اور بیرسٹر بھی ملزمان کی طرف سے پیروی مقدمہ کے واسطے کانپور پہنچ گئے ہیں۔ اس امدادی فنڈ میں فی الحال ڈہائی لاکھ روپیہ کی ضرورت بتلائی جاتی ہے۔ اکثر مقامات ہند کے مسلمانوں نے اس کے لئے فراہمی چندہ کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ مقدمہ کی کارروائی جاری ہے بیس کمسن لڑکے بوجہ نابالغی رہا کر دیئے گئے ہیں۔ باقی (۱۰۱) ملزمان کی نسبت فرد قرار داد جرم لگانے سے پہلے صاحب مجسٹریٹ بہادر وکیل سرکاری۔ پیرو کار صفائی میں کسی قدر قانونی جرح قدح ہوتی رہی۔ آخر عدالت نے کہا۔ کہ تم ۳ اگست کو مجمع خلاف قانون میں شریک تھے اور زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند مفسدہ پردازی کے مرتکب ہو۔ لہٰذا تمہارا جرم سشن سپرد ہونے کے قابل ہے۔ نیز دولت سنگھ سوار کانسٹیبل کو ضرب شدید پہنچانے کی وجہ سے جو اپنا فرض منصبی ادا کر رہا تھا۔ تم نے جرم زیر دفعہ ۳۳۳ تعزیرات ہند کا بھی ارتکاب کیا۔ کہ وہ بھی قابل سماعت سشن ہے۔ پس میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارے مقدمہ کی سماعت زیر الزامات مذکورہ بالا عدالت سشن میں کیجاوے۔ سات ملزم ابھی زخمی ہیں ہسپتال میں اُن کا علاج ہو رہا ہے۔ ۲۹ کو ان کی بھی پیشی ہونی تھی۔ آئندہ سماعت ۳۰ اگست و یکم ستمبر کو ہوگی۔ مسٹر مظہر الحق پہنچ گئے ہیں۔ ۳۱ کو آنکر مولانا آزاد سبحانی کے مقدمہ کی پیروی کریں گے۔ ڈاکٹر سلیمان اُن کے اور حافظ احمد اللہ کے لئے ضمانت کی تحریک کرنے الہ آباد گئے ہیں۔

بقیہ بیرونی خبریں صفحہ ۱ کالم ۱ سے آگے

تقبیہ چین کی بعض افواج سرکاری نے دریائے ینگسی کو عبور کر کے باغیوں کی رسد رسانی کا راستہ کاٹ دیا ہے۔ باغی سوداگروں کو مجبور کر رہے ہیں کہ اپنی دولت کا دسواں حصہ انقلاب فنڈ میں دیں۔ ایک سوداگر پر دباؤ ڈالا گیا ہے۔ کہ بیس ہزار سکہ رائج الوقت اعانت بغاوت میں دے۔ ایوان تجارت نے ایسی دباؤ میں آن کر تیس ہزار اس مد میں دے بھی دیا ہے۔ (برلن ۲۸) جرمن دستہ کروزر متعینہ انتہائے مشرق کے کمانڈر نے تار خبر دی ہے کہ باغیوں نے قلعجات دوہو واقع ینگسی پر قبضہ کر لیا۔

(ہانگ کانگ۔ ۲۹ اگست) وائس پریذیڈنٹ لی یوان ہنگ نے رائٹر کے ایک وقائع نگار سے بیان کیا کہ ہمارے خیال میں اس بغاوت کا انجام استحکام حکومت اور نیز حفاظت زندگی و تجارت کے حق میں مفید ہوگا۔ اس نے اس پر زور دیا۔ کہ دول غیر کے ساتھ اُن باغیوں کے بارہ میں جو اجنبی جہازات پر بیٹھ بیٹھکر جہاں تہاں پناہ گزین ہو جاتے ہیں جلدی سمجھوتہ ہو جانا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مُصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیاں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رب یسر و اتمم بالخیر

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی۔ اے (آنریری) ماسٹر احمد حسین فرید آبادی }

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اِک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی ستے طلباء سے للعہ اور عگہ
(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ کا ٹکٹ آنے پر
(۴) قابل ۔۔ نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویر ہوس لاہور و سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط و کتابت منیجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ { احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد (۱) | لاہور: سہ شنبہ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ | نمبر (۲۴)

تازہ برقی خبریں

معاملات بلقان

بلغاریہ کا فیصلہ (لندن۔ ۳۰ اگست) صوفیا سے ٹایمز کا ایک پیغام برقی مظہر ہے۔ کہ بلغاریہ نے ایڈریانوپل کے بارہ میں براہ راست ٹرکی کے ساتھ سلسلہ نامہ و پیام جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

بلغارنی ڈیلیگیٹوں کی روانگی (قسطنطنیہ۔ ۳۱ اگست) وکلا بلغاریہ جو ایڈریانوپل کے معاملہ میں نیز طرفین کے مابین آئندہ پیش آنے والے امور سے متعلق ٹرکی کے ساتھ براہ راست خط و کتابت کرنے کو مقرر ہوئے ہیں۔ جلدی ہی صوفیہ سے روانہ قسطنطنیہ ہوا چاہتے ہیں ان کے سفر کے واسطے ضروری سہولتوں کا بندوبست کر دیا گیا ہے +

دلبعدکی خبر ایڈریانوپل کی ایک تار خبر میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ قصبات قرق کلی اور اغرمی دیر (؟) کے باشندوں نے بلغاری قبضہ کے خلاف ہتھیار سنبھال لئے ہیں۔ یہ بھی خبر ہے۔ کہ وہاں سخت لڑائی ہوئی۔

شورش چین (لندن۔ ۳۰ اگست) اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار ٹوکیو پایہ تخت جاپان سے ایک سنسنی خیز کہانی سناتا ہے۔ کہ اس کی وجہ کہ کیوں "یوان شی کائی" نے ہنگسی میں فوجیں فراہم کیں اور جنگ کی تیاری کی۔ یہ بنی گئی ہے۔ کہ جنوبی ایجنٹوں نے اس کو ماہ مئی میں زہر دے دیا تھا۔ نہایت ہی زور دار طبی تدابیر سے وہ جانبر بھی ہو گیا۔ ورنہ بچنے کی توقع نہ تھی +

مختلف واقعات۔ **وینا** پایۂ تخت آسٹریا سے ۳۱ اگست کی تار خبر ہے کہ وہاں بھی ایشیائی قسم کا ہیضہ پہنچ گیا ہے۔ پہلا مریض (عثمانی ولایت) سلانیک کا ایک تاجر ہے۔ جو راہ سرویہ وہاں آیا تھا

ایشیائی ٹرکی کا مستقبل (لندن۔ ۳۰ اگست) خطرات ظاہر کئے جانے لگے ہیں۔ کہ ممکن ہے فرانس اور جرمنی میں بغداد ریلوے کے متعلق اس قسم کے نامہ و پیام شروع ہو جائیں۔ جن کا نتیجہ "ریلوے منطقہ" کے نام سے ایشیائی ٹرکی کی تقسیم ہو۔ جو بعد میں آسانی کے ساتھ پولیٹیکل حلقہ اثر میں منتقل ہو سکیں + اس پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کا اس میں بڑا بھاری فایدہ ہے۔ کہ جن باتوں سے ایشیائی ٹرکی کے حصے بخرے ہونیکا خدشہ ہو۔ انہیں حتی الوسع ٹالیں +

مہاراجہ کوچ بہار (لندن۔ ۳۰ اگست) کی حالت غیر ہے۔ ایک دو روز کے مہمان ہونگے انکے بھائی کنور رجنندر مع اپنی دلہن راجکماری اندریا کے جو میڈ ہیڈ میں نئی شادی کا لطف اٹھا رہے تھے خبر سنتے ہی موٹر میں ان کی طرف روانہ ہو گئے

متفرق خبریں

کوئٹہ کی تار خبر ہے کہ ملتان سے سبی کی طرف جانے والی لائن کو شدید طغیانی سے اس قدر نقصان پہنچا۔ کہ تین دن سے بلوچستان کی آمد و رفت بند ہے۔ میوے سے بھری ہوئی تیس گاڑیاں واپس بھیجی پڑیں۔ ان کا مال بازار میں میوہ فروشوں کے ہاتھ بہت خسارہ سے بیچا گیا۔ ڈاک بند ہے مسافر حیران پڑے پھرتے ہیں۔ کئی پل بالکل بہہ گئے ہیں۔ رسد اور مدد پہنچنے کا کوئی رستہ نظر نہیں آتا +

ممبران برٹش پارلیمنٹ کی ایک پارٹی مختلف مقامات قلمرو میں دورہ کرتی پھرتی ہے۔ جہاں جاتے ہیں۔ سرکار کے مہمان ہوتے ہیں۔ ایک جگہ ضیافت میں وزیر اعظم نے اس بات کی اہمیت تسلیم کی۔ کہ مدبران شاہی کے دورے ضرور ہوتے رہنے چاہئیں۔ بلکہ تجویز پیش کی۔ کہ ایک امپیریل کانفرنس پھرتے پھرتے تمام اہم شہروں میں منعقد ہوا کرے۔

بغداد ریلوے میں عثمانی بنک کی جو ۱۴۰۰۰۰ پونڈ کی شراکت تھی اسکی خریداری سے متعلق خط و کتابت ہو چکی ہے اس کے عوض میں بنک کو ۴ ۲ لاکھ پونڈ کا جرمن قرضہ محاصل قسطنطنیہ کی کفالت پر مل جائیگا +

مسقط کی حالت قابل اطمینان نہیں معلوم ہوتی۔ چارسو جنگی جوان اورنگ آباد سے جا چکے ہیں چارسو کی اور خبر ہے۔ کہ خلیج فارس کی برٹش جمعیت کو کمک پہنچائیں گے

سالار الدولہ کرمان شاہ میں روسی قونصل کے ہاں جاکے پناہ گزین ہوا ہے۔

جاپان میں ۲۹ اگست کو جو طوفان آیا۔ اس میں بہت سی جانیں ضائع ہوئیں ۱۵ ہزار گھر تو صرف ٹوکیو (پایہ تخت) ہی میں غرقاب ہو گئے۔ سترہ بچے پہاڑی پر چڑھتے ہوئے تلف ہوئے۔ ریلوں اور فصلوں کو بہت نقصان پہنچا۔

اندور میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک مہاتما جی سوا سو (۱۲۵) برس کی عمر کے ہیں۔ سدھ مہاراج کاشی گری نام ہے مہاراجہ صاحب اندور کے تین پشت سے گرو ہیں۔ چل پھر سکتے اور کتابیں پڑھ سکتے ہیں +

امریکہ شمالی میں ایک عورت پچاس سال سے اندھی تھی۔ خدا کی شان ۶ برس کی عمر میں اب اپریشن کے ذریعہ اُسے سوجھنے لگا ہے جسکا آج کل وہاں بڑا چرچا ہے

فرانس میں شرح پیدائش کی روز افزوں کمی نے گورنمنٹ کو آمادہ کر دیا ہے کہ کنواروں پر ٹیکس لگا دے +

روس کی ایک عدالت میں پچھلے دنوں جرمن ملک الشعراء کے تھوڑے سے بالوں کی قیمت ۵ ہزار روپے لگائی گئی۔

کراچی کے چبوترہ مسجد کی نسبت افسوس سے سنا گیا ہے کہ حکام ریلوے اسکا مقدمہ دیوانی چلائینگے اس بنا پر کہ ابتداءً وہ بلا اجازت بنایا گیا تھا +

لاہور کے پوسٹ ماسٹر صاحب چھ ماہ کے لئے پریذیڈنسی مدراس کے قایم مقام پوسٹ ماسٹر ہو کر جاتے ہیں +

ڈویژنل آرڈر لاہور میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چین جانے والے افسروں کی درخواستیں فی الحال منظور نہیں کی جا سکتیں (غالباً چین کی بدامنی کے سبب)

سرحد کی تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حال کی لڑائی بھڑائی میں گو نواب دیر کے ساتھ بہت ہی بُری بیتی ہے۔ لیکن اس کی جمعیت کی بیخکنی نہیں ہوئی۔ ہنوز کچھ دم خم باقی ہے۔ اور آپ خیریت سے پنڈ اخیل کی طرف لوٹ گئے ہیں +

کالکا شملہ ریلوے لاین پر یکم ستمبر سے ۳۱ اکتوبر تک ایک سپیشل گاڑی تارا دیوی سے سیر و تفریح کی غرض سے جانے والی پارٹیوں کے لئے جایا کرے گی۔

پنجاب ہسٹوریکل سوسائٹی کا ایک جلسہ ۴ ستمبر کو ڈائرکٹر جنرل محکمہ تحقیقات آثار قدیمہ کے دفتر میں منعقد ہوگا اور اس میں حال کی تحقیقات نادرہ پر ایک مضمون پڑھا جائیگا

کوئٹہ کے رستہ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے لائن کا رک سیبی سکشن بلیٹ اور متھری کے درمیان طوفان باراں سے جو بیکار ہو گیا تھا۔ اس پر ڈاک اور مسافروں کی آمد و رفت بدقت تمام از سر نو جاری ہو گئی ہے۔

دہلی کے مجوزہ زنانہ میڈیکل کالج سے متعلق عطیات کی مکمل فہرست یہ ہے:۔ نواب حیدر آباد ایک لاکھ روپیہ۔ مہاراجہ اودیپور ۶۲۳ ۲ ۴۹ روپے۔ مہاراجہ جیپور ۳ لاکھ۔ مہاراجہ کوٹہ ایک لاکھ۔ دربار جودہپور ایک لاکھ۔ بڑودہ ایک لاکھ۔ مہاراجہ اندور پچاس ہزار۔ بیگم صاحبہ بھوپال تیس ہزار۔ گوالیار تیس ہزار۔ بیگم آغا خان بیس ہزار۔ مہاراجہ دربھنگہ ۳۷۴۵۸ روپے۔ مہارانی ہتوا ایک لاکھ واودیا ٹرسٹ ۲۵ ہزار۔ میزان کل ۱۰۶۳۱۰۰ روپیہ

پنجاب گزٹ میں اعلان ہوا ہے۔ کہ قانون آبکاری ۱۹۱۴ء میں اشیاء منشی کی جو تعریف کی گئی ہے اس کے مفہوم کا اطلاق آئندہ سے کوکا کے پتوں اور اس کے مرکبات پر بھی ہوا کریگا۔

السداد ہیضہ کی تدابیر پر گورنمنٹ مدراس نے ایک کم خرچ سکیم نکالی ہے۔ جس سے کنوؤں کا پانی ایک نو ایجاد پمپ کے ذریعہ صاف کیا جائیگا۔ اندیشہ صرف یہ ہے۔ کہ لوگ مذہبی طور پر اس میں مزاحم نہ ہوں۔ اس مقصد کے لئے ۵ لاکھ روپیہ الگ رکھا گیا ہے۔ پہلے چند خاص خاص دیہات میں جبراً اس کا تجربہ کیا جائیگا +

پنجاب کے سول اسسٹنٹ سرجنوں کی میموریل کمیٹی نے اتوار کی شام کو مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس سیکرٹری کے مکان پر جلسہ کیا۔ جس میں پبلک کمیشن کے سامنے پیش ہونیکے لئے اسسٹنٹ سرجنان پنجاب کی طرف سے ایک نمائندہ تجویز ہونا تھا۔ رائے صاحب ڈاکٹر گوراندتہ مل جلسہ کے صدر مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کثرت رائے سے اسسٹنٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱　مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۳ء　نمبر ۲۸

اسباب زوال اور تدابیر اصلاح حال

پر

مختلف خیالات

نمبر ۱

تمہید ۲۷ جولائی کے پیغام صلح میں "اسباب زوال" کے عنوان سے لکھا گیا تھا کہ پیسہ اخبار میں ان دنوں یہ ضروری بحث چھیڑی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کے ادبار و تنزل کے کیا کیا اسباب ہیں۔ اور ان کی اصلاح حالت کی کیا صورت ممکن ہے۔ اُسی مختصر سے نوٹ میں ہم نے مسلمان اہل الرائے کو اس بارہ میں اپنے اپنے خیالات ظاہر کرنے پر توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ انشاء اللہ ہم خود بھی کسی وقت اپنی ناچیز رائے ہدیۂ ناظرین کریں گے۔ چنانچہ اس بحث پر بزرگان قوم کے جو قیمتی خیالات اب تک ہمیں موصول ہوئے۔ وہ ہم شائع کر چکے ہیں۔ یعنی پہلا مضمون ہمارے معظم و مکرم "سید" صاحب کا جس کے چار نمبر بعنوان **مسلمانوں کے لئے کامیابی کی راہ** مسلسل نکلے ہیں دوسرا "ایک مسلمان" صاحب کا جو گذشتہ ہفتہ اشاعت ہی میں ہدیۂ ناظرین ہوا ہے۔ اور جس کی سرخی ہے **مسلمانوں کا تنزل**۔ تیسرا "مسلمانوں کے زوال کا ایک سبب" مرقومہ میاں عزیز احمد صاحب۔ یہ تینوں مضمون اپنی اپنی جگہ پر بہت کچھ قابل قدر اور سبق آموز ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان سے کما حقہٗ مستفید ہونے کی توفیق بخشے آمین!

سخت افسوس اور غیرت کا مقام ہے کہ اتنا اہم اور توجہ طلب تو مضمون کہ گویا اس وقت قوم کے دین و دنیا دونوں کی فلاح و بہبود کا اس سے تعلق ہے۔ اور اس سے ہمارے افراد ملت کی بے اعتنائی و عدم توجہی کا یہ حال کہ مہینہ بھر سے کچھ سوا عرصہ میں جہاں اور صدہا خطوط و مراسلات پہنچے ان میں فقط تین اس معرکۃ الآرا بحث کے متعلق ہیں۔ اُس اعتنا بیدردی پر جس کی آج کل ہم لوگ بہت کچھ ڈینگیں ہانکتے ہیں۔ یہ کیفیت ہے ہماری حمیت اور ہمارے جوش و احساس کی۔ ہزارہا "حامیان اسلام" اور دردمندان قوم میں سے کاش کہ دس پندرہ ہی بزرگوار ایسے اُٹھے ہوتے۔ کہ جن کا دل امن بحث کردینے والے سوال سے متاثر ہوتا۔ کہ مسلمانوں کو یہ روز بد کس شامت اعمال کی وجہ سے دیکھنا پڑا۔ اور اب پھر ان کے دن پھلنے کے کیا تدابیر ہیں؟ کیا اس مسئلہ کی وقعت اور بیسیوں اخباری فتنے فضولیوں کے برابر بھی نہیں۔ جن پر چاروں طرف سے گرما گرمی کے ساتھ طبع آزمائیاں ہوا کرتی ہیں۔ حالانکہ اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے۔ تو وہ معاملات بالکل فروعی اور عارضی ہوتے ہیں۔ اور یہ دین و ملت کے مستقل اور بنیادی اصول کی بحث ہے۔ اور اسی لئے اتنی ضروری کہ آج اگر یہی سوال خاطر خواہ طور پر حل ہو جائے۔ تو سمجھو کہ ہماری ساری ضروریات کا چارہ کار مل گیا۔ اور تمام مشکلات کا خاتمہ ہو گیا۔

خیر غرض یہ ایک اور مصیبت ہے کہ علاج کی فکر تو درکنار دل میں کوئی کبھی اس موجودہ افسوس ناک حالت کا احساس رکھنے والوں کا بھی یہاں کیا حال ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اگر اب تک بہت سے مضامین اور متعدد آرا موصول ہو چکی ہوتیں یا یہ سلسلہ ابھی سرگرمی سے جاری ہوتا۔ تو سب کے آخر میں **بطور تبصرہ یا ریویو** کے ہم بھی اپنی ناچیز رائے پیش کر دیتے۔ گو ایسے اہم اور عظیم الشان مسئلہ میں ماوشما کی ذاتی رائے حقیقت اور وقعت ہی کیا رکھتی ہے۔ قوموں کی **اصلاح احکام الٰہی کے ماتحت مامور**وں اور انبیاء علیہم السلام کا کام ہوتا ہے۔ اور بجز فضل مولیٰ کے اس کوچہ میں کچھ بھی پیش نہیں جاتی۔ لیکن محض اس نیت سے کہ باہمی تبادلہ خیالات سے انشاء اللہ کچھ نہ کچھ کام کی باتیں پیدا ہوں گی ہی اور شاید اس طرح دیگر دردمندان قوم کو بھی مزید تحریک ہو گی ہم **توکلاً علی اللہ قلم** اُٹھاتے ہیں و باللہ التوفیق۔

اصل سوالات کا ماحصل لیکن قبل ازیں کہ ہم کچھ لکھیں ناظرین کی سہولت کے لئے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اصل سوالات مختصر پیسہ اخبار نے اس بارہ میں شائع کئے تھے بجنسہٖ تو نہیں۔ کیونکہ طول فضول ہوگا۔ مگر ان کا خلاصہ بیان کر دیں۔ پھر مذکورہ بالا تینوں مضامین کا لب لباب دیں گے اور بعد ازاں انشاء اللہ اپنے ناچیز خیالات پیش کریں گے اسی ضمن میں بعض اُن خیالات کی بھی تنقید کریں گے۔ جو معہ مذکور نے فرقہ بہائی کے امام عباس آفندی کی طرف سے ان سوالوں کے جواب میں شائع کئے ہیں۔ وہ سوالات یہ ہیں:۔

(۱) مسلمانوں نے پہلے کیونکر ترقی کی تھی۔ اور اب کیوں زوال پر ہیں؟

(۲) اُس ترقی کے اسباب محض دینی تھے یا دنیوی بھی۔

(۳) کیا مسئلہ تقدیر و توکل نے بھی کچھ بُرا اثر ڈالا ہے؟

(۴) کیا کثرت ازدواج بھی باعث تنزل ہے؟

(۵) کیا مناکحت بین الاقوام بھی کسی حد تک موجب زوال ہے؟

(۶) کیا پردہ کی نوال بھی اس پستی کا ذمہ وار ہے؟

(۷) کیا حرمت سود نے ترقی دولت اور تجارت کو نقصان پہنچایا ہے؟

(۸) کیا مسلمان فطرتاً دیگر اقوام سے دماغی قابلیت میں کچھ کم ہیں؟

(۹) کیا مسلمانوں کے بچے ابتدائی عمر میں ذہین ہوتے ہیں بڑے ہو کر ویسے طباع نہیں رہتے؟ اگر ایسا ہے۔ تو اس کا کیا سبب ہے؟

(۱۰) کیا واقعی مسلمان علوم ریاضی اور کاروباری حساب کتاب میں ہندوؤں وغیرہ اور اقوام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو ان کے کام کر لیتی ہیں

(۱۱) کاروبار تجارت اور دوکانداری میں مسلمان کیوں پیچھے ہیں۔ اور آیا وہ کسی ذرائع سے اس میں ترقی کر سکتے ہیں۔

(۱۲) دیگر اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنے اور پڑھنے کے باوجود مسلمانوں کی اولاد جز درس اور متحمل مزاج وغیرہ کیوں نہیں ہوتی؟

(۱۳) مسلمانوں میں یورپ کی بہترین قوموں کی طرح مضبوط کیریکٹر جب قومی اوصاف پیدا ہو سکتا ہے؟

(۱۴) کیا عرب۔ ٹرکی و مصر وغیرہ بلاد اسلامیہ کے علاوہ دیگر ممالک کے مسلمان بھی اماکن مقدسہ حجاز کی حفاظت میں کچھ عملی مدد کر سکتے ہیں؟

(۱۵) کیا قومیں مر کر پھر زندہ ہو سکتی ہیں؟ کیا مسلمان بھی مر چکے ہیں،

(۱۶) باوجودیکہ نصاریٰ کی طرح ہمارا کوئی باقاعدہ مشن نہیں۔ نہ اقتدار حکومت ہے پھر بھی مسلمانوں کی تعداد ہندوستان و افریقہ وغیرہ میں ترقی پر ہے۔ تو کیا مسلم مشنری سوسائٹیاں قایم کرنی چاہئیں یا وہی سعی و دولت ترقی تعلیم و تہذیب اخلاق میں صرف کی جائے۔ نری تعداد اچھی یا بہترین انسان اور بہترین مسلمان ہونا؟

(۱۷) کیا تعلیم نسوان قومی ترقی میں مفید ہو سکتی ہے؟ تعلیم نسوان ہو تو صرف دینیات تک محدود رکھی جائے۔ یا دنیوی علوم والی بھی شامل ہوں

(۱۸) کیا غیر زبان میں قرآن مجید اور نماز پڑھنا بھی موجب تنزل ہوا ہے۔ کیا مادری زبان میں تلاوت و عبادت کر سکتے ہیں؟

(۱۹) نظر بحالات موجودہ کیا مسلمانوں کو ایک مرکزی مجلس شوریٰ کی ضرورت ہے؟ جس میں ان کی علمی۔ اخلاقی۔ تمدنی بہتری وغیرہ پر غور و بحث ہوا کرے +

(۲۰) کیا بنک کا سود مسلمان بچوں کی تعلیم اور یتامیٰ و بیوگان کی پرورش پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اور کیا خیرات و زکوٰۃ کا روپیہ تعلیم کے کام میں لا سکتے ہیں؟

مضامین ثلاثہ کا خلاصہ ہمارے تینوں معزز و مکرم قلمی معاونین نے جو کچھ اسباب زوال اور تدابیر اصلاح پر لکھا ہے۔ اس میں گو خاص التزام و خصوصیت کے ساتھ پیسہ اخبار کے مشتہرہ سوالات مندرجہ بالا پر نمبروار غور نہیں کیا گیا۔ تاہم نفس مطلب کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تینوں بزرگوں کا مبحث اصل میں یہی سوالات ہیں۔

پس ان تینوں مضامین کا خلاصہ نمبروار حسب ذیل ہے:۔

(الف) میاں عزیز الدین صاحب کے نزدیک:۔

(۱) مسلمانوں کے زوال کا ایک سبب ان کی باہمی کشاکشی۔ تنگ ظرفی تنگدلی اور تعصب ہے۔ لہٰذا اگر وہ اپنی فلاح و بہبود چاہتے ہیں۔ تو آپس میں یکجہتی۔ مروت اور رواداری اختیار کریں اور ذرا ذرا سے اختلافات پر لڑنا جھگڑنا چھوڑ دیں۔ (ب) "سید" صاحب کی رائے میں مسلمانوں کی کامیابی کے تین اصول یا گُر ایسے ہیں۔ جو خود خدائے پاک کی کتاب مقدس نے ان کے لئے ذریعہ فلاح قرار دیئے ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ نکبت و پستی انہی سے غفلت کا نتیجہ ہے اور سلف صالحین کی مانند انہی پر کاربند ہو کر مسلمان پھر دنیا میں ایک کامیاب و سرخروئی اور عقبیٰ میں نجات حاصل کر سکتے ہیں اور وہ یہ ہے:۔

(۱) تقویٰ اختیار کرنا جیسا کہ اُن کا حق ہے۔ اور مرتے دم تک پوری اسلامی زندگی بسر کرنا۔ نفس دُنی کی غلامی سے نکل کر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا اور پکا تعلق قایم رکھنا۔

(۲) اعتصام بحبل اللہ اور تفرقہ سے اجتناب۔

(۳) تخلق باخلاق اللہ۔ اور اسی کے ماتحت دیگر ابنائے جنس کو بھی نعمت اسلام سے بہرہ ور کرنے کے لئے دعوت الی الخیر امر بالمعروف و نہی عن المنکر

(ج) "ایک مسلمان" صاحب کے خیال میں مسلمانوں کے موجودہ ادبار و تنزل کی یہ وجوہ ہیں:۔

(۱) ہم مذہب سے رفتہ رفتہ دور جا پڑے ہیں۔

(۲) ہم میں اخلاق و اتفاق نہیں رہا۔

(۳) ہم سیرت یا کیریکٹر نہیں رکھتے۔

(۴) ہم علوم و فنون سے بیگانہ ہوتے جاتے ہیں۔

(۵) ہم میں تجارت اور کاروباری زندگی دن بدن گھٹتی جاتی ہے۔

(۶) ہم انجام بین نہیں ہیں۔

(۷) ہم میں منافقت کا زور ہوتا جاتا ہے

(۸) ہم میں غیرت و حمیت نہیں رہی۔

ان سب کی مجموعی تعداد بحذف مشترکہ کو نکال کر دس ہوتی ہے اور دسوں باتیں واقعی اپنی اپنی جگہ نہایت ضروری و قابل توجہ ہیں۔ بلکہ ان میں سے ضرورت اتفاق تو تینوں حضرات کی متفق علیہا ہی ہے۔ لیکن ساتھ ہی بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک معًا اس بحث کے سارے پہلوؤں کو پر حاوی ہے۔ مثلاً تقویٰ کی ضرورت۔ اسلامی زندگی۔ مذہب سے تعلق کہ تمام نیکیاں اور فلاح دارین کی تدابیر انہی کے مفہوم وسیع کی حدود میں دکھلائی جا سکتی ہیں + (باقی نمبر ۲ میں انشاء اللہ)

بغاوت ہرگز نہیں کی! مقام مسرت ہے۔ کہ شہادت کی بنا پر جو نتیجہ مجسٹریٹ صاحب نے مقدمہ ماخوذین کانپور کے متعلق ظاہر کیا ہے۔ اس سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ جو ان کالموں میں پہلے ہی ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ مسلمانان کانپور نے بغاوت ہرگز نہیں کی۔ بلکہ صرف مسجد کی اینٹوں کو جوڑ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے آئے تھے۔ اور کہ جب ان کو چھیڑا گیا۔ تو باوجودیکہ ہزارہا آدمیوں کا فسادی مجمع ہونے کے صرف ایک سپاہی کو سخت ضرب آئی۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ صاحب ضلع کانپور نے گولیاں بغیر سوچے سمجھے چلا دیں۔

ناظرین پیغام صلح کو عید مبارک ہو یہ پرچہ اکثر معزز ناظرین کی خدمت میں عید سے ایک دو روز قبل پہنچیگا۔ بعضوں کو عین عید کے روز ملیگا۔ اس کے بعد جمعرات کا پرچہ پریس میں دو روز تعطیل رہنے کی وجہ سے شائع نہ ہو سکیگا۔ مطلع رہیں۔

نور فرقان مصنفہ بابو نظام الدین صاحب احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ ۰۰ صفحے کا ایک مفید رسالہ ہے۔ جس میں قرآن کریم کے بہت سے معارف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاوی و صداقت پر دلنشین پیرایہ میں بحث کی گئی ہے۔ جو لوگ طویل مطول اور ضخیم کتابوں سے فایدہ نہیں اٹھا سکتے۔ انہیں اس میں بہت سی قابل قدر معلومات ملیں گی۔ اس کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مصنف کے دل میں خدمت دین کے لئے ایک تڑپ ہے جس کی قدر اور حوصلہ افزائی احباب سلسلہ کا فرض ہے قیمت ۲ مصنف سے منگائیں۔

امن کے دشمن برادران وطن کے خاص خاص قومی آرگنوں میں یہ بات ہم نے اکثر دیکھی ہے کہ وہ معمولی واقعات کو بھی جن میں کسی مسلمان کی شخصی غلط کاری و بدعنوانی کا پہلو نکلتا ہو۔ ضرور ہی امتیاز اور خصوصیت کے ساتھ ایڈیٹوریل کالموں میں نوٹ کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسے اشخاص اور واقعات کم و بیش سبھی قوموں میں ہوتے رہتے ہیں۔ اور کسی کے ذاتی افعال و حرکات کی نہ قوم ذمہ وار ہو سکتی ہے نہ مذہب۔ پھر اس قسم کی نفرت و بدگمانی پیدا کرنے والی باتوں سے انجام کار بجز فتنہ و شر بڑھنے کے کیا حاصل ہو سکتا ہے؟

ضرورت مزکّی بیروت کے ایک مشہور معاصر نے حال میں اس عنوان سے کہ "اسلام کے لئے خود مسلمان مصیبت ہیں"، ایک زوردار آرٹیکل لکھکر اس میں تسلیم کیا ہے۔ کہ اس وقت کے مسلمان سچے مسلمان نہیں ہیں۔ ورنہ ان کی یہ افسوس ناک حالت نہ ہوتی [illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

ولایت کی تازہ ڈاک

مسلم انڈیا پر انگریزی پریس کی رائے اخبار لائٹ مورخہ ۹ر اگست لندن نے ایک دلچسپ نوٹ مسلم انڈیا کے جولائی نمبر پر دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلم انڈیا جن اغراض کو سامنے رکھکر انگریزی پبلک پر اثر ڈالنا چاہتا ہے۔ اُس میں وہ بفضلہ تعالےٰ آہستہ آہستہ کامیاب ہو رہا ہے۔ مسلم انڈیا نے انگریزی قوم پر مبرہن کرنا چاہا ہے۔ کہ امور مملکت میں عمال حکومت ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ برطانوی سلطنت عیسائی سلطنت نہیں۔ بلکہ ایک اسلامی سلطنت ہے۔ کیونکہ اس کے زیر سایہ جس قدر مسلمان آباد ہیں اُس قدر کسی اور قوم یا مذہب کے لوگ نہیں۔ اس لئے عمال سلطنت کو ہمیشہ مسلمانوں کی اغراض مقدم رکھنی چاہئیں۔ آخر سلطنت کیا ہے؟ رعایا کے خیالات اور جذبات کے ماتحت حاکم و محکوم کے تعلقات۔ جب محکوم زیادہ مسلم ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حاکم اُن کی دلجوئی مدنظر نہ رکھے؟ الحمد للہ کہ مسلم انڈیا کا ایسا لکھنا ضائع نہیں گیا۔ اور اب آہستہ آہستہ برطانوی پریس میں بھی یہ امر تسلیم ہونے لگا ہے۔ جیسے کہ لائٹ کے اس نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے پہلے ماہ جون میں اخبار ٹی۔ پی ویکلی نے بھی مسلم انڈیا پر ریویو کرتے ہوئے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ سلطنت ایک اسلامی سلطنت ہے۔ جس کا ترجمہ ۷ر اگست کو انہی کالموں میں شائع کیا جا چکا ہے (ایڈیٹر)

یہ امر بھی کچھ کم مسرت بخش نہیں۔ کہ آخر اسلام کے خلاف کہنے والوں کو یہ سمجھ آگئی۔ کہ اُن کے برخلاف بھی سخت سے سخت لکھا جا سکتا ہے۔ ایڈیٹر مسلم انڈیا نے جولائی کے پرچہ میں اعلان کیا تھا۔ کہ اگر ہم چاہیں۔ تو یسوع کے متعلق وہ کچھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو عیسائیوں کو سخت ناگوار ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ یہ طریق ہی چھوڑ دیا جاوے۔ بحمد اللہ اس طرف بھی لوگوں کی توجہ ہونے لگی ہے۔ جو لوگ انگلستان کے حالات سے واقف ہیں۔ وہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایک ہندوستانی پرچہ کے خلاف انگلستان میں کہاں تک تعصب اور لاپرواہی سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ خاص خدا کا فضل ہے کہ مسلم انڈیا نے صرف پانچ چھ نمبروں میں انگلستان کے خاص اخباروں کو متوجہ کر لیا۔ بلکہ اُس کے مضامین اور دلایل عزت کی نگاہ سے بھی دیکھے گئے۔ اب ہم ذیل میں اخبار لائٹ کی محولہ بالا تحریر کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔

مسلم انڈیا پر لائٹ کی رائے مسلم انڈیا کا جولائی نمبر اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ یہ میگزین مذہب اسلام کی اغراض سے وابستہ ہے۔ یہ ایک نہایت ہی قابل تعریف رسالہ ہے۔ جیسے یہ عمدہ چھپتا ہے۔ ویسے ہی اس کی ایڈیٹری بھی عمدگی سے ہوتی ہے۔ اس کی غرض یہ بھی ہے کہ عیسائی اقوام کو اسلام کی خوبیاں سمجھائے۔ اور ان میں اسلام کی قدر دانی پیدا کرے۔ اس غرض سے ہمیں کامل ہمدردی ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ ہم مذاہب میں اتحاد چاہتے ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں تعلیم محمد (صلعم) سے کچھ تعصب یا بغض ہے۔ اُنہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ برطانیہ کلاں صرف عیسائی ہی نہیں۔ بلکہ اسلامی طاقت بھی ہے۔ ایڈیٹر مسلم انڈیا نہایت زور سے اُن تمام مزیل شان تحریروں کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔ اور ان سے اپنے آپ کو نشانہ بنا رہا ہے۔ جو آج کل مسلمانوں کے خلاف انگریزی پریس میں نکلتی ہیں۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ بہت سی سوشل بدیاں مذہب کا نہیں۔ بلکہ ناقص تمدن کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اور بالفرض اگر مسلمانوں کے اخبار بالمقابل آج ہمارے برطانوی غربا اور بد وضع لوگوں کی تصویر کو پیش کر کے کہیں۔ کہ یہ عیسائیوں کی حالت ہے۔ تو یہ امر ہمیں خوش نہ کریگا کہ ایک بات مذہب اسلام میں ہے جس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے۔ یعنی اُن کی یگانگت۔ یہ مذہب ایک دوسرے سے لڑنے والے فرقوں میں ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوا۔ بلکہ یہ ایک رشتہ اخوت ہے۔ (اخبار لائٹ مورخہ ۹ر اگست ۱۹۱۳ء)

شیخ نور احمد صاحب کی چٹھی ووکنگ۔ انگلینڈ ۔ ۱۰ر اگست ۱۹۱۳ء

جناب ایڈیٹر صاحب سلمہٗ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ اللہ جل شانہٗ کا محض فضل و کرم ہے۔ کہاں ہم اور کہاں سرزمین انگلستان! مدت سے ایک درد دل میں تھا۔ جو کشاں کشاں یہاں لے آیا! جناب مخدومی و مکرمی حضرت خواجہ صاحب سے نیاز حاصل ہوا۔ اور عرض کیا گیا۔ بتعمیل ارشاد والا افضال وغیرہ ان یہاں وارد ہوا ہوں۔ دل میں ایک دُھن لگی ہوئی ہے۔ کہ اس کفرستان میں بلال حبشی اللہ عنہ کی طرح اذان دوں۔ خواجہ صاحب نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ مسلمانوں کو ... ایک مسجد ہمارے زیر اہتمام آنے والی ہے ... [illegible]

دعا کریں۔ مقام ووکنگ Woking خاص لندن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے اور جنوب مغرب میں واقع ہے۔ وہاں پر ایک خوش وضع مختصر سی مسجد ہے۔ جس کو آج سے تیس برس پہلے جناب مسٹر لائٹنر صاحب بہادر نے تعمیر کرایا تھا۔ یہ مسجد حسب الارشاد متولی مسجد و ٹرسٹیاں ہماری زیر نگرانی آگئی۔ اور ہم یہاں آگئے ہیں۔

چنانچہ ۹ ماہ رمضان کو میں نے مسجد میں آکر اذان دی

یہ بہت مبارک مہینہ ہے اور مبارک دن ہے کہ اس کفر کی جگہ میں خدا تعالےٰ نے مجھ جیسے ژولیدہ زبان کو موقعہ اذان دیا۔ خدا تعالےٰ سے نہایت عجز اور انکسار سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو آباد کرے۔ اہل اسلام کے واسطے اور ہمارے واسطے بابرکت کرے اور اس سرزمین کو نور اسلام سے بھر دے اور آخری دعا ہے کہ خدایا اس مسجد کو مثل سابق مقفل نہ ہونے دے۔ آمین!

آج ۹ یوم سے ہم پانچ وقت اذان دے کر نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ والسلام۔ یہ چند سطریں آپ اخبار میں درج کر کے مشکور فرماویں۔ نور احمد۔

پیغام صلح ۔ خدا کی شان۔ شیخ نور احمد صاحب کے ولایت جانے پر خویش و بیگانے متعجب تھے۔ کہ یہ وہاں جا کر کیا بنائیگا۔ خدا تعالےٰ نے اُسے وہ خدمت جاتے ہی عطا فرمائی۔ کہ اگر اس وقت اہل اسلام میں حقیقی اسلام ہو تو اس پر رشک کریں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اس وقت سے آج ایک شخص کو سب سے پہلے نصیب ہوا۔ کہ وہ اس سرزمین میں پانچ وقت اذان بآواز بلند کہے۔ کیا مبارک ہے شیخ نور احمد یہ وطن جو اصحاب کہف کا وطن ہے۔ جس میں دو ہزار برس سے متواتر عیسیٰ پرستی ہو رہی ہے۔ اس میں اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ بلند آواز سے پکارنے والا۔ ہمارے شیخ صاحب کو خدا نے پیدا کیا۔ جزاہ اللہ۔ والحمد للہ۔

۱۹۱۴ء کا ایک کیلنڈر یعنی جنتری مطبوعہ انگلینڈ

اور اُس کے ہر صفحہ پر قرآن اور حدیث

خدا تعالےٰ کیا کیا عجیب راہیں اشاعت اسلام کی پیدا کر رہا ہے۔ یہ تو آپ ناظرین اخبار جانتے ہی ہونگے۔ کہ آج کل ہر سال کے شروع میں جنتریاں اور کیلنڈر چھپا کرتے ہیں۔ چنانچہ تاجر لوگ بھی کیلنڈر چھپا کر اپنے خریداروں کو آغاز سال میں بھیجا کرتے ہیں۔ یہاں ایک یہ بھی طریق ہے۔ کہ کیلنڈر کے ہر صفحہ کے حاشیہ پر کسی مشہور مصنف یا کسی مشہور کتاب میں سے کوئی جملہ یا فقرہ درج کر دیتے ہیں۔ جو کیلنڈر دیکھنے والے کے زیر نظر ہر روز رہتا ہے۔ یہاں ایک بڑی بھاری سوسائٹی ہے۔ جس کی شاخیں یورپ۔ امریکہ اور نواح انگلینڈ میں ہیں۔ اُس کی ایک شاخ نے جس سے میرا کچھ تعلق ہے اپنا کیلنڈر چھپوانا چاہا ہے۔ جس کے ۵۲ صفحے ہونگے۔ اور ہر ایک صفحہ پر سات تاریخیں۔ اور تجویز یہ کی ہے۔ کہ ہر ایک صفحہ پر سات ایسے جملے ہوں۔ جو چندہ کنندہ کے نام پر چھپیں۔ بشرطیکہ وہ فی جملہ ایک شلنگ دے۔ ۳۶۵ جملے الگ الگ جمع کرنے کچھ مشکل کام تھا۔ خصوصاً جبکہ ایک شلنگ چندہ کنندہ کو فی جملہ دینا ہو۔ میں اُن کے ایک جلسہ میں گیا۔ مجھے انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں ایک مدد اور کچھ اور چندہ کنندگان کی ضرورت ہے۔ اور میں اُن کی مدد کروں۔ مجھے فوراً خیال آیا۔ کہ یہ عمدہ موقعہ قرآن و حدیث کی اشاعت کا ہے۔ اس لئے میں نے کہا۔ کہ سو آدمی مہیا کرنے تو آسان کام نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ میں تم کو اپنی جیب سے پانچ پونڈ دیدوں اور قرآن و حدیث کے سو جملے نکال دوں۔ کام تو یہ مشکل ہے۔ مگر خیر میں تمہاری خاطر کر دونگا۔ چونکہ اُنہیں ضرورت تھی۔ میری بات منظور ہوگئی۔ دقت اب یہ باقی رہی۔ کہ ہر ایک فقرہ پر جدا جدا نام ہو۔ میں نے اُس دقت کو اس طرح حل کر دیا۔ کہ دس نام تو میں نے اپنے کنبہ کے لئے رکھ لئے۔ اور نوّے نام اپنے بعض دوستوں کے تجویز کر دیئے۔ جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔ گویا کیلنڈر کے ہر صفحہ پر ایک حدیث اور ایک قرآن کی آیت ہوگی۔ جن کے مقابل میرے ایک دوست کا نام ہوگا۔ اور اگر یہ امر خدا کی جناب میں مستحسن ہوا۔ تو میرے دوست بھی اس کار ثواب میں شریک ہو جاویں۔ ایک طرف تو وہ دوست مجھے معاف فرماویں۔ جن کے نام نامی میں نے از خود لکھ دیئے۔ اور اب اُن کو کچھ خرچ کرنا پڑیگا۔ اور دوسری طرف میں ان عزیز دوستوں سے خاص طور پر معافی چاہتا ہوں۔ جن کے نام رہ گئے ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ مجھے صرف نوّے نام چاہئیے تھے۔ اور بلا تامل اور بلا تکلف جس دوست کا نام میرے سامنے آیا۔ میں نے لکھ دیا۔ ہمارے احباب ... [illegible]

کی خدمت میں بھیجدیں۔ ایک شلنگ قیمت اُن کے نام کی اور ڈیڑھ شلنگ قیمت جنتری جو طبع ہونے پر اُن کی خدمت میں پہنچ جاویگی اور ۲ر محصولڈاک۔ اگر اور کوئی دوست بھی جنتری خریدنا چاہیں۔ تو ایسا ہی ایک شلنگ شیخ صاحب کی خدمت میں بھیجدیں۔

ایسے احباب جن کے نام حدیث اور قرآن کی آیت چھپے گی یہ ہیں:-

حضرت خلیفۃ المسیح۔ صاحبزادہ عبدالحی صاحب۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب۔ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ صاحبزادہ شریف احمد صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خواجہ عزیز الدین صاحب۔ خواجہ جمال الدین صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی صدر دین صاحب۔ ماسٹر شیر علی صاحب۔ میر ناصر نواب صاحب۔ قاضی اکمل صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ میاں تاج دین صاحب لاہوری۔ میاں معراج دین میاں چراغ دین۔ ملک شیر محمد صاحب۔ خواجہ عبدالغنی۔ خواجہ نثیر احمد۔ خواجہ نذیر احمد۔ خان محمد خان۔ مستری موسیٰ صاحب۔ میاں احمد دین اپیل نویس۔ میاں احمد دین نقشہ نویس لاہور۔ مولوی غلام حسن صاحب پشاور۔ مستری عبدالکریم صاحب پشاور۔ سید حامد شاہ صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ خواجہ جلال الدین صاحب۔ سیٹھ اسمٰعیل آدم۔ سید محمد رسول صاحب۔ غلام اکبر خاں صاحب حیدرآباد دکن۔ حافظ روشن علی۔ خواجہ صلاح الدین محمود۔ خواجہ صلاح الدین احمد۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب سرسہ۔ شیخ نور احمد صاحب لنڈن۔ چوہدری فتح محمد لنڈن۔ صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف۔ بابو منظور الٰہی صاحب۔ خلیفہ رجب الدین صاحب۔ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس۔ سید محمد احسن صاحب امروہہ۔ بابو زین الدین ابراہیم بمبئی۔ سید لعل شاہ صاحب۔ نواب خان صاحب ہریانہ۔ محمد یوسف صاحب انبالہ۔ محمد یوسف صاحب مردان۔ سید مدثر شاہ صاحب۔ شیخ نور احمد صاحب ہزارہ۔ حکیم نبا هنو از صاحب ملتانی۔ ملک مبارک علی صاحب۔ ملک غلام محمد صاحب لاہور۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ محمد الٰہی صاحب کوہاٹ۔ سید محمد اشرف صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری۔ ڈاکٹر غلام محمد لاہوری۔ میاں پیر بخش صاحب لاہور۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب۔ ایڈیٹر پیغام صلح لاہور۔ سیٹھ احمد دین صاحب جہلم۔ شیخ محمد خاں وزیرآباد۔ شیخ نیاز احمد وزیرآباد۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآباد۔ ذوالفقار علی خاں صاحب رام پور۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے۔ حامد حسین صاحب میرٹھ۔ سید قاسم علی دہلی۔ سید شاہنواز صاحب پلیس فیروزپور۔ فرزند علی صاحب فیروزپور۔ شیخ مولا بخش صاحب سیالکوٹ۔ چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ۔ منشی محبوب عالم صاحب گجرانوالہ۔ بابو فیض الرحمٰن صاحب امرتسر۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر۔ شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب۔ ملک محمد حیات صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرگودہ۔ میاں غلام رسول تیم۔ سید امیر علی صاحب جلال آباد۔ چوہدری سرفراز خاں صاحب بدوملی۔ سید عابد علی شاہ صاحب بدوملی۔ عبدالعزیز صاحب پٹواری۔ عالم دین صاحب بی اے وکیل شیخوپورہ۔ محمد شفیع صاحب لدہانہ۔ غلام حید رصاحب انسپکٹر خوشاب۔ محمد شریف صاحب وکیل۔

خدا تعالےٰ اس کیلنڈر کو انگلینڈ کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

مورخہ ۱۱ر اگست اورینٹل انسٹیٹیوٹ ووکنگ۔ کمال الدین مقیم مسجد ووکنگ۔

مراسلات

باوا نانک صاحب ہندو تھے۔ یا مسلمان

یہ مضمون ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے از راہ مہربانی خاص پیغام صلح کے لئے رقم فرما کر ہمیں عنایت کیا ہے۔ خدا تعالےٰ اُنہیں جزائے خیر دے۔ مضمون کی نسبت کچھ کہنا ہے۔ ناظرین خود مطالعہ سے معلوم فرمالیں گے۔ لیکن ہمیں اس کے متعلق یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا مبحث یعنی باوا صاحب رح کا مذہب فی الواقعہ نہایت مہتم بالشان ہے۔ اس کی اہمیت کا اس سے اندازہ کیجئے۔ کہ سکھوں کی قوم کی قوم جو اس وقت لاکھوں کی تعداد میں جہاں تہاں پھیلی ہوئی ہے۔ اگر اپنے پیشوا رحم کے اصل عقیدہ سے آگاہ ہو کر ایک خطرناک و گمراہ کن غلط فہمی سے نکل جائے۔ اور مان لے کہ ہندو مذہب سے بیزاری۔ اور اسلام کی نہ صرف زبانی مدح سرائی۔ بلکہ اکثر دینیہ اصول و عقاید اسلامی کے مطابق عمر بھر ان کا عمل درآمد گورو نانک صاحب ... [illegible]

جدا ہیں چند قیام کرنا چاہیئے کے دعا واللہ ۔ یو یہ اسلام کی ایک نمایاں فتح ہوگی خدا کرے وہ فتح شیخ صاحب موصوف ہی کے ہاتھ ہو۔ کیونکہ سکھ مذہب کے رنگ وریشہ سے اس وقت جتنے آپ واقف ہیں۔ شاید ہی کوئی اور مسلمان ہو۔ امید ہے کہ احباب اس مضمون کو خود ہی پڑھ لینے پر اکتفا نہ کریں گے۔ بلکہ اپنے سکھ صاحبان کو بھی سنا کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ (اڈیٹر)

اس وقت باواصاحب کے متعلق تین قسم کے خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں۔ ایک فرقہ باواصاحب کو ہندو بنیاتا ہے۔ اور ایک مسلمان۔ اور ایک تیسرا فرقہ ہے وہ باواصاحب کو ہندو اور مسلمان ہر دو فرقوں سے الگ تھلگ شمار کرتا ہے۔ اب یہ تین اقسام کے دعاوی ہمارے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر دعویٰ بدوں دلایل کبھی قابل سماعت نہیں ہوا کرتا۔

اگر باوا صاحب بقول ہمارے وطنی بھائیوں کے ہندو تھے۔ تو اس کے لئے دلائل کی ضرورت ہے۔ اور اگر مسلمان ہیں تو اس کے لئے اثبات کی حاجت۔ اور اگر بقول تیسرے گروہ کے ہندو اور مسلمانوں دو سے الگ۔ تو اس کے لئے بھی دلایل درکار۔ اب ہم ایک محقق کے رنگ میں حضرت باواصاحب کے مذہب کے متعلق چھان بین کرتے ہیں۔ کہ آیا آپ ہندو تھے یا مسلمان یا ان ہر دو مذاہب سے الگ۔ اس کے لئے ہم پہلے ہندوؤں کے مسلمہ عقاید۔ وید سمرتی پران۔ چھوت چھات۔ تیرتھوں کی یاترا۔ جنیو۔ مورتی پوجا۔ دیوی دیوتا۔ تناسخ وغیرہ کو لیتے۔ اور گرنتھ اور جنم ساکھی سے جو سکھوں کی مسلمہ و مستند کتب ہیں ہندوؤں کے ان عقاید کے متعلق فتویٰ ڈھونڈتے ہیں۔ اگر باواصاحب ان کی تائید فرمائیں تو بلاشبہ وہ ہندو۔ اور اگر آپ ان کا رد اور (کھنڈن) فرماتے ہیں تو ایک انسان ہندوؤں کے مسلمہ عقاید کا رد کرتا ہوا ہرگز ہرگز ہندو نہیں رہ سکتا۔ آیئے سب سے پہلے ویدوں کو لیجئے۔ جسے آریہ سناتنی وغیرہ ایشور کا گیان سمجھتے ہیں ۔

وید سمرتی پران اور باواصاحب

اس کے متعلق باواصاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں باوا شری گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس

ہرنام چت نہ آوے ۔ نہ نج گھر ہووے واس

ترجمہ ۔ باواصاحب فرماتے ہیں۔ کہ پنڈت رشی۔ منی بھی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر ہار گئے۔ مگر مکتی اور نجات ابدی کو حاصل نہ کر سکے ۔ اب فرمایئے۔ کہ باواصاحب اپنے اس شلوک میں ویدوں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آگے چل کر باواصاحب فرماتے ہیں ۔ پنڈت بھل نہ چوکئے جو وید پڑہے جگ چار

ترجمہ: ۔ باواصاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر ازل سے لیکر ابد تک بھی ویدوں کو پڑھتا رہے ۔ تو بھی اُس سے کوئی گیان کی بات حاصل نہیں کر سکتا۔ اب ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان ہرگز ہرگز ویدوں کا اُپاسک اور عقیدت مند نہیں ہو سکتا۔ آیئے اب ہندوؤں کے مایۂ ناز

اوتار اور باواصاحب

اوتار کے متعلق باواصاحب کا فتوےٰ گرنتھ اور جنم ساکھی سے تلاش کیجئے۔ کہ باواصاحب کا ہندوؤں کے اس مسلمہ عقیدہ کے متعلق کیا خیال ہے؟ باواصاحب گرنتھ میں فرماتے ہیں: ۔

اوتار نہ جانے انت ۔

پرمیشور پار برہم بے انت

یعنی اوتار اس حی و قیوم لایزال اور ورائے الورئے ہستی کا ادراک کس طرح کر سکتا ہے؟ کہاں خالق کہاں مخلوق۔ چہ نسبت خاک را باعالم پاک ۔

پھر آگے چل کر گرنتھ صاحب میں باواصاحب فرماتے ہیں: ۔

جو کہہ جلے جس رکھے کھا کر جو تی ؛

یعنی وہ زبان اور منہ کیوں نہ جل جائے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ایشور نے جون میں آکر اوتار لیا۔ اب صریح ظاہر ہے۔ کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان کبھی ہندو نہیں ہو سکتا۔ آیئے اب ہندوؤں کے تیسرے عقیدہ دیوی دیوتا کے متعلق باواصاحب کے اقوال سے ۔

دیوی دیوتا اور باواصاحب

فتویٰ ڈھونڈیئے۔ کہ حضرت باواصاحب ہندوؤں کے اس مسلمہ عقیدہ کی نسبت کیا ارشاد فرماتے ہیں: ۔

دیوی دیوتا پوجئے بھائی کیا مانگے کیا دے

ترجمہ: ۔ دیوی دیوتا کی پوجا سے کیا فائدہ۔ آپ اُن سے مانگیں گے کیا اور وہ آپ کو دیں گے کیا؟ اور لیجئے!

برہما۔ وشن۔ مہیش۔ رودر تسکی سیوا انت نہ پاوے الکھ ابھیوا

گرنتھ میں باواصاحب فرماتے ہیں کہ برہما۔ وشن۔ رودر۔ جو ہندوؤں کے مسلمہ اوتار سمجھے جاتے ہیں۔ وہ خادم ہیں۔ وہ خداوند تعالےٰ کے بھیدوں کو کہاں پا سکتے ہیں۔ جب ایسا خیال رکھنے والا انسان ہرگز ہرگز ہندو نہیں ہو سکتا۔ آیئے! اب ہندوؤں کا چوتھا عقیدہ مورتی پوجا لیجئے۔ مورتی پوجا میں ہندوؤں کا تین چوتھائی حصہ مبتلا ہے۔ اب ہم گرنتھ صاحب سے

مورتی پوجا اور باواصاحب

مورتی پوجا کے متعلق باواصاحب کا فتویٰ ڈھونڈتے ہیں۔ کہ مورتی پوجا کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ گرنتھ میں باواصاحب فرماتے ہیں: ۔

جو پاتھر کو کہتے دیو ۔	تانکی بر تھا جاتے سیو !
جو پاتھر کو پائیں پائیں	تانکی گھال اجائیں جائیں
ٹھاکر ہمرا سدا بلنتا	سرب جیاں کو پربھ دان دیتا
نہ پاتھر بولے نا کچھ دے	پھوکٹ کرم بہپل ہے سیو

باواصاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ پتھر کے بُت بنا کر پوجتے ہیں اُنکی کل قیمت رائیگاں جاتی ہے۔ پتھر جو نہ بول سکتا ہے۔ اور نہ کسی کو کچھ دے سکتا ہے۔ اس سے ہم کس بہتری کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ باواصاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہمارا ٹھاکر (خداوند تعالےٰ) تو ہمیشہ اور ہر وقت ہم سے کلام کرتا ہے۔ اشارہ الہام کی طرف ہے۔ آریہ اور سناتنی دوست ہم سے یہ تو کہتے ہیں۔ کہ ادسرشٹی میں اکاش بانی (الہام) ہوا اس کے بعد ایشور نے اپنے منوہر بانی یعنی الہام کا دروازہ قطعی بند کیا گیا۔ مگر باواصاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہمارا ٹھاکر تو ہمیشہ اور ہر وقت ہم سے کلام کرتا ہے اور یہ اسلام کا اصول ہے ۔

زناربندی اور باواصاحب

جنیو کی رسم۔ دھرم میں ایسی ضروری ہے۔ کہ فی زمانہ وہی پکا اور دھرماتما ہندو خیال کیا جاتا ہے۔ جو جنیو رکھتا ہو۔ بدوں اس کے ہندو ہندو نہیں رہتا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے اس اصول اعظم کے متعلق باواصاحب کیا فرماتے ہیں۔ باواصاحب گرنتھ میں جنیو کے متعلق لکھتے ہیں: ۔

جھوٹے جنیو جتن تب گو

یعنی یہ جنیو کی رسوم قطعی جھوٹی اور وہم پر مبنی ہیں۔ روحانیت اور معرفت سے اسے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اور جس قدر جلدی ہو سکے ان جھوٹی رسوم کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ باواصاحب چونکہ علانیہ جنیو کی تردید اور کھنڈن فرماتے ہیں۔ لہذا ہندوؤں کے مسلمہ عقاید کا ایسی دلیری اور جرأت کے ساتھ رد کرنے والا ہرگز ہرگز ہندو نہیں ہو سکتا ۔

رد تناسخ اور باواصاحب

آواگون (تناسخ) کا عقیدہ ہندوؤں کے ہاں ایک ایسا ضروری اور لازمی عقیدہ ہے۔ کہ ہندوؤں کیلئے اس پر ایمان لانا ضروریات سے ہے۔ مگر اب ہم باواصاحب کے شلوک اور اقوال سے ہندوؤں کے اس مسلم اور مایۂ ناز عقیدہ کے متعلق بھی فتویٰ ڈھونڈتے ہیں ۔

سو کیوں منو وسارئیے جاکے جیا پران

تس بن سب اپوتر ہے جیتا پہنن کھان

یعنی ایسے رازق و مالک اور خالق کو میں کیسے فراموش کر سکتا ہوں۔ جو ارواح و اجسام کا مالک و خالق ہے۔ اس کے نام اور ورد کے بغیر روئے زمین کی کل چیزیں ناپاک اور نجس ہیں۔ اب تناسخ کے عقیدت مند کے لئے ارواح کو ازلی اور غیر مخلوق ماننا ضروری ہے۔ مگر باواصاحب فرماتے ہیں کہ ارواح اور اجسام یعنی روح اور مادہ کا مالک اور خالق وہی قادر مطلق اور سروشکتیمان ایشور ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ ارواح اور مادہ کو مخلوق ماننے والا انسان تناسخ کا قایل کیسے ہو سکتا ہے؟

پھر آگے چل کر باواصاحب فرماتے ہیں: ۔

جس کے جیا پران ہے تن دے سکھ ہوئے

ترجمہ: ۔ جس کے قبضۂ قدرت میں ارواح اور مادہ ہے۔ اُسی کے ورد اور جاپ سے دل کو تسکین حاصل ہو سکتی ہے۔ حاشیہ لبشرح صدر۔ پھر آگے چل کر باواصاحب گرنتھ میں فرماتے ہیں: ۔

جیتا دہین تیتھا ہو کھاؤ	بیا در نائیں کے در جاؤ !
نانک ایک کہے ارداس	جیو پنڈ سب تیرے ہی پاس

ترجمہ: ۔ جس قدر آپ بخشش کریں۔ اُسی قدر ہم کھاتے ہیں۔ اور کوئی بیرا دروازہ نہیں ہے جس پر ہم جاویں۔ خدا کے حضور نانک ایک عرض کرتا ہے۔ کہ ارواح اور مادہ سب تیرے ہی بنائے ہوئے ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ رزق کی کمی و بیشی تناسخ کا عقیدت مند ہرگز اللہ تعالےٰ کی طرف سے منسوب نہیں کریگا۔ بلکہ وہ لوگوں کو اپنے پچھلے کرموں کا پھل بتلائیگا مگر باواصاحب کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ رزق کی کمی و بیشی اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ پچھلے جنم کے کرموں اور اعمال کو اس سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہی ارواح اور مادہ کا مالک اور خالق ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ ان شلوکوں میں باواصاحب نے تناسخ کا صریحاً رد اور کھنڈن کیا ہے

باقی دارد

خلاصہ روئداد مقدمہ ماخوذین کان پور

(کان پور ۳ اگست) بقیہ ۳ ملزموں کے خلاف سماعت مقدمہ کی کارروائی جمعرات کے دن تک بدیں وجہ ملتوی کی گئی کہ بعض ماخوذین حاضر عدالت نہیں ہو سکتے تھے ۔ نذر محمد خاں کابلی بری کر دیا گیا ۔

وکیل استغاثہ نے عدالت میں بیان کیا کہ واقعات کی معمولی رفتار کے لحاظ سے میں امید کرتا ہوں کہ **الزام بغاوت** کے مقدمہ کی کارروائی دوشنبہ کے روز شروع کرسکونگا

ترجمہ حکم صاحب سشن جج متعلقہ نامنظوری درخواست ضمانت ۔ درخواست ضمانت ان ۱۰۱ ملزموں کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ جن کا چالان اس عدالت میں زیر الزام دفعہ ۱۴۷ و ۳۴۳ کیا گیا ہے الزام حسب دفعہ ۳۳۳ ناقابل ضمانت ہے درخواست کی مخالفت کی گئی ہے۔ وکلائے صفائی نے زور دیا ہے۔ کہ سائلین کی قید محض تعزیری ہے کیونکہ خود استغاثہ کو دفعہ ۳۳۳ کا مقدمہ چلانے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ مگر یہ بات ہرگز نہیں۔ بیشک استغاثہ نے بخیال خواہش ملزمین کے حق میں بہتر سمجھ کر ایک تصفیہ کی صورت پیش کی تھی جس سے مقدمہ جلد فیصل ہو جاتا۔ اور ملزموں کو ایک ایسی سزا کا یقین ہو جاتا۔ جو دو سال کی قید سخت سے زیادہ نہ ہوتی۔ ایسا کرنے کے لئے عدالت سے ایک ایسے امر کی درخواست کرنی ضروری تھی۔ جو کسی قدر بے ضابطہ خیال کیا جا سکتا تھا۔ جب تک کہ صفائی اس سے متفق نہ ہو جائے۔ اگر اسے غلطی قرار دیا جا سکے۔ تو اس کی معافی سے اتفاق کرنے میں ملزمین کے فاضل وکیل نے نہ تو یہ کہا۔ کہ وہ اپنے موکلین کے مقدمہ کی سماعت ایک اعلیٰ عدالت کے سامنے چاہتا ہے۔ نہ یہ کہا کہ وہ اس مجسٹریٹ کے سامنے سماعت نہیں چاہتے۔ دراصل نہ تو انہیں اس امر پر مجبور کیا جاتا تھا۔ کہ وہ اپنی صفائی کا راز ظاہر کر دیں۔ یا قبل از وقت کوئی کارروائی کریں۔ یا کوئی ایسا کام کریں۔ جس کا ان کے موکلوں پر مضر اثر پڑے لیکن انہوں نے متفق ہونے سے انکار کیا۔ اور عدالت کے لئے کوئی اور چارہ کار باقی نہ رہا۔ اس لئے ان ۱۰۱ ملزموں کو اپنے مقدمہ کی از سر نو سماعت کیلئے صرف اپنے وکیلوں کی کارروائی کی بدولت جیل میں رہنا پڑا۔ نہ کہ استغاثہ کی کسی کارروائی کی وجہ سے اور نہ اب تک ان کے مقدمہ کی کارروائی نصف سے زیادہ مکمل ہوتی۔ اور انہیں یہ بھی یقین ہوتا۔ کہ اسی قدر سزا ملیگی۔ جو مجسٹریٹ کے حد اختیار میں ہے۔ نہ اُس قدر زیادہ جس کا اختیار سشن جج کو ہے نیز ملزمین یہ توقع بھی کر سکتے تھے۔ کہ اپنا عہد کا سالانہ تیوہار اپنے پیروکاران قانونی کی طرح اپنے اعزا و اقربا کے گلے مل مل کر منائیں۔ کیونکہ جرم دفعہ ۱۴۷ قابل ضمانت ہے استغاثہ نے کسی جگہ بھی یہ اقبال نہیں کیا ہے۔ اور نہ استغاثہ کی طرف سے کہے ہوئے کسی لفظ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ جرم دفعہ ۳۳۳ کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے دفعہ ۴۹۷ کے منشا کے مطابق "وجوہ معقول" کی موجودگی صرف اسی بات سے ثابت ہے کہ ایک ایسے پرانے مجسٹریٹ نے مقدمہ کا چالان کیا ہے جو سشن جج کا تجربہ رکھتا ہے۔ حجت پیش کی گئی ہے کہ دفعہ ۴۹۸ کا دفعہ ۴۹۷ سے کوئی تعلق نہیں ہے دفعہ ۴۹۷ میں اُن اصل وجوہ کا بیان درج ہے۔ جن پر درخواست ضمانت کی منظوری یا نامنظوری کے وقت غور کرنی چاہیئے اور یہ امر صریح ہے کہ وہ وجوہ ایسی ہونی چاہئیں۔ جن پر عدالت حسب دفعہ ۴۹۸ اپنا اختیار تمیزی استعمال کر کے غور کر سکے۔ مسٹر حبیب اللہ بیرسٹر نے بعض ملزموں کی طرف سے عدالت میں رحم کی درخواست کی ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ واقعات مقدمہ کے علاوہ کسی ملزم کے روپوش ہو جانے یا کسی طرح نقض امن کرنیکا ہرگز اندیشہ نہیں ہے لیکن استغاثہ نے ظاہر کیا ہے کہ پانچ شخص فی الحال بھی روپوش ہیں جنکے نام پیروکاران صفائی کو معلوم ہیں۔ کیونکہ انہیں فہرست دیدی گئی ہے اگر جج کسی ایسے ملزم کو ضمانت پر رہا کردے جسکی نسبت قانون نے عام طور پر ضمانت کی ممانعت کی ہو۔ تو جج پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میرے سامنے ایسی کافی وجوہ پیش نہیں کی گئی۔ کہ میں ایسی ذمہ داری اپنے سر لوں۔ اس لئے میں **درخواست نامنظور** کرتا ہوں ۔

ضروری تصحیح ۔ پیغام صلح ضمیمہ صداقت اسلام کی ایک تازہ شہادت میں ایک غلطی ہوئی ہے وہ یہ کہ بجائے جنوری ۱۹۰۹ء کے جو الہام کی اصل تاریخ تھی فروری ۱۹۰۸ء کاتب کی غلطی سے لکھا گیا۔ دوسرا امر جس سے بعض احباب کو غلط فہمی ہوئی ہے وہ الہام مورخہ جنوری ۱۹۰۹ء ہے یعنی وھم من بعد غلبھم سیغلبون جسکے معنے اب کی دفعہ ہم نے دیدہ و دانستہ نہیں کئے۔ کیونکہ اس میں یہ معلوم نہیں کہ لفظ ھم کی ضمیر کس کی طرف ہے۔ جب الہام پورا ہوگا اس کے معنے آپ کھل جائیں گے ۔ (سید محمد حسین)

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں سنام صلح سوسائٹی کے لئے چھپکر دفتر پیغام صلح احمدیہ بلڈنگس لاہور سے باہتمام خلیفہ رجب الدین صاحب پرنٹر و پبلشر شائع ہوا ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین۔ بی۔ اے۔ (آنریری)
ماسٹر احمد حسین فرید آبادی }

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف وخطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں علائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلۂ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی تمدنی۔ اخلاقی اور اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

دین کی نصرت کے لئے اِک آسمان پر شور ہے۔
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض وکیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ع۳ ششماہی ع۲ طلبار سے ع۲ اور ع۱ ۸
(۳) نمونہ کا پرچہ ۱ کا ٹکٹ آنے پر۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی دیا جائیگا انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور وسکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط وکتابت منیجر کے نام۔ پتہ صاف وخوشخط لکھیں۔

احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور: یکشنبہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۵ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ | نمبر (۲۵)

تازہ برقی خبریں

ترکی قبضہ رہیگا (روم یکم ستمبر) وزیر خارجہ نے باشندگان آدرنہ کے ڈیپوٹیشن کو باریاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آدرنہ یقیناً ترکوں کے قبضہ میں رہیگا۔ وزیر موصوف ترکی وبلغاروی مقاصد کو متحد کرنے میں امکان بہم پہنچائینگے۔ جس سے دونو ملکوں میں دیرپا امن قایم ہوجائیگا۔

لشکر بلغاریہ کی خستہ حالی (لندن۔ ۴ ستمبر) دریائے مارٹزا کے جانب مغرب ترکوں کی موجودگی جنوبی تھریس کے اُن مقامات پر جو بلغاریوں کے حصہ میں آئے ہیں۔ ان (بلغاریوں) کے قدم نہیں جمنے دیتی۔ جو ذرا ظہور بلغاری جمیعت کا باقی ہے۔ اُس کا بُرا حال ہے۔

ترکی وبلغاریہ کے نامہ پیام (صوفیا۔ ۳ ستمبر) سابق کمانڈر انچیف بلغاریہ اور سابق سفیر بلغاریہ بحیثیت ڈیلیگیٹ اڈریانوپل ودیگر امور متنازعہ میں ترکی وبلغاریہ کے بارہ میں بات چیت کرنے کی غرض سے روانہ قسطنطنیہ ہوگئے

فریقین میں اتحاد۔ قسطنطنیہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دریائے مارٹزا کے بائیں کنارے کا مسئلہ باہمی گفت وشنید کا سب سے پیچیدہ پہلو ثابت ہوگا۔ ترک بظاہر اس بات پر اڑے ہوئے ہیں۔ کہ چاہے بلغاریہ کو کچھ اور مراعات دیدیں۔ لیکن "ادرتاگوئی" وغیرہ چند مقامات پر اُنہی کا قبضہ رہے۔ ترکی حلقوں میں یہ خیال بڑے زور سے پیدا ہونے لگا ہے۔ کہ بلغاریہ سے سمجھوتہ کرلیا جائے۔ جو یونان کے مقابلہ میں ایک طاقت ور حلیف ثابت ہوگا۔ دونوں طرف تجویز اتحاد پر بھی بحث ہورہی ہے۔

ترک قابض ہوگئے۔ (سلانیک۔ ۵) بلغاری فوج سے جو چند گولیاں چلاکر پیچھے ہٹ گئی۔ مقام زینتھی کو خالی کراکر ترکوں نے خود اس پر قبضہ کرلیا ہے۔

پیچیدہ حالت۔ تھریس کی حالت پیچیدہ ہوگئی ہے۔ کیونکہ یونانیوں کے شہروں کو خالی کرنے کی میعاد تو اتوار کے دن گزر گئی۔ مگر دول کے دباؤ پر بھی یونانی ان شہروں پر قابض رہنے کے لئے راضی نہیں ہیں۔ انہیں اندیشہ ہے کہ کہیں ترکی افواج سے جو اس نواح میں پہنچ گئی ہیں۔ مڈبھیڑ نہ ہوجائے اور ترکی بلغاروی تصفیہ میں یونان بھی نہ اُلجھ جائے

جدید ترکی ڈریڈ ناٹ۔ پہلا ترکی ڈریڈ ناٹ (جنگی جہاز) ۳۰۲ ہزار ٹن کا موسومہ رشید حمید کل بندر بارو پر لایا گیا۔ اس کے افتتاح کی تقریر پر ترکی سفیر نے کہا دولت علیہ اپنے وسیع مقبوضات کا نظم ونسق امن پسندی کے ساتھ کرنا چاہتی ہے اور کہ ترکی نے انگریزوں کو ہمیشہ اپنا دوست سمجھا ہے۔

بلغاری کمشنر (قسطنطنیہ ۴ ستمبر) بلغاری کمشنر کل یہاں پہنچا۔ اور فوجی اعزاز سے اس کا خیر مقدم کیا گیا۔

شاہ نکولس کے خیالات (ستنجی۔ ۶) شاہ مانٹی نیگرو نے اپنی "بہادر فوج" کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جس نے اس کے موروثی دشمن کو بھگا دیا۔ نیز اپنے جنگی جوانوں کو نصیحت کی۔ کہ امن کے لئے ہتھیاروں کو اتار تو دو۔ مگر ہمیشہ رکھنا قبضہ میں۔

ترکی ویونان میں ان بن کا اندیشہ گورنمنٹ یونان نے عزم کرلیا ہے۔ کہ دول سے ویدی آغاج کے قبضہ سے متعلق جلدی ہی تصفیہ کرا دینے کی درخواست کرے۔ یونانی جنگی جہازوں کے کمانڈر نے اپنے ساحل سے کچھ فاصلہ پر ترکی جہازوں کے نظر آنے کی وجہ سے ضروری ہدایات طلب کی ہیں چنانچہ اسکے بیڑہ کو حکم ہوا ہے۔ کہ سٹیم بھرے تیار رہے۔ ریزرو جمعیت کا منتشر ہونا بھی ملتوی کردیا ہے۔

آثار تصفیہ (قسطنطنیہ۔ ۵ ستمبر) سفرائے روس۔ آسٹریا و برطانیہ کو اپنی اپنی سلطنت سے اس بارہ میں ہدایات پہنچی ہیں۔ کہ ہفتہ کو شروع ہونے والی گفتگو میں بلغاری دعاوی کی تائید کریں۔ اس گفتگو میں طلعت بے وزیر داخلیہ محمود پاشا وزیر جنگ اور خلیل بے صدر کونسل ترکی کی طرف سے ہونگے۔ گفتگو کے نتائج کی نسبت ہر طرف خاموشی ہے لیکن ہر طرف آمادہ آشتی ہیں نیم سرکاری خط وکتابت نے اور بھی راستہ صاف کردیا ہے جس سرحد کے متعلق فیصلہ ہوچکا ہے۔ کہ اینوس سے شروع ہوکر دریائے مارٹزا کے برابر برابر اورنہ کے جنوب میں ایک نقطہ تک جائیگی۔ وہاں سے دریا کے مغرب میں گذریگی۔ تاکہ اورنہ کی حفاظت کیلئے کافی جگہ رہے۔

متفرق خبریں

سرحدی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقامی قبائل کی باہمی لڑائی جھگڑا عنقریب زور شور سے چھڑا چاہتی ہے۔ باجوڑ اور دیر کے علاقہ میں جدال وقتال کے آثار نمودار ہیں۔ خان آف خار نے نقل وحرکت شروع کردی ہے۔ مہمندوں اور سی خیل وغیرہ کا ایک لشکر عظیم لیکر دریائے پنجکورہ کے دائیں کنارہ کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے ابھی اس کی اصل منزل مقصود کا کچھ حال نہیں کھلا خدا خیر کرے

پوپ روم ایسے علیل ہیں۔ کہ ڈاکٹروں نے کام بالکل نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے مگر وہ برابر زائرین سے ملاقات وغیرہ کئے جاتے ہیں۔

نانکنگ میں ملکی خیر خواہوں نے لوٹ کھسوٹ مچا دی۔ کمانڈر نے مزید تاخت وتاراج کے انسداد کی تدابیر شروع کردی ہیں۔

۱۳ اپریل کو جس انارکسٹ نے شاہ سپین کی جان پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ شاہ نے اُسکی جان بخشی کردی۔

سالار الدولہ کو ہزار علے ماہانہ پنشن دینے اور اسکی جاگیر واگزار کردینے پر گورنمنٹ ایران آمادہ ہے۔ سالار خود طہران لائے جانے یا ایران سے جلا وطن کئے جانے کا مخالف ہے۔ **جنوبی** [illegible]

مہاراجہ کوچ بہار جن کی سخت علالت سے متعلق لندن کا پیام تار پچھلے پرچہ میں درج ہوا تھا۔ آخر اس دار فانی سے کوچ کرگئے۔ بادشاہ سلامت۔ ملکہ معظمہ شہزادہ۔ وبیگم صاحب کناٹ۔ حضور وائسرائے اور تمام ہندی والیان ریاست نے مہاراجہ حال کے نام تعزیت نامے بھیجے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں لیبر پارٹی کا لیڈر مسٹر کلارک جو ٹون کونسل کا ممبر بھی ہے اپنے پُر جوش تقریروں کی وجہ سے گرفتار کیا گیا۔ اور ڈیڑھ سو پونڈ (۲۲۵۰ روپے) ضمانت پر رہا ہوا ہے۔

تناولی کی تار خبر ہے کہ پالکوٹہ کی پولیس ریزرو کے دو موپلا جوان کسی مقدمہ میں ایک دوسرے کے خلاف گواہی دینے پر کٹ مرے۔ جو سپاہی بروئے شہادت مجرم قرار پایا۔ وہ تو گرفتار ہی کیا گیا تھا۔ مگر اپنے حریف کو اس نے خنجر گھونپ کر ہلاک ہی کردیا۔

وسط جولائی کے قریب لندن اور پیرس کے درمیان ڈاک میں ایک موتیوں سے مرصع گلوبند قیمتی ڈیڑھ لاکھ پونڈ گم ہوگیا تھا۔ اس کے متعلق ولایت میں اب تک ایک سنسنی اور حیرانی پھیلی ہوئی ہے۔ کہ پارسل بکس تو جوں کا توں۔ سر بمہر ملا پھر وہ چوری گیا تو کیسے؟ (اصل میں ترقی تہذیب وسائنس کا آخر زندگی کے سبھی شعبوں پر اثر پڑنا تھا۔ پس اقوام مغربی کے چور بھی ایسے ہی استاد فن ہونے چاہئیں۔ جو ہیں نتائج خدا ترسی وروحانیت سے بیگانہ اور صرف سفلی شہوات میں منہمک رہنے کے)

طہران کی تار خبر ہے۔ کہ افسر خزانہ نے وزیر مال سے درخواست کی ہے کہ آیندہ میوا سال میں ۲۴ اجنبی اور رکھے جائیں۔ جس سے کل غیر ملکی ملازمان کی تعداد ۱۴۱ ہوجائیگی

ناقص دودھ کے نقصانات کو محسوس کرکے اس دفعہ سینٹری کانفرنس کے اجلاس میں موجودہ خرابی کے انسداد پر گورنمنٹ پنجاب کو خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے امید ہے کہ میونسپل کمیٹیاں اس بارہ میں تاکیدی ہدایات شائع کریں گی اور [illegible] خلاف ورزی پر سرکار کی طرف سے سخت مواخذہ ہوا کریگا۔ دودھ میں پانی ملانے والے آگاہ رہیں۔

کلکتہ میں پچھلے اتوار کو زنانہ سودیشی نمایش کا افتتاح ہوا۔ جس کا سارا انتظام عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔

مدناپور کے علاقہ میں سیلاب نے جو تباہی اور آفت بپا کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ ایک مصیبت اور شامت اعمال یہ بھی سُنی گئی ہے۔ کہ اُس تشویش اور افراتفری میں لوگ ایک دوسرے کے مال واسباب لوٹنے کھسوٹنے سے بھی نہیں چوکتے۔ ناچار حکام کو اس شرارت کے سد باب کیلئے پولیس کی ایک [illegible] بڑھی ہے

سلہٹ کے علاقہ میں [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صُلح لاہور

جلد ا   مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء   نمبر ۲۵

پولیٹیکل اور مذہبی حقوق کے مطالبات میں فرق

اور

موجودہ واقعات پر ایک نظر

(مرقومہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

قرآن کریم کی تعلیم سے اور اس تعلیم کا جو عملدرآمد قرآن کریم کے سب سے پہلے پیروؤں (رضی اللہ عنہم) نے کر کے دکھایا۔ اس سے یہ بات ہمیں بدیہی طور پر نظر آتی ہے۔ کہ حاکم و محکوم یا گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات باہمی میں جس طرح پر اسلام یا گورنمنٹ کے حقوق محکوم یا رعایا کے ذمہ ہیں۔ اسی طرح کچھ حقوق رعایا کے بھی حاکم کے ذمہ ہیں۔ اسی اصول پر دنیا کی ہر ایک مہذب گورنمنٹ کی بنیاد رہی ہے اور اسی **اصول پر خدا کے فضل سے آج گورنمنٹ انگریزی عمل پیرا ہے۔** جس نے نہ صرف اپنے ہمقوموں کو ہی ایسے حقوق دیئے ہیں۔ بلکہ جہاں کہیں دوسری قوموں پر اس کی حکمرانی ہے۔ وہاں ایک حد تک ایسے حقوق محکوم قوم کو بھی دیئے ہیں۔ اور علاوہ ازیں ہر قسم کے حقوق کے مطالبات کی اجازت بھی دی ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے اس ملک ہندوستان میں رعایا کا سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ بھی بشرطیکہ وہ **رعایا رہ کر** کیا جاوے۔ گورنمنٹ کی بغاوت کی تعریف کے اندر نہیں آتا۔ بلکہ خود گورنمنٹ کے نزدیک ایک جائز مطالبہ ہے۔ گو گورنمنٹ موجودہ حالات میں اس کے پورا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ پس رعایا کی حیثیت میں گورنمنٹ سے کوئی جائز مطالبہ کرنا۔ کہ فلاں حقوق ہمیں عطا [illegible] جاویں کسی شخص کو گورنمنٹ کی اطاعت سے باہر نہیں کرتا۔ بلکہ ایک وقت ایک اعلےٰ سے اعلےٰ حاکم کا ایسے حقوق کے دینے سے انکار کرنا بھی [illegible] اصول جہانبانی کی رو سے [illegible] ان حقوق کے مطالبہ کو بغاوت [illegible] میں داخل نہیں کرتا۔ مثلاً آج اگر لازمی تعلیم کے مسئلہ کو گورنمنٹ منظور کر لیتی ہے۔ تو گورنمنٹ یہ ضروری قرار نہیں دیتی۔ کہ آئندہ بھی اس کا مطالبہ بھی نہ کیا جاوے یا وہ اپنے اس فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کو بغاوت قرار دیتی ہے۔ پس جب ایسے حقوق کے مطالبہ کو جن کو نہ صرف گورنمنٹ نے ہمارے لئے تسلیم ہی نہیں کیا۔ بلکہ سردست اس کے دینے سے انکار بھی کر دیا ہے۔ گورنمنٹ کی اطاعت کے مفہوم سے باہر نہیں کر سکتے۔ تو ان حقوق کا مطالبہ جو گورنمنٹ خود کھلے الفاظ میں عطا کر چکی ہو اور جو کسی وقت کسی حاکم کی غلطی سے ضائع ہو رہے ہوں۔ کسی طرح پر گورنمنٹ کی بغاوت کے مفہوم کے اندر نہیں آ سکتا۔ بشرطیکہ وہ مطالبہ ان **حدود کے اندر ہو۔** جو گورنمنٹ نے خود مقرر کر دی ہیں۔

ایک دوست نے میرے مضمون **انہدام مساجد** پر جو آپ کے اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ کچھ اعتراض کئے ہیں۔ جن سے مجھے یہ خیال گذرا۔ کہ میرے اس دوست کو یہ **غلطی لگی ہے**۔ کہ حقوق کا مطالبہ بھی گویا گورنمنٹ کی اطاعت سے انحراف ہے۔ اس خیال کی غلطی مندرجہ بالا چند سطروں سے کافی طور پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور مزید برآں **حضرت خلیفۃ المسیح کے فتویٰ سے بھی** یہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ قانون کی حدود کے اندر گورنمنٹ کے حضور آرام کی درخواستیں کرتے رہنا گورنمنٹ کی اطاعت کے مفہوم سے خارج نہیں ہے آرام کی درخواستیں یہی ہیں کہ کسی حاکم کی غلطی سے کوئی دکھ کسی ایک فرد یا کسی قوم کو پہنچا ہے۔ تو وہ فرد یا قوم اس کی مناسب چارہ جوئی کرے۔ جب ایسے صدمہ ایک فرد کی ذات تک محدود ہوں۔ تو اس کی چارہ جوئی صرف کسی اعلیٰ حاکم کو اس کے درخواست بھیجنے پر بھی ہو سکتی ہے۔ گو بعض وقت اس کے اخبارات میں تذکرہ کرنے سے بھی اعلےٰ حکام کو اس کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ **لیکن جب** ایسا دکھ کسی قوم کو پہنچے۔ تو جب تک ساری قوم کی متفقہ آواز گورنمنٹ کے سامنے نہ آئے۔ گورنمنٹ کو اس کی چارہ جوئی کی طرف کافی توجہ نہیں ہو سکتی۔ اور قوم کی آواز اس زمانہ میں بغیر اخبارات کے ظاہر نہیں ہو سکتی ہے۔ **اخبارات کے ذریعہ** سے گورنمنٹ کو اس دکھ کی طرف توجہ دلانا **مفہوم اطاعت** کے تکلیف کی طرف توجہ دلانا صرف قومی حق کی ادائیگی ہی نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کو بھی دراصل اس سے مدد پہنچتی ہے۔ بیشک ایک سطحی نظر سے یہ خیال گذرے گا۔ کہ کسی اعلیٰ حاکم کے فیصلہ پر جرح کرنے سے گورنمنٹ کو ضعف پہنچتا ہے۔ مگر **گورنمنٹ کے استحکام کی بنیاد قانون پر ہے نہ کسی حاکم کی ذات پر**۔ اور حق تلفی کی اصلاح گو ایک وقت ایک حاکم کے منشا کے خلاف تو ہو سکتی ہے۔ مگر قانون کے جو گورنمنٹ کے استحکام کی اصل بنیاد ہے۔ منشاء کے خلاف ہرگز نہیں۔ بلکہ اس منشاء کی موید ہے **حق تلفیوں کی اصلاح سے** خصوصاً جہاں حق تلفیاں ایک ساری قوم کی ہوں، رعایا کے دلوں میں گورنمنٹ کی محبت بڑھتی ہے۔ نہ کہ بغض اور رعایا کے دلوں میں گورنمنٹ کی محبت بڑھنا ہی اس کے استحکام کی اصل بنیاد ہے۔ اگر رعایا کو خدانخواستہ گورنمنٹ پر یہ اطمینان ہی نہ رہے کہ وہ ہر ایک حق تلفی کی اصلاح کے لئے تیار رہے۔ اور اصلاح بدوں اسکے ہو نہیں سکتی کہ حاکم کی شخصی غلطی کو کھول کر دکھایا جاوے۔ تو اس صورت میں بے شک رعایا ہر ایک حاکم کے حکم کے سامنے خاموشی اختیار کر سکتی ہے۔ مگر **ایسی خاموشی** اطاعت کہلا کر **گورنمنٹ کے استحکام کی موید نہیں** بلکہ اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے والی ہوگی۔ میرے مضمون **انہدام مساجد** میں جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔ گورنمنٹ کو اہل اسلام کی ایک عظیم الشان حق تلفی کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ انہدام مساجد کے خلاف اپنی آواز گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچائے۔ گورنمنٹ **کا یہ ہرگز منشاء نہیں**۔ کہ باقی مذاہب کے معبد تو محفوظ رہیں۔ لیکن اہل اسلام کی مساجد جہاں کہیں کسی سڑک یا کسی مجوزہ عمارت کی سامنے آجاویں گرا دیئے جاویں۔ میں یہ باواز بلند کہتا ہوں اور کہتا رہونگا۔ کہ خدائے واحد کی پرستش کا مقام ہونے کے لحاظ سے دنیا کی کسی قوم کے کسی معبد کو **وہ تقدس** حاصل نہیں۔ جو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسجد کو ہے۔ بیشک مذہبی رنگ میں یہ بات ایک غیر مسلم کو بُری لگیگی اور اس لئے ایک عیسائی حاکم بھی اس سے خوش نہیں ہو سکتا۔ مگر میں **جس طرح** یہ باواز بلند یہ کہتا ہوں اسی طرح یہ بھی کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی انسان حضرت **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں۔ نہ دنیا کی کوئی کتاب قرآن کریم کے برابر ہے۔ جب میرا یہ کہنا بغاوت نہیں اور حکام کی اطاعت سے انحراف نہیں۔ تو مسجد کے متعلق بھی جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ کیونکر بغاوت اور انحراف ہو سکتا ہے پھر ہم گورنمنٹ عالیہ کے قانون عدل و انصاف سے فایدہ نہ اٹھا کر کیوں **کفران نعمت** کے مرتکب ہوں؟ اور کیوں نہ اسی **کے عطا کردہ حقوق** کا مطالبہ کریں اور کیوں انہدام مساجد کے خلاف اپنی آواز بلند نہ کریں۔ سڑکوں کی تعمیر کے لئے مساجد کا گرانا ان کی سخت بے حرمتی ہے اور کوئی مسلمان اسے گوارا نہیں کر سکتا۔ لیکن گذشتہ چند ماہ میں جو واقعات ظاہر ہوئے ہیں۔ کیا اُن سے صاف معلوم نہیں ہوتا۔ کہ گورنمنٹ کے حکام اس معاملہ میں لاپرواہی سے کام لیتے رہے ہیں۔ اور کیا یہ ضروری نہیں کہ ہم اپنی فریاد کو **حضور وائسرائے** اور گورنمنٹ آف انڈیا تک اور اگر وہاں بھی شنوائی نہ ہو تو ولایت تک اور خود **ملک معظم** کے کانوں تک پہنچا دیں؟ کیا یہ ضروری نہیں کہ آیندہ کے لئے گورنمنٹ کوئی ایسا انتظام کرے۔ جس سے انہدام مساجد کا سلسلہ قطعی طور پر رک جاوے؟ اور اگر گورنمنٹ کے تمام عمال کو یہ اطلاع ہو جاوے۔ کہ آئندہ ان کی ان تجاویز میں جو نئی سڑکوں اور عمارتوں یا اور کاموں کے لئے ہوں کسی مسجد کا گرایا جانا سرے سے تجویز ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ چار یا پانچ مسجدوں کے گرائے جانے کی تجویز جو کانپور کے واقعہ کی وجہ سے رک بھی گئی یہ تو صرف گذشتہ چند ماہ کی بات ہے۔ ابھی کلکتہ میں ایک اور مسجد گرائی جانے والی تھی۔ کہ مقامی افسروں نے عقلمندی سے کام لیکر سردست اس **تجویز کو ملتوی کر دیا**۔ اور مسلمانوں کو چارہ جوئی کا موقعہ دیا۔ کانپور کی مسجد کے ایک حصہ کو گرانے کی طرح اندھا دھند کارروائی نہیں کی لیکن ان تازہ واقعات کو چھوڑ کر صرف کانپور کے واقعہ پر شہر کی وجہ سے روشنی میں آ گئے۔ بیسیوں مثالیں ایسی ملیں گی۔ جہاں سڑکوں کے نکالتے وقت مساجد گرائی گئیں۔ اور ان پر ایک آواز بھی نہیں اُٹھی۔ سوال تو یہ ہے کہ مسلمان کب تک مساجد کی اس بے حرمتی پر خاموش رہیں؟ اور اس خاموشی کا نتیجہ تو یہی ہے کہ ایک صوبہ کے لفٹنٹ گورنر جیسا بیدار مغز حاکم ایک کے گرانے کے لئے بطور دلیل پیش کرتا ہے۔ پس جس طرح ایک مسجد کا کوئی حصہ دوسری مسجد کے کسی ویسے ہی حصہ کے گرانے کے لئے دلیل کا کام دے سکتا ہے۔ اسی طرح یہ ایک مسجد کا بالکل ہی گرایا جانا بھی دوسری مسجد کے گرائے جانے کے لئے دلیل ٹھہر سکتا ہے اور غالباً سر جیمس میسٹن کے ان الفاظ میں کہ کچھ اور بھی نظیریں ہیں۔ اسی بات کی طرف اشارہ تھا۔ علاوہ ازیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کا موجودہ شور ایک **مذہبی حق کے تحفظ کے لئے ہے نہ کسی پولیٹیکل حق کے مطالبہ کے متعلق**۔ مذہبی اور پولیٹیکل حقوق میں اور ان کے مطالبات میں مجھے تو ایک بڑا بھاری فرق معلوم ہوتا ہے۔ اور خود گورنمنٹ **انگلشیہ کا نظام** بتا رہا ہے۔ کہ اس نے بھی ان دونوں قسم کے حقوق میں **فرق سمجھا ہے۔ کیونکہ** جہاں اس نے ازراہ رعایا نوازی و عدل گستری **مذہبی حقوق ہمیں اپنی** قوم کے مذہبی حقوق کے برابر دے دیئے ہیں۔ پولیٹیکل حقوق میں **مساوات** ابھی تک نہیں دی اور شاید ایک عرصہ دراز تک نہ دے سکے۔ **ملکہ معظمہ قیصرہ** وکٹوریہ کی نظر دوربین نے ۱۸۵۷ء کے غدر کے ساتھ ہی دیکھ لیا تھا۔ کہ مذہبی حقوق میں ہندوستانی رعایا کو یوروپین رعایا کی طرح **حقوق کا دینا** نہایت ضروری ہے۔ سور اور گائے کی چربی کے ایک محض قصہ نے کس قدر فساد عظیم ملک میں برپا کر دیا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کو اس **ملک کی بہتری گورنمنٹ انگلشیہ کے استحکام** سے منظور نہ ہوتی۔ تو ملک میں ہمیشہ کے لئے بدامنی اور ابتری پھیل گئی ہوتی۔ سیاسی نظروں کے لئے اس واقعہ نے **ایک ایسا** سبق چھوڑا ہے۔ جس کی طرف سے کوئی بیدار مغز حاکم **کبھی غافل نہیں ہو سکتا** اور اسی لئے گورنمنٹ کے اعلیٰ اور دانش مند حکام نے ہمیشہ سے **مشرقی لوگوں** کے مذہبی احساسات کا خیال سب سے بڑھ کر رکھا ہے۔ ابھی **تازہ واقعہ ہے** کہ جب گورنمنٹ بمبئی نے حاجیوں کے جہازوں سے متعلق **ایک کمپنی کو ٹھیکہ** دینا چاہا۔ تو گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کے خلاف مسلمانوں میں کہیں کہیں صدائے احتجاج بلند ہونے پر نہایت دوراندیشی سے ایسے **انتظام کو بھی ابھی** منظور نہیں کیا۔ بلکہ جملہ مسلمانوں کی رائے کا پہلے معلوم کرنا مقدم سمجھا ہے پس جب معمولی معاملات میں گورنمنٹ کے اعلیٰ ذمہ دار حکام **مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا اس قدر خیال رکھتے ہیں۔ تو مساجد کی بے حرمتی کا معاملہ** جس کی کوئی غیور مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کی طرف سے حکام کس طرح لاپرواہی کر سکتے ہیں۔ لیکن **مسلمان لیڈروں کا** اور مسلمان اخبار نویسوں کا اور مسلمانوں کی **انجمنوں کا یہ فرض ہے۔ کہ** عام مسلمانوں کے خیالات کی ترجمانی کر کے اس سخت مذہبی صدمہ کو جو عام مسلمانوں کے دلوں کو مساجد کے گرائے جانے سے پہنچ رہا ہے۔ **گورنمنٹ کے** کانوں تک پہنچائیں۔ اسی میں گورنمنٹ کی حقیقی خیر خواہی ہے۔ **قرآن کریم کی** کھلی بے حرمتی اور مساجد کی کھلی بے حرمتی جیسے امور میں جن کا اثر **خواندہ** طبقہ تک محدود نہیں۔ بلکہ اس طبقہ سے بڑھ کر ایسے امور کا اثر **عوام الناس** پر بھی پڑتا ہے۔ اور میرے اپنے خیال میں اخبارات میں **جس قدر تحریریں** اس مضمون کے متعلق اب تک نکلی ہیں۔ ان میں سے بعض میں اگر جوش کسی قدر زیادہ بھی ہے۔ تو وہ عوام الناس کے دلی جذبات کا **ترتیباً صحیح** ترجمہ ہے۔ میں نے اس بارہ میں جاہل سے جاہل مسلمانوں سے **گفتگو کر کے** دیکھی ہے۔ اور ان کے دلوں پر ان واقعات کا ایسا گہرا اثر پایا ہے کہ **خواندہ** طبقہ کے بھی ایک حصہ میں وہ اثر نظر نہیں آتا۔ قرآن کریم کی بے حرمتی **کا تازہ واقعہ** ریاست **پونچھ** کا ہے۔ جہاں عوام الناس پر یہ اثر پڑا۔ کہ انہوں نے **ریاست کو** چھوڑ دیا ہے۔ اس سے قیاس ہو سکتا ہے۔ کہ جس امر کو عوام الناس **مساجد کی** بے حرمتی خیال کرتے ہیں۔ اس سے کس قدر صدمہ اُن کے **مذہبی جذبات کو** پہنچا ہوگا۔ میں باادب جملہ مسلمان لیڈروں مسلمان اخبار نویسوں اور مسلمان **انجمنوں** کے کارکن ممبروں سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس وقت **اپنے خیالات کو** پیش کرنے کی بجائے ساڑھے سات کروڑ مسلمانوں کے خیالات **کی ترجمانی کر کے** اصل واقعات کو گورنمنٹ تک پہنچائیں۔ اور انہدام مساجد **کے متعلق پورے** زور سے چارہ جوئی کریں۔

میں اس بات کے کہنے سے بھی رک نہیں سکتا۔ کہ اکثر اوقات **وہ تحریریں** جنہیں اشتعال انگیز خیال کر لیا جاتا ہے در اصل **اشتعال کو دبانے والی** ہوتی ہیں ایک وقت تھا کہ پادری صاحبان میں سے ایک گروہ نے اور اُن کے تتبع میں آریہ سماج کے بھی **جوشیلے ممبروں نے اسلام پر اور اسلام کے مقدس** نبی صلعم پر اور اسلام کی پاک کتاب پر اس قدر گندے اور **گالیوں کے بھرے**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر زور تحریریں وہ کام نہ دیتیں۔ جو آگ پر پانی کام دیتا ہے۔ تو یقیناً وہ دبے ہوئے جذبات کوئی اور خطرناک صورت اختیار کر کے ملک میں سخت بدامنی پھیلانے کا موجب ہوتے۔ مگر بہت لوگوں نے حتیٰ کہ مسلمانوں میں سے بھی ناعاقبت اندیشوں نے یہ کہا۔ کہ یہ تحریریں اشتعال انگیز ہیں۔ اور یہ نہ سوچا کہ ان سے عوام الناس کے دلی جذبات کی بھڑاس نکلکر بجائے اشتعال انگیز ہونے کے یہ اشتعال کو روکنے کا کام دیں گی۔ اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا اور واقعات نے ایسا ہی ثابت کر دیا یعنی ان تحریروں نے جن میں ایک خاص غرض کے لئے مصلحت وقت کے لحاظ سے ایک حد تک سختی سے کام لیا گیا تھا مسلمانوں کے دلی جذبات کو جن کے مخالفین اسلام کی ناپاک تحریروں سے بھڑک رکھنے کا اندیشہ تھا دبا دیا۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے۔ یہ غلطی ہے کہ پولیٹیکل حقوق کے مطالبات پر جو شورش ہوتی ہے۔ اُس پر مذہبی حقوق کے مطالبات کے شور کو قیاس کر لیا جاوے۔ پولیٹیکل حقوق کے جذبات پہلے لیڈروں کے گروہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کی کوشش سے کم سمجھدار حصہ پبلک پر اُن کا اثر پڑتا ہے اس لئے اگر ان حقوق کے مطالبات میں غیر معمولی جوش سے کام لیا جاوے تو اس کا اثر کم سمجھ لوگوں پر بہت بُرا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض وقت مہلک ہوتا ہے۔ برعکس اس کے مذہبی حقوق کے جذبات اور بالخصوص ایسے موقعے معاملات میں جیسے مساجد کا یا معبدوں کا گرایا جانا یا مقدس کتابوں کی بے حرمتی۔ ان جذبات کا اثر عوام الناس کے دلوں پر پہلے اور زیادہ ہوتا ہے اور اخبارات کی تحریریں صرف ان جذبات کی ترجمانی کر کے اصل معاملہ کو روشنی میں لاتی ہیں۔ اور اس طرح پر بجائے نقصان دہ ہونے کے مفید ہوتی ہیں۔ اگر غور کیا جائے۔ تو ہندوستان کی گذشتہ پانچ سال کی تاریخ میں ان دونوں قسم کے حقوق کے جذبات سے جو نتائج ظہور پذیر ہوئے ہیں وہ اس دعویٰ کے صاف موید ہیں۔ چند سالوں سے پولیٹیکل حقوق کی ایک خاص جدوجہد نے اور گورنمنٹ کے خلاف سخت تحریروں نے ایک حصہ پبلک پر جو معمولی تعلیم یافتہ حصہ ہے۔ یہ خطرناک اور مہلک اثر پیدا کیا کہ خفیہ کمیٹیاں بنتے بنتے آخر بم سازی پر نوبت پہنچی اور اس مہلک بیماری نے ہندوستان میں ایسا خطرناک اثر پیدا کیا۔ کہ آخر خود حضور وائسرائے تک کی جان پر حملہ ہو لیا اور ایک ایسا بیج ملک میں بویا گیا۔ جس کا دُور کرنا اب آسان نہیں بمخلاف اس کے موجودہ واقعہ کانپور کو ہی لے لیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ عوام الناس کے کام جس طرح بلا سوچے سمجھے ہوتے ہیں اسی طرح پر انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ سر جیمس میسٹن کا یہ کہنا کہ اخباری تحریروں سے یہ جذبات پیدا ہوئے۔ استدلال کی ایک غلط راہ ہے اگر یہ جذبات پہلے سے موجود نہ ہوتے۔ تو یقیناً ٹکم جولائی کو سنگینوں کے پہرہ میں مسجد کا دالان نہ گرایا جاتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ .. .. کہ درحقیقت یہ جذبات پہلے ہی عوام الناس کے دلوں میں پیدا ہو چکے تھے۔ اور اخبارات نے ان کی ترجمانی کر کے گورنمنٹ کے سامنے اصل حالات کو پیش کر دیا۔ اگر تعلیم یافتہ گروہ کے زیر اثر یہ جذبات ظہور پذیر ہوتے۔ تو ان کا کوئی اور رنگ ہوتا۔ اور وہ یقیناً گورنمنٹ کے لئے موجودہ واقعہ کی نسبت بہت زیادہ مشکلات کا موجب ہوتا۔ باقی رہا یہ امر کہ اخبارات کے ذریعہ سے ہی اس امر کی اطلاع ملک کے دور دراز حصوں میں ہوئی یہ صحیح ہے۔ لیکن اگر اخبارات کا یہ کام نہ ہو تو پھر وہ کس مرض کی دوا ہیں۔ سر جیمس میسٹن کو اخبارات پر الزام دیتے وقت اس بات کو بھولنا نہیں چاہئے۔ کہ مساجد کے گرانے اور اُن کی بے حرمتی سے جو اثر ہوتا ہے وہ پہلے عوام الناس کے دلوں پر پیدا ہوتا ہے۔ اس جوش کے پیدا ہونے کے لئے انہیں کسی بیرونی تحریک کی ضرورت نہیں۔ ہاں ہر قوم پر ایک ایسا وقت ہوتا ہے۔ کہ وہ خواب غفلت میں پڑی سوئی ہوتی ہے۔ اور عالم و جاہل دونوں اپنے حقوق کے تحفظ سے غافل ہوتے ہیں۔ لیکن پھر ایک ایسا وقت بھی آجاتا ہے۔ کہ وہ قوم بیدار ہو جاتی ہے۔ اور سب ہی غافل لوگ اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر اس تحفظ حقوق کی تحریک کو گورنمنٹ کی بدخواہی یا وفاداری کے خلاف نہیں کہہ سکتے۔

واللہ علیٰ ما نقول وکیل

اللہ تبارک و تعالیٰ فرقان مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:-

(۱) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

[illegible]

(۳) یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

(۴) لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ

ان سب ارشادات کی تعمیل ہر مومن کا فرض ہے۔ خدا ہمیں اس ضروری فرض سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے آمین! ہم نے پیغام صلح میں صرف اصلاح اور صلح کی غرض سے۔ نیک نیتی سے ایک دو نصائح اپنی جماعت کو مجموعی رنگ میں کی تھیں۔ اُن کے جواب میں ہمارے ایک پیارے ہمعصر نے جو بقول خود نہایت صائب رائے رکھتے ہیں۔ اُن خدام پر جو پیغام صلح سے تعلق رکھتے ہیں۔ چند الزام لگائے ہیں۔ اور کچھ بُرا بھلا کہا ہے۔ اللہ رحم کرے ہم اُن سب کو تحمل سے سُنتے اور اُن پر انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پڑھ کر صبر کرتے ہیں۔ این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ جنھوں نے خدا کے لئے اور اُس کے مسیح کے لئے غیروں سے بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھا کر اُف نہ کی ہو۔ وہ اگر اپنے عزیزوں کی تلخ و ترش باتوں سے آزردہ و شکستہ دل ہوں۔ تو سمجھو وہ اپنے امتحان میں فیل ہو گئے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ حضرت منصور علیہ الرحمۃ کی طرح اپنوں کے پھول بھی دوسروں کے پتھروں سے زیادہ درد پیدا کر دیا کرتے ہیں۔

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ ہم ہر حالت میں اپنے آپ کو مطمئن پاتے ہیں۔ لیکن چونکہ بعض الزام اُن میں زیادہ سنگین ہیں۔ اور اُن سے بریت کئے بغیر غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ اُن کی نسبت کچھ عرض کیا جاوے اور وہ الزام ہم پر یہ ہیں:-

(۱) ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے نافرمان ہیں۔

(۲) ہم گورنمنٹ کے باغی ہیں۔

(۳) ہم جماعت کے امام بننا چاہتے ہیں۔

(۴) ہم منافق ہیں۔

خدائے واحد کو حاضر ناظر جان کر ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت یہ خیالات خلاف واقعہ ہیں۔ اور اُن کے برعکس الحمد للہ کہ:-

(۱) ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے دل سے فرمانبردار آج سے نہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی سے ہیں۔ اور آج معاملات دینی میں اُن کے سوائے کسی کو اپنا مرشد نہیں یقین کرتے۔

(۲)۔ ہم گورنمنٹ برطانیہ کے دل سے خیر خواہ۔ وفا شعار اور فرمانبردار ہیں۔ اور اُس کی فرمانبرداری اپنا فرض عین یقین کرتے ہیں ہاں اگر ضرورت ہو تو ادب سے درخواست کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔

(۳)۔ ہم کو خدمت دین کا ضرور شوق ہے۔ اور خادم دین بننے کے لئے دل سے دعائیں کرتے ہیں۔ امام بننے کی نہ خواہش ہے۔ اور نہ کوئی جماعت ہم نے بنائی ہے۔ جن کو امور دینی میں ہم اپنا حکم ماننے پر مجبور کرتے ہوں ہم شوریٰ کے اصول کے قائل ہیں۔ ہمارا امام موجود ہے۔ ہم نے جو کچھ معاملہ کانپور میں لکھا۔ حضرت کی خدمت میں خاص آدمی بھیجکر فتویٰ منگا کر آپ کی ہدایت کے ماتحت لکھا۔ آپ کا قلمی فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے ان ناچیز خدام کے دلوں کا حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۴)۔ ہم بفضل خدا منافق نہیں ہیں۔ اور اس بات سے اللہ تعالیٰ کی ہی پناہ مانگتے ہیں کہ کسی رنگ میں بھی منافقوں میں ہوں۔ ہمارے متعلق ایسے خلاف واقعہ الفاظ استعمال کرنے سے جماعت میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ایک اور یگانہ یقین کرتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء اور قرآن کریم کو خاتم الکتب دل سے مانتے ہیں۔ فرشتوں۔ حشر نشر بہشت دیا[illegible] اور مسئلہ تقدیر پر ہمارا ایمان ہے۔ ہم حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار سر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقاید کو بفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے۔ یوں منافق تو معاذ اللہ حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت عمر فاروق۔ حضرت عثمان غنی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ کو بھی کہا گیا اور آج تک کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو ہر ایک قسم کی خود غرضیوں اور بدظنیوں سے پاک رکھے۔ آمین!

یہ ایڈیٹر یا کسی خاص شخص کا ذاتی اخبار نہیں ہے بلکہ کل احمدیہ جماعت کا اخبار ہے اگر ہماری رائے سے کسی دینی مسئلہ میں جماعت کے کسی فرد کو اختلاف ہو تو اس کے لئے ہمارے کالم کھلے ہیں۔ اور تنقید کے بعد جو رائے قایم ہو گی۔ وہی ہماری رائے ہے۔ یا اگر کسی معاملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ہم کو خاص نصیحت فرماویں تو اسکی تعمیل کرنے کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔ واللہ علیٰ ما نقول وکیل۔

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

کسی کو عیب لگانے۔ کسی کے ضمیر یا اعمال یا معتقدات کو تاریک یا مستوجب طعن و ملامت قرار دینے میں جلدی نہ کرنی چاہئے۔ اگر وہ غیر ہے۔ تو تمہیں غیب کی کیا خبر کہ شاید کل کو خدا اُسے تمہارے اپنوں میں شامل کر دے۔ اگر وہ اپنا ہے۔ تو مبادا تمہارے طرز عمل سے اس پر رنگ بیگانگی چڑھ جائے۔ بشر کمزوریوں سے خالی کون ہو سکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ پس جب تمہیں کسی کی نسبت وسوسہ آئے۔ تو اس کے اور اپنے دونوں کے حق میں بہت دعائیں کرو۔ جو اگر کسی مصلحت الٰہی کے ماتحت اس کے لئے سودمند نہ بھی ہوں۔ تو کم از کم تمہارے لئے ان کا فایدہ و ثواب یقینی ہے۔

العاقل تکفیہ الاشارہ

جب تم کسی دوست میں کوئی کمزوری معلوم کرو۔ تو حتی الوسع کھُلم کھُلا طعن و تشنیع سے پرہیز کرو۔ بلکہ دعاؤں سے اسکے ساتھ ہمدردی کرنے کے علاوہ محبت اور صلاحیت سے پردہ پوشی کے طریق پر اُسے نصیحت کرو۔ اس کا اثر علانیہ ذلیل کرنے کی نسبت زیادہ مفید اور پائیدار ہو گا۔ اور تمہارے لئے ثواب کا موجب کیونکہ وہ دوست دو حال سے خالی نہیں۔ یا نور رشد و ہدایت کا اہل۔ تامل اندیش۔ عاقل اور سمجھدار آدمی ہو گا یا اس کے خلاف .. .. پہلی صورت میں انشاء اللہ تمہارا اشارہ ہی کام کر جائیگا۔ دوسری صورت میں اسے کچھ فایدہ پہنچنے کی بجائے شاید اُلٹا کچھ نقصان پہنچے اور تمہارا ثواب بھی مفت میں ہاتھ سے جائے۔

وبائے ہیضہ کے متعلق ضروری ہدایات

امسال بعض مقامات میں وبائے ہیضہ کی شدت نہایت ہولناک درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ خاص کر سیالکوٹ میں اس کا تباہ کن حملہ اب کے ایسا سخت سمجھا گیا ہے کہ ایسا پہلے کبھی نہ ہوا ہو گا۔ چونکہ جہاں تک اسباب ظاہری کا تعلق ہے۔ اصول حفظان صحت کی طرف سے پبلک کی بے پروائی عموماً اس وبا کا باعث ہوتی ہے۔ اس واسطے عوام کے لئے ان امور سے آگاہی ضروری ہے جو ہیضہ کے دنوں میں نقصان رساں ثابت ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں:- (۱) کنوؤں کا پانی جوش دینے اور چھاننے کے بغیر استعمال کرنا۔ (۲) گلی کوچوں۔ گھروں اور بازاروں میں صفائی کا نہ رہنا (۳) مکانات کے فرش اور دیواروں پر کچی لپائی۔ (۴) پھلوں۔ ترکاریوں۔ مٹھائیوں اور گوشت کی صفائی سے غفلت۔ اور اشیائے خوردنی پر مکھیوں کا بھنکنا۔ (۵) لوگوں کا اپنی جسمانی صفائی کی پروا نہ کرنا۔ (۶) کھانے پینے میں بے اعتدالی (۷) مرض کی ابتدا ہی میں طبیب یا ڈاکٹر سے رجوع نہ کرنا۔

یہ تو مادی باتیں ہیں۔ مگر ہم اس پر ایک امر ایسا بھی مستزاد کرنا چاہتے ہیں جو مذہبی مذاق اور روحانی رنگ کے پسند کرنے والوں میں تمام سفلی اسباب سے بالاتر سمجھا گیا ہے۔ وہ یہ کہ تمام تدابیر ظاہری پر کاربند ہو کر بھی خدا تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتا اور اُس کے فضل و کرم کا خواستگار رہے۔ موت زندگی مرض و صحت سب اسی کے اختیار میں ہیں۔ تقویٰ اختیار کرے۔ اور نافع الناس بنے کہ یہاں وہی وجود زیادہ رہنے دیئے جاتے ہیں۔ جو اپنے اعمال سے خلق اللہ کے حق میں مفید ہوں۔

دیسی ڈاکٹروں کو ایک نیک صلاح

ڈھاکہ میڈیکل سکول کے جلسہ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی لارڈ کارمائیکل بالقابہ نے طلبا کو نصیحت کی۔ کہ اگر تم لوگ فارغ التحصیل ہونے کے بعد مضافات میں سکونت اختیار کرو تو باہر گاؤں کے رہنے والوں کو بھی بہت فائدہ پہنچے۔ اور تمہارے حق میں بھی اچھا ہو۔ درحقیقت اکثر صورتوں میں یہ تجویز طرفین کے لئے سودمند ہو سکتی ہے۔ شہری زندگی میں جہاں بہت سی سہولتیں اور دلبستگیاں ہوتی ہیں۔ اُن کے ساتھ مکروہات اور زیر باریاں بھی نسبتہً بہت ہی زیادہ ہوتی ہیں مگر افسوس بہت کم اشخاص ایسے ہونگے۔ جو اس قسم کے مشوروں پر کاربند ہونا تو درکنار۔ ان کی معقولیت کے بھی معترف ہوں۔

قومی مجالس حفظانِ صحت

گذشتہ اجلاس "پنجاب سینٹری کانفرنس" میں ایک تجویز یہ بھی پیش ہوئی۔ کہ عوام الناس کو امور متعلقہ حفظان صحت کی طرف توجہ دلانے اور اسی مقصد میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹانے کے لئے "نیشنل ہیلتھ سوسائیٹیز" قایم ہونی چاہئیں۔ تجویز بظاہر تو بہت خوشنما ہے اور بعض صورتوں میں اس کا عملدرآمد مفید بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن اس کا کیونکر اطمینان ہو۔ کہ جس طرح آج کل لوکل سیلف گورنمنٹ کے ارکان یعنی میونسپل کمشنروں کی نسبت عام شکایت ہے۔ کہ وہ پبلک کے قائمقام بنکر پبلک کے حقوق و فوایدسے پوری ہمدردی نہیں رکھتے۔ اسی طرح مجوزہ مجالس کے ممبر بھی عوام کے لئے اُلٹی زحمت وشکایت کا موجب نہ ہونگے ◆

ما قلّ ودلّ

قلمی معاونین کی خدمت میں تاکیداً التماس ہے کہ براہ مہربانی:- اوّل تو اپنے مضامین کاغذ کی ایک طرف اور ذرا واضح وصاف لکھاکریں۔ دوسرے طویل نہ ہوں۔ حتی الوسع مختصر مگر معنی خیز ومدلل ہوں۔ تیسرے صرف ضروری اور مناسب وقت۔ دینی وقومی معاملات پر طبع آزائی فرمائیں۔ چوتھے اشارۃً یا کنایۃً بھی ذاتیات کی ناگوار بحثوں کو درمیان میں نہ لائیں۔ پانچویں تحریر مضمون سے پہلے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دعا ضرور کرلیں۔ کہ بارالٰہا خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرما۔ اور اظہار نیت میں راہِ صواب دکھلا۔ آمین!۔

جنازہ غائب پڑھا جائے

مرزا عباس بیگ احمدی ملازم کچہری گجرات قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ مغفرت فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ان کے بھائی مرزا حاکم بیگ صاحب انسپکٹر چونگی جلال پور جٹاں احمدی احباب سے جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔ احمدی جامع مسجد لاہور میں بعد نماز جمعہ جنازہ پڑھا گیا ◆

ایک بھائی مستحق ہمدردی

شیخ امجد علی صاحب احمدی جو ریاست پونچھ میں وزارت کے محرر رہ چکے۔ بیکانیر میں انچارج کورٹ انسپکٹر پولیس اور بہاولپور میں داروغہ نہر رہ چکے ہیں۔ بعض کرم فرماؤں کی تنگ دلی وتعصب کی وجہ سے معرض ابتلاء میں ہیں۔ احمدی احباب سے مستدعی ہیں۔ کہ ان کے واسطے دعا کریں۔ اور کسی جگہ حصول ملازمت میں ان کے لئے ساعی ہوکر عنداللہ ماجور ہوں۔

مقدمہ مسٹر محمد علی

کے نتیجہ کی طرف اکثر اخباری پبلک کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ آخری پیشی کی روئداد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے حکم نامہ دربارۂ ضبطی پمفلٹ (مقدونیہ میں آؤ اور ہماری مدد کرو) کے خلاف جو اپیل مسٹر موصوف نے عدالت عالیہ کلکتہ میں دائر کر رکھا تھا۔ وہ چیف جسٹس نے بعض قانونی وجوہ کی بنیاد پر خارج کردیا ہے۔ لیکن بقول معزز معاصر ہمدرد دہلی اس فیصلہ میں موجودہ پریس ایکٹ کی حقیقت۔ رسالہ تنازعہ فیہا کا غیر مضر ہونا۔ اور مسٹر محمد علی کی تمام الزامات سے بریت بھی بہت واضح الفاظ میں بیان کردی گئی ہے ◆

سرحد کا مطلع

کچھ غبار آلود معلوم ہوتا ہے۔ نواب دیر اور اُس کے بھائی میاں گل جان کے لڑائی جھگڑے کا پہلے ذکر آچکا ہے۔ خان آف خار کی لشکرکشی سے متعلق تازہ اطلاعات خبروں کے کالم میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ اب اسی بارہ میں ایک اور نیا خدشہ رونما ہوگیا ہے۔ جو ملحقہ طاپنی وعیت اور حالاتِ موجودہ کے بلاشبہ ملٹری حکام سرحد کے لئے کسی قدر فکر وتشویش کا موجب ہوسکتا ہے۔ الہ آباد کے نیم سرکاری اینگلو انڈین معصر پائونیر کی رائے میں ایسے وقت جبکہ چترال گیزرن کی ریلیف (رسالانہ نقل وحرکت) کے دن قریب آگئے ہیں۔ قلعہ دروش سے انگریزی افواج آنا اور وہاں جانا ایک امر اہم ہوگا۔ گو ممکن ہے کہ ریلیف کی نقل وحرکت شروع ہونے سے پہلے پہلے سرحدی قبایل کی باہمی جنگ وجدل ختم ہوچکے اور چکدرہ روڈ ہماری ضرورت کے وقت تک صاف اور خطرات سے محفوظ ہی ہوجائے۔ لیکن آیندہ واقعات کی نسبت بالکل اپنے حسب منشا ہونے کا وثوق کے ساتھ حکم نہیں لگا سکتے۔ اس واسطے افسران فوجی اور سِول حکام کو خطرات ممکنہ کی رفعداد کے لئے ہمہ وقت تیار ومستعد رہنا چاہئے۔ تاوقتیکہ سرحد کی حالت قابل اطمینان نہ ہولے ◆

مراسلات

عید کارڈ اور چک

جو کوئی اپنے اقوال وافعال میں کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے۔ وہ اُس سے ہے۔ یہ بالکل سچا قول ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص یورپین لباس پہنے ہو۔ تو ایک ناواقف اسے یورپین ہی خیال کرتا ہے اور اگر کوئی ہندوستانی لباس میں ہو۔ تو ہندوستانی ہی کہلاتا ہے۔ جو عربی وضع رکھتا ہے عرب یقین کیا جاتا ہے۔ پھر آجکل کوئی بھی ہو۔ جو داڑھی اور مونچھیں دونوں کا صفایا کرواتا ہے۔ کرزن فیشن کے نام سے نامزد ہوتا ہے۔ یہی حال رسومات اور عادات میں ہے۔ جو شادی۔ غمی کی رسومات میں ہندؤں سے نزدیک تر ہے۔ وہ اتنا ہی ہندو ہے۔ اور جو مسلمانوں سے وہ اتنا ہی مسلمان۔ پھر جو عیسائیوں کی طرح نماز ادا کرتا ہے وہ عیسائی کہلاتا ہے اور جو مسلمانوں کی طرح وہ مسلمان۔ غرض جتنا جتنا کسی قوم کے اقوال اور افعال کا رنگ کوئی دوسری قوم [illegible] قبول کرلیتی ہے۔ اتنی ہی وہ اپنی قومی ہستی سے دور [illegible] اور دوسری قوم میں جذب ہوجاتی ہے۔ ہند کے مسلمانوں کی حالت کو اگر آج دیکھا جائے۔ تو اپنا تو اُس میں کوئی رنگ ہی نہیں رہا۔ ظاہرا لباس وپوشاک میں طرز رہائش میں اور بول چال کے انداز میں اگر یورپین اقوام کے اثر سے متاثر نظر آتے ہیں۔ تو رسومات میں بہت کچھ اہل ہند کے پیرو ہیں۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔ اللہ کا رنگ جس میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رنگین تھے اور جو سب رنگوں سے اعلےٰ رنگ ہے۔ وہ اُن میں بالکل نہیں پایا جاتا۔ یا بہت ہی کم۔

عید کا تیوہار مسلمانوں میں نہایت ہی مبارک دن ہے۔ ایک عید میں تو یہ کامل ایک ماہ تک اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے کے بعد اُس پر فتح حاصل کرکے گناہ کی زندگی سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اور اس توفیق کے لئے جو اللہ تعالےٰ سے اُس طرح انہیں نصیب ہوتی ہے۔ شکرگذاری میں اپنی جبین نیاز کو اللہ تعالےٰ کے حضور اللہ اکبر کہتے ہوئے جھکا دیتے ہیں۔ اور دوسری عید میں ایک تیز چھری کو ایک حیوان کی گردن پر رکھ کر اُس کو حلال کرتے ہوئے واصل الی اللہ کر دیتے ہیں۔ اور دنیا کو دکھاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے نفس حیوانی کو بھی اسی طرح مستعدی سے اور بطیب خاطر قربان کرکے قرب الٰہی کو حاصل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ غرضیکہ دونوں موقعوں پر مسلم کو پوری نجات کی حالت میں ہونا چاہیئے۔

ان دونوں عیدوں میں ضروری ہے۔ کہ ایک مسلمان کامل اسلام یعنی طاعت الٰہی کی حالت میں ہو۔ اور ایسی حالت میں ضروری ہے۔ کہ یہ لغویات سے احتراز کرے۔ لیکن افسوس اور وائے برحال مسلمانان۔ کہ جہاں ان کی ظاہری حالت اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت دور ہے۔ وہاں ان کی باطنی حالت بھی درست نہیں رہی۔ اگر ان کی روحانی حالت درست رہتی۔ تو ہم یہ کہکر کہ درویش صفت باش وکلاہِ تتری دار۔ ان کے سب ظاہری نقائص سے چشم پوشی کرتے۔ لیکن نہایت ہی دلی رنج کے ساتھ ہم یہ ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ باوجودیکہ زمانہ انہیں طرح طرح سے خواب غفلت سے جگا کر ہوش میں لاتا اور اپنے میں پاک تبدیلی پیدا کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ لیکن یہ ہیں کہ کروٹ لیتے ہیں اور پھر سو جاتے ہیں۔ ان عید کے ایام میں بھی جبکہ ہماری روح سے اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو اور دلکش مہک اُسی طرح آنی چاہئے۔ جس طرح کہ عطریات کی خوشبو ہمارے جسم سے۔

ہمارے نفسانی جذبات بجائے مردگی اور جانکنی کی حالت میں ہونے کے بہت جوش میں ہوتے ہیں۔ مئے تند محبت الٰہی میں سرشار ہونے کی بجائے ام الخبائث کے دور چلتے ہیں۔ راگ ورنگ کی خلاف شرع محفلیں گرم ہوتی ہیں۔ نفس کو چرنے کے لئے اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ بھوکی گدھ مُردار پر پڑتی ہے میلوں اور تماشوں میں سارا دن غارت کردیا جاتا ہے۔ غرضیکہ عید کی شام تک بجائے اس کے کہ ہم ایک پاک انسان بنتے۔ ایک گندہ حیوان سے بدتر بن جاتے ہیں۔ یہ تو ان تاثرات کا نتیجہ ہے۔ جو کہ مسلمانوں پر ان کی امارت نے کئے جو ایک وقت ان میں موجود تھی۔ لیکن ہم نہایت ہی قلق سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس زمانہ کی خرابیوں سے بھی اس پاک تقریب پر مسلمان حصہ لینے میں پیچھے نہیں رہے۔ اور آج کل مسلمانوں میں ایک بدعت بڑے زور سے پھیل رہی ہے جو کہ نہایت خطرناک ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے عیسائیوں کی تقلید میں عید کارڈ اور چندمعک اُسی طرح بھیجنے شروع کر دئیے ہیں۔ جیسے کہ عیسائی صاحبان کرسمس کے دنوں میں کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ اُن سے کوئی روحانی یا جسمانی فایدہ انسان کو نہیں پہنچتا۔ اُن میں مختلف قسم کی تصاویر ہوتی ہیں اور بعض میں لغو شعر اشعار بھی ہوتے ہیں۔ وہ کارڈ لکھوکہا کی تعداد میں ایک دوسرے کو بھیجے جاتے ہیں۔ ہم اُن سب اخبارات اور مقرروں کو جو اپنے دل میں اہل اسلام کی اصلاح کے لئے سچی تڑپ رکھتے ہیں۔ اس بدعت کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کو جو بہت سے امور اخلاقی وتمدنی میں آہستہ آہستہ عیسائیت کی طرف جارہے ہیں۔ اس مہلک وبا سے بچائیں۔ اور ان کو یورپین فیشنوں کو بائیکاٹ کرتے ہوئے اپنے میں اسوۂ رسول کا رنگ پیدا کریں۔ اس بدعت کا رواج ایسے پاک دن میں ثابت کرتا ہے۔ کہ مسلمان کہاں تک اسلام سے دور جا پڑے۔ پس تمام خیرخواہانِ اسلام کا فرض ہے۔ کہ ایسی لغو اور بیہودہ باتوں سے مسلمانوں کو بچاویں۔ جو کہ پہلے ہی طرح طرح سے اپنی شامتِ اعمال کے سبب الٰہی عذاب میں آئے ہوئے ہیں۔ اور نہایت مفلس ہیں۔ ہاں اگر وہ باز نہیں رہ سکتے۔ اور کوئی مصلح قوم ان پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ تو ہم ان لوگوں کی خدمت میں جو کہ ایسے کارڈ فروخت کرتے ہیں عرض کریں گے۔ کہ بجائے اشعار اور تصاویر کے کوئی قرآن کا حکم۔ یا کوئی حدیث کا ارشاد درج کرادیا کریں۔ یا کوئی ایسی دعا ہی جس سے کسی کو کچھ دینی یا دنیوی فایدہ تو پہنچ سکے۔ ہمارا کام عرض کردینا تھا۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ان بلاؤں سے بچے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ یہ اُن گوناگوں مصائب سے جو ان پر آج کل پڑ رہی ہیں۔ اور جو ان کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہیں۔ محفوظ رہ سکیں آمین۔ [illegible]

عذاب الٰہی سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو

رمضان المبارک کے آخر میں جب میں قادیان گیا۔ تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کو بار بار یہ فرماتے سُنا۔ کہ دُنیا پر کوئی بھاری عذاب آنے والا ہے اور کئی آدمیوں نے بھی ایسے رویا دیکھے ہیں۔ جو بظاہر مُنذر معلوم ہوتے ہیں۔ پس خداتعالےٰ کی طرف رجوع ہوجاؤ۔ استغفار کثرت سے کرتے رہو۔ صدقات دو۔ اپنے میں پاک تبدیلی کرو۔ تا بچائے جاؤ۔ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے۔ حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

(خاکسار نظام الدین احمدیہ بلڈنگس لاہور)

روئداد مقدمہ ماخوذین کانپور

کانپور ۲ ستمبر۔ التوائے مقدمہ مولانا آزاد سبحانی

مولوی عبدالقادر آزاد سبحانی کا مقدمہ آج پھر پیش ہوا۔ مسٹر پوائنٹر نے تاج کی طرف سے ظاہر کیا۔ کہ کوئی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے۔ لیکن استغاثہ اس بات کا ہرگز ذمہ نہیں لے سکتا۔ کہ مقدمہ شروع ہوچکنے بعد ۲۴ گھنٹہ کے اندر ہی اختتام کو پہنچ جائیگا اس لئے میں التوائے مقدمہ کی درخواست پیش کرتا ہوں۔ یہ سن کر عدالت نے مولانا آزاد سبحانی کے مقدمہ کی سماعت آئندہ جمعہ تک ملتوی کردی ◆

گواہانِ صفائی کی فہرست

اس کے بعد مسٹر مظہر الحق نے ان ۱۰۱ ملزمین کی طرف سے جنکو آج سپرگسٹن کا طویل حکم سنایا گیا ہے گواہان صفائی کی فہرست جنکی تعداد ۔۔ ہے سب سے پہلا نام سر آر جیمس میسٹن کا تھا۔ مسٹر مظہر نے سر جیمس میسٹن کے طلب کئے جانیکی وجہ ظاہر کرتے وقت بیان کیا۔ کہ وہ شخص جس نے سب سے پہلے آکر جائے وقوعہ کا معائنہ کیا سر جیمس میسٹن ہی تھے اسکے وہ عہدہ داران مقامی جنکا بیان عدالت میں ہوچکا ہے ہز آنر سے ملے تھے اور جو کچھ بیان انکے سامنے عہدہ داران مذکور نے دیئے تھے۔ وہ اُن بیانات سے مختلف ہیں۔ جو عدالت میں قلمبند ہوئے ہیں۔ تیسری وجہ یہ کہ جائے وقوعہ کی صورت بالکل بدلگئی ہے اور ہز آنر اسکو اصلی حالت میں دیکھ چکے ہیں لیکن عدالت نے ہز آنر کو طلب کرنے سے انکار کیا۔ اور اسکی وجہ یہ ظاہر کی۔ کہ عہدہ داران مقامی کا ہز آنر کے سامنے بیانات دینا ثابت نہیں ہے اور پھر ایسے بیانات جو دوران گفتگو میں کئے جائیں۔ شہادت میں مقبول نہیں ہیں۔ رہا یہ امر کہ جائے وقوعہ کی صورت بدل گئی۔ یہ اور ہزاروں شہادتوں سے ثابت ہوسکتا ہے۔

(۳ ستمبر) مجروح ملزموں کی پیشی۔ ۸ زخمی ملزموں میں سے چار حاضر عدالت ہو سکے۔ مقدمہ انہی کے خلاف ہوگا۔ باقی دو غالباً رہا کردئیے جائینگے۔ کپتان ٹمپسن نے جو شروع اگست میں کانپور کے قائمقام سول سرجن تھے۔ ان ملزموں کے زخمی ہونے کی نسبت اپنا بیان دیا۔ کنڈا سنگھ جیلر نے جیل کے بعض رجسٹر پیش کئے۔ جس میں ملزموں سے متعلق انکے داخلۂ جیل اور وہاں سے چھوٹنے کی بابت اندراجات تھے۔ [illegible] کی کچھ غلطیاں بتلائیں۔ ڈیفنس کے وکیل نے اعتراض کیا۔ کہ یہ شہادت جو لکھی جارہی ہے۔ ملزمان حاضر عدالت کے مقدمہ سے بالکل غیر متعلق ہے۔ پھر شہادت استغاثہ کے دوسر گواہ منیرالدین کوتوال وغیرہ کے بیانات لئے گئے۔ جنہوں نے ۱۰۱ ملزموں کے خلاف بھی ایک ہی قسم کی گواہی دی تھی۔ دو جدید اور اہم شہادتیں رائے دیبی پرشاد وکیل اور ایڈیٹر کانپور جنرل کی گذریں۔ ان کے بیانات میں بھی [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قل یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا الله ولا نشرک به شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

اخبار پیغام صلح لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف وخطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مُصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

نحمدہٗ و نصلّے علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مُسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمتِ اسلام کے لئے یکجہتی قایم کرنا۔
(۴) مخالفین اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا۔ اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دُور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ لے ششماہی ؎ للعمار ؎ للعمر اور ؎ للعما
(۳) نمونہ کا پرچہ ۱ر کا ٹکٹ آنے پر۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی دیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہاؤس لاہور سکرٹری پیغام صلح کے نام ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط وکتابت مینجر کے نام۔ پتہ۔ صاف و خوشخط لکھیں } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین۔ بی۔ اے (آنریری)
مسٹر احمد حسین فریدآبادی۔ }

جلد ۱ ‖ لاہور: سہ شنبہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۷ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ ‖ نمبر ۲۶

تازہ برقی خبریں

شورش چین - (شنگھائی۔ ۵ ستمبر) نانکنگ میں سرکاری افسران فوج کے درمیان تفرقہ واختلاف رائے کے آثار نمودار ہوگئے ہیں۔ امساک باراں کی وجہ سے پانی کی قلت کا بھی خدشہ ہے۔ تین غیر جنگجو جاپانی بازار میں راہ چلتے مارے گئے ان کے سفید جھنڈے کی بھی کچھ پروا نہیں کی گئی۔ جو ان کے غیر مصافی یا امن پسند ہونے کی علامت تھا۔ (ٹوکیو۔ ۵) نانکنگ میں جاپانیوں کے مارے جانے پر یہاں بڑی ناراضی پھیلی ہوئی ہے۔ اخبار جنگی کارروائی کے لئے اکسا رہے ہیں۔ اور زور دیتے ہیں کہ جب تک اس واقعہ کی تلافی نہ ہو چین کے کسی نہ کسی بندرگاہ پر قبضہ کرلیا جائے وزیر اعظم شہنشاہ جاپان کو ان حالات کی خبر دینے مقام نکّی کو روانہ ہوگیا ہے

ٹرکی و یونان } تجدید تعلقات کی تجاویز - (ایتھنز۔ ۶ ستمبر) وزیر خارجہ روانہ "نوشراکی" ہوا ہے تا کہ ایم وینزیلیس کے پاس یونان کی جانب سے قرار واقعی تجاویز متعلقہ تجدید تعلقات مابین ٹرکی و یونان کا مسودہ پیش کرے اب صرف اوقاف اور قومیت کے مسایل غور طلب رہ گئے ہیں۔ ٹرکی کا مدعا یہ ہے کہ صوبجات مفتوحہ کی تمام سرکاری جاگیرات بطور وقف تسلیم کی جائیں مگر یونان کی مرضی یہ ہے کہ فقط مذہبی جاگیریں وقف سمجھی جائیں۔ اور قومیت کے بارہ میں یونان اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ ٹرکی میں رہنے والے تمام یونانیوں کے متعلق ایک معاہدہ ہو جائے۔ اور جو اطاعت قبول کرلیں اُنکی حالت بدستور سابق رہے۔ امید کیجاتی ہے کہ دو ہفتہ کے اندر اندر سب باتوں کا ٹھیک ٹھیک تصفیہ ہو جائیگا

بلغاریہ کی درخواست قرضہ (صوفیا۔ ۶ ستمبر) بلغاریہ نے ۳ کروڑ کا قرضہ مانگا تھا۔ ہنگری کے بنکوں نے روپیہ کی قلت کا عذر کرکے ٹالدیا۔ اب کہا جاتا ہے کہ کونٹ برچ ٹولڈ نے گورنمنٹ ہنگری سے سعی سفارش کی ہے کہ اپنے بنکوں پر زور ڈالکر قرضہ دلادے

جلسۂ کلا ملتوی (قسطنطنیہ۔ ۷ ستمبر) ٹرکی و بلغاریہ کا جلسہ پیر کی سہ پہر تک کیواسطے ملتوی کیا گیا۔ جبکہ اصل افتتاح کی تاریخ قرار پائیگی

لندن۔ ۷ ستمبر ایک نیم سرکاری اخبار کی رائے میں ٹرکی بلغاریہ باہمی سمجھوتہ میں کامیابی دُوَل کی غیر جنبہ داری کا طفیل ہے اور کہا اسوقت ان سب کی یہی خواہش ہے کہ...

مقدمہ کانپور (۸ ستمبر) ۱۲ بجے سماعت مقدمہ شروع ہوئی۔ سید نبی اللہ بیرسٹر لکھنؤ بھی ملزمین کی طرف سے پیروی کرنے آگئے ہیں۔ ملزم مجروح ملزموں کی طرف سے ۳۷ گواہان صفائی کی فہرست پیش کی گئی۔ مولانا آزاد کیجانب سے ۵۸ گواہان صفائی کی فہرست داخل کیگئی وکیل صفائی نے کہا کہ مولانا آزاد کے مقدمہ میں غالباً دس پندرہ روز لگ جائیں گے۔ عدالت نے ظاہر کیا سپردگی سیشن کا حکم پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔ بعدہٗ عدالت نے پوچھا کہ ملزمان مفرور کے بارے میں کیا کرنا چاہئے۔ وکیل سرکاری نے جواب دیا۔ کہ وارنٹ جاری کئے گئے ہیں۔ اس پر کارروائی ختم ہوئی +

متفرق خبریں

ایک مشہور ڈاکو جس کی ضلع امرتسر میں بڑی دہاک تھی۔ اس کی خونخواری کے افسانے بچہ بچہ کی زبان پر تھے۔ عدالت سشن امرتسر میں کئی جرایم قتل و غارت کا مجرم ثابت ہوکر ۵ ستمبر کو سنٹرل جیل لاہور میں پھانسی دیا گیا۔

بنوں میں عید کے روز بقول نامہ نگار "پیون" آفریدیوں نے بڑی لوٹ کھسوٹ مچائی۔ مفصل کیفیت ابھی محتاج تصدیق ہے۔

مانک گنج (نواح کلکتہ) میں کدارپور کی پولیٹیکل ڈکیتی سے متعلق ایک بنگالی وکیل کا کلرک مسمی مہندر چندر راجی پکڑا گیا ہے۔

ہندوستان میں ہوا بازی کی جو مرکزی درسگاہ بنے گی۔ اُس کے لئے مہاراجہ ریوان نے ایک آلہ پرواز دینا کیا ہے۔ کپتان مینی اس سکول کے کمانڈنٹ ہونگے اور وہی مشین مذکور انگلینڈ سے خرید کر لائیں گے۔

گنجام مدراس میں بھی اس ہفتہ ہولناک سیلاب آیا۔ ریل کی پٹری جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی + **حقوق طلب** عورتوں نے ۴ ستمبر کو لندن کے ایک کالج کو آگ لگادی۔ فائر بریگیڈ کے جا پہنچنے پر بھی قریباً ۴-۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہوگیا

نیویارک (امریکہ) میں ۵ ستمبر کو طوفان باد و باران ایسی شدت کا آیا کہ صدیوں پیچھے تک اس کی نظیر نہیں ملتی۔ گلی کوچوں میں گز دو گز پانی چل نکلا شمالی کیرولینا میں بھی ہولناک طوفان سے فصلیں ماری گئیں۔ بستیوں پر تباہی آئی مکانوں کا نقصان ہوا۔ جہازوں کی تباہی ہوئی۔ ساحل کٹ گئے (الاّن)

دارالخلافہ دہلی بن جانے پر بھی کلکتہ میں قدر وقیمت اراضی کا یہ حال ہے۔ کہ پچھلے دنوں قریباً ایک کوٹھہ مربع کا ایک قطعہ زمین ۰۰۰ ۴ روپے کو نیلام ہوا + **بلوچی** زبان کا امتحان منعقد کرنے کے لئے قلعہ منرو میں ۲۰ ستمبر کو ایک سپیشل بورڈ کا اجلاس ہوگا۔

لاہور و کراچی کے درمیان جگہ جگہ ریلوے لائن دریا برد ہو جانے سے لاہور میں تازہ میوؤں پھلوں کی کمیابی ہوگئی تھی۔ مگر ڈی ٹی ایس کے تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب یہ قلت نہ رہیگی۔ کیونکہ پٹری کی مرمت ہوگئی ہے +

انجمن اسلامیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بادشاہی و سنہری مسجد وغیرہ چند مساجد میں جن کی وہ متولی ہے۔ آئندہ کوئی صاحب پولیٹیکل تقریریں نہ کریں +

مدارسور (کلکتہ) میں ایک بنگالی کے پاس بغیر لائسنس گپتی پکڑی گئی ہے جو کسی ڈکیتی سے متعلق تلاشی میں اس کے شفاخانہ سے برآمد ہوئی تھی۔

سرحدی معاملات متعلقہ وزیر کی نسبت ہمعصر سول کو معلوم ہوا ہے کہ اختتام ماہ گذشتہ کے وقت وہاں کی صورت حال یہ تھی۔ کہ خان آف خار مع شاہجہان خلف نواب دیر۔ عثمان خیل اور باجوڑیوں کی دو ہزار جمعیت سمیت مقام شہزادہ گنجی پر ڈیرے ڈالے پڑے تھے۔ اور وہیں میاں گل جان اور اسکے رفقاء اُن کے مقابلہ پر تھے۔

افسوس کہ خان صاحب الطاف حسین خاں کو جو ایک پرانے اور معزز عہدیدار تھے پچھلی فروری ہی میں اُنہوں نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ممتاز منصب پر ترقی پائی تھی۔ سکندر خاں نامی ایک کونسٹبل نے بندوق سے ہلاک کردیا۔ وجہ یہ کہ وہ اُن کے ہاتھ سے ایک بار پہلے سزا پا چکا تھا۔ اور اب دوبارہ اس خطا سے اگلے دن اُن کے سامنے پیش ہونا تھا +

پنجاب سیکریٹریٹ کے دفاتر شملہ پر ۱۵ اکتوبر کو بند ہونگے اور لاہور میں ۲۰ تاریخ کو کھلیں گے +

ہز آنر لاٹ صاحب پنجاب کی تجویز ہے۔ کہ شملہ سے اتر کر ایک مختصر سا دورہ فرمائیں۔ جس کا پروگرام یہ ہوگا۔ ۲۱ اکتوبر کو شملہ سے چل کر اضلاع انبالہ و ہوشیارپور سے ہوتے ہوئے امرتسر و گورداسپور کے رستے ۸ نومبر کو لاہور جا پہنچیں۔ قرائن سے پایا جاتا ہے۔ کہ یہ داخلہ پایہ تخت سرکاری ہوگا۔

مسٹر بیکر امریکن کونسل متعینہ جزایر فلپائن جو اپنی گورنمنٹ کی طرف سے برٹش انڈیا کے تجارتی حالات کی تحقیقات کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اپریل سے اب تک سیلون۔ جنوبی ہند۔ بمبئی۔ بڑودہ۔ کراچی۔ بلوچستان۔ صوبہ سرحدی۔ کشمیر اور پنجاب کا دورہ کرچکے ہیں۔ ۱۲ ستمبر تک شملہ رہ کر پھر بمبئی چلے جائینگے۔ آخر میں مشرقی ہند اور برما کو دیکھیں گے۔ یکم جنوری تک دورہ ختم کرکے امریکہ واپس ملینگے ہندوستان کے تجارتی کوائف کونسلر رپورٹس میں بمقام واشنگٹن ساتھ کے ساتھ شائع ہوتے جاتے ہیں +

لندن کے مسلمانوں نے ۲ ستمبر کو بروز منگل عید منائی +

عازمان حج کے لیجانے والا ایک جہاز ۸ ستمبر کو روانہ جدہ ہونے کو تھا۔ دوسرا دادا میاں کھنڈوانی کا آگبوٹ ۱۰ ستمبر کو چھوٹیگا۔ اس کا کرایہ فی کس ۸ روپے بھری سیلون سکنڈ کلاس فرسٹ کلاس مع فیس قرنطینہ۔ تیسرا عرب کمپنی کا بدری سٹیمر ۱۵ ستمبر کو روانہ ہوگا۔ اس میں کرایہ فی کس فرسٹ کلاس سیلون فلور کا فرسٹ کلاس کیبن کا

آل انڈیا مسلم لیگ کا دفتر لکھنؤ سے دہلی میں منتقل ہونے کی خبر تھی۔ جو بے بنیاد نکلی + **ہندیان** مقیم جنوبی افریقہ کے حقوق کی حمایت میں لارڈ ایمپٹیل بہادر نے ایک مدلل مضمون شائع کیا ہے۔ اور اس میں جدید قانونوں کی بہت تضحیک کی ہے

مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت کے لئے ایک وفد کے طور پر مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ اور سید وزیر حسن سیکرٹری مسلم لیگ ۷ ستمبر کو بمبئی سے روانہ انگلستان ہوگئے

موٹر کار میں کام آنے کیلئے پٹرول کی جگہ ایک اور مصالحہ تیار ہوگیا ہے جسکی قیمت ... کی جگہ ... ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۲۶

اسبابِ زوال و تدابیرِ اصلاحِ حال

پر

مختلف خیالات

نمبر ۲

اس کچھ شک نہیں کہ اسلام اس وقت دینِ حق بیمار و بیکس ہیجو زین العابدینؑ کے مصداق ہے۔ اور اس کی نام لیوا قوم پر ہر چہار طرف سے ذلت۔ ادبار اور فلاکت کی گھٹائیں اُمنڈ اُمنڈ کر آ رہی ہیں۔ لیکن جن دردمندانِ ملت،، کا دل موجودہ افسوسناک حالت پر کُڑھتا ہے۔ اُن کا فرض اور اُن کی ذمہ داریاں یہیں تک ختم نہیں ہو جاتیں۔ کہ اس صدمہ و اضطراب میں گھبرا کر جو کچھ اُن کی ذاتی رائے ہو۔ اُسی کو امراضِ قوم کا علاج اور بے خطا چارہ کار سمجھ لیں۔ انہیں اگر اسلام سے واقعی محبت ہے۔ اور اگر مسلمانوں سے سچی ہمدردی ہے۔ تو سب سے پہلے یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ خود خدائے اسلام نے بھی ایسی حالتوں میں ان کے دکھ کا کچھ درماں تجویز فرمایا ہے۔ یا نہیں۔ مذاہب و ملل کی تاریخ پر غائر نظر ڈالیں۔ دیکھیں۔ کہ عروج و زوالِ اقوام سے متعلق سنت اللہ کیا رہی ہے؟ قوموں کی تباہی و ذلت کا اصل سبب کیا ہوتا ہے؟ اور پھر از سرنو اُن کے اُبھرنے کی وجہ کیونکر صورت پذیر ہوتی اور تدابیرِ اصلاح کس طرح کارگر ہوتی ہیں؟ دراصل تو یہ بحث بہت طویل اور بہت محتاجِ تدبر ہے لیکن چونکہ ہمارا عقیدہ و ایمان ہے کہ رشد و سعادت اور فلاح و ہدایت کی باتوں کو خدا تعالےٰ نے صرف متبحر عالموں کے لئے مخصوص اور فاضلانہ موشگافیوں کے اندر محدود نہیں رکھا۔ بلکہ یہ اُس کا مخلوق پر بڑا بھاری فضل و احسان اور اُسکی ربوبیتِ عامہ کی عجیب شان ہے۔ کہ جس طرح ایک عالم اُن سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ایک عامی و اُمی بھی اُن سے فیض حاصل کر سکتا ہے۔ ہاں دلوں میں خدا ترسی (تقویٰ) اور اخلاص بہرحال شرط ضروری ہے۔ اس لئے ہم بلا چناں و چنیں بالکل سادہ و صاف طور پر ایک صداقت کا اظہار اپنا فرض خیال کرتے۔ اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں کو اگر اس وقت فی الحقیقت اپنی زبون حالت کا احساس اور اُس پر رنج و ملالت ہے۔ اور اگر وہ سچ مچ اپنی موجودہ خستہ حالی کو غیرت کی زندگی اور فارغ البالی سے تبدیل شدہ دیکھنے کے آرزومند ہیں تو وہ گوشِ ہوش سے سُن لیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی عادت و سنت اس بارہ میں ہمیشہ سے ایک ہی چلی آئی ہے اور تا قیامت ایک ہی رہیگی۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اور وہ یہ ہے کہ [illegible] سب سے آخری شریعت کے حاملین اپنے اقوال و اعمال میں اُس کی [illegible] سے منحرف و بے پروا ہو جاتے ہیں۔ تو وہ رحیم [illegible] کسی خاص الخاص بندہ کو چُن کر انہیں بیدار و متنبہ [illegible] کے ساتھ ہی دلوں میں خوف و خشیت پیدا کرنے [illegible] الٰہیہ کی صلاحیتِ فطری کو اُبھارنے کے لئے طرح طرح کے عذاب نازل فرماتا ہے۔ اس وقت تمام دُکھ درد کی دوا تمام آفات و مصائب سے بچنے کی تدبیر۔ تمام مشکلات سے رہائی پانے کا ایک اکیلا چارہ کار یہ اور محض یہی ہوتا ہے۔ کہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الآیۃ کہکر کو لوامع الصادقین کی تعمیل کے لئے صدقِ دل سے تیار ہو جائیں۔ اور جو تدابیرِ اصلاح خدا تعالےٰ نے علم اور حکم پاک اُس خدا کے برگزیدہ مامور نے ضروری قرار دی ہوں انہی کے عمل میں لانے پر اپنا سارا زور اور توجہ خرچ کریں۔

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کا خدا خود بھی اُنکی اچھی یا بُری حالت سے (نعوذ باللہ) غافل اور بیخبر نہیں۔ بلکہ وہ اپنے دین اور اپنے مخلص بندوں کے لئے ہمیشہ سے بڑا غیرتمند [illegible]

وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا

یعنی ہم عذاب نازل نہیں کیا کرتے۔ جب تک کہ رسول مبعوث نہ فرما لیں،، اب ہمیں یہ دیکھکر حیرانی اور سخت تعجب ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے سفلی اسباب کے مقید دنیا دار اُن تمام آفاتِ ارضی و سماوی کو تو کُھلم کُھلا عذابِ الٰہی مانتے ہیں۔ جن کا کئی سال سے پے درپے نزول ہو رہا ہے۔ مثلاً قحط۔ زلازل۔ طرح طرح کی وبائیں۔ کشت و خون کے ہنگامے۔ تشویش خیز بدامنیاں۔ طوفان ہائے بلا خیز اور سیلاب کی تباہیاں وغیرہ۔ جنھوں نے انسانی زندگی کو تلخ کر دیا ہے۔ شاہ سے لیکر گدا تک اس وقت اطمینانِ قلب اور بے فکری کو ترستے ہیں (الا ماشاء اللہ) اور ان آثار کو عذابِ الٰہی نہ ماننے کی وجہ بھی کیا ہو سکتی ہے؟ جبکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب پاک میں قمل و جراد یعنی جوؤں ٹڈیوں وغیرہ کی کثرت تک کو عذاب قرار دیا ہو۔ غرض ہمیں حیرت ہے۔ کہ پھر عذابوں کے تسلیم کرنے والے لوگ ہاں قرآن کریم پر ایمان رکھنے والے مسلمان اس رسول کی ضرورت سے کیوں غافل ہیں؟ جو خدائی قانون متذکرہ صدر کے مطابق نزولِ عذاب سے پہلے آنا چاہیئے تھا۔ اور لاریب وہ عین اپنے وقت پر آ گیا۔

یہ سچ ہے کہ خدا تعالےٰ نے تکمیلِ دین اور اتمامِ نعمت کے احسانِ بیکراں سے مالا مال فرما کر ہمیں کسی نئی شریعت کا محتاج نہیں رہنے دیا۔ اور اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ اُسی نے رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) کی ذاتِ بابرکات میں ہمارے لئے ایک اسوۂ حسنہ بھی قائم فرما دیا۔ مگر تعجب اور افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں نے یہ بات آپ ہی آپ کہاں سے نکال لی۔ کہ وہ دین بلا عمل کے۔ اور وہ نمونہ بلا پیروی کے ہمارے لئے دنیا میں فلاح و کامیابی اور عقبیٰ میں نجات کا موجب ہو جائیگا جبکہ حالت اس وقت یہ ہے۔ کہ کیا امورِ دین اور کیا امورِ دنیا ہر ایک لحاظ سے میدانِ عمل میں جتنی سست۔ غافل اور اپنی ہی مت کی متوالی آج یہ قوم ہو رہی ہے۔ زمین کے پردہ پر اور کوئی بھی قوم نہ ہوگی اور اس محبوبِ ربّ کے اسوۂ حسنہ کے اتباع کی کیفیت یہ ہے۔ کہ عملی فرمانبرداری و پیروی تو بجائے خود۔ ہی خیر سے آپؐ کے ارشاداتِ مبارکہ میں ہی بہتوں کو کلام ہے اور سیدھے سادے مخلص متقیوں کی طرح اپنے بھلے کی بات مان لینے کے بجائے اس میں سو سو طرح کٹ حجتیاں کرنا۔ اہم ترین شعارِ اسلام قرار دے رکھا ہے (اللّٰھم ارحم اُمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

اب ہم اپنے برادرانِ کلمہ گو سے خدا و رسولؐ ہی کا واسطہ دیکر پوچھتے ہیں وہ ہمیں از روئے ایمان بتلائیں۔ کہ کیا اس آخر زمانہ کے لئے خود خدا تعالےٰ نے اپنے تمام پاک نوشتوں میں ایک عظیم الشان مصلح کے آنے کی خبر نہیں دی؟ کیا رسولِ مقبولؐ نے ہمیں اس کے ظہور کی بشارت نہیں سُنائی؟ کیا اسکی بعثت کا زمانہ اور آثار تک تفصیل کے ساتھ ارشاد نہیں فرما دیئے۔ اور کیا وہ زمانہ اور وہ آثار تم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے ہو۔ فتفکروا و تدبروا۔

ہمارا ارادہ تھا اور اب بھی ہے۔ کہ دنیاوی رنگ میں جو تدابیر مسلمانوں کی اصلاحِ حال میں مفید ہو سکتی ہیں۔ اُن پر بھی غور کریں۔ اور جو باتیں قال اللہ قال الرسولؐ کے مطابق یا اپنی ذاتی عقل و رائے کے ماتحت بزرگانِ ملت اور دردمندانِ اسلام،، اس وقت ضروری قرار دے رہے ہیں اُن پر بھی ایک نظر ڈالیں۔ لیکن افسوس ہمارے نزدیک ان کا یہ مسلک ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ایک اناڑی طبیب تپ کی بیخکنی کی بجائے جو تمام شکایات کی جڑ ہو دردِ سر۔ اعضاء شکنی وغیرہ اُن ضمنی تکالیف کے رفع دفع کا جدا جدا فکر کرے۔ جو غریب مریض کو محض تپ کے ساتھ لاحق حال ہیں۔

پس ہماری سمجھ میں امراضِ قوم کی جو اصل واقعی ہے۔ اس کو پیش کر دینا ہم نے مقدم سمجھا۔ اور ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ مسلمان خدا اور رسولؐ پر ایمان رکھتے ہوئے جب اُس مامور پر بھی ایمان لے آئیں گے۔ جو خدا کے ہی وعدوں اور رسولؐ کی ہی بشارات کے مطابق [illegible] عین وقت پر آ [illegible]

کے لئے لازمی و مقدم ہے +

آیندہ ہم انشاء اللہ اس بارہ میں غور کرینگے۔ کہ خود خدائے علیم و حکیم نے اپنی کتاب پاک میں جو ہمارا دستور العمل ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ فلاح و فوز کے لئے کن کن امور کو ضروری قرار دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ متلاشیانِ حق کے واسطے یہ ایک دلچسپ اور قابلِ توجہ بحث ہوگی کیونکہ اُن "فدایانِ قوم" کا ذکر نہیں۔ جو باوجود مسلمان کہلانے کے شعار و احکامِ اسلام کو عملاً چنداں وقعت و اہمیت نہیں دیتے اور اپنی خانہ ساز صیابت رائے کو خدا و رسولؐ کے ارشادات پر حَکَم ٹھہرا کر ایسی ایسی دور از کار بحثوں میں اپنا اور دوسروں کا وقت عزیز کھوتے ہیں۔ کہ کیا اس وقت جوازِ سود قومی ترقی بلکہ زندگی کے لئے لابدی ہے نہیں؟ کیا اقوامِ یورپ کی طرح ہم میں مضبوط قومی کیریکٹر پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا پہلے ہماری ترقی کے اسباب محض دینی تھے یا دنیوی بھی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے حضرات اتنا نہیں سوچتے۔ کہ خدا و رسولؐ نے مسلمانوں کے دین کو دنیا سے جُدا نہیں کیا۔ ایک ہی کامل و اکمل دستور العمل شاہی سے لیکر گدائی تک تمام حالتوں میں بوجہ احسن کام دینے کے لائق اور دونوں جہان کی خوبیوں کا وارث بنانے والا اُن کے واسطے تجویز فرما دیا ہے بشرطیکہ کوئی اس پر عمل کرے۔ اور عمل کی توفیق جبھی ملتی ہے۔ کہ ہم انانیت اور نفسانیت کو چھوڑ کر قبولِ حق کے لئے ہمہ وقت آمادہ رہیں۔ اور سچوں کا ساتھ دینے میں ذرہ بھر بھی عار و مداہنت کو روا نہ رکھیں ورنہ زبانی باتوں سے کیا بنتا ہے؟

مُسلمانانِ رُوس اور حکومت سے مطالبات

حال میں مسلمانانِ رُوس نے یہ مطالبات اپنی حکومت کے سامنے پیش کئے ہیں۔ (۱) اسلامی مدارس کے لئے جو خاص قوانین جاری کئے گئے ہیں۔ وہ منسوخ ہوں (۲) امدادی رقوم میں سے مسلمانوں کو بہ تناسب تعداد حصہ دیا جائے (۳) مسلمانوں کو ابتدائی مدارس اپنے حسبِ منشا کھولنے دیئے جائیں (۴) ابتدائی مدارس کے واسطے معلم تیار کرنیکو خاص ٹریننگ کالج جاری کئے جائیں (۵) روسی اور مسلمان معلموں کے حقوق یکساں رکھے جائیں۔ (۶) چھوٹی درسگاہیں نگرانی سرکار سے بری۔ صرف مذہبی مجالس کے ماتحت رہیں۔ اور اُن کے اخراجات مثل روسی مدارس کے سینیٹ ہی اُٹھائے (۷) مسلمانوں کے لئے مذہبی تعلیم لازمی و جبریہ ہو۔ اور اسکے مصارف کا بار حکومت اپنے ذمے لے (۸) لڑکیوں کے مدارس مذہبی جماعت کی نگرانی میں رہیں۔ اور ان کے اخراجات روسی مدارس کی طرح حکومت دے (۹) ابتدائی تعلیم گاہوں کا ضابطہ اسلامی ضروریات کے مناسبِ حال ہو (۱۰) مسلمانوں کے لئے تجارتی و زرعی درسگاہیں۔ ان کے مذہب اور ضرورت کے مطابق کھولی جائیں +

رُوسی اور برطانی راج

میں زمین و آسمان کا فرق مانا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے حق میں حکومتِ رُوسیہ شاید سب سے زیادہ جابر۔ متعصب اور تنگدل گورنمنٹ سمجھی گئی ہے۔ مگر جب وہاں کے مسلمانوں میں اس قسم کے مطالبات کی جرأت ہے۔ تو کیا ہم یہاں اپنی کوہ وقار رحمدل۔ فراخ حوصلہ اور مہربان گورنمنٹ سے اپنی بعض حاجات اور اصلاحات کے لئے ملتجی ہونے کا حق نہیں رکھتے؟ کیوں نہیں۔ مگر خود مسلمانوں کو اپنی اصلاحِ حال کی فکر اور اُسکا سلیقہ بھی ہو۔ بلحاظ اصول جہانبانی خوش نصیبی سے جتنی قابلِ رشک حکومت خدا نے ہم پر مسلط فرمائی ہے شامتِ اعمال سے اُتنے ہی ہم من حیث القوم محتاجِ اصلاح واقع ہوئے ہیں۔ پھر اسکی خوبیوں اور برکات سے کماحقہٗ تمتع اُٹھا سکیں۔ تو کس طرح؟

"جو تو ربّ کا ہو رہے سب جگ تیرا ہو رہے"

[illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا)

(۲۶ راگست سے آگے)

کیا تم میں سے اکثر عمدہ شہرت کی زندگی نہیں بسر کرتا۔ کیا آپ میں سے اکثر اُن قوانین پر نہیں چلتے جو گورنمنٹ نے بنائے ہیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ ابھی تک ہمارے بادشاہ جارج اُس تعہد مہمانداری سے سبکدوش نہیں ہوئے۔ جو شاہی مہمانوں کی جیلخانہ کی چار دیواری میں روزانہ اُن کے ذمہ ہے لیکن لکھوکہا ہم میں ایسے ہیں۔ جو نہایت پابندی کے ساتھ فوجداری اور دیوانی قوانین کا لحاظ کرتے ہیں۔ آپ کسی فلسفۃ القانون کے فاضل سے دریافت کریں اور وہ آپ کو بتلا دیگا۔ کہ آپ کے یہ سارے قوانین اور ضوابط اور احکام۔ اپنی ابتدائی شکل میں انہیں قوانین سے نکلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو جناب موسےٰ اور اُس کے متبعین کو بے تھے کیا ہی مزیدار امر ہے اور سوچتے ہوئے بھی مزا آجاتا ہے۔ کہ اگر ہم چاہیں تو ملک معظم کی سلطنت میں تو فرمانبردار اور قانون پر چلنے والی رعایا بن سکتے ہیں۔ نہیں بنا جاتا تو خدا کی سلطنت میں نہیں بنا جاتا۔ حالانکہ جو قوانین خدا کے تجویز کردہ ہیں وہ زیادہ تر سہل۔ ہمارے حالات زندگی کے زیادہ تر مناسب اور طبعی بمقابل اُن قوانین کے ہیں جو ہماری سوسائٹی کی پیچیدگیوں نے ہم پر ڈال رکھے ہیں۔ اگر عیسائی کلیسا کی تعلیم کو کم از کم اُس کے معلم سچ مانتے ہیں۔ تو کیا میں یہ یقین کرنے کی اجازت رکھتا ہوں کہ مسیحی کلیسیا کے بڑے بڑے عمائد اور بشپ۔ فطرتاً جرائم پیشہ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں العیاذاً باللہ آپ کسی سوسائٹی کی پرداخت اور اُس کے ڈھانچ پر غور کریں۔ خواہ وہ سوسائٹی کیوں نہ ابتدائی حالت ہی میں ہو۔ وہ سوسائٹی چل ہی نہیں سکتی جب تک اُس کے افراد میں اُن قوانین پر چلنے کا من سمجھوتہ نہ ہو جاوے۔ جو جان اور مال کی حفاظت کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور کیا یہ قانون بن بھی سکتے ہیں۔ جب تک قانون پر چلنے کی استعداد نہ ہو۔ اگر کوئی سمجھنا چاہے تو کیسی سیدھی باتیں یہ سمجھنے کو ہیں۔ پر یہ بات مجھے خود بھی سمجھ نہیں آتی۔ کہ کیوں عامہ زندگی میں تو ہم عقلمند نظر آتے ہیں۔ لیکن مذہبی معاملات میں عامہ عقل سے ہی ہمیں جواب دینے کو کہا جاتا ہے۔

ہاں بیشک یہ مذہب کا اور ایسے ہی ہر سوسائٹی کا فرض ہے کہ وہ قلب انسانی میں ایسی کیفیات پیدا کر دے۔ جس سے انسان قانون کی عزت کرنے پر آمادہ ہو جاوے عیسائیت کی تو بنیاد ہی نرالی ایک اصول پر رکھی گئی تھی۔ اس لئے اُس کو اور اصول وضع کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی کیونکہ میں نے ابھی دکھلایا ہے کہ جس قدر عیسائیت کے دو چار اصول ہیں وہ شاخیں اور فروع اُس ایک اصول کے ہیں۔ جس کے ماتحت گناہ یا قانون کا توڑنا۔ ہمارا ورثہ اور فطرت ہے۔ لیکن اسلام جس نے انسان کو شریف طبع اور شریف فطرت سمجھا ہے اُس نے بعض اصول اور عقاید وضع کئے ہیں۔ جن سے انسان اپنی یہ شرافت فطرت قایم رکھ سکے مگر پیشتر ازیں کہ میں اسلام کے ان اصولوں پر کچھ روشنی ڈالوں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں اوّل تشریح و توضیح کے لئے اُن آپ کی انسٹیٹیوشن اور روابط کا کچھ ذکر کر دوں جو نہ صرف اپنی بلکہ انسانی سوسائٹی کی حکومت و آئین نے سوسائٹی کے ہر مرحلہ میں اپنی بہبودی اور سوسائٹی کے چلانے کے لئے ضروری سمجھے ہیں۔

یہ امر صداقت اور حقیقت ہے کہ قانون کے سوا چارہ نہیں دو آدمی بھی تو اس تفہیم اور من سمجھوتہ کے سوا اکٹھے دو دن گذارہ نہیں کر سکتے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کی عزت کرینگے۔ جان و مال کی حفاظت کرنا ہی تو ہر حکومت و آئین کا بنیادی پتھر ہے اور باہمی حقوق و فرائض کی حفاظت تعدیل و تقسیم ہی قوانین کو عدم سے ہستی میں لاتی ہے۔ لیکن قانون پر لوگوں کو پابند کرانا بعض امور لازمی کو چاہتا ہے۔ سب سے پہلے قانون تب عزت پاتا ہے جب اس کا سرچشمہ وہ وجود ہو۔ جس کو ہم شخصوں میں ایک قسم کا شاہی اقتدار خواہ رضامندی سے یا کسی اور طرح حاصل ہو چکا ہو۔ بادشاہ۔ پارلیمنٹ مجلس واضعان قوانین وغیرہ مختلف شکلیں اور صورتیں اُس وجود کی ہیں۔ جس کو ہم سرچشمہ قوانین لکھیں گے۔ لیکن یہ قانون کے سرچشمے آپ میں سے ہر ایک تک اپنے احکام اور قوانین پہنچا نہیں سکتے۔ جب تک ان میں اور آپ میں کوئی بالواسطہ درمیانی وجود نہ ہوں۔ آپ اپنی سوسائٹی کو دیکھ لیں اُنہوں نے عملاً ایسے قوانین رسانوں کا وجود سرچشمہ قوانین میں اور رعایا میں تسلیم کر لیا ہے۔ یہ قانون رسان قوانین کو رعایا تک پہنچاتے اور قانون کو شائع کرتے ہیں۔ سرچشمہ قانون۔ قانون اور اشاعت قانون تو ہو گئی۔ لیکن قانون ابھی تک بے جان تحریر اور ناقابل عزت رہ گیا جب تک ہم ایسے اصول نہ بنا دیں۔ جن سے لوگ قانون کی عزت کریں۔ کسی قانون کی عزت نہیں ہو سکتی۔ جب تک قانون توڑنے والوں کے لئے سزائیں تجویز نہ ہوں۔ صرف ایک یہ خیال ہی کہ میرے اعمال کا ضرور محاکمہ ہوگا۔ اور میرے ثمرات میرے اعمال پر مرتب ہونگے۔ ہاں یہی ایک بڑا خیال ہے۔ جو ہم میں سے اکثروں میں قانون پر چلنے کی طیاری پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے ہر ایک مہذب سوسائٹی نے نہ صرف قانون توڑنے والوں کے لئے سزائیں تجویز کی ہیں۔ بلکہ یہ بھی انتظام کیا ہے۔ کہ ایسے لوگ کسی جگہ لائے جاویں۔ اور وہاں اُن کے اعمال کا محاکمہ بھی کیا جاوے اور پھر محاکمہ کے بعد اُن پر سزا یا جزا مرتب ہو۔ یہ تمام امور بیٹھے بٹھائے نہیں ہو جاتے۔ جب تک عمالان قانون مقرر نہ ہوں۔ اور ہر ایک سوسائٹی نے پولیس جیلر۔ ناظر وغیرہ وغیرہ شکلوں میں یہ عمال مقرر کئے ہیں۔ الغرض یہ چھ امور ہیں۔ جن پر ہر ایک سوسائٹی کا ڈھانچ رکھا گیا ہے۔ اور ادنیٰ سے لیکر اعلےٰ سوسائٹی تک ان چھ امور کو قبول کیا ہے۔

لیکن یہ تو سوسائٹی کی ایک قسم کی مشینری ہے۔ اس ساری مشینری کا چلنا اور کسی قوم کا مرفہ الحال ہونا۔ ایک اور بات پر حصر رکھتا ہے۔ جب تک ہر ایک فرد اس فکر میں نہ ہو۔ کہ وہ اپنے ہر ایک فعل کا ذمہ وار ہے اور وہ یہ سمجھ لے کہ اُس کا ہر ایک فعل ایک نہ ایک نتیجہ پیدا کرے گا۔ یعنی ہمارا ایسا ایمان ہونا چاہیئے۔ اور جس قدر یہ ایمان مضبوط ہوگا۔ اُسی قدر دُنیا میں نیکی پھیلیگی۔ اور بدی دُور ہوگی۔ اور وہ ایمان یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہر ایک چیز علت اور معلول یا سبب اور نتیجہ کے رشتہ میں مربوط ہے۔ بدی کا نتیجہ بدی۔ اور نیکی کا نتیجہ لازماً نیکی ہے۔ یعنے اسباب اور نتائج میں اٹل رشتہ ہے۔ یہی ایک یقین ہے۔ جو بدی سے بچا سکتا اور نیکی پر مائل کر سکتا ہے۔ جس کو انگریزی میں Theory of Causation یا نیکی اور بدی کے مقررہ اندازے کہتے ہیں۔ الغرض اگر اس لازمی اصول کو اُن چھ اصولوں کے ساتھ شامل کر دیا جاوے جو ہر سوسائٹی کے روح و رواں ہیں۔ تو یہ ذیل کی سات صداقتیں ہیں۔ جن پر سب کا عملاً ایمان ہے۔

واضع قانون یا سرچشمہ قانون۔ دوم عمالان قانون۔ سوم خود قانون۔ چہارم قانون رساں۔ پنجم محاکمہ قانون۔ ششم نیکی اور بدی کے اٹل اندازے۔ اور ہفتم قانون کے محاکمہ کے لئے حاضر ہونا۔

صاحبان مجھے اب ایک ہی اور بات کہنی ہے۔ اور پھر میں آپ کو بتلاؤں گا۔ کہ اسلام نے کس طرح انہی سات باتوں کو اپنے سات بنیادی اصول کے طور پر تعلیم دیا اور قبول کیا ہے۔

اسلام آپ یاد رکھیں کوئی مفروضہ یا تراشیدہ ایسے اصول نہیں سکھلاتا کہ جن کے جاننے یا نہ جاننے سے انسانی جماعت کا نہ تو کچھ بھلا۔ نہ زیادہ اور نہ اُسے فائدہ ہو نہ نقصان اور یہ بھی آپ سن لیں۔ کہ اسلام نے نہ ہم کو بعض رسوم کی بوجھ سے دبایا ہے اسلام تو روزانہ زندگی کا مکمل ضابطہ ہے جس پر چل کر آپ دُنیا کا مفید ممبر بن سکتے ہیں۔ ہاں یہ چند عقیدے بھی آپ کو تعلیم کرتا ہے۔ جس سے آپ کو اس ضابطہ کے قبول کرنے کی ہدایت ہو۔ بعض روزانہ اعمال بھی ہمارے ذمہ لگاتا ہے۔ جس سے وہ ضابطہ اور وہ عقیدہ راست کون آپ کے نصب العین اور پیش نظر ہے عیسائیت کی طرح اسلام نے یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ آیندہ زندگی کے خیال میں موجودہ زندگی کی پرواہ کرو ہی نہیں۔ اسلام کے نزدیک تو آیندہ زندگی کی بہتری یا بالعکس موجودہ زندگی کے اچھے بُرے ہونے پر منحصر ہے قرآن کہتا ہے کہ جو اس دنیا میں اندھا بنے گا۔ یا رہے گا۔ وہ اندھا ہی آیندہ اٹھایا جائیگا۔ ایک آیت میں ہزار جلد کی تفسیر رکھتا ہے۔ کہ کس طرح اس دنیا میں انسان کو بابرکت اور مفید ہونا چاہیئے۔ لیکن اب ایک اور بات بھی ہے۔ کیا انسان کا دل انسان کے افعال کا سرچشمہ نہیں۔ کیا ہمارے ارادہ اور ہماری نیّات جو ہمارے سینوں میں چھپی ہوئی ہیں۔ قطعاً اور قاطعتاً ہمارے کل کاموں کی ذمہ وار نہیں۔ کیا ہمارے اعمال کی تہذیب و تعدیل ہمارے دل کی تہذیب و تعدیل پر منحصر نہیں۔ کون نہیں جانتا کہ کاموں کی پاکیزگی دل کی پاکیزگی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور بد خیالات انسان کو بدی کا مرتکب کر دیتے ہیں۔ آپ کے عمالان قوانین آپ کے محکمہ خفیہ ڈکیتی کے ممبر مانا کہ میرے اعمال کے ذریعہ میری نیّات کو پڑھنے کی کوشش کریں۔ لیکن کیا وہ میرے دل کے اندر جا سکتے ہیں۔ کیا وہ سمجھ سکتے یا دیکھ سکتے ہیں۔ کہ میرا دل کیا کر رہا ہے یہ بالکل ناممکن ہے اس لئے اس بات کے لئے کہ تم میں طہارت قلب پیدا ہو کر طہارت افعال پیدا ہو جاوے۔ تمہارا دل پاک ہو کر تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا موجب ہو تمہارے دل ایسی ایک نگاہ سے ہونے چاہئیں۔ جو اُن باتوں کو پڑھے جو تمہارے سینہ میں چھپی ہوئی ہیں۔ میں ایک اور بات کی طرف بھی تمہیں متوجہ کرنا ہوں کیا سزا سے بچ جانا ہی بہت حد تک جرایم کے قیام و جاری رہنے کا موجب نہیں۔ کیا پولیس کی نگاہ سے دُور رہنا۔ یا گوشۂ تنہائی یا اندھیرا ہی جرائم پیشہ کی بدفعلیوں کے لئے تلاش نہیں کیا جاتا۔ یہ تو سچ ہے۔ لیکن تم نے کیا علاج کیا ہے۔ کہ تم ہر ایک انسان کے افعال پر نگاہ حاضر و غائب رکھ سکو۔ نہیں یہ تم کر ہی نہیں سکتے۔ جب تک کہ تمہارا حاکم یا سرچشمہ قوانین صفت حاضر ناظر نہ رکھتا ہو۔ پھر میں تم سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر جرایم کی کمی بہت حد تک اس بات پر منحصر ہے۔ کہ مجرم جرم کے بعد سزا سے بچ نہ سکے۔ تو کیا ہزاروں اور لاکھوں مجرم تمام عمر سزا سے نہیں بچ گئے۔ کیا تم سب کے سب مجرموں کو قانون کے شکنجہ میں لا سکے ہو نہیں ہرگز تم یہ نہیں کر سکتے اور خاص اُن لوگوں کی سزا کا تم نے کیا علاج کیا ہے۔ جو جرم کرنے کے دن ہی اس دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ لهذا اگر سزا ابھی جرم کی روک سمجھی گئی ہے۔ تو تمہاری آئین بالکل نامکمل ہے۔ جب تک تم اُن مجرموں کی سزا دہی کا انتظام نہ کر سکو۔ جو اس دنیا میں سزا سے بچ گئے۔

لہذا کسی سوسائٹی کا آئین یا دستور یا طریق حکومت اُسی صورت میں مکمل ہو سکتا ہے۔ جب یہ مان لیا جاوے کہ اصل حاکم یا سرچشمہ قانون۔ علاوہ اور صفات کاملہ کے صفت حاضر ناظر۔ صفت علم کل۔ صفت علیم بذات الصدور یعنے سینوں کے بھیدوں کے پڑھنے والی صفت سے بھی متصف ہے۔ اسی طرح سزا جرایم کے قطعی روک کا ذریعہ بنانے کے لئے یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اُن اعمال کا کم از کم ابھی محاکمہ ہاتی ہے۔ جن پر محاکمہ اور سزا اس دُنیا میں مرتب نہیں ہوئے۔

دوستو! تم اِن ضروری عناصر کو اپنی اُن سات صداقتوں کے مفہوم میں اضافہ کر دو۔ اور تم نے اسلامی سات صداقتوں کو قبول کر لیا۔ یہ میری باتیں دعویٰ ہی دعویٰ ہونگی۔ اگر میں اُن عربی فقرات کو آپ کے سامنے یا ترجمہ نہ پڑھوں جن میں یہ سات صداقتیں بطور ایمان دی گئی ہیں۔ ہم میں کا کوئی شخص بھی اسوقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ ان سات صداقتوں پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ لیکن پیش ازیں کہ میں اُن فقرات کو پڑھوں اور ترجمہ کروں۔ میں پھر آپ کی سوسائٹی کے سات اصول گن جاتا ہوں۔ تاکہ تقابل میں آسانی ہو۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) بادشاہ یا اُس کے بمنزلہ کوئی وجود یعنے سرچشمہ قانون جس کو میں آئندہ بادشاہ کہوں گا۔

(۲) بادشاہ کی رضا یا منشا کے عمل میں لانے والے یعنے عمالان قانون۔

(۳) بادشاہ کی رضا یعنے قانون۔

(۴) رعایا تک بادشاہ کی رضا کے پہنچانے والے یعنے پیغام رسانان قانون۔

(۵) قانون کی خلاف ورزی یا اُس پر عمل کرنے کا محاکمہ۔

(۶) بدی اور نیکی کا رشتہ بصورت علت و معلول۔

(۷) ہمارا اپنے اعمال پر محاکمہ کرنے کے لئے جانا۔

دیکھو یہی سات باتیں ذیل کی عبارت میں مسلمانوں کو تعلیم کی گئی ہیں جس کا نام صفت ایمان ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

(۱) میں ایمان لایا ہوں اللہ پر۔ جو سرچشمہ شریعت ہے۔ جو حاضر ناظر علیم بذات الصدور اور جمیع صفات کاملہ کا خدا ہے۔

(۲) میں اُس کی رضا کے عمال یعنے فرشتوں پر ایمان لایا۔

(۳) میں اُس کی کتابوں پر ایمان لایا۔ جن میں شریعت آئی۔

(۴) میں اُن رسولوں پر ایمان لایا۔ جن کے ذریعے شریعت آئی۔

(۵) میں اُس دن پر ایمان لایا۔ جب شریعت کے ماتحت محاکمہ ہوگا۔

(۶) جس نیکی اور بدی کے اندازوں کو خدا کی طرف سے سمجھتا ہوں یعنے وہ اٹل اور لاتبدیل ہیں۔

(۷) میں اس زندگی کے بعد پھر محاکمہ حاصل کرنے کے لئے اٹھوں گا۔

ہم ان سات صداقتوں کو مانتے ہیں۔ یہی اسلام کے سات اصول ہیں۔ یہی سات اصول تمہارے ہاں بھی ہیں۔ اگرچہ تمہارا مفہوم اُن کا اس قدر وسیع نہیں جس قدر ہمارا ہے۔ نیم سیم تم بھی مسلمان ہو۔ ہاں ذرا اپنے مفہوم کو بڑھا لو۔ اور عملاً مسلمان ہو جاؤ۔ تم اگر قانون کے پابند ہو تو اسلام کی طرف آ رہے ہو ہاں اگر قانون کے پابند رہنے کے قابل تم اپنے آپ کو نہیں سمجھتے۔ اور گناہ کرو تاکہ خدا کا فضل اُترے۔ اگر یہ ایمان ہے۔ تو پھر ہمارے پاس یہ تسلی نہیں۔ عیسائیت اس کے لئے پولوس نے ظاہر کی ہے۔

ووکنگ (لندن) کی مسجد کا افتتاح

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری

تھمتا نہیں کسی سے سیل رواں ہمارا

...ہو بے انصافی ... کو کھایا روتا ... لیکن میں تیرے فضل کا از سر ... متشکر ہوں۔ مولا! محض تیرے فضل کی امید ہو پھر بھروسہ پر میں نے اُس عزیز ... مسرت ثانی میں تصرف کر کے ماضی کو حال کیا ہے۔ رب العرش میری امنیا تمنا ... از راہ کرم حقیقت کر دکھلا۔ آج پھر ظہر کے وقت ہم نے مغرب کی ایک وادی میں ... نام کا علم بلند کر دیا ہے۔ مولا! اس اذان کو جو ہم اب پانچ وقت دیتے ہیں۔ ہزاروں متقدیوں کی کشش کا موجب کر دے۔ اے اللہ تعالیٰ جس کے دین ... قفل کو ... تین میں نے بعزم نماز ... وقت تقریباً دو سال کے بعد کھولا ہے۔ اُسے مرجع خلائق بنا دے۔ رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین۔ میں ایک ... تھا اپنے فضل سے تین کئے۔ مولا ہم کو نفاق اور تفرقہ سے بچائیو۔ اور ... ہماری کوششوں کے لحاظ سے ہم تین کو ایک کر دیجیو! اے واحد القہار کچھ ایسے ... سامان پیدا کر دے۔ کہ ہم تین ایک ہو کر باطل کے اُس بت کو جس کا نام تین ... ہے... ایک میں ہے۔ پاش پاش کر دیں۔ اے ذوالعجائب خدا اور تو اور خود مسلمان ہماری اس کوشش کا نام جنون رکھتے ہیں۔ لیکن تو نے جس طرح ہمیشہ ان کو جن کا نام دنیا کے فرزندوں نے مجنون رکھا سرسبز کیا۔ تو اس جنون کو بھی ... حال کر دے۔ مولا میں نے گھر پھونک کر تماشا دیکھا ہے۔ اور میں اس تماشے پر راضی بھی ہوں۔ لیکن تو نے بھی فرمایا ہے لا یضیع اجر المحسنین آمین

... اصل مصرعہ کیا رکھتا نہ تھا کسی سے سبیل بعدان ہمارا۔ (خواجہ کمال الدین) از لندن

مراسلات

چوتھی چٹھی دربارہ مسجد کان پور۔ مرقومہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

مکرمی ایڈیٹر صاحب پیغام صلح۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کے اخبار میں تین مضمون متعلق مسجد کان پور لکھے ہیں۔ ان کے متعلق میں مزید وضاحت کے لئے یہ عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں نے ہرگز اس مضمون پر قلم اٹھانا پسند نہیں کیا۔ جب تک کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا فتویٰ نہیں پڑھ لیا۔ کہ حکام نے غلطی کی۔ کہ مندر کو بچایا اور مسجد کو گرایا۔ اس فتویٰ کی تحریر اور اشاعت سے پہلے میرے بعض دوستوں نے مجھے یہ کہا بھی تھا۔ کہ تم اس کے متعلق کچھ لکھو مگر میں نے انکار کر دیا۔ لیکن جب حضرت صاحب کا تحریری فتویٰ شائع ہو گیا۔ کہ آپ نے بھی اس کا نام مسجد کا گرانا ہی رکھا ہے۔ تو میں نے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا۔ اور اپنے آپ کو اس حکم کے ماتحت رکھ کر کیا۔ باقی رہا یہ امر کہ قادیان میں دو مسجدوں کے غسلخانے کسی اور مصرف میں لائے گئے۔ مجھے جو کچھ ان کے متعلق علم ہے۔ میں ان کو ظاہر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ مسجد مبارک کے ساتھ جب وہ مسجد ابتدا میں بنائی گئی تھی۔ کوئی غسلخانہ یا وضو خانہ نہیں بنایا گیا۔ یہ مسجد اُس وقت تین نہایت چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیوں پر مشتمل تھی۔ جن میں سے ایک میں امام کھڑا ہوتا تھا۔ اور دو میں نمازی۔ مسجد صرف اسی قدر تھی۔ ہاں اس مسجد کے مشرق کی طرف ایک اور کوٹھڑی تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آرام فرمایا کرتے تھے۔ وہ غسلخانہ دراصل نہ تھا۔ بلکہ اسی جگہ میں وہ سرخی کی چھینٹوں کا مشہور واقعہ بھی ہوا تھا۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ میاں عبد اللہ سنوری حضرت صاحب کے پاؤں دبا رہے تھے۔ اور آپ استراحت فرما رہے تھے۔ کہ کچھ سرخی کے چھینٹے آپ کے کرتے پر گرے۔ اتنے میں آپ بیدار ہوئے۔ اور آپ نے میاں عبد اللہ کو اپنا اُسی وقت کا رویا سنایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آپ نے اُسی وقت یہ دیکھا۔ کہ حق سبحانہ تعالیٰ ایک کرسی پر جلوہ افروز ہے اور آپ کچھ کاغذات دستخط کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک قلم سرخی میں ڈبو کر دستخط کرنے کے لئے اسے جھٹکا ہے۔ وہی عالم کشف کی سرخی کے چھینٹے ظاہری عالم میں نمودار ہو کر کرتے پر گرے۔ اور وہ کرتہ اب تک میاں عبد اللہ کے پاس موجود ہے۔ میری غرض یہ ہے کہ یہ جگہ مسجد کا جزو نہ تھی۔ البتہ جب زیادہ آدمی حضرت صاحب کے پاس آنے لگے اور مہمان خانہ بھی کوئی علیحدہ بنا ہوا نہ تھا تو حضرت صاحب نے نمازیوں کے آرام کے لئے یہ اجازت دیدی۔ کہ وہاں پانی رہا کرے۔ اور وہیں لوگ غسل یا وضو کر لیا کریں۔ پھر ایک وقت جب اس کو بطور غسلخانہ استعمال کرنے کی وجہ سے مسجد کے پاس بدبو آنے لگی۔ تو غسلخانہ موقوف کر کے وہاں میرے لئے دفتر بنوایا گیا۔ اور حضرت صاحب کی زندگی تک میں اسی دفتر میں کام کرتا رہا۔ پس یہ حصہ مسجد میں کبھی شامل نہ تھا۔ ایسا ہی جو مسجد کے غسلخانوں کے متعلق جو مجھے علم ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسجد کی آخری شرقی دیوار کے ساتھ ... ایک گلی ... اس گلی کے دوسری طرف ... کی دیوار اور مسجد کی دیوار پر ایک ڈاٹ لگا کر ... گلی کے اوپر غسلخانے بنوائے گئے تھے ... رہے کہ مسجد کی سطح گلی سے اونچی ہے۔ اور ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ غسلخانوں کا پانی ... کی بجائے غسلخانوں سے ... چنانچہ مسجد کے غسلخانے سے بہ سبب بنیادوں کے مضبوط نہ ہونے کے یہ ڈاٹ پھٹ گئی تو غسلخانے وہاں سے ہٹا کر ڈاٹ اُٹھا دی گئی۔ گلی پہلے بھی نیچے سے چلتی تھی اسکے اوپر غسلخانے تھے۔ اور اب بھی وہیں نیچے سے چلتی ہے۔ جہاں غسلخانے تھے۔ وہ جگہ گلی کی سطح سے قریباً آٹھ فٹ اوپر ہے۔ وہ گذرگاہ نہیں بن سکتی اور نہ بنی ہے۔ یہ بھی قابل غور امر ہے۔ کہ مسجد کی چار دیواری کے باہر کسی غسلخانہ وغیرہ کا بنوایا جانا دوسرا امر ہے۔ اور جو جگہ مسجد کے لئے مخصوص ہے۔ اُس کے اندر وضو خانہ کا ہونا وغیرہ دوسرا امر ہے۔ جو اسے مسجد سے خارج نہیں کر دیتا اور سب سے بڑی بات جو کان پور کے واقعہ کو قابل توجہ ٹھیرانی ہے وہ یہ ہے۔ کہ جو جگہ گرائی گئی ہے وہ غسلخانہ نہ تھا۔ اور اس لئے صرف غسلخانوں کی خاطر وہاں کام نہیں دے سکتیں۔

میری غرض انہدام مساجد کے مضمون میں یہ تھی۔ کہ یہ امر کہ گورنمنٹ سڑک کے درست کرنے یا عمارات کے بنوانے میں خلاف منشائے اہل اسلام ملک کی علانیہ غرضمندانتیوں کے خلاف جو حکام کے پاس جاویں مسجدوں کو یا ان کے کسی حصہ کو گرائے اُس مذہبی آزادی کے خلاف ہے۔ جو خود ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کر چکی ہیں۔ اور جس کو اس گورنمنٹ کے تمام افسران ذمہ وار تسلیم کرتے ہیں میرے خیال میں سر جیمس میسٹن کا یہ جواب بھی درست نہیں۔ کہ ۳ اگست کے واقعہ سے پہلے اُن کے پاس کوئی میموریل جاتا۔ تو وہ کچھ اور فیصلہ کرتے ۳ اگست سے پہلے ہز آنر کے پاس میموریل ہی جا چکا تھا۔ اور علاوہ ازیں اخباروں میں اس معاملہ کا ذکر آنے سے پہلے مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ نے لفٹنٹ گورنر صاحب کو پرائیویٹ چٹھیوں کے ذریعہ بھی توجہ دلائی تھی۔ مگر سب باتوں کا ایک ہی جواب ہز آنر نے دیا۔ کہ وہاں کلکٹر صاحب اور اُس کے ساتھ کچھ لوگ جوتیوں سمیت چلے گئے تھے۔ یہ وجہ مسجد کے زبردستی اور خلاف منشائے اہل اسلام گرانے کے لئے کافی نہ تھی۔

اس مضمون پر میں اب زیادہ لکھنا پسند نہ کرتا تھا۔ میں نے صرف اس غلط فہمی کو دُور کرنا چاہا ہے۔ کہ میں نے امام کی اطاعت سے نکل کر مضمون لکھا ہے۔ میں نے جو کچھ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتویٰ کا مطلب سمجھا ہے اسکے ماتحت رہ کر مضمون لکھا ہے۔ اور زیادہ تر توجہ آئندہ انہدام مساجد کی تجاویز کو روکنے کے لئے دلائی ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ایک معمولی امر ہے۔ کہ بعض واقعات سے ایک شخص ایک نتیجہ پر پہنچے۔ دوسرا کسی اور نتیجہ پر پہنچے اسکو سلسلہ میں اختلاف کا نام دینا خواہ اس کے مرتکب احمدی ہوں یا غیر احمدی بڑی جلد بازی ہے۔ والسلام

(بقیہ ایڈیٹوریل صفحہ ۲ سے آگے)

الحمدللہ کی جگہ کیا پڑھا

جس قوم کا یہ ایمان ہو کہ خدا ہماری شہ رگ سے بھی نزدیک تر ہے۔ جس قوم کو اپنے خالق و مالک حقیقی کے ساتھ باوجود اُس کو رب العلمین ماننے کے علاقہ خاص اور نسبت اخلاص کا ادعا ہو۔ جو قوم دن رات میں بیسیوں پچاسوں مرتبہ الحمدللہ کہنے کی عادی ہو جو قوم ہر حالت عسر و یسر میں اپنے مولیٰ کریم کے ساتھ وفادار و شکر گذار رہنے کا دم بھرتی ہو۔ جو قوم "ان اللہ بصیر بالعباد" کا یقین رکھتی ہو۔ اور جسے ان اللہ معنا کی پاک اور بے نظیر تسلی بخش تعلیم دی گئی ہو۔ کیا یہ اس کے شایان شان ہے۔ کہ حوادث زمانہ کی ذراسی ٹھوکر کا صدمہ اتنا محسوس کرے۔ کہ اپنے صدیوں کے تاریخی وقار اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے قومی شعار کو بھی بھلا بیٹھے؟ افسوس! افراط و تفریط نے ہماری کوئی کل سیدھی نہیں رہنے دی۔ کسی قومی مصیبت کا احساس رکھنا۔ اس میں درد دل سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنا۔ یا اس کے چارہ کار میں جائز سعی و تدبیر سے کام لینا تو نہ عرفاً و عقلاً برا ہے نہ شرعاً و قانوناً۔ مگر اسکے انہماک میں صدیوں کے تعامل بلکہ فرض و سنت تک کو الٹ کر دینا ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہاں کی عقلمندی ہے۔ جنھوں نے حادثہ کان پور کے غم میں اب کی دفعہ عید کو محرم بنایا۔ اور ماتمی لباس زیب تن کیا۔ انہوں نے شاید خدا سے رُوٹھکر الحمد للہ کی جگہ بھی کچھ اور ایسے کلمات پڑھے ہونگے۔ جن کا یہ مفہوم ہو۔ کہ خدایا ہم مصائب موجودہ میں تیری حمد و ثنا کے لئے کسی طرح تیار نہیں ہیں۔ معاذ اللہ منہا۔

"میں خدا کس کو بناؤں جو خفا تو ہو جائے"

مسلمانوں کا مسلک تو اس وقت یہ ہونا چاہئے۔ کہ اپنی شامت اعمال کے باعث سخت سے سخت مصائب پیش آنے پر بھی۔ اپنا سر عجز و نیاز آستانہ الوہیت سے نہ اٹھائیں۔ اور نہ صرف دل میں یا زبان سے بلکہ نیز اپنی عملی حالت سے یہی کہے جائیں۔ کہ خدایا "توصحت روٹھے چاہے روٹھے زمانہ" چہ جائیکہ بھول ہی سے ہم یہ بھی کہیں (نعوذ باللہ) اور ایسی بے صبری کے مرتکب ہوں ... گویا ہمارے نزدیک خدا ہمیں بھول ہی گیا ہے۔ اور بھولا ہی رہے گا۔ بھول چوک سے تو خیر اُس کی ذات ہی پاک ہے۔ مگر یہ کہو کہ اگر ہم بہرحال اس سے صلح نہ کریں اور اپنے اعمال سے اُسے خفا ہی رکھیں۔ تو پھر ہمارا کہاں ٹھکانہ ہو سکتا ہے ... ایسے حالات و خیالات سے خدایا تیری پناہ!

ورنیکلر لٹریچر پر یونیورسٹی کے انعامات

پنجاب یونیورسٹی نے دیسی مصنفین کی قدردانی و حوصلہ افزائی کے لئے حال میں دو انعام مشتہر کئے ہیں۔ جو سال گذشتہ کی تصنیف و شایع شدہ کتابوں پر عطا کئے جائیں گے (۱) ڈیڑھ ہزار روپیہ اردو کی اعلیٰ ترین جدید اور مکمل (طبع زاد) تصنیف کیلئے (۲) پانسو روپیہ کسی بہترین عمدہ کتاب کے لئے جو سائنٹیفک یعنی علوم جدیدہ سے متعلق مضامین پر ہو اور پنجابی زبان میں ترجمہ کی گئی ہو۔ تاریخ و فلسفہ کے تراجم بھی اس مقابلہ میں شامل ہونگے یہ دو انعام پنجاب کے رہنے والوں کے لئے مخصوص ہیں۔ ملک و قوم کی لٹریری خدمت کے شائقین کے لئے قسمت آزمائی کا یہ اچھا موقعہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ یونیورسٹی کا اعلان گذشتہ کی بجائے آئندہ مطبوعات کی بابت ہوا کرے۔ ساتھ ہی اردو علم ادب کے بہی خواہوں کی خدمت میں بھی یہ عرض کر دینا بے محل نہ ہوگا۔ کہ ان کا نصب العین تصنیف جیسے شریف شغل میں فقط اپنی علمیت کا اظہار نہیں بلکہ یہ خیال ہونا چاہئے۔ کہ اُن کے قلم کی نوک سے ملک و قوم کی کوئی اہم اخلاقی و علمی گرہ کشائی ہو۔ باوجود بہت سی شور و پکار کے اب بھی ہمارے اخلاق تمدن۔ تعلیم و تہذیب میں صدہا افسوسناک عیوب و نقائص موجود ہیں۔ جو نہ صرف عام ترقی میں سد راہ ہیں بلکہ مشرقی مذاق کی رُو سے قومی کیرکٹر اور حقیقی شعار شرافت کے لئے بھی عار ہیں۔

مقدمہ کانپور

(۵ ستمبر) چاروں مجروح ملزموں نے بلوہ کہنے سے انکار کیا اور موقعہ واردات پر اپنی موجودگی کے مختلف اسباب ظاہر کئے میونسپل انجینیر صاحب نے سابق پیش شدہ نقشوں کی صحت کی تصدیق کی۔ پھر عدالت نے چاروں ملزموں کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۸ و ۳۳۳ فرد جرم مرتب کی اور سشن سپرد کر دیا۔ بعدہٗ مولانا آزاد سبحانی کا مقدمہ حسب دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند پیش ہوا۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال و مرزا جلال الدین بیرسٹران لاہور بھی وکلاء ملزمین کے ساتھ جا شامل ہوئے ہیں۔ وکیل سرکار نے کہا۔ کہ اب تاج کی طرف سے اور کوئی شہادت پیش نہیں ہوگی۔ مولانا آزاد نے بیان کیا کہ میں بیقصور ہوں۔ اور اپنا بیان عدالت مجسٹریٹ میں نہیں بلکہ عدالت سشن میں دونگا۔ بعد ازاں عدالت نے فرد جرم مرتب کر کے انہیں ضمانتی اور مقدمہ سشن سپرد کر دیا۔ مگر وکیل سرکاری نے یہ نہیں بتلایا۔ کہ ان کی تقریر کا کونسا حصہ باعث ... قرار دیا گیا ہے۔ دو مجروح ملزم رہا کر دیئے گئے۔ (بقیہ دیکھو تازہ برقی خبروں میں)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے!
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مُصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دِن

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

اخبار پیغام صلح لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا۔ اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلۂ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی سے رطلباء سے ؎ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ ۱ر کا ٹکٹ آنے پر۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی دیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور و سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہیئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین۔ بی۔ اے (آنریری) / ماسٹر احمد حسین فرید آبادی }

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۹ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ | نمبر ۲۷

تازہ برقی خبریں

ٹرکی و بلغاریہ کی گفتگو (قسطنطنیہ۔ ۸ ستمبر) اگرچہ بلغاروی وکلاء نے اخبارات کے قایم مقاموں سے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ قرق کلیسا کے مسئلہ میں سر اطاعت خم نہ کریں گے۔ مگر سرکاری اور سفارتی حلقوں میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ ابتدائی گفتگو کے وقت ہی اس بارہ میں ٹرکی کے مفید مطلب اصول پر قرار داد ہو چکی ہے۔ نظر بر آں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ گفتگو بہت سرعت کے ساتھ ترقی کریگی۔

جرمنی میں جنگی مشق (برلن۔ ۷) شاہ یونان معہ ملکہ و ولیعہد مشق جنگ دیکھنے کے لئے تشریف لے آئے ہیں۔ قیصر جرمنی اور شہزادوں نے اُن کا استقبال کیا اور پاٹسڈم تک سوار ہو کر گئے۔ آسٹریا اور اٹلی کے محکمہ جنگ کے افسران اعلےٰ بھی جنگی مشق کے ملاحظہ میں شریک ہونگے۔

شاہ یونان جرمنی میں (لندن۔ ۸ ستمبر) شاہ قسطنطنین والی یونان اور ولی عہد کی موجودگی پر خاص توجہ مبذول کی جارہی ہے۔ اور اس کو جرمنی سیاست دانوں کی قابلیت کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔ جرمنی کے اخبارات یونان سے خاص طور پر اظہار مودت کر رہے ہیں۔

(برلن ۸ ستمبر) آج قیصر جرمنی نے قسطنطنین شاہ یونان کو فیلڈ مارشل کا عصا عطا فرمایا۔ اور دوران تقریر میں اس امر پر اظہار مسرت کیا۔ کہ جرمنی جرنیلوں کے سامنے شاہ یونان کو وہ عصا عطا کیا۔ جو میدان جنگ میں جیتا گیا تھا۔ قیصر نے شاہ قسطنطنین کے اس فقرہ کو دہرایا۔ جس میں اس نے یونانی فتوحات کو جرمنی کے فوجی اصولوں سے منسوب کیا تھا۔ جو شاہ موصوف اور اُس کے افسروں نے جرمنی میں حاصل کئے تھے۔ جرمنی فوج اس رائے پر فخر کرسکتی ہے۔ جس میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ جرمن کے علم حرب سے اگر صحیح طور پر کام لیا جائے۔ تو یقیناً فتح نصیب ہوتی ہے۔ شاہ قسطنطنین نے جواب میں جرمنی کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے فوجی علم سکھائے۔ جو فوج کی بہادری کے ساتھ مل کر کامیابی کا باعث ہوئے۔

آسٹریا و اٹلی میں نزاع (روما۔ ۶ ستمبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹریسٹ کی میونسپلٹی سے غیر ملکوں کی برخواستگی کا جو قانون پاس ہوا ہے۔ اُس کا منشا رخاص طور پر اطالیوں کی مخالفت سمجھا گیا ہے۔ اس لئے اٹلی میں سخت بے اطمینانی پھیل گئی ہے۔ اور مارکوئیس ڈی سان گلیانو وزیر خارجہ اٹلی نے وائنا جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ اطالوی اخبارات کا بیان ہے۔ کہ اطالوی سفیر متعینہ وائنا نے کاؤنٹ وان برشٹولڈ سے صاف کہدیا ہے۔ کہ مارکوئیس مذکور فی الحال اپنا وعدہ ملاقات پورا نہیں کرسکتے۔ کیونکہ اس سے اٹلی میں عام جوش پیدا ہو جائیگا۔

چین کے تعلقات (لندن۔ ۸ ستمبر) ٹوکیو کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ جاپانی وزارت خارجہ اُن جاپانیوں کے متعلق جو نانکن میں ہلاک کئے گئے ہیں۔ مزید اطلاعات موصول ہونے تک کوئی کارروائی نہ کرے گی۔ اس کے بعد بھی بہرحال پہلی کارروائی معمولی سفارتی ذرائع سے عمل میں آویگی۔

(لندن ۸ ستمبر) ٹوکیو کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دفتر خارجہ کے سیاسی شعبہ کے ڈائرکٹر مسٹر آبے کل رات کو چھرے سے مہلک طور پر زخمی کئے گئے۔ انہیں یا تو ڈاکٹر سن یٹ سین کے دھوکے میں زخمی کیا گیا ہے۔ یا یہ حملہ اُس جوش کا نتیجہ ہے۔ جو نانکن کے واقعہ کی وجہ سے وزارت خارجہ کے خلاف پیدا ہو گیا ہے۔

(ٹوکیو ۷ ستمبر) باوجود پولیس کی ممانعت کے آج ایک عام جلسہ حادثہ نانکن پر اظہار ناراضی کے لئے منعقد ہوا۔ اور گورنمنٹ پر اجتماع و آراستگی افواج کے لئے زور دینے کا ریزولیشن منظور کیا گیا۔

آئرلینڈ کا ہوم رول (لندن ۸ ستمبر) آج مسٹر بالفور نے ہیڈنگٹن میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہوم رول کا مسودہ پاس کرنے سے پہلے یا اس کے بصورت قانون منظور ہو جانے کے بعد۔ لیکن نافذ العمل ہونے سے پیشتر گورنمنٹ کو ملک سے استصواب کرنا چاہئے۔ افواہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ موخر الذکر طریقہ پر عمل پیرا ہونا چاہتی ہے۔ لیکن جب تک کہ یقین کرنے پر مجبور نہ کیا جاؤں۔ میں ہرگز اس بات پر یقین نہیں کروں گا۔ کہ گورنمنٹ ایک ایسی سیاسی بد اخلاقی کا ارتکاب کرنے کی جرأت کرسکتی ہے۔

اخبار لیورپول پوسٹ کا بیان ہے۔ کہ قانون ہوم رول کے بموجب ڈیوک آف کناٹ آئرلینڈ کے پہلے لارڈ لفٹننٹ ہونگے۔

مختار السلطنت ایران (طہران ۸ ستمبر) مختار السلطنت کے ۱۷ ماہ حال تک باکو پہنچنے کی امید کی جاتی ہے۔ انزلی سے طہران تک جنڈارمہ فوج سڑکوں پر گرداوری کرے گی۔ جو سویڈش افسروں کے ماتحت ہوگی۔ ایران میں عام رائے مختار السلطنت کی واپسی کی موید پائی جاتی ہے۔

ٹرکی بلغاری کانفرنس (قسطنطنیہ ۹ ستمبر) وکلائے ٹرکی و بلغاریہ کے جلسوں کا بڑے دوستانہ جوش میں افتتاح تو ہو گیا ہے۔ مگر طرفین کے مد نظر ابھی متضاد مقاصد ہیں۔

قبضہ ویدی غارج (ایتھنز ۸) قبضہ ویدی غارج کا تصفیہ کرانیکے بارہ میں قسطنطنیہ نے ابھی گورنمنٹ یونان کی درخواست کا جواب نہیں دیا ہے۔ اخبارات بلا انتظار جواب اس کے تخلیہ پر مصر ہیں۔

شورش چین (پیکنگ۔ ۸ ستمبر) گورنمنٹ چین نے نانکنگ میں جاپانیوں کے مارے جانے پر جاپان سے معذرت کی ہے۔ اور تحقیقات کا حکم دیا ہے۔

متفرق خبریں

ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال حضور وائسرائے سے ملاقات کرنے ۸ ستمبر کو شملہ پہنچے ہیں۔

سازش باریسال کے ۳۰ مجرموں میں سے راجن کانت داس اور رومیش چندر داس گپتا۔ جنہیں کمیلا کے ڈکیتی کے معاملہ میں سزا ہو چکی ہے۔ بری کر دئے گئے۔ اور باقی ۲۸ ملزمین کا حسب دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند عدالت سشن کو چالان کر دیا گیا ہے۔ اُن سب نے اقبال جرم سے انکار کیا ہے۔

یکشنبہ کی موسمی رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ ملک کے بڑے حصہ پر مفید و بروقت بارش ہو گئی۔

لکھنؤ میں ۱½ انچ پانی پڑا۔ مین پوری میں ۱½ انچ۔ بریلی میں ۲ انچ۔

موسمی رپورٹ کی خوشگوار و تسلی بخش اطلاعات میں ایک یہ بھی ہے۔ کہ خلیج (بنگالہ) میں مونسون کو مدد دینے والا تازہ تلاطم نمودار ہے۔

انبالہ کے علاقہ میں ۱۵۰ کے قریب مرد عورتیں اور بچے شرک ٹرک ایک میلہ کو جارہے تھے۔ رستہ میں دو ندیوں کی طغیانی نے ان کو ایسا گھیرا۔ کہ سب کے سب بہہ گئے۔ افسوس!

نگپور (بنگال) میں ایک ٹرین چلتے چلتے پٹڑی سے اتر گئی۔ شکر ہے کہ مسافروں کو کچھ ضرر نہیں پہنچا۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

مدناپور میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ اور گورنر بنگال سے یہ استدعا کرنے کی تجویز پاس ہوئی۔ کہ اس ضلع کی بنگال سے علیحدگی ملتوی کی جائے حال کے سیلاب سے لوگوں کی حالت قابل رحم ہے۔

ایکٹ متعلقہ انڈین کمپنی ہائے کی ترمیم کا مسودہ ابھی زیر تجویز ہے۔ ایوان تجارت بنگال نے اس کے بارہ میں اپنی رائے گورنمنٹ کو بھیجدی ہے۔

پولیٹیکل ڈکیتی (کدارپور) کے متعلق ڈاکٹر گنج میں راجی موہن ہاسک مختار اور راجنی کانت رائے ہیڈ ماسٹر سکول کے گھروں کی تلاشی ہوئی۔ کچھ خطوط اور رجسٹر گرفتار کئے گئے۔ پولیس نے پریونا تھ رائے کی شناخت کے لئے جو ڈکیتی کدارپور کے ضمن میں پکڑا گیا تھا۔ بارہ آدمی کدارپور وغیرہ چند مقامات سے مہمن سنگھ میں حاضر کئے۔ جو ایک ایک کر کے جیل کے اندر بغرض شناخت بھیجے گئے۔ ان میں سے ایک نے اس کو پہچانا۔ اور بعض پتہ کی باتیں کہیں۔ دیگر ماخوذین ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں۔ مگر پریونا تھ کی ضمانت نامنظور ہوئی۔

مانچسٹر کے ڈاکخانہ میں ایک پارسل جس میں کارتوس وغیرہ تھے یکایک پھٹا۔ ایک سارٹر اور کئی دیگر ملازم ہلاک ہوئے۔

(باقی کے لئے دیکھو صفحہ ۴ کالم ۳ سے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱　مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء　نمبر ۲۷

اسباب زوال اور تدابیر اصلاح حال

پر

مختلف خیالات

نمبر ۳

زوال کے بعد عروج کی امید | جب کسی قوم کا ادبار و زوال اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو پھر ارشاد باری تعالیٰ

"تلک الایام نداولہا بین الناس"

اُس کی ترقی کا از سرِ نو آغاز ہونے کی قوی توقع کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ مسلمانوں میں بفضلِ خدا بیداری کا احساس پیدا ہونا۔ اور ان میں زندگی کی رُوح کا تدریجاً نشو و نما پانا۔ اس امر کی دلیل بین ہے۔ کہ اب اس قوم کے دن پھلے آنے کا وقت قریب آ لگا ہے۔ لیکن اگر بنظرِ غور دیکھا جائے۔ تو یہی وہ نازک وقت ہے۔ کہ جس میں اس کے افراد کو پھونک پھونک کر قدم رکھنے۔ بڑے ہی حزم و احتیاط سے کام لینے اور حتی الوسع بات بات میں احکام الٰہی اور ارشاد نبوی کے مطابق اپنا طرزِ عمل بنانے کی ازبس ضرورت ہے قرآن کریم فرماتا ہے۔ "ان اللہ لا یغیر الآیہ"۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے میں تبدیلی نہ کریں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہماری بہتری کے لئے جو کچھ ہوگا وہ اگرچہ افضال الٰہی کے ہی طفیل ہوگا۔ لیکن جب تک ہماری کوششیں منشاء الٰہی کے ماتحت جاذبِ فضل نہ ہوں۔ اس وقت تک اپنی اصلاح حال اور عروج واقبال کی امید رکھنا ایک فعل عبث ہوگا۔ لہٰذا یہ دیکھنا ہمارا فرضِ اولین ہے۔ کہ قومی ترقی کی جو تدابیر اس وقت عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ وہ کہاں تک درست ہیں۔ اور ان میں کونسے ایسے نقائص موجود ہیں۔ جو ہماری مساعی کے بارآور ہونے میں مانع ہیں۔ اور ان کی اصلاح سب سے مقدم ہے۔

پہلی اور بڑی خرابی | ہم میں یہ پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اکثر مسلمان اپنی دنیوی اغراض کو دینی مقاصد سے جدا سمجھنے لگے ہیں اور عملی زندگی میں اس کا بہت زبوں اثر پڑا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب دین کو دنیا میں دخیل ہی نہ سمجھا۔ تو معاملات زندگی کے آئین و ضوابط بھی عملاً اصول مذہبی سے الگ قائم ہو گئے۔ اس خطرناک غلطی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بہت سی بے سود بدعات اور تباہ کن رسومات نے احکام مذہبی کی جگہ لے لی۔ اور جو اقوام کسی زمانہ میں ہمارے طرز عمل اور امور معاشرت سے سبق لیکر اسلام کے حکیمانہ احکام کی مداح و معترف ہوتی تھیں۔ انہی کے تمدن میں سے بہت سی خرابیاں ہم اختیار کر بیٹھے۔ گویا مختصر لفظوں میں یوں سمجھئے۔ کہ انہوں نے ہمارے سلف صالحین کی خوبیاں اخذ کیں۔ اور ہم نے انکی برائیاں خوشی خوشی قبول کر لیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کی وجہ یہ اور کوئی نہیں سمجھنی چاہئے۔ کہ گھر کی خبر نہ رہی۔ کہ شریعت حقہ میں معاش و معاد دونو کے لئے کیسے کیسے قیمتی جواہرات موجود ہیں۔ دوسروں کے ہاں سے کنکر پتھر جو کچھ بھی نفس دُنی کو اچھے لگے اُٹھا لئے۔ ایک مدت تک یہی شامت ہم پہ مسلط رہی اور آخر کار علم افراد ملت کی ایسی کایا پلٹ ہوئی۔ کہ گویا عملی طور پر وہ ایک نئے ہی ضابطہ مذہبی کے جکڑ بند میں کسے گئے ہیں۔ جس سے چھٹکارا پانا دشوار بلکہ محال ہو رہا ہے +

شریعت اسلام کو ایک طرف اس کی اصلی اور سادہ شکل میں رکھئے۔ اور دوسری طرف ان بربادی بخش و فضیحت خیز بدعات و رسومات کو رکھکر جنہوں نے اس پُرحکمت شریعت کی جگہ لے لی ہے۔ مقابلہ کیجئے۔ کہیں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے یا نہیں۔ گویا یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ کہ قوم کی شکل ہی مسخ ہو گئی ہے اس تسنیہ پُرغم وغصہ کی تفصیل سے قلب و دماغ پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔ اور اپنی بربادی بخش و فضیحت خیز حالت موجودہ کی ایک ایک بات جنون انگیز معلوم ہوتی ہے۔ [illegible] مرت۔ پیدائش۔ تمت ملت۔ بیچ بیوپار۔ غرض کس کس چیز کا دکھڑا [illegible]

کے پورے پورے مصداق بن جانے میں کیا شک باقی رہ جائیگا۔ نعوذ باللہ منہا۔ لیکن اپنی انتہائی پستی پر نظر ڈال کر ہمیں خدا کے فضل کا سہارا امید دلاتا ہے۔ کہ مسلمان اب ضرور اپنی حالت درست کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور اس کی صورت اب صرف یہی ہو سکتی ہے۔ کہ رفتہ رفتہ اپنے تمام معاملات زندگی کو شریعت حقہ کے ماتحت لانے کے لئے

یکقلم عہد کر لیں

کہ دنیوی معاملات۔ خصوصاً امور معاشرت میں جو بات قال اللہ قال الرسول کے خلاف ہوگی [illegible] ہرگز اس پر کاربند نہ ہونگے۔ برادری میں ناک کٹے۔ احباب میں خفت ہو۔ خویش و اقربا یا اپنے بیگانے سب بیزار ہو جائیں۔ بلا سے مگر خدا و رسول کی رضا جوئی تو ہاتھ سے نہ جائیگی۔ دُنیا میں تو اب بھی کونسی فلاح و سرخروئی حاصل کر رہے ہیں کم از کم عقبیٰ کی شرم ساری سے تو بچیں [illegible] پوری پابندی کے ساتھ۔ الغرض طور پر یوں اصول کو شامل زندگی کے لئے دلیل راہ قرار دیں تو ہم یقین و وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ عاقبت سنورنے کے علاوہ انشاء اللہ اس زندگی میں بھی اسلام کی گوناگون برکات ہماری نظر اور قوم کے چہرہ پر نشو و نما ہونگی۔ اور ارشاد رسول کے مطابق ہماری یہ تبدیلی اس امر کا بیّن ثبوت بنکر دنیا پر حجت تمام کرنے والی ہوگی۔ کہ واقع میں اسلام خلق اللہ کے لئے

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ

کی تعلیم لیکر آیا تھا۔ اور اگر مسلمانانِ قرونِ اولیٰ کے حیرت ناک کارنامے کبھی کو بعض افسانہ یا کہانی معلوم ہوتے ہوں۔ تو آج بھی وہ ہر وقت اسکا ثبوت دینے کو موجود ہے۔ بشرطیکہ اسے کتابوں کے اوراق سے نکالکر نوکِ زبان تک ہی نہ رہنے دیا جائے۔ بلکہ عملی زندگی میں بھی اس کی اطاعت کا جُوا گردن پر رکھا جائے +

قرآن کریم کے بیشمار عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس کے اشارات کی صداقت ہر زمانہ اور ہر رنگ میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ اسی بنا پر حکم کو پیش نظر رکھکر اس وقت ہم ایک اہم سوال محبانِ قوم کے پیش کرتے ہیں۔ کہ تم جو اقوام مغربی کی بعض قابلِ انتخاب خصوصیات سے متاثر ہوکر "قومی کیرکٹر قومی کیرکٹر" کی واویلا کرتے ہو کیا تمہارے ہاں قومی کیرکٹر کے لئے صدیوں پہلے کا بنا بنایا سانچہ موجود نہیں ہے؟ اگر رکھتے ہو کہ ہے اور ضرور ہے۔ تو بس اسی میں ڈھل جاؤ۔ دور از کار تفکرات سے اپنا دماغ پریشان کر کے کیا لینا ہے۔ سلامت روی سے منازل زندگی طے کرنے کی ٹھیا پڑی ہوئی ہے۔ اس سے ایک انچ بھی ادھر اُدھر بیدھے چلے جاؤ پھر دیکھو کہاں پہنچتے ہو؟ ہاں وہ ارشاد الٰہی جس کا ہم اس وقت اپنی ناچیز رائے کی تائید میں ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہے: "ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص"۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ جو اس کی راہ میں اس طرح صف باندھکر جان لڑاتے ہیں۔ گویا وہ عمارت ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔ پس اے برادرانِ اسلام جب تم مانتے ہو۔ کہ یہ زمانہ سیف و سنان کی لڑائی کا نہیں بلکہ قلم و زبان سے دلیل و برہان کے ذریعہ مذاہب باطلہ کے ساتھ جہاد کرنے کا ہے تو پھر کیا وجہ ہے؟ کہ جہاد کے سارے ہی احکام کو اسی رنگ میں قبول نہ کرو؟ اگر تم قبول کرتے ہو۔ اور تمہیں کرنا پڑیگا۔ تو کیا اس ارشاد میں الفاظ "بنیان مرصوص" کے یہ معنے نہ ہونگے۔ کہ جب ہم اسلام کو دوسروں پر پیش کرتے ہیں۔ تو پہلے خود بھی اپنے اقوال و اعمال میں منشاء الٰہی اور سنت نبوی کے مطابق ایسے راسخ ہوں۔ جیسے کہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت۔ جس کے اجزاء ترکیبی کا اتحاد اور مجموعی استحکام و پختگی اٹل سی بات ہے۔ اس آیت سے ہم کو یہ قیمتی سبق لینا چاہئے۔ کہ جب تک ہماری عملی زندگی میں ذرا سی بھی عملی پابندی باقی ہے۔ یا افراد ملت میں پوری پوری یکجہتی و قوت انفصال نہیں تو ہم میدان مقابلہ میں کبھی نہیں ٹھہر سکتے۔ پس ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ اپنی دنیا کو دین کے ماتحت بنائیں۔ رسوم کے جنجال سے غلامی پانے کے لئے غیر اللہ کے رعب کو اُٹھا کریں۔ خدا تعالیٰ کے مواخذہ سخت کو پیش نظر رکھکر نفس دُنی کی متابعت اور کسل و غفلت کو چھوڑ دیں۔ "ان بطش ربک لشدید"۔ غیر قوموں کی نظر فریب ترقی و خوشحالی سے دھوکا کھا کر خود بھی بجائے اپنے احکام دینی کے ان کی پیروی میں فلاح و کامیابی کی تلاش نہ کریں۔ غرضیکہ دین و دنیا [illegible] مسلمان بنکر خدا سے مانگیں۔ انشاء اللہ [illegible]

اسلام کی فتوحات | مسلمان اپنی شامتِ اعمال سے [illegible] پہنچ جائیں۔ لیکن اگر غیر مسلم دنیا یہی عملی طور پر رفتہ رفتہ اسلام کے [illegible] کی طرف آتی جائے۔ اور اس کی صداقتوں کو قبول کرتی جائے تو یہی [illegible] کی فتح اور کامیابی ہے۔ آج اقوام مغربی کے مخلق جو یسوع کی اُلوہیت [illegible] اور تثلیث کی لغویت کے قایل ہو رہے ہیں۔ تو کیا یہ اُسی دین حق کی سچائی کا ایک بردست نشان نہیں جو ۱۳۳۱ برس پہلے ایسے عقاید باطلہ کا رد کر چکا ہے۔ مسئلہ طلاق اور کثرت ازدواج کی ضرورت و اہمیت جو عقلاء فرنگ کے ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ تو کیا یہ قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل نہیں جس نے ان کے سب سے پہلے جائز قرار دیکر انسان کی بہت سی افسوسناک مشکلات کا سدباب کیا۔ دُور کیوں جائیں؟ خود ہندوستان کے بعض روشن خیال والیان ریاست اپنی قلمرو میں اب ایسی اصلاحیں کر رہے ہیں۔ جو عین منشاء اسلام کے مطابق ہیں۔ تو کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ اسلام اندر ہی اندر اقوام غیر مسلم کے دلوں میں گھر کر رہا ہے۔ لیکن سخت شرم و غیرت کا مقام ہے۔ کہ اگر خود اس دین کے نام لیوا اپنی اصلاح کی طرف کچھ بھی خیال نہ کریں۔ جبکہ ان کی تمام قومی مصائب محض اصول و آئین اسلام سے غفلت کا نتیجہ ہیں۔ اور بس +

ایک قابل تقلید مثال | اتحاد اتحاد کی زبانی صدائیں بلند کرنا تو چنداں دشوار نہیں مشکل تو یہ ہے۔ کہ جب معاملات روزمرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ آشتی و مروت اور یکجہتی و انسانیت عملی طور پر برتنے کا کوئی موقعہ پیش آتا ہے تو اس میں اکثر مدعیانِ اتفاق فیل ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ایسی نظیریں اور بھی نہایت قدر و تحسین کے لائق ہیں۔ جن میں باہمی صلح پسندی کے عملی نمونے دکھائے جائیں۔ آج کے بہرہ مراسلات میں ناظرین پیغام صلح شملہ کی نماز عید کا حال پڑھکر خوش ہونگے۔ کہ ہمارے سناتن دھرمی ہندو بھائیوں نے اپنے مندر کے قریب ادائیگی نماز کی اجازت دیکر مقامی جماعت احمدیہ کو بھی مشکوری و مسرت کا موقع دیا۔ ہم اپنے اخبار کے بنیادی مقاصد کو مدنظر رکھکر اس واقعہ کو ہندو مسلمانوں کے اتفاق کے لئے ایک فال نیک سمجھتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہمارے آریہ احباب اور غیر احمدی مسلمان بھائی بھی اس مثال سے باہمی صلح جوئی حسن سلوک اور رواداری کا سبق حاصل کریں گے +

سلسلہ سلطانیہ | حامیانِ تعلیم نسواں کو یہ سُن کر خوشی ہوگی۔ کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کی توجہات سے مندرجہ عنوان سلسلہ کتب تصنیف و طبع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بلکہ پہلی کتاب کے چار حصے شائع بھی ہو چکے ہیں جنمیں انتظام خانہ داری سلیقہ شعاری وغیرہ سے متعلق ضروری مضامین پر چھوٹے چھوٹے سبق بہ ترتیب مناسب دیئے گئے ہیں۔ جو بچیوں کی تعلیم میں بہت کچھ مفید ہونگے ہمارے قومی لٹریچر میں ایسی کتابوں کی واقعی افسوسناک کمی ہے۔ جو زبان طرز بیان۔ اصول تربیت و اخلاق کے لحاظ سے طبقہ اناث اور خصوصاً لڑکیوں کے مطلب کی ہوں۔ خدا کرے یہ سلسلہ اس کمی کو پورا کرنے والا ہو +

کیا تہذیب ہے! | ناظرین پرسوں کے پیغامات تار میں آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ کہ ایک نیم سرکاری اخبار ولایت کی رائے میں دولِ یورپ کی قابل تعریف غیر جانبداری تصفیۂ ترکی و بلغاریہ میں اصل باعث کامیابی ہے۔ اور یہ کہ تمام قیصر اب اس بات کی خواہش مند ہیں۔ کہ جانبین باہمی عداوت کی سبب سے اخیر جھگڑے کو بھی سمجھا کے چھوڑیں"۔ حقیقت میں مہذب مسیحی قوموں کی نیک نیتی۔ رحمدلی۔ اور خدا ترسی لائق تحسین ہے۔ کروڑ ہا روپیہ اور لکھو کھا جانیں نفسانیت ہٹ دھرمی اور کھلی کھلی طرفداری و تعصب کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھ چکنے کے بعد اس سے بڑھکر انسانیت اور کیا ہو سکتی ہے؟ کہ مزید کشت و خون نہیں ہونے دیتے۔ اگر ترکی اب بھی اسے منت کرم و احسن پر محمول کر کے ان فرشتہ سیرت طاقتوں کا احسان نہ مانے۔ تو یہ اس کا کفرانِ نعمت ہے +

ایک ضروری اظہار | ہم تحدیث بالنعمت کے طور پر ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اخبار پیغام صلح حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم اور اجازت سے جاری کیا گیا تھا اور باقاعدہ حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی امر ایسا ہو جسے وہ ناپسند فرماویں۔ تو آپ کے حسب منشاء اصلاح کر دی جاتی ہے۔ یا آئندہ اس قسم کے مضامین کو اخبار سے روک دیا جاتا ہے۔ اور یہ اخبار اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کے نگران کے ماتحت ہے۔ جس طرح قادیان کے اخبارات۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اخبار کو سلسلہ کے لئے برکت کا موجب کرے۔ آمین ثم آمین +

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

آخر عیسائی کہاں سے کہاں آ گئے؟

(از خواجہ کمال الدین مقیم مسجد ووکنگ لندن)

قابل رحم پادری ٹامس پاول! تیرے لئے یہ روز بد مقدر تھا۔ کہ تو اپنے ایام ارذل میں اپنی چھاتی پر اپنے دشمنوں کو مونگ دلتا دیکھے۔ اب تو کس قوم سے روپیہ مانگتا ہے؟ اور تو یہاں انگلستان میں آ کر کیا بنائیگا۔ یہاں تو مریم کے لاڈلے کا نام اب خداوند مسیح نہیں۔ اُسے ناصرہ کا منکسر المزاج المیلوب پکارتے ہیں۔ وہ تو مدت ہوئی عقلاء مغرب کے نزدیک تخت الوہیت سے اتر چکا۔

آؤ! ہم تمہیں ایک پیرس کا واقعہ سنائیں۔ پھر خود ہی غور کر دہم نے یہاں کیا کرنا ہے۔ خدائے واحد کے فرشتے خود بخود قلوب کو تثلیث پرستی سے بیزار کر رہے ہیں۔ ۲۰ر جولائی گذشتہ کو اتوار کا دن تھا۔ پیرس کی مذہبی کانگریس نے عبادت کے لئے۔ علاقہ لوئر (پیرس) کا ناہرگ سینٹ ہولو گرجا تجویز کیا تھا۔ میرا شوق بھی مجھے وہاں لیگیا۔ وہاں تین مختلف سے سرمن فرانسیسی جرمن اور انگریزی زبان میں ہوئے۔ فرانسیسی کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں جرمن اور انگریزی سرمن میں مَیں نے خداوند مسیح کا لفظ تک بھی کہیں نہیں سنا۔ معمولی اخلاقی وعظ تھا۔ مزید یقین کے لئے میں نے ایک جرمن دوست سے جس کی چٹھی کا کچھ خلاصہ ذیل میں درج ہے۔ دریافت بھی کر لیا۔ ہر سرمن دعائیہ فقرات پر ختم ہوا۔ مزا یہ کہ وہ فقرات بھی مسیح کے نام سے خالی تھے۔ والّا کونسی مسیحی دعا ہے۔ جس کا خاتمہ مسیح کے نام پر واسطہ دینے سے نہ ہو۔ پھر کل عبادت ایک دعا پر ختم ہوتی تھی۔ اس کے واسطے پروفیسر وینوٹ تجویز تھے۔ انہوں نے ممبر پر جا کر کہا۔ کہ میں اس موقعہ کے لئے وہ دعا تجویز کرتا ہوں۔ جو بہترین دعا ہے یعنے وہ جو مسیح نے تجویز کی ہے۔ اے ہمارے باپ..... الخ۔ جب وہ دعا کر کے نیچے آئے اور عبادت کا خاتمہ ہوا۔ تو ایک امریکن جلیل القدر رکن کانگریس میرے پاس آیا۔ اور اُس نے مجھ سے دریافت کیا۔ اُس نے کہا کہ کیا آپ نے سنا؟ کہ پروفیسر وینوٹ نے کیا کہا۔ میرے استفسار پر اُس نے کہا۔ کہ پروفیسر مذکور نے اس دعا کے متعلق کہا ہے۔ کہ یہ بہترین دعا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ تو یہودی تحریرات کا اقتباس ہے۔ علاوہ ازیں یہ بالکل غلط ہے کہ یہ بہترین دعا ہے اس سے بہتر دعائیں دنیا میں ہیں۔ اور تجویز ہو سکتی ہیں۔ پھر وہ میرے اشارے پر پروفیسر وینوٹ کے پاس گیا۔ اور انہیں تکرار ہوئی۔ امریکن اُس کو یہ کہتا تھا۔ کہ اُس کا کیا حق ہے؟ کہ وہ اپنے معتقدات کو یہاں پیش کرے۔ اگر وہ ایسا مانتا ہے۔ تو پھر اپنے گرجا میں جو چاہے کرے۔ اُسکو یہاں ایسا نہ کہنا چاہئے تھا سبحان اللہ! عیسائی ملک۔ گرجا۔ کل کے کل عیسائی۔ اور مسیح کا نام تک عبادت میں نہیں۔ اور اگر کوئی کہے۔ تو اُس پر یہ اعتراض۔ پادری ٹامس پاول کا ہم سے اُلجھنا بے سود ہے۔ یورپ کی تو یہ حالت ہے۔ یہ یاد رہے کہ سرمن دینے والے سب کے سب ڈی ڈی تھے۔ محمدی یا احمدی مبلغ کی یہاں ضرورت ہی کیا ہے کہ وہ عیسائیت کو پاش پاش کرنے کی تدبیر کرے۔ وہ تو حدیث نبوی (صلعم) کے مطابق خود بخود کرم خوردہ ہو چکی ہے۔ ٹامس پاول خوب جانتا ہے۔ کہ ہم اُس فرقہ کو جس کا وہ ایک معزز ممبر ہے۔ اپنے معتقدات کے رُو سے دجال مانتے ہیں۔ الوہیت مسیح کی منادی دجالیت ہے۔ اور نبی کریم (صلعم) نے فرمایا ہے۔ کہ دجال آخری ایام میں نمک کی طرح گل جاویگا۔ وہ ہم نے یہاں آ کر بچشم خود دیکھ لیا۔

عمارت الوہیت مسیح تو مدت ہوئی۔ کہ گر چکی۔ ہم تو اب نئی عمارت کے فکر میں ہیں اسلام کے اصول خود بخود فلسفہ اور تعلیم کے ماتحت بلا علم و ارادہ کے یہاں اختیار کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں تو ان لوگوں کو صرف یہ بتانا ہے کہ جس بات کو تم نے بطیب خاطر قبول کر لیا ہے۔ وہ اسلام ہے۔ ہمارے مسلم انڈیا کے اگست اور ستمبر نمبر میں شہزادی کا راجا کا ایک مضمون انجیل اُمید کے نام سے ہے اُس کی ایک کاپی ہمارے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ بانفر ود پادری ٹامس پاول کو بطور ضیافت بھیجدیں۔ پھر اُس کو سمجھ آ جاوے گی۔ کہ عیسائی شہزادی اسلام کے اصول بیان کر رہی ہے۔ اور اُس لعنت سے بیزاری ظاہر کر رہی ہے۔ جس کا نام پولوسی یسوعیت ہے یا کچھ اور؟۔

ٹامس پاول کی تسکین کے لئے میں ایک جرمن ممبر کانگریس کی ایک چٹھی کا کچھ خلاصہ بطور نمونہ ذیل میں دے دیتا ہوں۔ جس سے اُس کو سمجھ آ جاویگی۔ کہ عیسائی یہاں کہاں سے کہاں آ گئے ہیں۔ کہاں مسیح خداوند اور سب سے اعلیٰ اور ارفع اور کہاں اب ہمیں بہت کہا جاتا ہے۔ خدا را محمدؐ (جانم فدایش) کو مسیح سے زیادہ نہ رکھو۔ بلکہ برابر کا کہدو۔ تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

چٹھی کے راقم کو مجھ سے للّٰہی اُنس ہے۔ ہم ایک مرتبہ اکٹھے ایک ہی ہوٹل میں ایام کانگریس میں رہے۔ اور ہمیں ایک دوسرے کو دیکھنے اور جانچنے کا موقعہ ملا اُس کی خواہش ہے۔ کہ میرا مشن سرسبز ہو (آمین) اور جو اُس کے خیال میں میرے مشن کے لئے نقصان دہ امر ہے۔ اُس کی طرف وہ مجھے متوجہ کرتا ہے۔

محولہ بالا چٹھی کا خلاصہ (از گوٹن جبر (جرمنی) مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۱۳ء)

.... میں اس امر میں آپ سے بحث نہیں کرتا۔ اس سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ میں آپ کی اُس شریف فطرت سے اپیل کرتا ہوں جس کے ساتھ مجھے محبت ہے۔ میں اُس نور ربانی کا تمہیں واسطہ دیتا ہوں۔ جو پیرس میں مَیں نے آپ کے چہرہ پر چمکتا ہوا دیکھا۔ میں آپ کی تحریرات پڑھ کر اُسی نتیجہ پر آیا۔ جو ایک معزز لیڈی نے نتیجۃً آپ کو لکھا۔ اور وہ یہ کہ آپ کی وہ تحریر نہ صرف بحد دلچسپ ہی ہے۔ بلکہ رُوحانیت کے ارفع اور اعلےٰ امور سے معمور ہے۔ لیکن بعض وقت تم تلخی کی باتیں بھی لکھ جاتے ہو،،

میرے نزدیک جو تعصب سے الگ ہو کر آپ کی تحریر پڑھیگا۔ اُس کی یہی رائے ہوگی۔ مجھے ڈر ہے کہ اس ایک ہی بات سے رنجیدگی پیدا نہ ہو جائے۔ مذہبی تبلیغ تو اس رنجیدہ امر سے معرا ہونی چاہئے۔ تمہاری تحریر تو آب حیات ہے لیکن اُس میں آمیزش اس بُری دوا کی بھی ہے۔ اس بات کو اگر آپ چھوڑ دیں۔ تو آپ اسلام کے لئے ایک عظیم دلچسپی یورپ میں پیدا کر دیں گے۔ اور اس سے فایدہ ہندوستانیوں کو بھی ہوگا۔ فرقہ پراٹسٹنٹ کے بڑے بڑے فضلاء سے آپ مل چکے ہیں۔ اُن سے آپ کا تعلق بھی ہو گیا ہے۔ پس افسوس ہوگا۔ کہ اگر ایسے لوگوں میں آپ اپنے مذہب کے لئے دلچسپی نہ پیدا کر سکیں۔ آپ نے دیکھ لیا پیرس میں عامہ رائے یہ تھی۔ کہ

ہمیں نہ صرف مسیح کو ہی بطور پیغمبر قبول کرنا چاہئے۔ بلکہ ہم اوروں کو بھی اُس کے ہمتا اور برابر قبول کرتے ہیں۔

ہمیں تو اعلےٰ امور کی ضرورت ہے۔ جہاں سے ہم انہیں لیں گے۔ ہم صرف ایک مسیح کو ہی سرچشمہ الہام نہیں بناتے۔ یہ ایک مستحکم عقیدہ ہے۔ لیکن ایسا ہی مستحکم عقیدہ بالمقابل بھی ہونا چاہئے۔ اگر آپ یہ کہیں مسیح اور محمدؐ برابر تھے۔ سب آپ کے ساتھ ہاتھ ملانے کو تیار ہونگے۔ اور کہیں گے۔ برادر آؤ آپ کے وعظ و تلقین کے لئے ہمارے گرجے حاضر ہیں۔ آؤ اور تبلیغ کرو۔ لیکن اگر آپ یہ ثابت کرنیکی کوشش میں لگیں۔ کہ مسیح سے محمدؐ افضل تھے۔ تو یہ لوگ آپ کو چھوڑ دیں گے۔ آپ پھر تنہا رہجا دیں گے۔ آپ کا تو فرض ہے۔ کہ محبت اور ہمدردی پیدا کریں اس طریق سے تو نفرت اور حسد بڑھتا ہے۔ محبت اور دوستی تو وہاں پیدا ہوتی ہے۔ جہاں مساوات کا خیال ہو.................. میری دلی دعائیں اس چٹھی کے ساتھ ہیں مجھے آپ سے دلی محبت ہے۔ اس لئے کہ تم میں پاکیزگی۔ استقامت اور اعلیٰ قربانی ہے۔ تم میں جوہر اُلوہیت حقیقت عالی ہو رہے ہیں۔ میں تو اب تم سے وابستہ ہوں۔ اور یہ سخت تکلیف دہ امر ہوگا۔ کہ ہم اس بنیادی اصول پر ایک دوسرے سے اختلاف رکھیں میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا مجھ سے یہ صدمہ اور تکلیف دور کر دے۔ (تھیوڈور شیگان)

مسلمان بھائیو! دیکھو خدا کا قول کس طرح پورا ہو رہا ہے سنستدرجھم من حیث لا یعلمون۔ کس طرح عیسائی آپ ہی آہستہ آہستہ غلط عقاید سے نجات پا کر ہماری طرف آ رہے ہیں۔ جب وہ نبی کریم کو مساوات کا درجہ دینے کو طیار ہیں۔ تو خواہ مخواہ اُن کی تعلیم کو بھی عزت اور محبت سے پڑھیں گے۔ پھر تعلیم انہیں خود صحیح نتیجہ پر لے آئیگی۔ یہ تو اُس دن تک تھا۔ جب تک فرقہ مشنری نے اسلام کے چہرہ کو بدنما کر رکھا تھا۔ کانگریس پیرس نے ان کی مکروہ کارروائیوں سے قطعی بیزاری اور نفرت ظاہر کی ہے۔ اب میدان صاف ہے۔ جیتے وہ جسے دے مولا۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمدؐ وجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمدؐ ولا تجعلنا منھم۔ اور پھر آخری پیغام فرقۂ دجال کو بقول سعدی ؎

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

مورخہ ۳۰ر اگست جمعۃ المبارک ؛ خواجہ کمال الدین امام مسجد ووکنگ

مراسلات

فی سبیل اللہ کی فلاسفی

احسان اٹھایا نہیں جاتا ہے دعا کا

اسلام اور قرآن کی تعلیمات پر جوں جوں غور کیا جاتا ہے۔ اُس کی وقعت عزت اور احترام کا ضمائر پر نقش ہوتا جاتا ہے۔ جلد باز ہیں وہ لوگ جو سرسری نگاہوں میں فیصلہ کرنے کے عادی ہیں۔ فریب کھاتے ہیں وہ اشخاص جو دوسری کاوشوں کی وجہ سے اسلامی تعلیمات پر معترض ہوتے ہیں۔ اسلام اور اسلام کی تعلیمات کسی خود غرضی کی مرہون نہیں ہیں اسلام کے اخلاق اور مسلمات دُنیا کی اعلےٰ فلسفیوں اور فطرت کے مقتضیات کا خلاصہ اور نچوڑ ہیں۔

معادی اور معاشرتی دونوں شقوں میں اگر اسلام کے ضوابط سے کام لیا جائے۔ تو انسان کی زندگی پوری راحت اور پوری صداقت و دیانت سے اپنا وقت پورا کر سکتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں اکثر مواقع پر یہ کہا گیا ہے۔ کہ

”نیکی کرو اور اُس کا اجر خدا پر چھوڑ دو،،
”احسان کرو اور معاوضہ کے طالب نہ ہو،،
”نیکی کرو اور بھول جاؤ،،
”کوئی خود غرضی درمیان میں نہ ہو،،
”ہر کام فی سبیل اللہ کرو،،

اسلام نے فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسکا منشا کیا ہے؟ اور اس کی ضرورت کیا ہے؟ خدا کو اس کی کیا ضرورت ہے اور کیوں خدا ہم سے ہر کام اپنے نام پر کرانا چاہتا ہے۔

اگر یہ لوگ اس فی سبیل اللہ کی اعلیٰ فلاسفی پر غور کرتے۔ اور اُن کا ضمیر انہیں اس کی خوبیاں مشاہدہ کراتا۔ تو وہ اس فلاسفی کے گُن گاتے۔ اور انہیں ماننا پڑتا۔ کہ اسلام اخلاقی قوتوں کی تکمیل اور تقدیس کس حد تک چاہتا ہے۔ اور دنیا کے حق میں ایسی ناد تعلیم کہاں تک مفید ہو سکتی ہے۔

انسانی زندگی اپنی رفتار میں دو راہیں رکھتی ہے۔

(الف) معادی راہ۔

(ب) معاشرتی راہ۔

ان دونوں راہوں میں ایک انسان دوسرے انسان کا ایک خاص حد تک محتاج ہے۔ گو معادی راہ میں اُسے اپنی ہی ذات اور اپنے ہی اعمال پر بہت بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن پھر بھی دوسروں سے اُسے اکثر واسطہ پڑتا ہے۔ معاد کا تعلق گو روحانیت اور سابقہ زندگی سے ہے۔ لیکن پھر بھی ایک زندگی دوسری زندگی کی دست نگر اور محتاج ہے۔ اور اس احتیاج کی وجہ سے بہت کچھ ایک دوسرے کی اعانت پر موقوف ہے۔ اور بغیر اس کے یہ رفتار بھی پوری نہیں ہوتی۔ تمام قسم کی بے لاگ امدادیں اور تفرقات صدقات وغیرہ اسی معادی راہ سے وابستہ ہیں۔ اور اُن کا اثر ایک دوسرے انسان کی حاجت سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک انسان دوسرے محتاج یا دست نگر انسان کی امداد کرتا ہے۔ تو وہ ایک معادی راہ اختیار کرتا ہے۔ ایک مسافر کی خاطر و تواضع اور خبر گیری بہت کچھ انسانی محبت اور معاد سے وابستہ ہے۔ اسی طرح معاشرتی راہوں میں بھی بہت سی امدادیں اور قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ تمدن اور معاشرت کی گاڑی چلتی ہی اُسی صورت میں ہے جبکہ ایک انسان دوسرے انسان سے محبت اور معاونت سے پیش آئے اگر انسانی وابستگیاں اور تعلقات کا رشتہ درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ تو تمدن کا نام بھی باقی نہیں رہتا۔ اور نہ انسانی زندگیاں خوش اسلوبی سے گذر سکتی ہیں غور کرنے سے انسان معلوم کر سکتا ہے۔ کہ وہ فطرتًا بہت کچھ معاوضہ کی جہت سے کام کرنے کا عادی ہے۔ گو انسانوں میں محبت اور اُنس و تودد کا سرمایہ بھی بہت کچھ ہے۔ اور اُس کا نشان بہت کچھ انسانی فطرت میں بھی ملتا ہے۔ مگر پھر بھی معاوضہ کی خواہش اُس پر غالب ہے۔ قریب سے قریب تعلقات بھی معاوضہ کے خواہاں ہیں۔ اولاد اور رشتہ داروں سے انسان کا ایک خونی پیوند ہوتا ہے۔ لیکن جب اُن سے بھی معاوضہ کی توقعات میں مایوسی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ حالت نہیں رہتی۔ میاں۔ بیوی کا رشتہ بھی بہت اُلفت اور محبت سے وابستہ ہوتا ہے۔ اور ہر صورت میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ رشتہ تمام رشتوں سے بالا اور اعلےٰ ہے۔ لیکن اس میں بھی معاوضہ کی روح ہونے کی وجہ سے بہت کچھ نزاکت اور ذمہ داری پائی جاتی ہے عشق محبت میں کہتے ہیں۔ خالص قربانی کا خیال ہوتا ہے۔ جانبین میں سے ایک کی تھوڑی سی لغزش اور بے اعتنائی بھی آپس میں جو کچھ بدظنیاں پیدا کر کے

مختلف مزاج کے احباب کی دوستی مدتوں بے لاگ روش میں چلی جاتی ہے۔ اور دوست اُس پر بہت کچھ فخر کرتے ہیں۔ لیکن غور سے دیکھو۔ تو اس میں بھی بہت کچھ معاوضہ پیش نظر ہوتا ہے۔ وہ کتنے دوست ہیں۔ جو دوسرے دوست کی جانب سے کسی قسم کی بے اعتنائی دیکھنے پر بھی صابر و شاکر رہتے ہیں۔ اور کوئی نی نہیں نکالتے۔ یا اُن کے دلوں میں منافرت کا تخم نشو و نما نہیں پانے لگتا۔ جب ایسی محبتوں اور دوستیوں میں کبھی بال آ جاتا ہے۔ تو پیوند ناممکن کے قریب قریب ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ معاوضہ طلبی کی روح خاص خاص حالات میں بھی موجود ہوتی ہے۔ گو انسان اپنے رنگ میں معاوضہ کی قبوحات پر بہت کچھ لے دے کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی بوجہ فطرتی جذبہ ہونے کے اس کی نفی نہیں ہوسکتی ہے۔

اور اس میں شک بھی نہیں ہے۔ کہ انسانی معاشرت اور کامیابی بہبود و سود کا بہت کچھ مدار معاوضہ پر بھی ہے۔ اگر معاوضہ طلبی نہ ہو تو دنیا کی مادی ترقیاں ایک عظیم نقصان میں پڑ جائیں۔ عموماً دنیا کے کام معاوضہ کی جہت یا معاوضہ کی وجہ ہی سے سرانجام پاتے ہیں۔ فطرت نے اسی غرض سے یہ جذبہ یا یہ خاصہ ودیعت کر رکھا ہے۔ تاکہ اُس کی رفتار ترقی میں فرق نہ آنے پائے۔ لیکن باوجود اس کے بھی اکثر امور اور اکثر مہمات میں معاوضہ طلبی سے درگذر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ گو کہ انسانی جذبہ معاوضہ کی وجہ یا شہرت سے معاونین بھی معاوضہ کا خواہاں ہوتا ہے۔ لیکن انسانی زندگی کی رفتار مقتضی ہوتی ہے کہ بعض نقصوں میں معاوضہ نہ چاہا جائے۔ چونکہ ایسا ہونا یا ایسا کرنا بوجہ فطرتی جذبات کے ایک حد تک مشکل تھا۔ اس واسطے اسلام یہ سکھاتا اور یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ کاموں کا بہت سا حصہ یا بعض حصے تمہیں خدا کے نام پر بھی کرنا چاہیئے + جو کچھ اس رنگ میں کیا جاوے۔ اُس کا معاوضہ دوسروں پر نہ ڈالو بلکہ اُس کا معاوضہ تمہیں قدرت دے گی۔ تمہارا مطالبہ خدا کے ذمہ رہیگا۔ جو بہت بڑا معاوضہ دینے والا ہے۔ اگر ایک طرف یہ تعلیم تھی۔ کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ تو دوسری طرف یہ تعلیم بھی ہے۔ کہ اگر کسی کے ساتھ تم نیکی کرو۔ یا احسان کرو۔ تو اُس کا معاوضہ خدا کے ہاں سے چاہو۔ خدا اُس کا تمہیں اجر دیگا۔ اور خدا اُس کا کفیل ہوگا۔ بعضوں نے یہ کہا ہے کہ "نیکی کن بدریا انداز" اس کے مقابلہ میں اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ خدا کے واسطے نیکی کرو یا یہ کہ "نیکی کن بہ خدا سپار" +

ان دونوں اقوال میں جو کچھ تعلیم دی گئی ہے۔ اُس میں جو فرق ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ دریا کے مقابلہ میں خدا کی ذات ایک ایسی داتا ہے۔ جو کبھی کسی کی کمائی اور قربانی رائگان نہیں جانے دیتا۔ بشرطیکہ وہ خالصتاً للہ ہو دُنیا کے وہ بڑے بڑے کام جن پر کسی قوم اور کسی گروہ کی عزت و احترام کا مدار ہے۔ وہ کام جو قومی رنگ میں مصلحین کی صورت میں کئے جاتے ہیں اس قسم کے ہیں۔ کہ جن میں ایثار اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام نے اس تعلیم سے دونوں جہتیں قایم رکھیں۔ فطرتی جذبات کا ایفا بھی ہوگیا۔ اور ایثار بھی باقی رہا۔ مصلحین اور ریفارمروں کے واسطے یہ راہیں کیسی سلیم اور کیسی جامع ہیں۔ فطرت کشی بھی نہ ہوئی۔ اور معاون و معاشرتی راہیں بھی بند نہ ہوئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے سردار اور سرگروہ حضرت رسول محمدؐ نے کس متانت اور کس صداقت سے اس مشن کا اعتراف فرمایا ہے۔

ان اجری الا علی اللہ

یہ وہ نظیر اور وہ مثال ہے۔ جس پر مسلمانوں نے چل کر بہت سی فتوحات حاصل کیں اور مشکلات کو حل کیا ہے۔ اگرچہ دوسروں کی جانب سے اُن کی محنتیں اور اُنکی قربانیاں بے وقعت نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں مگر اُن کی ہمتیں اس وجہ سے کم زور نہیں پڑیں۔ بلکہ فی سبیل اللہ کی تعلیم سے اُنکے حوصلوں اور اُن کی ہمتوں میں اور بھی وسعت ہوتی گئی۔ اور اخیر یہ لوگوں نے باوجود اعتراض اور مخالفت کے اُس طرف توجہ کی۔ اور بہت سی جانیں رفتہ رفتہ انہیں کے رنگ میں رنگی گئیں۔ اور اسی رنگ میں اُن کی محنتوں کا ثمرہ مل گیا۔ اور دُنیا نے اُن کو سر پر اُٹھا لیا۔ اور اُن کی خالص محنتوں اور ہمتوں کا [illegible] ہے۔ جس پر عمل سے وہ خود غرضی اور معاوضہ طلبی اُٹھ جاتی ہے۔ جو بعض دفعہ مناقشہ کا باعث ہوتی ہے۔ جو شخص اپنی تمام محنتوں۔ تمام احسانات تمام امداد کا بار کسی پر نہیں رکھتا۔ اور اُس کا معاوضہ نہیں چاہتا۔ انسانوں سے کسی چیز کا طالب نہیں ہوتا۔ وہ خدا سے بہت کچھ چاہتا اور خدا ہی کو سب امور کا کفیل بناتا ہے۔ **آج ہماری قوم کی ناؤ گرداب میں کیوں ہے۔** اسی واسطے کہ ہم میں سے فی سبیل اللہ کی راہوں پر چلنے والی جماعت گھٹ گئی ہے۔ خود غرضیوں کا زور ہے۔ اور ہر بات کی قیمت معاوضہ ہے۔ خلوص اور نیک نیتی پست ہو رہی ہے۔ اور خود غرضی لا دعوٰی پر ہے۔ تھوڑا سا کام کرنے پر بھی ہم بہانوں سے بڑے طور پر معاوضہ کے طالب اور خواہاں ہوتے ہیں۔ معاوضہ طلبی گو اکثر حالات میں بُرائی نہیں لیکن اُن امور میں اُن مہمات میں جو ایثار سے وابستہ ہیں۔ یا جو ایثار چاہتے ہیں۔ معاوضہ طلبی ایک فریب وہ چال ہے۔ مسلمانوں میں فی سبیل اللہ کی راہ ایک ایسی وسیع راہ تھی۔ کہ اُس کے مقابلہ میں کوئی دوسری قوم نہیں آ سکتی۔ اسلام میں قرض حسنہ کیا تھا۔ اور سود کی کیوں ممانعت ہے۔ صرف اسی واسطے۔ کہ لوگ خدا کی راہ میں ایک دوسرے کی امداد کریں گے جس سے سب کا کام چل جائیگا۔ لیکن کیا اس وقت ہم میں کوئی ایسی نظیر تلاش سے بھی مل سکتی ہے۔ ملنا کیا دعوٰی بھی نہیں ہے۔ یہ اس واسطے کہ ہر طرف سے خود غرضیوں کا زور ہے۔ اور معاوضہ طلبی کی خواہش خود غرضی اور معاوضہ طلبی برا فعل نہیں مگر اُن معاملات میں ایک حد تک جو ایثار طلب ہیں۔ یا جن میں ایثار کی ضرورت ہے۔ اور اس پر نقص یہ ہے۔ کہ جو لوگ خال خال ایثار پرست ہیں اُن کے ایثار کو بھی بہ نظر استحسان نہیں دیکھا جاتا۔ گویا کہ جو لوگ خدا پہ بھروسہ کرکے اور خدا ہی کے نام سے ایثار اور قربانیاں کرتے ہیں۔ اُن پر بھی لے دے کی جاتی ہے۔ اُن کی راہ میں بھی روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔ یہ حال ہے ہماری مسلمانی اور ہمارے اسلام کا۔ یہ خدا ہی کا فضل و کرم ہے۔ کہ ہم باوجود ان حالات کے بھی اب تک چلے جاتے ہیں۔ یہ خفا ہونے کی بات نہیں ہے۔ اور نہ بُرا ماننے کی۔ غور کرو اور پھر کہو کہ ہم میں ایثار پرستی اور ایثار شعاری کہاں تک ہے۔ اور دوسری قوموں کا اس میں کہاں تک نمبر ہے۔ خدا ہم پر رحم کرے آمین! فی سبیل اللہ کی تعلیم سے خدا نے ہمیں یہ سمجھایا۔ کہ ایک دوسرے سے شرمندہ نہ ہو۔ کسی سے کوئی محجوب نہ ہو۔ میرے نام سے کام کرو اور میں ہی معاوضہ کا کفیل ہوں۔ یہ ہے خدا کا فضل۔ اور خدا کی رحمت۔ یہ ہے مساوات اور یہ ہے اخوت ؎

صحبتِ پیرِ خرابات میں جانا ہم نے
رند کیا چیز ہے ہوتا ہے تصوف کیسا

شملہ میں عید الفطر

اللہ تعالےٰ کے احسانات کا شمار انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ اور اسکا شکر ادا کرنا میرے جیسے ذرہ بیمقدار سے ناممکن۔ خدا تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے۔ کہ شملہ میں جہاں ابھی تھوڑا عرصہ ہوا چند کس احمدی تھے۔ اور مخالف انہیں حقیر جانتے تھے۔ وہاں اب بفضلہ ایک معقول جماعت موجود ہے۔ جن کے اجلاس ہفتہ وار ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس عید پر تو ایک خاص لطف تھا۔ کچھ دوست نیچے سے آئے ہوئے تھے۔ اس طرح یہاں کے تمام احمدی احباب کے اکٹھا ہوجانے سے انجمن کا مکان بالکل بھر گیا۔ اور سجدہ کے لئے کھلی جگہ باقی نہ رہی۔ اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام وسع مکانک یاد آیا۔ اور ان تمام احباب کو دیکھکر بے اختیار دل میں حمد الٰہی کا جوش اُٹھتا تھا۔ غرض اب مکان کو وسیع کرنا تو مشکل تھا۔ ارادہ ہوا کہ ارض اللہ واسعۃ سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر پہاڑوں پر وسعت ارض سے فایدہ اٹھانا بھی مشکل ہے۔ آخر فیصلہ ہوا۔ کہ سناتن دھرم مندر کے نیچے جو ایک پختہ پشتہ بنا ہوا ہے۔ وہاں نماز پڑھی جاوے۔ لیکن چونکہ مندر کے قریب جگہ تھی اس لئے متولی مندر سے پوچھا گیا۔ اُس نے بڑی فراخدلی سے کہا۔ کہ خدا کا نام لینے کے لئے کون روک سکتا ہے۔ بڑی خوشی سے آپ نماز پڑھ لیں۔ اور اُس نے فوراً اُس جگہ کو بالکل صاف کر دیا۔ اور اس پختہ فرش پر ہم نے اپنے کپڑے بچھا لئے اور بڑے امن و امان سے نماز عید ادا کی گئی۔ ہم ان شریف سناتنی ہندو بھائی کہ جن کا نام لالہ گوکل چند آڑہتی ہے نہایت مشکور ہیں نیز اپنی مہربان گورنمنٹ کے دل سے ممنون و مدّاح ہیں۔ جس کے مبارک اور پر امن عہد میں ہم کو نماز عید بطریق مسنون بستی سے باہر پڑھنے کا موقعہ ملا اور کسی کے حسد و عداوت سے ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہونے پائی۔ یہ اس سلطنت کی برکات کا ظہور ہے۔ ورنہ مخالفین اسلام تو ہمارے مٹانے ہی میں خوش ہیں پھر بھلا ہم کیوں نہ اس گورنمنٹ کو سایہ الٰہی سمجھیں؟

خطبہ عید ہمارے آنریری واعظ منشی عمر الدین صاحب نے پڑھا۔ جو اس وقت بڑا ہی لطف دیرہا تھا۔ وعظ کا موضوع یہ تھا۔ کہ رمضان کی برکات کیا ہیں اور یہ کہ قیام اللیل سے انسان کا نفس سرکش چور ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر وہی نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور ومنًا لا نبی بعدی کے معنے بیان [illegible]

میرے خیال میں ایسے ہیں۔ کہ ان کا رد تا قیامت محال ہے (زندگی [illegible])

٭ مضمون کا یہ آخری حصہ ایک دلچسپ اور محققانہ علمی بحث ہے۔ جو اس کے بعد عدم گنجایش نہیں دی گئی۔ انشاء اللہ پھر کسی نمبر میں درج کی جاویگی (اڈیٹر)

(متفرق خبریں صفحہ ۱ کالم ۳ سے آگے)

برطانیہ کی تجارتی رپورٹ بابت اگست سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تجارت درآمد میں ۳۶۸۳۷۵۲ پونڈ کی کمی اور تجارت برآمد میں ۲۰۰۸ [illegible] پونڈ کی بیشی ہوئی۔ کمی زیادہ تر اشیاء خورد و نوش۔ تمباکو اور خام [illegible] میں رہی۔ از انجملہ اون میں ۴۱۴۰۰۰ پونڈ کی روئی میں ۴۲۹۰۰۰ پونڈ کی جدید جہازات کے سبب مال برآمد میں زیادتی ۲۲۷۶۵۹۸ پونڈ کی ہوئی

ٹرانسوال میں لیبر پارٹی (مزدوری پیشہ لوگوں کا حامی فریق) کے کئی ہزار ممبروں نے جلسہ کیا۔ جس میں آزادئے تقریر کے مسلمہ حقوق کو پامال کرنے والے حکام کی کارروائی پر اظہار نفرت کیا گیا۔ اور گورنمنٹ کے خلاف زوردار پُرجوش تقریریں ہوئیں۔

۶ ستمبر کو آرکنسس واقع امریکہ میں ایسی ہیبتناک آتشزدگی ہوئی۔ کہ بیل بھر تک کارخانے۔ ہوٹل۔ مکانات اور سرکاری عمارات کو خاک سیاہ کرتی چلی گئی۔ ہزارہا آدمی بے خانماں ہوگئے۔ آگ کو زیادہ پھیلنے سے روکنے کے لئے مکانات ڈائنامیٹ سے اُڑانے پڑے۔ مگر عبث۔ شعلے آناً فاناً بڑھتے چلے گئے۔ بےحد نقصان ہوا۔ (خدا کی پناہ!)

انبالہ میں جو شاندار ہندو کانفرنس منعقد ہونے والی تھی۔ اُس کا اجلاس بقول ہندوستان بوجہ اختلاف رائے فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے +

پنجاب میں ہائیکورٹ قایم ہونے کے متعلق ایک ولایتی اخبار وثوق سے لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اب اس دیرینہ تجویز کے عمل میں لانے کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے +

کلکتہ میں نریندر ناتھ بنرجی نام ایک بنگالی کلرک محکمہ تار گرفتار ہوا ہے۔ جس کے مکان سے ۷ ریوالور۔ دو تلواریں۔ اور ایک گپتی برآمد ہوئی اس نے مجسٹریٹ کے سامنے بیان دیئے۔ کہ وہ ایک خفیہ سوسائٹی کا ممبر ہے۔ اور یہ آلات حرب ایک ڈکیتی کی غرض سے جمع کئے گئے تھے +

لودیانہ میں مسلمانوں کی کثرت رائے سے میونسپل کمیٹی نے ایک ناٹک [illegible] کی ممانعت کی تھی۔ ہندوؤں نے اپیل کیا۔ مگر صاحب کمشنر بہادر نے نامنظور [illegible]

لالہ لاجپت رائے آجکل علاقہ نینی تال و الموڑہ کی طرف ناگوں کی شدھی میں ساعی ہیں۔ ایکہزار روپیہ بھی ان لوگوں کی تعلیم کے لئے دیا ہے

مقدمہ ماخوذین کانپور (متفرق اطلاعیں) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر جیمس میسٹن صاحب لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کو بھی اس مقدمہ میں بطور گواہ طلب کرانے کی غرض سے عدالت سشن میں درخواست پیش کی جائیگی۔ عدالت سشن میں مقدمہ کی سماعت اغلباً ۱۸ اکتوبر کو شروع ہوگی۔ ماخوذین کانپور کی اعانت میں دفتر اخبار زمیندار کی معرفت اب تک ۱۱ ہزار روپیہ جا چکا ہے +

انجمن خدام کعبہ کا صدر دفتر دہلی میں سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ مقامی ممبروں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ سنا جاتا ہے۔ کہ مسٹر شوکت علی عنقریب اغراض انجمن کی اشاعت کے لئے ہندوستان کے مختلف حصوں کے دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔

ممبروں کی تعداد بیرونجات میں بھی بسرعت بڑھ رہی ہے۔ علاوہ ہندوستان کے بلوچستان۔ سنگاپور۔ ہانگ کانگ تک سے ممبری کی درخواستیں آ رہی ہیں

کونسل صوبجات متحدہ کے آیندہ اجلاس میں جو بمقام نینی تال ۱۵ ماہ حال کو منعقد ہوگا۔ آنریبل مسٹر رضا علی رئیس مُراد آباد ممبر کونسل مذکور حادثہ کانپور کے متعلق چند اہم اور وزندار سوالات پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جن پر خاطر خواہ توجہ اور بحث ہوئی۔ تو امید ہے کہ بہت سے ضروری امور کا انکشاف ہوگا +

جودھپور سے ۹ ستمبر کی تار خبر ہے۔ کہ دہلی حیدر آباد سیکشن ریلوے کی لائن بوجہ طغیانی جگہ جگہ سے بہگئی۔ آمد و رفت میں ۵ تاریخ سے اب تک خلل پڑا ہوا ہے۔

ڈربن سے ۹ ستمبر کی تار خبر ہے۔ کہ نٹال انڈین کانگریس کے ایک اجلاس میں قانون تارکان وطن ۱۹۱۳ء کی سختی کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا اور کہا گیا کہ گورنمنٹ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور دعوت اسلام کے لئے یک جہتی قایم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا۔ اور مذہب اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دُنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

ایڈیٹر { خواجہ کمال الدین بی۔ اے (آنریری) ماسٹر احمد حسین فرید آبادی }

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۲ روپے ششماہی ۱ روپے، طلباء سے ۱ روپیہ اور ۸ آنہ
(۳) نمونہ کا پرچہ ۱ ٹکٹ آنے پر۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلاقیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی دیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویر ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں۔ { احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ یکشنبہ مورخہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۱۲ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۲۸

تازہ برقی خبریں

معاملات بلقان

ٹرکی و بلغاریہ کی گفت و شنید (قسطنطنیہ ۔ ۱۱ ستمبر) ٹرکی اور بلغاریہ کے وکلاء کی بات چیت نہایت دوستانہ رنگ میں ترقی پر ہے اور گمان غالب ہے کہ آج کی دوسری نشست میں کوئی قرار واقعی سمجھوتہ ہو جائیگا۔ ڈومیٹ کا مسئلہ ۹ ستمبر کو اصولاً طے ہو گیا تھا۔ بلغاریوں نے مقام "ڈیموٹیکا" پر ترکوں کا قبضہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور یہ سوال فی الحال زیر غور ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔ قرق کلیسا کا معاملہ چھیڑا ہی نہیں گیا۔

سیاسی حلقوں کا بیان

صوفیا کا ایک پیام تار مظہر ہے کہ ٹرکی و بلغاریہ کی گفت و شنید سے متعلق سکوت کم ہوتا جاتا ہے۔ پولیٹیکل حلقوں کا بیان ہے کہ اگر ٹرکی نے اپنے مطالبات میں مبالغہ کیا اور اسپر اصرار تو بلغاریہ کو مجبور کیا جائیگا۔ کہ آپسمیں جو دوستانہ بات چیت ہو رہی ہے اُسے القطع کر دے۔ عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ دول عظام خصوصاً روس آخر تک اسبارہ میں زور لگائے گا کہ بابعالی ایسے مطالبات تجویز کرے جنہیں بلغاریہ منظور کر سکے۔

وکلاء بلغاریہ کا منشاء

قسطنطنیہ۔ کہا جاتا ہے کہ منگل کے اجلاس میں بلغاریہ کے ڈیلیگیٹ اسبارہ میں اتفاق کرنے کو آمادہ تھے کہ اڈریانوپل کے نواح میں دریائے مارٹسزا سے پرے ۲۰ کیلومیٹر کا ایک منطقہ حوالہ کر دیا جائے۔

جاپان و چین

جاپانی مطالبات گورنمنٹ چین سے (پیکنگ ۱۰ ستمبر) جاپانی سفارت میں خاص ہدایات پہنچی ہیں کہ نانکنگ کے معاملہ میں (جہاں تین غیر مصافی جاپانی چینیوں کے ہاتھ سے ناگہاں بیگناہ مارے گئے) گورنمنٹ چین سے فلاں و فلاں مطالبات کئے جائیں۔ وہ مطالبات بقول سفارت مذکورہ بہت ہی معتدل بیان کئے جاتے ہیں۔

کئی طرح کے مطالبات

(پیکنگ ۔ ۱۱ ستمبر) جاپان نے کئی مطالبوں کا ایک سلسلہ گورنمنٹ چین کے سامنے پیش کیا ہے اول تو اس کے متعلق کہ ہانگ کاؤ میں ماہ اگست کو نی سی می را نام جاپانی لفٹنٹ کو کیوں ستایا گیا؟ اس کی وردی چھین لیگئی اور ہاتھ باندھکر لٹکا دیا گیا۔ دوسرا اسبارہ میں کہ شانٹنگ میں ایک اور افسر کیوں گرفتار کیا گیا؟

نانکنگ میں تین جاپانیوں کا مارا جانا پھر اُس کے علاوہ جاپانی جھنڈے کی بے توقیری کیگئی۔ ان سب کی بابت جاپان اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ:۔

(۱) گورنمنٹ چین گورنمنٹ جاپان سے معافی مانگے (۲) مجرموں کو سزا دی جائے (۳) کچھ تاوان ادا کیا جائے جسکی رقم بعد میں طے کر لیجائیگی۔ جاپان کی طرف سے یہ بھی زور ڈالا گیا ہے کہ چین فی الفور ان امور کا تدارک کرے ورنہ پھر جو کچھ اُسے ضروری معلوم ہو گا جاپان وہی کاروائی کریگا۔ توقع کیجاتی ہے کہ چین جلدی ہی ان مطالبات کی تعمیل کریگا۔

جاپانی گارڈ خشکی پر اُتار دیگئی

(ٹوکیو ۔ ۱۱ ستمبر) جاپانیوں نے مقام نانکنگ میں جہاں غیر مصافی جاپانی بے قصور قتل کئے گئے تھے۔ کاروباری عمارات کی حفاظت کیلئے اپنی سپاہ گارڈ خشکی پر اُتار دی ہے۔

روس اور منگولیا

(سینٹ پیٹرسبرگ ۔ ۱۱ ستمبر) بیان کیا جاتا ہے کہ منگولیا کے معاملہ میں گورنمنٹ روس سے گفتگو کرنے کے لئے ایک ڈیپوٹیشن منگولین وزیر اعظم کی سرکردگی میں ۱۳ ماہ حال کو اورگا سے روانہ سینٹ پیٹرسبرگ ہوگا۔ جسمیں منگولیا کے نائب وزیر خارجہ اور ایک منگولین شہزادہ بھی شامل ہو گا:۔

یونان کا قرضہ فرانس کو

(پیرس ۔ ۱۱ ستمبر) وزیر یونان نے آج ایم پچن سے ملاقات کر کے اُسکو اُس پیام تار سے مطلع کیا جو وزیر مذکور کو اپنی گورنمنٹ کیطرف سے بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ فرانس کو یقین رکھنا چاہئے کہ وہ (یونان) اس (فرانس) کی عنایات سے بے خبر نہیں ہے اور حال کی غلط فہمی کو دور کرنے میں جو کچھ اس سے بن پڑے کرنے کو تیار ہو گا۔

چترال ریلیف

(الہ آباد ۔ ۱۲ ستمبر) پایونیر کو مالاکنڈ سے خبر لگی ہے کہ وہاں سے سالانہ چترال ریلیف کی فوجیں اگلے ہفتے روانہ ہونگی۔ متحرک دستہ حسب معمول پہلے روانہ ہو چکدرہ ہو گا۔ دیر میں مزید جنگ و جدل نہیں ہے اسواسطے اس نقل و حرکت افواج میں غالباً کوئی حرج واقع نہ ہو گا۔

نواب دیر کو پھر اقتدار حاصل ہو گیا ہے اور خان بارو ابھی

متفرق خبریں

اسلامیہ کالج لاہور اس پیر کو بتاریخ ۱۵ ستمبر کھل جائیگا +

پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ کا اجلاس ۱۶ ستمبر کو ۵½ بجے شام کے سینٹ ہال میں منعقد ہوگا +

بندوبست ضلع کانگڑہ کے متعلق تازہ خبر ہے۔ کہ لوکل گورنمنٹ سے باقی تحصیلوں کے بندوبست کی بھی منظوری ہو گئی ہے۔ اور وہ اگلے موسم سرما میں شروع ہو جائیگا +

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں ایک یورپین پر مقدمہ چل رہا ہے۔ انکی گرفتاری اس علت میں ہوئی تھی۔ کہ ہندوستان سے تبت کو آلاتِ حرب چوری چوری جانے سے اس کا بھی کچھ تعلق ہے۔ اس الزام سے تو بری ہو گیا۔ مگر اب زیر دفعہ ۴۷۱ تعزیرات ہند اس علت میں ماخوذ ہے۔ کہ بغیر لائسنس جعلسازی سے اسلحہ حاصل کرتا اور بیچ ڈالتا تھا۔ ایک ہزار روپے کی ضمانت داخل کرنے کی اجازت ہو گئی تھی جو وہ نہ کر سکا +

جرمن محکمہ جنگ کا ایک ہوائی جہاز فوجی نمائش کے گروند میں آن گرا جس سے چار تماشائی ہلاک ہو گئے +

زراعتی کالج کانپور کی فانگو کلاسیں علیحدہ کر دی جائینگی۔ اور آیندہ سے سابارڈینیٹ مالی خدمات کے لئے خاص ٹریننگ کا انتظام کیا جائیگا۔ فی الحال یہ کلاسیں کانپور ہی میں کالج کے پاس نومبر تک کسی عمارت میں کھول دی جائینگی۔ نصاب تعلیم کی مدت جو مطلوبہ تعداد امیدواران کے داخلہ میں مانع تھی بہت گھٹا دیجائیگی +

رپورٹ فصل (صوبجات متحدہ) بابت اگست سے معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ تک پانی کی کھینچ رہنے سے علاوہ دیگر فصلوں کے کپاس کو بھی بارانی زمینوں میں بہت نقصان پہنچا۔ ہاں کھیتی فصل کی پیداوار اکثر حصص میں معمولی ہوگی۔ برخلاف ازیں نیشکر (کماد) کو نسبتاً بہت کم نقصان پہنچا معلوم ہوتا ہے۔ اور پچھلی بارشوں سے اُس فصل کی توقعات اور بھی اچھی ہو گئی ہیں +

ہندو یونیورسٹی بنارس کی سکیم جو عرصہ سے زیر غور تھی۔ اور جس کے لئے بڑا چندہ ہو رہا ہے۔ عنقریب عملی صورت اختیار کرنیوالی ہے +

بہار کے سربرآوردہ اشخاص لارڈ و لیڈی ہارڈنگ عالیقابہما کی یادگار قائم کرنا چاہتے ہیں جس کے متعلق بانکی پور میں پچھلے پیر کی شام کو ایک باضابطہ جلسہ بصدارت مہاراجہ دربھنگہ منعقد ہوا +

ناگپور کی رپورٹ حفظان صحت بابت سال گذشتہ سے پایا جاتا ہے کہ وہاں شرح اموات پچھلے برس سے بہت ہی ہولناک رہی۔ جس کی وجہ طاعون اور چیچک بیان کی گئی ہے +

حرارت آفتاب سے موٹر چلانے کا حال میں مقام کیلیفورنیا تجربہ کیا گیا جو خاطر خواہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۲۸

فارانی چشمہ اور آسمانی قرنا

(مکمبونی کیٹڈرم)

فاران ایک پہاڑ ہے۔ جس کے دامن میں ایک چشمہ ہے۔ جس میں سے نہایت ہی مصفا اور شیریں پانی نکلتا ہے۔ چشمہ کے اوپر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے "یہ آسمانی پانی ہے"۔ اس چشمہ کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے۔ جو پانی کی عجیب وغریب تاثیروں کو خوب جانتا ہے۔ وہ لوگوں کو بلاتا ہے۔ کہ آؤ اس پانی کو پیو۔ اور تم کبھی نہ مروگے۔ مگر عجیب بات ہے کہ لوگ انکار کرتے ہیں۔ اور بعضے تو اس پلانے والے کو پیشتر مارنے لگتے ہیں۔ آخر بعض کے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ دیکھیں تو یہ کیسا پانی ہے۔ وہ اُس کے ہاتھ سے ایک ایک پیالہ لیکر پیتے ہیں۔ پانی کے حلق سے اُترتے ہی اُن میں عجیب تغیر پیدا ہوتا ہے اُن کو پسینہ آنا شروع ہوتا ہے۔ اور اس طرح اُن کے تمام گندے مادے اس پسینہ کے راستے نکل جاتے ہیں۔ اور اُن میں ایک نہایت ہی پُر لطف ہلکا پن پیدا ہوجاتا ہے۔ پھر تو وہ اور پانی مانگتے ہیں۔ اور اُن کی پیاس بجھتی ہی نہیں۔ اس پانی کے پینے سے اُن کے جسم میں بے انتہا چستی پیدا ہوجاتی ہے۔ حواس میں عجیب صفائی و تیزی آجاتی ہے۔ دماغ اور روحانی قویٰ میں غیر معمولی روشنی پیدا ہوجاتی ہے۔ وہ اپنے آپ میں کام کرنے کی بے انتہا خواہش دیکھتے ہیں۔ اور کام کرنے سے کبھی تھکتے نہیں۔ ہر بُرے کام سے اُن کو نفرت ہوجاتی ہے ان کی طبیعت میں جدت اور اختراع کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اُن کی نیند کم ہوجاتی ہے۔ مگر بایں ہمہ ان کی صحت کے لئے مضر نہیں ہوتی۔ ان کے قلب میں بڑی وسعت آجاتی ہے۔ اور اُن کا ہر وقت یہی جی چاہتا ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں کے گلے ملتے رہیں۔ اُن میں بےچینی اور بے اقراری نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے۔ تو اس بات کی۔ کہ اور لوگ بھی آکر وہ پانی کیوں نہیں پیتے انکے ارادے بڑے بلند ہوجاتے ہیں۔ اور کسی کام کی مشکل ان کو ڈراتی نہیں۔ ان لوگوں کی دیکھا دیکھی بے شمار لوگ۔ یہ پانی پینے آتے ہیں۔ اور برابر بڑی تاثیر پاتے ہیں۔

کچھ مدت کے بعد ساقی کسی اور ڈیوٹی پر بلا یا جاتا ہے۔ پانی پلانے کا کام وہ اپنے معتمد دوستوں کے سپرد کرتا ہے۔ وہ بھی اس خدمت کو خوب سرانجام دیتے ہیں۔ اور کچھ مدت کے بعد وہ بھی کسی اور جگہ بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اُنکی جگہ دوسرے آدمی خود بخود آ لیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ اصل چشمہ سے پانی نہیں پلاتے بلکہ وہاں سے دُور ہٹ گئے ہیں۔ اس چشمہ کے منبع سے کچھ دُور ایک ندی آملتی ہے۔ جس کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ ملک یونان سے آملتی ہے۔ اس ندی کا پانی اس پہلی ندی میں مل کر اس کی رنگ و تاثیر کو بدل دیتا ہے۔ کچھ دور چلکر ایک اور ندی آتی ہے۔ جس کا منبع ملک ہند میں واقع ہے۔ اور جو ایران میں سے ہوکر اُس ندی میں آملتی ہے۔ اس کے ملنے سے پانی کی تاثیر کچھ اور ہی ہوجاتی ہے۔ بہت دُور آگے چل کر ایک اور ندی آتی ہے۔ یہ ندی مغرب کی طرف سے آتی ہے۔ یہ بڑے زور شور سے بہتی ہے۔ اس کے پانی میں بہت سا کیچڑ اور جھاگ ہے۔ اس کا پاٹ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ایسا معلوم ہوتا۔ کہ یہ پہلی تینوں ندیوں کی ہستی کو بالکل نابود کردیگی۔

اب چند ایک پلانے والے تو اس جگہ کھڑے ہیں۔ جہاں اصلی ندی صاف ہے مگر اُن کے پاس سے پینے والے سب ہٹ گئے ہیں۔ وہ بیچارے پکارتے ہیں۔ مگر اُنکی کوئی نہیں سنتا۔ جہاں اس فارانی ندی میں یونانی ندی ملی ہے۔ وہاں پر بہت سے ساقی کھڑے ہیں۔ جن کی پہلی ساقی سے شکل بالکل نہیں ملتی۔ اُن کی تیوری [illegible] ہے۔ اور چہرہ پر غرور اور تکبر کے آثار ظاہر ہیں۔ یہ پانی پلاتے ہیں مگر ہر وقت [illegible] سے [illegible]

[illegible]

دماغوں میں پریشانی آجاتی ہے۔ اور وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ اکثروں کے قویٰ میں کسل آجاتا ہے۔ اور طبیعت میں غصہ کینہ حسد اور نفرت بڑھجاتی ہے پیشانی پر ایسے بل پڑجاتے ہیں۔ کہ اترتے ہی نہیں۔

جہاں تین ندیاں ملتی ہیں۔ وہاں بھی ساقی کھڑے ہیں۔ اُن کی اپنی تعداد بھی کم ہے۔ اور پینے والے بھی بہت کم ہی ہیں۔ ساقی سب کے سب کبڑے ہیں۔ آنکھیں بند ہیں۔ اور ناخن اور بال بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ یہ کچھ ایسی بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ کہ اُن کو اپنے آس پاس کی کچھ خبر ہی نہیں۔ پانی جہاں تک ہوسکتا ہے دیئے جاتے ہیں۔ مگر اس پانی کی تاثیر عجیب ہے۔ جو پیتے ہیں اُن پر ایک مردنی سی چھاجاتی ہے۔ وہ کبھی ہنستے ہیں۔ کبھی روتے ہیں اُن کے جسم سوکھے ہوئے ہیں۔ اور دنیا و مافیہا سے بالکل بیخبر معلوم ہوتے ہیں۔

جہاں چوتھی ندی ملتی ہے۔ وہاں بھی پانی پلانے والے موجود ہیں بظاہر چُست آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے مغربی تہذیب کے لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ ترکی ٹوپیاں سر پر ہیں۔ اور اپنے کام میں خاصے سرگرم معلوم ہوتے ہیں۔ مگر جو لوگ کہ یہ پانی پیتے ہیں۔ اُن پر اس کی عجیب تاثیر ہوتی ہے۔ بعضوں کا تو پیتے ہی ہاتھ مونچھوں پر جا پڑتا ہے۔ اور وہاں سے ہٹتا ہی نہیں۔ بعض استرا پکڑ لیتے ہیں اور ہر وقت داڑھی مونڈتے رہتے ہیں۔ قریبًا سب کی گردن اکڑ جاتی ہے۔ اور ادھر اُدھر مڑ نہیں سکتی۔ چلتے عجیب طرح سے ہیں گویا اُن کی ٹانگ گھٹنے پر خم ہی نہیں کھاسکتی ان کی زبان بالکل بند نہیں ہوتی۔ حتّٰی کہ جب کھاتے ہیں۔ تب بھی بولتے ہی جاتے ہیں۔ ان کی پیشانی پر ہمیشہ مسکراہٹ ہوتی ہے۔ اور یہ ہر وقت اِدھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہیں گویا کسی کام کے پیچھے ہیں مگر سوجھتا نہیں۔ کہ کیا کررہے ہیں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ تینوں گروہ آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو خوب کوستے اور زد و کوب کرتے ہیں [illegible] کی یہ بات ہے۔ کہ مخالفوں کی ندیوں کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔

بے شمار لوگ ایسے ہیں۔ جو پانی کی طرف آتے ہی نہیں۔ ندی کے آس پاس سرخ اور سفید بہت سی ٹھیکریاں پڑی ہیں۔ وہ ان ٹھیکریوں کو چننے میں مصروف ہیں۔ کہیں بڑے پُر تکلف عشرت خانے ہیں۔ اکثر ان میں چلے جاتے ہیں۔ بعض نہایت خستہ خراب کوٹھے ہیں۔ جہاں سے ہر وقت دھواں اُٹھتا رہتا ہے۔ ان میں جاکر اپنا وقت گذارتے ہیں۔

اس حالت میں آسمان سے ایک بگل کی آواز آتی ہے۔ جو سب کو سنائی دیتی ہے۔ سب اوپر کو دیکھتے ہیں۔ بگل بجانے والا ایک میانہ قد گندم رنگ خوبصورت آدمی ہے۔ جو آسمان سے اتر رہا ہے۔ وہ سب کو خطاب کرکے پکارتا ہے کیوں ناپاک اور زمینی پانی پی کر برباد ہورہے ہو ہمچلو مجھے فارانی پانی کا راستہ آتا ہے۔ میں تمہیں وہاں لیچلوں۔ اور سیراب کروں۔ اس آواز کو سُن کر اکثر تو سر نیچے کرلیتے ہیں۔ اور اپنے مشاغل میں لگے رہتے ہیں۔ بعض تیوری چڑھا کر پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔ بعض قہقہہ لگاکر اور آوازہ کس کر اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔ بعضے دل میں کہتے ہیں۔ کہ کہتا تو سچ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مصیبت میں کون پڑے۔ چلنا دشوار ہے۔ بعضے آنکھیں سرخ کرکے اور غضبناک ہوکر اس پر لپکتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ اس کو ہلاک کریں۔ مگر اس مرد خدا کے پاس ایک تعویذ ہے جس کی یہ تاثیر ہے۔ کہ کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

چند ایک سنجیدہ مزاج آدمی اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ اور وہ اس فارانی چشمہ کی طرف چلتا ہے۔ مگر چونکہ راستہ مدت سے استعمال نہیں ہوا اس مدت میں اس میں بہت سے خاردار جنگل پیدا ہوگئے ہیں۔ جن میں رنگ برنگ کے درندے نظر آتے ہیں۔ بعضوں کے رنگ سفید اور شکل [illegible] کی۔ بعضوں کے سروں پر بالوں کی چوٹیاں۔ مگر شکلیں ایسی ڈراؤنی نہیں۔ بعض کئو کی شکل کے اور ہر وقت بھونکتے رہتے ہیں۔ غرض کئی قسم کے درندے ہیں۔ اس شخص کے دم میں یہ تاثیر ہے۔ کہ یہ پھونک مارتا ہے۔ اور جنگل اور سب درندے بھسم ہوجاتے ہیں۔ اور راستہ صاف ہوجاتا ہے۔ بہت سے آدمی اس چشمہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور خوب سیر ہوکر پیتے ہیں۔ اور اس میں وہی پہلی تاثیر [illegible] رستہ تلاش کررہے ہیں۔ مگر دوسری تین ندیوں کے حامی [illegible] راستے میں مشکلات ڈالتے ہیں۔ جب ان تینوں ندیوں کے [illegible] فارانی چشمہ کا راستہ مل جائیگا۔

مسلمان مشنری کہاں ہیں؟

ایک آریہ سماجی کا بیان ہے۔ کہ ضلع بلیا میں اچھوت ہندوؤں کی جنہیں نیچ قوم کہا جاتا ہے۔ مثلاً چوہڑا چمار وغیرہ ایک بڑی تعداد عیسائی مشنریوں کی کوشش سے عیسائی ہوچکی ہے۔ اور ابھی لاکھوں ایسے باقی ہیں۔ جو عیسائیت کی طرف مائل معلوم ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ کفارہ تثلیث اور صلیب پرستی کے عقاید باطلہ کو اسلام پورے طور پر حقیقت و صداقت سے دُور ثابت کرچکا ہے اسکا تو خیال بھی کرنا فضول ہوگا۔ کہ عیسائی سادھوں کے نو مرید کسی صداقت کی کشش سے ان کے حلقۂ معتقدین میں آتے ہوں۔ بہرحال یہ ماننا پڑتا ہے کہ مشنری لوگوں کی سرگرم کوششیں آئے دن کچھ نہ کچھ آدمی ان کی جماعت میں بڑھاتی رہتی ہیں۔ تو اب نہایت افسوس کے ساتھ ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ پُرجوش "حامیان" اسلام اس وقت کہاں پڑے سوتے ہیں۔ جو کل کی بات ہے۔ کہ جاپانی جیسی قوم کو مسلمان بنا ڈالنے کے دعوے کرتے تھے۔ وہ تو ایک نہایت دشوار و دقت طلب کام تھا۔ اس میدان تبلیغ ہی میں کچھ کرکے دکھائیں۔ جو گھر کے گھر میں نسبتًا کہیں زیادہ آسانی سے جیتا جاسکتا ہے۔ جوشیلے آریہ مہاشوں کو بڑے زور سے اُس طرف توجہ دلائی جارہی ہے۔ کیا اسلام کے کوئی بھی داعی اُدھر کی جانب متوجہ ہونے والے نہیں؟

مسلمان مبلغ کیسے ہوں؟

یہ فی الواقعہ ایک اہم سوال ہے۔ کہ مسیحی مشنریوں کو جو وسایل تبلیغ حاصل ہیں۔ وہ مسلمانوں کے پاس نہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مالی ذرائع اور کوششوں میں ایک نظم و باقاعدگی جو انکے ہاں موجود ہے۔ وہ ہمیں حاصل نہیں۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ کہ بعض مکروہ تدابیر جو پادری لوگ بڑی دلیری سے روا رکھنے کے خوگر ہیں۔ اسلام ان کو بھی کسی طرح جایز نہیں قرار دیتا۔ کیونکہ یہاں تو

لا اکراہ فی الدین

کا کھلا کھلا ارشاد موجود ہے۔ لیکن باینہمہ ہم زور سے کہتے ہیں کہ محض اسلام کی صداقت اور حقانیت ہمارے ہاتھ میں بفضل خدا ایک ایسا زبردست ہتھیار ہے کہ غیر مذاہب کے سارے حربے ایک طرف اور یہ ایک طرف۔ مگر اس سے کامیابی اور فایدہ حاصل کرنے کے لئے دو شرطیں بڑی ضروری ہیں۔ جن کی ہم لوگوں میں اس وقت بڑی کمی ہے۔ اول تو صداقت اسلام کے سیدھے سادے مگر زبردست دلایل کی واقفیت اور دل نشین و موثر طرز تقریر۔ دوسرے محاسن اسلام کا زندہ نمونہ۔ اور نمونہ بننا حقیقت میں بہت مشکل ہے اس آزادمشربی اور آرام طلبی کے زمانہ میں کتنے ایسے ہیں۔ جو نفس کُشی مجاہدات تزکیہ باطن اور طرح طرح کی قربانیوں کو محض اسلئے گوارا کرتے ہوں۔ کہ دُنیا خواہ ہاتھ سے جائے یا رہے۔ مگر خدا راضی ہو اور اسلام کا بول بالا۔ بحالیکہ اس راہ میں دنیا بھی بالآخر بصورت نعم البدل حاصل ہوتی ہے

حقیقی بہی خواہی

بنگال کی سودیشی نمایش کا افتتاح فرماتے وقت ہز اکسیلنسی گورنر بہادر نے ایک معنی خیز و سبق آموز تقریر کی۔ جس سے ملکی بہی خواہی کا دم بھرنے والے بہت کچھ فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس قسم کے میلوں سے ملک کو ضرور فایدہ پہنچتا ہے۔ استقلال کامیابی کی شرط ضروری ہے۔ اور ناکامی سے کبھی گھبرانا نہ چاہیئے۔ گورنمنٹ بنگال کی دلی خواہش ہے۔ کہ بنگالیوں کو ان کے علم سے مستفید ہونے دے۔ بابو سریندر ناتھ بنرجی اور دیگر لیڈروں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ دنیا کی صنعتی ترقی میں بنگال سب سے بڑا حصہ لیگا۔ اس خواب کی تعبیر آسان نہیں ہے مگر عزم مصمم اور سرگرم کوشش سے سب کچھ ممکن ہے۔ لیکن اگر ہم صرف باتیں بناتے رہے۔ اور کام کچھ نہ کیا تو یہ تمنا کبھی پوری نہ ہوگی۔ تمام عزت ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو کچھ نہ کچھ مفید کام کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ وغیرہ۔ ہز اکسیلنسی کی نصیحت فی الواقعہ اس قابل ہے۔ کہ ہمارے ملک و قوم گوش ہوش سے سن کر اسپر کاربند ہونیکی کوشش کریں۔ نری باتیں بنانے یا عوام میں جوش پیدا کرنے کی بجائے اگر عملی خدمات ملک کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو یہی نہیں کہ ابنائے وطن اپنی بہبودی کے مشاغل میں مصروف رہیں گے بلکہ بڑا فایدہ یہ [illegible] ہے۔ کہ ترقی کو بہت پیچھے پھینک دینے اور اس [illegible] کردینے والے خرخشوں کی طرف متوجہ ہونے کی نوبت ہی نہ آنے پائیگی۔ پس اس وقت حقیقی [illegible] ملک [illegible] کی [illegible] و ترقی کے

مراسلات

صُلح یا جنگ

ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک کی تاریخ کے ورق اُلٹ جایئے۔ اور ایک دفعہ تمام عالم کے حالات کو بہ نظر تعمق دیکھ جایئے۔ ایک امر جو آپ کی توجہ کو بہت زور سے اپنی طرف کھینچیگا۔ یہ مسلّمہ ضابطہ قدرت ہوگا۔ کہ دنیا میں جنگ کے بعد ہمیشہ صلح کا دور دورہ ہونا چاہئے اور ہر زمانہ میں ہوتا رہا ہے۔ تلاطم کے بعد ہمیشہ ایک سکون مسلط ہونا چاہئے۔ یہ ایک قانون قدرت ہے جو گذشتہ زمانہ میں نہ کبھی ٹلا ہے۔ نہ موجودہ زمانہ میں ٹل سکتا ہے۔ اور نہ کبھی زمانہ مستقبل میں یہ کبھی ٹلیگا۔ یہ ایک اٹل ضابطہ ہے۔ جس کو کوئی طاقت سوائے خدا کی ذات واحد کے ٹالنے کی قدرت نہیں رکھتی۔ بیماری کے بعد صحت کا آنا ضروری ہے۔ اور سختی کے بعد نرمی کا دورہ لازمی۔ اگر ہر وقت اور ہر آن انسان بیماری کے ہی قابو میں رہے۔ تو زندگی اُس کے واسطے کسی طرح بھی خوشی و راحت کا موجب نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح اگر ہر موقعہ پر سختی سے ہی کام لیا جائے۔ اور درشتی ہی برتی جائے۔ تو کام نکلنا مشکل ہوجائے۔ اگر دنیا میں ہر وقت جنگ ہی جاری رہے۔ تو کوئی ترقی نہ ہوسکے کسی حد تک دنیا میں جنگ یا سختی لابدی ہے۔ تو اُسی حد تک جنگ و سختی کے بعد صلح و نرمی بھی لازمی ہے مثلاً ایک قوم یا سلطنت فاتحانہ رنگ اختیار کرکے جب کوئی ملک اپنے تحت اور مفتوح بنانا چاہتی ہے۔ تو پہلے وہ جنگ کے ہتھیار ہی تیز کرتی اور سختی سے ہی اپنا مطلب حاصل کرتی ہے۔ کیونکہ کون بغیر سختی سے اپنی چیز دوسرے کے ہاتھ میں دینے کا روادار ہوسکتا ہے۔ جب کسی قوم نے دنیا میں دوسرے قوم کے املاک چھینے ہیں۔ تو اول اُس نے جنگی کارروائی سے ہی کام نکالا ہے۔ اور تیر و تفنگ کے ذریعہ سے ہی اپنے مقصد ملک گیری کو پایا ہے۔ ملک گیری کی خواہش پوری ہونے کے لئے اول اول انسانی قربانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ بغیر اس کے چاہے۔ کہ کوئی ملک حاصل کرلے۔ اور کوئی عظیم الشان سلطنت قایم کرے۔ تو وہ غلطی پر ہے۔ لیکن جب جنگ کا دیوتا اپنی خونی نذر اور بھینٹ لے چکتا ہے۔ اور تلوار و بندوق ملک گیری کی خواہش فاتح کو ملک دلاکر پوری کردیتے ہیں۔ یعنی جب ملک فاتح کے ہاتھ میں آجاتا ہے تو اُس وقت جنگ کو خیرباد کہنا پڑتا ہے۔ اُس وقت بھی جنگ جاری رکھنا کسی طرح بھی فاتح کے مفید مطلب نہیں ہوسکتا۔ اور ملک پر اُس کا تسلط قایم کرنے میں کسی طرح بھی فاتح کا ممد و معاون نہیں ہوتا۔ اُس وقت فاتح کو ایسا طرز عمل اور طریق حکومت اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ جس سے مفتوحین کے دل اُس کے قابو میں آجائیں۔ اُنکے اجسام تو پہلے ہی مارے ڈنڈوں کے قابو میں ہوتے ہیں۔ اس وقت اُن کے دلوں کو قابو میں لانے کی حاجت ہوتی ہے۔ تسخیر جسمانی تو تلوار اور بندوق سے ہی ہوگئی ہوتی ہے۔ اب تسخیر روحانی کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلّمہ امر ہے۔ کہ وہ سلطنت جو ڈر اور خوف پر قایم ہو۔ وہ دنیا میں چند یوم کی مہمان ہی ہوا کرتی ہے۔ اور بخلاف اس کے جو سلطنت تسخیر قلوب پر قایم ہے۔ وہی ایک مدت طویل تک استحکام سے کھڑی رہ سکتی ہے۔ کسی سلطنت کا استحکام اُس کی جنگی قوت پر یا رعایا کے اُس سے خایف ہونے پر اس قدر منحصر نہیں ہوتا۔ جتنا کہ اُس کی رعایا پروری تسخیر قلوب اور اُس کے اعتبار پر۔ اسلئے لازم ہے۔ کہ سلطنت کی بنیاد کو مستحکم کرنے کے واسطے رعایا کے دلوں کو موہ لیا جائے۔ اور محبت و لطف سے اُن کو اپنا حلقہ بگوش بنایا جائے۔ لیکن اس مطلب کو حاصل کرنے کے واسطے جنگ اور سختی کسی طرح بھی ایک کامیاب ذریعہ نہیں ہوسکتی۔ اس کے حصول کے لئے صلح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ آشتی اور نرمی کو کام میں لایا جاتا ہے۔ اور دیگر بے شمار اندرونی اصلاحات کو رواج دے اور اس کو ملک میں قایم کرنے سے یہ مشکل مسئلہ طے ہوتا ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ اگر کوئی سلطنت کسی ملک کو تلوار سے فتح و مسخر کرکے ایک مستحکم حکومت اپنی وہاں قایم کرنا چاہتی ہو۔ تو اُس کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ وہ جنگ کا جتنی جلدی ہو خاتمہ کرکے امن عامہ ملک میں قایم کرے۔ اور دیگر اصلاحات کا رواج وہاں دے۔ تاکہ رعایا کے دل مان جائیں۔ کہ فاتح حکومت واقعی اُنکے لئے ایک برکت ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ جنگ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور صلح کی بھی۔ لیکن ہر ایک کے لئے ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ کہ جس وقت میں وہ مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ جنگ کے موقعہ پر جنگ ہی کام نکال سکتی ہے۔ اور صلح کے محل پر صلح۔ اگر ہم یہ چاہیں۔ کہ جنگ کے موقعہ پر صلح اور صلح کے محل پر جنگ سے مطلب نکل آئے۔ تو یہ ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اِس موقعہ ناشناسی سے احتمال ہے۔ کہ ہم بنا بنایا کھیل ہی چوپٹ نہ کردیں۔ یہ وقت جب جنگ کو چھوڑ کر صلح کو اختیار کرنا واجب آتا ہے۔ نہایت ہی نازک ہوتا ہے۔ اور اگر اس وقت ٹھوکر لگ جائے۔ تو پھر اوندھا ہی جانا پڑتا ہے۔

بعینہٖ یہ نازک گھڑی اس وقت احمدی جماعت پر آئی ہے۔ اس جماعت کو بھی ایک فاتح کی طرح اس وقت یہ ضرورت پڑی ہے۔ کہ اپنی روش کو بدلے۔ اور فیصلہ کرے۔ کہ اب اُس کو کونسی روش اختیار کرنی چاہئے۔ کہ جس سے مفتوحین کے قلوب کو اپنا مالا و شیدا بنالے۔ یہ نور روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ احمدیت اب ایک زورآور عنصر تمام دُنیا کے مسلمانوں کا ہوچکا ہے۔ وہ دن گئے۔ جب مُلانوں کے کہنے میں آکر جمہور اسلام ہم کو کافر و مرتد کے قبیح القاب سے یاد کرتے تھے۔ وہ وقت گیا۔ جب دیگر مسلمان ہمیں مخالفین سلسلہ کے بہکانے میں آکر اسلام کے دشمن اور بربادکن تبلاتے تھے۔ وہ زمانہ گذر گیا ہے۔ جب مساجد میں آنے اور عبادت کرنے سے ہم کو روکا جاتا۔ اور اگر کوئی بھولا بھٹکا احمدی کسی مسجد میں نماز ادا کر بھی لیتا۔ تو اُس مسجد کو غسل دیا جاتا تھا۔ آج وہ زمانہ نہیں۔ کہ جمہور اسلام جاہل و خودغرض لوگوں کے ہتھکنڈوں میں آسکیں۔ وہ وقت اُن کی جہالت و ظلمت کا تھا۔ اُس وقت اُن کی بصیرت پر جہالت کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ لیکن وہ وقت گذر گیا۔ زمانہ کروٹ لے چکا ہے۔ تعلیم جدید و دیگر واقعات و حالات نے اُن کی طبیعتوں کو بالکل بدل دیا ہے۔ اور اُن کے دماغوں میں ایک روشنی کردی ہے اور ایسا نور بھر دیا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ اُنہوں نے غرض آلود و متعصب مخالفین احمدیت کی قید سے کلّی رہائی پالی ہے۔ اب وہ کسی کی اندھا دُھند تقلید کرنے پر ہرگز آمادہ و تیار نہیں ہیں۔ اُس وقت وہ احمدیت کے اندھے دشمن تھے۔ لیکن تعلیم نے اُن کو اِس وقت مجبور کردیا ہے۔ کہ ہمارا لوہا مانیں۔ اور ہمارے آگے سر تسلیم خم کریں۔ فالحمد للہ وہ مان گئے ہیں۔ کہ ہم میں ایک ایسی سعید و پاک رُوح ہے۔ اور ہمارے دلوں میں ایک ایسا جوش مذہبی موجزن ہے۔ کہ جو بدقسمتی سے اُنکے دلوں میں ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ اب وہ ہم کو دشمنی اور مغائرت کی نظر سے ہرگز نہیں دیکھتے۔ بلکہ محبت و پیار کی نگاہ سے بجائے ہم سے کشیدہ رہنے اور دُور ہٹنے کے اب وہ ہمارے قریب تر آتے جاتے ہیں۔ یہ مجبوری سے نہیں۔ بلکہ اپنی دلی خواہش اور پسندیدگی سے۔ اور اگر وہ حلقہ احمدیت میں ابھی داخل نہیں ہوتے۔ تو یہ کسی قسم کی بدباطنی۔ عناد۔ اور ضد کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ اُن کی مذہبی لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

بموجب خدا کے قول کے احمدی جماعت کا لوہا خدا کے زورآور حملوں نے دُنیا کو منوا دیا ہے۔ ہم نے جمہور اسلام کو فتح کرلیا ہے۔ اور فتح کے بعد جیسا کہ ضروری ہے۔ ہم پر یہ لازم آتا ہے۔ کہ ہم اپنی جنگی پالیسی کو خیرباد کہکر صلح اور امن سے اب مفتوحین کے قلوب کو تسخیر کریں۔ اور اُن کے دلوں میں اپنے لئے مسکن تیار کریں۔ لاٹھی کا وقت گیا۔ اور اپنی جگہ دست شفقت کے لئے خالی کرگیا۔ اب بجائے اس کے کہ ہم کفر کے فتوٰی سے لوگوں کو ڈرا کر اپنی طرف لائیں۔ ہمیں چاہئے۔ کہ ہم پیار و آشتی سے اُن کو اپنی طرف کھینچیں ہاں وہ چند لوگ مخالف جواب تک اُسی پُرانے گیت کو الاپے جارہے ہیں اور اُسی طرح ضد اور ہٹ کی وجہ سے اندھا دُھند ہماری دشمنی پر کمربستہ نظر آتے ہیں۔ اور اب تک حق کو چھپا رہے ہیں۔ وہ مستثنیات میں سے ہیں۔ اُنکے لئے ہمارے دلوں میں اب بھی وہی نفرت و حقارت ہونی چاہئے جو پہلے تھی لیکن دوسرا گروہ اُن سے بالکل مختلف ہے۔ جس کی آج کل کثرت ہے۔ وہ سلیم طبع رکھتے ہیں۔ اِس لئے یہ ضرورت ہے۔ کہ ہم سلیم طبائع کو اپنی طرف شفقت کے اظہار سے کھینچیں۔ نہ کہ ڈنڈے کے زور سے۔ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ کہ ہم اُن کی تالیف قلوب کریں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں ہمارے واسطے اخلاص و محبت ہے۔ تو کیا ہم کو یہ چاہئے۔ کہ اُس اخلاص و پیار کا جواب ہم درشتی و سختی سے دیں۔ ہرگز نہیں دیکھو حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگر کوئی خدا کی طرف ایک قدم بڑھیگا۔ تو خدا اُسکی طرف ۱۰ قدم بڑھیگا۔

تو [illegible] ان وہ لوگ جو ہمیں گالیاں دینے سے بند ہوگئے ہیں۔ اور پھر اپنی گالیوں سے تائب بھی ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ کی ہر طرح سے خدمت کرنیکو ہر وقت کمربستہ بھی رہتے ہیں۔ کیا اب بھی اس قابل ہیں۔ کہ ہم اُن کو کفر کے فتوٰی اور گالیوں سے ہی یاد کریں۔ آپ اپنے آقا کے نمونہ کو ہی دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو [illegible] وغیرہم نے حضور کو کیا کیا تکالیف نہ دیں۔ اور اُس مقدس ذات سے کیا کیا بُرائی نہ کی۔ لیکن پھر بھی باوجود اِن کے اُس رحم کے پُتلے نے اُن کو جب کبھی موقعہ پیش آیا۔ مدد ہی دی۔ اور اُن کی دستگیری ہی کی۔ جو لوگ اُس وقت قادیان کے رہنے والے یا وہاں بہت آنے جانے والے ہونگے۔ اُن کو دیوار والا مقدمہ یاد ہوگا۔ مقدمہ فیصل ہوچکا تھا۔ اور ڈگری مرزا امام الدین وغیرہ [illegible] الدین پر ہوچکی تھی۔ اور وہ مجبور ہوگئے تھے۔ کہ ہرجانہ وغیرہ حضرت کو دیں لیکن جب اُنہوں نے اپنے من گھڑے دشمن کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ اور ہرجانہ کی ادائیگی سے معافی چاہی۔ تو دیکھ لو۔ حضرت اقدس نے کس رحم سے اُن کو سب کچھ معاف کردیا۔ کیا یہ پاک نمونہ ہماری رہبری کے لئے کافی نہیں ہے اور پھر دیگر مقدمات میں اُنہوں نے خواجہ صاحب کو اپنے دشمنوں پر وکیلانہ جرح یعنی ذلیل کرنے والی جرح سے کس طرح باز رکھا تھا۔ کیا ہم میں بھی رحیمانہ سپرٹ کام کررہی ہے؟ اُدھر کفر کے فتوٰی کی بنیاد اُسی رحم پر ہے آہ

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے دیگر مسلمان بھائیوں کے دلوں میں ہمارے واسطے اخلاص و محبت پیدا ہوگئی ہے۔ تو ہم کو چاہئے۔ کہ اس کا جواب اخلاص سے دیں۔ اور اُن میں اس اخلاص کا پیدا ہونا بذاتہ اِس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اُنکے دل ضرور تائب ہوچکے ہیں۔ اور خدا نے اُن کی توبہ کو قبول بھی کرلیا ہے کیونکہ اخلاص کا پیدا ہونا بھی ایک فضل ربّانی ہے اور فضل ربّانی کبھی بھی ایک ماموریں اللہ کے مکذب پر نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ کسی طرح پر توبہ نہ کرے۔ اور توبہ قبول بھی نہ ہوجائے

اِس لئے احمدیہ جماعت پر یہ لازم آتا ہے۔ کہ وہ اسوقت صلح سے اپنا کام نکالے اور پیار و محبت کے ذریعہ لوگوں کے دِلوں میں گھر کرے۔ یعنی اُن کو بموجب حکم خدا حکمت سے اپنی طرف بلائے۔

دیگر مسلمان ہماری طرف جُھکے آتے ہیں۔ حملہ کی نیت بد سے نہیں۔ لڑائی کی غرض سے نہیں۔ قتال کے مقصد سے نہیں۔ بلکہ محبت سے پیار کی وجہ سے تو کیا یہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے خلاف نہ ہوگا۔ کہ ہم اُن کو دُھتکار کر پیچھے ہٹادیں؟ فتدبر۔ خاکسار عزیز احمدؐ

مدینۃ المسیحؑ

کل چڑھ کے سمند سعادت پر اِک بستی میں مَیں آ نکلا
جا نکلا تو معلوم ہوا۔ فردوسِ بریں میں آ نکلا
محفوظ سمومِ دوراں سے مصئون ہجوم طوفاں سے
معمور رضائے رحماں سے۔ وہ گاؤں چھوٹا سا نکلا
ہر وقت نسیم جاں پرور گلیوں میں اُسکی چلتی ہے
اور کہتی ہے ہر جھونکے میں۔ کیا اپنا بخت رسا نکلا؟
گھنگھور گھٹائیں رحمت کی کیا جھومی جھومی آتی ہیں؟
کُھل کُھل کے جو برسیں ڈھل ڈھل کر ہر چیز پہ رنگ صفا نکلا
جاری ہیں چشمے علموں کے بہتی ہیں ندیاں عرفاں کی
ہر قطرہ خیر کثیر ہوا۔ حکمت کا اک دریا نکلا
اِن چشموں پر اِن ندیوں پر رہتا ہے لگا اک میلہ سا
دُنیا کے کونے کونے میں جو پیاسا تھا سو آ نکلا

بستے ہیں اسمیں جسمانی پر جسم ہیں ان کے نورانی
یہ خاک سیہ جب پاک ہوئی ہر ذرہ اک ہیرا نکلا
کچھ گورے ہیں کچھ کالے ہیں پر سارے اللہ والے ہیں
ہر رنگ میں رنگ الٰہی کا اک نقشہ صدق و صفا نکلا

جو گھر ہے وہ اک مسجد ہے جو گھر میں ہے سو عابد ہے
کہ عبادت جس کو کہتے ہیں ان لوگوں کا جینا نکلا

تن من میں بھری ہے بجلی سی ہر جی میں لگن ہے بینم کی
جو نکلا اپنے سینے سے۔ اک مشعل طور دیا نکلا !!!

جگنو میں ہوے میں بجلی میں تارہ میں چاند میں سورج میں
اک آتش عشق لگی دیکھی۔ اک جلوہ نور خدا نکلا

اِک ماہ زمیں کے جلوے سے خورشید فلک بے آب ہوا
وہ چاند کہ گہنا شب کا ہے۔ نکلا تو منہ کو چھپا نکلا

اِس چاند کے مکھڑے کی خوبی ہے مہر عرب کے پرتو سے
وہ تاب میں شمس ضحیٰ نکلا۔ یہ آب میں بدر دجیٰ نکلا

دنیا میں غلام احمد سے پیدا ہے نمو محمدؐ کی
آخر کو ہم واماندوں میں وہ پاک مزکّی آ نکلا

وہ کالی رات ضلالت کی یاروں نے بسر کی رو رو کے
اب نور مبین خدا نے دیا وہ نشان صبح ہدیٰ نکلا

کیا وحشت تھی تاریکی میں۔ جی ڈرتے پاؤں بھٹکتے تھے
کیوں آنکھوں والو فرماؤ کیا سمجھے تھے اور کیا نکلا

کہتے تھے جسکو تم کادیں تھا کدعہ،، حدیث پیمبر کا
تم مرزا مرزا کہتے تھے۔ وہ مہدی وہ عیسےٰ نکلا!

کہتے تھے دکان لگائی ہے۔ مرزا نے لوٹ مچائی ہے
ـ یاں "نجیکم" کا سودا تھا۔ جب دیکھا مال کھرا نکلا

کیا مال ہے؟ مال تمہارا یہ وہ سینے سے دل لیتے ہیں
جو اِس بازار میں جا نکلا وہ جان سے ہاتھ اٹھا نکلا

دل دیتے ہیں۔ جاں پاتے ہیں جاں دیتے جاناں پاتے ہیں
جو مول لگا ناچیز لگا۔ جو مال ملا۔ اعلےٰ نکلا

اِس رمز لطیف کو کیا سمجھیں جو ہوائے نفس کے بندے ہیں
کہ شہید ناز کا مرمٹنا تمہید ثبات و بقا نکلا

حقّانی جھوٹ نہیں کہتے اس گاؤں میں آؤ دکھلائیں
کہ غلام احمد ختم رسل محبوب حبیب خدا نکلا

(نیاز مند علی احمد حقانی کلانوری۔)

مقدمہ کانپور (الہ آباد - ۱۲ - ستمبر) سپیشل سشن جج کا تقرر - معلوم ہوتا ہے کہ حادثہ کانپور کے متعلق مقدمات کے انفصال کی غرض سے لوکل گورنمنٹ ایک سپیشل سشن جج مقرر کریگی - اور ۱۰۱ ملزمان کا مقدمہ جو کانپور میں سشن سپرد ہوچکے ہیں ۱۰ اکتوبر کو شروع ہوگا - بعد میں ۲۸ ملزم اور بھی سشن سپرد ہوئے ہیں - غالباً انکا مقدمہ بھی اُن پہلوں کے ساتھ ہی ہوگا

ہائی کورٹ میں درخواست ضمانت ان ملزموں کی طرف سے ضمانت کی درخواست حتی الامکان جلد ہی ڈویژن بنچ متعلقہ ہائی کورٹ میں پیش کیجائے گی - مسٹر فضل الرحمٰن وکیل کانپور نے جو مقدمہ ہذا سے متعلق الہ آباد گئے ہوئے ہیں اس درخواست ضمانت کے بارہ میں وکلاء ملزمان کو ہدایت کی ہے۔

بلاد عربیہ میں تبلیغ اسلام

خواجہ صاحب کا تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسول کریم - ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء

میرے مخدوم مطاع (خلیفۃ المسیح)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ - آج ایک ماہ کے بعد اس محبوب مخدوم کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا شفقت نامہ پہونچا اس کا اثر ایک کوفت خوردہ دل پر کیا ہوگا وہ محتاج بیان نہیں خدا اب دن لائے کہ سید محمد حسین اور مولوی محمد علی صاحب یہاں ہوں قرآن کا ترجمہ چھپ جاوے اور یورپ کے تمام دیار و امصار میں تقسیم ہو۔ مجھے جرمن سے ایک دوست نے لکھا ہے کہ ہم تو سب مسیح کی یکتائی سے الگ ہو کر اوسے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے برابر سمجھتے ہیں اور اُسے ہی ایک الہام الٰہی کا مورد نہیں مانتے بلکہ اوروں کو بھی شریک کرتے ہیں اور ہر جگہ سے تعلیم لینے کے لئے تیار ہیں خدارا تم کیوں اپنے کام میں یکبر روڑہ اٹکاتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسیح سے افضل تھے اس وعظ کو چھوڑ دو اور میدان بہت صاف ہے کامیابی مشکل نہیں۔

بہر حال بجواب میں نے لانفرق بین احد من رسلہ اوسے لکھہ دیا ہے۔ کس قدر خدا کا فضل ہے۔ ۵ہ لاکھ روپیہ ہندوستان کا خرچ ہوا اس سے ایک عمارت بنے۔ ایک مسجد سا ایک ہال۔ اور پھر وہ از سر نو میرے یہاں آنے سے صرف چند ماہ پہلے بطور وقف قایم کیا جاوے اور وہ میرے چارج میں آوے۔ غور کرنے والے کے لئے خدا کا ارادہ کن ہاتھ نظر آتا ہے۔ آج دوسرا جمعہ ہے کہ ہم اس مسجد میں پڑھنے چلے ہیں۔ اس وقت ہم تین ہی ہیں اللہ تعالیٰ جلدی جماعت بڑھاوے حضور دعا فرماویں۔

مسجد اور میرے مکان کے اردگرد ایک بہاری اور وسیع باغ ہے چاروں طرف سبزہ۔ شاید کسی کروڑ پتی امیر کبیر کو اس قدر باغ وسیع نصیب نہ ہوگا۔ یہ سب خدا کا فضل اور حضور کی دعائیں ہیں ایک اور خاتون ہے جو قریب آ رہی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

کمال الدین۔

عورت یہودیت سے اسلام تک

(ترجمہ از مسلم انڈیا ماہ جون ۱۹۱۳ء)

لکچر خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی جو ۲۰ مئی ۱۹۱۳ء کو لاسیم کلب واقعہ پکاڈلی لنڈن میں دیا گیا

(عورتوں کے حقوق پر خواجہ صاحب کا لیکچر۔ جو لندن میں عورتوں کی ایک شاندار جلسہ میں دیا گیا) آہ زندگی کیا ہے ایک سراب اور دنیا کیا ہے ایک دہوکا یا مایا جیسے ہند و فیلسوف کہہ گئے ہیں۔

دیکھنے کی کوئی خوشی ایسی نہ ہوگی جو رنج و تکلیف میں بدل گئی ہو بلا ہر جسے ہم نے راحت و سرور کا مقام سمجھا وہی مایوسیوں اور نا امیدیوں کا دلدل نکلا۔ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رنج و راحت زمان و مکان کی دو توام بیٹیاں ہیں اور انسان ان کے کھیل کے لئے ایک بیکس و بیچارہ کھلونا ہے یہ ایک حقیقت ہے اور تلخ حقیقت ہے ہاں اس کی تلخی جس غم و رنج کے ساتھ سہتے ہیں آج چھ ہزار برس ہوئے۔ ہمارے پہلے والدین نے چکھی وہ تلخ کامی کسی اور نے نہ دیکھی مسرت افزا وادی عدن کی سحر آفرین روشوں میں ابھی آرام سے چلنے بھی نہ پائے تھے کہ سخت تلخکامی کا پیالہ سامنے آگیا جس کی تلچھٹ تک انھیں نوش کرنی پڑی۔

وہ بھی کیا خوش گھڑیاں تھیں جب خداوند عالمیاں نے عدن کی مشرق میں ایک باغ بنایا اور آدم کو اوس میں رکھا۔ ہر ایک درخت جو آنکھ کو پسند ہو۔ اور کھانے میں خوش ذائقہ ہو۔ زمین سے اُگایا گیا۔ عدن سے ایک دریا بھی آتا تھا جو اوس باغ کو سیراب کرکے اُس کی خوبصورتی اور دلکشی کو بڑھاتا تھا۔ جناب آدم کل کائنات کے بادشاہ بنائے گئے۔ اور ہر میدان کا جانور اور ہر قسم کا پرندہ اون کے سامنے حاضر کیا گیا۔ آپ نے ہی اون کا نام تجویز کیا اور پھر اسی نام پر وہ آیندہ پکارے گئے لیکن آدم کو ان چیزوں سے کوئی خوشی حاصل نہ ہوئی تھی۔ ان کے لئے ان میں کوئی اون کا معین و مددگار ہو سکتا تھا۔ میری ہڈی میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت انکی روح کی خواہش تھی اور اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے عورت ہ سے نکالی گئی تاکہ وہ دونوں ایک دم دوست ہوں۔ ایک دوسرے کی محبت میں امیدوں کی راتیں اور مرادوں کے دن گذارنے لگے۔ لیکن بہار کے دن گنتی کے ہوتے ہیں۔ اور ایام عروسی چند ہفتے۔

علاوہ ازیں لوگ کہتے ہیں عورت کا ستارہ نحوست میں اس وقت طلوع کرنے لگتا ہے۔ جب وہ تنہا ہوتی ہے۔ اس کی تفحص اور عجوبہ پسند طبیعت جسے بعض کہتے ہیں عورت کے پہلو میں ایک کانٹا ہے اور جو ہمیں وہ مرد سے جدا ہوئی ایسی باتوں کے متعلق جس سے اوسے روکا جاوے یا جو اوس سے مخفی رکھا جاوے وہ کانٹا اوسے تکلیف دینے لگتا ہے۔ مجھے تو چنداں علم نہیں کہ یہ فتویٰ جو مرد نے عورت کے حق میں دے رکھا ہے کہاں تک درست ہے۔ لیکن اگر اس فتوے کی حمایت اس کسی تائیدی نظیر کی ضرورت ہو تو لائے شریف خواتین۔ میں کیوں نہ مادر اول کی طرف اشارہ کروں جسکی فطرت پر عورت کی فطرت ہے۔ حوا کو درخت علم کا خیال بھی کبھی نہ آیا جب تک وہ آدم کے پاس رہی۔ اور بات بھی ٹھیک ہے۔ آدم کی صحبت ایسی عجب و دلربا ہوگی کہ حوا کو کسی اور مضمون کو سوچنے کا موقع ہی کہاں ملتا ہوگا۔ لیکن جونہی آدم سے حوا جدا ہوئی اوس کے استعجاب نے گھیرا اور عجائب پرستی کو نفس و شیطان نے اکسایا اور یہ تو ظاہر ہے کہ خالی دل شیطان کا تخت گاہ بن جاتا ہے۔

ممنوع پھل کھانے کیلئے حوّا کے وجوہ

حوا نے خیال کیا ہمیں ضرور یہ پھل کھانا چاہئے جس سے ہم کو روکا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جہاں تک اس نے اس سوال کو عقل و فکر کے سامنے پیش کیا اُسے یہی بہتر معلوم ہوا وہ سوچنے لگی کیا علم کے درخت کا پھل کھانا کوئی بدی ہو سکتی ہے کیا خداوند کی منشا ہم کو بے علم اور جاہل رکھنے کی ہے۔ خدا کی متعلق ہمیں ایسا تو خیال کرنا بھی گناہ ہے تو پھر کیا یہ گناہ ہے کہ ہم میں نیک و بد کی تمیز ہو جاوے کیونکہ آخر یہی خدا کہتا ہے کہ اس درخت کے کھانے سے کھانے والا نیک و بد۔ بھلائی میں تمیز کرے گا اور اگر بدی سے بچنا ہی ضروری ہے تو پھر از بس ضروری ہے کہ میں یہ پھل کھا لوں۔ جب ہم کو بھلائی میں تمیز ہی نہ ہوگی تو ہم بدی سے بچ کیسے سکینگے۔ علاوہ ازیں حوا نے سوچا کہ بھلا ہمارے جاہل اور بے علم رہنے سے خدا کے جلال میں کیا زیادہ ہوگا۔ بلکہ جس قدر علم و معرفت بڑھے گا اوسی قدر مجھ میں حمد و شکر گذاری کرنے کا احساس زیادہ ہوگا کیا خدا تعالیٰ نے مجھے علم و دانائی حاصل کرنے کے قوا نہیں بخشے اور اگر اوس نے انسان میں یہ قوتیں رکھی ہیں تو پھر یہ قوتیں نشو و نما پانی چاہئیں۔ جناب حوا نے بہت ہی سر مارا۔ بہت ہی سوچا اونکی عقل میں کوئی بھی معقول بات نہ آئی کہ کیوں خدا کی طرف سے ممانعت ہو سکتی ہے کہ درخت علم نہ کھایا جاوے۔ یہ بات انہیں لاینحل معمہ ہی نظر آیا اور اگر آپ صاحبان مجھ سے پوچھیں تو حوا حق بجانب تھیں یہ تو کوئی سر ہی تھا جو نہ حوا کو سمجھ آیا نہ مجھ کو سمجھ آتا ہے اور نہ کسی انسان کو اس دن سے آج تک یہ سمجھ آیا ہے۔ جس درخت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اس کو کھا کر انسان عقلمند ہوتا ہے اس کے متعلق یہ گمان کرنا کہ خدا اوس کے کھائے جانے سے دریغ کرے گا۔ یہ تو رحیم فیاض مہربان خدا کی شان سے بہت خلاف ہے۔ حوا نے آخر اوس درخت کے پھل کو کھا ہی لیا پھر کیا تھا بدی اور نیکی کے درمیان تمیز کرنے کی قوت اس میں پیدا ہو گئی۔ کیا راحت بخش تبدیلی ہو گئی بے عقلی کے بجائے دانشمندی اور جہالت کی بجائے بصیرت پیدا ہو گئی یہ تو ایک نایاب عطیہ الٰہی تھا اور ایک ایسا امر حوا کو حاصل ہو گیا جسے خوش قسمتی سمجھنا چاہئے۔ آدم سے عورت کی ذات تو طبعاً بے نفس اور غیر خود غرض پیدا ہوئی تھی وہ ایسی نایاب چیز کو کب دریغ کر سکتی تھی۔ حوا نے آدم کو وہ پھل دیا اور اس نے بھی درخت علم کے پھل کو کھایا۔ لیکن خدا وہ تو ایک حاسد خدا تھا جیسے خروج باب ۲۰ میں خود اس نے موسیٰ کو دس احکام شریعت دیتے ہوئے اپنے آپ کو حاسد سے ملقب کیا ہے۔

ہماری مذہبی تحریرات

ایک آریہ معترض کے جواب میں ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری مذہبی تحریرات کسی کا دل دکھانے کی نیت سے نہیں۔ بلکہ حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کرنے کی غرض سے ہوتی ہیں۔ مثلاً حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ اگرچہ سکھوں کے پیشوا ہیں۔ مگر ہم ان کو ان کی موحدانہ تعلیم کے سبب سے خدا فرستادہ۔ خدا کا ولی اور موحد مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور ان کو اسلامی اکابر میں جگہ دیتے ہیں۔

ایسا ہی حضرت کرشن علیہ السلام کو اگرچہ وہ اہل ہنود کے پیشوا تھے۔ خدا کے نبیوں میں شمار کرتے ہیں۔

اس کے برخلاف آریہ سماج کے نیوگ کے مسئلہ کو ہم ایک باطل اور مخرب اخلاق عقیدہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے اصلاح خلق کے لئے اسکی بدی پبلک پر ظاہر کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ چنانچہ اخبار ارجن کے چیلنج کے جواب میں ہم نے نیوگ اور تناسخ کے مسئلے کے متعلق انکی اپنی کتب کی تعلیم کی بنا پر ایک گذشتہ نمبروں میں رائے زنی کی تھی۔ ایسی تحریرات میں نہ ہم کو کسی کی بے جا مدح و خوشامد سے غرض ہے اور نہ کسی کے مذہب پر حملہ کرنا مقصود ہوتا ہے بلکہ ہم راست (حق) کو قبول کرتے اور ناراست (باطل) کو رد کرتے ہیں اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

اخبار پیغامِ صلح لاہور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض وکیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

...ہر دم پیش ہے
...ے پانے کے دن
...ن مصیبت دیکھ لی
...ب جلد پھر آ نیکے دن

مقاصد

(۱) ...عالم امن کیلئے کوشش کرنا
...رنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۲) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی، تمدنی، اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ ۶ لے ششماہی ہے۔ طلباء سے للعہ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلاقیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط وکتابت منیجر کے نام بیتہ صاف اور خوشخط لکھیں
احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

جلد لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۴ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ نمبر ۲۹

تازہ برقی خبریں

چین وجاپان (لندن ۱۳ ستمبر) جاپانی مطالبات میں یہ بھی شامل ہے کہ چینی سرکاری افواج متعینہ نانکنگ کا کمانڈر جنرل چین جاپانی قونصل سے معافی مانگے (الہ آباد ۱۴ ستمبر) ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار متعینہ ٹوکیو کے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چین غالباً جاپان کے سارے مطالبات منظور کریگا جنمیں یہ بھی شامل ہے کہ پورٹ آرتھر کا اجارہ پچاس سال کیلئے اور بڑھا دیا جائے واقف حال حلقوں میں جنمیں خود چینی بھی ہیں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ چین میں اختتام سال رواں سے پہلے پہلے ضرور کچھ مالی مشکلات پیدا ہونگی جن کی وجہ سے صوبجات میں شورش اٹھیگی۔ اور دول غیر کو مداخلت کرنی پڑے گی

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب (مجریہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء) چوہدری سوار خان ای لے سی کی خدمات ہوم ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کو تفویض کی گئیں اور وہ دہلی میں مامور ہوئے۔ ۲ ستمبر کو یا اس کے بعد وہاں جاکر چارج لیا ہوگا شیخ کمل محمد ہیڈ اسسٹنٹ دفتر فارسی متعلقہ پنجاب سیکریٹریٹ لاہور گورنمنٹ پنجاب کے فرائض میر منشی انجام دینگے۔ لالہ ہری چند عارضی ا زاید ای لے سی جالندھر سے گورداسپور کو تبدیل ہوئے۔ شیخ امیرالدین ای لے سی و میر منشی گورنمنٹ پنجاب کو ۴۰ روز کی رعایتی رخصت ملی۔ رائے صاحب وزیر چند پیر گیلانی شاد مستعفی کی جگہ سب ڈویژن جھنگ کے سب رجسٹرار مقرر ہوئے خان بہادر آغا علی رضا خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لائلپور کو ایکماہ کی رعایتی رخصت ملی منشی عباس حسین تحصیلدار پالمپور ضلع کانگڑہ کو ۱۵ اکتوبر یا بعد کی کسی تاریخ سے ۳ ماہ کی فرلو کیساتھ ۳ ماہ کی عایتی رخصت ملی۔ لالہ متھراداس تحصیلدار سنانواں ضلع مظفر گڈھ کو ایکماہ کی رعایتی رخصت ملی۔ چودہری دل احمد امیدوار تحصیلداری بہ تقرر عارضی مستقل تحصیلدار درجہ سوم ان کی جگہ سنانواں میں تعینات ہوئے۔ منشی اللہ وسایا نائب تحصیلدار قبولا سب تحصیل ضلع منٹگمری۔ لالہ پرمانند تحصیلدار کی جگہ جو عارضی اڈیشنل ای لے سی مقرر ہو گئے ہیں۔ لودہراں ضلع ملتان میں قائمقام تحصیلدار رہوئے۔

قسطنطنیہ سے ۱۴ ستمبر کی تار خبر ہے کہ ترکی وبلغاری وکلاء نے بعد تبادلہ خیالات آخر اعلان کیا ہے کہ تجاویز طرفین پر غور کرنیسے امید پڑتی ہے کہ

متفرق خبریں

لندن میں یہ خبر پھر گشت لگا رہی ہے۔ کہ لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ آئندہ موسم بہار میں ہندوستان کے منصب وائسرائیلٹی سے مستعفی ہوجائیں گے۔ اخبار کیپٹل لکھتا ہے۔ کہ اگر ان افواہوں کی کچھ اصلیت نہ ہوتی۔ تو لارڈ ممدوح صوبہ بہار کے باشندوں کو بانکی پور میں اپنی بعض جناب لیڈی صاحبہ بالقابہا کی یادگار میں مجسمہ قایم کرنے کی غرض سے فراہمی چندہ کی اجازت کیوں ابھی سے دیدیتے

کلکتہ میں بازاروں کی روشنی کے متعلق گیس اور بجلی کا دلچسپ مقابلہ ہورہا ہے۔ تین مہینے کی آزمائش کے بعد غور کیا جائیگا کہ خرچ کس پر زیادہ ہوتا ہے کس پر کم۔

صاحب وزیر ہند نے گورنمنٹ ہند کی سفارش پر منظوری دیدی ہے۔ کہ احاطہ مدراس کے سوا جہاں یہ اختیارات پہلے سے حاصل ہیں۔ تمام لوکل گورنمنٹوں کو بشرطیکہ وہ خواہشمند ہوں۔ اس قسم کے قانون بنانے کا اختیار دیا جائے۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مدراس لوکل بورڈ ایکٹ ۱۸۴۷ء کی طرح خالص سالانہ قیمت اراضی پر بحساب ۳ پائی فی روپیہ زاید محصول لگانے دیں جو مقامی لائٹ ریلوے اور ٹرمیوے پر صرف کیا جائے۔ اس تجویز سے شمالی ہند میں تعمیر ریلوے کے کام کو ترقی ہوگی۔

الوداع کے روز مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کی تحریک پر بعد نماز جمعہ صحن کعبہ میں اُن لوگوں کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ جو حادثہ مسجد کانپور میں مارے گئے۔

بمبئی کا اخبار مسلم ٹائمز لکھتا ہے۔ کہ مسلمانان بمبئی جنہوں نے اب تک گورنمنٹ کے خلاف کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہیں لیا مسجد کانپور کے متعلق شور وغوغا سے علیحدہ ہیں۔ مگر اخبار زمیندار اس کی تردید کرتا ہے

پنجاب کی رپورٹ آبکاری سے پایا جاتا ہے۔ کہ اب کے سال آمدنی میں ۵ لاکھ ۱۱ ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا۔ جدید صوبہ دہلی کی آمدنی اس کے علاوہ ہے۔

ضلع لائلپور کی تحصیلات سمندری ولائلپور سے ۱۳۴ دیہات جدا کرکے جڑانوالہ میں نئی تحصیل قائم کی جائے گی۔

موت پیدائش کے نقشوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر لاہور میں پچھلے ہفتہ ۱۲۲ آدمی (۶۹ مرد ۵۳ عورت) فوت ہوئے۔ اور ۵۲ لڑکے ۱۵ لڑکیاں کل ۱۰۴ آدمی پیدا ہوئے۔ پیدائش میں ۳۱ ہندو ۷ مسلمان۔ اموات میں ۳۸ ہندو ۵۸ مسلمان۔

اخبار توحید میرٹھ کے دفتر میں ۱۳ ستمبر کو خواجہ حسن نظامی کی مشہور تقریر "کہو تکبیر" کے متعلق تلاشی ہوئی۔ کتاب "خونی داستان" کے کچھ نسخے پولیس نے ضبط کرلئے۔ اس ضبطی کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل ہوگی

گورنمنٹ کی جدید تعلیمی پالیسی کے سبب صیغہ تعلیم کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اسی واسطے بنگال میں اس مہینے کے اندر ایک جدید محکمہ تعلیم قائم کیا جائیگا۔

معرکہ بلقان میں بقول ایک معزز ہمعصر کے کل قریباً دس کروڑ پونڈ خرچ ہوئے ہونگے۔

مہاراجہ ایدر بمبئی میں سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے جلسوں وغیرہ کی شرکت سے منع کردیا ہے۔

اسلامیہ کالج ۱۵ ستمبر کو صبح کے ۷ بجے کھل گیا۔ پرنسپل صاحب اعلان کرتے ہیں کہ ۱۲ ستمبر کے بعد کوئی طالب علم بغیر منظوری یونیورسٹی داخل نہ ہوسکیگا۔

مسلم گزٹ کے اڈیٹر مولوی وحیدالدین سلیم جو مقامی ڈپٹی کمشنر کے حکم سے تین گھنٹے کے اندر لکھنو چھوڑنے پر مجبور کئے گئے تھے اب اخبار زمیندار کے ایڈیٹوریل سٹاف میں آگئے ہیں۔

جہلم میں دو آدمی پلیگ کے اثر سے گونگے ہوگئے۔ بہتیرے دوا علاج کرچکے ہیں۔ کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ پلیگ سے جانبر ہونے کے بعد انکی عام صحت بالکل اچھی ہے۔ صرف طاقت گویائی مفقود ہوگئی ہے

صیغہ مال میں جو آسامیاں بموجب جنرل لسٹ آف دی انڈین فنانس ڈیپارٹمنٹ خالی ہیں اور بذریعہ امتحان مقابلہ پُر کی جائیں گی۔ جو دسمبر میں منعقد ہوگا۔ ان کی تعداد نو کی بجائے ۱۴ مشتہر کی گئی ہے

پشتو زبان کے ہائی سٹینڈرڈ کا آئندہ ششماہی امتحان پشاور ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ چترال گلگت اور چھاونی لاہور میں ۲۷ و ۲۸ اکتوبر کو ہوگا

راولپنڈی میں طاعون کا زور بتدریج بڑھتا جاتا ہے۔ باشندگان شہر انسدادی تدابیر پر غور کرنے کی غرض سے ۱۵ ستمبر کو مقامی مشن ہائی سکول میں ایک جلسہ کرنے والے تھے۔

سیالکوٹ میں وبائے ہیضہ نے مہینہ بھر سے ایک عام تشویش پیدا کر رکھی تھی بہت سے لوگ مارے خوف کے گھر کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ مگر پچھلی بارش سے بیماری کا زور گھٹ گیا ہے لوگ اب لوٹ رہے ہیں اتک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغامِ صلح لاہور

جلد۱ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۲۹

اسباب زوال اور تدابیر اصلاح حال

پر

مختلف خیالات

نمبر ۴

دین کو مقدم رکھنے کی وجہ

یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں محض دنیاوی طریقوں سے کامیاب ہونے کیلئے بہت سے وسائل اور بہت سی تدابیر ہو سکتی ہیں اور بعض غیر مسلم اقوام کو ہم دیکھتے ہیں کہ اپنی تدابیر و وسائل کے بل پر اُنکے اکثر و بیشتر کاروبار چل رہے ہیں۔ لیکن دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور احکام مذہبی کی بجا آوری کو اپنے طریق زندگی کا اصول محکم قرار دینے کے تو یہی معنے ہیں کہ اس حیات مستعار کے بکھیڑوں میں دلیلِ راہ بنانے کیلئے ہر روشنی اُسی سرچشمہ ازلی سے حاصل کی جائے جسے آئین ہدایت اور وسیلہ نجات سمجھا گیا ہے۔ یا یُوں سمجھو کہ انسان دو اجزاء سے مرکب ہے ایک ان میں سے مادی ہے یعنی قفس عنصری اور دوسرا غیر مادی یعنی اُس کا طائر رُوح۔ جو امر ربی سے ہے۔ پس اگر ایک عظیم الشان بارِ امانت اٹھانے والا یہ خاکی پتلا محض جسمانی ہی ہوتا تو کچھ عجب نہ تھا کہ فقط اسباب مادی ہی اسکے لئے کافی ہوتے لیکن بصورت موجودہ کیونکر ممکن ہے کہ اسکے نیک و بد کا انحصار رب الارواح کے ساتھ تعلقِ شدید پر نہ ہو۔ پھر اس کے علاوہ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے چونکہ مسلمانوں پر خدائیتعالے کی حجت تمام ہو چکی ہے جو غیر مسلموں پر نہیں ہوئی اسواسطے اقوام غیر کا نرے مادی اسباب سے چند روزہ کامیابی حاصل کر لینا ہمارے لئے ہرگز ہرگز قابل تقلید نہیں ہو سکتا پس ہمارا فرض ٹھہرا کہ اپنی خرابی و ناکامی کے وہ اسباب معلوم کریں جو خود نتیجہ ہوں شریعت حقہ سے بے اعتنائی کا۔ اور اُن تدابیر کو معرضِ بحث میں لائیں جن پر کاربند ہونے کیساتھ اسباب مادی سے تمتع اُٹھانا ہمارے لئے موجب فلاح ہو سکے۔

دوسری خرابی یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ ہمارا کوئی خالق ہے۔ جو ہماری معاش و معاد بلکہ دنیا و مافیہا کے ذرہ ذرہ کا حقیقی مالک و مختار اور متصرف ہے اور اُسنے دارین میں بہبود و فلاح حاصل کرنیکے لئے ہمکو ایک نہایت بلیغ پُر حکمت اور بے خطا دستور العمل بھی عطا فرمایا ہے۔ ہم اس بات کا وہم و گمان بھی دل میں کیونکر لا سکتے ہیں۔ کہ اُس کامل ضابطہ زندگی میں ہماری کامیابی کی حکمی و شرطیہ تدابیر بیان نہ فرمائی گئی ہونگی۔ لیکن آہ! ہماری غفلت و شامت اعمال اسوقت تو یہی شہادت دے رہی ہے کہ ہم یا تو اُس مقدس قانون الٰہی کو عملاً منجانب اللہ نہیں مانتے۔ یا اُسے اپنے تمام دردوں کی دوا نہیں جانتے یا کم از کم اسپر عمل کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ جو تدبیر فلاح کتاب اللہ کے شروع ہی میں تعلیم فرمائی گئی ہو اور جسکا ہم طوطے کی طرح رٹ کر دن میں بیسیوں دفعہ اعادہ بھی کرتے ہوں اسی کو اپنی عملی زندگی میں بے حقیقت۔ اور ناقابل التفات سمجھ رہیں۔ وہ کیا ہے؟ قرآن کریم کی سب سے پہلی سورہ میں جسے سورہ فاتحہ کہتے ہیں اور جو مضامین الکتاب کا نہایت حاوی و جامع خلاصہ یا دریا بکوزہ ہے۔ ارشاد ہوا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم اس پاک اور سے نظر تعلیم کا منشاء یہ ہے کہ انسان ایک کمزور ہستی ہے۔ وہ قدم قدم پر افضال آلہی کا محتاج ہے اُسے اس دار الابتلاء میں بیشمار ایسے اسباب ظاہری و باطنی کے ماتحت رکھا گیا ہے جو بالکل اسکے اپنے اختیار سے باہر اور محض خدائیتعالے کے دست قدرت میں ہیں اسی لئے وہ اپنے مالک و مولائے کریم کا فرمانبردار و سعادتمند بندہ بنکر رہنا چاہے تو اسکے واسطے ضروری ہے کہ اپنی ناچیز حقیقت اور اس مالک کی اعلےٰ شان کو ملحوظ رکھکر ہر لحظہ ہر گھڑی اس سے استعانت کرتا رہے اور تمام ہی امور زندگی میں پوری عقیدت اور خلوص کیساتھ اپنے آپ کو اس کی مدد کا محتاج جانے اور برابر ہر مقصد میں طلب اعانت کی ضرورت کا عملاً ثبوت دے۔

رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ مبارک عادت تھی کہ ہر کام اور ذرا ذرا سی بات میں اللہ تعالےٰ سے استخارہ فرما لیا کرتے۔ استخارہ کیا ہے۔ طلب خیر۔ آپکے بعد خلفاء راشدین رضؓ اور تابعین غرض جملہ سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ اسباب مادی اور تدابیر ظاہری سے بھی حتی الوسع کام لیتے مگر تعلیم ربانی کے حسب منشاء ہر کام میں تائید آلہی کے بالضرور طلبگار رہوتے۔ جو اس بات کا زندہ اور بین ثبوت تھا کہ وہ خدائیتعالےٰ کے اور اپنے حقیقی تعلقات کو اچھی طرح سمجھکر ہمہ وقت انکے قیام و استحکام کے خواہاں رہتے اور بہت ہی ڈرتے تھے کہ ہمارا کوئی فعل اُسکی مرضی کے خلاف نہ ہو۔ پھر فرمائیے کہ خدا کی غیبی تائید و نصرت انکے ساتھ نہ ہوتی تو کسکے ساتھ ہوتی دونوں جہان میں انکی لاج رکھنے کا ذمہ دار خود خدائے کریم و کارساز نہ ہوتا تو کون ہوتا؟ اور بفحوائے "مَن لہ المولیٰ فلہ الکل" جب کائنات کے ذرہ ذرہ کا مختار و متصرف کسی کا حامی ہو تو پھر اسباب مادی اور تدابیر ظاہری بھی اس کے خلاف کیسے پڑ سکتے ہیں؟

برعکس اسکے۔ یہاں اپنی یہ حالت ہے کہ شاید ایک فیصدی کی نسبت سے بھی ہمارے کام ایسے نہوتے ہوں جنہیں تدابیر ظاہری عمل میں لانیسے پہلے خدائیتعالےٰ کے حضور التجا کیجاتی ہو کہ اے ہمارے مولےٰ سب کچھ تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔ ہماری طاقتیں اور تدبیریں بغیر تیری امداد کے کیا کارگر ہو سکتی ہیں۔ تو ہی دستگیری فرما۔ تو ہی راہ صواب کھلا اور ہماری ناچیز کوششوں میں کامیابی و برکت ڈال۔ یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ ہر ذرا ذرا سی حرکات و سکنات میں باضابطہ نوافل پڑھنے کے بعد ہی ایسی دعا ہوتی۔ مگر کم از کم یہ تو از بس لازمی تھا اور ہے کہ ہر ظاہری تدبیر کے ساتھ باطنی طور پر ہماری رُوح اور قلب میں ایک ایسی سچی تڑپ اور کیفیت خاص موجود ہو جو اللہ تعالےٰ کے حضور طلب ہدایت و اعانت کی قائمقام سمجھی جا سکے۔ مگر افسوس! ہم اپنے رسُولؐ اور بزرگان دین کی اس سنت و عادت سے عملاً بیگانہ اور لاپروا ہو گئے ہیں تو بتلائیے کہ خدا کو ایسے نافرمان سرکشوں کی کیوں اور کیا پروا ہو کہ جو اپنی طاقتوں اور تدبیروں کے گھمنڈ میں اُس کی امداد کا اپنے آپکو محتاج ہی نہ سمجھتے ہوں۔ انسان جو قدم قدم پر ٹھوکر دل کا تختہ مشق اور بات بات میں غیب سے روشنی اور ہدایت کا حاجتمند ہے۔ کائنات کے پیچ در پیچ تعلقات باہمی۔ اور نہاں در نہاں اسباب و علل خدا نے اسکے نہیں بلکہ اپنے ہی کامل علم۔ اختیار اور قبضہ قدرت کے ماتحت رکھے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ ہزارہا واقعات اور حوادث ارضی و سماوی ایسے گزرتے ہیں کہ باوجود انتہائی کوششوں اور مآل اندیشیوں کے بھی انسان کی ان میں کچھ پیش نہیں جاتی تو کوئی احمق اور ازلی بدنصیب ہی ایسا ہوگا جو اپنے نیک و بد کو ارادۂ آلہی کے زیر اثر اور اُسکے فضل و کرم کا محتاج نہ سمجھے۔ پھر زندگی کے تمام چھوٹے بڑے مقاصد اور مشاغل میں بھی افراط تفریط سے بچکر اعتدال کی صحیح و محفوظ راہ اختیار کرنا بھی کامیابی کی ایک مسلم شرط ہے جسکے لئے ہمیں اھدنا الصراط تعلیم فرمائی گئی ہے۔ اسر ایک اہم تدبیر اسوقت یہ بر اسباب ظاہری اور سعیٔ تدبیر۔ اس آلہی تعلیم کو بھی ہرگز ہرگز کسی اپنے قادر مطلق کریم و کارساز مولیٰ۔ روز بروز ترقی کرتا جائے جو ہر قسم کی فلا کلید کے ہے +

مشنریوں کے مکروہ طریقے

گزشتہ

ایک نوٹ میں ہمنے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ عیسائی مشنری فرائض کی انجام دہی میں بعض مکروہ وسائل بھی اختیار کرتے ہیں اسکی شہادت میں ایک حال ہی کا واقعہ قابل لحاظ ہے۔ فیروزپور میں ۲۹ اگست کو یہ واقعہ گزرا کہ ایک ۸ سال کی مسلمان لڑکی لب سڑک پڑی سوتی تھی۔ پاس ہی اُسکے ورثاء بھی تھے مگر وہ بھی نیند میں بے خبر۔ ایک عیسائی آیا اور لڑکی کو اُٹھا کر رفوچکر ہوا۔ تھوڑی دور جا کر لڑکی جاگی اور رونے لگی۔ کرسٹان نے پہلے تو اُسے پیار سے چپ کرنا چاہا مگر جب وہ خاموش نہ ہوئی تو مارنا شروع کیا۔ لڑکی کے رونے دھونے سے آس پاس کے لوگوں کو شک گزرا۔ ملزم گرفتار کر کے حوالہ پولیس کیا گیا۔ اسنے اپنے اظہار میں تبلایا کہ میں اسے عیسائی یتیم خانہ کو لیجاتا تھا۔ اسکا نتیجہ ابھی نہیں معلوم کیا ہوا۔ اسی قسم کے اور بھی صدہا واقعات گزر چکے ہیں جنسے اس فرقہ کی بعض شرمناک تدابیر کا پردہ فاش ہوتا ہے کاش کہ مسیحی حضرات کبھی اسپر غور اور پھر دل میں انصاف کریں کہ ایسی کاروائیاں کسی مذہب و ملت کے لئے قابل فخر نہیں بلکہ موجب بدنامی و فضیحت ہوتی ہے۔ اگر انہیں اپنے دین کی سچائی کا واقعی پختہ یقین ہے تو کوئی بین صداقتیں اور خوبیاں دنیا پر ظاہر کریں جو اُن کا مذہب رکھتا ہو +

گرجا کو جلانیکا واقعہ

کوٹ پیراں علاقہ قصور میں اندنوں کسی دشمن عقل نے یہ شرارت کی کہ گرجا کو آگ لگا دی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کسی مسلمان کا کام ہے اور ایک خیال یہ بھی ہے کہ شاید مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے اور کسی بد باطن نے یہ کاروائی کی ہو۔ دونوں صورتوں میں یہ حرکت ناشائستہ ہی کہلانیکے لائق ہے۔ آخر الذکر حالتمیں تو اس فعل کی خباثت محتاج بیان نہیں لیکن اگر فی الواقعہ کسی نام کے مسلمان ہی نے ایسا کیا ہو تب بھی ہم اسے سخت نفرت و ملامت کے قابل سمجھتے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ یہ ایک مجنونانہ اور وحشیانہ بیہودگی ہے۔ یہ بھی سمجھنا چاہئیے کہ کسی ایک گرجے کو جلا کر کیا فرقہ صلیب پرست دنیا کے پردہ پر سے نابود ہو سکتا ہے؟

اس فتنۂ صلیبی کو مٹانے کا تو وہی ایک طریق تھا اور ہے جو خدا اور رسُولؐ نے بتلایا تھا اور خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام نے اُسے پورا کر دکھایا۔ یعنی کسر صلیب بذریعہ دلائل قاطعہ اور توحید کی پرزور منادی سے تثلیث کا ابطال۔ ورنہ کوئی بھی سلیم الفہم باور نہیں کریگا کہ اسوقت بیچ کاٹھ کی صلیبوں کو توڑ کر کوئی مفید نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے اور آیا اس زمانہ میں کوئی اس کوشش میں کامیاب بھی ہو سکتا ہے؟

ایک کروڑ بارہ لاکھ پچاس ہزار روپیہ سالانہ

انگلستان میں اسوقت کم از کم ڈھائی ہزار ہندوستانی بحیثیت طالب علم موجود ہیں۔ اور ہر ایک کا قریبًا تین سو پونڈ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اس حساب سے ۲۵۰۰ طلباء کم و بیش ۷۵۰۰۰۰ پونڈ یعنی ۱۱۲۵۰۰۰۰ روپیہ ہر سال ولایت میں خرچ کرتے ہیں کوئی بتلا سکتا ہے کہ اسقدر گرانقدر کے عوض میں یہ لوگ ملک اور قوم کے حق میں کتنے کچھ سُود و بہبود کا موجب ہوتے ہیں یا کسے پتہ ہے کہ اسقدر بیش قرار خرچ کے علاوہ اپنے وطن اور اپنی قوم کی اخلاقی و تمدنی خصوصیات میں سے وہ اور کیا کیا کچھ قیاہ ولایت کی نذر کر کے ہو نگے جسکے تلافی کی یہاں کوئی ہم ... سمجھ میں نہیں آتی ہے

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا)
(گزشتہ اشاعت سے آگے)

علاوہ ازیں جیسے کہ بائیبل میں لکھا ہے خدا کو اس خیال سے بڑی تکلیف ہوئی۔ کہ ہیں۔ آدم اب نیکی بدی میں تمیز کرنیکی طاقت حاصل کر کے ہم میں سے اور ہم سا ہو گیا۔ خدا کو بقول بائیبل یہی گھبراہٹ تھی کہ درخت علم کے بعد اب کہیں درخت زندگی پر آدم ہاتھ چلا کر کہیں حیات ابدی نہ حاصل کرلے۔ اس لئے خداوند خدا نے آدم کو باغ سے نکال کر اُسے اُس زمین کی کسانی کرنے کے لئے بھیجدیا جہاں سے وہ نکلا تھا۔ یہ خدائی فیصلہ تھا اور قطعی تھا۔ وہ دن چنداں عورت کے ساتھ مراعات کرنے کے دن نہ تھے اور شاید آدم کو دیکھنے والا بھی کوئی نہ تھا اس لئے آدم کو اپنے بچاؤ کیلئے عورت پر الزام دینے میں ذرا بھی دغدغہ پیدا نہوُا اور یہ تو شاید اس میں ایک فطرت ہے جو ورثہ میں شاید بہت سے ابن آدم کو ملی ہوئی ہے آدم نے اپنے ڈیفنس میں خدا کو کہا جس عورت کو آپنے میرے ساتھ رہنے کو دیا ہے اُس نے یہ درخت مجھے کھانے کو دیا ہے۔ بہرحال یہ عذر پذیرا نہوا اور اچھا ہوا کہ قبول نہ ہوا۔ کیونکہ کسی مرد کا کیا حق ہے کہ وہ ایک عورت کو نقصان دیکر اپنی عزت کو حاصل کرے۔ آدم کو اَبدی ہلاکت کی سزا ملی۔ کیا انقلاب ہے، وہ خوش و خورم تھا اب زندگی کے تمام دنوں کیلئے غم و ہم میں ڈالا گیا۔ وہی جو کل کائنات کا بادشاہ تھا وہ ایک ذرہ ذرہ کا محتاج ہو گیا +

اس مصیبت کی ذمہ دار عورت تھی۔

جس کیلئے خداوند نے زمین سے ہر ایک درخت آنکھ کو لبھانے والا اور ذائقہ میں اچھا پیدا کیا اُس کیلئے اب زمین لعنت ہو گئی اور کانٹوں کے سوا اور کچھ پیدا نہ کر سکتی تھی۔ کیسا سر کے بل آدم گرا اور کیا تقدیر نے پیچ مارا۔ اور یہ سب کچھ بقول کتاب پیدائش صرف عورت کے طفیل ہوا تو پھر آپ خود ہی خیال کرلیں کہ آدم کے بچے کو عورت ذات کیا اچھی معلوم ہونے لگی جس ذات شریف کے حالات ماسبق یہ ہوں وہ آدم کے بیٹوں سے کسی مراعات۔ نیک سلوک یا برابری کی اُمید کیسے رکھ سکتی ہے +

عورت کی ذلت کی ذمہ دار کتاب پیدایش

لیڈی صاحبان اور جنٹلمین مجھے آپ معاف فرماویں اگر میں نے اُن واقعات کے بیان کرنے میں آپ کا وقت لیا ہے جو بائیبل کے ابتدائی صفحات میں آپ خود بھی لفظاً لفظاً پڑھ سکتے تھے اور اس کی ایک وجہ تھی۔ میری ناقص رائے میں جو کچھ آجتک مردوں نے بُرا بھلا عورت کے متعلق کہا یا لکھا ہے اُس کی ذمہ دار کتاب پیدایش ہے۔ شریف خواتین کیا آپ مرد کے بچے کو معاف نہ کرینگی جب اُس نے اسرائیلی خاندان میں رہکر یہی کچھ عورت کے متعلق پڑھا اور اِسلئے اگر یہ سمجھکر اُس نے آپ کے حقوق کیطرف بے التفاتی کی یا وہ اپنے عام سلوک میں آپ کے ساتھ عمدہ برتاؤ نہ کر سکا۔ مثلاً شادی کے معاملہ میں ہی۔ اور شادی پر تو ساری زندگی کا رنج و راحت حصر رکھتا ہے اور تمام آئندہ امور زندگی اس سے وابستہ ہیں ایسے اہم معاملہ میں مرد نے اسرائیل کے گھرانے میں آپ کو کوئی رائے دینے کا حق نہیں دیا۔ اُس کے نزدیک عورت کیا ہے۔ گھر میں کوئی چیز یا گھر کا کوئی برتن۔ اگرچہ نہایت ہی خوبصورت یا گھر کی زیب و زینت۔ لیکن ایک بیجان چیز جس کو جہاں چاہا رکھدیا۔ اَور چیزوں کی طرح عورت بھی ترکہ میں کی ایک چیز تھی اور پھر بھی وارث متوفی کو یہ حق حاصل تھا کہ اُسے قبول کرے یا پھینکدے۔ جیسے کہ کتاب دو سہر دمنی باب ۲۵۔ آیت ۵ میں لکھا ہے۔ اگر دو اکٹھے رہتے ہوں اور ایک اُن میں سے بے اولاد مر جاوے اور پھر متوفی کی عورت کا حق نہیں کہ گھر سے باہر کسی اَور سے نکاح کرلے بلکہ وہ متوفی کے دوسرے بھائی کی عورت ہوگی۔ جب تک وہ باکرہ رہی جھودیوں میں وہ اپنے باپ کی جائداد تھی کبھی وہ عوض معاوضہ کے طور پر دیدی جاتی تھی کبھی خاندانی تنازعات کے مٹانے میں کام آتی تھی اور کبھی دشمن کو دام میں لانے کا ایک اچھا آلہ تھی۔ سال کو داؤد سے نفرت تھی اور سال اُسے اپنا دشمن سمجھتا تھا بالمقابل میکال دختر سال کو اُس خدا کے پہلوٹھے بیٹے سے محبت تھی۔ سال نے اپنی لڑکی کو جس خیال سے اپنے جانی دشمن کو دیا وہ اس اُس کے فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ میں یہ لڑکی اُس کو دیتا ہوں یہ اُسے دام میں تو لاویگی) (پہلا صموئیل باب ۲۸۔ آیت ۲۱)

خانگی فرایض سے عورت کی کیا مجال تھی کہ وہ عامہ امور زندگی میں مرد کا ہاتھ بٹا دے۔ گھر سے باہر اُس کا کام ہی کیا تھا اور اگر وہ معمولی فرائض کی۔ حدود سے باہر جا کر کام کرتی خواہ وہ فطرت اور وقت دونوں کے سخت تقاضے سے ہی کیوں نہو اُس کو سخت سے سخت سزا ملتی۔ جب دو آدمی آپس میں لڑیں اور ایک عورت جا کر اپنے خاوند کو اُس کے ہاتھ سے چھڑانے لگے جو اُسے مارنے لگا ہے اور پوشیدگی سے اپنا ہاتھ ڈال کر خاوند کو بچالے تو ایسی عورت کیلئے مذہب کا قانون یہودیت میں ایسا حکم تھا کہ تو اُس عورت کے ہاتھ کاٹ ڈال اور چاہیئے کہ تیری آنکھ اُسپر رحم نہ کرے،،

شریف خواتین یہ ہے تو غلطی۔ لیکن مردوں نے عورت کو ہمیشہ ناقص الفہم اور عامہ عقل سے خارج ہی سمجھا ہے۔ اور اس عامہ امر میں اسرائیل کے خاندان نے کوئی خاص استثنا نہیں کرنی تھی۔ ہاں عورتوں پر یہ الزام بھی دیا گیا ہے کہ عورت ذات بڑی متلون ہوتی ہے۔ یہ مرد کا محاکمہ تو بالفرود کسیقدر زبردست اور تحکم کا ہی فیصلہ ہے۔ لیکن آپ کو اس سے نقصان بہت پہنچا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عورت کے الفاظ مرد پر اعتبار پورا نہیں کرتے۔ اور نہ خاص توجہ سے اُنپر غور کرتے ہیں۔ آجکل بھی جو علم و فضل اور روشنی کا زمانہ ہے اور عورت نے عملاً اسی محاکمہ کا ابطلان بھی کر دیا ہے۔ لیکن میرے علم میں تو مشکل سے کوئی زبان ایسی ہوگی جس میں ایسی ضرب الامثال نہ ہوں کہ جن میں عورت کی بات پر عدم اعتبار کا اشارہ نہو تو ایسی صورت میں مجھے چنداں حیرت بخش یہ امر نظر نہیں آتا۔ اگر آج سے ساڑھے تین ہزار برس پہلے یہودی بھی عورت کے لفظ یا اُس کے قول و اقرار کو چنداں وزنی نہ سمجھتے تھے اور نہ اُس کے حلف یا اقرار پر حصر کرتے تھے جب تک اُس کے الفاظ کی تائید اُس کا خاوند یا باپ جیسی صورت ہو نکر دے اور تو اور اگر خداوند کے حضور بھی کوئی قول و قرار وہ کر دیتی تو یہ بھی بے اثر ہی سمجھے جاتے اور یہ تو اُس کی خوش قسمتی تھی کہ جھودا بھی عورت کے معاملہ میں نرم سلوک کر کے اُسے معاف کر دیتا تھا۔ (گنتی باب ۳۰۔ آیت ۳-۷)

قانون وراثت

بہت سے ایسے قوانین کے مقابل جو اس وقت اَور اقوام میں رائج ہیں اور میں کہہ سکتا ہوں۔ اب بھی نام کی مہذب اقوام میں رائج ہیں۔ اسرائیلی قانون وراثت نے زیادہ تر عورت کی رعایت کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ نرینہ اولاد کے ہوتے ہوئے وہ باپ کے ترکہ کی وارث سمجھی جاتی تھی لیکن جب ذیلنو صد پسر ہفر مر گیا اور اُس کے ہاں کوئی بیٹا نہیں تھا۔ ہاں اُس کے بھائی تھے اُن کے مقابل اُس کی لڑکیوں نے دعوٰی ورثہ کیا۔ جناب موسے خداوند کے حضور حاضر ہوُئے اور یہ تنازعہ پیش کیا۔ اُسپر یہوواہ (خداوند) نے بالفاظ ذیل فیصلہ دیا:۔

"اسرائیل کے بیٹوں کو کہدے کہ جب کوئی آدمی مرے اور اُس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اُس کی جائیداد اُس کی لڑکیوں تک پہنچادے (گنتی باب ۲۷ آیت ۸ و ۹)

مراسلات

مرد باخدا

(نتیجہ طبع سید حامد شاہ صاحب مدظلہ)

میسر ہو نہ دام نفس سے جبتک رہا ہونا
بہت مشکل ہے اس دنیا میں مرد باخدا ہونا

جنہیں فرصت نہیں ہے کثرت اشغال دنیا سے
وہی کہتے ہیں مشکل ہے نمازوں کا ادا ہونا

فرایض نفس کے سب درج ہیں جنکی پاکٹ بُک میں
نہیں قسمت میں ان لوگوں کے فعل حق نما ہونا

بچا لینا بہت آسان تھی ایڈر کا ٹایم ہے
مگر دو منٹ مشکل درس قرآں میں کھڑا ہونا

معزز ہیں وہی اب فیشنیبل جن کی لائف ہے
اُنہیں کمپلسری ہے اولڈ فیشن سے جدا ہونا

غرض یاروں کی باری سے فقط خوف سے کیا مطلب؟
نہیں لایق انہیں مرد خدا سے آشنا ہونا

تعلق کیا بھلا ان کو ہے نادلٹی قرآں سے
کہ اسکولوں میں جو سیکھے ہیں ناول پر فدا ہونا

بھلا لیڈ ہوا جس دل کا کوئی آتھر ناول
محمدؐ کا ہے کب بہاتا اسے پھر رہنما ہونا

کسی کی فارغ البالی کے ہم شاکی نہیں ہرگز
مگر داد خدا پر چاہیئے شکر خدا ہونا

بسر غفلت میں کیوں ہو زندگی محتاج انسانکی
ضروری ہے کوئی محتاج کا حاجت روا ہونا

سبق دیتی ہے اس دنیا میں دسجہ بندئے عالم
کہ لازم ایک کا ہے دوسرے کو آسرا ہونا

ہیں سب جکڑے ہوئے ہم ایک زنجیر اعانت میں
تقاضاء جہاں ہے چاہیئے یوں سلسلہ ہونا

مقام خدمت آقا کو خادم جب ضروری ہے
نظام فطرت عالم میں ہے چھوٹا بڑا ہونا

ہماری کشتئ عمر رواں کا بحر عالم میں
بہر صورت ضروری ہے کوئی تو ناخدا ہونا

حصول عافیت کے واسطہ اس دار دنیا میں
مسلم ہے کوئی قانون اور فرماں روا ہونا

گذر سکتا نہیں اکدم بجز قانون و آئیں کے
نکلتا ہے اسی سے تابع حکم خدا ہونا
مجھے حیرت ہے اس ہُنسدان و اہل دانش پر
روا سمجھا ہے جس نے حکم قرآں سے آیا ہونا
یہی قانون ہے لایا ہے جسکو مصلح عالم
محمد کا ہوا لازم اسی سے مصطفےٰ ہونا
بنو مسلم عمل میں لاؤ سب تعلیم قرآں کو
مسلمانو بُرا ہے حامئی جور و جفا ہونا
اطاعت سی باسانی اگر مقصود حاصل ہو
تو پھر ناحق غرض کیا شامل رنج و بلا ہونا
محبت سی کہا ہے یہ کلام خیر جاںد ہر
ہمیں منظور ہے مخلوق عالم کا بھلا ہونا

گرو صاحب کے سچے چیلوں کو دوستانہ مشورہ

۱۴ اگست کے بدر میں یہ پڑھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ کہ گرو صاحب کے سچے چیلے حیدر آباد سندھ سے بریں غرض پنجاب جانے کو ہیں۔ کہ ڈیرہ باوا نانک میں چولہ شریف (جس پر کلام ربانی منقوش ہے) اور فیروزپور میں وہ حمائل شریف (جس کی باوا صاحب ہر روز تلاوت کیا کرتے تھے) بچشم خود دیکھیں۔ تاکہ اس امر کی بالیقین تصدیق ہوجائے۔ کہ ایڈیٹر نور کے نتیجہ خیز لیکچرز جو گذشتہ دنوں میں ناٹک سپتھیونکے مخلص دوستوں کی تحریک پر ہوتے تھے۔ کہانتک مبنی بر حقیقت ہیں جن میں ایڈیٹر نور نے سکھوں کی مقدس کتب کے حوالجات اور باوا صاحبؒ کے اقوال وغیرہ سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا تھا۔ کہ باوا صاحب موصوف ولی اللہ اور پکے مسلمان تھے۔ واقعہ میں یہ ایک اعلیٰ مقصد ہے۔ کہ خداوند قدوس کی عطا کردہ آنکھوں اور عقل سلیم سے باوا صاحبؒ کی عقیدت مندی کا حال معلوم کیا جائے چونکہ یہ ایک مبارک خیال ہے۔ اس لئے میں ایک دوستانہ مفید مشورہ اُن معزز سکھونکو یہ بھی دیتا ہوں۔ کہ اپنے محترم گرو صاحب کے مذہب کے متعلق ہر طرح کی تسلی پاکر تھوڑی سی تکلیف اور گوارا فرمائیں۔ کہ سندھ کی طرف واپسی پر قادیاں دار الامان کا بھی ایک چکر لگائیں۔ ڈیرہ سے قادیاں کچھ بہت دور نہیں ہے۔ اور دیکھیں۔ کہ باوا صاحب جس شجر معرفت کی آبیاری کیلئے خداوند عالمین کی طرف سے محافظ بن کر آئے تھے اُس شجر کا پریم بھرا رس اپنے شیدائیوں کو حیات ابدی کا مزہ کس خوش اسلوبی سے چکھا رہا ہے۔ باوا صاحب دین رسولؐ کو دنیا پر مقدم بنانے آئے تھے۔ کیونکہ باوا صاحب کا شعار زندگی اور ان کی سنت اسلام کی محافظت پر مبنی تھی۔ ہمارے سکھ دوست اگر اپنے گرو صاحبؒ کے طریق پر چلنے کیلئے تیار ہیں۔ تو کوئی رکاوٹ ان کو روک نہیں سکتی۔ اکمل نامی کہتا ہے سے

آدمی کو چاہئے اللہ کے حکموں پر چلے
یہ بھی کوئی فخر ہے میں دین آبائی میں ہوں ؂

(والسلام) (الراقم شیخ فضل حق ریلوے گارڈ)

لانبی بعدی

(یعنی منشی عمر الدین صاحب کی وہ تقریر جو آپنے شملہ پر خطبہ عید کے ضمن میں فرمائی)

لانبی بعدی کے معنے کرنے میں ہمارے مخالفوں نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔ ہر وعظ میں بار بار لانبی بعدی کہکر حضرت مسیح موعودؑ کے دعوائے نبوت کو کفر اور دجالیت قرار دیتے ہیں سچ یہ ہے کہ ان لوگوں [illegible]

عیسےٰ پر الزام تحریف لگاتے تھے جس طرح وہ ایلیاس کے دوبارہ آسمان سے جسد عنصری آنے کے منتظر تھے۔ اور حضرت عیسےٰ نے ان کے نزول کو بروزی طور پر حضرت یحییٰ کے وجود میں تسلیم کیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ جس کی آنکھیں ہوں۔ وہ دیکھ لیں آنے والا آچکا۔ اور یہود نے آپ پر الزام لگایا۔ کہ اپنے دعوے ثابت کرنے کے لئے تحریف کلام الٰہی کرتا ہے۔ اسی طرح مسلمان حضرت مسیح موعود پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ نزول مسیح کی حقیقت بیان کرنے میں تحریف معنوی کلام اللہ اور احادیث میں کی گئی ہے۔ لیکن اگر فیصلہ مسیحی پر جو نزول ایلیاس کے بارہ میں تھا۔ نظر رکھتے تو ٹھوکر نہ کھاتے۔ اسی طرح **لانبی بعدی** کے معنے کرتے ہوئے فیصلہ نبوی کو مدنظر نہیں رکھا۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ایک پتھر سے دو دفعہ ٹھوکر نہ کھاتے۔ دیکھو جسطرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میرے پیچھے نبی نہیں ہے۔ اسی طرح آپؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میرے پہلے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک جو چھ سو برس ہے۔ کوئی نبی نہیں ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث بخاری شریف میں اس طرح آئی ہے۔

انا اولی الناس بابن مریم لیس بینی وبینہ نبی

ترجمہ۔ میں ابن مریم کے سب لوگوں سے قریب ہوں۔ اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

اب ادھر تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ عیسیٰ اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ اور دوسری طرف صاف ان معنوں کو تسلیم کر لیا ہے اور اس حقیقت کو مدنظر رکھکر طبرانی میں ایک حدیث ہے۔ جسمیں نبی اکرم نے فرمایا۔ کہ حنظلہ بن صفوان بحیثیت نبی اصحاب الرس کی طرف بھیجے گئے تھے۔ اور خالد بن سنان عبسی جب نبی اکرمؐ کے پاس آئے۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ اس کا باپ نبی تھا پھر تفاسیر میں بھی باوجود اختلاف روایات حضرت عیسیٰ کے بعد تین نبیوں کے انطاکیہ میں جانے کا ذکر ہے۔ اور تیسیر میں فترۃ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس اثنا میں تین کس بنی اسرائیل میں سے اور حنظلہ بن صفوان عرب سے نبی ہوئے۔ ان وجوہات کو مدنظر رکھکر نتیجہ یہ نکلا۔ کہ حضرت عیسیٰ اور آنحضرتؐ کے درمیان کوئی ایسا نبی نہیں گذرا۔ جو صاحب شریعت اور صاحب کتاب ہو۔ مگر ایسا نبی ہوسکتا ہے۔ جو اُمت عیسوی میں سے ہو۔ یا کتاب و شریعت نہ لایا ہو۔ پس لیس بینی وبینہ نبی کے معنی واضح ہوگئے۔ اور ادھر حافظ الحدیث حجر عسقلانی کا یہی مذہب ہے چنانچہ بخاری شریف کتاب المناقب میں مناقب سلمان کے باب میں ایک حدیث سلمان فارسی سے منقول ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

فترۃ بین عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہما وسلم ستمائۃ عام معنی اس کے یہ ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰؑ کے درمیان زمانہ فترۃ جس میں کوئی نبی نہیں ہوا چھ سو برس ہے۔ اس پر حافظ الحدیث کہتے ہیں کہ "مطلب یہ ہے کہ ایسا پیغمبر نہیں آیا۔ جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہوسکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو" لطف یہ ہے۔ کہ مولوی وحید الزمان جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ وہ بھی اپنے ترجمے میں ان معنوں کو لکھکر پھر کہتے ہیں۔ کہ احتمال ہے۔ کہ مراد ایسا پیغمبر ہو۔ یعنی صاحب شریعت اور صاحب کتاب۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ احتمال نہیں۔ بلکہ یقین یہی ہے۔ جیسے کہ ابھی بیان کیا گیا۔ کم سے کم یہ تو ظاہر امر ہے۔ کہ حدیث میں یہ گنجائش بظاہر نظر نہیں آتی۔ پھر بھی محدثین نے مطلب حدیث وہ بیان کیا۔ جو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اس لئے لانبی بعدی کے معنی بھی اسی طرح کر لو۔ یعنی یہ کہ جسطرح آنحضرت سے پہلے کوئی نبی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ صاحب کتاب و شریعت نبی نہیں ہے۔ اسی طرح آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہونے کے یہ معنی ہوئے کہ کوئی ایسا رسول نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت جدید ہو۔ یا نبوۃ تشریعی کا مدعی ہو۔ اور ایسا نبی ہوسکتا ہے۔ جو آنحضرت ہی کا غلام ہو۔ جیسے کہ ملا علی قاری جیسے محدث نے حدیث لو عاش ابراہیم لکان النبیا کی شرح میں ان معنوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ ہمارے امام حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
جو کچھ کہ ہم نے پایا اُس یار سے ہی پایا

پس جبکہ نبی کریم کی نبوۃ سے علیحدہ نبوۃ کا دعوے ہی نہیں۔ تو پھر یہاں یہ کہنا کہ نبی اکرمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے کسطرح صحیح ہو سکتا ہے۔ بیشک نبی اکرم کے بعد کوئی علیحدہ مستقل و صاحب شریعت نبی نہیں ہے مگر حضرت مرزا صاحب کا دعوے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کے اندر ہی ہے۔ کیونکہ نبوۃ احمدیہ ابد الآباد تک ہے۔ اور یہی معنی ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی ہونے کے اور بجز آپ کی ذات مقدس کے کوئی نبی زندہ نہیں ہے۔ اور آپ کی زندگی کا کامل ثبوت آپ کے کامل متبعین ہی کے وجود سے ملتا ہے اور اگر یہ ظلی نبوت بھی ختم ہو چکی ہے۔ تو پھر یہ کوئی کمال نہیں۔ بلکہ فترۃ روحانی کا زمانہ ہے جسکا موجب معاذ اللہ ایک ایسا وجود ہے۔ جو خاتم النبیین ہے۔ حالانکہ چاہئے یہ تھا۔ کہ آپ کے طفیل انوار و برکات کا نزول اس کثرت سے ہو کہ پہلے کبھی وہ کثرت نہ ہوئی ہو۔ تا آپ کی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت ہو۔ اور اسی حقیقت کو ظاہر کرنے کیلئے مجدد کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس صدی کا مجدد بڑے زور سے کہتا ہے سے

ہر کہ در راہ محمد زد قدم ۔ شد مثیل انبیا آں محترم

(نامہ نگار پیغام صلح)

(بقیہ ایڈیٹوریل)

کیا تم واقعی زندہ ہو

"زندہ کرنے والی زندہ قوم" کے عنوان سے جانا ایک آریہ ہمعصر مسلمانوں کے بعض قومی کارنامے بیان کرکے اور اسلامیہ ہائی سکول پشاور کے مفید نتائج کے ضمن میں سرحدی پٹھانوں کے شاندار مستقبل کا نقشہ کھینچکر لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے زندہ قوم ہو جانے میں اب بھی کسی کو شک ہے؟ ہم محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جتنا کچھ بھی احساس بیداری مسلمانوں میں اس وقت تک پیدا ہوا ہے۔ بیشک لائق شکر حق ہے۔ اللّٰہم زد فزد۔ لیکن بھائیو! کیا تم فقط اسی ترقی و اصلاح پر قناعت کروگے۔ کہ مادی کامیابی کی ذرا ظہور چمکیلی لکیریں ادھر اُدھر دکھائی دینے لگی ہیں۔ آہ! یہ تو اُس بچہ کی مثال ہوگی۔ جو بحر ذخار کے کنارے سیپیاں اور گھونگے چنتا ہو۔ مگر اندر کے بیش بہا لالی شاہوار سے بیخبر۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ دور اول میں تمہاری ترقی ان ظاہری و سفلی کامیابیوں سے نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کا آغاز ایک زبردست نور روحانی اور قوت باطنی سے ہوا تھا۔ جس کے بعد دنیا کی ساری مادی ترقیات بآسانی ممکن الحصول ہوجاتی ہیں۔ عزیزو! روح "امر ربی" سے ہے۔ اگر تم میں وہ زندہ۔ آلائشوں سے پاک۔ نافرمانی و تمرد سے بیزار۔ اور اپنے عہد میثاق پر قائم ہے تو جانو۔ کہ واقعی ہم میں زندگی ہے۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ صرف غیر مسلم اقوام کی سی دنیوی کامیابیاں تمہیں خدا کی جناب میں زندہ نہیں ٹھیرا سکتیں۔ بلکہ دونو عالم میں تمہارا مؤاخذہ سخت ہوگا۔ کیونکہ تم پر خدا اور رسول کی حجت پوری ہوچکی ہے۔ کسی بے تعلق شخص کی کمزوری آقا کو اتنا برہم نہیں کرتی۔ جتنا ایک غلام نمک پروردہ کی۔ پس حالت موجودہ پر پورا غور کرکے اپنی کمزوریاں دور کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل صلح کرو۔ تب اُمید رکھنا۔ کہ دنیوی کامیابیاں تمہیں راست آئیں گی۔ اور تم حقیقی معنوں میں زندہ قوم کہلا سکوگے۔

مصارف جنگ

"ایجپشین میل" قاہرہ کا نامہ نگار معرکہ بلقان کے صرف کا تخمینہ دس کروڑ پونڈ کرتا ہے اخبار "سٹیٹسمین" ٹرکی اور خلفاء بلقان کے مصارف سات کروڑ بیس لاکھ پونڈ ظاہر کرتا ہے جسمیں رومینیا شامل نہیں ہے۔ موسیو فلوز نے دوران تحقیقات میں مرحوم محمود شوکت پاشا کے جنرل سٹاف کے کاغذات سے جو تخمینہ سلطنت ٹرکی کے اخراجات کا کیا ہے اس کی مقدار یکم جولائی تک تین کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ ہے۔ اسمیں وہ خرچ شامل نہیں جو ابتدائے جنگ میں میلیا میں ہوا ہے۔ یونان نے سرکاری طور پر مصارف جنگ ایک کروڑ ۲۵ لاکھ پونڈ بتلائے ہیں جسمیں سولہ لاکھ پونڈ بھی شامل ہیں جو بعد کیا تھا جنگ کرنے ہر خرچ ہوئے ہیں سرویا اور بلغاریہ کے مصارف کا درست تخمینہ ناممکن ہے لیکن موسیو فلوز کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سرویا نے تیاری فوج اور مصارف جنگ میں بہت کفایت شعاری سے کام لیا اسکی صرف ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ صرف ہوئے ہیں اور بلغاریہ کے غالباً دو کروڑ پونڈ۔ رومانیہ کو تیاری [illegible] جنگ میں اسی لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑا اور مصارف جنگ دو سو ساٹھ لاکھ پونڈ ہوئے اسلئے رومانیہ کے مصارف کی کل میزان [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

اخبار پیغامِ صلح لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی ہے۔ طلباء سے للعہ اور عہ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام ... صاف اور خوشخط لکھیں

احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ پنجشنبہ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ع مطابق ۱۶ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۱ | نمبر ۳۰

تازہ برقی خبریں

جاپان و چین (الہ آباد۔ ۱۴ ستمبر) ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار ٹوکیو بایں تخت جاپان تار دیتا ہے۔ کہ چین کے خلاف شورش کچھ اس قماش کی واقع ہوئی ہے۔ کہ خواہ وہ (چین) جاپان کے سرکاری مطالبات قابل اطمینان طور پر پورے کردے یا نہ کرے۔ مگر اس شورش کے بعض شاخسانے بہر حال دور تک پہنچینگے۔ جاپان میں عام رائے یہ قائم ہو چکی ہے۔ کہ چینی جو ابھی تک اس خیال پر جمے ہوئے ہیں۔ کہ دول یورپ جاپان کو چنداں قابل التفات نہیں سمجھتیں اب جاپان کو چینیوں کے اس رویہ کا قرار واقعی فیصلہ ہی کر دینا چاہیئے۔ یہی اصل میں راز ہے۔ اس تمام شور و شر کا جو چین میں عرصہ سے چلا آتا ہے اور افواج کے علاوہ بعض با رسوخ حلقوں میں بھی اس کی تائید کی جاتی ہے۔

چین اور جرمنی (پیکنگ۔ ۱۳) یہ بات باخبر حلقوں میں عام طور بیان کی جاتی ہے کہ چین کا جرمنی کیساتھ ایک معاہدہ قریب تکمیل پہنچ گیا ہے جس کی رو سے چین اپنی افواج پر ایک جرمن لفٹننٹ جنرل اور کچھ دیگر افسروں کا ایک سٹاف رکھیگا۔ علاوہ ازیں ایک جرمن ترجمان پیکنگ میں ہوگا۔ اور دو سو افسر ملک بھر میں جہاں تہاں تعینات ہونگے۔ اس سکیم کا خرچ ۴۰ لاکھ مارک اندازہ کیا گیا ہے جس میں سے دس لاکھ کا سرمایہ کرپ (مشہور جرمن مالکان کارخانہ اسلحہ سازی) انتظام کردینگے۔ مگر اس اطلاع کی تصدیق کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتی۔ مگر اسے عام طور پر صحیح مانا گیا ہے۔

جاپان میں قتل (ٹوکیو۔ ۱۳ ستمبر) مسٹر آبے کے قتل سے مجرمین کا تعلق تھا۔ ان میں سے بعض نے تو اپنے تئیں حوالہ کر دیا بعض نے خودکشی کرلی۔

مختار السلطنت (لندن۔ ۱۳ ستمبر) مختار السلطنت ایران دنیا پایہ تخت آسٹریا سے روانہ طہران ہو گیا ہے

اقلیم ہوا کا خراج (برلن) جرمنی کا ایک مشہور ہوا باز ایک ہزار فیٹ کی بلندی سے گرا۔ جرمنی میں یہ ہفتہ گزشتہ کے اندر چھیویں واردات ہلاکت کرہ ہوا پر ہوئی ہے۔

مکسیکو و اضلاع متحدہ امریکہ (واشنگٹن) دارالنیابت نے محتاج و مصیبت زدہ امریکنوں کو مکسیکو سے لانے کے لئے ایک لاکھ ڈالر کا خرچ منظور کیا ہے

سفر جیٹ کا کارنامہ (لندن) کینٹن سٹیشن واقع نارتھمبرلینڈ کو حقوق طلب عورتوں نے آگ لگا کر پھونک دیا۔ اندازاً ۱۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ گیج (اسباب مسافران) اٹھانے کے کمرے میں موقعہ واردات پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ملے۔ کہ ریکسو لیتھ اس تمام جنگجوئی کا ذمہ وار ہے۔ تلافی نقصان کی اس سے جاکے درخواست کرو

پیداوار پنبہ (لندن۔ ۱۳) کمنٹ کی کانگریس متعلقہ درسگاہ صنعت و حرفت میں مانچسٹر کے ایک ماہر نے اپنا مضمون بدیں مفہوم پڑھا۔ کہ روئی کی پیداوار گزشتہ ۲۰ سال میں ۱۳۰ فیصدی بڑھ گئی ہے۔ پھر بھی باوجود گرانی قیمت وہ سب خرچ ہو گئی اور اس سے بھی زیادہ ہوتی۔ تو وہ بھی سب کھپ سکتی تھی ۱۹۴۰ء تک روئی کی سالانہ کھپت ۳۰ اور ۴۰ کروڑ گٹھے کے درمیان جا پہنچیگی۔ اگر کپاس چھیلنے کی کوئی کل ایجاد ہو جائے تو پیداوار میں بہت کچھ ترقی ہو سکتی ہے۔ اس کی رائے میں گورنمنٹ یا اور کسی کو جسے اس سے دلچسپی ہو۔ مجوزہ ایجاد کیلئے معقول انعام مشتہر کرنا چاہیئے۔

سومالی لینڈ (لندن۔ ۱۳) رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سومالی لینڈ میں اس وقت خموشی اور امن ہے۔ جو ہندی افواج عدن سے وہاں روانہ کی گئی تھیں۔ وہ بربرہ میں مقیم رہیں گی۔ جہاں کہ مقامات شیخ و برآؤ سے بھی آنکر سب سپاہ ایک جگہ مجتمع ہو رہی ہے۔ ملائے سومالی اس وقت بچلا معلوم ہوتا ہے

بعد کی خبر (عدن۔ ۱۴ ستمبر) ملا پھر برٹش گورنمنٹ کے دوست قبائل پر کچھ دست درازی کر رہے ہیں۔ مقربیرا وکلوآگ لگا دی ہے۔ جہاں قبائل مذکورہ کے ۱۶ آدمی بھی ہلاک ہو گئے ہیں

ترکی بلغاری فیصلہ (قسطنطنیہ ۱۶ ستمبر) ایک سرکاری مراسلہ کے رو سے بلغاری وترکی وکلاء نے کل مسئلہ سرحد کے متعلق موٹی موٹی باتوں کا قریباً تصفیہ کر لیا ہے۔ آخری فیصلہ جمعہ کے اگلے اجلاس وکلاء میں ہو جائیگا۔ گو اہلکاران سرکاری تفصیل بتلانے سے انکار کرتے ہیں تاہم یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ بلغاریہ نے ترکی کے بڑے بڑے مطالبات منظور کر لئے ہیں جنمیں ایڈریانوپل اور ڈیموٹیکا کے مسائل بھی شامل ہیں جنکے عوض خفیف مراعات بلغاریہ کو دیجائیں گی۔ بلغاریہ کا موجودہ رویہ ان وجوہ سے منسوب کیا جاتا ہے کہ اول تو اسے دول یورپ کی امداد حاصل کرنے میں ناکامی ہوئی دوسرے تھوڑے عرصہ میں ترکی افواج کے دل بادل چھا گئے ہیں تیسرے گومینا کے گرد و نواح میں بلغاریوں کا اضلاع بغاوت اختیار کرنے اور اسپر کامیاب ہونے چلے ہیں جہاں ... یونانیوں کی ...

متفرق خبریں

ریاست پٹیالہ میں شاخ لائنوں کے اجراء کی سکیم ترقی پر ہے مہاراجہ صاحب خود بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ غالباً اس موسم سرما میں کام شروع ہو جائیگا۔

ایک نامہ نگار حیدرآباد سندھ سے تار دیتا ہے کہ تازہ واردات بردہ فروشی کا یہاں بڑا چرچا ہے۔ اس کی تحقیقات کے ضمن میں ملتان کے چند پولیس مین آئے ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ملتان میں بردہ فروشوں نے جو پنجابی معلوم ہوتے ہیں۔ تین لڑکیاں بیچی ہیں۔ دو مجرم گرفتار ہو گئے۔ مگر ان کا سرغنہ اور پنجابی نائب دونو روپوش ہو گئے ہیں۔ ضلع پولیس حیدرآباد کو اس کیفیت سے مطلع کیا گیا ہے۔ تحقیقات زور شور سے جاری ہے۔

مدراس کے قریب حال میں ایک ایسا شدید سیلاب آیا۔ کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ کئی گاؤں دریا برد ہو گئے۔ آدمی اور مویشی بھی بہت سے بہ گئے۔ خدا کی پناہ

ہندو یونیورسٹی کا سرمایہ مطلوبہ عنقریب پورا ہونے کو ہے۔ مزید ضوابط جنوری تک تیار ہو جائینگے۔ اور مارچ میں حضور وائسرائے اس کا بنیادی پتھر نصب فرماویں گے۔ موقعہ تجویز ہو گیا ہے۔ جو دریائے گنگا کے اس پار قلعہ رام نگر کے محاذ میں ہے۔ شروع میں آرٹس۔ قانون اور ڈاکٹری کی تعلیم دیجائیگی۔ موجودہ ہندو کالج زنانہ کالج بنا دیا جائیگا۔

مقدمہ کانپور (الہ آباد ۱۴ ستمبر) ماخوذین سشن سپرد کئے گئے اور انکی درخواست ضمانت نامنظور ہوئی۔ درخواست بدیں وجوہ پیش کی گئی تھیں کہ ملزمان کے خلاف استغاثہ نے ایسی کوئی شہادت پیش نہیں کی جس سے انکا ذرا بھی شریک بلوہ ہونا پایہ ثبوت کو پہنچے۔ بلکہ شہادت سے صرف انکا موقعہ پر گرفتار ہونا پایا جاتا ہے۔ خود وکیل سرکار نے تسلیم کیا ہے کہ وہ وہاں لوٹ کھسوٹ کی غرض سے جمع نہیں ہوئے تھے وغیرہ وغیرہ۔ پھر مسٹر چلن نے ایک پُرزور اور مدلل تقریر بتائید درخواست کی جس میں ظاہر کرنے کی کوشش کیا کہ ہائیکورٹ اور سشن کورٹ کو منظوری ضمانت کے متعلق بڑے وسیع اختیارات حاصل ہیں جنکی رو سے ناقابل ضمانت جرائم تک میں بھی ... وکیل استغاثہ نے اسکی تردید میں دلائل دیئے ... جس کی بنا پر عدالت کو بھی ... فرمانا پڑا کہ ضمانت پر رہا کرنا قانوناً عدالت کی مرضی پر منحصر رکھا گیا ہو مگر یہ کیا ضرور ہے کہ اس اختیار کو عمل میں لایا ہی جائے۔ اور کہ اب درخواست ہائے ضمانت واپس لیجائیں پھر کبھی پیش کرنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱۔ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۳۰

نئی یونیورسٹیاں

اپنی چند در چند خصوصیات کی وجہ سے ہمارا یہ زمانہ بھی کچھ ایسا عجیب واقع ہوا ہے۔ کہ جس کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں ملنی مشکل ہے۔ ترقی کی چیخ پکار رہنمائے تہذیب کی ہلچل۔ تعلیم تعلیم کی واویلا سیاسی تحریکوں کا شور و شر۔ قومی مجالس کا چرچا۔ غرض ایک بات ہو تو اسے گنائیں۔ یہاں تو صدہا باتیں ایسی آکے جمع ہو گئی ہیں۔ جو اس سے پہلے کسی ملک اور کسی قوم میں ایک ہی وقت یکجائی طور سے وجود پذیر نہ ہوئی تھیں۔ یہ انقلابات کچھ بادشاہ کی شخصی کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ حالات گرد و پیش پر نظر ڈال کے یہ ماننا پڑتا ہے کہ بیسویں صدی کے لئے قدرتاً کچھ اسباب ہی ایسے بہم ہو گئے ہیں جن کا لازمی نتیجہ ان تحریکوں کی شکل میں رونما ہونا چاہیئے تھا۔ اور ان سب موجودہ تحریکات کا انجام کیا کچھ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے

اسوقت ہمیں جدید یونیورسٹیوں کے مبحث پر کچھ لکھنا ہے مگر قبل اس سے کہ ہم اپنی رائے مسئلہ زیر بحث پر ظاہر کریں۔ یہ بتانا ضروری ہوگا کہ ہندوستان میں اس وقت کہاں کہاں اور کون کونسی یونیورسٹیاں زیر تجویز ہیں۔ اور ان کی سکیمیں ابتک کہاں پہنچ چکی ہیں۔ یہ تو اکثر ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ سرکاری یونیورسٹیوں سے علیحدہ اپنی ایک قومی یونیورسٹی بنانے کا خیال سب سے پہلے مسلمانوں کو پیدا ہوا۔ اگرچہ یہ ان کی شومئے قسمت سمجھو۔ یا مجبوریوں اور اتفاقات کا نتیجہ کہ وہ آجتک اس اہم مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے اور کل کی خبر نہیں کہ کیا ہوگا۔ انکے بعد ہندو یونیورسٹی کی تحریک شروع ہوئی۔ جو قوم کی اولوالعزمی۔ استقلال اور ثروت وغیرہ کئی اوصاف کے طفیل اب قریب تکمیل ہے۔ بعد ازاں ترتیب زمانی و مکانی سے قطع نظر ہم دیکھتے ہیں کہ چند یونیورسٹیاں اور بھی بننے کی تجویز ہے جن کے متعلق ڈہاکہ۔ پٹنہ۔ ناگپور۔ آگرہ پشاور وغیرہ مقامات کے نام سننے میں آتے ہیں۔ انہیں گو بعض سرکاری بھی ہونگی لیکن اسمیں کلام نہیں کہ رعایا کی مقامی خواہشات و ضروریات کو بھی ان کی تجویز میں بڑا دخل ہے۔ قریباً تمام مجوزہ یونیورسٹیوں کے بارہ میں ایک عجیب امر مشترک یہ ہے کہ ان یونیورسٹیوں کو حق الحاق دیئے جانے کی نسبت اُن تمام بہی خواہان ملک اور حامیان تعلیم کا اتفاق ہے جو ان کے قیام کے محرک اور موید ہیں باستثناء ہند و احباب کے جو عام رائے کے خلاف عدم اختیار الحاق کی صورت میں بھی چارٹر لینے کو آمادہ ہیں۔ برخلاف ازیں مسلمان ایسی یونیورسٹی کو قریباً فضول و بے سود سمجھتے ہیں جسکا صرف نصاب تعلیم ہی یا اس کیساتھ انتظامی امور ہی بانیوں اور مالکوں کے اختیار میں ہوں۔ اور نہ تو وہ دوسری متعدد النوع درسگاہوں کو اپنے نظام تعلیم میں ملحق کرنے کی مجاز ہوں نہ امتحانات لینے اور ڈگریاں دینے کی مختار رہیں۔ یونیورسٹی کے متعلق صاحب وزیر ہند کا فیصلہ عنقریب صادر ہونیوالا ہے۔ اہل ڈہاکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہیں اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے تمام کالج مجوزہ ڈہاکہ یونیورسٹی سے ملحق ہو سکیں گے۔ اب اہل بہار بھی اسی قسم کا اطمینان حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ ناگپور یونیورسٹی کی نسبت بھی یہی آواز بلند ہو رہی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اہل ہند بدون حقوق الحاق کے یونیورسٹی چارٹر لینا عموماً ناپسند کرتے ہیں۔ پس اگر مصالح حکومت بھی اس عام رائے کے موئد ہوئے۔ تو کیا عجب ہے جو گورنمنٹ عالیہ فرداً فرداً حقوق دینے کے بجائے اس بارہ میں کوئی عام ملی قانون نافذ کرکے ہمیشہ کیلئے ہی قصہ کوتاہ کر دے۔ پھر جہاں کوئی یونیورسٹی بننے کی تحریک ہو اُسی قانون کے ماتحت موافق یا مخالف اسکا فیصلہ ہو جایا کریگا ہم جانتے ہیں کہ یہ ایک نزاع کا سوال ہے اور اپنے وقت پر ہی حل ہوگا۔

اب ہمیں یونیورسٹیوں کی اس سرگرم تحریک پر ایک اصولی نظر ڈالنا ہے۔ تاہم اس سے کہ وہ تحریک ہندؤں سے تعلق رکھتی ہو۔ یا مسلمانوں یا ہر دو میں مشترکہ جب کسی جدید یونیورسٹی کی تجویز سننے میں آتی ہے ہمارے دل میں اکثر یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر اسکا مقصود بالذات کیا ہے اور حالات موجودہ میں وہ حاصل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں اگرچہ اس کشمکش خیال کا کوئی قرار واقعی نتیجہ تا حال نہیں نکلا لیکن چونکہ پھر بھی اس مسئلہ کے بعض پہلو ہماری رائے میں قابل توجہ اور نتیجہ خیز اور سبق آموز ہیں۔ لہذا ہم یہاں انکا اظہار ضروری سمجھتے ہیں خصوصاً مسلمانوں کے لئے ان کی ہیئت مسلمات قومی سے ہے۔

یونیورسٹی کا وجود تعلیمی تحریک کا انتہائی مقصد ہے۔ اور چھوٹی موٹی جدا جدا درسگاہیں اس کے ابتدائی یا درمیانی مرحلے۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ ان ابتدائی یا درمیانی مرحلوں میں ہم نے کہہ کہہ علیحدہ قومی انسٹیٹیوشنیں قایم کرکے کیا بات پیدا کی۔ اور سرکاری مدارس کی تعلیم پر کونسا امتیاز حاصل کیا؟ ان سوالوں کا جواب ہمیں بہت مایوسی بخش ملتا ہے۔ کہ افسوس کچھ بھی نہیں۔ یا قریباً نہ ہونے کے برابر۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ جدا جدا قومی تعلیمگاہوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ ہماری مراد یہ ہے۔ کہ ملک یا قوم میں اُن سے کما حقہ فائدہ اُٹھانیکا سلیقہ نہیں۔ اگر تعلیمی نتائج کے شمار و اعداد کو منظر عام میں لایا جاوے۔ اور پھر سرکاری درسگاہوں نیز پرائیویٹ انسٹیٹیوشنوں کے ثمرات یعنی فارغ التحصیل نونہالان ملک و ملت کا موازنہ کیا جائے۔ تو آخر الذکر تعلیم یافتوں میں قومی حالات و ضروریات کے مناسب حال کوئی امتیازی فوقیت نہ پائی جائیگی بجز اسکے کہ کچھ معمولی تعصبات پیدا ہو سکے۔ اور وجوہ منافرت ترقی کر گئیں۔ یا چند ہائے قوم دائے قوم کہنے والے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ کوئی ہمیں بتلائے۔ کہ رفتار زمانہ کی تیز رو میں اس وقت ملک و ملت کو جو اخلاقی تمدنی مذہبی اقتصادی یا دیگر قسم قسم کے نقصان پہنچ رہے ہیں۔ ان کی تلافی میں آگے نیشنل انسٹیٹیوشنوں نے بلحاظ اثرات تعلیم کے کونسا نمایاں حصہ لیا ہے

بات یہ ہے کہ تعلیم تو یہاں بھی اور وہاں بھی سب جگہ اصولاً قریب قریب یکساں ہے۔ اب رہا احساس قومیت یا بیداری۔ اصلاح اور ترقی کے خیالات یہ اول تو مقتضائے وقت ہے۔ دوم اسکا بڑا تعلق سوسائٹی کے حالات سے ہے پس جب تک سوسائٹی کی اخلاقی یا تمدنی حالت ہی افسوسناک ہو۔ تو صرف تعلیم کیا بنا سکتی ہے خواہ وہ کسی درسگاہ میں دلائی جائے۔ اسواسطے لکھوکہا روپیہ جدا جدا یونیورسٹیوں کے دل آویز تصور پر نثار کرنے سے پہلے ملکی یا قومی بہی خواہوں کا بڑا بھاری فرض تو یہ ہے کہ جن وجوہ سے نوجوانوں کو محض تعلیم مغربی (خواہ وہ کسی جگہ دلائی جائے) راست نہیں آتی۔ انکا کسی طرح سدباب ہو سکے۔ مثلاً بیجا آزادی کی ہوا مراسم مذہبی سے لاپرواہی مسرفانہ طرز زندگی۔ تن آسانی عموماً ترک زبان تک محدود ہمدردی و اخلاق وغیرہ وغیرہ۔ ہم پوچھتے ہیں اس وقت تعلیم یافتوں میں کتنے فیصدی ایسے ہونگے جو حقیقی اخلاق حسنہ۔ روحانیت۔ حب رسی۔ جفاکشی۔ نفس کشی۔ عملی ہمدردی۔ اتقا اور دینداری کا مادہ جیسا اور جتنا چاہیئے اپنے میں رکھتے ہوں؟ دس یا پانچ فیصدی بھی شاید مشکل سے ملیں پھر مقام ضرورت تو اس بات کی ہے کہ سوسائٹی کی عام اصلاح سے وہ تدابیر عمل میں لائی جائیں جن سے نفس تعلیم نوجوانوں کے حق میں مفید و مبارک ثابت ہو۔ چاہے وہ مشن سکولوں میں پڑھکر حاصل کیجائے یا سرکاری درسگاہوں میں یا اپنے قومی مدرسوں کالجوں میں۔ اور جب سکولوں کالجوں کا ایسا خاطر خواہ انتظام تم سے نہیں بن پڑا جو قوم کی مخصوص ضروریات کے مناسب حال ہو۔ تو ظاہر ہے کہ کامیاب طور پر یونیورسٹی کے بار عظیم کا اٹھانا اس سے بھی دشوار تر ہوگا۔ قیام یونیورسٹی کی تحریک کا جہانتک مسلمانوں سے تعلق ہے ہمارے نزدیک اس میں ایک علیحدہ سیر کن بحث کیفرورت ہے ہم نے یہ خیال کئی بار ظاہر کیا ہے۔ اب پھر ظاہر کرتے ہیں اور بار بار اس کا اعادہ کرتے رہیں گے۔ کہ اصل میں مسلمانوں کا بھلا کسی خانہ ساز سکیم یا تدبیر ترقی سے نہیں ہو سکتا۔ تا وقتیکہ وہ اپنی عملی حالت میں خدا اور رسول کے پاک ارشادات کے مطابق پاک تبدیلی نہ کریں۔ اور یہ قرآن کریم کی اطاعت پورے طور سے اپنے اوپر لازم کرنے کے بغیر ہو نہیں سکتا جس کے لئے ازبس ضروری ہے۔ کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہوں اور ان کے سارے دینی اور دنیوی کام اسی امام مفترض الطاعت کے زیر نگرانی یکجہتی و ہم آہنگی سے انجام پذیر ہوا کریں۔ بعض سطحی خیال کے لوگ بے ساختہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن و حدیث کے ہوتے کسی امام کی کیا ضرورت ہے؟ حقیقت میں یہ ایک بڑا مغالطہ ہے۔ ہر ایک سلیم الفہم آدمی باسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر کسی ایسے مزکی و معلم قرآن کی ضرورت نہیں جو سب کا مسلمہ امام ہو۔ تو پھر کیوں گہر گہر کی جدا شریعتیں بنی ہوئی ہیں؟ کیوں نت نئی سکیمیں اصلاح و ترقی کی ایک دوسری سے بالکل مختلف اختیار کرنی پڑتی ہیں؟ اور پھر بھی کیوں نہیں قوم کو ادبار و فلاکت سے چھٹکارا ملتا۔ لاریب اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی قومی طاقت محض بے سرا ہونے کے سبب سے ان سکیم نشتی کے مطابق منتشر ہو کر رائگان جا رہی ہے یہ متفق سعی و سرگرمی کے جو محفوظ تسلی بخش اور شاندار نتائج و فوائد ایک امام مامور من اللہ کے ماتحت رہکر حاصل ہو سکتے ہیں۔ بحالت موجودہ ہرگز ہرگز پیدا نہیں ہو سکتے۔ خواہ تم ایک نہیں لاکھ یونیورسٹیاں قائم کر لو۔ وما علینا الا البلاغ۔

نئی ریلوے لائنیں

اس وقت شاخ لائنوں کی ایک بڑی سکیم ریلوے بورڈ کے زیر غور ہے۔ جو پنجاب کی نہری نوآبادیوں میں ۲½ فیٹ چوڑی پٹڑی پر تعمیر کی جائیں گی۔ یہ لائنیں اضلاع منٹگمری۔ لائلپور۔ سرگودہ اور گجرات میں مجموعۃً چار سو میل لمبی ہونگی چھانگا مانگا سے پاکپٹن تک پیمائش بھی ہو چکی ہے۔ باقی پیمائش عنقریب ہونے والی ہے کچھ شک نہیں۔ کہ ان شاخ لائنوں کے اجراء سے پبلک کو آمد و رفت اور روانگی مال میں بہت سہولت ہو جائیگی۔ لیکن کاش اس ملک کے لوگوں میں یہ شعور بھی پیدا ہو جائے۔ کہ چھوٹی چھوٹی متعامی لائنیں اپنے مشترکہ سرمایہ سے جاری کرنے لگیں۔ تاکہ انہیں ریلوے سسٹم سے کچھ مالی مفاد اس طرح بھی ہو جایا کرے۔ بحالت موجودہ ہندوستانیوں میں یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جن نچلے طبقہ کے غرباء کا وقت بھی کچھ ایسا قیمتی نہیں اور ان کی فلاکت بھی پیسہ پیسہ کو قابل قدر ٹھیراتی ہے۔ وہ بھی بجائے جفاکشی و جز رسی کے سفر ریل کے طفیل خاصے آرام طلب اور فضول خرچ ہو گئے ہیں بلا سے اس قسم کے ملکی و قومی نقصانات کی مجوزہ سسٹم سے کچھ تو تلافی ہو۔

یورپ بھر میں نہیں

ہمعصر ٹریبون ایک معتبر ذریعہ اطلاع کی بنا پر لکھتا ہے کہ ہندوستان کی سی دہرم سالائیں جنمیں مسافر مفت ٹھیر سکیں۔ یا غرباء کیلئے کھانے کے لنگر بھی جاری ہوں۔ انگلستان کیا یورپ بھر میں نہیں۔ اس کی یہ وجہ نہیں کہ وہاں خیر خیرات کا چرچا بالکل نہیں ہے۔ بلکہ ان مہذب قوموں نے دراصل اپنے مصارف خیرات کو باضابطہ قومی انسٹیٹیوشنوں کے رنگ میں منضبط کر رکھا ہے جنمیں افراد قوم بڑی فراخدلی سے چندے دیتے ہیں اسکے علاوہ خاص خاص ناگہانی حوادث کے وقت بھی مصیبت زدگان کی امداد بڑی فیاضی اور عالی ہمتی سے کرتے ہیں مگر گو یہ ایک قسم کی خوبی یا شان تہذیب ہو مگر ایک مشرقی مذاق کا آدمی ہندوستان کے خیرات خانوں یا خیراتی سراؤں دہرم سالاؤں وغیرہ کی ضرورت کو بھی کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتا کیونکہ یہاں کے اور یورپ کے حالات میں بڑا فرق ہے اور وہاں کی ہر بات یہاں کے مناسب حال بھی نہیں ہو سکتی۔ اسکے علاوہ مساکین کے بارہ سخت ضابطہ کی پابندی کچھ خدا ترسی و رحمدلی کے بھی خلاف ہے۔

مردوں کو جلانا۔ لندن کی عالمگیر میڈیکل کانگریس میں ایک ڈاکٹر نے عجیب تجربہ کر کے دکھلایا۔ اس نے ایک مردہ جانور کے جسم میں زندہ جانور کا خون پہنچا کر اُسے جلا دیا۔ احادیث نبوی میں دجال کا ایک کمال یہ بھی لکھا ہے کہ وہ مردوں کو جلائیگا۔ الحمدللہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں کیسی لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں۔ جو آنکھیں رکھتا ہے دیکھے اور جس کے سر میں عقل و فہم ہے وہ سوچے سمجھے اور خدا کے اس برگزیدہ مامور پر ایمان لائے جس نے ہمیں دجال کا ٹھیک ٹھیک پتہ بتلا کر اس کے فتنوں سے بچنے کی راہیں سمجھائیں

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

عورت اور ناپاکی

اب ایک اور اہم امر ہے جس پر بہت کچھ اختلاف رائے ہوا ہے۔ شریف خواتین! کیا آپ مجھے اجازت دینگی۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں۔ تو میں آپ کو اطلاع دوں کہ یہ مرد کا سچ جو زبان کی چالاکی سے آپ کو نہایت ہی پیارے الفاظ سے پکارتا ہے کبھی آپ کی جنس کو خوبصورت اور اچھی جنس کبھی اپنے سے بہتر اور اپنا بہتر نصف حصہ کا لقب آپ کو دیتا ہے یہ ذات شریف تو ہمیشہ سے آپکے ساتھ منافقانہ چال ہی چلتا رہا۔ بعض وقت جذبات کے ماتحت اور وہ بھی تمہاری صحبت میں اپنی ہی عیش و مسرت کو بڑھانے کے لئے اُس کی زبان پر بے اندازہ شیریں اور دلربا الفاظ کا خزانہ ہوتا ہے۔ جنسے یہ دمبدم آپ کو یاد کرتا ہے۔ محبت پیار۔ مراعات اس کی ہر نقل و حرکت کا انداز ہوتا ہے۔ لیکن ذرا وقت کا جادو دور ہوا اور یہ آگ پھر پتھر سا سخت اور لوہے جیسا سرد ہو جاتا ہے۔ یہ جتنے بڑے بڑے مذہب قریب قریب نے پھرتا ہے۔ ان سب نے شریف خواتین! آپ کی ذلت میں کمی نہیں کی۔ تمام مقدس امور میں مجھے تو یہ کہتے ہوئے حجاب سا معلوم ہوتا ہے آپ مجھے معاف فرماویں اگر میں کہوں کہ مرد نے تمام مذہبی اور مقدس امور میں آپ کو پلید اور ناپاک خیال کر لیا ہے۔ ایام ماسبق میں جاپان نے کبھی اجازت نہیں دی کہ عورت مذہبی عبادت میں کوئی حصہ لے چین میں پہلے عورت کو مندر میں جانے کی اجازت نہ تھی ہندوستان کی منّو اور بعض شاستروں کی رُو سے عورت کا کوئی کام نہیں تھا۔ کہ مقدس کتاب کو ہاتھ بھی لگا دے۔ اور عورت کو جھوٹ کی طرح ناپاک سمجھا گیا تھا۔ یہانتک کہ عورت اگر بت کو ہاتھ لگا دے۔ تو بت کی خدائی اس میں سے نکل جاتی تھی۔ مورت ناپاک ہو جاتی تھی۔ اور اُسے پھینکنا پڑتا تھا۔ ایسا ہی جب تاریخ باب ۱۳ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان نے دختر فرعون کے لئے الگ گھر بنایا۔ اور اُسے داؤد کے شہر میں نہ رہنے دیا۔ اور یہ کہا کہ میری عورت اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے شہر میں نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ یہ جگہ مقدس ہے جہاں خداوند کی کشتی موجود ہے اس واقعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ کہ یہودی عورت کو ناپاک سمجھتے تھے لیکن میں اس رائے سے اتفاق نہیں کرتا مجھے بائیبل میں بعض ایسی عورتیں نظر آتی ہیں۔ جو خدا کے کلام سے مشرف ہوئیں۔ مثلاً موسیٰ اور عیسیٰ دونوں کی مائیں۔ علاوہ ازیں ایک اور بانجھ عورت کو خدا کے فرشتے نے صاحب فرزند ہونے کی خوشخبری دی۔ اب جس قوم میں عورت کو اس طرح ربانی فضل کا مورد سمجھا جاوے۔ وہاں عورت ناپاک اور پلید نہیں سمجھی جاتی۔ رہا جناب سلیمان کا معاملہ یہ بالکل صاف ہے اگر انہوں نے دختر فرعون کو مقدس جگہ میں رہنے کی اجازت نہ دی۔ تو اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ اسرائیل کے خاندان سے نہ تھی۔ وہ غیر مختون قبیلہ سے تھی اور یعقوبؑ کا خاندان یعنی یہودی غیر قوم کو اپنے مذہب یا مذہبی امور میں دخل نہیں دیتے تھے۔

عیسائیت میں عورت کی حیثیت

یہ واقعی افسوسناک امر ہے۔ کہ جناب مسیح کے ایام بہت ہی تھوڑے تھے۔ اُن کو موقعہ ہی نہ ملا۔ کہ وہ عورت کی حیثیت کو جو اُس مذہب یہودی میں حاصل تھی۔ کچھ بہتر بنا تے۔ اگرچہ جہانتک اُنکا ذاتی برتاؤ عورتوں سے تھا۔ وہ عورتوں کے حق میں نہایت خیر و خوبی سے وابستہ تھا۔ علاوہ ازیں جیسے کہ اُنہوں نے خود خطبہ کوہی میں کہا ہے۔ کہ میں شریعت اور انبیاء کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔ بلکہ اُن کی تعمیل کرنے آیا ہوں۔ اس لئے اُن کے واسطے مجبوری تھی۔ ان الفاظ کے بعد جناب مسیح نہ تو قانون میں کوئی اضافہ کر سکتے تھے۔ نہ اُسے کم کر سکتے تھے۔ ہاں پالوس نے ایک طرف تو ہمیں تمام قوانین و شرائع سے آزاد کر رکھا ہے۔ لیکن اُس کے سارے مذہب کا مظہر اُس کا یہ قول ہے:۔

"عورت کی ذریعہ ہی گناہ دنیا میں آیا۔ اور عورت کے طفیل ہی ہم کو موت دیکھنی پڑی"

اب پولوس کے متبعین جو محض عورت کے طفیل نہ صرف بہشت کھو بیٹھے۔ بلکہ دائمی سزا کے بھی بوجھ تلے آ گئے۔ یہ تو پھر قابل معافی ہیں۔ اگر عورت کے ساتھ سلوک کرنے میں متبعین پولوس مراعات سے کام نہیں لیتے۔ اور اُس کو بُرے ناموں سے یاد کرتے رہے۔ اور بات بھی درست ہے۔ اس قدر بھاری نقصان عورت کے ذریعہ اور پھر وہ غضبناک نہ ہو۔ جب پولوس نے یہ فتویٰ دیا۔ کہ آدم خود نہیں بلکہ عورت کے فریب میں مرتکب گناہ ہوئے۔ تو پھر پولوس کے یہ مقدس الفاظ کیوں کلیسا کے گنبد سے وقتاً فوقتاً نہ گونجتے رہیں۔ اور عورت کی ذات کو آئے دن مقدس درشت الفاظ سے بابرکت نہ کیا جاوے۔ ان مقدس حضرات نے اپنی بہنوں یعنی عورتوں کے لئے ایک بڑا بھاری ترکہ پاک الفاظ کا چھوڑا ہے۔ جس کی فہرست بہت ہی لمبی ہے۔ ہاں میں اُن میں سے چند الفاظ یہاں لکھ دیتا ہوں جن میں مقدس برنارڈ۔ مقدس انتانی۔ مقدس بونا وینچر مقدس جیروم مقدس گیر گیرے اعظم اور مقدس سی پین نے عورت کو ملقب کیا ہے۔

"شیطان کا آلہ۔ شیطان کے ہتھیاروں کی جڑ بچھو جو کاٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہے شیطان کا دروازہ اور گناہ و عصیان کی سڑک۔ زنبور کا زہر وہ آلہ جو ہماری روحوں پر قبضہ کرنے کیلئے شیطان استعمال کرتا ہے"

مقدس طرطولین تو عورت سے اس قدر برافروختہ ہے کہ وہ ایک مقام پر کہتا ہے۔

"عورتو تم نہیں جانتیں۔ کہ تم میں سے ہر ایک حوا ہے خدا کا فتویٰ جو تمہاری جنس پر تھا وہ ابھی تم میں موجود۔ تو پھر جرم بھی تم میں موجود ہوگا تم تو شیطان کا دروازہ ہو۔ تم ہی نے آسانی سے خدا کی تصویر یعنی مرد کو ضائع کیا۔"

اسلام نے کیا حیثیت عورت کو دی

کس قدر قابل افسوس کس قدر قابل تاسف امر ہے۔ کہ عورت جو مرد کی محبوب ترین رفیق ہے۔ عورت جو مرد کا پیارا رشتہ ہے۔ عورت جو ہر قسم کے عمدہ مفید اور صحیح تاثرات سے اثر یاب ہو سکتی ہے۔ عورت جو محبت و شفقت کا سرچشمہ ہے۔ عورت جس کی محبت و شفقت میں خورد سال دنیا کی ہدایت اور ترتیب و تعلیم کے اسباب وابستہ ہیں۔ وہی عورت جس کے محبت بھرے زانو پر لیٹ کر میں نے سب سے اول اپنے خالق و مالک کا نام سیکھا۔ وہ عورت جس نے اپنی آغوش محبت میں مجھے کلمہ طیب

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جو میرے اسلام کی جڑ ہے۔ آہ۔ عورت۔ جو دست قدرت کی ایک مکمل اور خوبصورت سی خوبصورت صناعی ہے جسکا بے لوث اور وفاکیش دل کے ساتھ محبت آمیز نگاہ سے اپنے خاوند کو پیار کرنا۔ مرد کو خزانہ مسرت کا مالک بنا کر دو رنوں پر ہمیشہ کے لئے مہر لگا کر مت لگا دیتا ہے۔ عورت جس کو قرآن نے محصنات کہہ کر مرد کے لئے ایک حصن حصین طیار کیا۔ جو لشکر گناہ کے مقابل ایک مضبوط قلعہ ہے۔ عورت جو مرد کیلئے تقوے اور پرہیزگاری کا لائٹ ہو یعنی منار روشنی ایسے وقت ہو جاتی ہے جب اُس کا جہاز شہوانی جذبات کی طغیانی سے ٹکراتا ہوا تباہی کو پہنچنے لگتا ہے اور ایک لفظ میں عورت جو بے لوث محبت کے ذریعہ بھوت یعنی مرد کو فرشتہ بنا دیتی ہے آہ عورت۔ بدقسمت عورت مرد نے تجھے بد عقیدوں غلط عقیدوں کے باعث بدترین رنگوں اور سیاہ ترین نقشوں میں دنیا پر ظاہر کیا ہے باقی دارد)

ضروری اطلاع۔ کوئی ترسیل زر منیجر یا اور کسی شخص کے نام نہ ہو بلکہ پیغام صلح سوسائٹی اور اخبار کے منی آرڈر جدا جدا ہوں بہ تفصیل اور بیت نیک منیجر کو پہنچنے چاہئیں تاکہ حساب میں غلطی نہ ہو۔

مراسلات

ترقی کیلئے پاک تبدیلی کی ضرورت ہے

اگر دنیا کے کسی ملک اور کسی زمانہ کی تاریخی روایات اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے۔ اگر کوئی تاریخ کی کتاب اپنے واقعات کے لحاظ سے قابل وثوق سمجھی جا سکتی ہے۔ اگر علم تواریخ اب بھی پڑھنے والوں کو عبرت اور نصیحت سے متاثر کر سکتا ہے تو اس میں کلام نہیں۔ کہ آج تک کوئی قوم کوئی مذہب کوئی فرقہ سوائے پاک تبدیلی کے بام رفعت پر نہیں چڑھ سکا۔ کسی قوم کو مثال کے طور پر لے لو۔ ضرور اس کے دور ترقی اور بلندی میں پاک تبدیلی نمایاں طور پر ظاہر ہوگی۔ اس کی برائیاں نیکیوں سے اس کا فسق و فجور زہد و اتقا سے اس کی شرارتیں اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ سے تبدیل شدہ نظر آئیں گی۔ سچے مسلمانوں کے واسطے تو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم کے ارشاد باری تعالے سے بڑھکر اور کوئی قول قابل پذیرائی نہیں ہو سکتا۔ لیکن غیر مسلموں کے اور صرف نام کے مسلمانوں کو بھی مذہب اسلام کی ترقی پر غور کرنا چاہئے یہ حقیقت تو کسی تاریخ دان سے پوشیدہ نہیں۔ کہ اسلام کی پیدائش ایک ایسے خطہ میں ہوئی تھی۔ جو دنیا بھر کی خباثتوں اور ناپاکیوں کا مسکن تھا۔ کبیرہ سے کبیرہ گناہ شیر مادر سمجھا جاتا تھا۔ نا متناہی لڑائی جھگڑے ان لوگوں کے روزانہ اشغال تھے۔ رہزنی اور ڈاکہ زنی ان کا ذریعہ معاش تھا۔ فرقہ نسواں کی بے حرمتی اور بے پردگی ان کے لئے باعث تفریح۔ تہذیب ان سے کوسوں دور بھاگتی تھی سوتیلی ماؤں کے گلے میں زوجیت کا طوق ڈالنا ان کے وراثتی حقوق میں سے تھا۔ انسانیت کے آداب ان سے مفقود اور وہ انسانی اخلاق سے بیگانہ ہو چکے تھے۔ وحشت اور درندگی ان میں یہانتک سرایت کر چکی تھی۔ کہ بیٹیوں اور بھائیوں کا گوشت کھا جاتے اور مرداروں سے بھی پرہیز نہ کرتے تھے خدا کی نافرمانیوں میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ جب بخل کرنے پر آتے۔ تو قریبی رشتہ داروں یتیموں اور غریبوں کے مال اور حقوق کو تلف کرنے میں بھی دریغ نہ کرتے۔ اور جب فضول خرچی پر آتے تو عیاشی اور زناکاری اور دیگر افعال شنیعہ کے ارتکاب کے لئے پانی کی طرح ڈھیروں سونا چاندی بہا دیتے تھے۔ ان کی مذہبی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ وہ یقین رکھتے تھے۔ کہ ہر ایک قسم کا عذاب و ثواب ان کے خود تراشیدہ بتوں کے قبضہ قدرت میں ہے کیونکہ خدا ایسے بکھیڑوں سے کہ کسی کو سزا دے۔ یا کسی پر انعام و اکرام کرے منزہ اور بے نیاز ہے۔ اس نے ان کاموں کے کرنے کے لئے وہ تمام قوتیں اور قدرتیں جو عالم ارواح اور اجسام کے متعلق ہیں۔ بتوں کو عطا کر رکھی ہیں۔ اور یہانتک ان کو عزت بخشی ہے کہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں غرضیکہ یہ ان کے عقاید اور وہ ان کے افعال تھے عرب کا ملک اُس وقت اپنی اس حالت میں خصوصیت سے وجہ انتیاز رہتا تھا۔ لیکن دنیا نے دیکھا۔ اور اب تاریخ کے اوراق سبق گیروں کے لئے ان واقعات کو محفوظ کئے ہوئے موجود ہیں۔ اور چشم عبرت اور فکر رسا کو بتلاتے ہیں۔ کہ کس طرح اس ملک کے باشندوں نے اسلام کی آغوش میں آکر صرف اپنا ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کا رنگ بدل دیا۔ اور اس وقت کے تمام مہذبوں کو ان کے آگے زانوئے ادب خم کرتے ہی بنی۔ جاہ و جلال اور آرام و آسائش بکمال حاصل ہوئے۔ قیصر و کسریٰ جیسے پرشوکت و ہیبت حکمرانوں کو اپنے سریر حکومت ان کے لئے خالی کرنے پڑے۔ لیکن وہ کیا چیز تھی جس نے ارشاد رب۔ ولا تفرقوا کے ساتھ ہی گویا لفظ تفرقہ کو اس وقت کی لغت عرب ہی سے نکال دیا۔ وہ محبت کیوں تھی جس نے واعتصموا بحبل اللہ کی سلک میں ان کو منسلک کر دیا۔ وہ شوق کہاں سے آیا تھا جس نے گھر سے بےگھر وطن سے بے وطن اور اپنے دوست آشناؤں سے جدا کر دیا۔ وہ جوش کس لئے تھا جس نے مخالفین کے انبوہ کثیر کے باوجود کمر ہمت ہمتوں کو پست

نہ ہونے دیا۔ تکبر اور استغنا کو ولایا۔ جانوں کی قربانی ان کے آگے معمولی سی بات تھی۔ ان کو کچھ مشکل نہ رہی تھی۔ برادران! ان تمام باتوں کی وجہ صرف پاک تبدیلی تھی۔ اور بس۔ اگر وہ اپنی (۳) حالت کی حالت کو تبدیل نہ کرتے۔ اگر وہ اپنے آپ کو خبیث لوگوں سے علیحدہ نہ کرتے۔ اگر وہ نا اتفاقی کی جگہ محبت اور عقیدت کو جگہ نہ دیتے۔ اگر وہ اپنے گم کنندہ وطن کو خیرباد نہ کہتے۔ اگر وہ اپنے جہول اور نامعقول دوستوں سے قطع تعلق نہ کرتے۔ تو ہرگز ممکن نہ تھا۔ کہ یہاں تک ترقی کر سکتے۔ انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کے بدلے مولیٰ کریم کی رضامندی حاصل کی۔ اور اس کے لئے قربانی کے بکرے کی طرح ذبح کئے گئے۔ اس لئے خدا نے ان کی بدیوں کو نیکیوں سے اور شرارتوں کو بھلائیوں سے بدل دیا۔ انہوں نے مے نوشی کو شب کو تہجد کی نماز اور اپنے حقیقی معبود کے آگے تضرع و زاری کیا تھا اور صبح کی شراب کو صبح کی نماز اور استغفار کے وظائف سے تبدیل کر دیا۔ پس اسی تبدیلی نے انہیں بہادر بنا دیا۔ اور انکا ذکر خیر دنیا کے کونہ کونہ میں گونج اٹھا یہی تبدیلی ان کے دل کی دلیری اور زبان کی روانی اور ایمان کی قوت اور بلندی معرفت کا موجب ہوئی۔ خدا نے ان کے لئے سخت کو نرم اور دور کو نزدیک کر دیا۔ اور ان کے سینوں کو تنگی سے فراخی اور قبض سے انشراح کی طرف پھیر دیا ان کے قوائے دماغی کو اسرار ربانی کے سمجھنے کے لائق بنا دیا۔ ان کو بالطبع نیک باتوں سے انس اور بری باتوں سے نفرت پیدا ہو گئی۔ وہ خدا کے لئے موت کی طرف دوڑتے تھے۔ اس لئے خدا نے ان کو دین و دنیا میں ہمیشہ کے واسطے زندہ کر دیا۔ وہ ایسی قوم تھی جس نے کبھی جنگ کے میدانوں سے تخلف نہ کیا۔ ان کی قلبی و دماغی طاقتیں مختلف طریقوں سے مشکلات کی کسوٹی پر رکھکر پرکھی گئیں اور ملک داری اور جہانبانی کی لیاقتیں جانچی گئی نہیں۔ وہ ہر ایک آزمائش میں پورے اترے اس لئے دین و دنیا میں کامیاب اور فائز المرام ہو گئے تھے۔ یہ ایک مسلمہ اصول اور مانا ہوا مسئلہ ہے۔ کہ جو قوم یا جس شخص کے پیرو پاک تبدیلی سے پاک ہی رہتے ہیں ان کو کسی مسرت کی رفتگی اور آسائش کی ساعت نصیب نہیں ہو سکتی۔ قوموں اور گروہوں کے حالات سے قطع نظر ایک صاحب عقل اور اہل بصیرت اپنی حالت پر ہی غور کرے۔ اور گرد و پیش کے واقعات کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی تکلیف گوارا کرے۔ تو اسے آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی خلقت عہد سے لیکر لحد تک ہر آن ہر لحظہ تغیرات عظیم کے حوادثات میں چکر لگاتی رہتی ہے۔ اور اگر اس کی یہ تبدیلی پاکیزگی کے اوصاف کو لئے ہوئے ہوتی ہے۔ تو وہ ہر وقت خوش و خرم رہتا ہے۔ اور ہر ایک بڑی سے بڑی مشکل اس کے سامنے پر کاہ کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتی۔ وہ ہر ایک تکلیف کا بکشادہ پیشانی خیر مقدم کرتا ہے اور تکلیف کو اپنی ترقی کا ذریعہ جان کر پیش از پیش مستعد اور تیار ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی افکار و حوادثات زمانہ سے مغلوب نہیں ہوتا۔ اس کا ضمیر اس کو جوانمردی سے مقابلہ کرنے کے لئے ابھارتا ہے۔ اس کا دل اس کو ایک ناصح مشفق کی طرح سے تسلی دیتا ہے۔ اور آخر کار اس کی تکالیف اور صبر و استقلال کا نتیجہ اس کو بہ شیریں حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن جو آدمی نظام قدرت کے ماتحت تبدیلی تو کرتا ہے لیکن اس کی تبدیلی میں ناپاکی کا دخل ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک کام کو کرتے ہوئے لرزتا ہے اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے۔ اس کی روح اس پر لعنت بھیجتی ہے اس کا دل غیر مطمئن ہوتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی عزیز زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اور دنیا کے لعن طعن سے تنگ آکر اپنی ناپاک ہستی کو لوگوں کی غضب آلود نگاہوں سے پوشیدہ کر لیتا ہے۔ خودکشی اس وقت اس کی مونس ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ آلام زندگی سے نجات پاتا ہے۔ اور یہی اس کا آخری حربہ ہوتا ہے بعینہ یہی حالت ان قوموں کی ہوتی ہے۔ جو ترقی کے لئے تبدیلی تو کرتی ہیں لیکن ان کی تبدیلی اصول تزکیہ و طہارت کے ماتحت نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کا ترقی کے لئے تبدیلی کرنا خود ان کی ہلاکت (تباہی) کا موجب ہوتا ہے۔ آجکل مسلمانوں کے ملکوں کے چھینے جانے مسجدوں کے گرائے جانے مقبروں کے ٹوٹے جانے پر چیخنے چلاتے اور شور مچاتے

ہیں۔ لیکن کیا خدا کے لئے کبھی ٹھنڈے دل سے ہم نے اس پر بھی غور کیا ہے۔ کہ ہماری تباہی۔ بربادی اور ناکامی کے کیا وجوہات ہیں۔ اور ہم کیوں روز بروز ذلیل اور بے عزت ہوئے جا رہے ہیں۔ کیا ہم انہی مسلمانوں اور خدا کے پیاروں کی اولاد ہیں جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کیا ہمارا وہی خدا ہے۔ جو ہمارے اسلاف کا تھا۔ کیا ہمارے ہاتھ میں وہی قرآن شریف ہے جو رسول عربی صلعم لائے تھے۔ کیا ہم اسی خدا کی مخلوق ہیں جس نے ہمارے بزرگوں کو بادیہ نشینی کی حالت سے دنیا کی اعلےٰ سے اعلےٰ سٹیج پر متمکن کر دیا تھا۔ بلاشبہ سب کچھ وہی ہے۔ وہی خدا ہے وہی اس کا زندہ جاوید رسول وہی قرآن مجید۔ اگر کچھ نہیں ہے تو ہماری ہستی اس قابل نہیں ہے۔ کہ انعام و اکرام کے دروازے ہم پر کھولے جاویں۔ لیکن کیا خدا کی ہم سے دشمنی ہے؟ یا اس نے ہمیں اس قعر ذلت میں بلا کسی وجہ کے گرا یا ہے؟ یا ہم پر ظلم کیا ہے معاذ اللہ منہا۔ ہرگز نہیں قطعاً نہیں یہ جو کچھ ہے۔ ہمارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے سامنے آ رہی ہے۔ جو کچھ ہم نے بویا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے جو کچھ ہم نے کیا۔ اور لطف یہ کہ باوجود اس خستہ حالی کے پھر بھی ہماری وہی چال ڈھال ہے سو ہی نقارہ گنتار باطل مذاہب کے لغو اور بیہودہ احکام کے دلدادہ بنے ہوئے ہیں۔ دنیا پرستی کی حرص بڑھی ہوئی ہے۔ مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور کا معاملہ ہے۔ یورپی فیشن کے شوقین ہیں۔ اہل مغرب کے خود ساختہ اصول ہمارے لئے آسمانی شریعت ہے۔ گو کل ہی اس کی تکذیب اپنے ہی منہ سے کیوں نہ کرنی پڑے۔ ہمارے جوش صداقت اور استقلال سے معرا محض سوڈا واٹر کے ابال کی طرح آتی ہیں۔ ہم ملکوں کے ہاتھ سے جانے پر چیخ پکار کرتے ہیں لیکن یہ توفیق نہیں۔ کہ جو کچھ بچ رہا ہے اسی کو قبضہ میں رکھنے کی اہلیت پیدا کریں۔ اور جو اسباب اس وقت ہماری ناکامی کا موجب ہوئے ہیں۔ ان کا انسداد کریں۔ مسجدوں کے گرانے پر تو ہم تڑپتے بلکہ جوش میں آکر جانیں تک دیدیتے ہیں لیکن افسوس اور صد افسوس کہ مسجدوں کے آباد کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ جہاں ہزاروں مسجدیں غیر آباد پڑی مسلمانوں کی حالت زار پر مرثیہ خوانی کر رہی ہیں۔ ہمیں مقبروں کا اکھیڑا جانا تو برا لگتا ہے۔ لیکن یہ ہمت کبھی نہیں پڑتی۔ کہ ان سے جو شرک فی العبادت لوگوں میں پھیلا ہوا ہے اور جس کی نسبت خداوند کریم فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔ خدا اللہ نہیں بخشیگا۔ شرک کو جو اس کی ذات سے کیا جاوے اور اس کے سوائے باقی گناہ بخش دیگا جسے چاہے۔ اس شرک کے مٹانے کے درپے ہوں۔ مقبروں پر سجدے کئے جاتے ہیں چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں منتیں مانی جاتی ہیں لیکن یہ سب کچھ کرنے کرانے والے کون ہیں۔ ہم مسلمان ہی۔ ہماری موجودہ حالت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہیں کیونکہ مسلمانوں کی نسبت تو قد افلح المؤمنون آیا ہے۔ لیکن ہم تو برعکس معاملہ میں کام ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کی پہچان کی خدا نے چھ نشانیاں فرمائی ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) الذین ھم فی صلاتھم خاشعون (۲) والذین ھم عن اللغو معرضون (۳) والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون (۴) والذین ھم لفروجھم حٰفظون الا علیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغیٰ وراء ذالک فاولٰئک ھم العادون (۵) والذین ھم لامٰنٰتھم و عھدھم راعون (۶) والذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون۔ (۱) یعنی وہ جو نماز میں خشوع کرتے ہیں (۲) لغو کاموں سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں پر پس ان پر کوئی برائی نہیں پھر جو کوئی سوائے ان کے اور جگہ حرام کاری کرے تو وہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہے۔ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں۔ جو نمازوں کے محافظ ہو جاتے ہیں۔ پس وہی سچے مسلمان ہیں۔ لیکن ہمیں عقل اور فکر سے کام لیکر سوچنا چاہئے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو ان احکام شرعیہ کی پابندی کرتے ہیں۔ کس قدر ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ مگر بالمقابل اس کے ایسے بہتیرے موجود ہونگے جنہیں نہ دنیا کی شرم ہے نہ خدا کا خوف نہ فکر فردا۔ نہ غم جزا و سزا کا نہ عزت کی پرواہ نہ پاس حیا کا۔ پھر بھی وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ افسوس اور ہزار افسوس ایسے مسلمانوں پر اور سلام ہے ان کی مسلمانی کو۔ اے کاش وہ غور کریں اے کاش وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں۔ اور اپنی کھوئی ہوئی عزت کو واپس لینے کے لئے ان راہوں پر چلیں جن پر اگلے ماسبق قدم زن ہوئے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہم اپنی کھوئی ہوئی قدر و منزلت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ضرور ہے کہ خدا ہماری گری ہوئی حالت کو سنبھالے۔ ایسے سب قدرتی ہیں۔ لیکن اشد ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنی حالت کو اس طرح تبدیل کریں جیسا کہ ہمارے اسلاف کا نمونہ ہمارے پیش نظر ہے۔ افعال شنیعہ کو خیرباد کہیں۔ خدا کے لئے رسول کے لئے نہیں اپنی جانوں کے لئے گمراہی کی روش کو چھوڑ دیں۔ قرآن کریم کے خلاف عمل درآمد نہ کریں۔ فضول لڑائی جھگڑوں سے احتراز کریں کینہ سوزی اور بغض پروری سے اپنے سینوں کو صاف کر دیں۔ پھر دیکھیں کہ خدا ہم پر کیسے کیسے فضل نازل فرماتا ہے۔ اے خدا ہمیں تمام برائیوں سے بچا۔ اور نیکیوں کی توفیق بخش۔ آمین ثم آمین۔

غلام نبی بلانوی (خادم ریویو آف ریلیجنز انگلش قادیان)

(بقیہ ایڈیٹوریل)

اصل کی طرف رجوع

ایک مسلمان والئے ریاست کے برادر گرامی قدر نے ولایت میں ایک مس سے جو کسی تھیٹر کی مشہور ایکٹرس تھی شادی کر لی۔ مس صاحبہ نے پانچ سال تک خانہ داری کی زندگی بسر کی مگر بعد میں پھر وہی لائف اختیار کر لی۔ پرنس کو رسے شادی کے وقت تین لاکھ کا زیور بھی چڑھایا تھا۔ کاش اس دولت اور دنیاوی وجاہت کے ساتھ انہیں اس ارشاد الٰہی کا بھی کچھ علم ہوتا کہ "الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات" الآیۃ تو روں نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کے مصداق نہ بنتے۔ افسوس کہ مسلمان باوجود اتنی مصائب کے اسلام کی طرف رجوع نہیں کرتے۔

کیا شرم و حیا اٹھ گئی

محکمہ آبکاری کی رپورٹ بابت ۱۹۱۲-۱۳ء سے پایا جاتا ہے۔ کہ پنجاب میں علانیہ شراب خوری کی شرمناک اور قابل ملامت وبا روز بروز بڑھتی جاتی ہے لاہور امرتسر اور ترن تارن میں تو بہت ہی تاسف خیز حالت بیان کی گئی ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاہور کی رائے میں جس کی فنانشل کمشنر بہادر بھی تائید کرتے ہیں۔ سربازار کھلم کھلا مے نوشی سے پہلے لوگ کچھ شرماتے بھی تھے۔ مگر اب تو دن بدن بے شرم ہوتے جاتے ہیں۔ کثرت مے نوشی کا اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ۱۸۸۶ء سے ۱۹۱۲ء تک کے ۲۶ سال میں شراب کی دوکانیں ۲۲۷ سے گھٹکر ۹۵ رہجانے پر بھی اس صیغہ آبکاری کی آمدنی چوگنی ہو گئی ہے۔ پولیٹیکل جوڑ توڑوں کے دلدادہ اسبارہ میں بھی حکام ہی کو قائل کرتے ہیں۔ کہ فلاں و فلاں تدابیر سے اس خطرناک وبا کا سدباب کیوں نہیں کیا جاتا۔ لیکن ان خانہ ساز "بہی خواہان" ملک و قوم کو بھی اس سے کچھ شرم و حیا مانع نہیں ہوتی۔ کہ اپنے گھر کی خود تو خبر نہ لی جائے۔ اور اس کو خطرہ سے بچانے کا ہر طرح دوسروں پر ہی حصر رکھا جائے۔ تعجب ہے کہ جو عیوب سوسائٹی کے لئے مذہباً عرفاً عقلاً ہر لحاظ سے خطرناک و بربادی بخش ہوں۔ ان کی روک تھام بھی نہیں ہو سکتی۔ تو پھر امور مملکت کی کیا خاک اہلیت ہوگی ؂

تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی

اسی برتے پر ہر سال گورنمنٹ کے لئے واویلا مچائی جاتی ہے۔ پنجاب میں مسلمان آبادی زیادہ ہے۔ مسلمانوں کو جو آجکل اپنی ترقی کے لئے بہت پیاسے نظر آتے ہیں۔ ہم اس ارشاد الٰہی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ اے برادران اسلام اس روح اور جسم دونوں کی دشمن سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اور قرآن کی فرمانبرداری میں آجاؤ۔ تا تمہارا بھلا ہو۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
دیکھنا اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی و تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

پیغام صلح
اخبار لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی ہے۔ طلباء سے للعہ اور عام ۔
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام پتہ۔ صاف اور خوشخط لکھیں

احمدیہ بلڈنگس
نولکھا۔ لاہور

نمبر ۳۱	لاہور۔ یکشنبہ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۹ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۱ ہجری	جلد ۱

مطبع رفاہ کی ضمانت کی ضبطی کا حکم

(زیر اثر قانون مطابع سنہ ۱۹۱۰ء)

از انجا کہ مولوی عبد الحق نے ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کو لالہ بھورام مجسٹریٹ ضلع لاہور کے سامنے زیر دفعہ ۴ قانون بست و پنجم سنہ ۱۸۶۷ء جس کی ترمیم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۹۱۱ء نے کی۔ اقرار کیا تھا کہ میں مطبع رفاہ عام واقع بیرون موچی دروازہ لاہور کا مالک ہوں ۔

از انجا کہ بموجب دفعہ ۳ انڈین پریس ایکٹ سنہ ۱۹۱۰ء اس نے ۱۰ اپریل ۱۹۱۱ء کو مطبع مذکور کی ضمانت میں پانسو روپے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے ہاں داخل کئے تھے

اور از انجا کہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۱۳ء کو ایم عبد الحق نے مسٹر ای آر اینڈرسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے سامنے بموجب دفعہ ۵ قانون ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء جس کی ترمیم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۹۱۱ء نے کی اقرار کیا تھا۔ کہ میں ایک اردو اخبار موسوم بہ پیغام صلح کا جو رفاہ عام پریس میں چھپا کریگا پرنٹر ہوں۔

اور از انجا کہ پیغام صلح کے پرچہ مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء میں صفحہ ۳ و ۴ پر ایک مضمون بعنوان "ارجن کا چیلنج منظور" چھپا ہے۔ اور چونکہ لوکل گورنمنٹ کی رائے میں اس مضمون کے الفاظ ایسے ہی ہیں جنکی تشریح دفعہ ۴ (۱) (سی) انڈین پریس ایکٹ سنہ ۱۹۱۰ء میں کی گئی ہے۔ اور جن سے ہز مجسٹی کی رعایائے برٹش انڈیا کی ایک خاص جماعت یا فرقہ یعنی آریہ سماج والوں کے خلاف براہ راست یا بالواسطہ طور پر نفرت یا حقارت پیدا ہونے کا امکان میلان یا گمان غالب ہے ۔

لہذا اب لوکل گورنمنٹ بتعمیل اختیارات دفعہ ۴ (۱) قانون مذکور بذریعہ حکم نامہ مولوی عبد الحق مالک مطبع رفاہ عام کو نوٹس دیتی ہے۔ کہ پانسو روپے کی ضمانت جو اس پریس کے متعلق داخل کی گئی تھی۔ نیز تمام کاپیاں پیغام صلح کے پرچہ مذکور کی جہاں کہیں بھی ہوں۔ ہز مجسٹی کے لئے ضبط کیجاتی ہیں

جو ۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء کو شملہ پر جاری ہوا۔

حسب الحکم ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب و ملحقات سی اے بیرن چیف سیکرٹری۔ گورنمنٹ پنجاب۔

نوٹ از اخبار پیغام صلح) اس مضمون میں حدوث مادہ سرشٹی میں روحانیت اور مسئلہ نیوگ وغیرہ کے متعلق آریہ صاحبان کے اپنے مسلمات مذہبی پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ جو ان کی کتاب ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں موجود ہیں اور اس تحریر کا مقصود کسی کی دل آزاری یا توہین و تحقیر نہ تھا۔ بلکہ بطور جواب الزامی کے سماجی صاحبان کی اپنی ہی مانی ہوئی باتوں کا ضمناً تذکرہ کیا گیا تھا

تازہ برقی خبریں

معاملہ بلقان (قسطنطنیہ ۱۷ ستمبر) وکلاء ترکی و بلغاریہ آج پھر اجلاس کرینگے۔ غور زیادہ تر قبضہ ڈیموٹیکا کے متعلق کیا جائیگا جب اس مسئلہ پر انکا اتفاق ہوجائیگا۔ تو وکلاء حد بندی کے بارہ میں غور کرینگے۔ جنوبی اسپیرو نے حسب ذیل قرار دی ہے۔ اینوز میڈیا لائن سے چلکر یہ حد دریائے مارٹزا کے برابر برابر جائے۔ پھر براہ سمانہ و مداکوی شمال کی طرف مڑتی اور مصطفےٰ پاشا کے جنوب سے ہوکر پھر شرق کو پیرتی اور قرق کلیسا کے شمال سے گذرتی ہوئی بحیرہ اسود کے ساحل پر بمقام سٹیفنو ختم ہوجاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وکلاء کا فیصلہ عدالت ہیگ میں بھیجا جائیگا۔

مس ایلن کا ناچ (۱۷ ستمبر) پولیس کمشنر بمبئی نے ایوننگ نیوز کے نامہ نگار سے بیان کیا۔ کہ ایکسال قبل وہ مس ایلن کے ایجنٹ کی درخواست بمبئی میں ناچ دکھانے کے متعلق نامنظور کر چکے ہیں۔ ہاں اگر صرف یورپین ہی اس ناچ کو دیکھ سکیں۔ تو مس صاحبہ کے آنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ مگر اس طرح انکا مالی نقصان ہوگا۔ اگر (برہنہ) ناچ نہ بھی دکھایا جائے پھر بھی میں ان سے یہ کہونگا۔ کہ مس صاحبہ بمبئی نہ آئیں۔ کیونکہ اس سے گوری عورتوں کی نسبت بڑا اثر پیدا ہوگا۔

مہلک حادثہ (لندن ۱۷ ستمبر) ۱۸۰ فیٹ اونچی ایک چمنی (دوڈنگٹن) ورکنگٹن کے کارخانہ آہن میں پھٹکر گری۔ بہت سے کاریگر دب گئے اور پانچ آدمی ہلاک ہوئے۔

ڈکیتی کی تیاری (کلکتہ ۱۸ ستمبر) چار ہندو لڑکے منگل کو اس الزام میں پکڑے گئے۔ کہ وہ ڈاکہ کی تیاریاں کر رہے تھے۔ ملزم حوالات میں ہیں۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

سلہٹ میں ہیضہ (" ") ضلع سلہٹ میں ہیضہ کی بدستور ہولناک شدت ہے کئی دیہات کی رپورٹ سخت تشویش خیز ہے

البانیہ میں بغاوت (لندن ۲۰ ستمبر) جدید گورنمنٹ صوبہ البانیہ کو اس وقت ایک بغاوت کا سامنا ہے جسکا سرغنہ اسعد پاشا محافظ سقوطری اور اسکا وزیر داخلیہ ہے جس کی نسبت خبر ہے۔ کہ اسنے مقام درازو کے خزانہ سرکاری پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں اپنی خود مختار حکومت قائم کر رہا ہے اسکے ساتھ ہی یونانی اور سروی کہتے ہیں کہ البانیہ میں بدامنی پھیلتی جاتی ہے۔ جان و مال معرض خطر میں ہیں

متفرق خبریں

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ۲۷ ستمبر کو بمقام چائل ونق افروز ہونگے

امپیریل لیجسلیٹو کونسل نے شملہ پر ۱۷ ستمبر کو اس موسم کا آخری اجلاس بصدارت حضور وائسرائے منعقد کیا۔ حاضرین کی تعداد بکثرت تھی معاملات ذیل پر بحث ہوئی۔ ریلوے مسافران درجہ سوم کی تکالیف بتعمیر جدید دہلی شہر افواج و اینٹر۔ ترمیم مدراس سٹی میونسپل ایکٹ مسٹر مال ملازمان ریلوے مدراس قیام پاسٹیور انسٹیٹیوٹ ہاپڑ۔ ہندوستان کواپریٹو سوسائیٹیوں کی تحریک سرکاری چرچ۔ الحاق انڈامو ہن کالج۔ مجوزہ مسودہ معینہ سود پنشنوں پر انکم ٹیکس۔ اینگلو انڈین سکولوں کے معلمین ہندوستانی اور پولیٹیکل خدمات۔ لائٹ ریلوے ہائے آسام۔ سستے سگرٹ نابالغ لڑکوں کی ولایت وغیرہ

طرابلس میں خونریز جنگ (روما ۱۷ ستمبر) سترک مورچہ عصور پر بنغازی و درنہ کے درمیان تباہ شدہ جنگلوں میں باغی عربوں اور اطالوی فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ اطالوی جنرل معہ دو افسروں اور ۸ سپاہیوں کے مارا گیا عربوں کا بھی بڑا نقصان ہوا۔

شب برات کی تعطیل دفتر اکونٹنٹ جنرل میں نہ دیئے جانے پر جو شکایت آبزرور نے چھاپی تھی۔ اسپر آنریبل مسٹر غزنوی نے وائسریگل کونسل میں سوال اٹھایا تھا جس کا جواب ملا کہ گورنمنٹ نے تاکیدی احکام نافذ فرما دیئے ہیں۔ آئندہ تعطیل ضرور تمام دفتروں کو دیجایا کریگی

ایک ویدک کے محقق علم الادویہ کی رائے میں عورتوں کے لئے (نیم کی) ہنولیوں کا استعمال بہت مفید ہے جس سے سو برس کی عمر میں بھی اولاد پیدا ہونے کی قابلیت رہ سکتی ہے۔

صوفیا کی ایک تار خبر ہے۔ کہ پانسو سروی سپاہی جو وہاں قید تھے سرویہ کو روانہ کردیئے گئے۔

لورپول میں پانچہزار ملازمان ریلوے ۱۶ ستمبر کو کام چھوڑنے والے تھے۔ تازہ ملازموں کی برطرفی پر ایکہزار آدمی کام چھوڑ ہی چکے ہیں سیات مال گودام بند کر دیئے گئے ہیں

ایک امریکن سیاح نے دنیا کے گرد پیدل گشت شروع کیا ہوا ہے وہ شمالی اور جنوبی امریکہ آسٹریلیا اور افریقہ میں تو پھر چکا ہے اب عازم آئرلینڈ ہے۔ پھر یورپ ایشیا کو دیکھتا بھالتا مارچ سنہ ۱۹۱۶ء میں بمبئی پہونچیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۳۱

سودائے خام

بستم بے خیال کہ بینم جمال دوست ۔ آں ہم نشد میسر و سودائے خام شد

(کمپونی کیٹڈ)

ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں ۔ کہ ملکی قومی یا دینی معاملات میں محض ابتدائی باتیں جو دماغ یا عالم خیال سے نکلکر ابھی میدان عمل میں نہ آئی ہوں ۔ وہ بالکل ہی کوئی وقعت نہیں رکھتیں ۔ اس لئے کہ بڑے سے بڑے عظیم الشان کاموں کا بھی پہلے کسی دماغ میں ایک نقش خیالی ہی قایم ہوتا ہے ۔ اس کے بعد چند در چند مرحلے طے کرکے اس کا کوئی وجود فی الخارج نظر آتا ہے ۔ لیکن کم از کم یہ ضرور ہمارا خیال ہے ۔ کہ جو تجاویز یا منصوبے خام خیالی پر مبنی ہوں ۔ یا جنکے نشیب و فراز بہت ہی پریشان کن اور پیچ در پیچ ہوں ۔ اور زمانہ کے تجربے نے عملاً یہ ثابت کر دیا ہو کہ ان کی بیل منڈھے چڑھنا ایک امر محال ہے ۔ ان کے پیچھے پڑنا بلا شبہ تضیع اوقات ہوگا

ہندوستان میں ایک پریس کانفرنس کا قایم ہونا بہت پرانا سوال ہے ۔ اور جہانتک ہمارا حافظہ یاری دیتا ہے ۔ گزشتہ بیس برس کے عرصہ میں بجز چند ابتدائی چہ میگوئیوں کے اس کا خاطرخواہ حل آجتک صورت پذیر نہیں ہو سکا ۔ آخر اس کی کوئی وجوہ ہونگی ۔

یہ دوسری بات ہے کہ آجکل احساس بیداری و ترقی کا زمانہ ہے ہر قوم ہر فرقہ ہر طبقہ میں اپنی جدا آرگنائزیشن قایم کرنے کے خیالات عام طور پر سننے میں آتے ہیں ۔ اور یہ بھی ہم نے مانا کہ کسی کام کو ادھورے منصوبوں کی بنا پر شروع کر دینے سے بھی کچھ نہ کچھ فوائد و عوائد تو پیدا ہو ہی رہتے ہیں ۔ اور ایسے کام ہی رفتہ رفتہ درجات تکمیل طے کرنے ہی لگتے ہیں جسے کامیابی کی ایک صورت قرار دے سکتے ہیں ۔ لیکن

پریس ایسوسی ایشن

ہماری رائے میں ایک ایسی ٹیڑھی کھیر ہے ۔ کہ اس کے متعلق کوئی عاجلانہ کاروائی کبھی بارآور نہیں ہو سکتی ۔ ہماری اخبار اتحاد نے عام طور پر انڈین پریس کی اصلاح طلب حالت دیکھکر یا واقعات حال کی خصوصیت ملحوظ رکھکر یوں کہہ لو ۔ کہ مسلم پریس کا مطلع غبار آلود دیکھکر اس پرانی تجویز کی تجدید میں اخباروں کو مشورہ دیا ہے کہ اپنے تحفظ حقوق کی متفقہ با قاعدہ طور پر فکر کریں ۔ اخبار موصوف نے ہمدرد ۔ زمیندار ۔ وکیل اور الہلال جیسے "روشن خیال ایڈیٹروں" کو بہت جلد ایک کمیٹی قایم کرنے پر توجہ دلائی ہے ۔ یہ بظاہر تو بہت مفید و مبارک خیال ہے ۔ مگر ہماری رائے میں مجوزہ پریس کانفرنس کے نہ صرف تفصیلی پہلو اور قواعد و ضوابط غور طلب ہیں جیساکہ معزز مجوز خود تسلیم کرتے ہیں ۔ بلکہ حقیقت میں اس کا بنیادی اصول بھی بہت کچھ محتاج تدبّر ہے ۔

ہم یہ کہتے ہیں ۔ کہ بشیار اور کانفرنسوں کی طرح اسکا بھی ہر سال میں ایک شاندار جلسہ ہونے لگا ۔ اور کوئی نتائج حقیقۃً مفید نہ نکلے تو بجز اس کے ماحصل کیا ہوگا ۔ کہ عمر عزیز کا ایک حصہ اور بہت سا روپیہ ہر سال اس "مہذب میلہ" کی نذر ہو جایا کرے ۔ اور بس ۔

قرآن کریم کی تعلیم ہمیں سکھلاتی ہے ۔ کہ صلاح و مشورہ کی مجلسیں اور ایکدوسرے کی اعانت بر اور تقویٰ کے کاموں میں ہونی چاہیئے ۔ گناہ اور سرکشی کے مقاصد میں نہیں ۔ پس اگر تمام اخبار مسلمان معاصرین اس قیمتی اصول کو اپنا نصب العین قرار دے لیں ۔ تو بغیر ظاہری ہجوم [illegible]

ہوتا ہے ۔ باہم اتحاد اور تبادلہ خیالات ۔ اس کے سامان خدا کے فضل سے حکومت موجودہ کے مبارک عہد میں ان کے لئے بلا اجتماع ظاہری کے بھی موجود ہیں ۔ اگر سب کی نیت بخیر ہو ۔ اور عزم و استقلال سے کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں ۔ تو اپنی اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ہوئے قلم اور کاغذ کے ذریعہ بہت سے مراحل طے ہو سکتے ہیں ۔ مگر شرط یہ ہے کہ پہلے نفسانیت کو چھوڑ کر روزمرہ کے کام میں سب کے سب اس اصول پر تو کاربند ہو کے دکھلا دیں ۔ کہ خود غرضی ۔ تنگ خیالی اور تعصب کو خدمت ملک و ملت میں دخل نہ دینگے ۔ اور قبول حق کے موقعہ پر اول تو ہر شکل سے مشکل قربانی کے لئے یا کم از کم ترک خود رائی پر تو ضرور شرح صدر سے آمادہ ہونگے ۔ مگر چونکہ حق اور ناحق کا مسئلہ بھی ایک وقت طلب بات ہے جسکا قرار واقعی تصفیہ آجتک تو کسی زمانہ کسی ملک اور کسی دین و ملت کی تاریخ میں ایسا نظر آتا نہیں ۔ کہ اختلاف و نزاع کی آلائش سے بکلی مبرا ہونیکے ساتھ ہی سب کا مسلمہ بھی ہو ۔ اور نہ اس میں کثرت رائے کا قاعدہ کچھ کام دے سکتا ہے ۔ جو عام امور کیوقت انجمنوں اور جلسوں کا عام اصول ہوتا ہے ۔ قرآن کریم کی نصوص صریحہ

بل اکثرھم لا یعلمون ۔ وقلیل ما یؤمنون وغیرہ اس پر شاہد ہیں

پس ہمیں بحالت موجودہ توقع نہیں پڑتی ۔ کہ مختلف قوموں مختلف مذاہب ۔ اور مختلف عقاید و خیالات کے تمام اہل قلم جنکا اخباری برادری سے تعلق ہے کسی وقت ایک مرکز پر مجتمع ہو سکیں گے اور جب سنجیدگی متانت اور معقولیت کیا نہ جملہ معاصرین کسی بنیادی اصولوں پر متحد اور متفق الرائے نہیں ہو سکتے ۔ تو ایسی تجویزوں کو سودائے خام ہی کہا جائیگا ۔

اختلاف رائے اور اختلاف خیالات ایک فطرتی امر ہے جس سے کوئی فرقہ کوئی جماعت خالی نہیں ہو سکتی ۔ اور اخبار رو میں تو سارا ظہور اہی رائے زنی و اظہار خیالات کا ہوتا ہے ۔ اب فرض کیجئے ۔ کسی ہمعصر کو اس کی کسی ذاتی غلطی و کوتہ اندیشی سے مشکلات پیش آتی ہیں ۔ تو جب اس کی ہمدردی و اعانت کا سوال اٹھیگا ۔ خواہ مخواہ یہ صورت پیدا ہوگی ۔ کہ ایک تو اسے مستحق امداد قرار دیگا ۔ دوسرا کہیگا ۔ اس لئے کیوں ایسی پُرخطر راہ اختیار کی ہمیں کیا ضرورت ہے ۔ کہ ایسی مصیبت میں اس کا ساتھ دیں جو اس کے اپنی کرتوت کا نتیجہ ہے ۔ اچھا ہے بھگتنے دو ۔ تاکہ دوسروں کو بھی عبرت و نصیحت ہو ۔

غرضیکہ اس قسم کی بہت سی وزندار وجوہ مانع اتحاد ہو سکتی ہیں نہ سب کے سب سیاسی ۔ تمدنی ۔ اخلاقی ۔ مذہبی پہلوؤں سے حرف بحرف ایک ہی رائے ایک ہی خیال اور ایک ہی عقیدے کے ہونگے ۔ نہ مجوزہ کمیٹی سے معتدبہ فائدہ حاصل ہوگا ۔

اس واسطے بڑی بھاری ضرورت یہ ہے ۔ کہ جس مہذب قوم کی تقلید میں اس قسم کی انجمنیں اور جلسے تجویز کئے جاتے ہیں پہلے ان کی سی روشن خیالی و حق پسندی تو پیدا کیجائے جس کے ہوتے تبادلہ خیالات کچھ سودمند ہو سکے جسکا موقعہ بلا قیام انجمن مجوزہ یوں بھی ہر وقت حاصل ہے ۔

سکھ سے مسلمان

ضلع جالندھر میں چند سکھ مسلمان ہو گئے ہیں ۔ اور قریباً ۷۰ اور دائرہ اسلام میں آنے پر آمادہ ہیں ۔ اس پر آریہ اخبارات بہت پیچ و تاب کہا رہے ہیں ۔ کہ سکھ تو ہندو جاتی کا انگ ہیں ۔ اگر آریہ سماج کی مخالفت چھوڑ دیتے ۔ تو کیوں یہ روز بد دیکھتے ۔ ہمیں یہاں اس سے بحث نہیں ۔ کہ آریہ دوست کس بنا پر انہیں اپنا انگ تبلاتے ہیں اور سکھ صاحبان کیوں ان سے علیحدگی میں خوش ہیں ۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ جب سکھ بھائیوں کے محترم مقتدا و پیشوا خود حضرت گرو نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی عمر بھر اسلام کے عقیدہ کا دم بھرتے اور عملاً اس کی صداقت کے قائل رہے ۔ تو آیا ان کا مذہب اور ان کی قوم اسلام و اہل اسلام سے قریب تر ہوئی ۔ یا ویدک دھرم اور ہندو جاتی سے ؟

تہذیب مغرب کے تاریک پہلو

انسانی تمدن اور معاشرت کے لئے جو پُر حکمت نظام آئین اسلام نے پیش کیا ہے ۔ اس کا مغربی تہذیب اپنے معراج کمال پر پہنچکر بھی مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ اسلام افراط و تفریط سے بچاکر اعتدال کی سیدھی راہ پر چلاتا ہے ۔ برخلاف اس کے مغربی تہذیب بعض باتوں میں بالکل انتہائی نقطوں تک پہنچی ہوئی ہے ۔ زن و شوہر کے تعلقات میں اسلام نے طرفین کے حقوق باہمی کو نہایت عاقلانہ اور عادلانہ میزان میں تولا ہے ۔ اور تہذیب مذکور نے ایک طرف تو انہیں سدرۃ المنتہیٰ پر جا چڑہایا ہے ۔ مگر دوسری طرف تحت الثریٰ میں جا گرایا ہے ۔ عورتوں کو ادہر تو ان کے حقوق واجبی سے بھی ایسا محروم کیا ہے ۔ کہ ورثہ ترکہ میں ان کے ساتھ انصاف ہونا کیا شادی کے بعد ماں باپ کا رکھا ہوا نام تک شوہر کے نام میں فنا ہو جاتا ہے ۔ برخلاف ازیں بیجا بلکہ حیا سوز آزادی اور لباس و پوشاک میں حد سے زیادہ نازبرداری اور تباہ کن فضول خرچی کا یہ حال ہے ۔ کہ اب معمولی حیثیت کے شرفا کو تاہل کی زندگی بسر کرنا مشکل ہو گیا ہے ۔ مردوں کا کماتے کماتے کام تمام ہوا جاتا ہے ۔ مگر لیڈیوں کے نت نئے فیشن اور شوق کسی طرح پورے ہونے میں نہیں آتے ۔ امریکہ میں تو اسی علت کے مارے نصف کے قریب بالغ مرد شادی کے پاس نہیں پھٹکتے ۔ جس کا نتیجہ یہ کہ اخلاقی سیاہ کاریاں امریکہ کیا قریباً سارے ہی "مہذب" ملکوں میں روز بروز ترقی پر ہیں ۔ فرانس میں اسی تہذیب نے آئین حیا و عفت کو اس درجہ پامال کیا ہے ۔ کہ شرع اسلام کی رو سے تو اسکا ذکر بھی خلاف تقوےٰ اور داخل معصیت ہے ۔ کاش اب بھی ان ممالک متمدنہ کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ حقیقی تہذیب و ترقی کیا چیز ہے جو اس وقت لبفضلہ دنیا بھر میں ایک ہی مذہب (اسلام) پیش کر سکتا ہے ۔

سرکاری اخبارات

نہیں معلوم یہ خبر کہاں تک درست ہے کہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ اپنے ہر ضلع سے ایک ایک سرکاری اخبار نکالنا چاہتی ہے جنمیں سرکاری خبریں ۔ عدالتی اشتہارات اور کچھ مفید پولٹیکل مضامین درج ہوا کرینگے قیمت ۲ روپے سال ہوگی ۔ اور اشاعت مہینہ میں دو بار ۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سرکاری ملازموں اور دیہات کے چودہریوں وغیرہ کے لئے ان کی خریداری لازمی ہوگی ۔ فی پرچہ اک اک پیسہ کو بکا کرینگے اگر یہ اخبارات واقع میں جاری ہوئے تو علاوہ دیگر نتائج کے کم از کم پبلک کو اسکا تو اندازہ ہو جائیگا ۔ کہ گورنمنٹ موصوفہ اپنی وفادار رعایا کیواسطے کس قسم کے سیاسی مضامین و خیالات پسند کرتی ہے ۔ اُدھر سرکار کو یہ فائدہ ہوگا کہ عدالتی اشتہارات کی اجرت خزانہ سرکاری سے نکلکر رعایا کی جیبوں میں نہ جانے پائیگی ۔

قرآن کریم کا ترجمہ منظوم

آغا شاعر صاحب دہلوی نے قرآن کریم کے پارہ اول کا ترجمہ بقول ہمعصر توحید بہت دلچسپ نظم میں شایع کیا ہے جس کی قیمت ۲ روپے فی پارہ ہے ۔ گو شاعر صاحب کی محنت و قابلیت اس لحاظ سے تو مستحق تحسین و داد ہے کہ انہوں نے عام شعرا کی دلپسند مگر مخرب اخلاق لغویات کی بجائے اللہ تعالےٰ کے پاک کلام کو نظم کرنا اس کا محل و مصرف قرار دیا مگر پھر بھی ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ کہ مسلمانوں کو اس وقت قرآن کریم کے مطابق عمل کی بڑی ضرورت ہے ۔ اس سے دوسرے درجہ پر اس کے حقایق و معارف میں تدبر کرنے کی ۔ پھر اس کی صداقت دوسروں تک پہنچانے یعنی تبلیغ کی ۔ علی ہذا چند اور دینی ضرورتیں ہیں ۔ باقی رہا خاص تکلف و اہتمام سے بڑے بڑے قیمتی ایڈیشن شایع کرنا وغیرہ ۔ یہ اصل میں یا فراغبالی و فرصت کے مشغلے اور عقیدۂ ظاہری کے کرشمے ہیں جو ہم پر اسی نازک وقت پڑا ہوا ہے اس کی بڑی وجہ قرآن مجید سے عملاً غافل ہونا ہے پس اگر اب بھی ہم ارشاد الٰہی کے مغز سخن اور مقصود و مدعائے اصلی سے بیفکر رہکر شاعرانہ موشگافیوں اور ادبیانہ چنان و چنیں کے ہی الٹ پھیر میں بہے تو خدا جانے اصلاح حال کی ضرورت کب محسوس کرینگے ۔

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ مسلم انڈیا)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

یہ جو میں نے عورت کی اصل حقیقت ظاہر کی ہے۔ کیا شاعرانہ ترنگ میں میں کچھ کا کچھ بیان کر گیا ہوں۔ نہیں معزز خواتین! نہیں جو کچھ میں نے کہا ہے۔ میرا ایمان ہی ایسا ہے اور میرا ایمان کیا مجھے تو لارڈ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں ایسا ایمان رکھوں۔ اور یاد رہے کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے بہتر عورت کا مددگار عورت کے حقوق کا قائم کرنیوالا عورت کے حقوق کا محافظ تمہیں دنیا میں نہ ملیگا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے مادرِ مشفق کی عزت کرنے کے لئے یہ سکھلایا۔

"تیرا بہشت تیری ماں کے قدموں تلے ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے عورت سے حسن سلوک کے لئے حکم دیا۔ اور فرمایا:۔

"میرے متبعین میں بس بہترین وہ ہیں۔ جو اپنی عورتوں سے شائستہ سلوک کرنے میں بہتر سے بہتر اور مہربان سے مہربان ہیں"

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مجھے تعلیم کے لئے فرمایا۔ کہ:۔

"علم کا حاصل کرنا عورت مرد دونوں کا یکساں فرض ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے عورت کی وہ عزت و توقیر کی۔ کہ کسی نے کیا کرنی ہے۔ جب اُس نے کہا

"عورت خاوند کے گھر میں گھر کی بادشاہ ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے اپنی زوجہ کو ہی خوشی کا سامان کامل سمجھنے کے لئے کہا۔

"دنیا میں خوشی اور مسرت کے تو بہت سے سامان ہیں۔ لیکن سب خوشیوں کا بڑا خزانہ ایک عفیف اور پارسا بیوی ہے"

ہبوطِ آدم پر قرآن کریم کی رائے

اسلام جب دنیا میں آیا۔ تو اُس نے یہود اور عیسائیت میں عورت کو اس حیثیت سے پایا جو میں نے ذکر کیا ہے۔ شریف خواتین اور صاحبان! مجھے آپ یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ایام وسطیٰ کے مقدس پادریوں نے جو کچھ بھی فتوے عورت پر دیا جو میں نے یہاں ذکر کیا ہے۔ وہ بالکل اُس اصول اور عقیدے کے ماتحت اور مطابق تھا جس پر پولوس نے مسیحیت کی بنیاد رکھی۔ جو کچھ ہم کتاب پیدائش میں ہبوطِ آدم کے متعلق پڑھتے ہیں۔ اُس کا لازمی اور منطقی نتیجہ بھی یہی ہونا چاہیئے۔ جو کلیسا کے مقدس پادریوں نے عورت کے متعلق کہا۔ اس لئے قرآن کریم کا جو میرے نزدیک تہذیب و شائستگی کی ایک مکمل کتاب نہ ہوتی۔ جب تک عورتوں کو اُن کی گم شدہ حیثیت و عزت واپس نہ دلائے۔ یہ پہلا فرض تھا۔ کہ وہ اس قصہ آدمؑ کے متعلق اس امر کا بھی فیصلہ کرے کہ اس معاملہ میں گناہ کس کا تھا۔ آدم کا یا حوّا کا۔ پس قرآن میں جو میں نے دیکھا ہے وہ وہ نہیں۔ جو پولوس نے کہا ہے۔ کہ آدم نہیں بلکہ حوّا نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ قرآن نے فرمایا۔

وقلنا یا اٰدم اسکن انت و زوجک الجنۃ وکلا منھا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین فازلھما الشیطٰن عنھا فاخرجھما مما کانا فیہ وقلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض الخ سورہ بقرہ آیت ۳۴

ترجمہ ہم نے آدم کو کہا۔ تم اور تمہاری بیوی اس باغ میں رہو جاؤ اس میں سے کھاؤ۔ لیکن ہاں اس درخت (درخت بمعنی نہیں بلکہ شجر نفاق و فساد) کے نزدیک تک بھی نہ ہونا (قرآن میں لفظ شجر کا استعمال ہوا ہے۔ شجر کے لغوی معنی دو ہیں۔ شجر بمعنی درخت۔ شجر بمعنی فساد۔ لڑائی جھگڑا۔ تنازعہ۔ مشاجرہ) ورنہ ظالم ٹھہرائے جاؤ گے۔ شیطان نے اُنہیں پھسلایا۔ اور وہ جہاں تھے۔ وہاں سے اُنہیں نکلنا پڑا۔

کیا بدیہی حقیقت و صداقت ہے۔ جو ہر روز ہمارے تجربہ میں آتی ہے۔ ہر ایک عورت خاوند اپنے گھر میں۔ آدم و حوا کی طرح عدن میں سے جب تک محبت۔ پیار۔ اتفاق و یکجہتی رہی گھر بہشت۔ جس دن فساد و نفاق کے درخت کا پھل کھایا۔ بالفاظ قرآن اُسی دم اُس بہشت سے نکالے گئے۔

آدم اور حوّا نافرمانبرداری میں یکساں ذمہ وار ہیں

لیکن میں نے جو یہ آیت پڑھی۔ تو میری غرض یہ تھی کہ میں آیت کے ایک مختصر لیکن معنی خیز ٹکڑے کی طرف آپ کو متوجہ کروں فازلھما الشیطان۔ شیطان نے اُن دونوں آدم حوا کو پھسلایا۔ پس اس ایک فقرہ سے تمام معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ اور معاملہ معصیت میں آدم و حوا یکساں ذمہ وار ہو جاتے ہیں۔ سینٹ پال کی طرح قرآن یہ نہیں کہتا۔ کہ آدم نہیں بلکہ عورت نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ مرد عورت دونو اکٹھے ایک ہی فریب میں آگئے۔ یہ نہیں کہ ان دونوں میں سے ایک پھسلانے والا تھا۔ اور دوسرا پھسلایا گیا تھا۔ بلکہ آن واحد میں دونوں فریب میں آگئے۔ اگر قابل الزام ہیں۔ تو دونوں۔ اگر قابل معافی ہیں۔ تو دونوں اور میری رائے میں تو کل الزام مرد کے ذمہ آنا چاہیئے۔ کیونکہ آج بھی اور ہمیشہ سے مرد کہتا آیا ہے۔ کہ عورت ناقص العقل اور اخلاقاً زیادہ کمزور ہے مجھے تو ہمیشہ اُس آدم سے جسکا ذکر بائیبل میں ہے۔ قرآن کا آدم زیادہ شریف اور عورت سے زیادہ مراعات کرنے والا نظر آتا ہے۔ اور حق پوچھو۔ تو مجھے تو ایسے کی اولاد بنتے ہوئے بھی کچھ شرم سی معلوم ہوتی ہے جس کو اپنے بچانے کے لئے ایک عورت ذات پر الزام دیتے ہوئے تامل نہیں ہوا۔ لیکن خدا کے آخری کلام سے میری تسکین ہو گئی۔ جہاں آدم نے گستاخانہ طور سے باستفسار خداوند یہ نہیں کہا۔

"جو عورت تو نے مجھے میرے ساتھ رہنے کو دی اُس نے یہ درخت مجھے دیا اور میں کھا گیا۔"

اوفوہ۔ کیسا شجاع۔ کیسا شریف۔ کیسا عورت کیساتھ مراعات کا پابند اور پھر ساتھ ہی مودب و تائب قرآن کا آدم نظر آتا ہے۔ جب کہتا ہے۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین۔

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے (عورت نے نہیں) اپنے نفس پر آپ ظلم کیا۔ اگر تو معاف نہ کرے۔ اور رحم نہ کرے۔ تو پھر ہمارا ٹھکانہ کہاں ہم تو نقصان میں رہیں گے۔

اب مرد عورت میں کوئی مقابلہ حیثیت گمراہ کردہ گمراہ کنندگی کی نہیں رہتی۔ جیسے ابھی میں نے کہا ہے۔ دونوں ایک ہی قدم پر ہیں۔ اس طرح یکسانیت دونوں میں آگئی۔ اور مغرور مرد کا بچہ خود اپنے بڑے باپ کے اقبال کیوجہ سے تمام لاف زنی معصومیت اور مدعیانہ نیکی سے خالی ہو گیا۔

اسلام میں عورت کی حیثیت

لیکن عورت کو ارذل حیثیت سے جہاں وہ زمانہ قدیم سے پہنچی ہوئی تھی۔ اُس کی اصلی حیثیت و عزت کے مقام تک لانے میں اسلام کو نہایت ہی جان توڑ کوشش کرنی پڑی۔ اگرچہ کوئی بھی قوم نسل انسانی میں ایسی نظر نہیں آتی جس نے عورت سے حسن سلوک کیا ہو۔ لیکن جس ذلت تک عورت کو اسلام سے پہلے عربوں نے پہنچا رکھا تھا۔ وہ بیان کرنے کی بہ نسبت تخیل میں زیادہ آسکتی ہے۔ عربوں کی فطرت میں یہ تھا۔ کہ عورت ایک ادنیٰ اسفل چیز تھی۔ رومیوں کی طرح وہ گھر میں ایک جائیداد کا حصہ تھا کسی معاملہ میں اُس کی رائے کسی وزن کے قابل نہ تھی بیوہ دیگر ترکہ کی طرح لڑکے کو پہنچتی تھی۔ ہاں جس کے بطن سے بچہ پیدا ہوا ہو۔ اُس ماں کے متعلق استثنا تھا۔ زوجہ کیساتھ خاوند کا سلوک بعض وقت نہایت ہی وحشیانہ تھا۔ ولی ہمیشہ معصوم نابالغوں کے ناموس و عزت پر حملہ کرتے۔ اور اُن کی جائیداد کو کھا جانا ایک معمولی بات تھی۔ زندہ لڑکیوں کو زمین میں گاڑ دینا ایک معمولی امر تھا۔ (باقی دارد)

مراسلات

عزم الامور

جو بڑھے گا حوصلہ اُس کا بڑھایا جائے گا
جو گرے گا اپنے رتبہ سے گرایا جائے گا

کبھی کبھی بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ اسلام اور اسلام کی تعلیمات علو ہمتی اور بلند خیالی کی منافی ہیں۔ توکل اور تقدیر کی تعلیم یا عقیدہ مسلمانوں کو ترقی کرنے اور بڑھنے سے روکتا ہے یہ ایک ایسا خیال ہے۔ جو اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اسلام جس حد تک مسلمانوں کو علو ہمتی اور بلند خیالی کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ کسی اور مذہب میں بہ حیثیت مذہب ہونے کے نہیں دی گئی ہے۔ مذہب عیسائی میں جسکے پیروان آج دنیا کے ہر ایک صیغہ میں ترقی اور ثروت کے وارث ہیں۔ بمقابلہ دیگر تمام مذاہب کے پست ہمتی کا نمونہ ہے۔ عیسائیوں نے دراصل اُس وقت ترقی کی ہے۔ جب اُن کے گلے سے عیسائی مذہب کی مالا اُتر گئی۔ اگر یہ مالا اُن کے گلوگیر رہتی۔ تو البتہ یہ درجہ اُن کو نہ نصیب نہ ہوتا بلکہ اُس ذلت کے وارث ہوتے جس کی مثال دنیا بھر میں نہ مل سکتی۔

مسیح علیہ السلام نے اخلاقی رنگ میں فرمایا ہے۔

"اگر کوئی تمہارے ایک رخسارہ پر تھپڑ مارے۔ تو تم دوسرا بھی آگے کر دو۔" یہ وہ تعلیم ہے۔ جس پر ایک طرف عیسائیوں کو فخر ہے۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کا عمل اُس کے خلاف ہے آج اگر کوئی صادق عیسائیت کا جامہ پہننا چاہے۔ تو اس مقولہ پر عمل کر کے موجودہ ٹھاٹھ اور فخر و مباہات قائم نہیں رکھ سکتا۔ برخلاف اس کے مذہب اسلام میں انسانی قوتوں اور انسانی جذبات کے صحیح رنگ اُبھارنے اور اُٹھانے کی اس خوش اسلوبی سے داغ بیل ڈالی گئی ہے۔ جو ہر ایک طرح سے انسانی فطرت کے مطابق اور موجودہ تمدن کے موافق ہے۔ جو لوگ اسلام اور قرآنی تعلیمات پر غور کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ وہ مسلمانوں کی ظاہری یا موجودہ حالت اور نکبت یا ذلت اور ادبار سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ تمام ذلتیں اور غربت و مسکنت اسلام ہی کے نعوذ باللہ اثر اور نتیجہ ہیں۔ اور اسلام ہی کی پیروی اور اقتدا نے مسلمانوں کو اس گھاٹ اُتارا۔ اور اس درجہ تک پہنچایا ہے اور اسلام اور قرآن ہی ان سب نحوستوں اور ذلتوں کا ذمہ وار ہے

مسٹر ایڈمیسن صاحب بہادر سابق لفٹننٹ گورنر پنجاب نے بھی اسی ظاہری بنیاد پر مردم شماری کے نوٹوں میں یہ نوٹ دیا تھا۔ کہ اہل اسلام اور مسلمانوں کی بربادی اور تنزلی کا موجب بذات خود اسلام ہی ہے۔ یہ ایک شرمناک غلطی ہے۔ کہ معترض اسلام اور اہل اسلام میں فرق نہیں کرتے۔ اور خود مسلمان گھر کر اپنے گھربار کی طرف دیکھتے نہیں ہیں۔ یورپ کی طرف دوڑے جاتے ہیں اور یورپ کی بعض فریب دہ ترقیات سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مسلمان رہ کر اُن کا تہذیب نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ فریب دہ راہ ہے۔ جو مسلمانوں کو اپنی الہامی اور مقدس تعلیمات سے محروم رکھنے والی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ بعض غلطیوں اور بے سروپا آمیزشوں کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کے آفتاب کی کرنیں پہلے کسی قدر دھندلی اور مدہم پڑ چکی ہیں۔ اور اُن پر ایک پردہ آگیا ہے۔ لیکن وہ پردہ اُٹھ سکتا ہے۔ اور اسکا وسیلہ اپنی روشنی سے بدل جائیگا۔ بشرطیکہ ہم امعان نظر اور عملی عزم سے اسلام اور قرآن کا مطالعہ کریں۔

شروع ہی میں قرآن کریم یہ سکھاتا ہے

"اھدنا الصراط المستقیم"

اس کا کیا مطلب اور کیا مفہوم ہے۔ یہ کہ اے خدائے لایزال ہمیں وہ راستہ دکھا۔ اور اس پر چلا۔ جو مستقیم ہو۔ مستقیم سے مراد وہ راستہ و منزل ہے۔ جو ہر ایک طرح سے محفوظ۔ مامون سلیم پائیدار راسخ مضبوط اور مفید ہو۔ اس آیت شریفہ میں مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ کہ وقت

صحیح راہوں صحیح مقاصد صحیح مراتب اور صحیح فتوحات کی جستجو اور تلاش میں رہیں۔ اور اللہ سے دعا کرتے رہیں۔ کہ خدایا ہمیں وہ راہیں دکھا جو ہماری معادی اور معاشرتی زندگیوں کیواسطے کامل اور مفید راہیں ہوں اس میں علو ہمتی بلند خیالی کی اس خوبصورتی سے تعلیم دی گئی ہے۔ جو انسانی ترقیات کیواسطے ایک نہ بگڑنے والی نہ ضائع جانے والی اکسیر اور تدبیر ہے چونکہ مذہب اسلام میں تمام عمدگیوں تمام خوبیوں۔ تمام ترقیات اور تمام فتوحات کی طلب ہیں خدا ہی کے ید قدرت میں کہی گئی ہیں اسواسطے علو ہمتی اور بلند خیالی کی نعمت کے تہیہ کی بھی اُسی سے درخواست ہوتی ہے۔ اور اُسی سے دعا بھی مانگی جاتی ہے۔ دعا مانگنا (بموجب اسلام کے) کیا ہے۔ ایک مقصد ایک امر کے واسطے مستعد ہونا اسباب متعلقہ کو کام میں لانا صراط مستقیم سے مراد صرف روحانی زندگی ہی راہ نہیں ہے بلکہ معادی زندگی کی بھی راہیں مراد ہیں کیونکہ جب تک معاشرتی زندگی بھی درست نہ ہو۔ تب تک پورے طور پر معادی زندگی کس طرح درست ہو سکتی ہے۔ اس کے آگے دوسری یہ آیت آئی ہے

"صراط الذین انعمت علیہم" الخ

کونسی راہ یا کن لوگوں یا کن قوموں کی راہ جن پر (اے خدا) تو نے فضل وکرم کیا ہے یا جو قومیں معاد اور معاشرت میں کامیاب ہوئی ہیں اس دوسری آیت نے مطلب اور بھی صاف کر دیا۔ اس سے زیادہ ترغیب اور تشویق اور کیا ہوگی۔ گویا مسلمانوں کو مجبور کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اُن راہوں اُن منازل کی ٹوہ اور تلاش میں رہیں۔ جو امن ترقی۔ عروج۔ امتیاز۔ فخر و کامیابی کی راہیں ہوں۔ وہ راہیں جو ترقی یافتہ قوموں کے حصہ میں آچکی ہیں۔ نہ وہ ذلیل راہیں جو پست اور گری ہوئی بعض قوموں کا حصہ رہی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے بعض قومیں کامیابی اور عروج کے پایہ سے دور جا پڑیں۔ اس آیت میں مجملی رنگ میں گویا نظائر سے سمجھایا گیا ہے۔ کہ اُن بدقسمت بدنصیب قوموں کی راہیں نہ لو اُن پر نہ چلو۔ جو برے اور ذلیل خصائل کی وجہ سے ترقی کے درجوں سے گر چکی ہیں۔ بلکہ ان قوموں کی راہیں لو جو خدا کے فضل وکرم سے اعلےٰ مراتب اور اعلےٰ خصائل کی وارث ہوئی ہیں۔ بعض لوگوں کی رائے میں ایسے فضل وکرم سے صرف دینی فضل وکرم ہی مراد ہے۔ میری رائے میں دینی اور دنیوی دونوں قسم کا فضل مراد ہے۔ اگرچہ دین مقدم ہے مگر دنیوی صلاحیت اور دنیوی فضل بھی ایک کرم اور ایک فضل ہے۔ ایک دوسری آیت میں فرمایا گیا ہے۔

کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون

اس آیت میں لفظ۔ آیات۔ تزکیہ۔ کتاب اور حکمت قابل غور اور بحث طلب ہیں۔ رسول صرف اس واسطے نہیں آتا۔ کہ دین و مذہب کی چند موٹی موٹی باتیں سکھاکر رخصت ہو۔ بلکہ اس واسطے بھی کہ جس اُمت میں وہ مبعوث ہوا ہے۔ اُس کی موجودہ خرابیاں دور کرے اور آئندہ کے واسطے اُنہیں نیک اور کامل و مفید راہوں پر لگائے۔ آیات سے نری صحف اولیٰ یا قرآن کی آیات یا احکام مراد نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کہ جو کچھ اس کائنات میں پایا جاتا ہے۔ جو کچھ کائنات میں ہو رہا ہے۔ جو کچھ موجودات اپنے اندر [illegible] رکھتی ہے۔ جو جو طاقتیں اور قوتیں کائنات میں موجود اور کام کر رہی ہیں۔ اُن کی طرف اُمت اور انسانوں کو توجہ دلائی جائے۔ اور یہ سمجھایا جائے۔ کہ ان آیات اور ان آیات کے کیفیات پر غور کرو۔ اور ان سے وہ امور پیدا کرو۔ جو پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جن میں تمہاری معادی اور معاشرتی بہبود اور بہتری ہے۔ تزکیہ سے مراد صرف روحانی تزکیہ ہی نہیں۔ بلکہ ہر ایک قسم دینی و دنیاوی معادی اور معاشرتی تزکیہ۔ تزکیہ کس وقت ہوتا ہے جب انسان بعض وسائل سے کام لے اور بعض ذرائع عملی رنگ میں اختیار کرے اور مقابلے سے دنیا کی بعض باتیں قبول کرے۔ اور بعض چھوڑے دوسرے الفاظ میں تزکیہ سے مراد کیا ہے۔

کوشش محنت۔ غور و خوض۔ ہمت۔ ارادہ۔ اور عزم کسی ایک بات پر پست ہمتی سے نہ قانع رہنا۔ بلکہ خدا کی کائنات کو جانچنا۔ [illegible]

جب کوئی شخص یا کوئی کنبہ یا کوئی قوم ترقی یاب ہوتی ہے۔ تو کہا جائیگا۔ کہ وہ مزکّیٰ ہے۔ یا تزکیہ پا چکی ہے۔ تزکیہ کا مفہوم صرف چند باتوں ہی تک محدود کر دینا قرآنی وسعت کو تنگ کرنا ہے۔ فتدبر۔ راقم ایک مسلمان (باقی دارد)

(بقیہ ایڈیٹوریل)

بسفر رفتنت مبارکباد

۱۷ ستمبر کی شام کو عزیز خواجہ جلال الدین خلف خواجہ جمال الدین صاحب بی اے انسپکٹر مدارس ریاست جموں و برادر زادہ حقیقی جناب خواجہ کمال الدین صاحب ایدہ اللہ بنصرہ لاہور سے روانہ ولایت ہوئے۔ وہاں جاکر انجنیری کی تعلیم حاصل کرنیکا ارادہ ہے۔ اور شاید خدمت دین کے کام میں اپنے عم مکرم و معظم کا بھی کچھ ہاتھ بٹائیں۔ بہرحال ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سالمۃً خیر سے پہنچائے اور انکا یہ سفر نہ صرف ان کے خاندان بلکہ نیز دین و ملت کے حق میں بابرکت و سازگار کرے۔ آمین۔

مسلمانان کشمیر کی مشکلات

کشمیر میں آبادی کا ۹۵ فیصدی حصہ مسلمان ہیں۔ گویا بلحاظ آبادی اُسے ایک اسلامی ریاست کہنا بیجا نہ ہوگا لیکن نہایت افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ بیکس مسلمانان کشمیر کے ساتھ برتاؤ اس کے مناسب حال نہیں تعلیم۔ ملازمت اور ملکی نظم و نسق وغیرہ قریباً تمام معاملات میں ان کے حقوق واجبی نظر انداز کئے جاتے ہیں ملک و قوم کے جو "ہمدرد و بہی خواہ" کنیڈا اور جنوبی افریقہ وغیرہ میں ہندیوں کی مصائب نہیں دیکھ سکتے۔ اور جو آئے دن سلیف گورنمنٹ کے لئے واویلا مچاتے رہتے ہیں۔ ان کی نظر پہلے اپنے گھر پر پڑنی چاہئے۔ کہ یہاں خود دیسیوں کا سلوک اپنے ہموطنوں کیساتھ کہاں تک بے داغ اور قابل اطمینان ہے ؎

ہر کجے ناصح برائے دیگراں۔ ناصح خود یافتم کم در جہاں

اسلامی پریس کی حالت

اسوقت بہت اندیشناک اور قابل رحم ہے۔ ہمدرد پریس دہلی سے ضمانت طلب کی جاچکی ہے۔ توحید پریس میرٹھ کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے۔ مدناہ عام پریس لاہور کی ضمانت (پانصد روپیہ) کے لئے بھی پنجاب گورنمنٹ سے ضبطی کا حکم ہو چکا ہے جس کی وجہ اخبار پیغام صلح کا ایک مضمون بعنوان ارجن کا چیلنج منظور ہے۔ جو ۳۱ جولائی کے پرچہ میں نکلا تھا جسمیں آریہ سماج میں روحانیت نیوگ اور انادی مادہ کی نسبت مفصل بحث کی گئی تھی۔ اور نیوگ کے مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا تھا۔ اعتراض یہ ہے۔ کہ اس مضمون نے آریہ سماج کا دل دُکھا دیا ہے۔ مفصل آئندہ۔ اس کے علاوہ کل (۱۸ ستمبر) کے نیم سرکاری اینگلو انڈین اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا بیان ہے کہ اخبار زمیندار کی ضمانت بھی جو دو ہزار روپے تھی ضبط کر لی گئی ہے شبلی صاحب کی نظمیں بھی جو واقعات کانپور پر لکھی گئی تھیں بحکم پولیس کمشنر کلکتہ قابل ضبطی قرار پاچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ بہت ہی پھونک پھونک کر قدم رکھنے کا زمانہ ہے۔ اسلامی معاصرین کو اگر کچھ خدمت کرنی ہے۔ تو اپنے لہجہ میں ضرور مناسب اصلاح و تعدیل کرنی پڑیگی دانا وہ ہے جو دوسروں کے حالات سے سبق عبرت حاصل کرے

پیپل بنک امرتسر بنک کا دوالہ

حرم اللہ الربوا۔ اللہ نے سود کو حرام کر دیا۔ جہاں اور احکام الٰہی کو چھوڑ کر دنیا نفس کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ وہاں اس حکم کی بھی اور اقوام تو خیر مسلمان خود کہلانیوالے سخت بے حرمتی کے درپے ہیں۔ چنانچہ جو لیڈران قوم قرآن کو چھوڑ بینکنگ کا لکر مسلمانوں کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ اُنکے لئے سخت عبرت کا مقام ہے۔ کہ پیپل بنک اور امرتسر بنک جنکی کئی شاخیں ملک کے مختلف حصوں میں موجود ہیں اور جنکے زیر اثر ہزاروں کا کاروبار وغیرہ ہیں [illegible] شہر میں سخت کہرام مچا ہوا ہے سینکڑوں بیوائیں برباد ہو گئیں سینکڑوں قوم مفلوک ہو گئے۔ اے مسلمانو قرآن کو محکم پکڑو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے [illegible]

مختلف واقعات

حیدرآباد۔ دکن میں محکمہ چونگی نے اپنے حسابات کی پڑتال کے لئے سوداگروں سے گزشتہ گیارہ سال کی بہیاں طلب کی تھیں اس حکم کی تعمیل میں اُنہیں بچند وجوہ تامل ہوا۔ افسران محکمہ نے ان پر سختی کی جس سے تاجروں میں ناراضی پھیل گئی۔ انہوں نے ملکر ہڑتال کر دی تین روز تک شہر میں ہو کا عالم رہا۔ لوگوں کو دوکانیں بند ہونے سے سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ شہر میں ہلچل مچ گئی۔ کیونکہ حیدرآباد میں غالباً یہ ہڑتال کا پہلا واقعہ ہے پھر ۔۔۔ ہزار سوداگر کا وفد نواب مدار المہام بہادر کی ڈیوڑھی پر حاضر ہوا جن میں سے بعض منتخب افراد کو عرض معروض کرنے کی اجازت دی گئی لیکن کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا پھر عہدہ داران سرکاری کی ایک کمیٹی بھی ہوئی۔ آخر معافی محصول اور واپسی بہی کھاتہ کا وعدہ کیا گیا تب چھٹے روز دوکانیں کھلیں۔ اور خرید و فروخت بدستور جاری ہوئی۔

ایک اینگلو انڈین مسافر نے جو ایک لیڈی کیساتھ درجہ دوم کی گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔ ایک ریل کے ملازم بہشتی کو سامنے کے تختہ پر سے دھکیل دیا۔ جس سے وہ جان بحق ہو گیا۔ انگریز گرفتار کر لیا گیا۔ مگر ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

حیدرآباد اور میسور میں پٹھانوں کا داخلہ بند کیا گیا ہے اور یہ شرط لگادی ہے۔ کہ ہر پٹھان بوقت داخلہ اپنے حاکم ضلع کا سارٹیفکیٹ جو پانچسو روپیہ کی ضمانت پر مل سکیگا۔ داخل کرے شرارت کرنے پر یہ سارٹیفکیٹ ضبط ہو جائیگا۔

سنگرام پور (کلکتہ) میں بقول آزاد شیعہ سنیوں کے درمیان سوٹ فساد ہو گیا ہے۔ مسٹر خورشید سپرنٹنڈنٹ پولیس اس کے متعلق تفتیش کر رہے ہیں۔ کئی گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ طرفین کے چھ سات آدمی زخمی ہوئے ہیں اور ایک مر گیا ہے۔ وجوہات بلوہ ابھی معلوم نہیں ہوئے۔

امرتسر کرہ کرم سنگھ میں ایک مستری آٹے کی مشین چلتی ہوئی پر پیٹہ چڑھانے لگا۔ اس نے ہاتھ سے چڑھانے کی بجائے پاؤں سے چڑھانا چاہا۔ بسبب انکاری اور بے پرواہی کا بدقسمتی سے نتیجہ اُلٹا نکلا۔ پاؤں پیٹہ میں لپٹ گیا۔ اور آناً فاناً میں اُس کا کام تمام ہو گیا۔

کلکتہ کے چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک انگریز کو جعلی چندے وصول کرنے کے جرم میں ۱۸ ماہ قید کی سزا دی

دربھنگہ میں دیوانی مقدمات کی بیس مسلیں دریگا گنڈک میں سمستی پور کے پل کے قریب بہتی ہوئی پائی گئیں۔ یہ ابھی تک ایک راز سربستہ ہے کہ کیونکر اور کن اسباب سے یہ کاغذات اس طرح دریا برد کر دیئے گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

دہلی کی ٹریمیں میں ہفتہ وار مسافروں کی تعداد ایک لاکھ ہے اور جون ۱۹۰۸ء سے ابتک ۱۷ آدمی اس سے کچلکر مر چکے ہیں۔

مس ایلن ملوڈ۔ ولایت کی مشہور رقاصہ ہندوستان میں تشریف لا رہی ہیں۔ تاکہ یہاں اپنے فن کا کمال دکھائیں۔ مگر انگریزی اخبارات اور انگریزی رائے عامہ انگریزوں کے لئے اسے سخت ذلت سمجھتی ہے کہ انگریزی لیڈی جو انگلستان کی سب سے حسین عورت سمجھی جاتی ہے قریب قریب بالکل برہنہ ہوکر عوام میں اپنے فن [illegible] کے جواہر دکھائے غالباً یہ ملامت اس خیال سے کی جا رہی ہے کہ ہندوستان میں ناظرین زیادہ تر ہندوستانی ہونگے۔ یورپینوں کے لئے تو ایک نیم برہنہ لیڈی کو ناچتے ہوئے دیکھنا معمولی بات ہے مگر ہندوستانیوں کا اس نظارہ سے محظوظ ہونا شرم وار ہے۔ مغربی تہذیب میں جہاں صفائی ہے۔ وہاں بعض سیاہ داغ اور دھبے بھی ہیں۔ پس کیا ضرورت ہے کہ انگریزی تہذیب کا کمزور ترین پہلو ہمارے ملک کے نوجوان مردوں اور عورتوں کو دکھایا جائے۔ اس واسطے ہر بہی خواہ ملک کو اس مخالفت کا موئد ہونا چاہیئے۔

سر ہارکورٹ نے وائسریگل کونسل کے گزشتہ اجلاس میں ہندوستان کے قانون حق تصنیف کی ترمیم کا بل پیش ہوا۔ اب اس ترمیم شدہ قانون کے منشا کے مطابق کوئی ہندوستانی تصنیف تاریخ اشاعت سے پانچ سال گذرنے سے قبل ترجمہ نہ کی جاسکیگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ ۔ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۳۲

کلام محبوب

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور کا پاک کلام مُردہ رُوحوں کو ازسرِ نو زندگی اور تازگی بخشنے والا ہوتا ہے ۔ اس سے بیخ ایمان کی آبیاری ہوتی ہے وہ تزکیۂ نفس کے ذریعہ اعمال صالحہ کی قوت بخشتا اور انسان کے ظاہر و باطن دونو میں ایک پاک تبدیلی کی تحریک کرتا ہے ۔ وہ سفلی خواہشوں اور نفسانی کی آلائشوں سے رستگاری کا موجب ہوتا ہے ۔ انسان فطرتاً ضعیف پیدا کیا گیا ہے ۔ اس لئے جب بشری کمزوریاں اس کے امور دین و دنیا میں انتہا خرابی لانے لگیں ۔ اسوقت اُنہی خاصان خدا کے کلمات طیبات انسان کو خطرناک تاریکیوں سے بچا کر تشفی بخش نور کی طرف رہنمائی کرتے ہیں ۔ جو روح القدس سے تائید پاکر گُمشتے اہل دنیا کو ان کی بھلائی کے لئے مخاطب کرتے اور خدا کے ہی بلائے بولتے ہیں ۔ اسی واسطے جو کچھ وہ ارشاد فرماتے ہیں ۔ عین منشاء الٰہی کے مطابق ہوتا ہے ۔ اور خلق اللہ کی فلاح دارین اُس کی تعمیل میں مضمر ہوتی ہے مبارک ہیں وہ جو ماموروں کے زندگی بخش کلام کو گوش ہوش سے سنتے ۔ اور اس سے کما حقہ مستفید ہونے کی کوشش کرتے ہیں ۔ چونکہ یہ زمانہ بڑے ابتلاؤں کا زمانہ ہے ۔ اور ہماری حالتیں نہ صرف طرح طرح کی غیر اختیاری آفات کے سبب بلکہ نیز اپنی غفلت و شامت اعمال کی وجہ سے بہت ہی قابل رحم اور محتاج اصلاح ہو رہی ہیں ۔ اس لئے ذیل میں ہم ایک سلسلہ مضامین بعنوان بالا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ کے کلمات طیبات سے بطور اقتباس شروع کرتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ ہم سبکو اس سے تمتع اٹھا کر اپنی رضا کی محفوظ و مستقیم راہ پر قدم مارنے کی توفیق بخشے ۔ آمین!

دعا ہی خدا شناسی کا ذریعہ ہے

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ نہایت لطیف ذریعہ خدا شناسی کا دعا ہی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور صفات کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے ۔ اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی ۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح یکدفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچکر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے ۔ وہ دعا ہی ہے ۔ دعا کے ذریعہ سے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں ۔ ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں ۔ ہاں دعا کی راہ میں دو بڑے مشکل امر ہیں ۔ جن کی وجہ سے اکثر لوگوں سے عظمت دعا کی پوشیدہ رہتی ہے (۱) اول تو شرط تقوےٰ اور راستبازی اور خدا ترسی ہے ۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے ۔ انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے ۔ اور پھر فرماتا ہے ۔ و اذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی و لیومنوا بی لعلھم یرشدون ۔ یعنی جب میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے ۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں ۔ یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں ۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آسکتا ہے ۔ اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے ۔ اور وہ دلیل یہ ہے ۔ کہ جب کوئی دعا کرنیوالا مجھے پکارے ۔ تو میں اُس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اُس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے ۔ بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایہ یقین پہونچتا ہے ۔ لیکن چاہیے کہ لوگ ایسی حالت تقوےٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں ۔ کہ میں اُن کی آواز سنوں اور نیز چاہیے ۔ کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں ۔ اور قبل اس کے کہ جو اُن کو معرفت تامہ ملے اسبات کا اقرار کریں ۔ کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے ۔ اُسکو عرفان دیا جاتا ہے ۔

ایمان کی تعریف

ایمان اس بات کو کہتے ہیں ۔ کہ اُس حالت میں مان لینا ۔ جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا ۔ اور شکوک و شبہات سے ہنوز لڑائی ہے ۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی با وجود کمزوری اور نہ مہیا ہونے کل اسباب یقین کے اسبات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے ۔ وہ حضرت احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے ۔ اور پھر اُس کو موہبت کے طور پر معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے ۔ اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے ۔ اسی لئے ایک مرد متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سنکر ہر ایک پہلو پر ابتدا امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا ۔ بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ میں آجاتا ہے ۔ اُسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھیرا لیتا ہے ۔ وہ حصہ جو سمجھ میں نہیں آتا ۔ اسمیں سنت صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے ۔ اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے ۔ تب خدا تعالیٰ اُس کی حالت پر رحم کر کے اور اُس کے ایمان پر راضی ہوکر اور اُس کی دعاؤں کو سنکر معرفت تامہ کا دروازہ اُس پر کھولتا ہے ۔ اور الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اُس کو پہنچاتا ہے ۔ لیکن متعصب آدمی جو عناد سے پُر ہوتا ہے ۔ ایسا نہیں کرتا اور وہ اُن اُمور کو جو حق کے پہچاننے کا ذریعہ ہو سکتے ہیں تحقیر اور توہین کی نظر سے دیکھتا ہے ۔ اور ٹھٹھے اور ہنسی میں اُن کو اُڑا دیتا ہے اور وہ امور جو ہنوز اُس پر مشتبہ ہیں ۔ اُن کو اعتراض کرنے کی دستاویز بناتا ہے ۔ اور ظالم طبع لوگ ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں

ہمارا طرز عمل کیسا ہونا چاہیے

اب یہ زمانہ ہے کہ ہم ہر ایک قوم کو اپنی اخلاقی حالت دکھلادیں ۔ اور اُن کے ظلم برداشت کریں اور آپ ظالمانہ حملے اُن پر نہ کریں ۔ اخلاقی حالت بھی ایک معجزہ ہے ۔ اور بُرد باری سے زندگی بسر کرنا ایک آسمانی نشان ہے ۔ اور جب ہم کسی دوسری قوم سے احسان دیکھیں تب تو زیادہ تر فرض ہو جاتا ہے ۔ کہ ہم احسان کے عوض میں احسان کریں ۔ اور نیکی کے عوض میں نیکی بجا لاویں ۔ جیسا کہ اب ہم عیسائی گورنمنٹ سے ہر طرح امن اور راحت دیکھ رہے ہیں کیا اسکا عوض یہ ہے ۔ کہ منافقانہ زندگی اُن سے بسر کریں ۔ اور دل میں کچھ اور زبان پر کچھ اور ۔ ہاں جسطرح مادر مہربان یہ چاہتی ہے کہ اُسکا بیٹا کسی ایسی حالت میں گرفتار نہ ہو جسکا خطرناک نتیجہ ہے ۔ اسی طرح ہم عیسائیوں اور ہندؤں کے ساتھ شفقت اور رحمت سے معاملہ کرنا چاہتے ہیں ۔ ہمیں یہ دلی آرزو ہے ۔ کہ کوئی محبت اور آرام سے ہماری باتیں سنے اور دلائل میں غور کرے ۔ اور پھر اپنے نفس کا خیر خواہ ہو کر اپنے عقائد کی اصلاح کرے ۔

غلط فہمی کس طرح پھیلتی ہے

ایک بڑے افسوس کے لائق ذکر یہ ہے کہ جیسے ایک مسافر وبا کا اثر اپنے ساتھ لیکر اوروں کو بھی اندیشہ ہلاکت میں ڈالتا ہے اسی طرح ہمارے علما کا بھی یہی حال ہے ۔ ایک شخص بہت اسباب حقد اور کینہ کی وجہ سے تکفیر اور تکذیب اور سب اور شتم پر آمادہ ہوتا ہے ۔ اور دوسرا آنکھ بند کر کے اس کی باتیں سنتا اور اُس کی اکاذیب سے متاثر ہو کر ایسا ہی ایک زہریلا جاندار بنجاتا ہے جیسے کہ پہلا شخص تھا ۔ اور اس طرح متعدی وبا کی مانند ایک سے دوسرے تک مرض پہنچتا ہے ۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے تمام ایمان اور تقوےٰ کو الوداع کہکر شخص مفسد کے پیچھے ہو لیتے ہیں ۔ اور جیسا کہ آجکل دریافت کیا گیا ہے ۔ کہ مادہ وبا طاعون دراصل کیڑے ہیں ۔ جو زمین میں پیدا ہوتے ہیں اور پھر پیروں کے ذریعہ سے انسان کے خون میں جا ملتے ہیں ۔ ایسا ہی سچائی سے اعراض کرنے کی وبا جو آجکل پھیل رہی ہے اسکا موجب بھی کیڑے ہی معلوم ہوتے ہیں ۔ جو مختلف ناموں حسد یا حمق یا تعصب یا کبر سے موسوم ہو سکتے ہیں ۔ حقیقت میں اسلام میں عیسائی مذہب کے باطل عقیدہ والے دخل پایا ہے ۔ وہ دخل بھی درحقیقت ان ہی وجوہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اندرونی فساد و ترک تقوےٰ در جہل اور نادانی کا اُس حد تک پہنچ چکا تھا ۔ کہ بوجہ مناسبت ... طالع فاسد ویسے عقائد اور طریق ... [illegible]

پہلے سے ہی تیار تھیں ۔ چونکہ ہر ایک شخص کی حالت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اس لئے ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں ۔ کہ جن لوگوں نے ہمارے مقابلے پر تقوےٰ کو ضائع کیا ۔ اور راستی سے دشمنی کی وہ بہت خطرناک حالت میں ہیں ۔ اور اگر وہ اس بدسیرت میں اور بھی ترقی کریں اور رفتہ رفتہ کھلے کھلے طور پر قرآن شریف سے منہ پھیرلیں ۔ تو اُن سے کیا تعجب ہے ۔

حاجیوں کی پریشانی

بمبئی کی ایک تار خبر سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ امسال عازمان حج جہازوں کی قلت تعداد کے سبب بڑی تکلیف میں ہیں ۔ قریباً تین ہزار حاجی تو روانہ مکہ معظمہ ہو چکے ہیں ۔ مگر اندازاً آٹھ ہزار اور جہازوں کے انتظار میں ہیں ۔ حاجیوں کے مسافر خانے ایسے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں ۔ کہ مجبوراً صدہا بیچارے بازار اور شہر کے مختلف حصوں میں جہاں تہاں مصیبت کے دن دھکیل رہے ہیں ۔ زمانہ حج قریب آرہا ہے ۔ اور ابھی بہت سے آدمی منزل مقصود سے ہنوز دلی دور کے مصداق پڑے ہیں ۔ یہ تلخ تجربہ امید ہے کہ مجوزہ اصلاحات میں ضرور کچھ مدد دیگا ۔ اور گورنمنٹ عالیہ کو بہرحال اپنی رعایا کی تکلیف رفع فرمانے کا قدر دل سے خیال ہوگا ۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

کا آئندہ (ستائیسواں) اجلاس بڑے دن کی تعطیلوں میں بمقام آگرہ منعقد ہونیوالا ہے ۔ کانفرنس کے آنریری سیکرٹری صاحب نے اعلان کیا ہے ۔ کہ زمانہ حال کی روز افزوں تعلیمی ضروریات اور گورنمنٹ عالیہ کی تعلیمی پالیسی کو ملحوظ رکھکر جہاں جہاں مسلمانوں کی خاص قومی حاجات ہوں ۔ ان کے متعلق ضروری کارروائی عمل میں لانے کے لئے مفید تجاویز و اطلاعات آخر اکتوبر تک صدر دفتر کانفرنس (علیگڑھ) میں پہنچ جانی چاہئیں اور جو صاحب کوئی ریزولیوشن اجلاس میں پیش کرنا چاہیں ۔ وہ اسکا مضمون جلد ارسال کریں ۔ ہمیں امید ہے کہ حامیان کانفرنس مسلمانان کشمیر کی تعلیمی پستی پر ضرور توجہ فرمائیں گے

روسی اور سرحدی تارکان وطن

پا لوزیر کے سرحدی نامہ نگار کا بیان ہے کہ ہرات میں روسی تارکان وطن کا سلسلہ برابر جاری ہے ۔ جنہیں حسب الحکم امیر صاحب روانہ کابل کر دیا جاتا ہے ۔ دوسری طرف بعض افغانی قبائل کے لوگ سرحد عبور کر کے روسی قلمرو میں جا رہے ہیں ۔ اچھا ہے دونوں کو اپنی اپنی حکومت کا حسن و قبح معلوم ہو جائیگا ۔ ملکوں اور قوموں کی ہلچل کے لحاظ سے یہ زمانہ بھی عجب عبرت کا زمانہ ہے جس کے بعض سبق آموز پہلو عہد عتیق کے پاک نوشتوں میں ہزارہا برس پہلے دکھلائے گئے ہیں ۔ کاش کہ بہت سی سعید روحیں ان امور سے بصیرت حاصل کر کے امام وقت کی شناخت کریں ۔

پروفیسر ویمبری کی آخری تحریر

بڈاپسٹ سے ۱۵ ماہ حال کا پیام برقی مظہر ہے ۔ کہ مشہور مستشرق پروفیسر ویمبری کا انتقال ہو گیا ۔ پھر لندن کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ متوفی نے اپنی ایک چٹھی میں جو شاید ان کی آخری تحریر ہے حکومت ٹرکی کا دوست بنکر مسلمانان ہند کی ان کوششوں پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے کہ وہ انگلستان پر دباؤ ڈالکر اس سے ترکوں کی حمایت میں تنہا کارروائی کرانا چاہتے تھے ۔ اور اس طرح ٹرکی کے بہترین دوست سے ایک ایسی حرکت کا مطالبہ کرتے تھے جو سلطنت کے عام فوائد کو خطرہ میں ڈالنے والی ہے ۔ مسلمانان ہند کی کوششیں اپنی جگہ پر درست ہوں یا نادرست مگر پروفیسر موصوف نے بھی اپنی اس تحریر کے وقت شاید اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا کہ ہندی مسلمان گورنمنٹ برطانیہ کو ایک سب سے بڑی اسلامی سلطنت سمجھتے ہیں جسے بہت سے مدبران انگلستان نے بھی مانا ہے اس واسطے ان کی کوشش خدانخواستہ کسی بغاوت اور بداعتمادی پر مبنی نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ خلاف اس کے زیادہ قرین قیاس ہو سکتا ہے

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ اسلامک ریویو)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

افسوس میرے پاس اسقدر وقت نہیں کہ میں اُس ذلت کا نقشہ آپ کے سامنے کھینچدوں۔ جہانتک عرب میں عورت پہنچی ہوئی تھی بہتر یہ ہوگا کہ میں اُن آیات قرآنی کا ترجمہ پڑھ دوں جو انکی اصلاح کے لئے نازل ہوئیں۔ اس سے اندازہ اُن عیوب کا لگ جائیگا جن کی اصلاح پر نظر تھی حضور فرماتا ہے:۔

"اُن عورتوں سے شادی نہ کرو جن کو تمہارے باپ اپنے بیاہ میں لاچکے ہیں یہ امر نہایت ہی شرمناک نفرت انگیز اور بُرا ہے ...... تم پر تمہاری مائیں لڑکیاں بہنیں تمہاری خالائیں اور پھوپھیاں۔ تمہارے بھائی کی لڑکیاں تمہاری بہن کی لڑکیاں۔ تمہاری دودھ پلانے والی مائیں تمہاری دودھ شریک بہنیں تمہاری خوشدامنیں تمہاری بہوویں یہ سب تم پر حرام کردی گئیں۔ اپنے بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب لڑکی زندہ جلائی گئی اس کے متعلق پوچھا جاویگا کہ کس جرم میں وہ قتل کی گئی۔ یتیموں کو اُنکا مال دیدو اور اپنے مال میں اُنکا مال ملاکر خراب مت کرو۔"

اسلام سے پہلے جس ارذل حالت تک عورت پہنچ چکی تھی۔ وہاں سے اس کو اُبھارنے اور اصلی مقام پر لانے کے لئے خدا کی کتاب نے ایک خاص صورت اس کے لئے الگ کردی اور عورت کی عزت بڑھانے کے لئے اس صورت کو اس کے نام سے موسوم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی چوتھی سورت کا نام النساء (عورت) ہے۔ اس سورۂ شریف کی پہلی ہی آیت گویا اُن تمام اصلاحوں کی کلید ہے جو قرآن معاملہ نسواں میں کرنا چاہتا تھا۔

یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیرا ونساء۔ واتقوا اللہ الذی تسائلون بہ والارحام۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ اے مردو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور جس نے تم میں سے عورت پیدا کی۔ پھر ان سے بہت سے مرد اور عورتیں دُنیا میں پھیل گئیں اور جس خدا کے نام پر فضل طلب کرتے ہو اُس سے ڈرو اور رحمی رشتوں کی عزت کرو۔ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

یہ آیت عورت کے ساتھ نیک اور اعلےٰ سلوک کی تعلیم دیتی ہے۔ عورت مرد کے متعلق کہا گیا ہے کہ ایک ہی جوہر ہیں ایک ہی چیز سے نکلے ہیں۔ اور اس لئے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ عورت کو کمزور اور نحیف الجسم پاکر مرد کا حق نہیں کہ اُس کی حیثیت کم کردے یا اُس کے حقوق کی پرواہ نہ کرے۔ یہ حکم اپنے معانی اور اطلاق میں بہت ہی وسیع ہے۔ آدمی کی کوئی بھی حیثیت ہو وہ بادشاہ وقت ہو یا ذلیل انسان ہو بالمقابل اُس کے کسی رشتہ کی عورت کی بھی کوئی حیثیت ہو۔ خواہ بیوی ہو۔ ماں ہو۔ بہن ہو۔ لڑکی ہو۔ کسی اور رحمی رشتہ میں ہو۔ اُس کا فرض ہے کہ اُس کی عزت کریں۔ اسلام تو گوارا ہی نہیں کرتا کہ عورت کے حقوق کا اتلاف کسی نہج پر ہو۔

وعاشروھن بالمعروف۔ ایک اور حکم خداوندی ہے جس میں ہم کو کہا گیا ہے کہ بیویوں کے ساتھ نہایت ہی محبت اور نرمی اور مراعات سے سلوک کرو۔ ولھن مثل الذی علیھن ایک اور آیت ہے جو حقوق کی برابری کی تعلیم دیتی ہے اور جس کی منشا یہ ہے کہ تمہارے کوئی حقوق عورتوں پر ہیں تو ان کے بھی ایسے ہی حقوق تم پر ہیں۔

اس امر کو محسوس کرنے کے لئے کہ عورت و مرد دونوں کا وجود یکساں ایک دوسرے کے رنج و راحت کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ خدا کی کتاب نے ایک اور آیت فرمائی ہے جس میں اس صداقت کو کھولنے کے لئے ایک ایسی لطیف اور پر معنی مثال استعمال کی ہے کہ جو اپنی خوبصورتی میں بے عدیل ہے۔ ھن لباس لکم وانتم لباس لھن۔ تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں۔ اور تم اُنکے لباس ہو۔ یہ لطیف اور منطبق اور خوبصورت استعارہ ہے۔ لباس ہی ہے جو ہماری برہنگی اعضا کی کجی اور اُن تمام جسمانی عیوب پر پردہ ڈالدیتا ہے جس کو ہم دوسروں کی نگاہ سے چھپانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے عفت و عصمت کے قائم رکھنے میں تمام عیوب پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ ہمارا لباس ہمارے جسم کی راحت کا باعث ہے۔ اسی طرح عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے باعث راحت و اطمینان ہے۔ لباس سے ہی زینت جسم کی خوبصورتی اور جسم کی شان بڑھ جاتی ہے۔ سو عورت مرد کی اور مرد عورت کی زینت و آرائش ہے۔ قرآن نے اس امر پر زور دینے کے لئے کہ خانگی زندگی کا حصر محبت۔ پیار۔ شفقت۔ ملاطفت پر ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ مرد حکمران ہو اور عورت ہر طرح خادمہ اور لونڈی رہے ذیل کی آیت فرمائی ہے۔

ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ (ترجمہ) اور خداوند کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ اُس نے عورتوں کو تم میں بنایا ہے تاکہ تم اُن سے راحت اور تسکین پاؤ اور اسی لئے تم میں آپس میں محبت اور شفقت پیدا کردی ہے۔

یہ ہے وہ بلند مقام جو اسلام نے بیوی کے لئے تجویز کیا ہے۔ اور مجھے تو اسلام سے باہر کہیں بھی یہ امر نظر نہیں آیا جہاں مرد عورت کا بالمقابل رشتہ محبت شفقت اور یکسانی پر رکھا گیا ہو۔

ہاں قرآن میں ایک آیت ہے جس پر ناسمجھی نے جاہلانہ اعتراض وارد کئے گئے ہیں۔ لیکن پیش ازیں کہ میں اُس آیت کا ذکر کروں آپ مجھے اجازت دیں۔ اگر میں تمہیداً کچھ عرض کروں۔ معاملات توالد و تناسل میں عورت و مرد کا بالمقابل ایک ایک حصہ ہے۔ فطرت نے جو امور عورت سے وابستہ کردیئے ہیں اُس سے عورت بعض وقت اور بعض حصص عمر میں معمولی فرائض روزانہ کی بجاآوری میں قاصر ہوجاتی ہے۔ دن بدن کمزور ہوجاتی ہے اور طاقت جسمانی کو کھوتی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں میری ناقص رائے میں خوبصورتی جو عورت کا ہی حصہ ہے اور پہلوانانہ طاقت دو متضاد چیزیں نظر آتی ہیں۔ مسٹر سینڈو کو شائد ناز ہوگا کہ اُس کے حلقہ شاگردی میں بعض جمیلہ خواتین بھی ہیں۔

لیکن چہرہ کی شان دلربائی متناسب اعضاء کی لطافت تشکل و قباہت کی نزاکت عامہ چال ڈھال کی نازآفرینی تو شائد انسانی زندگی کے سخت کرخت کاموں کے لئے موزوں نہ تھی۔ اس کے لئے تو لوہے کے پٹھے اور پتھر کے اعضاء درکار تھے۔ یہ چیزیں آدمی کے حصہ میں آئیں اسکو جسمانی طاقت بہ قدرت نے زیادہ بخشی اور اس جسمانی طاقت کی زیادتی سے اسکا استقلال اُس کا تنگڑا پن اور ایسا ہی مستعدی اور دیگر ایسے اخلاق جو جسمانی طاقت کا لوازمہ ہیں اُس میں پیدا ہوگئے۔ انہیں امور کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا جس پر ناسمجھوں نے اعتراض کیا۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض ہم نے مرد کو بعض ایسی خصوصیتوں کے باعث جو ہم نے بعض کو بعض پر دی ہیں عورت پر فضیلت دی ہے۔

لیکن یہ فضیلت مبادا دوسرے کی ترقی کی مانع ہوجاوے خدا کی کتاب نے فرمایا ہے۔ سورہ نسا آیت ۳۶

(ترجمہ) وہ خوبی جو خدا نے ایک کو دوسرے پر دی اُسکے لئے حریص مت بنو مرد عورت اپنے اعمال کے مقابل عوض پاوینگے۔ خدا سے فضل مانگو۔ اس طرح ایک جنس کو دوسرے کے خصوصیات کے پیچھے پڑنا یا اُسکی آرزو کرنا ضروری نہیں۔ ہر ایک پر فضل کا دروازہ کھلا ہے۔ ہر ایک کو اپنے کئے کا عوض پاتا ہے۔ مرد یا عورت قرآن نے یکساں حقوق دونوں کو دیئے ہیں۔ اس طرح قرآن ہی ایک کتاب ہے جس نے وہ حقوق عورت کو بخشے جو اُس سے پہلے کسی کتاب یا تصنیف میں ہمیں نظر نہیں آتے۔

روحانی ترقی کا دروازہ عورت کے لئے کھلا ہے

اسلامی تعلیم کی رُو سے مرد عورت دونوں کے لئے لامحدود ترقیات کا راستہ یکساں موجود ہے۔

کیا عجیب بات ہے کہ جو مذہب قریباً ہر ایک بات میں یکساں حقوق مرد و عورت کو دیتا ہے اُسکے متعلق یہ کس قدر بیہودہ خیال ہے کہ وہ عورت کے باروح ہونے سے انکار کرے۔ لیکن کیا تقدیر کا پھیر ہے کہ جو جو بہتان اسلام پر مغرب میں ان پادریوں نے باندھے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک عورت میں رُوح ہی نہیں۔ تمام اسلامی علم ادب دیکھ لیا جاوے مجھے تو ایک سطر تک وہاں نظر نہیں آتی جس کی منشا یہ ہو ہاں اس میں شک نہیں کہ اسلام کے آنے سے شائد چالیس پچاس برس پہلے یہ امر ضرور متنازعہ فیہ تھا۔ چنانچہ کونسل آف میکان میں ایک لاٹ پادری نے یہ امر پیش کیا کہ عورت انسانوں میں بھی داخل ہے یا نہیں۔ بہت کچھ بحث ہوئی۔ بہت کچھ انجیل توریت کے حوالے بالمقابل دیئے گئے۔ آخر یہ تو بمشکل قرار دیا گیا کہ عورت جماعت انسان میں داخل ہے لیکن بعض مقدس پادریوں نے بڑے زور سے یہ یادداشت لکھوادی کہ وہ انسان تو ہوگی لیکن اُس کا عورت ہونا صرف اس ارضی دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ حشر کو تمام عورتیں جب اُٹھینگی تو وہ عورت ہونگی اور نہ مرد۔ (باقی دارد)

مراسلات

عزم الامور

(نمبر ۲)

لفظ کتاب سے مراد صرف چار کتابیں توریت۔ زبور۔ انجیل اور قرآن ہی نہیں بلکہ وہ کھلی ہوئی کتاب بھی جو کائنات کے صفحات پر کندہ ہے اور جو ہمارے اردگرد سامنے پیچھے فوق اور تحت میں لکھی پڑی ہے جس پر یہ مصداق

"لارطب ولا یابس الا فی کتاب مبین"

سب کچھ لکھا ہوا ہے ہم نے یہ استدلال اس لحاظ سے کیا ہے کہ قرآن مجید اللہ کریم اکثر مواقعہ پر صرف اسی کتاب قدرت سے اپنی خدائی اور اپنے فضائل اور انعامات پر استدلال کرتا ہے۔ یہ کھلی یہ واضح یہ روشن کتاب ہمیں کیا سمجھاتی اور کیا سکھاتی ہے یہ کہ ہم اس کے حرف حرف لفظ لفظ۔ فقرہ فقرہ پر غور کریں اور انکا مفہوم زیر بحث لاکر اُن سے معاد اور معاشرت کی خوبیوں اور عمدگیوں کی خوش اسلوبی کے ساتھ چھانٹ کریں۔ اس کتاب کے مقدس قول میں مطہر بیانات اور لاثانی تذکروں میں ہر ایک قسم کا سامان ترقی اور تنزل پایا جاتا ہے۔ یہ عروج اور کامیابی کی نظیریں بھی پیش کرتی ہے اور تنزل و ادبار کی کہانیاں بھی سناتی ہے۔ ذرا آنکھ کھول کر دیکھوگے تو تمہیں بآسانی پتہ لگ جائیگا اور یہ راز کھل جائیگا کہ زندگیاں کس طرح ذلیل اور خوار ہوتی ہیں قومیں کس طرح عروج پاتی اور بڑھتی ہیں اور کس طرح اُنکی ہوا اکھڑتی ہے اور کس طرح اُنکا نام و نشان مٹتا ہے۔

لفظ کتاب کے بعد لفظ حکمت کا لایا گیا ہے اس میں ایک گہری حکمت ہے اس کتاب میں چونکہ سب قسم کی حکمتیں پائی جاتی ہیں۔ اس واسطے کتاب کے ساتھ لفظ حکمت لایا گیا ہے لفظ حکمت ایک ایسا وسیع الظرف اور وسیع المعانی لفظ ہے کہ جس میں اس کتاب کائنات کی سب کیفیات اور ترتیبیں آجاتی ہیں۔ اس کتاب کائنات کا مطالعہ اور اُسکی حکمتوں کا مشاہدہ کن وسائل اور کن ذرائع کے رہین ہے۔ ہمت کے۔ ارادہ کے۔ عزم کے۔ محنت کے۔ مشاہدہ کے تجربہ کے۔ معلومات کے۔ اور بلند خیالی و علو ہمتی کے۔ جبتک ان وسائل ان ذرائع کا تہیہ نہ ہو تب تک نہ تو ایک حدتک اس کھلی کتاب کا مطالعہ ہوسکتا ہے اور نہ اس کی حکمتوں پر کوئی عبور پاسکتا ہے۔

کیا اس سے بھی زیادہ تحریک۔ تحریص ترغیب اور علو ہمتی کی تعلیم ہوسکتی ہے۔ ایک ہی آیت میں جامع تدبیروں اور تحریکات کا انکشاف کردیا گیا ہے کیا ان حالات میں اسلام اور تعلیمات اسلام اپنے ماننے والوں کو پست حوصلہ اور پست ہمت بناتی ہے۔ اس آیت میں صاف طور پر یہ کہا گیا ہے۔

"رسول تم پر اس قسم کی باتیں ظاہر کریگا اور ان باتوں اور ان امور اور ان کیفیات کی طرف تمہیں لگائیگا اور ان ضروریات کا تمہیں پتہ دیگا"۔

دوسرے الفاظ میں جس کا مطلب یہ ہوا کہ تم اُس وقت تک انسانیت اور کامیابی کے اعلےٰ معراج تک فائز نہیں ہوسکو گے جب تک ان امور ان وسائل کی ڈوری تمہارے ہاتھوں میں نہ ہوگی۔ کیا دنیا کی ترقیات کا کوئی درجہ بھی۔ کوئی مرحلہ بھی اس میں چھوڑا گیا ہے دریا کو کوزہ میں بند کرکے دکھایا گیا ہے۔ اس پر بھی اگر کوئی انصاف کرے تو یہ اُس کی بدقسمتی ہے۔

پھر ایک آیت میں کہا گیا ہے۔

کذالک یبین اللہ لکم الآیات لعلکم تتفکرون۔ اس آیت میں بھی یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ خدائے قدیر کا آیات اور مختلف کیفیتوں کے اظہار اور انکشاف سے یہ منشا ہے کہ لوگ اُنکی نسبت تفکر اور غور کریں۔ اُنہیں دیکھیں اور اُنہیں آپس میں نسبت دیگر اور اُنکے امتزاج سے مختلف نتائج نکالیں اور اُن تاثرات اور نتائج سے اپنی اور دیگر ابنائے جنس کی بہبود اور آسائش کے سامان پیدا کریں۔ جب تک کوئی شخص ایسی باتوں ایسے مخفیات کے ادراک کے واسطے علو ہمتی۔ بلند خیالی اور محنت و خوض سے کام نہ لیگا تب تک کامیابی کب نصیب ہوسکتی ہے۔

پھر کہا گیا ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر الخ۔ اس آیت میں کھلے طور پر مسلمانوں کے فرائض کی تشریح اور تفصیل کردی گئی ہے۔ اُنہیں ایک صادقہ اور مصلح امت قرار دیا گیا ہے۔ اور اُنکے ذمہ ہمت پر یہ لگایا گیا ہے کہ وہ معروف اور منکر کا اعلان عام اور تبلیغ کریں۔

لفظ معروف اور منکر قابل بحث ہیں - جو لوگ محض دینیات ہی میں انہیں محدود رکھتے ہیں - شاید وہی درست ہو لیکن میرے خیال میں معروف سے مراد وہ تمام باتیں وہ تمام امور ہیں - جو انسانوں کے معاد او رمعاشرت سے وابستہ ہیں - اور لفظ منکر میں بھی اسی طرح تمام قسم کی باتیں داخل ہیں - ان حالات میں جب تک علو ہمتی - بلند خیالی - حوصلہ اور محنت نہ ہو تب تک کوئی قوم کوئی امت دوسروں کی مصلح اور ریفارمر کب ہو سکتی ہے یہ منصب ملتا ہی اس وقت ہے - جب بلند خیالی - استقامت ارادہ اور علو ہمتی ہر پہلو سے شامل ہو - دنیا کی اصلاح اور تبلیغ کا فرض اس امت محمدی کے ذمہ لگایا گیا تھا - اور یہی اس کے لئے موزوں بھی ہیں - کیونکہ مسیح نے صاف فرما دیا تھا - کہ میں صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کیواسطے آیا ہوں - یہود پہلے ہی سے محدود راہوں کے سالک تھے پارسی اور ہندؤں میں یہ روح اور یہ جوش یا یہ اجازت ہی نہ تھی گویا ساری دنیا اس فرض سے قاصر اور عاری تھی -

آخر پر خدا نے یہی قوم چنی تھی - جو بد قسمتی سے رفتہ رفتہ دوسری قوموں سے بھی پیچھے ہی رہ گئی -

پھر قرآن حمید میں کہا گیا ہے -

"قل سیروا فی الارض الخ"

مطلب اس کا یہ ہے - کہ گھروں سے باہر نکلکر دیکھو اور مشاہدہ کرو کہ دنیا اور دنیا کی قوموں اور آبادیوں کی حالت اور کیفیت کیا ہے - کوئی قوم اپنے اعمال اور اپنی کرتوتوں کی وجہ سے مغضوب اور مقلوک ہے اور کوئی قوم خدا کے فضل وکرم سے درجہ بدرجہ ہر پہلو سے ترقی پا رہی ہے اس حکم میں یہ سکھایا گیا ہے - کہ تمہیں گھروں کی چار دیواریوں ہی میں بیٹھ کر باہر والوں اور اغیار کا حال کیا معلوم ہو سکتا ہے نکلکر دیکھو - کہ حقیقت اور کیفیت کیا ہے - تاکہ تمہیں معلوم ہو - کہ دنیا کے دوسرے لوگ اپنی اپنی جگہ کیا کچھ کر رہے ہیں - اور اپنی قوتوں اور کائنات سے کس طرح اور کیا کچھ کام لے رہے ہیں - یا کس طرح خدا کی دی ہوئی قوتوں اور آثار کو برباد کر رہے ہیں - دوسرے الفاظ میں اس کا سوائے اس کے اور کیا مطلب یا مدعا ہو سکتا ہے - کہ باہر نکل کر مشاہدہ اور تجربہ سے تم بھی فائدہ اُٹھاؤ - اور جن باتوں میں کمی ہے - وہ پوری کرو جو باتیں تمہیں حاصل نہیں ہیں اُن کے حاصل کرنے کی کوشش کرو - اور ان قوموں سے بڑھ کر دکھاؤ - جو تم سے آگے آگے جا رہی ہیں - کیونکہ ریفارمر اور مصلح کا درجہ آخیر پر تمہارے ہی حصہ میں رکھا گیا ہے -

---

نظم حامد

والد صاحب مرحوم کی وفات پر میرے فکر کا نتیجہ درگاہ باری تعالیٰ میں میری اُمید کا منظر اور میرے مسکین دل کا اضطراب دعا کے رنگ میں - (حامد)

چناں پیداست فضل و امتنانت
کہ در غیبی نگر بینم عیانت
زعدم موت بخشیدی حیاتم
کہ تا نظارہ بکنم ایں جہانت
بطفلی در کنار مادر من
تو بنمودی مرا دار جنانت
من بے دست و پا را پروریدی
بہ بخشیدی مرا عقل و ذہانت
گذشت از عمر من پنجاہ و سہ سال
بہر مشکل بدیدم مہربانت
تو پدرم را بدادی جاہ و اقبال
کہ شہرت یافت در دین و دیانت
مرا توفیق دادی خدمتش را
ازو حاصل شدہ ادب و متانت
کنوں رفتہ زسر آں ظل پدرم
کہ تا ظاہر شود دیگر نشانت
حیات او مرا فارغ ہمیداشت
نہ بردوشم گراں بار ضمانت
عزاداران بہ من اکنوں بگویند
کنم پس ماندگاں را من اعانت
علیم و شاہدی اے قادر من
نبودم پیش ازیں اہل خیانت
بہر خدمت کہ تو توفیق دادی
بجا آوردم از دین و دیانت
چناں بودم چنیں گشتم چہ گویم
چناں برداشتم بار امانت
نہ من بر ہمت خود حصر دارم
بہر شلسلہ کہ ہستم ہست شانت
میفزاید بجز حیرت بخاصاں
عجائب خانۂ کون و مکانت
بخواہم اے خدا ذوالعجائب
بمرگ پدر از تو استعانت
بشد ہرچہ کہ شد از مہر تو شد
نہ مایوسم ز کرم بے کرانت
بفضل و کرم خود شو دستگیرم
نہ من آنم کہ بگریزم ز آغوشت
عیاں فرما تو ہر جا مہ خود نیست
کہ اور اہست در غیب و نہاں

مختلف واقعات

ہندوستان میں کاغذسازی

اوائل ۱۳ء تک ہندوستان میں کاغذ سازی کے کل ۹ کارخانے تھے - بنگال میں ۳ بمبئی میں ۲ اور باقی دیگر اضلاع اور صوبجات متحدہ میں ۱ - ان سب کا مجموعی سرمایہ ۵۴ لاکھ روپے تھا - ۱۹۱۵ء میں انہوں نے ۸۱ لاکھ روپیہ کا کاغذ تیار کیا - اور سنین ماسبق میں بھی کم و بیش اتنا ہی بنتا رہا لیکن پھر بھی گزشتہ ۶ - ۷ برس کے عرصہ میں کروڑ ہا روپیہ کا کاغذ ہندوستان میں ممالک غیر سے آیا ہے - اور فرداً فرداً ہر سال کی درآمدیت میں دیسی کاغذ سے کہیں زیادہ ہوتی رہی ہے - جس سے اندازہ ہو سکتا ہے - کہ ملک میں کاغذ کی کھپت روز بروز کسقدر بڑھتی جاتی ہے - کیا ہمدردی و حمایت ملک کے مدعی اپنی بیداری کو ستودگی کے پروگرام میں جہاں سیاسی فرخشوں کا ایک طومار موجود ہے تھوڑی سی جگہ ایسی ملکی ضروریات کو نہیں دے سکتے - جن کے پورا نہ ہونے سے قوم کا کروڑہا روپیہ ہر سال باہر کھینچا چلا جا رہا ہے - (پیغام صلح)

کرنیل ہالرائڈ صاحب کی وفات

پنجاب کے تعلیم یافتہ طبقہ کو ... صاحب کا نام کسی تعریف کا محتاج نہیں آپ ایک عالی دماغ علم دوست اور بلند نظام و ہر دلعزیز افسر تھے - مدت تک صوبہ پنجاب میں انسپکٹر مدارس اور ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم رہے آپکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ محکمہ تعلیم میں مشہور عام ہیں مشرقی زبانوں کے بڑے فاضل اور مصنف تھے - افسوس کہ ان دنوں اپنے وطن مالوف انگلستان میں فوت ہو گئے -

---

چین اور تبت و نیپال کی افواہ (الہ آباد ۱۹ ستمبر) یہ افواہیں ابھی تک اُڑ رہی ہیں - کہ چینی لوگ مشرقی تبت پر دھاوا کیا چاہتے ہیں "لونچن شترا" کے دارجیلنگ پہنچنے سے ان افواہوں کی اور بھی تائید ہوتی ہے - کہا جاتا ہے - کہ دلائی لاما کے حکم سے کنفنٹ فوج میں جوان اس سرگرمی کیساتھ معرکہ "خان" میں جنگی خدمات انجام دینے کے لئے بھرتی کئے جا رہے ہیں - گویا کہ لڑائی عنقریب چھڑنے کو ہے لیکن لوگ شاید اس بات کو بھولے ہوئے ہیں کہ سال کا وہ حصہ جس میں پہاڑی جنگ مشرقی تبت میں ہو سکتی ہے اب گزر چکا ہے وہاں اسوقت تمام اونچے اونچے درے برف سے اٹے ہوئے ہیں فوجیں بڑی تعداد میں نہیں گذر سکتیں - اس کے علاوہ چینیوں کو گزشتہ موسم گرما میں ہسیانگ چین کے قریب قبائل تبت کے ہاتھوں ہزیمت اٹھانی پڑی - انہوں نے بھی چینیوں میں تمام خرباتی نہ چھوڑا ہوگا - کہ اب ایک نئی معرکہ آرائی کے واسطے مستعد ہو سکیں

سراج الدین صاحب بالقابہ چیف جج بہاولپور نے دو غریب ہندو طلبا کو جو باشندہ ریاست مذکورہ ہیں - اور انٹرنس پاس ہو چکے ہیں لاہور کے کسی کالج میں بی اے کی تعلیم پانے کے لئے ۱۵ - ۱۵ روپیہ وظائف دیئے -

انجمن اصلاح مسلم راجپوتان ہند کا سالانہ جلسہ دسہرہ کی تعطیلات میں ۷ - ۸ اکتوبر ۱۳ء کو بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور منعقد ہوگا - میاں فضل حسین خانصاحب بہادر ایم اے شرکاء جلسہ کے میزبان ہونگے

غازیپور میں ایک مسجد کے احاطہ اور باغ پر گورنمنٹ قبضہ کرنا چاہتی تھی مقدمہ ہائی کورٹ تک پہنچ چکا تھا - مگر اب دنوں گورنمنٹ (صوبجات متحدہ) فیصلہ عدالت سے پہلے ہی قبضہ سے دستبردار ہو گئی -

گورنمنٹ عثمانیہ کی طرف سے ترکی قونصل جنرل مقرر ہو کر علامہ خلیل خالد بے ہندوستان آ رہے ہیں - جو سیاست یورپ اور معاملات مشرقی کے یکساں ماہر ہیں -

مجلس واضع قوانین پنجاب کے اجلاس منعقدہ ۹ ستمبر میں فنانس کمیٹی کے ممبر اصحاب ذیل منتخب ہوئے - آنریبل بابو گوکل سنگھ - آنریبل مسٹر محمد شفیع آنریبل مسٹر شادی لال -

کلکتہ کے سودیشی میلہ میں بقول اخبار بنگالی ۷ ہزار سے زیادہ دیسی خواتین شامل ہوئیں معلوم ہوتا ہے - کہ مقامی عورتوں میں بھی دیسی صنعت وحرفت کو ترقی دینے کا خاص جوش پیدا ہو گیا ہے -

دیو سماج کے سابق سیکرٹری اور پُرجوش کارکن پنڈت دیورتن ۱۴ ستمبر کی شام کو حویلی دیوان گوبند سہائے میں ایک لیکچر دینے والے تھے - اس بارہ میں کہ وہ سماج مذکور سے کیوں کنارہ کش ہوئے -

کابل میں پچھلے مہینہ ایک کارخانہ اُونی پارچہ بافی کا قائم ہوا - امیر صاحب ہندوستانی ڈاکٹروں کی تعداد بھی بڑھا رہے ہیں ڈاکٹر اللہ جوایا صاحب جو کابل میں ملازم ہیں - اور ان دنوں رخصت پر مقیم لاہور ہیں - چار سند یافتہ ڈاکٹر اپنے ساتھ لیجائیں گے -

لدھیانہ میں جو عیسائی ایک ۸ سالہ مسلمان لڑکی کو اٹھا کر مشن کے یتیم خانہ کی طرف لیجا رہا تھا پکڑا گیا تھا - اسے سال بھر قید اور ۲۵ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی -

آریہ سماج موڑنڈہ کے سالانہ جلسہ پر مقامی پولیس نے (نگر کیرتن جلوس) کے وقت دست اندازی کی منتری پردہان اور اوپدیشک تھانہ میں طلب کئے گئے - وجہ ابھی ظاہر نہیں ہوئی -

حادثہ کانپور کے متعلق گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے مقامی پولیس کو ڈیڑھ ہزار روپیہ انعام دیا ودیا گیا ہے اٹک ڈیرہ غازیخاں کی طرح ڈیرہ اسمعیل خاں کی بھی تباہی کا در پیش معلوم ہوتا ہے - اس کا کوئی دن بدن آبادی کی طرف ہو تا جاتا ہے ...

باہتمام ٹھاکر داس پرنٹر لکشمی پریس لاہور میں چھپا بہ اہتمام صلح سرسبد پریس کے لئے چھپکر دفتر پیغام صلح احمدیہ بلڈنگس لاہور سے خلیفہ رجب الدین نے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸۳

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

بحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

اخبار پیغامِ صلح لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ لے ششماہی ہے۔ طلباء سے للعہ پیشگی
اور عمہ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام پتہ۔ صاف اور خوشخط لکھیں
احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

| جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۳۳ |

تازہ برقی خبریں

البانیہ میں بدامنی۔ رسالونیکا (۲۰ ستمبر) البانیہ میں پوری پوری بدامنی پھیل رہی ہے۔ مفید بے پروویژنل فارن منسٹر یورپ سے واپس آگیا ہے۔ اور اُس نے اپنے جتھے والوں کو اسعد پاشا کے خلاف ہتھیار اٹھانے کے واسطے طلب کیا ہے۔ جس نے مقام شراما میں آسٹریا کا جھنڈا بلند کیا۔ اور روالونا کی حکومت سے جوانگی قصبہ کا مطالبہ کیا ہے۔

قیام امن کی کوشش (بلغراد۔ ۲۰) ایک سرکاری اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ سرویہ نے اپنی سرحد کی طرف قیام امن کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اور اگر البانوی لوگ اس کے علاقہ پر حملہ آور ہونگے۔ تو سرویہ کو مجبوراً کم از کم عارضی طور سے اپنے علاقہ کے ضروری جنگی مقامات پر دوبارہ قبضہ کرنا پڑیگا

سرحدی افواج کی تقویت (لندن۔ ۲۰) شنجی میں اعلان ہوا ہے کہ سرحدی جمعیت کو مزید کمک پہنچائی جاتی ہے۔

ڈبلن میں بلوے (لندن ۲۲ ستمبر) ہڑتال کنندگان کے جلوس سے متعلق ڈبلن میں کل رات کو سخت بلوے ہوئے۔ عوام کی بھیڑ نے ٹریم گاڑیوں پر حملہ کرکے تباہ کر دیا۔ پولیس سے مقابلہ کیا۔ پتھر اور بوتلیں وغیرہ جو ہاتھ آیا۔ مارتے رہے کئی بلوائی اور پولس مین زخمی ہوئے۔ برنگم کے ہڑتال کرنے والوں نے پھر فوراً کام پر آجانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جیٹی رسان کرسس پر ایکا کرکے کام چھوڑ دینے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ۷ پولسمین اور ۲۵ سویلین ان بلووں میں زخمی ہو کر ہسپتال پہنچائے گئے۔ لورپول اور برمنگھم کے ہڑتال کنندگان کام پر آگئے ہیں۔

زائد ٹیکس کی ضرورت (۔ ۔ ۔) اگر جیٹی رسانوں کے مطالبات منظور کئے جائیں۔ تو ایک کروڑ پونڈ کا خرچ بڑھ جائیگا۔ ۱۰ لاکھ کا مزید خرچ تو کمیشن کی سفارش پر پہلے ہی زیر غور ہے۔ شاید ٹیکس بڑھانے کی ضرورت پیش آئے

بلغاریہ اور ٹرکی۔ ٹرکی اور بلغاریہ کے درمیان عہدنامۂ صلح پر دستخط ہونے میں اب اس وجہ سے توقف ہو رہا ہے۔ کہ بعض باتوں میں ہنوز اختلاف باقی ہے

معاملات ایران (طہران۔ ۲۲ ستمبر) آذربائیجان کے مالی انتظام میں جو مشکلات پیش آنے کا خطرہ تھا۔ وہ امید ہے۔ کہ اب رفع ہو جائیگا۔ کیونکہ ایکٹنگ گورنر جنرل کی مزاحمت اب نہیں رہی ہے۔ اس لئے کہ روسی کونسل متعینہ تبریز کو اس بارہ میں ہدایات پہنچ چکی ہیں۔ کہ بلجیک فنسرال کی مدد کرے جسکی اعانت سے وہ اب تک پہلو تہی کرتا رہا تھا۔

ہوا باز کو حادثہ۔ فارمین ہواباز مع اپنی بیوی کے اڑ رہا تھا۔ کہ مشین اچانک گری۔ اس کی ٹانگ ٹوٹی۔ بیوی کے سر میں چوٹ آئی۔

ممبران پارلیمنٹ کا دورہ۔ (ملبورن۔ ۲۰) ممبران برٹش پارلیمنٹ کی ایک بڑی پارٹی برطانی قلمرو میں دورہ کر رہی ہے۔

لیکچر بازی کا دورہ (واشنگٹن۔ ۲۰) مسٹر بریان (امریکن سکرٹری آف سٹیٹ) لیکچر دے کر روپیہ پیدا کرنے کی غرض سے دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔ لوگوں کی نکتہ چینیوں سے جنہیں کر انہوں نے اپنے ارادہ کو نہیں بدلا۔ اور کہا کہ میں ہمیشہ لیکچر دیتا رہا ہوں۔ اور دیتا رہونگا۔

مسلم پریس سے ہمدردی۔ کلکتہ۔ (۲۰ ستمبر) مسلمانوں کا ایک جلسہ بسرپرستی انجمن مسجد کانپور اس اتوار کو منعقد ہوا۔ اجلاس کا حصہ اول مولانا سلیمان بہاری کے۔ اور دوسرا امام صاحب مسجد ناخدا کی زیر صدارت ہوا۔ حاضرین میں اخبارات حبل المتین۔ الہلال۔ مسلمان وغیرہ کے ایڈیٹر بھی تھے۔ اسلامی اخبارات کے ساتھ گورنمنٹ نے اس وقت جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ اس کے خلاف ریزولیوشن پاس کئے گئے حضور وایسرائے کو توجہ دلائی گئی۔ کہ اس معاملہ میں نظر عنایت فرمائیں زمیندار کی ضبطی ضمانت پر اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور الہلال کی ضمانت کے بارہ میں گورنمنٹ کے حضور سعی و سفارش کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔ چندہ کل تین سو روپے ہوا۔ ولکھاں اخبار دن کو یہ ہدایت کوئی جلسہ نہیں کرتا۔ کہ ان تلخ تجربوں اور ناگوار واقعات سے عبرت پکڑیں۔ اور آئندہ اپنے لہجہ میں اصلاح و تبدیلی کریں۔

حاجیوں کی سخت تشویش (بمبئی۔ ۲۲ ستمبر) آج عرب سٹیمر کمپنی کے دفتر واقع الفنسٹن سرکل میں عازمان حج کے درمیان سخت تشویش پھیل رہی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ قریباً دو سو حاجیوں نے اس کمپنی کے سٹیمر موسومہ بدری کا ٹکٹ لیا تھا۔ جو ۱۵ ستمبر کو روانۂ جدہ ہونے والا تھا۔ پھر اس کی تاریخ روانگی ۲۲ ستمبر کر دی گئی۔ اور آج مالکان جہاز کہتے ہیں۔ کہ اس کی بہت کچھ مرمت ہونی ہے۔ اور کہ یہ ۵ نومبر سے ورے کسی طرح روانہ نہیں ہو سکیگا۔ اس وجہ سے عازمان حج سخت تکلیف اور پریشانی میں ہیں۔ محافظ حجاج نے موقعہ پر پہنچکر جہاں تک ہو سکا انہیں تسلی دی۔ اور اس وعدہ پر منتشر کیا ہے۔ کہ تمہارا روپیہ (کرایہ) واپس دلایا جائیگا۔

دیوالیہ بنکوں کی نسبت ولایت والوں کے خیالات (لندن۔ ۲۳ ستمبر) لندن کے بنکنگ سرکلز روپیہ کا بیج کرنے والے پنجابی بنکوں کے دیوالہ کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ انگریزی انتظام سے انکو کچھ تعلق نہ تھا۔

گرانقدر تعلیمی عطیہ۔ (۔ ۔ ۔) مسٹر ایم لیور نے بولٹن میں لڑکوں اور لڑکیوں کے مصارف تعلیم اور تیاری عمارت کیلئے (۱۵۰۰۰۰) روپیہ دیا جس سے ایک نیا گرامر سکول بنیگا

متفرق خبریں

پیپلز بنک کا دیوالہ نکل جانے سے بمبئی الہ آباد وغیرہ میں زبردست ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ مورخہ ۲۳ ستمبر کلکتہ میں ہوئی ہے۔ بمبئی میں اس کے متعلق تاریخ کو ایک جلسہ ہوکر صورت حال پر غور کیا جائیگا۔ بمبئی کا قریباً ۴ لاکھ روپیہ پھنسا ہوا ہے۔ احمد آباد کا تخمیناً ۸ لاکھ۔ سورت کا ڈھائی لاکھ۔ الہ آباد میں علاوہ شخصی نقصانات کے چند پبلک انسٹی ٹیوشنوں کو بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ جن میں سے بعض کو ضرر عظیم پہنچا ہے۔ شفاخانہ مستورات ... سوسائٹی ملازمان ہند۔ لیگ متعلقہ تعلیم ابتدائی ہیوم میموریل فنڈ صوبجات متحدہ۔ کانگرس کمیٹی صوبجات متحدہ۔ کہتے ہیں۔ کہ موجودہ سرمایہ سے امانتوں کا قریباً ۷۵ فی صدی ادا ہو سکیگا۔

جموں میں ڈاکٹر ڈونی چند صاحب چیف میڈیکل آفیسر کا ۱۷ سالہ لڑکا کدارناتھ جو گورنمنٹ کالج لاہور کی سیکنڈ ایر کلاس میں پڑھتا تھا۔ ۱۲ ستمبر کو بطور سیر گھر سے نکلا۔ ۲ روز تک مفقود الخبر رہا۔ ہر طرف آدمی دوڑائے گئے۔ جابجا تار دیئے گئے۔ نہر اور بجلی گھر وغیرہ میں ڈھونڈ بھال کی گئی۔ مگر کچھ سراغ نہ ملا۔ آخر ۱۹ ستمبر کو اس کی نعش جموں سے ۲ میل کے فاصلہ پر ستواری کے قریب نہر میں تیرتی ہوئی پائی گئی۔ اس کے جسم پر زدوکوب کے نشانات تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی بے رحم دشمن نے بڑی اذیت سے ہلاک کیا۔ قاتل کا ابھی تک پتہ نہیں چلا۔ تفتیش ہو رہی ہے

لکھنؤ میں ۱۴۔ جنوری کو ہندوستان بھر کی کانفرنس حفظان صوت کا اجلاس منعقد ہوگا۔

مسجد مچھلی بازار کانپور کی حفاظت کے لئے مسلمانوں نے ... ہزار روپیہ سے زاید چندہ جمع کر لیا ہے۔

حضور وایسرائے اس سال یوم کرسمس کلکتہ میں منائیں گے۔

برہما میں سیلاب کے باعث ۷ ہزار ایکڑ زمین تباہ و برباد ہوگئی ہے۔

وزیر آباد میں مولوی ظفر علی خان نے دس دس روپے کے دو وظیفے دو طلباء (ایک ہندو ایک مسلمان) کو دینے منظور فرمائے۔ جو آئندہ سال امتحان انٹرنس میں اول رہ کر صنعتی تعلیم حاصل کریں

رنگون میں پچھلے دنوں ایک مقامی تجارتی کوٹھی نے جاپان سے ۲ ہزار سٹیل پیالیاں ایسی منگائی تھیں۔ جن پر مسجد کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ اور کلمۂ طیبہ بھی منقش تھا۔ خدا جانے اس کا منشا مسلمانوں کی دل آزاری تھا یا خوشنودی۔ لیکن چونکہ نقدس چیزوں کے بارہ میں یہاں کا مذاق جاپانیوں سے مختلف ہے مسلمانوں نے شکایت کی۔ کہ یہ ادب و احترام کے خلاف ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کی فروخت بند کر دی ہے اور اب وہ یا تلف کر دی جائینگی۔ یا واپس جاپان بھیجدی جائینگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۳۳

مساجد کی ویرانی کے اصل اسباب

ہنرمے جملہ بگفتی عیب او نیز بگو

(مرقومہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلجنز)

تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے۔ کہ جو نتائج ہم آج بھگت رہے ہیں۔ وہ سب کے سب ہمارے آج ہی کے افعال کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ بہت سے ان میں سے جو قومی فلاح اور ترقی یا قومی تنزل سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ آج سے برسوں بلکہ صدیوں پیشتر کے افعال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ تاہم اگر ہم ان بعض نتائج کی اصلاح کرنا چاہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے وہ سامان انسانوں کے لئے اور بالخصوص مسلمانوں کے لئے پیدا کر رکھے ہیں۔ جن سے فایدہ اٹھا کر ہم بہت جلد ان بد نتائج سے مخلصی حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر کوشش شرط ہے۔ اور کوشش بھی ایک دو کی نہیں۔ بلکہ کل قوم کی۔

مسلمانوں کی ترقی کا اصلی راز مساجد کی ترقی میں ہے۔ مگر مساجد کی ترقی سے یہ مراد نہیں۔ کہ جگہ جگہ بیشمار مساجد نہایت خوبصورت۔ اور منقش بنی ہوئی موجود ہوں۔ بلکہ مساجد کی ترقی سے مراد مساجد میں سجدہ کرنے والوں کی ترقی۔ اور اس کے ساتھ ہی اُن کے اندرونی خیالات کا اس ظاہری ہیئت کے مطابق ہونا ہے۔ کیونکہ انسان کے جس فعل میں اخلاص نہ ہو۔ وہ خواہ بظاہر کتنا ہی نیک ہو کبھی نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ بلکہ ایک فعل جب وہ اخلاص سے کیا جاوے تو رحمت اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔ اور جب وہی فعل منافقت سے کیا جاوے اور اس میں اخلاص کی بو تک نہ ہو۔ تو انسان کے لئے لعنت کا موجب ہو جاتا ہے کسی فرضی لعنت کا نہیں۔ جو ایک گالی سمجھ لی جاوے۔ بلکہ اُس حقیقی لعنت کا جو انسان کو ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم کر دیتی ہے۔ جب تک مساجد آباد تھیں۔ اور وہ اپنے حقیقی معنوں کی رو سے مسلمانوں کی سجدہ گاہ تھیں۔ اس وقت تک مسلمان ہر قسم کے نیک اور اچھے کاموں میں دنیا کے رہنما تھے۔ مساجد کی آبادی سے شراب خانے۔ قمار خانے۔ زنا خانے ویران تھے۔ مگر مساجد کی ویرانی سے یہ مقامات خوب آباد ہوئے۔ اور یہاں تک آباد ہوئے۔ کہ مسلمانوں کی تباہی کا موجب بن گئے۔ جیسا کہ سنت اللہ ہے۔ جب سچائی اور حق کا دور دنیا میں آتا ہے تو اس کو سب سے پہلے قبول کرنے والے غربا اور متوسط درجہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن جب باطل پرستی کا دور شروع ہونے کو آتا ہے۔ تو اس کے سب سے پہلے حامی اُمرا ہوتے ہیں۔ مساجد کی ویرانی بھی سب سے پہلے امراء اور مسلمان امراء کے ہاتھ میں شروع ہوئی۔ جنھوں نے اول جماعت کے لئے مساجد میں آنا ترک کیا اور آہستہ آہستہ اس فریضہ الٰہی کو جس کی ادائگی کے لئے مساجد بنائی گئی تھیں بالکل ہی ترک کر دیا۔ اور اپنے تعیشات میں اس قدر منہمک ہوئے۔ کہ تباہی کو سر پر آتے ہوئے بھی نہ دیکھ سکے۔ ادہر اُن کے تتبع میں دوسرے لوگ بھی آہستہ آہستہ مساجد کو چھوڑنے لگے۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہزارہا مساجد بالکل ویران پڑی ہوئی ہیں۔ جب مسلمان کہلانے والوں اور اپنوں نے ہی مساجد کو ویران چھوڑ دیا۔ تو پھر وہ وقت بھی ان پر آنا ضروری تھا۔ جب دوسرے ان کی پامالی شروع کر دیتے۔ اسی ملک میں مساجد پر ایک وقت مصیبت کا وہ گذرا ہے۔ کہ اُن کی تباہی میں کوئی کسر باقی نہ رہ گئی تھی۔ پھر خدا نے اپنے فضل سے اس مصیبت کو دور کیا۔ مگر کیا مسلمانوں نے اس سے کچھ سبق لیا۔ اور مساجد کو حقیقی معنوں میں آباد کرنے کی طرف توجہ کی؟ ترقیات اس قوم کے لئے ہیں جو مصائب سے سبق لیکر راہ راست پر آتی ہیں۔ اُن کے لئے وہ مصائب رحمت اور برکت کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر جو قوم مصائب کے آنے پر بھی تقوم اور نیچے کی طرف ہی ڈالتی جاوے اُس کے لئے مصائب اُس کی بربادی اور تباہی کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل تو یہ تھا۔ کہ اس نے اس مصیبت کو جس کے حقیقی اسباب مسلمانوں کے اپنے اعمال تھے۔ بغیر ہماری کوشش کے ہم سے دور کیا۔ مگر ہماری یہ حالت تھی اور ہے کہ ہم نے پھر بھی اپنی مساجد کو آباد کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔ اس لئے کیا ضروری نہ تھا۔ کہ ہم پر پھر وہ مصیبت نازل کی جاتی اور اسی گورنمنٹ کے بعض افسروں کے ہاتھ سے جس نے ایک سخت مصیبت کے ساتھ مذہبی آزادی کا دروازہ کھولا۔ [illegible] موقع دیا تھا۔ ہماری ہی غفلت کی وجہ سے بعض مساجد کو منہدم کرا کے ایک اور تازیانہ ہماری بیداری کے لئے ہمیں لگایا جاتا ہے۔ کاش کہ اب بھی ہم اس سے سبق حاصل کریں۔

مگر کیا اس وقت بھی ہماری عملی زندگیوں میں مساجد کی حقیقی آبادی کا کوئی خیال پایا جاتا ہے۔ وہ جوش جو اس وقت احترام مساجد کے لئے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ اسے حقیقی اور سچا جوش اُسی وقت کہا جا سکیگا۔ کہ مساجد کے احترام کے ساتھ اس اصلی غرض کا احترام بھی ہمارے دلوں میں پیدا ہو جاوے۔ جس کے لئے مساجد قایم کی گئی ہیں۔ کیا مساجد کا احترام ہم اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ عمدہ اور خوبصورت عمارتیں ہیں؟ کیا [illegible] اس لئے ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ آثار قدیمہ کی یادگاریں ہیں؟ اگر یہ خیالات درست ہیں تو پھر کوئی ضرورت نہیں۔ کہ ہم بیرونی اور سطحی خیالات سے گذر کر اصلیت اور حقیقت کی طرف بھی متوجہ ہوں۔ لیکن اگر مساجد کا احترام اور اُن کا ویرانی سے بچانے کے لئے ہمارا کوشش کرنا اس لئے ہے۔ کہ مساجد کی ضرورت اس فریضہ کی ادائگی کے لئے ہے۔ جو ایک مسلمان کے ذمہ اللہ تعالےٰ کا سب سے بڑا فریضہ ہے اور جس میں درحقیقت اس کی کامیابی کے اصلی سامان مضمر ہیں۔ تو یہ وقت ہے۔ کہ قوم کے لیڈر اور وہ لوگ جو قوم کے خیالات پر اپنا اثر ڈال سکتے ہیں۔ یعنی اخبار نویس ادہر بھی توجہ کریں اگر مساجد کے لئے اس قدر جوش دکھانے کے باوجود بھی ہم مساجد کی حقیقی اور اصلی غرض یعنی نماز باجماعت کے لئے کوئی جوش نہ دکھاویں۔ اور اس راہ پر مسلمانوں کو چلانے کے لئے اپنا پورا زور خرچ نہ کریں۔ تو ہم اللہ تعالےٰ کے ایک سخت الزام کے نیچے ہیں۔ ہم اینٹوں اور مٹی کے لئے تو اپنا خون بہانے کو آمادہ اور ہر ایک مصیبت بھگتنے کو تیار رہیں۔ مگر جس غرض کے لئے یہ اینٹوں اور مٹی کے مکانات بنائے گئے ہیں۔ اس کے پورا کرنے کی طرف کوئی قدم بھی نہ اٹھاویں تو کیا ہم پر یہ الزام عاید نہ ہوگا۔ کہ ہم ایک ظاہر پرست قوم ہیں۔ ہم الفاظ اور عمارتوں کی تو عزت کرتے ہیں۔ مگر اُس حقیقت سے غافل ہیں جس سے ان الفاظ اور عمارتوں کا اصلی منشاء پورا ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ مساجد کا احترام نہ کرو۔ لیکن اگر اس غرض کو پورا نہیں کرتے جس کے لئے مساجد قایم ہیں۔ تو پھر تمہارا یہ فعل مخلصانہ نہیں کہلا سکتا۔ بالخصوص اس مضمون میں میرے مخاطب وہ لیڈر ہیں۔ جنھوں نے اس موقعہ پر ایثار سے کام لیا ہے۔ اگر وہ اس وقت اپنا عملی نمونہ دکھاویں۔ تو آج قوم میں ایک نیا جوش اور نئی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ان کا اس وقت کا نمونہ ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کے لئے رہنمائی کا باعث ہو کر انہیں ثواب عظیم کا باعث ٹھہر ہوگا۔ درحقیقت اگر مسلمان اپنی مساجد کو نماز اور جماعت کے ساتھ آباد کریں۔ تو انہیں بہت سی دیگر ضروریات سے یہ بات مستغنی کر دے گی۔ یہی مساجد ان میں حقیقی یکجہتی اور صحیح تبادلۂ خیالات پیدا کر کے اور اُن کے بڑوں اور چھوٹوں میں ایک اتحاد پیدا کر کے اُن کو کلبوں سے مستغنی کر دیں گی۔ اور یہی مساجد علاوہ عبادت الٰہی کے اُن کی دنیاوی ضروریات کے انتظام میں بھی کام دینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے خطبوں میں ہر قسم کے پیش آمدہ امور کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ اور یہی طریق خلفائے راشدین کا تھا۔ پس مساجد کی آبادی میں یعنی نماز باجماعت کے ذریعہ ان کی حقیقی آبادی میں مسلمانوں کی ترقی کا اصلی راز مضمر ہے۔ اگر اب بھی مسلمان اس طرف توجہ نہیں کریں گے۔ تو انہیں جان لینا چاہئے۔ کہ ان کی مصائب کا دورہ ابھی ختم نہیں ہوا۔

معاندین اسلام کے مغالطے

خواجہ صاحب کی ایک تحریر میں اُس حدیث نبوی کا حوالہ درج اخبار ہوا تھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ دجال آخری زمانہ میں نمک کی طرح خود بخود گلنا شروع ہو جائیگا۔ اور اس کی تاویل خواجہ صاحب نے وہاں بالکل بجا طور پر کی تھی۔ کہ مسیحی لوگ اب آپ ہی آپ الوہیت یسوع۔ نیابت کفارہ۔ تثلیث وغیرہ کے اعتقادات کو خلاف معقولیت سمجھ کر اُن سے بیزار ہونے لگے ہیں۔ اس پر ایک ایسی قوم کا آرگن۔ جو اب سے چند ہی سال قبل لنڈن میں اپنی سماج کا جھنڈا گاڑنے کے خواب دیکھتی تھی اس قسم کے لفظوں میں حاشیہ چڑھاتا ہے۔ جس سے یہ مفہوم ہو۔ کہ گویا مسلمانوں کی مراد من حیث القوم مسیحیوں کے مٹنے سے ہے۔ حالانکہ مضمون مذکور میں بتصریح یہ لکھا ہوا موجود ہے۔ کہ رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشگوئی کا منشاء مذکورہ بالا عقاید سے بیزاری پیدا ہو جانا ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ ویدک دھرم کا پُر جوش فدائی بھی ان عقاید کو صحیح نہ جانتا ہوگا۔ ورنہ وہ اب تک ویدک دھرم کو ناحق ہونے کا اعلان کر چکا ہوتا۔ کیونکہ ست کو گرہن کرنے اور اسے ترک کرنے کا اصول اسے ہرگز اجازت نہ دیتا۔ کہ دل میں عقیدہ کچھ اور ہو اور زبان پر کچھ اور۔

رہتک کا تالاب

گئوکرن کے نام سے رہتک میں ایک پرانا تالاب ہے۔ مسلمانوں نے اب کے اس تالاب پر عرس کا میلہ کیا۔ اور بقول آریہ اخبارات کے اس میلہ پر ایسی اشیاء کی خورد و نوش بھی روا رکھی گئی۔ جو ہندو دوستوں کو ناگوار خاطر ہوئی اب اس تالاب پر دونو قوموں میں نزاع روز بروز ترقی پر سنا جاتا ہے ہر فریق اپنا حق فایق بتلاتا ہے۔ عرس کا میلہ تو خیر ایک لغو حرکت ہے جسکی کوئی سمجھ دار اور دیندار مسلمان حمایت نہ کریگا۔ کیونکہ اُن میلوں میں بجز بد اخلاقیوں اور فضولیوں کے ہوتا کیا ہے۔ لیکن اتنا ہم کو ضرور معلوم ہے۔ کہ اُس تالاب کے کنارے اگلے وقتوں کی ایک مسجد ہے جس میں جمعہ پڑھنے کا ہزاروں آدمیوں کو اتفاق ہوا ہوگا۔ اس کے علاوہ مقبرہ کے کھنڈرات وغیرہ کا ہادیہ برادران گرامی قدر کو خود اقرار ہے۔ پس جہاں ایک طرف ہون کنڈ کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ وہاں ان واقعات کو بھی کوئی آنکھوں والا انصاف پسند جھٹلا نہیں سکتا۔ ان سب باتوں سے بڑھ کر ہمیں تو اس کا افسوس ہے۔ کہ جن دو قوموں میں مدتوں چولی دامن کا ساتھ رہ چکا ہے۔ ان میں یہ کشا کشی کی سپرٹ آخر کیونکر پیدا ہو گئی؟ اور پیدا ہو چکی ہے۔ تو کیا اب اس کا دور کرنا ممکن نہیں؟ اگر ہے تو کیا وجہ کہ بجائے اس کے مٹانے کے اور بڑہانے کی کوششیں کیجاتی ہیں۔ اس تہذیب و تمدن و ترقی سے تو ہماری وہ جہالت ہی اچھی تھی۔ کہ باہم آشتی و حسن سلوک سے تو رہتے تھے۔ سلف گورنمنٹ کی بلند پروازیوں پر فخر کرنے والے پہلے اپنی اخلاقی اور تمدنی حالت کے گریبان میں منہ ڈال کر تو ذرا شرمائیں۔ کہ وہ کیسی افسوس ناک اور عبرت خیز ہے۔

سناتن دھرم اور آریہ سماج

سمعراآریہ گزٹ لکھتا ہے۔ کہ سناتن دھرم سبھا نے تیس سال کی سر توڑ کوشش کے بعد ایک سادہو کا نام دیانند رکھکر اور اُسے جعلی یا اصلی ڈگری آئی۔ اے کی دلا کر آریہ سماج کے برخلاف لکچر بازی پر تیار کیا ہے۔ اس سادھو نے پچھلے دنوں امرت سر میں بدھوا براہ تو "کے برخلاف ایک زبردست اور مدلل لکچر دیا۔ جس کا اثر امرت سر میں ہر چھوٹے بڑے پر پڑا۔ وغیرہ"۔ اسی طرح ایک اور نوٹ بعنوان "پورا لکھوں کا قلعہ اُڑ گیا"، لکھکر سناتن دہرم کے خلاف بہت کچھ اپنی شان کے جے جے کارے مارے ہیں۔ فریقین کی باہمی رنجشیں دراصل ایک پرانا زخم ہے جو کبھی خشک اور کبھی پھر ہرا ہو جاتا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اب بھی اس کے اندمال کی بہتر تدبیر یہی ہو سکتی ہے۔ کہ نہ صرف آریہ اور سناتنی دوست بلکہ تمام ہمسایہ قومیں اس نازک وقت کے مقتضاء کو سمجھیں اور دوسروں کو طعن و تشنیع کرنے کی بجائے ایکطرف تو اپنی اصلاح میں ساعی ہوں۔ دوسرے اقوام غیر کو اپنے مذہب کیطرف بلانے میں آشتی و صلاحیت کا طریق اختیار کریں۔ خدا کی شان ہو کہ ہم خدا کے [illegible]

دولت عظمیٰ برطانیہ اور دُوَلِ اسلامیہ

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس منعقدہ ۱۷ ماہ حال میں ہز اکسیلنسی نے سیاسی معاملات متعلقہ جنگ بلقان وغیرہ پر جو پُر مغز تقریر فرمائی۔ اُس میں بعض فقرات خاص طور پر قابل لحاظ ہیں۔ جن کا اثر مسلمانان ہند پر بہت مفید ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ برٹش گورنمنٹ ترکی حکومت کی خود مختاری قایم رہنے کی اہمیت کو بخوبی سمجھتی ہے۔ اور مسلمانان ہند کے مذہبی احساسات کو مدنظر رکھکر عرب کے اماکن مقدسہ کی حفاظت کو بھی ضروری جانتی ہے۔ اسی لئے (جیسا کہ پہلے رہی ہے ویسے ہی) وہ اب بھی حکومت موصوفہ کی اصلاح اور اس کے استحکام میں مدد دینے کو تیار ہے۔ اور جب ترکی اپنی اصلاح اور استحکام کے لئے مستعدی کے ساتھ کمربستہ ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ بیش از بیش اقتدار اور طاقت حاصل نہ کرلے۔ اور دنیا میں دوم درجہ کی اسلامی سلطنت نہ ہو جائے۔ اور امید ہے۔ کہ حال کے انقلابات نے اس جزو میں [illegible] کرنے اور نئی روح پھونکنے والا اثر ڈالا ہوگا"۔ حکومت [illegible]

بھی آپ نے ایسے ہی خیالات اور واقعات ظاہر فرمائے۔ جن سے ٹرکی کے حق میں برطانیہ عظمیٰ کی ہمدردی اور خیرخواہی پائی جاتی ہے۔ پھر فرمایا اس امر کا اعلان میرے لئے باعث مسرت ہے۔ کہ ٹرکی کے ساتھ ہمارے دوستانہ عہدوپیماں ہوگئے ہیں۔ جو طرفین کے حقوق و فواید کے لئے برابر طمانیت بخش ہونگے۔ اور کسی زبانی اظہار کی نسبت یہ واقعات اس امر کا بہتر ثبوت ہیں۔ کہ برطانیہ عظمیٰ دولت عثمانیہ کی خودمختاری قایم رہنے اور اس کے ساتھ نہایت دوستانہ تعلقات رکھنے کی خواہش مند ہے،،

مسلمانان ہند کو ضروری نصیحت

پھر حضور ممدوح نے فرمایا۔ کہ اب میں مسلمانان ہند سے چند کلمات بطور دوستانہ مشورہ و نصیحت کے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ نصیحت یا تنبیہ یہی ہے۔ کہ مسلمان اس بات کو کبھی نہ بھولیں۔ کہ وہ ایک بڑی سلطنت کا جزو ہیں۔ انہیں ایسی کوئی حرکت زیبا نہیں۔ جس سے اسلام کی ذمہ داریوں پر کوئی حرف آئے۔ میں اُن سے نہایت ہی دوستانہ رنگ میں یہ بھی زور دیکر کہونگا۔ کہ جہاں تک ان کے امکان میں ہو انہیں دولت برطانیہ کی فارن پالیسی (برٹش رویہ دربارہ دول غیر) کے متعلقہ مسایل پر غور کرتے ہوئے بہت حزم و احتیاط۔ فراخدلی اور ٹھنڈے دل سے کام لینا چاہئے +

مذہبی تعلیم اور گورنمنٹ ہند

سال حسابی مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۳ء کے اندر عیسائیوں کی مذہبی ضروریات میں گورنمنٹ آف انڈیا نے قریباً ۲۸ لاکھ روپیہ کی امداد دی۔ اُس کے متعلق ۱۷ ستمبر کے اجلاس لیجسلیٹو کونسل میں آنریبل مسٹر غزنوی نے ایک سوال اٹھایا تھا۔ جس کے جواب میں سر ہارکورٹ بٹلر نے بتلایا۔ کہ گورنمنٹ اسی طرح ہندؤں اور مسلمانوں کی مذہبی اغراض کے لئے بھی معقول رقم بطور امداد دیتی ہے۔ اور افواج سرکاری میں بھی غیر مسیحی لوگوں کی مذہبی تعلیم کیواسطے سالانہ ایک رقم دی جاتی ہے۔ اور کہ گورنمنٹ ممدوحہ مذہبی تعلیم و تربیت کی اہمیت سے اور جو مشکلات اسکے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ ان سے غافل نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے لوکل گورنمنٹس کو اس بارہ میں لکھا ہوا ہے۔ اور ان کے جوابوں کا انتظار ہے۔

مسودہ قانون حدبندی سود

مسٹر غزنوی نے امپیریل کونسل میں اس بارہ میں بھی بحث چھیڑی تھی۔ جس کا جواب دیتے ہوئے سر ریجنالڈ کراڈک نے فرمایا کہ یہ مسئلہ ایک سے زیادہ موقعوں پر گورنمنٹ ہند کے سامنے بغرض غور پیش ہوچکا ہے۔ اور فی الحال بھی گورنمنٹ کی توجہ اس پر مبذول ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک یقین اور وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کوئی ایسا قانون وضع کیا جائیگا یا نہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ گورنمنٹ عالیہ حدبندی سود پر کوئی قانون وضع فرمائے۔ ہم اپنے بھائی مسلمانوں سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ تمہیں ایسے آئین و ضوابط کے پاس ہونے نہ ہونے سے کیا بحث تمہارے ہاں تو سود کا لینا دینا سرے سے ہی حرام ہے۔ تم اپنی اکثر جائدادوں کی تباہی کا ذمہ وار جو سود خوار مہاجنوں کی بے رحمی و زیادہ ستانی کو قرار دیتے ہو۔ اس پر کبھی ذرا ٹھنڈے دل سے غور بھی کیا ہے۔ کہ اپنی اس تباہی کے سب سے پہلے جواب دہ تم خود ہی ہو۔ کہ اوّل تو اپنی فضولیات کے انسداد سے ایسے غافل کہ "ان اللہ لا یحب المسرفین" تک کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ پھر اُنہی غیر ضروری اخراجات اور بربادی بخش رسوم کی خاطر سود کا لین دین روا رکھکر "فاذنوا بحرب من اللہ" کی سخت وعید سے بھی نہیں ڈرتے۔ تمہاری واجبی ضروریات اول تو تمہیں تکلیف لاینطاق کے لئے مجبور نہیں کرسکتیں۔ اور اگر بر تقدیر کوئی ناگہانی حوادث اور غیر اختیاری حاجات پیش آہی جاویں۔ تو ایسے موقعوں پر سود سے بچکر اجرائے کار کے اسباب اور غیبی سامان کے مستحق تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تم جب ٹھیر سکتے ہو۔ جبکہ تم اس کے حکموں پر چلنے اور اس کی منہیات سے پرہیز کرنے کے لئے ہر حالت عُسرو یُسر میں تیار رہو۔ خدارا ذرا تو ہوش میں آؤ۔ اور اپنی حالت سے عبرت پکڑو۔

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

خواجہ صاحب کا خط تازہ ڈاک لایت سے

برادران! السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ یہ ہفتہ مبارک ہفتہ ہے۔ اگست نمبر مسلم انڈیا کا یہاں بہت پسند خاطر ہوا مختلف اطراف سے مبارک کے خط آئے۔ نہ معلوم اس میں کیا خوبی خاص تھی۔ بہر حال خدا کے فضل سے ہی سب کچھ ہوتا ہے۔

جمعتہ الوداع اچھی رونق سے ہوگیا۔ متعدد طلباء لندن سے یہاں آگئے تھے۔ جو عموماً روزہ دار تھے۔ پیرس کی کانگریس میں ایک بزرگ ڈاکٹر کارنیٹر جو مانچسٹر کالج آکسفورڈ کے پرنسپل ہیں۔ حد بیان کے پانچ سلٹ سربرآوردہ لوگوں میں سے ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے پیرس میں استدعا کی تھی۔ کہ میں سورۃ فاتحہ کا ترجمہ اور کچھ تشریح کرکے اُن کو بھیجدوں۔ میں نے اُن سے وعدہ کیا تھا سو اسوقت جمعتہ الوداع پر میں نے سورۃ فاتحہ کی ہی تفسیر بوقت خطبہ بیان کی۔ توحید کے خاص معنے خدا تعالیٰ نے سمجھائے۔ آپ سُن کر خوش ہونگے اس قابل ہیں کہ آپ بصورت لیکچر لاہور میں پڑھ دیں۔ نوجوان طلبا کو اس تفسیر کی خاص ضرورت ہے۔ عید کی نماز بھی بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب اور بارونق رہی۔ اور مفید ہونے کے لحاظ سے تو گویا یہ پہلی نماز تھی جو کیکسٹن ہال میں پڑھی گئی۔ میری اقتدا میں شاید سو کے قریب طلباء اور مسلم عاید شہر نے نماز ادا کی۔ خطبہ میں میں نے ایک آیت "افمن یمشی مکبا علیٰ وجھہ اھدیٰ الخ" پر معرکیا۔ اور اُس کے منشا کی طرف طلباء کو توجہ دلائی۔ میں خوش ہوں۔ کہ طلباء پر اس کا بڑی کا اثر پڑا۔ کبھی بھی متعدد شلنگوں سے زیادہ چندہ عید کی نماز پر بغرض انجمن اسلام لندن نہیں ہوا۔ میری تحریک پر قریب آٹھ پونڈ کے جمع ہوگئے۔ بعض طلباء نے حتمی وعدہ کیا۔ کہ وہ جمعہ کے لئے کبھی کبھی ووکنگ آیا کرینگے منشی محبوب عالم صاحب پیسہ اخبار والے بھی شریک نماز تھے۔ اور انہوں نے مجھے تاکید کی۔ کہ میں کوئی عمدہ امر خطبہ میں پیش کروں۔ وہ خطبہ سے محظوظ ہوئے۔ نواب صاحب بہاولپور بھی شریک نماز تھے۔ حسب معمول اُنہوں نے امام کو دس پونڈ پیش کئے۔ جو مسجد ووکنگ کی ضروریات کے لئے میں نے قبول کر لئے۔ ووکنگ کی مسجد آپ جانتے ہیں کچھ آرائش چاہتی ہے۔ میرے آنے سے آگے دن یہاں کے لوگ مسجد کو دیکھنے آتے ہیں اور وہاں صف تک بھی نہ تھی۔ خالی فرش ہی تھا۔ خیر میں نے انتظام کیا ہے اور کل مسجد میں کارپٹ کا فرش کرو دیا ہے۔ اب برقی روشنی کی فکر میں ہوں اس کا اندازہ کوئی تیس پونڈ ہے۔ بہرحال دس پونڈ تو آچکے ہیں۔ ہاں یہاں کے معاملات میں بعض وقت احباب کو غلط فہمی ہوجاتی ہے۔ یہ امر تو بالکل سچ ہے۔ کہ میرا پہلا سفر نوکسٹن میں ایک سعید روح کے بلانے پر ہوا تھا۔ جو عیسائیت اور اسلام پر مجھ سے ایک پادری کے ساتھ گفتگو کرانا چاہتا تھا۔ اور میں گیا اور پادری نہ آیا۔ لیکن وہ مسٹر ہولڈن نہ تھے۔ وہ کوئی اور ہے۔ جو وہ ہولڈن سے بھی زیادہ قریب اسلام ہے۔ جب تک اعلان عام نہ کرے۔ اظہار درست نہیں۔ مسٹر ہولڈن کی جو کچھ کیفیت ہے۔ اُس کا اظہار اُس کے لیکچر سے ہوسکتا ہے اور بس۔ اللہ تعالیٰ ہی ہادیٔ حقیقی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ جہاں تک مسٹر ہولڈن کا معاملہ ہے۔ میرا فرض ختم ہوچکا ہے۔ آگے ہدایت مولا کریم کے اختیار ہے۔ اور یہی قرآن کی تعلیم ہے۔ دعا سے کل مشکلات حل ہوجاتی ہیں۔ مشکلات تو یہ ہیں۔ کہ یہاں اسلام نفرت اور اجنبیت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اگر کوئی دل سے صداقت اسلام کا قایل بھی ہوجائے۔ تو بھی لوگوں کی نفرت اور مضحکہ کا خیال اُسے روک لیتا ہے۔ ساؤتھ پورٹ میں ایک نوجوان ہے وہ اب بالکل مسلمان ہوچکا ہے۔ مگر ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن خطوط برابر آتے ہیں۔ اسے بھی پبلک کے مضحکہ کا ہی سخت خوف ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ موقعہ اسلامی لٹریچر چاروں طرف پھیلایا جاوے اسلام کی بحیثیت مذہب عزت شروع ہوجاوے۔ پھر قبولیت اسلام بہت جلد ہو جاتی ہے۔ بہرحال ہمارا کام تبلیغ ہے۔ اور بس (وما علینا الا البلاغ) میرے موجودہ اضطراب نے چند اشعار کی صورت اختیار کی۔ آپ پڑھیں اور میرے لئے دعا کریں۔ (خادم:۔ کمال الدین از مسجد ووکنگ مورخہ جمعہ ستمبر ۱۹۱۳ء)

مغربی لباس سے نفرت:۔ ایک زمانہ تھا۔ جب بنگالی مغربی طرز و فیشن اختیار کرنے میں سب سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ اب وہی بنگالی دھوتی اور چادر کے قومی لباس کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے ہی بقول ہمعصر ٹائمز آف انڈیا بمبئی جو کچھ مدت پہلے مغربی لباس کے دلدادہ تھے۔ اسے چھوڑ کر اپنے قومی لباس کی طرف رجوع کرنے لگے ہیں اسکی خاص وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے محسوس کر لیا ہے کہ ہمارا اپنا لباس جسقدر گرمی و سردی دونوں موسموں میں آرام دہ ہے اتنا یورپین لباس

اظہار اضطرار

زاضطرار شدم برق و ہم سکون رفتہ

بجیرتم دل پر اضطراب را چہ کنم

شداست تیرہ و تاریک عالمے برما

نمائی گر نہ رخت۔ آفتاب را چہ کنم

بشارتیست* زیارم کہ میزیم با سعید

وگرنہ زندگئے ناصواب را چہ کنم

توکن صداقت اسلام بر قلوب القا

وگرنہ خشک سوال و جواب را چہ کنم

بصد نیاز نگاہم بیک کرشمہ عنایت

نوشتن ہمہ این صد کتاب را چہ کنم

زگنج درد و محبت عنایتم کردی

متاع دولت خانہ خراب را چہ کنم

بکار یار شدم فارغ از کسان زمان

عتاب را نشمارم خطاب را چہ کنم

چہ دانی در دکسے اے زمین غربت وہاں

تباہ قوم من و من خطاب را چہ کنم

تراست شکوہ ز اظہار درد ما اے ملائے

شکیب و صبر شد از دل حجاب را چہ کنم

دل از مذلت اخوان دین ہمی نالد

سرود و نغمہ و چنگ و رباب را چہ کنم

بیاد بخش سکینت بہار ابر کرم

الٰہی! سینہ پر التہاب را چہ کنم

* کشف حضرت مرشد نا مرزا صاحب متعلق قبولیت اسلام بعض از

۱۔ اہالیان انگلستان۔ منہ۔

۲۔ جاری کردن رسالہ۔ منہ۔

مراسلات

جناب خواجہ کمال الدین صاحب سلمہ اللہ

کی دعوت قطع

کی نسبت ایک دوست کے تین سوال اور انکے جوابات بحقیقت حال

سوال جناب ظفر علی خاں صاحب اڈیٹر زمیندار تسلیم! مندرجہ ذیل سطور کا اپنی قلم سے جواب تحریر فرما کر ممنون فرمادیں۔ تاکہ اشاعت اسلام جیسے مبارک کام میں جو مہربان روڑے اٹکانا چاہتے ہیں۔ ان کی قلعی کھل جاوے آپ کے اخبار زمیندار مطبوعہ ۱۳ فروری ۱۹۱۳ء صفحہ ۵ کالم اول جو آپ کی لنڈنی چٹھی محررہ ۲۲ جنوری ۱۹۱۳ء میں مندرجہ ذیل الفاظ خواجہ صاحب کی نسبت لکھے ہوئے ہیں۔ اُن کی تشریح صاف اور سلیس اردو میں کر دیجئے کیونکہ بقول مشہور "تصنیف را مصنف نکو کند بیان" آپ کے الفاظ اور مدعا کو آپ سے بہتر نہ کوئی بیان کرسکتا ہے اور نہ سمجھ سکتا ہے۔ وہو ہذا:۔

لندن پہنچکر جب ہم خواجہ صاحب سے ملے۔ تو رنگ ہی ... [illegible]

وضع تراش خراش رفتار گفتار سب تغیر کے سلنچے میں ڈھلی ہوئی تھیں۔ اُس عمامہ پوش لمبے سیاہ فرغل اور شرعی پاجامہ والے کمال الدین کی بجائے جس کی چہرہ بشرہ صورت پر کسی شیخ زمان کا گمان ہوتا تھا۔ یہاں جا کر دیکھا تو ایک اچھا خاصہ چھیلا چھبیلا ترشا ترشایا کوٹ و پتلون کالر و بوٹ والا خواجہ نظر پڑا۔"

(۱) الفاظ زیر لائن سے آپ کا کیا مطلب ہے؟

(۲) کیا آپ نے خواجہ صاحب کو داڑھی منڈا پایا؟

(۳) کیا آپ نے بقول ایک سکھ اخبار نویس کے خواجہ صاحب کو کرزن فیشن میں پایا۔

براہ مہربانی جواب اسی خط کی پشت پر دیں۔ اور واضح طور پر سلیس عبارت میں دیں۔ (خاکسار۔ م۔ م۔ ا۔ جنجوعہ احمدیہ بلڈنگس لاہور ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

جواب جناب مکرم بندہ السلام علیکم۔ بعض اخبارات میں میں نے خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق یہ لغو بیانات پڑھے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب نے داڑھی منڈوا دی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مونچھوں کا بھی صفایا کر دیا ہے۔ ایک یورپین باورچن کو اپنے ساتھ کرسی پر بٹھایا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مجھے ان بیانات کو پڑھ کر بے حد افسوس ہوا۔ کہ ہماری قوم کے ایک نہایت ہی مفید اور کام کرنے والے شخص کو یہ لوگ مفت میں بدنام کر رہے ہیں۔ اگر ان بیانات کا کچھ حصہ میرے اُس مذاقیہ جملہ پر مبنی ہے۔ جو میں نے اپنی لندنی چٹھی میں درج کیا تھا۔ اور جس میں خواجہ کمال الدین صاحب کو "چھیلا چھبیلا ترشا ترشایا کوٹ پتلون کالر و بوٹ والا خواجہ" ظاہر کیا گیا تھا تو "مجھے شعر فہمی عالم بالا معلوم شد" والا فقرہ ان حضرات کی شان میں استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ جو اس سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب ریش و بروت کا صفایا کرا چکے ہیں۔ اس سے میری مراد بجز اس کے اور کچھ نہ تھی۔ اور ہر ذی ہوش شخص نے بھی جو اردو کے محاورات سے واقف ہے۔ اس سے بجز اس کے اور کچھ نہ سمجھا ہوگا۔ کہ خواجہ صاحب بجائے اُس وضع کے جس میں وہ ہندوستان میں نظر آتے تھے۔ ایک زیادہ تر شستہ مغربی وضع میں نظر آئے۔ یعنی ڈاڑھی بجائے زیادہ گھنی اور لمبی ہونے کی بجائے کسی قدر ترشی ہوئی تھی۔ اور ویسے لبادے اور فرغل کے اب چھوٹا کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا۔ کہ ترشی ہوئی ڈاڑھی یا چھوٹے کوٹ کے پہننے سے کوئی شخص تبلیغ اسلام کے فرض کی انجام دہی سے قاصر کیونکر ہو سکتا ہے۔ غرض خواجہ صاحب نہ ڈاڑھی منڈے تھے نہ کرزنی فیشن نہ کوئی یورپین باورچن کبھی ان کے برابر کرسی پر بیٹھی۔ یہ سب یار لوگوں کی ایجاد ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں ایک نہایت پاکباز انہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی اب تک نہایت مفید خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور جو لوگ اُن پر سوقیانہ آوازے کستے ہیں۔ اور اُن پر بازاری پھبتیاں اُڑاتے ہیں۔ میں اُن کے حق میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ خدا انہیں اپنے ایک مسلمان بھائی پر بہتان باندھنے سے بچائے۔ اور انہیں نیک توفیق دے۔ فقط

(خاکسار ظفر علی خاں۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء)

مختلف واقعات

وزیر اعظم پر حقوق طلب خواتین انگلستان کے حملے مسٹر ایسکوتھ بالقابہ وزیر اعظم انگلستان پر پچھلے دنوں سفریجیٹ لیڈیوں نے جو گستاخانہ حملے کئے۔ وہ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ تہذیب یورپ کی یہ لاڈلی بیٹیاں اس سے پہلے بھی متعدد دفعہ اپنے دستور معظم کی تعظیم و تکریم اسی انداز سے کر چکی ہیں۔ اور آئین ملکی نے عملی طور سے انہیں کوئی ایسی عبرت خیز تادیب و سرزنش نہیں کی۔ جس کی وہ مستوجب تھیں۔ ان کے سابقہ حملوں کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) نومبر ۱۹۰۸ء میں۔ دو عورتوں نے وزیر ممدوح کو جبکہ وہ ایک ملاقات کے لئے جا رہے تھے۔ دونو بازوں سے پکڑا اور زور سے مجبور کیا۔ کہ ہماری سنو! (۲) ستمبر ۱۹۰۹ء میں گرجا سے آتے ہوئے تین لیڈیوں نے جھپٹ کر بار بار گستاخانہ حملے کئے۔ (۳) دسمبر ۱۹۰۹ء میں بمقام لور پول آپ کی موٹر پر بوتل پھینکی گئی۔ (۴) نومبر ۱۹۱۰ء میں اجلاس پارلیمنٹ کے موقعہ پر کئی سفریجیٹ عورتیں حملہ آور ہوئیں۔ زور سے دھکے دیئے۔ بمشکل ایک گاڑی میں بیٹھکر پیچھا چھڑا سکے (۵) فروری ۱۹۱۳ء۔ چیرنگ کراس سٹیشن پر کئی عورتوں نے گھیر لیا اور دھکے دیئے (۶) جون ۱۹۱۲ء انڈیا آفیس میں ایک خیر مقدم کے موقعہ پر ایک عورت رسرہو گئی۔ آپ کا سرکاری کوٹ کھسوٹ کر پھاڑ ڈالنے کے درپے تھی۔ کہ سخت کشمکش کے بعد گھسیٹ کر باہر نکالی گئی (۷) جون ۱۹۱۲ء ایسے ہی ایک اور موقعہ پر ایک عورت حملہ آور ہوئی۔ اور حضور ممدوح کو خوب جھنجھوڑا (۸) جولائی ۱۹۱۲ء۔ آپ ڈبلن کے بازار میں سے گذر رہے تھے۔ کہ ایک عورت نے ایک اوزار پھینک کے مارا (۹) ستمبر ۱۹۱۲ء گولف کھیلتے ہوئے دو عورتیں حملہ آور ہوئیں۔ اور آپ کو دھکا دیدیا (۱۰) ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء دارالعوام میں ایک سفریجیٹ عورت نے آٹے سے بھری ہوئی تھیلی پھینک کے ماری۔

اٹاوہ میں اسلامیہ ہائی سکول کے اولڈ بوائز (سابق طلباء) کا سالانہ جلسہ ۹ و ۱۰ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔

مسٹر جیمز میٹن نفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ بمبئی سے ۲۰ ستمبر کو روانہ انگلستان ہوئے۔

دارجلنگ ہمالیہ ریلوے کی ڈاک گاڑی کے ساتھ ایک پہاڑی گورا پندرہ میل تک دوڑا اور ۲½ گھنٹے میں ریل سے ۲ منٹ پہلے منزل مقصود پر پہنچکر اس سے بازی لیگیا۔

کائستھ قوم کے لئے ۵ لاکھ دان۔ چودہری مہادیو پرشاد ساکن الہ آباد کی صاحبزادی نے اپنی وفات سے پیشتر ۳۰ اگست کو اپنی ۵ لاکھ روپیہ کی کل جائداد اس غرض سے وقف کی ہے۔ کہ اس سے غریب کائستھ طالب علموں کو فیض پہنچایا جائے۔ اس جایداد کی سالانہ آمدنی ۲۰ ہزار ہے۔ جس میں سے ایک ہزار ایک شیو مندر کے لئے مقرر کی گئی ہے جو وقف کنندہ کے وطن میں ہے۔

گئوہتیا کے خلاف بعض مسلمانوں کی کوشش۔ بقول اخبار پرکاش خواجہ حسن نظامی ایڈیٹر توحید نے تحریک کی ہے۔ کہ بقرعید کے موقعہ پر مسلمان حتی الوسع گئوہتیا نہ کریں۔ اور اس کے عوض میں بکرے یا دُنبے کی قربانی کریں اس کے لئے انہوں نے بڑے بڑے علماء اور مسٹر مظہر الحق اور نواب وقار الملک سے بھی رائے طلب کی ہے۔ تاکہ بعد غور کرنے کے اس کے متعلق اعلان جاری کیا جائے۔ (ہندو احباب اس کے عوض کیا سلوک کرینگے؟ ایڈیٹر)

راجپوتانہ پراونشل مسلم لیگ نے حضور وایسرائے سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ وزیر ہند کو اطلاع دیں۔ کہ گذشتہ دو تین سال کے دوران میں واقعات اور معاملات کی نسبت مسلمانوں کے نصب العین کا لحاظ رکھا جائے۔ اور مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ جس غرض سے انگلستان گئے ہیں اُن سے ہمدردی کی جائے۔

مولوی لیاقت حسین کے لیکچروں میں شریک ہونیکی ممانعت۔ کلکتہ کے مولوی لیاقت حسین مدناپور میں سیلاب زدگان کے لئے فراہمی چندہ کی غرض سے گئے۔ مگر لوگوں نے اُن کا سرگرمی سے استقبال نہیں کیا۔ اور کوئی لیکچر نہیں ہوا۔ سررشتہ تعلیم نے جملہ مدارس کے ہیڈ ماسٹروں اور پرنسپل مدناپور کالج کے نام حکم بھیجا ہے۔ کہ طلباء مولوی لیاقت حسین کے لیکچروں میں شامل نہ ہوں۔

آسمان سے گوشت کی بارش۔ موضع شاہ نور ضلع گونڈہ میں اب سے چند دن پیشتر ایک شخص غریب نامی قضائے حاجت کے لئے نیشکر کے کھیت میں گیا۔ تو اس کو پھٹا پھٹ کی آواز سنائی دی۔ اور چند بوندیں پانی کی آسمان سے اس کے اوپر پڑیں۔ ایک ٹکڑا ابر سیاہ کا نظر پڑا۔ مگر بوندیں گرنا بند ہو گئیں۔ اور گوشت کے ٹکڑے برسنے شروع ہوئے۔ جو وزن میں چھٹانک اور آدھی چھٹانک کے قریب تھے۔ اور پندرہ منٹ تک برابر گرتے رہے۔ اس شخص نے بھاگ کر گاؤں میں اس واقعہ کی خبر کی۔ چند لوگ کھیت پر آئے۔ مگر اس وقت بارش گوشت کی بند ہو چکی تھی۔ ٹکڑے پڑے تھے۔ ان میں ہڈی نہ تھی۔ ان کو چیل اور کتوں نے کھانا شروع کر دیا۔ زیادہ حصہ چربی کا تھا۔ شام کو لوگوں نے پھر جا کر دیکھا تو ٹکڑے گوشت کے مندار و تھے۔ مگر بدبو بے انتہا پھیلی ہوئی تھی۔ جب اطلاع قانونگو سے ملی۔ تو تحصیلدار صاحب طرب گنج نے اس کی تحقیقات کر کے اطلاعی رپورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور میں بھیجی۔

ایک اخبار کا ایڈیٹر قید نورتن خبر دیتا ہے۔ کہ اردو سکھ اخبار ڈھنڈورا امرتسر کے اڈیٹر بھائی سچیت سنگھ کو سشن جج بنارس کی عدالت سے ریلوے کے پرانی ٹکٹ دوبارہ استعمال میں لانے کے جرم میں تین سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

امیر کابل نے بقول پاؤنیر غزنی کے جنوب میں قرا باغ کے نزدیک ایک جگہ پسند کی ہے۔ جہاں وہ نیا شہر غزنی آباد کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ قدیم غزنی کا قلعہ بالکل گر گیا ہے۔

سرحدی علاقہ میں چائے کی کھپت۔ چائے ایک طرح پر مسلمانوں کی اشیائے شرب کا لازمی حصہ بن گئی ہے۔ چنانچہ ایک تازہ سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف ایک سال کے عرصہ میں علاقہ سرحدی اور افغانستان میں چائے کی درآمد بقدر ۴۰ فی صدی بڑھ گئی ہے۔ یہ ترقی زیادہ تر افغانستان میں نمایاں ہے۔ اور گو اس میں بہت بڑا حصہ ہندوستان کی چائے کا ہے تاہم ممالک غیر کی چائے کی کھپت بھی کچھ کم نہیں ہے۔ جس کی مقدار درآمد ایک سال کے عرصہ میں سوا لاکھ روپیہ سے ۲۳½ لاکھ روپیہ تک پہنچی ہے۔

ترکوں کا جوش۔ جب سے ترکی کی بعض یورپین طاقتوں سے چھڑی ہے وہاں کے لوگوں میں یورپ کی ہر ایک چیز کے خلاف ایک عجیب جوش پھیل گیا ہے۔ یورپ میں رہنے اور یورپین سوسائٹی کے میل جول نے وہاں کی عورتوں کو بے حد آزادی پسند اور لباس مغربی کا دلدادہ بنا دیا تھا لیکن ابکوئی ترک عورت یورپین وضع کے لباس میں باہر نکلے۔ تو اُس سے بڑی سختی کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

وزیر ہند کو روپیہ کی روانگی۔ صاحب وزیر ہند کی خدمت میں ۱۹۱۳-۱۴ء میں ۲۱۶۵۰۰۰۰ پونڈ روانہ کرنے کا اندازہ کیا گیا ہے۔ جن میں سے یکم اپریل سے ۶ ستمبر ۱۹۱۳ء تک ۸۲۶۲۱۶۷ پونڈ کونسل بل کی معرفت روانہ کئے جا چکے ہیں۔ بقیہ ۳۱ مارچ سال آیندہ تک ۱۳۵۲۳۷۸۴ پونڈ روانہ کرنے باقی ہیں۔

پولیس والوں کے متعلق احکام۔ مسٹر کلارک قائم مقام کمشنر پولیس کلکتہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ تمام اہلکاران پولیس ایک ہی قسم کی پگڑی باندھا کریں۔ اور کبھی وردی پہنکر جوا نہ کھیلیں۔ نہ تمباکو پئیں۔ انگلش مین لکھتا ہے۔ کہ یہ احکام پہلے بھی ایک زمانہ میں نافذ رہ چکے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ لوگ انہیں بھول گئے تھے۔ اس لئے اب دوبارہ ان کی توجہ اس بارہ میں دلانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

ریلوے ٹرین میں تمباکو نوشی۔ ایک سکھ سیاح نے اخبار ٹربیون میں اس مطلب کا شکایتی مراسلہ درج کرایا ہے۔ کہ باوجود ان نوٹسوں کے جو اکثر گاڑیوں میں لگے ہوتے ہیں۔ بعض مسافر تمباکو نوشی پر اصرار کرتے ہیں۔ پس حکام ریلوے کو لازم ہے۔ کہ وہ دوسرے مسافروں کی تکلیف رفع کرنے کے لئے کم از کم یہ کر دیں۔ کہ ریلوے ٹرین میں ایک خانہ یا درجہ اس قسم کا مقرر کر دیا جائے۔ جس کے باہر کوئی تمباکو نہ پینے پائے۔

ایک خوفناک قتل۔ نیویارک میں ایک کیتھولک پادری کے اقبال جرم سے عجیب سنسنی پھیل گئی ہے۔ پادری مذکور کے اپنے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حال میں دریائے ہڈسن میں ایک خادمہ لڑکی کی جو لاش پائی گئی تھی۔ اُسے خود اسی نے قتل کیا تھا۔ وہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ میری اس سے محبت تھی۔ اور جب میں اپنے اور اس کے تعلقات کو اس کے والدین سے نہ چھپا سکا تو میں نے اسے مار ڈالا۔ اس پادری کا نام شمٹ ہے۔ اور اس نے لڑکی سے ایک قسم کی خفیہ شادی کر لی تھی۔

انڈین چاک پنسل۔ چاک پنسل جو سیاہ بورڈ پر لکھنے کے کام آتی ہے۔ اسکا ایک کارخانہ گوجرانوالہ میں جاری کیا گیا ہے۔ یہ چاک ولایتی چاک سے بدرجہا بہتر اور اعلیٰ قسم کا ہے چنانچہ صاحب ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب نے تمام ہندوستان کے صوبجات کے ڈائرکٹران محکمہ تعلیم کی خدمت میں ان کی سفارش کی ہے کہ چونکہ انڈین چاک پنسل کمیٹی گوجرانوالہ کی بنائی ہوئی چاک کی پنسلیں نہایت اعلیٰ اور ارزاں ہیں۔ اس لئے انہیں محکمہ کے لئے چاک بہم پہنچانے کے آرڈر دیئے جائیں۔

ایک مقدمہ کی تیاریاں۔ بقول لائل گزٹ گورو کل کانگڑی کے سابق پروفیسر مہاشہ تلسی رام صاحب مشرا ایم اے نے ایک ۲۴ صفحوں کا پمفلٹ "مدعا گورو کل پر شنا ولی" نامی شائع کیا ہے۔ اس میں اراکین گورو کل سے ۱۰۰ سنسنی خیز سوالات کے جوابات پوچھے گئے ہیں۔ جن کو پڑھکر گورو کل کے متعلق ان شبہات جو گورو کل کے متعلق آریہ پبلک کو دلائی جا رہی ہیں۔ پانی پھر جاتا ہے چونکہ مشرجی گورو کل میں رہ چکے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے ایسے سنسنی خیز سوالات کا بذریعہ پمفلٹ پوچھا جانا گورو کل کی نیکنامی و شہرت کے خلاف ہوگا۔ اس واسطے اراکین گورو کل کی طرف سے مسٹر تلسی رام صاحب کے خلاف مقدمہ قایم کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

نئے کمانڈر انچیف ہند۔ لنڈن کا ڈیلی اکسپریس اخبار اس خبر کا ذمہ وار ہے کہ سر او مور کری کمانڈر انچیف کے بعد اس عہدے پر غالباً سر سمتھ ہیلٹن صاحب مقرر ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ لے ششماہی ہے۔ طلباء سے للعہ اور عہ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش وئیر ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ } احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ یک شنبہ مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۶ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ | نمبر ۳۴

تازہ برقی خبریں

بلقان کی بدامنی | **البانیہ میں لڑائی** (بلغراد ۲۳ ستمبر) خبر لگی ہے۔ کہ ۲۰ ہزار مسلح البانیوں نے بلغاری و آسٹروی افسروں کی ماتحتی میں سرویہ کی قلعبندیوں واقع ڈبرا پر قبضہ کر لیا۔ گورنمنٹ سرویہ بسرعت کمک بھیج رہی ہے۔

ترکی اور سروی حملے (صوفیا۔ ۲۴ ستمبر) سروی افواج اور ترکی باشی بزوق سپاہ بلغاریہ کی سرحدی چوکیوں واقع ضلع سترونٹزا پر دھاوے کر رہی ہیں۔ سرکاری بیان ہے۔ کہ ۲۲ تاریخ کو البانیوں اور سروی افواج متعینہ ڈبرا کی دو کمپنیوں میں دو گھنٹے تک خوب لڑائی ہوتی رہی۔ سروی آخر پیچھے کی طرف پسپا ہوگئے۔ البانیہ کی اس معرکہ میں ۶ ہزار جمعیت تھی۔

متفقہ مقابلہ (ڈنجی۔ ۲۴) البانی یورشوں کو روکنے میں سرویہ اور مانٹی نیگرو مل گئے ہیں۔ آخر الذکر نے برلین سے ساٹھ ساٹھ جوان بھیجے ہیں۔

ریزرو فوج کی طلبی (بلغراد۔ ۲۴) ریزرو سپاہ کی بھی دو ڈویژن طلب کی گئی ہیں۔ اور ریلیں صرف ان فوجوں کے واسطے روک دی گئی ہیں۔

البانی پیچیدگی (صوفیا۔ ۲۴) البانی پیچیدگیوں اور سرویہ کی فوجی تیاریوں کے سبب یورپ پر بہت دباؤ پڑ رہا ہے۔

شکایتی مراسلہ (صوفیا۔ ۲۴) گورنمنٹ نے روسی سفارت کو ایک مراسلہ بھیجکر شکایت کی ہے کہ مقدونیہ میں سرویوں نے خطرات کا ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔

سرویہ کا پیام دول کے نام (بلغراد ۲۵ ستمبر) کل تین ہزار جوان سرحد جدید کی حفاظت کے لئے مصروف نقل و حرکت ہیں۔ سرویہ نے طاقتوں کو لکھا ہے۔ کہ جو مقامات البانیہ کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ جن سے سروی سپاہ واپس بلالی گئی تھی۔ انپر اب دوبارہ قبضہ ناگزیر ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام مشکلات کچھ تو البانیوں اور سرویوں کی تاریخی عداوت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اور کچھ اس وجہ سے کہ دول نے حد بندی سرحد میں نفع الوقتی کی۔ قومی تقسیم کو نظر انداز کیا گیا۔ اور اس طرح بہت سے البانی سرویہ کی رعایا بن گئے۔

ترکی و یونان کے ناگوار تعلقات (لندن۔ ۲۶ ستمبر) یونانی اور ترکی گفتگوئے صلح کی شرائط صلح طے ہونے میں تاخیر اور اسکے ساتھ ترکی بیقاعدہ فوج کی سرحد میں لڑائیوں کی رپورٹیں اور ایشیائے کوچک میں بڑے پیمانہ پر ترکی فوجی تیاریاں ترکی اور یونان میں دوبارہ جنگ ہو جانیکا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہیں یہ بھی خبر ہے کہ یونانی شاہی کشتی اچانک ٹریسٹ کو روانہ ہوگئی ہے۔ تاکہ شاہ قسطنطین کو لے آوے۔ جبکہ کہ ایسٹ بورن میں چند یوم قیام کرنیکی امید تھی (بعد کی خبر) یونانیوں کو یقین ہے۔ کہ ترکی بلغاریہ کیساتھ ملکر یونان کے خلاف کارروائی کرنیکا ارادہ رکھتا ہے تمام

تلاشی اور ضبطی (کلکتہ ۲۴ ستمبر) دفتر حبل المتین میں آج ۶ بجے بحکم گورنمنٹ بنگال تلاشی ہوئی۔ اردو ایڈیشن اخبار مذکور مورخہ ۲۱ ستمبر کی جس میں معاملہ کانپور پر ایک قابل گرفت مضمون نکلا تھا۔ کاپیاں ضبط کی گئیں روزانہ اردو پرچہ کی ضمانت بھی ضبط ہوگئی ہے۔

حادثہ بندوق (۔ ۲۴) ایک نوجوان مولوی بازار ضلع سلہٹ میں جو انسپکٹر پولیس کے ساتھ رہنے والا ۲۰ تاریخ کو بھری ہوئی بندوق لئے جا رہا تھا۔ جو اچانک چل گئی۔ تین آدمی زخمی ہوئے۔

سنسنی خیز گرفتاری (۲۴) مسٹر سکاٹ سٹیشن ماسٹر سارا گھاٹ بنگال ناگپور ریلوے چار ہزار روپیہ خزانہ سرکاری کے صاف اڑا لینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ۴ ہزار کے کئی صندوق براہ سارا کسی دوسری جگہ جا رہے تھے۔ جب وہاں پہنچے۔ مسٹر مذکور نے ایک بدل دیا۔ جو ان کے بلوچپن سے برآمد ہوا۔ حالات متعلقہ حیرت خیز ہیں۔ مقدمہ عنقریب چلنے والا ہے۔

پٹھانوں کی تلاش (۔ ۲۵ ستمبر) گورنمنٹ ریلوے پولیس ہاوڑہ کو حکم پہنچا کہ ۱۶ ڈون ٹرین میں جتنے پٹھان مسافر تھے۔ سب گرفتار کئے جائیں۔ خبر لگی ہے۔ کہ انہوں نے بردوان سے پرے ایک مسافر گاڑی میں کچھ شور و شر کیا۔ اور ایک ہندوستانی کو چلتی گاڑی میں سے پھینکدیا۔ جو سخت زخمی ہوکر شفا خانہ پہنچایا گیا۔ بردوان سٹیشن پر پہنچنے تک پٹھان کہیں بیچ میں اتر گئے تھے۔ پولیس ان کی تلاش میں ہے۔

ایک اور بنک کا دیوالہ پشاور بنک شاخ امرتسر نے بھی چند روز سے ادائگی زر قوم بند کر رکھی تھی۔ آخر اب دیوالہ کا اعلان کر دیا ہے۔

استحصال بالجبر (کلکتہ۔ ۲۴ ستمبر) سریندر کمار بوس سب انسپکٹر پولیس دیوان گنج کو بالزام (۲۰ سو روپیہ) استحصال بالجبر ناخوذ ہوکر ڈپٹی مجسٹریٹ جمالپور کی عدالت سے زیر دفعہ ۳۸۴ ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ مستغیث نے اپیل کرنے پر پانسو روپے کی ضمانت پر رہا ہے۔ یکم نومبر کو پیشی ہوگی۔

ترکی قونصل جنرل (بمبئی۔ ۲۴ ستمبر) ہز اکسلنسی خلیل خالد بے جدید ترکی قونصل آج بذریعہ انگلش میل سٹیمر یہاں پہنچے ممبران مینیجنگ کمیٹی انجمن اسلامیہ اور دیگر مسلمان معززین نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔

چندہ امداد مجروحین (الہ آباد۔ ۲۴) زخمیان حادثہ کانپور کی امداد میں شرفاء شہر نے چندہ کھولا ہے۔ جو صاحب کمشنر بہادر کے پاس جمع ہوگا۔

درخواست ضمانت (۔ ۲۴) مقدمہ کانپور کے متعلق الہ آباد ہائیکورٹ میں ہنوز دوبارہ درخواست ضمانت نہیں کی گئی۔ اور اب غالباً نہ کرینگے

بیرسٹر پر حملہ (کلکتہ۔ ۲۴ ستمبر) ہائیکورٹ میں مسٹر امام کے سامنے مسمی رسول نے بیان کیا۔ کہ مسٹر بی۔ ایم چودھری عدالت ممدوح کے ایک مقدمہ

متفرق خبریں

اخبار توحید جس کی پہلی ضمانت ضبط ہوچکی ہے۔ گورنمنٹ ہند متحدہ نے ۱۰ ہزار کی جدید ضمانت طلب کی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ مالک اخبار ضمانت داخل نہ کر سکا۔ اور نہ ہو سکا۔ تو دہلی سے اسکی جگہ ایک نیا ہی اخبار جاری کیا جائیگا۔

یونا میں پلیگ کی شدت ہے اور تاگ پورین اس کے زور سے چلے گئے ہیں۔

بانکی پور کے اخبار "بہاری" کا ایڈیٹر کوئی یورپین رکھا جائیگا۔

سر ہارکورٹ بٹلر تعلیمی ممبر کونسل پنجاب مختصر قیام کے لئے دہلی جا رہے ہیں طے ہوگیا ہے کہ آیندہ سے (جدید) ممبران مجلس واضع قوانین امپیریل اور پراونشیل دونوں کونسلوں میں شریک اجلاس نہ ہوا کریں گے۔

بزم اردو کا جلسہ ۳۰ ستمبر کی شام کو محمڈن ہال میں بصدارت آنریبل میاں محمد شفیع صاحب ہوگا۔

راوی (دریا) میں ۲۴ ستمبر کی صبح کو ایک پوربیا ریل کے پل سے گزرتا ہوا گر کر ڈوب گیا۔ غریب بہتیرا چیخا۔ چلایا۔ مگر کنارہ پر آواز سنی جانے کے باوجود کوئی مدد کو نہ پہنچ سکا۔ لاش بڑی دقتوں سے نکالی گئی۔ چہرہ وغیرہ کا گوشت مچھلیاں کچھووں وغیرہ نے کھا لیا تھا۔

جدید گورنر سیلون سر رابرٹ چامرز مع لیڈی صاحبہ ۲۵ کو لندن سے روانہ سیلون ہو گئے

ولایت سے ہندوستان کو آتا ہوا ۶ لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ کا سونا ۲۵ تاریخ کو بندر سعید سے گذرا۔

میلہ مویشی جو کہ دستاہ سیالکوٹ میں ہوا کرتا ہے بوجہ ہیضہ ملتوی کیا گیا

اپر انڈیا بنک کے پچاس ہزار روپے کے کرنسی نوٹ بذریعہ جسٹری و بیمہ شدہ پارسل الائینس بنک شملہ کی شاخ کانپور کو جاتے ہوئے ڈاک میں چوری جاتے رہے۔ پارسل کھولا گیا۔ تو نوٹوں کی جگہ ردی نکلی۔ مجرم کا پتہ نہیں خفیہ پولیس تلاش میں ہے۔

کونٹائی (بنگال) میں خوفناک سیلاب سے ۳ لاکھ آدمی بے خانماں پھرتے ہیں۔ بارہ ہزار مکان مسمار ہوگئے۔ قحط کا یہ حال ہے۔ کہ بھوکے لوگ اپنے بچے دو دو روپیہ کو بیچ رہے ہیں۔ (خدا رحم کرے اور غافلوں کو عبرت پکڑنے کی توفیق دے)

سول ملٹری گزٹ کا خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ ہندوستانی بنکوں کے متعلق ایک خاص قانون بنانے والی ہے۔

پوربندر میں ایک گوالی کی بیوی نے اپنے سوتے ہوئے شوہر کو اسکی پگڑی سے جکڑ کر اسکی ناک کاٹ ڈالی

میکسیکو میں باغیوں نے ایک ٹرین ڈائنامیٹ سے اڑا دی۔ سرکاری فوج کے ۲۸ سپاہی اور دس مسافر ہلاک ہوئے۔

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور سے ایک ہزار روپیہ کی جدید ضمانت طلب کی گئی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۳۴

کلام محبوب

نمبر ۲

ہمارے مخالف علماء کی حالت حالات موجودہ سخت خوف میں ڈالتے ہیں۔ کیونکہ وہ زیرکی جو زمانہ کے مناسب حال ان لوگوں میں پیدا ہونی چاہئے تھی۔ وہ اُن کو چھو کبھی نہیں گئی۔ آج تک یہ لوگ اس قابل بھی نہیں ہوئے۔ کہ اُن موٹے اور خائنانہ اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ جو پادریوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔ حالانکہ پادریوں کے اعتراضات ایسے بودے ہیں۔ کہ گو بظاہر کیسے ہی ملمع کر کے دکھلائے جائیں۔ لیکن اگر پردہ اٹھا کر دیکھو تو بالکل پوچ اور مضحکہ خیز نکلیں گے۔ یہ معترض علوم عربیہ اور ہماری کتب دینیہ سے بیخبر ہیں۔ اور قابل شرم باتیں پیش کرتے ہیں۔ تاہم اُن مولویوں کی حالت پر افسوس ہے۔ جو ہمیں تو کافر اور کاذب قرار دیتے ہیں۔ لیکن جو واقعی طور پر اُن کو خدمت دینی کرنی چاہئے تھی۔ نہ وہ خدمت کرتے ہیں اور نہ اس لائق ہیں۔ کہ کر سکیں۔

شریعت اسلام میں جسمانی صفائی کی تاکید اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ والرجز فاھجر۔ یعنی ہر ایک پلیدی سے جدا رہ۔ یہ احکام اسی لئے ہیں۔ کہ تا انسان حفظانِ صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے۔ عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے۔ کہ یہ کیسے احکام ہیں۔ جو ہمیں سمجھ نہیں آتے۔ کہ قرآن کہتا ہے۔ کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک و صاف رکھو۔ اور مسواک کرو۔ خلال کرو۔ اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ۔ اور بدبوؤں سے دور رہو اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ قرآن نے اُس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا۔ اور وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو سے خطرناک حالت میں تھے۔ بلکہ جسمانی پہلو سے بھی اُن کی صحت نہایت خطرہ میں تھی۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا اُن پر اور تمام دنیا پر احسان تھا۔ کہ حفظانِ صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔ یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا۔ کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنی بیشک کھاؤ پیو۔ مگر کھانے پینے میں بیجا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو۔

خلال نہ کرنے کے نقصان افسوس پادری صاحبان اس بات کو نہیں جانتے۔ کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بدنصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو۔ جو ایک معمولی صفائی کی بات ہے۔ تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے۔ اُن میں سے مردار کی بُو آنے لگیگی۔ آخر دانت خراب ہو جائیں گے۔ اور اُن کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائیگا۔ خود غور کر کے دیکھو کہ دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے۔ اور اُسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا۔ تو ایک رات بھی اگر رہ جائے۔ تو سخت بدبو اُس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسی بدبو آتی ہے۔ جیسے کہ چوہا مرا ہوا

روحانی پاکیزگی کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے یہ کیسی نادانی ہے۔ کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جاوے اور یہ تعلیم دی جاوے۔ کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ نہ خلال کرو اور نہ مسواک کرو۔ اور نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو۔ اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو۔ اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے۔ ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں۔ کہ ہمیں جس قدر روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے۔ اتنی ہی جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بد نتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں۔ تو اُس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت کچھ ہرج واقع ہوتا ہے۔ اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں۔ کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے۔ یا چند روز دُکھ اٹھا کر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترک قواعد حفظانِ صحت سے اوروں کے لئے بھی وبالِ جان ہو جاتے ہیں۔ اور آخر اُن ناپاکیوں کا ذخیرہ جس کو ہم اپنے ہاتھ سے اکٹھا کرتے ہیں۔ وبا کی صورت میں مشتعل ہو کر تمام ملک کو کھاتا ہے۔ اور اُس تمام مصیبت کا موجب ہم ہی ہوتے ہیں کیونکہ ہم ظاہری پاکی کے اصولوں کی رعایت نہیں رکھتے۔ پس دیکھو کہ قرآنی اصولوں کو چھوڑ کر اور فرقانی وصایا کو ترک کر کے کیا کچھ بلائیں انسانوں پر وارد ہوتی ہیں۔ اور ایسے بے احتیاط لوگ جو نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ اور عفونتوں کو اپنے گھروں اور کوچوں اور کپڑوں اور منہ سے دور نہیں کرتے۔ اُن کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے نوع انسان کے لئے کیسے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کیسی یکدفعہ وبائیں پھوٹتی اور موتیں واقع ہوتی ہیں۔ اور شور قیامت برپا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ مرض کی دہشت سے اپنے گھروں اور مال و املاک اور تمام اُس جائداد سے جو جان کاہی سے اکٹھی کی تھی۔ دست بردار ہو کر دوسرے ملکوں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور مائیں بچوں سے اور بچے ماؤں سے جدا کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ مصیبت جہنم کی آگ سے کچھ کم ہے؟ ڈاکٹروں سے پوچھو اور طبیبوں سے دریافت کرو۔ کہ کیا ایسی لاپرواہی جو جسمانی طہارت کے متعلق عمل میں لائی جائے۔ وبا کی موید ہے یا کہ نہیں؟ پس قرآن نے کیا بُرا کیا۔ کہ پہلے جسموں اور گھروں اور کپڑوں کی صفائی پر زور دیکر انسانوں کو اُس جہنم سے بچانا چاہا۔ جو اسی دنیا میں یکدفعہ فالج کی طرح گرتا۔ اور عدم تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر دوسرے جہنم سے محفوظ رہنے کے لئے وہ صراطِ مستقیم بتلائی۔ جو انسانی فطرت کے تقاضا کے عین موافق اور قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ اور ہمیں نجات کی وہ راہ بتلائی۔ جس میں کسی بناوٹی منصوبہ کی بدبو نہیں آتی +

مذہبی تحریروں میں توہین و دل آزاری کا معیار گورنمنٹ جو آئین و قوانین اپنی کسی ملکی مصالح کی بنا پر نافذ فرمائے اس کی پابندی رعایا کا فرض ہے اور مسلمانوں کے لئے تو اور بھی لازمی ہے۔ کیونکہ ان کے ہاں احکام خدا و رسولؐ کے ماتحت اطاعتِ حکام بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ لیکن ایکٹ ۱۹۱۰ء کے عملدرآمد میں بعض تازہ واقعات ایسے بھی ظہور میں آئے ہیں۔ جنہوں نے اہلِ قلم اور خصوصاً مذہبی اخبارات کے لئے ایک مشکل سوال پیدا کر دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ملک کے اہل الرائے نیز حکام عالیمقام ضرور اس پر غور فرما کر کسی مفید نتیجہ پر پہنچینگے۔ قبل اس سے کہ وہ سوال پیش کریں اس امر کا اظہار ضروری ہوگا۔ کہ مذہبی مضامین میں دل آزاری اور تحقیر آمیز طعن و تشنیع کی ممانعت کو ہم بجائے خود تو نہایت مبارک و مستحسن سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہم اپنی نیک دل حکومت کے سچے دل سے ممنون و مداح ہیں۔ کہ جو تجویز اسی بارہ میں آج سے کئی سال قبل مذہبی شر و فساد روکنے کے لئے ہمارے امام علیہ السلام نے پیش کی تھی۔ جس پر افسوس کہ گورنمنٹ نے اُس وقت کوئی توجہ نہیں کی۔ شکر ہے کہ آخر اب اُس نے دور اندیشی سے اس پر عمل کرنے کی ضرورت محسوس فرمائی۔ ہمارے نزدیک یہ تو اسلام کے لئے ایک نیک فال ہے۔ اور برسوں کے تجربہ سے اس تجویز کی ضرورت و اہمیت ثابت ہونا گویا خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ بندہ کی ماموارانہ مآل اندیشی و فراست کی دلیل ہے جس میں اسلام کی فتح ہے پس اگرچہ بعض اسلامی مطابع کو اس عمل درآمد کے ناگہان وقوع سے ناقابل برداشت نقصان ہی پہنچا ہو۔ پھر بھی ہم کیوں نہ گورنمنٹ کی ایسی کارروائی پر خوش ہوں۔ جس سے اسلامی صداقت کا پہلو نکلتا ہو۔

لیکن اب **سوال**

یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وہ تحریریں بھی دل آزار سمجھی جانی چاہئیں جو محض مسلمات خصم (فریق مخالف کی مانی ہوئی باتوں) پر مبنی ہوں۔ اور جو دل آزاری کی پہل یعنی Offensive نہ ہوں۔ بلکہ نیک نیتی سے معترضین کے جواب میں بطور ڈیفنس یا مدافعت کے شائع کی جائیں؟ ہم یہ بار بار کہتے ہیں۔ کہ اپنی کسی لغزش یا فروگذاشت کی روک ٹوک سے چڑنا نادانوں کا کام ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو کسی واجبی تادیب و تنبیہ پر جو منجانب سرکار عمل میں آئے۔ ہرگز برہم و بیزار نہ ہونا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حکام کا بھی فرض ہے۔ کہ اس معاملہ میں سب کو ایک ہی پیمانہ سے ناپیں یہ نہ ہو کہ ایک طرف تو ذرا ذرا سی جھوٹی سچی شکایات پر بھی گرفت ہونے لگے اور دوسری طرف بڑے بڑے دل شکن فتنہ انگیز متعصبانہ حملوں کی بھی باز پرس نہ ہو۔ ہماری نصفت شعار و نیک نیت حکومت کے قانون کا منشا ہو اُس کی تعمیل میں ذمہ وار حکام کو لازم ہے۔ کہ ہر محکوم کو ایک ہی نظر سے دیکھیں

قانونِ حقِ ترجمہ پہلے یہ قاعدہ تھا۔ کہ ہر قسم کی مفید و ضروری کتابیں انگریزی سے دیسی زبانوں میں ترجمہ ہو جایا کرتی تھیں۔ مگر ایک جدید قانون کی رو سے یہ امر لازمی قرار پا گیا ہے۔ کہ تاریخ اشاعت سے پانچ سال تک کسی کتاب کا دوسری زبان میں ترجمہ نہ ہونے پائیگا۔ اور ترجمہ شروع کرنے سے پہلے یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ کم از کم دو سال قبل اصلی مصنف سے اجازت حاصل کر لی جائے۔ اس قانون کو عام طور پر ہندوستان کی علمی ترقی کے حق میں سخت روک اور نقصان کا باعث سمجھا گیا ہے۔ یہ ایک حد تک درست ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس میں کچھ قابل قدر سبق بھی ہیں۔ محض دوسری زبانوں سے ترجمہ کی بھیک لے لیکر اپنا گھر پورا کرنا ہندوستان کی لنگوا فرنیکا کے لئے ایک عار تھی۔ اس قانون سے مصنفین اردو کے دلوں میں ایک اولوالعزمانہ غیرت کی تحریک پیدا ہونی چاہئے۔ تاکہ وہ صرف مہارت ترجمہ پر قانع رہ کر باقی قوائے دماغی کو جو فن تصنیف میں کام آتے ہیں۔ معطل نہ چھوڑیں۔ اور اوریجنل علمی تصنیف و تالیف پر متوجہ ہوں۔ انگلش لٹریچر کے مصنف و مولف بھی آخر انسان ہی ہوتے ہیں۔ مگر یہ کہ ان میں ہماری کی دون ہمتی پست حوصلگی اور سہل انگاری نہیں ہوتی۔ پس اگر محققانہ و مدبرانہ اوصاف پیدا کر کے جفاکشی و بلند پروازی سے کام لیں۔ تو علم کے دریا بہانے کی قدرت نے دیسیوں کے واسطے کیا ممانعت کر دی ہے۔ ہندو اور مسلمان اپنے اسلاف کے علمی کارناموں پر خیال کر کے ذرا غیرت کو کام فرمائیں۔ تو جدید قانون پر ماتم کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

ایک باغیانہ پمفلٹ اور بہی خواہان ملک کا فرض سوادیش بھارت" کے نام سے ایک جدید باغیانہ پمفلٹ کی کچھ کاپیاں کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کے بعض مقامات میں پائی گئی تھیں۔ نیز اُن گنج سلہٹ اور باریسال وغیرہ میں پولیس نے اس کے چند پرچے گرفتار بھی کر لئے ہیں۔ ابھی اُن کے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ ایسے ناگوار واقعات اور ان کے تلخ نتائج سے متنبہ ہو کر ملک کے خیر اندیشوں کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ عوام کو سختی کے ساتھ فتنہ انگیز وساوس سے باز رکھیں۔ امن عامہ خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ جس کے بغیر ہم خدمتِ دین۔ اشاعتِ تعلیم ترقی تجارت و حرفت وغیرہ غرض کہ ملکی و قومی بہبودی کے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہو

انتالیس کارتوس اور سبق عبرت! مسٹر گوتِس سکنہ ہاوڑا کا مالی باغ کے ایک حصہ میں زمین کھود رہا تھا۔ کہ اچانک پرانی ٹین کے ۳۹ کارتوسوں کا ایک بنڈل برآمد ہوا جس کی نسبت ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا سکہ وہاں کس نے اور کس غرض سے دبایا تھا۔ خفیہ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

اس قسم کی اطلاعات زبانِ حال سے یقین دلاتی ہیں۔ کہ سرزمین ہند کا نصف .... بلکہ باطن میں ابھی مادہ فساد سے پاک نہیں یہ ملک کے مستقبل کیلئے بہت اندیشناک آثار ہیں ایسی حالت میں جبکہ ہماری اپنی حالت سخت قابل افسوس اور محتاجِ اصلاح ہو۔ حکام سے نیک سلوک کی توقع رکھنے کا کیا حق ہو سکتا ہے۔ پس اے وہ لوگو جو وطن اور اہل وطن کی حقیقی بہبود کے طالب ہو۔ خدا را سمجھو کہ وقت بہت نازک ہے .... دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے۔ آج اگر تم اپنی اور دوسروں کی بھلائی چاہتے ہو۔ تو اس کی یہی صورت ہے۔ کہ بجائے فضول واویلا کے .... کرو ورنہ یاد رکھو کہ زمین و آسمان دونوں کی بلائیں تمہارے سر پر .... حقیقی کی رضا جوئی کا تم کو خیال نہیں تو اُسی کے مقرر کردہ حکام ....

رنگون میں اسلامی جلسہ مقامی شاخ مسلم لیگ کی .... کو یہ جلسہ بصدارت مسٹر آغا محمد منعقد ہوا۔ حاضرین کی غیر معمولی کثرت تھی۔ مسٹر .... اور مسٹر صباح جو مسلمانانِ ہند کی وکالت کرنے یعنی برٹش پبلک کو ان کے حقوق .... اُن کی وفاداری اور ان کی قابل رحم حالت سے آگاہ کرنیکی غرض سے ....

بلادِ غربیہ ۔ ب ۔ م

(ترجمہ اسلامک ریویو)

(اشاعت مورخہ ۲۳ ستمبر سنہ ۔ آگے)

اسلام ان ہی باطل پرستیوں کی بیخ کنی کے لئے دنیا میں آیا۔ اس لئے اُس نے جا بجا زور دیا۔ کہ عورت خاص اپنے ذاتی حقوق پر داخل بہشت ہوگی چنانچہ مغرب میں یہ بھی ایک خیال ہے کہ عورت اسلام کے عقیدہ میں بہشت میں اگر داخل ہوگی۔ تو خاوند کی سفارش پر وا لا نہیں سبحان اللہ خدا کی کتاب نے اس کے پہلے ہی فرمایا

"تم اور تمہاری عورتیں داخل بہشت ہو جاؤ"

پھر فرمایا۔ جو نیک عمل کریگا۔ مرد ہو یا عورت اور مومن ہوگا۔ وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ پھر فرمایا۔

جو نیک اعمال کریگا۔ وہ مرد ہو یا عورت ہم اُسے بہت جلد خوشی اور پاکیزگی کی زندگی بخشیں گے۔

ان سب کے علاوہ قرآن میں ایک اور آیت بہت ہی صاف ہے جس میں عورت مرد کی اخلاقی روحانی ترقیات کا یکساں ذکر ہے وہ آیت یہ ہے۔

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقنتین والقنتت والصدقین والصدقت والصبرین والصبرات والخشعین والخشعت والمتصدقین والمتصدقت والصائمین والصئمت والحافظین فروجہم والحفظت والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما

(ترجمہ) تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور قرآن پڑھنے والے اور قرآن پڑھنے والیاں اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیاں اور نگہبانی کرنے والے شرمگاہ اپنی کے اور نگہبانی کرنے والیاں۔ اور یاد کرنے والے اللہ کو بہت اور یاد کرنے والیاں۔ تیار کیا ہے اللہ نے واسطے اُن کے بخشش اور ثواب بڑا

ان آیات پر غور کرو۔ اور آپ پر ظاہر ہوگا۔ کہ ایک ہی زبان اور ایک الفاظ میں کتاب اسلام نے یکساں عورت اور مرد کے روحانی اور اخلاقی حالات کا ذکر کیا ہے۔ مجھے تو ایسا خیال آتا ہے۔ کہ یہ دشمنان اسلام دراصل نہ تو روح کی حقیقت سے واقف ہیں نہ ان کو یہ علم ہے۔ کہ کن باتوں سے روحانی ترقی کوئی کرسکتا ہے والا یہ ضرور اتنا تو سمجھتے۔ کہ جن امور پر روحانی ترقی کا مدار ہے۔ وہ سب کے سب اس جگہ عورت کے متعلق بیان کر دیئے گئے ہیں۔ سینٹ کے نزدیک تو طاقت معجزات حاصل کرنے کے لئے ایمان کے علاوہ صرف نماز اور روزہ کی ضرورت تھی۔ لیکن یہاں قرآن نے ان تین امور پر چند اور بھی اخلاقی اور روحانی اوصاف ایزاد کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً رضا و تسلیم۔ صداقت۔ صبر و تحمل انکساری۔ عفت۔ سخاوت عجیب تماشا ہے۔ کہ وہ مقدس مذہب جس نے عائشہ رضی اللہ عنہا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ رابعہ رضی اللہ عنہا۔ ل دنیتی رضی اللہ عنہا۔ جیسی مقدس عورتیں پیدا کیں جن کا براہ راست خدا سے تعلق تھا۔ اور جو خدا کے کلام سے مشرف ہوتی تھیں جیسے دانیال یوشع یا یعقوب کے گھرانے کے دوسرے نبی رضی اللہ عنہم۔ اس مذہب کی نسبت جاہلوں کا گمان یہ ہے۔ کہ وہ عورت کی روح کا قائل نہیں

مجھے ڈر ہے۔ کہ میرے پاس اس قدر وقت نہیں۔ کہ میں شادی جیسے اہم امر کے متعلق کچھ تفصیل سے بحث کروں۔ میں صرف دو لفظ کہتا ہوں۔ جب لڑکی بالغ ہو جاوے۔ تو اُس کی شادی اُس کی رضامندی پر منحصر رہتی ہے۔ اور اُسے ہر طرح کی آزادی تجویز کردہ نکاح کے قبول یا اُس سے انکار کر دینے کا حق حاصل ہے۔

ہاں معاملات وراثت اور جائداد کے متعلق عورت کے ذاتی حقوق رکھنے میں اسلام نے نہ صرف اپنے وقت کے کل موجودہ قوانین کی اصلاح کی۔ بلکہ وہاں تک ترقی کی۔ کہ آج بھی مہذب سے مہذب قوموں کو بہت کچھ ترقی کر کے اسلام تک پہنچنا ہوگا۔ تمام قوموں کے قوانین نے عورت کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ اور اسلام کی کتاب کے سوا تو ذاتی حقوق کسی نے بھی عورت کو شاید نہیں دیئے ہاں قرآن نے کہا۔ کہ عورت مرد دونوں مقرر کردہ حصص میں اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کا ورثہ پائیں گے۔ اسلام میں نہ صرف عورت اپنے باپ سے اپنا حصہ حاصل کرتی ہے۔ بلکہ اُس کی جائداد بھی ورثہ میں پاتی ہے۔ یہ تو مغربی تہذیب ہی کچھ اس قدر عورت کی شخصیت پر حسد کرتی ہے۔ کہ جس وقت عورت نے شادی کی وہ صرف جائداد میں ہی ذاتی حق نہیں کھو بیٹھتی۔ بلکہ ساتھ ہی وہ تو اپنا نام بھی گنوا بیٹھتی اور مسز فلاں فلاں ہو جاتی ہے۔ اور شادی سے پہلے بھی اُسکا کوئی نام نہ تھا۔ مس فلاں فلاں کہلاتی تھی۔ پہلے باپ کے نام پر اور پھر خاوند کے نام پر پکاری جاتی تھی۔ مغرب میں اس رواج کی سختی کو بعض طباع عورتوں نے محسوس کیا ہے۔ اور اپنی شخصیت کے قائم کرنے کے لئے اُنھیں مفروضہ نام تجویز کرنے پڑے ہیں۔ مسز لوئیس جارج الیٹ بنکر دنیا کے سامنے آئی۔ اور شاعر چارلس میکے کی متبنّی لڑکی نے ماری کوریلی کی شکل اختیار کی لیکن اسلام میں عورت کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔

ایک مسلم لڑکی شادی کے بعد اپنی شخصیت قائم رکھتی ہے اور اُس کو مطلق ضرورت نہیں۔ کہ وہ خاوند کے نام پر بلائی جاوے اور یہ ایک راز ہے جس پر اُس کی شخصیت کے قیام کا انحصار ہے۔

اسلام کے قوانین نکاح میں اصول کورچر کو دخل نہیں سکورچر انگریزی قانون میں ایک اصطلاح ہے۔ جس سے مراد وہ حفاظت شوہر ہے جس میں عورت بعد از شادی آجاتی ہے۔ اس کے متعلق پروفیسر ہالینڈ نے اپنی کتاب علم القانون میں ذیل کے الفاظ لکھے ہیں۔

شادی سے غرض تو وہ یگانگت پیدا کرنی تھی جس سے مرد اور عورت میں ایک ایسی شراکت پیدا ہو جاوے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کسی حق پر نالش نہ کرسکے۔ لیکن یہ عجیب شراکت ہے کہ جس میں مرد کو تو سارے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور عورت مرد کسی کو کوئی جائداد دے ہی نہیں سکتی۔ بلکہ کسی قسم کے معاہدہ یا وصیت یا انتقال کرنے کا بھی اسے مطلق اختیار نہیں۔

انگلستان کا کامن لا بہت ہی مضبوط صورتوں میں مصنفوں کی ان قابلیتوں پر زور دیتا ہے۔ اسی طرح ایک اور مصنف لکھتا ہے۔ کہ ہمارا کامن لا کس طرح قطعی طور پر عورت کو مرد کے حوالے کر دیتا ہے۔ جس وقت عورت شادی کے وقت آتی ہے۔ تو ایک خوبصورت دولتمند لڑکی ہوتی۔ اُسے خاوند پر ہر طرح کا اعتبار ہوتا ہے۔ لیکن خاوند اگر چاہے۔ تو بدسلوکی اس کے ساتھ کرے وحشیانہ طریق پر پیش آوے۔ اور اس کا کوئی علاج قانون نے نہیں کیا۔ کہ چند ہی سالوں میں عورت اپنی جائیداد کو چھوڑ کر خاوند سے الگ ہونا چاہتی ہے۔ بےزر۔ بےکس۔ کل توائے مضمحل اور بے پر۔

خالص گھی اور دودھ۔ صوبجات متحدہ کی کونسل میں یہ سوال کیا گیا تھا۔ کہ خالص دودھ اور گھی کی قلت کے باعث ان کا نرخ بہت بڑھتا جاتا ہے۔ اور چونکہ رعایا اور خاص کر طلبا کو سخت تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کی جانب سے اس معاملہ میں خاص تحقیقات ہونی چاہیئے۔ اس کے جواب میں سرکاری ممبر نے تسلیم کیا۔ کہ گھی اور دودھ کا نرخ بلا شبہ بڑھتا جاتا ہے۔ خالص دودھ کے متعلق سنہ ۱۹۱۹ء میں لکھنؤ میں ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ اور جو ریزولیوشن اُس وقت پاس ہوئے تھے۔ اُنپر عملدرآمد ہونے کی کوشش ہو رہی ہے۔ پنجاب میں بھی خالص دودھ اور گھی کے متعلق کانفرنس ہونے کی ضرورت ہے

منیلا جانیوالوں کی آگاہی کیلئے اعلان۔ گورنمنٹ ہند نے منیلا جانے والوں کی آگاہی کے لئے ایک ضروری ریزولیوشن شائع کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔ منیلا کے کانسل جنرل نے اطلاع بھیجی ہے۔ کہ جو ہندوستانی منیلا میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جانا چاہیں گے۔ اُن کو وہاں جانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائیگی۔ اور نیز منیلا میں بھی ہندوستانیوں کے لئے کوئی سبیل روزگار کی نہیں ہے۔ اس لئے گورنر جنرل بہادر تمام لوکل گورنمنٹوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس خبر کو بہت وسیع اشاعت دی جائے اور خاص کر اُن مقامات میں جہاں کے باشندے اکثر منیلا کو جاتے ہیں۔ نیز بندرگاہوں پر بھی منیلا جانیوالے مسافروں کو اُن مصیبتوں اور خطروں سے آگاہ کیا جائے۔ جو کہ منیلا جانے میں پیش آئیں گے۔

مراسلات

عزم الامور

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

حدیث شریف میں بھی اس قسم کی تعلیمات دی گئی ہیں۔ اور بتایا [illegible] ہے۔ کہ ہمیشہ اول رہنے کی کوشش کرو۔ جو پیچھے رہتا [illegible] کو ذہن نشین نہیں کرتا۔ اور جو قدم تقدم کی ضرورت [illegible] اُسے پیچھے ہی رکھتا ہے یعنی اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے [illegible] پا رہتی ہے۔ اللہ اکبر! جذبات ارادوں۔ قوتوں اور خیالات کو کس [illegible] اور کس عمدہ پیرایہ میں ابھارا اور اٹھایا گیا ہے پھر مسلمانوں کو بتایا [illegible] کہ ہر وقت آگے بڑھنے اور تقدم کی کوشش کرو۔ تم اپنی قوم یا [illegible] قوم کے فرد نہیں ہو۔ کہ کسی اور فرد یا کسی اور قوم سے پیچھے رہو۔ تم [illegible] ہی اس واسطے کئے گئے ہو۔ کہ معاد اور معاشرت کی [illegible] میں سب سے آگے رہو۔ اور سب پر فوقیت لے جاؤ۔ تمہارا پیچھے رہنا کاہل ہونا سست بننا معاشرتی ہی جرم نہیں۔ بلکہ معادی بھی [illegible] خدا نہیں چاہتا۔ کہ تم کسی اور سے پیچھے رہو۔ یا تمہیں کسی امر میں [illegible] نصیب ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ یا علو ہمتی بلند خیالی اور حوصلہ [illegible] تو تمہاری ان کرتوتوں کی وجہ سے قدرت بھی تمہیں [illegible] میں گرا دے گی۔ کیونکہ تم دنیا میں اس ذلت کے واسطے پیدا نہیں [illegible] ہو۔ دیکھو تمہارا نبی اور تمہارے نبی کے تابعین کس قدر عالی ہمت اور صاحب حوصلہ تھے۔ ایک یتیم کے حوصلہ اور علو ہمت کا یہ [illegible] نتیجہ ہے۔ کہ آج باوجود قسم قسم کی دشمنیوں اور عداوتوں کے دنیا میں اُس کی اُمت کی تعداد [illegible] کروڑ کے قریب پائی جاتی ہے

(العلم زد فزد)

مسلمانوں نے جب سے استقلال عزم الامور اور علو ہمتی [illegible] تب سے دن بدن گرتے ہی گئے۔ جب کوئی مخلوق [illegible] نکل جاتی ہے۔ تو اُس کا حشر یہی ہوتا ہے۔ ان آیات [illegible] میں جو ہم نے محض بطور مشتے نمونہ از خروارے اوپر درج کی ہیں [illegible] مسئلہ تنازع للبقا کی تعلیم دی۔ اور یہ جتایا ہے۔ کہ ہر قوم [illegible] میں تب ہی باقی رہ سکتی ہے۔ جب وہ خود اپنی بقا کی فکر کرتی [illegible] دوڑ میں وہ جلد ہی ہے۔ اُس میں سے بڑھنے اور [illegible] ہر شخص جیتا پھاڑتا اُٹھتا اور بیٹھتا آگے نکلنے کے [illegible] اگر وہ ایسا نہیں کریگا۔ تو زمانہ اُسے چھوڑ دیگا۔ وہ کس میرسی کی حالت میں [illegible] گل جائیگا۔ کیا مسلمان دیکھتے نہیں۔ کہ اس وقت [illegible] اور کیسی ذلت اور مسکنت اُن پر مسلط ہے [illegible] یہ سوچا ہی ہے۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ ہم نے اسلام کے مطابق زندگی کا رُخ نہیں رکھا۔ ہم علو ہمتی اور بلند خیالی سے کہیں [illegible] جا پڑے۔ تب ہمیں یہ حالت دیکھنی پڑی۔

صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا
آفتاب صبح کو سمجھا ہیں تارا شام کا

ہمارے دینی لیڈروں نے ہمیشہ ہمیں وہی آیتیں [illegible] حدیثیں اور وہی اقوال سنائے۔ جن میں حوصلوں کی پستی [illegible] کی کمزوری ارادوں کے تذبذب کا خوش قسمتی سے [illegible] حالانکہ اُن کا مفہوم ہی کچھ اور تھا۔ اسلام تو حوصلوں اور [illegible] پست ہمت بنانے کے واسطے نہیں آیا۔ بلکہ [illegible] صاحب حوصلہ بنانے کے لئے اُس نے جنم لیا ہے [illegible] زیادہ عزیز ہے۔ وہ صداقتوں کی طلب میں اُن کی ہی [illegible] کرتا۔ بلکہ ہر دوسرے زندگی کے میدان اور منازل [illegible] کام لینے کی اُمید کرتا ہے۔ وہ پست ہمتی کا دشمن [illegible] کا مخالف ہے۔ اسلام کا لانے والا صاف الفاظ میں [illegible]

"اگر تم پست ہمت ہو گئے۔ اگر زندگی کی مختلف دوڑوں میں پیچھے [illegible] بہت ہی رہنا چاہو گے۔ اگر تم صف اول میں آنے کی کوشش نہیں کرو گے۔ تو خدا بھی تمہیں پیچھے ہی رکھیگا۔ اور تمہاری تمام [illegible] دن بدن کم زور پڑتی جائیں گی۔ ہماری اس وقت [illegible] [illegible]

مختلف واقعات

جلسہ سالانہ انجمن احمدیہ شملہ (خلاصہ رپورٹ نامہ نگار پیغام) مقامی احباب کے علاوہ جناب نواب محمد علی خان صاحب بھی کچھ عرصہ سے آئے ہوئے تھے۔ آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تشریف لے آئے۔ بعد میں حافظ روشن علی صاحب بھی آگئے۔ دہلی سے میر قاسم علی صاحب کو بلا لیا گیا۔ ٹوُن ہال تو اب کے رُکا ہوا تھا۔ جامع مسجد کا ہال دینے سے متولی صاحب نے انکار کر دیا۔ اس واسطے سینٹ ٹامس چرچ کا گرجا دو روز کے واسطے کرایہ پر لیا گیا۔ الحمد للہ کہ ۲۰ و ۲۱ ستمبر کو جلسہ اچھی رونق سے ہو گیا۔ پروگرام سے پہلے اشتہار دیدیا گیا تھا۔ کہ لیکچروں میں محاسن اسلام کے علاوہ خصوصیات سلسلہ عالیہ کا بیان بھی ہوگا۔ اس پر مخالفین نے بڑی سعی و سرگرمی سے مساجد میں اعلان کیا۔ کہ احمدیوں کے جلسہ میں کوئی نہ جائے۔ مگر پھر بھی اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ دین سے دلچسپی رکھنے والی بہت سی سعید روحیں جمع ہو گئی تھیں۔ سکرٹری صاحب نے افتتاحی تقریر میں فرمایا۔ کہ جو لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو مساجد اور عام مسلمانوں سے چنداں ہمدردی نہیں۔ انہیں عید کی نماز والے اور نیز تازہ واقعہ سے خود ہی انصاف کرنا چاہیئے۔ کہ کیا اتحاد باہمی کے یہی طریقے ہوتے ہیں۔ جب تک ٹھنڈے دل سے ایک دوسرے کے ساتھ ملنے بیٹھنے اور تبادلۂ خیالات کو روا نہ کہا جائے۔ باہمی غلط فہمیاں کیونکر دُور ہو سکتی ہیں۔ موجودہ طرزِ عمل سے تو اور تعصب و عناد بڑھتا ہے وغیرہ۔ اس کے بعد صدر جلسہ جناب نواب صاحب ممدوح نے کارروائی شروع کی۔ حافظ صاحب نے ایک رکوع تبرکاً تلاوت کیا۔ . . . . پھر منشی محمد افضل صاحب نے دُرِّ ثمین سے حضرت صاحب کی ایک نظم سُنائی۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحب سلمہ ربہٗ نے قریباً ۲ گھنٹے تک اس مضمون پر ایک پُر مغز تقریر فرمائی۔ کہ مسلمان کیونکر ترقی کر سکتے ہیں۔ اس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کے زوال کی اصل وجہ قرآن شریف کے علم و عمل کی جانب سے بے توجہی ہے۔ جب تک یہ غفلت دُور نہ ہو ان کا سنبھلنا محال ہے اور چونکہ عملی نمونہ کے بغیر تزکیہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے اب یہ سعادت انہیں اسی صورت میں نصیب ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے مامور امام وقت کو پہچانیں۔ اور اس کا ساتھ دیں جسے اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی کریمؐ کے نقش قدم پر اصلاح امت کے لئے بھیجا اور اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی و نیابت سے صدق و راستبازی کا نمونہ بن کے دکھایا۔ (اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس بزرگ کے سچے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!)

حقیقی و آخری پناہ۔ نامہ نگار ہندوستان کینیڈا سے لکھتا ہے۔ کہ میرا خیال تھا کہ مغربی دنیا نے سب ضروریات اپنے بس میں کر لی ہیں اور مشاہدہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ خدا کو بھول گئے ہیں۔ کیونکہ ٹیلیفون کے ذریعہ سینکڑوں کوس پر بیٹھے باتیں کر سکتے ہیں۔ اور ٹیلیگراف سے ہزاروں کوس تک چند گھنٹوں میں خبر پہنچا دیتے ہیں۔ مشین پر آدمی پرندوں کی مانند اڑ جاتے ہیں۔ پس ایسے ایسے عجوبے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یورپین لوگ دنیاوی کاروبار میں خدا کی مدد کے طلبگار نہیں ہیں۔ صرف گرجوں میں جا کر نجات کے واسطے بندگی کرتے ہیں۔ مگر اب ایک خبر سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آخر انہیں بھی دنیاوی اغراض کے لئے خدا کے آگے فریاد کرنی پڑی ہے۔ امریکہ کے ایک علاقہ میں برسات بالکل نہ ہوئی تھی۔ باشندگان علاقہ تپش سے تنگ آ گئے۔ آخر میں سب نے گورنر جنرل کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ ہر ایک انسان مرد و عورت بچہ وغیرہ گرجوں میں جا کر بارش کے لئے خدا سے دعا کرے۔ سب لوگوں نے اس پر عمل کیا۔ اسی روز خدا کی مہربانی سے بارش خوب زور کی ہوئی۔ اور جہاں اُن لوگوں کو خدا کی ہستی کا یقین ہوا۔ وہاں تمام دنیا نے بھی دیکھ لیا۔ کہ وہ اپنے بھولے ہوئے بندوں کے رجوع پر اُن کی سچے دل سے نکلی ہوئی دعا کو ضرور سنتا ہے (ایسے واقعات سے قرآن کریم کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مضطر کی سنتا ہے۔ اور بلاؤں کو ٹال دیتا ہے۔ دعا کے منکر اور خانہ ساز "قانون قدرت" کے اسیر عبرت پکڑیں۔ اور اسلام کے زندہ سمیع و بصیر خدا پر ایمان لائیں۔ پیغام)

دیو سماج سے علیحدگی کی وجوہات۔ لالہ دیو رتن جو دتوں جیون تت نامی دیو سماجی آرگن کے ایڈیٹر اور سماج مذکور کے سکرٹری رہے ہیں۔ دیوسماج سے نکل آئے [illegible] ہندوستان آپنے دیوگورو بھگوان نے اپنی ناراضگی کی وجہ یہ بتلائی۔ کہ ان کی ایک [illegible] لیک بنا دلیڈی سے راہ و رسم تھی۔ وہ اسٹیشن دیو آشرم میں ملنے آ گئی مگر دیوگورو بھگوان کی تعلیم بجا نہ لائی۔ اس پر بھگوان کی دیوگورو بھگوان سے بگڑ گئی۔ اور انہیں دیوسماج سے خارج ہونا پڑا۔ لالہ دیو رتن نے بتلایا۔ کہ دیوگورو بھگوان نے پہلے عدالت میں دیو آشرم دیو سماج کی ٹرسٹ میں دے رکھا تھا۔ مگر پھر اپنی ملکیت بنا لیا۔ پھر جب کارکنوں کی طرف سے چہ میگوئیاں ہوئیں۔ تو ۱۲ ہزار روپیہ لیکر واپس کیا۔ حالانکہ اس روپیہ کے لینے کا انہیں کوئی حق نہ تھا۔ ایک وجہ یہ بھی بتلائی۔ کہ دیوگورو بھگوان کی کتاب وگیان مت شکشا کے صفحہ ۳۰ وغیرہ پر لکھا ہے۔ کہ دیو بھگوان ہی انسان کامل اور لاثانی شخص ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ ان میں کئی کمزوریاں ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ دیوسماج کا دعویٰ ہے۔ کہ اس نے کئی آدمیوں کو گناہوں سے بچایا۔ مگر مجھ کو ۲۴ سال کی غلامی کے بعد بدچلنی کا الزام دیا جاتا ہے۔ اس حساب سے مجسم طور پر میں دیوسماج کے اس دعویٰ کی بولتی ہوئی تردید ہوں "

ہولناک قتل۔ وزیر اعظم خیوا کو اس کے دشمنوں نے سربازار حملہ کرکے بے رحمی سے قتل کر دیا۔ وہ خان خیوا کے محل کی طرف ایک گاڑی میں جا رہا تھا۔ دفعتہً آٹھ آدمی قبرستان میں سے نکلے۔ جو اس کی تاک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے کوچبان کو پکڑ اس کا منہ بند کر دیا۔ یہ حالت دیکھ کر وزیر گاڑی سے نکل کر بھاگ گیا تھا۔ مگر حملہ آوروں نے اس کا پیچھا کیا اور جا گھیرا۔ اور اُسکا سرتن سے جدا کرکے پیٹ چاک کر ڈالا۔ مرحوم ایک غریب دکاندار کا لڑکا تھا۔ اُس نے محض خداداد فراست و قابلیت سے یہ اعلےٰ منصب حاصل کیا تھا۔ وہ ایک بیدار مغز اور محب الوطن اور ریفارمر تھا۔ اس نے اشاعت تعلیم کا معقول انتظام کیا۔ ٹیکسوں کو باقاعدہ بنایا۔ سڑکیں تعمیر کیں اور لوہے کے پُل بنائے تھے۔ مگر حاسد دشمن ہر ایک نیک سے نیک انسان کے بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے دشمنوں کے منصوبہ کا شکار ہوا

برہما میں روزگار۔ تعلیم یافتہ اصحاب کثرت سے روزگار کی خاطر برہما جانے لگے ہیں۔ چونکہ ہر ایک محکمہ میں اُس طرف بھی دائرہ روزگار تنگ ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ اب برہمی لوگوں کا زیادہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے پہلے اپنی نوکری کا بندوبست ہونے کی اُمید پر یا کسی وسیلہ کے ذریعہ سے اُس طرف کا رُخ کریں۔ ورنہ بے روزگاری کی وجہ سے اس طرف اپنے ملک کی نسبت زیادہ تکلیفات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ وہاں اب کثرت سے تعلیمیافتہ بے روزگار دیکھے جاتے ہیں۔

انجیل کی اشاعت۔ سوسائیٹی کی شائع کردہ فہرست سے پایا جاتا ہے۔ کہ مکمل بائیبل لب ۱۱۱ مختلف زبانوں میں موجود ہے اور عہد نامہ جدید ۲۱۹ زبانوں میں۔ اور کتاب مقدس کا کم از کم ایک حصہ ۳۳۱ مزید زبانوں میں ہے۔ گذشتہ ۴ سال میں کم از کم ۴۰ نئے ترجموں کا اضافہ ہوا ہے۔ سال گذشتہ کے اندر جو نسخے شائع کئے گئے ہیں ان کی مجموعی تعداد ۷۸۹۹۵۶۲ ہے اور گذشتہ تین سال کی کیفیت حسب ذیل ہے:۔

	۱۲-۱۹۱۳ء	۱۱-۱۹۱۲ء	۱۰-۱۹۱۱ء
بائیبل	۹۳۶۳۴۶	۹۶۸۳۷۷	۹۰۳۸۲۷
عہد نامہ جدید	۱۲۶۶۹۱۶	۱۵۸۴۲۹۲	۱۱۹۹۳۳۹
مختلف حصے	۵۶۹۶۲۹۷	۴۸۴۱۸۸۴	۴۸۷۲۷۲۰
میزان	۷۸۹۹۵۶۲	۷۳۹۴۵۲۳	۶۹۷۵۸۸۶

۴۲ صفحوں کا خط۔ لارنس نامی ایک شخص نے ایک عورت مس بیلفورڈ سے تعلق پیدا کیا۔ اور اسے شادی کا وعدہ دیا۔ عورت کا بیان ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کو بچپن سے جانتے ہیں۔ لارنس مجھ سے ۱۰ سال بڑا ہے۔ میں ۱۸ سال کی تھی۔ جب ہمارا تعلق پہلے پہل پیدا ہوا۔ اس نے مجھے ایک ہزار خطوط لکھے ہیں۔ جن میں اظہار محبت کیا گیا ہے۔ سب سے بڑا خط ۴۲ صفحہ کا ہے۔ اب مسٹر لارنس نے مس بیلفورڈ سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جب پر مس صاحبہ نے عدالت میں اس کے برخلاف چارہ جوئی کی۔ عدالت نے سپرنٹنڈنٹ رنگون کے ذریعے (جہاں لارنس آج کل نوکر ہے) تحقیقات کرائی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس نے کسی بھی عورت سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ عدالت نے مس کو سو پونڈ یعنی پندرہ سو روپیہ کی ڈگری مدعاعلیہ کے برخلاف دلا دی ہے۔

مسلمانوں کی تعلیم اور گورنمنٹ۔ گورنمنٹ ہند نے کمال عنایت [illegible]

[illegible] صوبہ جات کی گورمنٹوں کے پاس روانہ کیا [illegible] مرہ ول ہوئی ہے۔ جس نے [illegible] معہ اپنی تصریحات کے سکرٹری انجمن اسلام لاہور کے پاس اس لئے روانہ کیا ہے۔ کہ انجمن مذکور اپنی [illegible] دوسری انجمنوں اور قابل مسلمانوں کی رائیں حاصل کرکے جمع کرکے گورنمنٹ کو روانہ کرے۔ سکرٹری صاحب انجمن نے اس کی مختلف کاپیاں [illegible] پنجابی مسلم انجمنوں سوسائیٹیوں اور قابل شخصوں کو بغرض اظہار رائے روانہ کر دی ہیں۔ انجمن کے جنرل اجلاس میں [illegible] پر بحث کی [illegible] معاملہ نہایت ضروری ہے۔ اور اس پر مسلمانوں کی آئندہ تعلیمی ترقی کا دارومدار ہے۔ لہٰذا مناسب ہے۔ کہ پنجاب کی انجمنیں اور قابل افراد اس پر فوری توجہ مبذول کریں۔

وکلاء کے لئے نیا قانون۔ یہ خبر خاص طور پر تشویش [illegible] کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مسٹر صفدر پلیڈر سیالکوٹ کو [illegible] ہوئے فرمایا۔ کہ وکلاء کے لئے نیا ایکٹ پاس ہونے والا ہے [illegible] رُو سے سخت تقریریں کرنا بھی قابل مواخذہ ہوگا۔ اور اس پر [illegible] ضبط ہو سکے گا۔

نہر پانامہ۔ بحر ظلمات اور بحر الکاہل دُنیا کے بہت بڑے سمندر ہیں جن کے درمیان خاکنائے پنامہ حائل ہے۔ جو شمالی اور جنوبی امریکہ کو ملاتی ہے۔ مگر یہ خاکنائے اب نہر سویز کی طرح آبنائے بننے والی ہے [illegible] کے اندر یہ کام مکمل ہونے کی اُمید ہے۔ اس پر بڑا بھاری خرچ ہوگا [illegible] یہ دُنیا میں سب سے بڑا انجنیئری کرشمہ ہے۔ ۱۹۰۳ء سے لیکر ۵ ہزار [illegible] برابر کام پر لگے ہوئے ہیں۔ اس نہر کے جاری ہونے سے انگلستان [illegible] امریکہ کے درمیان ۰۰ ۶۰ میل کا سفر کم ہو جائیگا۔ اس نہر کے بنانے [illegible] ۸ کروڑ پونڈ خرچ آئیں گے۔ اس سے پہلے اتنی قدر روپیہ ضائع ہو چکا ہے۔ جو سکیم کہ ناکام رہی تھی۔ گویا ۱۴ کروڑ روپیہ میں [illegible] اس کی قلعہ بندیوں کا خرچ الگ رہا۔

مسجد کی تعمیر روک دی۔ گلبرگہ دکن میں ایک شخص [illegible] کی آبادی کے لئے ایک مسجد تعمیر کرنی چاہتا تھا اس نے [illegible] لی۔ اور تعمیر شروع کر دی۔ مگر جب مسجد کا کچھ حصہ تعمیر ہو گیا [illegible] امور دینی نے اس کی تعمیر کو بدیں وجہ روک دیا۔ کہ اول تو مسجد کی ضرورت ہی نہیں۔ اور دوسرے بانی ایک غیر مقلد شخص ہے۔ محلہ والوں نے عرض کیا۔ کہ ضرورت ہے۔ مگر عبث۔ اس پر بانی نے باقاعدہ مسجد میں [illegible] اظہار دیا۔ کہ میں غیر مقلد نہیں ہوں۔ مگر پھر بھی مسجد بنانے کی اجازت حاصل نہیں ہوئی (مسلمانوں کی حالت سخت افسوسناک ہے [illegible] اب بھی تو نہیں سمجھتے۔ کہ اس خرابی کی وجوہ کیا ہیں؟ کیا یہ سارا وبال امام وقت سے روگردانی کا نتیجہ نہیں؟ پیغام)

عبرت۔ بہتیرے بادشاہوں کی اولاد دربدر خاک بسر ہماسان بر باد آتی ہے۔ لیکن پھر بھی انسان اپنے غرور کو نہیں چھوڑتا۔ [illegible] کائنات نیا رنگ دکھاتا ہے۔ مگر مرنے کی تیاری نہیں کرتا۔ [illegible] کا ایک سے ایک بڑھکر نمونہ ملاحظہ کرتا ہے۔ مگر عبرت نہیں پکڑتا [illegible] بوناپارٹ وہ جواں مرد شہنشاہ تھا۔ جس نے یورپ بھر میں تہلکہ ڈال دیا تھا۔ جس نے متعدد یورپی طاقتوں کو نیچا دکھایا۔ اور جو ساری دنیا [illegible] ہونے کا ارادہ رکھتا تھا۔ مگر آج اسی شہنشاہ نپولین کا پوتا امریکہ [illegible] ربڑ کے کارخانہ میں معمولی مزدوروں کا کام کرتا ہے۔ شہر سان فرانسسکو [illegible] ایک سوسائٹی نے بعد تحقیقات اس کے صحیح النسب ہونے کا پتہ دیا [illegible] کے لوگ اس نئے انکشاف کو سن کر۔ کہ ان میں ایک جلیل القدر بادشاہ کا پوتا محنت مزدوری کرتا ہے۔ اسے دور دور سے دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ مگر وہ بجائے شرمانے کے خندہ پیشانی ملتا ہے۔ اور کچھ پرواہ نہیں [illegible] عمر اس وقت ۶۰ سال کی ہے۔ وہ کہا کرتا ہے۔ کہ میرا دادا [illegible] تو مجھے کیا۔ مجھے تو اپنی دیانت اور محنت پر ناز ہے۔ جس کے [illegible] سے زیادہ مزے اڑاتا ہوں۔ بائیسکوپ وغیرہ کی کمپنیاں [illegible] فلمیں لینا چاہتی ہیں۔ مگر وہ راضی نہیں ہوتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

برہما پولیس کی [illegible] رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی عورتیں [illegible] بہادری کے کام کر رہی ہیں۔ ڈاکوؤں سے اپنے مال کو بچاتے [illegible] لیتے ہیں [illegible] کی جانبازی و مردانگی کی داستانیں [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

اخبار پیغام صلح لاہور

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی، تمدنی، اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ، سہ شنبہ، پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ ۶ر ششماہی ہے۔ طلباء سے للعہ اور عہ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویئر ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں

احمدیہ بلڈنگس نولکھا - لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۱ ہجری المقدس | نمبر ۳۵

تازہ برقی خبریں

سرویہ کی حیلہ جوئی - دائنا میں یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ سرویہ سفراء کی کانفرنس کے فیصلہ کو درہم برہم کرنے اور ان مقامات پر قابض رہنے کے لئے حیلہ تلاش کر رہا ہے۔ جو اسے نہیں دیئے گئے تھے۔ طرفین سے ایک دوسرے کے وحشت ناک مظالم کی داستانوں کا سیلاب حسب معمول جاری ہے۔

امیر البحر کی واپسی - یہ افواہ بھی نہایت مبالغہ آمیزی کے ساتھ مشہور ہے کہ دول میں سخت اختلاف ہے۔ اور برطانیہ کا ارادہ ہے۔ کہ امیر البحر بےلی کو جو سقوطری میں بین الاقوامی جمعیت کے سرعسکر ہیں۔ واپس بلالے۔

جرمن اخبار کی رائے - برلن کا اخبار لوکلز نجر سرکاری اشارہ سے ایک مضمون لکھکر اس افواہ سے انکار کرتا اور کہتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا برطانیہ نے یہ اطلاع دی تھی۔ کہ سلطنت موصوف کا ارادہ سقوطری میں اس عرصہ سے زیادہ فوج رکھنے کا نہیں ہے۔ جو واقعی ضروری ہے۔ لیکن یہ باور کرنا ضروری ہے کہ اس فوج کی واپسی کا مسئلہ زیر غور ہے۔

ترک تھریس میں پیش قدمی کر رہے ہیں - رسالونیکا ۲۴ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بقاعدہ ترکی فوج بلغاری دیہات کو آگ لگاتی اور باشندوں کو قتل کرتی ہوئی تھریس میں بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس وقت ۴۰ ہزار مفرورین ویدی غارج میں پناہ گزین ہو چکے ہیں۔ (اس خبر کی اصلیت معلوم کرنے کے لئے برقی پیغام مندرجہ بالا کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں۔ کہ فریقین ایک دوسرے کے خلاف وحشت ناک مظالم کی داستانوں کا طومار باندھ رہے ہیں۔ جو یقیناً یونانیوں کے ایسے ہی لغو بیانات سے متعلق ہے۔ جیسا کہ اس خبر میں درج ہے۔ ورنہ ترکوں نے نہ تو آج تک مظالم کے غلط بیانات شائع کئے ہیں۔ اور نہ کسی موقعہ پر مفتوحہ علاقہ میں ظلم و ستم روا رکھتے ہیں۔ حالانکہ جنگ کو جاری ہوئے دو سال کے قریب ہو چکے ہیں)

مالی مشکلات کا خاتمہ - صوفیا کا برقی پیام مظہر ہے۔ کہ مالی مشکلات کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ اور اب اس کی تجدید نہ ہوگی۔ تجارتی ایوانوں کی کانفرنس نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ اب ملک اقتصادی اضطراب عام سے کلیتہً محفوظ ہے۔ جنگ کا بار بغیر کسی سخت دقت کے برداشت کر لیا گیا ہے۔ قومی بنکوں میں امانتوں کی مقداریں بڑھ گئی ہیں۔ اور ۱۰ لاکھ ٹن سامان رسد برآمد کے واسطے تیار ہیں۔ یعنی ملک کی ضرورت سے اس قدر اشیاء خوردنی فاضل موجود ہیں۔

منگولین اور چینی - اورگا کی ایک تار خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ منگولین رگروں نے چینیوں کو بمقام دولو در ۲ شکست دی۔ ان کی تین بندوقیں اور کئی سو رائفلیں چھین لے گئے۔ بہت سے چینی ہلاک بھی ہوئے۔

سرکاری قرضہ (لندن - ۲۷) کینیڈا کی گورنمنٹ نے ۹۹ فی صدی قیمت اور ۴ فی صدی سود پر ۲½ کروڑ روپیہ قرضہ کے تمسک شائع کئے ہیں۔

عہد نامہ صلح (قسطنطنیہ ۲۷ ستمبر) ترکی اور بلغاری وکلاء نے موٹی موٹی باتیں طے کر لی ہیں۔ عہد نامہ پر ۲۹ ستمبر سے پہلے پہلے دستخط ہو جائیں گے۔

البانیوں کا دھاوا (بلغراد - ۲۷) تخمیناً ۵۰ ہزار البانی جدید علاقوں اور سکیسم اور توولا سمیت کامیابی کے ساتھ جدید علاقہ سرویہ کی طرف بڑھے جا رہے ہیں۔ بڑی کمک بھی سرحد کی جانب پیش قدمی کر رہی ہے مگر اسے کافی تقویت پہنچنے کو ابھی کئی دن لگینگے

باب عالی کی اطلاع (قسطنطنیہ ۲۸ ستمبر) باب عالی نے یونان کو اطلاع دی ہے کہ وہ جلدی ہی پھر صلح کے متعلق نامہ پیام شروع کر دیگا۔ بلغاریہ کیساتھ عہد نامہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ سفارتوں کو اس مضمون کے تار پہنچے ہیں کہ مغربی تھریس میں ۲ سو یونانی قتل کر دیئے گئے

مانٹی نیگرو کا نقصان جان (تنجی - ۲۷) سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ لڑائی میں مانٹی نیگرو کے کل ۱۰۳۸۱ آدمی مارے گئے۔

بین الاقوامی کمیشن (لندن - ۲۷) بقول ریوٹر برطانیہ عرصہ سے زور دے رہی ہے کہ البانیہ کے ضبط و انتظام کیلئے بین الاقوامی کمیشن بھیجا جائے۔ جسکے تقرر کی منظوری مہینوں پہلے سے ہو چکی ہے۔ جبکہ تمام دول نے اپنے اپنے کمشنر مقرر کر دیئے تھے۔ بجز آسٹریا جسنے عذر کیا کہ ہمارے ہاں قابل آدمی ملنا مشکل ہے۔ مگر اب اسنے بھی ایک آدمی تجویز کر لیا ہے شاید دو ہفتے تک کمیشن وہاں پہنچ سکے۔

متفرق خبریں

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے خالصہ ہائی سکول گجرانوالہ کو دس ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ اتنا ہی عمارت کے لئے پہلے دے چکے تھے۔

دیو سماج کا ایک ڈیپوٹیشن بقول اخبار خالصہ لنگھے وغیرہ پہنچا ہوا ملایا پہنچا ہے۔ اور وہاں سوک سماج کے لئے روپیہ فراہم کر رہا ہے۔

اخبار رفیق دہلی مشترکہ سرمایہ سے دوبارہ جاری ہونے والا ہے۔

فصل پنجاب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ موسم پچھلے دنوں عموماً خشک رہا قسمت انبالہ میں بارش کی سخت ضرورت ہے۔ جس کے بغیر بارانی فصلیں سوکھی جا رہی ہیں۔ باقی علاقہ جات میں فصل کی حالت قابل اطمینان ہے کپاس چینی۔ تورایا، نخود، سرسوں کی تخم ریزی۔ اور اگیتے باجرہ کی کٹائی شروع ہو گئی ہے

کلکتہ میں چینی مزدوروں اور کاریگروں کی تعداد روز افزوں ترقی پر ہے۔ جو بڑے کفایت شعار ہیں۔ اور کم اجرت پر زیادہ محنت کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ہندوستانی مزدوروں سے صفائی میں بھی اچھے ہیں۔ افیون اور چانڈو کی قومی علت بھی ترک کرتے جاتے ہیں۔

ہند کے سنگ مرمر کی ایک ولایتی اخبار میں بڑی تعریف چھپی ہے کہ وہ صدیوں تک موسمی اثرات سے خراب نہیں ہوتا۔ شاہان مغلیہ کی عمارات شاہد ہیں

سرحدی صوبہ میں بموجب پولیس رپورٹ ۱۹۱۲ء وارداتِ قتل ۲۶۰ سے ۳۳۸ تک پہنچیں۔ اقدام قتل ۷۹ سے ۱۱۸۔ چوری ۹۵۹ سے ۱۱۹۸۔ ضرب شدید ۱۷۹ سے ۲۵۳۔ مگر ڈاکوں میں کمی ہوئی۔ لٹیرے ۴۳ آدمیوں کو پکڑ لے گئے جن میں سے ۵ کو روپیہ دے کر چھڑانا پڑا۔ سزائے موت میں بھی تخفیف رہی۔ ۱۹۰۹ء میں ۳۰ کو پھانسی ملی تھی ۱۹۱۱ء میں ۱۲ کو اور اس سال صرف ۱۰ کو (ترقی تعلیم اور امن پسندی و صلحکاری کے مذہبی وعظ سے اور بھی کمی ہو سکتی ہے پیغام)

قسطنطنیہ کے ہفتہ وار اخبار اجتہاد نے حال میں ولیعہد سے ایک ملاقات کی کیفیت چھاپی ہے۔ جنہوں نے پارلیمنٹری سسٹم کی تعریف فرماتے ہوئے اسبات کی ضرورت پر زور دیا۔ کہ شہزادگان کو رعایا سے ملتے جلتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اسلام کی بنا جمہوریت پر ہے۔ جس کے استحکام سے حکام کی فوقیت کو کچھ ضعف نہیں پہنچ سکتا۔ سمجھدار حلقوں میں ان خیالات کا بڑے جوش سے خیر مقدم کیا گیا مگر اس کا نتیجہ یہ کہ اس اخبار کی بندی ہوگئی۔ اور روز بیر تشریفات شہزادگان خاندان برطرف کیا گیا۔

حضور والسرائے ۱۹ نومبر کو وارد بنگلور ہو کر صبح کو ٹاٹا انسٹیٹیوٹ کا معاینہ فرمائینگے۔ شام کو ایک مسیحی عمارت کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ ۲۰ کو فوجی قواعد دیکھیں گے۔ پھر ایک مجسمہ دیکھنے جائیں گے۔ اور کرزن ہسپتال کا افتتاح کریں گے۔ اسی اثناء میں لیڈی صاحبہ زنانہ وکٹوریہ ہسپتال کا معاینہ فرمائیگی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہزار ڈیڑھ ہزار لڑکے اس جلوس شاہی کی سیر دیکھ سکیں۔

سکھو موچی پر جو چلتی ٹرین میں مس مرفی کی ہلاکت کے شبہ میں زیر حراست ہے مجسٹریٹ بستی کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ کئی شہادتیں گذر چکی ہیں۔ ایک آیا نے مقتولہ کے اسباب اور چاندی کی چوڑی کو جو سکھو کے پاس ہے شناخت کیا۔ سول سرجن نے شہادت دی۔ کہ مقتولہ کی عصمت دری نہیں ہوئی صرف سوتے ہوئے ہلاک کیا گیا ہے۔ مقدمہ ابھی جاری ہے۔

لاہور و کراچی کے درمیان آمد و رفت ڈاک کے وقت میں قریباً دو گھنٹے کی تخفیف یکم اکتوبر سے عمل میں آئیگی۔ اور اب بجائے ملتان کے براہ خانیوال لودہراں جایا کریگی۔

کوچین کی ریاست میں قریباً ۹ ہزار چوہڑے۔ چمار وغیرہ پنچ قوموں کی افراد نے جلسہ کرکے ایک میموریل اپنی گورنمنٹ کو بدیں مضمون بھیجا۔ کہ سڑکوں وغیرہ پر ہمیں بھی آزادی سے چلنے کی اجازت ہو اور ہمارے بچے سرکاری مدارس میں داخل کر لئے جایا کریں

حادثہ کانپور کے ملزموں کا امدادی چندہ ۸۰ ہزار سے اوپر ہو چکا ہے۔ زمیندار ۴۴ ہزار۔ حیدر آباد ۱۲ ہزار۔ لکھنؤ ایسوسی ایشن ۱۰ ہزار۔ کانپور ۸ ہزار۔ بنگال و بہار ۱ ہزار۔ باقی متفرق۔ عنقریب ایک لاکھ تک پہنچنے کی امید ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۳۵

یک جہتی کی تحریک

خدائے تعالےٰ کا پاک اور لاریب کلام جیسا کہ اپنے نزول کے وقت برمحل۔ سراپا صداقت اور معارف سے پُر تھا۔ ویسا ہی آج بھی ہے اور ہمیشہ رہیگا بلکہ یہ بھی اُس کا ایک زبردست معجزہ ہے۔ کہ اس کی سچائی طرح طرح سے ہمیشہ دنیا پرظاہر ہوتی رہتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ بعض خرماں نصیب اور خود فراموش فرقے اُس کے کلام اور اُس کی قدرت نمائیوں کے تو دیکنا سرے سے اس کی ہستی کے بھی قابل نہیں۔ یا اس کے عجائب کرشموں کو من گھڑت طاقتوں سے منسوب کرتے ہیں۔ گو اُن کا یہ انکار زبانِ حال سے اہل باطن کی نظر میں اقرار ہی کا مُرادف ہو سہ

کافر نے صنم میں جلوہ پایا تیرا آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

اُسی کلام پاک میں کئی موقعوں پہ یہ ارشاد ہوا ہے۔ کہ انسان فطرتاً کچھ ایسا ناشکرا اورغفلت شعار واقع ہوا ہے۔ کہ جب اس پر کوئی مصائب یا مشکلات آپڑتی ہیں۔ تب تو خدا کو یاد کرنے لگتا ہے۔ اور جہاں وہ بُرا وقت ٹلا۔ پھر بھول گیا یہ تو انسانی جبلت کا عام خاصہ ہے۔ لیکن دنیا میں ایک گروہ سعید الفطرت لوگوں کا ایسا بھی ہے۔ کہ وہ قدرت کے تازیانوں سے ہوش میں آن کر اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ تو پھر اس پر قایم ہی رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ "ثم آمنوا ثم کفروا" کا ہی اعادہ کرتے رہیں۔

ہندوستان میں جب کبھی کوئی آفت ارضی وسماوی نازل ہوتی ہے "خواہ" قدرت کے زبردست ہاتھوں براہ راست ہم تک پہنچے۔ یا انسانی تصرفات کے رنگ میں بہرحال جب ذرا کڑا یا ن جھیلنے کا موقع ہوا۔ ہم عارضی ومصنوعی طور پر کسی حد تک سیدھے ہوگئے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد دیکھو۔ تو کتے کی دُم کی طرح پھر وہی جیسے تھے ویسے ہی ٹھہرے کے ٹھہرے۔

یہ آفات کس قسم کی ہوتی ہیں۔ قحط۔ وبا۔ انواع واقسام کی ناگہانی تباہیاں حکامِ وقت کا عتاب وخطاب۔ باہمی عناد وفساد کی تلخیاں وغیرہ وغیرہ اور وہ پیدا ہونا کیا ہوتا ہے؟ ہم میں خداترسی کا عارضی ظہور۔ باہمی ہمدردی کی چند روزہ نمود۔ حرکات وخیالات میں برائے نام تغیر واصلاح اور ہر چہار طرف سے نئی نئی تحریکوں کا دخل۔ وغیرہ وغیرہ۔

آج اس سرزمین پر جو نازک وقت بیت رہا ہے۔ اس کی توضیح ایک درد انگیز رام کہانی ہوگی۔ مختصراً یوں سمجھو کہ ہر طرف طرح طرح کی بلاؤں کا ہجوم ہے۔ ازآں جملہ ایک بڑی ناگوار زحمت اور بظاہر لاعلاج تلخ کامی یہ ہے کہ حکومت موجودہ اگرچہ اپنے دم سے اصولاً کیسی ہی نیک نیت۔ نصفت شعار۔ رعایا پرور۔ اور دیگر دُولِ عالم سے بدرجہا بہتر اور بس غنیمت بلکہ سراپا رحمت سہی۔ لیکن بعض حکام کی شخصی کمزوریوں۔ فروگذاشتوں۔ غلط کاریوں۔ رعونت۔ تحکم یا جبّاری سے کبھی کبھی رعایا میں جو بد دلی یا بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس میں دونوں طرح مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ یعنی اگر صدائے احتجاج بلند کریں۔ تو حکام کو عموماً ناگوار گذرتا ہے۔ اور جو خاموشی اختیار کی جائے تو اوہر غریب رعایا کے حقوق واجبی پامال ہوتے ہیں۔ جو خود حکومت کے عطا کردہ ہیں۔ اُدہر عوام میں اندر ہی اندر عُمّال سے بدگمانی اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔ [illegible] جہاں آدمی کسی طرح [illegible] جاتے ہیں۔ انہی میں ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے [illegible] کہ ایک تقویم پارینہ کے بابہ [illegible]

ماموروں کی شامت نے اُلٹی اُن کی جانب سے لوگوں کے دلوں میں بے اعتنائی تعصب اور حقارت پیدا کر دی۔ اور آج تک اُسے بار بار کی یاد دہانیوں پر بھی پسِ پُشت ڈالے ہوئے ہیں۔ لیکن سہ

آنچہ دانا کند۔ کند نادان لیک بعد از ہزار رسوائی

جب کوئی زحمت انگیز وفضیحت خیز ناگوار حالات پیدا ہوتے ہیں ہر پہلو سے طوعاً وکرہاً اُسی اصول کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ گویا یہ بار بار تو ان سے بعض لوگ انحراف کرکے بھاگتے ہیں۔ مگر خدائے تعالیٰ کے زور آور حملے گھیر گھار کر انہیں پھر وہیں لاڈالتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت بھی مختلف اطراف سے ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی صدائیں بلند ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مثل سابق اب بھی اس تحریک یکجہتی کی بنیاد بالکل غلط اور کمزور اصول پر اُٹھائی گئی ہے۔ جو کسی پائدار کامیابی کی توقع نہیں دلاتی اگرچہ اس وقت اقوام مغربی نے سیاستیات کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت بنا رکھا ہے۔ لیکن حقیقت میں اہم ترین زبردست قوت آج ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے مذہب کا اقتدار ہے۔ اور ہی سچ پوچھو۔ تو یورپین پالٹیکس کے پس پردہ بھی اپنا کام کر رہا ہے۔ اس واسطے ہم اگر کسی اتحاد کو مفید ومبارک اور قابل اعتماد قرار دے سکتے ہیں۔ تو وہ وہی ہوگا۔ جو مذہبی رنگ میں ظہور پذیر ہو۔ اور چونکہ اسلام ہمیں زندگی کے ہر شعبہ اور ہر ایک امر میں سلامت روی انجام بینی اور خیر اندیشی کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ موجودہ تحریک کو اسلام کی روشنی میں دیکھکر شروع ہی سے اس بات کا فیصلہ کر لیں۔ کہ آیا ہم اصولاً اس میں شامل ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ یہی تحریک جب ہمارے امام نے پیغام صلح کی صورت میں پیش کی۔ تو اس کا مقصد اصلی یہ تھا۔ کہ دُنیا میں یا کم از کم اس ملک میں خدائے تعالےٰ کی مخلوق باوجود اختلافِ عقاید کے بھی باہم ہمدردی حسن سلوک۔ رواداری اور نیک نیتی وخیر اندیشی سے رہنا اختیار کرے۔ اور سب اپنی اپنی جگہ پر تقویٰ۔ پرہیزگاری۔ ونیک کرداری کو شعار زندگی بنائیں۔ اللہ تعالےٰ کے راست باز برگزیدوں کی عزت اور اکرام واحترام میں سب متفق ہوں۔ اور اس طرح آپس کی نکتہ چینی۔ بدگوئی۔ دل آزاری وغیرہ کا سب ملکر یک قلم خاتمہ کر دیں۔ اللہ اکبر کیا عظیم الشان اور ناقابل تردید مدعا تھا۔ لیکن افسوس کس بے دردی سے اس کا خون کیا گیا۔ جس کا خمیازہ برادرانِ ملک وملت آج تک بھگت رہے ہیں۔ اور خدا جانے کب تک بھگتتے رہیں گے۔

اسلام ہمیں یہ سکھلاتا ہے۔ کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ یعنی نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ نہ کہ گناہ وسرکشی کے مقاصد میں۔ پس ہم اس تحریک کو اسی صورت میں بنظر وقعت دیکھ سکتے ہیں۔ جبکہ ہمیں بصراحت یہ باور کرا دیا جائے کہ اس کی بنا محض نیکی اور تقویٰ پر ہے۔ جس کے نتائج بھی آخر تک لامحالہ رحمت اور برکت ہی ہو سکتے ہیں۔ وگرنہ صرف پولیٹیکل اغراض کی خاطر مشکل ہے۔ کہ خدائے تعالےٰ کے سچے فرمانبردار اور رسول پاکؐ کے حقیقی پیرو کسی جتھہ بندی یا تحریک یکجہتی میں کسی کا ساتھ دینے پر آمادہ ہوں۔ فالعض دنیا کے سفلی خرخشے تو نت نئی شکلیں اختیار کرتے اور مٹتے رہتے ہیں۔ لہذا دین حق ہمیں اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کہ سلامتئ دارین کی محفوظ ومحکم شاہراہ کو چھوڑ کر خام کار بچوں کی طرح مخدوش بیٹوں میں بھٹکتے پھریں۔

یہ طریق صلح بہت ہی کمزور اور ناکارہ ہوگا۔ کہ دلوں میں تو منافرت۔ تعصب اور بغض وخود غرضی کا مواد فاسد بھرا رہے۔ اور اوپر سے صفائی کر لی جائے اس کے برخلاف حقیقی یکجہتی جبھی ہو سکتی ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی تعظیم وتکریم پر بالاتفاق آمادہ ہوں۔ اور کم از کم اُن نیک مقاصد کو دُنیا میں فروغ دینا اپنا اصول قرار دیں۔ جو تمام مذاہب میں یکساں مسلم ہیں جنکی کچھ تشریح اُوپر کی جاچکی ہے۔ بالآخر ہم مختصر طور پر پھر یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس وقت محض پولیٹیکل سٹیج ہرگز ہمارے درد کی دوا نہیں۔ بلکہ اگر اُس کا کوئی علاج ہو سکتا ہے۔ تو یہ اور فقط یہ کہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ کامل [illegible] عاقلانہ طور میں پاک تبدیلی کی جائے۔ اور مذہب کے [illegible] ہے۔ آسے شاکر خدائے تعالےٰ کے [illegible]

مدنظر رکھکر حاکم ومحکوم اپنے پرائے سب اپنی زندگی خوش اسلوبی سے گزار سکتے ہیں۔ یہی کُل آپس کی کاوشوں اور عناد وفساد کے زہر کا تریاق ہے اسی کو نظر انداز کرکے آج دنیا جیتے جی کے جہنم میں ہے۔ اور اسی پر کاربند ہوکر حیات مستعار میں جنت کی کیفیت آسکتی ہے۔

ڈاک کی نگرانی

معصر ٹریبیون لکھتا ہے۔ کہ ایک یورپین منتظم نے اپنے کسی مسلمان دوست کو ایک پرائیویٹ چٹھی بھیجی تھی۔ وہ مکتوب الیہ کو تو آج تک نہیں ملی۔ مگر خدا جانے کیونکر پولیٹیکل ایجنٹ کے ہاتھوں تک جا پہنچی۔ اب سوال یہ ہے کہ کس طرح اور کس قاعدہ کی رُو سے نجی خطوط بیچ میں کھول لئے جاتے ہیں۔ جس حالت میں کوئی تنسیس اٹریچر دمغویانہ تحریرات کے طومار کے طومار ڈاک خانہ بے چون وچرا اِدہر سے اُدہر پہنچا دیتا ہے۔ اور اسی کی وساطت سے وہ وفاشعار رعایا کے درمیان جہاں تہاں پبلک میں کانبٹ ہو جاتے ہیں۔ تو یورپین یا دیسی شرفا کے لئے یہ بڑی ناگوار زحمت ہوگی اگر اس طرح ان کی ڈاک منزل مقصود تک پہنچنے کی بجائے بیچ میں اُچک لیا کرے۔ حکام کو اس معاملہ میں ضرور توجہ فرمانی چاہئے۔

ذرا تو انصاف وغور کرو!

ہندوستان میں گاؤکشی اسی عہد میں ہونے لگی ہے یا پہلے بھی ہوتی تھی۔ اگر پہلے بھی ہوتی تھی۔ جبکہ روپیہ کا پانسیر تک گھی بک چکا ہے۔ اور اسی نسبت سے دودھ۔ غلہ وغیرہ دیگر اشیا بھی نہایت ارزاں تھیں۔ جیسے واقعات شاہد ہیں۔ کہ یقیناً اس وقت بھی ہوتی تھی۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اجناس کی گرانی کا ذمہ وار محض گاؤکشی کو ہی قرار دیا جاتا ہے۔ ہم اس پر اصرار نہیں کرتے۔ کہ گائے ضرور ہی ذبح ہوا کرے۔ کیونکہ اسلام نے اُسے صرف جائز رکھا ہے۔ فرض وواجب نہیں کر دیا۔ لیکن صریح مغالطوں اور متعصبانہ اتہاموں سے ضرور باہمی رنجش اور نفرت ومغائرت پیدا ہوتی ہے۔ اسی مسئلہ گاؤکشی کے متعلق ایک غلط فہمی تو ہمیں بدنام کرنے کی غرض سے یہ پھیلائی جاتی ہے کہ مسلمان محض ہندوؤں کی دل آزاری کی واسطے اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ اُن کے ہاں اس وقت سے جائز ہے۔ جبکہ مسلمانوں کا اس ملک میں قدم بھی نہ آیا تھا) دوسرے یہ کہ ملک کی تمام ترمصیبت کہ جو بوجہ گرانی نازل ہوتی ہے مسلمان ہی اپنے اس فعل کی وجہ سے جواب دہ ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں سراسر غلط ہیں۔ اس طویل بحث سے ہم فی الحال قطع نظر کرتے اور اپنے برادرانِ وطن سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے تو گئو رکھشا کی تجویز (پیغام صلح) اب سے برسوں پہلے آپ کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہے۔ مگر کیا آپ بھی اس کے عوض ہماری ایک بالکل واجبی گذارش پر متوجہ ہونے کو آمادہ ہیں یا نہیں؟ وہ یہی کہ تم ہمارے پیشوائے دین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور تمام برگزیدگان نیز خلق کے راست باز پیغمبروں کی شان میں سوءِ ادب سے باز رہو۔ اگر نہیں تو تعجب ہے۔ کہ خود تو ایک حیوان کے لئے اس قدر جوش حمیت وحمایت دکھلائیں۔ اور دوسروں کے لئے اس کے بھی روادار نہ ہوں کہ خاصانِ خدا کے ادب واحترام کا مطالبہ کر سکیں۔

ایک مستند ترجمۃ القرآن

حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ مدظلہ کی پیرانہ سالی میں یہ جواں ہمت اولوالعزمی قابل تحسین ہے۔ کہ آپ تعمیر دارالضعفاء وغیرہ کار ہائے خیر کے علاوہ اب ایک اور عظیم الشان خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوئے ہیں۔ وہ یہ کہ قرآن کریم کا ایک ایسا مستند ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح کی نظرثانی واصلاح سے چھاپیں۔ جس میں علاوہ کاغذ لکھائی چھپائی کی عمدگی اور خاص اہتمام صحت وغیرہ امور ضروری کے ایک بڑی اہم خوبی یہ بھی ہوگی۔ کہ فواید وحواشی میں رطب ویابس روایات اور اُن منسوبہ بے بنیاد معتقدات کا دخل نہ ہوگا جن سے مخالفین حق کو اسلام پر طرح طرح کے اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اُن برادرانِ ملت سے جو کلام الٰہی کے لئے اپنے دلوں میں خاص محبت واخلاص رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ اس نیک کام میں خود میر صاحب ممدوح کی ہر ممکن طریق سے اعانت کرینگے۔ جبکی آپ نے درخواست [illegible]

کلام محبوب

نمبر ۳

ہمارے عقاید پر افترا جس قدر ہمارے مخالف علماء لوگوں کو ہم سے نفرت دلاکر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے - اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں - کہ یہ شخص (حضرت مرزا غلام احمد) معہ اس کی تمام جماعت کے عقاید اسلام اور اصولِ دین سے برگشتہ ہے - یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں - کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرا بھی تقویٰ ہو - ایسے افترا نہیں کرسکتا - جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ

ہمارا عقیدہ ہے - اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے - ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں - اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو - قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں - بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لایق بھی نہیں ہیں - اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں - کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں - اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں - اور ہم ایمان لاتے ہیں - کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے - اور ہم ایمان لاتے ہیں - کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے - اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ نے فرمایا ہے - وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے - اور ہم ایمان لاتے ہیں - کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے - یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم

اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں - کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں - کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے - اُن سب پر ایمان لاویں - اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں - غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کا اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا - اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں - اُن سب کا ماننا فرض ہے - اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ

یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے - وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے - اور قیامت میں ہمارا اُس پر یہ دعویٰ ہے - کہ کب اُس نے ہمارا سینہ چاک کرکے دیکھا - کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔

اَلَا اِنَّ لَعْنَۃَ اللہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْنَ -

ہماری آخری نصیحت یہی ہے - کہ تم اپنے ایمان کی خبرداری کرو - نہ ہو کہ تم تکبر اور لاپرواہی دکھلا کر خدائے ذوالجلال کی نظر میں سرکش ٹھہرو دیکھو خدا نے تم پر ایسے وقت میں نظر کی - جو نظر کرنے کا وقت تھا - سو کوشش کرو - کہ تا تمام سعادتوں کے مالک بن جاؤ - خدا نے آسمان پر سے دیکھا - کہ جس کو عزت دی گئی - اُس کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے اور وہ رسول جو سب سے بہتر تھا - اُس کو گالیاں دی جاتی ہیں - اُس کو بدکاروں اور جھوٹوں اور افترا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے - اور اُس کی کلام کو جو قرآن کریم ہے بُرے کلموں کے ساتھ یاد کرکے انسان کا کلام سمجھا جاتا ہے - سو اُس نے اپنے عہد کو یاد کیا - وہی عہد جو اس آیت میں ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ - سو آج اُسی عہد کے پورا ہونے کا دن ہے - اُس نے بڑے زور آور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کر دیا - کہ یہ سلسلہ جو قایم کیا گیا - اس کا سلسلہ ہے - کیا کبھی تمہاری آنکھوں نے ایسی قطعی اور یقینی طور پر وہ خدا تعالےٰ کے نشان دیکھے تھے - جو اب تم نے دیکھے ؟

پس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد جبکہ مسیح کا کام کسر صلیب ہے - تو ایسے وقت میں کہ جبکہ کسر صلیب کے کسر اسلام ہی ہو جائے - مسیح کا آنا کیا فایدہ دیگا - "پس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد" - اب جبکہ صرف ساٹھ برس سے پنجاب پر عیسائی مذہب کا تسلط ہو کر یہ نوبت ارتداد پہنچ گئی ہے اور چودہ برس (اب اکتیس برس) چودھویں صدی میں سے گذر گئے - اور مسیح موعود نہ آیا - تو گویا کم سے کم سو برس اَور پادریوں کو مہلت دی گئی - کیونکہ بموجب آثار صحیحہ کے مسیح موعود کا صدی کے سر پر آنا ضروری ہے - پس اس صورت میں خیال کر لینا چاہئے - کہ کیا اس مدت تک اسلام میں سے کچھ باقی رہیگا ؟ اس سے تو نعوذ باللہ یہ سمجھا جاتا ہے - کہ خدا تعالیٰ کا خود ارادہ ہے کہ اسلام کو دُنیا پر سے اُٹھا دے - کیونکہ رحم کرنے کا وقت تو یہی تھا - جبکہ اسلام پر سخت حملے کئے گئے - سخت بے ادبیاں کی گئیں - لاکھوں انسان مرتد ہو چکے - جسمانی وباؤں میں بھی دیکھا جاتا ہے - کہ جب مثلاً کسی حصہ ملک میں طاعون پھیلتی ہے - تو دانشمند لوگ خیال کرنے لگتے ہیں - کہ اب عنقریب ہم اور ہماری اولاد اور ہمارے عزیز بھی نشانہ طاعون بننے کو ہیں - تب اُسی وقت تدابیر مناسب عمل میں لائی جاتی ہیں - حکام بھی قلع قمع مرض کے لئے پوری توجہ کرتے ہیں - طبیب جاگ اُٹھتے ہیں - لہٰذا اب انصافاً بتلاؤ - کہ کیا ملک میں یہ طاعون نہیں پھیلی ؟ کیا اب تک اسلام کے رد میں دس کروڑ کے قریب کتابیں نہیں لکھی گئی ؟ کیا اس طاعون کی اب تک کئی لاکھ وارداتیں نہیں ہوئیں ؟ کیا یہ سچ نہیں - کہ کئی لاکھ بیمار نیچریت کے رنگ میں فلسفیت کے رنگ میں اباحت کے رنگ میں - مخلوق پرستی کے رنگ میں - وساوس اور شبہات کے رنگ میں غفلت اور لاپرواہی کے رنگ میں بستر مرگ پر پڑے ہوئے ہیں ؟ پھر کیا سبب کہ اس وقت بھی اللہ تعالےٰ اپنی اُس وحی کو یاد نہ کرے - کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ؎

عذاب کی وجہ یاد رہے - کہ کفر اور ایمان کا فیصلہ تو مرنے کے بعد ہوگا - اس کے لئے دُنیا میں کوئی عذاب نازل نہیں ہوتا - اور جو پہلی اُمتیں ہلاک کی گئیں وہ کفر کے لئے نہیں - بلکہ اپنی شوخیوں - شرارتوں اور ظلموں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں - فرعون بھی اپنے کفر کے باعث سے ہلاک نہیں ہوا - بلکہ اپنے ظلم اور زیادتی کی وجہ سے ہلاک ہوا - محض کفر کے سبب سے اس دنیا میں کسی پر عذاب نازل نہیں ہوتا - اگر کوئی کافر ہو مگر غریب مزاج اور آہستہ رو ہو - اور ظالم نہ ہو - تو اُس کے کفر کا حساب قیامت کے دن ہوگا - اس دنیا میں ہر ایک عذاب ظلم اور بدکاری اور شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہوتا ہے - اور ایسا ہی ہمیشہ ہوگا - اگر خدا تعالےٰ کی نظر میں لوگ شوخ طبع اور متکبر اور ظالم اور بیخوف اور مردم آزار رہینگے - خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ ہندو خواہ عیسائی - عذاب سے بچ نہیں سکتے - کاش لوگ اس بات کو سمجھیں اور غریب مزاج اور بے شر انسان بن جائیں - خدا تعالےٰ کسی کو عذاب دیکر کیا کریگا - اگر وہ اُس سے ڈرتے رہیں - خدا تعالیٰ کے تمام نبی رحمت کے لئے آئے اور جس نے رحمت کو قبول نہ کیا - اُس نے عذاب مانگا - ہر ایک نبی جو دُنیا میں آیا - وہ رحمت کا پیغام لے کر آیا - اور عذاب خدا سے نہیں بلکہ لوگوں نے اپنی کرتوتوں سے آپ پیدا کیا - ہاں وہ سچوں کے لئے ایک علامت بھی ٹھہر گئے - کہ اُن کے آنے کے ساتھ ایک عذاب بھی آتا رہا ؎

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اب کچھ سالوں سے ریبیل پروپرٹی کے متعلق انگلستان نے قانون کی اصلاح کرکے بعض حقوق نسوان محفوظ کئے ہیں لیکن انگلستان کو ابھی بہت کچھ مسافت طے کرنا باقی ہے - جب وہ اُس مقام پر پہنچیگا - جہاں حقوق نسوان کے متعلق اسلام صدیوں سے کھڑا ہے - اسلام نے عورت کو جائداد پر کامل حقوق دیئے ہیں - شادی سے اُن میں فرق نہیں آجاتا - وہ اگر پسند کرے تو خود معاہدات کرسکتی ہے - حقوق اور ذمہ داریاں اپنے نام پر پیدا کرسکتی ہے - اور خاوند کو مطلق حق نہیں ہے کہ اُس کے اُن معاملات میں دخل دے -

اس میں شک نہیں - کہ قانون کورچر یعنی عورت کا خاوند کی حفاظت میں آجانا ایک فایدہ بھی عورت کو دیتا ہے - بعض جرائم کرکے وہ عدالت میں نہیں کھینچی جاتی - اُس کے خاوند کو اُس کی جگہ عدالت میں چارہ جوئی کرنی پڑتی ہے - لیکن اس سے تو اور بھی اُس کی حالت ناگفتہ بہ ہے - اس قانون کا اصول یہ ہے - کہ وہ خاوند کی جائداد ہے - رومن لا کے ماتحت غلام اگر جرم کرے - تو اُس کے مالک کو جوابدہی کرنی پڑتی تھی -

امریکہ میں اس وقت حبشی غلاموں کے متعلق یہی قاعدہ ہے اور یہاں بھی اگر گھوڑا یا کوئی جانور کسی کو نقصان پہنچاوے - تو اُس کی جواب وہی تو اُس کے مالک کو ہی کرنی پڑتی ہے -

مجھے افسوس ہے کہ اس وقت اس قدر تھوڑا ہے - کہ جن امور کو آج میں نے بیان کیا ہے - اس میں بھی اختصار کو زیر نظر رکھنا پڑا ہے اور ابھی توبہت سے امور ضروری باقی ہیں - جو روشنی چاہتے ہیں - ان میں ضروری امور پردہ شادی - طلاق - اور اور متعلق ہیں - جو کسی اور موقعہ پر پیش کئے جا سکتے ہیں -

لیکن خاتمہ پر مجھے دو چار لفظ حقوق طلب عورتوں سے کہنے ہیں - جو اس وقت اپنے شوہروں سے برابری چاہتی ہیں - اور جو اس وقت کل مردوں کو حقوق مساوات کے لئے تنگ کر رہی ہیں - اور اُن کی حکومت سے آزاد ہونا چاہتی ہیں - دیکھو بڑے کتاب پیدایش - خدا کا فتویٰ تو تم پر یہ ہے کہ

"تو شوہر کی خواہش مند ہوگی - اور وہ تجھ پر حکمران ہوگا "

جب یہ فتویٰ ہے - تو کیوں اپنی قوتوں کو ضائع کر رہی ہو - دیکھو میں نے خود پہلے قرنتیوں میں جو کتاب پولوس نے لکھی ہے - یہ پڑھا ہے -

"مرد عورتوں کے لئے نہیں - بلکہ عورت مرد کی خاطر پیدا کی گئی "

جب بالفاظ کتاب مقدس مرد تمہارا آقا ہے - تو پھر یہ علم بغاوت کیسے بلند کیا ؟ دیکھو مقدس پولوس کہہ گیا ہے -

"عورت ذات کو چاہئے - کہ اطاعت اور خاموشی سے کچھ سیکھے مجھے برداشت نہیں کہ عورت مرد پر کوئی حکومت یا تفوق حاصل کرے - بلکہ اُسے خاموش رہنا چاہئے"

جب یہ حکم ہے - تو پھر یہ کیوں شور و غوغا مچا رکھا ہے - کیوں یہ تیز مزاجی اختیار کی ہے - جاؤ کنج تنہائی میں بیٹھو - خاموشی اور اطاعت کو اختیار کرو - کیا تمہیں خدا کے کلام کا بھی علم نہیں رہا - یہ تمہاری بدقسمتی تھی - کہ تمہاری قوم نے اپنے بعض قوانین کی بنیاد بائبل کی بعض آیات پر رکھدی - پھر وہ تمہاری اصلی حیثیت کو کیسے سمجھتے - اور وہ کیا کریں - خدا کا حکم ہی ایسا ہے - کیا تم پسند کرتی ہو - کہ تمہارے مرد اب مقدس کتاب پر ایمان نہ رکھیں - یہ تو سخت الحاد اور کفر ہے مناسب یہی ہے کہ انجیل و توریت نے جو تمہیں دیا - جو تمہاری قسمت کا فیصلہ کر دیا - اُسے بسر و چشم قبول کرلو - ہاں اگر اضطرار کی اب حد نہیں رہی - اور موجودہ حالات سے بیزار ہو - اور صبر کی تاب و تواں بھی نہیں - تو پھر میری کتاب مقدس میں تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے - جس میں لکھا ہے "عورت کے مرد پر وہی حق ہیں - جو مرد کے عورت پر - یعنی مرد عورت سے وہی طلب کرے - جو عورت کو دے " ؎

شیخ نور احمد صاحب ولایت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں - السلام علیکم یا خلیفہ رسول اللہ - گذارش ہے کہ ہم سب خدا تعالیٰ کی حمد وثنا محض اُسی کے فضل سے - اُسی کی بخشی ہوئی زبان سے اُسی کی توفیق سے اس سرزمین پر کرتے ہیں - محض خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میری ایک مدت کی دعا سنی ہے - مجھے یاد ہے کہ ایام طفولیت میں میں نے حضرت بلال رض کا حال کسی کتاب میں پڑھا - تو معاً میرے دل میں جوش اُٹھا - اور دُعا کی - کہ الٰہی مجھے بلال بنادے - نہ معلوم کہ وہ کونسا نیک وقت تھا - مگر اُس کے بعد جب حضور علیہ السلام کی غلامی کا موقعہ پیش آیا - وہ بھی محض خدا تعالیٰ نے خود مجھے حکم دیا - کہ یہ مہدی ہے - چنانچہ جب دارالامان حضرت اقدس علیہ السلام کے خدام میں داخل ہوا - جس کو اس وقت ۲۲ سال کچھ ماہ کم ہوئے ہیں - یعنی بائیسواں سال گذر رہا ہے - اس عرصہ میں اکثر خیال آیا ہے - اور اس کی بنا پر دعا کی - الٰہی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو کر بہت سے انسان آئے - اور خلفائے رحمۃ للعالمین انبیاء کے بروز ہوئے - تو بلال رضی اللہ عنہ کا اگر مجھے مثل بنادے - تو کیا تیری قدرت سے بعید ہے اگرچہ مجھے بذریعہ الہام یا کشف وغیرہ کے یہ نہیں بتایا گیا - کہ ہاں مگر اس قدر دل میں تسلی ضرور ہو گئی ہے - کہ ایسا ہو سکتا ہے - چنانچہ جہاز میں جب میں اس ملک کی طرف آرہا تھا - تو مجھے اس مسجد کے متعلق کوئی علم نہ تھا - مگر دل میں تڑپ تھی کہ ابھی کوئی مسجد ہو - وہاں میں بلال رض کی طرح اذان دوں - جونہی ہم وارد انگلینڈ ہوئے اور خواجہ جی سے ملاقات ہوئی - اور اُن سے ذکر آیا - تو اُنہوں نے فرمایا - اس مسجد کا فیصلہ ہمارے حق میں ہونے والا ہے - مجھے تو بہت ہی خوشی ہوئی - آخر میری مراد یہی تھی - کہ اس کفرستان میں مسجد میں اذان دوں - چنانچہ ۹ رمضان المبارک کو میں نے اذان دی - اور نماز باجماعت ہوتی ہے - خواجہ صاحب ہمارے امام ہوتے ہیں - جناب چودھری فتح محمد صاحب اور یہ عاجز مقتدی ہوتے ہیں - ایکدن ایک کرنیل الطاف حسین صاحب بھی شامل جماعت ہوئے تھے - اکثر دوستوں کے خط آتے ہیں کہ مسجد مبارک ہو - اب خدا تعالیٰ سے یہ دعا ہے - کہ جیسا ہم نے اس مسجد کو اخلاص سے آکر آباد کیا ہے - اس کو مسلمانوں سے بھرپور کر دے - اسلام پھیلے - اسلام کا بول بالا ہو - آمین -

حقیقت میں میں نے یہاں آکر اذان دی - وہ ظہر کی نماز کا وقت تھا - بے اختیار میری آنکھوں سے پانی جاری تھا - اور دل مرغ بسمل کی طرح سینہ میں تڑپ رہا تھا اور زبان پر یہ الفاظ جاری تھے - اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی اسلام کا بول بالا کر جو دعائیں محمد رسول اللہ نے کعبہ ...

مختلف واقعات

مولوی ظفر علی خاں کی روانگئے لندن مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن کی طرح مولوی ظفر علی خان بھی بغیر اعلان و اطلاع روانہ لندن ہوگئے۔ روانگی کے وقت اُنہوں نے برادرانِ وطن کے نام مندرجہ ذیل برقی پیغام روانہ کیا ہے:۔

"میں آج انگلستان روانہ ہوتا ہوں۔ تاکہ اپنے ہم وطنوں مسٹر محمد علی سید وزیر حسن۔ مسٹر جنیا اور خواجہ کمال الدین کو اس اہم کام میں مدد دوں۔ کہ وہ باشندگانِ انگلستان پر اسلامی اتحاد کی اصل حقیقت اور اُن مسائل کو اسلامی نقطۂ خیال سے ظاہر کریں۔ جن سے سلطنت برطانیہ کے مسلمانوں کی قسمتیں وابستہ ہیں **برطانوی انصاف پر ہمارا کامل ایمان ہے** اور ہمیں اِس بات کا پورا یقین ہے۔ جیسا کہ ہم کئی دفعہ پیشتر ظاہر کرچکے ہیں۔ کہ ہندوستان میں برطانوی اقتدار کا انحصار سات کروڑ مضبوط اسلامی دلوں پر ہے۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ انیگلو انڈین حکام مسلمانانِ ہند کے درمیان غلط فہمی بعض عہدہ داروں کی کوتاہ خیالی کا نتیجہ ہے۔ جنہوں نے بعض اہم مسائل کو نہایت غیر مدبرانہ طریقہ پر انجام دیا ہے۔ اور یہ غلط فہمی اگر خدا نے چاہا۔ تو بہت جلد دور ہو جائیگی۔ گذشتہ امتحان کے موقعہ پر مسلمانوں نے ایسے ضبط و خود داری اور تاج برطانیہ کے ساتھ ایسی عقیدت کا ثبوت دیا ہے جس کی مثال تاریخ پیش نہیں کرسکتی۔ قابل تعظیم برطانیہ کے ساتھ ان کی وفاداری غیر متزلزل رہی ہے۔ اور اُنہوں نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا ہے۔ جس کے لئے اُن کے رخسارے عرق انفعال سے تر ہوسکیں۔ اس کی اصل وجہ اُن کا مذہب ہے۔ جس کے وہ پیرو ہیں۔ اور جس کی شاندار روایات اُنہیں دُنیا کی سلطنت سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ انہیں پامال شدہ روایات کو دراز دستی اور قربانی سے محفوظ رکھنے کے لئے اُنہوں نے بالجزم اور مودبانہ جدوجہد کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ جب مسلمانوں کو یہ یقین ہوجائیگا۔ کہ اُن کی مسجدیں اور مذہبی عقاید بد مداخلت سے محفوظ رہیں گے۔ تو یہ جدوجہد فوراً رُک جائیگی۔ مجھے اپنے مسلمان بھائیوں پر پورا اعتماد ہے۔ کہ وہ اُس صحیح طرز عمل پر کاربند رہینگے جس کو وہ اس وقت تک اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ہم ایک ایسی قوت کے مطیع و محکوم ہیں۔ جو کلکٹروں اور لفٹنٹ گورنروں کی ناپایدار طاقتوں سے بہت ارفع و اعلےٰ ہے۔ اور وہ قوت **تاج برطانیہ** ہے سب سے پہلے ہمیں خدا پر پھر تاج برطانیہ کی اُس قدرت و قابلیت پر بھروسا کرنا چاہئے۔ جو ہر ناانصافی سے بچانے والی ہے۔

منجملہ دیگر امور کے ہماری تجویز ہے۔ کہ ہم اپنے نامور محب وطن مسٹر گوکھلے اور دوسرے معززین ہند مقیم انگلستان سے مدد لیکر اہل انگلستان کے روبرو دیگر مسایل بھی پیش کریں۔ جو بلا امتیاز مذہب و قومیت اہل ہند کے فوائد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارے مقاصد کی صداقت ہماری معاون ہوگی۔ اور اہل انگلستان ہندوستان کے متعلق اپنے فرائض کا احساس کریں گے۔

میں اپنے محبوب اہل ملک سے اول اسلام کے نام پر۔ پھر ہر اُس چیز کے نام پر جسے ہمارے ہندو بھائی مقدس سمجھتے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں کہ وہ متحد ہو جائیں۔ اور اپنی زندگی کو برطانیہ عظمیٰ کے سایہ میں اس مقصد کے لئے وقف کردیں کہ ہندوستان اب سے زیادہ سرسبز اور خوشحال اور طاقتور ہو"

قابل تعریف ہمدردی۔ گورنمنٹ پنجاب نے حال میں ایک پریس کمیونک بدیں مضمون شائع کی ہے۔ کہ ۱۰ ستمبر کو اضلاع میانوالی۔ اٹک اور شاہپور کے ممتاز اشخاص بمقام کیمبلپور اس تقریب سے جمع ہوئے تھے۔ کہ خان بہادر عبدالکریم خاں اور بعض دیگر باشندگانِ تحصیل عیسیٰ خیل کو سرحدی ڈاکوؤں کے تعاقب اور انہیں گرفتار کرنے کی خدمات کے صلہ میں صاحب کمشنر بہادر راولپنڈی کے ہاتھ سے رائفلیں۔ گھڑیاں اور سندات بطور انعام تقسیم ہونی تھیں۔ اس موقع پر جو تقریریں ہوئیں۔ اُن میں اس بات پر بہت زور دیا گیا۔ کہ مسلمان شرفا نے باوجود اختلاف مذہب کے ایک ہندو خاندان کی امداد جس پر ڈاکو حملہ آور ہوئے تھے۔ بڑی مستعدی اور اخلاص سے کی (یہ واقعہ میں بڑی قابل قدر بات ہے۔ کہ جانبِ انسانی ہمدردی کے وقت مذہبی مغایرت اور تعصب کو نظر انداز کردیا جائے۔ یہی اسلامی تعلیم کا منشا ہے۔ کاش کہ صلح کاری اور صلاحیت انسانی کے لئے ایسے ہی خیالات لوگوں میں عام طور پر قدر و وقعت پانے لگیں اس میں دینِ حق کی فتح ہے" پیغام)۔

ینگ اجپشین پارٹی جنیوا (سوئٹزرلینڈ) اس وقت تعلیم کا ایک ایسا مرکز سمجھا گیا ہے۔ جس میں جمیع اقوام کے طلبار ایک وسعت سے ملکر تبادلۂ خیالات کرتے اور علاوہ اپنے اصلی (تعلیمی) مشاغل کے اپنی اپنی قومی نیابت میں بھی خاصہ حصہ لیتے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک انیگلو انڈین معاصر کے وقائع نگار نے وہاں سے یہ اطلاع دی تھی۔ کہ جنیوا میں مندرجہ عنوان نام ایک پارٹی مصری نوجوانوں کی ہے۔ جو ہمیشہ تخلیہ مصر وغیرہ اہم مسایل ملکی پر کچھ نہ کچھ آواز بلند کرکے دولت عظمیٰ برطانیہ کے ارباب عقد و کشاد کے نوٹس میں لاتے رہتے ہیں۔ نامہ نگار مذکور شاکی ہے۔ کہ یہ مصر کے حامی پیرونجات کے ایڈیٹروں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے میں بڑے اُستاد ہیں۔ پر یہیں سے ذرا طور بھی تعلق رکھنے والا جو کوئی انہیں ملجائے اس کے سامنے ضرور ہی اپنا قومی دُکھڑا رونے لگتے ہیں۔ اس پر ایک معاصر سوال کرتا ہے۔ کہ کیا انہیں اپنے ملک میں اظہار خیالات کی آزادی حاصل نہیں ہے؟

کیوں نہ آویں آفتیں تقویٰ کی رہ گم ہوگئی۔ سرحد سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ بنوں میں ایک لڑکا عمر تقریباً ۱۶ سال ایک ۲½ سالہ معصومہ سے خواہش شیطانی پوری کرتا ہوا موقعہ پر پکڑا گیا۔ لڑکا اور لڑکی دونو ہندو ہیں۔ ملزم پولیس کی حراست میں ہے۔ اس واقعہ نے لوگوں کے دل ہلادئے ہیں۔ اور اس حیوان صفت انسان پر چاروں طرف سے لعنت و ملامت کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔

ایک لغو انکشاف۔ ممالک متحدہ کے صوبہ پنسلوینیا کی یونیورسٹی میں ایک تختی ہاتھ لگی تھی۔ جو وہاں کے ایک گاؤں نیپور نامی سے زمین کھودتے ہوئے کسی نے پڑی پائی تھی۔ اس تختی کو ایک ڈاکٹر نے کئی سال کی لگاتار محنت کے بعد پڑھا ہے۔ جس کا بیان ہے۔ کہ یہ تختی آج سے نو ہزار سال قبل کے حالات سے آگاہ کرتی ہے۔ یعنی مسیح سے سات ہزار قبل یہ بنی تھی۔ اس زمانہ میں ہاموں ربی دُنیا پر حکمران تھا۔ اس تختی میں مسیح سے سات ہزار ایک سو سال قبل کی دُنیا کے تمدن کے عجیب و غریب حالات درج ہیں۔ اسمیں پیدایش عالم کی موجد ایک عورت بیان کی گئی ہے۔ جسے دیوی کہنا چاہئے یعنی اس تختی کے بموجب خدا (نعوذ باللہ) کوئی چیز نہیں، بلکہ خالق عالم ایک عورت ہے۔ جس کے ہمراہ دو مرد رہتے ہیں۔ لیکن ان مردوں کو اسکے خدائی اختیارات پر کچھ بھی دسترس حاصل نہیں۔ اس ڈاکٹر کا بیان ہے کہ پیدائش عالم کی کہنہ ترین گواہ یہ تختی ہے۔ اور اس کی قدامت کو یونیورسٹی نے بھی مان لیا ہے۔

مقدمہ لاٹری۔ رنگون میں محکمہ تار کے کلب کے پانچ ممبروں پر جو مقدمہ ناجائز لاٹری ڈالنے کے الزام میں چلایا گیا ہے۔ اس کی ۸ ستمبر کی پیشی میں کمپیل سرکار کے بیان سے واضح ہوا۔ کہ لاٹری مذکور گورنمنٹ کی منظوری بغیر جاری کی گئی تھی۔ اس کا کام دن بدن رو بہ ترقی رہا۔ چنانچہ جنوری ۱۹۱۱ء میں ۵۰ ہزار ٹکٹ فروخت ہوئے۔ اور جنوری ۱۹۱۳ء میں ایک لاکھ ۵۷ ہزار اور جون ۱۹۱۱ء میں ۲۹۹۰۰ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ جو جون ۱۹۱۳ء میں ۱ لاکھ ۸۲ ہزار تک پہنچ گئی۔ آمدنی میں سے کلب ۲۰ فیصدی وضع کرکے اسے اپنی عمارت عملہ اور ایجنٹوں کے اخراجات و تنخواہوں پر خرچ کرتا ہے۔ اس طور سے جون ۱۹۱۱ء میں کلب کو ۱۳۶۰۳ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اور گذشتہ ۲ سال میں ۴ لاکھ ۸۹ ہزار۔

تعلیمی وظائف۔ انجمن ترقی تعلیم مرت سرنے حال میں ۴۹ مسلمان طلبار کو ۵۰۰ روپیہ ماہوار کے وظایف۔ انجنیری۔ طب۔ زراعت۔ تجارت اور صنعت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے عطا کئے ہیں۔ قبل اس کے یہ انجمن ۴۰ روپیہ ماہوار وظائف پر خرچ کرتی تھی۔ مگر اب اس کا کل خرچ ۱۰ ہزار روپیہ سالانہ ہوجائیگا

بغاوت عمان۔ عرب میں سلطان عمان کے خلاف جو بغاوت ہو رہی ہے وہ گورنمنٹ برطانیہ کو کسی قدر تشویشناک بنا رہی ہے۔ اگر سلطان نئے دعویدار حکومت پر غالب نہ آیا۔ اور جو علاقہ اس کے قبضہ سے نکل گیا ہے اسے واپس نہ لے سکا۔ تو سلطان کے درجہ سے گر کر شیخ کے درجہ پر پہنچ جائیگا۔ اب تک بغاوت فرو نہ ہونے کی امید ہے۔ سلطان عمان کی دوستی کے سوال سے قطع نظر کرکے عمان اور اس کے بنادر کی جنگی حالت ایسی اہم ہے۔ جو برطانیہ کو سلطان عمان کا زوال گوارا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اس لئے برطانیہ کو سلطان کی مدد کرنی پڑیگی۔

حکومت خود اختیاری۔ سر ایڈورڈ کارسن نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ آیندہ ہفتہ السٹر میں عارضی حکومت قایم کرنے کا انتظام کیا جائیگا۔ گو یہ حکومت خلاف قانون ہوگی۔ مگر حفاظت حقوق کے لئے خلاف ورزی قانون سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ مسٹر سمتھ سر ایڈورڈ کے ہمراہ ہے۔ مسٹر بالفور بالمول گئے ہیں۔ اُن کے ہمراہ مسٹر چمبرلین ہیں۔ یہ سب سے اول کہ مسٹر لا [illegible] آگئے۔ یہ لوگ آئرلینڈ کے تنازعہ حکومت خود اختیاری کے فیصلہ کی کوشش میں مصروف ہیں۔

موروثی خطابات۔ گورنمنٹ بنگال نے حسب ذیل کنبوں کے لئے موروثی خطاب منظور کیا ہے۔ (۱) نواب مرشد آباد کو امیر الامرا نواب بہادر کے سی۔ ایس آئی۔ وکے سی۔ وی۔ او کا خطاب (۲) مہاراجہ بردوان کو مہاراج ادھیراج بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی وکے سی۔ آئی۔ ای وآئی۔ او۔ ایم (۳) نواب ڈھاکہ کو سر نواب بہادر و خواجہ مہاراج۔ وجی۔ سی۔ آئی۔ ای وکے سی۔ ایس آئی کا (۴) مہاراجہ ٹاگور کو مہاراجہ بہادر و سر و نائٹ کا (۵) مہاراجہ سیتوہ کو مہاراجہ بہادر کا۔

لاشیں۔ ایسٹرن بنگال ریلوے لائن پر ایک عورت کی لاش جیبا ہٹی کے اور دوسری لاش سنجراسپور کے نزدیک پائی گئی۔ اِن دونوں کو قتل کرکے لائن پر رکھ دیا گیا۔ اور ریل کے اُن پر سے گذر جانے سے اُن کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے

نئے لفٹنٹ گورنر۔ سر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کی جگہ جو علالت کے باعث رخصت پر جاتے ہیں۔ آنریبل مسٹر بیلی کا تقرر گورنر جنرل باجلاس کونسل نے منظور کرلیا ہے۔

سکھ خواتین کی الوالعزمی۔ فیروزپور میں سکھ لڑکیوں کا جو سکول ہے اس کے بورڈنگ ہوس کی عمارت کے لئے، لڑکیوں کی اپیل بابت امداد پر جب توجہ نہ دی گئی۔ تو وہ ساتوں فراہمی روپیہ کے لئے وطن سے نکل گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اُن کو اپنے کام میں بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ اُن کو بنگال سے ۱ ہزار۔ برہما سے ۱۰ ہزار۔ چین اور ملایا سے ۲۵-۲۵ ہزار۔ کل ۶۱ ہزار روپیہ چندہ ملا ہے۔ جو معہ اس چندہ کے جو پنجاب سے ملا تھا ۷۰ ہزار تک پہنچ گیا۔ یہ سکھ قوم کی قومی خدمت کے زبردست جذبہ کا نشان ہے کہ اسکی لڑکیاں تک قوم کی خدمت میں سرشار ہیں۔

امتحان۔ ایل۔ ایل۔ بی پنجاب ۱۹۱۳ء میں ۷۵ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ جن میں سے یہ چھ مسلمان ہیں۔ فیروز دین خاں۔ محمد عبداللہ۔ خدا بخش سلیم اللہ۔ محمد عارف۔ فیض محمد خاں۔

ضمانت داخل۔ آریہ مسافر پریس سے جو ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ وہ پریس مذکور نے داخل کردی۔

تیرانے والا کپڑا۔ حبل المتین کا بیان ہے۔ کہ کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر میسرز وائٹ لی لیدار کی دُوکان میں اس قسم کا کپڑا ولایت سے آیا ہوا ہے جسکو پہنکر آدمی ڈوبنے سے بے خطر ہوجاتا ہے۔ اس کپڑے کا نام [illegible] ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کپڑے کو پہن کر آدمی بغیر ہاتھ ہلائے بھی سطح آب پر قائم رہ سکتا ہے۔

کٹک تک۔ حضور وائسرائے بہادر کا اپنے دوران سفر ماہ اکتوبر میں کٹک جانے کا ارادہ ہے۔ یہ سب سے پہلا موقعہ ہوگا۔ کہ کوئی وائسرائے وہاں جائے۔ لارڈ کرزن صاحب بھی کٹک تک کبھی تشریف نہیں لے گئے حالانکہ اکثر جگہ کا دورہ فرماتے رہے۔ اور بعض اوقات کٹک کے نزدیک بھی ہوآئے

ہز اکسلنسی خلیل خالد بے ترکی سفیر بمبئی۔ نذر [illegible] کے لئے ایک قالین لائے ہیں۔ بلکہ سلطان المعظم کے عطا کردہ تین اور قالین اور سر ہائے دو مسلمانان ہند کے لئے نشانات اعزاز بھی ہمراہ لائے ہیں۔ اپولو بندر پر جہاز سے اُتر کر ہز اکسیلنسی تاج محل ہوٹل کو روانہ ہوگئے۔

کان پور ریلیف فنڈ۔ ایک سرکاری کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی ہے کہ شہدائے کان پور کے پسماندوں کے لئے مالی امداد کا سلسلہ جاری کیا جائے اس کمیٹی کے سکرٹری اور خزانچی قایم مقام کمشنر الہ آباد ہیں۔ اراکین چند سرآوردہ مسلمان ہیں۔ صاحب ممدوح نے کمیٹی کی طرف سے اس امر کا اعلان فرمایا ہے کہ اس کمیٹی کا چندہ ان لوگوں کی عورتوں، بچوں اور دیگر رشتہ داروں کی مستقل امداد کے لئے مخصوص ہوگا۔ جو حادثہ کان پور میں ہلاک ہوئے۔ حکام کی طرف سے یہ امر بعد از قہر گو تحیر خیز ہو مگر بہرحال قابل شکریہ ہے۔

پھانسی کا حکم منسوخ۔ گذشتہ موسم سرما میں جو واردات تلاشی کوکین متعلقہ گلی پہلوان وقوع میں آئی تھیں۔ اُن میں ۲۸ دلی ماخوذ ہوئے تھے۔ جن میں سے دو چھوڑ دیئے گئے تھے۔ اور باقی ۵ کو ایک ایک سال کی سخت قید اور گلی پہلوان کو پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ مگر اب گلی کی پھانسی کا حکم منسوخ ہوکر سب کو عمر قید کا حکم ہوا ہے۔ اور باقی کی سزا بحال رہی

جنازہ غائب غلام حسین صاحب ڈنگری پولیٹکل ایجنسی گلگت سے لکھتے ہیں بہائی سلسلہ عالیہ احمدیہ میرے والد مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔ جو دو ہفتہ ہوئے کہ قصبہ ڈنگہ ضلع گجرات میں فوت ہو گئے ہیں۔ مشکور ہونگا۔

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۳۰ر شوال المکرم ۱۳۳۱ھ | نمبر ۳۶

تازہ برقی خبریں

ٹرکی و یونان (قسطنطنیہ - ۲۹ ستمبر) ترکی اخبارات نے یونان کے خلاف سخت تنقید اور تہدید آمیز روش اختیار کر لی ہے۔ چنانچہ ایک اخبار اُسے تنبیہ کرتا ہے۔ کہ وہ اب بھی ہوش میں آجائے۔ ورنہ سلانیک اور ایپائرس سے نکالدیا جائیگا۔ دوسرا کہتا ہے۔ کہ ترکی و بلغاری افواج کی متحدہ قوت کے مقابلہ میں یونان اور سرویہ کی کیا حقیقت ہے۔ صرف رومانیا کسی قدر قابل لحاظ ہے۔ اخبار مذکور کی رائے میں ٹرکی و بلغاریہ متفق ہوکر عہدہ برآ ہوسکتے ہیں۔

شاہ یونان کی واپسی۔ (۔ ۔ ۔) شاہ قسطنطین کل لندن سے اپنے پایہ تخت کو روانہ ہوئے۔

اتحاد سپین و فرانس (۔ ۔ ۔) سپین و فرانس کے اخبارات نے پریذیڈنٹ جمہوریہ فرانس کی سیاحت میڈرڈ (پایہ تخت سپین) کو اس ہفتہ کے اہم معاملات زیر بحث میں شامل کرلیا ہے۔ اور وہ وثوق سے اس بات کی پیشین گوئی کرتے ہیں۔ کہ اس (دونو تاجداروں کی ملاقات) سے دولتین کے مابین اتحاد سے کام کرنے کی قرارداد ہوجائیگی۔ بالخصوص مراکش کے بارہ میں۔

مراکو میں کشت و خون (طنجہ - ۔) سپین اور مراکو والوں میں بمقام اوراق گومسا کی لڑائی ہوئی۔ گو طرفین نے خوب ہی اپنے دل کے بخارات نکالے۔ مگر کوئی فیصلہ کن نتیجہ نہیں نکلا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس معرکہ میں اہل سپین بُری طرح پھنس گئے تھے۔ اور خود انہی کے جہازوں کے گولے اپنے ہی کیمپ میں آن کر گرتے رہے اور اس طرح ان کا بڑا نقصان ہوا۔

البانیہ و سرویا۔ (ویانا - ۔) سرویہ کی خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ البانیہ والوں کی طرف سے مزاحمت بڑھتی جاتی ہے۔ انہوں نے قصبہ پریزرند کا تین روز سے محاصرہ کر رکھا ہے۔ سرویہ کی قلعہ نشین جمعیت ابھی تک مقابلہ کر رہی ہے۔ مگر قصبہ مذکور میں البانوی باشندوں کے درمیان بے چینی و بدنظمی پیدا ہو رہی ہے۔

البانیہ اور مانٹی نیگرو۔ (۔ ۔ ۔) سنتجی کی ایک تار خبر سے پایا جاتا ہے۔ کہ مانٹی نیگرو کی فوجوں نے تمام جنگی مقامات پر قبضہ کرلیا ہے۔ تاکہ دول کی مقرر کردہ سرحد کی حفاظت ہوسکے۔ اب تک مانٹی نیگرو اور البانیہ کی سپاہ میں مڈبھیڑ نہیں ہوئی ہے اور البانیہ والے اپنی تمام طاقت سرویہ والوں کے مقابلہ میں مجتمع کر رہے ہیں۔

مجلس وزراء کا فیصلہ (قسطنطنیہ - ۲۹ر ستمبر) ترکی مجلس وزرا نے فیصلہ کرلیا ہے۔ کہ اس ہفتہ پایہ تخت یونان کی جانب ایک خاص **در بارہ تعلقات یونان** قاصد روانہ کیا جائے۔ جو یونان کے مقابلہ میں شرائط مجوزہ باب عالی پیش کرے۔ اس امر کو باور کرنے کے قرائن قوی ہیں۔ کہ باب عالی نے اب اپنا رویہ ذرا سخت کرلیا ہے۔ جس کی کچھ وجہ یہ بھی ہے۔ کہ باب عالی کا بلغاریہ سے سمجھوتہ ہوگیا ہے اور اسی لئے ممکن ہے۔ کہ یونان کو اب مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔

عہدنامہ کی خفیہ دفعات۔ ٹرکی اور بلغاریہ میں ان دنوں جو عہد و پیمان ہوئے ہیں۔ اُن میں بعض دفعات اُن شادیوں سے متعلق بھی ہیں جو مسلمان عورتوں کے ساتھ جبراً کی جائیں۔ بلغاریہ نے ان کی نسبت اس بارہ میں غور کرنے کا اقرار کرلیا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کو نکاح پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔ ان دفعات میں اُن مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی رہائی اور واپسی کی شرط بھی شامل ہے۔ جنہیں بلغاری لوگ دوران جنگ میں پکڑ لے گئے تھے۔

ایران میں بدامنی (طہران - ۲۹ ستمبر) سویڈش افسروں کی سرکردگی میں جندرمہ نے سلطان آباد کی جانب مغرب لورفرقہ کی جمعیت کثیر کو شکست دی ہے۔ اب تک یہ فرقہ کوئی نقصان اٹھائے بغیر ہر سال عراق کے علاقہ میں لوٹ مار کیا کرتا تھا۔ بدمعاشوں نے مشہد کے قرب وجوار میں ایک جرمن سیاح کو لوٹ مار کر بالکل مفلس قلاش بنا دیا ہے۔

(بعد کی خبر) طہران سے ٹائمز کو ایک برقی پیغام بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ ۷۰ اور ہلاک ہوئے اور ۳۳ قید کئے گئے۔ جندرمہ میں تین سپاہی مارے گئے اور دو ایرانی افسر سخت زخمی ہوئے۔ اس کامیابی سے ایران میں یقیناً اس جمعیت کی دھاک بیٹھ جائیگی۔ سلطان آباد کو ایک اور مہم بھیجنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔

جنوبی افریقہ میں ہندیوں کی دُرگت (جوہانسبرگ - ۲۹ ستمبر) کل ۵۰۰ ہندوستانیوں کے عام مجمع میں یہ تجویز منظور کی گئی۔ کہ اگر اُن کے مطالبات فوراً منظور نہ ہوجائیں۔ تو مزاحمت غیر جارحہ فوراً شروع کردی جائے۔ نیز یہ بھی قرار پایا۔ کہ امپیریل گورنمنٹ سے مدد طلب کی جائے۔ مسٹر گاندھی نے اعلان کیا۔ کہ جوہانسبرگ کی ہندوستانی عورتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنی قسمت کو اپنی اُن بہنوں سے وابستہ کردیں۔ جو قید میں پڑی ہیں +

بنغازی کا تار (روم - ۳۰ر ستمبر) بنغازی کی تار خبر ہے۔ کہ تلکازا اور سدرا میں جو باغی ڈیرے ڈالے پڑے تھے۔ ان کی ایک بڑی جمعیت کو ۲۶ و ۲۷ر ستمبر کی خونریز لڑائی کے بعد شکست فاش ہوئی۔ اٹلی والے ۴ ہلاک اور ۲۴ زخمی ہوئے عرب ۴ سو مارے گئے۔

ایران کی تازہ خبر (طہران - ۳۰) معین الدولہ نے مختار السلطنت کی ترغیب سے پھر اپنا منصب وزارت داخلہ اختیار کرلیا ہے۔

(لندن - ۳۰) تنجیر کی ۲۹ر ستمبر والی خبر غلط معلوم ہوتی ہے۔ میڈرڈ کے مراسلہ سے پایا جاتا ہے۔ کہ جنرل سلوسترے نے سخت لڑائی کے بعد رسولی کو جنگی مورچہ سے ہٹا دیا۔ جہاں سے وہ حملے کر رہا تھا۔ سپین کے ۵ آدمی مارے گئے۔

متفرق خبریں

سیالکوٹ میں آب رسانی کی سکیم جس پر ۵۹۳۵۰ روپیہ خرچ ہوگا منظور ہوگئی ہے۔

گجرات میں وبائے ہیضہ کا خاتمہ ہوگیا ہے اور اب چند روز سے کوئی کیس نہیں ہوا

پنجاب سول سکریٹریٹ کے دفاتر شملہ میں ۱۵۔ اکتوبر کو بند ہونگے اور لاہور میں پھر ۲۰ر تاریخ کو کھلینگے۔

حضور لاٹ صاحب پنجاب نے رنجیت سنگھ کی سمادھ واقع متصل روشنائی دروازہ لاہور کو جس میں کھڑک سنگھ اور نونہال سنگھ کی سمادھیں بھی شامل ہیں بموجب ایکٹ ۱۹۰۴ء یادگار زیر حفاظت سرکار منظور فرما لیا ہے۔

ملتان کے ہندوستان بنک نے بھی دیوالہ نکال دیا ہے۔ یہ چوتھا دیوالہ ہے

حصار میں بارانی فصل بالکل تباہ ہوگئی۔ مویشی کے چرانے کو ایک تنکے کا بھی نام ونشان نہیں۔ زمیندار و کاشتکار سخت تشویش میں ہیں اور موجودہ ذخائر غلہ باہر کو لدے چلے جارہے ہیں۔

مقدمہ حادثہ مسجد (کانپور - ۳۰ ستمبر) ۱۰۶ ملزم سشن سپرد ہوئے مقدمہ ۱۸ر اکتوبر کو شروع ہوگا۔ آر ڈی لائل ایڈیشنل جج کانپور اس مقدمہ کے لئے خاص طور پر آگرہ سے آگئے ہیں۔ جی۔ پی۔ بوائز کے ساتھ جی ڈبلیو ڈلن بیرسٹر الہ آباد بھی استغاثہ کی طرف سے پیش ہونگے۔ اور مسٹر ارڈلی نارٹن و مسٹر مظہر الحق مع چند دیگر مسلمان بیرسٹروں کے ڈیفنس کی طرف سے۔ یہ افواہ ٹھیک نہیں معلوم ہوتی۔ کہ گورنمنٹ مقدمہ کو غالباً واپس لے لیگی۔

جوہانسبرگ۔ (ٹرانسوال) میں ۲۹ ستمبر کو دیسیوں کا ایک شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں ہندوستان کی آبرو رکھنے کی خاطر مصائب قید برداشت کرنے پر بہادر بہنوں اور بھائیوں (یعنی ہندی عورتوں) کو مبارکباد دی گئی۔ اور ہند و انگلینڈ سے امداد کی توقع ظاہر کی گئی۔

باکو (روس) سے باطوم جاتی ہوئی ایک پسنجر ٹرین ڈاکوؤں نے پٹڑی سے اتار دی۔ چالیس آدمی ہلاک ہوئے اور صدہا زخمی۔

دربار بڑودہ کی طرف سے ۹ کتابوں اور چند تحریروں کی ضبطی کا حکم صادر ہوا ہے **ریاست** جاونگر کی طرف سے بھی بعض کتابوں اور تحریروں کو قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے اور حکم ہوا ہے۔ کہ انہیں ریاست کی حدود میں داخل نہ ہونے دیا جائے

جنوری ۱۹۱۴ء سے صوبہ بہار و اڑیسہ کے لئے ایک نیا پوسٹل سرکل قائم کیا جائیگا

کرنسی کے کنٹرولر جنرل کا دفتر آئندہ دہلی میں رہیگا۔ اور حیدر کنٹرولر کلکتے میں۔

عہدنامہ صلح کا اثر۔ ترکی بلغاری عہدنامہ پر دستخط ہونے سے بلقان میں ایک نیا دور شروع ہوگیا ہے اور ایسے نازک وقت میں دو طاقتیں جو باہم سخت ترین دشمن تھیں ملکر ایک ہوگئی ہیں۔ دستخط ہوتے ہی طرفین سے نہایت پرجوش تقریریں اور توثیقیں بدیں مضمون ہونے لگیں کہ موجودہ خط سرحد کے سبب سے صرف بلغاریہ قدم ملکہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغامِ صلح لاہور

جلد ۱ — مورخہ ۲ - اکتوبر ۱۹۱۳ء — نمبر ۲۶

الدین النصیحۃ

اسلام میں حاکم و محکوم کے تعلقات اور اُنپر خدا ورسول کے ارشادات

مرقومہ مولوی سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ سابق ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق و رسالہ صبح صادق

جامع دستور العمل کوئی مسلمان اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ دین اسلام انسان کی تمام دینی و دنیوی ضروریات کے پورا کرنے کیلئے ایک جامع اور کامل و مکمل مجموعہ ہے خود قرآن کریم اپنی شان میں لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین اور الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی فرماتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ لاکھوں کروڑوں مسلمان جو غیر مسلم بادشاہوں کی زیر حکومت زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کیلئے دین اسلام میں اطاعت حکام کے متعلق کوئی حاوی اور جامع دستور العمل موجود ہے یا نہیں اگر نہیں۔ تو پھر دین اسلام کی جامعیت و کاملیت کا دعوےٰ بدیہی طور پر غلط قرار پاتا ہے۔ اور اگر موجود ہے۔ تو پیش کرنا چاہئے۔ ہم نے جانتک قرآن کریم و احادیث نبیؐ رؤف و رحیم اور خیر القرون کی مقدس تاریخ کی ورق گردانی کی ہے۔ اُس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ایک جنرل رول لا طاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق اور اسلامی گورنمنٹ کی بعض خصوصیات شرعیہ سے قطع نظر کرکے مسلم رعایا پر جسطرح اسلامی گورنمنٹ کی اطاعت فرض و واجب ہے۔ اسی طرح غیر مسلم گورنمنٹ کی اطاعت فرض و واجب ہے۔ پس ہمارے نزدیک آیہ کریمہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کا مفہوم حقیقی یہی ہے

حاکم و محکوم کے حقوق باہمی ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ جسطرح گورنمنٹ کے حقوق رعایا پر ہوتے ہیں۔ اُسی طرح رعایا کے بھی کچھ حقوق گورنمنٹ پر ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مبارک بنیاد بھی انہیں اصول پر قائم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ امر تحقیق طلب ہے۔ کہ رعایا کو اپنا حق گورنمنٹ سے کس طور پر طلب کرنا چاہئے۔ آیا مودبانہ و قانون نافذالوقت کی پابندی کے ساتھ یا گستاخانہ اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر۔ اسلامی تعلیم اور عقل کا مقتضیٰ یہ ہے۔ کہ رعایا اپنے حقوق کیلئے گورنمنٹ سے مؤدبانہ اور قانون کی پابندی کے ساتھ درخواست کرے۔ ہم اپنی رائے کی تائید میں چند احادیث صحیحہ نبویہ درج ذیل کرتے ہیں

اطاعت اولوالامر کی اہمیت (۱) بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اطاعنی فقد اطاع اللہ تعالےٰ ومن اعصانی فقد عصی اللہ تعالیٰ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد اعصانی یعنی جس شخص نے میری اطاعت کی۔ اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی۔ اور اُس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی (یہ حدیث تلخیص الصحاح جلد ۲ کے صفحہ ۲۰۰ میں موجود ہے)

(۲) بخاری شریف میں انس سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسمعوا و اطیعوا و ان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ ما اقام فیکم کتاب اللہ تعالےٰ یعنی سنو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام حاکم مقرر کیا جائے۔ جسکا سر خشک انگور کی طرح ہو جب تک کہ وہ کتاب اللہ کے مطابق تم پر حکم دے (تلخیص الصحاح جلد دوم صفحہ ۱۹۹)

حکام سے عرض معروض کا جواز (۳) اصحاب السنن راوی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ المسائل کدوح ... الا ان یسال الرجل ذا سلطان فی الامر لا یجد منہ بدا یعنی سوال کرنا باعث ننگ ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بادشاہ وغیرہ سے کسی ضروری کام کے متعلق سوال کرے تو جائز ہے (تلخیص الصحاح جلد پنجم صفحہ ۱۹۴)

اظہار حق کا درجہ (۴) ابوداؤد و ترمذی میں ابوسعید سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان من اعظم الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر یعنی بہت بڑا جہاد یہ ہے۔ کہ کوئی انصاف کی بات کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہدیجائے۔ (تلخیص الصحاح جلد ا صفحہ ۲۰۰)

بحالت مظلومی و حق تلفی کیا حکم ہے (۵) اگر رعایا کی بدقسمتی سے کوئی حاکم رعایا کی درخواست کو نامنظور کرکے اُن کے حقوق واجب عطا کرنے میں کوتاہی کرے اور ظلم و تعدی کا شیوہ اختیار کرکے اپنے فرائض کی انجام دہی سے غافل و بے پرواہ ثابت ہو۔ تو ایسے موقعہ پر مسلم رعایا کے لئے ارشاد نبوی یہ ہے۔ اوفوا ببیعۃ الاول ثم اعطوا اسالوا اللہ تعالیٰ الذی لکم فان اللہ تعالےٰ سائلہم عما استرعاھم (متفق علیہ) یعنی تم جس کی بیعت اطاعت پہلے کر چکے ہو۔ اُس کی بیعت اطاعت پوری کرو۔ اور تم اپنے حاکموں کے حقوق ادا کرتے رہو۔ اور اپنے حقوق خدا سے مانگو۔ کیونکہ حکام کے فرائض سے متعلق خدا تعالےٰ خود اُن سے سمجھ لیگا (تلخیص الصحاح جلد دوم صفحہ ۱۹۵)

طریق مطالبہ حقوق (۶) پھر حاکم یا بادشاہ سے اپنے حقوق طلب کرنیکا طریق سکھانے اور مسلمانوں کو حکام وقت کے مقابلہ میں وفاداری و جانثاری کا سبق پڑھانے کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ۔ ترمذی میں ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں خدا کے بنائے ہوئے بادشاہ کی اہانت کریگا۔ خدا تعالیٰ اُس کی اہانت کریگا (تلخیص الصحاح جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

حکومت برطانیہ کے احسانات ہندوستان کے مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ مگر اس بات کو ضرور مانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانان ہند کے لئے سراسر برکت و رحمت الٰہی ہے۔ اور یہ بات کچھ خوشامد سے نہیں بلکہ حقیقت واقعہ ہے۔ کیونکہ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ جو پر امن زندگی و مذہبی آزادی ہمیں حاصل ہے اس کی نظیر کسی اور سلطنت میں نہیں پائی جاتی۔ یہ گورنمنٹ بجنسہ ہمیں ہمارے پولٹیکل حقوق بھی بشرطیکہ ہم اپنے آپ کو اس قابل بنالیں۔ عطا کرنے کیلئے آمادہ و مستعد پائی جاتی ہے۔ پس گورنمنٹ کے ان تمام احسانات کا شکریہ ہم پر واجب ہے

جزاء الاحسان (۷) حدیث شریف میں آیا ہے عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ و آلہ وسلم من اعطی عطاء فلیجز بہ ان وجد فان لم یجد فلیثن بہ فانہ من اثنیٰ بہ فقد شکرہ ومن کتمہ فقد کفرہ اخرجہ ابوداؤد والترمذی وفی اخری للترمذی عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ تعالیٰ۔ یعنی جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ کوئی احسان کیجائے۔ تو اگر اسکو مقدرت ہو۔ تو اپنے محسن کا بدلہ ادا کرے۔ اور اگر ادائے معاوضہ کی مقدرت نہ ہو۔ تو اس کی تعریف ہی کیجئے۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں جو ابوسعید سے مروی ہے۔ مذکور ہے۔ کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا کریگا۔ وہ خدا کا بھی شکریہ ادا کریگا۔ (اس حدیث کیلئے دیکھو تلخیص الصحاح جلد ا صفحہ ۱۸۱)

سرکشی کی ممانعت سرکشی و نافرمانی غدر و بغاوت کی اسلام میں جس سختی کے ساتھ ممانعت کیگئی ہے محتاج بیان نہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق وان تشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون (پارہ ۸ سورۃ انعام) مطلب تو کہہ میرے رب نے تمام بیحیائیوں کو حرام کردیا کھلی بیحیائیاں یا چھپی اور ہر ایک اثم و بدی اور بیوجہ بغاوت کو۔

بغاوت کیلئے وعید سخت صحاح میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ قیامت کے دن پہلوں اور پچھلوں کو جمع کریگا تو ینصب لکل غادر لواء یعرف بہ فیقال ھذہ غدرۃ فلان) ہر غدر کرنیوالے یعنی بیوفا اور دغاباز کیلئے ایک جھنڈا کھڑا کریگا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔ کہ یہ فلاں شخص کی بیوفائی اور دغابازی کا نشان ہے۔ اور صحیح مسلم میں خدریؓ کی روایت میں یہ فقرہ بھی ہے الا ولا غادر اعظم من امیر عامۃ۔ شارحین حدیث نے اس فقرہ کے دو معنے بیان کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ امیر عامہ سے مراد ایسا شخص ہے۔ جو سرزور بادشاہ بن بیٹھے۔ بغیر اتفاق اہل حل و عقد کے۔ دوسرے یہ کہ اس سے مراد ایسا شخص یا گروہ ہو سکتا ہے۔ جو بادشاہ وقت کے مقابلہ میں بغاوت کرے۔ کیونکہ یہ بہت بڑا دغا ہے۔ کذا فی اللمعات (تلخیص الصحاح جلد پنجم صفحہ ۲۷)

سب سے بڑا گناہ ابوداؤد و ترمذی میں ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما من ذنب احدر من ان یعجل لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما یدخر لہ فی الآخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم۔ یعنی گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ جن کی سزا جلد اس دنیا میں بھی ملنی چاہئے۔ اور آخرت میں بھی بغاوت و قطع رحمی ہیں (تلخیص الصحاح جلد ششم صفحہ ۲۰۲)

اتلاف حقوق پر صبر اگر کوئی حاکم اپنے فرائض کے خلاف ظلم و ستم پر کمر باندھے۔ اور رعایا کے حقوق پامال کرے۔ تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ حتی الامکان صبر کریں

آزمائش کی پیشگوئی اور عزم الامور اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور (آل عمران رکوع ۱۹ پ ۴) اے مسلمانو البتہ تم اپنے مالوں اور جانوں کے بارہ میں آزمائے جاؤگے اور تم اہل کتاب اور مشرکوں سے بہت سی اذیتیں اٹھاؤگے۔ اور اگر تم صبر کرو۔ اور جوش و اشتعال سے اپنے تئیں بچاؤ اور تقویٰ پیدا کرو۔ تو یہ بات ہمت کے کاموں سے ہے۔

انتہائی سختیوں میں بھی صبر کی تلقین صحاح میں خباب بن الارت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کعبہ کے سایہ میں ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ تو ہم نے شکوہ کے طور پر کہا۔ کہ کیا آپ ہماری مدد اللہ سے نہیں مانگتے۔ ہمارے لئے آپ دعا نہیں کرتے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس زمانہ سے پیشتر آدمیوں کو زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ اُن کے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا۔ وہ دو ٹکڑے کئے جاتے تھے۔ لوہے کا کنگھا اُن کے گوشت اور ہڈی پر کیا جاتا تھا۔ مگر اسپر بھی وہ اپنے دین سے نہیں پھرتے تھے۔ لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو (تلخیص الصحاح جلد چہارم صفحہ ۲۷)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ...... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد ایسے امام بھی ہونگے جو میری سیدھی راہ پر نہیں چلیں گے۔ نہ میرے طریقہ کے پابند ہونگے۔ اس زمانہ

ہیں کچھ ایسے لوگ ہونگے جنہیں انسان صورت شیطان سیرت کہنا چاہیئے۔ حذیفہ نے کہا۔ یا رسول اللہ اس وقت میں کیا کروں اگر وہ وقت میری زندگی میں آجائے۔ قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع یعنی سننا۔ تو جو کچھ کہے امیر فرمانبرداری کرنا امیر کی اگرچہ توڑی جائے تیری پیٹھ اور لوٹا جائے تیرا مال۔ پس سننا اور اطاعت کرنا (ماخوذ از ملتقطات ترجمہ المشکوٰۃ جلد ہفتم صفحہ ۵۳)

حجاج کے مظالم

گذشتہ زمانہ کے مسلمانوں میں حجاج نام ایک ظالم بلکہ اظلم گذرا ہے صحاح میں ہشام بن حسان سے روایت ہے۔ کہ جن لوگوں کو حجاج نے قید کرکے قتل کروایا۔ اُن کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی۔ پھر اس ظالم کے مظالم سے متعلق صحاح میں ہی زبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم نے انس بن مالک سے حجاج کے ظلم کی شکایت کی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ صبر کرو (تلخیص الصحاح جلد پنجم صفحہ ۱۸۰)

ہجرت کا حکم

اگر کوئی حاکم یا بادشاہ ایسا ظالم ہو۔ کہ اس کی حکومت میں نہ مسلمانوں کو مذہبی آزادی نصیب ہو۔ اور نہ دنیوی لحاظ سے فلاح وبہبودی کی کوئی صورت نظر آتی ہو۔ اور اس حکومت وسلطنت کے مظالم حد سے متجاوز ہوکر ناقابل برداشت ہوجائیں۔ تو ایسی صورت میں قرآن کریم کا ارشاد مسلمانوں کے لئے یہ ہے۔ کہ وہ اس ملک سے ہجرت کرجائیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

(۱) ان الذین توفٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولٰئک ماوٰھم جہنم وساءت مصیرا۔

(۲) ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ

(۳) والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون۔ جن لوگوں نے گھر بار چھوڑا ہجرت کی۔ بعد اس کے کہ ظلم اٹھایا۔ البتہ ہم اُن کو ٹھکانا دینگے دنیا میں بہت اچھا۔ اور ثواب آخرت کا تو بہت بڑا ہے اگر ان کو معلوم ہوتا۔

خلاف ورزی قانون

جو مسلمان کسی غیر اسلامی سلطنت کی رعایا ہوکر اُس حاکم یا بادشاہ کی ظلم وستم پر صبر نہ کریں۔ اور باوجودیکہ مسلمانوں کو اُس حاکم یا بادشاہ سے مقابلہ کی طاقت نہ ہو۔ مگر پھر بھی وہ محض ناعاقبت اندیشی سے جوش غضب سے مغلوب ہوکر بے صبری کا اظہار کریں۔ اور اس حاکم یا بادشاہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرکے اس حاکم یا بادشاہ کا مقابلہ کریں۔ تو ان کا یہ فعل شرعاً وعقلاً ہرگز پسندیدہ نہیں ہوسکتا اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ولاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ اے مسلمانو تم اپنی جانوں کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت ڈالو اور ترمذی شریف میں حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لاینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض للبلاء لما لا یطیق" یعنی ایماندار کے واسطے لائق نہیں۔ کہ وہ اپنے تئیں خوار کرے لوگوں نے پوچھا۔ یا حضرت! کوئی مومن اپنے تئیں کس طرح خوار کرتا ہے فرمایا کہ جب وہ ایسی بلا میں ہاتھ ڈالے۔ کہ جس کی اُس کو طاقت نہ ہو تلخیص الصحاح جلد ششم صفحہ ۱۹۶۔

علماء ومشائخ کا فرض

اگر بدقسمتی سے مسلمانوں کو کوئی ایسی مصیبت پیش آجائے۔ تو اس موقعہ پر علمائے کرام ومشائخ عظام معززین اہل اسلام خصوصاً ایڈیٹران عالی مقام کا فرض ہے کہ وہ دستور العمل مذکورہ بالا کی خود بھی پابندی کریں۔ اور عوام اہل اسلام کو بھی تحریر وتقریر کے ذریعہ اسی دستور العمل کی پابندی کی تاکید کریں۔

دین کس چیز کا نام ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدین النصیحۃ قلنا یا رسول اللہ لمن قال اللہ تعالیٰ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم۔ یعنی دین خیرخواہی کا نام ہے۔ اصحاب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کس کی خیرخواہی کا نام دین ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اللہ کی خیرخواہی اور اس کی رسول کی اور اس کی کتاب اور مسلمانوں کے حاکموں کی۔ اور تمام عام مسلمانوں کی۔ مسلم ابوداؤد اور نسائی اس حدیث کے راوی ہیں (تلخیص الصحاح جلد ششم صفحہ ۱۶۸۔ ۱۶۹)

امام کون لوگ ہیں

بخاری شریف میں آیا ہے کہ قوم احمس کی ایک عورت تھی زینب نے حضرت ابوبکر سے سوال کیا وما الائمۃ امام کون لوگ ہیں حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ اما کان لقومک رؤس واشراف یامرونھم فیطیعونھم قالت بلیٰ قال فھم اولٰئک۔ کیا تیری قوم میں سردار اور رئیس لوگ نہیں۔ جو لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ اور لوگ اُن کا حکم مانتے ہیں عورت نے کہا۔ کہ ہاں۔ فرمایا پس امام یہی لوگ ہیں۔ (تلخیص الصحاح جلد ششم صفحہ ۲۰۶۔ ۲۰۷)

اس روایت سے ظاہر ہے۔ کہ دنیوی حکام دنیوی معاملات میں ائمۃ المسلمین ہیں جن کی اطاعت دین میں داخل ہے۔

سچے مسلمان کا نشان

سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ہر حالت میں رضائے الٰہی کو مقدم رکھے۔ اور قال اللہ وقال الرسول کو اپنا دستور العمل بنائے۔ اور حق بات کہنے میں اس بات کی کچھ پرواہ نہ کرے۔ کہ لوگ اس سے رضامند ہونگے۔ یا ناراض۔

رضائے مولیٰ رضائے مخلوق پر مقدم ہے

ترمذی میں حضرت معاویہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے درخواست کی۔ کہ آپ مجھے ایک خط لکھیں جس میں مختصر طور پر کچھ وصیت درج ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے امیر معاویہؓ کو لکھا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ تعالیٰ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ تعالےٰ الی الناس یعنی جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو لوگوں کی رضامندی پر مقدم رکھیگا۔ اللہ تعالےٰ اس کو لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے کفایت کریگا۔ اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کو رضائے الٰہی پر ترجیح دیگا اللہ اُس کو لوگوں کے سپرد کریگا۔ اور اپنا ذمہ اٹھا لیگا۔ اس حدیث کیلئے دیکھو تلخیص الصحاح جلد ششم صفحہ ۱۹۶ و ۱۹۷

من از ہمدردیت گفتم تو ہم خود فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہوشیارے

کلام محبوب

مسلمانوں کے لئے فلاح کی راہ

ہم اس وقت تمام مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اب وہ یقینی طور پر یہ سمجھ لیں۔ کہ طاعون دور ہوگئی (حالانکہ راولپنڈی کے علاقہ کی طرف اس کے جرثومہ باقی موجود ہیں۔ ایسا ہی ہندوستان کے دیگر علاقہ جات کا حال ہے) اور اس خیال سے پھر غفلت اور گناہ اور معصیت کی طرف جھک نہ جائیں۔ کیونکہ ...... ابھی ہم خطرات کی حد سے باہر نہیں گئے۔ جبتک وہ جاڑے کے موسم خیر سے نہ گذر جائیں۔ اور اس ملک کے کسی حصہ میں کوئی واردات کا نمونہ پایا نہ جائے اس وقت تک اندیشہ دامنگیر ہے۔ سو اگرچہ طبابت کی تدبیریں نہایت عمدہ چیزیں ہیں۔ اور جو کچھ ہماری گورنمنٹ نے ہدایتیں پیش کی ہیں۔ وہ قابل شکر گذاری ہیں۔ مگر تاہم تمام فلاح اور نجات کا مدار انہی تدابیر کو نہ سمجھو۔

اپنے خدائے رحیم وکریم سے بھی صلح کرو

دیکھو کس قدر ملک میں گناہ اور فریب اور جھوٹ اور ظلم اور حق تلفی اور بدکاری پھیل گئی ہے۔ یہ وہی معاصی ہیں جن کی وجہ سے پہلی قومیں بھی ہلاک ہوتی رہی ہیں۔ سو اُس غیور خدا سے ڈرو جس کی غیرت ہمیشہ بدکاروں کو نابود کرتی رہی ہے۔ اگر خداوند ذوالجلال سے خوف کروگے۔ اور اپنے دلوں میں اُس کی عظمت بٹھاؤگے تو وہ تمہیں ضائع ہونے سے بچا لیگا۔ اور تم اور تمہاری اولاد بچ جاوے گی۔ اور خدا کا رحم تمہارا حامی ہوگا۔ اور ایسے اسباب پیدا کردیگا جن سے یہ زہریلا مادہ دور ہوجائے۔ اور اگر دنیا میں مست ہوکر خدا تعالےٰ کی پرواہ نہیں رکھوگے۔ اور گناہوں سے باز نہیں آؤگے۔ تو وہ قادر ہے۔ کہ تمہاری تمام تدبیریں بیکار کردیوے۔ اور ایسی راہ سے تمہیں پکڑے۔ کہ تمہیں معلوم نہ ہو۔

قوم یہود کی ہلاکت کی وجہ

دیکھو یہود میں جب طاعون مصر اور کنعان کی راہ میں پھوٹی تو وہ لوگ اسوقت جنگل میں تھے۔ اور شہر کی عفونتوں سے بالکل الگ تھے ترنجبین اور بٹیر اُن کی غذا تھی۔ وہ یقین کرتے تھے۔ کہ اب کوئی بلا ہم پر نہیں آئے گی۔ مگر جب اُنہوں نے نافرمانی شروع کی۔ اور فسق اور فجور میں مبتلا ہوئے۔ تو وہی ترنجبین اور بٹیر طاعون کا موجب ہوگئے۔ یہ کیسا باریک بھید خدا کی حکمت کا ہے۔ کہ چونکہ اللہ جل شانہٗ جانتا تھا کہ یہ قوم عنقریب سرکشی اختیار کرے گی۔ اس لئے اُن کے لئے دن رات کی غذا ترنجبین اور بٹیر مقرر کیا گیا۔ یہ دونوں چیزیں طب کے قواعد کے رو سے بالخاصیت طاعون پیدا کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے طبیب لوگ امراض طاعونیہ میں جہاں بثور اور پھوڑوں کی بیماریاں ہوں ترنجبین دینے سے پرہیز کیا کرتے ہیں۔ یہ بخت یہود ایک طرف تو ارتکاب جرائم کرتے رہے۔ اور دوسری طرف دن رات بٹیر اور ترنجبین کھاکر طاعون کا مادہ اپنے اندر جمع کرلیا۔ جب اُن کے مواخذہ کا وقت آیا۔ تو ایک طرف تو جرائم انتہا کو پہنچ چکے تھے۔ جو سزا کو چاہتے تھے۔ اور دوسری طرف طاعونی مادہ بٹیر اور ترنجبین کے استعمال سے اس قدر اُن کے اندر جمع ہوگیا تھا کہ اب وہ تقاضا کرتا تھا۔ کہ انہیں طاعون پھوٹے۔ سو اُس ایک ہی رات میں جب یہودیوں کے لئے آسمان سے سزا کا حکم نازل ہوا۔ ساتھ اُس کے مادہ طاعون کو بھی جو تیار بیٹھا تھا۔ یہ حکم آیا۔ کہ ہاں اب نکل اور اس شریر قوم کو ہلاک کر۔ تب وہ اُس جنگل میں کتوں کی طرح مرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مٹانے کے درپے

دولت عثمانیہ کے ایک بلندنام معتمد نے ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر یورپ ہمارے مٹانے کے درپے ہے۔ اور ہمکو سرزمین یورپ سے نکال دینا چاہتا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے آپ کو خطرات کا نشانہ بنائیں۔ اپنے بلاد کو واپس لینے کے لئے پیشقدمی کریں۔ از دست رفتہ عزت اور شرف کو از سر نو قائم کریں۔ میں فوج سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ برابر آگے بڑھے چلی جائے۔ اپنے حقوق کی حفاظت میں ترکوں کا یہ جوش ضرور قابل قدر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ایک مسلم کے دل میں یہ خیال ہونا مقدم ہے۔ کہ العزۃ للّٰہ ولرسولہ۔ اصل عزت اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کریم کی ہے پس اگر اس ناموس حقیقی کو مقصود بالذات قرار دیکر اور خدا اور رسول کے فرمانبردار بنے رہکر کوئی اولوالعزمی وشجاعت حریف کے مقابلہ میں بن پڑے۔ تو وہ البتہ کامیاب ہوگی۔ ورنہ اپنے آپکو خطرات کا نشانہ بنانا ارشاد الٰہی "لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ" کی خلاف ورزی کے سوا اور کیا ہوگا۔ مسلمانان ہند خصوصاً گوش ہوش سے سن لیں کہ جو خدا کا ہوجائے۔ اُسے کوئی نہیں مٹا سکتا۔ اور جو اسے چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے مٹانے کے لئے اس کی اپنی ہی شامت اعمال کافی ہوجاتی ہے۔

مختلف خیالات

بعض اخبارات حیران ہیں۔ کہ ایک طرف تو گورنمنٹ اُن پولیس والوں کو مستحق انعام واکرام قرار دیتی ہے جنہوں نے مسلمانان کانپور پر گولیاں چلائیں۔ اور دوسری طرف اُنہی مجروحین یا ورثا مقتولین کو جنہوں نے بخیال حکام قانون شکنی کی اور اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ سرکاری طور پر مالی امداد دینے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اُدھر تو ماخوذین پر بڑے دھڑلے سے مقدمہ چل رہا ہے۔ ادھر ان کے پسماندوں کی دستگیری کا

تو یہ ہو رہا ہے۔ اگر پولیس کا مقابلہ کرنیوالے حق بجانب تھے۔ تو پھر انہیں نشانۂ بندوق بنانے والے مستحق حوصلہ افزائی کیسے ہوئے۔ اور جو وہ برسر ناحق تھے۔ تو اب ان کے وارثوں کی یہ امداد کیسی؟ کیا ہمیشہ وفادار مجرمین کیلئے اسی طرح سرکاری چندے کبھی ہوتے سنے ہیں؟ وغیرہ

ہماری رائے میں قبل ازیں جو کچھ بھی ہو۔ اس کی بحث کو الگ رکھکر دیکھا جائے۔ تو مصیبت زدوں کی دستگیری بہرحال ایک قابل تحسین فعل ہے۔ پھر اسپر طعن و طنز سے حکام کو خواہ مخواہ چڑانا کوئی سمجھداری دور اندیشی اور متانت کی بات نہیں۔ کیا اسلام میں احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور ہے؟ ایسے ہی جوش بیجا اور چھیڑ چھاڑ سے تو بعض اوقات معقول اور واجبی مطالبات کا بھی ستیاناس ہو جاتا ہے

ایک اہم خدمت

دنیا میں قسم قسم کے ہزارہا نیک و بد معاملات ہمیشہ ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی محض معلومات کا پیاسا اور حریص رہنا بھی ایک طرح کا مینیا اور خبط ہے۔ برخلاف ازیں ع

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

اسواسطے ایک دانا کی نظر مآل کار پر رہنی چاہیئے۔ جو قوم اپنے اور دوسروں کے حالات سے سبق عبرت نہیں لیتی وہ جلدی یا بدیر اُن ملل سالفہ کی مثیل بنکے رہتی ہے جن کی نسبت ارشاد ہو چکا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں جن سے .... سنتے نہیں۔ آنکھیں رکھتے ہیں جن سے انہیں سوجھتا خاک نہیں دل ہیں مگر سمجھ بوجھ سے کورے۔ تو گویا اس نص صریح سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اخباری واقعات کا صرف مشغلہ ایک مرد مسلمان کے لئے کوئی قابل وقعت چیز نہیں۔ لہذا واقعات سے مفید نتائج اخذ کرنا بڑا ضروری کام ہے۔ اور اُن نتائج کے ماتحت عام افراد ملت کے خیالات کی اصلاح ایک اہم خدمت۔ حوادث کی رَو میں خود بھی بہ جانا۔ اور دوسروں کو بھی بہنے دینا مردانگی نہیں۔ پس اگر کسی کے دل میں سچا درد اور اخلاص ہے۔ تو آج اس کی تمامتر توجہ غلط فہمیوں کے ازالہ پر ہونی چاہیئے خواہ وہ سیاسی امور سے تعلق رکھتی ہوں۔ یا قومی و مذہبی معاملات سے۔

شاہوں کے شایانِ شان

کانپور کے سرکاری ریلیف فنڈ کے ضمن میں ایک خیال یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ حضور وائسرائے جیسے اعلیٰ حکام کے لئے ہزار دو ہزار کیا فرض کیجئے۔ اس سے بھی کہیں زیادہ لاکھ دو لاکھ روپیہ چندہ کرا دینا کونسی بڑی بات ہے۔ یہ کام تو غریب رعایا بھی اپنے پیٹ پٹی باندھ کے کرہی رہی ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے اپنے امدادی فنڈ کی میزان تا حال اسی ہزار تک تو پہنچ چکی ہے۔ اور امید ہے کہ عنقریب لاکھ روپیہ ہو جائے۔ پس شاہوں کے شایان شان تو کوئی کام اس سے بڑھکر ہونا چاہئے جس سے صدمہ رسیدہ دلوں کی کچھ تسکین ہو۔ مثلاً مسجد کے مسمار شدہ حصہ کی از سر نو تعمیر۔ ماخوذین کی رہائی۔ غلط کار حکام سے باز پرس۔ وغیرہ" بعض اہل الرائے کا خیال ہے۔ کہ یہ سب باتیں جلدی یا بدیر ہونگی۔ اور ضرور ہو کے رہیں گی۔ لیکن مسلمانوں کو چاہئے کہ اس اثنا میں ایسی حرکات سے بکلی مجتنب رہیں۔ جو سرکار کے اقتدار اور انکے اپنے قومی وقار کو گزند پہنچانیوالی ہوں۔

مسلمان طلباء کیلئے سرکاری وظائف

صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب نے سیکرٹری صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور کو اطلاع دی ہے۔ کہ پہلے جو ۱۴ وظیفے مسلمان طلبا کے واسطے مخصوص تھے اور سنہ ۱۹۰۹ء سے سنہ ۱۹۱۳ء تک چار سال برابر ملتے رہے۔ اب ان کی جگہ ہرسال تنیس وظایف دیئے جایا کریں گے۔ مسلمانوں کو گورنمنٹ کی اس نوازش مزید کا ممنون ہونا چاہیئے۔ نیز انجمن کا فرض ہے۔ کہ یہ وظایف انہی ہونہار اور مستحق طلبا کو دے جو تعلیمی قابلیت کے علاوہ اس بات کی بھی اہلیت رکھتے ہوں۔ کہ فارغ التحصیل ہوکر عمر بھر صرف ذاتی فکر معیشت ہی میں مبتلا رہنے کے بجائے اپنا دوسروں کے حق میں بھی کچھ مفید ثابت کر سکیں گے۔

مختلف واقعات

زندہ لڑکی دریا میں بہا دی گئی ۔ پچھلے دنوں جبکہ ملتان میں ہیضہ کا زور تھا۔ بقول راجپوت گزٹ ایک ہندو۔ نے اپنی تیرہ چودہ سالہ جوان لڑکی کو جو ہیضہ میں مبتلا تھی۔ صبح ہی اس خیال سے زندہ دریا میں بہادیا۔ کہ کہیں اس کے دیر تک پڑے رہنے سے مجھے ہیضہ نہ ہو جائے۔ دن چڑھنے پر وہ بہتی ہوئی لڑکی چند مسلمانوں کی نظر پڑ گئی۔ جنہوں نے اسے نکال کر دریا کے کنارے لٹا دیا۔ اس کے چند ہی منٹ بعد اسے ہوش ہو گیا۔ پھر انہوں نے اسے ہندوؤں کے حوالہ کردیا۔ جو اسے اس کے گھر لے گئے۔

زندہ لڑکی کو کفن پہنایا گیا ۔ ملتان ہی میں ایک اور جوان ہندو لڑکی بقول ہمعصر ہندکر بیماری ہیضہ میں پیاس کی شدت سے بہت نڈھال ہو گئی۔ اس کے والدین نے سمجھا۔ کہ اب اس کا بچنا محال ہے۔ تختہ منگوایا۔ اور کفن اوڑھا کر لڑکی کو اس پر لٹا دیا۔ شمشان بھومی میں لے جانے کے لئے ان والینٹروں کو بلایا۔ جو اس قسم کی خوفناک بیماریوں میں موت کی کچھ پروا نہ کرکے اپنے بھائیوں کی سیوا کرتے ہیں۔ جب وہ والنٹیر تختہ کو اٹھانے لگے۔ تو انہوں نے حیرانی سے دیکھا۔ کہ لڑکی سانس لے رہی ہے انہوں نے لڑکی کو بلایا۔ لڑکی نے آہستہ سے جواب دیا۔ اور پانی مانگا۔ اسی تختہ پر بیٹھے ہوئے لڑکی نے پانی پیا۔ تو اسے ہوش آ گیا اور اسی کفن کو اوڑھ کر وہ کھڑی ہو گئی۔ اس سے بڑھ کر بیدردی۔ سنگدلی اور بیرحمی کیا ہو سکتی ہے۔ مگر یہ سب اس لئے ہے کہ ہندوؤں میں دہارمک اور روحانی تعلیم کی کمی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ بچوں کو شروع سے ہی روحانی تعلیم دیجائے۔

یوروپ میں ہڑتالیں ۔ اتفاق وہ طاقت ہے جس کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں سر تسلیم خم کرتی ہیں۔ اسی اتفاق کی برکت ہے۔ کہ اہل مغرب آج دنیا پر حکمران ہیں۔ وہاں مزدوروں تک نے اپنی انجمنیں قائم کر رکھی ہیں۔ جو ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ مزدوروں کے کئی اخبار نکلتے ہیں۔ انہی انجمنوں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہ مزدوری کا وقت پہلے کی نسبت بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ اور مزدوری کی شرح بہت بڑھ گئی ہے۔ وہاں ہڑتال اندھا دھند نہیں کر دیجاتی۔ بلکہ جو شکایت ہو۔ پہلے اس پر اخبارات میں مضامین نکالے جاتے ہیں۔ مزدوروں کی طرف سے جو اصحاب ممبران پارلیمنٹ ہوتے ہیں۔ وہ پارلیمنٹ میں سوال و جواب کرتے ہیں۔ لیکن ان سب باتوں سے اگر کچھ نتیجہ نہ نکلے۔ تو ہڑتال کی جاتی ہے۔ اور اس امر کی پیشبندی کے لئے کہ کوئی غریب مزدور بھوکا نہ مرے۔ انجمن میں پہلے ہی امدادی فنڈ کھلا ہوتا ہے جس میں سب مزدور علی قدر حیثیت چندہ دیتے ہیں۔ ایسے وقت میں اسی چندہ سے غریب مزدوروں کی مدد کی جاتی ہے۔ اور اس طرح ہڑتال اتنی زبردست ہوتی ہے۔ کہ آخر سرمایہ داروں کو مجبور ہو جانا پڑتا ہے آجکل ڈبلن میں ایک ہڑتال جاری ہے۔ شہر بھر میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ مانچسٹر کے بندرگاہ میں بھی ہڑتال اپنا اثر دکھا رہی ہے برمنگھم کے مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ موٹر چلانے والوں نے لندن میں کام چھوڑ دیا ہے۔ سب کا مطلب یہی ہے۔ کہ ہماری محنت کا وقت کم اور معاوضہ زیادہ کیا جائے۔ ابھی ریل کے ملازمین کی طرف سے ہڑتال کا اندیشہ ہے۔ یہ ہڑتال بھی ہو چکی ہوتی۔ مگر انجمن نے ابھی لوگوں کو روکا ہوا ہے۔

سائنس کا کمال ۔ راک فیلر انسٹیٹیوٹ امریکہ کے ڈاکٹر نے ایک ایسا تجربہ کیا ہے جس نے سائنسدانوں کو بحر حیرت میں غرق کر دیا ہے۔ اس نے مردہ حیوانوں کے اعضائے رئیسہ نکالکر دوسرے زندہ حیوانوں میں داخل کرکے انہیں مدت تک زندہ رکھا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ حیرتناک اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس نے زندہ جانوروں کو مار کر ان کے دل، جگر و دیگر اعضائے رئیسہ نکال لئے۔ اور انہیں ایک بوتل میں رکھکر کافی دیر تک حرکت میں رکھا ہے یعنی دل بوتل میں اس طرح باقاعدہ حرکت کرتا ہے جس طرح بدن میں پھیپھڑوں میں خون اسی طرح داخل ہوتا۔ اور نکلتا ہے جس طرح زندہ جانوروں میں۔ معدہ اپنا کام برابر کرتا ہے۔ اور خوراک جو بوتل میں ڈالی جاتی ہے۔ برابر ہضم ہو جاتی ہے۔ اس نے یہ تجربہ سنہ ۱۹۱۲ء میں شروع کیا تھا۔ اور ابھی یہ کام مکمل نہیں ہوا۔ تاہم اس نے دنیا کے تمام ماہرین سائنس کو مسخر کر دیا ہے۔ وہ ڈاکٹر کے کمال کا لوہا مان گئے ہیں۔

دجالی کرشمے ۔ ماسکو یونیورسٹی کے پروفیسر بخمی شیف نے تجربہ سے یہ بات ثابت کردکھائی ہے۔ کہ زندہ حیوانات کو اگر منجمد کردیا جائے تو انہیں دوبارہ زندہ کرنے پر ان کی جسمانی حالت میں کسی قسم کا نقص نہیں پایا جاتا۔ اس قسم کے تجربے سب سے پہلے سرد خون والے جانوروں اور کیڑوں پر کئے گئے تھے۔ تیتریوں کو ایک اس قسم کے برتن میں بند کر دیا گیا جس کی ٹمپریچر نفی ۲۰ درجہ سینٹی گریڈ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے جسم کے عرقیات فوراً منجمد ہو گئے اور تیتریاں اصطلاحی طور پر منجمد ہو گئیں۔ اس کے بعد پروفیسر صاحب نے معلوم کیا۔ کہ اگر ان کے جسم کو ۲ سے کم کسی درجہ پر حرارت پہنچے سے ان میں پھر زندگی کی علامات نمودار ہو سکتی ہیں۔ مزید تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ نفی ۱/۲ ۴ درجہ سینٹی گریڈ حرارت پہنچانے سے تیتریاں بہت جلد اور کامل طور پر زندہ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد یہی تجربہ گرم خون والے جانوروں پر کیا گیا۔ کل ۲۰ مختلف تجربات کئے گئے۔ جو سب کے سب کامیاب ہوئے۔ یہی عمل چمگادڑوں پر کیا گیا۔ اور انہیں کئی ہفتوں تک مردہ رکھکر دوبارہ زندہ کرنے میں پوری کامیابی ہو گئی

جز رسی کا خبط ۔ بہت سی مثالیں ایسے لوگوں کی پائی جاتی ہیں جنہیں یہ مرض دیوانگی کی حالت تک پہنچ چکا ہے۔ انگلستان میں ایک شخص ہے۔ جو اور سب باتوں کو چھوڑ کر دیا سلائیوں میں کفایت شعاری برتتا ہے۔ اور شہر لنڈن کے ایک مشہور بنک کے مینیجر کو خبط ہے۔ کہ وہ کبھی نیا پن استعمال نہیں کرتا۔ ایک مشہور لارڈ کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ وہ خطوط و کتابت کے لئے نہایت اعلیٰ قسم کا قیمتی کاغذ استعمال کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے کسی ملازم کو بلاٹنگ پیپر خراب کرتے دیکھ لے تو اسے دفتر سے نکال دینے تک سے دریغ نہیں کرتا لنڈن کے سٹاک ایکسچینج کے اس رکن کی مثال بھی قابل ذکر ہے۔ جو ردی کی ٹوکری میں کوئی خراب کیا ہوا لفافہ پڑا دیکھ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے لیکن ان سب سے عجیب حالت اس دولتمند شخص کی ہے جو سڑک پر کوئلہ کا ٹکڑا گرا دیکھ لے۔ تو اسے اٹھاکر جھٹ کاغذ میں لپیٹ لیتا ہے۔ حالانکہ اور معاملات میں اس نے شاہی اخراجات رکھے ہوئے ہیں۔

سودیشی میلہ میں بازاری گنڈے ۔ ایک تعلیم یافتہ خاتون نے اخبار بازار پترکہ میں لکھا ہے۔ کہ سودیشی میلہ میں اس روز جو کہ صرف عورتوں کے لئے مخصوص تھا۔ بعض گنڈے بازاری عورتوں کو لئے پھر رہے تھے جس سے پردہ نشین عورتوں کو بڑی دقت کا سامنا ہوا۔

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

اسلام کی خصوصیات

ترجمہ لیکچر انگریزی جو خواجہ کمال الدین صاحب نے ۲۹ر جولائی ۱۹۱۳ء کو پیرس کی مذہبی کانفرنس کے روبرو پڑھا

(از مسلم انڈیا) (۲۱ر اکتوبر سے آگے)

کیا خدائے تعالیٰ کی جسمانی پرورش تمام انسانوں کے لئے عام نہیں خواہ وہ کالے ہوں یا گورے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے روحانی انعامات کسی خاص قوم تک محدود رہے ہوں۔ اور دوسری قومیں اُس سے بالکل محروم رہیں۔ اگر قدرت کی تمام چیزیں سب قوموں کی جسمانی ضروریات کو یکساں طور پر پورا کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ تو پھر سب قوموں کی روحانی ضروریات کا پورا کرنا بھی ایسا ہی ضروری تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید نے یہ اعلان کیا کہ دنیا کی مختلف قوموں کے تمام نبی خدائے تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اور وہ ایک ہی سرچشمہ سے نور و ہدایت اپنے ساتھ لائے۔ اسلام نے کوئی نیا دین ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ وہ دین کی تکمیل کا دعویٰ کرتا ہے[1] یہ الٰہی قانونوں کی فرمانبرداری کا مجموعہ ہے۔ جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک بذریعہ الہام نازل ہوتا رہا (اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسکی تکمیل ہوئی) اس بارہ میں قرآن شریف فرماتا ہے۔ قولوا اٰمنا باللّٰہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم ج لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون (بقرہ ۱۶) کہو! ایمان لائے ہم اللہ پر اور اُس وحی پر جو ہماری طرف اُتاری گئی اور اُس وحی پر جو ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ اسحاقؑ۔ یعقوبؑ اور اُس کی اولاد کی طرف اُتاری گئی۔ اور اُس وحی پر جو موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ کو دی گئی اور اُس وحی پر جو تمام نبیوں کو رب اُن کے کی طرف سے دی گئی۔ ہم ان نبیوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔ اور ہم خدا کے فرمانبردار ہیں۔ اس آیہ کریمہ کے رو سے ایک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہونے کے علاوہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور دنیا کے تمام نبیوں کا غلام بن جاتا ہے۔ اور سب کی وہ سچے دل سے عزت کرتا ہے۔ بے شک مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن شریف ہے۔ مگر دوسری مقدس کتابوں پر بھی ایک مسلمان کا ایسا ہی حق ہے۔ جیسا دوسری قوموں کا۔

مذہب ایک عملی زندگی ہے

اسلام کی دوسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ اپنے پیروؤں کے آگے مذہب کی ایک جداحقیقت پیش کرتا ہے۔ اسلام رسوم اور آئین کو مذہب کی لازمی جزو نہیں ٹھہراتا۔ اس میں ایسا کوئی رواج نہیں۔ جیسا اصطباغ اور عشائے ربانی کی رسم ہے۔ اسلام نہ تو رہبانیت سکھاتا اور نہ خالص دنیا داری۔ یہ مذہب کو ایک سادہ عملی زندگی بنا دیتا ہے۔ اپنے ہر ایک قول اور فعل اور خیال میں ایک مسلمان کو اپنے مذہب کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ اسلئے اسلام روزانہ زندگی کے عملدرآمد کے لئے مختلف ہدایتیں اور دستورالعمل بیان کرتا ہے۔ اور کیا ہماری روزانہ زندگی کا اثر ہماری روح اور اخلاق پر نہیں پڑتا۔ جو شخص روحانیت کو اعتدال پر لائے ہوئے اخلاق اور جذبات کا نتیجہ نہیں سمجھتا۔ اُس نے انسانی فطرت کو نہیں سمجھا۔ اس لئے ایک مسلمان کی روحانیت کا عمل صرف اُس وقت شروع نہیں ہوتا۔ جبکہ وہ ایک عبادتخانہ کی چار دیواری میں داخل ہو۔ اور نہ اُس کو اپنی روح کی ترقی کے لئے مہینہ یا ہفتہ میں کسی خاص گھڑی کا منتظر رہنا پڑتا ہے۔ اُس کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اُس کا ہر ایک فعل اور قول خواہ وہ کیسا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اور خواہ وہ بُرا ہو یا بھلا اُس کی زندگی پر ضرور ایک گہرا اثر ڈالتا ہے[2]۔ اور وہ اپنے اُس قول اور فعل کے لئے اپنے علیم وخبیر خدا کے آگے جواب دہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی رو سے اسلام کا خلاصہ ایک لفظ میں بیان ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے تعظیم لامر اللّٰہ وشفقت علیٰ خلق اللّٰہ اور یہی دین ہے جو دُنیا کا آئندہ مذہب بن سکتا ہے اور بننا چاہئے۔ اسلام بعض ایمانیات کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ اور بعض اعمال کا بھی حکم دیتا ہے۔ ان کو ارکانِ اسلام کہتے ہیں۔ ان اعمال کا بجالانا لازمی ہے۔ کیونکہ ایمانیات کے لئے ضروری ہے کہ اُن کا نتیجہ عمل ہو۔ اور عمل کے بغیر انسان کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف کے رُو سے ظاہری آئین کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ جب تک کہ اُن کے ساتھ ایمان صحیح اور اعمال صالحہ نہ ہوں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیّٖن واٰتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب۔ واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصٰبرین فی البأساء والضراء وحین البأس اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون (بقرہ ۲۲۰) نیکی یہ نہیں۔ کہ تم مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرو بلکہ نیکی یہ ہے کہ انسان خدا پر۔ یوم آخرۃ پر فرشتوں الہامی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے اور خدا کی محبت کے ساتھ رشتہ داروں یتیموں مسکینوں۔ مسافروں۔ اور سائلوں کو مال دے اور گردنوں کے آزاد کرنے میں مال خرچ کرے نماز کو قائم رکھے۔ زکوٰۃ ادا کرے۔ اور جب عہد کریں تو ان عہدوں کو پورا کریں۔ اور فقیری اور بیماری کی حالت میں اور لڑائی کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو راست باز ہیں اور یہی متقی ہیں۔

اسلامی عبادت

اس جگہ یہ بیان کرنا بیجا نہ ہوگا کہ اسلام میں خدا تعالیٰ کی عبادت اور اُس کی تقدیس کے کیا معنے ہیں۔ اسلام کی تعلیم کے رُو سے خدا اس سے بلند ہے کہ وہ انسان کی عبادت کا محتاج ہو[3]۔ انسان کی اطاعت یا عدم اطاعت سے خدائے تعالیٰ کے جلال میں کچھ کمی بیشی نہیں ہوتی وہ غنی اور حمید ہے۔ اسلام کے رُو سے اگر انسان خدائے تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرتا ہے۔ تو وہ خود پاک اور محمود بنایا جاتا ہے۔ اگر انسان خدا کی تقدیس کرتا ہے۔ تو وہ خود مقدس بنایا جاتا ہے عبادت کی بڑی غرض اُن اعلیٰ اور شریف قوتوں کو جو انسان کے اندر مخفی ہیں۔ عملی رنگ میں ظاہر کرنا ہے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُس خدا کی طرف سے جو ہمارے قویٰ کا پیدا کرنے والا ہے۔ بعض قانون اور ہدائتیں ہمیں بذریعہ الہام بتائی جائیں۔ اس لئے ایسے قوانین اور ہدایات کی پابندی کرنا عبادت کے مفہوم میں داخل ہو گیا۔ نیز انسان میں اطاعت اور فرمانبرداری کی روح پیدا کرنے کے لئے بعض عقائد اور اعمال کا ہونا بھی ضروری ہے۔ تاکہ وہ خدائے تعالیٰ کے احکام کا پابند ہو۔ اور خدائے تعالیٰ کے احکام کا منشا یہ ہے کہ انسان میں آخر ایک نئی زندگی پیدا ہو۔ اس لئے عام بول چال میں نماز۔ روزہ اور ایسا ہی بعض اور کاموں کا کرنا عبادت کے نام سے مشہور ہے خدا تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح کی حقیقی غرض یہ ہے کہ انسان ترقی کرے اور اُس میں ایک تبدیلی پیدا ہو۔ جو شخص اپنے اندر تبدیلی نہیں کرتا۔ وہ عبادت کی غرض کو نہیں سمجھتا۔ اس لئے کہ اسلام خدا کی وحدانیت پر خاص زور دیتا ہے اور شرک کی بیخ کنی کرتا ہے۔ اس کی غرض بھی یہی ہے کہ انسان خدائے تعالیٰ ہی کو شریعت کا منبع ٹھہرائے۔ چونکہ خدا ہی ہمارے قویٰ کا خالق اور اُن تمام چیزوں کا صانع حقیقی ہے۔ جو انسانی ترقی میں مدد دینے کے لئے پیدا کی گئی ہیں اس لئے ذہنی ترقی کی حقیقی راہ ہمیں بتلا اور دکھا سکتا ہے وہی شریعت نازل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر انسان ایک سے زیادہ معبودوں کے آگے سر جھکائے تو ضرور ہے کہ الٰہی شریعت کی اطاعت میں فرق آئے۔ اس لئے ایک واحد خدا پر ایمان لانا انسانی زندگی کی اصلاح وتربیت کے لئے لازم ہے۔ علاوہ ازیں خدا کی وحدانیت کا عقیدہ دو ایسے امور کو قائم کرتا ہے جو ہماری تہذیب وترقی کیلئے بطور بنیاد کے ہیں ایک انسانی مساوات دوسرا تمام کائنات کا انسان کیلئے مسخر ہونا۔ اور انسان کے لئے بطور خادم کے ہونا۔ مشرک انسان کائنات کی چیزوں کو اپنا مخدوم بلکہ معبود بنا لیتا ہے۔ (باقی)

[1] الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ ۱)

[2] فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (زلزال)

[3] انما تنذر الذین یخشون ربھم بالغیب واقاموا الصلوٰۃ ط ومن تزکیٰ فانما یتزکیٰ لنفسہ ط والی اللّٰہ المصیر (فاطر ۳) ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللّٰہ غنی حمید (لقمان ۲)

مراسلات

اشاعت اسلام

آج کل اشاعت اسلام کا سوال جس قدر ظاہربین اور دوراندیش لوگوں کے سامنے ایک دل لگی کا مشغلہ بنا ہوا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ کارکن اور حقیقت آشنا اصحاب کے لئے مشکلات کو لئے ہوئے ہے۔ گھر کی چار دیواری میں بیٹھکر لن ترانیاں ہانکنا۔ اور اشاعت اسلام کی خدمت ادا کرنے والوں پر زبان طعن دراز کرنا آسان ہے۔ لیکن عملاً کچھ کرکے دکھانا مشکل اور نہایت ہی مشکل امر ہے۔ ہندوستان میں جس قدر مذاہب اپنے دائرہ اثر کو وسیع کر رہے ہیں۔ ان میں اسلام کو باوجود براہین قاطعہ اور دلایل ساطعہ رکھنے کے ہر حال سب سے پیچھے رہنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہم میں کام کرنے والے اصحاب کی بہت کمی ہے۔ اور جو ہیں۔ ان کی مدد کرنے کے بجائے الٹا ان کے کاموں اور ارادوں میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔ اور جس مذہب کو ہندوستان میں سب سے زیادہ کامیابی ہو رہی ہے (خواہ اس کی کامیابی کے وسایل کچھ ہی ہوں) وہ مسیحیت ہے جو سات سمندروں پار سے آکر تمام دوسرے مذاہب سے گوئے سبقت لے جا رہی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام کا مقابلہ مسیحیت سے اور وہ بھی اس کے گھر جاکر کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ لیکن جب اپنی جان ومال کو خدا کی راہ میں لگا دینے والا۔ اپنے آرام وآسائش کو دین پر قربان کرنے والا۔ اپنے خویش واقارب کو داغ مفارقت دینے والا خواجہ اشاعت اسلام کی غرض سے بے تاب ہوتا ہے۔ تو خداوند کریم جو اپنے ایسے بندوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے اسکو مسیحیت کے مرکز میں پہنچا دیتا ہے۔ اور اپنی قدرت کاملہ سے ان لوگوں کے دلوں کو جو مذہب کے لئے وقت نکالنا تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ ان کی طرف پھیر دیتا ہے۔ جس پر مسلمان جتنا بھی خداوند تعالیٰ کا شکر بجا لاتے تھوڑا تھا۔ لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے۔ ان نام کے مسلمانوں پر جو خود تو دست وپاشل کرکے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور عقل وفکر کو جواب دیکر جناب خواجہ صاحب کی کامیابی پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی غلط فہمیاں اور بدظنیاں عوام میں پھیلا رہے ہیں۔ میں ان حضرات سے صرف ایک سوال پوچھتا ہوں۔ اگر وہ اپنے پاس کچھ بھی صداقت رکھتے ہیں تو جواب دیں کہ ہندوستان میں کس قدر انجمنیں اشاعت اسلام کا دم بھرتی ہیں کس قدر انسٹیٹیوشنیں ہیں۔ جن کا منتہائے نظر اسلام کی اشاعت ہے اور کس قدر افراد ہیں۔ جو ترقی اسلام کے مدعی نظر آتے ہیں۔ لیکن ان میں کوئی ایک بھی ہے۔ جس نے وہ کام کیا ہو۔ جو آج حضرت خواجہ صاحب نے کیا ہے۔ کوئی ہے۔ جو یورپ میں اشاعت اسلام کی غرض سے آج تک گیا ہو اور کوئی ہے جس نے اپنا مال وجان اسلام کی راہ میں لگا دیا ہو۔ ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں۔ اس عظیم الشان کام کا سہرا خدا نے کس کے سر باندھا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک غلام خواجہ کے سر باندھا یہ اُسی شجر کی شاخ ثمرور کو ہی اللہ تعالیٰ نے قدرت عطا کی۔ جس کی نبی کریمؐ نے اس زمانہ کے لئے تیرہ سو سال پہلے سے بشارت دی ہوئی تھی۔ خواجہ صاحب نے اپنے مخدوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور خلیفۃ وقت کی دعاؤں کی برکت سے کام یا بی حاصل کی ہے الحمدللّٰہ یہ کامیابیوں کی ابتدا ہے۔ حاسد اور بدباطن لوگ جلیں اور خاک سیاہ ہوں۔ مولا کریم خواجہ صاحب کی مدد کر رہا ہے۔ ہمارا اور ان کا معاملہ خدا سے ہے۔ وہ ان کی کوششوں کو ضرور کامیاب کرے گا۔ اس لئے ہمیں ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ جو بیہودہ بکواس کے سوا کچھ کرنا جانتے ہی نہیں۔ دعا ہے کہ اے خدا مجھ کو سب قدرتیں ہیں صاحب کو وہ وہ کامیابیاں عطا فرما۔ جن کے دیکھنے کی مغضوب لوگوں کو تاب نہیں۔ وہ برکتیں عطا کر۔ جو تو اپنے ایسے بندوں کو عطا فرمایا کرتا ہے۔

(غلام نبی بلانوی از قادیان)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللّٰہ بنصرہ

ہمارے سید ومطاع حضرت امامنا ومولانا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح نے جن کے کرم اور احسانات کے فیوض سلسلہ عالیہ کے ممبروں کے لئے سالہا سال سے جاری ہیں۔ ایک پبلک درس میں

رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے متعلق اپنے درد دل کا اظہار کیا۔ اس لئے ہم پر واجب ہے کہ اُن کے حضور میں شکر یہ ادا کریں۔ وہ باپ سے بڑھ کر ہمارے خیر خواہ ہیں کرتے۔ ہماری ناچیز خدمات کو بہ نظر استحسان دیکھتے اور ہمیشہ ہماری بہبودی اور بھلائی چاہتے ہیں۔ اس کے شکریہ میں ہم ان کی خدمات ذاتی تو کیا کرسکتے ہیں۔ اکثر خدا تعالےٰ کے حضور میں ان کے درازیٔ عمر اور ترقی درجات کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ کہ ایسے دردمند انسان کا سایہ ہمارے سر پر رہے۔ کہ وہ ہمیں ہماری غلطیوں پر متنبہ کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ نعمت بہت کم لوگوں کو میسر آتی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جن کی سر پر کہنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنی غلطی کا شعور نہ رکھنے کی وجہ سے ترقی کی بجائے تنزل کرتے ہیں۔ آج کل بعض عیار اس سلسلہ عالیہ میں ایسے شامل ہو گئے ہیں جو جماعت کو لڑانا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے بعض احباب سلسلہ کے متعلق بدظنی پھیلانی شروع کی ہے۔ اور پیغام صلح کے متعلق بھی جابجا بہت بکواس کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب ہمارے مخلص دوست ہیں۔ ان کے متعلق بدظنی مت کرو۔ پیغام صلح کے متعلق بھی بتایا گیا ہے کہ ہم نے اس کے خریدنے کی ممانعت کا حکم دیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اور جو لوگ ایسی بدظنی پھیلاتے ہیں۔ وہ خدا کے حضور جواب دہ ہیں۔ اور وہ دوکاندار جو قادیان میں پیغام صلح کا ایجنٹ تھا۔ اُس نے کیوں اسے بند کیا۔ کیا ہم نے اسے حکم دیا ہے؟ خدا کے سامنے وہ کیا جواب دیگا۔ اسی طرح حضور نے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا۔ کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ خواجہ صاحب منافق نہیں اُن کو منافق مت کہو۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اُن کی مدد کر رہا ہے۔ اُن کے دل میں ایک تڑپ ہے۔ ہاں غلطیوں سے کوئی شخص پاک نہیں ہے۔ اُن کے متعلق جو شخص بدظنی پھیلاتا ہے۔ وہ دیوث ہے۔

نوٹ:۔ بعض بدفطرت انسان جو کہ خود کام کرنا نہیں جانتے ان لوگوں کی جو قربانیاں کریں۔ اور اللہ کی رضا کے لئے سب کچھ چھوڑیں۔ بسبب عناد اور بغض کے ان پاک لوگوں پر طرح طرح کے اتہام لگا کر دل خوش کر لیا کرتے ہیں۔ اسی قماش کے بعض اور لوگ حضرت خواجہ پر رات دن طرح طرح کے بہتان باندھنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ کوئی ڈاڑھی مونچھوں کا نقشہ لے بیٹھتا ہے۔ کوئی کچھ۔ ہم ان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ آگے صحابہ کرام پر لعنت بھیجنے والوں نے جو حاصل کیا وہی اُن کے لئے جو حضرت خواجہ صاحب کو کوستے ہیں۔ خدا کی درگاہ سے مقرب ہے۔ خواجہ تو آج کامیاب ہو گیا۔ اور ساری جماعت میں سے بازی لیگیا دیکھو جس طرح حضرت اقدس مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے۔ اسی طرح آج نور دین فرماتا ہے۔ کہ۔ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت کمال دین بودے فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (یکے از حاضرین درس حضرت خلیفۃ المسیح)

مختلف واقعات اور مفید معلومات

افغانستان میں بعض اصلاحیں۔ افغانستان میں تین نہایت ہولناک قید خانے "زندان سیاہ چاہ" کے نام سے مشہور تھے۔ ایک کابل میں۔ دوسرا بلخ میں۔ تیسرا ہرات میں۔ جو مجرم دربار امیر سے خاص طور پر معتوب ہوتے۔ اُنہیں اس زندان میں مدت العمر کے لئے قید کر دیا جاتا تھا۔ یہ تینوں اندھے کنوئیں سابق فرمانروایان کابل کے وقت سے چلے آتے تھے۔ ان میں سے کابل کے زندان کی درد انگیز کیفیت وہاں کے سراج الاخبار نے شائع کی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ سیاہ چاہ کابل شہر کے ایک ٹیلے کے اندر بشکل گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کی چھت میں ایک روشن دان ہے۔ معتوب مجرم اُسی کے رستے رسی میں باندھ کر نیچے اتار دیئے جاتے ہیں۔ پھر روشن دان ہر وقت بند رہتا ہے۔ وہاں نہ سورج کی روشنی پہنچ سکتی ہے۔ نہ چاند کی چاندنی نہ ہوا نہ کسی کی آواز۔ اسی روشندان سے کھانا اور پانی پہنچا دیا جاتا ہے۔ قیدی اس ظلمت کدہ میں دنیا کی تمام دلبستگیوں اور نعمتوں کو ترس ترس کرنا قابل برداشت صعوبات کے سبب زرد اور مضمحل ہو کر جلدی ہی دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ سیاہ چاہ کابل اور دیگر مقامی قید خانوں میں اس وقت معمولی سے زیادہ آدمی قید تھے۔ جن کی تعداد بارہ سو بیان کی گئی ہے۔ امیر صاحب نے حال میں ان بے کسوں پر رحم کیا کہ ۲۳ روز تک بذات خود ان کی تحقیقات میں دیگر کاروبار سلطنت چھوڑے رکھے۔ انہیں سردی وغیرہ کی تکلیف سے بچانے کا حکم دیا۔ سرکاری باورچی خانہ سے کھانا ملتا رہا۔ بہتوں کے مقدمات بعد از تفتیش فیصل کئے۔ اسیران سیاہ چاہ پر خاص نظر عنایت ہوئی۔ حکم ہوا کہ انہیں عمدہ کپڑے پہنا کر اچھی جگہ رکھا جائے۔ اور ڈاکٹر ان کا علاج کریں۔ بعد صحت یاب ہونے کے حضور میں پیش کئے جائیں۔ ہم ان کے مقدمات شاہی و شرعی قوانین سے فیصل کریں گے۔ نیز آج کے دن سے دولت خداداد کی ہر ولایت کے سیاہ چاہ مسمار کر دیئے جائیں۔ اور قیدیوں کو گرمی سردی کے جدا جدا کپڑے بنا دیئے جایا کریں۔ علاوہ ازیں کوتوالی کے رجسٹر میں یہ حکم لکھا۔ کہ آج ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ سے آدمیوں کی آنکھیں نکالنے کا طریقہ منسوخ کیا جاتا ہے۔ اس کے عوض بارہ سال کی قید دی جایا کرے۔ اسی طرح کان کاٹنے کے بدلے ۶ سال قید۔ ہاتھ کاٹنے کی بجائے ۱۰ سال قید۔ اور اگر سزا شرعی ہو۔ تو ہاتھ ہی کاٹا جائے۔ امیر صاحب نے کہا کہ میں خود ان احکام پر عمل کرونگا۔ اور میرے بعد اگر فرمانروائے افغانستان میری اولاد ہو۔ تو ان احکام کو اپنے لئے وصیت اور جو کوئی اور ہوں۔ تو وہ انہیں میری نصیحت سمجھیں (اقتباس از پیسہ اخبار)

بلغاریہ میں اسلامی حقوق۔ سلطنت عثمانیہ اور بلغاریہ کے مابین جن شرائط پر صلح ہوئی ہے۔ اُن کی رو سے اسیران جنگ کے مصارف کا بار سلطنت عثمانیہ پر نہ پڑے گا۔ بلغاریہ کے مسلمان باشندوں کے حقوق اور اوقاف اسلامی کی پورے طور پر حفاظت کرے گی۔ بلغاریہ کے مسلمانوں کو سیاسی اور تمدنی حقوق اور مذہبی آبادی میں مساوات حاصل ہوگی۔ اُن کے رسم و رواج اور موجودہ اور آئندہ قائم ہونے والی انجمنوں کا احترام و لحاظ کیا جائیگا۔ یہ انجمنیں دار الافتاء کے ماتحت رہیں گی۔ اور مفتیوں کے انتخاب سے ایک رئیس المفتیین کا تقرر صوفیہ میں ہوگا۔ اور خود مفتی صاحبان کا انتخاب عام اہل اسلام کرینگے۔ مفتی صاحبان اور ان کے متعلقہ عہدہ داروں کی تنخواہیں حکومت بلغاریہ کی جانب سے دی جائیں گی۔ رئیس المفتیین کے شرعی احکام ان عہدہ داروں کی معرفت جاری ہونگے۔ حکومت بلغاریہ اسلامی سکول اور کالج کھولے گی۔ جن میں تعلیم ترکی زبان میں دی جائے گی۔ ایک مستقل اسلامی مرکزی انجمن بھی سلطنت مذکورہ خاص طور پر قائم کریگی جو اسلامی قایم مقاموں کی ایک ایسوسی ایشن ہر ایسے مقام میں بنائے جہاں مسلمان بکثرت آباد ہیں۔ ان قایم مقاموں کا انتخاب بھی عنقریب ہوگا۔ اوقاف و تعلیمات کا انتظام احکام شرعیہ کے موافق یہ جماعتیں کریں گی۔ رئیس المفتیین کی ماتحتی اور نگرانی میں یہ جماعتیں ہوں گی انکی معنوی حیثیت کل عہدہ داران بلغاریہ کے نزدیک مفید اور مقبول ہوگی ہر قسم کے اوقاف جن میں اسلامی مقبرے بھی داخل ہیں بغیر معاوضہ ادا کئے ہوئے ملوک نہیں بنائے جائیں گے۔

پنجاب کے مسلمانوں کا خرچ مقدمہ بازی۔ سیمر وکیل نے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں پنجاب کے مسلمانوں کی مقدمہ بازی کے روزانہ مصارف کا ضلع وار تخمینہ شائع کیا ہے۔ جس کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ ایک مفلس قوم بیجا طور سے اپنا روپیہ کیوں ضائع کرتی ہے اور اس کو مفید کاموں میں لگا کر کیوں فایدہ نہیں اُٹھاتی۔ تخمینہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر	نام ضلع	مصارف روپیہ روزانہ	نمبر	نام ضلع	مصارف روپیہ روزانہ
۱	لاہور	ایک ہزار روزانہ	۱۴	مظفر گڑھ	دوسو روزانہ
۲	امرتسر	چارسو "	۱۵	ڈیرہ غازیخاں	تین سو "
۳	گورداسپور	چارسو "	۱۶	میانوالی	تین سو "
۴	جالندھر	پانسو "	۱۷	شاہ پور	تین سو "
۵	ہوشیارپور	پانسو "	۱۸	کیمبل پور	دوسو "
۶	لودھیانہ	دوسو "	۱۹	راولپنڈی	دوسو "
۷	انبالہ	ایک سو "	۲۰	جہلم	تین سو "
۸	رہتک	ایک سو "	۲۱	گجرات	تین سو "
۹	حصار	ایک سو "	۲۲	سیالکوٹ	تین سو "
۱۰	گوڑگانوہ	دوسو "	۲۳	گوجرانوالہ	دوسو "
۱۱	فیروزپور	دوسو "	۲۴	لائل پور	دوسو "
۱۲	ملتان [illegible]	تین سو "	۲۵	جھنگ	دوسو "
۱۳	[illegible]	[illegible] النسو		[illegible]	[illegible]

ہز آنر کا دورہ۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کے دورہ کا جدید پروگرام حسب ذیل شائع ہوا ہے۔ ۲۰ نومبر کو لاہور سے بذریعہ معمولی ٹرین روانگی ۲۱ کو ورود اونگ آباد۔ وہاں سے بذریعہ نہری ریلوے منگلہ تک سفر اور واپسی اور بذریعہ موٹر ورود رسول۔ ۲۲ کو موتا کی سیر کے بعد بذریعہ موٹر سرگودہا ۲۳ کو قیام۔ ۲۴ کو شاہ پور۔ ایک روز قیام۔ ۲۶ نومبر کو وہ خوشاب ۲۷ کو کٹھوائی ۲۸ کو آماپی ۲۹ کو سکیسر ۳۰ کو تال۔ یکم دسمبر قیام ۲ دسمبر میانوالی اور بذریعہ موٹر موساخیل۔ ۳ دسمبر کو میانوالی سے بذریعہ سپیشل ٹرین روانگی۔ ۴ کو ورود لاہور۔ روانگی اور داخلہ دونوں پرائیویٹ ہونگے لیڈی اوڈوائر آنریبل مسٹر سی اے برن چیف سکرٹری۔ لفٹنٹ کرنل ای سی بلی پرائیویٹ سکرٹری۔ کپتان سی آر ہاروی ایڈی کانگ ہز آنر کے ہمراہ ہونگے مسٹر آر ایجرٹن پروپس چیف انجنیر انہار ۲۱ و ۲۲ نومبر کو کرنل آر ایس میکلیگن چیف انجنیر تعمیرات وشوارع ۲۲ نومبر سے ۴ دسمبر تک اور میجر روبرین ڈپٹی کمشنر شاہ پور ۲۳ سے ۳۰ نومبر تک۔ شیخ اصغر علی ڈپٹی کمشنر میانوالی ۲۹ نومبر سے ۳ دسمبر تک ہمراہ رہیں گے۔

نمایاں کامیابی۔ ہندوستان کے محکمہ ڈاکٹری کے عہدہ دار کرنل آر ایچ ایلیٹ نے مینو لوس ہاسپٹل واقع نیو یارک میں آنکھوں کے ایک ایسے مرض کا علاج عمل جراحی سے کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے جسے امریکہ میں بالکل لاعلاج تسلیم کیا جاتا تھا۔ چار مریضوں کو صحت ہو چکی ہے۔

گارڈ اور ڈرائیور کی غفلت۔ ایسٹرن بنگال ریلوے کی شاخ مابین ڈھاکہ و میمن سنگھ پر رام امرت گنج اور سین باری سٹیشنوں کے درمیان رات کے وقت تین بھیرے ریل گاڑی کے نیچے آکر کٹ گئے۔ اور گارڈ یا ڈرائیور کو مطلق اس حادثہ کی خبر نہ ہوئی۔ جب میمن سنگھ میں گاڑیاں دھوئی جانے لگیں۔ تو ایک آدمی کی اُنگلی دستیاب ہوئی تب حادثہ کا پتہ لگایا گیا۔

منی آرڈر چھانٹنے کی مشین۔ انگلستان کے پوسٹ ماسٹر جنرل ایک ڈاکخانہ میں بغرض ملاحظہ تشریف لے گئے۔ تو دیکھا کہ چند عورتیں منی آرڈر پوسٹل آرڈر اور کاغذات پنشن کے علیحدہ علیحدہ کرنے میں مصروف ہیں۔ صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ یہ تو بہت ہی سادہ کام ہے۔ کیا یہ مشین سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے جواب میں چیف کلرک نے کئی دیگر واقفان فن کی مدد سے ایک مشین تیار کی ہے جس سے ڈاکخانہ مذکور میں بطور تجربہ کام لیا جا رہا ہے۔

عطائے خطاب کا دربار۔ ہز اکسیلنسی گورنر بنگال ۲۵ نومبر کو شام کے ۴ بجے گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ میں دربار منعقد کر کے حضور وائسرائے کے عطا کردہ خطابات سے مستحقین کو معزز فرمائیں گے۔

ریپوٹ فصل و موسم پنجاب۔ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبالہ ڈویژن کی بارانی فصلوں کی بُری حالت ہے۔ بارش کی سخت ضرورت ہے۔ ورنہ فصل ربیع کو بھی سخت نقصان پہنچیگا۔ قسمت ملک کے بعض حصص میں نہری فصلیں اچھی ہیں۔ دیگر مقامات میں عموماً ایستادہ فصلوں کی حالت خاص ہے۔ کپاس چنی جا رہی ہے۔ باجرہ وغیرہ کٹ رہا ہے۔ پیداوار اوسط درجہ پر ہے ربیع کے لئے قلبہ رانی و تخم ریزی کے حالات معمولی ہیں۔ نہری و چاہی آبرسانی کافی ہے۔ مویشی بالعموم تندرست ہیں۔ نرخ گندم و دیگر اجناس بدستور۔

فحش نویسی پر جرمانہ۔ گوپال سندر کاشی کے مالک گوسوامی گرد ہیر لال پر بدیں وجہ ۱۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔ کہ انہوں نے ایک دوست کے نام خط جو بھیجا تھا۔ اس کے لفافہ پر چند فحش الفاظ لکھ دیئے تھے۔

روپیہ کی کمیابی۔ اس وقت لندن میں روپے کی بڑی کمی ہے۔ بنک آف انگلینڈ کا نرخ بڑھ رہا ہے۔ سونا ممالک غیر میں چلا جا رہا ہے اور لندن کے ساہوکاروں نے قرضہ جات ممالک غیر کے جوا بارے حاصل کر رکھے تھے وہ اب ان کے سر تھوپے گئے ہیں۔ اس لئے اُنہوں نے عہد کر لیا ہے۔ کہ جب تک موجودہ کاغذات فروخت نہ ہو جائیں گے۔ تب تک وہ کوئی نیا سودا نہیں کریں گے۔ نیز چین۔ ایران ٹرکی۔ اور بلقان میں روپیہ کی بڑی ضرورت ہے۔ اور اگر انہیں لندن کے بازار سے قرضہ نہ ملا تو پھر وہ پیرس برلن۔ اور نیویارک کے بازاروں پر دھاوا بولیں گے۔ جس سے یورپ کا نرخ اور بھی بڑھ جائیگا۔ اس سونے کا فکر دامن گیر ہو رہا ہے جو بنک آف انگلینڈ میں جمع ہے۔ غرضیکہ موجودہ حالت سے اندیشہ ہو رہا ہے اور انڈیا کے ساتھ یورپ بھی مالی تشویش سے نہیں بچا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ - یکشنبہ - مورخہ ۵ راکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۴ ذیقعد ۱۳۳۱ھ نمبر ۳۷

کلام محبوب (نمبر ۵)

متقی کا خدا متولی ہے اے لوگو - خدا سے ڈرو - اور درحقیقت اُسکے ہو رہو۔ اور نیکی و صلاحیت کا جامہ پہن لو - اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایکدم میں خشک کر سکتا ہے وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر دور پھینک دیتا ہے مگر اسکی یہ عجیب قدرتیں اُن ہی پر کھلتی ہیں۔ جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں۔ اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں۔ جو اسکے لیئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اُسکے آستانے پر گرتے ہیں۔ اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اسکی طرف بہنے لگتے ہیں۔ تب وہ مصیبتوں میں اُنکی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے۔ اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ اُنکا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ وہ اُن مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آ سکتا اُن کی مدد کرتا ہے۔ اور اُس کی فوجیں اُس کی حمایت کے لیئے آتی ہیں کس قدر شکر کا مقام ہے۔ کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دوگے؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لیئے اسکی حدود کو توڑ دوگے؟ ہمارے لیئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔

تقوےٰ سلامتی کا تعویذ ہے قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقوےٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے وجہ یہ کہ تقوےٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کیطرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے۔ کہ تقوےٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقعہ دیتے ہیں۔

ہمارے مخالفین کا اتقاء مثلاً سوچکر دیکھو کہ اس زمانہ کے معاند مولویوں نے ہماری تکفیر اور تکذیب کے خیال کو بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے کس حد تک پہنچا دیا ہے۔ کہ اب ہم اُنکی نظر میں اپنے کفر کے لحاظ سے عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی بدتر ہیں۔ کیا ایک متقی جو واقعی طور پر شکوک کی پیروی سے اپنے [illegible] کو روکتا ہے۔ وہ ان بلاؤں میں پھنس سکتا ہے؟ اگر ان لوگوں کے دلوں میں ایک ذرہ بھی تقوےٰ ہوتی تو میرے مقابل پر وہ طریق اختیار کرتے جو قدیم سے حق کے طالبوں کا طریق ہے۔

مامور من اللہ کی تحقیق کس طریق پر ہونی چاہیئے کیونکہ قدیم سے اس اصول کو ہر ایک قوم مانتی آئی ہے اور اسلام نے بھی اسکو مانا ہے کہ جو لوگ انبیاء اور رسول اور مامور من اللہ کے منصب سے اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرتے ہیں۔ اُن سے اگر علماء وقت کا کسی حدیث یا کتاب اللہ کے معنے بیان کرنے میں اختلاف ہو جائے تو ان کے ساتھ طریق تصفیہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ دوسرے معمولی انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ ایک فریق اپنے طور کے معنی میں زیادہ قوت اور ترجیح دیکر دوسرے فریق کی تکذیب پر جلد آمادہ ہو جاتا ہے بلکہ باوجود اختلاف تفسیر اور تاویل کے جو باہم واقع ہو۔ اور باوجود اس بات کے جو بظاہر کسی قول کے وہ معنے قریب قیاس ہوں جو برخلاف بیان کردہ ماموریت ہوں پھر بھی مامورین اور الہام پانے والوں کے مقابل پر سعید لوگ اپنے قرار دادہ معنوں پر ضد اور ہٹ نہیں کرتے بلکہ جب خدا تعالیٰ کی متواتر تائیدات اور طرح طرح کے نشانوں سے ظاہر ہو جائے کہ وہ لوگ موید من اللہ ہیں۔ تو اپنے معنے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور وہی معنی قبول کرتے ہیں جو انہوں نے کئے ہیں۔ گو بظاہر اُس میں کسی قسم کا ضعف بھی معلوم ہو۔ کیونکہ معانی کے بیان کرنے میں بہت توسیع ہے اور بسا اوقات ایک شخص جو مجاز کا پہلو اختیار کرتا ہے۔ اور ایک عبارت کے معنے مجازی رنگ میں بتلاتا ہے وہ اس دوسرے کے بالمقابل حق پر ہوتا ہے جو ظاہر معانی کو لیتا ہے۔ اور مجاز کیطرف نہیں جاتا۔ مگر نبیوں اور مرسلین کے ساتھ یہ ادب رکھنا لازمی ہے کہ اگر وہ بغیر کسی قرینہ کے بھی صرف عن الظاہر کریں تو ان سے قرائن کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ جیسا کہ دوسرے علماء سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ہاں اس بات کو دیکھنا ضروری ہوگا۔ کہ وہ درحقیقت موید من اللہ اور مقبول الہی ہیں۔ اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ وہ موید من اللہ ہیں تو پھر اختلاف کے وقت یعنی جب کہ علماء میں اور ان میں کسی کتاب آلہی کے معنی بیان کرنے میں اختلاف واقع ہو وہی معنے قبول کئے جائینگے۔ جو مامورین نے کئے ہیں یہ اسی اصول پر ہمیشہ عملدرآمد رہا ہے۔

مامور کے بیان کردہ معنے تسلیم کرنے پر سنت انبیا سے مثال مثلاً جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور یہود میں ملاکی نبی کی پیشگوئی کے متعلق اختلاف واقع ہؤا کہ جو ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کے متعلق تھی۔ تو باوجود اس کے کہ وہ معنے جو یہود کرتے تھے۔ وہی آیت کے ظاہر معنے تھے۔ اور حضرت عیسےٰ کا یہ کہنا کہ ایلیا نبی کے دوبارہ آنے سے مراد اس کے کسی مثیل کا آنا ہے یہ ایک تاویل رکیک بلکہ الحاد کے رنگ میں معلوم ہوتی تھی۔ اور یہودیوں کی نظر میں ہنسی کے لائق تھی اور ایسا صرف عن الظاہر تھا۔ جس پر کوئی قرینہ قائم نہ تھا۔ مگر پھر بھی نیک بخت انسانوں نے جب دیکھا کہ یہ شخص موید من اللہ ہے اور اس پر وحی کے ذریعہ سے اصل حقیقت کھلی ہے تو انہوں نے اُن ہی معنوں کو قبول کیا جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کرتے تھے اور یہود کے معنوں کو رد کیا۔ اگرچہ ظاہر طور پر وہی صحیح معنے معلوم ہوتے تھے۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے مثال پھر اس قسم کا جھگڑا یہود کا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہؤا اور وہ یہ کہ یہود لوگ مثیل موسےٰ کی پیشگوئی کی نسبت جو توریت باب استثنا میں موجود ہے یہ معنے کرتے تھے۔ کہ وہ بنی اسرائیل میں سے [illegible] اور کہتے تھے کہ وہ بنی اسرائیل کہ خدا نے داؤد سے قسم کھائی [illegible] اس کے خاندان سے نبی بھیجتا رہیگا۔ مگر ہمارے سید و مولےٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معنے صحیح نہیں ہیں۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ مثیل موسےٰ کا ظاہر ہونا بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے یعنی بنی اسمٰعیل سے ضروری تھا سو اگرچہ یہود کے وہ معنے دو ہزار برس سے ان کے علماء میں متفق علیہ چلے آتے تھے اور ایک جاہل آدمی کے لئے ایک قوی حجت تھی کہ جو معنے دو ہزار برس تک ایک گروہ کثیر علماء میں مسلم الصحت اور ایک اجماعی عقیدہ کی طرح تھے۔ انکے برخلاف کیونکر ایک نئے معنے مان لئے جائیں۔ مگر پھر بھی جب عقلمندوں نے دیکھا کہ موخرالذکر معنے اس شخص نے کئے ہیں۔ جو موید من اللہ ہے یعنے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بھی خیال کیا کہ انسانی عقل کے اجتہادی معنوں میں غلطی کا احتمال ممکن ہے۔ مگر جن معنوں کی وحی نے تعلیم کی ہے۔ انمیں غلطی ممکن نہیں تو جناب نبی علیہ السلام کے معنوں کو قبول کیا۔ اور مخالفوں کے معنے گو وہ اپنے مذہب کے مولوی اور فاضل کہلاتے تھے۔ ردی کی طرح پھینک دیے کیونکہ ان کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص موید من اللہ اور صاحب خوارق ہے اور آسمانی تائیدیں اسکے شامل حال ہیں۔ لہذا اُنکو ماننا پڑا کہ یہود اور نصاریٰ کے معنے صحیح نہیں ہیں۔ اسی جہت سے صدہا یہودی اور عیسائی مسلمان ہوئے اور جو معنے دو ہزار برس سے متفق علیہ چلے آتے تھے وہ چھوڑ دیئے گئے۔

دُور از کار باتیں ترکوں اور عربوں کے اتحاد پر بعض اخبارات میں لمبی چوڑی بحثیں ہو رہی ہیں۔ بڑی بڑی گہری وجوہ اختلاف و تدابیر اتحاد کھود کھود کر نکالی جا رہی ہیں۔ خدا جانے ترک اور عرب بیچارے ہندیوں کی اس دماغ سوزی و جگر کاوی سے فائدہ اٹھائینگے یا نہیں مگر ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی - کہ با آسمان نیز پرداختی

پہلے اپنے گھر کی تو خبر لیجئے کہ موجودہ تفرقوں میں کون کونسا فریق کس [illegible]

ایک اسلامی ریاست اور مذہب عیسوی کی اشاعت

حیدرآباد دکن ایک ایسی [illegible] ہے۔ کہ وسعت رقبہ و آبادی و [illegible] کی بعض سلطنتیں بھی اسکی برابری نہیں کر سکتیں۔ اس لحاظ سے چاہیئے تھا کہ وہاں خدمت اسلام کا نمونہ کسی اعلےٰ پیمانہ پر ہوتا۔ جس کا افسوس کہ ابتک کوئی قرینہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ برخلاف اس کے مسیحی مذہب قلمرو نظام میں بڑی [illegible] ترقی کر رہا ہے اسکی وجہ ہماری رائے میں صرف یہی نہیں کہ عیسائی مشنری اپنی تبلیغی کوشش میں خاص سرگرمی و اولوالعزمی دکھلاتے ہیں۔ بلکہ ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ حامیان اسلام نے اپنے فرض سے بیفکر ہو کر سارا میدان مسیحی مناووں کے واسطے خالی چھوڑا ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ کہ عوام تو عوام بعض اعلےٰ خاندان کے افراد بھی بقول پادری بروڈن صاحب بپتسمہ لیکے ہیں اور مشن کا کام گو آہستہ آہستہ مگر یقینی طور پر ترقی کر رہا ہے [illegible] آہستہ سے شائد کوئی یہ سمجھے کہ سال میں سو پچاس آدمی عیسائی ہو جاتے ہونگے۔ تو یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ سال رواں میں ایک ہزار [illegible] مسیحی گلے میں [illegible] شامل ہوئے ہیں۔ اور کل مسیحی جماعت حیدرآباد میں [illegible] سولہ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ چونکہ آبادی ریاست کا بیشتر حصہ مسلمان ہیں اسواسطے ضرور ان نو مریدان دین عیسوی میں زیادہ تر تعداد ایسی بدنصیب قوم کے مرتدوں کی ہوگی۔ جو توحید کی دولت لازوال [illegible] سے محروم ہو کر تثلیث جیسے ظلم عظیم کے نیچے میں جا پھنسے ہیں (ان الشرک لظلم عظیم) کیا ریاست کے عمال و عمائد اس بارہ میں کچھ دینی غیرت سے کام لینگے؟ کیا حیدرآباد کے مسلمان امراء کو اپنی مجالس عیش و نشاط سے کبھی اتنی فرصت ہوگی کہ [illegible] ادھر بھی فرمائیں؟ کیا خواص و عوام حیدرآباد عرسوں۔ قوالیوں [illegible] پیرپرستی۔ گور پرستی وغیرہ کو ہی ہمیشہ عین اسلام سمجھے رہینگے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئیں۔ کہ زندگی صحت۔ دولت۔ وجاہت وغیرہ خدا تعالیٰ کی بیبہا نعمت اور فضل ہے۔ جو انہیں ودیعت کیا گیا ہے جس کا انہیں حساب دینا ہوگا۔ پس اگر وہ ان امانتوں کو محض فانی اغراض نفسانی میں ضائع کرتے رہے اور اس قابل رحم حالت میں دین کی کچھ بھی خدمت [illegible] خدا رسولؐ کو کیا منہ دکھلائینگے؟

میونسپل کمیٹی میں جداگانہ نیابت

حال میں گورنمنٹ بنگال نے جو یہ تجویز [illegible] میونسپل کمیٹی کلکتہ میں مسلمانوں کو جداگانہ نیابت دیجائے۔ اسکی مخالفت میں برٹش انڈین ایسوسی ایشن کی رائے ہے کہ ہر فرقہ کو اسی طرح علیحدہ علیحدہ حقوق نیابت دینے سے قومی مغائرت پیدا ہوتی ہے۔ اور بین الاقوامی تعلقات میں کشیدگی [illegible] ایسوسی ایشن مذکورہ کا خیال ہے کہ اس کی بجائے اگر قلیل التعداد [illegible] فرقوں کو بشرط ضرورت کچھ سیٹیں بطور نامزدگی دیجایا کریں تو [illegible] اس مسئلہ پر رائے زنی کرتا ہؤا۔ ایک آریہ معاصر لکھتا ہے کہ ایسوسی ایشن کی رائے نہایت معقول ہے اور گورنمنٹ پنجاب کو بھی اسی قاعدہ [illegible] کرنا چاہیئے کیونکہ اس وقت جن وجوہات سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی ترقی کر رہی ہے۔ ان میں سب سے زیادہ زبردست وجہ [illegible] کی جدا نیابت کا سوال ہے۔"

اصل وجہ کشیدگی ہماری رائے میں ہندو مسلمانوں کی کشیدگی [illegible] کا بڑا اور اصل سبب جداگانہ نیابت کا سوال نہیں بلکہ وہ مذہبی تعصب اور قومی منافرت ہے جس کا بانی مبانی دل آزار [illegible] اثیر بحر ہے اور اس کا ثبوت ہم بفضلہ بڑی زبردست شہادتوں [illegible] سے دیسکتے ہیں۔ کہ زیادتی اور پیش قدمی اس میں سماجی دوستوں کی ہی طرف سے ہوئی ہے۔ اسی تعصب و تنفر کا ایک ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ [illegible] میں۔ کاروبار کے میدان میں اور جہاں کہیں کبھی بس چلتا ہے مسلمانوں کے حقوق بڑی بیدردی سے پامال کئے جاتے ہیں۔

لیکن اگر دونو قومیں اس کشیدگی کے تلخ تجربات کی زحمت [illegible] کو اچھی طرح محسوس کرکے صلح و صفائی کی قدر جانتی ہوں تو ابھی [illegible] صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے اسلام [illegible] سے صلح کا پیغام برسوں پہلے دے چکا ہے۔ اور ابھی [illegible] صلح ہو سکتی ہے۔ جن کا ہم بارہا اعادہ کر چکے ہیں۔ مگر اس [illegible] کہ ہمارے دوست صرف اپنے ہی مطلب کی سنتے یا [illegible] [illegible]

پورٹ آگسٹا سے ہرگٹ اسپرنگ تک ریلوے لائن تیار ہوگئی

اونٹوں کا پہلا مقام پورٹ آگسٹا تھا۔ پھر چند سال پیلیتا نہ رہا اور پھر آخیر میں ہرگٹ اسپرنگ ہوا جو کہ ابتک قائم ہے مگر ریلوے لائین کھوا در بڑھا کر اُوڈنا ڈاٹا تک لے گئے۔ یہاں بھی بہت سے اونٹ اور افغان ابتک کام میں مشغول ہیں دور دور پشپ اسٹیشنوں کو مال واسباب پہنچاتے ہیں اور وہاں سے پشم واپس لاتے ہیں۔ اور نیز دوسرے بھی کام کرتے ہیں۔

ہندوستانیوں کا آسٹریلیا میں کام

بعض جگہ سے تانبے اور سونے کی بھی لاتے ہیں جنوبی آسٹریلیا کا ملک اونٹوں کا خاص اور پرانا ملک ہے۔ اور اونٹوں کے ذریعہ سے بڑا حصہ اس ملک کا آباد ہوا ہے۔ اونٹوں کے کام پر معدودے چند بلوچوں کے سوا باقی سب افغان لوگ مقرر تھے۔ اور وہ خود اونٹوں کے مالک بھی تھے۔ گورے لوگوں کو اونٹ کے کام سے سخت نفرت تھی۔ بہت کم گورے لوگ اونٹ کے کام کو اپنے لئے پسند کرتے تھے۔ اس لئے سوائے افغان کے دوسرا کوئی بھی اونٹ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ البتہ اب تھوڑے سے بلوچ اور بعض سکھ بھی اونٹ کے کام پر ہیں۔ آب وہوا اور خوراک اونٹوں کے لئے بہت اچھی اور موافق تھی۔ اس لئے اونٹوں کی نسل وہاں بڑھتی گئی اس وقت قریباً ۵ ہزار اونٹ وہاں موجود ہیں۔ اور اس عرصہ میں جنوبی آسٹریلیا سے دوسرے ضلعوں کیطرف بھی اونٹ پھیل گئے ہیں۔ چنانچہ نیوسالوتھ ویلز اور کوئینزلینڈ اور مغربی آسٹریلیا نیو سالوتھ ویلز میں بروکن ہل۔ اور مرے کے دو مقاموں پر بکثرت کئی برس سے ابتک کام میں مشغول ہیں۔

یہاں پشم کثرت سے اونٹوں کے ذریعہ دور دور کے اسٹیشنوں سے لائی جاتی ہے۔ کوئینز لینڈ میں کلان کرتی نام ایک جگہ سے تانبے کی کچی دہات کے ڈلے لاد کر ریلوے سٹیشن تک پہنچاتے ہیں۔ قریباً ۱۵۰ اونٹ افغانوں کے ماتحت یہاں کام کرتے ہیں۔ وکٹوریہ کے ضلع میں ایک اونٹ بھی نام کو نہیں بعض لوگ وہاں اونٹ کو جانتے ہی نہیں کہ کیا شے ہے۔ باقیدارد

مختلف واقعات

بم سے انسپکٹر پولیس کی ہلاکت۔ بنکم چندر چوہدری انسپکٹر پولیس میمن سنگھ جو پہلے ڈہاکہ میں متعین تھا۔ ۲۰ ستمبر کی شام کو اپنے گھر میں بم سے ہلاک ہوا۔ ابتک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ڈہاکہ میں اس نے ڈکیتی کے مقدمات میں بہت سے مکانوں کی تلاشیاں لی تھیں۔ ۱۹۱۱ء میں بھی میمن سنگھ میں ایک سب انسپکٹر پولیس مارا گیا تھا۔

آریہ سماج کی ترقی بند۔ بقول ست دھرم پرچارک اب یہ امر ثابت ہوتا جاتا ہے کہ آریہ سماج جوں جوں منضبط ہوتی جاتی ہے۔ دوں دوں اس کی اشاعت کا کام بند ہوتا جاتا ہے۔ انسان کے جسم کی یہی حالت ہے کہ عین عالم شباب میں اس کے اعضا بڑھنے سے رہ جاتے ہیں۔ آریہ ڈیفنس کمیٹی اپنے فرائض سے غافل ہے۔ اور اس کے سکرٹری صاحب اسکی جانب سے بڑے بے پروا معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ انکو آریہ پتر کا زہریلے نوٹ لکھنے کی فرصت مل جاتی ہے“۔

نتیجہ خیز موازنہ۔ بردوان کے مصیبت زدگان طغیانی کی امداد کیلئے کلکتہ کے ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوکر ۳ ہزار روپیہ لکھا گیا تھا جس میں سے ابتک ۲۶ ہزار روپیہ ہی وصول نہیں ہوا ہے۔ اُدھر مصیبت زدگان کانپور کی امداد میں جو چندہ خرچ کیا گیا تھا اسکی تعداد ایک لاکھ روپیہ کے قریب پہنچ گئی ہے۔

ہیڈ کنسٹیبل کا قتل۔ کمشنر پولس کلکتہ نے کالج سکوئر میں ہیڈ کنسٹیبل کے قاتل یا قاتلوں کا سراغ لگانے کے بارہ میں پبلک سے امداد طلب کی ہے۔ دو لڑکے شبہ میں گرفتار کیئے گئے ہیں۔

رپورٹ [illegible] ہسپتالوں میں تیس [illegible] کا اعلان کیا [illegible] پونڈ ہوا۔ جس میں صرف ۵۵ ۵ ہ ۲ پونڈ [illegible] کل خرچ ہیوا اس حصہ ہندوستانی شفاء رساں نے عطا کیا۔

پھانسی کا حکم۔ رام لال کو جس نے نینی تال میں تین خون کرنے کے علاوہ مسٹر گارڈن ڈپٹی مجسٹریٹ پر بھی قاتلانہ حملہ کیا تھا سشن سے سزائے موت ہوئی ملزم نے اشتعال کا عذر کیا تھا۔ اب اس نے ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل کی ہے۔

رائل کمیشن۔ نومبر میں رائل کمیشن کے سامنے شہادت دینے کی غرض سے بہت سے گواہ دہلی میں فراہم ہونگے۔ کارروائی شروع کرنے کے بعد کمیشن مسلسل اجلاس کرتی رہے گی۔

وزارت حیدرآباد۔ ۲۹ ستمبر کو مدراس میں سکندرآباد سے اس مضمون کا تار پہنچا ہے۔ کہ سرکاری حلقوں کو اخبارات کلکتہ کے اس بیان کا کوئی علم نہیں کہ مسٹر سید علی امام حیدرآباد دکن کے وزیراعظم ہونے والے ہیں۔

دیوانہ کتوں کی زیادتی۔ کلکتہ کے انگریزی محلہ چورنگی میں دیوانہ کتوں کا زور بڑھ رہا ہے۔ آٹھ آدمیوں کو باولے کتے کاٹ چکے ہیں۔

بھارت نیشنل بنک بدستور جاری ہے۔ دربار لاہور نے اپنے تازہ پرچہ میں جو دہلی کے کسی تار کی بنا پر یہ شائع کیا ہے۔ کہ بھارت نیشنل بنک نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔ اس بیان کی مسٹر ساون مل مقامی ڈائرکٹر بھارت نیشنل بنک سیالکوٹ برانچ بذریعہ تار تردید کرتے ہیں۔ اور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ دربار کو بھی بذریعہ تار نوٹس بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے بیان کی تردید کرے۔

انڈسٹریل بینک ملتان۔ بنک ہذا کی ناکامی کی جو خبر اخبارات میں مشتہر ہوئی تھی۔ بنک مذکور کے منیجر ٹریبیون میں اس کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ بینک کا کاروبار بدستور جاری ہے۔ اور یہ کہ ۲۵ ستمبر کو صرف ایک ہی دن میں اُس کے چار ہزار روپے کے حصص فروخت ہو گئے۔

جلسہ پیپلز بنک۔ ڈائرکٹران و حصہ داران پیپلز بنک کا جلسہ حسب قرار داد سابق ۲۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو سوا دو بجے بجائے دو پہر بھارت بلڈنگس میں بصدارت لالہ ہرکشن لال صاحب بیرسٹر شروع ہوکر سوا چھ بجے شام تک جاری رہا اور لاہور و بیرونجات کے کثیر التعداد حصہ [illegible] ں اور ڈیلیگیٹوں کے علاوہ دیگر اشخاص نے بھی اس میں حصہ لیا۔ لالہ [illegible] صاحب نے قریباً پونے چار گھنٹے تک تقریر کی۔ اور اپنی سوانحعمری کے ساتھ بینک کی تاریخ دہرائی اسکے بعد دیگر اصحاب کی تقریریں ہوئیں۔ اور آخرکار گیارہ اصحاب کی ایک کمیشن کی معرفت حالت بنک کی تحقیقات کرانے کی تجویز قرار پائی۔ نیز بحالی اجرائے بنک سٹاف و ڈائرکٹروں کی طرف سے ایثار کی تجاویز ہوئیں۔

یورپین لیڈی کی اہانت۔ ایڈن گارڈن کلکتہ میں ایک پٹھان نے ایک ۱۵ سالہ یورپین لڑکی پر تھوکا۔ پھر اس کے چہرے کی طرف دیکھکر کوئی توہین آمیز کلمہ کہا۔ لڑکی کے شور مچانے پر ملزم پکڑا گیا۔ یہ جالیسویں پٹھان رجمنٹ سے جو علی پور میں مقیم ہے تعلق رکھتا ہے۔ حکام نے ملزم کو کورٹ مارشل میں پیش کئے جانے کی غرض سے فوجی افسروں کے حوالے کر دیا ہے

گرفتاری۔ آگرہ میں میونسپل بورڈ کا ایک اہلکار اور ایک مقامی سوداگر ڈاک کے ذریعہ سے کوکین منگانے کی پاداش میں گرفتار کیئے گئے ہیں۔

جدید سرکاری وظائف۔ شملہ میں جو اورینٹلسٹ کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اُس کی سفارش کے بموجب گورنمنٹ نے لائق ہندوستانی نوجوانوں کو علوم شرقیہ میں مہارت تامہ بہم پہنچانے کی خاطر سو سو روپیہ ماہوار کے چند وظائف دینے منظور کئے ہیں۔

ایک مسلمان عورت بیرسٹر۔ لا کالج سینٹ پیٹرزبرگ (روس) کی ایک مسلمان لڑکی نے جس کا نام مطابوی احمدزو ہے اپنی تعلیم مکمل کرکے قانون میں کامیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے۔ روسی پارلیمنٹ (ڈوما) کے مسلمان ممبر نے اسکو حسب ذیل تار بھیجا ہے میں تم کو مبارکباد دیتے ہوئے فخر کرتا ہوں۔ کہ تم پہلی مسلمان خاتون ہو جس نے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا ہے“۔

ایک مشتبہ قتل۔ ۲۷ ستمبر کا تار کلکتہ سے مظہر ہے۔ کہ مسز سیکارتھی ایک یورپین خاتون جو ڈیڑھ لاکھ روپیہ چھوڑ گئی ہے۔ اس کے مشتبہ حالات میں وفات پا جانے پر پولس تحقیقات کر رہی ہے۔ مسز سیکارتھی نصیرآباد میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی تھی۔ لیکن فری مین نامی ایک عیسائی کی محبت میں پڑکر اس نے دین عیسوی قبول کر لیا۔ اور فری مین کی وفات کے بعد سیکارتھی نامی ایک شخص سے شادی کی۔ جس کے مرنے پر یہ دولت اس کے ہاتھ لگی۔

بجبر اقبال جرم کرانا۔ سندھ کے ایک سب انسپکٹر پولیس پر جبر [illegible]

البانیہ [illegible] پولیس [illegible]

کہ والینڈ نے دول کی درخواست پر البانیہ کے [illegible] کا مرتب کرنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ البانیہ [illegible] کو حالت کی تحقیقات کی غرض سے بھیجا [illegible] ہو جائے کہ آخرکار کس قدر افسروں کی ضرورت [illegible]

طرابلس۔ رومیلے تار کے مطابق چوتھے ڈویژن کو سخت لڑائی کے بعد مقامات سے خارج کر دیا [illegible] کے چار مقتول و ۴۲ مجروح ہوئے۔ عربوں کے [illegible]

البانیہ۔ (لندن۔ یکم اکتوبر) ڈرازد کے اسد [illegible] عارضی گورنمنٹ کے مابین مستقل رقابتوں سے البانیہ کی [illegible] ہوگئی ہے۔ یورپین کمشنر مجتمع ہونے شروع ہو گئے لیکن موجودہ قومی مغائیرت ابتری و بدنظمی کی حالت [illegible] کام بلغایت مشکل نظر آتا ہے۔ سرڈی وزیراعظم [illegible] آج کل پیرس میں ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقاتی سے [illegible] سپاہ ایک ہفتہ میں مجتمع ہو جائگی۔ جبکہ البانیوں کی [illegible] میں مسلح مداخلت بیجا کو گہن کی چوٹ لگائی جائیگی [illegible] سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کراز دسی اطلاع موصول ہوئی [illegible] برفی نے اسد پاشا کو عیسائیوں کے مال و جان کے نقصان [illegible] شہر کراس کی ترک تاز بیلفند بغاوت سی پیدا کر دی ہے [illegible] کہ اس سے عارضی البانوی گورنمنٹ ولونہ کے خیر [illegible] کو بھی کرایا کے عیسائیوں کے قتل کے متعلق اسی طرح [illegible] دی ہے۔ اسد پاشا موجودہ مجلس انتظامی کی اصلاح [illegible] کو ٹیلازہ منتقل کئے جانے پر مصر رہے۔

سرویا کی پیش قدمی۔ (بلغراد ۲۰ اکتوبر) سروی [illegible] پھر ڈبرا دار چیدلیا میں داخل ہو گئی ہے۔ اگرچہ ان افواہ [illegible] بلغاریہ بھی سپاہ کو حرکت میں لا رہا ہے۔ ہنوز تصدیق [illegible] تاہم تجارتی حلقوں میں ان کے تشویش انگیز ہونے [illegible]

یونان کی تیاریاں۔ یونان نے اس وجہ سے [illegible] کے باہمی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یونانی سپاہ کو [illegible] کو خالی کرکے واپس آنے کا حکم دیدیا ہے۔ [illegible] ترکی کے رویہ سے بدگمان ہوکر مدافعت کی تیاریاں [illegible] بحری فوج محفوظ کے سات طبقات طلب کئے گئے

یونانی بلند پروازی۔ ایتھنز ۲۔ اکتوبر [illegible] محفوظ کے سپاہیوں کو تین دن کے اندر جھنڈے [illegible] فراہم ہونے کا حکم ہوا ہے۔ حالت کے غیر مشتبہ ہونے [illegible] سے قومی مدافعت کے تمام صیغے ضروری تجاویز [illegible] ہیں۔ بعض جزائر ایجین کو اپنے تسلط میں رکھنے [illegible] کے تازہ مطالبہ کو یونانی حالت کو نازک بنانے [illegible] یونان ترکی کو باہمی تصفیہ کو معرض التوا میں ڈالنے [illegible] سے متہم کرتا ہے۔ اور یہ کہ اس سے گفتگو کی بنیاد [illegible] بدل دی ہے۔ بحالیکہ قبل ازیں صرف دو چھوٹی چھوٹی [illegible] اختلاف باقی رہ گیا تھا۔ یونان ان باتوں پر گفتگو کی [illegible] ہے۔ مگر وہ جزائر کی بحث کو شروع کرانے [illegible] انکار کرتا ہے۔

تجارتی جہازوں کا بیمہ۔ یونانی سٹیمر [illegible] میں تجارت کرتے ہیں۔ حالت جنگ کے طور پر ان [illegible] کے متعلق استفسارات سے دلالوں نے صرف [illegible] سلوک کیا ہے۔

قسطنطنیہ میں سیلاب۔ قسطنطنیہ میں [illegible] سیلاب آیا۔ جس سے بڑھ کر ابتک دیکھا نہ گیا [illegible] باغات اور پل تباہ ہو گئے۔ ایک ہاورسٹیشن [illegible] ڈوب گئے۔

افریقہ [illegible]

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۶ ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۳۸

تازہ برقی خبریں

آسٹریہ و سرویہ (لندن ۳ اکتوبر) آسٹریا نے نہایت زور سے سرویہ کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ البانیہ کے متعلق کانفرنس لندن کے فیصلوں کو ملحوظ رکھے۔ سرویہ نے جواب دیا ہے۔ کہ وہ صرف مدافعانہ کارروائی کر رہا ہے۔ اور البانوی علاقہ پر تصرف کا ارادہ نہیں رکھتا۔

بغداد ریلوے کی شاخ الگزنڈر بیٹہ آخر اکتوبر میں کھل جائیگی۔

پُر امن مزاحمت۔ (جوہانسبرگ۔ ۳ اکتوبر) ۱۲ ہندوستانی عورتیں گرفتار ہونے کے لئے سرحد پر گئیں۔ لیکن بلا مزاحمت ان کو سفر کو جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔ اس پر انہوں نے بلا لائسنس پھیری سے سودا بیچنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ اب تک گرفتار نہیں کی گئیں۔ دو غیر لائسنس یافتہ ہندوستانی کل گرفتار کر کے مجسٹریٹ کے سامنے لائے گئے۔ اس نے ایک پونڈ جرمانہ یا ایک روز کی قید کی سزا دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں سخت سزا سے انہیں شہید کا رتبہ دینا نہیں چاہتا۔ بہرکیف دیکھنا چاہئے۔ کہ ایسے مجبورانہ جدوجہد کا کیا انجام ہوتا ہے؟

مزدور اور ڈائنامیٹ (نیویارک ۲ اکتوبر) ڈیویز نامی ایک آہنگر ۱۹۱۱ء میں نیویارک میں ایک پل کو شعلہ گیر مادہ سے اڑانے کے جرم میں گرفتار ہوا ہے۔ اس نے اقبال جرم میں مزدوروں کی انجمنوں کے کئی عہدہ داروں کو سالہائے حال میں اسی قسم کے جرائم ڈائنامیٹ میں ملوث ظاہر کیا ہے۔ اور تنزنامی ایک اور شخص بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

نئی دہلی کے لئے بڑا گرجا۔ بشپ کلکتہ نے ٹائمز کو لکھا ہے جدید دہلی کے شایان شان کتھیڈرل بنانے کی غرض سے روپیہ فراہم کرنے کی اشد ضرورت ہے کم از کم پچاس ہزار پونڈ کی حاجت ہے۔ گورنمنٹ کا عطیہ اس کے علاوہ ہوگا رقم مطلوبہ جلد جمع کی جانی چاہئے۔ کیونکہ گورنمنٹ ہند نے گرجے کے لئے جو اراضی عطا کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس کی نسبت پوچھا ہے۔ کہ آیا قطعہ مذکور قبول کیا گیا ہے یا نہیں۔ لیڈی ہارڈنگ نے وائسرائے کے حادثہ کے شکرانہ سے ایک ہزار پونڈ اس فنڈ میں مرحمت کیا ہے۔

چین (پکن۔ ۲ اکتوبر) پارلیمنٹ چین نے جمہوری گورنمنٹ کا پریزیڈنٹ پانچ سالہ میعاد کے لئے منتخب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پھر بھی دو مرتبہ پریزیڈنٹ منتخب ہو سکے گا۔

زلزلہ نہر پنامہ کے خطہ میں سخت زلزلہ آیا۔ مگر اس سے نہر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ عمارات کو خفیف سا صدمہ پہنچا ہے۔

لارڈ کچنر کی واپسی۔ لارڈ کچنر لنڈن سے قاہرہ کو واپس گئے۔

سلطان مسقط کی وفات (لندن۔ ۵ اکتوبر) سلطان مسقط انتقال کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

سلطان مرحوم کا جانشین (ایضاً) شہزادہ تیمور جو سلطان مرحوم کے سب سے بڑے فرزند ہیں ان کی جگہ جانشین ہونگے

مختصر حالات۔ ہز ہائی نس سر سید فیصل کے۔ سی۔ آئی۔ ای ۱۸۸۸ء میں تخت نشین ہوئے تھے ۱۸۹۱ء میں برٹش گورنمنٹ نے ان کو فرمانروائے مسقط تسلیم کیا تھا۔ سلطان نے برطانیہ عظمیٰ کے ساتھ دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات قائم رکھے۔ خلیج فارس کے اقتدار کی حفاظت کرتے رہے جسکا مغربی داخلہ قلعہ مسقط کے زیر کمان ہے۔ سلطان مرحوم کے ساتھ لارڈ کرزن بہادر نے ۱۹۰۳ء میں بحیثیت وائسرائے ہند ملاقات کی اور اسی سال مرحوم کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا اعزاز عطا کیا گیا۔

صدائے احتجاج (لندن۔ ایضاً) انجمن اسلام ڈربن (نٹال) نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے اس میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کی مخالفت کی جو حال ہی میں ہندیوں کے متعلق صادر ہوا ہے۔ **مسٹر گاندھی کی رائے۔** مسٹر گاندھی نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ اس فیصلہ نے سخت ناراضی پیدا کر دی ہے اور کہ جنوبی افریقہ کو بدنام کرنے والی اس سے بدتر اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

متفرق خبریں

کالج سکوئر کلکتہ میں ایک ہیڈ کانسٹبل کے مارے جانے کے متعلق پولیس برابر مصروف تفتیش ہے۔ کئی مکانوں کی تلاشیاں لی گئیں۔ جن میں سے طلباء کے ایک بورڈنگ ہوس اور ایک مندر کی بھی تلاشی ہوئی بہت سی چٹھیاں اور ایک چھکڑے بھر صندوق پولیس لے گئی۔ ہیڈ کانسٹبل کو نشانہ بندوق بنانے سے تین روز پہلے کالج سکوئر کے اندر شام کو ایک شعلہ گیر مادہ کے اڑنے کی آواز سنی گئی تھی۔ اگرچہ پولیس کی طرف سے فوراً اس کی وجہ کی تحقیقات کی گئی۔ مگر کوئی سراغ نہ ملا۔ دو بنگالی نوجوان جو شبہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔ چھوڑ دیئے گئے۔ پولیس اب تک اس ریوالور کی تلاش کر رہی ہے۔ جس سے ہیڈ کانسٹبل کو نشانہ بنایا گیا۔ تالاب میں تلاش کرنے کے علاوہ کالج سکوئر کے مختلف مقامات کو کھدوا کے دیکھا گیا۔ مگر بے فائدہ۔ ایک کانسٹبل کو جبکہ وہ مشتبہ اشخاص کو تاڑ رہا تھا ایک دیوانہ کتے نے کاٹ کھایا۔

صاحب پولیس کمشنر بمبئی نے مس ماڈ ایلن کی آمد کی شہرت پر مسن کو الگزنڈر سینامیٹوگراف کمپنی کے منیجر کو لکھا ہے۔ کہ سلوم ناچ یا برہنہ رقص کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

لاہور میں آج ۷ تاریخ کو ڈاک خانہ کی تعطیل رہے گی۔

چینی ایلچی کلکتہ میں پہنچ گیا ہے۔ اور امید ہے کہ اگلے اتوار کو شملہ پہنچیگا۔

قطعی فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ ایجادات وغیرہ کے پیٹنٹ کرانے اور نیز جیالوجی متعلقہ طبقات الارض کا دفتر مستقل طور پر کلکتہ میں رہیگا۔

عارضی دہلی کے لئے گورنمنٹ ہند نے پچاس ہزار روپیہ کی منظوری دی ہے جس میں آیندہ موسم سرما کے واسطے افواج کے غیر مستقل مگر فقط ۱۲ رام دہ کیمپ تیار کئے جائیں گے۔

کانگڑہ ضلع کی تحصیلات کانگڑہ۔ قدپور۔ پالم پور میں زیر دفعہ ۴۹ (۲) ایکٹ پنجاب رونیو ۱۸۸۷ء (جس کی ترمیم بذریعہ ایکٹ ۲ ۱۹۱۲ء ہو چکی ہے) مال گذاری سرکار کی از سر نو تشخیص کی جائیگی۔

امرتسر تھیوسوفیکل سوسائٹی کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ ۷ و ۸ اکتوبر کو ہوگا۔

ریلوے بورڈ نے جالندھر سٹی میر تھل ریلوے کی منظوری دیدی ہے جو ہانڈہ کپور وغیرہ مقامات سے ہوتی ہوئی گذرے گی۔ پٹڑی ۲½ فٹ اور لائن کا طول ۶ میل ہے

چترال ریلیف کی فوجیں درۂ لوارائی کو عبور کر کے ۳ اکتوبر کو خیریت سے زیارت پہنچ چکی تھیں۔

شنگھائی میں ہندوستانی افیون کا نرخ ابھی تک چڑھا ہوا ہے۔

دوسرا ہانگ کانگ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم پکن ترغیب دیتا ہے۔ کہ برطانیہ کو چاہئے۔ کہ "وی ہی وی" دیکر جیسے جاپان ایک بحری سٹیشن بنانا چاہتا ہے۔ چوسان جزیرہ لے لے۔ جو دہانہ ینگٹسی پر واقع ہے۔ اس لئے کہ یہ جزیرہ دوسرا ہانگ کانگ بن جائیگا۔ نامہ نگار مذکور آخر میں لکھتا ہے۔ کہ بلاشبہ برطانیہ کے لئے یہ ایک زریں موقع ہے۔ جو پھر کبھی نہیں ملیگا۔

میمن سنگھ میں انسپکٹر پولیس کے بم سے ہلاک ہونے کے مزید حالات سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ جبکہ انسپکٹر مذکور اپنے گھر کے سامنے کے کمرے میں بیٹھا تھا دفعتہً ہولناک آواز آئی۔ انسپکٹر کا جسم سخت زخمی ہوا۔ کھوپڑی کا ایک حصہ اڑ گیا۔ دہنی ٹانگ گھٹنے سے جدا ہو گئی۔ موت فوراً واقع ہوئی۔ انسپکٹر کا مکان ایک تنہا جگہ میں ہے۔ دوسرا بیان ہے کہ انسپکٹر سو رہا تھا۔ جبکہ کھڑکی سے اس کی خوابگاہ میں بم پھینکا گیا۔ یہ پانچ سال تک ضلع ڈھاکہ میں پولیٹیکل مقدمات کے متعلق تلاشیوں میں مصروف رہا تھا۔ اسے دھمکی آمیز چٹھیاں پہنچی تھیں۔

پراونشل کانفرنس فیض آباد میں آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب شرح سود کے تعین کے متعلق گورنمنٹ سے استدعا کئے جانے کا ریزولیوشن پیش کریں گے۔ جس کے بارہ میں ڈگری دیتے ہوئے عدالتوں کو بھی تمیز سے کام لینے کا اختیار حاصل نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۷ راکتوبر ۱۹۱۳ء نمبر ۳۸

کلام محبوب نمبر ۶

ان دونوں نظیروں سے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو کیا سبق

اب ان دونوں نظیروں سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک قوم اور مامور من اللہ میں کسی ایسی کتاب کے معنے کرنے میں اختلاف پیدا ہو تو وہی معنے قبول کے لائق ہونگے۔ جو اس مامور من اللہ نے کئے ہیں۔ گو بظاہر وہ ضعیف اور دور از قیاس ہی معلوم ہوں یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ انجیل اور تورات کے اکثر مقامات کے وہ معنے نہیں کرتے جو نصاریٰ اور یہود نے کئے ہیں۔ اور ہم بہر حال اُن معنوں کو قبول کرینگے جو قرآن نے کئے ہیں۔ اور جبکہ یہ اصول متحقق ہو گیا۔ تو اب دیکھنا چاہئے کہ اگر ہمارے مخالف علما میں دیانت اور انصاف کا مادہ ہوتا تو اس صورت میں کہ میں مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتا تھا۔ اور اپنے دعوے کی تائید میں بعض احادیث یا قرانی آیتوں کے وہ معنے کرتا تھا۔ جو میرے مخالف نہیں کرتے۔ خدا ترس لوگوں کو لازم تھا۔ کہ وہ اس اختلاف کے وقت بفرض محال اگر میرے معنے انکی نظروں میں کمزور تھے۔ تو وہ مجھ سے اسی طریق معہود سے تصفیہ کرتے جیسا کہ پہلے راستباز آدمی ایسے وقتوں میں تصفیہ کرتے رہے ہیں۔ یعنے صرف یہ تحقیق کرتے کہ آیا یہ شخص موید من اللہ ہے یا نہیں۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے یہ طریق میرے ساتھ مد نظر نہیں رکھا۔ حالانکہ اگر ان میں انصاف ہوتا تو ایمانداری کے رو سے اس طریق کا اختیار کرنا انپر لازم تھا۔ اور عجب تر یہ کہ جس پہلو کو عبارات کے معنوں میں ہم نے اختیار کیا ہے۔ وہ نہایت صحیح اور معقولی طور پر بھی اقرب قیاس ہے۔ مگر پھر بھی ہمارے مخالفوں نے ان معنوں سے منہ پھیر لیا۔ حالانکہ ان کا یہ فرض تھا۔ کہ اگر ہمارے معنے ان کے معنوں کے مقابل ضعیف بھی ہوتے۔ تب بھی تائید الٰہی کے ثبوت کے بعد ان ہی معنوں کو قبول کر لیتے۔ اب بتلاؤ کہ کیا یہ طریق تقوےٰ ہے۔ جو انہوں نے اختیار کیا۔ سوچکر دیکھو۔ کہ جب ایسے اختلاف نبیوں اور دوسری قوموں میں ہوئے ہیں۔ تو سعید لوگوں نے کس طریق کو اختیار کیا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ انہوں نے بہر حال وہ معنے قبول کئے جو نبیوں کے مونہہ سے نکلے۔

ملہم کے دعوے کی سچائی کیسے تسلیم کی جاوے

اگر کوئی کہے کہ اگر اختلاف کے وقت ملہم کے معنوں کو ماننا ضروری ہے تو ممکن ہے کہ ایک مدعی الہام اور ماموریت کا جس کا ہنوز منجانب اللہ ہونا ثابت نہیں ہؤا۔ ایسے معنے خدا کی کتاب کے کرے جنمیں صاف الحاد ہو تو وہ معنے کیونکر مان لئے جائیں اس کا جواب یہ ہے کہ بموجب وعدہ قرآن شریف کے سچے ملہم کی یہ نشانی مقرر شدہ ہے کہ اُسکی خدا تعالےٰ کی طرف سے تائید ہوتی ہے۔ اور بجز اس کے دوسرا شخص سچی پیشگوئی دکھلا نہیں سکتا۔ پھر جب ان علامتوں سے وہ سچا ثابت ہؤا۔ تو پھر وہ ملحد کیونکر ہوگا۔ خدا کا یہ بھی وعدہ ہے۔ کہ مفتری ہلاک کیا جاتا ہے۔ غرض یہ ایک تصدیق شدہ مسئلہ ہے۔ جس پر ہزاروں راستبازوں نے اپنے خون کے ساتھ مہر لگادی ہے کہ اگر مدعی الہام اور وحی اور اس کے غیر میں کسی عبارت کے معنوں میں اختلاف واقع ہو تو بعد اس کے کہ اس مدعی کا سچا ہونا خدا کی تائید اور اسکے نشانوں سے ثابت ہوتا ہے متنازع فیہ معنوں میں سے وہی معنے قبول کئے جائینگے جو اس نے قدم مارا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہؤا۔ کہ جو شخص وحی اور الہام کا دعوےٰ کرے۔ اُسکی بات صرف اُسی حالت میں رد کرنے کے لائق ہوتی ہے۔ کہ جب وہ صاحب آیات نہ ہو۔ منہ۔

کسی قوم پر عذاب نازل ہونے کیوجہ

یاد رہے کہ کفر اور ایمان کا فیصلہ تو مرنے کے بعد ہوگا۔ اس کے لئے دنیا میں کوئی عذاب نازل نہیں ہوتا۔ اور جو پہلی امتیں ہلاک کی گئیں۔ وہ کفر کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں اور ظلموں کیوجہ سے ہلاک ہوئیں۔ فرعون بھی اپنے کفر کے باعث سے ہلاک نہیں ہؤا۔ بلکہ اپنے ظلم اور زیادتی کیوجہ سے ہلاک ہؤا۔ محض کفر کے سبب سے اس دنیا میں کسی پر عذاب نازل نہیں ہوتا اگر کوئی کافر ہو۔ مگر غریب مزاج اور آہستہ رو ہو۔ اور ظالم نہ ہو۔ تو اس کے کفر کا حساب قیامت کے دن ہوگا۔ اس دنیا میں ہر ایک عذاب ظلم اور بدکاری اور شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی ہمیشہ ہوگا۔ اگر خدا تعالےٰ کی نظر میں لوگ شوخ طبع اور متکبر اور ظالم اور بیخوف اور مردم آزار ہونگے۔ خواہ وہ مسلمان ہوں۔ خواہ ہندو۔ خواہ عیسائی عذاب سے بچ نہیں سکینگے کاش لوگ اس بات کو سمجھیں اور غریب مزاج اور بے شر انسان بن جائیں۔ خدا تعالےٰ اکسی کو عذاب دیکر کیا کریگا۔ اگر وہ اس سے ڈرتے رہیں۔ خدا تعالےٰ کے تمام نبی رحمت کے لئے آئے اور جس نے رحمت کا پیغام لیکر آیا۔ اور عذاب خدا سے نہیں بلکہ لوگوں نے اپنی کرتوتوں سے آپ پیدا کیا۔ ہاں وہ سچوں کے لئے ایک علامت بھی ٹھہر گئی۔ کہ اُن کے آنے کے ساتھ ایک عذاب بھی آتا رہا۔

لفظ رفع سے کیا مراد ہے

کسی آیت یا حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن شریف یا حدیث میں کہیں اور کسی مقام میں حضرت عیسےٰ کی نسبت صعود کا لفظ بھی لکھا ہے یا رفع کا لفظ ہے۔ جو توفی کے لفظ کے بعد آیا ہے اور یہیں قرآن اور حدیث کے بہت سے مقامات سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ توفی کے بعد مومنوں کا رفع ہوتا ہے۔ یعنی مومن کی روح جسم کی مفارقت کے بعد روحانی طور پر خدا تعالےٰ کی طرف بلائی جاتی ہے۔ جیسا کہ آیت ارجعی الی ربک سے ظاہر ہے۔ اور اگرچہ تمام انبیا اور رسول اور صدیق اور اولیا اور تمام مومنین مرنے کے بعد روحانی طور پر خدا تعالےٰ کی طرف ہی اٹھالئے جاتے اور رفع کے مرتبہ سے عزت دئے جاتے ہیں۔ مگر قرآن شریف میں

حضرت عیسےٰ کے رفع کا خصوصیت

کے ساتھ اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہودی لوگ آپ کے رفع روحانی سے سخت منکر تھے۔ اور اب تک منکر ہیں اور انکی حجت یہ ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب دئے گئے ہیں۔ اور توریت میں لکھا ہے کہ جو شخص صلیب دیا جائے اس کا رفع روحانی نہیں ہوتا۔ یعنی اسکی روح خدا تعالےٰ کی طرف جو مقام راحت ہے اُٹھائی نہیں جاتی بلکہ ملعون ٹھہر کر نیچے کی طرف پھینکی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو یہ منظور تھا کہ یہودیوں کے اس اعتراض کو دور کرے اور حضرت مسیح کے رفع روحانی پر گواہی دے۔ سو اسی گواہی کی غرض سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یا عیسےٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطہرک من الذین کفروا۔ یعنے اے عیسےٰ میں تجھے وفات دونگا اور وفات کے بعد تجھے اپنی طرف اُٹھاؤنگا۔ اور تجھے ان الزاموں سے پاک کرونگا۔ جو تیرے پر اُن لوگوں نے لگائے جنہوں نے تیری راستبازی کو قبول نہ کیا۔ اب ظاہر ہے کہ

اس جگہ رفع جسمانی کی کوئی بحث نہ تھی

اور یہودیوں کے عقیدہ میں یہ ہرگز داخل نہیں کہ جس کا رفع جسمانی نہ ہو۔ وہ نبی یا مومن نہیں ہوتا۔ پس اس بیہودہ قصے کے چھیڑنے کی کیا حاجت فیصلہ کرتا ہے جن کا فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ یہود نالائق نعوذ باللہ حضرت مسیح کو کافر اور کاذب اور مفتری ٹھہراتے تھے اور کہتے تھے کہ موسےٰ علیہ السلام اور تمام راستبازوں کیطرح انکو روحانی رفع نصیب نہیں ہؤا۔ اور کسی حد تک نصاریٰ نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملانے لگے تھے۔ سو خدا تعالےٰ نے یہ فیصلہ کر دیا۔ کہ یہ دونوں فریق جھوٹے ہیں۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام بے شک مرنے کے بعد خدا تعالےٰ کی طرف اُٹھائے گئے ہیں۔ جیسا کہ اور راستباز اٹھائے گئے۔

حدیث مس شیطان کا اصل مطلب

یہ بعینہ ایسا ہی فیصلہ ہے۔ جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ عیسےٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں۔ جاہل مولویوں نے اس کے یہ معنے کر لئے کہ بجز حضرت عیسےٰ اور ان کی ماں کے اور کوئی نبی ہو یا رسول ہو مس شیطان سے پاک نہیں۔ یعنی معصوم نہیں۔ اور آیت اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ کو بھول گئے اور نیز آیت سلام علیہ یوم ولد کو پس پشت ڈالدیا۔ اور بات صرف اتنی تھی کہ اس حدیث میں بھی یہودیوں کا ذب اور رفع اعتراض منظور تھا۔ چونکہ وہ لوگ طرح طرح کی ناگفتنی بہتان حضرت مریم اور حضرت عیسےٰ پر لگاتے تھے۔ اس لئے خدا کے پاک رسول نے گواہی دی کہ یہودیوں میں سے مس شیطان سے کوئی پاک نہ تھا۔ اگر پاک تھے تو صرف حضرت عیسےٰ اور ان کی والدہ تھی نعوذ باللہ اس حدیث کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ایک حضرت عیسےٰ اور ان کی والدہ ہی معصوم ہیں۔ اور ان کے سوا کوئی نبی ہو یا رسول ہو۔ مس شیطان سے معصوم نہیں ہے۔

آسمان پر اُٹھانے میں کوئی حکمت نہیں

یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ کے جسم کو آسمان پر اُٹھانے کے لئے کوئی بھی ضرورت نہیں تھی۔ خدا تعالےٰ حکیم ہے۔ عبث کام کبھی نہیں کرتا۔ جبکہ اُس نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غار ثور میں صرف دو تین میل کے فاصلے پر مکہ سے چھپا دیا۔ اور سب ڈھونڈنے والے ناکام اور نامراد واپس گئے۔ تو کیا وہ حضرت مسیح کو کسی پہاڑ کی غار میں چھپا نہیں سکتا تھا۔ اور بجز دوسرے آسمان پر پہونچانے کے یہود کی ہمت اور تلاش پر اُسکو دلیں کھٹکا تھا۔

اسباب نصرت کو ڈھونڈو

کشمیر میں نصرۃ الاسلام کا جلسہ سنا جاتا ہے کہ ایکی دفعہ خاص رونق اور کامیابی سے منعقد ہؤا حتی کہ بعض غیر مسلم جرائد بھی اسکی تزک و احتشام کے مداح اور مسلمانوں کے اتفاق جوش اور حوصلہ مندی کے ثناخواں ہیں۔ گو انکی مدح سرائی اپنی قوم کو غیرت دلانیکی ہی غرض سے ہو پھر بھی مسلمانوں کے لئے گونہ باعث مسرت ہو سکتی ہے لیکن ہمیں ایسی تعریفیں سن کر اپنی حال پر ہنسی آتی ہے۔ اور رونا بھی ہنسی اس لئے کہ عالم ہمارا فسانہ دارد ما ہیچ + رونا اس واسطے کہ اگر اس نازک وقت میں بھی ہم نے اپنی اصلاح نہ کی تو پھر کون سا دن اس کے لئے آئیگا۔ ہمارا مقصود اپنے بھائیوں کی سعی و سرگرمی پر طعن و ملامت کرنا ہرگز نہیں

خدا شاہد ہے میرے دل میں اگر کچھ بھی شرارت ہو۔ مگر دیکھا نہیں جاتا کہ اپنی قوم غارت ہو آہ۔ ہم انہیں اسلاف (رحمہم اللہ) کے نام لیوا ہیں۔ جو اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کرتے اور اپنی ذات کیلئے انتہائی سادگی و جفاکشی کو اپنا شعار سمجھتے تھے انکا بڑا زور اسبات پر ہوتا تھا کہ کسی طرح ہمارا باطن روشن اور تابندہ رہے۔ خواہ ظاہری حالت کیسی ہی موجب نفرت نظر آئے عزیزو! خدارا کچھ تو سوچو تمہاری اس تعلیمی اخلاقی۔ تمدنی اور دینی حالت آج کہاں ایسی حالت اطمینان ہے کہ تم اس سے بیفکر ہو کر اپنا روپیہ اپنا وقت عزیز اپنی قوتیں نمائش آرائش ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تکلفات پر خرچ کرنے میں حق بجانب سمجھے جاسکو۔ للہ اپنی حالت پر رحم کرو فضولیات کو بعقل خیرباد کہکر منشاء اسلام کی فکر کرو اور دل میں خود ہی انصاف کرو کہ اسلام کی نصرت یا علیہ الاسلام کی فلاح کیا ان باتوں سے ہو سکتی ہے کہ سالانہ قومی جلسہ کر لئے۔ ہزار ہا روپیہ و سعودنا مطلق کی نذر کر دیا اور بس تاکہ تمہاری آنکھیں اس نصرت ہی کی متلاشی ہونگی لیکن یہی تم اسکے صحیح اسباب تو مہیا کرو یہی کامیابی کا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی صلح کریں اپنی ترقی و بہبودی کیلئے نئی اسباب اور اپنی پوری کوشش بلکہ ان وسائل سے کام لیں جو خود کار ساز حقیقی نے ہمارے لئے مقرر فرمائے ہیں غیر قومیں جو اگرچہ صحیح معراج کمال پر پہنچ جائیں مگر ہم اس کی تقلید ظاہری سے پورا پورا فائدہ اٹھا نہیں سکتے جبکہ ان کی قوام کا قائم

دہلی کا جلسہ اور ایک اہم سبق

یکم اکتوبر کو دہلی میں ہز ہائی نس نواب صاحب رامپور کی تحریک اور حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب کی سعی و اہتمام سے ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بیان کیا گیا ہے کہ بہت سے سربرآوردہ مسلمان شامل تھے جلسہ کا مدعا اس بارہ میں غور کرنا تھا کہ موجودہ مشکلات میں مسلمانوں کے لئے مناسب چارہ کار اور طرز عمل کیا ہونا چاہئے۔ نواب صاحب نے اپنی تقریر صدارت میں زور دیا کہ ملکی و قومی معاملات سے متعلق مسلمانوں کے قول و فعل کا لہجہ اور رویہ ضروری ہے کہ اعتدال و صلاحیت کا پہلو لئے ہوئے ہو۔ وغیرہ۔ لیکن "حریت پرست" فریق سخت شاکی ہے کہ اس جلسہ میں بہت سے اکابر ملت اور قومی لیڈر نہیں بلائے گئے۔ لہذا اسے قوم کی متفقہ آواز نہیں قرار دیسکتے۔ اسی اختلاف کی بنا پر کہتے ہیں۔ کہ دوران جلسہ میں بھی بڑی گرما گرمی کے ساتھ جرح قدح ہوتی رہی جس کی نسبت "قوم پرستوں" کا تو یہاں تک بیان ہے کہ جلسہ میں "باقاعدگی کے بجائے بدنظمی اور ایک "ہڑبونگ" نظر آتی تھی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ جلسہ ملت فروشوں کی مجلس تھی جو مسلمانوں اور نیز گورنمنٹ ہند دونوں کو مغالطہ دینے کی غرض سے چپ چاپ منعقد کی گئی۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض اس جلسہ کی تائید و مخالفت میں چار پانچ ہی روز کے اندر ایک دوسرے سے متضاد اور جلی کٹی باتوں کا اتنا طومار اخبارون میں نکلگیا ہے جسے پڑھتے پڑھتے۔ انسان گھبرا جائے اور اُسے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہو۔

ان حالات کو دیکھکر "قوم" کی شامت اعمال پر اور قوم قوم کرکے زمین آسمان سر پہ اُٹھا لینے والوں کی فہم و فراست پر رونا آتا ہے کہ اب بھی کیوں یہ مسلمانوں کی **اصل بیماری** کو نہیں سمجھتے۔ امور دینی میں تو صدہا رخنے اور اختلافات پہلے سے موجود تھے ہی اب ملکی و قومی معاملات میں بھی نفسیت نفسی نفاق اور بے سراپن خوب اچھی طرح دیکھ لیجئے اور پھر ایک خدا ترس دل لیکر سوچئے کہ کیا یہ ساری خرابیاں صریحاً اس بات پر دلالت نہیں کرتیں کہ تمام مسلمانوں کو اسوقت ایک ہی امام کے تابع ہونیکی اشد ضرورت ہے جو منجانب اللہ مامور ہو اور خدا و رسول کے منشاء حکم و عدل کی حیثیت سے ہر بات کا فیصلہ دیتا ہو۔ جس کی صلاح و صوابدید کے ماتحت اُن کے سارے دینی و دنیاوی کام انجام پذیر ہوں۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کے پیرو خدا تعالے کے نزدیک "خیر امت" ہیں۔ جنکو ایسی نازک حالت میں بے سرا اور ڈانوا ڈول رکھنا کبھی اس کی غیرت گوارا نہیں کر سکتی کہ وہ گھر گھر کے جدا جدا لیڈروں اور مختلف الرائے خانہ ساز پیشواؤں کے اتباع میں ابتری و نفاق کا شکار رہنکر خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق بنیں۔ حوادث کے زور آور جھٹکے اس وقت مختلف رنگوں میں مسلمانوں کو کیا تمام اہل دنیا کو متنبہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ خدا تعالے کے ساتھ سچی صلح کر لیں اور اس کے فرستادہ کو قبول کرنے میں اب زیادہ غفلت یا میل محبت سے کام لیکر آپ اپنی تباہی کا موجب نہ ہوں۔ مگر آہ۔ لوگوں کی آنکھ نہیں کھلتی دیکھئے اس حالت میں کب تک مسلمان مبتلائے مصائب رہنا پسند کرتے ہیں؟

سراغرسانی پر انعام

کلکتہ اور ڈھاکہ میں ۲۹ و ۳۰ ستمبر کو پے در پے جو ہیبتناک واردات انارکسٹوں کی طرف سے ظہور میں آئیں جنکی تفصیل ناظرین بہرہ واقعات میں پڑھ چکے ہونگے کہ کس طرح ایک ہیڈ کانسٹیبل خفیہ پولیس تمنچہ سے اور ایک انسپکٹر پولیس بم کے ذریعہ مارا گیا ان کی سراغرسانی اور مجرمین کی گرفتاری کے لئے گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ کا انعام مشتہر کیا ہے اور ایک ہزار اور بھی اس شخص کو دیا جانا تجویز ہوا ہے۔ جو اُن اسلحہ کا پتہ بتلائے جن سے ہیڈ کانسٹیبل مذکور ہلاک کیا گیا۔ انعام بھی واقعہ میں معقول رکھے گئے ہیں مگر ہمارے نزدیک پبلک کو اس معاملہ میں نہ صرف ان رقوم کی طمع سے بلکہ زیادہ تر اس لئے سراغرسانی میں حکام کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ کہ ایسے خوفناک جرائم کی بیخکنی کے اسباب دراصل ملک کے **امن عامہ** میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک **نہایت** اہم اور قابل غور امر یہ بھی ہے جسکا چارہ کار گورنمنٹ کو ضرور سوچنا چاہیئے۔ کہ لوگ پولیس کی پکڑ دھکڑ اور تشدد سے خوف کھا کر اور بھی ان باتوں کے اظہار سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ جن سے مجرم انارکسٹوں کے متعلق کچھ سراغ چل سکے اگر بار بار کی کھینچاتان اور کاروبار کے حرج و نقصان پر افسران تفتیش کا برتاؤ مزید تشویش و زحمت کا موجب نہ ہو تو ممکن ہے کہ حتی الوسع لوگ کچھ واقعات متعلقہ کا علم ... اظہار [illegible]

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمدیت

چلو احمدیت دکھاتے چلیں
جو بگڑے ہیں ان کو بناتے چلیں

جگایا خدا نے ہمیں وقت پر
جو سوتے ہیں اُن کو جگاتے چلیں

جو اوڑے پڑے ہیں رہ راست میں
ذرہ اُٹھ کے اُن کو ہٹاتے چلیں

بُلایا ہے احمدؑ نے جس پیار سے
اُسی پیار سے ہم بلاتے چلیں

نہیں پیش آتے جو اخلاق سے
ہم اخلاق انکو دکھاتے چلیں

بدکتوں کو بد کائیں کیوں اور بھی
جو روٹھے ہیں ان کو مناتے چلیں

ہر اک دل میں پیدا ہو تحریک نیک
یوں ہی سلسلہ کو ہلاتے چلیں

جو دیتے ہیں گالی انہیں دیں دعا
یوں ہی سکہ اپنا بٹھاتے چلیں

خدا کے لئے ہم بنیں منتقی
یہ دولت جہاں میں لٹاتے چلیں

بسائیں لباسوں میں اس عطر کو
یہی رنگ رلیاں مچاتے چلیں

لحافوں میں غفلت کے جو ہیں پڑے
انہیں ٹھوکریں کچھ لگاتے چلیں

اگر ہڑبڑائیں وہ بیزار ہوں
تو ہم دم دلاسا دلاتے چلیں

جو تبلیغ حق پر اُلجھتے ہیں وہ
تو ہم نام حق کو سناتے چلیں

انہیں درد دل سے کریں رام ہم
ہم آنکھوں سے آنسو بہاتے چلیں

جو ہنستے ہیں ہم اپنے رو دیں ہیں
کچھ ایسی ہی چوٹیں لگاتے چلیں

کریں کام اپنا مدارات سے
انہیں پیار سے گدگداتے چلیں

سنبھالتے سنبھلتے سنبھل جائیں گے
انہیں کفر سے ہم بچاتے چلیں

مسلمان بنانے کا یہ وقت ہے
مسلمان انہیں ہم بناتے چلیں

خدا نے بنایا جنہیں دیندار
وہ ہاتھ اُن سے کچھ تو ملاتے چلیں

گروں کو اُٹھائیں خدا کے لئے
تسلی سے ہمت بڑھاتے چلیں

مسیحا و احمدؑ کے پیارے سخن
جو سنتے ہیں ان کو سناتے چلیں

مسیحا نے جو نفخ دم ہے کیا
اُسی دم سے مُردے جلاتے چلیں

محمدؐ ہیں جب رحمت عالمین
تو پھر ان کی رحمت دکھاتے چلیں

نہ آلودہ ہو جائیں بار تعصب
ذرہ اس سے دامن اُٹھاتے چلیں

نگاہ کرم رکھیں حامد بہ دوست
نہ اسکو نہ اُن کو اُڑاتے چلیں

نو آبادی آسٹریلیا کے دلچسپ حالات

(گذشتہ سے پیوستہ)

ویسٹرن آسٹریلیا میں آبادی

۱۸۹۰ء میں یا اس کے کچھ عرصہ بعد ویسٹرن آسٹریلیا میں اونٹوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ ضلع آسٹریلیا کا بہت بڑا خطہ ہے۔ قریباً ہندوستان جتنا لمبا اور چوڑا ملک ہے اور آبادی اُس زمانہ میں بہت تھوڑی تھی۔ اس ضلع کا آسٹریلیا کے دوسرے چار حصوں کے ساتھ اسوقت بہت کم تعلق تھا۔ شروع میں یہاں قیدی رہتے تھے یعنی انگلینڈ کا کالا پانی یہی ضلع تھا۔ گورے قیدی پرتھ اور فری مانٹل کے شہروں میں رہتے تھے۔ اور انکی حفاظت کے لئے ایک دستہ گوروں کی فوج کا رہتا تھا۔ اونٹ اس ضلع کو کچھ خشکی کے راستہ اور کچھ دریا کے رستے جہازوں میں لائے گئے خشکی کا رستہ ہرگٹ سپرنگ سے ایک ہزار میل دور تھا اور پانی نہ ہونے کے باعث بہت خطرناک تھا۔ مگر افغانوں نے ہمت نہاری اگرچہ اونٹوں کا بڑا نقصان ہوا۔ مگر وہ آخر پہنچ گئے دوسرے افغان بھی اونٹوں کے ساتھ اس رستہ سے پے در پے آئے اور آخر یہ راستہ اب عام رستہ بن گیا ادائیل میں سوائے افغان اونٹ والوں کے کسی کو آنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ گورنمنٹ سروے پارٹی بغیر افغان اونٹ والوں کے کہیں اور راستہ نکالنے اور پیمائش کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ دور دور تک پانی کا نشان تک نہ تھا اونٹ بیچارے بعض وقت ایک ہفتہ تک پانی کے بغیر رہتے تھے اور پارٹی والے اونٹوں پر پانی لیکر ایک ایک گھونٹ پیکر گذارہ کر لیتے تھے۔ بعض سروئیر اور بعض افغان رستہ بھولکر جنگلوں میں پیاس کے مارے مر گئے۔ اور اونٹ کو مار کر پیاس بجھانے کے لئے اس کا خون پی جاتے۔ بعض اونٹ کا پیشاب پی جاتے تھے۔ مگر پیاس کب دور ہو سکتی تھی۔ ایسے بہت سے واقعات آسٹریلیا کی ابتدائی آبادی میں ہوئے ہیں۔ جن کے سننے سے دل کانپ جاتا ہے۔

آسٹریلیا میں سونے کی کانیں

جنوبی آسٹریلیا کے آباد ہونے کے بعد مغربی آسٹریلیا میں اونٹوں کی سخت ضرورت محسوس ہوئی اس لئے کہ ۱۸۹۰ء کے بعد ہر طرف سونے نکلنے کے آثار سروے پارٹیوں کو معلوم ہوئے۔ چنانچہ پہلا گولڈ فیلڈ مغربی آسٹریلیا میں سدرن کراس کے نام سے مشہور ہوا۔ جس سارے ضلع کا نام ییلگارن ہے۔ یہاں اونٹ اور افغان اچھے موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے ہزاروں پاؤنڈ کمائے۔ کچھ عرصہ کے بعد یعنی ۱۸۹۲ء میں سدرن کراس سے ایک سو میل کے فاصلے پر کولگارڈی گولڈ فیلڈ پیدا ہوا۔ جسکے سونے کی شہرت سے تمام یورپ کے ملکوں سے کثرت سے لوگ آئے۔ مگر پانی کی تنگی سے لوگوں کو وہاں بڑی تکلیف ہوئی۔ جہاں کہیں کچھ پانی علاوہ گدیا سونے کے نرخ سے بکتا تھا۔ گورنمنٹ نے کنوئیں کھدوائے مگر پانی نمکین اور کڑوا نکلا۔ اونٹ اور گھوڑے لاچاری سے یہی پانی پیتے تھے۔ مگر آدمیوں کے لئے گورنمنٹ نے کنڈنسے بنوائے جس کے ذریعہ سے ہزاروں گیلن کڑوے پانی کو پکا کر میٹھا کر دیتے تھے۔ لوگوں کا گذارہ اس پر ہوتا تھا۔ جو ۲ شلنگ فی گیلن بکتا تھا۔ اور بعض لوگ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو بھی میٹھا پانی پلاتے تھے۔ گھوڑوں کو ۲ یا ۳ وقت پانی پینے کی ضرورت پڑتی تھی۔ مگر اونٹ ۳ یا ۴ دن کے بعد پانی پلائے جاتے تھے۔ دس شلنگ سے لیکر ایک پونڈ تک فی اونٹ کا خرچہ ایک ایک کرنگ کا مالک کو دینا پڑتا تھا۔ جس کے پچاس اونٹ تھے وہ گویا تیس پاؤنڈ یا چالیس پاؤنڈ ایک بار پانی پلانے کے دیتا تو بیچ آدمی کو نہانے کے لئے پانی مشکل سے میسر ہوتا تھا۔ ہر ایک اونٹ ایک پونڈ سے لیکر دو پونڈ روزانہ کماتا تھا۔ ان دنوں میں اونٹ والے بہت آسودہ و خوشحال تھے اور اونٹ کی قیمت ۴۰ پونڈ سے لیکر ایک سو پونڈ تک اونٹوں کا ملنا دشوار ہو گیا تھا جسقدر اونٹ جنوبی آسٹریلیا سے آتے وہ سب بک جاتے [illegible] نے کراچی و کلکتہ سے اگبوٹ بھر کر اونٹ لانے شروع کر دیئے۔ کولگارڈی سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر بمقام ہانن بہت سا سونا نکلا جو کہ اب کالگورلی کے نام سے مشہور

کے فاصلہ پر ایک مقام منیزری ہی وہاں بہت سونا نکلا۔ پھر اس سے آگے دو دو درجگہوں پر دو تین طرف ۸۰ میل کے فاصلے تک کثرت سے بہت مقاموں پر سونا نکلا یہ سب خشک ملک تھا۔ گھوڑے پانی سے دور نہیں جا سکتے تھے اسلئے اونٹ اپنے افغان مالکوں کے تحت ہر طرف پھیل گئے جہاں کہیں سونے کی کانیں نکلیں وہاں بغیر اونٹوں کے کوئی رہ نہیں سکتا تھا اونٹ ان کے لئے خوراک وغیرہ اسباب و پانی پیپوں میں بھر کر پہنچاتے تھے جدھر افغان اونٹ کی قطار یا قافلے لیکر پہنچتے وہاں لوگوں کے لئے عید ہو جاتی تھی اور لوگ ان دنوں میں افغانوں کو بھائی کیطرح سمجھتے تھے۔ (باقی دارد)

مختلف واقعات

پولیس میں اضافہ۔ رہتک میں ہندو مسلمانوں کی نااتفاقی کے باعث رام لیلا کے موقعہ پر فساد کی روک تھام کیلئے شملہ سے ۲ ہیڈ کانسٹیبل اور ۲۸ کانسٹیبل بھیجے گئے ہیں۔ سرگودھا میں ایک جدید تھانہ قائم کرنے کی غرض سے ضلع شاہ پور کی پولیس میں ایک سب انسپکٹر ۲ ہیڈ کانسٹیبل اور ۱۸ کانسٹیبلوں کے اضافہ کی منظوری دیگئی ہے۔ شملہ کی پولیس میں بھی تین سب انسپکٹر ۲ ہیڈ کانسٹیبل اور ۲۴ کانسٹیبل اضافہ کئے گئے ہیں۔ امرتسر میں شہر کی حدود سے باہر چھاونی اور سول کے علاقے کیلئے ایک تھانہ قائم کیا جائیگا۔ جس کے لئے ۲ سب انسپکٹر پانچ ہیڈ کانسٹیبل اور ۴۸ کانسٹیبل منظور کئے گئے ہیں۔

پوسٹماسٹر کو سزا۔ ہیلی رام برانچ پوسٹماسٹر تحصیل علاقہ سندھ کو سرکاری روپیہ خورد برد کرنے کے جرم میں ۲ سال قید سخت اور ۳۰۰ روپیہ جرمانہ یا ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

ٹرانسوال میں غلامی۔ ایک مقدمہ اغوا کا فیصلہ کرتے ہوئے سشن جج کوئمائیم ریاست ٹرانسوال کی بعض جاگیروں میں غلامی کی سی حالت پھیلی ہوئی ہے جو لوگ ان جاگیروں میں مزدور بن کر قید ہو جاتے ہیں وہ ایک کرسی پر بیٹھ کر لوگ کیطرح انسانیت کے تمام حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور قانون کا ہم اس قدر مضبوط و طویل نہیں ہے جو مزدوروں تک پہنچ سکے۔

سزائے قید کی تنسیخ۔ آگرہ کے جن فصابیوں کو الزام مفسدہ پردازی میں مجسٹریٹ کی عدالت سے طویل المیعاد قید کی سزا دیگئی تھی وہ اپیل میں عدالت سشن جج سے مسترد کر دیگئی۔

سزائے موت۔ رام لال نامی سوداگر اسپاب جس نے تین ہندوستانیوں کو قتل کرنیکے بعد دو انگریز ڈپٹی مجسٹریٹ پر بھی حملہ کر کے انہیں زخم پہنچائے تھے۔ عدالت سشن جج سے پھانسی کا سزایاب ہوا اس حکم کے خلاف اپیل کی جائیگی۔

محصول چنگی میں فریب۔ کراچی کے سٹی مجسٹریٹ نے واپسی محصول چنگی کے فریب کے مقدمہ میں دو ہندو تاجران غلہ کو بالترتیب ۵۰ اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

رہائی۔ پنڈت گوردھن شرما ساکن سکا پور مصار ا سکے دیگر رفقاء سرویرن ہنگام ایڈیٹر ... [illegible] ... جنہیں سیشن جج لکھنؤ نے ۱۹۱۱ء میں ۵ سال کی جلاوطنی اور قید کی سزا دی تھی اور جو احمد آباد کی سنٹرل جیل میں مقید تھے قانون معافی کے بموجب ... رہا ہو گئے ہیں۔

صوبجات متحدہ کی ڈکیتیاں۔ صوبجات متحدہ کے انتظام پولیس کی بابت ایک رپورٹ شائع ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سال زیر نظر میں سرقہ اسلحہ کے ۱۲۵ وقوعے ہوئے۔ تمام صوبہ میں ڈکیتیوں کی اس قدر کثرت ہے کہ ۲۰۰ مقدمات کا کوئی پتہ نہ لگ سکا۔ ریاست دھولپور نے انسداد ڈکیتی کے کام میں دلی امداد دی۔ دوران سال میں کئی نامی ڈاکو پکڑے گئے۔ اور ان کی ٹولیاں توڑ دی گئیں گوالیار کی پولیس نے ڈیگاسنگھ نامی مشہور ڈاکو کو پکڑ لیا۔ اور ریاست نیپال و ضلع بہرائچ کی پولیس نے علاقہ نیپال کے مشہور سرغنہ ڈاکو کو گرفتار کیا۔

مزدوروں نے پل اڑا دیئے۔ امریکہ میں ڈیوس نامی ایک لوہار کی گرفتاری نے عجیب سنسنی پھیلا دی ہے۔ اس پر ۱۹۱۱ء میں ریاست نیو یارک میں بارود کے ذریعہ سے ایک ریل کا پل اڑا دینے کا الزام لگا ہے اور اس نے اپنے جرم کا اقبال کرنے کے علاوہ یہ بھی بیان دیا ہے۔ کہ مزدوروں کی سوسائٹی کے بہت سے کارکن چند برسوں سے پے در پے اسی طرح پلوں کو اڑاتے رہے ہیں۔ لوہاروں کی سوسائٹی کا سکرٹری مسٹر اوزنر بھی میکنا مارا برادران اور پچاس دیگر لوہاروں کے ساتھ امریکن برج کمپنی کی جائداد کو اڑانے کی سازش کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ اس طرح پل وغیرہ کو برباد کر کے اپنے بھائیوں کے لئے روزگار پیدا کرتے تھے۔ اور انہیں بیکاری سے بچاتے تھے۔ افسوس دنیا میں مزدور اور سرمایہ کی جنگ نے کیسی ہیبت ناک حالت پیدا کر دی ہے۔

ایک اور بنک بند۔ بمبئی سے بھی ایک بنک بند ہونے کی افسوس ناک خبر آئی ہے جسکا نام کریڈٹ بنک آف انڈیا لمیٹڈ ہے۔ اس کا فروخت شدہ سرمایہ ۵۰ لاکھ اور ادا شدہ سرمایہ ۱۰ لاکھ ہے۔ کراچی۔ لکھنؤ۔ سکھر وغیرہ مقامات میں اسکی شاخیں ہیں۔ پنجاب میں پیپلز بنک کے بعد امرت سر بنک۔ پشاور بنک۔ ملتان اور ہندوستان بنک نے اپنا کاروبار بند کیا ہے اور اب بمبئی کا ایک بنک بھی اسی زمرہ میں شامل ہو گیا۔

جنوبی افریقہ میں جو ۲۶ ہندوستانی ۲۳ ستمبر کو قید کئے گئے تھے۔ اور جن میں مسٹر گاندھی کے رشتہ دار بھی شامل تھے۔ انہوں نے ٹیکہ لگوانے سے انکار کر دیا اور دو دن سے کھانا پینا بھی ترک کر دیا۔ حکام نے اس خیال سے کہ کہیں کھانے کی ہڑتال نہ ہو جائے۔ انہیں ڈربن بھیجدیا ہے۔

[illegible] ... ۳۰۰ ... بہ ثبوت فساد ... دو تو مارے گئے۔

قبل از مرگ۔ ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ کرزن بہادر نے اپنی بیگم مرحومہ کی قبر پر ایک یادگاری ستون بنانے کا کام ایک ماہر فن سنگتراشی کو سپرد کیا ہے اس کا کام قریب الاختتام ہے۔ اور ستون مذکور مقام کیڈلسٹن میں لیڈی کرزن کی قبر کے پاس ایستادہ ہے۔ لارڈ کرزن کو اس میں درباری لبادہ پہنے ہوئے دکھلایا جائیگا۔ کہتے ہیں۔ کہ ڈھائی سال کی محنت سے لیڈی کرزن کا جو یادگاری ستون تیار کیا گیا تھا۔ وہ کسی حریف نے خراب کر دیا تھا۔ جس سے یہ تمام کام از سر نو کرنا پڑا تھا۔

اشتہاری دھوکا۔ ایک دھوکے باز شخص نے ایک اشتہار دیا۔ کہ جو کوئی شخص میرے پاس دو روپیہ بھیجیگا۔ اس کو ایسا نسخہ بتایا جائیگا۔ کہ وہ کبھی بڈھا نہیں ہوگا۔ اس پر اکثر لوگوں نے اس کے پاس دو دو روپے بھیجدیئے اور ایک معقول رقم اس طرح اس کے پاس جمع ہوگئی۔ آخر میں دھوکہ باز نے سب کو جواب لکھدیا۔ کہ ۲۵ سال کی عمر میں خودکشی کر لو۔ بعد ازاں بڑھاپے کا کبھی منہ نہ دیکھو گے۔

کمی کی ضرورت۔ بمبئی کی ٹریڈز ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ کو درخواست بھیجی ہے۔ کہ ولایت سے ہندوستان کو ہفتہ میں دو بار ڈاک لانے کی بجائے تار کے نرخ میں تخفیف کرنی چاہیئے۔

بے تعصب نواب۔ رادہن کے نواب صاحب نے ایک ہزار روپیہ جینیوں کو بدیں غرض عطا کیا ہے۔ کہ ان کی جانب سے بھگوت سوتر کی کتھا ہو۔

آیورویدک نمائش۔ امسال متھرا میں آیورویدک کانفرنس کے ساتھ ایک آیورویدک نمائش بھی ہوگی۔ جس میں جڑی بوٹی اور انسانی ڈھانچ ہڈیاں اور تمام آیورویدک کی تدبیر کتب رکھی جائینگی۔ ۱۵ اکتوبر کے اخیر تک سپرنٹنڈنٹ نمائش کے نام اشتہار روانہ کرنے چاہیئیں۔

قلمی مسودے۔ مدراس میں مشرقی مسودہ جات کی ایک لائبریری ہے جس میں ۵۰۰ سے زیادہ قلمی مضامین اور ۲۵۰ سے زیادہ قلمی کتابوں کے مسودے ہیں۔ جو ہندو تہذیب پر بہت کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

پرانے ٹکٹ۔ ہمارے قیصر ہند کو پرانی ٹکٹوں کے جمع کرنے کا بڑا شوق ہے۔ اور ان کے پاس سٹامپ کا جو ذخیرہ ہے۔ اس کی قیمت ۵ لاکھ بتائی جاتی ہے۔

عطائے اختیارات۔ گورنمنٹ ہند نے فوجی افسروں کی بابت بے تار کی پیغام رسانی کے استعمال کے لئے جدید قواعد منضبط کئے ہیں۔

ایک واقف کار صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستانی طلباء کے لئے فرانس ... انگلینڈ کی نسبت جرمنی حصول تعلیم کی بہت عمدہ جگہ ہے۔

عجیب فیصلہ۔ ولایت میں تیزی سے موٹر چلانے کے خلاف ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے مجسٹریٹ نے ہدایت کی۔ کہ موٹر چلانے والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے پہلو میں کسی نوجوان لیڈی کو نہ بٹھائے۔ کیونکہ اس کے باعث اس کی توجہ ادھر مبذول رہتی ہے۔ اور ایسی حالت میں کوئی حادثہ ہونے کا قوی احتمال ہے۔

شادی کا ایک نمونہ۔ یورپ کے بعض حصوں میں شادی کی رسومات ادا کرنے میں حتی الوقع وقت بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایک دفعہ ایک خوش قسمت جوڑا کسی جسٹس آف پیس کے پاس پہنچا۔ چونکہ وقت تنگ تھا۔ آپ نے فوراً حکم دیا "ہاتھ ملاؤ"، انہوں نے ہاتھ ملا لئے۔ آپ نے عورت سے مخاطب ہو کر کہا یہ منظور؟ وہ بولی۔ جی ہاں۔ پھر مرد سے کہا یہ عورت منظور؟ اس نے بھی ہاں کی۔ آپ نے فوراً "میریڈ" کا آخری لفظ منہ سے نکالا۔ یعنی شادی ہوگئی۔ اور دو ڈالر فیس لے کر انہیں دو منٹ کے اندر اندر رخصت کر دیا۔

گرم پانی سے نہانا مفید نہیں۔ اس سال یورپ کی میڈیکل کانفرنس نے جو لنڈن میں ہوئی۔ تسلیم کیا ہے۔ کہ گرم پانی سے غسل کرنا صحت کے لئے فائدہ مند نہیں۔ صرف کسی کسی بیماری میں مفید ہو سکتا ہے۔ آیورویدوالوں نے تو پہلے ہی تندرست آدمی کے لئے صبح ٹھنڈے پانی کا اشنان صحت کو بڑھانیوالا لکھا ہے۔

کلرکوں کی تخفیف۔ پنجاب گورنمنٹ سرکاری دفاتر میں کلرکوں کے عملہ کی تخفیف کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ سنا جاتا ہے۔ کہ موسم سرما میں ایک خاص کمیٹی قائم کی جائیگی۔ جو لاہور کے سرکاری دفتروں کے عملہ کلرکان کے کام اور طریقہ کے متعلق پڑتال کرے گی۔ اس کمیٹی کی تحقیقات کا منشا یہ ہوگا۔ کہ ایسا کوئی طریقہ نکالا جائے۔ جس سے کہ دفاتر کا معمولی روزانہ کام جو کلرکوں کے ہاتھ سے نکلتا ہے کم ہو جائے۔ اور اس کام کی تخفیف کی وجہ سے جو زاید کلارک معلوم ہوں انہیں ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ اور باقی جو کلارک رہ جائیں۔ ان کی تنخواہیں بڑھا دی جائیں۔

عربی اتحادی وفد کے پیش کردہ مطالبات کو دولت عثمانیہ نے منظور کر لیا ہے چنانچہ عنقریب دمشق اور بیروت میں دو عالیشان مدرسے کھولے جائینگے۔ پولیس اور چند دیگر محکموں میں بھی جدید اصلاحات جاری ہونگی ٹیکس وصول کرنے میں جو سختیاں کی جاتی ہیں وہ دور ہو جائینگی دمشق میں قانون کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا جائیگا۔

کشتیوں کا پل۔ ڈیرہ غازیخان میں دریائے سندھ پر کشتیوں کا پل تجارت کے لئے کھل گیا ہے۔

دعائے مضطر کی قبولیت۔ موضع سرائے ضلع امرتسر میں ایک شخص مسمی مہتاب نمبردار عرصہ سے بالکل نابینا ہو گیا تھا۔ بر موقع فصل ربیع ۱۹۱۳ء کمادہ کے پاس سویا ہوا تھا۔ کہ اسے جائے ضرور کی حاجت ہوئی تو اس نے اپنی چارپائی سے دور جا کر رفع حاجت کی جب واپس پھرا تو چارپائی نہ ملی۔ بہت دیر تلاش کرتا رہا۔ مگر ناکام رہا۔ تو بارگاہ خداوندی میں اس قدر حضور قلب سے زاری شروع کی کہ روتے روتے غش آگیا۔ اور اسی بیہوشی کی حالت میں سو گیا۔ جب صبح کو بیدار ہوا تو آنکھیں بینا پائیں۔ اور اب نظر ایسی صاف ہے کہ سوئی میں دھاگا ڈال سکتا ہے۔ اور نہایت حیات ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ

عقابوں سے دشمن کے جہازوں کو تباہ کرنا۔ فرانس میں چالنس لوز نائس جو ہوائی جہازوں کی چھاؤنیاں ہیں ان میں بڑے بڑے عقابوں کو سکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ دشمن کے ہوائی جہازوں پر حملہ کر کے۔ ان کو تباہ کر دیں جبکہ وہ جہاز پرواز کرتے ہوں۔ ان عقابوں کو کئی کئی دن تک بھوکا رکھا جاتا ہے اور ہوائی جہاز کے نمونے بنا کر اور ان میں گوشت کے ٹکڑے لٹکا کر آسمان پر پہنچایا جاتا ہے۔ پھر ان پر بھوکے عقاب چھوڑے جاتے ہیں۔ جو ان پر بڑی خوفناکی سے حملہ آور ہو کر اول تو گوشت کے ٹکڑوں کو نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔ پھر جہازوں کے پردوں وغیرہ کو چونچوں کے ذریعہ پھاڑ پھاڑ کر بیکار کر دیتے ہیں۔ کئی دفعہ اصلی جہاز پر چھوڑے گئے۔ تو جہاز رانوں کا اپنی جان بچانی دشوار ہو گئی۔ اس تجربہ میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے عقاب ہوائی جہاز کو اس قدر ناکارہ بنا دیتے ہیں کہ وہ ہوا میں پرواز کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس لئے یا تو اسے اتار لیا جاتا ہے۔ یا خود گر کر تباہ ہو جاتا ہے۔

عجیب و غریب اخبار۔ مغرب والے جو کام کرتے ہیں عجیب اور حیرت انگیز۔ ایک طرف تو ان کے ایسے ایسے شاندار اخبار شائع ہوتے ہیں جو لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں اور بادشاہوں کی رائے تک کو پلٹنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ دوسری طرف دیوانوں۔ فقیروں۔ اندھوں بہروں کے لئے بھی پرچے نکلتے ہیں۔ چنانچہ ایک سال گذرا "نوٹنگھم ہیرالڈ" نامی اخبار نکلا تھا۔ جو صرف پاگلوں کے پڑھنے کو چھپتا تھا۔ اور اس میں صرف انہی کی دلچسپی کی باتیں ہوتی تھیں۔ ایک اور اخبار "بیگرز جنرل" یا فقیروں کا اخبار آجکل پریس سے نکلتا ہے جس میں ایسے ایسے لوگوں اور انسٹی ٹیوشنوں کے پتے چھپتے ہیں۔ جہاں سے خیرات معقول مل سکتی ہے۔ نیو یارک میں ایک اخبار اس قسم کا نکلتا ہے۔ جس میں نوشادی شدہ لوگوں کے نام و پتے چھپتے ہیں۔ اس اخبار کی تاجروں میں بہت مانگ ہے کیونکہ وہ اپنا سامان بڑے نفع سے ان لوگوں کے پاس بیچ سکتے ہیں لیکن شاید سب سے عجیب اخبار بڈاپسٹ کا اخبار "ہرمونڈو" ہے اس کا چندہ نصف کراؤن ماہوار ہے۔ لیکن اس کا پرچہ چھپتا نہیں۔ سب مضمون ٹیلیفون پر خریداروں تک پہنچایا جاتا ہے۔ صبح کے وقت بازار بھاؤ کی خبر دی جاتی ہے۔ دوپہر کو ٹیلیفون کے ذریعہ ایک مختصر دلچسپ قصہ سنایا جاتا ہے۔ اور شام کو گرینڈ آپیرا ہوس کے گیتوں کا لطف حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مچھلی نما بھوت۔ ایک اخبار ایک بنگالی اخبار سے ناقل ہے کہ موضع پکھشا پرگنہ بار یسال میں ایک بوڑھے مسلمان نے اپنے ہی گھر کے نزدیک ایک تالاب میں عجیب طرح کی مچھلی دیکھی وہ اس کے پکڑنے پر آمادہ ہوا۔ اور ایک رومال میں اتفاق سے چند مچھلیاں آگئیں۔ اس نے پھر رومال پانی میں ڈالا۔ اب کی دفعہ دوسری مچھلی آگئی۔ یہ بہت خوش ہوا۔ لیکن کنارے پر نظر پڑتے ہی دیکھا کہ رومال میں سے آگ نکل رہی ہے۔ یہ دیکھکر مسلمان بڑا خوف زدہ ہوا۔ اور جونہی رومال کو اٹھا کر دوسری جگہ رکھا۔ وہ آگ اور مچھلیاں ایک دم غائب ہو گئیں۔

ایک مجرم کی ایجاد۔ مغربی ملکوں کے مجرم بھی ہمارے مجرموں پر سبقت رکھتے ہیں۔ چارلس ڈبلیو۔ راک فورٹ نامی ایک عادی مجرم نے جبکہ وہ اوہیو کے جیلخانہ میں قید تھا۔ بجلی کا علم سیکھا اور وہیں رہتے ہوئے اس قسم کی مشین ایجاد کی جس سے برقی طاقت کی مدد سے بازاروں کی صفائی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے بعض اور مفید ایجادیں بھی کی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

پیغام صلح
اخبار
لاہور

مقاصد

(۱) ہندوستان میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر ظاہر کرنا
(۷) سیاسی، تمدنی، اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ، سہ شنبہ، پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ للعہ (ما) ششماہی ہے۔ طلباء سے للعہ اور عہ (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام پتہ صاف اور خوشخط لکھیں

احمدیہ بلڈنگس
نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۹ - اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۸ ذی قعد ۱۳۳۱ھ | نمبر ۳۹

تازہ برقی خبریں

از سر نو - (ایتھنز - ۶ اکتوبر) ترکی وکیل مطلق نئے سرے سے گفتگو کرنے کے لئے یہاں (دارالسلطنت یونان میں) پہنچ گیا ہے۔

آثار بہتری (برلن ۷) جرمنی کا نیم سرکاری اخبار این۔ اے۔ زیتنگ بیان کرتا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ سردی و البانی۔ اور ترکی و یونانی دو نو طرف کی مشکلات میں گونہ سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ جزائر ایجیئن کا مسئلہ قبل از وقت چھیڑ جانے سے امن و صلح کے کام میں جس خطرہ کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا وہ اب بظاہر رفع ہو گیا ہے۔

سرویوں کی تعدی (لنڈن ۷) ایک نیم سرکاری یونانی بیان ہے کہ جمعہ کو آکریدہ پر قبضہ کرنے کے بعد سرویوں نے پہلے تو سرسری تحقیقات کی پھر چالیس البانیوں کو جنمیں ایک بچے (خطابدار) بھی تھا۔ بیدریغ نشانہ بندوق کیا۔ سردی افواج اب سرحد سے تجاوز کر گئی ہیں۔ انہیں کمک ابھی تک بڑے زور سے پہنچ رہی ہے۔

چین میں انتخاب صدارت (پیکن ۷) قرعہ اول میں انتخاب صدارت کا فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ ۵۹ ممبران پارلیمنٹ حاضر تھے۔ ایم رائے یوآن شیکائی کے حق میں ہوئیں اور ۱۵۲ ووٹ لی یوآن ہنگ کیلئے پریذیڈنٹ کے امیدوار ۲۱ تھے۔ قرعہ ثانیہ میں یوان شیکائی ۵۰۷ ووٹوں سے منتخب ہوا نتیجہ کے اعلان پر بڑا جوش ظاہر ہوا۔ بقول ریوٹر دولت برطانیہ اس جدید نظام حکومت چین کو بزور جمعہ تسلیم کریگی۔

ترکی صیغہ بحری - (لنڈن - ۷) کپتان رؤف کمان افسر جنگی جہاز حمیدیہ جنگی جہازات خریدنے اور عثمانی محکمہ بحری کو تقویت دینے کے قابل افسروں کی خدمات حاصل کرنے کی غرض سے روانہ لنڈن در رواں ہوا ہے۔

تناسلی بیماریاں۔ (۷) بقول مارننگ پوسٹ امراض تناسلی کی تحقیقات کے لیے عنقریب ایک کمیشن کے تقرر کا اعلان ہونیوالا ہے جسکے ۱۱ ممبروں میں کچھ عورتیں بھی ہونگی

سفیر یحییٰ گرفتاری - اینی کینی آنو کے زنانہ جلسہ میں دوبارہ پکڑی گئی غضب آلود ہجوم خونناک کشمکش کی جسمیں شے مزاحمت پولیس کے الزام میں ماخوذ ہوئیں

فرانس و سپین کے تعلقات - پریزیڈنٹ جمہوریہ فرانس شاہ الفانسو سے ملنے کو روانہ میڈرڈ ہوئے ہیں۔

شعلہ بمب (کلکتہ ۷ ستمبر) واقعہ سہیڈ کوٹر زمین جو مشتبہ بمب ملا اسکے متعلق تفتیش پولیس سے پتہ لگا ہے۔ کہ وہ بارود رکھنے کا ایک خالی ٹین ہے جس میں یوان پون انچی کیلیں۔ کچھ کنکر پتھر اور بارود بھری ہوئی تھی۔ یہ پوڈر آتشگیر مادوں کے انسپکٹر متعینہ ہندوم کے پاس بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ کیمیکل اگزامنر کا دفتر ۲۰ تاریخ تک کیلئے بند ہے۔ اس ٹین کے اوپر ایک سوراخ میں بارٹنی بندوق کا ایک کارتوس اس طرح لگا ہے۔ کہ ٹوپی بالائی سطح کے برابر معلوم ہوتی ہے۔ ابھی یہ معلوم نہیں کہ کارتوس چلا ہوا ہے یا غیر مستعمل۔ اگر نیا ہوتا۔ تو اس کا پوڈر ریا پر کرتے وقت آگ پکڑ جانا ممکن تھا۔ پولیس کی ابھی تک یہ رائے ہے کہ یہ ایک منحوس دل لگی ہے مگر تاہم وہ ابھی باقاعدہ مصروف تفتیش ہے۔

بمبئی میں ۷ اکتوبر کو راتکے ۲ بجے اردشیر نوشیرواں کی دکان کے جلو خوشی میں ایک نقب زنی والوں کو دونوں کو ایسی چاقو سے سخت زخمی کیا ۔ ذکر ۔ ملک سعد بعجلت ہسپتال پہنچایا ہی ملتجی ہوا۔ ملک سعد بعجلت ہم جلدآور ہوا۔

متفرق خبریں

دیو سماج کے سابق سکرٹری پنڈت دیودت صاحب نے سماج مذکور کے آرگن "جیون تت" کے خلاف ایک ازالہ حیثیت عرفی مضمون پر سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں دعویٰ کی نالش دائر کی ہے۔ یہ مضمون اخبار مذکور کی اشاعت مورخہ ۳۰ ستمبر میں چھپا تھا اور اس میں بخیال مدعی ان کے چال چلن پر حملہ کیا گیا ہے۔

لاہور میں مالکان کارخانجات ۸ اکتوبر کو مسٹر جے گوپال سیٹھی بیرسٹر کے دفتر میں جلسہ کر کے لوکل میونسپل کمیٹی کے بالائی لازم زیر دفعہ ۱۲۱ پنجاب میونسپل ایکٹ پر غور کرنے والے تھے۔

سول اسسٹنٹ سرجنوں کی ایک جنرل میٹنگ ۸ تاریخ کی شام کو ڈاکٹر مرزا یعقوب صاحب ایل۔ ایم۔ ایس کے مکان پر اجلاس کر کے امور ذیل طے کرنیوالی تھی۔ (۱) پنجاب کے لئے سول اسسٹنٹ سرجنز کی ایسوسی ایشن کا باضابطہ اجرا (۲) عہدیداروں کا انتخاب (۳) رویال کمیشن کے سامنے پیش کرنیکے لئے کوئی مزید تجاویز۔

جاپان - کا منشا ہے کہ فوچاؤ اور لنکنگ کے درمیان ایک ریلوے لائن جاری کی جائے۔

گلاسگو کے کارخانجات پارچہ بافی فصل روئی کی خرابی سے سخت تشویش میں ہیں۔ کہ اگر کام بند ہوا تو آٹھ ہزار آدمی بیکار ہو جاینگے۔

دہلی - سے ۱۱۰ کمبل کانپور کے زندانیوں اور مقتولین کے یتامیٰ و بیوگان کے واسطے بھیجے گئے۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اپنی والدہ کے شرادھ پر ۲ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ خرچ کیا۔

طاعون - آمد سرما کے ساتھ ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ بمبئی میں زیادہ زور ہے چنانچہ ہفتہ گذشتہ میں ہندوستان بھر کی کل ۱۸ سو طاعونی اموات میں سے ۱۲ سو صرف احاطہ بمبئی کی تھیں۔ بنگال ابھی تک اس سے پاک ہے۔

ملزم - مسی روپی بھگت کے خلاف جو لڑکیاں بیچنے کا بیوپار کرتا تھا۔ پولیس نے اشتہار دیا ہے۔ دیسی ریاستوں سے اس کی گرفتاری میں مدد کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

پچھلے - چار مہینہ کے عرصہ میں کینیڈا میں ۲½ لاکھ آدمی غیر ملکوں سے داخل ہوئے۔ جن میں سے ایک لاکھ انگلستان کے تھے۔

ہوڑہ سٹیشن پر بابو کے۔ این مکرجی ڈپٹی انسپکٹر مدارس ریل کے ٹکٹ خریدنے میں مصروف تھے کہ ایک گرہ کٹ ان کی جیب سے ۱۰۰۰ روپے اڑا لے گیا۔

پورٹ بلیر (کالے پانی) سے ایک پنجابی مجرم اور ایک برہمی جو ضلع بسین کا رہنے والا ہے۔ ایک دیسی کشتی پر سوار ہو کر فرار ہو گئے۔

اس سال برار میں ۳۰۵۳۵۷ ایکڑ زمین پر کپاس کی کاشت کی گئی ہے۔ پچھلے سال صرف ۲۷۶۸۴۳ ایکڑ پر تھی۔

لاہور میں آج کل کم و بیش ۱۰۲ درجہ گرمی پڑ رہی ہے گو راتیں سرد ہوتی ہیں۔ اسی لئے موسمی بخار وغیرہ کی شکایت عام ہے۔

صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی ۹ - اکتوبر کو اضلاع ہزارہ و پشاور کے دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔

الہ آباد - یونیورسٹی کا جلسہ کانووکیشن ۱۵ - نومبر کو منعقد ہوگا۔

زار روس کے خاص علاج کے لئے ۲۵ ڈاکٹر مقرر ہیں اتنے ڈاکٹر اور کسی بادشاہ کو نصیب نہیں۔

کینیڈا - سے بہت سا مکھن ولایت کو جایا کرتا تھا۔ مگر اب وہاں آبادی اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہیں کی مانگ پوری نہیں ہوتی۔

انگلستان کے دو محقق لنڈن کے برٹش میوزیم کے لئے مختلف قسم کی تیتریاں جمع کرتے پھر رہے ہیں۔ جن علاقوں میں ملیریا کا زور تھا وہاں انہیں ۹۰ قسم کی تیتریاں ملی ہیں۔

بھاگلپور میں ہندی کانفرنس کا جو آئندہ اجلاس ہونے والا ہے اس کی صدارت کے لئے لالہ منشی رام گورنر گورو کل کانگڑی کو منتخب کیا گیا ہے۔

روس - نے منگولیا کو ۲۰ لاکھ روبل قرضہ دیا ہے۔

گذشتہ ۳ سال کے عرصہ میں پنجاب میں غیر ملکی شراب کی ۱۴ اور دیسی شراب کی ۳۰ دکانیں بند کی گئی ہیں۔

پچھلے سال کلکتہ کی بندرگاہ سے ۷۲۸۵ مزدور مختلف ملکوں کو روانہ ہوئے۔

ہندو یونیورسٹی - کے فنڈ میں ابتک ۴۰ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے امسال بھی مقامی ہندوؤں کو دسہرہ رام لیلا کے لئے ایک سو روپیہ عطا فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ — ۹ - اکتوبر ۱۹۱۳ء — نمبر ۳۹

کلام محبوب

مسلمانوں کا خدا تو وہ خدا ہے جو زمین آسمان پر نظر ڈالکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ تازہ نشانوں سے اپنا وجود ظاہر کرتا ہے ایک سچا مسلمان اس کی آواز اب بھی اسی طرح سن سکتا ہے۔ جس طرح حضرت موسےٰ نے کوہ طور پر سنی تھی۔ وہ اس کے زندہ معجزات براہ راست دیکھ سکتا ہے پھر وہ مُردوں کا نام کیونکر خدا رکھ سکتا ہے۔ یہ لوگ انسان پرست ہونیکی وجہ سے آسمانی تعلقات سے قطعاً محروم ہیں اور خدا تعالیٰ کی آسمانی تائیدیں ان لوگوں کے شامل نہیں ہیں۔ صرف بیہودہ قصے بجائے نشانیوں کے پیش کئے جاتے ہیں نہ عقل کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں اور نہ آسمانی نشانوں کے ساتھ شرک اور مخلوق پرستی کو زمین پر پھیلا رہے ہیں۔ اور پھر قرآن شریف پر اعتراض۔

جسمانی طہارۃ کی طرف کیوں توجہ دلائی۔ یہ نہیں جانتے کہ نبی روحانی باپ ہوتا ہے۔ وہ درجہ بدرجہ ہر ایک ناپاکی سے چھوڑانا چاہتا ہے اور ہر ایک خطرہ سے بچانا چاہتا ہے۔ سو اول درجہ کی ناپاکی جو انسان کو وحشیانہ حالت میں ڈالتی ہے جسمانی ناپاکی ہے اور اس سے خطرناک امراض اور مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں سو ضرور تھا کہ خدا کی کامل کتاب اپنی تعلیم کا ابتدا اسی سے کرتی سو خدا نے ایسا ہی کیا۔ اول جسمانی ناپاکیوں اور دوسری وحشیانہ حالتوں سے چھوڑا کر وحشیوں کو انسان بنانا چاہا - پھر اخلاق فاضلہ اور طہارت باطنی کے احکام سکھلا کر انسانوں کو مہذب انسان بنایا اور پھر محبت اور فنا فی اللہ کے باریک دقائق تک پہنچا کر مہذب انسانوں کو باخدا انسان بنا دیا۔ اور پھر یہ سب کچھ کر کے فرما دیا۔ اِعْلَمُوا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا۔ یعنی جان لو کہ خدا نے زمین کو مرنے کے بعد پھر زندہ کیا۔ سو خدا کا کلام حکمت کے طریقوں سے انسان کو ترقی کے منار تک پہنچاتا ہے وہ اس سے شرم نہیں کرتا۔ کہ انسان کو جو انسانیت سے گرا ہوا ہے ظاہری ناپاکیوں سے بھی چھوڑائے جیسا کہ وہ باطنی ناپاکیوں سے چھوڑاتا ہے اس نے اپنی پاک کلام میں انسانوں کو دونوں قسم کی پاکیزگی کی طرف ترغیب دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ یعنے خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اُن کو بھی دوست رکھتا ہے۔ جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔ سو توابین کے لفظ سے خدا تعالےٰ نے۔

باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی اور متطہرین کے لفظ سے ظاہری طہارۃ اور پاکیزگی کی ترغیب دی اور اس آیت سے یہ مطلب نہیں کہ صرف ایسے شخص کو خدا تعالےٰ دوست رکھتا ہے کہ جو محض ظاہری پاکیزگی کا پابند ہو۔ بلکہ توابین کے لفظ کو ساتھ ملا کر بیان فرمایا۔ تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالےٰ کی اپنے بندوں کے لئے اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہوگی اس سے وابستہ ہے۔ کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرے۔ لیکن محض ظاہری پاکیزگی کی رعایت رکھنے والا دنیا میں اس رعایت کا فائدہ صرف اس قدر اُٹھا سکتا ہے۔ کہ بہت سے جسمانی امراض سے محفوظ رہے۔ اور اگرچہ وہ خدا تعالےٰ کی اعلےٰ درجہ کی محبت کا نتیجہ نہیں دیکھ سکتا مگر چونکہ اُس نے تھوڑا سا کام خدا تعالےٰ کی منشار کے موافق کیا ہے یعنی اپنے گھر اور بدن اور کپڑوں کو ناپاکیوں سے پاک رکھا۔ اس لئے اس قدر نتیجہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ بعض جسمانی بلاؤں سے بچا لیا جائے بجز اس صورت کے کہ وہ کثرت گناہوں کی وجہ سے سزا کے لائق ٹھہر گیا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے لئے یہ حالت بھی خدا تعالےٰ میسر نہیں کریگا کہ وہ ظاہری پاکیزگی کو کماحقہ بجا لا کر اس کے نتائج سے فائدہ اُٹھا سکے خوش بموجب وعدہ الٰہی کی محبت کے لفظ میں سے ایک خفیف اور ادنےٰ سے حصہ کا وارث وہ دشمن بھی اپنی دنیا کی زندگی میں ہو جاتا ہے۔ جو ظاہری پاکیزگی کے لئے کوشش کرتا ہو۔ جیسا کہ تجربہ کے رو سے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں۔ اور اپنی بدرؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں۔ اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں۔ اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ پس گویا وہ اس طرح پر یحب المتطہرین کے وعدہ سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور خطرناک بیماریاں ان کو آپکڑتی ہیں۔

روحانی اور جسمانی بیماریوں سے بچنے کا علاج

اگر قرآن کو غور سے پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالےٰ نے کے بے انتہا رحم نے یہی چاہا ہے کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کر کے روحانی عذاب سے نجات پاوے اور ظاہری پاکیزگی اختیار کر کے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اور اس سلسلہ کو قرآن شریف میں اول سے آخر تک بیان فرمایا گیا ہے جیسا کہ مثلاً یہی آیت اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ صاف بتلا رہی ہے کہ توابین سے مراد وہ لوگ ہیں جو باطنی پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں اور متطہرین سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو ظاہری اور جسمانی پاکیزگی کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا**۔ یعنی پاک چیزیں کھاؤ۔ اور پاک عمل کرو۔ اس آیت میں ایک حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے کلوا من الطیبات کا ارشاد ہے اور دوسرا حکم روحانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے واعملوا صالحا کا ارشاد ہے۔ اور ان دونوں کے مقابلہ سے ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ بدکاروں کے لئے عالم آخرت کی سزا ضروری ہے کیونکہ جب کہ ہم دنیا میں جسمانی پاکیزگی کے قواعد کو ترک کر کے فی الفور کسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر بھی یقینی ہے کہ اگر ہم روحانی پاکیزگی کے اصول کو ترک کرینگے تو اسی طرح موت کے بعد بھی کوئی عذاب معلوم ضرور ہم پر وارد ہوگا۔ جو وبا کی طرح ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوگا نوٹ۔ چنانچہ یہی طاعون اس بات کی گواہ ہے کہ جن جن شہروں اور گھروں میں جسمانی پاکیزگی کی ایسی رعایت نہیں کی گئی جیسی کہ چاہئے تھی۔ آخر وبا نے اُنکو پکڑ لیا اگرچہ یہ عفونتی اجرام کم و بیش ہر وقت موجود تھے۔ لیکن وہ اندازہ قائم نہیں کر سکتے جب تک وہ خود ہم وارد نہ ہو جائے پس کیونکر روحانی سمیت کا ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کب اور کس وقت ہمیں ہلاک کر سکتی ہے۔ لہذا ہمیں لازم ہے کہ لاپروائی اور غفلت سے زندگی بسر نہ کریں اور دعا میں لگے رہیں خدا سے اُسکا فضل مانگنا اور دعا میں لگے رہنا۔ اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں یہی ایک راہ ہے جو نہایت ضروری اور واجب طریق ہے۔ اسی وجہ سے قرآن شریف میں عذاب سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی گئی ہے۔ اور وہ دعا سورہ فاتحہ کی دعا ہے جو پنجوقت نمازمیں پڑھی جاتی ہے یہ دونوں قسم کے عذابوں سے بچنے کے لئے دعا ہے۔ کیونکہ آخری فقرہ دعا کا یہ ہے کہ یا الٰہی ان لوگوں کی راہ سے بچا جنہیں طاعون پھوٹی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا اس لئے ہے کہ تا ہم دنیا کے جہنم اور آخرت کے جہنم دونوں سے بچائے جائیں۔ لہذا میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص یہ دعا یعنی سورہ فاتحہ دفع طاعون کے لئے اخلاص سے نماز میں پڑھتا رہے تو خدا اس کو اس بلا سے اور اس کے بد نتائج سے بچا لیگا۔

خانگی دستکاریاں

ہم ماہ حال کو جو حرفتی کانفرنس فیض آباد میں منعقد ہوئی اُس میں منجملہ دیگر امور ضروری کے ایک تجویز یہ بھی پاس ہوئی کہ ان دستکاریوں کی ترقی و حوصلہ افزائی پر اہل خواہانِ ملک کو خاص توجہ کرنی چاہئے جن کے ذریعہ غریب فلاکت زدہ گھر بیٹھے اپنی روزی کما سکتے ہیں۔ جو صنعت و حرفت کے کام کارخانجات میں ہوتے ہیں۔ انکی جانب تو پہلے سے بھی لوگ کم و بیش متوجہ ہیں لیکن خانگی دستکاریوں کے متعلق جہانتک معلوم ہے تا حال کچھ ایسی باقاعدگی و مستعدی سے کام نہیں لیا گیا۔ حالانکہ اُن پر ملک کے لکھو کھہا غریب پیشہ عیالداروں۔ قابل رحم یتامےٰ و بیوگان اور بیکس افراد اہل وطن کی گذران کا دار و مدار ہے۔ یہ تجویز فی الواقعہ نہایت اہم اور قابل توجہ ہے کیونکہ اخراجات و ضروریات زندگی روز بروز بڑھتی جاتی ہیں۔ اور کم مقدرت لوگوں کو کافی وسائل معاش کا طمانیت بخش انتظام نہونیسے آئے دن سخت پریشانی کا سامنا رہتا ہے۔ کاش کہ ملک و ملت کے بلند خیال حضرات اپنی اولوالعزمیاں لکے پروگرام سے کچھ قیمتی وقت بچا کر ایسی باتوں کی جانب بھی التفات فرماویں جن سے نادار یا متوسط الحال ابنائے زمن کی با آبرو زندگی کا سوال وابستہ ہے۔

اسپارہ میں مسلمانوں کی اہم ذمہ واری

مسلمانوں کو اُنکا دین قیم تخلقوا باخلاق اللہ کی ہدایت فرماتا ہے اور ربوبیت بھی شیون الٰہی میں سے ایک اشہرین اور عالمگیر شان ہے۔ جس کے ماتحت ہر ایک وجود فیضیاب ہوتا ہے۔ عام اس سے کہ وہ جاندار ہو یا بیجان۔ حیوان ہو یا انسان۔ غیر مسلم ہو یا مسلم۔ بیگانہ ہو یا یگانہ۔ پھر حقوق ذوالقربیٰ کو ملحوظ رکھنے کی بھی اسلام میں بڑی تاکید ہے۔ ان سب مسلمات کو پیش نظر رکھکے ہم چاہتے ہیں کہ اپنے باہمت اور ذیمقدرت بھائیوں کو اُن غریب بھائیوں کے متعلق بھی ہمدردی و امداد کی طرف توجہ دلائیں جنکا بیشتر حصہ محنت مزدوری سے بدقت تمام اپنا پیٹ پالتا ہے۔ اور افسوس کہ بوجہ کمی تعلیم یا عدم موجودگی وسائل کے وہ اپنے کاروبار میں کوئی ترقی و اصلاح نہیں کر سکتے جس سے اُن کی موجودہ ردی حالت کچھ سنور سکے۔ بڑے شہروں میں اس قسم کے محتاج اعانت مزدوری و دستکاری پیشہ مسلمان بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اُن میں خصوصاً بعض شرفاء کی حالت تو بہت ہی قابل رحم ہوتی ہے۔ انکی چار دیواری کے شبانہ روز حالات کا اگر بچشم عبرت معائنہ کیا جائے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں بعض و معاد دونوں پہلو ایسے بھیانک نظر آئینگے۔ کہ اسلام میں اور ان لوگوں میں کوئی صحیح و قوی تعلق باور کرنا مشکل ہوگا۔ مگر آہ! یہ بڑے بڑے شاندار اسلامی جلسے یہ ایک سے ایک بڑھ کر بلند نام و ذی وجاہت مُکھیان قوم ان کی طرف ایک نظر عنایت تک نہیں فرماتے۔ ان کی اسلامی حمیت اور حُبّ دین و ملت ان شامت کے ماروں کا کچھ بھی نہیں سنوارتی۔ جن کی اگر چندے اور خبر نہ لی گئی تو خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بننے میں کیا کسر رہجائیگی۔ اے ہمارے ملت پرست حامیان حُرمتِ اللہ اُٹھو اور ان گرے ہوئے بھائیوں کی بھی تو کچھ خبر لو۔ تمہاری یہ شاندار سکیمیں یاد رکھو! کچھ بھی کام نہ آئینگی۔ اگر قوم کا یہ جزو غالب اپنی **دینی۔ اخلاقی۔ تعلیمی۔ تمدنی۔ اور مالی** حالت کے لحاظ سے یوں ہی ذلیل رہا۔

ہوم رُول

مسئلہ ہوم رُول یا ولائتی مطالبہ سوراج سے ہمیں ایک قیمتی سبق ملتا ہے۔ کہ جب ان ترقی یافتہ مہذب روشن خیال اور فراخ دل قوموں میں اس مطالبہ کے طفیل بڑے بڑے نفرت خیز واقعات اور ہولناک حادثات گزرتے۔ سنسنی پیدا کرنیوالی رنجشیں اور اُلجھنیں رونما ہوتی ہیں۔ حالانکہ اُن کا ملک۔ ملت۔ مذہب سب کچھ ایک ہے پھر بلا ہندوستان میں کیا سیلف گورنمنٹ کا معاملہ کوئی آسان امر ہے جہاں نہ تو پبلک کے مذہب و ملت میں یک رنگی نہ وہاں کی سی تعلیم تہذیب روشن خیالی۔ پھر ہم حیران ہیں۔ کہ پالیٹکس کے شیدائی اپنے ملک اور قوم کی بہت سی اشد ضرورتوں سے بیفکر ہو کر ابھی سے ان دور دراز کار بلند پروازیوں کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں؟ ابھی تو خیر سے اُن ممالک و اقوام کے بالمقابل تمہارے ابنائے ملت کے صدہا دکھڑے گھر ہی میں محتاج تصفیہ ہیں۔

مسلمانوں اور سکھوں میں نزاع

معلوم ہوا ہے کہ قبول پور (رشیا) کے مسلمان اندنوں سخت تشویش میں ہیں۔ چند اشخاص کا ایک سکھ گوردوارہ توڑنیکے الزام میں چالان کیا گیا اور

نوٹ: اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ کچھ چیز نہیں۔ بلکہ جیسا کہ ہم بد جسمانی بد طریقوں سے بلاؤں پر پڑتے ہیں۔ اور پھر حفظ صحت کے قواعد کی پابندی سے اس سے نجات پاتے ہیں یہی قانون قدرت ہمارے روحانی عذاب اور نجات سے وابستہ ہے۔

عدالت نے بجز دو ملزمان کے سب کو حوالات کر دیا ہے۔ مسلمانوں کو راجپورہ میں پورا پورا انصاف ہونے کی توقع نہیں۔ کیونکہ سنا جاتا ہے۔ کہ مقامی عدالت کی نظر سختی پر ہے۔ لہذا وہ اپنا مقدمہ کسی اور جگہ منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ بعض خالصہ ہمعصر اس معاملہ کو ایک قومی معرکہ کی حیثیت سے اہمیت دینے میں ساعی ہیں۔ وہ اپنے سکھ بھائیوں کو جوش دلانے کی غرض سے یہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ مسلمان قبول پور کو باہر سے امدادی چندہ پہنچ رہا ہے حالانکہ مسلمانان بیرونجات کو اس کا عام طور پر علم بھی نہیں۔ ہماری رائے میں باہمی نزاع بہرحال ایک افسوسناک امر ہے۔ جسے نہایت خوبصورتی وصلاحیت سے مٹانا ہی خواہان ملک کا فرض ہے۔ مسلمان اور سکھ دونو قوموں کو یہ خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ [illegible] نزاعات ومقدمہ بازی سے ہمیشہ بجز رسوائی۔ زحمت اور [illegible] کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا وقت بہت نازک ہے۔ طرح طرح کی آفات ارضی وسماوی سے ملک پہلے ہی وقف تباہی ومعیبت بنا ہوا ہے۔ ایسی حالت میں صلحکاری۔ آشتی او خدا ترسی اور پرہیزگاری کے خیالات پھیلانے کی ازبس ضرورت ہے۔ خدارا ان فضیحت خیز نفسانیت آمیز جھگڑوں کو چھوڑو اور خدا تعالے کی طرف سچے دل سے رجوع کرو۔ تا قوم پر رحم کیا جاوے۔ ورنہ یاد رکھو کہ جب کوئی قوم خود ہی اپنی افسوسناک حالت پر ترس کھا کر اصلاح اور پاک تبدیلی کی پرواہ نہیں کرتی۔ تو قدرت کو ایسی غفلت شعار روزیاں کار مخلوق پر ترس کھانے کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ یونہی طرح طرح کی آفتیں نازل ہوتی رہیں گی۔ جب تک کہ لوگ آسمان کے تیور پہچان کر کما حقہ رجو باصلاح نہ ہوں۔ کاش کہ کچھ سعید ورشید بندے موجودہ آثار وقرائن سے سبق عبرت حاصل کر کے چونکیں اور دوسروں کو بھی بیدار کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔

کیا یہ وجہ کافی نہیں؟

قبول پور کے مسلمانوں اور سکھوں میں جھگڑا تصفیہ سن کر یوں تو ہر صلح پسند اور امن دوست انسان کو رنج ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آخر دونوں قومیں ایک ہی خالق کی مخلوق۔ ایک ہی حاکم کی محکوم اور ایک ہی ملک کی باشندہ یعنی آپس میں ہمسایہ ہیں۔ لیکن ہمیں ان کے باہمی نزاع پر اس لئے اور بھی افسوس آتا ہے۔ کہ سکھ بھائیوں کے واجب التعظیم اور لایق احترام گرو صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) وہ برگزیدہ بزرگ تھے۔ جنھوں نے عمر بھر نہ صرف زبانی باتوں سے بلکہ نیز اپنی پاک عملی زندگی سے دین اسلام کو بنظر استحسان دیکھا اور اس کا مذہب حق ہونا ثابت کیا۔ چنانچہ آپ کے واقعات حیات اس پر شاہد ناطق ہیں۔ پس قطع نظر اس سے کہ ہمارے سکھ بھائی بھی اپنے پیارے پیشوا کے اتباع میں اسلام کو اسی وقعت وعظمت کی نظر سے دیکھیں یا نہ دیکھیں کیا یہ ایسے واقعات کم از کم اتنے بھی قابل لحاظ نہیں۔ کہ دو قومیں باہم صلح وصفائی سے رہیں۔ کلی یکجہتی واتحاد تو خیر بڑی بات ہے۔ مگر کیا ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ومروت برتنے کے لئے یہ وجہ قوی کافی نہیں کہ حضرت باباصاحب کا نام نامی اسلام سے ایک قابل تکریم نسبت رکھتا ہے؟ بات یہ ہے کہ اگر طرفین حسن ظن مروت اور مآل اندیشی سے کام لیں۔ تو رفع شر کی بہتیری وجوہ ہو سکتی ہیں۔ اور یوں شیطان ملعون کو خوشی کا موقعہ دینے کے لئے اگر ماں جائے بھائی بھی سر پھٹول اور تباہ کاری کو ہی اپنے درد کی دوا سمجھیں تو کون اُن کو روک سکتا ہے؟

شرکت کانگریس کی ترغیب

اسلامی معاصرین کے زیر غور ان دنوں یہ مشکل سوال بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ آیا مسلمانوں کو بلحاظ حالات موجودہ کانگریس کی تحریک میں شریک ہونا چاہیئے یا نہیں حریت پرست حضرات جو اس وقت سیاسی تحریکوں اور جوشیلے کارناموں کو ہی ملک وملت کی نجات کا باعث سمجھے ہوئے ہیں۔ ان کے خیالات اور طرز عمل سے تو بصراحت ترغیب شرکت عیاں ہے۔ لیکن دوسرا فریق جو ذرا زیادہ متین ومآل اندیش سمجھا جاتا ہے۔ اس تحریک کی مخالفت میں تو ہمیشہ سے پیش پیش ہے ہی مگر افسوس کہ مرض قوم کے اصلی علاج کی طرف اس کا خیال بھی تاحال منتقل نہیں ہوا۔ ایسی عبرت خیز حالت میں تو محبان قوم کے سامنے اہم ترین سوال اور ہی کچھ ہونا چاہیئے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ اگر قرآن کریم جیسے کامل ومکمل دستور العمل میں بھی انکا چارہ کار نہیں ملتا۔ اگر رسول پاک کے اسوہ حسنہ سے بھی موجودہ تاریک وپیچیدہ مرحلوں میں کوئی روشنی نہیں پاتے۔ اگر سلف صالحین رض کے طرز عمل میں بھی ان کی رہنمائی کے واسطے کوئی مفید سبق موجود نہیں۔ اور اگر ایک طرف صرف سیاسی خرخشوں سے ہی ہر طرح بیڑا پار لگ جانیکا

مراسلات

نوآبادی آسٹریلیا کے دلچسپ حالات

گذشتہ سے پیوستہ

افغانوں کی خدمات

افغانوں نے سینکڑوں آدمیوں کو موت کے پنجے سے بچایا۔ ایک مقام سائبیریا نام ہے۔ ایک دفعہ وہاں سے نیچے (گولڈ ڈگر یعنی کھدائی کا کام کرنے والے) سونے کی تلاش میں بہت دور تک نکل گئے تھے۔ اور اُن کے پاس سے پانی کا ذخیرہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔ اور کول گارڈی سے یہ مقام ۷ میل کے فاصلہ پر تھا۔ راستہ میں کہیں پانی کا نام ونشان نہ تھا کسی ذریعہ سے گو [illegible] کو خبر پہنچی۔ اور اسی وقت افغانوں کے کیمپ میں آکر پولیس والوں نے افغانوں کی بڑی خوشامد کی۔ کہ خدا کے لئے ان آدمیوں کو کسی طرح ہلاکت سے بچاؤ۔ افغان بیس یا زیادہ اونٹ پانی کے کاسکوں سے لاد کر اُس مقام کی طرف روانہ ہوئے۔ دن رات چل کر دو دن میں وہاں پہنچے۔ اور ہر طرف گولڈ ڈگروں (gold diggers) کی تلاش کر کے پانی پلایا سب کو موت سے بچایا۔ اگر ایک دو دن اور اُن کو پانی نہ ملتا۔ وہ سب ہلاک ہو جاتے۔ افغانوں نے اِس خدمت کا عوض نہ کوئی گورنمنٹ سے لیا اور نہ اُن لوگوں سے طلب کیا۔ اُن دنوں میں گورنمنٹ کے وزیر اعظم سر جان فارسٹ (Sir John Forrest) سے لیکر ادنیٰ درجہ کے یورپین تک متفق اللسان افغانوں کی خدمت ومحنت کے ہر موقعہ پر شکر گذار تھے اور اُن کا گولڈ فیلڈ پر رہنا اور اونٹوں سے کام لینا ایک اشد ضرورت سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ افغان اپنی محنت کے عوض میں روپیہ بھی خوب کماتے تھے۔ مگر وہ عام غریب مزدوروں کے ساتھ بہت فیاضانہ سلوک کرتے تھے۔ اکثر انگریز مزدور جو کہ دور دور سونے کے پیچھے نکل جاتے تھے۔ اُن کا راشن و پانی ختم ہو جاتا تھا۔ اور انہیں سونا نہ ملتا یا خرچ کے لئے اُن کے پاس کچھ نہ ہوتا تو ایسے لوگوں کو اونٹ والے راستہ چلتے اپنے ساتھ آباد مقاموں پر پہنچا دیتے اور راستہ میں کھانا پانی مفت دیتے۔ اور اُن کا سوٹ کیس یعنی بستر او سامان اپنے اونٹ پر مفت رکھ لیتے۔ اُن دنوں میں ایک چھوٹا سا پارسل بغیر ایک پاؤنڈ یا دو پاؤنڈ لینے کے تھوڑے سے فاصلہ پر بھی کوئی نہ پہنچاتا تھا۔ مگر افغانوں نے ایسے سینکڑوں محتاج یورپین لوگوں کے ساتھ ہر طرح سے نیک سلوک کیا اور اپنی مہمان نوازی کا خاص ثبوت دیا۔ اُن دنوں میں کول گارڈی گولڈ فیلڈ میں آبادی کا مشہور مرکز تھا۔ یہاں سے ایک طرف ۲ سو میل تک نارسمن اور ڈنڈاس۔ گولڈ فیلڈ پیدا ہوئے دوسری طرف پانچسو یا زیادہ ۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ماؤنٹ مارگن اور دیگر متفرق گولڈ فیلڈ پیدا ہوئے اور تیسری طرف ایک ہزار میل کے فاصلہ تک لیک وی اور دیگر متفرق گولڈ فیلڈ پیدا ہوئے۔ ان تینوں طرف ہزارہا مخلوق پھیل گئی اور جہاں اور جس مقام پر سونا نکلا۔ گورنمنٹ نے پانی کا یہ انتظام کیا۔ کہ کوئیں اور سرک کھود کر نکالے اور بہت سے مقاموں پر تالاب بنائے۔ کہ جس وقت کچھ بارش ہوتی۔ وہاں پانی کا ذخیرہ کچھ عرصہ تک جمع رہتا اس طرح سے پانی کی شکلات کو بہت حد تک رفع کیا۔ اور جہاں کھاری پانی نکلا اسکو کنڈیسر کے ذریعہ سے میٹھا پانی بنانا شروع کیا۔ مگر باوجود ان سب انتظامات کے بہت سے مقاموں پر بغیر اونٹ کے پانی نہیں پہنچتا تھا۔ اور خوراک کپڑا ودیگر ضروریات واسباب وغیرہ کے لئے اونٹوں کی سخت ضرورت پڑتی تھی۔ جب گورنمنٹ نے راستہ میں بہت سے مقامات پر پانی کا انتظام کیا گھوڑے کے ویگن بھی کثرت سے چلنے لگے۔ مگر اونٹوں کے مقابلہ میں انکا کام گویا ہیچ تھا۔ ہاں البتہ بڑی بھاری مشینری اور بھاری لوہے اور لکڑی کے سامان وغیرہ کے لئے گھوڑے کے ویگن کی سخت ضرورت تھی اور وہ بہت آہستہ آہستہ چل کر اپنی منزل مقصود کو پہنچ جاتے تھے۔ اُن کے ایک سفر کے مقابلہ میں اونٹ والے دو سفر کر کے آتے تھے۔ بعض وقت ویگن والے راستہ میں شراب پی کر بہت دنوں تک ایک ہی کیمپ یا مقام میں پڑے رہتے تھے۔ جو کماتے تھے وہ شراب میں اُڑا دیتے اور لوگوں کو سامان نہیں پہنچاتے تھے۔ اکثر کاروباری لوگ اُن سے تنگ آ جاتے تھے۔ جو مال کہ اونٹ والے نہیں اُٹھا سکتے تھے۔ وہ بمجبوراً ویگن والوں کو دیتے۔ مگر آبادی ہر جگہ بڑھتی گئی۔ اور گورنمنٹ نے بھی پانی کا انتظام ہر جگہ راستوں پر اور دور ونزدیک مقاموں پر مستقل طور سے کر دیا۔ گھوڑے کے ویگن بھی پانی کے ملنے کے باعث سے کثرت سے چلنے لگے۔ اور بہت جگہوں پر [illegible]

اونٹ کا مقابلہ شروع کیا۔ جس مقام پر لوگوں کی بستی چھوٹی یا بڑی آباد ہو گئی۔ وہاں شراب خانے اور ہوٹل بن گئے۔ یورپین لوگ امیر ہوں یا غریب۔ شراب پر ٹوٹ کر پڑتے تھے۔ اور مزدوری پیشہ لوگ کثرت سے شراب پیتے تھے۔ گھوڑوں کے ویگن والے اکثر جو کچھ کماتے تھے وہ سب شراب خانوں میں شراب پر خرچ کر ڈالتے۔ اور ایک ایک شراب خانے کے پاس بعض اوقات بہت دنوں تک ڈیرے ڈالے پڑے رہتے تھے۔

افغانوں کی مذہبی حمیت

اونٹ والے افغان شراب کے نزدیک بھی نہ جاتے تھے۔ بلکہ وہ اس قدر نفرت کرتے تھے۔ کہ اپنے اونٹوں پر شراب کی پیٹیاں یا کاسک بالکل نہیں لادتے تھے۔ اگرچہ اور مال کی نسبت اُن کو شراب کے اٹھانے کا کرایہ زیادہ ملتا تھا۔ مگر وہ ہرگز اُس کو نہیں چھوتے تھے اور خنزیر کا گوشت جو کہ صندوقوں میں بند ہوتا تھا۔ وہ بھی افغان اونٹ والے ہرگز نہیں چھوتے تھے۔ شراب خانوں میں ان دو چیزوں کی بڑی سخت ضرورت ہوتی تھی۔ مگر افغان اونٹ والے ان چیزوں سے دور رہتے تھے

ہندوستانیوں کی مخالفت کی بنا

اس عرصہ میں گھوڑوں اور ویگن چلانے والوں کو آمدورفت کی بہت سہولتیں میسر آنے لگیں شراب خانے کے مالکوں کو گھوڑے والوں سے بہت منافع ملتا تھا۔ اس لئے وہ اونٹ والوں سے نفرت کرنے لگے اور جب ویگن اور گھوڑے والوں نے افغان اونٹ والوں کی مخالفت میں شور مچانا شروع کیا تو بہت لوگ اُن کے طرفدار ہو گئے اور عام طور سے قومیت کا بھوت بہت لوگوں کے سر پر سوار ہونے لگا۔ مزدوری پیشہ اور دیگر لوگوں میں ایک شخص واسپر نام تھا ۱۸۹۵ء میں وہ البتہ خوب تعلیم یافتہ تھا۔ اور تحریر وتقریر میں بڑا تیز تھا۔ اُس نے افغانوں کی مخالفت کا ذمہ اٹھایا۔ اور بازاروں میں ہر موقعہ پر کھڑے ہو کر لیکچر دینے شروع کئے۔ بڑی سخت زبانی کے ساتھ یورپین تعصب کی آگ کو افغان اونٹ والوں کے برخلاف سلگانا شروع کیا۔ جس میں ایک حد تک عام لوگوں میں اُس کو کامیابی ہوئی۔ مگر اعلے طبقہ کے لوگ اور گورنمنٹ کے حکام اُس کی باتوں اور شورش کرنے سے نفرت کرتے تھے۔ افغانوں نے شہر کے معزز لوگوں کو اور حکام کو توجہ دلائی۔ کہ یہ شخص ہم کو ناحق بدنام کر کے ہمارے اونٹ کے روزگار کو بند کرانا چاہتا ہے۔ حکام اور معزز لوگوں نے یہ کہکر افغانوں کو تسلی دی اُس کی باتوں کا کچھ خیال نہ کرو۔ وہ محض روٹی کمانے کے لئے یہ شورش کر رہا ہے۔ آخر تھک کر خاموش ہو جائیگا۔ اور دوسرے یہ کہ گورنمنٹ کو اور سب اعلےٰ طبقہ کے لوگوں کو افغانوں کی محنت اور خدمتوں کا خوب اعتراف ہے۔ اور اس ملک میں اونٹ کی ضرورت ہمیشہ رہے گی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی قانون تمہارے خلاف اس ملک میں گورنمنٹ پاس کرے۔ اور تمہارے لوگوں کو کسی روزگار سے کوئی نہیں روکیگا۔ اور نہ اس ملک میں اُن لوگوں کو کوئی تکلیف دی جائیگی۔ برٹش قانون کالوں اور گوروں سب کے لئے یکساں ہے۔ کالے رنگ کے لئے علیحدہ کوئی قانون ہم نہیں بنا سکتے۔ ایسی تسلی دہ ودل خوش کن باتوں سے افغانوں کو اطمینان ہوا۔ کہ جس طرح یورپین لوگوں کو رہائش وروزگار کے حقوق اس ملک میں ہیں۔ وہی ہمیشہ کے لئے تم کو ملیں گے۔ اور تمہارے اور اُن کے درمیان ہرگز فرق کرنا قانوناً ناممکن ہوگا۔

گورے کالوں کا سوال

وہ اس خواب خرگوش میں سوتے رہے۔ اور غفلت سے اپنی حفاظت حقوق کی ذمہ واری کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے اور معتبر دوستوں کے مشورے وتسلی بخش باتوں پر اعتبار کرتے رہے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ واسپر کو اس شور ومخالفت کرنے کے ذریعہ سے مزدوری پیشہ اور دیگر لوگوں کا خاصہ لیڈر بن گیا۔ اور اُس کے طرفداروں کی تعداد روز بروز ترقی کرتی گئی۔ جبکہ پارلیمنٹ میں ممبروں کے انتخاب کے دن آئے۔ تو گولڈ فیلڈ کی مزدوری پیشہ جماعت کی طرف سے واسپر موصوف ایک ممبر منتخب ہوا۔ اس عرصہ میں اُس نے ایک ہفتہ وار اخبار بنام [illegible] ایشیائی لوگوں کے برخلاف عموماً اور افغان لوگوں کے برخلاف خصوصاً [illegible] کرنا شروع کیا اور اُس کی ترقی ہوتی گئی۔ جو لوگ کہ افغانوں کے [illegible] نہ تھے۔ وہ بھی محض ہنسی ودل بہلانے کے لئے اخبار مذکور خریدنے لگے [illegible] بدزبانی اور تمسخر اڑانا اس اخبار کا خاص شیوہ تھا۔ اسی لئے اُس کی شہرت دن بدن زیادہ ہونے لگی۔ اور ادھر واسپر کو پارلیمنٹ میں بھی اپنی [illegible] تقریر کے جوہر دکھانے لگا۔ جس کے اثر سے بہت سے ممبر پارلیمنٹ کے [illegible] نہ رہ سکے۔ بلکہ جو افغانوں کے برخلاف نہ تھے۔ بلکہ دوست تھے۔ [illegible] کروٹ بدلنی شروع کی۔ اور جو کہ سچے دل سے افغانوں کے [illegible]
[illegible]

دلسوزیں آ شہرپیارے سب روزانہ و ہفتہ وار اخبار و رسائل کے برخلاف مضمون لکھتے تھے۔ اور افغان اونٹ والوں کی خدمات اور محنتوں کا اعتراف کرنے لگے تھے۔ مگر آہستہ آہستہ وہ بھی خاموش ہوگئے۔ اور رعب دیکھا کہ والسیر کی طرف داری میں گولڈفیلڈ میں نمایاں ترقی ہونے لگی ہے۔ اُن خیرخواہ اخباروں نے بھی نظر بدل لی۔ اور افغانوں اور کل ایشیائی لوگوں کے برخلاف مضامین لکھکر کھلا تعصب ظاہر کرنے لگے + (باقی دارد)

مختلف واقعات

یونین گزٹ بریلی بھی بند ہوگیا۔ کلکٹر صاحب بریلی نے یونین گزٹ کے چھپانے کا غذات طلب کئے اور پریس کے ڈکلریشن میں کچھ غلطی نکال کر دوبارہ ڈکلریشن طلب کیا۔ جو ۳ر اکتوبر کو پیش کیا گیا۔ اس کے پیش ہونے پر کلکٹر صاحب نے دو ہزار کی ضمانت طلب کی۔ منشی کرم الٰہی صاحب جو اخبار یونین گزٹ اور اس کے متعلقہ پریس کے مالک ہیں۔ اس بات کی قدرت نہیں رکھتے۔ کہ ضمانت کی یہ رقم داخل کرسکیں۔ پریس کی مالیت زیادہ سے زیادہ ۱۵۰ روپیہ کی ہوگی۔ افسوس ہے کہ ضمانت داخل نہ کرسکنے کی وجہ سے اخبار یونین گزٹ بھی اب بند ہو جائیگا۔

بم کا برآمد ہونا۔ ۱۹ر اکتوبر کی صبح کو کلکتہ میں ہالسیر سٹیڈ کوارٹرس واقع اسٹرینڈ روڈ سے ایک بم برآمد ہوا۔

جمہوریہ چین کی پارلیمنٹ نے ۵ سال کے لئے صدر جمہوریہ انتخاب کرنے کا فیصلہ کردیا ہے؟ جو متواتر دو انتخابوں میں امیدوار ہوسکیگا۔ توقع کیجاتی ہے۔ کہ یوان شی کائی منتخب ہو جائیگا۔ اور اس انتخاب کے بعد دول یورپ جمہوریہ چین کو تسلیم کریں گی۔

مولوی ظفر علی خاں ۲ر اکتوبر کو ½ ۱۰ بجے بوقت صبح قاہرہ سے لندن روانہ ہوئے +

قلت آب۔ امسال جھانسی میں ۳۵ انچ کی بجائے صرف ۱۰ انچ بارش ہوئی۔ اس لئے اگر وہاں آب رسانی کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ تو پانی کی سخت تکلیف ہوگی۔

مینجنگ ڈائرکٹر کا استعفاء۔ آنریبل رائے بہادر لالہ ہری چند صاحب۔ جو لالہ ہرکشن لال کی بجائے پیپلز بنک کے مینجنگ ڈائرکٹر ہوئے تھے بوجہ خرابی صحت اس عہدہ سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

خوبصورتی کا بیمہ۔ مغرب میں اب جان کی طرح خوبصورتی کا بھی بیمہ ہونے لگا ہے۔ امریکہ کی ایک ایکٹرس مس گرس لا نبیس اور پیرس کی ایک ایسی ہی خاتون نے اپنی خوبصورت آنکھوں کا پانچ پانچ ہزار پونڈ کا بیمہ کرایا ہے۔ لیکن ایک دوسری ایکٹرس نے اپنی آنکھ سے زیادہ اپنے سر کے بالوں کو زیادہ قیمتی سمجھا ہے۔ اور اس کا بیمہ سات ہزار پاؤنڈ کیا ہے اور ایک فرانسیسی ایکٹرس نے اپنے کندھوں کا ڈھائی ہزار پاؤنڈ میں بیمہ کیا ہے لیکن ایک دوسری عورت نے اپنی آواز کے لئے ۵ ہزار پونڈ اور ایک عورت نے شیریں آواز کے لئے ۲۰ ہزار پونڈ کا بیمہ کرایا ہے۔ بیمہ کمپنی کی قرارداد ہے۔ کہ مذکورہ بالا اعضاء میں سے اگر کوئی خراب ہو جائیگا۔ تو اس کو بیمہ کی رقم ملیگی +

لندن کے پیشہ ور۔ انگلینڈ کے دارالسلطنت میں کتنے آدمی کن کن پیشوں سے بسر اوقات کرتے ہیں۔ اُن کی ایک فہرست اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ قانون پیشہ اشخاص ۱۴ ہزار بیرسٹر ۳ ہزار ڈاکٹر ۸ ہزار دوا فروش ۵ ہزار ملازمین اسپتال ۳۰۰۰۔ مصنف ۲۵۰۰۔ باجہ بجانے والے ۸ ہزار۔ سکول ماسٹر ۳۰ ہزار ملازمین ہوٹل ۱۰ ہزار۔ پریس میں ۲۴ ہزار۔ کتب فروش ۸ ہزار۔ گھڑی ساز ۷ ہزار درزی و درزنیں ۶۰ ہزار پوشاک فروش ۳۳ ہزار۔ گوشت فروش ۱۵ ہزار۔ نانبائی ۱۵ ہزار اور چائے فروش ۱۵ ہزار ہیں۔ لندن میں تجارت و حرفت کو جو فروغ حاصل ہے۔ وہ مذکورہ بالا اعداد و شمار سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے۔

آتش زبانی کا دوسرا دور۔ پہلا دور ہندو اخبارات پر ختم ہوگیا اس آگ سے مسلمانی اخبارات کے لٹریچر بالکل مامون و مصئون تھے۔ روز سُنتے تھے۔ کہ آج فلاں ہندو پرچے کی ضمانت ضبط ہوئی۔ اور کل فلاں ہندو پرچے کی۔ آج فلاں ہندو پرچے کے ایڈیٹر کو مقامی حکام نے بلاکر تنبیہ کی اور کل فلاں ہیڈ ایڈیٹر کو۔ مگر مسلمان پرچے یا مسلمان ایڈیٹر کہیں کوئی نہیں [illegible] اخباروں کے لئے پہلے دور سے زیادہ آتش خیز ثابت ہوا۔ آئے دن تڑا تڑ جلدی جلدی ہندو پرچوں کی ضمانتیں ضبط نہیں ہوئیں۔ جتنی کہ مسلمانوں کی ہو رہی ہیں۔ محض فوری شہرت کی وجہ سے زیادہ غلو کرنا اور ڈائنامیٹ سے زیادہ سخت اور آتشیں مادے اخبار میں بھر دینا قابل اعتراض ہی نہیں۔ بلکہ مجنونانہ حرکت ہے (کرزن گزٹ)

زمین دوز باغ۔ آج تک یہ خیال تھا۔ کہ آفتاب کی حرارت و روشنی کے بغیر کوئی پودا سرسبز نہیں ہوسکتا۔ لیکن امریکہ میں ایک زمین دوز باغ برآمد ہوا ہے۔ جو زمین سے ۵۷ فٹ نیچے واقع ہے۔ یہ باغ بڑا اوبھو ہے۔ اور اس میں کہیں سے بھی روشنی نہیں پڑتی ہے۔ پھل نہایت شیریں اور لذیذ ہیں۔ اور یہ دیکھکر سائنس دان حیران رہ گئے ہیں۔ یہاں موسم بھی ایک ہی رہتا ہے۔ گرمی و سردی کا کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔ خدا کی قدرت کا کسی نے آجتک احاطہ نہیں کیا۔ اور یہ باغ بھی اُس کی قدرت کا نمونہ ہے +

ولایتی شکر کا بائیکاٹ۔ ضلع سیالکوٹ میں گوندل کے لوگوں نے سودیشی کھانڈ استعمال کرنے اور کھانے کا عہد کیا ہے۔ جو کوئی بدیشی کھانڈ کھائیگا وہ برادری سے علیحدہ کیا جائیگا۔

آمدنی غلط بتانے پر مقدمہ۔ اعظم گڈھ کے پنڈت بنکٹ لال ایجنٹ دیوکی نندپرشاد ناتھورام پر وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے اس بنا پر مقدمہ قایم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ کہ ایجنٹ مذکور نے دکان مذکور کی صحیح آمدنی کے بتلانے میں دیدہ دانستہ مغالطہ دیا مقدمہ زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند چلایا جانا منظور کیا تھا۔ ایجنٹ مذکور نے اس حکم کے برخلاف عدالت عالیہ میں نظرثانی دائر کردی ہے

شیر اور سانپ میں جنگ۔ ضلع بلاس پور صوبہ متوسط میں سمر بنگا گھاٹ نامی ایک بھاری گھاٹ ہے۔ جہاں ایک شیر نے ایک ۱۴ ہاتھ لمبے سانپ پر حملہ کیا۔ سانپ کا رنگ سرخ تھا۔ دونوں میں سخت جنگ ہوئی۔ ایک نے دوسرے کو زخم لگائے۔ آخر کار لڑتے لڑتے دونوں مرگئے یعنی شیر تو سانپ کے زہر سے اور سانپ شیر کے حملوں سے۔

ہندوستان کی تین بڑی ضرورتیں۔ بمبئی میں انڈین مرچنٹس چیمبر کا مرس کے سالانہ اجلاس کے موقع پر سر فضل بھائی کریم بھائی ابراہیم نے اپنی تقریر کے دوران میں بیان کیا۔ کہ ہندوستان کی تین سب سے بڑی ضروریات (۱) تعلیم (۲) حفظان صحت (۳) صنعتی ترقی ہیں۔ جن میں ایک کا دوسرے پر کامل انحصار ہے۔ اگر لوگ تعلیم یافتہ اور جسمانی طور پر اچھی حالت میں نہ ہوں۔ تو وہ صنعتی ترقی بھی چنداں زیادہ نہیں کرسکتے۔ بخلاف اس کے اگر مالی خوشحالی نہ ہو۔ جو صنعتی ترقی سے وابستہ ہے تو تعلیم اور حفظ صحت کے لئے ضروری روپیہ حاصل ہونا دشوار ہے۔

نئے قسم کا فٹ بورڈ۔ چونکہ چھدا اور بدمعاش لوگ چلتی گاڑی میں فٹ بورڈ پر سے گذر کر ایک دوسری گاڑی تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے مدت سے اس قسم کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ کہ کوئی ایسا فٹ بورڈ ایجاد کیا جائے جس سے چور اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ بہت سی تجویزیں سوچیں گئیں۔ جن کے سلسلہ میں آخر فٹ بورڈ قطعاً اڑا دیئے گئے۔ لیکن مطلب کسی طرح پورا نہ ہوا۔ باوجود ہر قسم کی کوشش کے مس مرفی اور مس ٹیلاپی تنہا اور بے بس عورتوں کے قتل کی وارداتیں ظہور میں آتی رہیں اب معلوم ہوا ہے کہ دارجیلنگ کے مسٹر اے۔ سی ڈوزی نے اس قسم کا فٹ بورڈ ایجاد کیا ہے۔ جو گاڑی کی کھڑکی کو کھولنے سے کھلتا اور بند کرنے سے بند ہوتا ہے

گرانی۔ لکھنؤ کا اخبار انڈین ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ وہاں نرخ اجناس کے یکایک چڑھ جانے سے غرباء میں سخت تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ آٹا روپیہ کا ۷ سیر ۱۰ چھٹانک سے گھٹکر ایکدم ۸ سیر ہوگیا ہے۔ اخیر لوپرٹ فصل و موسم میں نرخ اجناس ٹھیرا ہوا چیلنج کیا گیا تھا۔ اس واسطے بنیوں کی یہ کارروائی محتاج تحقیقات بتلائی جاتی ہے۔ مقامی حکام متوجہ ہوں +

(بقیہ پیغامات تار صفحہ ۱ سے آگے)

جہازوں کی ٹکر (۶ر اکتوبر) پایہ تخت روس کی ڈاک کا جہاز ایک انجن سے ٹکرایا۔ ۱۴ آدمی ہلاک اور ۷ مجروح ہوئے۔

البانیوں کی شکست (بلغراد ۷ر اکتوبر) پریزرنڈ میں البانیوں نے شکست کھائی اور سربیا کی طرف ان کا تعاقب ہو رہا ہے۔ ایم پاسکس وزیر اعظم باہر سے واپس آگئے ہیں (اس نے اپنا یقین) ظاہر کیا ہے۔ کہ بلقان میں مزید پیچیدگیاں [illegible] آگئی گئے ہیں۔

اور زلزلہ (پاناما ۔ ۷) کل ایک اور بھونچال آناً ہی فحت آیا۔ جیسا کہ بدھ کی شب کو آیا تھا۔ جو ۱۵ اسکنڈ تک رہا۔ عمارات سختی سے تزلزل میں آئیں مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

ہندوستانی بنکوں کے دیوالے۔ ڈیلی میل اپنے ایک مالی آرٹیکل میں توقع ظاہر کرتا ہے۔ کہ اہل ہند کے زیر انتظام بنکوں کے دیوالوں کو ملحوظ رکھکر حکام ہند اس بارہ میں غور کر رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ عالیہ کس طرح بذریعہ قانون اس خرابی کا انسداد کرسکتی ہے۔

ترمیم شدہ پروگرام متعلقہ پبلک سروس کمیشن یہ ہے :- دہلی ۳ر تا ۱۰ دسمبر کلکتہ (۱۳ر دسمبر تا ۲۱ جنوری) مدراس (۲ تا ۱۷ر فروری) بمبئی (۲۳ فروری تا ۱۵ مارچ) پھر روانگی انگلستان۔

جوش جنون۔ الہ آباد ۷ر اکتوبر) ناگپور [illegible] پاگل نے ایک وانڈر کو ہلاک کردیا

مشتبہ گرفتاری (کلکتہ ۷ر اکتوبر) ہوگلی پولیس نے بدرا ناتھ بنیرجی نام باشندہ چندر نگر (فرینچ علاقہ ہند) کو اشتباہ میں گرفتار کیا ہے۔ سب سے آخر یہ باغی اخبار یگانتر کا شایع کنندہ یہی تھا۔ اور بجرم بغاوت ماخوذ ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جیل سے رہا ہونیکے بعد

مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو کا اردو ترجمہ

امید ہے کہ یہ خبر مسرت سے پڑھی جاوے گی۔ کہ مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو کا ترجمہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب ماہ نومبر سے خود کرکے اخبار پیغام صلح کے لئے بھیجا کریں گے۔ اور انشاء اللہ یہ مکمل ترجمہ اگلے ماہ سے بطور ضمیمہ اخبار پیغام صلح شائع ہوا کریگا۔ پہلے خواجہ صاحب کا ماہ اکتوبر سے ترجمہ ارسال کرنے کا ارادہ تھا۔ اسلئے پیغام صلح کی طرف سے ترجمہ کا شل سابق التزام رکھنے میں کچھ ناہی ہوئی۔ جس کے لئے ہم اپنے ناظرین کرام سے معافی چاہتے اور امید کرتے ہیں کہ ماہ آئندہ سے اس کی پورے طور پر تلافی ہو جائیگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ فی الحقیقت مسلم انڈیا کے بامحاورہ ترجمہ اردو کے انتظام میں جو مشکلات ہیں۔ وہ خود خواجہ صاحب کے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے سے ہی دُور ہوسکتی ہیں۔ سو الحمدللہ کہ اب اس کا بندوبست ہوگیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس تجویز کو بابرکت کرے۔ آمین

ضرورت ہے

اخبار پیغام صلح لاہور کے لئے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی جس نے پہلے کسی اخبار کے دفتر میں بطور اسسٹنٹ کام کیا ہو۔ کم از کم انٹرنس تک انگریزی کی لیاقت ہو۔ مضمون کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرسکے۔ اور عربی فارسی علوم میں بھی کافی مہارت رکھتا ہو۔ ضروری ہے۔ کہ درخواست کنندہ ایسا احمدی ہو۔ جسنے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مطالعہ کی ہوئی ہوں۔ اگر سندات ہوں تو اُن کی نقول روانہ کی جاویں۔ کم از کم جس تنخواہ پر آنا پسند کریں اس سے اطلاع دیں + درخواستیں بنام آنریری سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور۔ آئیں۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سیاسی۔ تمدنی۔ معاشرتی اور روحانی مضامین کے علاوہ اخبار پیغام صلح میں اہل اسلام کے سود و بہبود کے لئے اہم دینی مسایل پر بھی بحث ہوتی ہے۔ اس کی اشاعت میں جہاں تک ممکن ہو احباب توجہ فرماویں۔ اور اخبار کے لئے مختلف شہروں میں ایجنٹوں کا انتظام فرماویں۔ جو اخبار کو فروخت کریں۔ معقول کمیشن دی جاویگی درخواستیں بنام مینجر اخبار ہذا آئیں +

اشاعت اسلام کے دل دادوں کے واسطے
عجیب موقعہ

جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری کے عجیب و غریب لیکچر جنہوں نے ولایت میں اسلام کی دھوم مچادی ہے۔ ولایت میں عمدہ کاغذ پر چھپ کر پہنچ گئے ہیں۔ اور جن کی قیمت اشاعت اسلام میں صرف ہوگی۔ غیر اقوام میں مفت تقسیم کرنے کے لائق ہیں۔

		قیمت	
(۱) لکچر کیمبرج	انگریزی		۲ر
(۲) ″ ″	اردو	″	۱ر
(۳) لکچر بابت مستورات	انگریزی	″	۲ر
(۴) لکچر روبروئے مذہبی کانفرنس پیرس		″	۲ر

ملنے کا پتہ شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویرہوس انارکلی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

اخبار پیغامِ صلح لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیامِ امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمتِ اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) [illegible] اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]۔ طلباء سے للعہ [illegible] اور [illegible] (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نقد کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویئر ہاؤس لاہور سکرٹری پیغامِ صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام
پتہ۔ صاف اور خوشخط لکھیں
احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۱ ذی قعدہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۴۲

تازہ برقی خبریں

یونان اور ٹرکی (لنڈن ۸ اکتوبر) اس امر کا احتمال ظاہر کیا جاتا ہے کہ یونان اور ٹرکی کی باہمی گفت و شنید کا سلسلہ طول پکڑے گا۔

ٹرکی کے مطالبات۔ ٹرکی اسلامی مقدس عمارات اور اپنی رعایا کی حیثیت کے متعلق یونان سے وہی مطالبات کر رہا ہے جن کے سامنے بلغار نے سر تسلیم خم کیا تھا۔ لیکن یونان ان کے تسلیم کرنے پر رضامند نہیں ہے۔

ٹرکی اور یونان کی گفت و شنید میں بظاہر جزائر ایجئین کے مسئلہ پر کوئی بحث نہیں کی جائیگی بلکہ یہ معاملہ یوروپ کے تصفیہ پر چھوڑ دیا جائیگا۔ مگر [illegible] کے ساتھ ٹرکی نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ جزائر ایجئین کے متعلق اپنے دعاوی پر جما رہے۔

ٹرکی اور بلغاریہ کا تجارتی معاہدہ (قسطنطنیہ ۸ اکتوبر) آج نظارت خارجیہ کے دفتر میں بصدارت طلعت بے ایک اجلاس منعقد ہوا جسمیں اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ ۲۰ اکتوبر کو ٹرکی اور بلغاریہ کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے لئے گفت و شنید شروع کر دیجائے۔

۲۴ گھنٹے کے اندر حاضری کا حکم نویں ڈویژن کے تمام ترکی افسروں کو جو اس وقت رخصت پر ہیں حکم دیدیا گیا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر بمقام ڈیڈ و یکا اپنی رجمنٹوں میں شامل ہو جائیں۔

ترکی سفیر متعینہ صوفیا ترکی گورنمنٹ نے بلغاریہ سے درخواست کی ہے کہ صوفیا میں فتحی بے کا تقرر بحیثیت سفیر منظور کیا جائے۔

عربوں اور اطالویوں کا معرکہ (روما ۸ اکتوبر) ۶ اکتوبر کو اطالوی فوج نے سائرینیکا میں عرب باغیوں کے اجتماع کو منتشر کر دیا۔ جنرل [illegible] نے بوسمیں میں عربوں کے ایک مقیم گروہ کو گرفتار کر لیا۔ اور انہیں سخت نقصان پہنچایا۔ اطالویوں کا خفیف نقصان ہوا۔ اس معرکہ کی کامیابی سے اطالویوں کو اس بات کا موقع مل گیا ہے کہ سائرینیکا میں فوجی کارروائی شروع کر دیجائے۔

آئرلینڈ میں اطالوی اسلحہ (لنڈن ۷ اکتوبر) اطالوی بندوقوں اور سنگینوں کی ایک مقدار جو پچھلے دنوں دروغیدہ میں گرفتار کی گئی تھی اور نیز نیوری بیلفاسٹ اور ڈیری میں جو ایسی ہی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں وہ ڈبلن کیسل پہنچا دی گئی ہیں۔

جلسۂ دہلی کی مخالفت۔ محمد اعظم صاحب سکرٹری بمقام اسو[illegible] مدراس سے بذریعہ تار مورخہ ۸ اکتوبر اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن ہمدرد اسلام مسٹر محمد علی۔ وزیر حسن اور ظفر علیخاں کے ذمہ پر اظہار اعتماد اور متمول مسلمانوں کے جلسۂ دہلی کی مخالفت کرتی ہے کیونکہ اسکے رزولیوشنوں سے مسلمان خوش نہیں ہیں۔

عزت افزائی۔ (بمبئی ۹ اکتوبر) ڈاکٹر محمد حسین جو ہلالِ احمر کے رکن اعلیٰ ہیں صوفیہ رائل پیلس سے جہاں ایک دن پہلے اس انجمن کے ممبر رومانیا میں قیام پذیر رہے۔ لکھتے ہیں "خدا کے فضل و کرم سے ہمارے فنڈ کا کام بخیر و خوبی ختم ہو گیا ہے۔ ہم نے رومانیا کے شاہی خاندان کے ساتھ الوداعی کھانا کھایا۔ ملکہ الزبتھ نے لکھا ہے کہ ہم ایک نازک وقت میں اس بڑی امداد کے لئے زیادہ شکر گذار ہیں۔ اور اس سلوک کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

فاقہ کشی سے موت۔ ایک شخص نے جو لعنت سرقہ پندرہ ماہ کی قید کا سزایاب ہوا تھا۔ فاقہ کشی کا التزام کیا اور صرف تھوڑا سا دودھ پی کر بیڈ فورڈ کے جیلخانہ میں مرگیا۔ مہتمم جیلخانہ نے جوری کے روبرو بیان کیا ہے کہ ہوم سکرٹری کو ایسے معاملات کی اطلاع دینی اس وقت تک ضروری نہیں کہ جب تک کہ جبراً کھانا کھلانے کی کارروائی نہ کی جائے۔ اس پر جوری نے طبعی وجوہ سے موت کا فتویٰ صادر کیا۔

پروفیسر رام مورتی۔ پروفیسر رام مورتی آجکل دہلی میں اپنے کرتب دکھلا رہے ہیں۔

آمد آمد۔ نائب وزیر ہند کے اسسٹنٹ مسٹر ابراہام موسم سرما میں دورہ کرنے کی غرض سے ۱۲ دسمبر کو وارد بمبئی ہونگے۔

تیز رفتار موٹر کار۔ ولایت سے بذریعہ تار خبر آئی ہے کہ ۳۰ گھوڑوں کی طاقت والی موٹر کار ساختہ کارخانہ [illegible] سن بیم نے ۸۰۷ میل کا سفر ۱۲ گھنٹے میں بہ کامیابی طے کیا ہے۔

البانیو مکوزک دستی۔ (۱۰ اکتوبر) دو روز کی جنگ کے بعد [illegible] گریوں نے جاکورا کے نواح میں البانیوی کو پسپا کیا۔ اور اپنے علاقے سے پرے بھگا دیا اس لڑائی میں ان کے ۸۰ آدمی ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے۔

فوجیں منتشر۔ (قسطنطنیہ ۰) افواج کو منتشر کرنیکی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔

تیاری بندرگاہ وانہار (صوفیہ) گورنمنٹ نے خلیج لاگس واقع ایجئین میں ایک بندرگاہ اور تھریس میں قابل جہاز رانی انہار بنوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ترکی بلغاری عہد نامہ تجارتی کی تجدید ہو گئی ہے۔

سنسنی خیز چٹھی (صوفیا ۰۰) ایک چٹھی کے شائع ہونے سے سنسنی پھیل گئی ہے۔ جو لبرل لیڈروں کی طرف سے بادشاہ کے نام ہے اور جسمیں کہا گیا ہے کہ روسی پالیسی پر کار بند ہونے سے بلغاریا کی تباہی ہوئی ہے نیز زور دیا گیا ہے کہ آسٹریا ہنگری کے ساتھ ساز باز کرنی چاہئے۔

جنگ جدہ کا انسداد۔ (بخارسٹ ۰۰) کو گھنٹے کی صحیح تدوح کے بعد آخر کیبنٹ نے یہ فیصلہ کیا [illegible]

متفرق خبریں

قندھار کے فساد سے کابل کے سرکاری حلقوں میں بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے امیر حبیب اللہ کیلئے بظاہر کوئی چارہ کار بجز اسکے نہیں معلوم ہوتا کہ تحقیقات کیلئے ایک بے لاگ کمیشن قائم کریں۔

بنک برما کے لیکوئیڈیٹر نے چیف کورٹ سے اجازت حاصل کی ہے کہ فی روپیہ ۲۰ کا منافع تقسیم کر دے۔ اس میں سے ۸۲ فیصدی برٹش برما پیٹرولیم کمپنی کے حصص کی صورت میں اور بالبقی نقد ادا کیا جانے کی تجویز ہے۔ بمبئی کی کمیٹی ۸۱ فیصدی نقدی کی تقسیم کے متعلق کچھ اور تجویز پیش کرنا چاہتی ہے۔

ایک اور بنک کا دیوالہ۔ بمبئی بنکنگ کارپوریشن نے بھی ۷ اکتوبر کو روپیہ کی ادائیگی بند کر دی ہے۔ جس سے امانت داروں میں سخت جوش پیدا ہو گیا ہے۔ یہ بنک شہر کے ہندوستانی حصہ موسومہ گرگاؤں میں واقع ہے سر بھال چندر کرشنا اس کے چیرمین ہیں اس کمپنی کی ششماہی رپورٹ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۲ء کے بموجب اس کا سرمایہ ۱۲۰۸۰۴ اور زر امانت کی مقدار ۱۱۴۸۱۸۵ روپیہ ہے۔ اور اس زمانہ میں کمپنی مذکور کو ۲۴۵۰۱ روپیہ ۵ آنہ ۳ پائی منافع حاصل ہوا تھا۔

سفر یجٹ۔ عورتوں نے بیڈ فورڈ میں دو مکانات کو آگ لگا دی اور دھمکی دی ہے کہ ہفتہ کے روز جو جلسہ ہونیوالا ہے اور جسمیں مسٹر لائڈ جارج مسئلہ اراضی کی جد و جہد شروع کریں گے۔ اس میں کھنڈت ڈال دی جائیگی۔

مسٹر اوڈی سیٹنا جنہیں ہائی کورٹ بمبئی نے کریڈٹ بنک کا ابتدائی افیشل لیکوئڈیٹر مقرر کیا ہے۔ بنک مذکور کے دفتر میں ۶ اکتوبر کو پہنچے اور مسٹر جعفر یوسف نیجر سے کمپنی مذکور کے اموال و جائداد کا جائزہ لیا۔ ڈائرکٹران بنک کا جلسہ جسمیں نیجر کی رپورٹ پیش ہونے والی تھی منگل تک ملتوی کر دیا گیا تھا۔

مدراس گورنمنٹ نے مجرموں کی تعلیم کے سسٹم کو کنانور و راجمندری کی طرح دیگر فرسٹ کلاس جیلوں کے لئے بھی وسیع کر دیا ہے۔

جمہوریہ۔ چین کو سب سے اول جاپان نے تسلیم کیا پھر جلدی ہی روس نے۔

پرنس آرتھر کی شادی۔ پرنس آرتھر کی شادی کے تحائف عوام کو نہ دکھا جائینگے۔ ان تحائف کی قیمت ایک لاکھ پونڈ ہے۔

مندر کانگڑہ کی تعمیر۔ مندر کانگڑہ کی دوبارہ تعمیر کے لئے منڈی اور سکیت کی پہاڑی ریاستوں نے چار ہزار اور دو ہزار روپیہ دیا ہے۔

قائمقام لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ مع چیف سکرٹری صاحب [illegible] کو نینی تال سے روانہ ہوئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ جانا مقدمہ کانپور کے متعلق ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۱۳ء نمبر ۴۰

اسلام اور عیسائیت

(از جناب خواجہ کمال الدین صاحب نزیل مسجد ووکنگ انگلینڈ)

ہمنے صدہا دفعہ مستند غیر اسلامی مورخوں کے حوالہ سے پادریوں پر یہ ثابت کرنا چاہا کہ عیسائی مذہب برابر تیسری صدی سے مذہب کی خاطر انسانوں کی خونریزی اور ہلاکت کا موجب ہوا ہے۔ لیکن یہ ہٹ دھرم فرقہ اپنی کامیابی اسی میں سمجھتا رہا کہ بالمقابل اسلام پر تلوار کا الزام لگا دے۔ گذشتہ دس سال کے واقعات نے گو مسلمانوں کو سخت تکلیف میں ڈالا۔ لیکن اس مفتری فرقہ کو ملزم کرنیکے لئے خدا تعالےٰ نے اسلام کے خلاف تلوار چلانے کا تمغہ انہیں سے دلوایا۔ اسلام جب اپنی تعلیم توحید کے ذریعہ آتش بہ ویرانہ کیطرح پھیلنے لگا۔

تو آخر اسلام کو تلوار کے ذریعہ روکنے کی تجویز سوچی گئی مسلمانوں کو یہ مطلق علم نہیں کہ کس طرح راتدن یہ لوگ اسلام اور صرف اسلام کی روک میں متواتر تدابیر سوچتے رہتے ہیں۔ اور اسلام ہے کہ ان کی تمام کوششوں اور ان کے رعب وطاقت کو جو پادریوں کو عیسائی سلطنتوں کے ذریعہ حاصل ہے زائل کرکے پھیل رہا ہے۔ اس کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہوں۔

یہ اب کھلا راز ہے کہ عیسائیوں کو اسلام سے کیوں اسقدر نفرت ہے اسلام میں حریت ہے اور اسلام حریت کا عاشق ہے۔ یوروپ کی اکثر قومیں رنگدار قوموں کو غلام دیکھنا چاہتی ہیں اسلام اس کے منافی ہے علاوہ ازیں پادریوں کے ذریعہ مفتوحہ علاقوں میں ان اخلاق رذیلہ کو پھیلایا جاتا ہے جو مردانہ صفات کو تباہ کرکے انسان کو ہمیشہ کے لئے دوسروں کا غلام بنادیتی ہیں بہرحال یہ ایک لمبا سوال ہے جس پر پھر بحث کی جاویگی۔ سردست ہم اپنے قدیمی کرمفرما **پادری ٹامس ہاول بشپ** کو ایک جانکش اور سینہ سوز بشارت سناتے ہیں۔ وہ یہ ہے جہاں آپکو ساری عمر چوہڑوں چماروں اور دیگر رذیل سے رذیل قوموں سے پالا پڑا ہے اور گذشتہ تیس سال میں انہوں نے شاید ہی کسی متوسط الحال شریف کو عیسائیت قبول کرتے دیکھا ہوگا (بجز ان نادان طالبعلموں کے جنکو بچپن سے یہ زہر آہستہ آہستہ دجالی طریق پر روپیہ کے ذریعہ پلایا گیا ہو) وہاں بالمقابل اسلام کا چہرہ جس نے دیکھا اس کا دلدادہ و شیدا ہوگیا۔ یہ تو اس دن تک روک ہے جس دن تک یہ مفتری فرقہ جھوٹ اور بہتان سے کام لے رہاہے ابھی تین ماہ ہوئے شہزادی کا راجا جیسی عالمہ عورت نے اسلامک ریویو پڑھکر اصول اسلام کی صداقت پر شہادت دی اور اب اس ہفتہ ایک رائٹ آنریبل لارڈ نے جو میرے رسالہ کے پڑھنے والے نہیں۔ بلکہ اسکے عاشق ہیں۔ مجھے بلایا۔ ان کی تحقیق کو تکمیل تک آخر اسلامک ریویو کے مطالعہ نے پہنچا دیا۔ اور اب بفضلہ تعالےٰ لارڈ موصوف نے میرے آقا سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ (صلعم) کا حلقہ بگوش ہونا بطیب خاطر قبول کرلیا ہے۔ عنقریب اعلان بھی ہوا چاہتا ہے۔ یہ خبر تو ایسی ہے کہ از مشقت آن جز برگ نتوان رست۔

سنو سیار، ہاول۔ اب توطوطا چڑیا کی کہانی سننے سنانے کے دن گئے۔ اب یہ پدبان ہے کہ خدا نے ایسا انسان سے پیار کیا کہ انسان کی نجات کے لئے اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو صلیب پر کھینچا۔ اور وہ بیٹا ہی نہیں بلکہ وہ خود ہی تھا۔ پھر مصلوب ہی نہیں ہوا۔ بلکہ وہ دوزخ میں تین دن رہا۔... افسوس ایک بیہودہ عقیدہ کی جلد میں ایک خدا کے پیارے مسیح علیہ التحیۃ والثنا نے الآخرہ۔ کو ملعون اور جہنمی ماننا پڑا۔ یہ قصے اب تقدیم پارینہ ہیں یہ یوروپین جہالت کا نتیجہ ہیں۔ جس کو وہ خود ترک کر رہے ہیں۔ کیا ہوا عمر اس ضلالت میں گذار دی۔ ایک عقل کی بات سنو۔ شاید تمہارا بھلا ہو۔ خدا کسی کے ماتحت نہیں ورنہ وہ خدا ہی نہیں جو کسی مجبوری کے ماتحت ہو۔ کیا وہ معمولی جج ہے۔ جس کے سامنے کسی اور نے کوئی ضابطہ قائم کر رکھا ہے۔ قرآن نے۔ اللہ غالب علےٰ امرہٖ۔ اسی حقیقت کے کھولنے کے لئے کہا ہے۔ اس کے اپنے ہی قانون ہیں اور وہ اپنے قانون کے نفاذ پر بھی غالب ہے۔ اس لئے اس نے جزو سزا کے معاملہ میں اپنے لئے مالک یوم الدین کا نام تجویز کیا ہے۔ عدل تو تمہاری کتاب میں بھی نہیں۔ یہ تو پارینہ بیہودگی سے قائم کرنے کی ایک نئی بیہودگی ہے۔ دیکھو ایک سیدھی بات سنو۔

خدا جہان انسان سے یہ انوکھا پیار کرنے لگا کہ اداسنے گناہ کی پاداش میں معاوضہ کے لئے خود بشکل مسیح پھانسی قبول کی اسکو یہ کیا مجبوری تھی۔ کیا اسکا رحم (یہ رحم نہیں یہ تو منیوں کا سالین ہے) بلامعاوضہ ظاہر ہو سکتا تھا۔ یہ جو انسان کی پیدائش سے پہلے اسکی ضروریات بہم پہونچانے کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ خدا کا رحم اور احسان کونسے ہمارے عمل کے معاوضہ میں ہے کیا یہ رحم بلامعاوضہ نہیں۔ اس صفت کا نام قرآن نے رحمان رکھا ہے۔ کہ ان بیہودہ عقائد کی تردید ہو۔ دیکھو تمہاری کتاب میں خدا باپ کرکے تعبیر ہوا ہے۔ کیا باپ اپنے بچوں کی غلطیاں بلامعاوضہ لئے معاف نہیں کیا کرتے ہاخود جناب مسیح (علیہ السلام) نے یہی سبق۔ فضول خرچ بچہ۔ کی تمثیل میں دیا ہے وہ تمام باپ کی عطا کردہ جائداد تباہ کر آیا لیکن باپ نے بلاعوض اسے واپس لیا۔ اسے کوئی سزا نہ دی۔ افسوس مسیح تو اس رحم کی خوشخبری لایا۔ جو بلامعاوضہ دنیا میں نازل ہوا اور اس کے نادان پیرو اس رحم پر داغ لگاتے ہیں۔ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۳ء

انسداد جرائم میں پولیس وکلا اور رعایا کا فرض

حال ہی بمقام کلکتہ رہیمن سنگھ جو تشویش خیز اور ہولناک واردات قتل وقوع میں آئی انکی کیفیت گذشتہ اشاعتوں میں درج ہو چکی ہے یوروپی انارکسٹوں کی تقلید میں یہاں کے شوریدہ سر جرائم پیشہ ایسے ہی اور بہت سے سنسنی خیز وقوعے پہلے بھی کر چکے ہیں۔ جن میں بعض مجرموں کو عبرتناک سزائیں بھی ملی ہیں۔ لیکن افسوس کہ سیاسی بیداری کے ساتھ اس قسم کی مجنونانہ اور ناعاقبت اندیشانہ حرکات کا اثر لگا یا بعض حصص ملک میں کچھ ایسا لازم حال سا ہوگیا ہے۔ کہ ہرچند اس کے انسداد کی تدابیر سعی وسرگرمی سے عمل میں لائی جاتی ہیں مگر اب تک کوئی طمانیت بخش تدارک نہیں ہوسکا۔ یہ حالت تاریخ میں بڑی تاسف خیز ہے اور ملک کے مستقبل کی نسبت نہایت منحوس و نامبارک پیشنگوئی کرتی ہے۔ اسواسطے نہ صرف عمال حکومت بلکہ خیر اندیشان ملک وملت کا بھی نہایت ضروری فرض ہے۔ کہ سب ملکر اس مصیبت خیز خرابی کی بیخکنی میں کوشاں ہوں۔

ہمعصر انگلش مین نے اپنی ایک گذشتہ اشاعت میں کلکتہ کے حادثۂ قتل اور رہیمن سنگھ کے وقت بمبم کا ذکر کرتے ہوئے زور سے سفارش کی ہے کہ پولیس کے اختیارات میں کچھ اضافہ ہونا چاہئے اور قانونی پیچیدگیوں کے سبب سے مجرمان کی سزایابی میں جو دقتیں مانع ہوتی ہیں۔ ان کو کسی طرح دور کیا جائے۔ تاکہ وکلا قانونی حیلوں کی آڑ لیکر اصل ملزمان کو صاف چھڑا لینے میں کامیاب نہونے پایا کریں۔ اس میں شک نہیں کہ قانونی اینچ پینچ اور وسعت معانی کے نتائج بعض اوقات وکلا کی ہوشیاری سے عدالتوں کو دراز حقیقت لیجاتے ہیں۔ جس کے سبب کبھی کبھی سچ جھوٹ اور جھوٹ کا سچ بن جاتا ہے۔ جو گویا بمنزلہ ضرب المثل کے مشہور ہے۔ لیکن اس نقص کیوجہ سے قانون کو خیرباد نہیں کہا جا سکتا۔ اس کا وجود تو کاروبار فرمانروائی کے لئے اسقدر ناگزیر ہے۔ کہ بغیر اس کے ایک دن بھی کام نہیں چل سکتا۔ اسواسطے کوئی دانشمند گورنمنٹ کو یہ مشورہ نہ دیگا کہ قانون کی طاقت کو گھٹایا جائے اسی طرح قانونی پیچیدگیوں کا سدباب ہی بظاہر محال ہے۔ رہا پولیس کے اختیارات میں اضافہ یہ ایک بہت غور طلب معاملہ ہے۔ کیونکہ اس کے وسیع اختیارات بعض وقتوں پر بحالت موجودہ ہی رعایا کے لئے کچھ کم باعث تشویش وزحمت نہیں ہوتے۔ توسیع مزید کے بعد تو خدا جانے کیا کیفیت ہوگی وقت یہ ہے۔ کہ اصل مجرمان کا پتہ لگنے سے قبل لوگوں کو بسا اوقات اہلکاران پولیس کے ہاتھوں بڑی اذیت پہنچتی ہے مگر بہرحال تفتیش وسراغرسانی ہی ان کے پاس حصول مدعا کا ذریعہ ہے۔ جسمیں بعض بے قصور اشخاص کا بھی مبتلائے پریشانی وزحمت ہونا کچھ لاعلاج سی بات ہے۔ اسی طرح قانون پیشہ گروہ کا معاملہ بھی ذرا ٹیڑھا ہے کیونکہ ایک طرف تو کل لوگ عموماً اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں بالعموم دیگر بھی اپنا بچاؤ قدرۃً ضروری جانتے ہیں۔ لہذا چاروناچار انہیں وکلا سے قانونی امداد لینی پڑتی ہے۔ دوسری طرف خود وکلا ذریعہ معاش کا سامان اسی میں پاتے ہیں۔ کہ انہیں امداد مطلوبہ دیں اور اپنا حق الخدمت لیں۔ تو گویا اسطرح بظاہر اسباب انکی پوزیشن بھی انہیں حالتِ موجودہ کی اصلاح سے معذور ٹھیراتی ہے

لہذا ہمارا اپنا خیال یہ ہے۔ کہ موجودہ مصیبت کا خاطرخواہ چارہ کار نہ تو کسی نئے قانون کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ نہ قوانین موجودہ کی تخفیف یا ترمیم وتنسیخ سے نہ پولیس اور وکیلوں کی کوشش سے بلکہ

اصل علاج کا ایک اور ہی طریق ہمارے ذہن میں آتا ہے جس پر عمال حکومت اور افرادِ رعایا سب کو یکساں توجہ کرنے کی ضرورت ہے اس کی توضیح سے قبل یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جرائم کی تہ میں آخر کسی ایسے اسباب ہوتے ہیں۔ جنکا نہ سیاست کما حقہٗ قلع قمع کرسکتی ہے۔ نہ جدید تعلیم جسے ابتک بہت سے مدبر ملک وقوم کے بیشتر امراض کا علاج سمجھتے رہے ہیں۔ نہ تہذیب وتمدن کی وہ نت نئی ترتیبات جن پر مغربی دنیا کو تو فخر تھا ہی مگر اب ہمارے ابنائے وطن بھی اکثر انہی اقوام کے ہم خیال بن گئے ہیں۔ حالات اور واقعات نفس الامری زور سے شہادت دیتے ہیں۔ کہ ملکوں اور قوموں کی حقیقی بہبودی کا انحصار نرے اسباب مادی پر ہرگز نہیں بلکہ اُس سچی فلاح کا راز عوام الناس کی اخلاقی اور روحانی اصلاح میں پنہاں ہے۔

بیسویں صدی کے مصلح اعظم حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) نے آج سے بیسیوں برس پہلے خدائے تعالےٰ سے حکم پاکر نہ فقط افراد ملک وملت بلکہ بالعموم تمام بنی نوع انسان کی افسوسناک اور محتاج اصلاح حالت پر توجہ فرمائی تو آپ کو اس حالت کا چارہ کار کیا بتلایا گیا؟ یہی کہ مخلوق نے اپنے خالق کے ساتھ تعلقات بگاڑ رکھے ہیں۔ اُن کے سنوارنے یعنی سچی تقویٰ پرہیزگاری اور نیک کرداری کا عام چرچا ہونے سے موجودہ آفات ومصائب کا رفعدار ہو سکتا ہے۔

پس ہمارے نزدیک اسوقت ملک اور قوم کی اہم ترین ضرورت اسکو سمجھنا چاہیئے کہ ابنائے وطن اور افراد ملت کی اخلاقی اصلاح ہو۔ انہیں دینداری و پرہیزگاری کا مذاق پھیلے۔ روحانیت اور خداترسی کے خیالات ترقی کریں۔ تاکہ خوفناک جرائم ناشائستہ حرکات اور امن شکن تحریکوں سے لوگ خود بخود بیزار ہونے لگیں دنیا گوش ہوش سے سن لے۔ اور یاد رکھے کہ آج شہزادۂ امن کی اس مقدس سکیم سے بڑھکر نہ کوئی قانون مفید ثابت ہو سکتا ہے نہ خشک دنیوی تعلیم نہ دیگر مادی تدابیر۔ بہت سے جرائم ایسے ہو سکتے ہیں۔ کہ کسی تیغ وسیاست کا اُن تک ہاتھ نہیں پہنچتا۔ ہاں مگر ایک زبردست سپرٹ ہے جو انسان کو ایسے افعال کے ارتکاب سے بھی روک لیتی ہے۔ حالانکہ اُسے برادری میں فضیحت یا حکام کیطرف سے مواخذہ کا بھی کھٹکا نہیں ہوتا۔ وہ کیا ہے؟ خداترسی کی رُوح اور عقبےٰ کی بازپرس کا خوف۔

نظر بریں وجوہات ہم نہایت زور سے کہتے ہیں۔ کہ حکام ہوں یا رعایا۔ اہلکاران پولیس ہوں یا وکلا۔ جب تک اس پاک مشن کی ہر طرف سے عملاً تائید نہ ہوگی ملک میں امن عامہ کے مقاصد خاطرخواہ نشوونما نہیں پا سکتے۔ ابتدائی خلاصہ اس مشن کا یہی ہے کہ اپنی اپنی جگہ پر ہر مذہب وملت کے لوگ موجودہ غفلت اور دنیا پرستی کے تاریک غار سے نکلیں۔ آخرکار با خداوند داور کو ہر وقت پیش نظر رکھکر حاکم حقیقی کی نافرمانی اور حکام مجازی کے ساتھ بیوفائی وسرکشی سے بچتے رہیں۔ نیکوکاری اور پرہیزگاری کو اپنا شعار زندگی بنائیں۔ خدا تعالےٰ ہی اپنے بندوں کے دل میں اس کی تحریک فرمائے۔ اور ہمیں سب کو اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق بخشے تاہم زمین کا بوجھ ہونے کے بجائے اس کی زینت ہوں۔ اور دارین میں بامراد وسرخرو۔ آمین!

کلام محبوب نمبر ۸

اہل ملک اور مسلمانوں کی موجودہ حالت

دیکھا جاتا ہے کہ ملک میں بدکاری کثرت سے پھیل گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت ٹھنڈی ہو کر ہوا و ہوس کا ایک طوفان برپا ہو رہا ہے۔ اکثر دلوں سے اللہ جل شانہٗ کا خوف اُٹھ گیا ہے اور وباؤں کو ایک معمولی تکلیف سمجھا گیا ہے جو انسانی تدبیروں سے دور ہو سکتی ہے۔ ہر ایک قسم کے گناہ بڑی دلیری سے ہو رہے ہیں اور قوموں کا ہم ذکر نہیں کرتے وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں انہیں بھی جو غریب اور مفلس ہیں۔ اکثر انہیں سے چوری اور خیانت اور حرام خوری میں نہایت دلیر پائے جاتے ہیں۔ جھوٹ بہت بولتے ہیں۔ اور کئی قسم کی جنسیں اور مکروہ حرکات اُن سے سرزد ہوتی ہیں اور وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں نماز کا تو ذکر کیا۔ کئی کئی دنوں تک منہ بھی نہیں دھوتے اور کپڑے بھی نہیں صاف کرتے اور جو لوگ امیر اور رئیس اور نواب یا بڑے بڑے تاجر اور زمیندار اور ٹھیکہ دار اور دولت مند ہیں۔ وہ اکثر عیاشیوں میں مشغول ہیں اور شراب خوری اور زناکاری اور بداخلاقی اور فضول خرچی انکی عادت ہے اور صرف نام کے مسلمان ہیں اور دینی امور میں اور دین کی ہمدردی میں سخت لاپرواہ پائے جاتے ہیں۔

موجودہ آفات کیسے دور ہوں

یہ (آفات - وبائیں) تقدیر سے متعلق ہے اور توبہ اور استغفار اور نیک عملوں اور ترک معصیت اور صدقات اور خیرات اور پاک تبدیلی سے دور ہو سکتی ہے۔ لہٰذا تمام بندگان خدا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سچے دل سے نیک چلنی اختیار کریں۔ اور بھلائی میں مشغول ہوں۔ اور ظلم اور بدکاری کے تمام طریقوں کو چھوڑ دیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ سچے دل سے خدا تعالےٰ کے احکام بجا لاویں نماز کے پابند ہوں۔ ہر ایک فسق و فجور سے پرہیز کریں۔ توبہ کریں۔ اور نیک بختی اور خدا ترسی اور اللہ تعالےٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ غریبوں اور ہمسایوں اور یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں اور درماندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ اور صدقہ اور خیرات دیں۔ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور نماز میں (ہر ایک) بلا سے محفوظ رہنے کے لئے رو رو کر دعا کریں پچھلی رات اُٹھیں۔ نماز میں دعائیں کریں۔ غرض ہر ایک قسم کے نیک کام بجا لائیں۔ اور ہر قسم کے ظلم سے بچیں اور اس خدا سے ڈریں کہ جو اپنے غضب سے ایکدم میں ہی دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔۔۔ یہ تقدیر ایسی ہے کہ جو دعا اور صدقات اور خیرات اور اعمال صالحہ اور توبہ النصوح سے ٹل سکتی ہے۔

ہم گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں نہ منافق ہیں

ہم نے گورنمنٹ برطانیہ کی کوئی خوشامد (کبھی) نہیں کی صرف وہ الفاظ استعمال کئے ہیں جنکا استعمال کرنا حق اور واجب تھا۔ ہمارا یہ مذہب نہیں کہ دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ کیونکہ یہ منافقوں کا طریق اور بے ایمانوں کا کام ہے۔ بلکہ واقعی طور پر قدیم سے ہمارا یہ اصول اور عقیدہ ہے کہ اس گورنمنٹ کا وجود فی الحقیقت ہمارے لئے سراسر رحمت آلہٰی ہے۔ کیونکہ بہت سی دینی اور دنیوی مشکلات سے اسی گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم نے نجات پائی۔ اس گورنمنٹ کے آنے سے ہماری مصیبتیں راحتوں کے ساتھ بدل گئیں۔ اور ہمارے دکھ آرام کے ساتھ متبدل ہو گئے۔ اور ہماری اسیری کی حالت آزادی کی طرف منتقل ہو گئی۔ ہم گورنمنٹ محسنہ کے زمانہ میں امن کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے۔ اور ہمیں دینی ترقی کی نسبت بھی اس گورنمنٹ سے وہ فوائد حاصل ہوئے کہ ہم اپنے فرائض آزادی سے ادا کرنے لگے اور وہ دینی کتابیں ہمارے باپ دادوں کی نظر سے پوشیدہ رہتی تھیں۔ وہ ہم نے دیکھیں۔

مذہبی آزادی

ہمیں اس گورنمنٹ کے وقت میں کوئی روکتا نہیں کہ ہم پادریوں کا جواب دیں۔ مگر سکھوں کے وقت میں قطع نظر اس سے کہ سکھ مذہب پر حملہ کرنے کے لئے ہمیں اجازت ہوتی ہم اپنے دین کے شعار ظاہر کرنے سے بھی روکے گئے تھے۔ نماز جو سب سے پہلا مسلمان کیلئے حکم ہے اس میں بھی ہمیں یہ مصیبتیں پیش آتی تھیں۔ کہ ہمارے اس ملک کے مسلمانوں کی مجال نہ تھی کہ اپنی مساجد میں پوری آزادی سے بانگ نماز دیں۔ حالانکہ بانگ دینے میں سکھوں کا کچھ بھی ہرج نہ تھا۔ مضمون بانگ تو یہی کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے اسکی عبادت کیطرف دوڑو تا نجات حاصل کرو۔ مگر سکھوں پر اسقدر اسلامی اعلان بھی گراں تھا۔ اور اب بھی انگریزی عہد میں جہاں تک دینی امور میں آزادی دیگئی ہے کہ جس طرح پادری صاحب اپنے مذہب کیلئے دعوت کرتے ہیں اور رسائل شائع کرتے ہیں۔ یہی حق ہمیں حاصل ہے۔ کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ جیسا اب ہم عیسائی مذہب کا کمال آزادی سے رد لکھتے اور شائع کرتے ہیں ایسا اختیار کبھی سکھوں کے وقت میں بھی ہمیں حاصل ہوا تھا۔ کہ ہم انکے مذہب پر کچھ لکھ سکتے بلکہ ... (بقیہ)

مراسلات

مناجات دربارگاہ رب العزت

لسنتے دارم بہ آں عالی ہمم!
کو بہ بارید از عرب ابر کرم

ہیچ اہلیت نمیدارم مگر
چشم بر لطفت زدم مشکل قدم

من کجا و کار تبلیغے کجا
ایں چہ احسان ایں چہ الطاف اتم

شد رجا و بیم تو موت و حیات
در رہِ تو گاہ میبرم گہ زبیم

یک نگاہ فضل تو کافی مرا
جاہ دنیا کے بہ خرمہرہ خرم

خون شد دل از ذلتہائے قوم
از غم دیں آہ ہر دم بر لبم

خرس و خوک و ہم شغال و بوزنہ
بہر بزغالاں نمیدانی قدم

بین تھریس البانیہ مقدونیہ
ایں چہ سفاکی شدہ بے کیف و کم

بر ضعیفاں بر زناں بر بچگاں
ایں جفا ایں قہر ایں جور ایں ستم

کربلائے سیر ہر آئم شدہ
زخم ہائے صد شہیدے بر دلم

بر یزیداں تا بکے ستاریت
بر حسینان تا بکے جور و ستم

آخرش نسبت بہ توحیدت مرا
ایں سموم شرک خوردہ خرمنم

اے عزیز ذو انتقام نام پاک
اے شدید البطش شد اسمت رقم

کن فرو ایں آتش نصرانیاں!
دور کن یاجوج و دجالی حشم

ما گنہگاریم۔ نامِ تو غفور
عفو کن عصیان ما صد کرم

خود بیا بر نصرت اسلامیاں
اہل ملت را رہا کن از الم

یا مسہل کار صعبم سہل کن
در شب تاریک بنمائے سرم

کے طلوع بینم ز مغرب آفتاب
بس ہمی یک آرزوئے در دلم

خطاب بہ یاراں

قوم در قعر مذلت اے عزیز
حیف! تو گردیدۂ ناز و نغم

خادم قومی اگر، مردانہ شو
کن فدا در راہ دیں عز و حشم

آنکہ در راہش بمیرد زندہ است
رب عزت کرد در فرقاں رقم

نوآبادی آسٹریلیا کے دلچسپ حالات

(گزشتہ سے پیوستہ)

امتناعی قانون نتیجہ یہ ہوا کہ ویسٹرن آسٹریلیا کی پبلک میں ایشیائی لوگوں کے برخلاف سخت مخالفت شروع ہوئی۔ اور گورنمنٹ نے مجبوراً ایک قانون پاس کیا۔ کہ کوئی ایشیائی شخص بغیر خاص اجازت کے ویسٹرن آسٹریلیا میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ قانون ۱۸۹۷ء میں پاس ہوا۔ اور دوسرے برس سے ویسٹرن آسٹریلیا کے دروازے بند ہو گئے۔ اب تک آسٹریلیا کے دوسرے چار پانچ حصے افغانوں اور ایشیائی لوگوں کے لئے کھلے تھے۔ مگر ایک دو برس کے اندر یہ وبا دوسرے حصوں میں بھی پھیل گئی۔ چنانچہ ساؤتھ آسٹریلیا اور نیو ساؤتھ ویلز۔ اور کوئینز لینڈ میں بھی اسی طرح کے قانون پاس ہو گئے اور اُن سب مذکورہ حصوں میں افغانوں وغیرہ کے لئے آمدورفت کے دروازے بالکل مسدود ہو گئے۔ مگر ایک حصہ آسٹریلیا کا یعنے وکٹوریہ ۱۹۰۱ء تک کھلا رہا وہاں کے لوگوں نے اپنے دیگر ہم قوم لوگوں کے تعصب سے سخت نفرت کا اظہار کیا۔ گو یہ سب حصوں میں چھوٹا حصہ تھا۔ مگر شرافت اور بے تعصبی میں سب سے اول درجہ کا نکلا۔ لیکن مخالفت کے مقابلہ میں وہ بھی بہت عرصہ تک نہیں کھڑا نہ رہ سکا۔ آخر الامر ۱۹۰۲ء میں سارے آسٹریلیا کی متفقہ گورنمنٹ یعنی کامن ویلتھ گورنمنٹ نے وکٹوریہ کے ضلع کو مجبور کیا۔ کہ ایشیائی لوگوں کو اپنے ملک میں آنے سے روکے۔ آخر ویسا ہی کیا گیا۔ اور افغانوں اور کل اہل ایشیا کی اُمیدوں اور آرزؤں پر پانی پھر گیا۔ اس قدر تو خارجی اُمور کے متعلق کارروائی ہوئی

ایشیائی لوگوں کے خلاف دوسرا اختیار

اب اس کے بعد واسپر مذکور نے سوچا کہ اگر ہم نے اِس پر اکتفا کیا۔ تو ہماری قدر دانی اور روزگار میں تنزل ہو جائیگا۔ جس ذریعہ سے ہم نے ترقی کی اور روپیہ اور نام پیدا کیا۔ اُس کو ہر طرح سے جاری رکھنا چاہئے۔ چنانچہ اب اُس نے داخلی اُمور پر اپنی توجہ منعطف کی۔ اور اس بات پر تقریر و تحریر کے ذریعہ شورش کرنے لگا۔ کہ جس قدر افغان اور ایشیائی لوگ یہاں آسٹریلیا میں رہتے ہیں۔ اُن کو قانون اور عام تعصب و مخالفت کے ذریعہ ایسا تنگ کیا جاوے کہ یہ ملک چھوڑ کر خود بخود یہاں سے نکل جاویں۔ اور روزگار کے ذرائع ہر طرف سے اُن پر اس طرح بند کئے جائیں۔ کہ یا بھوک اور فاقہ سے تباہ ہو جاویں۔ یا بالکل ذلیل و مفلس ہو کر رہیں تا کہ کسی کام میں وہ یورپین شخص کے ادنےٰ فرد کے ساتھ بھی مقابلہ نہ کر سکیں۔ اس کام میں بھی اسکو کچھ عرصہ میں محض ویسٹرن آسٹریلیا میں کامیابی ہوئی۔ اور آخر وہ جلدی سے اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف اپنے عملوں کی سزا یا جزا پانے کے لئے روانہ ہوا۔ اب اُس کا معاملہ افغانوں سے نکل کر احکم الحاکمین کی بارگاہ میں ہے وہی خالق علیم و خبیر اپنے بندوں کے نیک و بدعملوں کو خوب جانتا ہے۔

واسپر کے جانے سے مخالفت کا میدان خالی نہ رہا۔ اُس نے بہت سے چیلے بنائے تھے۔ بدزبانی و تعصب کا ورثہ اُس کے چیلوں کو ملا۔ اُنہوں نے اپنے لیڈر کی ترقی و کامیابی کے راز کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے علم مخالفت کاندھے پر اُٹھایا۔ اور انہوں نے اس کام کو اس نوبت تک پہنچایا۔ کہ ایشیائی لوگوں کے لئے عموماً اور افغان اونٹ والوں کے لئے خصوصاً بذریعہ بعض قانون پاس کرانے کے روزگار کا دائرہ اُن کے لئے بالکل تنگ کر دیا۔

بنی اسرائیل کی مثال

اب افغان بمثل اُن بنی اسرائیل کے جن کی نسل و نسب سے ہونے کا یہ دعویٰ رکھتے ہیں۔ ذلیل و مفلس رہ گئے ہیں۔ اور ویسٹرن آسٹریلیا کا ملک مثل اُن قید خانوں کے ہے۔ جیسا کہ بابلیان یا مصر میں تھے۔ جہاں بنی اسرائیل اسیر ذلت و گرفتار بلا ہو کر آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھا کر دست بدعا تھے۔ کہ کوئی نجات دہندہ ہم کو اس ذلت سے رہائی دے۔ یہی حال آج کل افغانوں کا ویسٹرن آسٹریلیا میں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آسٹریلیا کے دوسرے حصوں میں اُن کے لئے روزگار کا دائرہ ذرا زیادہ کشادہ ہے۔ اور مخالفت بھی کچھ کم ہے۔ اگرچہ تعصب کا زہریلا اثر آسٹریلیا کے ہر حصہ میں تمام ایشیائی قوموں کے برخلاف عام طور سے پھیلا ہوا ہے۔

واسپر کا حلیہ

واسپر مذکور جیسا کہ اپنے کام میں نرالا تھا۔ اُس کی شکل و شباہت بھی دیگر یورپین لوگوں سے نرالی تھی۔ بدن چھریرا۔ دُبلا۔ پتلا۔ قد ۶ فٹ اور چہرہ سُتا ہوا۔ رنگت زرد۔ اور مُنہ پر ایک بال ڈاڑھی یا مونچھ کا نہ تھا یعنے قدرت نے اُس کو پیدائشی کرزن فیشن کا بنایا تھا۔ اور وہ بناوٹی کرزن فیشن کا شخص نہ تھا۔ سر کے بال بڑے لمبے تھے۔ جو کہ کاندھے سے نیچے لٹکتے تھے اور عورت کی طرح زنانہ شکل کا آدمی دکھائی دیتا تھا۔ اس لئے عام لوگ اُسکو لمبے بال والا جنٹلمین کے نام سے پکارتے تھے۔ جب وہ لکچر دینے کے لئے کھڑا ہوتا تھا۔ تو بعضے لوگ دل لگی سے اُس کو پکار کر کہتے تھے۔ کہ اپنے بال تراش کر چھوٹے کراؤ۔ اللہ تعالےٰ نے اُس کو مُنہ پر مردوں کی طرح بال عطا نہیں کئے تھے۔ اس لئے اُس نے سر کے بال لمبے چھوڑ کر اُس کمی کو پورا کر دیا۔ یا شاید کوئی اور غرض ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ عمر اُس کی پچاس برس سے کچھ اوپر تھی۔ اور اُس کی موت کا واقعہ بھی نرالا تھا۔ پیٹ میں پھوڑا نکلا۔ اُس پر اپریشن کرایا۔ اور کلوروفارم کی بیہوشی میں مر گیا۔ اُس کے بعضے دوستوں کو شک پڑا۔ کہ دشمنوں نے مروا دیا۔

مختلف واقعات

سب سے زیادہ قیمتی۔ دنیا میں اس وقت ریڈیم دہات سے کوئی چیز گراں نہیں ہے۔ علاج معالجہ میں جوں جوں اس کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے اسی قدر اس کی مانگ بڑہتی جاتی ہے۔ اور نایاب ہونے کی وجہ سے قیمت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ حال میں جرمنی سے چند ایجنٹ لندن وارد ہوئے۔ اور منہ مانگی قیمت پر بہت سی انگریزی ریڈیم خریدلی۔ چھ لاکھ کا سودا بات کی بات میں ہوگیا۔ اب ولایت میں ریڈیم کا نرخ ۲۷ لاکھ روپے تولہ ہے۔ گویا ایک ماشے کی قیمت سوا دو لاکھ روپیہ اور ایک رتی کا ۲۸۱۲۵ روپیہ ہے۔

ہوم رول۔ انگلینڈ میں آئرلینڈ کو حکومت خود اختیاری دینے کی بابت جھگڑا بڑھتا ہی جاتا ہے۔ لارڈ لوربرن کی کوشش کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی۔ آپ کی خواہش ہے کہ ہردو جانب کے لیڈر باہم دگر تصفیہ کرلیں۔ لیکن سر ایڈورڈ کارسن نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ آئرلینڈ کی حکومت سلطنت پارلیمنٹ ہی کرے۔ ادہر لبرل گورنمنٹ میں اختلاف رائے کا اندیشہ ہورہا ہے۔ مسٹر اسکوئتھ کی مستقل مزاجی اور قابلیت کے امتحان کا یہی موقعہ ہے۔ کیونکہ اسی ہوم رول کے متعلق مسٹر گلیڈسٹون آنجہانی صدر اعظم کے منصب کو ترک کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔ اور سر ہنری کیمبل بینرمین عمر بھر تک کوشش کرتے رہے دیکھئے۔ کہ مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم برطانیہ کو کہاں تک کامیابی ہوتی ہے۔

دیسی شکر سازی۔ ریاست میسور میں پہلے ہی سے کھانڈ بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں اس کے متعلق بڑے زور شور سے کوشش ہورہی ہے۔ چنانچہ ڈائرکٹر زراعت وتجارت ریاست مذکور نے حال میں بمقام بنگلور ایک تقریر فرمائی ہے۔ جس میں کہا کہ چند سال پیشتر جزائر وغیرہ میں بھی شکر سازی کی وہی حالت تھی۔ جو ہندوستان میں پائی جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں ۲۵۰۰۰۰۰ اراضی ایکڑ پر گنے کی کاشت ہوتی ہے جس سے تقریبًا ۳۰۰۰۰۰۰ ٹن گڑ تیار ہوتا ہے۔ اور ریاست میسور میں ۴۰۰۰۰ ایکڑ اراضی پر گنے کی کاشت ہوتی ہے۔ جس سے قریبًا ایک لاکھ روپے کا گڑ تیار ہوتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی شان کے شایاں یہاں کھانڈ نہیں تیار ہوتی ہے۔ اور اس لئے گذشتہ سال ۷۵۰۰۰۰ ٹن شکر آئی تھی۔ اس کے علاوہ چقندر کی شکر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان ہر روز ممالک غیر کو شکر کے لئے ۴۰۰۰۰ روپیہ دیتا ہے۔

ایران ریلوے۔ پیرس میں بورڈ ریلوے مذکور کا جلسہ ہوا جس میں لنڈن وسینٹ پیٹرزبرگ دونوں مقامات کے قائم مقام شریک تھے۔ شمالی ایران میں روسی ریلوے کی تجاویز پر عام مباحثہ ہوا۔ لیکن جنوبی ایران کی ریلوے کے متعلق ہنوز کوئی قطعی تجویز قرار نہیں پائی

طوفان۔ ۷ راکتوبر کو ہولناک طوفان نے نوم (الاسکا) کو تباہ کردیا۔ ریت کا ایک گڑھا جہاں سے سونا نکلتا ہے۔ تقریبًا بہہ گیا۔ پانچسو مکانات منہدم ہوگئے۔ لوگ برف کے سے سرد پانی میں جو شہر پر چڑھ آیا ہے۔ مال اور اسباب کے بچانے میں مصروف ہیں۔

حادثہ غبارہ بازی۔ ایک غبارہ بارسلونا میں ۴ راکتوبر کو اڑ رہا تھا۔ اس کی رسی میں ایک آدمی الجھ گیا۔ غبارہ باز نے اُسے اوپر کھینچ لینے کی کوشش کی۔ مگر اس سعی میں مرکز ثقل قائم نہ رہنے کی وجہ سے گر کر مرگیا دوسرا خوفزدہ آدمی غبارہ سے لٹکتا رہا۔ آخرش غبارہ زمین پر اتر آیا۔ دیکھا تو اس شخص کو ذرا بھی چوٹ نہ آئی تھی۔

زنانہ قیدیوں کا بھاگنا۔ رانچی کے جیل سے دو قیدی عورتوں کے بھاگنے کی خبر آئی ہے۔ جس سے ان کی بڑی چالاکی و دلیری ظاہر ہوتی ہے ان عورتوں نے اول مٹی کے تیل سے وارڈ کے دروازہ کو جلا دیا۔ اور بعد میں اپنی ساڑہی کی امداد سے وہ دیوار پر چڑھ کر جیل سے نکل گئیں۔ لیکن دور نہ جانے پائی تھیں کہ پھر پکڑی گئیں۔

امدادی فنڈ۔ مصیبت زدگان طغیانی بنگال کے امدادی فنڈ میں اب تک ۳۱۹۰۴ روپیہ جمع ہوچکا ہے۔

لندن میں نوروز۔ ولایتی ڈاک کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ۱۲ ستمبر کو یورپ کی پارسی ایسوسی ایشن کی جانب سے ۱۲ اکسفورڈ سٹریٹ لنڈن میں بصدارت سر منچرجی بھاؤنگری پارسی نوروز کا ایک سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں پرتکلف ضیافت کا بھی انتظام تھا۔

تمور ہازانہ کانفرنس۔ ہفتہ رواں میں بمقام بمبئی بدھ سے جمعہ تک سارے شروع ہوگئی ہے۔ جو جمعہ تک جاری رہے گی۔

چارہ کی قلت۔ گورنمنٹ ہند کی سرکاری یادداشت مظہر ہے۔ کہ اجمیر میرواڑہ میں قلت چارہ کی وجہ سے گورنمنٹ ہند نے یہ اعلان کرنا مناسب سمجہا ہے۔ کہ فوجی ضروریات کے سوا جو چارہ اجمیر میرواڑہ کے سٹیشنوں کو بھیجا جائیگا۔ اُس کا کرایہ چار پہیوں کی گاڑی پر آدہ آنہ فی میل اور بوگی گاڑی پر ایک آنہ فی میل لیا جائیگا۔ اور جو کمی ہوگی وہ گورنمنٹ امداد قحط کے حساب میں ادا کرے گی۔

بے رحمی۔ کراچی سے جانوروں کے ساتھ سخت بے رحمی کی خبر موصول ہوئی ہے۔ جو ان لوگوں کے استدلال کی تقویت کا موجب ہے۔ جو پرندوں کی تجارت کا انسداد چاہتے ہیں۔ سندہ میں ماہی گیر پرندے پالتے ہیں۔ جن کے پر انگلستان کو بغرض تجارت بھیجے جاتے ہیں۔ جب کبھی ان پرندوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ پنجرے میں ڈال کر پرندوں کی آنکھیں سی دیتے ہیں۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھکر باہم لڑتے لڑتے ہلاک نہ ہوجائیں۔ دو آدمیوں کو اس بے رحمی کے جرم میں تیس تیس روپے جرمانہ ہوا ہے۔

انتظام قحط۔ اگرچہ ابھی تک صوبجات متحدہ میں کارہائے امداد قحط کے اجرا کی ضرورت کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن گورنمنٹ پیش بندی کے اصول پر عمل کرکے نازک حالت پیدا ہونے سے پہلے بمقدار کثیر تقاوی دینے اور فصل خریف کے مالیہ کی تحصیل کو ملتوی کرنے پر آمادہ ہے۔ نیز قسمت ہائے روہیل کھنڈ آگرہ والہ آباد میں جہاں چارہ کی کمی محسوس ہونے لگی ہے۔ سرکاری جنگلوں سے چارہ بہم پہنچانے کی تجویز بھی درپیش ہے۔

ترکی وایرانی سرحد۔ پاؤنیر کو بذریعہ تار خبر ملی ہے کہ ترکی وایرانی حد بندی کمیشن کے انگریز وروسی عہدہ دار ۱۵ رنومبر کو محمرہ میں جمع ہونگے۔

ہندو یونیورسٹی کا سرمایہ۔ ۳۰ ستمبر تک ہندو یونیورسٹی کے سرمایہ میں ۲۷۳۳۴۳ روپیہ نقد داخل ہوچکا تھا۔ اور ۴۸۰۰۰ روپیہ سالانہ مستقل امداد اس کے علاوہ ہے۔ اس کو بصورت سرمایہ منتقل کرنے سے یونیورسٹی مذکور کے کل سرمایہ کی میزان ۱۷۷۴۱۰۴۱ روپیہ ہوتی ہے۔

مجسٹریٹوں کی نگرانی۔ سندہ جرنل اپنی ۲ راکتوبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ ماتحت مجسٹریٹوں کے خلاف پولیس کی جاسوسی کی شکایت بدستور جاری ہے اور پولیس کے بیانات پر اعتماد کرکے انصاف کا خون اور عاملین انصاف کے حقوق کو پامال کیا جارہا ہے۔ اگرچہ بعض مجسٹریٹ رشوت خور اور نالائق ہیں لیکن پھر بھی وہ پولیس سے ہزار درجہ اچھے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو چاہئے۔ کہ وہ پولیس کی کہانیوں پر اعتماد کرنے کی بجائے ذرا اچھے لوگوں سے ملکر حالت معلوم کیا کریں۔

ریاست میسور میں نمائش۔ ریاست میسور کی سرکاری نمائش صنعت وحرفت جو ۱۹۰۷ء سے دسہرہ کے موقعہ پر ہوا کرتی ہے۔ ۳ راکتوبر کو کھولی گئی۔ دیوان صاحب ریاست نے ایک تقریر کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا اس نمائش کی آمدنی علاوہ فروخت اشیاء کے ۱۹۱۲ء میں ۲۴۰۰۰ روپیہ تک پہنچ گئی ہے

علاقہ ایران میں نئی مسجد۔ مسلمانان ہند نے عبادان علاقہ محمرہ واقعہ خلیج فارس میں ایک مسجد کی تعمیر شروع کی ہے۔ اور عید کے دن اُس کی بنیاد بھی رکھدی۔ اس سے پہلے یہاں دور دور تک کوئی مسجد نہ تھی۔ انگلو پرشین آئل کمپنی نے شاہ ایران سے تیل کے واسطے جگہ لی۔ اور مسلمانان ہند اس کمپنی میں ملازمت کے لئے آئے۔ تو سخت تکلیف نماز کی ہوئی۔ آخر انہوں نے ایک قطعہ زمین برائے مسجد کمپنی سے طلب کیا۔ کمپنی نے نہایت مہربانی سے درخواست منظور کرکے زمین عنایت کردی ہے +

اعتراف خدمات۔ حکومت عثمانیہ نے حمیدیہ کے غیور کپتان رؤف بے کی وطن پرستی کا اعتراف کرتے ہوئے کپتان موصوف کو سگرٹوں کا ایک ڈبہ عنایت کیا۔ جس میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں۔ دیگر جانبازان حمیدیہ کو چائے کا ایک سیٹ عطا کیا گیا۔ سلطانی کشتی رؤف بے کو جہاز سے اُتر کر قصر یلدیز تک لے گئی۔ جہاں وہ سلطان المعظم کی خدمت میں باریاب ہوئے۔

ایک جوان کی علمی ترقی۔ مولوی منصور احمد ایم۔ اے علیگڈہ کالج کے تعلیم یافتہ اور نہایت علم دوست وقابل جوان ہیں۔ آپ کو عربی علم کی تکمیل کی لئے جرمنی جانے کو سرکاری وظیفہ ملا تھا۔ اور اب آپ وہاں سے عنقریب فارغ التحصیل ہوکر واپس بھی آنے والے تھے۔ مگر آپ کے وظیفہ میں چھ ماہ کی مزید توسیع اس بنا پر کردی گئی ہے۔ کہ ہنگام واپسی اتنے دن مصر میں رہ کر اپنی تعلیم کو اور مکمل کرلیں۔ امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح کے علمی ذوق اور شوق تحقیقات سے قوم کو بہت فایدہ پہنچیگا +

خونی بارش۔ ہمارے ایک نامہ نگار بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۳ راکتوبر کو موضع پورینہ ضلع پیلی بھیت میں دو منٹ تک خونی بارش ہوئی۔

چھکڑے کے بجائے موٹر گاڑی۔ بمبئی میں ”ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ“ کے نام سے ایک کمپنی قایم ہونے والی ہے۔ جو ۲ لاکھ ۵۰ ہزار کی لاگت سے ۲۰ موٹر گاڑیاں منگوائے گی۔ جن سے بمبئی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تک تجارتی اسباب ڈہونے کا کام لیا جاوے گا۔ سنا جاتا ہے کہ نومبر کے آخر تک یہ سلسلہ شروع ہوجائیگا۔ بیچارے چھکڑے والوں کو اپنی معاش کے لئے اب کوئی اور سبیل نکالنی چاہئے۔ کیونکہ وہ کسی صورت میں موٹر گاڑی کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔

تعلقات جاپان وامریکہ۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں میں اور اخبارات میں اس امر پر حیرت ظاہر کی جارہی ہے۔ کہ جاپان نے امریکہ کو معاہدہ ۱۹۱۱ء کی تجدید کے لئے لکھا ہے۔ غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان صرف تجدید معاہدہ ہی کا خواستگار نہیں ہے۔ بلکہ ایک ایسا عہد کرنا چاہتا ہے۔ جس کی رو سے جاپانیوں کو بھی امریکہ میں دوسرے ملک والوں کے برابر ملکیت زمین کے حقوق قانونی حاصل ہوں۔

مس ماڈ ایلین کا عزم بالجزم۔ یوریپین رقاصہ مس ماڈ ایلین کے ایجنٹ مسٹر انڈری کے نام ایک تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ چند روز کے بشل و پنچ کے بعد مس موصوفہ نے ہندوستان ومشرق بعیدہ کا دورہ لگانے کا ارادہ پختہ کرلیا ہے۔ مگر فی الحال باتصویر اشتہار چھاپاں کرنے کی ممانعت کی گئی ہے مس صاحبہ ۱۴ رنومبر کو بمبئی پہنچ جائیں گی۔

ٹائمز کی گھبراہٹ اور مسلمانوں پر سنگین الزام۔ کلکتہ سے ۸ رماہ حال کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ آج کے پرچہ سٹیٹسمین میں ایک خاص خبری تار شائع ہوا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ۷ اکتوبر کے ٹائمز لنڈن نے اپنے ایک نامہ نگار مقیم ہندوستان کا مراسلہ بدیں مضمون چھاپا ہے۔ کہ ”ہندوستان میں مسلمان ایجیٹیٹروں کی ایک نئی تانتی پیسی اٹھی ہے۔ جو کہتی ہے کہ دول یورپ کا ناپاک جتھا ترکی کا خاتمہ کرنے اور اماکن مقدسہ کو تباہ کرنے کے فکر میں ہے“! نامہ نگار مذکور کی رائے میں یہ پارٹی انگریزوں کو ہندوستان سے نکال باہر کرنے کے خواب دیکھتی ہے۔ اور حکومت برطانیہ کی بدگوئی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتی۔ لوگوں کے مذہبی جذبات کو بھڑکانے اور قومی عناد ونفرت کو اشتعال دلانے کے لئے مذہب عیسوی کی تردید وتحقیر کا بہانہ بنا رکھا ہے اس پارٹی میں بلیڈروں۔ وکیلوں۔ سکول ماسٹروں اور اخبار نویسوں کی نسل جدید شامل ہے۔ جو تعلیم یافتہ تو ہیں مگر سوسائٹی میں یہ کوئی پایہ کے لوگ نہیں ہیں مسلمانوں میں بھی جو عزت دار اور باوقار ہیں۔ وہ اُن کو کچھ وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ مگر عوام کالانعام میں یہ خاصہ شور وخروش برپا کردیتے ہیں“ وغیرہ وغیرہ

مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو کا اردو ترجمہ

امید ہے کہ یہ خبر مسرت سے پڑہی جاوے گی۔ کہ مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو کا ترجمہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب ماہ نومبر سے خود کرکے اخبار پیغام صلح کے لئے بھیجا کریں گے۔ اور انشاءاللہ یہ کمل ترجمہ اگلے ماہ سے بطور ضمیمہ اخبار پیغام صلح شائع ہوا کریگا۔ پہلے خواجہ صاحب کا ماہ اکتوبر سے ترجمہ رسالہ کرنے کا ارادہ تھا۔ اسلئے پیغام صلح کی طرف سے ترجمہ کا شائع سابق التزام رکھنے میں کوتاہی ہوئی جس کیلئے ہم اپنے ناظرین کرام سے معافی چاہتے اور امید کرتے ہیں۔ کہ ماہ آیندہ سے اس کی پورے طور پر تلافی ہوجائیگی۔ انشاءاللہ العزیز۔ فی الحقیقت مسلم انڈیا کے بامحاورہ ترجمہ اردو کے انتظام میں جو مشکلات ہیں وہ خود خواجہ صاحب کے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے سے ہی دُور ہوسکتی ہیں۔ سو الحمدللہ کہ اب اسکا بندوبست ہوگیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس تجویز کو بابرکت کرے۔ آمین!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ٥

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچتانے کے دن

اخبار پیغامِ صلح لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمتہ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶ سششماہی ۳ طلبائے للعہ اور ۵ ؎
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہیئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام
پتہ۔ صاف اور خوشخط لکھیں۔

احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۴۱

تازہ برقی خبریں

مسند نشینی (پکن ۱۰ اکتوبر) آج یوان شی کائی باضابطہ جمہوریہ چین کا صدر نشین بنایا گیا ہے۔ جسنے تقریر صدارت میں اپنے تئیں ترقی کا حامی بتایا مگر انتہا پسندانہ انقلابی طریقوں کا حامی ہونے سے انکار کیا۔ اس نے اس امر پر زور دیا کہ چین کی ترقی و اصلاح کے لئے سرمایہ اور تعلیم کی ضرورت ہے اس کے بعد سفراء کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے اس نے یقین دلایا کہ معاہدات اور قرار دادوں کا کامل احترام کیا جائیگا۔ اور غیر ملکوں کے حقوق کامل طور پر ملحوظ رکھے جائینگے۔

برلن سے (۹ اکتوبر) کا تار مظہر ہے کہ قیصر جرمنی اور یوان شی کائی میں دوستانہ برقی پیغامات کا تبادلہ ہوا۔ اسی تاریخ کو وائنا سے تار آیا ہے۔ کہ آسٹریا ہنگری نے بھی جمہوریہ چین کو تسلیم کر لیا ہے۔

قتل کی سازش۔ سوا پولیس کے افسر علیٰ چن نامی کو گرفتار کر کے اسکے گھر کی تلاشی لی گئی۔ اور وہاں سے بم برآمد ہوئے اس پر افسر مذکور نے اقبال کیا کہ جنوبی چین کے باغیوں نے اُسے اس غرض سے رشوت دی تھی کہ وہ یوان شی کائی کو قتل کرنے کی کوشش کرے۔ چن پر اس وجہ سے شبہ ہو گیا تھا۔ کہ وہ مسند نشینی کی رسوم میں کسی عمدہ موقعہ کی تلاش میں تھا۔

جنوبی افریقہ (جوہانسبرگ ۱۰) ۳۰۰ ہندیوں کے ایک جلسہ نے پُرامن مزاحمت کی تائید کا رزولیوشن پاس کیا۔ اور تمام حاضرین نے جیلخانہ میں رہنے پر رضامندی ظاہر کی۔

کشتی کی تباہی (ٹوکیو ۱۰) اکسٹو کی نامی تباہ کن کشتی کا بوائلر جنگی آزمایش کے وقت پھٹ گیا۔ اور فوراً کشتی کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ۲۰ آدمی ہلاک اور ۲۱ زخمی ہوئے۔

نہر پنامہ کی تکمیل (پنامہ ۱۰) نہر پنامہ کا آخری بند آج سہ پہر کو دو بجے کامیابی کے ساتھ اُڑا دیا گیا۔

جہاز میں آتشزدگی۔ (لندن ۱۱۔ اکتوبر) والٹرنو سٹیمر راٹرڈم سے نیویارک جاتا ہوا۔ بحر ظلمات کے وسط میں پہنچا تو اسے آگ لگ گئی۔ اسمیں ۷۵۰ سافر تھے۔ بیشتر تارکان وطن جنہیں سے ۱۳۶ کا کچھ پتہ نہیں۔ کارمینیا نامی جہاز کو جو ۷۸ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس مصیبت کی اطلاع ملی وہ باوجود طوفان کے پوری تیزی سے مدد کو پہنچا تو اسے ہولناک طور پر جلتا ہوا پایا۔ تباہی کی تفصیل درد انگیز ہے۔

کلکتہ میں جلسہ۔ (۱۲۔ اکتوبر) مسجد کانپور کی اعانت میں چندہ جمع کرنیکو مسلمانوں کا ایک جلسہ عام پرنس غلام محمد شریف کلکتہ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ کارروائی اردو و بنگالی دونوں زبانوں میں ہوئی جسب ذیل مطالبات کی تجویز پاس کیگئی (۱) مسجد کا حصہ منہدمہ از سر نو بنا دیا جائے (۲) جملہ ماخوذین عزت کے ساتھ بری کئے جائیں۔ (۳) ۳۔ اگست کے واقعات کی تحقیقات بذریعہ کمیشن کیجائے۔ نیز یہ کہ جلسہ ہذا اعلٰحضرت ملکہ معظمہ کی فیاضانہ حرکت پر اظہار تشکر [illegible]

متفرق خبریں

گورنمنٹ بنگال نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی ہے کہ ہر غیر مسلح ڈاکو کے پکڑوانے پر ۵۰ روپیہ انعام دیا جائے۔ اور بندوق تلوار وغیرہ اسلحہ سمیت ڈاکو کے گرفتار کرانیوالے کو ڈیڑھ ہزار روپیہ۔

بنگال میں صیغہ آبکاری کی آمدنی پچھلے سال ۱۲۴ لاکھ روپے تھی لیکن اس برس ۳ لاکھ روپیہ اور بڑھ گئی۔

بہاولپور کے ہندوؤں نے بقول نامہ نگار ٹریبیون اس دفعہ دسہرہ نہیں منایا جسکی وجہ کونسل ریاست کے خلاف کچھ پولیٹیکل شکایات بیان کیگئی ہیں۔

ولایت میں ایک نئے قانون کی رو سے اخباروں اور رسالوں وغیرہ کیواسطے یہ رعایت منظور کیگئی ہے۔ کہ جس شرح محصول سے انکی اشاعت اندرون انگلستان میں ہوا کرتی تھی۔ اسی ریٹ سے اب وہ برطانیہ کے ہر علاقہ میں بھیج سکا کرینگے۔

لندن۔ سے جرمنی جاتے ہوئے ریل گاڑی میں بمقام برسلز آگ لگی۔ دیگر مال اسباب کے علاوہ تین ہزار روپیہ کی لیس بھی جلگئی۔

حضور والیسرائے ۱۸ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو کر کمپور تھلہ۔ بیکانیر اور حیدر آباد ہوتے ہوئے ۱۲ نومبر کو ۷ بجے پونہ پہنچینگے۔ مدارس پریزیڈنسی میں معقول دورہ کے بعد کٹک گیا۔ اور بانکی پور جائینگے۔ ۵ دسمبر کو دہلی واپس آجائینگے۔

دہلی میں بھرت ملاپ کے دن مسلمانوں نے ہندوؤں کو ہار پہنائے۔ پان کھلائے اور باہمی اتحاد کی بنا ڈالی۔

کلکتہ کے لاٹ پادری صاحب نے ہندوستان بھر کے بشپ صاحبان کی طرف سے ٹائمز کو ایک چٹھی اس مضمون کی لکھی ہے۔ کہ مس ماڈ ایلین کی سیاحت ہند نہ تو انگریزوں کے لئے مفید ہو سکتی ہے نہ دیسیوں کے لئے۔

کلیمی پریس کلکتہ کا مطبوعہ رسالہ درد جگر جسمیں مولانا شبلی وغیرہ کی نظمیں چھپی تھیں۔ اور جس کی قیمت مصیبت زدگان کانپور کی امداد میں دیجاتی تھی خفیہ پولیس کی رپورٹ پر چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ضبط کر لیا۔ اور مطبع سے ۵۰۰ روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔ اخبار مشیر بہار سے بھی ایک ہزار کی ضمانت مانگی گئی ہے۔

سیالکوٹ میں پچھلے بدھ کو ایک ۱۷۔ ۱۸ سالہ مسلمان نوجوان نے خانگی نزاع کے سبب اپنے والد سوتیلی ماں اور سوتیلے ۲½ سالہ معصوم بھائی پر قاتلانہ حملہ کیا۔ بچہ مر گیا۔ ماں کے جانبر ہونیکی امید کم ہے باپ کی حالت قابل اطمینان ہے۔ قاتل زیر سنگھ پورہ سٹیشن پر پکڑا گیا۔

حضور نظام نے حکم دیا ہے۔ کہ مکہ مسجد کے مینار جو قدیم فن تعمیر کے اصول پر ہیں۔ انکی کسی ماہر فن تعمیر کی نگرانی میں ترمیم کیجائے۔

مولوی محمد قادر حسین خاں صاحب ایم۔ اے کو ڈیڑھ سو روپے تنخواہ سے ایکدم سات سو روپیہ پر ترقی دیگئی۔

موجودہ پریشانی کو رفع کرنے اور مصیبت زدگان کانپور کو امداد پہنچانے کے وسائل پر غور کرنے کی غرض سے مختلف صوبجات ہندوستان کے سربرآوردہ و با اثر مسلمانوں کا جو جلسہ ہزہائینس نواب صاحب رامپور کی دعوت پر بمقام دہلی منعقد ہونیوالا تھا اس کی تاریخ ۱۱ اکتوبر سے بڑھا کر ۲۵ اکتوبر قرار دیگئی ہے۔

چوراسی دو ڈیژن (سورت) میں راندور کی ایک عورت نے اپنی بیٹی پر بدیں وجہ ہتک عزت کی نالش کی ہے۔ کہ اس کی شہادت پر اسکو ذات سے خارج کیا گیا ہے۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی پولیٹیکل کانفرنس میں جو بصدارت ڈاکٹر ایس سی بینرجی فیض آباد میں منعقد ہوئی تھی۔ شدید سود کے متعلق آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے کا رزولیوشن بتائید مسٹر گوبند سہائے شرما وائس چیرمین آگرہ میونسپلٹی بالاتفاق پاس ہوا۔

پنجاب یونیورسٹی سپورٹس ٹورنامنٹ کمیٹی کا ایک جلسہ پرانے سینٹ ہال میں روز جمعہ واقعہ ۱۷ اکتوبر کو ۴ بجے سہ پہر کے منعقد ہو گا۔

آریہ سماج (وچھووالی) نے مطبوعہ اعلان کے ذریعہ سے اپنے اس رزولیوشن کا اعلان کیا ہے کہ اخبار آریہ پتر کا سے آریہ سماج کا کوئی تعلق نہیں ہے!!

بریڈلا ہال میں ایک عام جلسہ اس امر پر غور کرنے کی غرض سے منعقد ہوا کہ موجودہ بنکوں کی ناکامی کی کیا وجہ ہے اور تجارت پر اس کا کیا اثر پڑیگا۔

معاہدہ قسطنطنیہ کی تکمیل کے موقعہ پر سلطان المعظم اور فرڈیننڈ شاہ بلغاریہ نے ایک دوسرے کو نہایت مخلصانہ برقی پیغام بھیجے جن میں اس امر کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا کہ دونوں حکومتوں کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔

مسٹر میکس آرتھر میکالف مترجم گرنتھ صاحب جنہوں نے ۱۵۔ مارچ گذشتہ کو ولایت میں انتقال کیا ۷۰۶۱ پونڈ ۷ شلنگ کی موروثی اور ۸۸۵ پونڈ کی ذاتی جائداد چھوڑ گئے ہیں۔

شملہ میں ۱۰ اکتوبر کو انجمن ہائے قرضہ امداد باہمی کے رجسٹراروں کی جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اُس میں بنگال کی غیر سرکاری قائم مقام کے طور پر گورنمنٹ نے بابو اکھل چندر دت کو مدعو کیا ہے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کی سکیم مرتبہ گورنمنٹ ہند پچھلے ہفتہ کی ڈاک سے صاحب وزیر ہند کی خدمت میں ارسال کر دی گئی۔ اور امید ہے کہ آغاز موسم سرما میں اس پر حکم نافذ ہو جائیگا۔

پنجاب میں ہز آنر کی رپورٹ متعلقہ پولیس کے بموجب حسب ضرورت اڈیشنل مجسٹریٹ مقرر کئے جائینگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۱۴ - اکتوبر ۱۹۱۳ء   نمبر ۴۱

نامہ نگار ٹائمز اور مسلمانان ہند

لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار نے مسلمانانِ ہندوستان کے متعلق جو خطرناک بیان حال میں شائع کیا ہے۔ اس کا ماحصل سٹیٹسمین کے حوالہ سے گذشتہ اشاعت کے بہرگزہ واقعات میں درج ہو چکا ہے۔ اس میں یہاں کے مسلمانوں پر ایک ایسا جب ملامت حملہ کیا گیا ہے جس کے اندفاع سے کسی ہوشمند اور مآل اندیش مسلمان کو غافل نہونا چاہیئے۔ نامہ نگار مذکور کا منشا یہ ہے۔ کہ مسلم کمیونٹی کی نسل جدید میں ایک گروہ ایسا بھی ہے۔ جو حکومت برطانیہ کا دشمن ہے اور انگریزوں کو اس ملک سے نکال باہر کرنے کے درپے۔ صاحب مضمون کی یہ مغالطہ آمیز نیش زنی ہرگز قابلِ التفات نہ ہوتی اگر حال کے بعض افسوسناک واقعات کی الجھنوں کے ساتھ ملکر اس سے تاج برطانیہ کی وفادار رعایا کے اہل اسلام کے متعلق بدظنی پیدا ہونیکا احتمال نہ ہوتا کیونکہ جہاں تک اس سے ہمارے مذہب وملت کا تعلق ہے۔ ایسے اغوا اعتراضات اور مفسدانہ بہتانوں کی بار بار تردید کیجا چکی ہے۔ اور روز روشن کیطرح ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ اسلام میں غداری اور اولوالامر (حکام) کی نافرمانی و بداندیشی ہرگز ہرگز روا نہیں۔

رہے مذہبی مباحثات۔ انمیں بھی مسلمانوں نے پیش قدمی نہیں کی اگر عیسائیوں کی تحریرات کا جو اسلام کے خلاف ابتک شائع ہوئیں یا ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں۔ مسلمانوں کی مذہبی تحریروں سے مقابلہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اول الذکر تحریریں بہت سخت ہیں۔ اور اکثر خلاف واقعہ اور اگر مذہبی مباحثات کو مذہبی تحقیر و تذلیل کا مرادف سمجھا جائے تو یہ گویا اُس مذہبی آزادی کے خلاف ہوگا۔ جسے گورنمنٹ عالیہ نے ازراہ انصاف پسندی وحق پژوہی خود ہی روا رکھا ہے۔ البتہ اگر اس آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کوئی شخص ناگوار و اشتعال انگیز تحریرات شائع کرے تو یہ ضرور ایک قابل انسداد خرابی ہوگی۔ سو الحمد للہ کہ مسلمانوں کا دامن اسبارہ میں بھی نسبتہً پاک ہے۔ انکی طرف سے شاذ و نادر ایسی تحریرات شائع ہی ہوئی ہونگی تو انمیں عام الزامی طور پر اور حتی الوسع انہیں یہ امر ضرور ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ معقول بدلائل اور بینی برداقعات ہوں۔ نہ کہ معاندینِ اسلام کے سے بے بنیاد بہتان اور رطب ویابس دل آزار بیانات۔

مسلمانوں کے جوش کی اصل وجہ یہ ہے کہ بعض یوروپین اقوام نے مسلمانوں پر ناحق ظلم کئے ہیں۔ اور مسیحی دنیا کیجانب سے مسلمانان ہند ہی نہیں بلکہ جمیع مسلمانانِ عالم کی ناراضی وبدظنی دور کرنے کا اب بھی ایک ذریعہ ہو سکتا ہے کہ اُن مظالم کو روکا جائے۔ یہ نامہ نگار ٹائمز کی خوش فہمی سمجھو۔ یا تجاہل عارفانہ یا مغالطۂ متعصبانہ کہ اصل وجوہ جوش کو نظر انداز کرکے ایسی بے سروپا وجوہات انگلش نیشن کے روبرو پیش کرتا ہے۔ جن سے خواہ مخواہ مسلمانوں کیطرف سے حکام کے دلوں میں بے اطمینانی و بے اعتباری پیدا ہو۔ اور اسطرح یہ مصیبت زدہ قوم اور بھی ناگہانی آفات و مصائب کا شکار بنے۔

اگر مسلمان لیڈروں یا اخبار نویسوں کو جیسا کہ نامہ نگار ٹائمز نے افترا باندھا ہے من حیث القوم انگریزوں کے خلاف جوش اور نفرت کی سپرٹ پھیلانی مقصود ہوتی تو وہ تاج برطانیہ کی وفاداری کا کیوں دم بھرتے؟

اصل یہ ہے کہ مسلمانوں میں پولٹیکل تحریک کا وجود جہاں تک اسوقت پایا جاتا ہے اسکی زیادہ تر بنا مذہبی احساسات پر ہے اور اس کا تعلق بعض حکام کی شخصی غلطیوں سے ہے۔ اور انہی کی درستی و تلافی کے لئے ساری واویلا ہے۔ ورنہ مسلمانوں کو جن کے ہاں حکام کی وفاداری و اطاعت بطور ایمان وعقیدہ کے ایک محکم اصول مذہبی ہے۔ حکومت انگلشیہ کے ساتھ کسی قسم کی پرخاش خدانخواستہ کیوں ہونے لگی۔ جبکہ وہ بخوبی جانتے اور صدق دل سے مانتے ہیں۔ کہ یہ امن وعافیت اور یہ آزادی انہیں آج تک کسی دوسری قوم کے زیر سایہ میسر نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے گو حکومت ممدوحہ ایک عیسائی سلطنت ہے۔ مگر اس کے اصول جہانبانی کے محاسن کو ملحوظ رکھکر مسلمانوں کو برٹش گورنمنٹ کے عدل وانصاف پر کامل بھروسہ ہے اور اس امر کا پختہ یقین کہ ان پر اگر کبھی اور کہیں کوئی ظلم وستم ہوتا دیکھے گی۔ تو یہ اسکی معدلت گستری اور مسلمہ ہمدردی کا تقاضا ہے لازمی ہوگا کہ انکی ہونی چاہیئے۔

بلقان کے عیسائیوں کے مظالم دیکھکر انکی نسبت حقارت کا پیدا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ اور اسکو صرف مسلمانوں ہی نے اس رنگ میں نہیں دیکھا۔ بلکہ یورپ کے دیگر ممالک کے بہت سے نیک دل وباحمیت عیسائی اصحاب نے بھی انکی نسبت اظہار نفرت کیا ہے۔ اور ان میں انگلستان کے افراد اول نمبر پر ہیں۔ ان سب کے مسلمان مشکور ہیں۔ اور یہ صرف ان افراد ہی کا شکریہ نہیں بلکہ برطانیہ عظمےٰ کا شکریہ ہے۔ جس کے وہ نیک سپوت ہیں۔ اور جب برطانیہ ان مظالم کے خلاف زور سے آواز بلند کرے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمان ایک سرے سے دوسرے سرے تک گورنمنٹ کے شکریہ سے رطب اللسان نہ ہوں۔

مگر یہ خیال کیا جائے۔ کہ بلقانی عیسائیوں کے مظالم کے لئے سلطنت برطانیہ کو ذمہ وار گردانا جاتا ہے۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ جس طرح سے زید کے عمرو کو قتل کرنے سے بکر پر الزام نہیں آسکتا جب تک وہ خود اس میں شامل نہ ہو۔ اسی طرح سے ایک سلطنت کے ظلم کرنے سے کوئی وجہ نہیں کہ بلقانیوں کے جرم کا بوجھ برطانیہ پر پڑے۔ بلکہ مسلمان تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی مہربان گورنمنٹ اپنے دباؤ سے ان مظالم کا خاتمہ کرے۔ اور مسلمانوں کا پہلے سے بھی زیادہ دلی شکریہ حاصل کرے۔

پنجاب مسلم لیگ

کا ایک ضروری جلسہ بقول ہمعصر وطن گذشتہ چارشنبہ کو آنریبل میاں محمد شفیع صاحب جنرل سکرٹری مسلم لیگ کی کوٹھی پر منعقد ہوا جسمیں لاہور، امرتسر وغیرہ کے ممتاز بزرگان قوم شریک تھے اور آنریبل نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب رئیس کنجپورہ ضلع کرنال صدر جلسہ قرار پائے تھے میاں صاحب ممدوح نے حاضرین کو موجودہ حالات کیطرف توجہ دلا کر بتایا کہ چونکہ بعض حلقوں میں ناپسندیدہ جوش وخروش ہونیکی وجہ سے مسلمانوں کی علمی تعلیمی تمدنی اور صنعتی ترقی میں رکاوٹیں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ وغیرہ۔ دوران اجلاس میں کچھ دیر تک حالت موجودہ سے متعلق رد وقدح ہوتی رہی اور آخر کل حاضرین کے اتفاق سے اس مضمون کے ریزولیوشن پاس ہوئے کہ:- (۱) پنجاب مسلم لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی تمام مسلمان اخبارات۔ مسلم لیگوں۔ انجمنوں اور قومی لیڈروں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں باقاعدہ طور پر کوشش کریں کہ جن طبقوں میں ناراضی اور جوش وخروش موجود ہے اُن میں امن وسکون پیدا کرنیکی تدابیر عمل میں لائیں۔ کیونکہ اس کمیٹی کی رائے میں اس جوش وخروش کے جاری رہنے سے مسلمانوں کی ہر قسم کی ترقیات میں روک پیدا ہوتی ہے۔ (۲) کمیٹی کی رائے میں مسجد کانپور کا جھگڑا جس قدر جلد ممکن ہو اسطرح طے ہو جائے۔ کہ گورنمنٹ اور مسلمان دونوں اس سے یکساں مطمئن ہوں۔ لہذا یہ کمیٹی حکام اور اہل اسلام سے بزور ملتجی ہے کہ اس سوال پر باہمی مصالحت اور رواداری کے نقطۂ خیال سے غور کریں۔ تاکہ اس قضیۂ نامرضیہ کا تصفیہ ہوکر جوش وخروش دب جائے۔

کابل میں تشویش

مفسدۂ قندھار سے متعلق ہمارے نامہ نگار کا بیان گذشتہ اشاعت کی خبروں میں شائع ہو چکا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ امیر صاحب نے پایۂ تخت میں بھی اس فساد سے بڑی بے چینی پھیل رہی ہے اس وقائع نگار کا یہ بھی خیال ہے کہ موجودہ تشویش میں تاجدار کابل کے لئے بظاہر اسکے سوا اور کوئی چارۂ کار نظر نہیں آتا کہ ایک غیر جانبدار کمیشن موقعۂ واردات پر بھیجکر تمام امور مابہ النزاع کی تحقیقات کرائیں۔ فتنہ وفساد کی نوعیت ابھی تک کچھ سننے میں نہیں آئی کہ اس کی بابت کوئی رائے زنی کیجا سکے۔ مگر ہم بھی ہم سمجھتے ہیں کہ دولت عظمےٰ برطانیہ کی دوستی وہمسائگی سے دولت خداداد کو تعلیم وتہذیب ہی میں نہیں بلکہ اصول فرمانروائی میں بھی بہر حال بہت فائدہ پہنچیگا اور متعلقات سیاست میں مبارک تبدیلیاں ہونگی جسکے آثار ابھی سے عیاں ہیں کیونکہ جہاں آج ایک مقامی فتنہ وفساد کی تحقیقات بذریعہ تقرر کمیشن واحد چارۂ کار سمجھی گئی ہے۔ وہاں حق وباطل کی جانچ کیلئے ہی اللہ تعالےٰ آئندہ کوئی راہ نکال ہی دیگا۔ اور ایسی شتابکاری وبیرحمی کے واقعات سننے میں نہ آیا کرینگے جیسے کہ حضرت مولانا عبد اللطیف شہید ومولانا عبد الرحمن صاحب شہید کے متعلق ظہور میں آئے۔

بنائے فساد - بعدکی خبروں سے معلوم ہوا کہ گورنر قندھار نے بعض درانی رؤسا کو بلاکر ہدایت کی کہ وہ اپنے گھرانوں سے نہایت خوبصورت عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کا انتخاب کریں جنہیں کابل کی حرم سرائے شاہی میں بھیجا جائیگا۔ کیونکہ وہاں سے چیدہ چیدہ حسین عورتوں اور دوشیزہ لڑکیوں کو بھیجنے کے احکام موصول ہوئے ہیں اسکے ساتھ ہی گورنر نے یہ بھی کہا کہ جو سرداران خاندان اس حکم کی تعمیل میں زیادہ سرگرمی دکھلائینگے اپنی خدمات کے صلہ میں خلعت پائینگے۔ رؤسا نے جب یہ حکم سنا آگ بگولا ہوگئے اور قندھار کے دیہات میں سخت جوش پیدا ہوگیا۔ فلات غلزئی میں جو دو قندھاری رجمنٹیں تعینات تھیں وہ بھی یہاں پہنچنے پر قندھار آگئیں۔ ساری درانی آبادی بے قابو ہوگئی اور بہت سے مسلح دیہاتی شہر کے باہر جمع ہوگئے ... [illegible]

[illegible]

ایک اور بھی فریق ہے

مسلمانوں کے معرکتہ الآرا جلسۂ دہلی کی نسبت اظہار رائے کرتا ہوا ایک آریہ ہمعصر لکھتا ہے کہ "اس جلسہ نے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں میں بھی نرم اور گرم دو فریق موجود ہیں" مگر ہم اپنے لوکل معاصر کو بتانا چاہتے ہیں کہ مسلمانان ہند میں دو ہی نہیں بلکہ تیسرا ایک اعتدال پسند گروہ بھی موجود ہے جو خیر الامور اوسطہا کے مصداق جہاں ایک طرف جائز مطالبات کی ضرورت تسلیم کرتا ہے اس کے ساتھ ہی اس امر کو بھی نہایت ضروری قرار دیتا ہے کہ مطالبۂ حقوق میں حدود وادب کو بکمال دور اندیشی واحتیاط ملحوظ رکھا جائے۔ نیز اس گروہ کے حد آدرہی اصول میں ہمیں سلسلۂ احمدیہ کے بنیادی یا اہترین اصول سمجھنا چاہیئے۔ اول یہ کہ قوم کا ایک امام کے تابع ہونا ضروری ہے تاکہ قومی کاموں میں نرم اور گرم پارٹی کے موجودہ تفقیض کی طرح ابتری وفضیحت پیدا نہ ہونے پائے۔ دوسرا احکم الحاکمین کے ساتھ سچی صلح کو مقدم رکھکر اسی کے ضمن میں اپنے اولوالامر یعنے حکام مجازی کے ساتھ وفا شعاری خیر اندیشی اور اطاعت کو لازمی سمجھا جائے۔ اسلام نے ہمیں ہر کام میں اعتدال ہی کی تعلیم دی ہے۔ اور اسی کی طرف دعائے صراط مستقیم میں اشارہ ہے کاش کہ مسلمان اسلام کی سچی تعلیمات پر کماحقہ متوجہ ہو جائیں تو ان کے سارے تفرقے مثکر تمام موجودہ آفات ومصائب کا خاتمہ ہی نہ ہو جائے۔ اور ہر رنگ میں خدا تعالےٰ کے افضال مسلمانوں کے شامل حال ہوں۔ آمین

اصلی بے تعصبی

گذشتہ اشاعت میں ایک مسلمان والئی ریاست کی نسبت یہ خبر ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ کہ انہوں نے ہندوؤں کو دسہرہ اور رام لیلا کے لئے ایک معقول رقم بطور امداد دی۔ ایسے بعض معاصرین نے رئیس موصوف کی بے تعصبی قرار دیکر بنظر استحسان دیکھا ہے۔ کئی ہندو ریاستوں میں بھی محرم کی تعزیہ داری سے متعلق ایسا ہی سنا جاتا ہے۔ لیکن دراصل یہ کوئی بے تعصبی نہیں بلکہ رعایا میں ہر دلعزیزی پیدا کرنیکی ایک سیاسی حکمت عملی ہے۔ اعانت کے معاملہ میں اسلام کا تو یہ حکم ہے کہ نیکی وتقوےٰ کے کاموں میں ہونی چاہیئے۔ نہ کہ اس کے برخلاف اور بے تعصبی کا اطلاق ایسے موقعوں پر ہو سکتا ہے کہ والئے ریاست عدل وداد تعلیم۔ دستگیری مساکین۔ حفظ حقوق میں۔ غرض ہر بات میں اپنے ہم مذہبوں اور غیر مذہب کے لوگوں کو ایک ہی نظر سے دیکھے۔ اور ہر عقیدہ کے داعیوں کو تبلیغ دین کے لئے برابر مراعات عطا کرے۔

حبل المتین کمپنی

کلکتہ کے مندرجہ عنوان مشہور اسلامی ہمعصر کے آئندہ اجرا وبقا کی غرض سے ایک لمیٹڈ کمپنی قائم کی گئی ہے جسکا سرمایہ ۲ لاکھ روپے ۲۵ - ۲۵ روپیہ کے ۸ ہزار حصص میں منقسم ہوگا۔ ۵ ہزار حصے فروخت بھی ہو چکے ہیں۔ اس خبر کا یہ پہلو بلاشبہ مسرت خیز ہے کہ مسلمانوں میں قومی کاروبار کو مشترکہ سرمایہ سے چلانے کا خیال پیدا ہو گیا ہے اگرچہ کاروباری نقطۂ نظر سے اسمیں کچھ خامی بھی معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ اخبار کا کام اس زمانہ میں بڑی جوکھوں کا بزنس ہے۔ نیز مسلمانوں میں ہنوز شراکت سے کاروبار شروع کرکے اُسے خاطر خواہ نبھانے کی چنداں اہلیت بھی پیدا نہیں ہوئی۔ بہرحال دین وملت کی ایک خدمت سمجھکر حبل المتین کی اعانت ایک مبارک کام متصور ہو سکتی ہے اگر ہمعصر موصوف آئندہ اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھے کہ اسلامی تعلیم کا اصل منشا کیا ہے۔ ضرورت وقت کس بات کی متقاضی ہے اور مسلمان دنیا وعقبےٰ میں کیونکر امن وعافیت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ لیڈروں کا فرض مذاق عوام کی اصلاح وتعدیل ہونا چاہیئے۔ ان کا یہ کام نہیں کہ پبلک سیلان کی پیروی میں خود ہی اصل مقصد سے دور جا پڑیں۔ خدا تعالےٰ تمام معاصرین اور خصوصاً اسلامی اخبارات کو اپنے اہم فرائض میں تحمل۔ اندیشی واعتدال۔ تقوےٰ اور سچی قومی نیابت کی توفیق دے۔

ازالہ غلط فہمی کی ضرورت

ٹائمز (لنڈن) نے مسلمانان ہند کی طرف سے جو غلط فہمی اور حکام کے دل میں بدگمانی پیدا کرنے والی تحریر حال میں شائع کی ہے۔ اس کی نسبت ہمعصر ٹریبون کی یہ رائے ہے کہ اخبار مذکور نے ناحق رائی کا پہاڑ بنایا۔ اور گورنمنٹ کو پریشانی والجھن میں ڈالنے کا الزام اٹھایا ہے۔ ورنہ اگر مقامی پولٹیکل جد وجہد سے قطع نظر کرکے دیکھا جائے تو نہ کوئی مسلمان اپنی سرکار کے باغی و بدخواہ ہیں نہ ہندو۔ ٹریبون کے خیال میں اس وقت گورنمنٹ ہند کو مناسب ہے کہ نامہ نگار ٹائمز کے محولہ بالا بیان کی تردید میں ایک پریس کمیونک شائع فرما دے۔ تاکہ اس کے بے بنیاد مگر خطرناک خیالات سے خاصکر انگلینڈ کے اصحاب کے دلوں میں کسی قسم کی بے امنی وتشویش پیدا نہونے پائے۔

کلامِ محبوب

(گذشتہ سے پیوستہ)

نعمت کا شکر واجب ہے

اب انصافاً کہو۔ کہ سلطنت انگریزی ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی بزرگ نعمت ہے یا نہیں۔ جس کے آنے سے ہم اپنی دعوت پر ایسے قادر ہوگئے۔ کہ اسلامی ممالک میں بھی ایسے قادر نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث۔ یعنی ہر ایک نعمت سے جو خدا سے تجھے پہنچے اُسکا ذکر لوگوں کے پاس کر۔ سو ہمیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنا واجب ہے۔ کیونکہ ہم اِس گورنمنٹ سے پہلے ایک لوہے کے تنور میں تھے۔ اگر یہ گورنمنٹ ہمارے ملک میں قدم نہ رکھتی۔ توشاید اب تک تمام مسلمان سکھوں کی طرح ہوجاتے۔ جو شخص ان تمام امور پر غور کریگا۔ کہ سکھوں کے عہد میں اسلام اور اسلامی شعار کے کہاں تک حالات پہنچ گئے تھے۔ اور کس طرح دن بدن جہالت کا کیڑا کھاتا جاتا تھا۔ وہ بےشک گواہی دیگا۔ کہ انگریزوں کا اس ملک میں آنا مسلمانوں کے لئے درحقیقت ایک نہایت بزرگ نعمتِ الٰہی ہے۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک نعمت ہے۔ تو پھر جو شخص خدا تعالیٰ کی نعمت کو بےعزتی کی نظر سے دیکھے۔ وہ بلاشُبہ بدذات اور بدکردار ہوگا۔ کیا حدیث صحیح میں نہیں ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہیں کرتا۔ وُہ خدا تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کرتا؟

سلطنت روم بھی تعظیم کے لائق ہے

گو ہم پر زیادہ احسانات گورنمنٹ انگلشیہ کے ہیں۔ (اس بات کا جواب) کہ کیوں انگریزوں کی سلطنت کی تعریف کی گئی۔ اور کیوں رومی سلطنت کی شکر گذاری نہیں کی گئی (یہ ہے) کہ اگرچہ رومی سلطنت بباعث اسلامی سلطنت ہونے کے تعظیم کے لائق ہے لیکن جس قدر اس سلطنت انگریزی کے ہم پر احسان ہیں۔ رومی سلطنت کے ہرگز نہیں ہیں۔ یہ نیکی اسی سلطنت کے ہاتھ سے ہماری نسبت مقرر تھی۔ کہ ہمیں اُس نے ایسی حالت میں پاکر کہ ہمارے مذہب کی آزادی بالکل چھین گئی تھی۔ اور جو واجب الادا شعار اسلام تھے۔ اُن سے ہم روکے گئے تھے اور قریب وحشیوں کے ہماری حالت پہنچ گئی تھی۔ اور علم اُٹھ گیا تھا۔ اور جہالت بڑھ گئی تھی۔ ایسے وقت میں خدا تعالےٰ اس گورنمنٹ کو دور سے لایا۔ اور اُس کا آنا ہمارے لئے ایسا ہوا۔ کہ ہم ایک دفعہ تاریکی سے روشنی میں آگئے۔ اور قید سے آزادی میں داخل ہوئے۔ اور نبوت کے زمانے کی طرح اس ملک میں دعوتِ اسلام ہونے لگی۔ اور ہمارے خدا نے یہی جس کی نظر کے سامنے ہر ایک سلطنت ہے اپنے قدیم وعدے کے پورا کرنے کے لئے اِسی سلطنت کو موزون دیکھا۔ اور درحقیقت اِس گورنمنٹ سے اِس قدر ہمیں فوائد پہنچے۔ جن کو ہم گِن نہیں سکتے۔ تو پھر بڑی بدذاتی ہوگی۔ کہ ہم دل میں یہ چھپا ہوا عقیدہ رکھیں۔ کہ گورنمنٹ کے ہم دشمن ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ یعنی نیکی کرنیکی پاداش نیکی ہے۔

نیکی سب مذاہب والوں سے کرنی چاہئے

اگر ہم صرف مسلمان نیکی کرنے والے سے نیکی کریں۔ اور غیر مذہب والوں سے نیکی نہ کریں تو ہم خدا تعالےٰ کی تعلیم کو چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ اُس نے نیکی کی پاداش میں کسی مذہب کی قید نہیں لگائی۔ بلکہ صاف فرمایا ہے۔ کہ اُس شریر پر خدا راضی نہیں۔ کہ جو نیکی کرنے والوں سے بدی کرتا ہے۔

انگریزوں کے آنے سے پہلے ہماری حالت

ہم سکھوں کے عہد میں ذرہ ذرہ سی بات میں کچلے جاتے تھے۔ اور بلند آواز سے بانگ نماز دینا سخت جرم سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسے شخص کو کم سے کم ڈکیتی یا ارتکاب سرقہ کی سزا ملتی تھی۔ جو اپنی بدقسمتی سے بلند آواز سے اذان دیتا تھا۔ اور اگر اتفاقاً کسی مسلمان سے کوئی زخم گائے کے پہنچ جاتا تھا۔ تو اُس کی وہی سزا تھی۔ جو ایک مجرم قتل عمد کی سزا ہوتی ہے۔ مسلمانوں میں اس قدر جہالت پھیل گئی تھی۔ کہ بہتوں کو صحیح طور پر کلمہ بھی یاد نہ تھا۔ اور دینی کتب کی قلت کا یہ حال تھا۔ کہ میں نے سُنا ہے کہ اُن دنوں میں ایک بزرگ تھے جو نماز کے بعد یہ دُعا کیا کرتے تھے۔ کہ یا الٰہی مجھ پر یہ فضل کر کہ ایک مرتبہ میں صحیح بخاری دیکھ لوں۔ اور پھر عین دعا کے وقت دل پر کچھ نا امیدی غالب ہوکر چیخیں مار کر روتے تھے۔ غالباً یہ خیال آتا تھا کہ میری قسمت ایسی کہاں کہ میں اپنی عمر میں اس متبرک کتاب کو دیکھ سکوں۔ اب عہد سلطنت انگریزی میں وہی کتاب ہے۔ جو تھوڑی سی قیمت پر ہر ایک کتب فروش سے مل سکتی ہے۔ بلکہ حدیث اور تفسیر کی نایاب کتابیں جن کے ہم لوگوں نے کبھی نام بھی نہیں سُنے تھے۔ انگریزوں کے حسن انتظام سے مصر اور قسطنطنیہ اور

ہمارے ملک میں چلی آتی ہیں +

پنجاب کے لئے خوش خبری

اور پنجاب جو مُردہ بلکہ مُردار کی طرح ہوگیا تھا اب علم سے سمندر کی طرح بھرتا جاتا ہے۔ اور یقین ہے کہ وہ جلد تر ہر ایک بات میں ہندوستان سے سبقت لیجائیگا۔

گورنمنٹ کی نسبت ہمیں کیسے خیالات رکھنے چاہئیں

پھر اب انصافاً کہو کہ کس سلطنت کے آنے سے یہ باتیں ہم لوگوں کو نصیب ہوئیں۔ اور کس مبارک گورنمنٹ کے قدم سے ہم وحشیانہ حالت سے باہر ہوئے۔ کیا یہ خوشامد کی باتیں ہیں۔ یا بیان واقعہ ہے۔ انصاف اور کلمۃ الحق کو چھوڑنا ایمان نہیں ہے۔ بلکہ بے ایمانی ہے۔ لہذا اصل بات یہی ہے کہ ہمیں ان تمام احسانات کو یاد کرکے سچے دل سے اس سلطنت سے اخلاص رکھنا چاہیئے اور منافقانہ خیالات کو دل سے اُٹھا دینا چاہیئے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اطاعت اور صدق اور وفاداری کے ساتھ اس احسان کا بدلہ اُتاریں جو انگریزوں نے ہم پر اور ہمارے بزرگوں پر کیا ہے۔ ورنہ خوب یاد رکھو۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کے گنہگار ٹھہریں گے۔

انگریزوں کی سلطنت اور اُنکے مذہب کی تردید دو علیحدہ باتیں ہیں۔

(اس بات کا جواب) کہ باوجودیکہ انگریزوں کی اس قدر خوشامد کی گئی ہے (کتب و تحریرات حضرت مسیح موعودؑ میں) پھر بھی اُن کے مذہب پر حملہ کیا ہے۔ مگر یہ کوتہ اندیش نہیں جانتے۔ کہ میں نے دونوں موقعوں پر پاک کانشنس سے کام لیا ہے نہ وہ خوشامد ہے اور نہ یہ بیجا حملہ ہے میرا کام اصلاح ہے۔ کسی شرارت کو پیدا کرنا میرا کام نہیں ہے۔ اور نہ بیجا خوشامد کرنا میرا طریق ہے۔ پس جیسا کہ میں نے ایک پہلو میں اس بات میں لوگوں کی اصلاح دیکھی۔ کہ سلطنت انگریزی کے ماتحت وفاداری اور اطاعت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ اور دل کو تمام بغاوت کے خیالات سے پاک رکھیں۔ اور واقعی طور پر سرکار انگریزی کے مخلص اور خیرخواہ بنے رہیں۔ اس طرح میں نے دوسرے پہلو سے انسانوں کی خیرخواہی اسی میں دیکھی۔ کہ وہ اُس کامل خدا پر ایمان لاویں۔ جس کی عظمت اور قدرت اور لازوال صفات زمین و آسمان پر غور کرنے سے نظر آرہی ہیں۔ انسانوں کو خدا بنانا غلطی ہے۔ ہمیں چاہئیں کہ غلطی کی پیروی نہ کریں اور مخلوق کو خدا بنانے سے پرہیز کریں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام بڑے مقدس بڑے راستباز بڑے برگزیدہ تھے۔ مگر اُن کو خدا کہنا اُس سچے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ سچ یہی ہے کہ وہ انسان تھے خدا نہیں تھے اور انسانی کمالات سے بڑھکر اُن میں کچھ نہ تھا۔ خدا اب بھی ہمیں وہ کمالات دے سکتا ہے۔ جو اُنہیں دیئے تھے۔ اور دیتا ہے۔ جن کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھیے۔ پس خدا وہی ہے۔ جو ہمارا مددگار ہے۔ جیسا کہ پہلوں کا تھا۔ اس کی طرف قرآن رہبری کرتا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو خدا نے میرے پر ظاہر کی ہے پس میں بد اندیشی کی راہ سے نہیں بلکہ سراسر ہمدردی اور پوری نیک نیتی سے سچے خدا کی طرف لوگوں کو بُلاتا ہوں اور اُس تفرقہ کو دُور کرنا چاہتا ہوں۔ جو غلط فہمی سے پادریوں نے مسلمانوں کے ساتھ ڈال رکھا ہے +

مراسلات

علماؤھم شر من تحت ادیم السما (حدیث)

(ترجمہ) یعنی علما اُن کے سب لوگوں سے بدتر ہوں گے)

موجودہ علماء کی حالت زار

اللہ تعالےٰ اُمتِ محمدیہ پر رحم کرے۔ موجودہ زمانہ میں ایسے ایسے ایسی قسم کے نام نہاد مسلمان پیدا ہوگئے ہیں۔ جنھوں نے حق اور حقیقت کی پردہ پوشی ہی اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا ہے امرتسر سے ایک نام نہاد پرچہ مسلمان نکلتا ہے۔ جسنے خدا و رسولؐ کا ذرہ بھی خوف نہ کھا کر جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری پر ایسے ایسے بہتان اپنے اخبار مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء میں شایع کئے ہیں۔ جو ایک مسلمان کی شان سے بعید ہیں۔ اِن بہتانوں کی قلعی کھولنے کے لئے میں نے جناب ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار سے جن کے اردو محاورہ کو نہ سمجھنے کے باعث میاں ایڈیٹر صاحب مسلمان نے بڑے لمبے چوڑے الفاظ میں غلط فہمی کو شایع کیا تھا۔ اُن محاورات مندرجہ زمیندار کی تشریح چاہی۔ جس پر اُنہوں نے اپنے واضح الفاظ میں اُس غلط فہمی کی تردید کردی۔ افسوس کہ ایک نیک مسلمان کی طرح ایڈیٹر میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مار کر اپنی غلطی کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ مولوی ظفر علی خاں کے اس لکھنے پر کہ

"میں نے خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق یہ لغو بیانات پڑھے ہیں۔ کہ"

خواجہ صاحب نے ڈاڑھی منوا دی ہے۔ اور اُس کے ساتھ ہی مونچھوں کا صفایا بھی کر دیا ہے۔ ایک یورپین باورچن کو اپنے ساتھ کرسی پر بٹھایا" وغیرہ ایڈیٹر مسلمان لکھتا ہے کہ "مولوی صاحب سے کوئی پوچھے۔ کہ پہلے سوال کا جواب ہے سو ذرا اُس اخبار کا حوالہ دیکھئے۔ جس نے یہ الفاظ بعینہٖ لکھے ہوں،، اس کو اسے یہ بات لکھتے ذرا شرم دامنگیر نہیں ہوئی۔ اور کس ڈھٹائی سے اپنی غلطی پر اصرار کئے جاتا ہے۔ لیجئے اُس اخبار کا حوالہ ہم دیتے ہیں۔ جس نے بعینہٖ یہ الفاظ لکھے (مسلمان اخبار صفحہ ۷ کالم ۲ مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء) سرخی کا عنوان ہی خواجہ کمال الدین کی ڈاڑھی کا صفایا،، لکھا ہے۔ پھر اسی مضمون کی تیسری سطر میں "ڈاڑھی کا صفایا کرا دیا ہے،، لکھا ہے۔ آگے بڑھ کر لکھتا ہے "خواجہ کمال الدین کا اشاعت اسلام کی غرض سے جانا۔ اور شعار اسلام کے خلاف ڈاڑھی مونچھ منڈوانا ایک ایسا شرمناک فعل ہے،، اِس خدا ترس اور ظالم نام نہاد مسلمان نے اسی اشاعت کے صفحہ ۹ کالم ۳ میں "خواجہ کمال الدین کی باورچی لندنی لیڈی،، کا عنوان قایم کرکے جناب خواجہ صاحب کے چال چلن پر بھی دھبہ لگانے کی نالایق کوشش کی ہے۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ کے اہل حدیث مصلحان قوم کی حالت کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ کہ ایک شخص جو خدا اور رسول کا نام مشرک اقوام میں پہنچانے گیا ہے محض اختلاف خیالات کی بنا پر اُس پر کمینے سے کمینے حملے جایز سمجھے جاتے ہیں اور اُسے ذلیل سے ذلیل نام سے یاد کرتے ہیں۔

اسی بدنام کنندہ اسلام نے دوسری اشاعت ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء میں مرتد دہرمپال کے خط کو درج کرکے اسکا عنوان "ڈاڑھی منڈوانے پر اظہار مسرت،، قایم کرکے اخیر پر اپنی طرف سے حاشیہ چڑھایا ہے کہ۔

"ہمیں تو جو خبریں ملی ہیں وہ یہی ہیں کہ جماعت مرزائیہ کے لیڈر پلیڈر خواجہ کمال الدین نے ڈاڑھی اور مونچھوں کا صفایا کرا دیا ہے،،

اِن الفاظ کو شائع کر چکنے کے بعد اب ایسی بدنام کنندہ اسلام نے کس ڈھٹائی اور بے شرمی سے یہ لکھدیا ہے کہ۔

"ذرا اُس اخبار کا حوالہ دیکھئے۔ جس نے یہ الفاظ بعینہٖ لکھے ہیں،،

اے بدنام کنندۂ اسلام کیا یہ تیرے اپنے الفاظ نہیں۔ جب تو اپنے شایع کردہ الفاظ سے منکر ہے۔ تو تجھ سے سچی بات کی تائید کی کب اُمید ہوسکتی ہے۔

ڈاڑھی اور مونچھوں کے منڈوانے کے دعوے بے دلیل اور مبنی بر حماقت پر پردہ ڈالنے کے لئے اب آپ دو جَو کی الٹی بات پر آگئے ہیں۔ جب آپ پہلے دعوے کی تردید کر چکینگے تو ہم آپ کی اِس دو جَو والی بات کا بھی انشاء اللہ کما حقہٗ جواب دیں گے دوسرا سوال آپ کا سخت احمقانہ ہے۔ اگر آپنے خواجہ صاحب پر کوئی الزام ہی قایم کرنا ہے تو صریح الفاظ میں کریں تاکہ ہم آپ کو اس کا یقینی ثبوت بریت خواہ تحریری یا عدالتی طور پر دے سکیں محض اِن الفاظ سے کہ "اس میں ایک خاص اشارہ ہے۔ اجی آپکی بھیگی ٹپکتی ہے۔ تیسرا سوال آپ کرتے ہیں کہ "کیا خواجہ صاحب ایک لیڈی سے باورچی کا کام نہیں لے رہے،،؟ مگر آپ کو اتنا نہیں معلوم کہ وہ لیڈی ہے کون۔ سُنئے وہ ہم سے سُنئے۔ اِسوقت لنڈن میں خواجہ صاحب کے ہم زلف سید محمد شاہ صاحب وکیل کا لڑکا سید حسن شاہ موجود ہے۔ جسنے خواجہ صاحب کی پیشوائی کی۔ اور اپنے یہاں ٹھہرایا۔ اُس نے وہاں شادی کر رکھی ہے۔ جس سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوگیا ہے ظاہر ہے کہ لنڈن میں خواجہ صاحب کی کوئی شناسائی نہ تھی۔ اسلئے جاتے ہی آپ اپنے رشتہ دار کے ہاں جسکا عیال موجود تھا۔ ٹھہر گئے۔ اور وہیں کھانا وغیرہ کھاتے ہیں ہمارے مصلحان قوم گروہ اہل حدیث کے نمایندے نام نہاد مسلمان نے اس بنا پر بُہت لمبے چوڑے اتہامات لگانے کی کوشش کی۔ اگر خواجہ صاحب کا اپنی ایک بہو کے گھر میں ٹھہرنا گناہ ہے۔ تو پھر وہ فی الحقیقت گنہگار ہیں۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔ جنکے دل اور اندرونے خود ہی گناہوں سے لبریز ہیں وہ دوسروں کو اگر اسی نگاہ سے دیکھیں تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔

آگے چل کر اس نے اپنی بیہودگی اور لغو بیانی پر ایڈیٹر پیسہ اخبار کی سند پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور لکھتا ہے کہ خواجہ صاحب نے ایڈیٹر پیسہ اخبار سے کہا ہے کہ "مجھ سے یہاں پادریوں نے پوچھا تم کس فرقہ اسلامی سے متعلق ہو۔ تو میں نے کہا۔ کہ صرف اسلام سے،،

افسوس کہ یہ جواب جیسا کہ صداقت پر مبنی تھا ویسا ہی اسے ایڈیٹر پیسہ اخبار اور اسکے شاگرد رشید ایڈیٹر مسلمان نے ٹیڑھے عقاید کی بنا پر اُسے ٹیڑھا سمجھا۔ کیا کبھی کسی احمدی نے آج تک اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ وہ مسلمان ہے۔ اور انکا

کفر کے اسلام سے تعلق ہے۔ ہو رہو سکتا ہے۔ تو پھر ایسے فضول فتووں کی بنا پر حدلوں کو کون اسلام سے بے تعلق کہہ سکتا ہے ہمارے مرشد ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار کہا

ماسلمانیم از فضلِ خدا ! ✦ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم ✦ ہم بریں از دارِ دُنیا بگذریم

مگر اس پر نام نہاد مسلمانوں نے کان نہ دہرا اور اب جبکہ وہی آواز ایک مشرکانہ ملک سے احمد کا فدائی نکالتا ہے۔ تو اسپر اور پہلو سے طعنہ زنی کی جاتی ہے۔

ہم انشاء اللہ ہر معقول بات کا جواب دینے پر طیار ہیں مگر اس قسم کے بے بنیاد حملے جو محض عناد اور تعصب کا نتیجہ ہیں۔ مسلمانوں کے منہ سے نکلنا سخت افسوس ناک بات ہے۔ کیا ”مسلمان“، عیسائی پادریوں کے مختلف فرقوں کی اشاعت مذہب کی کوششوں پر غور کر کے شرماتا نہیں۔ کہ وہ باوجود بڑے بڑے اختلافات کے یسوع کی منادی کرنے میں پہلو بہ پہلو مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ اور یہاں یہ حال ہے۔ کہ آپس میں ہی گتھم گتھا ہو رہے ہیں دوسروں کو اسلام پہنچانا تو درکنار رہا۔ اگر کوئی کوشش بھی کرتا ہے تو محض وہمی اختلافات یا ذاتی عناد کی وجہ سے اُس کے کاموں پر نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں حالانکہ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اگر اُسکی کوشش مفید نہیں سمجھی جاتی۔ تو اپنے لئے الگ میدان اشاعتِ اسلام کا تجویز کر کے خود کوشش کرتے اور دکھاتے ہیں۔ کہ یوں اشاعت اسلام ہوا کرتی ہے۔ خود کچھ کرنا نہیں اور چار دیواری میں بیٹھکر بھٹیاریوں کی طرح دوسروں کو کوستے یا طعنے دیتے رہتے ہیں۔

اگر ”مسلمان“، یا اس کے ہم خیالوں کو کچھ شوق اور محبت اشاعت اسلام ہے۔ یا اور کوئی فرقہ اسلام اس مبارک کام کا بجا لانا ضروری سمجھتا ہے۔ تو کمر ہمت باندھ کر چین۔ جاپان۔ برہما۔ لنکا۔ افریقہ۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ فرانس۔ روس۔ جرمنی۔ پرتگال، ہسپانیہ، اٹلی وغیرہ ممالک میں اشاعت اسلام کا میدان خالی پڑا ہے۔ پھر ہندوستان میں یسوعی مشنوں کی ترقی روکنے کے لئے اچھوت قوموں میں اشاعت اسلام کریں۔ اور ذرا اپنے جوہر بھی لوگوں کو دکھلائیں۔

میرا خیال ہے کہ اگر اسلام کے مختلف فرقے اپنے اپنے لئے مختلف ممالک اقوام میں اشاعت اسلام کے میدان تجویز کر لیں۔ تو ان کے اندرونی جھگڑے اور فساد اور کفر بازی کا میدان بہت کم ہو جاوے۔ افسوس ہے کہ اشاعت اسلام کا درد رکھنے والے ہم میں بہت کم ہیں۔ اور اس کے مقابلہ یہاں کی ہمتوں کو پست کرنے والے بہت سے ہیں۔ نکتہ چینو نکو اس میدان میں نکل کر اپنے بھی جوہر دکھانے چاہئیں کیونکہ محض نکتہ چینی سے کسی قوم نے آجتک ترقی نہیں کی تو پھر وہ کیسے ترقی کی امید رکھ سکتے ہیں

اسکے بعد مجھے اپنے احمدی بھائیوں سے بھی کچھ کہنا ہے وہ یہ کہ خواجہ کمال الدین تمہارا ایک معزز بھائی ہے۔ وہ گھر بار بال بچہ کاروبار چھوڑ کر محض خدا کیلئے نہ کسی لالچ اور جاہ و حشمت کیلئے بیوطن ہو گیا ہے۔ وہ بھی آخر آپ جیسا انسان ہے۔ مامور نہیں۔ جو شخص کسی خدمت پر لگا ہوا ہوتا ہے وہی بہتر جانتا ہے کہ موقعہ کے لحاظ سے کس طریق پر کام کیا جاوے ایک ننھی سی جان کا پہاڑ کے ساتھ مقابلہ ہے۔ اُس مقابلہ اور اُس کی ہمت پر نظر کرو۔ اگر اُسکی کوشش میں کوئی کمزوری پاتے ہو۔ تو تم اسکو طاقتور بنانے کی کوشش کرو اور اسکی روپیہ سے پیسہ سے دُعا سے اور جسطرح تم سے ہو سکے مدد کرو۔ اگر بقول مسیح موعود تم اسلام کا فکر نہ کرو گے اور مبلغین کی امداد سے غفلت کرو گے۔ تو خدا کوئی اور قوم پیدا کر دیگا۔ جو تم سے زیادہ اس کام میں سرگرم ہو گی۔ خدا کرے کہ ہم ایسی مخذول قوم میں سے نہ بنیں۔

دوسرے مسلمانوں سے خطاب برادران اس میں شک نہیں۔ کہ آپکو ہم سے کچھ اختلاف ہے اور میرا یقین ہے۔ کہ وہ معدودے چند خود غرض علماء کا پیدا کردہ ہے ورنہ جو اسلام ہم دُنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں اسی طرف زمانہ آپکو اور آپکے علماء کو طوعاً و کرہاً لا رہا ہے۔ جیسا کہ دیگر ممالک کے مسلمانوں کا حال ہے آپ میں نکتہ چین آدمیوں کی کمی نہیں۔ بلکہ علماء تو اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ مسلمان آپس کی تفرقہ انگیزیوں میں اپنی تمام طاقت زایل کر رہے ہیں اور قوم کا خون چوس رہے ہیں اگر انکا مقابلہ دنیا کے وسیع میدان میں دیگر مذاہب سے ہوتا تو انہیں گھر کی لڑائیوں کی فرصت بھی نہ ملتی۔ مگر افسوس کہ حق کے انکار نے انکی عقلوں کو سلب کر لیا ہے اور وہ اسی میں اپنی بھلائی دیکھتے ہیں کہ مذہبی آڑ میں مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے رہیں میں جانتا ہوں کہ آپ میں کثیر تعداد روشن خیال انسانوں کی بھی ہے۔ تو پھر کب تک آپ اس غلامی میں گرفتار رہیں گے۔ کیوں نہیں آپ ان علماء کو باہر نکالتے۔ کہ وہ اقوام غیر میں جا کر تبلیغ اسلام کریں ان علماء اور مصلحانِ قوم و ایڈیٹران اخبارات نے تو اپنا یہ فرض سمجھ لیا ہے کہ کوئی شخص خواہ اسلام کیلئے کتنی ہی قربانی کرے مگر وہ شخص اگر اُنکے ساتھ ذرا بھی خیالات کا اختلاف رکھتا ہے تو اُسکی سب کوششیں ہیچ اور رائگاں ہیں اور وہ اس قابل ہے کہ اُسے دار پر کھینچ دیا جاوے۔ اور کوئی دقیقہ بدظنی پھیلانیکا باقی نہ رکھا جاوے۔

اسوقت ایک مسلمان کا نام جو ذاتی فواید و اغراض کی قربانی کر کے محض توکل علی اللہ اشاعت اسلام کیلئے انگلستان میں بیوطن بیٹھا ہے۔ آپکا اور آپکے علما کا فرض تھا۔ کہ اس کی ہر طرح تائید کرتے اگر اُسکی تائید کرنیکی توفیق نہ تھی۔ تو خود وہاں جا کر جو ہنر تبلیغ دکھاتے مگر اسکے برخلاف وہ کیا کر رہے ہیں۔ یہی کہ اسکی نسبت اخباروں میں اور دیگر تحریروں میں فضول اور بے بنیاد بدظنیاں پھیلا رہے ہیں۔ قوم کے ہزاروں بچے والدین کا ہزاروں اور لاکھوں روپیہ محض ولایتی وکالت کی ڈگریاں حاصل کرنے میں تباہ کر آتے ہیں اور ان میں سے بکثرت ایسے ہیں۔ جو ساری عمر میں اخراجات تعلیم بھی نہیں کما سکتے۔ تو کیا آپ ایسی قوم میں جو بنی بنائی بادشاہ کار گر اور اقوام عالم کی سرتاج ہے۔ اشاعت اسلام کی خاطر چند ہزار روپے جمع نہیں کر سکتے اسکی تبلیغ کا نتیجہ خدا پر چھوڑئیے۔ زمیندار کا کام بیج بکھیرنا ہے۔ اُگانا یا اُس سے میٹھے پھل پیدا کرنا خدا کے فضل پر منحصر ہے آپ تبلیغ کا بیج بکھیرنے میں مدد دیں اللہ تعالےٰ ضرور اپنے فضل سے اس بیج میں برکت رکھدیگا۔ اور وقت پر یہ بار آور ہو گا۔ جس سے اسلام کا باغ ہرا بھرا نظر آئیگا۔ والسلام۔ م۔م۔ا۔ احمدی ✦

مختلف واقعات

برقی تاروں سے خطرہ۔ برقی روشنی سے مستفید ہونے کی حیدر آبادی پبلک کو اتنی خوشی نہیں ہے۔ جتنی کہ اس کی تاروں سے فکر دامن گیر ہے۔ جب سے برقی روشنی کے تاروں کا خوف عوام کے دلوں پر بیٹھ گیا ہے۔ ہر شخص کی دلی خواہش یہی پائی جاتی ہے۔ کہ یا تو برقی تاروں کا سلسلہ زمین کے نیچے سے نکالا جائے۔ یا جو تار سروں کے اوپر سے لے جائے گئے ہیں۔ ان کو کسی ایسی چیز میں منڈھا جائے۔ کہ اتفاقی طور پر اگر وہ کبھی ٹوٹ بھی جائیں تو ان سے کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔

زنانہ القاب۔ ریاست ٹراونکور نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ آئندہ سرکاری کاغذات میں جن دیسی خواتین کا نام ولایتی طرز پر ہو ان کے نام کے پیشتر بحالت دوشیزگی لفظ مس کا اور شادی شدہ ہونے کی حالت میں مسز کا استعمال کرنا چاہئے۔ اور جن دیسی عورتوں کی آمدنی تیس روپیہ سے زیادہ ہو اُن کے نام سے پیشتر شریمتی کا لفظ لکھنا چاہئے ✦

راجہ صاحب محمود آباد کانپور میں۔ راجہ صاحب محمود آباد شملہ سے لکھنو جاتے ہوئے کانپور میں رونق افروز ہوئے۔ تاکہ کانپور کی مسجد اور مقدمہ کے معاملات پر مقامی مسلمانوں اور دیگر احباب کے ساتھ بحث کی جائے لوگوں نے آپ کا نہایت تپاک کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ جس جلسہ میں مذکورہ بالا امور پر بحث کی گئی۔ اس میں مسٹر مظہر الحق۔ آنریبل سید رضا علی۔ کلکتہ کے آنریبل مسٹر فضل الحق اور مولانا عبد الباری فرنگی محل لکھنؤ شریک تھے۔ مقامی مسلمانوں کو اس امر کا یقین ہے۔ کہ مسجد کانپور کی مشکلات راجہ صاحب محمود آباد کے ذریعہ سے ان کی خواہش کے مطابق حل ہو جائیں گی۔ مسٹر مظہر الحق اور دوسرے احباب شام کے وقت کانپور سے روانہ ہو گئے۔ گمان غالب ہے کہ کانپور کے مقدمہ کی کارروائی ۱۰ اکتوبر کو شروع نہ کی جائے۔ کیونکہ مسٹر راس الیسٹن نے جو اس مقدمہ میں سرکاری وکیل ہیں۔ مسٹر مظہر الحق کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کہ مقدمہ ۲۲ تاریخ کو شروع کیا جائے

ایک عورت کی بہادری۔ ۱۳۔ اکتوبر کو نواب خان نمبردار گجرات تحصیل مردان کے گھر میں جو کسی سرکاری کام کے لئے تحصیل مردان میں آیا ہوا تھا۔ دو چور گھس آئے۔ اور اس کی اکیلی عورت کو پکڑ کر کہا۔ کہ دولت نکال دو۔ اُس نے کہا۔ کہ تم یہاں ٹھہرو۔ اور مجھے کچھ نہ کہو۔ میں سب کچھ تمہارے آگے لا رکھتی ہوں۔ چنانچہ چور باہر کھڑے رہے۔ اور عورت اندر جا کر ایک بندوق جو بھری ہوئی تھی۔ اٹھا لائی۔ اور آتے ہی وار کر دیا۔ جس سے ایک چور مر گیا۔ اور دوسرا بھاگ گیا۔ اس عورت نے اس کو آواز دی۔ کہ ٹھہرو تم بھی دولت لے جاؤ۔ مگر وہ بھاگ گیا۔ اب مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے عورت کی بہادری قابل تعریف ہے ✦

خفیہ پولیس کو مسلح رکھنے کی تجویز۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ خفیہ پولیس کے ملازم نوکری پر ایک جوڑی پستول اپنے پاس رکھا کریں۔ اور انہیں اسکا استعمال خاص طور پر سکھلایا جائے ✦

ہندسے پڑھنے کی تعلیم۔ کلکتہ پولیس کے متعلقہ تھانوں کے کانسٹبلوں کو حکم ہوا ہے۔ کہ وہ ایک سے لیکر ۳۰۰۰ تک انگریزی ہندسے پڑھنا اور پہچاننا سیکھیں غرض یہ ہے۔ کہ جب بازار یا گلی سے موٹر کار یا گاڑی گذرے۔ تو سپاہی اسکا نمبر دیکھ لیا کریں ✦

کلجگی ماں۔ ضلع کرنال میں ایک ہندو برہمنی کی بیوہ عورت۔ جس کے ہاں دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ شادی کرنا چاہتی تھی۔ لیکن برادری کے لوگ اس بنا پر منع کرتے تھے۔ کہ تیرے ہاں دو لڑکے ہیں۔ وہ تیری جائداد کے وارث ہونگے۔ تجھ کو اس میں سے ہم حصہ نہ لینے دینگے۔ اس بے رحم عورت نے ایک رات دونوں بچوں کو مار کر مشہور کر دیا۔ کہ دونوں بیماری سے مر گئے ہیں۔ اور خود ایک آدمی کے ساتھ شادی کر لی۔ آخر خون چھپائے کب چھپتا ہے۔ یہ راز کھل گیا وہ عورت گرفتار کی گئی ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ✦

ہندو یونیورسٹی کے لئے چندہ بہت تیزی سے نہیں آ رہا۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ آ ہی رہا ہے۔ ستمبر کے آخر دو ہفتوں میں تین لاکھ روپیہ آیا۔ جس میں ایک ایک لاکھ آنریبل مہاراجہ سندر چندر نندی مہاراجہ قاسم بازار اور بابو چندر کشور رائے جو دہری زمیندار گوری پور کا ہے۔ پچیس ہزار روپیہ آنریبل ڈاکٹر سندر لال کا ہے۔ جو ایک لاکھ میں باقی تھا ۷۵ ہزار روپیہ راجہ کرستو داس لا اور اُن کے بھائیوں کا ہے۔ کل چندہ اٹھائیس لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ اگر اُس میں سالانہ امداد کی قیمت شامل کریں۔ تو ۴۱ لاکھ تک پہنچ جاتا ہے۔ گویا صرف ۹ لاکھ کی کسر ہے۔ ہندو یونیورسٹی کے منتظمین کی طرف سے وزیر ہند کی خدمت میں ایک درخواست گئی ہوئی ہے۔ کہ بیرونی کالجوں کے الحاق کی اجازت دی جائے۔ اور اس یونیورسٹی کا نام ہندو یونیورسٹی بنارس ہو۔

بلغاریہ کی مالی حالت۔ اخبار ”طان“ کو صوفیہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ بلغاروی حکومت کی مالی حالت نہایت نازک ہو رہی ہے۔ اوایل جنگ بلقان میں جاری کردہ تمسکات اور موقت قرضہ جات چکانے کے لئے اس وقت اس کو ساڑھے اٹھاسی کروڑ فرنک کی ضرورت ہے۔ بلغاریہ نے ہنگری کے بنکوں سے کچھ قرضہ لینا چاہا۔ تو باوجود کونٹ وان برختولڈ کی جدوجہد کے بنکوں نے یہی جواب دیا۔ کہ ہم بلغاریہ کی خواہش پوری نہیں کر سکتے۔ بلغاریہ کو تکمیل مقصد کے لئے صرف ہنگری ہی میں ناکامی نہیں ہوئی بلکہ فرانسیسی اخبارات نے بھی اُسے صاف لفظوں میں دہمکی دی۔ کہ جب تک وہ ٹرکی سے صلح نہ کرلے۔ فرانس کے بنکوں سے اس کو ایک پیسہ قرض نہیں مل سکتا

مشن سکولوں کا برا اثر۔ اگرچہ بظاہر مشنری ہر ملک میں اپنے سکول کھول کر ملک اور اہل ملک کو فایدہ پہنچاتے ہیں۔ علوم مروجہ اور فنون مفیدہ کی ترویج میں حصہ لیتے ہیں۔ جس کے سبب عوام نہایت خوشی کے ساتھ اپنے جگر گوشوں کو بدیں خیال ان کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ کہ گھنٹہ دو گھنٹہ کی مذہبی تعلیم کا بچوں پر کوئی اثر نہ پڑیگا۔ اور وہ علوم جدیدہ سے بہرہ ور ہو جائینگے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مشنری اپنے اسکولوں کے ذریعہ سے ہماری جڑیں کھوکھلی کئے ڈالتے ہیں۔ اور ہم کو اس کا احساس تک نہیں۔ چنانچہ ”معصر الشعب“ رقمطراز ہے کہ مشن سکولوں میں تعلیم پانے والے سینکڑوں نوجوانوں کے اعتقاد خراب ہو گئے ہیں۔ اور کیونکر نہ ہوتے۔ وہ اپنے آبائی مذہب کے اصول و عقاید کی طرف سے بالکل غافل اور بے بہرہ تھے۔ مزید برآں صبح و شام سکول کے مدرس ان کے معتقدات پر بے بنیاد اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ نہ ادہر کے رہے نہ اُدہر کے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ وہ مشنریوں کے جال سے بچنے کے لئے تدبیر سوچیں۔ اور بے سمجھے بوجھے اپنے جگر گوشوں کو اغیار و اجانب کے حوالے نہ کر دیا کریں۔

ہالینڈ کے کسان دودھ کو آیندہ سرخ بوتلوں میں بند رکھا کریں گے کیونکہ اس سے دودھ کی تاثیر میں فرق نہیں آتا

اوٹاکمنڈ میں ایک چور کو جو اس سے پہلے ۹ مرتبہ سزایاب ہو چکا تھا ۷ سال کالے پانی کی سزا ہوئی۔

احمد آباد سے پولیٹیکل بھومیو نامی کا ایک اخبار گجراتی اور اردو زبانوں میں چھپتا ہے۔ جس کا ۱۵ اگست کا پرچہ اب قابل ضبطی قرار دیا گیا ہے ✦

فساد قندہار میں قاضی اور مفتی کے ہلاک ہونے کی خبر جو پہلے شائع ہو چکی ہے اس کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ یہ دونوں افسر ہی غضب ناک درانیوں کے ہاتھ سے مارے گئے جن کا ذکر بلوہ کے عنوان سے ایڈیٹوریل نوٹوں میں کیا گیا ہے اور جوش میں بھرے ہوئے عوام گورنر کی بھی جان لینے کے فکر میں تھے مگر بریگیڈیر نے خدا خدا کر کے فوج کو قابو میں کیا۔ اور مزید کشت و خون کا سد باب ہو گیا تھا۔ لیکن ہفتہ گذشتہ میں حالت پھر اندیشناک ہو گئی تھی۔ کیونکہ درانی اور کابلی سپاہ ایک دوسرے سے بگڑی ہوئی تھی۔ اس لئے امیر صاحب کو کابل سے کچھ جمعیت کی روانگی کا حکم دینا پڑا۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے۔ کہ درانیوں کی عام بغاوت کے آثار نے کابل میں تشویش پیدا کر دی ہوگی۔ اور جس اشتعال انگیز حکم کی گورنر نے تعمیل کرنی چاہی تھی۔ وہ فوراً واپس لیا جائیگا ✦

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

اخبار پیغامِ صلح لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہیں
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کیلئے یکجہتی قائم کرنا
(۴) اعتقاداسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دین ... کو بیٹھے ہو بغض و کیں ہیں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ طلباء سے ...
اور ... (۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویئر ہوس لاہور سکریٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔

مضامین بنام ایڈیٹر آنی چاہئیں
دیگر خط و کتابت منیجر کے نام
پتہ صاف اور خوشخط لکھیں

احمدیہ بلڈنگس
نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۴۔ ذیقعد ۱۳۳۱ھ | نمبر ۴۲

تازہ برقی خبریں

شاہ یونان کا خطاب اپنے افسروں سے (سالونیکا ۱۳۔ اکتوبر) شاہ قسطنطین نے گیارہویں ڈویژن کا ملاحظہ فرماتے ہوئے افسروں سے خطاب کرکے کہا کہ اگر اسوقت معاملات بلقان کی باگ یونان کے ہاتھ میں آگئی ہے تو یہ صرف تمہاری جرات واستقلال کا نتیجہ ہے مجھے یقین کامل ہے کہ جنگ ہرگز نہ ہوگی کیونکہ ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں لیکن جب تک کہ معاملات بالکل معمولی صورت پر نہ آجائیں ہمیں مستقل مزاج وصابر رہنا چاہئے۔

لندن پہنچ گئے۔ (لندن ۱۳۔ اکتوبر وقت ۸ بجکر ۴ منٹ) مولوی ظفر علیخان صاحب مع الخیر لندن پہنچ گئے۔

حقوق طلب عورتیں (لندن ۱۳۔ اکتوبر) ویسٹ اینڈ کی ایک یہودی خانقاہ میں نماز کفارہ کے وقت متعدد یہودی عورتوں نے نعرے بلند کرکے ایک ہلچل پیدا کردی۔ ان کے نعروں کا مضمون یہ تھا۔ خدا ہربرٹ سیموئیل اور روفس آئزک کی عورتوں کی حریت سے انکار کرنے کے باعث مغفرت کرے" پھر یہ گروہ باہر چلا گیا۔ اور اُن کے نام لکھ لئے گئے۔

جمہوریہ چین (لندن ۱۳۔ اکتوبر) اخبار ٹائمز جمہوریۂ چین کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ عام پسند گورنمنٹ مرتب کرنے کے لئے جن قابلیتوں کی ضرورت ہے اُن میں سے کوئی بھی اب تک جمہوریۂ چین سے ظاہر نہیں ہوئی۔ اور نہ اب تک اُسے قانون اساسی کا مسودہ تیار کرنے میں کامیابی ہوئی ہے اندریں صورت یوآن شیکائی اس حالت میں خود مختارانہ حکومت کرسکتا ہے جبکہ روپیہ اس کے پاس ہو۔ دول خارجہ کے حقوق اس وقت ایک باضابطہ اقرار کے ذریعہ سے محفوظ ہوگئے ہیں۔ اس لئے دول کو چاہئے کہ استقلال کے ساتھ یوآن شیکائی کے اقتدار کی تائید کریں۔ کیونکہ بیرونی قرضوں کے لئے اس کی سخت ضرورت ہے۔ مغربی دنیا کا سیاسی نسخہ موجودہ چین سے متعلق نہیں ہوسکتا۔ موجودہ بے چینی کے خاتمہ کی بہترین توقع اسی وقت ہوسکتی ہے۔ جب کہ دول یورپ یوآن شیکائی کی تائید پر متحد ہوجائیں۔ اور اُس کے اقتدار کو کسی طرح کم نہ ہونے دیں" دوسرے اخبارات نے اس معاملہ کے متعلق مطلق بحث نہیں کی۔

والٹرنو کی تباہی (لندن ۱۲۔ اکتوبر) جہاز کارمینیا نے ایک بے تار برقی پیغام کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ جہاز والٹرنو کے حادثہ میں کل (۱۳۶) آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ اور غالباً یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے کارمینیا کے پہنچنے سے پہلے بچ کر نکل جانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن جہاز سیڈلز نے (۴۶) آدمی بچا لئے کارمینیا نے یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ ۱۰۔ اکتوبر کو رات کے ۸ بجے تک جہاز والٹرنو جل رہا تھا۔

بین الاقوامی مصالحت (ہیگ ۱۲۔ اکتوبر) ... [illegible]

کر رہے ہیں۔ کہ بیچ بچاؤ کراکر پرتگال کو اپنے شہریوں کے عبادتگاہوں کی جائداد ضبط کرنے سے باز رکھیں۔

نئی سرزمین (نیویارک ۱۲۔ اکتوبر) روس کے سرکاری دخانی جہاز بندرگاہ سینٹ میکائیل واقع (الاسکا) پر کوئلہ لادنے کے لئے پہنچے ہیں۔ وہ سائبیریا کے شمالی سمندر میں تین برس سے مصروف تحقیقات تھے۔ ان جہاز کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ایک قطعہ زمین گرینلینڈ کی برابر لمبا چوڑا دریافت کیا ہے جو (۸۱) درجہ عرض البلد کے شمال میں (۱۰۲) طول البلد سے مشرق میں واقع ہے۔

بغاوت میکسیکو (نیویارک ۱۳۔ اکتوبر) شہر میکسیکو کی تار خبر ہے کہ پریزیڈنٹ ہیوئرٹا نے پارلیمنٹ کے مکان پر فوج اور پولیس کا قبضہ کردیا ہے۔ ایک سو دس اراکین پارلیمنٹ جنہوں نے اس کی مخالفت کی۔ گرفتار کر لئے گئے تھے۔ مگر انجام کار رہا کر دیئے گئے۔ فوج سڑکوں پر گشت کر رہی ہے۔ جلد فیر کرنے والی توپیں محل شاہی پر نصب کردی گئیں ہیں۔ اور پارلیمنٹ برخاست ہوگئی ہے۔

ہز اکسیلنسی کانپور میں (۱۵۔ اکتوبر) کانپور پہنچنے سے تھوڑی ہی دیر بعد حضور والیسرائے مسجد مچھلی بازار کیطرف تشریف لیگئے۔ پھر اسلامی وفد کو شرف باریابی بخشا جسمیں متولیان مسجد بھی تھے حضور ممدوح کیخدمت میں اڈریس پیش کی گئی جس میں ۱۳ اگست کی نسبت اظہار ملامت کیا گیا تھا۔ اور حضور ملک معظم کیساتھ مسلمانوں کی وفاداری اور ہز اکسیلنسی کے عدل و انصاف پر اعتماد اور نیز یہ ظاہر کیا گیا کہ جو فیصلہ حضور فرمائینگے ہم اسے ماننے کیلئے تیار ہیں۔ اس کے جواب میں جناب ممدوح نے جو تقریر فرمائی اسے مسلمانوں میں عام طور پر طمانیت بخش سمجھا گیا (خلاصہ تقریر) فرمایا۔ آپ صاحبان کا اڈریس بیحد موجب طمانیت ہے کیونکہ اس میں میری داد گستری پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ بدیں وجہ کہ اس میں اعلیحضرت ملک معظم کیساتھ وفاداری ظاہر کیگئی ہے جس کی نسبت مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہ (شیوہ وفا) ہمیشہ سے ہی مسلمانان ہند کا قومی شعار رہا ہے۔ اگر مجھے آپ صاحبان کی لائلٹی اور قومی خیالات کا یقین واثق نہ ہوتا تو آج میں شملہ سے کانپور آتا ہی کیوں؟ مجھے یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی جیسا میں نے حال ہی میں بتقریب اجلاس کونسل یقین دلایا تھا۔ کہ رعایا کے معاملات مذہبی سے متعلق گورنمنٹ کی حکمت عملی میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ترقی و تہذیب کی رفتار میں سڑکوں اور نہروں کی تعمیر کے وقت بعض مذہبی یا دیگر عمارات بیچ میں آجایا کرتی ہیں۔ مگر آپکو یقین رکھنا چاہئے۔ کہ گورنمنٹ ایسے موقعوں پر ہمیشہ بڑی ہی احتیاط سے اُن لوگوں کے دعاوی پر غور کریگی جنکے حقوق و مفاد کا ان عمارات سے کچھ تعلق ہو اور تنازعہ کا تصفیہ ہمیشہ ایسے طور پر کریگی کہ تمام اشخاص متعلقہ کیلئے موجب طمانیت ہو۔ پھر ہز ایکسیلنسی نے ... کے ذکر خیر کے بعد فرمایا کہ اگر آپ لوگوں کو میری طرح معاملہ مسجد کے فیصلہ کا ... [illegible]

متفرق خبریں

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس کے متعلق گذشتہ اختلافات کا قابل اطمینان تصفیہ ہوگیا ہے۔ لائبریری اور اس کی تعمیر کا کام جلد منظور ہو جائیگا۔ جس کے لئے پانچ لاکھ کی منظوری ہوگئی ہے۔

سلانوالی علاقہ شاہپور میں ۱۴ اکتوبر کو حرفتی بینک کی ایک شاخ کھولی گئی۔

قسطنطنیہ کی تار خبر ہے کہ سلطان المعظم نے مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار کو شرف باریابی بخشا۔

راولپنڈی کے علاقہ میں ڈکیتیوں کا سلسلہ پھر شروع ہوگیا ہے جس شخص کو اگست گذشتہ میں لاٹ صاحب نے ایک ڈاکو کی گرفتاری پر انعام دیا تھا۔ اسے ڈاکو کے بھائی نے پولیس گارد کی موجودگی میں بندوق سے ہلاک کردیا۔

کلکتہ۔ پولیس اپنے کانسٹیبل کے قتل کے سلسلہ میں پریسیڈنسی کالج کلکتہ کے ہوسٹل کی تلاشی لینے گئی تھی۔ مگر کالج کے پرنسپل نے اس کی اجازت دینے سے قطعی انکار کردیا۔

اندور کے مہاراجہ اور مہارانی ہلکر نومبر کی ۷ تاریخ کو لندن سے "ایجپٹ" نامی جہاز پر سوار ہوکر ہندوستان کی طرف روانہ ہونگے۔

پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے منیجر سکھ کنیا مہاں ودیالہ فیروزپور شہر کو مبلغ پچیس ہزار روپیہ کا گراں بہا عطیہ تعمیر بورڈنگ کے لئے ملا۔

منشی اسیر الدین ملازم دوکان میاں جلال الدین نظیر حسین سوداگران چرم امرتسر کے نام پرتیم بانڈ سٹی آف برسلز سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ نکلا ہے۔

لیڈی ہارڈنگ صاحبہ نے گذشتہ جمعرات کو شریمتی سرلا دیوی چودھرانی صاحبہ کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

گورنمنٹ۔ مدراس نے بچوں کی حفاظت کرنیوالی سوسائٹی کو سال رواں کے لئے ایک ہزار روپیہ کی امداد دی ہے سو سائٹی کا سرمایہ حسب قانون اوقاف رفاہ عام کے خزانہ میں جمع ہوگا۔ ممبری کی سالانہ فیس ... مقرر کی گئی ہے

مسٹر سید علی امام ممبر قانونی نومبر کی بیس تاریخ کو شملہ سے کلکتہ جائیں گے جہاں وہ چند روز ٹھہریں گے۔ کلکتہ سے رخصت ہوکر وہ بانکی پور کی طرف والدہ کی ملاقات کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور دسمبر کی چار تاریخ کو دہلی پہنچیں گے۔

گورنمنٹ آف انڈیا اور صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کے مابین اس امر کا انتظام مکمل ہوگیا ہے۔ کہ صوبہ مذکور میں کاشتکاروں وغیرہ کو تقاوی کی رقوم کثیر دیجائیں کیونکہ وہاں بارش کی کمی کے سبب فصلیں تلف ہوگئی ہیں۔

سیمن سنگھ کے حادثہ بم سے متعلق ہیمندر چندر گنگولی کہ جو شبہ میں پکڑا گیا تھا ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغامِ صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۶ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء نمبر ۴۲

مغرب سے طلوع آفتاب

آثار صحیحہ میں خبر ہے کہ آخری زمانہ میں آفتاب مغرب سے طلوع کریگا۔ اس کا مفہوم بموجب نص صریح ظاہر پر تو محمول نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اس کی تاویل ہی لازم آئیگی اور وہ یہی ہے کہ آفتاب صداقت اُن بلاد غربیہ میں سر نکالنے اور اپنی نورانی کرنیں دنیا کے کناروں تک پہنچائے۔ جہاں کی مخلوق دنیا پرستی اور مادیت کے غلبہ سے اسوقت گھٹا ٹوپ تاریکی میں پڑی ہوئی ہے۔ جب ہم اسباب ظاہری پر ایک غائر نظر ڈالتے ہیں۔ تو افضال الٰہی کے قرائن قویہ ہمکو یہ باور کراتے ہیں کہ شاید نور اسلام کے ممالک مغرب میں پھیلنے کا وقت موعود آ گیا ہے۔

یورپ کی قومیں اسوقت بلاشبہ سفلی بکھیڑوں میں اس درجہ منہمک ہیں کہ دن رات کے آٹھوں پہر میں انکو شاید ہی کوئی لمحہ رجوع الی اللہ کا آتا ہو لیکن اس یاس انگیز حالت میں ایک جھلک امید کی بھی نظر آتی ہے وہ یہ کہ اپنے جن مذہبی پیشواؤں کو انہوں نے خدائی کا رازدار اور نجات کا ٹھیکہ دار قرار دے رکھا ہے۔ اُن کے قلوب میں اللہ تعالےٰ نے توہمات باطلہ سے بیزاری اور حق کی جستجو پیدا کر دی ہے۔ جیسا کہ پیرس کی مذہبی کانفرنس وغیرہ کے حالات سے عیاں ہوتا ہے۔ جو ناظرین پیغام جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے مراسلوں میں مطالعہ فرما چکے ہونگے۔

اب ہمارا ایک اہم فرض اور بڑی ضرورت یہ ہے کہ بلاد مغرب میں محض ملائکۃ اللہ کی تحریک سے تلاش حق کیجانب جو سیلان اسوقت پیدا ہو گیا ہے اسے دھیما نہ ہونے دیں بلکہ روز بروز اس کی ترقی کے اسباب مہیا کرنے میں سرگرم سعی رہیں۔ رسالہ اسلامک ریویو اس بارہ میں دین حق کی جو خدمت بڑی خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے باخبر مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں۔ آج ہی کے پرچہ کے مراسلات میں ایک نہایت توجہ طلب مضمون اس کے متعلق آپکے ملاحظہ میں آئیگا۔ علاوہ ازیں ایک مبسوط و مدلل آرٹکل اسی ضمن میں خود جناب خواجہ صاحب کا لکھا ہؤا۔ انشاءاللہ اگلی اشاعت میں بطور ضمیمہ چھپے گا۔ ان معروضات کے بغور پڑھنے سے محبان اسلام کو غالباً اس امر کا اعتراف کرنا پڑیگا۔ کہ رسول عربی (فداہ نفسی) کی مبارک پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھنے کی اس خادم اسلام جماعت واکورپ کے دوبارہ میں کیسی سچی خوشی اور پرزور خواہش ہے۔

اب دیگر انبار ملت کے لئے وقت ہے یہ سوچنے کا کہ اسلام اور مسلمانوں پر اس سے زیادہ نازک اور قابل رحم حالت اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم اپنی شامت اعمال سے خود ہی بدترین خلائق سمجھے جا رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس پاک مذہب کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ ایسی افسوسناک حالت میں کیا ہر ایک دردمند دین و ملت کا یہ فرض نہیں کہ ہر علی طور سے اپنی اصلاح میں کوشاں ہوں۔ اور ادھر دنیا کی ہلبندنام اقوام میں اسلام کا نورانی چہرہ پیش کر کے اُنہیں حقیقی فلاح و نجات کی صراط مستقیم کی طرف بلائیں۔

اللہ تعالےٰ اور اس کے برگزیدہ رسولؐ نے اسی پُرفتن زمانہ کی بابت صدیوں پہلے خبر دی تھی کہ جب اسلام ہر چہار طرف سے مخالفانہ حملوں کے نرغہ میں ہوگا۔ اور مسلمان اپنی اعتقادی و عملی کمزوریوں کے سبب باہمی تفرقہ و نفاق کا شکار ہو رہے ہونگے۔ اس وقت خدا تعالیٰ اسی رسول پاک کے غلاموں میں ایک ایسے حکم و عدل کو برپا کریگا۔ جو اُن کے اختلافات مٹا کر سب کو توحید کے رشتۂ محکم میں مربوط کر دے۔ اور دنیا کے ضلالت آمیز معتقدات کی جگہ ہدایت اسلام کے ایسے روشن اور زبردست اصول پیش کرے جن کے سامنے نہ دہریت ٹھہر سکے۔ نہ اور کوئی عقیدۂ باطل۔

پس اے مدعیان اسلام! خدا کے لئے بدظنی اور ضد سے پاک ہو کر ہماری طرف آؤ۔ اور دیکھو کہ ہم اسلام کے بدخواہ نہیں ہیں۔ نہ ہمارا امامؑ دین حق کا بداندیش تھا۔ اس نے اپنی عمر بھر اسی غم میں گھل گھل کے گزاری کہ کسی طرح اسلام کا بول بالا ہو۔ اور اب اس کے ناچیز غلام بھی محض خدا تعالےٰ کے فضل سے دن رات اسی دھن میں ہیں۔ کہ یہ جو دنیا کو حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان اور عظمت سے آگاہ ہو کر آپؐ کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہوتا دیکھیں۔ مسیح موعود و مہدی مسعودؑ کی زندگی کا مقصد اصلی خود خدائے اسلام نے یہی تجویز فرمایا تھا۔ اسی کی آنحضرتؐ نے تصدیق

کا ہے۔ جو دین کی نصرت کے آرزومند ہیں کہ اس کے پاک مشن کو تقویت پہنچانے میں جو عین خدمتِ اسلام ہے۔ تن من دھن سے کوشاں ہوں اور مغرب سے آفتاب صداقت طلوع ہونیکے اسباب ظاہری میں غلامان مسیح و مہدی کا ہاتھ بٹائیں۔

صاحب صدارت اور سازش ہلاکت

ناظرین پیغامات تار میں پڑھ چکے ہونگے کہ ایک زمہ کی کشمکش کے بعد آخر سلطنت چین میں تحریک جمہوریت کو کامیابی حاصل ہو گئی ہے اور یوآن شی کائی نام سردار قوم فی الحال جمہوریہ چین کا صاحبِ صدارت منتخب ہو گیا۔ لیکن یہ کیا مقابلہ عبرت ہے۔ جس سے دنیا کی فانی عظمتوں کے دلدادگان کی آنکھیں کھلنی چاہئیں کہ بیچارے پریزیڈنٹ کے اس اعزاز و امتیاز پر ابھی دو دن بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ اس کی جان کے لاگو بھی پیدا ہو گئے۔ اور ادھر مملکت قبول کئے جانے چاروں طرف سے مبارکبادوں کے تار پہنچے۔ اور معائنۂ افواج وغیرہ کی اطلاعات کے ساتھ ہی سننے میں آتا ہے۔ کہ چن نامی ایک افسر پولیس اس علت میں گرفتار ہؤا کہ اپنے تاجدار کو ہلاک کرنیکی فکر میں تھا۔ اسکی تلاشی لی گئی اور آخر اپنے ارادۂ جرم کا اقبالی ہؤا۔

اسلام بھی جمہوریت اور حریت کا حامی ہے لیکن اس نے حق پرستی۔ للّٰہیت اور روحانیت کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا ہے۔ برخلاف ازیں آج کل کی مادہ پرستی اور خشک تہذیب و ترقی کا یہ عجیب خاصہ ہے کہ جوں جوں دنیا اصول اسلام سے دور ہٹ کر اپنے پندار میں زندگی کے مدارج اعلیٰ پر قدم مارتی ہے من گھڑت شائستگی کی فضیحت خیز کمزوریوں کا راز روز بروز زیادہ ہی پردہ فاش ہوتا ہے خود ملت اسلام کو بھی اُسی وقت سے ضعف پہنچنا شروع ہؤا جب سے کہ اسکے افراد نے وجاہت ظاہری سے مرعوب ہو کر تقدس اور تقویٰ کی حقیقی عظمت کو پس پشت ڈالا۔

سفیرۂ قندہار کی اصلیت

پایونیر کے سرحدی وقائع نگار نے اس فساد کی جو بنا بیان کی ہے۔ گزشتہ اشاعت کے نوٹوں اور واقعات میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے جا بیا امیر صاحب کی رائے میں نامہ نگار مذکور کا یہ بیان قابل وثوق نہیں۔ انکا خیال ہے۔ کہ اصل حالات تو سراج الاخبار کابل کے ہندوستان پہنچنے پر اگلے ہفتہ میں منکشف ہونگے۔ مگر کوئٹہ سے آنیوالے اور حالات کابل سے آگاہی رکھنے والے اشخاص سے پتہ لگا ہے کہ گورنر قندہار ایک دفعہ اتفاق سے امیر صاحب کے "نیم پرائیوٹ" جلسہ سرود میں مدعو ہؤا تو امیر صاحب کو کسی ماہر علم موسیقی کے کمال کی داد دیتے ہوئے اسنے کہا کہ قندہار میں گانیوالی عورتیں بڑی خوش الحان باکمال ہیں اس پر تاجدار کابل نے سرسری طور پر "آمد سخن" میں فرما دیا کہ اچھا تو دو چار عورتیں بھجوا دینا۔ بس اسی حیلے کی آڑ میں والئے قندہار نے لوگوں کو ستانا اور روپیہ اینٹھنا شروع کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ"۔ معاملہ فہم لوگوں کی رائے ہے کہ اس فساد کی بنا حقیقت میں خواہ اس سے بھی زیادہ معمولی ہو یا اور یہی افسوسناک و سنگین لیکن خاص پایہ تخت امیر سے نکلنے والا اخبار اسپر پوری آزادی سے نہیں لکھ سکتا۔ ہمارے نزدیک ایک باحمیت اسلامی تاجدار کیلئے جو سراج الملت والدین کہلاتا ہو ایسے فضیحت خیز حالات اور مجالس سرود بھی کچھ کم افسوس اور عبرت کا موجب نہیں۔

کریڈٹ بنک بمبئی

کی نسبت ایک اسلامی معاصر کا خیال ہے کہ اس بنک کا چونکہ زیادہ تر تعلق مسلمانوں سے تھا۔ اور اس کے ٹوٹنے سے انہی کو بیشتر نقصان پہنچا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس کے از سر نو اجراء میں خاص سرگرمی و ایثار دکھلانا چاہئے۔ ایک اور مسلمان معاصر کی رائے میں اہل اسلام کو بنک کی پوزیشن منتظمین کے شائع کردہ بیانات کے بموجب بہت مستحکم معلوم ہوتی ہے بمقابلہ پیپلز بنک امرتسر بنک وغیرہ کے جنکو پھر کھڑا کرنیمیں ہندو اخبارات بہت زور لگا رہے ہیں۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ جس کاروبار کی بنا ہی سود جیسی حرام مطلق شے پر ہو اسکے بیٹھ جانے سے مسلمانوں کو سبق عبرت لینا چاہئے۔ نہ کہ اسکی تجدید و احیاء کیلئے سرگرمی اور ایثار دکھلانا۔ کیا اس شامت زدہ قوم کی قسمت میں انہی خانہ ساز لیڈروں کی پیروی لکھی ہے۔ جو فاذنوا بحرب من اللہ کے وعیدسے بھی نہیں ڈرتے اور جنکی غلامی نے آج مسلمانوں کو یہ روز بد دکھلایا ہے۔ کہ خسر الدنیا والاٰخرۃ کے مصداق ہو رہے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ساتھ میل ملاپ بڑھانیکی کوشش کر رہے ہیں۔ دوسری طرف میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جداگانہ نیابت کا حق طلب کرتے ہیں۔ جس سے انکی خود غرضی اور غیریت پائی جاتی ہے۔ ہمعصر مذکور کی یہ رائے ہمارے نزدیک ایک غلط فہمی پر مبنی ہے۔ جداگانہ حقوق نیابت کا سوال حقیقت میں اسی خیال سے اُٹھایا گیا ہے۔ کہ آئے دن کے فضیحت آمیز نزاعوں کا سد باب ہو جائے۔ پھر اس کے علاوہ جس دلیل سے مسلمانوں کو ملزم کیا جاتا ہے۔ وہی مسلمانوں کی طرف سے بوجہ احسن پیش ہو سکتی ہے۔ کیونکہ دفاتر سرکاری میں جسقدر اتلاف حقوق عنصر غالب کی توجہات سے مسلمانوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے اتنے تلخ تجربے برادران گرامی قدر کو قدرۃً کبھی بھی نہ ہوئے ہونگے۔ لیکن ان سب جھگڑے تصفیوں سے قطع نظر۔ ہماری آنکھیں تو حال کی تحریک اتحاد میں کچھ اور ہی اصولی کمزوریاں پاتی ہیں۔ جنکی ہم بار بار تصریح کر چکے ہیں۔ اور جن کے ہوتے ہوئے بیفکر ہو کر دو قومیں کسی پائیدار یکجہتی میں کامیاب ہو نہیں سکتیں۔ خلاصۃً ہمارا مدعا یہ ہے کہ اتفاق و اتحاد کا واویلا کسی سیاسی اغراض یا دینوی مطالب کی خاطر نہ ہو۔ بلکہ محض للّٰہیت اور اخلاص کے اس اصولِ مذہبی پر مبنی ہو کہ دونو ہمسایہ قومیں ملکر خدا کے راستبازوں کی عزت کو برقرار رکھنے اور نیک کرداری و خداترسی کے خیالات پھیلانے میں ساعی ہوں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

معلوم ہؤا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے۔ کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا انہیں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی جنکا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالےٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جانکر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول۔ اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ہم اس کے خلیفہ برحق ہادینا و مرشدنا و مولانا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کو بھی سچا پیشوا سمجھتے ہیں۔ اس اعلان کے بعد اگر کوئی ہماری نسبت بدظنی پھیلانے سے باز نہ آئے تو ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔

اخبار میں اگر کسی قسم کی غلطی ہو جائے تو ہم ہر وقت اپنی غلطی کے ماننے پر تیار ہیں ہم نے اخبار کو محض خدمت اسلام کے لئے جاری کیا ہے نہ نام و نمود یا دنیاوی منفاد کے لئے۔ ہم اپنے بھائیوں سے حسن ظنی چاہتے ہیں اور بس۔ ہمارے کام کا اجر اللہ تعالےٰ کے پاس ہے۔ والسلام۔

حضور وائسرائے کانپور میں

ہز اکسلنسی ۱۳ اکتوبر کو شملہ سے روانہ کانپور ہوئے جہاں خبر تھی کہ حضور ممدوح کی سپیشل ٹرین ۱۴ تاریخ کو ۱۰ بجے قبل دوپہر پہنچیگی۔ اور وہاں آپ مسجد مچھلی بازار کا ملاحظہ فرمائیں گے۔ پھر مقامی مسلمانوں کے ڈیپوٹیشن کو سرکٹ ہوس میں ۱۲ بجے دوپہر کے شرف باریابی عطا فرمائینگے۔ اور وفد مذکور کی معروضات سنکر مسجد اور ہنگامۂ متعلقہ کے بارہ میں گورنمنٹ کے فیصلہ کا اعلان فرمائینگے۔ آنریبل ڈی۔ سی۔ بیلی قائمقام لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ بھی اپنے چیف سکرٹری کی معیت ۱۳ اکتوبر کی صبح کو کانپور پہنچے تھے۔ اس سے قبل جناب راجہ صاحب محمود آباد اور مسٹر مظہر الحق شملہ سے لوٹتے ہوئے کانپور میں ٹھیر گئے تھے اور انہوں نے مقامی مسلمانوں سے معاملہ مسجد کے باب میں صلاح مشورہ کر لیا تھا۔ ان تمام قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اب اس افسوسناک اور مصیبت خیز قضیہ کا انشاءاللہ ایسے طریق پر فیصلہ ہو جائے۔ جو گورنمنٹ اور مسلمانوں دونو کے لئے قابل اطمینان ہو۔

رعب و وقار کے خلاف

کلکتہ کے اوپیرا ہوس میں ایک روسی ناچ گھر کھلا ہے جس میں سات یورپینوں نے بقول اخبار بھارت مترسری اودھم مچائی جس سے دق ہو کر آخر منتظمین کو ناچ بند کرنا پڑا۔ اس پر انگلش مین و سٹیٹسمین وغیرہ اینگلو انڈین معاصرین اور انکے وقائع نگار بہت متاسف ہیں کہ اگر اس طوفان بے تمیزی کی روک تھام نہ کیگئی تو ان کے قومی وقار کو بٹہ لگیگا اور دیسیوں کے دلوں سے انکا رعب اٹھ جائیگا بعض کی رائے ہے کہ اس کی نوٹس میں ایک کا برہنہ رقص بھی متعلق [illegible]

کلامِ محبوب

آنحضرتؐ کا حقیقی معنوں میں خاتم الانبیا ہونا بھی وفات مسیح پر دلالت کرتا ہے

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاؐ ہونا بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت کو ہی چاہتا ہے۔ کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے ؟ تو آپ خاتم الانبیا نہیں ٹھہر سکتے۔ اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے۔ اور اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ حضرت عیسٰیؑ اُمتی ہو کر آئیں گے۔ تو شانِ نبوت تو اُن سے منقطع نہیں ہوگی۔ گو اُمتیوں کی طرح وہ شریعت اسلام کی پابندی بھی کریں (چونکہ حدیثوں میں آنے والے مسیح کو امتی لکھا ہے۔ کیونکہ درحقیقت وہ اُمتی ہے۔ اس لئے نادان علما کو دھوکہ لگا اور اُنہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اُمتی ٹھہرا دیا۔ حالانکہ ہمارے دعوےٰ پر یہ ایک نشان تھا۔ کہ مسیح موعود اُمت میں سے ہوگا منہ) مگر یہ تو نہیں کہ سکتے۔ کہ اس وقت وہ خدا تعالیٰ کے علم میں نبی نہیں ہونگے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے علم میں وہ نبی ہونگے۔ تو وہی اعتراض لازم آیا۔ کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی دنیا میں آگیا۔ اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔ لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے۔ اور پُرانے اور نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے۔ اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے۔ کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کرکے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے۔ اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔ اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ جس میں شانِ نبوت باقی ہے۔ اُس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔

امامکم منکم کی تفسیر

افسوس یہ لوگ خیال نہیں کرتے۔ کہ مسلم اور بخاری میں فقرہ امامکم منکم اور امکم منکم صاف موجود ہے۔ یہ جواب سوال مقدر کا ہے۔ یعنی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں مسیح ابن مریم حَکَم عدل ہو کر آئیگا۔ تو بعض لوگوں کو یہ وسوسہ دامنگیر ہو سکتا تھا۔ کہ پھر ختم نبوت کیونکر رہیگا۔ اس کے جواب میں یہ ارشاد ہوا۔ کہ وہ بیں تم سے ایک اُمتی ہوگا۔ اور بروز کے طور پر مسیح بھی کہلائیگا (نوٹ۔ اگر حدیث میں یہ مقصود ہوتا کہ عیسےٰؑ باوجود نبی ہونے کے پھر اُمتی بن جائیگا۔ تو حدیث کے لفظ یوں ہونے چاہئے تھے امامکم الذی یصیر من امتی بعد نبوۃ یعنی تمہارا امام جو نبوت کے بعد میری امت میں سے ہو جائیگا منہ) چنانچہ مسیح کے مقابل پر جو مہدی کا آنا لکھا ہے۔ اُس میں بھی یہ اشارات موجود ہیں۔ کہ مہدی بروز کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا مورد ہوگا۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اُس کا خلق میرے خلق کی طرح ہوگا اور یہ حدیث کہ لا مھدی الا عیسٰی ایک لطیف اشارہ اس بات کا طرف کرتی ہے کہ وہ آنے والا ذوالبروزین ہوگا۔ اور دونوں شانیں مہدویت اور مسیحیت کی اس میں جمع ہونگی۔ یعنی اس وجہ سے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اثر کریگی۔ مہدی کہلائیگا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مہدی تھے

آنحضرتؐ کی مہدویت کی تشریح

جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی اُستاد سے نہیں پڑھا تھا مگر حضرت عیسٰےؑ اور حضرت موسٰیؑ مکتبوں میں بیٹھے تھے۔ اور حضرت عیسےٰؑ نے ایک یہودی اُستاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اُستاد سے نہیں پڑھا۔ خدا آپ ہی اُستاد ہوا اور پہلے پہل خدا نے ہی آپؐ کو اِقْرَاْ کہا۔ یعنی پڑھ اور کسی نے نہیں کہا۔ اس لئے آپنے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت فرمائی۔ اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے،

مسیح موعود کی مہدویت کی تشریح۔ وہ کسی کا شاگرد نہیں

آنے والے نام جو مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ وہ آنے والے علم دین خدا سے ہی حاصل کریگا۔ اور قرآن اور حدیث میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرا یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر

آنے والے کی مسیحیت کی تشریح

اور جس طرح مذکور [illegible] آنے والا مہدی کہلائیگا اسی طرح وہ مسیح بھی کہلا[illegible] عیسٰی علیہ السلام کی روحانیت بھی اثر کرے گی۔ لہذا وہ [illegible] اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے اپنے خاصہ مہدویت کو اُس کے اندر پھونکا۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی روحانیت نے اپنا خاصہ روح اللہ ہونے کو اس کے اندر ڈالا۔

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

(ایک غیور اور باہمت مسلمان بیگم کی قابل تقلید ہمدردی)

جنابہ طیبہ بیگم صاحبہ مسز خدیو جنگ بہادر صاحبزادی جناب نواب عماد الملک سید حسین صاحب بلگرامی کے نام نامی سے ہمارے اکثر احباب واقف ہونگے آپ اپنے والد بزرگوار کی طرح ایک روشن خیال اور محب اسلام خاتون ہیں۔ اور اسلام کی خدمات بجا لانے میں آپ ہمیشہ اپنے والد بزرگوار کے پہلو بہ پہلو کام کر تی رہی ہیں مسلم یونیورسٹی فنڈ۔ جنگ طرابلس۔ جنگ بلقان اور معاملات کانپور ہر ایک موقعہ پر آپ کا دستِ سخا مسلمانوں کی ہمدردی میں کھلا رہا ہے۔ یہ بزرگوار خاتون ہر وقت اور ہر پہلو سے اسلام کی خدمت کے لئے تیار رہتی ہے۔ جنگ بلقان کے موقعہ پر آپ نے گھر گھر پھر کر ترک مجروحین و بیوگان کے لئے ایک معتد بہ رقم جمع کرکے بذریعہ اخبار کامریڈ روانہ کی۔ انجمن خدام کعبہ میں شامل ہونے والی آپ سب سے پہلی خاتون ہیں۔ گو مختلف اسلامی خدمات کے بجا لانے کی دوڑ دھوپ میں آپ کی صحت درست نہیں رہی۔ تاہم آپ نے ہمت نہ ہاری اور خانگی انتظامات کی مشغولیت اور بچوں کے رکھ رکھاؤ کے جھمیلے میں پھنسے رہ کر بھی آپ امتحان بی اے کی تیاری میں لگی رہیں۔ جب تک کہ جنابہ طیبہ خاتون خدیو جنگ بہادر جیسی غیور اور باہمت فدائے اسلام بیگمات ہم میں موجود ہیں۔ جو ہمارے علم میں بکثرت ہیں۔ خواہ وہ کم تعلیم یافتہ ہی کیوں نہ ہوں۔ تب تک ہمیں اسلام کے شان و استقبل کی نسبت ذرا بھی شک و شبہ نہیں۔

جنابہ ممدوحہ کو اسلام کے ساتھ اس قدر دلی محبت ہے کہ وہ کوئی موقعہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا جانے نہیں دیتیں۔ حال میں آپ نے جناب مسٹر شوکت علی صاحب کو اشاعت اسلام کے بارے میں ایک چھٹی لکھکر جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری کی امداد کے لئے خاص طور پر اپیل کی ہے۔ جسے ہم اپنے معزز ہمعصر کامریڈ دہلی سے ذیل میں نقل کرکے اپنی معزز بہنوں اور بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ یہ وقت ہے کہ آپ اشاعت اسلام کے کام میں وہ جوش و کھلائیں۔ جو ہمارے رسول مقبولؐ کے صحابہ اور صحابیہ بیگمات نے دکھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک جماعت پیدا کر دی آج جو اشاعت اسلام کے لئے ہر ایک دنیاوی مفاد قربان کرنے کو تیار ہے آپ اس کی دامے درمے جس طرح بھی آپ سے بن پڑے مدد کریں۔ خواجہ کمال الدین صاحب جو اپنے ننھے ننھے بچوں کو چھوڑ کر اور اپنا تمام دنیاوی کاروبار اس کام نیک کی خاطر قربان کرکے ہزاروں کوس بے وطن جا بیٹھا ہے اُسے کس کا سہارا ہے؟ محض اللہ تعالیٰ کا۔ اور وہ آپ سے خواہشمند ہے کہ آپ اُس کی صدا مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ پر کان دھریں اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ باوجود اتنی کمزوریوں کے مسلمانوں میں اشاعت مذہب کے لئے اتنی ہی بلند ہمتی۔ اُلوالعزمی اور ایثار موجود ہے۔ جیسا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں تھا۔ کیا وہ قوم جو جنگ طرابلس اور بلقان و معاملات کانپور کے لئے لاکھوں روپیہ ایثار کر سکتی ہے۔ وہ اس روحانی جنگ کے لئے جس میں اسلام کا مقابلہ ایک ایسی طاقت سے ہے۔ جو تمام یورپ اور امریکہ پر حاوی ہے۔ لاکھوں روپیہ جمع نہیں کر سکتی ؟ کر سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ کرکے دکھاوے گی۔ اگر ہم میں سے جنابہ مسز خدیو جنگ بہادر صاحبہ جیسی چند ایک غیور اور باہمت بیگمات ہی لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو کامیابی کا سہرا اُن کے سر ہے۔ ہم جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ساتھ پہلو بہ پہلو کام کرنے کے لئے مسلمان مشنری دینے کو تیار ہیں۔ مگر اس مادیت کے زمانہ میں عیسائی مشنوں کی طرح اشاعت مذہب کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اور اگر مسلمان مجموعی طور پر ہمت کریں۔ تو یہ مشکل فوراً حل ہو سکتی ہے۔ جس کے بعد ہم اس اشاعت اسلام کے کام کو بہت وسعت سے دیکھنا تک یورپ و امریکہ میں کرسکتے ہیں

ہم جنابہ طیبہ بیگم مسز خدیو جنگ بہادر کی اس ہمدردی اور ایثار کے نہایت ممنون و مداح ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اُن کی اس ہمدردی اسلام [illegible] اُن کو دین و دنیا کی دولت سے مالا مال کرے اور سابق بالخیر ہونیکا [illegible] اور اُن کی اس نیک اپیل کو لبیک کہنے کے لئے ہماری بہنوں اور [illegible] آمین یا رب العٰلمین آمین۔

جنابہ طیبہ بیگم مسز خدیو جنگ بہادر کی اپیل حسب ذیل ہے۔

میں آپ کو چند سطور لکھکر آپ کی ہمدردی کی خواہاں ہوں۔ کیونکہ آپ نے اپنی زندگی اپنی قوم کی بہتری کے لئے قربان کر دی ہے۔ اسلام کی خدمت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ہم یورپین لوگوں اور خصوصاً انگریزی قوم کے دلوں سے اسلام کی نسبت تمام قسم کی بدظنیاں اور غلط فہمیاں دور کرکے ان کو حقیقی اسلام کا چہرہ دکھا دیں) اور کیا آپ کے نزدیک یہ کام جناب خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں رہ کر باحسن وجوہ وخوبی نہیں کر رہے ؟ تو پھر کیا یہ ہمارا فرض منصبی نہیں ہے۔ کہ ہم اُن کے رسالہ کی ہر ایک طرح امداد کریں۔ [illegible] کمال الدین صاحب) سوا اور کون اس کام کو احسن طریقہ انجام دے سکتا ہے۔ مجھے خوف ہے۔ کہ اگر معاذ اللہ اُن کو کافی طور پر امداد نہ ملے۔ تو اس مبارک کام میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو جاوے۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا وقوع میں آیا تو یہ ہمارے لئے ذلت اور شرمندگی کا موجب ہوگا۔ ہمیں جانی [illegible] کوشش کرکے اس رسالہ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں فوراً اس رسالہ کی امداد کے لئے ایک فنڈ کھول دینا چاہیئے۔ آپ میرے والد بزرگوار اور جملہ احباب کو کہئے کہ وہ خود بھی اس مسلم ریویو کو خریدیں۔ اور اس کے فنڈ میں امداد دیں۔

مجھے اُمید ہے۔ کہ قریباً تمام لوگوں نے اسے دیکھا ہوگا۔ اور اس کا مطالعہ بھی کیا ہوگا۔ اور اگر انہوں نے اُسے نہیں دیکھا۔ تو وہ کیسے اس کی خوبیوں سے واقف ہو سکتے ہیں۔ آپ جتنے لوگوں کو خریدار بنانے کی ترغیب دے سکیں دیں اور اُن کو خریدار بنائیں اس رسالہ کی موجودگی گھروں میں خیر و برکت کا موجب ہوگی۔ اور کوئی گھر اس کے بغیر نہ ہونا چاہیئے۔ میں بڑے فخر سے اس نیک کام میں سب سے پہلے چندہ دینے والی ہوں۔ اور مبلغ یا لغدر روپیہ سکہ حالی دو قسط میں ادا کر دوں گی (جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اے بزرگ اور عالی ہمت خاتون۔ خدا تجھے دین و دنیا میں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ پیغام) میں آپ سے التجا کرتی ہوں اور عرض کرتی ہوں۔ منت کرتی ہوں اور پھر التجا کرتی ہوں۔ کہ آپ فوراً اس نیک کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ ہمارے لئے یہ ضروری بات ہے۔ کہ یہ کام جو ہمارے معزز بھائی (خواجہ کمال الدین صاحب) نے ایک بھاری قربانی کرکے شروع کیا ہے۔ جاری رہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں عدم امداد کے باعث رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ آپ ہر ایک چیز کو چھوڑ دیں۔ لیکن اس رسالہ (مسلم انڈیا و اسلامک ریویو) کو جو اسلام کے موجودہ تنزل میں ہماری امیدوں کا قبلہ گاہ ہے۔ اپنے ہاتھوں سے نہ نکلنے دیں۔ پیارے بھائی۔ اگر کسی اور وجہ سے نہیں۔ تو آپ میری خاطر سے اسکے لئے کوشش کریں۔ کیونکہ بھائیوں سے یہ امید ہرگز نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی بہن سے کسی بات میں انکار کریں۔ اور اسی لئے آپ کو میری یہ التجا رد نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر آپ نے اس سے انکار کر دیا۔ تو میں اسے آپ کی بیدردی اور بے رحمی خیال کروں گی۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ اس کام کو بلا توقف شروع کر دیں۔ اور مجھے بواپسی ڈاک تسلی بخش جواب دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ جو جو نیک کام آپ نے اب تک کئے ہیں۔ یہ اُن سب سے برتر و فایق ہوگا (نوٹ) ہمیں اس خط پر جس کے ایک ایک لفظ سے ہمدردی اسلام کی خوشبو آتی ہے۔ کچھ مستزاد کرنے کی ضرورت نہیں امید ہے۔ کہ ہمارے معزز بھائی مسٹر شوکت علی صاحب اس نیک کو اُسی توجہ اور دلی ہمدردی سے کرنا شروع کریں گے۔ جیسے کہ اُن سے توقع کی گئی ہے اور وہ اس مبارک کام میں کسی لومت لایم کی پرواہ نہ کریں گے۔ اور اس کا اجر خدا تعالےٰ سے چاہیں گے۔ جس کے پاس بڑے بڑے اجر ہیں۔ ہر ایک نیک کام کی خصوصاً تبلیغ جیسے شاندار کام کی ہمیشہ سے سخت مخالفت ہوتی چلی آتی ہے۔ اور اسی کو کرنے والے قومیں بنا گئے ہیں۔ اور دین و دنیا میں منظفر و منصور ہوئے ہیں۔ اس کام کے کرنے میں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ آپ کے ساتھ ہوگا۔ آپ کسی کے کہنے سے ہمت نہ ہاریئے۔

اس وقت تک ہماری غریب جماعت نے بڑی ہمت اور اولوالعزمی سے اس کام کو نباہا ہے۔ اور ابھی تک اُس کے نیک افراد ہر طرح کی قربانی اشاعت اسلام کے لئے کرنے کو تیار ہیں۔ مگر کام کو مضبوطی اور وسیع

پیمانے پر کز باہڑی امداد چاہتا ہے۔ اس وقت تک عام مسلمانوں کو اس کام کی اہمیت معلوم نہیں ہوئی۔ یا غلط فہمی کے باعث وہ اس کی اہمیت کو سمجھ نہیں سکے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہمدردان اسلام اس کام کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ وہ دن کیسا خوش قسمتی کا دن ہوگا۔ جب ہماری [illegible] قوم کے اکثر افراد ہمارے ہم مذہب اور ہم خیال [illegible] کے نمونے سے ہی ایک مسلمان کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ [illegible] یہ کام جتنا اہم ہے اُسی قدر اس کے راستہ میں ایثار مال کی ضرورت ہے۔

ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری معزز احمدی خاتونوں میں سے کتنی معزز بہنیں جناب طیبہ بیگم مسز فدیو جنگ بہادر صاحبہ کی اپیل پر لبیک کہنے کو تیار ہوتی ہیں۔ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اسلئے اس اپیل پر سب سے پہلے عمل کرنے کے ہم ہی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں اور بھائیوں کو شرح صدر عطا کرے۔ کہ وہ اس کام میں ہر طرح کی امداد کے لئے تیار ہو جاویں۔ آمین!

مختلف واقعات

مراد آباد ویونگ اسکول۔ ۱۹۱۰ء میں اس غرض سے جاری کیا گیا۔ کہ عمدہ قسم کے سادہ ہنڈلوم (دستی راچھہ) کے ذریعہ سے پارچہ بافی کے ہنر کو ترقی دی جائے۔ اس کی انتظامیہ کمیٹی کے چیرمین جناب صاحب کلکٹر بہادر ضلع اور ایک اسسٹنٹ کلکٹر آنریری سکرٹری ہیں (۲) اس اسکول کا اصلی مقصد یہ ہے کہ حال کے ترقی یافتہ ہنڈلوم کے ذریعہ سے پارچہ بافی کی اجازت اُن لوگوں کو توجہ دلائی جائے۔ جن کا یہ پیشہ موروثی ہے اور نسلاً بعد نسلاً یہ کرتے آئے۔ لیکن اب مشین کے بنے ہوئے خوبصورت کپڑوں کے ارزاں بکنے سے وہ بیدل ہو کر اپنے موروثی پیشہ کو چھوڑتے جاتے ہیں (۳) اس قدیم صنعت کو ترقی دینے بلکہ اس صنعت کو حال کے طریقوں کے موافق نئی زندگی عطا کرنے کے لئے یہ مدرسہ ذیل کے وظائف دیتا ہے۔ (الف) چھ روپیہ ماہوار اُن طلبہ کو دیا جاتا ہے۔ جن کی سکونت شہر مرادآباد میں ہے (ب) آٹھ روپیہ ماہوار باہر کے رہنے والوں کو (ج) تین روپے ماہوار عورتوں کو یعنی طالب علموں کی بیویوں اور لڑکیوں کو جو اس پارچہ بافی کے کام کو اپنے مکانات میں سیکھنا چاہیں۔ فی الحال یہ وظائف صرف جولاہوں کو چھ ماہ تک دیئے جاتے ہیں (۴) اس مدرسہ سے ۱۲۹ طالب علم سال گذشتہ تک پاس ہو چکے ہیں۔ اس تعداد میں دیگر اضلاع کے طالب علم بھی شامل ہیں۔ مثلاً بارہ بنکی۔ ہردوئی۔ مین پوری۔ بجنور۔ میرٹھ۔ متھرا۔ اس وقت ۴ امرد اور ۵ عورتوں کے نام درج رجسٹر ہیں۔ عورتوں کو ان کے مکانات پر کام سکھایا جاتا ہے۔ اور نگرانی کافی مدرسہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ ہنڈلوم جو مدرسہ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ سستے ہوتے ہیں۔ ایک مکمل ہنڈلوم ۵ روپیہ میں مدرسہ کے ذریعہ سے تیار ہو سکتا ہے۔ طلبہ اُس کو بہت خوشی سے خرید لیتے ہیں۔ اور جو نہیں خرید سکتے۔ اُن کو سرکار کی طرف سے تقاوی دی جاتی ہے۔ جو باقساط وصول کیجاتی ہے۔ اس ہنڈلوم کے ذریعہ سے عمدہ قسم کا کپڑا ½ اگز عرض کا ۱۶ گز دس گھنٹے میں تیار ہوتا ہے (۵) مختلف قسم کا کپڑا ریشمی مدرسہ میں تیار رہتا ہے جو کاشی سلک سے اچھا خیال کیا جاتا ہے۔ اور شہر مرادآباد کے رئیس خوشی سے خریدتے ہیں (۶) علاوہ ہنر پارچہ بافی کے رنگائی۔ تانا۔ کندی کرنا۔ ریشم دھونا بھی سکول میں سکھایا جاتا ہے (۷) اس سکول سے ماسٹر دیگر مدارس مثلاً بارہ بنکی۔ جنار۔ مظفرنگر۔ باندہ۔ الموڑہ۔ شاہجہانپور۔ سندیلہ۔ دیوبند وغیرہ کو بھیجے جاتے ہیں۔ سکول نے انعام و سرٹیفکیٹ و تمغے الہ آباد۔ علی گڈھ۔ میرٹھ۔ نگری ضلع مرادآباد کی نمایشوں میں حاصل کئے ہیں۔ درخواست داخلہ بنام افسر انچارج گورنمنٹ ویونگ اسکول مرادآباد جانی چاہئے۔

زراعت میں ڈائنامیٹ کا استعمال۔ ویٹ منسٹر گزٹ رقمطراز ہیں کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ناقابل کاشت زمینوں پر ڈائنامیٹ کے استعمال سے حیرت انگیز نتائج حاصل ہوئے ہیں اور ایسی زمینوں سے جہاں کی فصلیں کمزور ہوتی تھیں۔ نہایت عمدہ حاصل ہونے لگی ہے۔ باغات میں چار سالہ درختوں سے وہ پیداوار حاصل ہونے لگی ہے۔ جو عموماً ۷ سالہ درختوں سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ڈائنامیٹ کا اثر [illegible] اور زمین [illegible] [illegible]

ہوئی زمین پر [illegible] اور عمل کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی امریکہ میں [illegible] ناقابل پیدا وار قرار دی جا چکی تھی۔ ڈائنا[میٹ] [illegible] انتہا درجہ کی زرخیز اراضی میں تبدیل کر لی گئی ہے

ریشمی نوٹ۔ موجدین یورپ آج کل ایک قسم کے ریشمی نوٹ تیار کرنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ جس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ مصنوعی نوٹ بنانے والوں کی جعل سازیوں کا خاتمہ کیا جائے۔ اس فن کے ماہرین کو یہ امر بخوبی معلوم ہے کہ جعلی نوٹ بنانے والے اکثر فن تصویر کشی و عکاسی کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن حال میں ایک عورت نے ریشم کو رنگنے کا ایک خاص طریقہ دریافت کیا ہے۔ جس سے ایک ایسا ہلکا رنگ پیدا ہوتا ہے جسکی تصویر نہیں لی جاتی۔ سفید کپڑا یا ریشم ایک مشین میں ڈالا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ واٹر پروف۔ خشک اور خاص رنگ میں رنگا ہوا نکل آتا ہے۔ یہ ریشم اور کپڑا کرنسی نوٹ بنانے کے علاوہ ایروپلین بنانے اور دوسرے سینکڑوں کاموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فروخت افیون۔ سال آئندہ میں ہر ماہ غیر مصدقہ افیون کے ۱۱۰۰ صندوق فروخت کئے جائیں گے۔ جن میں سے جنوری لغایت نومبر ہر ماہ میں ۹۴۰ صندوق بنارس کی افیون کے اور ۱۶۰ پٹنہ کی افیون کے ہوا کریں گے۔ مگر ماہ دسمبر میں بنارس کی افیون کے ۱۰۴۱ اور پٹنہ کی افیون کے ۵۹ صندوق فروخت کئے جائیں گے۔

برآمد گندم۔ ہفتہ مختتمہ ۲ر ماہ حال کے اندر ۲۴۲۸۰ ہنڈرویٹ گندم کراچی سے روانہ ہوا۔ یکم جنوری سے اب تک کل ۱۷۸۷۲۱۹ ہنڈرویٹ غلہ باہر گیا ہے۔ جو سال گذشتہ کے اسی زمانہ کی برآمد کے بقدر ۳۸ لاکھ ہنڈرویٹ کے کم ہے (ہنڈرویٹ = ۱½ من تقریباً)

دہلی کے لئے فوج۔ افواج مقیم دہلی کی تعداد میں اضافہ کرنے کی غرض سے ۱۹۱۳ء میں حسب ذیل فوجی نقل و حرکت عمل میں آئے گی ۹ رائل فیلڈ توپ خانہ کانپور سے ۱ بٹالین رائفل برگیڈ ڈگشائی ۱ بٹالین سکنڈ گورکھا رائفل ڈیرہ دون سے یہ افواج ۳۰ر نومبر تک دہلی پہنچ جائیگی

چینی و تبتی وکلائے صلح۔ مسٹر چین و تبت کے وکلائے صلح سر ہنری میکمین۔ مسٹر ایونین اور لانگمین شیترا نے جمعہ کے روز حضور وائسرائے کے ساتھ طعام تناول فرمایا۔ اور ۱۵ر ماہ حال کو نفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کے ساتھ شریک طعام ہوں گے۔ مجلس صلح کی کارروائی ۱۳ر اکتوبر سے وائلڈ فیلڈ نامی کوٹھی میں شروع ہوگئی۔

بنگالی زبان میں ہندوستان کی جدید تاریخ۔ پٹنہ کالج کے پروفیسر جوگیندر ناتھ سندر بنگالی زبان میں شمت انیکا بھارت نامی ہندوستان کی ایک تاریخ (۲۵) جلدوں میں تیار کر رہے ہیں۔ یہ تاریخ چار حصوں میں منقسم ہوگی۔ پہلے حصہ میں یونانی و رومی مصنفوں کے دوسرے میں چینی سیاحوں کے تیسرے میں مورخین اسلام کے اور چوتھے میں یورپین سیاحوں کے بیانات درج ہونگے۔

کرنسی آفس میں چوری۔ کرنسی آفس کلکتہ کا ایک سابق ملازم نیپرلو کرسٹو گھوش ۱۱ر اکتوبر کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ کرنسی آفس سے ۴۰ ہزار روپیہ کے ہزار ہزار روپیہ والے اور چار ہزار کے دس دس روپیہ والے نوٹ چوری گئے تھے۔ تین کلرک جن میں گھوش بھی شامل تھا۔ گرفتار کر کے ہائی کورٹ میں پیش کئے گئے تھے۔ مگر کافی ثبوت نہ ہونے کے باعث مقدمہ واپس لے لیا گیا تھا۔ اب گھوش نے دس دس روپیہ کے ۳۰ نوٹ کرنسی آفس میں بھنانے کی غرض سے پیش کئے۔ جنہیں کارکنوں نے شناخت کر لیا۔ کہ وہ مسروقہ نوٹوں میں سے ہیں لہذا گھوش پھر گرفتار کر لیا گیا۔

سر بریدہ لاش۔ کلکتہ میں ۱۱ر اکتوبر کو ایک چینی بڑھئی مسمی چونگ مقیم چنوا لین۔ کا سر سوتے ہوئے ایک کلہاڑے کی متواتر ضربوں سے کٹا ہوا پایا گیا ہے۔ ایک ہمسایہ مسمی لیانگ فو بڑھئی پر ارتکاب جرم کا شبہ کیا جاتا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ قتل ایک دیرینہ شکر رنجی کے باعث ہوا ہے۔ لانگ فو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قتل عام میکسیکو کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں فیڈرل جمعیت کے کمانڈر نے چار روز کی خونریز لڑائی کے بعد جس میں طرفین کا سخت نقصان [illegible] باغیوں کے حوالے کر دیا۔ [illegible] سپاہ کے افسر نے ایک اور [illegible]

مدینہ یونیورسٹی۔ اخبار جون ترک ۱۱ کو خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ولی عہد سلطنت عثمانیہ یوسف عزالدین آفندی دو ہفتہ بعد شام کے سیر و سفر کے لئے جائیں گے مگر اخبار نوید عثمانی، یہ خبر دیتا ہے۔ کہ ولی عہد موصوف مدینہ منورہ بھی تشریف لے جائیں گے تاکہ مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھنے کے وقت افتتاحی جلسہ کی صدارت فرمائیں۔

ترک قیدیوں کی واپسی۔ ڈیڑھ ہزار عثمانی اسیر جن کو سرویہ نے واپسی کی اجازت دیدی ہے سالونیکا کے راستہ سے قسطنطنیہ واپس پہنچ گئے اور تقریباً ساڑھے پچاس ہزار عثمانی سپاہی اور ایک ہزار افسر جو اس وقت بلاد یونان میں زیر حراست ہیں دولت علیہ عثمانیہ اور یونان کے مابین عہد و پیمان ہونے کے بعد جلد تر قسطنطنیہ واپس آجائیں گے۔

بلغاریہ سے ہجرت۔ ترکی اخبارات کا بیان ہے۔ کہ بلاد بلغاریہ سے ہجرت کر کے پانچ مسلمان براہ کوسٹنجہ قسطنطنیہ پہنچے ہیں۔ ان مہاجرین کا بیان ہے کہ بلغاری ہم کو گالیاں دیتے۔ ہماری ٹوپیاں پھاڑ پھاڑ کر پھینکتے۔ بلکہ زد و کوب کرتے ہیں اور اس دست درازی کی وجہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے سبب رومانی فوج نے ہمارے ملک میں پیش قدمی کی۔ ورنہ ان کو کبھی بھی جرأت نہ ہوتی۔

مسلمانان روس۔ اخبار سمرقند، راوی ہے۔ کہ والئے ترکستان نے حکومت روس کے سامنے ایک مسودہ پیش کیا ہے۔ جس کی رُو سے فوجی خدمت کی جگہ باشندگان ترکستان سے مالی معاوضہ لے لیا جائیگا۔ لیکن اخبار مذکور کا خیال ہے کہ ملک کو قتل و غارت سے محفوظ رکھنے اور اغیار و اجانب کی دست برد سے بچانے کے لئے خود اہل ملک میں سے ایک فوجی دستے کا تیار کرنا سخت ضروری ہے۔

مسلمان لیڈروں خصوصاً نواب صاحب محمود آباد و مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر کی توجہ کے لائق

آج لاہور میں یہ مسرت انگیز خبر مشہور ہو رہی ہے کہ حضور وائسرائے بہادر نے بمع اقبال کانپور پہنچ کر اور موقعہ مچھلی بازار مسجد کا ملاحظہ فرما کر مسمار شدہ حصہ کو دوبارہ بنانے اور ماخوذین کو رہائی کا حکم دیدیا ہے۔ اور مقدمہ سرکار کو واپس لے لیا ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے۔ اور کیوں صحیح نہ ہوگی۔ جبکہ لارڈ ہارڈنگ جیسا نیک حکمران ہمارے سروں پر موجود ہے۔ مسلمانوں کے لئے بیانہایت شکر کا موقعہ ہے۔ اُن کو چاہئے۔ کہ وہ جگہ جگہ جلسے کر کے حضور وائسرائے بہادر کی خدمت میں تاریں دیں۔ جن کی خاص مہربانی سے اُن کی عرضیں قبول ہوگئی ہیں۔ جو روپیہ ماخوذین کی پیروی مقدمہ کے لئے جمع کیا گیا ہے اس میں سے کچھ روپیہ حضور وائسرائے بہادر کی اس مہربانی کی یادگار میں خرچ کیا جاوے اور وہ اس طرح کہ مسجد کا مسمار شدہ حصہ سنگ مرمر سے بنا دیا جاوے۔ اور اُس پر حضور وائسرائے کی یادگار میں ایک کتبہ لگا دیا جاوے۔ تاکہ لیفٹیننٹ گورنر اور حضور وائسرائے کی یادگار آئندہ نسلوں کے لئے قائم رہے۔ مسمار شدہ جگہ کو بجائے کسی اور طرح استعمال کرنے کے سنگ مرمر کا ماذنہ بنا کر اس پر پانچ وقت اذان دیجایا کرے۔ امید ہے کہ لیڈران قوم اس تجویز پر توجہ فرماوینگے اور هل جزاء الاحسان الا الاحسان

بقیہ تار خبریں صفحہ ایک کالم ۲ سے آگے

بقیہ تار خبریں صفحہ ایک کالم ۲ سے آگے

میں شملہ سے خاص اس مقصد کے لئے آیا ہوں کہ آپ کو امن و اطمینان دلاؤں آپ لوگوں نے اپنے ایڈریس میں تصفیہ امور کو مجھ پر چھوڑا ہے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک آپ کے قومی فواید کا مجھے دل سے خیال ہے۔ یہ سچ ہے کہ مجھے خیال ہے۔ میں نے اس معاملہ پر بہت سوچا ہے کہ کیونکر اس کا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ میں بڑے غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ کم از کم ۸ فٹ اونچا ایک محراب دار رستہ بنایا جائے جس پر دالان پہلی ہی جگہ مگر ذرا اونچی سطح پر تیار ہو سکے۔ جس سے نیچے مسجد کی کسی عمارت میں خلل پڑنے کے بغیر فرش بندی ہو سکے۔ میرے نزدیک اس میں کوئی ہیچ کی بات نہ ہوگی (باقی خلاصہ تقریر آئندہ)

روئداد مقدمہ کانپور (۱۴ر اکتوبر) ۱۰۶ ملزموں کی رہائی کی توقع میں آج احاطہ عدالت سشن کے اندر بڑا بھاری ہجوم خلایق تھا۔ مسٹر ٹوڈی آئی رائل سشن جج جو اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کو گورنمنٹ کی طرف سے خاص طور پر تعینات ہوئے تھے آخر تک موجود رہے آج کے دن دراصل انفصال مقدمہ ہذا کی تاریخ نہ تھی ۱۲ بجے وکیل سرکاری۔ مسٹر مظہر۔ سید فضل الرحمٰن و دیگر وکلائے ملزمان حاضر عدالت ہوگئے تھے وکیل سرکاری نے کہا کہ حسب الحکم لوکل گورنمنٹ میں نے جملہ ملزمان سشن سپرد کے خلاف مقدمہ واپس لینے کی درخواست کی تھی۔ مسٹر مظہر نے بجواب عدالت بیان کیا۔ کہ مجھے یہ بات بخوشی منظور ہے پھر تمام ماخوذین قید سے رہا کئے گئے اور گاڑیوں [illegible] [illegible] اپنے گھروں کو گئے [illegible] خاص طور پر [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے۔
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۞

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں ہیں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

اخبار پیغام صلح لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یک جہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا۔ اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلۂ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی، تمدنی، اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ، سہ شنبہ، پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی للعہ طلباء سے للعہ اور للعہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویئر ہاؤس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہیئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ دیگر خط و کتابت مینیجر کے نام۔ پتہ صاف و خوشخط لکھیں — احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۳۴

تازہ برقی خبریں

معاملات بلقان — گفتگوئے مصالحت (ایتھنز ۱۶ اکتوبر) یونان اور ٹرکی کے درمیان صلح کے نامہ و پیام شروع ہو گئے ہیں۔

جنگ اور تعاقب (سنجی ۱۶) دو روز تک معرکہ کارزار گرم رہنے کے بعد مانٹی نیگرو والوں نے البانیوں کا پیچھا کر کے تمام سرحد پر انہیں بھگا دیا اور ابھی تعاقب میں ہیں۔

سرویہ کا رویہ اور آسٹریا و جرمنی کا مشورہ (لندن ۱۶) چونکہ سرویہ سرحد البانیہ کے پرے برابر فوجیں بھیج رہا ہے اور وزراء سرویہ کے کلی بیانات بھی کچھ یکسو اور مبہم سے ہیں۔ اس واسطے آسٹریا و جرمنی نے سرویہ کو صلاح دی ہے کہ سرحد البانیہ کے معاملہ میں لندن کانفرنس کے فیصلہ کو ملحوظ رکھنا لازمی ہے۔

مطالبات نامنظور اسعد پاشا نے اندلان جو باتیں البانی حکومت کے سامنے مقام والونا میں پیش کی تھیں۔ وہ مسترد کر دیگئی ہیں۔ اب پاشائے موصوف نے درازو میں خود مختار حکومت قائم کر لی ہے۔

تصادم لورپول میں دو ٹرینیں ٹکرائیں۔ کئی مسافر ہلاک و مجروح ہوئے جن میں اکثر اجنبی تھے۔ جو امریکہ سے واپس آ رہے تھے۔ (کلائنڈ نامی جہاز غرق ہو گیا ... (رائٹر)

کان میں حادثہ (لندن ۱۵ اکتوبر) کارڈف میں کان کوئلہ کے پھٹنے کا جو حادثہ گزرا اسکی نظیر گذشتہ ۱۷ برس کے واقعات میں نہیں۔ ۴۰۰ لاشیں اب اور نکالی گئی ہیں نکالنے والوں کا چشم دید بیان ہے کہ لاشوں کے تودے لگے ہوئے تھے۔ آگ اصل مشتعل ہے تمام امید منقطع ہو چکی ہیں۔ ایک ہزار نفوس جوان مزدوروں کی کمائی سے پلتے تھے۔ بے یار و مددگار رہ گئے ہیں۔ کوئلہ کمپنی کا نقصان تقریباً ۱۰ لاکھ روپیہ کا ہوا ہے۔ لارڈ میئر کارڈف نے امدادی فنڈ کھول دیا ہے حضور ملک معظم اور شہزادہ کناٹ نیز ان کی دلہن کے حکم سے ان کے تحائف جہیز کو دیکھنے کی عام اجازت اس طرح دی گئی ہے۔ کہ ہر شخص ایک شلنگ فیس دے۔ اور یہ سب رقم امدادی فنڈ مذکور میں داخل ہو جائے۔ دولہا دلہن نے مصیبت زدوں کو دلی ہمدردی کا پیام تار بھیجا۔ آخری اطلاع میں اتلاف جان کی میزان ۴۱۷ بیان کی گئی ہے۔

ترکی قرضہ (قسطنطنیہ ۱۷ اکتوبر) جاوید پاشا برلن جائیگا جہاں اسی قسم کے معاہدہ کی سلسلہ جنبانی کے لئے جیسا کہ ابھی فرانس کے ساتھ ہو چکا ہے۔ وہ فرانس بھی جائینگے۔ ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ قرضہ کے تمسکوں کے اجرا کا انتظام کرنے۔ فرانس نے اس کے عوض مضمون و طرابزون کو جنوب مشرق میں بڑی بڑی ریلوے اجارات حاصل کر لئے ہیں۔ اجاروں کی تکمیل ہو چکی ہے۔ علاقہ شام میں یروشلم سے جانب شمال مغرب ایک ریلوے کی جایت ریاک سے ریسلیہ تک دیگئی ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ برطانیہ بھی انہوں کا اس سلسلہ

ریلوے اور مصری ریلوے کے سلسلہ کا جوڑ (جنکشن) منظور کریگی۔ فرانس اضافہ محصول اور خاص جدید اجاروں کی منظوری دیتا ہے نیز اس امر کی کہ جب ترکی ڈاک کی قابل اطمینان کام کر رہے ہیں۔ تو پھر اجنبی پوسٹ آفیسوں کو القط کر دیا جائے۔

روس اور چین کا نیا سمجھوتہ در بارہ منگولیا (پیکن ۵ اکتوبر) منگولیا کے معاملہ میں چین و روس کی خط و کتابت زور شور سے ہو رہی ہے اور عنقریب ایک عہد نامہ ہوا چاہتا ہے جسکی رو سے چین منگولیا کی خود مختاری کو نیز اس روسی منگولی معاہدہ کو جو ارگا میں کیا گیا تھا تسلیم کریگا اور روس منگولیا میں چین کی جاگیرداری کو مان لیگا۔ منگولیا جدید میں غالباً پانچ مہاسک شمال کی انتظامی قسمتیں شامل ہونگی۔

شورش میکسیکو (برلن نیویارک ۱۷ اکتوبر) ابھی میکسیکو میں بدستور شورش موجود ہے۔ سفارتوں نے اپنی اپنی گورنمنٹوں کو وقت ضرورت کام آنیکے لئے جنگی جہازوں کے واسطے لکھا ہے۔

عزم حجاز (بمبئی ۱۴ اکتوبر) آنریبل سشرائے کے غزنوی آج بمبئی پہنچے۔ آپ سپیشل کنسولر میں حجاز فلسطین و شام کو بغرض حج وغیرہ جانے آنیوالوں کے متعلقہ مسائل پر غور کرنیکی غرض سے جا رہے ہیں سٹیشن پر آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ۔ آنریبل مسٹر فضل بھائی کریم بھائی اور دیگر سربرآوردہ مسلمانوں نے استقبال کیا۔

فرینچ سپاہ (پیرس ۱۴ اکتوبر) تازہ مشقی جنگ میں اہم غلطیوں اور بھول چوک کی وجہ سے آرمی کور کے دو کمانڈر بدل اور کئی جنرلوں کو مستعفی ہو جانا پڑا۔

صنعتی خزانہ (نیویارک ۱۵ اکتوبر) ایک شخص پیر پونٹ مارگن جس نے اپنی جمع کردہ مصنوعات نادرہ جنکی قیمت تیس لاکھ پونڈ اندازہ کیجاتی ہے وصیت کر گیا ہے۔

سرحد پر بے چینی (الٰہ آباد ۱۷ اکتوبر) پاؤنیر کا سرحدی نامہ نگار لکھتا ہے کہ قندھار میں درانیوں کی کوئی جدید شورش نہیں سنی گئی لیکن قاضی امیر اللہ خان اور مفتی کے وقوعہ قتل سے جن اہل دیہات کا تعلق ہے وہ ابھی تک کچھ بیزار و برہم سے ہیں۔ قبائل کو حکم ہوا ہے کہ اپنے اپنے جرگے روانہ کریں۔ مگر ہنوز انہوں نے تعمیل نہیں کی ہے کابل میں خبر گرم ہے کہ شاید سردار نصر اللہ خاں اس قضیہ کی تحقیقات کے لئے قندھار بھیجے جائیں۔ بعد کی خبر ہے کہ اوائل ماہ رواں میں علاقہ غزنین کے اندر قبائل کے درمیان خانہ جنگی ہوئی کہتے ہیں کہ سلیمان خیل کے ایک فرقہ نے تارک و اندر کے لوگوں کے ساتھ پرانے جھگڑے کھڑے کر کے ان کے دیہات پر دھاوا کر دیا۔ اس لڑائی میں سلیمان خیل کامیاب ہوئے۔ اور بہت سا مال غنیمت مثل مویشی وغیرہ لے گئے۔ افغان افسروں نے اس معاملہ میں کچھ مداخلت نہیں کی۔ مقامی فوج کے کمان افسر نے صرف یہ کیا کہ اس واقعہ کی اطلاع کابل بھیجدی۔

ترکی و یونان (رائٹر قسطنطنیہ ۱۵ اکتوبر) ترکی و یونانی سپاہ میں ذرا سی کچھ بیخودی لڑائی ہوئی یونانیوں نے ترکوں کو پیچھا کر کے جوکو کی پر قبضہ کر لیا۔ گورنمنٹ عثمانیہ واقعہ یونانی حملہ کے اندیشہ سے روزانہ

متفرق خبریں

بمبئی میں ۲۱ اکتوبر سے ایک تجارتی کالج جاری ہونیوالا ہے۔

خفیہ پولیس نے بمبئی میں پچھلے دنوں ۱۸ ہزار روپیہ کی کوکین پکڑی

جالندھر کے دوآبہ بینک نے بھی لین دین بند کر دیا ہے۔

روپڑ (انبالہ) کے سرزمین نے اہل دیہات کو برساتی خطرہ سے محفوظ کرنے کے خیال سے چند مقامی ندیوں کا گزرگاہ تبدیل کرنے کے لئے لاٹ صاحب پنجاب کی حضور میں میموریل بھیجا ہے۔

محمڈن کالج کے وفد کو جناب مدار المہام ریاست حیدرآباد نے پانسو اور نواب وقار الملک بہادر نے دو سو روپے عطا فرمائے۔

حیفا اور عکہ کے درمیان نئی شاخ حجاز ریلوے تیار ہوگئی ہے ۱ نومبر سے ٹرینیں دوڑنے لگینگی۔

روہتک میں رام لیلا کے موقعہ پر ہندو مسلمانوں کے درمیان اندیشہ فساد تھا مگر شکر ہے کہ خیر گزر گئی۔

بمبئی میں ایک محب وطن نے صلاح دی ہے کہ ولایت میں ایک کمیٹی قائم کی جائے جو یہاں کے ضروری حالات سے برٹش پبلک کو مطلع کرتی رہے۔

بنارس میں پچھلے اتوار کو علی الصباح جو باغیانہ اشتہار گلی کوچوں میں پایا گیا ہو میرٹھ سے جا بجا سے بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔ اسی ضمن میں چند مشتبہ مقامات کی تلاشی بھی ہوئی ہے مگر کوئی سراغ نہیں ملا۔

نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے حال ہی میں ۱۴ سال سے کم عمر کے لڑکوں کے لئے سگرٹ نوشی و حقہ نوشی کی ممانعت کا قانون جاری کر دیا ہے۔ بصورت عدم تعمیل سزا بید و جرمانہ ہوگا۔

ایڈیٹر صاحب اخبار افغان پشاور نے ایک انجمن قرض حسنہ قائم کی ہے جس کے ضوابط سے پایا جاتا ہے کہ غریب غرباء کی ضروریات اور ان کی مشکلات میں اس سے خاصی مدد ملیگی۔ مفصل دستور العمل صاحب موصوف سے منگا کر دیکھا جاوے۔

نازعہ مسجد کانپور کا جو قابل شکرگزاری فیصلہ حضور وائسرائے نے فرمایا ہے اس پر مسلمان جا بجا اظہار امتنان و مسرت کے جلسے کر رہے ہیں۔

دہلی میونسپلٹی پریذیڈنٹ کے عہدہ پر مولوی عبد الاحد صاحب کے بالمقابل حاجی عبد الغنی صاحب کثرت رائے سے منتخب ہوئے۔

پنجاب کے دفاتر سکرٹیریٹ شملہ میں پچھلے بدھ کو بند ہو گئے تھے۔ مگر حضور لاٹ صاحب اور چیف سکرٹری ۲۰ اکتوبر سے پہلے شملہ سے روانہ نہ ہونگے۔

پیپلز بینک لاہور اور کریڈٹ بینک لاہور کے حسابات کی پڑتال کیلئے مسٹر فرگسن اینڈ کو کا تقرر سرکاری طور پر ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۵

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۹ - اکتوبر ۱۹۱۳ء نمبر ۴۳

الخیر فی ما وقع

اسلام کے پاک اصول ہمیں یہ سکھاتے ہیں۔ کہ عُسر یُسر بلا دقت ہر حال میں اللہ تعالےٰ کی ستائش اور سپاس گزاری کے پیوند ہو رہیں۔ جو لوگ اپنے منعم حقیقی کا احسان نہیں مانتے اور شکرگزار نہیں ہوتے وہ نعمتوں سے محروم کئے جاتے ہیں۔ اور جو اپنی رُوح اور جسم دونوں سے سجدات شکر بجا لاتے ہیں اُن پر مزید افضال و انعام کا نزول ہوتا ہے۔

حادثہ کانپور کا بالخیر تصفیہ۔ مسلمانوں اور حکام متعلقہ کے لئے کس قدر مصائب اور اُلجھنوں کا موجب ہوا۔ اس کی تفصیل سے اخبارات کے بلا مبالغہ ہزاروں ہی کالم سیاہ ہوئے ہونگے۔ اب ان رنج دہ اور ناگوار واقعات کا اعادہ خدا نہ کرائے۔ بقول حضور وائسرائے کے اب اس دلخراش داستان پاستان کو طاق نسیاں ہی میں رکھدینا قرین مصلحت ہوگا۔

حضور وائسرائے نے اس نزاع کا جو فیصلہ فرمایا۔ اس کا لب لباب گزشتہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین ہو چکا ہے۔ ہز اکسلنسی کی تقریر کا بقیہ اس پرچہ میں کسی دوسری جگہ درج ہوگا۔ مذکورہ فیصلہ اور تقریر کو پڑھکر ہر سلیم الفہم اسی نتیجہ پر پہنچیگا کہ حضور ممدوح نے جیسا کہ دوران تقریر میں خود ہی فرمایا ہے۔ ایک عرصہ کے عمیق غور و فکر کے بعد بڑی ہی مآل اندیشی و مدبرانہ حکمت عملی سے رفع شر کی کوشش کی ہے۔ ایسے طور پر کہ بقول مشہور سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ یعنے دالان مسجد کی از سر نو تعمیر منظور فرمانا بلا شبہ اس امر کی دلیل ہے کہ ہز اکسلنسی نے مسلمان رعایا کے مذہبی جذبات اور اُن کے واجبی مطالبات کو بنظر وقعت و اہمیت دیکھا اور اس کی ضرورت بھی سخت تھی۔ جیسا کہ خود ممدوح مسلمانوں کی وفا شعاری کا اعتراف اور نیز یہ فرماتے ہیں کہ رعایا کے مذہبی معاملات سے متعلق سرکار کی حکمت عملی میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔ اسکے ساتھ ہی یہ فیصلہ گورنمنٹ کے رعب اور وقار کو بھی کسی طرح گزند پہنچانیوالا نہیں۔ جبکہ اس میں سڑک متنازعہ کو اس کے مقام مجوزہ پر ہی برقرار رکھنے کی صورت بڑی خوبصورتی سے نکال لی گئی ہے۔

صدور فیصلہ سے قبل پبلک میں طرح طرح کے پریشان کن خیالات کا ایک عجیب تلاطم سننے میں آتا تھا۔ کوئی کہتا۔ کہ اگر حکومت نے اس وقت مسلمانوں کے مطالبات منظور کیلئے تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ گورنمنٹ ان کے شور و غوغا سے دب گئی۔ اور یہ گویا ایک طرح کے ضعف کی دلیل ہوگی۔ اور رعب سلطنت کے سراسر خلاف۔ کوئی اس خیال میں تھا کہ اگر مسلمانوں کی داد فریاد بالکل خالی گئی اور کچھ بھی شنوائی نہ ہوئی۔ تو صاف طور پر سمجھا جائیگا کہ اب نہ تو سرکار کو اپنی رعایا کے مذہبی احساسات کی عموماً کچھ پروا ہے نہ خاص مسلمانوں کے حال پر کوئی نظر عنایت و اعتماد۔ جس کے زعم میں وہ مدت سے اپنی سیاسی اہمیت کے راگ گاتے تھے۔ غرض ہر پہلو سے یہ معاملہ نہایت نازک اور طرح طرح کے وسواس کا موجب بنا ہوا تھا۔ اور کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کی پوزیشن اس کے متعلق بڑی ہی وقت طلب ذمہ داری کے پہلو رکھتی۔ اور از بس محتاج مآل اندیشی تھی۔ لیکن حضور وائسرائے کے اس فیصلہ نے تمام خدشات تمام وسواس اور تمام اُن خیالات تک کا جو صورت واقعات کے مدنظر کرتے لازماً پیدا ہوتے تھے۔ یک قلم نقشہ ہی بدل دیا۔ ایسا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ گذرا ہوگا۔ اور جس گورنمنٹ اور رعایا دونو کے دلی خیر اندیش اظہار اطمینان و امتنان کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمان اس بارہ میں ضرور مستحق مبارکباد ہیں۔ کہ ہز اکسلنسی نے اُن کے ایڈریس کے جواب میں ان کے قومی شعار (نیکی و وفاداری) پر اعتماد ظاہر فرمایا۔ نیز ان کا اس وقت یہ ایک اہم فرض ہے کہ اس طمانیت بخش فیصلہ پر اس احکم الحاکمین کی بارگاہ عالی میں سجدات شکر بجا لائیں۔ جس نے حضور ممدوح کے دل میں نیکی ڈالکر ان کے صدمہ رسیدہ قلوب کو تسکین بخشی اور ساتھ ہی ہز اکسلنسی کی نیکدل اور رعایا نواز گورنمنٹ کا بھی نہ صرف رسم و ضابطہ کے طور پر بلکہ سچے دل اور اخلاص سے شکریہ ادا کریں۔ ان کے پاک مذہب کی ایسے معاملات میں بھی تعلیم ہے کہ جو شخص انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ گویا خدا کا بھی سپاس گذار نہیں۔

حضور وائسرائے نے دالان مسجد کی بحالی کچھ ایسی حکیمانہ و مدبرانہ صورت سے تجویز فرمائی ہے کہ بے اختیار تحسین و مرحبا کہنا پڑتا ہے۔ اس تجویز کی رُو سے جہاں سڑک کو اس مشہور مثل کے مصداق کہ

پنچوں کا کہنا سر متھے پر نگر پرنالہ یہیں رہیگا۔

اسی جگہ پر برقرار رکھا گیا ہے اس کے ساتھ ہی دالان مسجد کو حالت سابقہ پر ایک فوق و امتیاز عطا فرماکے گویا اس بات کی ایک پائدار یادگار قائم فرما دی ہے۔ کہ گورنمنٹ

پیاری رعایا کے مذہبی احساسات کو بھی کیا لحاظ و قعت و عزت رکھتی ہے۔

حضور ممدوح نے اسیران مفسدہ کو رہائی بخشنے میں درحقیقت رحمدلی و شفقت کو کام فرمایا ہے۔ لیکن کیا اچھا ہوتا اگر اس کے ساتھ مقتولین کے مصیبت زدہ ورثاء یعنی بیوگان اور یتامیٰ کے حال زار پر بھی خاص نظر عنایت ہوتی۔ مگر خیر اب ہمارا خیال ہے کہ ان کے ساتھ مناسب سلوک امداد کا خود مسلمانوں کو موجود ہ سرمایۂ مشتعد سے کوئی قابل اطمینان بندوبست کر دینا چاہیئے۔ امید ہے کہ ٹرسٹیان سرمایۂ اس سے غافل نہ ہونگے۔

آخر میں اس خیال کا اظہار بھی کچھ بے محل نہ ہوگا جو ان دنوں علم طور پر لوگوں کی زبان پر ہے کہ جو اخبارات محض مفسدہ کانپور کے ضمن میں مستوجب خطاب و عتاب قرار پائے اور اکثروں کو بدنامی کے علاوہ ضمانت کی شکل میں کچھ زیرباری بھی اٹھانی پڑی۔ جو بعض صورتوں میں ناقابل برداشت ثابت ہوئی ہے۔ گورنمنٹ کے مراحم خسروانہ کے آگے کیا بڑی بات ہے۔ اگر ان کے حال پر بھی نظر عنایت ہو جائے ایسا ہوا تو یہ اسلامی پریس کی بڑی خوش نصیبی ہوگی اور ان کے زیر بار احسان عظیم ہونیکی وجہ سے قوی توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ سبق عبرت اور یہ احسان و منت ملکرآئندہ کے لئے ایک زبردست تحریک کا کام دیتا رہیگا جس کے سبب اسلامی اخبارات اپنے لب و لہجہ کو حدود اعتدال کے اندر رکھنے پر اخلاقاً مجبور ہوں۔

سودیشی تحریک کی ناکامی

دیسی مصنوعات کو فروغ و ترقی دینے کی تحریک بلاشبہ ایک نیک تحریک ہے اور اعلےٰ حکام نے بھی اسکی ضرورت و اہمیت کو تسلیم فرمایا ہے۔ بعض صورتوں میں قابل قدر و شکر گذاری اعانت و حوصلہ افزائی بھی ہوئی ہے۔ بایں ہمہ اس وقت نہ صرف اینگلو انڈین اخبارات بلکہ دیسی معاصرین بھی یہ اعتراف رہے ہیں۔ کہ سودیشی تحریک میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی اسکی وجہ کوئی حکام کی کم توجہی بتاتا ہے کوئی سرمایہ داروں اور حرفت کاروں کی بے تدبیری و غفلت۔ غرض اس ناکامی کے اسباب کوئی کچھ قرار دیتا ہے کوئی کچھ۔ لیکن ہماری رائے میں سب سے بڑی یا اہم ترین وجہ یہ ہے۔ کہ اس تحریک میں تائید و اعانت اور سعی و سرگرمی دکھلانیوالے اشخاص اپنا نصب العین ایسے اغراض و مقاصد نہیں رکھتے جو خدا ترسی اور پاک جذبات پر مبنی ہوں۔ ایک ہی فعل بتفاوت نیت کسی حالت میں نیکی اور کسی دوسری صورت میں بدی قرار پاتا۔ اور ویسے ہی اس کے نتائج مترتب ہوتے ہیں۔ پس اگر اسی سودیشی تحریک کی بنا اقوام غیر کے مقابلہ یا انکی اشیاء تجارت کو بائیکاٹ کرنے پر رکھی جائے تو یہ محض ایک سفلی خواہش ہوگی۔ جس میں کامیابی اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ مادی ترقیات۔ سرمایہ اور اولو العزمی وغیرہ میں بھی ان اقوام کے بالمقابل عہدہ برآ ہونیکی ہم میں اہلیت اور قدرت ہو۔ برخلاف ازیں اگر اس نیک خیال اور پاک جذبہ سے کوشش کیجائے کہ غریب خلق اللہ کا اس میں بھلا ہوگا۔ اور قابل رحم ابنائے وطن کی دستگیری ہوگی تو پھر باوجود کافی اسباب کامیابی مہیا نہ ہونے کے بھی محض تائید غیبی سے ہماری تحریکیں بہت کچھ سرسبزی حاصل کر سکتی ہیں۔ غرض اسلام تو یہی سکھلاتا ہے۔ کہ جو کام کرو مخلص ہو کر اور اس کی رضاجوئی کو مقدم رکھکے کرو تا وہ مسبب الاسباب اور کارساز حقیقی بھی تمہاری ناچیز کوششوں میں کچھ برکت ڈالے اور اس طرح تمہاری دنیا بھی عین دین ہو جائے۔

جہنم سے خطوط

مغربی لٹریچر کے اتباع میں یا اپنی خیال آرائی و طبع آرائی کی ترنگ میں بعض اوقات ہمارے اہل قلم بھی اس قسم کی تحریرات سے لوگوں کو اپنے نتائج فکر کیجانب توجہ دلایا کرتے ہیں۔ مثلاً جنت یا جہنم سے نامہ و پیام ذات باری تعالےٰ کے ساتھ سوال و جواب وغیرہ وغیرہ۔ ہماری رائے میں یہ بدعت ایک خطرناک جسارت ہے۔ خواہ اس طریق سے کیسے ہی نتیجہ خیز و دلچسپ خیالات ظاہر کئے جائیں۔ لیکن کم از کم ایک با حمیت اور متقی مسلمان تو اسے ہرگز روا نہیں رکھ سکتا کہ افترا کے رنگ میں گو وہ فرضی ہی کیوں نہ ہوں۔ امور معاد کا خاکہ اڑایا جائے۔ آہ۔ آج مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ مذہب کے استخفاف کو بھی محض طبائع کی جولانیوں اور ذہانت کی تشنجی میں چنداں قابل مضائقہ نہیں سمجھتے۔ یاد رکھیں کہ یہ ایمان و شیطان کی جنگ کا زمانہ ہے۔ شیطان کو بالآخر یقیناً شکست فاش ہونی ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اپنے عقائد و اعمال اور خیالات و اشغال تک میں۔ تقویٰ کا پہلو اختیار کرکے حزب اللہ میں شامل ہوں۔ اور حسرت و افسوس ہے ان کے لئے جو اس عالم فانی کی سفلی دلبستگیوں ہی کو مقصود زندگی قرار دیکر فکر عقبےٰ کو بالکل بھلا بیٹھیں۔

عید الضحیٰ آرہی ہے۔

عید الفطر کے موقعہ پر عید کارڈوں اور پکوں کے سے بیہودہ باب کی جانب توجہ دلائی تھی۔ لیکن ہماری وہ گزارش بوجہ بہت کم وقت ہونیکے اس عید سعید کیلئے تو قدرۃً ناقابل تعمیل تھی مگر عید قرباں کے موقعہ پر انشاء اللہ اس نیک صلاح سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے اہل اسلام خصوصاً احمدی بھائی ضرور ابھی سے اسکا خیال رکھینگے اور دیگر احباب کو بھی اسمیں اپنا ہم خیال بنائینگے۔ کہ لغو اور مخرب اخلاق تصاویر یا مسرفانہ تکلفات والے کارڈ ہرگز استعمال نہ کئے جائیں۔ ان کی جگہ سادگی اخلاص بھری دعاؤں کو دیجائے اور جو پیسے مجوزہ اصلاح سے بچیں وہ راہ مولیٰ میں مستحقین کو پہنچیں۔ مزید توضیح مدعا کے لئے ناظرین مضمون مذکورہ کو پھر ملاحظہ فرمالیں۔ اور آنیوالے طوفان کا قبل از وقوع انسداد کریں۔ ع۔ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست۔

جرمانہ کے عوض قید

وزراء دولت برطانیہ میں سے ایک صاحب نے رائے دی ہے۔ کہ خفیف جرائم کی پاداش میں جن لوگوں پر جرمانہ کیا جاتا ہے۔ اگر وہ سردست ادا نہ کر سکیں تو انہیں بااقساط ادائیگی کی مہلت ملنی چاہئے۔ ۱۹۱۰ء میں جن لوگوں کو سزا قید ہوئی ان میں اسی ہزار ایسے تھے جو بوجہ جرمانہ ادا کر سکنے کے قید کئے گئے اور ان کا جرم حقیقت فی الواقعہ ادائیگی کی استطاعت ہی نہ رکھنا تھا۔ پس اگر ایسے لوگوں کے ساتھ نرمی و شفقت شاہانہ کا برتاؤ کیا جائے تو یہ ان کی اصلاح اطوار میں مفید ہو سکتا ہے۔

اس قسم کی تجاویز جو جرائم پیشہ افراد رعایا کے لئے بھی سہولت اور رحمدلی کے سلوک پر مبنی ہوں صاف اس امر کی دلیل ہیں۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کا اصول حکومت ہرگز جبر و تعدی نہیں ہے۔ پس یہ حاکم و محکوم دونو کا ایک ضروری فرض ہے کہ اپنے کسی طرز عمل سے (نہ فرداً فرداً اور نہ مجموعۃً) اس حکومت کی بدنامی اور ناقدری کا باعث نہ بنیں۔ حکومت دراصل خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک واجب الاحترام ودیعت ہوتی ہے۔ اور سلطنت اور رعیت کے بہت سے حقوق و فرائض ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ و لازم و ملزوم ہوتے ہیں۔ پس اگر حکام نیکدل اور نیک نیت ہوں تو رعایا کی بھی بہت کچھ اصلاح بآسانی ہو سکتی ہے اور اسے رعیت کی خوش قسمتی سمجھنا چاہئے۔

رعایا نوازی

امسال بارش قبل از وقت ہو چکنے کے سبب جو اندیشہ قحط ملک ہند کے درست نکلا کہ پنجاب۔ صوبجات متحدہ اور ممالک متوسط کے بعض حصص میں ضرورت کے وقت بارش کی کمی رہی۔ اس پر گو ابھی قحط کا خدشہ یقینی نہیں پھر بھی گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے ازراہ مآل اندیشی و رعایا پروری یہ ضروری قرار دیا ہے کہ جن اضلاع میں پانی کم پڑا ہے۔ اور حالت فصل طمانیت بخش نہیں ان میں کاشتکاروں کو تقاوی تقسیم کیجائے۔ مالگزاری کی وصولی ملتوی کیجائے نیز جہاں چارہ کی قلت ہے وہاں سرکاری جنگلات سے چارہ بہم پہنچایا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ موصوفہ کی یہ مثال منتوقابل تحسین و شکرگذاری اور لائق تقلید ہے۔ امید ہے کہ لوکل گورنمنٹ اور دیگر پبلک ٹیکس گزار انجمنیں بھی اسطرف توجہ فرمائینگی۔

حالت بنگال کی تحقیقات

سنا جاتا ہے کہ گورنمنٹ بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ مذکورہ کی حالت جو ناقابل اطمینان ہے اور جس میں آئے دن کچھ نہ کچھ اسباب تشویش پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اسکی تحقیقات کے لئے ایک قابل اعتماد کمیشن مقرر کیا جائے جس میں دیگر صوبجات کے افسر بھی لئے جائینگے۔ چند سرکاری اراکین کا انتخاب ہو بھی چکا ہے۔ اب اس کی نسبت بعض اہل الرائے کا خیال ہے کہ کمیشن کا قیام تو بلا شبہ ضروری تھا۔ مگر جب تک اس میں کچھ ممبر غیر سرکاری اہل الرائے شامل نہ کئے جائیں۔ نتائج تحقیقات خاطر خواہ نہیں نکل سکتے۔ فی الحقیقت بے چینی کے اسباب جیسے رعایا کے قائمقام باخبر ہو سکتے ہیں ویسے حکام نہیں ہو سکتے۔

بدترین قسم غلامی

اس زمانہ میں حُریت کا بڑا چرچا ہے۔ کسی ملک میں کسی درجہ کی بھی غلامی بچشم پسند نہیں دیکھی جاتی۔ لیکن آہ! ایک خطرناک اور بدترین قسم غلامی میں افسوس کم و بیش سب گرفتار ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ وہ غلامی نفس کی غلامی ہے جس سے رستگاری اُسی حالت میں حاصل ہو سکتی ہے جبکہ انسان اپنے حقیقی آقا و مولیٰ کی رضا میں اپنی خواہشات نفس پر ایک موت وارد کرلے۔ ایسے ہی مبارک وجود ہوتے ہیں جنہیں اس حیات مستعار میں ایک لازوال زندگی دیجاتی ہے۔

کلام امام (ملخص)

حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ بنصرہ) نے خطبہ جمعہ کے دوران میں ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ شریف الطبع آدمی دوسرے کو کسی مصیبت میں مبتلا پاکر عبرت پکڑتا ہے جو مصیبت آتی ہے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے کبھی کسی نیک مرد کو نبردرس کا بدمعاش نہیں دیکھا۔ نہ نیک اعمال والے کو آتشک کا شکار رہتے دیکھا بعض امراض

کلام محبوب

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہمارے لئے سبق میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اُن لوگوں کا بھی یہی حال ہوگا* کہ جو ہر ایک قسم کی زناکاری اور چوری اور خون ریزی اور مال حرام کھانے اور نوع انسان کے دُکھ دینے میں درندوں کی طرح دلیری سے قدم رکھتے ہیں۔ نہ خدا تعالےٰ کے حدود اور قوانین سے ڈرتے ہیں اور نہ گورنمنٹ کے مقرر کردہ قانون سے اُن کو خوف ہے۔ یہی بات تھی۔ جو میرے پہلے اشتہار میں بطور الہام طاعون کے بارے میں مجھے معلوم ہوئی تھی اور وہ یہ ہے کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم۔ انہ اویٰ القریۃ یعنی خدا تعالیٰ اُس نیکی یا بدی کو جو کسی قوم کے شامل حال ہے۔ دُور نہیں کرتا جب تک وُہ قوم اُن باتوں کو اپنے سے دُور نہ کرے۔ جو اس کے دل میں ہیں اُس خدا نے اُس قریہ کو جو اُس کے علم میں ہے انتشار سے محفوظ رکھا!! افسوس کہ بعض نادان کہتے ہیں۔ کہ یہ الہام آپ بنالیا ہے۔ اُن کے جواب میں کیا کہیں اور کیا لکھیں۔ اے بدقسمت بدگمانو! کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے اور پھر اُس کے دستِ قہر سے بچ رہے۔ خدا جھوٹوں کو ہلاک کرے گا اور وہ جو اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلاک کئے جائیں گے۔ کیونکہ اُنہوں نے دلیری کرکے خدا پر بہتان باندھا راست بازوں کے لئے بھی دن مقرر ہیں۔ اور جھوٹے مفتریوں کے لئے بھی وقت مقرر کئے گئے ہیں۔ جب وہ وقت آئیں گے۔ تو خدا تعالیٰ دکھا دے گا۔ کہ کس نے شوخی سے باتیں کیں۔ اور کس نے روح القدس کی آواز کی پیروی کی۔ خدا کی باتوں کو خدائی نشانوں سے تم شناخت کرو گے سچائی پوشیدہ نہیں رہے گی۔ اور نہ باطل مخفی رہے گا۔ وہ خدا جو ہمیشہ اپنے تئیں ظاہر کرتا رہا ہے۔ وہ اب بھی دکھلائیگا۔ کہ وہ اُن کے ساتھ ہے۔ جو واقعی طور پر اُس سے ڈرتے اور نیکی اور پرہیزگاری کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبودیت کی تشریح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبد بھی ہے۔ اور اس لئے خدا نے عبد رکھا۔ کہ اصل عبودیت کا خضوع اور ذلّ ہے اور عبودیت کی حالت کاملہ وہ ہے۔ جس میں کسی قسم کا غلو اور بلندی اور عُجب نہ رہے اور صاحب اُس حالت کا اپنی عملی تکمیل محض خدا کی طرف سے دیکھے۔ یہ مرتبہ عبودیت کاملہ جو انسان اپنی عملی تکمیل محض خدا تعالیٰ کی طرف سے دیکھے بجز اُس مہدیٔ کامل کے جس کی عملی تکمیل تمام و کمال محض خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے ہوئی ہو۔ دوسرے کو میسر نہیں آسکتا۔ کیونکہ اپنی جہد اور کوشش کا اثر ضرور ایک ایسا خیال پیدا کرتا ہے۔ کہ جو عبودیت تامہ کے منافی ہے۔ اس لئے مرتبۂ عبودیت کاملہ بھی بوجہ اس کے جو مرتبہ مہدویت کاملہ کے تابع ہے بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے کو بوجہ کمال حاصل نہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فاشہد وانا اشہد ان محمداً عبد اللہ و رسولہ۔ عرب کا محاورہ ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں مور معبّد و طریق معبّد جہاں راہ نہایت درست اور نرم اور سیدھا کیا جاتا ہے۔ اس راہ کو طریق معبد کہتے ہیں۔ پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے عبد کہلاتے ہیں۔ کہ خدا نے محض اپنے تصرف اور تعلیم سے ان میں عملی کمال پیدا کیا۔ اور اُن کے نفس کو راہ کی طرح اپنی تجلّیات کے گذر کے لئے نرم اور سیدھا اور صاف کیا۔ اور اپنے تصرف سے وہ استقامت جو عبودیت کی شرط ہے۔ اُن میں پیدا کردی۔ پس وہ علمی حالت کے لحاظ سے مہدی ہیں۔ اور عملی کیفیت کے لحاظ سے جو خدا کے عمل سے ان میں پیدا ہوئی عبد ہیں۔ کیونکہ خدا نے اُن کی روح پر اپنے ہاتھ سے وہ کام کیا ہے۔ جو کوٹنے اور ہموار کرنے کے آلات سے اُس سڑک پر کیا جاتا ہے۔ جس کو صاف اور ہموار بنانا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ مہدی معہود کو بھی عبودیت کا مرتبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے حاصل ہُوا۔ اس لئے مہدی موعود میں عبد کے لفظ کی کیفیت غلام کے لفظ سے ظاہر کی گئی۔ یعنی اُس کے نام کو غلام احمدؐ کرکے پکارا گیا۔ یہ غلام کا لفظ اُس عبودیت کو ظاہر کرتا ہے۔ جو ظلّی طور پر مہدی موعودؑ میں بھی ہونی چاہئے۔ فتدبر۔

---

*(اس سے اوپر نمبر ۳۳ کی اشاعت میں یہود کی عبرت ناک تباہی کا ذکر آچکا ہے۔ پیغام)

مراسلات مذاکرہ علمیہ

نمبر ا

عن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلّم (۱) قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی (المشکوٰۃ ص ۵۶۴)

صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث کو باب فضائل علی مرتضیٰ علیہ السلام کی فصل دوم و سوم میں ذکر کیا ہے فصل اوّل میں اس حدیث کو اُس نے ذکر نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فصل اوّل میں وہ اعلیٰ طبقہ کی احادیث مسلم یا بخاری یا ان دونوں کی متفق علیہ حدیث کو ذکر کرتا ہے۔ چونکہ یہ حدیث بخاری یا مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں ذکر نہیں کی۔ اس لئے اصولِ محدثین کی تصریح کے مطابق اس کا درجہ صحاح میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اعلےٰ درجات حدیث میں سب سے مقدم وہ حدیث ہے۔ جس پر بخاری یا مسلم دونوں نے اتفاق کرلیا ہو بعد ازاں وہ جس کو صرف بخاری نے اور پھر وہ جس کو صرف مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں ذکر کیا ہو۔ اس کے بعد وہ احادیث ہیں۔ جن کو دیگر محدثین نے صحیح کہا ہو۔ پس جبکہ صورت یہ ہے۔ تو اس حدیث کا درجہ اعلیٰ طبقہ کی احادیث سے بہت گرا ہوا ہے۔ صاحب مشکوٰۃ نے فصل سوم میں جب یہ حدیث ذکر کی۔ تو اس کے ہمراہ ایک مزید ٹکڑہ حدیث کے طور پر اوسایزاد کردیا اور روایت حدیث میں مقام نزول کا بھی ذکر کردیا۔ کہ یہ حدیث غدیر خم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ اور مزید ٹکڑہ یہ ہے:-

(۲) فقال الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من انفسہم قالو بلیٰ قال الستم تعلمون انی اولیٰ بکل مومن من نفسہ قالو بلیٰ الخ اللّٰہم وال من والاہ وعاد من عاداہ الخ (رواہ احمد ص ۵۶۵ مشکوٰۃ)

فصل دوم میں حدیث کے الفاظ صرف اُسی قدر ہیں۔ جس قدر میں نے اوّل پیشانی میں لکھدیئے ہیں۔

فصل دوم میں ایک اور حدیث اس طرح پر ہے: (۳) قال ان علیاً منی وانا منہ وھو ولی کل مومن (رواہ الترمذی)

فصل سوم میں ایک اور حدیث اس طرح پر ہے (۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحب علیاً منافق ولا یبغضہ مومن رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اسناداً

صاحب مشکوٰۃ نے جو طرز ابواب اور فصول مقرر کرنے میں اختیار کی ہے اسکو مدنظر رکھکر جب اس حدیث کو دیکھا جاوے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ لازم یوں تھا۔ کہ اس حدیث کو باب حجۃ الوداع میں ذکر کرتا کیونکہ حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت غدیر خم پر یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کے اہم واقعات سے تھا۔ پس اُس باب میں اسکا ذکر موزون اور لازم تھا۔ مگر اُس کو باب الفضایل میں ذکر کیا۔ اس میں یہ نکتہ ہے۔ کہ فضایل کی احادیث میں تحقیق اور تنقید نہیں کی گئی۔ اور اسی وجہ سے علمارِ امامیہ و اہل سنت ہر دو کا یہ مسئلہ مسلمہ ہے۔ کہ (احادیث الفضایل یتامح فیہا عند اہل العلم) میں نے اپنے رسالہ فارسی (البشریٰ) اور اردو رسالہ دمحرم میں اس بحث کو مفصل معہ نقل اقوال و آراء علمارِ امامیہ لکھا ہے علاوہ اُس حدیث کے جس پر اب ہم بحث کر رہے ہیں نمبر ۳ و ۴۔ والی جو حدیثیں ہم نے باب الفضایل علیؓ سے نقل کی ہیں۔ وہ حدیثیں بھی حدیث زیر بحث کے ہم معنی ہیں۔ جن کا اثر حدیث زیر بحث پر پڑتا ہے۔ اور اُن واقعات کو ہم آیندہ چل کر لکھیں گے۔ جبکہ ہم ان حدیث کے معانی پر بحث کریں گے ماخذ ان احادیث کا صرف دو کتابیں ہیں۔ ایک صحیح ترمذی اور دوسری مسند امام احمد اور سلسلہ روایت آخر میں۔ زید بن ارقم اور براء بن عازب انہی دو صحابیوں پر منتہی ہوتا ہے۔ مگر قبل اس کے کہ ہم ان دونوں حدیث کی کتابوں کے متعلق اور اس حدیث کے متعلق بحث کریں۔ ایک ضروری بحث اور بھی نقل کر دیتے ہیں۔ جو مفید ہے۔

(۱) ملا علی قاری مہاجر مکی شرح مشکوٰۃ میں لکھتا ہے ھذا الحدیث صحیح لامرتبہ فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواتراً و فی روایۃ لاحمد انہ سمعہ من النبی صلعم ثلاثون صحابیا وشہدوا بہ لعلی لما نوزع ایام خلافتہ (مرقاۃ)

یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔ اور بعض حفاظ نے اس کو متواتر کہا ہے۔ اور امام احمد والی روایت میں ہے۔ کہ تیس صحابہ نے حضرت علیؓ کے لئے اُن کی ایام خلافت میں اس حدیث کے سماع کے متعلق شہادت دی۔ جبکہ امر خلافت میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کے ہمراہ نزاع کی گئی۔ یہ کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت میں یہ حدیث سنی ہے۔ ایک دوسرے موقعہ پر یہی صاحب لکھتے ہیں فعلی مولاہ فی النہایات المولیٰ یقع علی جماعۃ کثیرۃ کالرب والمالک والسید والمنعم والمعتق۔ والناصر والمحب والتابع والجار وابن العم والحلیف والعقید والصہر والعبد والمنعم علیہ واکثرھا قد جاءت فی الاحادیث ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ یحمل علی اکثر ھذہ الاسماء المذکورۃ (مرقاۃ)

یعنی (مولیٰ) کے متعدد معانی ہیں اور احادیث میں اکثر جگہ یہ لفظ انہی معانی متعددہ میں استعمال ہو چکا ہے وہ لکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس حدیث پر جرح کرتے ہیں۔ وہ صحیح نہیں۔ عبد الحق محدث دہلوی شارح فارسی مشکوٰۃ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ مگر تواتر کا دعویٰ اس کے متعلق ایک ایسا دعویٰ ہے۔ جس کو کوئی اہل علم قبول نہیں کرسکتا۔ امام ابن تیمیہ حرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ کہ اس حدیث کی صحت کے متعلق درمیان علمار کے نزاع ہے۔ بخاری۔ ابراہیم الحربی اور ایک گروہ اہل علم نے اس میں طعن کیا ہے۔ اور اس کی تضعیف کی ہے ابن حزم کہتے ہیں کہ انفرادی طور پر فضایل علی علیہ السلام میں صرف دو احادیث صحیح ثابت ہوئی ہیں (۱) یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ (۲) لاعطین الرایۃ غداً رجلاً یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ الخ۔ یہ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ ص ۵۶۳ باب مناقب علی ابن ابی طالب فصل اوّل میں مذکور ہیں صاحب مشکوٰۃ نے ان دونوں حدیثوں کو فصل اوّل میں اسی واسطے ذکر کیا۔ تاکہ قوت اور ضعف اسناد وغیرہ کے لحاظ سے درمیان اِن دونوں حدیثوں اور دیگر احادیث کے جو فصل ثانی اور فصل ثالث میں ذکر کی گئی ہیں مابہ الامتیاز معلوم ہے ابو العباس بن عقدہ نے اپنی تصنیف میں اس حدیث کے سب طرق روایت کا ذکر کیا ہے۔ سید حامد حسین صاحب مناظر امامیہ نے اس حدیث پر (عبقات الانوار) میں بڑی بڑی بسیط بحثیں لکھی ہیں۔ میں نے عبقات الانوار کی دوسری جلد۔ جو خاص اسی حدیث کے مبحث کے متعلق ہے دیکھی ہے۔

اس کتاب سے ایک بڑا فایدہ یہ حاصل ہوگیا ہے۔ کہ جس قدر اختلافات روایت اور منقولات متکلمین اور علماء کے اس کے متعلق ہیں۔ وہ سب ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ کام سید حامد حسین صاحب ہی کا تھا۔ جن کو ایسا کتب خانہ میسر تھا۔ جس میں سے اُنہوں نے مختلف منقولات کو نکال کر ایک جگہ جمع کردیا ہے۔ اور یہ کام جو بڑی عرق ریزی کا کام تھا۔ کچھ آسان اور سہل کام نہ تھا۔ پس یہ محنت اُن کی شکرگذاری کے لایق ہے۔

امام احمد حنبل اور امام ابو عیسیٰ ترمذی نے اس کو حدیث حسن لکھا ہے مسند امام احمد صحاح ستہ میں داخل نہیں۔ اور صحاح ستہ میں صحیحین یعنی بخاری اور مسلم باتفاق جمہور محدثین تمام کتب احادیث میں مقدم اور افضل ترین اور یہ حدیث زیر بحث اِن دونوں کتابوں میں مذکور نہیں اور باقی کی چوکتب صحاح میں ضعیف۔ حسان اور صحیح احادیث مشترک طور پر ہیں۔ اور ان کا نام صحاح بطور تغلیب ہے۔ جیسا کہ فرمایا (وفی ھذہ الکتب الاربعۃ اصناف من الاحادیث من الصحاح والحسان والضعاف وتسمیتہا بالصحاح الستۃ بطریق التغلیب وسمی صاحب المصابیح احادیث غیر الشیخین بالحسان وھو قریب من ھذا الوجہ قریب من المعنی اللغوی وھو مصطلح جدید منہ۔ بیشک امام احمد اپنے زمانہ کے علماء حدیث میں اعلم تر تھا اور اُس نے یہ حدیث اپنے مسند میں لکھی ہے۔ مگر جس وقت اُنہی بحث فضائل علی مرتضیٰ علیہ السلام پر بحث کی ہے۔ تو اس حدیث (من کنت مولاہ الخ) سے بالکل حجت اور استدلال پیش نہیں کیا ہے بلکہ حدیث (خلافت النبوۃ ثلاثون سنۃ) والی حدیث سے حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کو ثابت کرکے ان کی خلافت کو بھی خلافت راشدہ میں داخل کر دیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث کی نسبت بھی بہت لوگوں نے ضعف کا الزام لگایا ہے۔ اگر امام احمد کے نزدیک حدیث (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) صحیح حدیث ثابت ہوتی تو ضرور اس حدیث سے استدلال خلافت علی مرتضیٰ علیہ السلام پر کرتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث اُس وقت بھی فضایل علی کی احادیث میں شمار ہوتی تھی۔ اور اسکے معنی سے خلافت علی کبھی مراد نہیں لی گئی تھی۔ اگر حدیث میں (مولیٰ) کے لفظ سے خلافت کا مفہوم اشارہ یا کنایہ سے بھی بطور تصریح ہوتا تو ضرور امام احمد اس حدیث سے بھی استدلال خلافت علی پر کرتے یا کم از کم اس کو پیش حدیث

ہیں دلائل - خود اس حدیث سے خلافت علیؓ پر استدلال نہیں کیا۔ اور نہ اُس وقت خلافت کے معنوں میں وہ استعمال اور متداول آئی تو اب ہم کو کیا حق حاصل ہے کہ کھینچ تان کر اس کو خلافت علیؓ پر لگا دیں۔

صحیح ترمذی اس کا درجہ صحاح ستہ میں چوتھے نمبر پر ہے یعنی صحیحین اور صحیح ابوداؤد کے بعد۔ اور حدیث حسن اُس حدیث کو اصطلاح محدثین میں کہتے ہیں۔ جو حدیث صحیح سے نچلا درجہ رکھتی ہو۔ یعنی صحیح اور ضعیف کے درمیان متوسط درجہ پر ہو۔ حدیث صحیح آن است کہ بنقل عدل تام الضبط متصل السند نا منتہا ثابت شدہ باشد اگر ایں صفتہا بوجہ کمال و تمام پیداست آنرا صحیح لذاتہ خوانند و اگر نوعے از قصور و نقصان بداں راہ دارد و کثرت طرق جبر آں نقصان کردہ آنرا صحیح لغیرہ خوانند و اگر جبر آں نقصان نہ کردہ آنرا حسن لذاتہ خوانند و اگر در حدیث ضعیف تعدد طرق جبر نقصان ضعف وے کردہ آنرا حسن لغیرہ خوانند و ظاہر کلام موہوم در آن است کہ در حسن نقصان در ہمہ صفات مذکورہ راہ دارد (شرح صحیح ترمذی سراج احمد) القصہ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی صحیح میں باب الفضائل میں لکھا ہے اور دوسری دو حدیثیں بھی اسی کی ہم معنی صحیح ترمذی میں مذکور ہیں۔ ایک میں صاف الفاظ وھو ولی کل مومن۔ موجود ہے۔ اور دوسری میں لا یحب علیاً منافق ولا یبغضہ مومن مذکور ہے۔ پس خود امام ترمذی نے احادیث الفضائل میں اس حدیث کو ہمراہ دیگر احادیث کے ذکر کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس سے خلافت علیؓ پر استدلال صحیح نہیں۔ اور فضایل کی احادیث تنقید اور تحقیق سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ایسی احادیث سے ایک بڑے عظیم الشان امر خلافت یا امامت پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے باوجود اس کے اکثر اہل علم نے بھی اس حدیث میں طعن کیا ہے اور اس کی تضعیف کی ہے۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ کے کلام سے اول گذرا۔ پس بات انصاف کی رو سے بالکل صاف ہے۔ جب فضایل کی حدیثیں تنقید سے مبرا رکھی گئی ہیں۔ اور محدثین علما و متکلمین عامہ وخاصہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اُن میں تسامح واقع ہوا ہے۔ تو ایک اصول کا مسئلہ جو امامت یا خلافت ہے۔ کس طرح ایسی احادیث سے ثابت کر سکتے ہیں اور خود جناب علما و محدثین امامیہ مانتے ہیں۔ کہ روایات احاد سے ہم اعتقادات اور اصول کو ثابت نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ اخبار متواترہ۔ اجماع اہلبیت قرآن مجید وادلہ عقلیہ قطعیہ سے ہم اپنے اعتقادی و اصولی مسائل کو ثابت کرتے ہیں پس سب سے اوّل یہ دیکھنا ہے کہ کیا یہ حدیث جناب امامیہ کے اپنے ہاں حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور ان کے ہاں ادلہ عقلیہ قطعیہ سے ہے۔ خلافت بلا فصل کے ثابت کرنے کے لئے جس قدر زبردست اور بیّن ثبوت کی ضرورت ہے وہ ثبوت اس حدیث میں مل سکتا ہے یا نہ۔ پھر دیکھا جائیگا۔ کہ اصول و روایت کی رو سے یہ حدیث کہاں تک درست اور صحیح ثابت ہوتی ہے۔ اور شان نزول کے متعلق غور کرتے ہوئے تاریخ صحیحہ سے اس بات کا علم حاصل کیا جاوے گا۔ کہ یہ حدیث کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ اور علّت اس حدیث کے بیان کرنے کی کیا تھی۔ اگر یہ حدیث ہر وجوہ محک امتحان پر صحیح ثابت ہو تو بعد ازاں یہ امر تصفیہ طلب باقی رہے گا۔ کہ اس حدیث میں مولیٰ کے کیا معنی ہیں۔ (نوٹ) انشاء اللہ آیندہ نمبر میں اسی حدیث کے متعلق کتب احادیث امامیہ پر بھی نظر ڈالیں گے۔ خاکسار۔ نذر علی از پشاور ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء

مختلف واقعات

ایک عجیب مشین۔ بلجیم کے مقام گھنٹ میں ان دنوں جو عظیم الشان نمائش ہو رہی ہے۔ اس میں فرانس کی بنی ہوئی ایک عجیب و غریب مشین بھی رکھی ہوئی ہے۔ جس سے ریشمی کپڑے پر نہایت خوبصورت اور باریک تصویریں بُنی جاتی ہیں۔ یہ مشین جس طریقہ پر کام کرتی ہے۔ وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ اس کے اکثر حصے لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ اور مشین ایک بجلی کا بٹن دبا دینے سے چلنے لگتی ہے۔ شاید تصویر کا نقشہ پہلے ہی اس کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے بصورت یہ سفید ریشم کا خوبصورت کپڑا بُنتی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ اوپر ہی اوپر حیرت خیز نقاشی بھی کرتی جاتی ہے

مجرموں کا بھاگ کر جان بچالینا۔ اخبار سٹیٹسمین لکھتا ہے۔ کہ یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی شخص لنڈن کے بازار میں عین دن دہاڑے کسی راہ چلتے مسافر کو گولی سے مار ڈالے۔ اور خود بھاگ جائے۔ اوّل تو وہ بھاگنے ہی نہ پائے گا۔ کہ پکڑ لیا جائیگا۔ اور اگر بھاگا بھی۔ تو دوچار آدمی اُسے شناخت ضرور کر لیں گے۔ [illegible]

کالج سکوائر کا واقعہ قتل نیز دہلی کے چاندنی چوک کا واقعہ سب اس کے برعکس شہادت دے رہے ہیں۔ ہندوستان کے انارکسٹ اس بات کو سمجھ چکے ہیں۔ کہ وہ ارتکاب جرم کے بعد بھاگ کر جان بچا سکتے ہیں اور اسی لئے موقعہ پا کر وار کرتے ہیں۔ اور بھاگ نکلتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے اور کیوں پولیس کی پبلک قاتل کو پکڑنے کی کوشش نہیں کرتی یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جسے انارکزم کو دور کرنے کے سوال کے پہلو بہ پہلو حل کرنا لازم ہے۔

قیدیوں کے لئے موٹر کار۔ ایمپایر خبر دیتا ہے۔ کہ کلکتہ میں اُن قیدیوں کے لئے جن کو دوران مقدمہ میں زیر حراست رکھا گیا ہو۔ لال بازار سے عدالتہائے پولیس تک لانے اور لے جانے کے لئے ولایت سے ایک موٹر وان منگائی گئی ہے۔ اس گاڑی میں تمام ضروری آسائشیں جو اس قسم کے لوگوں کے لئے مہیا کی جاتی ہیں۔ بہم پہنچائی گئی ہیں۔ اور اس میں بہت سے تبدیلوں کی گنجائش ہے

اظہار شکر گذاری کے پیام۔ مختلف مقامات ہند سے اظہار طمانیت و شکر گذاری کے پیام ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی خدمت میں آ رہے ہیں۔

خودکشی۔ کولمبو کے ہیلتھ آفیسر نے خودکشی کر لی۔ پہلے اپنا گلا کسی ہتھیار سے کاٹا۔ اور پھر کھڑکی میں سے فوراً خود کو نیچے گرا دیا۔ لوگ فوراً ہسپتال لے گئے۔ لیکن دم نکل گیا۔ خودکشی کی وجہ نامعلوم ہے۔

ملا کی وحشت۔ پایونیر الہ آباد کو لنڈن سے تار پہنچا ہے۔ کہ نامہ نگار ایکسپریس کے بیان کے مطابق ملائے سمالی لینڈ نے مسٹر کارفیلڈ کی لاش قبر سے نکال کر شرمناک طور پر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی امداد میں مسز بیسنٹ نے ایک ہزار روپیہ عطا کیا۔

چینی ایڈیٹر پر آفت۔ ہانگ کانگ کی عدالت میں شات پونا می چینی اخبار کے ایڈیٹر چان چنگ شان پر چین میں مفسدہ انگریزی کا مقدمہ چلایا گیا ہے سرکاری مترجم نے مضمون کا ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد صاحب مجسٹریٹ نے مقدمہ فوجداری سشن میں بھیج دیا۔ اور ملزم کو ۵۰۰۰ ڈالر کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

ساہوکار سشن سپرد۔ خوشاب کا ایک ساہوکار جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے بمبئی میں جعل کر کے اس کی بنا پر نالش دائر کی تھی سشن سپرد ہوا

دورہ حضور وائسرائے۔ حضور وائسرائے ۱۵ اکتوبر کو [illegible] بجے [illegible] پہنچے سٹیشن پر مہاراجہ صاحب ولیعہد و کمشنر جالندھر وغیرہ نے استقبال کیا۔ گارڈ آف آنر کو دیکھ کر جگجیت محل کو گئے۔ سڑک پر سپاہ ایستادہ تھی۔ محل پر دوسرا گارڈ آف آنر موجود تھا گیارہ بجے صبح کے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب وائسرائے کی ملاقات کو آئے ساڑھے گیارہ بجے وائسرائے نے ملاقات باز دید فرمائی۔ اور سکہ صاحب کی کوٹھی معائنہ کی سہ پہر کو محل سے ٹینس دیکھا۔ مہاراجہ صاحب نے مشاق کے اچھے جوہر دکھائے۔ ڈنر کے بعد حضور وائسرائے کلب کی تفریحات میں شریک ہوئے

طاعونی اموات کی تعداد ہندوستان بھر میں ہفتہ مختتمہ ۱۱ اکتوبر کے اندر حسب ذیل رہی:- مدراس ۱۲۱، بہار ۵۰، صوبہ متحدہ ۲۴، پنجاب ۱۲۵، برہما ۱۵، میسور ۱۲، حیدرآباد ۸۰، بمبئی ۵۴، راجپوتانہ ۵، میزان ۴۴۲، جو ہفتہ ماسبق میں ۲۶ ۱۲ تھی

بقیہ تقریر حضور وائسرائے

گذشتہ سے پیوستہ

اس طرح عمارت متعلقہ مسجد میں مداخلت کئے بغیر اس کے زیرین حصہ میں پختہ روش کے لئے جگہ نکال لی جائے۔ میں اس بات کو بے حقیقت سمجھتا ہوں کہ جس زمین پر یہ تعمیر ہوگی۔ وہ کس کی ملکیت تصور کی جائے گی۔ مگر یہ امر لازمی ہے۔ کہ عام لوگ نیز وہ لوگ جو ادائے نماز کے لئے مسجد میں جاتے ہیں اسے پیادہ روی کے لئے استعمال کرنے کے مستحق ہوں گے۔ مزید بتانا چاہتا ہوں کہ پیادہ روی کے لئے پختہ روش کو متولیان مسجد ہی تعمیر کریں گے اور یہ تعمیر میونسپل کمیٹی کے منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہوگی۔

اب میں ان لوگوں کے متعلق جن پر ۳ اگست کی ہنگامہ پردازی کا الزام قایم کیا گیا ہے۔ چند لفظ کہتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کے سرپرست باپ کی حیثیت رکھتا ہوں۔ اور آپ میرے بچوں کے برابر ہیں۔ جب بچوں سے کوئی قصور سرزد ہو جائے۔ تو باپ پر انتہائے محبت کے اقتضا سے سزا دہی واجب ہو جاتی ہے تاکہ بچے عقل وشعور حاصل کریں اور دوبارہ اُس غلطی کی مرتکب نہ ہوں۔ میرا یہ خطاب آپ کی ذات خاص سے نہیں ہے بلکہ اصل مخاطب وہ لوگ ہیں۔ جن پر ارتکاب ہنگامہ کا الزام ہے اور گذشتہ دس ہفتہ سے قید بھگت رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ قانون شکنی کے مجرم ہیں۔ تو بیشک اُنہوں نے اپنے آپ کو غلطی میں مبتلا کیا ہے۔ کیونکہ ان پر مسلح حکومت کے مقابلہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اور اس طرح نہ صرف انہوں نے قانون شکنی کا ارتکاب کیا ہے۔ بلکہ عظیم الشان اسلامی عقیدہ کے مسلم الثبوت اصول کو بھی توڑ ڈالا ہے۔ جس کا معتقد اور پیرو ہونے کا انہیں دعویٰ ہے۔ حکومت ملک کے اقتدار کو قایم رکھنا گورنمنٹ کا فرض اولین ہے۔ اور میں گورنمنٹ ہند کا حاکم بالادست ہونے کی حیثیت سے کہتا ہوں۔ کہ بہرصورت یہ اقتدار قایم رکھا جائیگا۔ معمولی حالت میں گورنمنٹ کا فرض تھا۔ کہ وہ مقدمات کی پیروی جاری رکھے۔ اور قیدیوں کو سزایاب کرائے۔ مگر وہ بہت کچھ مصیبت برداشت کر چکے ہیں۔ اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اب میں یہاں اس غرض سے آیا ہوں۔ کہ اُن کو امن دوں اور اطمینان دلاؤں۔ نیز میں اُن اشخاص پر اظہار ترحم کرنا چاہتا ہوں۔ جنھوں نے فساد کی ترغیب دی۔ اور اس لئے وہ اس تمام واقع شدہ نقصان کے ذمہ وار ہیں۔ اور اس رحم کے مستحق نہیں ہیں مگر مسجد کے متعلق چونکہ مشکلات حل ہو گئی ہیں۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ یہ ناگوار واقعہ جس نے اس قدر اشتعال و اضطراب پیدا کر دیا تھا عام معافی کی تہ میں دبا دیا جائے۔ بہرحال میں توقع رکھتا ہوں۔ کہ اگر اشتعال دلانے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک مرعی رکھا جائے۔ تو بھی ان کے اور دوسروں کے لئے غیر معتدل تقریروں کے مصیبت انگیز نتائج بھی کافی سبق آموز ہونگے۔ کہ وہ پھر ایسی غیر مآل اندیشانہ تقریریں نہ کریں آیندہ کے لئے میری یہ خواہش ہے۔ کہ جن لوگوں پر بلوہ پردازی میں حصہ لینے کا الزام قایم کیا گیا ہے۔ اُن کے مصائب کا خاتمہ ہو جائے اور اسی لئے میں نے سر جیمس میسٹن اور مسٹر بیلی کے اتفاق رائے سے مقامی گورنمنٹ کو اس امر کی ہدایت کی۔ کہ ماخوذین مقدمہ کانپور کے متعلق جو عدالت سشن کے سپرد کئے گئے تھے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ (۴۹۴) کی فوری کارروائی کی جائے۔ مجھے اس امر کا پورا یقین ہے۔ کہ مسجد کے مسئلہ اور فیصلہ سے جو میں نے ماخوذین کانپور کے متعلق صادر کیا ہے نہ صرف کانپور بلکہ تمام ہندوستان کے کل اسلامی حلقوں میں امن اور اطمینان پیدا ہوگا اور کانپور اور دیگر مقامات میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ جو گذشتہ چند ماہ کے دردناک واقعات کی یاد کو کسی نہ کسی طرح تازہ رکھے۔ نیز تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بادشاہ کی وفاداری کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں اور امن و انتظام کے قیام کے لئے مقامی گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اور اس عظیم الشان اور مقدس [illegible]

فہرست مضامین

انگریزی مسلم انڈیا و اسلامک ریویو ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغامِ صلح لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸۲

پتہ :- صاف اور خوشخط لکھیں
احمدیہ بلڈنگس - نولکھا - لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پہ یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اِک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں اب پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بعض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ سےے ششماہی ہے طلباء سے للعہ اور ۸ر
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔ انشاءاللہ۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہییں دیگر خطوط و کتابت مینیجر کے نام } احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۰ ذی قعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۴۴

تازہ برقی خبریں

جنرل ایونیوف کا بیان (صوفیا، ۱۱ اکتوبر) جنرل ایونیوف جو دوسری فوج کے کمانڈنگ افسر اور یونانیوں کے مقابلہ میں معرکہ آرا تھے ایک ملاقات کے دوران میں اپنی ناکامی اور شکست کو جنرل سیوافیو سے منسوب کیا جنہ نے باوجود متواتر درخواست کے نازک اوقات میں امداد بھیجنے سے پہلو تہی کی۔

جنوبی افریقہ میں ہندی۔ (لندن، ۱۱ اکتوبر) رایٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ ہندوستانیوں کی حالت کے متعلق گورنمنٹ ہند کی کسی مداخلت کو مثل تحقیقات وغیرہ کے ہرگز گوارہ نہ کریگی۔ مزید برآں اس امر کی کوئی امید نہیں ہے۔ کہ موجودہ قانون میں ترمیم کی جائیگی۔ ہاں مگر ہندوستانیوں کے چند مطالبات کو پورا کرنے کے لئے انتظامی تدابیر اختیار کی جائینگی لیکن اگر ہندوستانی پر امن مزاحمت پر اصرار کرتے رہیں گے۔ تو یہ مسئلہ بھی ناقابل توجہ ہو جائیگا۔ دوسری طرف اگر ہندوستانی اصولی سوالوں کو چھوڑکر ایک علمی موضوع بحث اختیار کریں۔ تو تصفیہ کا طریقہ نکل آنا ممکن ہے۔

اظہار اطمینان کا پیام تار۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور وائسرائے کی خدمت میں ہز ہینس سلطان نے مسئلہ مسجد کانپور کے متعلق ہز اکسلنسی کے نیک ارادوں کا شکریہ اور ناگوار قضیہ کے تصفیہ پر اظہار مسرت کیا ہے حضور وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کیطرف سے بھی مبارکباد کا تار اسی سلسلے میں موصول ہوا ہے۔

مسلمانان کلکتہ کا ایک اہم جلسہ:- (کلکتہ ۱۵ اکتوبر) شہریان کلکتہ کا ایک جلسہ مسئلہ مسجد کانپور کے تصفیہ اور قیدیوں کی رہائی پر شکر کے لئے شریف صاحب کلکتہ کے زیر اہتمام کل ٹاؤن ہال میں منعقد ہوگا۔ جس کی صدارت پرنس غلام محمد صاحب فرمائیں گے۔ اور آنریبل نواب علی چودھری جلسہ میں تقریریں فرمائیں گے۔ یہ جلسہ تصفیہ کانپور کے بعد مسلمانان کلکتہ کا پہلا قائم مقام جلسہ ہوگا۔ اور جو رزولیوشن پاس کئے جائیں۔ وہ مسلمانان کلکتہ کے غور کردہ خیالات کا اظہار کریں گے۔

ڈریڈ ناٹ کی فروخت (ریو دی جینرو ۱۲- اکتوبر) برازیل کی مجلس وزرا نے اس ڈریڈ ناٹ کو جو آج کل اسوک میں بن رہا ہے فروخت کرکے ترقی یافتہ نمونہ کا ڈریڈ ناٹ بنوانے کا فیصلہ کیا ہے۔

حادثہ پرواز (ڈبلن ۱۷- اکتوبر) زپلن (آلہ پرواز) آج جوانسٹھل میں پھٹکر ایک ہزار فیٹ کی بلندی سے گرا۔ تئیس آدمی جو اسپر سوار تھے ہلاک ہو گئے۔

ہوائی ڈاک ۔ پیرس و پولاک کے مابین امتحاناً ہوائی ڈاک قائم کی گئی۔ آلہ پرواز بمقابلہ ٹرین کے بہت بڑی سرعت سے ڈاک لیگیا۔ پولاک سے بذریعہ جہاز جنوبی امریکہ کو ڈاک روانہ ہوئی۔ اب اعلان ہوا ہے کہ پیرس و ٹالس کے درمیان بھی اس قسم کی سروس قائم کیجائیگی۔ آلات پرواز لیونز و مارسیلز میں ٹھہرتے ہوئے ڈاک لے جائینگے۔

فوراً خالی کردیں۔ (بمبئی۔ ۱۹- اکتوبر بحوالہ ویانا ۱۴ اکتوبر) آسٹرو ہنگرین معتمدین متعینہ بلغراد کو ہدایت کی گئی ہے کہ سرویہ کو نہایت زور کے ساتھ سفارتی طور پر مطلع کردیں۔ کہ افواج سرویہ علاقہ البانیہ کو فی الفور خالی کردیں۔

مسلمانان ہند کی ہمدردی کا اعتراف (- -) ایک ایونگ پارٹی میں جو جدید ترکی کونسل جنرل خلیل خالد بے ایم۔ اے کیمبرج یونیورسٹی کو انجمن ضیاء الاسلام کیطرف سے اس جمعرات کے روز دیگئی۔ ایک اڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں خالد بے نے کہا کہ مسلمانان ہند نے ترکی کو جو امداد دی دنیا کی اور کسی قوم نے نہیں دی سلطان المعظم نے خود انکی بر وقت امداد پر جو انہوں نے ممدوح کی افواج اور آپ کے ملک کو پہنچائی اظہار استحسان و امتنان فرمایا۔ بے موصوف نے یہ بھی کہا کہ انگلستان ترکی کا قدیم دوست ہے اور ترکی اسے ہر طرح مدد دیگی۔ افتتاح بغداد ریلوے کے بارہ میں کہا کہ اس سے مسلمانان ہند اور مسلمانان ترکی کے باہمی میل جول کی صورت میں بہت سے تجارتی و قومی فوائد مترتب ہونگے اور طرفین کو بہبودی حاصل ہوگی۔ ایک متبرک رومال جس پر آیات قرآنی منقوش ہیں۔ اور سلطان کیطرف سے آیا ہے ہز اکسلنسی نے انجمن کو پیشکش کیا جو مسجد میں البزمن زیارت کے لئے رکھا جائیگا۔

متفرق خبریں

فرانس نے ایک قانون نافذ کیا ہے جس کے رو سے باشندگان مراکش کو فرانسیسی فوج میں بھرتی ہونے کا حق دیا گیا ہے۔

افسوس کہ شیخ دانشمند سقراط صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دو ماہ بعارضہ سل بیمار رہ کر اس جہان فانی سے پندرہ اکتوبر کی رات کو رحلت فرما گئے۔ مرحوم خان بہادر شیخ نانک بخش صاحب مرحوم آنریری مجسٹریٹ ڈیرہ اعظم لاہور کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے گورنمنٹ کی خدمات قریباً عرصہ بیس سال تک نہایت ایمانداری سے سر انجام دیتے رہے ان کی ملازمت اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کا بہت سا حصہ سرحدی ضلع ڈیرہ غازیخان میں گذرا۔

جزیرہ قبرس کی مسلم آبادی نے دولت عثمانیہ کی امداد اعانت کیلئے ایک ہزار پونڈ جمع کرکے بھیجدیئے ہیں۔ اور وہاں کے اسلامی اخبارات مسلمانوں کو ترکی تمسکات خریدنے پر آمادہ کر رہے ہیں۔

ڈاک خانجات ہند کو امسال ۱۹۱۲ء ۲۰۰ روپے کی خالص بچت ہوئی جو کچھلے سال ۵۰ ۹ ... زیادہ ہے۔

کلکتہ کے کوچہ گورستان میں ایک ۶۰ سالہ شخص مسجد کے قریب درخت سے لٹکا ہوا پایا گیا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ عرصہ ایک سال سے وہ اسہال میں مبتلا تھا۔ غالباً خودکشی کر لی ہوگی۔

کلکتہ میں ایک گورہ پکڑا گیا ہے۔ جو اپنی پلٹن واقعہ کراچی سے بھاگ آیا تھا اور جہاز پر نوکری کرکے انگلستان جانا چاہتا تھا۔

دیوگڑھ میں درگا پوجا کے موقعہ پر سرشو گنگا کے کنارہ پر ہجوم بہت تھا ایک عمر رسیدہ آدمی دھکا کھا کر دریا میں گرا اور غرق ہو گیا۔

تاتار واقع سندھ کے موتی کے سوداگر سیٹھ ہری داس آسانند نے کاروبار بند کر دیا ہے۔ سنا ہے۔ کہ انہوں نے لوگوں کا چھ لاکھ دینا ہے۔

بی بی اینڈ سی آئی۔ ریلوے کی طرف سے ۲۳ لاکھ کی لاگت سے نئی مال گاڑیوں کی تیاری کی منظوری دی گئی ہے۔

کراچی میں ایک بوہرے کو ناجائز کوکین رکھنے کے جرم میں ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ اور ۵ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے۔

سندھ میں سیلاب کی وجہ سے پھر ریلوے لائن جا بجا ٹوٹ گئی ہے۔

کراچی کے ساہوکار لیکھراج حشمت رائے نے بھی روپیہ کی ادائیگی بند کر دی ہے۔

تجویز ہے۔ کہ جب حضور وائسرائے مدراس تشریف لیجائیں۔ تو ان کی خدمت میں بچوں کی طرف سے بھی ایک ایڈریس پیش کیا جائے۔

لاہور میں مسجد کانپور کے فیصلہ پر اظہار مسرت کے لئے مسلمانان موچی دروازہ نے ۱۸ تاریخ کی شب کو چراغاں اور دکانوں وغیرہ کی آرائش کی۔ چینیانوالی مسجد میں مولوی فضلدین صاحب کا وعظ ہوا۔ حضور وائسرائے کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور بذریعہ تار جلسہ کی اطلاع دی گئی۔ پھر ۱۹ کی شب کو باغ بیرون موچی دروازہ میں اسی غرض سے ایک شاندار جلسہ زیر صدارت نواب ذوالفقار علی خاں صاحب منعقد ہوا۔ جس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوئے (۱) فیصلہ مسجد پر اظہار مسرت و اطمینان۔ (۲) ہز اکسیلنسی کا شکریہ متعلقہ فیصلہ مسجد (۳) حضور ممدوح کا شکریہ متعلقہ عام رعایا پروری و مسلم نوازی اور پارلیمنٹ سے درخواست آپ کی توسیع میعاد حکومت کے لئے (۴) مصیبت زدگان کانپور کی ہمدردی (۵) مسٹر مظہر الحق و دیگر خادم قوم کا شکریہ (۶) حضور وائسرائے کی خدمت میں اور اخبارات کو بذریعہ تار اطلاع جلسہ

ٹائمز کی رائے - لندن ۱۸- اکتوبر) عام معاملات ہند پر لکھتا ہوا ٹائمز ایک آرٹیکل کے اخیر میں کہتا ہے۔ کہ معاملہ کانپور میں حضور وائسرائے کی مداخلت امید ہے کہ ان ناراض مسلمان نوجوانوں کی طرف سے کسی غلط فہمی پر محمول ہوگی جو گذشتہ چند مہینوں میں حد اعتدال سے اکثر متجاوز ہو گئے ہیں۔

ریاست ... آریہ سماج نے ارادہ کیا ہے کہ ایک ... ۱۱ ... لاکھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء نمبر ۴۴

عظیم الشان مہم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم آمین

مہم چترال ۔ مہم ٹرانسوال ۔ مہم کابل ۔ مہم صومالی لینڈ ۔ اور خدا جانے کون کونسی اور کتنی ایک مہمیں لوگوں نے دیکھی اور سنی ہونگی ۔ لیکن جس مہم کا آج ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ سب سے زیادہ عجیب اور سب سے زیادہ مہیب ہے ۔ خدا شاہد ہے ۔ کہ ان الفاظ میں مبالغہ بالکل نہیں صرف واقعات نفس الامری کا بیان ہے مگر افسوس بہت کم ہیں ۔ جو ان پر توجہ کرتے یا ان پر کان دھرتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ آپ ہی لوگوں کی آنکھیں کھولے اور اپنے عجیب و غریب کاموں کی سوجھ بوجھ عطا فرمائے آمین ۔

سب جانتے ہیں کہ علمی تحقیقات کی مہمات کے سوا جیسے کہ مہم قطب شمالی وغیرہ باقی وہ تمام مہمات جن میں معرکۂ کارزار گرم ہوتا اور ہزاروں بلکہ لاکھوں نفوس بڑی دردانگیز حالت میں صفحۂ ہستی سے مٹائے جاتے ہیں عموماً غنیم یا دشمن کے مقابلہ میں ہوا کرتی ہیں ۔ لیکن وہ انوکھی مہم جس کی طرف ہم اس وقت اپنے ابنائے ملک و ملت کو توجہ دلانا چاہتے ہیں ۔ ان مہموں سے بالکل برعکس ایک ایسی جنگ ہے جس میں مقابل کوئی غنیم یا بدخواہ ہرگز نہیں بلکہ ایک ایسی ہستی ہے ۔ کہ اس سے بڑھکر محسن دوست اور خیراندیش ۔ مخلوق کے حق میں کوئی دوسرا شخص تا قیامت ہو نہیں سکتا ۔ پس یہ کیسی عجیب و غریب اور حیران کر دینے بلکہ دل ہلا دینے والی بات ہے کہ ہم ایسی مہم کے لئے کمربستہ و سینہ سپر ہونے کے واسطے بلائے جائیں جس میں اپنے سب سے زیادہ خیراندیش محسن کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہو ۔

یہ مہم کئی سال سے ۔ ہاں چوتھائی بلکہ تہائی صدی سے جاری ہے ۔ ہر سال بڑے شد و مد سے جہاں جہاں اس کے میدان ہوتے ہیں ہزارہا بلکہ لاکھوں زن و مرد ۔ پیر و جوان ۔ امیر و غریب اس کے زور آور حملوں میں کام آتے ہیں ۔ مگر آہ ! اب تک بہت سی بے خبر مخلوق نے اتنی بات نہیں سمجھی کہ اس کی غرض و غایت کیا ہے ۔ متخاصمین کا باہمی تعلق کیا ہے ۔ اور ما بہ النزاع کیا ہے ۔ اور سالہا سال کا تجربہ کس فریق کو حق بجانب اور نتائج کسے کامیاب قرار دیتے ہیں ۔

دوستو ! اس مبہم کلام سے شاید بعضوں کو الجھن ہو ۔ اس لئے ہم کھول کر بتائے دیتے ہیں ۔ کہ وہ ایسی کونسی مہم ہے ۔ جو دستور دنیا کے برخلاف دشمن کی بجائے دوست کے مقابل ہوتی اور ایک مدت مدید سے ہر سال کئی کئی مہینے رہتی ہے ۔ پھر بھی لوگ ابتک اس کے اسباب و نتائج سے خبردار نہیں ہوئے ۔ وہ مہم

طاعون کا سالانہ دورہ

ہے ۔ جس کی نسبت ناممکن التردید دلائل سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ایک عذاب الٰہی ہے ۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح مخلوق کے لئے برسوں سے نازل ہوتا ہے ۔ جگہ جگہ اس کے زور آور حملے اپنا کام کرتے ہیں ۔ اور لاکھوں انسانوں کو نہایت دردانگیز و عبرت خیز طریق سے موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں ۔

عزیزو ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک وبا اور مرض ہے جس کے اسباب اور معالجات کچھ نہ کچھ (زمینی اور مادی) بھی ہوتے ہیں ۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی یقینی و قطعی اور طے شدہ امر ہے ۔ کہ وہ ایک عذاب آسمانی و بلائے ناگہانی ہے جس کے ابتک نہ تو کوئی قابل وثوق و اعتماد مادی اسباب دریافت ہو سکے ہیں اور نہ حکمی شرطیہ دوا و علاج ۔

شکر کرو کہ جہاں تک تدابیر ظاہری کا تعلق ہے ۔ تمہاری مہربان گورنمنٹ بھی ایک حد تک تمہاری بھلائی کا فکر کرتی رہتی ہے لیکن اس بلائے بے درمان کے اصلی اسباب کی سوجھ بوجھ اور چارہ کار کی فکر کسی اور کو کیوں ہونے لگی جب کہ تم خود ہی اس سے غافل ہو ۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس عذاب الٰہی کا موجب ہماری شامت اعمال نہیں ؟ لاریب یہ ایک آسمانی تازیانہ ہے ۔ جو ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے اس خدائے پاک کی طرف سے نازل ہوتا اور مامور ہوا ہے ۔ جس سے بڑھکر ہمارا سچا دوست محسن اور حقیقی خیرخواہ کوئی دوسرا ہو نہیں سکتا ۔ اس مہم کا مقصد بجز اس کے کچھ نہیں کہ ہم موت کی گرم بازاری سے عبرت حاصل کریں ۔ غافلانہ زندگی سے باز آئیں ۔ اپنی عملی حالتوں میں پاک تبدیلی کریں ۔ ان افعال و کردار سے بیزار ہوں ۔ جو خدا تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہوتے ہیں ۔ خود غرضی و نفسانیت اور انانیت چھوڑ کر ایثار و انکسار اختیار کریں ۔ دنیا یا عقبیٰ سے متعلق خطا اپنی ہی فلاح و نجات کی دھن میں نہ رہیں ۔ بلکہ دوسروں کو بھی دارین کی زیانکاری سے بچانے میں حتی الوسع ساعی ہوں ۔

طاعون کی خطرناک دستبرد آج کوئی نئی مصیبت نہیں ۔ عرصہ دراز سے چلی آتی ہے ۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ ابھی اور کتنی مدت تک اس کا دورہ رہیگا ۔ انسانی عقل و تدبیر اور انسانی طاقت و حکمت اس کے سدباب سے عاجز آ چکی ہے ۔ تدابیر مادی کی نیصل شدہ ناکامی اس کے فوق العادت عذاب ہونے پر مہر لگا چکی ہے ۔ خدا تعالیٰ کے مامور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے سالہا پہلے اس کی خبر دی اور سالہا سال سے اس کے زور آور حملے اس کی صداقت پر شہادت دے رہے ہیں ۔ افسوس ہے اگر اب بھی دنیا ہوش میں نہ آئے ۔ اور ایسے بین نشانوں کے ہوتے بھی اس کی تکذیب کئے جائے ۔

دنیا کس کا نام ہے ۔ کرۂ ارض کی دیگر موجودات سے قطع نظر یہی موجودہ اقوام عالم اس کے اجزا ہیں ۔ اور اقوام کے اجزا افراد ہیں ۔ پس ہر فرد بشر کا جدا جدا فرض ہے ۔ کہ اپنی جگہ پر سوچے کہ ہم نے خدا کے نشانوں سے کیا فائدہ اٹھایا ۔ اور کہاں تک اس کے احکام کی تعمیل کی ۔ کیونکہ بازپرس بھی ہر ایک کی الگ الگ ہی ہوتی ہے عقبیٰ کا معاملہ تو بہت ہی نازک ہے وہاں کے نظارے تو ایسے پرہیبت ہونگے ۔ کہ خدا اپنی امان میں رکھے ۔ اسی دنیا میں بہت سی آفات و مصائب کیوقت نفسی نفسی کی کیفیت نظر آنے لگتی ہے ۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا ۔ (الا تزر وازرۃ وزر اخریٰ)

اس لئے ہر شخص بجائے خود ذمہ وار ہے کہ اپنے نیک و بد انجام کار کی فکر کرے اور سوچے کہ آیا وہ اس ہولناک مہم کے خطرات سے بچنے کی کیا کچھ تیاری کر سکتا ہے ۔ یہ سوال نہایت غور طلب اور قابل توجہ ہے ۔ کہ جب طاعون کی یہ سالانہ جنگ کسی غنیم کیطرف سے نہیں بلکہ حکیم و رحیم مولا کی طرف سے ہے جس سے بڑھکر رحم و حکمت پر مبنی اور کسی اعلیٰ سے اعلیٰ دوست کا سلوک نہیں ہو سکتا ۔ تو اب کیا اس سے لڑائی ٹھاننا اور بدستور سرکشی و نافرمانی کی حرکات پر اڑے رہنا ہمارا فرض ہونا چاہئے یا اس کے ساتھ کامل صلح کر کے فرمانبرداری تقوےٰ و پرہیزگاری کا مسلک اختیار کرنا ۔

یاد رہے کہ اس معرکہ میں فتح و فلاح کے وارث وہی ہونگے جو تقوےٰ اور حسن عمل کے بین نشان لیکر حزب اللہ میں شامل ہوں ۔ اور برخلاف اس کے جو لوگ قادر و قاہر خدا سے برسرپیکار رہیں گے ۔ ان کا حسرتناک انجام جلدی یا بدیر ہو کے رہیگا ۔ جو نافرمانوں اور مکذبوں کا ہمیشہ ہوتا آیا ہے ۔ دین کی نصرت اس وقت یہی ہے کہ ہر شخص اپنی اصلاح میں بھی امکان بھر کوشش کرے اور دوسروں کو بھی امن و سلامتی کی راہ پر لانے میں ساعی رہے ۔ نیز کما حقہ رجوع الی اللہ ہو کر صراط مستقیم کے واسطے ہمیشہ دست بدعا رہے ۔ طاعون کا حملہ کون جانتا ہے کہ اب کے کہاں کہاں کتنا شدید یا خفیف ہوتا ہے ۔ بعض مقامات میں آثار تو ابھی سے خوفناک ہیں ۔ اس واسطے خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اس سے امن میں رہنے کے لئے تقوےٰ سے بڑھکر کوئی زرہ نہیں اور دعا سے زیادہ کاری کوئی حربہ نہیں ۔ اور امام وقت کی تصدیق و پیروی ایک کشتی ہے جو ہر طوفان بلا سے بچا سکتی ہے ۔

انگریزی تعلیم کے دلدادگان توجہ کریں

آجکل اخبارات میں اس بات پر زور و شور سے بحث ہو رہی ہے کہ مسلمان لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دی جانی چاہئے یا نہیں ۔ ہمارے خیال میں بجائے اس کے کہ اتنے لمبے عرصہ تک ایسی فضول بحثوں میں وقت ضائع کیا جائے ۔ ان اقوام کی مستورات کی حالت کو ملاحظہ کر لینا کافی ہے کہ جن میں انگریزی تعلیم لڑکیوں کو دیجاتی ہے ۔ اخبار ڈیلی کرانیکل لنڈن نے ڈاکٹر جیکس برٹلن کے ایک زبردست مضمون کا خلاصہ درج کیا ہے ۔ جس میں وہ لکھتے ہیں ۔ کہ جتنی زیادہ کوئی تعلیم یافتہ عورت ہو گی ۔ اتنی ہی وہ زیادہ کنواری رہنا پسند کریگی ۔ اور کہ ممکن ہے ۔ اسکی یہ وجہ ہو ۔ کہ جب کسی عورت کو یونیورسٹی کی ڈگری ملجاتی ہے ۔ تو وہ مردوں کو اتنا حقیر سمجھنے لگتی ہے ۔ کہ وہ شوہر کے آگے جھکنا پسند نہیں کرتی " علاوہ ازیں انہوں نے شمار و اعداد کے ذریعہ سے دکھایا ہے ۔ کہ جوں جوں عرصہ گذرتا جاتا ہے ۔ تعلیم یافتہ عورتیں شادی سے نفرت کرتی جاتی ہیں " مسلمان لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دلانے کے حامی ان بدنتائج پر غور کریں اور سوچیں کہ کیا وہ اپنے گھروں میں بھی ایسے ہی نتائج دیکھنے کے شائق ہیں ؟ ہمعصر پیسہ اخبار نے اپنی کسی گذشتہ اشاعت میں انگریزی تعلیم کی حمایت میں ایک مراسلت شائع کی تھی جس میں بڑی دلیل یہ دی گئی تھی کہ مسلمان مستورات انگریزی سیکھ کر ڈاکٹری تعلیم حاصل کر سکتی ہیں اور اس طرح سے اپنی دوسری بہنوں کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس رنگ میں مفید ہونگی ۔ کیا سفیر حیثیت بنکر یا بغیر خاوندوں کے زندگی بسر کرکے ۔

یورپین نوآبادیوں میں اجنبیوں کیسا سلوک

مدت سے یہ دستور رہا ہے کہ جب کوئی انگریزی نوآبادی قائم کی جاتی ہے تو ہندوستان کے اکثر لوگ وہاں آباد ہونے اور تجارت اور ملازمتیں کرنے کے لئے بلائے جاتے ہیں ۔ لیکن جب ایک عرصہ کے بعد کام چل نکلتا ہے ۔ اور عیسائی اقوام وہاں کثرت سے ہو جانی شروع ہو جاتی ہیں ۔ تو پھر ان غریب مسافروں کو تنگ کیا جاتا ہے ۔ اور ہر ایک کام میں جو یہ لوگ اپنا پیٹ پالنے کے لئے کرنا چاہیں ۔ ان کے ساتھ سختی روا رکھی جاتی ہے اس کا کچھ حال ناظرین پیغام صلح مراسلات میں آسٹریلیا کے حالات سے ملاحظہ فرما چکے ہیں ۔ اور جنوبی افریقہ کے حالات سے تو ہر ایک کو بخوبی واقفیت ہے ۔ کہ کس قسم کی سختی سے ہندوستانیوں کو وہاں ستایا جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ انہیں چین سے روٹی کھانا حرام ہو گیا ہے ۔ ادھر آئندہ دیسی نوآبادیوں کا دروازہ اجنبیوں کے لئے بند ہوتا جاتا ہے ۔ اسکا باعث کیا ہے ۔ صرف یہی کہ ان نوآبادیوں کو یہ خطرہ دامنگیر ہو رہا ہے ۔ کہ بیرونی لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے اور ان کو اپنی تجارت اور کاموں میں شریک کرنے سے کہیں وہ اپنے مذہب اور تجارت کو ہاتھ سے نہ دے بیٹھیں ۔

ہندوستانی عورتوں کیلئے لیڈی ڈاکٹر

گورنمنٹ آف انڈیا نے حال ہی میں ایک تجویز کا اعلان کیا ہے جس کی رو سے آئی ۔ ایم ۔ ایس کی ایک زنانہ شاخ قائم کی گئی ہے ۔ جس کا تعلق پبلک ڈفرن فنڈ سے ہوگا ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ضروری خیال کیا گیا ہے کہ ڈاکٹری پیشہ عورتیں انگریزی قابلیت رکھتی ہوں ۔ اور اس لئے قدرتاً ضروری ہو گا ۔ کہ اسامیوں کی بہت زیادہ تعداد انگلستان کی عورتوں سے پر کی جائے ۔ گویا ہندوستانی مستورات جو اپنی دیسی بہنوں کے علاج کرنے کی بہت زیادہ قابلیت رکھتی ہیں کیونکہ ان کے اکثر حالات یورپی میموں سے بہت زیادہ واقف ہوتی ہیں ۔ نوکری سے قریباً بالکل علیحدہ کر دیجائیں گی ۔ مس ۔ این ۔ ایم ۔ پی ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ آر ۔ سی ۔ ایس لائسنشیٹ ایل ۔ ایم (ڈبلن) نے بمبئی کے اخبارات میں ایک زبردست مضمون اس مسئلہ پر لکھا ہے ۔ جس میں انہوں نے انگلستان سے ڈاکٹری پیشہ عورتوں کے منگوانے کے انتظام کو ناانصافی قرار دیا ہے ۔ انہوں نے شمار و اعداد کے ذریعہ سے یہ دکھایا ہے کہ انگلستان میں کوئی بھی ایسا ہسپتال نہیں ۔ جو مستورات کے علاج کرنے میں لیڈی ڈاکٹروں پر اعتماد کرتا ہو ۔ اور اس لئے انہوں نے تفصیل سے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہاں اکثر ہسپتالوں میں تو لیڈی ڈاکٹروں کو کوئی جگہ ہی نہیں ملتی اور جن چند ایک میں ملتی بھی ہے ۔ وہ برائے نام ۔ کیونکہ مردوں کو ان کا نگران مقرر کیا جاتا ہے " ان حالات میں معلوم نہیں مذکورہ بالا سکیم کس طرح سے کامیاب ثابت ہو گی ۔ اور انگلستان سے لیڈی ڈاکٹروں کے منگوانے کا طریقہ کیونکر رائج ہو گا ۔ لیکن ہمیں تو سمجھ نہیں آتی ۔ کہ وہ کونسی ایسی سخت ضرورت پیش آئی ہے ۔ کہ جس کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا کو اس تجویز کا خیال پیدا ہوا ۔ آخر کیوں ایسے سامان بہم نہیں پہنچائے جاتے ۔ کہ جن سے مستفید ہو کر ہندوستانی عورتیں بھی وہی قابلیت حاصل کر سکیں کہ جس سے فائدہ اٹھانے کے لئے انگریز عورتوں کا بلایا جانا تجویز ہوا ہے ہمارے خیال میں اگر ڈاکٹری تعلیم کو اردو کا لباس پہنا کر ہندوستانی مستورات کو اس سے مستفید ہونیکا ۔۔۔ موقع دیا جائے ۔ تو اس طرح وہ کافی قابلیت پیدا کر سکتی ہیں اور وہی کام سرانجام دے سکتی ہیں ۔ جو کہ یورپین لیڈی ڈاکٹروں سے لینا تجویز ہوا ہے ۔ لیکن سرکار بھی کرے تو کیا ۔ مفسر بجٹوں نے آئے دن تنگ کر رکھا ہے آخر کوئی شاخ ان کے لئے ہند سے نکالنے کی نکالیں تو ہی آرام ملے ۔

ایک جدید تحقیق اور اسلام کی تصدیق

دنیا کو آج اپنی مادی ترقیات اور علمی تحقیقات پر ناز ہے لیکن ایک طلب سلیم حیران اور رسول عربی (فداہ نفسی) کی قوت قدسی اور کمال انسانی پر قربان ہوتا ہے جبکہ وہ اسلام کے اصول و احکام میں آج سے تیرہ سو برس پہلے بہت سی وہی باتیں پاتا ہے ۔ جو مادی ترقیات کے محققوں نے صدیوں کی دماغ سوزی و جگر کاوی اور بڑے بڑے سبق آموز تجربوں کے بعد اب معلوم کی ہیں ۔ بنگال کے ایک مشہور اخبار میں کسی شخص نے اپنی بیتی یوں بیان کی ہے کہ میں مدت سے ارافوق تمہیں مبتلا تھا بہتیرے علاج معالجے کئے افاقہ نہ ہوا ۔ اور آخر صحت پائی تو اس طرح کہ طلوع آفتاب سے قبل سہ پہر دن میں کئی بار ٹھنڈے پانی سے منہ دھوتا رہا ۔ سبحان اللہ اسلام ہی انسان کے حق میں عین رحمت اور اس کے احکام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

پیغام صلح
اخبار
لاہور

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار۔ یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ للعہ ششماہی ہے رطلبا سے للعہ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش وئیرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی لاہور۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہییں ⎫ احمدیہ بلڈنگس
دیگر خط و کتابت منیجر کے نام ⎭ نولکھا۔ لاہور

پتہ:- صاف اور خوشخط لکھیں ⎨ احمدیہ بلڈنگس۔ نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۲ ذیقعد سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۴۵

تازہ برقی خبریں

جائزہ (سالونیکا ۱۹ راکتوبر) آج شاہ قسطنطین والی یونان نے ڈرامیں آکر فوجوں کا جائزہ لیا۔ اور پھر بذریعہ موٹر قوالہ گئے۔ جہاں فتح کی یادگار میں ایک محراب بنائی گئی ہے سڑکوں پر دو طرفہ مخلوق صف بستہ نعرہ ہائے شادمانی بلند کر رہی تھی۔

گرجا میں ابتری (" - ") آج صبح کی نماز کے وقت طالب حقوق عورتوں نے سینٹ پال کے گرجا میں سخت ابتری پیدا کی۔ آخر کار پولیس بلائی گئی جس نے عورتوں کو گرجا سے نکال دیا۔ ایک عورت گرفتار کر لی گئی۔

گرفتاریاں (" - ") پولیس نے تمام ملک آسٹریا میں جہاز ران کمپنیوں اور ان کے ایجنٹوں کی تلاشی لی۔ اور ایک کمپنی کے امریکن منیجر کو گرفتار اور اسکی تمام کتابوں اور کاغذات پر قبضہ کر لیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ یہ لوگ والنیٹروں کو فوجی خدمت ادا کرنے سے پہلے کینیڈا میں آباد ہونیکے لئے روانہ کر دیتے تھے۔

جہاز کی تباہی (" - ") زیپلن قسم کا دسواں جہاز جو ۲½ لاکھ روپیہ کی لاگت سے خاص طور پر طویل بحری پرواز کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ تباہ ہو گیا ہے اس میں ایک کپتان دو کمانڈر۔ ایک بحری انجنیئر تین انجنیئر کے مددگار دو ستری رہنما اور دیگر افسر ہلاک ہوئے ہیں۔

نزاعوں کا فیصلہ (" - ") مالکان کارخانجات اور کاریگروں کے قائم مقاموں کا ایک جلسہ مانچسٹر میں منعقد ہوا۔ جس میں ہر قسم کے نزاعات باہمی کا پورے طور پر فیصلہ ہو گیا۔ اور سب کارخانوں کو دوبارہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ۲۰۰ کارخانے بند پڑے ہوئے تھے۔

لندن کانفرنس کی توہین (" ۲۱ راکتوبر) آسٹریا نے سرویا کو البانیہ خالی کر دینے کے لئے آٹھ روز کی مہلت دی ہے آسٹریا کی کارروائی نے جو بغیر دول یورپ کے مشورہ کے عمل میں آئی ہے۔ فرانس میں سخت اشتعال پیدا کر دیا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ اگرچہ جرمنی اور اٹلی نے البانیہ کے متعلق آسٹریا کی خود مختارانہ کارروائی کی تائید کر دی ہے مگر اسے بہت ہی اضطراب انگیز خیال کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے اس متفقہ پالیسی کی صریح خلاف ورزی مترشح ہے۔ جو بعد خرابی بسیار لندن کی کانفرنس میں قرار پائی تھی۔

جنوبی افریقیہ (ڈربن ۲۰۔ اکتوبر) ہندیان مقیم نٹال کے متعدد جلسے اتوار کے روز منعقد ہوئے ان میں سے بعض نے پرامن مزاحمت کی مخالفت اور بعض نے تائید کی معلوم ہوتا ہے کہ مقامی ہندوستانیوں میں اس کے متعلق صریح اختلاف رائے ہے۔ مگر یقین کیا جاتا ہے۔ کہ آخر کار کثرت رائے پرامن مزاحمت ہی کی موئید ہوگی۔

ہڑتال۔ لندن (") جوہانسبرگ سے ڈیلی ٹیلیگراف کو بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ نیوکیسل واقع نٹال کان ہائے کوئلہ کے ہندی مزدوروں نے بھی پرامن مزاحمت کی تائید میں ہڑتال کر دی۔

سرتسلیم خم (لندن ") سرویا نے دول یورپ کو اطلاع دی ہے کہ اس نے اپنی فوجوں کی واپسی کا حکم جاری کر دیا ہے۔

مالی تشویش (بمبئی ۲۱ راکتوبر) چند پرانی اور مشہور کوٹھیوں کے دیوالیہ کی افواہوں سے شیر مارکیٹ میں سخت تشویش پھیلتی معلوم ہوتی ہے۔ صرف ملوں کے حصص میں ان دلال کوٹھیوں کی معرفت جو روپیہ لگا ہوا ہے اس کی رقم چھ کروڑ روپے سے اوپر بیان کی جاتی ہے۔ نرخ حصص اسقدر تیزی سے گر رہا ہے۔ کہ بعض صورتوں میں ۵۰ فیصدی سے بھی اُتر گیا ہے مگر عام خیال ہے۔ کہ ملوں و دیگر حرفتی کارخانوں کا کام اچھی حالت میں ہے اور یہ نرخ کا گرنا صرف اس بازاری تشویش کی بنا پر ہے۔ جو تیسرے پہر اسوجہ سے پھیلی کہ کاروبار کچھ نہیں کیا گیا۔ اور جب یہ بات عام طور پر مشہور ہوئی کہ مسٹر جہانگیر بہرام جی ممتاز شیر بروکر (فروخت حصص کے دلال) کو جسٹس شاہ نے دیوالیہ قرار دیدیا ہے۔ تو کھلبلی اور بھی بڑھ گئی۔ دلالوں کو قریباً ۲۴ لاکھ روپیہ دینا ہے۔ دلالوں کے دیوالہ سے چار پارسی اور چار ہندوؤں کی مشہور اور پرانی دلالی کی کوٹھیاں بیٹھ جائینگی۔

پشاور شہر ۲۲ راکتوبر۔ خان بہادر صاحبزادہ آفتاب احمد خان (علیگڑھ) پہنچے۔ متناسبین شہر نے سٹیشن پر استقبال کیا اور شام کو انکی اعزاز میں مفتی فدا محمد صاحب بیرسٹر کیطرف سے ٹی پارٹی دیگئی (باقی آئندہ)

متفرق خبریں

دہلی میں نواب صاحب رامپور کی تحریک وطلبی پر جو دوسرا اسلامی جلسہ ۲۵ راکتوبر کو ہونیوالا تھا۔ ملتوی ہو گیا۔

شملہ۔ میونسپلٹی نے بیماران امراض متعدیہ کے لئے ۱۳۵۸۰ روپے کی لاگت سے جداگانہ وارڈ بنانا منظور کیا ہے۔

انبالہ۔ سے لالہ منشی رام صاحب سیکرٹری آریہ سماج نے یہ خبر شائع کی ہے کہ انہوں نے ایک طوائف کو سماج مندر میں شدھ کیا جسکا نام دھرم دتی رکھا گیا۔

کاملپور میں ایک گاڑیبان نے ایک نوعمر ساہوکار کو کلہاڑی سے مار ڈالا۔

دہلی کی قدیم مشہور ساہوکار کی کوٹھی گوڑ والوں کو بھی بقول پیسہ اخبار مالی مشکلات پیش آگئی ہیں۔ ایک کمپنی نے ۱ لاکھ روپے کی نالش دائر کر دی ہے

صوبہ متحدہ میں درندوں نے پچھلے سال ۲۰۷۹ آدمی ہلاک کئے ۸۸۵ شخص صرف شیروں نے مار ڈالے۔ بہار واڑیسہ میں ۲۹۰ جانیں لیں۔ نینی تال میں ایک شیر نے ۱۳ آدمی ہلاک کئے ۵ سو روپیہ انعام بھی مشتہر ہوا مگر وہ مارا نہیں گیا۔

دہلی میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتبوں کی دو رات کی آمدنی مقامی درسگاہوں کو دی۔

ڈاکٹر دینا ناتھ بالکرشن نائک سے راؤ بہادر کا خطاب بدلاجانے کے سبب جتائی [illegible]

راولپنڈی کے مشہور اور پرانے پلیڈر لالہ ہنس راج بھی [illegible] کی حرکات بند ہو جانے سے قضا کر گئے۔

پیپلز بنک میں از سر نو جان ڈالنے کے لئے دہلی کے ہندوؤں نے [illegible] پُر جوش تقریریں کیں اور اپنا روپیہ جمع کرانے نیز حصے خریدنے کے وعدے دیے۔

کمیٹی متعلقہ آل انڈیا مسلم لیگ نے بھی حضور وائسرائے کی خدمت میں تار دیا کہ مسجد کانپور کے بارہ میں آپ کا فیصلہ طمانیت بخش اور قابل شکر گذاری ہے۔

حادثہ کان (کارڈف) کے مصیبت زدگان کی امداد میں دو سو پونڈ حضور ملکہ معظمہ نے سو پونڈ ملکہ الیگزنڈرا نے اور پچاس پونڈ ڈیوک آف کناٹ نے دیے۔

دار الخلافہ جدید (دہلی) کے لئے آخری نقشے اور تجاویز ہنوز طے نہیں ہوئیں۔ کام سستی سے ہو رہا ہے۔ گاؤں البتہ خالی کرا لئے گئے ہیں۔ زمین کی جگہ ہموار کیجا رہی ہے۔ حد بندیاں بھی کچھ ہو چکی ہیں۔ اور کچھ ہو رہی ہیں عمارت کا کام ابھی شروع نہیں کیا گیا۔

ڈاکخانہ کی رپورٹ سال گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان بھر کے سیونگ بنکوں میں لوگوں نے قریباً سوا گیارہ کروڑ روپیہ جمع کرایا اور دس کروڑ سے کچھ اوپر واپس لیا۔

کلانور ضلع گورداسپور سے نامہ نگار پیغام لکھتا ہے کہ بارش کی کھینچ سے فصل خریف اور نہری کاشت کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ دھان بغیر بارش کے سوکھ رہا ہے۔ افسران نہر اس دفعہ مطالبہ معاف کر دیں۔ تو کاشتکاروں کے بچاؤ کی کچھ توقع ہو سکتی ہے۔ ورنہ حالت سخت مایوسی بخش ہے اگر امساک باراں کا یہی حال رہا تو فصل ربیع کا بھی اللہ ہی بیلی ہے کیونکہ چاہات آبپاشی بوجہ گرانی ۵۰ فیصدی ویران پڑے ہیں۔

جمنا برج ریلوے سٹیشن آگرہ کی مسجد کیلئے جو بعض متعصبوں کی کارستانی سے تباہ کر دیگئی تھی۔ صاحب کلکٹر بہادر کی رپورٹ پر حکام ریلوے نے ۵ سو روپیہ اور ۲ ہزار اینٹ عنایت فرمائیں کہ از سر نو بنالیں۔

سیالکوٹ میونسپل کمیٹی نے اپنے پچھلے جنرل اجلاس میں طے کر دیا کہ بازار کی [illegible] گنک منڈی اور بازار کلکیکاں سے اٹھا دی جائیں۔

صوبہ متحدہ میں چارہ اور پانی کی قلت ہے۔ غالباً خوراک کی مالش میں کچھ خلل پڑ گیا جسمیں [illegible] کے سبب اجناس کی گرانی بھی تشویش خیز ہے۔ چارہ کی کمی بندیلکھنڈ میں سب سے زیادہ ہے کا خطرہ ہے۔

گوجرانوالہ کے کارخانہ روئی دو مان کو اتوار کے روز ہولناک آگ لگی تیس چالیس ہزار کا نقصان ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں آئندہ کیا کرنا چاہتا ہوں

من جانب خواجہ کمال الدین ایڈیٹر اسلامک ریویو ممبر پیغام صلح لاہور

برادران اسلام،

السلام علیکم۔ میں گذشتہ ماہ جولائی میں پیرس دار السلطنت فرانس کی ایک عظیم الشان عیسائی مذہبی کانگریس میں ناظمان کانگریس کی دعوت پر مذہب اسلام کی طرف سے شامل ہوا۔ جس کے مختصر کوائف میں نے اپنے رسالہ مسلم انڈیا و اسلامک ریویو کے اگست نمبر میں دے دیئے ہیں۔ اور وہ ناظرین کی دلچسپی اور مسرت کا موجب ہونگے۔ محض فضل ربی نے جو کامیابی مجھے عطا فرمائی۔ اور جو میں نے وہاں دیکھا اور سنا۔ اس نے ایک عمیق اثر میرے خیالات میرے ارادے اور میرے رسالہ کی آئندہ روش پر پیدا کیا۔ میں نے دیکھا کہ بلاد غربیہ میں مقبولیت اسلام سے بہت پہلے جن باتوں کا قلع قمع کرنا۔ اور جن امور کا قایم کرنا۔ میرے نزدیک آج سے بعد چند اسلامی نسلوں کا کام تھا۔ وہ قریب قریب خدا تعالیٰ نے بعض دلوں میں تحریک کرکے کم از کم محرکان ومتوسلین کانگریس میں خود پیدا کر دئے ہیں۔

یہ کانگریس ۱۶ جولائی کی شام سے شروع ہوکر ۱۹ جولائی کی نصف رات کو ختم ہوئی۔ اور میرے لئے اسلام کی طرف سے تقریر کرنے کا وقت ۱۹ کی سہ پہر تھی۔ تاریخ شمولیت سے ۱۸ کی شام تک میں ڈیس پر بیٹھا ہوا مرہون حیرت ہو رہا تھا۔ مجھے بار بار خیال آتا۔ الٰہی! یہ کانگریس تو غالصتاً عیسائی کانگریس ہے۔ لیکن یہاں تو وہ عیسائیت نظر نہیں آتی۔ جس کا مطالعہ میں گذشتہ پچیس سال سے کر رہا ہوں۔ اور جس کے ساتھ مجھے یہاں جنگ ہے۔ تقریروں کے سننے اور بعض بعض فضلاء یورپ سے جو بانیان کانگریس میں سے تھے۔ گفتگو کرنے نے ۱۸ تاریخ کی شام کو مجھے اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ جو کچھ میں لندن سے لکھکر لایا تھا۔ اسے ۔۔۔۔ کے حالات کے مطابق اسلامی نقطہ خیال سے ایک تقریر ۔۔۔۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ میرا دل مسرت اور خوشی سے اچھلتا تھا میں نے خدا تعالیٰ کی جناب میں سجدات شکر ادا کئے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے ایک ایسی با اثر جماعت سے ملایا۔ کہ جن میں عمدہ نتائج کے ساتھ تبلیغ اسلام کرنے کا موقعہ ملسکتا ہے۔

جن دوستوں کو اس طرف آنے اور یہاں کے حالات دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ اسلام کے خلاف کہاں تک خطرناک تعصب یہاں پھیلا ہوا ہے اس کی ذمہ وار نہ صرف مشنری حرکت ہے۔ بلکہ پالیٹکس نے یہاں بڑے بڑے عمایدکو اسلام پر افترا اور بہتان باندھنے کے لئے آمادہ کر رکھا ہے۔ یہاں ہمیں یہ شکایت نہیں۔ کہ اسلام اور مسایل اسلام کو غلط طور پر سمجھا گیا ہے۔ رونا تو اس بات کا ہے۔ کہ جن باتوں کا نام ونشان تک ہمارے مذہب میں نہیں وہ ہماری طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ ہمیں غلط تعبیر کا رنج نہیں ہے۔ ہمیں تو غلط بیانی۔ افترا اور بہتان نے مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ اور یہ اس قوم سے عجیب نہیں جن کے ہادیان مذہب نے اغراض مذہبی کی خاطر افترا اور کذب کو حسنات میں داخل کر رکھا ہو۔ کتابوں کی کتابیں فرضی لکھ کر کسی کے نام جعلسازی سے منسوب کرنا۔ آغاز مسیحیت سے بشپوں اور راہبوں کا معمولی کام رہا ہے۔ خود اخبار کرسچین ورلڈ نے ۲۰ اگست ۱۹۱۳ء کے پرچہ میں ایسی تحریروں میں عدم دیانت کی شکایت کی ہے۔ ان حالات کے ماتحت جو کچھ جھوٹ یہ لوگ اسلام کے خلاف لکھیں۔ یا لکھ رہے ہیں۔ ان کے لئے شیر مادر ہے۔ قرآن شریف میں شراب وخنزیر کی حرمت کے متعلق جو وجوہ اس خبیث بد باطن بے ایمان فرقہ نے لکھے ہیں وہ ایک غیور رہی نہیں۔ بلکہ ایک نام نہاد مسلمان کا دل خون کرنے کے لئے کافی ہیں۔ نقل کفر کفر نباشد بھی مجھے اسے لکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ اسلامک ریویو میں اس بہتان کا ازالہ کرنے کے لئے کچھ لکھنا میرا دل گوارا نہیں کرتا۔ ان باتوں کو دیکھکر میں اکثر گھبرا جاتا تھا۔ کہ الٰہی! ان باتوں کے استیصال کے لئے تو کئی نسلیں چاہئیں پھر کہیں اشاعت اور قبول اسلام کے لئے وقت آئے۔ لیکن حافظ حقیقی نے وہ کام کیا۔ جو ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ مروجہ عیسائیت اور عیسائی مشنری تحریک کے بت کو پاش پاش کرنے کے لئے خود خدا تعالیٰ نے فرعون کے گھر میں موسیٰ کو پیدا کیا۔ گذشتہ پچیس سال سے یہ نئی تحریک دلوں میں موجزن ہو رہی تھی آخر ۱۹۰۱ء میں اس نے موجودہ کانگریس کی شکل بمقام بوسٹن ۔۔۔۔

ہوئے۔ اور آج اس کانگریس کے ساتھ ممالک غربیہ کی ایک صد انجمنوں کا تعلق ہے۔ یعنی یہ انجمن ان انجمنوں کا خلاصہ ہے۔ اس کی کارکن کمیٹی کے ممبر انگلستان۔ امریکہ۔ فرانس۔ ہنگری۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ ناروے۔ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک کے ۱۷ فاضل ہیں۔ پیرس کی کانگریس کے لئے جو اعزازی وائس پریزیڈنٹ تجویز ہوئے۔ ان کی تعداد ۸۵ تھی۔ ان ۷۰ کے قریب اراکین میں چالیس کے قریب مختلف یونیورسٹیوں کے مختلف علوم میں ڈاکٹری ڈگری حاصل کردہ ہیں۔ جن کا زیادہ حصہ الٰہیات ہے۔ ان میں مغربی یونیورسٹیوں کے اعلیٰ درجہ کے پروفیسر۔ گرجوں کے پادری اور بعض بشپ تک بھی ہیں۔ جو یورپ کی عامہ رائے پر خاص اثر ڈالنے کی قابلیت اور اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ فضلاء مغرب موجودہ عیسائیت اور موجودہ مشنری تحریک اور موجودہ ہادیان عیسائیت کے طرز عمل سے بیزار ہوکر ایک ایسے مذہب کی تلاش کے لئے اس کانگریس میں جمع ہوئے ہیں۔ جو آئندہ دنیا کا مذہب ہو۔ اور جس کی تعریف خود ان کے ایک پریزیڈنٹ نے جن الفاظ میں کی ہے وہ میں آئندہ درج کرونگا۔ اور جو میرے نزدیک اسلام ہے۔ سب سے زیادہ خوش کن امر اس کانگریس میں یہ تھا۔ کہ اس کے محرک اور حامی سن رسیدہ سرد وگرم چشیدہ بزرگ ہیں۔ جن کے خیالات عمیق تحقیق وتدقیق کا نتیجہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور نوعمری کے جذبات اور جوانی کے تقاضے کی طرف منسوب نہیں ہوسکتے۔ اس کانگریس کے ڈیس پر ان سفید ریش شرعی لبوں والے فضلاء کا جوش وخروش سے احقاق حق میں تقریریں کرنا مجھے اسلامی بزرگوں کا نقشہ دکھلا رہا تھا۔ اور بار بار ہندوستان کے وہ بے ریشے سیر چشم نقوش کے سامنے آکر میری نفرت کو متحرک کرتے تھے۔ جو ہندوستان میں آج کل اسلامی پلیٹ فارم کی زیب وزینت سمجھے جاتے ہیں۔

اب میں ذیل میں برعایت اختصار ان امور کا ذکر کرتا ہوں۔ جن پر قریب قریب متفقہ الفاظ میں متواتر چار دن تقریریں ہوئیں۔ جس سے پتہ لگیگا۔ کہ غربی زمین کو خار دار جھاڑیوں اور دشوار گذار ٹیلوں سے صاف کرکے تخم صداقت اور ہدایت کے بونے کے لئے جس توتوڑی اور ہل کی ضرورت تھی اس کے لئے یہ مغربی یونیورسٹیوں کے تابندہ ستارے خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھے ہیں۔ اور ہمارا کام صرف ان بزرگوں کے دلوں تک اب نور ہدایت کو پہنچانا ہے۔ ۱۶ جولائی کی شام مہمانوں کے خیر مقدم اور کانگریس کے مقاصد کی توضیح میں گذری جو یہ ہیں۔

مذہب میں کامل اور سچی آزادی پیدا کرکے انسانوں میں محبت اور اتحاد پیدا کرنا۔ اور ہر ایک مذہب کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنا۔ اور نیک اصولوں کو جہاں کہیں ہوں حاصل کرنا۔ اور مذہب کی حمایت کرنا۔

۱۷ جولائی کا مضمون زیر بحث

فرانس نے آزادی مذہب کے حاصل کرنے میں کیا کچھ کیا۔ اور مذہب میں ہر طرح آزاد رائے ہونی چاہئے۔

اس عنوان پر پروفیسر پاسکل۔ والٹیر روسو۔ رینان اور دینٹ کی کوششوں اور ان کی تصانیف کو بنظر استحسان دیکھا گیا۔ اور ان میں سے ایک ایک کے متعلق ایک ایک فاضل نے بیس بیس منٹ تقریر کی۔ اب جو اصحاب کم از کم والٹیر اور روسو کی کتابیں پڑھ چکے ہیں۔ وہ خود ہی غور کریں۔ کہ جس کانگریس میں والٹیر اور روسو کی تعریف ہو رہی ہو۔ وہ کہاں تک موجودہ عیسائیت سے فارغ ہو چکے ہیں۔ وہ کہاں تک الوہیت۔ کفارہ اور ولادت کے مسئلہ کو قبول کرسکتے ہیں۔ اور کہاں تک خطبہ پہاڑ کی تعلیم کو عزت کی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں۔ گویا ۱۷ جولائی کی کارروائی موجودہ عیسویت کا خاتمہ تھی۔

۱۸ جولائی

آج کی کارروائی بہت دلخوش کن تھی۔ زیر بحث مضامین یہ تھے۔ مذہب اور عقل۔ مذہب اور فطرت۔ مذہب اور صحیفہ قدرت۔ کیا دنیا میں ایک عالمگیر مذہب ہوسکتا ہے۔ اگر ہوسکتا ہے تو اس کے کیا اصول ہونگے۔ مختلف فضلا نے زور اس بات پر دیا۔ کہ مذہب کا ہر ایک ایسا عقیدہ جو عقل وقیاس کو طوادے اور جو فطرت اور علم حقہ کا خون کرے۔ اس کو مذہبی تعلیم سے خارج کر دینا چاہئے۔ اور مذہب عقاید صحیح اور اصول صادقہ پر قایم ہونا چاہئے۔ جو عقل سلیم اور اک صحیح۔ قیاس۔ استدلال حکمت اور علم کا منافی نہ ہو۔ عالمگیر مذہب کے عنوان میں یہ تسلیم کیا گیا۔ کہ ہر ایک مذہب میں صداقت ہے۔ سب مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ہر ایک میں ربانی تعلیم ہے۔ ان مذاہب کی تکفیر کرنا اور ان کی جگہ عیسائیت کو منوانا بالکل غلط ہے۔ ہر ایک مذہب ۔۔۔۔

نقل وحرکت بند ہو جائے۔

۱۹ جولائی

اس دن کی کارروائی ۱۸ سے بھی زیادہ خوش کن۔ اور حوصلہ افزا تھی۔ پہلا سوال زیر غور یہ تھا۔ کہ اصول یا اساس اخلاق کیا ہونی چاہئے۔ اس میں عام طور پر تسلیم کیا گیا۔ کہ پولوسی اصول اخلاق ناقابل عمل اور مہلک اخلاق ہیں۔ خطبہ کوہی کے اخلاق کے اصول خاص حالات میں قابل تعلیم ہیں لیکن مکمل نہیں۔ اصول اخلاق تین سرچشموں سے لینے چاہئیں۔

(۱) وہ اصول جو جناب مسیح سے پہلے الہام یا دریافت ہوئے۔ مثلاً افلاطون کے وضع کردہ اصول اخلاق۔

(۲) وہ اصل جو تعلیم مسیح میں پنہاں ہے۔

(۳) وہ اصول جو جناب مسیح کے بعد الہام یا دریافت ہوئے۔ مثلاً بائی آلوجی کے اصول یا جو کسی اور معلم اخلاق نے تعلیم کئے ہوں۔ مسلمانو! ان نتائج پر غور کرو اور دیکھو۔ یؤمنون بما انزل علیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون۔ یہ زریں اصول جس کی دلدادہ کانگریس ہو رہی ہے۔ یہ تو قرآن شریف کا ہے۔ اس میں ان فضلاء مغرب نے ایک ایسا مذہب تجویز کرنا چاہا ہے۔ جس کی تعلیم الہام انبیاء سابق الہام مسیح اور الہام مابعد مسیح پر مبنی ہو۔ اور ایسا ہی ان اصولوں پر جو ان تین زمانوں میں دریافت ہوئے صحف مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ۔ ان تقریروں میں یہ بیان کیا گیا کہ ہمیں تحقیق کا دائرہ وسیع کر دینا چاہئے۔ اور ہمیں دوسرے مذاہب دنیا سے بہت کچھ سیکھنا چاہئے۔ اور اگر کہیں صداقت ہو تو بخوشی قبول کرنی چاہئے۔ ۱۹ تاریخ کی سہ پہر دوسرے مذاہب کے متعلق تھی۔ اس وقت کی بحث میں پھر مختلف مذاہب کی صداقت پر زور دیا گیا۔ مشنری افعال کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور تعلیم کی گئی۔ کہ آج تک جس طریق پر دیگر مذاہب کا مطالعہ کیا گیا۔ ایک معاندانہ طریق پر تھا۔ جو کسی طرح مستحسن نہیں۔ آیندہ اس طریق کو چھوڑ دینا چاہئے۔ ہر ایک مذہب کو محبت اور احقاق حق اور طلب حق کے طریق پر زیر مطالعہ لانا چاہئے۔ اس میں اگر کوئی امر سمجھ میں نہ آئے تو اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ اور اس کا مضحکہ نہ اڑانا چاہئے۔ اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جو خوبیاں ہوں اس کی قدر کرنی چاہئے۔ اور یہ تو خیال ہی چھوڑ دینا چاہئے۔ کہ دوسروں کو عیسائی کیا جائے۔ اس وقت پروفیسر ایڈورڈ مونٹے ڈی۔ ڈی پروفیسر السنہ شرقیہ جنیوا یونیورسٹی نے ہمارے فرایض اسلام پر اپنا لاجواب مضمون پڑھا۔ اس میں اس نے ظاہر کیا۔ کہ آج تک اسلام پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ اور نہایت بے رحمی سے اس پر حملے ہوئے ہیں۔ تہذیب اور تمدن نے اسلام سے بہت کچھ لیا۔ اور آئندہ کی تہذیب اور تمدن جن چند امور پر وابستہ ہیں۔ ان میں ایک اسلام بھی ہے۔ آپ نے پھر ایک ایک کرکے مختلف اعتراضات جو اسلام پر کئے گئے ہیں پڑھے اور پھر ان کا جواب دیا۔ آپ کا طرز عمل ایک توجیہ کنندہ کا نہ تھا۔ بلکہ ایک حامئے صداقت کا تھا۔ ایک طرف یہ بزرگ سفید ریش شرعی لبوں والا اسلام کی وکالت کر رہا تھا۔ اور میں اسلام دل ہی دل میں تسبیح وتحمید کر رہا تھا۔ ڈاکٹر مونٹے کے بعد مجھے بلایا گیا۔ اور مجھ سے صرف اسلام کا مختصر خاکہ طلب کیا گیا۔ یہ ناظمان جلسہ کی مہربانی تھی۔ کہ انہوں نے مجھے بجائے بیس منٹ کے تیس منٹ دیئے۔ لیکن پھر بھی میرا مضمون نامکمل رہا۔ البتہ کل رپورٹ میں چھپ جائیگا۔ اس قلیل وقت میں اسلام کو بیان کرنا اور پھر بیان کی تائید میں آیات واحادیث پیش کرنا ایک امر محال تھا۔ اس لئے میں نے جو ان تین دنوں میں سنا تھا۔ اس کو اسلامی نقطہ خیال سے پیش کیا۔ اس کا کیا اثر ہوا۔ وہ میں ایک فقرہ میں ادا کر دیتا ہوں بعض فضلاء الٰہیات کی رائے تھی۔ کہ میں نے مذہب کا اعلیٰ سے اعلیٰ اور ارفع سے ارفع نقشہ پیش کر دیا ہے۔

(an Ideal of a Religion)

اگرچہ وہ متامل ہیں کہ آیا وہ اسلام ہے۔ اس سے دو امر طے ہو جاتے ہیں ایک تو یہ کہ موجودہ اسلام کی تصویر ان کے ذہنوں میں کس قدر مرطی شان اسلام ہے۔ دوسرا یہ کہ اسلام ہی مذہب کی اعلیٰ سے اعلیٰ تصویر ہے۔ عنقریب جب رپورٹ میں اور اسلامک ریویو ماہ ستمبر میں میرے ہر ایک دعویٰ کے ثبوت میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی پا دیں گے۔ تو پھر ان کو اسلام کی حقیقت معلوم ہوگی۔ اگلے دن ایک مقام پر سیر تھی۔ جس میں مجھے شامل کیا گیا۔ وہاں چالیس اور پچاس کے درمیان یورپ اور امریکہ کے فضلاء نے مجھ سے ہاتھ ملانے گفتگو کرنے اور کارڈ تبدیل کرنے کی عزت چاہی (یہ ان کے الفاظ ہیں) اور ان کا طریق عمل از حد ۔۔۔۔

کلام محبوب

رسولوں کی مخالفت کیوں ہوتی ہے۔ اور کون کرتا ہے؟ جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ اور اسکا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راست باز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے۔ تو اُس کی نسبت موجودہ قوموں کے اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ بالخصوص ہر ایک مذہب کے علما اور گدی نشین تو بہت ہی بغض ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ اس مرد خدا کے ظہور سے اُن کی آمدنیوں اور وجاہتوں میں فرق آتا ہے۔ اُن کے شاگرد اور مریض اُنکے دام سے باہر نکلنا شروع کرتے ہیں۔ کیونکہ تمام ایمانی۔ اخلاقی اور علمی خوبیاں اُس شخص میں پاتے ہیں۔ جو خدا کی طرف سے پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اہل عقل اور زیرک سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ جو عزت بخیال علمی شرف اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے ان عالموں کو دی گئی تھی۔ اب وُہ اس کے مستحق نہیں رہے۔ اور جو معزز خطاب اُن کو دیئے گئے تھے۔ جیسے نجم الائمۃ اور شمس الائمۃ اور شیخ المشائخ وغیرہ اب وہ اُن کے لئے موزون نہیں رہے۔ سو ان وجوہ سے اہل عقل اُن سے مُنہ پھیر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے ایمانوں کو ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ ناچار ان نقصانوں کی وجہ سے علما اور مشائخ کا فرقہ ہمیشہ نبیوں اور رسولوں سے حسد کرتا چلا آیا ہے۔ وجہ یہ کہ خدا کے نبیوں اور ماموروں کے وقت ان لوگوں کی سخت پردہ دری ہوتی ہے۔ کیونکہ دراصل وہ ناقص ہوتے ہیں اور بہت ہی کم حصہ نور سے رکھتے ہیں۔ اور ان کی دشمنی خدا کے نبیوں اور راست بازوں سے محض نفسانی ہوتی ہے۔ اور سراسر نفس کے تابع ہو کر ضرر رسانی کے منصوبے سوچتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات وہ اپنے دلوں میں محسوس بھی کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے ایک پاک دل بندہ کو ناحق ایذا پہنچا کر خدا کے غضب کے نیچے آگئے ہیں اور اُن کے اعمال بھی جو مخالف کارستانیوں کے لئے ہر وقت ان سے سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے دل کی قصوروار حالت کو ان پر ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ مگر پھر بھی حسد کی آگ کا تیز انجن عداوت کے گڑھوں کی طرف اُن کو کھینچے لئے جاتا ہے۔

رسول کریمؐ کی مخالفت کی وجہ یہی وجہ تھی۔ جس نے آنحضرت صلعم کے وقت میں مشرکوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے عالموں کو نہ محض حق کے قبول کرنے سے محروم رکھا۔ بلکہ سخت عداوت پر آمادہ کر دیا۔ لہٰذا وہ اس فکر میں لگ گئے۔ کہ کس طرح اسلام کو صفحۂ دنیا سے مٹا دیں۔ اور چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے اُس کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزین ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبہ میں۔ دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں۔ اُس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ رضؓ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا۔ اور وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ یہ آسمانی پودہ زمین پر قایم ہو۔ بلکہ وہ اُن راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اُٹھا نہیں رکھا تھا۔ اور اُن کو خوف یہ تھا۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں۔ اور پھر اُس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔

صحابہ رضؓ کی ایذا رسانی سو اس خوف سے جو اُن کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا۔ نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں اُنسے ظہور میں آئیں۔ اور اُنہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی۔ ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر اُن شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اسپر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی۔ کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو چنانچہ اُن برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ اُن کے خونوں سے کوچے سُرخ ہو گئے۔ پر اُنہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے۔ پر اُنہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں۔ بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا۔ مگر اُس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی۔ اور اُنہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا +

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

اسلام کی خصوصیات

ترجمہ لکچر انگریزی جو خواجہ کمال الدین صاحب نے ۱۴ جولائی ۱۹۱۳ء کو پیرس کی مذہبی کانفرنس کے روبرو پڑھا

(از مسلم انڈیا ستمبر ۱۹۱۳ء)

جناب پریزیڈنٹ لیڈیز و جنٹلمین صاحبان!

مجھے ایک دفعہ پھر اجازت دیجئے۔ کہ میں آپ کی اُس مہربانی کا جو آپ نے میرے مذہب کے متعلق مجھے کچھ کہنے کا موقعہ دے کر فرمائی ہے۔ دلی شکریہ ادا کروں یہ مسلمہ امر ہے کہ اسلام اُس زمانہ میں جبکہ یورپ علوم و فنون سے بالکل ناواقف اور جاہل تھا۔ مغربی ممالک میں علوم اور روشنی پھیلانے کا منبع بنا ہوا تھا اور نبی کریم صلعم کے صحابہ فی الحقیقت اُن چند مصلحان بنی نوع انسان میں سے تھے۔ جن کی بدولت دُنیا نے اس حد تک تہذیب و تمدن میں ترقی کی۔ جو اب ہمیں نظر آ رہی ہے۔ اِن قوی دلایل کی بنا پر میں آپ کی عدل و انصاف سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ اسلام اور مسلمانوں کی طرف نظر انصاف سے توجہ کیجئے۔ یہ کیسی قابل رحم حالت ہے۔ کہ باوجود اتنے علوم و فنون کی اشاعت کے عرب کے مذہب کے اردگرد جو مغربی ممالک کے باشندوں کے سامنے دروغ بیانی اور ناواقفی کے دل بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اُن کو پرے ہٹانے کی کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی جاتی۔ لیڈیز اور جنٹلمین۔ آپ نامعلوم اور ناتھاہ بحر منجمد شمالی و جنوبی کے بحر اور غیر آباد قطعوں کے دریافت کرنے میں ہزار ہا قیمتی جانوں اور مالوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن اُس بڑے عظیم الشان مذہبی سمندر کی تھاہ لینے کے لئے ذرا کوشش نہیں کرتے۔ جو کہ بنی نوع انسان کے ایک بڑے حصہ کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی مملکت پر حاوی ہے تاہم یہ نہایت خوش آئندہ علامت ہے۔ کہ آپ کے پروگرام میں ایک عالیشان مذہب کے فاکہ پر بحث ہوئی اور دنیا کے مختلف مذاہب اور فرقوں میں محبت یگانگت اور یکجہتی قایم کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے۔ لیکن کیا مختلف مذاہب میں ایک درمیانی راہ اور مذاہب دنیا کی متضاد باتوں میں یکجہتی قایم کرنے کے لئے یہ ضروری امر نہیں ہے۔ کہ اُس مذہب کی نسبت جو روئے زمین کا ایک زندہ مذہب ہے۔ اور جس نے جاہل اور خونخوار بنی نوع انسان کو مہذب بنانے میں بڑا کام کیا ہے بہتر سے بہتر واقفیت حاصل کی جائے آپ کی روشنی دماغ اور علمیت کی شان سے یہ بات بعید ہے۔ کہ آپ اسلام کی نسبت واقفیت اُن ذرایع سے حاصل کریں جو معاندانِ اسلام نے پیدا کئے ہیں۔ اور جو اسلام کے مخالف مشنریوں کے دماغ کی ایجاد ہیں۔ اور اے لیڈیز و جنٹلمین۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اسلام اور اصول اسلام کے بارے میں بدگمانی۔ اغلاط معنوی یا خلاف بیانی کئے جانے سے میرا مطلب نہیں۔ بلکہ اس بارہ میں دروغ بیانی اور غلط بیانی سے بہت کام لیا جا کر ہم پر ظلم کیا گیا ہے۔ جن باتوں کا ہماری تعلیم اور عمل میں نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ وہ ہمارے سر منڈہی جاتی ہیں۔ اور اسلام کے خلاف بے سروپا الزام مشتہر کئے جاتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ وہ عمدگیاں جو صرف ہماری ہی تعلیم میں پائی جاتی ہیں اُن سے انکار کیا جاتا ہے اور جن برائیوں کو اسلام مٹانے کے لئے آیا تھا اور اس میں بہت عمدگی سے کامیاب بھی ہوا خود اس پر چسپاں کی جاتی ہیں۔ کیا وحدانیت کے خیالات آج آپ کی اس لبرل کانگریس میں عام طور پر پھیلے ہوئے نظر نہیں آتے۔ تو پھر کیا آپ پر اُس مذہب کا بے حد و بے شمار احسان نہیں ہے۔ جس اکیلے نے ہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور بنی نوع انسان کی مساوات کی تعلیم دی +

لیڈیز اور جنٹلمین۔ وقت کی تنگی کے باعث میں اپنے مذہب کی تمام سچائیوں کا سرسری نقشہ بھی آپ کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔ تاہم آپ کی اس مہربانی اور عنایت کے عوض میں آپ کے روبرو اسلام کی چند خصوصیات کا ذکر کرتا ہوں۔ جو میرے ۲۰ سالہ مذہبی مطالعہ کا نچوڑ ہیں۔

ایک مسلمان کا دیگر مذاہب سے برتاؤ

اسلام کی مذہبی کتاب کا پہلا لفظ ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایک مسلمان کو دیگر مذاہب کے پیرؤں کے ساتھ کس طرح کشادہ پیشانی سے سلوک کرنا چاہئے۔ اسلام سے قبل کے تمام مذاہب الہام الٰہی کا دروازہ صرف اپنے لئے ہی مخصوص سمجھتے رہے گویا کہ اُن کے خیال میں دیگر اقوام اللہ تعالیٰ کے سوتیلے بیٹے تھے۔ یا دنیا کا باپ اُن کو پیدا کرکے بھول گیا اس تنگدلی اور متعصبانہ خیال نے مختلف اقوام کے درمیان ایک دوسرے سے نفرت کے خیال پیدا کر دیئے۔ اور خدا کے کنبے کے ممبروں میں ایک دوسرے سے برتری اور فوقیت کا خیال پیدا کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے مذہبی لڑائیوں اور جنگوں میں انسانیت کے جوہروں کو برباد کر دیا۔ لیکن اسلام نے مندرجہ بالا خیالات کو ہی جڑھ سے اُکھاڑ پھینکا۔ اس نے تعلیم دی۔ کہ ہر ایک قوم اور دیش یعنی ہر ایک قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہادی آتے رہے۔ ہر ایک مذہب کی بنیاد الہام الٰہی پر تسلیم کی۔ اور ابد کی زوائد انسان کی ملاوٹ کی ہوئی بتائیں۔ اور حالات کی تشریح کر دی۔ قرآن کا شروع اس طرح ہوتا ہے **الحمد للہ رب العٰلمین**۔ یعنی سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو عالمین کا رب ہے۔ (باقی وارد)

مراسلات

نوآبادی آسٹریلیا کے دلچسپ حالات

(گذشتہ سے پیوستہ)

مغربی آسٹریلیا کی حکومت جب اونٹ مغربی آسٹریلیا میں پہنچے۔ اِس تمام ضلع کی آبادی دریا کے کنارے پر تھی۔ اور کچھ اندرونی حصہ میں ۶۰ میل تک ڈاک کے آگبوٹ اور دوسرے بڑے بڑے جہاز آلبنی بندر پر ٹھیرتے تھے اور دوسرا بندر فری مانٹل تھا۔ اور پرتھ کا شہر سارے ضلع کا تخت گاہ تھا۔ وہی اب بھی ہے یہاں انگلستان کی طرف سے ایک گورنر ہر وقت رہتا ہے۔ اور چونکہ یہ سارا ملک خود مختار ہے۔ انتظام ملکی ایک پارلیمنٹ کے ماتحت ہے۔ جس کے ممبر ہر تین سال کے آخیر میں اسی ضلع سے منتخب ہوتے ہیں۔ اور گورنر برائے نام محض بطور ایجنٹ کے تاج برطانیہ کی طرف سے رہتا ہے۔ اُن دنوں میں آلبنی سے پرتھ تک قریباً تین سو میل ریلوے لائین بنی ہوئی تھی۔ اور پرتھ سے شہر نارتھم تک ۶۰ میل تک ریلوے لائن تھی۔ جب سونا نکلا تو نارتھم سے سدرن کراس تک ریلوے لائین تعمیر ہوئی۔ جو نارتھم سے ۲۵۰ میل کا فاصلہ ہے۔ یہ کام ۱۸۹۴ء میں ختم ہوا اس عرصہ میں کول گارڈی سے سونا نکلنے کی شہرت جو کہ سدرن کراس سے ایک سو میل دور ہے ساری دُنیا میں پھیل گئی +

سواری اور باربرداری کا انتظام پرتھ اور فری مانٹل بندر سے مال اسباب اور آدمی ریل گاڑی میں سدرن کراس تک جا سکتے تھے۔ اور پھر یہاں سے تمام اسباب اونٹوں پر لاد کر جاتا تھا۔ اور مسافروں اور ڈاکخانہ کے پارسل وغیرہ گھوڑوں کے کوچ میں جاتے تھے۔ جس کا کرایہ یکطرفہ ایک سو میل کے سفر کے لئے فی آدمی ۵ پاؤنڈ تھا۔ صبح کے ۶ بجے روانہ ہوتا اور رستے میں رات کو ٹھہر جاتا تھا۔ وہاں ایک ہوٹل تھا۔ لوگ اُس میں ایک رات ٹھہرتے تھے۔ فی آدمی دس شلنگ سے ایک پاؤنڈ تک دینا پڑتا تھا۔ رات کو بسترہ اور دو وقت کھانا ملتا تھا۔ پھر دوسری صبح کے ۶ بجے روانہ ہو کر رات کے آٹھ بجے تک کول گارڈی پہنچ جاتے تھے۔ کوچ میں دس گھوڑے لگتے تھے۔ اور رستے میں چار جگہ گھوڑوں کو بدلانا پڑتا تھا۔ اور اُس میں بارہ مسافر سوار ہو سکتے تھے +

آب رسانی رستے میں ہر ۲۰ یا ۲۵ میل کے فاصلہ پر گورنمنٹ نے پانی کا انتظام کیا تھا۔ بعض جگہ سوک کھدوائے تھے۔ جن میں سے تھوڑا بہت آب شیرین مل سکتا تھا۔ اور بعض جگہ کنڈی سے بنوائے تھے۔ کہ نمکین پانی کو میٹھا بنا دیں ریتلی زمین کو ۱۵ یا ۲۰ فٹ نیچے کھودتے تھے۔ تو اُس میں سے بعض وقت میٹھے پانی کا چھوٹا سا چشمہ نکل آتا تھا۔ اُس کو انگریزی میں سوک کہتے ہیں۔ اس رستے پر گھوڑے کے ویگن بھی چلتے تھے۔ جو اکثر بہت بھاری سامان لکڑی یا لوہے کا اُٹھاتے تھے۔ یا شراب کے بڑے پیپے وغیرہ جو کہ اونٹ والے نہیں اُٹھاتے ہر ایک ویگن میں ۳ ٹن سے لیکر ۸ ٹن وزن سامان لادا جاتا تھا۔ اور گھوڑے ۴ سے لیکر ۱۰ یا ۲۰ تک اُس میں جوڑے جاتے تھے۔ اور ہر ایک اونٹ ۵ من سے لیکر ۱۳ من وزن تک سامان لے جا سکتا تھا۔ ہر آٹھ اونٹ کی حفاظت اور لادنے کے لئے ایک افغان مقرر تھا۔ اور ہر ایک ویگن کے ساتھ ایک یا دو گورے چلتے تھے۔ یہ سو میل کا اونٹ والے ۵ یا ۶ دن میں کرتے تھے۔ اور رستہ میں ایک دن سبیل یا آرام کرتے تھے۔ اور گھوڑے کے ویگن دس یا بارہ دن میں مشکل سے ایک سو میل طے کرتے۔ بعض وقت ایک ہفتہ تک ایک ہی مقام پر آرام کرتے۔ اور شراب کے نشہ میں مست ہو کر پڑے رہتے کیونکہ اکثر ویگنوں پر شراب کے

شراب خوری اور چوری پیپے ہوٹل والوں کے ضرور ہوتے تھے۔ پیپ کھولکر اور بوتلوں میں سے شراب نکال کر پی لیتے اور خالی بوتل

بکس میں بند کر کے رکھ چھوڑتے - اگر ہوٹل والے یا دکان دار شکایت کرتے کہ بکسوں میں بہت سی چیزیں [illegible] ہیں - تو کہتے - کہ ہم کو کیا معلوم ہے - ریلوے کے ملازموں نے نکالی ہونگی - ہم کو بند بکس ملے اور ہم نے تم کو بند بکس پہنچا دئے - ہمیں کیا خبر کہ اُس میں کیا ہے - اونٹ والوں کی نسبت کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی - کہ انکی حفاظت میں کھانے پینے کی کوئی کبھی چیز چوری ہوئی - یا اور کوئی نقصان ہوا ہو - وہ بڑی حفاظت کرتے تھے -

افغانوں کی دیانت ہاں اگر کسی وقت اونٹ پر سے کوئی چیز گر کر نقصان ہو جاتا تو وہ نقصان کی قیمت ادا کر دیتے تھے - یا اگر بارش میں شکر ونمک و آٹا وغیرہ خراب ہو جاتا - تو وہ نقصان کے ذمہ وار تھے - چوری کی شکایت افغان اونٹ والوں کی نسبت کبھی سُننے میں نہیں آئی ؞

مختلف واقعات اور مفید معلومات

طلباء بنام طوائف - کچھ عرصہ گذرا - جبکہ باریسال کے چند طلباء نے مجسٹریٹ صاحب سے عرض کی تھی - کہ چاروں طرف شادیان بازاری گانے بجانے سے شور وغوغا مچاتی رہتی ہیں - جس کے باعث ہمیں لکھنے پڑھنے اور سونے میں سخت دقت محسوس ہوتی ہے - مجسٹریٹ نے پولیس کو تحقیقات کرنے کا حکم دیا جسکے بعد بذریعہ منادی یہ حکم سُنا دیا گیا - کہ علی الصباح اور دس بجے رات کے بعد کوئی آدمی رقص وسرود سے لوگوں کو پریشان نہ کر سکے -

زراعتی کالج کانپور میں مسلمان - آنریبل سید رضا علی صاحب نے اپنے صوبہ کی کونسل میں ایک سوال دریافت کیا - تھا - کہ زرعی کالج کانپور میں مسلمان معلموں اور طلباء کا اضافہ کیا جائے - لیکن جواب ملا - کہ زراعتی کالج میں اس وقت ۱۲ لکچرار ہیں - جن میں مسلمان ایک بھی نہیں ہے - اور ۷۱ طلباء ہیں - جن میں سے صرف ۶ مسلمان ہیں - مگر مسلمان طلباء کی تعداد بڑھنے کا دار ان کے والدین کی مرضی پر انحصار ہے اور لکچراروں کے پسند کرنے میں قابلیت کو ترجیح دینی ضروری ہے - اور کار آمد مسلمان معلم ابھی تک دستیاب نہیں ہوئے ہیں ؞

چند مفید ٹوٹکے - لاہوری نمک اور مصری کو پیس کر سرمے کی طرح آنکھوں میں لگانے سے رتوندا جاتا رہتا ہے - تلسی کے پھول اور لونگوں کے پھول دونو کو تلسی کے رس میں کھرل کر کے کالی مرچ کے برابر گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کریں - اور چار گولیاں روز صبح کے وقت باسی پانی کے ساتھ کھائیں - مرگی رفع ہو جائیگی - ہینگ کو سونگھنے سے بھی مرض مرگی کو فایدہ حاصل ہوتا ہے - بلی نے کاٹ لیا ہو تو کالے تل پانی میں پیس کر اس جگہ لیپ کر دیں نیز پودینہ کے پتے اُوپر ملنے اور کھانے سے بھی بلی کے کاٹے کے زخم کو آرام ہو جاتا ہے - عمدہ گوگل اور کابلی ہڑ کا چھلکا دونوں ملا کر کوٹ لینا چاہئے اور بعد میں پان کے عرق میں ملا کر بیر کے برابر اس کی گولی بنانی چاہئے اور روز ۵ ایک کھانے سے لقوہ کی بیماری کو آرام ہو جاتا ہے

جرمنی اور یونان - مشہور ہے - کہ جرمنی کی حکومت نے یونانی حکومت سے خواہش ظاہر کی تھی - کہ دونوں طاقتوں کے مابین اقتصادی اور سیاسی معاہدہ ہونا چاہئے - مگر یونانی ارباب تدبر نے کہا - کہ اقتصادی معاہدہ تو ہونا چاہئے لیکن سیاسی معاہدہ قبل از وقت ہے - اس کے ساتھ ہی یونانی حکومت نے یہ شرط پیش کی - کہ جرمنی کو یونان کی خواہش کے مطابق اس کے لئے ایک قرضہ کا کفیل ہونا چاہئے - مگر جرمن ساہوکار کہتے ہیں - کہ اس شرط کا پورا کرنا محال ہے - کیونکہ جرمنی کو خود روپے کی ضرورت ہے -

جنگی جہاز - آسٹروی اخبار "زیٹینگ" کہتا ہے - کہ آسٹریا کے ارکان حرب نے چار ڈریڈناٹ تیار کرانے کا فیصلہ کیا ہے - جن میں سے ہر ایک چھبیس ہزار ٹن کا بار اُٹھا سکے گا - اور ہر جہاز میں دس دس ٹن کی توپیں نصب ہونگی جن میں سے ہر توپ کا دہانہ ۳۵۶ سنٹیمیٹر ہوگا ؞

غیر ملکی غبارہ باز - ایک اخبار کا بیان ہے - کہ جرمنی کے فوجی حکام نے فیصلہ کیا ہے - کہ ممنوع الطیران مقامات خصوصاً استحکامات کے اوپر گشت لگانے والے غیر ملکی غبارہ بازوں کی گرفتاری کے لئے عملی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں

پُر جوش تقریر "پیرٹ طان" کو خبر موصول ہوئی ہے - کہ فایدرسولی نے بہت سے قبایل کو جمع کر کے ایک زبردست تقریر کی اور کہا - کہ قبایل کو اپنا نصب العین "یا موت" رکھنا چاہئے - یہ قبایل پورے طور پر سازوسامان حرب سے آراستہ

کیتھلک مذہب کے خلاف جوش "ٹائمز" کا نامہ نگار اپنے اخبار کو برقی پیام ارسال کرتا ہے - کہ کیتھلک [illegible] یونیورسٹی خلاف شہر روما کے وسط میں

ایک شاندار جلوس نکالا گیا - جلوس والوں نے پادریوں کو گالیاں دیں - پولیس نے جوش میں آنے والوں کو گرفتار کرنے کے لئے مداخلت کی - تو جمہور نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی - لیکن پولیس مجمع کو منتشر کرنے میں کامیاب ہوگئی - اور اس نے شرکائے جلوس میں سے چند آدمیوں کو گرفتار کر لیا ؞

یہودیوں کی یونیورسٹی - وائنا میں یہودیوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی اور اس تجویز پر بحث کی گئی - کہ بیت المقدس میں یہودیوں کو ایک یونیورسٹی بنانی چاہئے - مانچسٹر یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر ڈیزمان نے نصف شب تک ایک طول طویل تقریر کی اور ثابت کیا - کہ فلسطین میں یہودیوں کے لئے ایک یونیورسٹی کی ضرورت ہے - ڈاکٹر مذکور نے اس تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی - کہ روس - رومانیا اور دیگر ملک دیں کس طرح یہودیوں کو یونیورسٹیوں اور کالجوں سے نکال دیتے ہیں اور محدود مقدار سے زیادہ نہیں داخل کرتے - ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ روس کے کالجوں میں جس قدر طلباء داخل کئے جاتے ہیں - اُن میں صرف ۵ فیصدی یہودی طلباء لئے جاتے ہیں - ڈاکٹر ڈیزمان نے اپنی تقریر کے اخیر میں مجوزہ یونیورسٹی کے اخراجات کا ایک لاکھ پونڈ اندازہ لگایا - دوسرے جلسے میں اعلان کیا گیا - کہ موجودہ رقم کی چوتھائی جمع ہوگئی ہے - اور باقی روپیہ کے جمع کرنے میں کسی قسم کی دقت واقع ہوگی -

اٹلی اور جزیرۂ روڈس - یورپ کے بعض اخبارات نے لکھ دیا تھا - کہ اٹلی جزیرہ روڈس کے باشندوں کو ایسے جلسے اور مظاہرہ کرنے پر آمادہ کر رہا ہے - جس میں اُن کی طرف سے جزیرہ کو اٹلی کے ساتھ ملحق کرنے کی خواہش کی جائے - مگر اٹلی کی حکومت نے اس کی تردید کی ہے اور اس فیصلہ کی پابندی کا اعلان کیا ہے - کہ دول یورپ میں سے کوئی بھی اس وقت اپنے مقبوضات کی توسیع نہیں کر سکتی -

وطن پرستی - جالیکیدیا میں جو عثمانی یونانیوں کی حراست میں تھے انہوں نے دوسو سالٹھ فرنک جمع کر کے جمعیت دفاع وطنی کے لئے ارسال کئے - کیا یہ حب وطن ہے کہ مصائب ومجبوری کے وقت میں بھی اپنے وطن کا خیال کرتے ہیں

شورش چین اور مسلمان - شروع شروع میں شورش پسند جمعیت کو بعض مقامات میں کامیابی حاصل ہوئی - حکومت کی بعض فوجیں بھی شورش پسندوں کے ساتھ شریک ہو گئیں - یہ بھی مشہور تھا - کہ جنگی بیڑہ بھی شورش پسندوں کے ساتھ شامل ہو جائیگا - مگر آخری ایام میں اُن کی جمعیت کو ناگہاں ہزیمت ہوئی - اور اس شورش کا لیڈر دن یٹ سن کسی جزیرہ کی طرف بھاگ گیا - حکومت کی جو سپاہ شورش پسندوں کے ساتھ شریک ہو گئی تھی واپس آ گئی - بیڑہ نے ان کی طرفداری کا خیال چھوڑ دیا - غرض یوان شی کائی کو اپنے مقاصد میں کامیابی ہوئی - اس کامیابی کی وجہ یہ تھی - کہ مسلمان حکومت کی جانی اور مالی امداد کر رہے تھے - کیونکہ ان کے ساتھ یوان شی کائی کا برتاؤ بہت اچھا تھا - موجودہ حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ بہت سے وعدے کئے ہیں - مساجد میں حکومت کی فتح ونصرت کے لئے دعائیں مانگی جاتی تھیں اگر شورش پسند ونکو کامیابی ہوتی - تو مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچتا - بلکہ ممکن تھا - کہ وہ جوش انتقام میں آکر مسلمانوں کو بالکل تباہ وبرباد کر دیتے مسلمان بھی اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ گئے تھے - لہذا انہوں نے اطراف ملک میں اپنے واعظ بھیج دیئے تھے - تاکہ وہ شورش پسندوں کے برخلاف کام کریں - اگر مسلمان چاہتے - تو اس شورش سے بہت فایدہ اُٹھا سکتے تھے -

عظیم الشان کارخانہ - شکاگو میں ایک بہت بڑا کارخانہ ہے جس میں صرف خطوط کے ذریعہ آئی ہوئی فرمایشوں کی تعمیل ہوتی ہے - اس کی روزانہ ڈاک میں ۶ ہزار خطوط آتے ہیں - اور سال بھر میں ان کے دفتر سے جو چٹھیاں باہر گاہکوں کو بھیجی جاتی ہیں - اُن پر ۳ لاکھ پونڈ کے ٹکٹ صرف ہوتے ہیں - لاکھوں خریدار صرف اسی کارخانہ سے سودا خریدتے ہیں - کیونکہ ایک سوئی یا پن سے لیکر پیانو یا جواہرات تک ہر چیز ان کے ہاں مل سکتی ہے - ان کا اصول یہ ہے کہ گاہک جس مال کو پسند نہ کرے وہ واپس لیکر بلا عذر قیمت لوٹا دی جاتی ہے کارخانہ میں ہر سال ۱ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ کا سودا ہوتا ہے - ۹ ہزار آدمی ملازم ہیں - جن میں سے ۱۵۰۰ صرف مختصر نویسی کا کام کرتے ہیں -

ہر سال کارخانہ سے ۶۵ لاکھ فہرستیں بیرونجات میں بھیجی جاتی ہیں ہر ایک فہرست ۳ سیر وزنی ہوتی ہے - اور اس میں ایک لاکھ کے قریب تصویریں ہوتی ہیں

دو نئے قانون - قانونی کونسل مدراس کے ۱۱ نومبر کے جلسہ میں دو مسودے پیش کئے جائیں گے - ان میں سے ایک طبی پریکٹس کرنے والوں کے نام درج رجسٹر کئے جانے کے متعلق ہے - جسے آنریبل ڈاکٹر نائر اپیش کریں گے - دوسرا مسودہ آنریبل مسٹر شیشا گری - ہندوؤں کی وصیتوں اور انتقال جائداد کے بارہ میں پیش کرنے والے ہیں ؞

کریڈٹ بنک میں گڑبڑ - ہائی کورٹ بمبئی نے عارضی لیکوڈیٹر کی درخواست پر فرگسن کمپنی کو جو سند یافتہ اکونٹنٹ ہے - کریڈٹ بنک آف انڈیا بمبئی کے حسابات اور معاملات داد وستد کے طریقوں کی جانچ پر مقرر کیا عارضی لیکوڈیٹر نے اپنے بیان میں لکھایا ہے - کہ اس نے بنک کے معاملات کو گڑبڑ ملاحظہ کیا ہے

بارہ لاکھ کی چوری کا پتہ دس سال کے بعد - مالیر اعاطہ بمبئی کی پولیس نے بارہ لاکھ روپے کی ایک چوری کا پورے دس سال کے بعد سراغ لگایا ہے - جب کاٹھیاواڑ میں سابق فرمانروا نے ۱۹۰۳ء میں انتقال کیا - تو نئے رئیس کو یہ دیکھکر سخت تعجب ہوا - کہ خزانہ قریب قریب خالی پڑا ہے حالانکہ مرگباشی رئیس کی نسبت بڑے دولت مند ہونے کا یقین کیا جاتا تھا - مگر کسی کے خلاف کوئی ثبوت بہم نہ پہنچا - اب کامل دس برس کے بعد آخر پولیس پتہ لگانے میں کامیاب ہوئی ہے - کہ خزانہ سے سابق رئیس کی وفات کے بعد دیگر نقد وجنس کے علاوہ ۱۲ لاکھ کے صرف پرامیسری نوٹ چرائے گئے تھے - جو اس وقت بنگال میں کسی شخص کے پاس سے نکلے ہیں -

۲½ لاکھ روپے کا دان - سیٹھ تلوک چند کلیان مل نے اندور میں موڈل جین سکول کھولنے کے لئے ۲½ لاکھ روپیہ کا دان دیا ہے اس روپیہ کا ۷۵۰ روپیہ ماہوار سود فی الحال اس سکول پر خرچ کیا جائیگا اور اس جین سکول میں مذہبی اور ؟ تعلیم کے علاوہ صنعت وحرفت بھی سکھلائی جائے گی ؞

دیوالے نکلنے شروع ہوگئے - بنکوں کے خلاف بے اعتباری پھیلنے لگی ہے - کراچی کی تین مشہور تجارتی کوٹھیوں نے کاروبار بند کر دیا ہے انمیں ایک دکان کے نقصان کا اندازہ ۳½ لاکھ کے قریب کیا جاتا ہے - کراچی میں آٹھ اور ملتان میں دو بڑے بڑے تجارتی کاروبار بند ہو گئے ہیں اور بہت سے اور دیوالہ بولنے کی تیاریاں کر رہے ہیں - وجہ یہ کہ بیوپاروں نے بنکوں سے روپیہ ملنے کے بھروسہ پر ولایت سے بہت سا مال منگایا تھا - جو اب بندرگاہ میں آیا پڑا ہے - اور بنکوں کی نازک حالت ہو جانے کی وجہ سے وہ اسکو چھڑا نہیں سکتے - اس طرح لاہور کے بھی ایک مشہور دوائی فانوس نے دیوالہ بول دیا ہے ؞

ارزاں کرایہ کے مکان - بمبئی میں پارسیوں کے لئے ارزاں کرایہ کے کمرے چھوٹے چھوٹے ہوادار مکانات ایک بڑی عمارت میں بنائے جائیں گے - لیکن کرایہ داروں سے یہ شرط کی جائیگی - کہ وہ اپنے تمام کپڑے میسرس احمدی بھائی علی مالک ایمپائر بلڈنگ سے خریدیں -

یکساں ماپ تول - گورنمنٹ ہند کی جانب سے ایک تجویز شائع کی گئی ہے - کہ سرکار ہندوستان میں یکساں ماپ تول کے پیمانے جاری کرنے کی بابت ۱۸۷۱ء سے غور کر رہی تھی - حال میں اس تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے - جو ایک ششماہی میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی -

پولیس کے رپورٹر - آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا پہلا اجلاس جونپور میں ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو ہوا - حاضرین کی تعداد تین ہزار تھی - صاحب کلکٹر ضلع اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی جلسہ میں شریک تھے اس سال پولیس کے رپورٹر خاص طور پر مقرر کئے گئے تھے

حضرت یوسفؑ کا ڈراما - ولایت کے ایک تھیٹر میں حضرت یوسف وبرادران یوسف کے قصہ کو اسٹیج پر لایا گیا اور مصر کے تمام مناظر غریب وعجیب دکھائے گئے اہرام مصری ابوالہول (بت) شہر ممفس بزمانہ عروج ورونق یہ سب چیزیں اسٹیج پر دکھائی گئیں آلات رود ومصر و بھی تقریباً وہی تھے - جو قدیم مصری اس زمانہ میں استعمال میں لاتے تھے - یہ تماشہ یہاں دلچسپ ومرغوب خاص وعام ہوا ؞

ضرورت ہے

(۱) ایک اوّل درجہ کے مستری کی جو انجنوں کے کام سے اور تمام قسم کی زراعتی کلوں سے پوری پوری واقفیت رکھتا ہو - اس ڈپو کے ورکشاپ کا اُس کو چارج لینا ہوگا - واقعی اچھی قابلیت کے آدمی کو تنخواہ بھی اچھی معقول دی جاوے گی درخواست کنندگان اپنی سندات ذیل کے پتہ پر درخواست کے ساتھ بھیجیں اور یہ بھی لکھیں - کہ کم از کم کتنی تنخواہ وہ منظور کریں گے - انہیں اس بات کے لئے بھی تیار ہونا لازم ہے کہ مشتہر سے اپنے خرچ پر آن کے مل سکیں -

(۲) ایک ٹھیکیدار کی اینٹوں کا بھٹہ جاری کرنے اور اس ڈپو میں اینٹوں کے تیار کرنے کے لئے جن اشخاص کا ٹھیکہ لینے کا ارادہ ہو انہیں جس قدر جلد ممکن ہو مشتہر سے ملنا چاہئے

کپتان ڈپٹی وار سٹین سپرنٹنڈنٹ ریمونٹ ڈپو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قل یا اھل الکتٰب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون

اخبار پیغام صلح لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار۔ یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ طلباء سے للعہ ۔ اور ...
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش وئیر ہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی لاہور۔
(۷) مضامین بنام اڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت بنام مینیجر ۔ پتہ۔ صاف اور خوشخط لکھیں۔ احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۴۶

تازہ برقی خبریں

سرکاری بیان (دہلی ۲۲ اکتوبر) ایک سرکاری اطلاع اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ حکومت نے سرحدی فوج کی فوری واپسی پر اصرار کرنے میں امن یورپ میں ملکی امن عامہ کے قواعد کا بہترین لحاظ رکھا ہے۔

ہندی طلباء کے نائب مشیر (لندن ۲۲ اکتوبر) مہاراجہ صاحب بوچ بہار کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر ارنلڈ تعلیمی مشیر طلبائے ہند کے ہندوستانی مددگار مقرر ہوئے ہیں۔

مالی کمیشن میں شہادت (لندن ۲۲ اکتوبر) ہندوستان کی مالی کمیشن جمعرات کے دن اجلاس شروع اور جیمس سٹن کا بیان ختم بند کریگی۔ اس کے بعد مسٹر مورلٹن فریون کی شہادت ہوگی مسٹر جنی لال سریٹلر نے معروفیت کاروبار کے عذر پر قبول دعوت سے انکار کر دیا ہے۔ انڈیا آفس کے مالی انتظام کے متعلق سر تھامس ہولڈرنیس کا بیان بعد میں لیا جائیگا۔

کمانڈر انچیف ہند کا تقرر (لندن ۲۲ اکتوبر) اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ جنرل لیتھ شمپ ڈف ہندوستان میں کمانڈر انچیف مقرر کئے جائینگے۔

فرانس سے مصر تک پرواز (لندن ۲۱ اکتوبر) ایک فرانسیسی ہوا باز ایسلی ملی نکس سے قاہرہ تک پرواز کرنے کے لئے روانہ ہوا ہے وہ براہ بلغراد بخارسیٹ۔ قسطنطنیہ۔ قونیہ۔ حلب و بیروت پرواز کریگا۔

مسز پنکہرسٹ امریکہ میں (نیویارک ۲۲ اکتوبر) حقوق طلب عورتوں کی لیڈر مسز پنکہرسٹ کو اس امر کا اقرار لینے کے بعد رہا کر دیا گیا ہے کہ وہ جائز طریقوں کی ترغیب نہ دیگی۔ اور اپنے مقررہ لیکچر ختم کرنے کے بعد امریکہ سے چلی جائیگی۔ (بعد کی خبر) مسز مذکورہ نے بدوران ملاقات و گفتگو بیان کیا کہ مجھے امریکہ میں داخل کی اجازت مل جانا انگلستان کی لبرل گورنمنٹ کے لئے سخت صدمہ رساں ہے۔ کیونکہ طالب حقوق عورتوں کے ساتھ اسکی بدسلوکی کے راز افشا ہو جائینگے۔ جس کا گورنمنٹ موصوف کو اندیشہ تھا۔ اب میں ہر ایک بات ظاہر کر دونگی مجھے فتح عظیم اور بے انتہا شہرت ہوئی ہے۔

ہفتہ میں دو بار ولایتی ڈاک۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ ہندوستان کو ہفتہ میں دو بار ڈاک جانے کی تجویز حکام جہاز کے مقبول خاطر نہیں بلکہ یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ ہفتہ وار ڈاک کو زیادہ تیز رفتار کرنا زیادہ موزوں اصلاح ہے۔

جنوبی افریقہ میں ہڑتال (ڈربن ۲۲ اکتوبر) شمالی ناٹال کی کانہائے کوئلہ کے دو ہزار ہندوستانی مزدوروں نے صابرانہ مزاحمت کے سلسلہ کو بند کر دیا ہے لیکن نیو کیسل میں بہت سے ہندوستانیوں کا ماز

سر نو شروع کر دیا ہے۔

جلسہ (بنوں ۱۲ اکتوبر) پیپلز بنک کے حصہ داروں اور امانت داروں کا ایک جلسہ کل بنوں میں مولوی محمد نصیر الدین بی۔ اے انسپکٹر مدارس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور بہ اتفاق رائے چند ریزولیشن بنک مذکور کے قیام کے متعلق پاس کئے گئے۔ اور بنک کے حصے بھی فروخت ہوئے۔

کمانڈر انچیف ہند (شملہ ۲۲ اکتوبر) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل سر اوموکے سال آئندہ ریٹائر ہونے پر لفٹننٹ جنرل سر بیچمپ ڈف جی سی بی۔ کے سی وی جی۔ کے سی۔ ایس آئی۔ جو اس وقت انڈیا آفس میں محکمہ افواج کے سکرٹری ہیں کمانڈر انچیف افواج ہند ہونگے۔ آپ مارچ سے پہلے جہاز میں سوار نہ ہو سکینگے۔

بنگالیوں پنجابیوں اور کانپوریوں کا اخراج (کلکتہ ۲۳ اکتوبر) امرتسر سٹیشن چندر سین پیڈر لکھا جا بنگالی کو لکھتے ہیں کہ وہ پولیٹکل تعطیلات میں معہ ایک دوست کے حیدرآباد گئے تھے۔ مدراس سے آئے ہوئے افسر خفیہ پولیس نے بڑی سختی سے انکی تلاشی لی۔ اور حیدرآباد پہنچنے پر حکم ملا کہ سب سے پہلی ٹرین میں وہاں سے چلدیں۔ نیز کہا گیا کہ حکام نہیں چاہتے کہ بنگالی پنجابی اور کانپوری مسلمان حیدرآباد میں آنے پائیں۔

بنگالی ہندو مسلمانوں میں اتحاد۔ (۔۔) بنگالہ میں ہندو مسلمانوں کے درمیان روز افزوں رابطہ اتحاد کے آثار نمودار ہیں۔ رائے جوت کمار مکرجی بہادر سکنہ اکیر پارہ نے دو ہزار روپیہ بنگال کے غریب مسلمان طلباء کی امداد کے لئے انجمن کو دینا کیا تھا جسکے سکرٹری آنریبل سر شمس الہدیٰ اور چودہری میاں اس میں سے ایکہزار روپیہ حال میں عطا بھی فرمائے ہیں (باقی تار دیکھو صفحہ ۱۲ کالم)

متفرق خبریں (کالم ۳ پر)

ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کو سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء میں معہ بقایا سال ماسبق تخمیناً ۱۲ ہزار روپیہ آمدنی ہوئی علاوہ معمولی اخراجات کے سوسائٹی نے دہلی دربار میں ۲۷۰۰ روپیہ کے قریب صرف کیا۔ اور ۱۱۰۰ روپیہ تعمیرات پر خرچ ہوا۔ رسالہجات چھاپنے اور تقسیم کرنے میں ۱۴۸ روپیہ اور ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف کی تشریف آوری پر پانچسو روپیہ خرچ ہوا۔ اختتام سال پر سوسائٹی مذکور کے پاس ۴۰۰ ، ۴ روپیہ باقی تھے۔

رام لبھ گوبند رام تاجران سیالکوٹ نے پیپلز بنک کے خلاف ۳۰۴۳۵ روپیہ کی وصول یابی کے لئے دعوے دائر کیا ہے اور سپیشل ڈسٹرکٹ جج مرزا ظفر اللہ خان نے مدعیان کی درخواست پر تا فیصلہ بنک کے مال کو قرق کرنے کا حکم دیدیا ہے

بمبئی میں ایک جیب کترا گرفتار کیا گیا ہے جس نے مسروقہ اشیاء کو نگل جانے اور پھر نکال لینے میں کمال حاصل کیا ہے۔ شق کرنے سے اُس کے سینہ میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے کہ گھڑیاں۔ سکے۔ بٹوے وغیرہ معمولی جسامت کی چیزیں بلا تکلیف نگل جاتا ہے اور کئی کئی روز کے بعد صحیح سلامت

باہر نکال لیتا ہے۔

ملتان میونسپل کمیٹی نے بیرون لاہوری دروازہ ایک مدرسہ صنعت و حرفت کھولا ہے۔

بیکانیر میں تشریف آوری کے موقعہ پر ہز اکسیلنسی وائسرائے نے لفٹنٹ کرنیل دین دیال کو آرڈر آف برٹش انڈیا درجہ اول کا سلیٹ سر کشور چند ڈاکو کو دیوان بہادر کا۔ راجہ سوراج سنگھ رائے بہادر کا۔ ... بہادر کا۔ اور مرزا حسین خان کو خان صاحب کا خطاب عطا کیا۔

سونضع بھین علاقہ چکوال میں ایک گھیا بخبر سوتا ہوا قتل کیا گیا مجرم پکڑے گئے ہیں

چکوال مندرا لائن کی تیاری کی افواہ ہوئی ہے مقامی اراضیات کی قیمت بہت چڑھ گئی ہے

امرتسر بنک کے خلاف سردار گوپال سنگھ تاجر شہتیر نے چلتے ہوئے حساب کے ... ہزار کا دعویٰ کیا ہے

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایف۔ اے میں جو امیدوار ایک مضمون میں فیل ہو گئے تھے ان کا دوبارہ امتحان ۱۰ و ۱۱ دسمبر کو ہوگا۔ اس امتحان کا سنٹر صرف لاہور ہی ہوگا

میکسیکو کی بدامنی کے سبب مقام ٹورین میں اقوام غیر کے لوگوں کی حالت مخدوش ہے

رینالڈز کا اخبار اپنے کالم "مخفی تاریخ" میں اعلان کرتا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج کو آسٹریلیا والوں کی طرف سے ۳ لاکھ روپیہ اس بات پر ملتا تھا۔ کہ وہاں جاکر انگلستان کی اصلاح تمدن پر دس لیکچر دیں مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

لندن کی درسگاہ اقتصادیات نے مدراس کی ایکونومک ایسوسی ایشن کو علم الاقتصاد اور شمار و اعداد کے متعلق بیش قیمت تصانیف کی ۴ ہزار جلدیں ہدیۃً دی ہیں۔

شنگھائی میں ایک نیا بحری کالج قائم ہوگا۔ جس میں مختلف شاخ ہائے متعلقہ کے کئی معلم گورنمنٹ چین کیطرف سے فی الحال ۳ سال کے لئے تعینات ہونگے چین انگلینڈ ٹریننگ کے جہازوں کا بھی خواہشمند ہے۔

نٹال کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل اسمٹس کا اس مضمون کا پیام پہنچا ہے کہ اگر جنوبی افریقہ کی حکومت متحدہ اگلے اجلاس میں ۳ پونڈ والے ٹیکس کو منسوخ کرنیکا وعدہ دے۔ تو ہندی ہڑتال کنندگان کو کام پر آجانیکی ہدایت کیجاسکتی ہے

جوہانسبرگ کی تار خبر ہے کہ گیارہ ہندی عورتیں جو مزدوران کان کوئلہ کو ہڑتال کرنے پر اکسا رہی تھیں۔ بعدت آوارہ گردی ۳ ماہ قید کی سزایاب ہوئیں۔

پرتگال میں بھی سلطنت جمہوری کے متعلق شور و شغب ہو رہا ہے اخبارات پیس بلکہ لزبن کے ذکر میں مظہر ہیں کہ بہت سے سازش کنندگان پولیس کے بھیس میں تعداد جیلی پر لوٹ پڑنے کی فکر میں تھے کہ پکڑے گئے اور بیان دیا کہ ہمارا ارادہ اصلی سلطنت جمہوری قائم کرنے کا تھا۔

مشرقی تبت میں چینی سپاہ کی حالت سقیم ہے روپیہ اور سامان خورد و نوش نہ پہنچنے سبب اپنے افسروں کے شاکی ہیں۔ مگر وہ بھی ... روپیہ کا ... فوجیں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ — مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء — نمبر ۴۶

ہماری ترقی وبیداری

کا

تسلیم شدہ پروگرام

اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں الحمد سے لیکر والناس تک بار بار اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ اس کے بندے روزمرہ کے واقعات اور ارضی و سماوی آیات سے سبق لیں۔ ہوش وخرد کی بیش بہا ودیعتوں کو معطل نہ چھوڑیں اور فکر و تدبر کے قابل قدر قوے کو بیکار نہ رکھیں۔ قرآن کریم کے شروع ہی میں یہ عجیب وغریب دعا تعلیم کی گئی ہے۔ کہ ہمیشہ اپنے رب سے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق مانگتے رہو۔ کیونکہ یہ کشمکش حیات بڑے بڑے روح فرسا بکھیڑوں اور تاریک وخطرناک الجھنوں کی رزم گاہ ہے۔ جسمیں قدم قدم پر ٹھوکر کا اندیشہ اور چپہ چپہ پر ہلاکت کا کھٹکا لگا ہوا ہے۔

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد اسی مفہوم کی تاکید کرتا ہے فرماتے ہیں "حکمت مومن کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔ جہاں سے بھی ملے لے لینی چاہئے"۔

سبحان اللہ کیسا بلیغ اور وسیع المعنی کلام ہے جسمیں ہر دانائی کا سبق مومن کی متاع گم گشتہ قرار دیا گیا ہے۔ اب یہ سمجھنے کی بات ہے کہ ایسی متاع کی بازیافت کا انسان کو کسقدر دلی خیال، کیسی جستجو اور کیسی تڑپ ہوتی ہے۔ پھر جہاں سے بھی ملے جہاں یہ متاع پیدا آ گئے یہ کہ خواہ کسی شخص سے یا کسی شے سے یا کسی واقعہ سے غرض جس طرح بھی کوئی مفید ومبارک بات ہاتھ لگتی ہو اسے چھوڑے نہیں کیونکہ جب تک انسان میں موجبات خیر کی طلب صادق اور اسباب شر سے پوری بیزاری نہو وہ ان لاانتہا ترقیات کو حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ جن کے لئے خدا تعالےٰ نے اسے خلق فرمایا ہے۔ بلکہ وہ تو ایک نہایت اعلیٰ وارفع مقصود ہے۔ اس عالم سفلی اور فانی زندگی میں بھی بغیر اس طلب اور بیزاری کے سلامتی وبامرادی کا وارث نہیں ٹھہر سکتا۔

حصل یہ کہ ہر انسان کا اور خاص کر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ سلامت روی اور فلاح یابی کو پیش نظر رکھکر ہر واقعہ سے سبق لینے اور اپنی اصلاح کرنے کے لئے ہمہ وقت بڑی انشراح صدر سے تیار رہے۔ اگر اس نے اپنے آپ کو صراط مستقیم کا محتاج نہ سمجھا تو ظاہر ہے۔ کہ خدائی فیصلہ کو جس نے اسے ہمیشہ ہر بات میں ہدایت کا حاجتمند قرار دیا ہے۔ پس پشت ڈالنے کی پاداش میں وہ رفتہ رفتہ قوم مغضوب یا ضالین سے مشابہت پیدا کرتا چلا جائیگا۔ اور انجام کار منعم علیہم کے پاک زمرہ میں شامل ہونیکے قابل نہیں رہ سکتا۔

ان سب مسلمات کو یکجائی طور پر نظر ڈالکر دیکھو اور فیصلہ کرو کہ اگر باوجود وہی خدا ورسولؐ وہی کتاب وسنت موجود ہونیکے جس سے تمہارے سلف صالحین نے ہدایت حاصل کی اور فلاح وعروج پایا تھا۔ تم سالہا سال سے ادبار وذلت کا شکار ہو رہے ہو بہتیری تدابیر بیہودہ اختیار کر چکے ہو مگر ایک راست نہیں آئی تو آیا اب بھی تمہیں بیداری وترقی کے کسی بہتر پروگرام کی ضرورت ہے یا نہیں؟ لامحالہ اس کا یہی جواب ہوگا کہ ضرورت ہے اور یقیناً ہے کیونکہ قدرت فتوے لگا چکی ہے کہ تمہاری اسوقت تک کی ساری دوڑ دھوپ بالکل خام کار بچوں کا سا کھیل تھا۔ جو قوم کے تمام دردوں کی دوا نہ ہو سکتا تھا نہ ہوا۔ کبھی تم نے محض مغربی تعلیم کو اپنی تمام ضروریات کا چارہ ساز سمجھا۔ کبھی سیاسی تحریکوں کو ذریع نکبت ومذلت کے مقصد من قبلہ حاجات گردانا۔ کبھی انجمنوں اور سوسائٹیوں کو ترقی وفلاح کا ذریعہ سمجھا۔ کبھی محمڈن یونیورسٹی کے قیام کو معراج کمالات کا زینہ قرار دیا۔ غرض سبھی کچھ کیا مگر کچھ بھی سامان ایسے خاطر خواہ نہ بن پڑے۔ جو قوم درماندہ کی حالت زار کا چارہ کار ہوتے۔ ہر سعی وتدبیر ہنوز روز اول کے مصداق ہی رہی۔ باستثنائے شاذ ہمارے افراد ملت میں وہی افلاس ہے۔ وہی جہالت۔ وہی رسوم قبیحہ وہی امور معاشرت [illegible] غفلت وہی تنگ خیالی وتعصب وہی آپس کے تفرقے اور نعوذ باللہ [illegible] رحم فرما دے! ہمارا ایمان ہے کہ جب اس نے اپنے جناب پاک کے غلاموں کا نام امت مرحومہ رکھا ہے۔ تو ان کے حال پر وہ رحم تو بالآخر ضرور کریگا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اس کی سنت وعادت بدلا نہیں کرتی۔ اور قوموں کے عروج وزوال سے متعلق سنت اسکی یہ ہے کہ جب تک کوئی اپنی حالت آپ نہ بدلے خدا بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔ پس اے ملت اسلام کے دردمندو! اب تمہارے لئے وقت ہے کہ اپنے بارہ میں قدرت کے فیصلہ سے سبق لو۔ اور سمجھ لو کہ تمہارا بیداری وترقی کا پروگرام بالکل بدل گیا ہے۔ جن وسائل کو تم اپنے زعم میں دردکی دوا سمجھتے تھے۔ وہ اور رنج فزا نکلے جسے بیداری خیال کیا۔ وہ خواب غفلت تھا جسے ترقی قرار دیا تھا۔ وہ مغربی طلسمات کا پھوکا شعبدہ ثابت ہوا۔ ورنہ ان مزعومات کی کچھ قابل اعتماد حقیقت ہوتی تو کیا وجہ ہے کہ نصف صدی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ مدت کی ساری کشمکش اور دردسری یونہی رائیگاں گئی۔ حالانکہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اسلام نے تقریباً اتنے ہی عرصہ میں دنیا کو ایک جاہل ترین قوم کو اپنی پاک تاثیرات کے زور سے محسود خلائق بنایا۔ اور معراج ترقی پر پہنچا دیا تھا۔

یہ جو معدودے چند مثالیں عزوجاہ اور فراغبالی وثروت کی دیکھتے ہو۔ انپر نازاں نہ ہونا انکی حقیقت حال اللہ تعالےٰ ہی خوب جانتا ہے کہ قوم کے حق میں کہاں تک موجب طمانیت ہے۔ یہ جو انگلیوں پر گنی جانیکے لائق اوہوری درسگاہیں تم نے لاکھوں روپیہ کھپا کر کھڑی کر لی ہیں انہیں اپنی امیدگاہ نہ سمجھنا اس لئے کہ ان کے آج تک کے ثمرات مطلوبہ توقعات کے کچھ موئد نہیں معلوم ہوتے۔ یہ جو متعدد افراد سرکاری مناصب اعلےٰ پر ممتاز نظر آتے ہیں۔ ان کی شخصیت اور وجاہت پر نہ پھولنا کیونکہ دل تو ہ گروہ فلاکت زدوں میں انکا شمار آٹے میں نمک کی بھی تو نسبت نہیں رکھتا ووسرے بقول تمہارے ایک بلند نام قومی لیڈر بلکہ ناخدائے کشتی اسلام" کے مسلمان اگر سچے مسلمان نہ رہیں تو خواہ آسمان ترقی کے تارے بھی بن جائیں تو کس کام کے۔ پھر اس کے علاوہ قوم کا متوسط طبقہ گویا جسم قوم میں ریڑھ کی ہڈی کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ جیسا وہی ناکارہ وافسوسناک حالت میں ہے۔ تو مسلمان کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کا من گھڑت پروگرام انہیں قعرادبار سے نکالکر عزووقار کی سطح پر کچھ بھی ابھارنے میں کامیاب ہوا ہے۔

پس جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ اب اپنے خانہ ساز بیداری وترقی کے پروگرام کو زیادہ نہیں تو برائے چندے امتحاناً ہی طے کرکے رکھدیں۔ اور قدرت کے اٹل فیصلہ کو عملاً سچی قدر اور وقعت کی نگاہ سے دیکھیں۔ وہ فیصلہ جسکی صحت پر سالہا سال کے تجربہ اور مشاہدہ نے مہر لگا دی ہے اور جس پر کاربند ہونا ہر ایک غیور مسلمان کا فرض ہے۔ خدا کے راستباز مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی ہم اسکو بدیں الفاظ پاتے ہیں کہ ؎

چھوڑدو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں

اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن

یعنی مسلمان مادی تدابیر کے اوچھے ہتھیاروں سے کافی کثرت ذلت وخفت اٹھا چکے اب انہیں لازم ہے کہ اپنی فلاح ونجات کے لئے جو کچھ بھی کرنا ہو دین کو دنیا پر مقدم رکھکے اور خدا اور رسولؐ کی طاعت واطاعت کو تمام مشکلات کی کلید سمجھکر اس کے ماتحت کریں۔ اور یہ یاد رکھیں کہ جب تک تمام قوم ایک امام عدل وحکم کے زیر اثر واتباع نہ ہوگی۔ اسکی تمام کوششیں اوپلے نمایاں بغیجا سے "ان سعیکم لشتی"۔ ایسی ہی بے اصول پریشان غیر تسلی بخش اور بے ثمر رہیگی جیسی کہ اب تک تم اپنی آنکھوں دیکھتے رہے ہو۔ اور تمہارے بڑے بڑے پختہ مغز مبصر اور اکابر بہت بار بار تسلیم کر چکے ہیں۔ ماننے کے بعد بھی عمل کی ضرورت نہ سمجھنا یہ اور زیادہ حرماں نصیبی کے آثار ہیں جنکا نتیجہ اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کسی اور ہی قوم کو بوجود ملت اسلام کی جگہ برپا کرے۔ جو اس کے پاک احکام کا احترام کرنے میں غیور ہو اور دنیا میں دین کی لاج رکھنے کے مناسب حال اوصاف رشد وسعادت رکھتی ہو۔ کیونکہ سنت اللہ ہمیشہ سے یہی چلی آئی ہے۔

فیصلہ مسجد کانپور اور اخباری افراط وتفریط — حضور وائسرائے نے متنازعہ مسجد کا جو فیصلہ فرمایا اکثر وبیشتر صائب الرائے مبصرین نے اسے بنظر استحسان دیکھا اور مسلم پبلک بالعموم ہز اکسلینسی کی معدلت اندیشی رعایا نوازی اور شاہانہ فرزانگی وفراست کی ممنون ومداح ہے لیکن افسوس بعض اخبارات اب بھی کڑکڑاتے ہی رہے اور بعض اینگلو انڈین ہمعصر شاکی ہیں۔ کہ حضور وائسرائے نے یہ فیصلہ مسلمانوں کو سرپر چڑھالینے اور وقار حکومت کو گزند پہنچا نیوالا کیا ہے اور ہر کلکتہ کے بعض انتہا پسند اسلامی اخبار اور لیڈر۔ سنا جاتا ہے کہ اس سے خوش نہیں۔ عقل حیران ہے کہ اس سے افضل اور بہترین صورت اور کیا تجویز ہو سکتی تھی۔ نادان دوست اصل میں دانا دشمن سے بھی زیادہ قابل احتراز اسی لئے سمجھے جاتے ہیں۔ کہ انہیں اندھے جوش میں آگا پیچھا کچھ نہیں سوجھا کرتا۔ کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ حکام کی پوزیشن "کچ دار ومریز" کے مصداق بہت ہی نازک ہوتی ہے۔ کیا مقتضائے سیاست یہ تھا۔ کہ مسلمانان کانپور اور انکی مسجد کو حضور ممدوح بیش از پیش مستوجب قہر وعتاب گردانتے یا برخلاف ازیں کیا مراحم خسروانہ کا اعتراف رعایا کو اسی صورت میں کرنا واجب آتا جبکہ حکام بڑے عجز والحاح سے ان کے آگے ناک رگڑتے اور اپنی خطا بخشواتے۔ درحقیقت دنیا کا منہ بند کرنا اور ہر شخص کو راضی کرنا مشکل کیا محال ہے۔ پس ایک خداترس اور حق پسند کا فرض یہ ہونا چاہئے کہ اعتدال کی راہ پر قدم مارے۔ اور بندوں کے بجائے خدا کو راضی رکھنے کی فکر کرے۔

حقیقی قوت اور کمزوری — ہمعصر انڈین ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ تنازعہ مسجد کانپور جیسے نازک مسئلہ کو ذاتی کوشش سے حل کر دینا بے مثال ہے مگر لارڈ ہارڈنگ کو شاید اپنے فوجی یا دیگر احباب سے یہ سننا پڑے کہ انہوں نے کمزوری کا اظہار کیا ہے اور ہندوستان میں کمزوری کا اظہار ایک غلطی ہے مگر اس سے زیادہ بیہودہ صداقت کوئی امر نہیں ہو سکتا کیونکہ درحقیقت کمزور وہ شخص ہے جو واقعات سے سبق لینے میں پہلو تہی کرے اور کبھی نہ جھکنے کو قوت کا ہم معنی سمجھے حقیقی طاقتور آدمی معاملہ کی چھان بین کرتا ہے۔ اور اگر اس کی غلطی ہو۔ تو اسے قبول کر لیتا ہے۔ اور اپنی غلطی کو تسلیم کر لینا ہی قوت کی اصلی علامت ہے اس سے مسلمانوں کے خیالات میں فوری انقلاب ہوگا۔ اور تاج برطانیہ کے ساتھ وفا شعاری کا جذبہ ترقی کر جائیگا۔ کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ آخر کار انکی شکایات کا تدارک ہو سکتا ہے۔ وغیرہ۔ ہمعصر موصوف کے یہ چیدہ الفاظ فی الواقع نہایت قابل غور ہیں۔ اور حاکم ومحکوم ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ پر ایسی نتیجہ ونڈ ریلیوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ معہذا ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ہز اکسلینسی کے فوجی احباب خواہ کچھ بھی کہا کریں لیکن اسلام کی شرافت وسعادت اسی میں ہے۔ کہ اس فیصلہ کو حضور وائسرائے کی کمزوری سے تعبیر کرنے کے بجائے جناب ممدوح کی صلح پسندی، رعایا نوازی اور نیک طینتی ورحمدلی پر ہی محمول کریں۔ اسلام انہیں حسن ظن کی تعلیم دیتا ہے۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ کیا لارڈ ہارڈنگ جیسے جلیل القدر اور ساتھ ہی ایسے شریف الطبع ونیک مزاج انسان کے احسان ومروت کا صلہ یہی ہونا چاہیئے کہ ان کے اس فیصلہ کو ہم بجائے نیکی کے کمزوری کا نتیجہ قرار دیں۔

گرو نانک صاحب کی سالگرہ — ٹریبیون میں ایک پنجابی صاحب نے بڑے زور سے اپیل کی ہے۔ کہ گرو نانک صاحب کی سالگرہ کی تقریب میں تمام پنجابی ہندو مسلمانوں کو بھی شامل ہونا چاہئے کیونکہ گرو صاحب جو پنجاب کے پیغمبر تھے انہوں نے ہندو مسلمانوں کو یکساں وعظ ونصیحت کی اور اسی لئے ان کی ذات سب کے لئے باعث فخر وباعث احترام ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گرو صاحب علیہ الرحمۃ کا وجود پنجاب کے حق میں ایک آیۂ رحمت تھا مگر صد حیف کہ پنجاب نے ان کی جیسی چاہیے تھی۔ کچھ قدر نہیں کی۔ یہ بھی غنیمت ہے۔ کہ اب کم از کم ان کی نبوت کو تو ہمارے غیر مسلم احباب تسلیم کرنے لگے۔ جیسا کہ ٹریبیون کے معزز نامہ نگار نے گرو صاحب کی نسبت پیغمبری کا لفظ استعمال کیا ہمکو افسوس ہے۔ کہ اس سے آگے کوئی ضروری سٹیپ انہوں نے نہیں لیا۔ جو یہ ہونا چاہیئے کہ جب گرو صاحب خدا تعالےٰ کی طرف سے بندوں کی جانب ہدایت مذہبی کے ایک پیامبر تھے تو ضرور ہے کہ انکی زندگی اور عملی نمونہ بھی خلائق کے لئے امور دین میں قابل پیروی ہو۔ اور اسکا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے جس طرح خود گرو صاحب نے عمر بھر اسلام کو دل وجان سے عزیز رکھا۔ اسیطرح ان کے پیرو بھی اسلام کی قدر اور وقعت کریں مگر جب اس قسم کے حقیقی اکرام واحترام کی پرواہ نہ کیجائے تو صرف سالگرہ منانے یا جلسہ وعید میلے کر دینے کیا ہوتا ہے خواہ اس میں صرف سکھ احباب ہی حصہ لیں یا ہندو مسلمان بھی جا شامل ہوں۔

اور بعض خواتین امریکہ نے میری تصویر لی۔ مجھ سے بار بار مختلف بزرگوں نے دریافت کیا۔ کہ جس مذہب کو میں نے پیش کیا۔ وہ کس کتاب پر مبنی ہے۔ جب میں قرآن شریف کا نام لیتا۔ تو وہ کچھ متامل سے ہو جاتے۔ آخر یہ مہذب لوگ ہیں۔ میں سمجھ گیا۔ کہ انہوں نے جو تراجم قرآن شریف کے دیکھے ہیں۔ وہاں انہیں یہ صورت نظر یا سمجھ میں نہیں آئی۔ بات یہ ہے کہ جو کچھ انہوں نے اسلام کے متعلق سمجھا ہوا ہے۔ اس سے اسلام بہت ارفع ہے۔ فطرت۔ تعلیم اور تحقیق نے انہیں وہ اصول دھندلے طور پر تلقین کئے ہیں۔ جو قرآن شریف نے بین طور پر بیان کر دیئے ہیں۔ جن امور کو وہ تین دن بڑے شد و مد سے پیچ در پیچ راہوں سے بیان کرنا چاہتے تھے۔ ان میں سے بعض کو میں نے چند لفظوں میں بر بنائے تعلیم اسلام پیش کیا۔ مثلاً مجھ سے ایک گھنٹہ پہلے ڈاکٹر کار پنٹر پرنسپل مانچسٹر کالج آکسفورڈ یونیورسٹی نے نہایت مشکل سے یہ اصول قائم کیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے صداقت سب کو پہنچی۔ وہ بہت متحیر ہوا۔ جب اس نے اپنی کل تقریر کا نچوڑ نکل تو وہ ہلو یا نکل امة رسول کا ترجمہ کرتے ہوئے۔ مجھ سے دو لفظوں میں سنا۔

۱۹ کی رات کو اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ دنیا میں صلح اور امن ہونا چاہیئے اور موجودہ جنگوں کے ذمہ دار مشنری بھی ہیں۔

یہ خلاصہ کانگریس کی کارروائی کا ہے۔ اس کانگریس کی کارروائی نے مجھ پر کیا اثر کیا۔ اور آئیندہ میرا یا کسی اسلامی مبلغ کا طریق عمل کیا ہونا چاہیئے۔ وہ مذکورہ بالا حالات کو دیکھکر ہر ایک سلیم المزاج خود تجویز کر سکتا ہے۔ لیکن اپنے خیالات کو پیش کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں۔ کہ اول ان الفاظ کا خلاصہ اپنی زبان میں یہاں لکھوں۔ جو ڈاکٹر جین ریوایل نے جو اس کانگریس کے ایک زبردست بانی تھے۔ دنیا کے آئیندہ مذہب کی تعریف میں بیان کئے۔ اور جو اس وقت کانگریس کا موٹو اور خضر راہ ہے۔

دنیا کا آیندہ مذہب

ہر ایک شخص خواہ وہ پیدائشاً کسی مذہب اور ملت کا ہو۔ اس وقت مذہبی یقین اور عقلی یقین میں ایک بھاری خلیج دیکھکر سخت تکلیف محسوس کرتا ہے۔ وہ ایک ایسا مذہب چاہتا ہے۔ جس کو عقل قبول کرے۔ جس کی تائید انسانی تجربہ کرے۔ اور جو ضمیر اور نفس اور اک کی فوقیت کا کفیل ہو۔ ایسا مذہب جو انسان کے اخلاقی اور جذباتی قویٰ کی آبیاری کرے کیونکہ یہی قوتیں روحانیت کی طرف منجر ہیں۔ ایسا مذہب جو ہر ایک مفید اور قوت بخش اصول کو قبول کرے۔ اور ساتھ ہی معقولیت اور قوت استدلال کا خون نہ کرے۔ اخلاق اور روزانہ زندگی میں وہ رفیع طریق عمل پر مجبور کرے اور قویٰ کے بڑھنے والے اصول سکھلائے۔ جس سے انسانی تہذیب اور فلاح کی شاخیں دن بدن مثمر ہوں۔ اور نئے پھل لائیں۔ نواحی حالات کے مطابق چلنا ان کو سکھلائے۔ یہ مذہب ان رسمیات اور مفروضہ عقاید کی بیخکنی کرے۔ جس نے انسان کو انسان سے جدا کر رکھا ہے۔ الغرض دنیا کا آئندہ مذہب

خدا اور مخلوق خدا سے محبت

ہونا چاہیئے۔ جس سے دنیا میں اتفاق یگانگت اور محبت پیدا ہو جائے۔ یہ مذہب ہے۔ جس کی تلاش اس وقت فضلاء مغرب نے جو مذہب کے شیدا ہیں۔ اس کانگریس کے ذریعہ سے شروع کی ہے۔ یہ کونسا مذہب ہے اسکی تعریف میں نے کانگریس کے پلیٹ فارم پر اپنی تقریر میں بالفاظ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی یعنی

تعظیم لامر اللہ و شفقت علے خلق اللہ

اب یہ امر قطعی ہے۔ کہ مطلوبہ مذہب عیسائیت تو نہیں اسلام ہے یا نہیں۔ میرا ایمان ہی نہیں بلکہ ایقان و عرفان ہے کہ ہے۔ جین ریوایل کی اس تقریر کو اور بعض دوسرے بحث کردہ امور کو ہی سامنے رکھکر میں نے کانگریس میں اسلام کو پیش کیا تھا۔ خصوصاً یہ امر کہ مذہب وہ ہونا چاہیئے۔ کہ جو انسان کے جذبات اور اخلاق کی آبیاری کرکے روحانی زندگی اس میں پیدا کر دے یہ وہ بات ہے جو قرآن نے ہی تعلیم کی ہے۔ قرآن شریف نے ہی انسان کے جسمانی اخلاقی روحانی حالات کو جن و لا یتجزی بیان کر کے تینوں حالات کی اصلاح کرنی چاہی ہے۔ اور دیگر مذاہب کی طرح روحانیت اور اخلاق یا روحانیت و جسمانیت کو الگ الگ نہیں کیا۔

برادران اسلام! اب آپ خود غور کریں۔ جس بات کا مطالبہ کانگریس کرتی ہے۔ اگر وہ اسلام ہے۔ اور بالضرور اسلام ہے۔ تو اب کس کا فرض ہے کہ ان متلاشیوں کو صداقت تک پہنچا دیا جائے۔ کل دنیا میں اسلام پھیلانے یا اسلام کے متعلق غلط فہمی اور بہتان و افتراء کے دور کرنے کے سامان تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ یہ کام تو کئی نسلوں کا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ کھردری اور سنگلاخ زمینوں میں انسان جائے۔ زمین کو توڑ کرکے خار دار جھاڑیوں کو الگ کر کے ہل چلائے۔ [illegible]

عام طور پر مغربی دنیا میں ایک مبلغ اسلام کو کرنی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ ان فضلاء مغرب کو سامنے رکھیں جنہوں نے ہمارے کا سارا کام بہ خود کر لیا ہے۔ زمین کو ہر طرح تخم ریزی کے لئے تیار کر دیا ہے۔ مجھے یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ ہمارا روئے سخن اس کانگریس کی طرف ہو۔ ہم زیادہ سے زیادہ چند ہزار نسخے اسلامک ریویو یا کسی اسلامی تحریر کے مفت تقسیم کر سکتے ہیں۔ کیوں نہ وہ ان لوگوں میں تقسیم ہوں۔ اور پھر وہ یہ کام خود کریں۔

میرا ارادہ

آیندہ یہ ہے۔ کہ میں کم از کم تین ہزار کاپیاں اسلامک ریویو کی اس کانگریس کے ممبران اور حامیان میں تقسیم کروں۔ اس کانگریس کے چلتے پرزوں سے تعلق پیدا کروں۔ آیندہ میں [illegible] کانگریس حسب اعلان خود بمقام لندن جمع ہو۔ تو اس میں بجائے [illegible] ڈاکٹر ہائٹ کے بیسیوں ایسے حامیان اسلام پیدا ہوں۔ جو قائل ہوں۔ کہ دوسرے مذاہب میں صداقت ہے۔ وہ قائل ہیں کہ جو کچھ اسلام کے متعلق مغربی لوگوں نے کہا وہ کذب اور بہتان تھا۔ وہ صداقت جہاں کہیں ہو۔ [illegible] کیا ہمارا فرض نہیں۔ کہ اسلامی صداقت کو ان تک پہنچائیں۔ [illegible] چاہتا ہوں۔ کہ کانگریس کی رپورٹ چھپ جانے پر میں چند کاپیاں خرید لوں۔ اور ایک ایک کاپی ان بزرگوں کی خدمت میں بھیجوں۔ جن کے نام نامی [illegible] میں دیئے ہیں۔ یہ احباب کانگریس کی کل تقریروں کو اسلامی نقطہ خیال سے پڑھیں۔ پھر جو کچھ انہیں سمجھ آئے۔ یعنی جو اسلام کی تبلیغ اور حمایت میں ان تقریروں کے مقابل کہا جا سکتا ہے۔ نوٹ کریں اور خلاصہ میرے پاس بھیج دیں میں انکو اسلامک ریویو میں کانگریس کو سامنے رکھکر اسلام اور قرآن پیش کرونگا انشاء اللہ۔ میں ان نوٹوں سے استفادہ کرونگا۔ اور نوٹ میں بھیجنے والے کا نام درج کرونگا۔ مثلاً کانگریس میں یہ امر زیر بحث رہا ہے کہ مذہب ایسا ہونا چاہیئے۔ جو عقل اور ادراک اور استدلال کا خون نہ کرے۔ یہ احباب قرآن اور احادیث سے استنباط کرکے مجھے لکھ بھیجیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہم ان تین سالوں میں اس کانگریس کے حامیان کو دکھلا دیں کہ جو وہ چاہتے ہیں۔ وہ بہترین شکل میں اسلام میں ہے۔ اور جہاں وہ غلطی پر ہیں قرآن مجید نے اس کی اس طرح پر اصلاح کی ہے۔ چنانچہ اس اصول کو سامنے رکھکر میں اسلامک ریویو کے کسی قریب نمبر میں ڈاکٹر [illegible] پروفیسر یونیورسٹی کی تقریر پر تنقید کرونگا۔

آیندہ اسلامک ریویو ان مضامین سے قریب قریب خالی ہوگا۔ جو موجودہ عیسائیت کے استیصال میں میں لکھا کرتا تھا۔ یہ کانگریس خود وہ کام کر رہی ہے۔ میں صرف ان الزامات کا دفعیہ جو اسلامی تعلیم پر ہوئے یا اسلام کے محاسن بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کام تو رسالہ کا ہوا۔ اس کے علاوہ میں چاہتا ہوں۔ کہ جن فضلاء کا میرے ساتھ ذاتی تعلق پیدا ہوا اور وہ یورپ اور امریکہ کے مختلف حصص میں رہتے ہیں۔ اور ان میں اسلام کے متعلق نئی دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ ان کے ساتھ ان کے گھروں میں جا کر ربط ضبط بڑھایا جائے۔ اور ان میں اسلام سے انس پیدا کیا جائے۔ خصوصاً امریکہ جانا ضروری ہے۔ ایک تو زبان کی آسانی ہے۔ دوسرا وہاں دیانند، شو، کرشنا اور بانی مذاہب کے پوجاری پیدا ہو سکتے ہیں۔ وہاں اسلام کا پہلا حق ہے۔ [illegible] پیدا کرے۔ ان امور کے لئے ضروری ہے کہ میری غیر حاضری میں رسالہ کا انتظام باقاعدہ رہے۔ سردست دو بزرگ ہندوستان سے میری مدد کو آئے ہیں جن میں سے ایک علی گڈھ کالج کا ایم اے اور عربی میں آنرز حاصل کردہ ہے۔ کچھ مدت میں انشاء اللہ یہ دو بزرگ مفید ثابت ہو جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ میری غیر حاضری میں اسلامک ریویو بہتر سے بہتر ہاتھوں میں رہے۔ یہ باتیں زر طلب ہیں۔ علاوہ ازیں ان تین ہزار کاپیوں کا مفت تقسیم کرنا بھی بہت سے اخراجات کا موجب ہوگا۔ اور یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اسلامک ریویو کی ۵ روپیہ سالانہ قیمت کہاں تک گنجایش چھوڑتی ہے۔ [illegible] چندہ کا قایل نہیں اگر کوئی شخص کچھ اللہ عنایت فرمائے۔ تو وہ اپنے آپ کو عند اللہ ماجور پاکر میرا بوجھ ہلکا کر دے۔ [illegible] میں چاہتا ہوں۔ کہ اس رسالہ کی خریداری بڑھائی جائے۔ اور اکثر خریدار ایک ایک یا دو دو رسالے مفت تقسیم کرنے کیلئے بھی امداد دیں۔ اس وقت صرف ۱۲۰۰ - ۱۳۰۰ کے قریب خریدار ہیں اور میں اس وقت تین ہزار رسالہ ماہوار چھاپ کر تقسیم کرتا ہوں۔ اس امر کا انتظام مستقل خریداری کے بڑھانے سے ہو سکتا ہے۔ بہت سے ایسے احباب بھی ہیں [illegible] تو نہیں۔ لیکن رسالہ [illegible]

جن کا ہونا کثرت سے ایسے احباب کو اس کار خیر کی امداد سے روک رہا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتے ہیں کہ اس میں کیا ہے۔ اس لئے میں نے مستقل ارادہ کر لیا ہے کہ اس نئی روش کا رسالہ جو میں ماہ ستمبر میں اختیار کرونگا۔ اردو میں بھی ہو چنانچہ ماہ نومبر سے اردو اسلامک ریویو لاہور سے باقاعدہ شائع ہوگا۔ یہ رسالہ در اصل اب یورپین فضلاء کی طرف پیغام صلح ہوگا۔ اس لئے یہ رسالہ بطور جزو اخبار پیغام صلح ہوگا۔ جو جولائی سے لاہور میں شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ یہ رسالہ خریداران اخبار پیغام صلح بھی بطور جزو اخبار پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن جو احباب صرف اردو اسلامک ریویو ہی خریدنا چاہیں تو وہ بھی خرید سکتے ہیں۔ لندن سے اردو رسالہ کا شائع کرنا رسالہ کی قیمت کو بڑھا دیگا۔ جو شخص للہ تبلیغ اسلام میں میرا ہاتھ بٹانا چاہیں۔ وہ ضرور اردو یا انگریزی رسالہ خریدیں۔ اردو رسالہ کے لئے مینیجر دفتر پیغام صلح لاہور میں درخواست دینی چاہیئے۔ اور قیمت اس کی تین روپیہ سالانہ ہوگی۔ میرے دوسرے حالات یہاں کے اور آیندہ سفروں کے اخبار پیغام صلح میں چھپا کریں گے۔ جنہیں ان سے دلچسپی ہو۔ وہ اخبار پیغام صلح لے سکتے ہیں۔

قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ

مذکورہ بالا تحریر سے یہ امر بھی ظاہر ہو گیا ہوگا۔ کہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی اس وقت از بس ضرورت ہے۔ والا جو کچھ ہم لکھیں گے یا بیان کرینگے۔ وہ قرآن اور اسلام نہ سمجھا جائیگا۔ بلکہ ہماری اپنی تعلیم اور دماغ کا نتیجہ جیسا کہ فرانس میں میری تقریر کے متعلق بعض نے خیال کیا سخت ضرورت ہے۔ کہ انگریزی ترجمہ شایع ہو۔ اس کے متعلق میں برادران اسلام کو خوشخبری دیتا ہوں۔ کہ وہ چنداں متفکر نہ ہوں۔ گذشتہ تین سال سے ہمارے دوستوں نے حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل۔ ایل بی ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان پنجاب کی خدمت کو رسالہ مذکور کی ایڈیٹری سے سبکدوش کرکے قرآن شریف کے ترجمہ انگریزی کے لئے خاص کر دیا تھا۔ مولانا موصوف کی اس اہم کام کیلئے اہلیت ہندوستان میں ایک امر مسلم ہے۔ ان کو عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ ان کی قلم کا لوہا زمانہ مان چکا ہے ۱۹۰۲ء سے ۱۹۱۰ء تک وہ انگریزی زبان میں اسلامی لٹریچر اور قرآنی حقایق شائع فرماتے رہے تب انہوں نے ترجمہ شروع کیا۔ جو اب بفضلہ کمل ہو چکا ہے۔ اب مولانا موصوف ترجمہ قرآن کا مقدمہ لکھ رہے ہیں۔ جن میں ان تمام اوہام و اعتراضات کا ازالہ ہوگا۔ جو سیل اور دیگر مترجمین نے اپنے ترجمہ میں کئے ہیں۔ الغرض چند ماہ میں قرآن مجید بغرض طبع تیار ہو جائیگا۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ قرآن معہ متن انگلستان میں چھپے۔ ایسے نادر صحیفہ کو ہندوستان میں چھاپ کر اہل مغرب کے آگے پیش کرنا گویا اہل مغرب کو یہ کہنا ہے۔ کہ یہ کتاب تمہارے پڑھنے کے قابل نہیں ضروری ہے کہ مولانا موصوف خود یہاں آکر اپنی نگرانی میں ترجمہ چھپوائیں۔ ان کا یہاں آنا میرے سفر امریکہ میں بہت آسانیاں پیدا کر دیگا۔ ہماری جماعت کے اور بھی اہم اسلامی فرائض ہیں۔ جو اس قابل نہیں چھوڑتے۔ کہ ہم ترجمہ قرآن مجید کے چھپوانے کا انتظام فی الفور کر سکیں۔ اس لئے میں کل برادران اسلام کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ مشکل حصہ کام کا ہم نے ختم کر لیا ہے اب اس کا چھپنا اور اس کی اشاعت باقی ہے۔ وہ وہ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ترجمہ قرآن مجید کی کئی ہزار کاپیاں کہیں مفت بطور تحفہ اور کہیں برائے نام قیمت پر مغربی دنیا میں تقسیم ہو جائیں۔ اور پھر اس امر کو خدا پر چھوڑ دیا جائے میں نے اپنے دوستوں کو لاہور میں لکھا ہے۔ کہ وہ انطباع ترجمہ قرآن کریم کی ایک باضابطہ کمیٹی بنا کر اعلان کریں۔ کل امدادی روپیہ کا حساب کتاب باضابطہ اخبار پیغام صلح لاہور میں شایع ہوگا۔ یہ روپیہ محض اور خالصتاً ترجمہ قرآن مجید پر خرچ ہوگا۔ اور اس امر کی کفیل ہم چار خادمان اسلام کی غیر منقولہ جائداد ہوگی۔ یعنی راقم الحروف۔ شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویر ہاؤس۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ پروفیسر میڈیکل کالج۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب۔

خدمت اسلام میں ہمارا گذشتہ طریق عمل ہماری صحت نیت اور امانت و دیانت کا ثبوت ہے۔ اگر ہم آج تک متدین رہے ہیں۔ تو ہم پر اس امر کا بھی بھروسہ کیا جائے۔ اور جن کی نگاہ میں ہمارا گذشتہ طریق عمل مشتبہ ہے اور دنیوی اغراض سے وابستہ ہے انہیں ہماری مدد کرنے کی ضرورت نہیں۔ پنجاب اور خصوصاً لاہور کے ہندو مسلمان احباب اس امر کے گواہ ہیں کہ خاکسار جس چلتے ہوئے کام اور دنیوی مفاد پر لات مار کر اس طرف آیا ہے وہ کسی کو اچھی سے اچھی حالت پر رکھنے کے لئے کافی ہیں۔ اور وہ روزگار میرے لئے اب [illegible]

اب خدارا اے مسلمانو کیا تمہارا فرض نہیں۔ کہ تم تبلیغ اسلام کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ خدانے کانگریس مذکورہ بالا کے ذریعہ وہ کام کرنا چاہا ہے۔ جو ہم سے ہونہ سکتا تھا۔ فضلاء مغرب کا ایک ممتاز طبقہ مذہب چاہتا ہے۔ معقولیت کے اصول پر مذہب کو قایم رکھنا چاہتا ہے۔ وہ خود دنیا کا آیندہ مذہب جن شرایط پر تجویز کرتا ہے۔ وہ شرایط صرف اسلام میں موجود اور دوسروں میں مفقود ہیں۔ وہ اس نتیجہ پر آچکے ہیں۔ کہ جو کچھ انہیں آج تک اسلام کے متعلق بتلایا گیا۔ وہ مشنری افترا اور بہتان تھا۔ وہ آیندہ محبت اور نظر استحسان سے اسلام سیکھنا چاہتے ہیں۔ اب اگر تم نہ بتلاؤ۔ تو پھر خدا کے سامنے تم گنہگار ہوگے۔ میں نے ان حالات کو لکھکر اور خدا شاہد ہے کہ میں اپنی تحریر میں صادق القول ہوں خدا کے سامنے تمہاری ذمہ واری بڑھا دی ہے۔ اور تم پر اب ایک اور الزام خدا تعالیٰ کی جناب میں قایم ہوگا۔ اگر تم اب بھی اس طرف توجہ نکرو۔ اگر تم نے غفلت کی۔ تو پھر اس خطرناک وعید کو یاد رکھو۔ جو یستبدل قوماً غیرکم میں موجود ہے۔ اور جس وعید کا آغاز ایک باریک نگاہ میں شروع ہو چکا ہے ہماری اسلامی سلطنتوں نے کیوں زوال دیکھا۔ اور کیوں تکلیف اٹھائی قرآن نے ہر ایک پر تبلیغ اسلام فرض کر دی تھی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کے حکم پر غور کرو۔ اخرجت للناس کے اشارہ کو سمجھو اسلامی حکومتیں اُس دن تک بڑہیں اور پھلیں پھولیں۔ جب تک انہوں نے تبلیغ اور اشاعت اسلام کی خدمت ادا کی۔ جب انہوں نے اس فرض کو چھوڑا خدا تعالیٰ نے انہیں چھوڑا۔ یہی ہمارا حال ہے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ تم گھربار بیچ کر بھی اگر اسلامی سلطنتوں کی مدد کرو۔ تو تم یورپ کے سفاکانہ آلات حرب کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ میں تمہاری امداد ترکان کا نکتہ چین نہیں۔ کور باطن ہے وہ انسان جو اس امداد سے غافل ہے۔ ان کی امداد اسلامی اخوت ہے۔ نادان ہیں وہ مسلم اخبار نویس۔ جنہوں نے مفروضہ صلحنامہ لندن کے بعد ترکوں کے خلاف راگ چھیڑا۔ یاد رکھو استقامت فوق الکرامت ہے۔ اخوت اسلامی ایک طاقت ہے۔ امداد قوم امداد خود ہے۔ خواہ اس کے افراد چین میں ہوں یا ماچین میں تم کسی پر کیا نکتہ چینی کروگے۔ کیا تم خود ان عیوب سے پاک ہو۔ جو تم ترکوں کی طرف منسوب کرتے ہو۔ مصلح خود عیب سے پاک ہونا چاہئے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ تمہیں اشاعت اسلام کے لئے جلد تیار ہو جانا چاہئے۔ تیر و تفنگ سے بڑھ کر مذہب کی کاٹ ہوتی ہے۔ نبی کریم صلعم ہتھیار نہیں لائے تھے قرآن لائے تھے۔ قرآن پر عمل کرکے لوگ سب کچھ بن گئے۔ تم خود قرآن پر عمل کرو۔ اور قرآن پہنچاؤ۔ خود بخود مغربی دنیا میں تمہارے ہوا خواہ پیدا ہو جائیں گے۔ تم قرآن کی محبت اور اسلام کے عاشق یہاں پیدا کرو وہ خود بازو کے زور سے اپنی سلطنتوں کو اپنے موجودہ طریق عمل سے روک دیں گے۔ مثلاً یہی کانگریس اگر کچھ عرصہ کے بعد اپنا اثر وسیع کرسکے تو ابھی کل جنگ بند ہو جاتے ہیں۔ اور مشنری تحریک دنیا سے اٹھ سکتی ہے۔

للہ اٹھو جاگو!! یہ ایک کام ہے اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تن واحد یا چند افراد کی کوشش ہیچ ہے۔ تم خواہ کسی فرقہ کے ہو۔ تم مسلمان ہو۔ خدا واحد کی توحید پر ایمان یگانگت عمل و یگانگت کوشش کو چاہتا ہے۔ ایک خدا ایک رسول، ایک کتاب۔ ایک کعبہ۔ ایک کلمہ۔ ایک نماز۔ ایک معاد۔ یہ یگانگت چاہتی ہے۔ کہ کم از کم ان امور کی اشاعت میں تم یک تن ہو جاؤ۔ اگر یہ امور ہی اشاعت پاجائیں۔ تو بتلاؤ۔ کہ اسلام کا کونسا جزو اشاعت پانے سے باقی رہ گیا۔ آؤ یک تن و ہمہ تن ہوکر اس کام میں لگ جائیں۔ کیا مسلمانوں کے خون کی نہریں جو تھریس۔ مقدونیہ۔ طرابلس اور ایران میں چلیں۔ اُس نے اس قومی درخت کو خون سے سینچکر ابھی مثمر نہیں کیا۔ جس کا نام اخوت یگانگت۔ یک جہتی اور یک تنی ہے اگر نہیں تو پھر تمہارا خدا حافظ۔ پھر یستبدل قوماً غیرکم کا ظہور عنقریب ہونے والا ہے۔ میں اپنی نااہلیت اور اس کام کی اہمیت کو خوب سمجھتا ہوں۔ تم اور اہل بھیجو۔ میں اس کام کو چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن تم اس کام کو نہ چھوڑو۔ خدا تمہاری مدد پر تلا ہوا ہے۔ بشرطیکہ تم اپنی آپ مدد کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ ایاک نستعین کہنے کا اُسی کو حق پہنچتا ہے۔ جو پہلے عملاً ایاک نعبد کا اقرار کرے۔ اور یہ کام تو ہوکر رہیگا۔ ہاں خدا کا فضل و احسان اس پر ہوگا جس کو اس کام کی مدد کی خدا توفیق دے یہ سمجھ لو۔

بصفت این اجر نصرت را ہمدست اے اخی ورنہ
قضاء آسمان است این بہرحالت شود پیدا

اب میں ذیل میں ان احباب کے نام لکھتا ہوں۔ جن کی خدمت میں میں کانگریس کی رپورٹ بھیجکر قلمی امداد چاہتا ہوں۔ اور بہت سے بزرگ بھی ہیں۔ جو اسوقت پاس انگریزی سے ترجمہ کرنے کے وسائل موجود نہیں۔ میں ہر ایک مسلمان عالم سے خواہ وہ کسی فرقہ یا طبقہ کا ہو۔ خواہ اس کے میرے تعلقات ہندوستان میں کسی قسم کے رہے ہیں۔ استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس رپورٹ کو میری معرفت منگوائیں۔ اور اگر چاہیں۔ تو مجھے کچھ لکھ بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل کسی خاص سے وابستہ نہیں۔ حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب قادیان۔ صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب قادیان۔ ڈاکٹر محمد اقبال لاہور۔ مولوی ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار لاہور۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے قادیان۔ مولوی شیر علی صاحب بی اے جائنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولانا شبلی نعمانی صاحب لکھنؤ۔ مولوی غلام حسن خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ پشاور۔ سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ۔ پروفیسر حمیدالدین صاحب الہ آباد۔ نواب عماد الملک صاحب حیدر آباد دکن۔ ماسٹر صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی قادیان۔ حکیم محمد شاہنواز صاحب ملتانی راولپنڈی۔ پروفیسر فیروز الدین صاحب علی گڈھ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور۔ مولانا آزاد سبحانی صاحب کانپور۔ مولوی عطاءالرحمن صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج راج شاہی۔ خواجہ حسن نظامی ایڈیٹر توحید میرٹھ۔ پروفیسر شیخ تیمور صاحب ایم اے علی گڈھ۔ مولانا ابوالکلام محی الدین آزاد ایڈیٹر الہلال کلکتہ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے سیالکوٹ مولوی عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کٹک۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور۔

خاکسار

خواجہ کمال الدین ایڈیٹر اسلامک ریویو مقیم مسجد ووکنگ معرفت نیشنل بنک آف انڈیا۔ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

ملت اسلام کی قابل رحم حالت
ایک دردمند دل کی تڑپ
نصرت دین کی ضرورت

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اگر یاراں کنوں بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبیؐ نزد خدا نسبت شود پیدا

نفاق و اختلاف ناشناساں از میاں خیزد
کمال اتفاق و خلت و الفت شود پیدا

بجنبید از پے کوشش کہ از درگاہ ربانی
ز بحر ناصران دین حق نصرت شود پیدا

اگر امروز فکر عزت دیں در شما جوشد
شما را نیز واللہ رتبت و عزت شود پیدا

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید
ہم از بحر شما ناگہ ید قدرت شود پیدا

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

دوروز عمر خود در کار دیں کوشید اے یاراں
[illegible]

امید دیں روا گرداں امید تو روا گردد
ز صد نومیدی و یاس و الم رحمت شود پیدا

در انصار نبی بنگر کہ چوں شد کار تا دانی
کہ از تائید دیں سرچشمۂ دولت شود پیدا

بجو از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید
بقائے جاوداں یابی گر ایں شربت شود پیدا

ہمی بینم کہ داداز قدیر و پاک می خواہد
کہ باز آں قوت اسلام و آں شوکت شود پیدا

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر کہے آفت شود پیدا

چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال و جنت شود پیدا

دریغ و درد قوم من ندائے من نمی شنود
ز ہر در می دہم پندش مگر عبرت شود پیدا

مرا باور نمی آید کہ چشم خویش بکشائند
مگر وقتیکہ خوف و عفت و خشیت شود پیدا

مرا دجال و کذاب و بتر از کافراں فہمند
ندانم چرا از نور حق نفرت شود پیدا

عجب دارید اے ناآشنایان غافلاں از دیں
کہ از حق چشمۂ حیواں دریں ظلمت شود پیدا

چرا انساں تعجب ہا کند در فکر ایں معنی
کہ خواب آلودگاں را دافع غفلت شود پیدا

فراموشت شد اے قوم احادیث نبی اللہ
کہ نزد ہر صدی یک مصلح امت شود پیدا

بصفت ایں اجر نصرت را ہمدستی اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

دن بہت ہیں سخت اور خوف وخطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا۔ اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی۔ تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ٥

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پرشور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض وکین میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو پہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار۔ یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ہے ششماہی ہے طلباء سے للعہ۔ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت صاحب پروپرائٹر انگلش ویئرہوس لاہور۔ سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی لاہور۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط وکتابت بنام مینیجر پتہ۔ صاف اور خوشخط لکھیں ٭

احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۶ ذیقعد ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۴۷

تازہ برقی خبریں

جہاز کی غرقابی ہیلنگفورس ۱۳ اکتوبر) فنلینڈ کا دخانی جہاز موسومہ وسٹ کسٹن ایک چٹان سے ٹکرا کر ڈوب گیا چالیس مسافر سوار تھے سب غرق ہو گئے۔
(لندن ۲۴ اکتوبر) جہاز وسٹ کسٹن کا ایک آدمی زندہ بچا اور ہیلنگفورس میں پہنچا ہے اس کا بیان ہے کہ ۵۲ مسافر اور ۲۰ ملازم جہاز پر سوار تھے میں دوسرے فائرمینوں کے ساتھ رسیوں سے لٹک گیا تھا۔ وہ سب لوگ رات کو گر گر کر مر گئے اور میں تنہا زندہ بچا۔

لندن مسلم لیگ کا میموریل (لندن ۲۴ اکتوبر) مسلم لیگ نے وزیر نوآبادیات کی خدمت میں ایک میموریل جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی ناقابل برداشت حالت کے متعلق پیش کیا ہے اور اس میں عدالت العالیہ نٹال کے اُس فیصلہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ جواز دواج واحد کے طریقہ شادی سے متعلق پچھلے دنوں عدالت مذکور نے صادر کیا ہے۔ (اور جس کی رو سے اسلامی طریقہ کی شادیوں کو تعدد ازدواج کا مرادف قرار دیا گیا ہے۔) اس میموریل میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان اس فیصلہ کو دوسرے طریقہ پر مذہبی حملہ تصور کرتے ہیں ساس تشدد وظلم اور خفیہ اذیت رسانی کا مجموعی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ عام ناراضی کا احساس اور زیادہ ہو جائیگا جس سے اجزائے سلطنت کے اتحاد میں رخنہ پیدا ہوگا۔ میموریل میں وزیر نوآبادیات سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ حضور ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کی خاطر دست اندازی فرمائیں۔ حکومت جنوبی افریقہ کی خود مختاری کا عذر امپیریل گورنمنٹ کو بدسلوکی اور ناانصافی کے الزام سے بری الذمہ نہیں کر سکتا۔"

ہندیوں کا اخراج (وکٹوریہ برٹش کولمبیا ۲۴ اکتوبر) کلکتہ کے ۲۴ ہندو جو کلکتہ سے یہاں وارد ہوئے تھے۔ انہیں بدیں وجہ جلاوطن کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ انہوں نے قانون نوآبادکاراں کی خلاف ورزی کی تھی۔ قانون مذکور میں اس امر کی تاکید ہے کہ نوآبادکار کو اپنے ملک سے براہ راست سفر کر کے آنا چاہئے۔ مگر یہ لوگ ہانگ کانگ میں دوبارہ سوار کئے گئے تھے۔ پندرہ دوسرے ہندیوں کے معاملہ پر بھی غور کی جا رہی ہے اور اوٹاوا کی آبادی نے اس پر صدائے احتجاج بلند کی ہے۔

ہندیان جنوبی افریقہ (ڈربن ۲۴ اکتوبر) نیوکیسل واقعہ نٹال میں آٹھ ہندوستانیوں کو ہڑتال کے متعلق دو دو ماہ قید کی سزا دی گئی ہے صنعت ہائے کوئلہ۔ زراعت یا نیشکر سے تعلق رکھنے والوں کے قائم مقام باہم مشورہ کرینگے۔ جس میں غالباً سرکاری بھی شریک ہوں گے۔ لیکن ہڑتال کے منتہائے شکر وغیرہ تک وسیع ہونیکی کوئی علامت نمایاں نہیں ہے ان صنائع میں کثیر التعداد ہندوستانی کام کرتے ہیں۔

روس وچین (سینٹ پیٹرزبرگ ۲۴ اکتوبر) پیکن کی تار خبر ہے کہ سفیر روس اور چینی وزیر خارجہ میں اُن شرائط کے متعلق باہم قرارداد ہو گئی ہے جن کے بموجب منگولیا کے بارہ میں روس وچین کا عہد نامہ ہوگا۔

ترک وطن (وائنا ۲۵ اکتوبر) والنیٹروں کو ترک وطن میں امداد دینے کے الزام میں حکومت آسٹریا نے امریکن جہازران کمپنیوں کے ملیجروں اور ایجنٹوں کی گرفتاری اور کاغذات کی ضبطی کی جو کارروائی کی تھی اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ سال گذشتہ میں ۸۰ ہزار آدمی فوجی خدمت سے بچنے کی خاطر آسٹریا سے ترک وطن کر کے کینیڈا اور امریکہ کو چلے گئے۔

حاجیوں کی مشکلات (بمبئی ۲۵ اکتوبر) حکام نے آخری وقت میں حاجیوں کے دو جہازوں کو سند معائنہ دینے سے انکار کر دیا جسکی وجہ سے کثیر التعداد حاجی بندرگاہ سے روانہ نہ ہو سکے تقریباً ۳۰۰۰ حاجی بمبئی میں مارے مارے پھرتے ہیں کمشنر صاحب پولیس ان لوگوں کو واپس اپنے مکانات پر پہنچا دینے کی فکر میں ہیں۔ اس سال بمبئی بندر سے صرف ۱۸ ہزار حاجی روانہ ہو سکے ہیں سال گذشتہ میں ان کی تعداد ۳۰ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ گذشتہ جمعرات کو حاجیوں کی ایک جماعت دخانی جہاز موسومہ "کومت" پر جدہ یا کامران کی جانب روانہ ہوئی یہ عرب جہازران کمپنی کا تیز رفتار جہاز ہے اس میں تقریباً ۱۳۰۰ حاجی سوار ہو کر گئے ہیں۔

مزید امداد ہندیان جنوبی افریقہ کی اعانت میں بمبئی سے ۵ ہزار روپیہ کے اور عطیہ کا اعلان ہوا ہے۔

متفرق خبریں

دہلی انبالہ کالکا ریلوے کے پانی پت سٹیشن سے ریاست جیند تک ۲۱ میل لمبی ایک نئی لائن کی منظوری ملی ہے جس سے مقامی تجارت کو بہت فائدہ پہنچنے کی توقع کیجاتی ہے۔

زنجبار کی نسبت افواہ تھی کہ دیگر حصص افریقہ میں بعض مراعات کے بدلے وہ جرمنی کے حوالہ کر دیا جائیگا۔ مگر یہ خبر بے بنیاد نکلی۔

بمبئی میں زیر صدارت مسٹر عبداللہ قور جلسہ ہو کر طے کیا گیا کہ حضور گورنر بہادر کی خدمت میں محرم کی بابت ابھی سے ایک عرضداشت بھیجی جائے۔

لالہ لاجپت رائے نے لودہیانہ سے تار بھیجکر اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی سرمایہ داروں کو بعض بنکوں کی امداد پر مائل کرنے کے لئے میری طرف سے جو اشتہار لاہور میں شائع ہوا ہے وہ میں نے نہیں دیا۔

پنڈت دیورتن نے دیو سماج سے علیحدہ ہو کر "جیون" نام اپنا اخبار نکالا ہے

انڈین سول سروس کے امتحان میں اب کے ۴۸ امیدوار کامیاب ہوئے جن میں دو ہندوستانی ہیں۔ کل ۱۲ بارہ ہندوستانی شریک امتحان ہوئے تھے۔ دو ہندوستانی زیر تجویز بھی ہیں۔

اخبار سبیل الرشاد قسطنطنیہ کے ایڈیٹر ایس ایم توفیق آجکل رنگون میں مقیم ہیں آپ مسلمانان ممالک مشرق کے حالات وخیالات معلوم کرنیکو دورہ کر رہے ہیں

امرتسر میں مہرالدین نامی ایک شخص کو پریمیم بونڈ کا ۱/۲ ۱ لاکھ روپیہ انعام ملنے کی خبر غلط نکلی۔

دسمبر کے آخر ہفتہ میں بمقام ہزاری باغ موٹر سائکلوں کی دوڑ ۶۵ میل کے چکر میں کرائی جائیگی۔ مہاراجہ صاحب ٹکاڑی نے ۱۵۰ سو روپیہ کا ایک انعام پیش کیا ہے

کوئٹہ میں پچھلے ہفتہ خوب بارش ہوئی اولے پڑے۔ بالائی پہاڑوں پر برف بھی نظر آئی۔

ڈیرہ دون سے ایک ماہر لاہور آئے ہیں جو پنجاب میں کاغذ سازی سے متعلق تدابیر سوچینگے۔

قیصر جرمنی اور ان کے ولیعہد میں آجکل کچھ رنجش کے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے ممالک متوسط کو ۵ لاکھ اجمیر مارواڑ کو ۱/۲ ۱ لاکھ تقسیم تقاوی کے لئے عطا فرمایا۔

حیدرآباد میں ایک شاندار اسلامی یتیم خانہ عنقریب خاص کیطرف سے کھلیگا۔

رانی گنج بنگال کی کان کوئلہ میں آگ لگی تمام کان مشتعل ہو رہی ہے۔

میرٹھ کی چاندماری میں (۷، ۵، ۱۰) جوانوں میں سے کچھ گورے تھے۔ باقی ہندوستانی جنمیں سے ۲ گورکھوں ۲ مسلمانوں اور ۲ ہندوؤں نے انعام پائے

امرتسر میں پبلک بک ڈپو وسلم ٹریکٹ ایجنسی کو آگ لگی مولوی نظم الدین صاحب کا تمام علمی سرمایہ اور ان کے تالیف کردہ رسائل کا ذخیرہ خاک سیاہ ہو گیا۔

عدن کی ایک چٹھی سے پایا جاتا ہے کہ مہدی عسیر اور ترکی گورنمنٹ کی باہمی مخالفت اب جنگ کی صورت اختیار کیا چاہتی ہے ترکوں نے مقامات متعلقہ کی ناکہ بندی کر دی ہے۔

اٹلی کو اپنی بحری طاقت میں اضافہ کرنے پر اصرار ہے گو دیگر طاقتیں اس کے خلاف ہیں۔ کیونکہ اسے خدشہ ہے کہ دول مذکورہ بحیرہ روم میں اپنی جمعیتیں بڑھا لینگی۔

لاہور میں اتوار کی شام کو ابر رہا۔ خفیف ترشح بھی ہوا۔ اطراف میں کچھ رات گئے تک بجلیاں چمکتی رہیں۔ موسم میں خنکی بڑھتی جاتی ہے

گوجرانوالہ میں مقامی انجمن احمدیہ کا جلسہ ۲۵، ۲۶ اکتوبر کو بڑی کامیابی ورونق سے منعقد ہوا۔

بمبئی میں صنعت وحرفت کو فروغ دینے کی غرض سے ایک پیسہ فنڈ کئی سال سے جاری ہے جسکی مدد سے شیشہ سازی کا ایک کارخانہ چل رہا ہے پچھلے دنوں ایک جلسہ میں اس کے کام

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

ایک نتیجہ خیز خط و کتابت

ذیل میں ہم وہ خط و کتابت درج کرتے ہیں۔ جو ہمارے اسلامی مشنری جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور اٹلی کے ایک مشہور پروفیسر کے درمیان ہوئی۔ اس خط و کتابت کے پڑھنے سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہمارا اسلامی مشنری (خدا اُس کی عمر و صحت۔ اخلاص اور قابلیت میں برکت دے) اشاعتِ اسلام کے کام میں کس سرگرمی سے مشغول ہے اور کس طرح سے مختلف ممالک یورپ کے علم دوست طالبانِ حق رسالہ مسلم انڈیا کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے اور اس کی اسلامی خدمات کے معترف ہوتے جاتے ہیں۔ اس کے خلاف ہمارے مسلمان ہندوستانی اخبار نویسوں کی حالتِ زار کی طرف دیکھئے۔ کہ اُن میں سے بعض کو اشاعتِ اسلام کا کام ہی سرے سے نہیں بھاتا۔ اور اس رعونت میں وہ جناب خواجہ صاحب اور اُن کے کاموں کی بے وقعتی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ایک ایڈیٹر صاحب نے جو بزعم خویش بڑے ماہر و مبصر اور سیاح ہیں۔ یہاں تک لکھدیا۔ کہ اگر پیرس کی مذہبی کانگرس میں بُلاوے کا کمٹ آنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جناب خواجہ صاحب نے اُن کو مدعو کیا ہے۔ تو یہ بے حقیقت امر ہے۔ خیر ان صاحب سے جو کچھ ہو سکا۔ اُنہوں نے اپنے ناظرین میں اپنے خطوط کے ذریعہ سے ہر طرح کی غلط فہمی جناب خواجہ صاحب اور ہمارے سلسلہ کی نسبت پھیلانی شروع کی۔ مگر شکر ہے۔ کہ اب مسلمان ایسے خانہ ساز حامیانِ اسلام کے پھندے میں نہیں پھنستے۔ اور اُن کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ خود یہ صاحب جو دوسروں پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں۔ کونسی شاندار اسلامی خدمات آج تک کر چکے ہیں۔ اُس شخص کی قربانی کے ساتھ جو دنیا کے سب فواید اور وطن کو چھوڑ کر سات سمندر پار محض اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جا بیٹھا ہے اور جسے سوائے خدا کے اور کسی کی مدد کا ذرا بھر سہارا نہیں۔ اُن لوگوں کا مقابلہ کرنا قابل توجہ ہے۔ جو ہزاروں روپیہ سے تھیلیاں پُر کر کے سیر و سیاحت کے لئے جاویں۔ اور نمائشیں دیکھتے پھریں۔ اور ذاتی رسوخ بڑھانے کے لئے امراء و وزراء سلطنت کے دروازوں کی جبہ سائی کرتے پھریں۔

جس وقت جناب خواجہ صاحب یہاں سے اس عظیم الشان مہم کی طرف روانہ ہوئے۔ اُن کے پاس اتنا بھی روپیہ نہ تھا۔ کہ وہ ایک سال تک وہاں پر آسائش گذارہ کر سکتے۔ اگر وہ کسی دنیاوی فائدے ڈگری پانے یا ذاتی رسوخ بڑھانے کے لئے جانا چاہتے تو اپنے رسوخ سے ہی یہاں سے ہزاروں روپے جمع کر کے لے جا سکتے تھے۔ مگر اُس خدا کے بندے نے خدا کے کاموں کی تکمیل خدا تعالےٰ کے سپرد ہی کر دی اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اُس مالک الملک نے اپنے سچے مذہب کی اشاعت کے لئے بہت سے فدائی پیدا کر دیئے ہیں۔ جو خواجہ صاحب کی ہر طرح مدد کرنے پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ اور ایسے ہی نیک بزرگوں کی کوشش کا ثمرہ ہوگا۔ جو اسلام کا جھنڈا سارے یورپ پر لہراتا نظر آئیگا۔ اور اُن کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دے گا۔ ایک شخص نے جانی قربانی کی ہے۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کی امداد میں ہم مالی قربانی سے کام لیں۔ اور اُس کی یہاں تک اعانت کریں کہ وہ روپیہ پیسہ کی طرف سے فارغ البال ہو کر اشاعت اسلام کے کام میں روز بروز زیادہ سرگرمی سے حصہ لے سکے۔ اور اُس کا وہ وقت عزیز جو تحریک و طلبِ اعانت میں خرچ ہوتا رہتا ہے۔ وہ اس طرف سے مطمئن ہو کر اصل مقصود و مدعا میں گذرے جو دین کی تبلیغ و اشاعت ہے پیرس کی مذہبی کانگرس کی واقفیت کی بنا پر ہمارے ناظرین اس سے پہلے جرمنی کے ایک بڑے آدمی کی خط و کتابت جو اُس کے اور خواجہ صاحب کے درمیان ہوئی پڑھ چکے ہیں۔ اب ذیل میں اُن کے ایک پروفیسر کے ساتھ جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ قابلِ غور ہے اس خط و کتابت کی اشاعت اس لئے بھی ضروری سمجھی گئی ہے تاکہ غیر احمدی احباب بھی۔ خواہ علماء ہوں یا قومی لیڈر وقائع نگار ہوں یا صاحبانِ اخبار غرض تمام غیرت مندانِ اسلام اس بارہ میں جناب خواجہ صاحب کو امداد دیں۔ اور اس قسم کا تاریخی ذخیرہ بہم پہنچائیں جن سے ثابت ہو کہ اسلامی فتوحات سے پہلے یورپ کی طرح شمالی افریقہ بھی تہذیب سے معرّا تھا۔ اور اسلام ہی تہذیب لایا۔ ہم جناب شبلی صاحب نعمانی۔ جناب نواب عماد الملک بہادر۔ جناب نواب وقار الملک بہادر۔ جملہ ممتاز اسلامی معاصرین مثل وکیل۔ علی گڈھ گزٹ۔ الہلال وغیرہ وغیرہ نیز تمام علماء و فضلائے ہندوستان سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کا تاریخی ذخیرہ جمع کرنے میں جناب خواجہ صاحب کو پوری امداد دیں۔ خواجہ صاحب نے ترکی اور مصر کے احباب کو بھی لکھا ہے امید ہے یہاں کے حامیانِ اسلام اس بارہ میں کوشش سے کام لیں گے۔ تاکہ جناب خواجہ صاحب اِس مضمون کو مکمل طور پر ماہ دسمبر کے مسلم انڈیا میں شائع کر سکیں۔ والسلام ؎

یہ خط و کتابت نہایت ہی نتیجہ خیز ہے۔ جو مجھ میں اور پروفیسر اٹالوگگ لیو۔ پروفیسر یونیورسٹی پائی سا۔ ملک اٹلی میں ہوئی ؎ (خواجہ کمال الدین از مسجد ووکنگ انگلینڈ)

پروفیسر صاحب کا خط

از یونیورسٹی پائی سا اٹلی مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب میں نے مسلم انڈیا کا اگست نمبر نہایت ہی دلچسپی سے پڑھا۔ خصوصاً وہ آرٹیکل جس کا عنوان "ایک جوابکر کے خیالات اسلام پر" ہے یہ امر نہایت پسندیدہ ہے۔ کہ آپ اُن امور کے متعلق جو اسلام میں عمدہ اور اعلیٰ ہیں۔ یورپ کی رائے کو متاثر کر رہے ہیں اور ساتھ ہی اُس نفرت اور تعصب کو دُور کر رہے ہیں جو اسلام کے متعلق مذہبی نارواداری اور جہالت نے پھیلا رکھی ہے۔ لیکن دوسری طرف ترقی و حسن معاشرت کا دلدادہ کوئی یورپین اُس تباہی و بربادی سے آنکھ بند نہیں کر سکتا۔ جو اسلامی فتوحات نے ایشیائے کوچک۔ سیریا فلسطین اور شمالی افریقہ میں وارد کی۔ اور یہ وہ ممالک ہیں۔ جو ان فتوحات سے پہلے آباد اور مرفہ الحال تھے۔ خصوصاً ترک تو اپنے محکوم ممالک کے لئے ایک مصیبت ہوئے ہیں میرے نزدیک ترک تو بھاری دشمن اسلام ہیں۔ میں ہوں آپ کا صادق اٹالوگگ لیو

جواب از خواجہ صاحب

از مسجد ووکنگ انگلینڈ ۱۲ ستمبر

پیارے جناب! میں آپ کے قدر دان الفاظ کا جو آپ نے اسلامک ریویو کے حسن کارگذاری کے متعلق کہے ممنون ہوں۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ اس کے صفحات امر حقہ کو ظاہر کر کے اُس اسلامی ارفع تعلیم کو پیش کر رہے ہیں۔ جن کو بقول آپ کے مذہبی جہالت اور تعصب نے یہاں چھپا رکھا ہے۔ مجھے آپکے عنایت نامہ کے ایک حصہ سے اختلاف ہے۔ جس میں آپ نے اسلامی فتوحات کو شمالی افریقہ۔ ایشیائے کوچک اور شام وغیرہ کی تباہی کا موجب بتلایا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ جس مذہب کی تعلیم۔ تہذیب و شائستگی کی جان ہو۔ اُس کے پیروؤں کی فتوحات کس طرح تباہی کا موجب ہو سکتی ہیں۔ اور شاید تاریخ زمانہ میرے خیال کی تائید میں ہے۔ بہرحال آپ نے یہ بحث طلب لیکن دلچسپ مضمون چھیڑ دیا ہے۔ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے۔ کہ میں آپ کی تحریر کو اپنے ریویو کے صفحات میں استعمال کر کے اس پر کچھ رائے زنی کروں۔ کیونکہ یہ مضمون عام دلچسپی کا موجب ہوگا۔ ہاں آپ یقین رکھیں۔ میں آپ کا نام نامی ظاہر نہیں کرونگا۔ صرف بصیغہ غائب آپ کا حوالہ دونگا ؎

(میں ہوں آپ کا صادق خواجہ کمال الدین ایڈیٹر اسلامک ریویو)

دوسرا خط

منمقام پائی سا ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء

پیارے جناب۔ آپ کے عنایت نامہ مورخہ ۱۲ ستمبر کا میں مشکور ہوں۔ میں آپکو اجازت دیتا ہوں۔ کہ آپ خوشی سے میرے نام اور میری تحریر کو اپنے رسالہ میں استعمال کریں۔ بیشک یہ امر درست ہے۔ کہ ہمیں اسلامی فتوحات اور ترکی فتوحات میں فرق کرنا ہوگا۔ اور کوئی خلفائے بغداد اور موران سپین کی شان و شوکت کو نہیں بھول سکتا۔ بلکہ سسلی میں بھی اُن کے ایام پُر شوکت گذرے ہیں۔ لیکن تاریخ میں جو نہایت ہی حل طلب معمہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیوں مور (مسلم) اسپین اور اندلس سے نکلتے ہی بالکل پست حالت کو پہنچ گئے سوال حل طلب یہ ہے کہ کل شمالی افریقہ۔ ایشیائے کوچک سیریا فلسطین جو حکومت روما کے ایام زوال تک بھی تہذیب و شائستگی کے اعلیٰ پیمانہ پر تھے وہ کیوں۔ اسلامی فتوحات کے بعد فوراً معمولی حالت سے بھی گر گئے۔ اور خصوصاً جب ترکوں کو طاقت حاصل ہوئی ؎

(پیارے جناب آپ یقین کریں کہ میں آپکا صادق دوست ہوں۔ اٹالوگگ لیو)

یہ ایک پروفیسر سے خط و کتابت ہے۔ جو یورپ کے مشاہیر میں سے ہے اور مجھے پیرس میں ملا تھا۔ اس سے ایک تو یہ امر نظر آتا ہے۔ کہ کس طرح ایک خط کے لکھنے پر پروفیسر مذکور نے اپنی تحریر کو بدل دیا۔ جس الزام کے نیچے اسلامی فتوحات کو لانا چاہتا تھا۔ اُس سے اسلامی فتوحات کو من وجہ مستثنیٰ کرتا ہے۔ اسلامی فتوحات اور ترکی فتوحات میں تمیز کرتا ہے ؎

یہی حالت تمام یورپین تحریرات کی ہے۔ رات دن پولیٹیکل [illegible] اس قسم کی تحریریں یہ لوگ لکھتے ہیں۔ ان سب کی غرض یہ ہوتی ہے کہ [illegible] لوگوں کو اُس ترک تازہ پر رضا مند کیا جاوے۔ جو اسلامی ممالک کے خلاف آجکل جاری ہے۔ علاوہ ازیں بعض ایسے بھی نیک دل ہیں۔ جو واقعی مغالطہ میں ہیں ؎

سخت سے سخت مشکل ایک مبلغ اسلام کو یورپ میں یہ پڑی ہوئی ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام کو قبول کرنے سے پہلے تمر اسلام کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے کوئی تہذیب میں حصہ نہیں لیا۔ ترک اور تو موں کی تباہی کا موجب ہوئے ہیں۔ اگر اسلام خود اپنے پیروؤں کو درست نہیں کر سکا۔ تو ہم اس سے کس طرح متمتع ہو سکتے ہیں؟ پھر جب اصول اسلام ان کے آگے پیش کئے جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ اچھا یہ اصول نظری رنگ میں تو عمدہ ہیں۔ مگر عملاً یہ ناکام ثابت ہوئے ہیں ؎

بہرحال اس پروفیسر کی تحریر کے جواب پر جو انشاء اللہ کل یورپ کے حلقوں میں دلچسپی پیدا کر دیگی۔ ایک سلسلہ بحث مباحثہ کا شروع ہو جاویگا میں نے اس وقت تک دو پروفیسروں کو جو خود اعلیٰ پایہ کے ہیں اپنے ساتھ کر لیا ہے۔ ایک تو پہلے سے اسلامی خیالات کا انسان ہے۔ میری مراد اس سے ڈاکٹر مونٹے ہے۔ جو جینوا یونیورسٹی کا پروفیسر ہے۔ اور مجھ سے اُس کو صرف اسلامک ریویو کے دو نمبر پڑھ کر اس قدر محبت ہو گئی ہے۔ کہ مجھے اب وہ برادر فی الاسلام لکھتا ہے۔ میں انشاء اللہ اس تحریر کا جواب شافی دسمبر کے پرچہ میں دونگا اس کے متعلق بہت کچھ مطالعہ ضروری ہے۔ اور کتابیں منگوائی ہیں۔ اور میری تحریر کی تائید میں ڈاکٹر مونٹے ضرور کچھ لکھیگا۔ خیر یہ ایک عمدہ قلمی جنگ شروع ہوگا۔ جو یورپین حلقہ علماء میں ہوگا۔ اخیر میں اسلامی پبلک کے آگے میری یہ عرض ہے۔ کہ خدا را تبلیغ اسلام اور حقیقت اسلام کو کھولنا تمہارا فرض ہے یہ ایک مشن ہے۔ جس کو جس قدر مضبوط کرو بہت تھوڑا ہے ؎

مراسلات

خدا کے غضب سے ڈرو اور بدگمانی اور فتنہ انگیز باتوں سے بچو

کسی نامہ نگار نے جماعت احمدیہ میں تفرقہ ڈالنے اور لوگوں کو اس جماعت سے بدظن کرنے کے لئے اخبار کشمیری میگزین کے پرچہ مندرجہ ۱۴ ر اکتوبر ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون بعنوان "پیغام صلح اور الفضل" دیا ہے۔ جس میں اس نے اپنے ثالث بالخیر ہونے کا پورا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ ہم احمدی احباب کو اور دیگر اہل اسلام کو واضح کرتے ہیں۔ کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ جماعت احمدیہ میں تفرقہ ڈلوانے اور دیگر احباب کو ان سے بدظن کرنے کی نیت سے لکھا گیا ہے۔ اس لئے ہم ان کی بعض غلط بیانیوں کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو دھوکہ نہ لگے۔

(۱) "پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے احمدی دو تین دفعہ قادیان بھی گئے مگر اُن کے معقول عذروں کو ذرا بھی نہ سنا گیا" ؎

ہمیں افسوس ہے۔ کہ ثالث صاحب نے اللہ اُن کے حال پر رحم کرے ایک مغالطہ کے رنگ میں اخبار پیغام صلح کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے اصل میں دشمنی کی ہے۔ اور کوشش کرنی چاہی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو ان کے برخلاف دکھلایا جائے۔ ہم اُن کی اس امید اور کوشش کو ناکام ثابت کرنے کے لئے عرض کرتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح پیغام صلح سے بفضل خدا بالکل راضی اور خوش ہیں ؎

(۲) "اور سُنئے کہتے ہیں کہ ہمارا ایک امام ہے۔ مگر ہم جابجا ان کے دوسرے امام کے حامی بھی دیکھ رہے ہیں۔ الخ۔ اہل و آل کی فضیلت ماننے اور پیر پرستوں کی طرح باقاعدہ گدی بنانے کا فکر کیا جا رہا ہے"۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ ہم احمدی ہرگز پیر پرست نہیں ہیں۔ ہم خدا پرست ہیں۔ ہم نے خدا کے تازہ نشانوں کو دیکھا۔ اور دل سے وحدہٗ لاشریک زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کا سچا اور خاتم النبیین رسول یقین کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم کو اپنا ہادی برحق مانتے ہیں۔ اور حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت رسول کریم کا سچا نمونہ اور اسلام کا ایک برگزیدہ امام یقین کرتے ہیں۔ اور آپ کے اس فرمان کے ماتحت "چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد اور لوگوں سے بیعت لیں" حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ کو جو کہ جماعت میں نہایت پاک نفس انسان ہیں۔ اور علوم دینی اور

دنیوں میں فی زمانہ دنیا میں لاثانی ہیں۔ اور تقویٰ اور طہارت میں اعلےٰ پایہ رکھتے ہیں۔ چالیس آدمیوں نے نہیں۔ بلکہ ساری جماعت نے احمدیہ جماعت کی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و تائید سے اپنا امام تسلیم کیا ہے۔ جن کی فرمانبرداری اور متابعت سب جماعت احمدیہ اپنا فرض سمجھتی ہے۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی فرمان میں ایک شوشہ بھر بھی تبدیلی نہیں کی۔ پھر دوسرا امام ہونے کا الزام ثالث صاحب آپ کس طرح لگاتے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ جیسی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں سلسلہ کے ہر کاروبار کا انتظام کرتی تھی ویسی ہی اب بھی کر رہی ہے۔ جس کا جی چاہے۔ جاکر دیکھ لے۔ افسوس ہے۔ کہ اس میں بھی ثالث صاحب نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

اور جو حضرت میر ناصر نواب کی نسبت فرمایا ہے۔ سو اس کی نسبت عرض ہے کہ وہ سلسلے میں سے کسی پر ناراض ہوں یا گالیاں دیں تو ان کو حق ہے سلسلے کے سب احباب ان کو اس بزرگ رشتہ کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اُن کو ہے۔ بُرا نہیں مانتے اور اس لئے جو نیک کام ہو اس میں حصّہ لینا اپنا فرض سمجھتے ہوئے شامل ہو جاتے ہیں۔

انصار اللہ کی نسبت معترضین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کیا احمدی جماعت جو مسلمانوں سے علیحدہ ہوئی تھی۔ وہ اپنا کام ختم کر چکی۔ جو انصار اللہ کی ضرورت پڑی۔ یہ ایک اعتراض ہے۔ جس کا ذکر اور جواب میاں صاحب خود اپنی اخبار الفضل میں دے چکے ہیں۔ ہم اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کی وجہ سے بھی کوئی اختلاف جماعت میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ اخیر میں ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی ضلالت اور گمراہی سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔

ایک احمدی

احمدی احباب سے عرض

السلام علیکم ورحمۃ اللہ دوستو! مجھے ابھی صبح کو یہاں ایک احمدی بھائی ملے ہیں جو لاہور کی جماعت کے مقامی حالات سے واقف ہیں۔ اُن سے معلوم ہوا ہے کہ "نسیدہ" کا وہ مضمون مطبوعہ پیغام صلح جس کی وجہ سے مطبع رفاہ عام کی ضمانت گورنمنٹ نے ضبط کی ہے۔ حضرت امیر المومنین نے ناپسند فرمایا ہے اور ایڈیٹر صاحب پر بھی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور یہ کہ حضرت صاحب کے اتنا کچھ احساس اور ایما کو معلوم کرکے کئی یا بہت سے احمدیوں نے پیغام صلح کی خریداری بند کر دی ہے۔ یا خریداری کے لئے آمادہ تھے۔ تو رک گئے ہیں۔ ضبطی ضمانت کا افسوس جتنا ہمارے دوستوں نے محسوس کیا۔ اتنا میں بھی اور تمام احمدی بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ایڈیٹر صاحب نے پریس ایکٹ کے دقائق کو ملحوظ رکھ کر اپنی نازک ذمہ داری کو نباہنے میں ارادتاً یا سہواً کچھ بے احتیاطی کا ارتکاب کیا ہو۔ مگر دوستو کیا اس نقص کا علاج یہی ہے کہ جو آپ نے اختیار فرمایا؟ پرچے کی خریداری بند کر دینا اس نقص کا علاج نہیں ہو سکتا۔ اگر احباب نے از خود کوئی نقص دریافت کیا۔ یا حضرت غریب نواز کی ناراضگی معلوم کی۔ تو اس کا مفید علاج یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ایڈیٹر صاحب کو اخلاص سے نصیحت کرتے۔ کہ آیندہ وہ زیادہ محتاط رہا کریں۔ کسی سہو یا غلطی سے بگڑ کر پرچے کی خریداری کا یک لخت بند کر دینا ایک طرح کی سٹرائیک ہے۔ جو ہمارے بھائیوں نے برتی ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ حضرت غریب نواز ایداللہ بنصرہ نے یہ تو نہیں فرمایا۔ کہ پرچے کی خریداری چھوڑ دو۔ پیغام صلح کسی کا ذاتی پرچہ نہیں ہے۔ جس سے آپ ایسا سلوک کر رہے ہیں۔ یہ سوسائٹی کا اخبار ہے۔ اور اس کی ہر ایک اصلاح تمہارے ہمارے اپنے اختیار میں ہے خریداری بند کرنے کا سلوک تو ایسے پرچے سے ہونا چاہیئے۔ جو کسی کا ذاتی ملک ہو اور سوسائٹی یا پبلک رائے کی قدر نہ کرکے شخصی طرز پر اپنا رویہ رکھتا ہو۔ اور باوجود مشوروں کے اصلاح پذیر نہ ہوتا ہو۔ تو کچھ مدت کی انتظار کے بعد ناچار اس کی خریداری بند کر دی جائے۔ جو ایک آخری چارہ ہے۔ جن عظیم مقاصد پر یہ پرچہ نکالا گیا ہے۔ ان کے پورا کرنے کے لئے بزرگوار ایڈیٹر صاحب ایسے سانچے میں ڈھل کر کام کر رہے ہیں۔ جس میں سرمو کمی یا کجی یا خامی نہیں پائی جاتی۔ پیغام صلح کا ایک ایک ایڈیٹوریل مضمون ایسا چھبتا ہوا اور تیر بہدف ہوتا ہے۔ جس سے میرے جیسے آدمی کے دل میں احمدیت کا برق سا اثر بیٹھ جاتا ہے اور احمدیت کی شان بیش از بیش میرے دل میں گھر کر جاتی ہے۔ ایسی حالت میں کسی ایک غلطی کی برداشت ہم سے نہ ہو سکے یہ ہماری احمدیت کی شان سے بعید ہے۔ والسلام خاکسار دوست محمد حجانہ از جام پور۔

(نوٹ۔ ناچیز خدام پیغام کی نسبت جو حسن ظن آپ نے ظاہر فرمایا ہے آپ کی محبت اور اخلاص کا نتیجہ ہے۔ ورنہ آنیم کہ دانیم۔ ہاں یہ البتہ ہماری شب و روز دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں سب کو اپنے پیارے دین اسلام کی خدمت میں ثابت قدم رکھے اور روز بروز زیادہ سعی و اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین! رہا حضرت خلیفۃ المسیح (ایداللہ بنصرہ) کا اخبار سے راضی یا ناراض ہونا سو حضرت ممدوح ہم سے بفضلہ ہر طرح راضی ہیں۔ اُن کی ذات بابرکات سے ہم نہیں سمجھتے۔ کہ کس طرح آپ نے توقع کر لی۔ کہ ان کے کمترین غلاموں سے بالفرض کوئی فروگذاشت ہو بھی جائے۔ تو آپ تنگ دل ہو کر بالکل اخبار کو بائیکاٹ ہی کر دینے پر آمادہ ہو جائیں۔ یا جماعت کو ایسا ارشاد فرمائیں۔ اور نہ حضور نے اب تک ایسا کوئی امتناعی حکم نافذ فرمایا۔ جو احباب محض سُنی سُنائی افواہوں کی بنا پر اپنے دل میں کسی قسم کا سوء ظن یا انقباض پائیں۔ اُن کے لئے بہترین راہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ بکثرت استغفار کریں۔ اور خود حضرت خلیفۃ المسیح سے بذریعہ عریضہ صاف طور پر پوچھ لیں۔ والسلام۔ پیغام صلح)

مختلف واقعات اور مفید معلومات

یہودیوں کی بیداری فلسطین کا ایک مالدار یہودی اس انتظار میں سرگرداں ہے۔ کہ بادشاہ اسرائیل آیا چاہتا ہے۔ ان کا ظہور کا زمانہ قریب ہے اس لئے وہ اپنے قومی بادشاہ کا استقبال کرنے کے لئے خوب ہاتھ پاؤں مارنے لگا ہے۔ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ ملک شام میں ہزار ہا ایکڑ اراضی کا ایک قطعہ خرید کرے۔ اس میں یہودی قوم کے پراگندہ شیرازہ کو متحد کرکے بسائے۔ تاکہ جس وقت حضرت بادشاہ اسرائیل کرم تشریف لائیں اسرائیلی قوم ان کے استقبال کے لئے تیار رہ جائے۔ توریت مقدس میں اس کا حوالہ ہے نصاریٰ اور اہل اسلام میں مسیح و مہدی آخر الزمان کا انتظار ہے۔ بدھ مذہب والے بھی کسی کا آنا مانتے ہیں۔ ایسے ہی ہندوؤں میں بھی کلکی بھگوان کے آنے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ (مگر افسوس ان تمام قوموں میں بہت کم ہیں جو آنیوالے کو سینہ پر ٹھنڈے دل سے آمادہ ہوں۔ سارے اشتیاق و انتظار ظہور سے پہلے ہی ہوتے ہیں۔ جو بعد میں ہٹ دھرمی اور ضد سے بدل جاتے ہیں۔ پیغام)

کنور کا خطاب ممالک متحدہ میں اکثر ایسے اشخاص ہیں۔ جن کے بزرگ راجہ مہاراجہ ہو گئے ہیں۔ لیکن بعد میں انقلاب زمانہ کے باعث وہ راجہ سے معمولی زمیندار رہ گئے ہیں۔ مگر نسل راجگی سے ہونے کے باعث اپنے نام سے پیشتر کنور کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ ممالک متحدہ نے تجویز کر دی ہے۔ کہ آیندہ ان راجاؤں کے لڑکے کنور کا لفظ اپنے نام کے ساتھ لگایا کریں۔ اس پر کچھ لوگوں کو ناگوار گذرا ہے۔ اور مقامی کونسل کے ایک ممبر نے اس کے رد کرنے کی بابت ایک تجویز پیش کی ہے۔ سرکار کی جانب سے جواب ملا ہے۔ کہ راجاؤں کی اولاد کے علاوہ دوسرے لوگوں کو سرکار کی طرف سے کنور کا خطاب ملا کرے گا۔

جنگی اور تعلیمی مصارف۔ بلغاریہ نے ۱۹۱۱ء میں فوج پر ۳۹۶۲۲۰۰۰ فرنک اور تعلیم پر ۲۲۵۹۸۰۰۰ فرنک صرف کئے۔ اُس وقت اس کی رعایا کی تعداد ۴۳ لاکھ ۹۲ ہزار تھی۔ سرویہ نے اس سال فوج پر ۲۷۰۰۹۰۰۰ فرنک اور تعلیم پر ۸۳۰۰۰۰۰ فرنک صرف کئے ہیں۔ اس کی رعایا کی تعداد ۲۹۲۹۰۰۰ تھی۔ یونان نے اس سال فوج پر ۲۹۰۹۰۰۰۰ فرنک اور تعلیم پر ۹۱۲۰۰۰۰ فرنک صرف کئے۔ اس وقت اس کی رعایا کی تعداد ۲۶۳۲۰۰۰ تھی۔ یونان نے فوج کی نسبت تعلیم پر بہت کم خرچ کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ملک میں عام طور پر مقامی تعلیم کا چرچا ہے۔ اور اہل ملک نے یہ امر اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ اور اس کے لئے ملک کے ہر ایک حصہ سے امدادی چندہ موصول ہوتا رہتا ہے اسال مانٹی نیگرو نے اڑھائی لاکھ فرنک فوجی مصارف پر اور ۲ لاکھ ۷۴ ہزار تعلیمی امور پر صرف کئے ہیں۔ حالانکہ اس کی رعایا کی تعداد ۲½ لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔

سرمایہ اعانت۔ ملک معظم جارج پنجم نے مصیبت زدگان کان پور کوئلہ کارڈف کے سرمایہ اعانت میں پانچسو پاؤنڈ عطا کئے۔ مارکوئیس بیوٹ نے ڈیڑھ ہزار اور کوئلہ کی تین کمپنیوں میں سے ہر ایک نے ہزار ہزار گنیاں مرحمت کیں۔ مینشن ہاؤس لندن نے بھی چندہ کھول دیا ہے۔

غفلت مجرمانہ۔ زاید مجسٹریٹ ڈھاکہ کی عدالت میں مسٹر ایف ایف جیل کے خلاف غفلت و سہل انگاری میں بندوں سے دو آدمیوں کو

مجروح کرنے کا مقدمہ پیش ہوا۔

نامور سیاح۔ آیندہ موسم سرما میں بعض سربرآوردہ سیاحوں کے دہلی آنے کی توقع کی جاتی ہے۔ شہزادہ و شہزادی جو شاہ اٹلی کی سالی ہیں دہلی میں قیام فرمائیں گی۔ جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ مسٹر ایما ناظر دلیوے تحصیں اور مسٹر کنگ ایم پی کے ورود کی بھی توقع کی جاتی ہے۔

بڑی نہر کی تجویز۔ کلکتہ کو سٹیموں کی آمدورفت کے لئے مشرقی بنگال کے ساتھ ملحق کرنے کی بابت انجنیر نے اپنی رپورٹ شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دریائے ہگلی کو بذریعہ نہر کٹلی ندی سے لایا جائیگا جس پر دو کروڑ روپیہ لاگت آئیگی۔ اور پھر اس نہر میں سٹیمر چلا کریں گے۔

حجاموں کی فتح۔ نصبہ کڑی علاقہ ریاست بڑودہ کے حجاموں نے قرار دیا تھا۔ کہ آیندہ وہ موچیوں کے گھر کے پانی سے حجامت نہ بنائیں گے اس پر بڑی کشمکش رہی۔ لیکن آخر کار موچیوں نے مان لیا ہے۔ کہ وہ تالاب یا کنوئیں سے تازہ پانی لا کر حجامت بنایا کریں گے۔

ٹوپی کی جگہ پگڑی۔ صوبہ کڑی (بڑودہ) کے اول کارکن صاحب نے ملازموں کی بابت حکم دیا ہے۔ کہ وہ ٹوپی کی بجائے پگڑی کا استعمال کیا کریں۔ اور اگر کوئی ٹوپی اوڑھ کر آئیگا۔ تو اس کی غیر حاضری لگائی جائیگی۔

افواہ ہے۔ کہ آنریبل مرزا عباس علی بیگ ممبر انڈیا کونسل اپنے عہدہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد ریاست بڑودہ میں کسی اعلیٰ عہدہ پر متعین کئے جائیں گے۔

آمدنی ریلوے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ستمبر کے آخری دس روز میں تخمینہً ۱۹۸۰۰۰ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ جو سال گذشتہ کے انہی دنوں کی آمدنی سے قریباً ۲ لاکھ کم ہے۔

عالی اعزاز۔ باغبانپورہ میاں مینلی کے ایک نہایت کامیاب نونہال میاں محمد فخر الدین صاحب خلف میاں محمد امین الدین صاحب جنھوں نے تھوڑے عرصہ قبل امتحان انجنیری انگلستان میں پاس کیا ہے اور امپیریل سروس میں داخل ہوئے ہیں۔ بعد تکمیل تعلیم اپنے وطن واپس پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر تمام مسلمان و ہندو معززین شہر ان کے ملنے کے لئے موجود تھے۔

ہز آنر کو حادثہ۔ افسوس کہ حضور لاٹ صاحب پنجاب پچھلے پیر کو کسولی میں ڈپٹی کمشنر بہادر کے بنگلہ پر گھوڑے سے اترتے ہوئے گر پڑے تھے کہنی [illegible] چوٹ آئی۔ جو شکر ہے کہ ضرب شدید نہ تھی۔ لاہور پہنچنے پر بذریعہ عکس (X) شعاعوں کے معلوم ہوا۔ کہ ہڈی کو ضرر نہیں پہنچا۔ صرف کہنی اتر گئی ہے جسے جلد ہی آرام ہو جائیگا۔ ہز آنر رونق افروز ہیں۔ امید ہے کہ ملتوی شدہ دورہ یکم نومبر کو گورداسپور سے پھر شروع کریں گے۔

باقی برقی خبریں (صفحہ ا کالم ۲ سے آگے)

مالی مشکلات اور دیوالے۔ بمبئی ۲۲ اکتوبر دیسی دلالوں کی ایسوسی ایشن کے ڈائرکٹروں نے جو اس بات کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ دیوالی کے موقع پر ڈیپوزٹ مقرر نہیں کریں گے اس کی وجہ سے بمبئی کے بازار حصص میں بڑی کھلبلی پڑی ہوئی ہے۔ خبر لگی ہے۔ کہ تاراچند چیلارام نامی مشہور ملتانی کوٹھی نے بھی دیوالہ نکال دیا۔ جو بمبئی (مانڈوی) میں موتیوں ہندوستانی پارچات اور ایشیاء برآمد کا بنج کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس فرم کے ذمہ چالیس لاکھ کے قریب قرضہ ہے۔ ایک اور ملتان کی دکان نجیلداس تیجو مل نے بھی لین دین بند کر دیا ہے۔ جس پر قریباً ۹ لاکھ دینا ہے۔ ایک گھی کے بیوپاری نے جین پور بند اور کاٹھیاواڑ سے گھی منگا منگا کر اکٹھا کر رکھا تھا۔ لاگی بند کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے گھی کے بیوپار میں بڑا روپیہ پیدا کیا ہے۔ اور کاٹھیاواڑ کے گھی کا نرخ ۲۲ سے ایک دم ۲۸ روپے من کر دیا تھا۔ مگر اس ہلچل میں آج صبح اتر کر پہلے ۲۶ اپر پہنچا۔ پھر اور بھی گر کر ۱۹ اپر آ رہا۔ اس گھی والے کو ۳ لاکھ روپیہ دینا ہے۔ بنگال بنک نے آج صبح فرد تعداد شائع کی۔ جس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا بیلنس اس وقت ۲۷ لاکھ ہے۔ سرکاری شرح ۲ فی صدی جوں کی توں ہے۔ سرکاری کاغذ کا کاروبار بھی سست ہے۔ کپڑے کی منڈی میں تشویش پھیل رہی ہے۔ مگر سوداگران پارچہ کو امید ہے کہ دیوالی تک حالت بہتر ہو جائیگی۔

بلغاری ترکی میں (لندن ۲۰) بلغاری افواج رفتہ رفتہ اُن تمام مقامات کی طرف جو ترکوں کے قبضے میں [illegible] بڑھتے جا رہے ہیں۔ جن کو بلغاری حوالہ کر چکے تھے۔ جمال بے فوجی گورنر قسطنطنیہ گوملجیہ کی طرف آ گئے ہیں۔ تاکہ وہاں کی مسلمان آبادی کو جو بلغاریہ کی رعیت بننے سے سخت ناراض ہے۔ اس بات کی ترغیب دیں کہ بلغاریہ کے احکام کو بلا مزاحمت اور حیل حجت کے قبول کر لیں۔ بلغاری فوجوں نے مقامات مصطفےٰ پاشا اور ماؤنٹ ٹلوٹیر سنوو کو مسمار پایا۔ دریائے اردا کے جنوب کی طرف کے دیہات میں آگ لگی ہوئی ہے۔ جو لوٹتے ہوئے باشی بزوق لگا گئے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں تعلیم امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی و تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ یٰاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْـًٔا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

اخبار پیغامِ صلح لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ لے ششماہی ہے۔ طلبا سے للعہ اور عما
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشا اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں } احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۸ر ذیقعد ۱۳۳۱ھ ہجری | نمبر ۴۸

تازہ برقی خبریں

بلقان | افواج سرویہ کی واپسی (بلغراد ۲۶ر اکتوبر) سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ تمام سرری سپاہ البانیہ سے واپس بلائی گئی ہے۔

بلوائیوں کو سزا (وکٹوریہ ۲۴ر اکتوبر) برٹش کولمبیا میں کان کنوں نے پچھلے دنوں جو فساد کیا تھا۔ اس کی پاداش میں ۵ شخصوں کو دو دو سال کی سزا ہوئی۔ ۲۴ کو ایک ایک سال اور ۲۰ پونڈ جرمانہ۔ ۱۱ کو ۳ ماہ قید اور ۵۰ پونڈ جرمانہ۔ باقی ملزم ابھی حراست میں رہینگے۔ انکی تحقیقات دسمبر میں کیجائیگی۔

اور حادثہ۔ ڈاسن واقع نیو میکسیکو میں کوئلہ کی ایک کان اڑگئی۔ ۲۸ آدمی زندہ درگور ہو گئے تھے۔ ۶ کی لاشیں ملبہ میں سے نکالی گئیں اور کل ۲۲ جانبر ہو سکے۔

ٹھوکر سے ہلاک (کلکتہ ۲۸ر اکتوبر) شام نگر کے کارخانہ سنی میں ایک بہاری نیوگی نام ہینڈرسن رابرٹ اور برائٹن انجنیر کی ٹھوکر سے ہلاک ہو گیا تھا۔ اسپر زیر دفعہ ۳۰۶ تعزیرات ہند مقدمہ چل رہا ہے۔

مقابر کی بیحرمتی (بمبئی ۲۷ر اکتوبر) چارنی روڈ والا بوہرون کا قبرستان جو قریباً ایک صدی سے ان کے کام میں آرہا تھا۔ اس کی قبروں کو کسی شریر نے مسمار کرا دیا۔ بمبئی کو بوہرون میں سخت جوش پھیلا ہوا ہے۔ مجرم ابھی تک نہیں پکڑے گئے پولیس کمشنر کیخدمت میں اس کے متعلق یادداشت بھیجی گئی ہے۔

بڑا بھاری دیوالہ (" - ") شیخ عبدالعزیز کے بیٹے شیخ عبدالرحمن کا دیوالہ نکل گیا۔ کوٹھی کا نام مسٹر لائن راشیر سبر مشہور ہے بمبئی بھر میں موتیوں کا بیوپاری ان سے بڑا کوئی نہ تھا۔ تمام اثاثہ اور حساب کتاب عدالت دیوالہ کے سپرد کیا گیا۔ ان کے ذمہ ایک کروڑ روپیہ کے قریب قرضہ ہے۔

بمبئی کا بازار حصص۔ آج حسب معمول کھل گیا۔ دلالوں کی ٹولیاں آپسمیں صورت حال کی نسبت رد و قدح اور معاملہ کرتی پھرتی ہیں۔

مقدمہ ستی (الہ آباد - ") مینپوری کے مقدمہ ستی کی ہائیکورٹ میں آج پیشی تھی۔ آنریبل مسٹر موتی لال نہرو وغیرہ کے بیانات لیے گئے فیصلہ ہنوز صادر نہیں ہوا۔

قیصر جرمنی (ویانا - ") قیصر جرمنی آسٹریا کے شہنشاہ فرانسس جوزف اور کونٹ وان برچ ٹولڈ کے ساتھ دیر تک مختلف معاملات پر باتیں کرینگے بعد کل شب کو مراجعت فرمائے دار السلطنت ہوئے۔

اخباری چہ میگوئیاں (لندن ۲۷ر اکتوبر) ہوم رول کے بارہ میں مسٹر اسکوئتھ کی تقریر حال پر اخبارات برطانیہ میں بہت کچھ لے دے ہو رہی ہے

متفرق خبریں

طبی کالج دہلی کی امداد میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ۱۵ ہزار روپیہ یکمشت عطا فرمایا اور ۱۸ ہزار روپیہ سالانہ جو کہ تک سمت ۱۹۷۰ سے ششماہی اقساط میں مرحمت ہوا کریگا۔ اس عطیہ اور وظیفہ کی سند بھی عطا کی جائیگی

جگن ناتھ کے مندر میں سناتن دھرم سبھا نے ۸ ۲ر اکتوبر کو ایک جلسہ کر کے حدود پوری کے اندر مویشیوں کی قربانی اور گوشت کی فروخت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔

سکیت میں دسہرہ کے موقعہ پر بکرے و بھینسے جو بطور بھینٹ ہلاک کئے جاتے تھے۔ یہ رسم مہاراجہ صاحب نے موقوف کر دی۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی اعانت میں لالہ نرائن داس کھنہ سوداگر شال کلکتہ نے فنڈ کھولا اور بنگالی اخبارات نے اس بارہ میں پرزور اپیل شائع کی ہے۔

لاٹ صاحب صوبہ متحدہ نے انسداد قحط کے وسائل پر غور کرنے کی غرض سے بریلی میں پہلی ڈویژنل کانفرنس منعقد کی۔ اور طے ہوا کہ فی الحال قسمت روہیلکھنڈ کے صرف ضلع بدایوں میں امدادی کاموں کی ضرورت ہوگی بشرطیکہ بارشیں خاطر خواہ ہو جائیں۔

بنگلور میں وبائے طاعون پھوٹ پڑی ہے۔ حکام انسدادی تدابیر میں مصروف ہیں

ہاوڑا کو آتی ہوئی ۲۴ ڈون پسنجر ٹرین کی پچھلی سات گاڑیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔ ایک مسافر سخت زخمی ہوا۔

گوالیار کی سرائی گھوڑ دوڑ ماہ نومبر سے شروع ہو جائیگی۔

ہفتہ گزشتہ کو پی اینڈ او کمپنی کا جو میل سٹیمر بمبئی سے روانہ ولائت ہوا اس میں منجملہ دیگر مسافروں کے یہ صاحبان بھی سوار ہیں۔ مسٹر عبدالرشید۔ مسٹر امیر علی مسٹر چیٹرجی۔ مسٹر نہی بھائی۔ قاضی عبدالغنی۔ مسٹر رحیم الدین۔ مسٹر شریف

بنارس میں سوادھین بھارت نام باغیانہ تحریر کے پرچے گذشتہ پیر کو پھر جابجا چسپاں پائے گئے۔ اس کے متعلق چند دکانوں کی تلاشی بھی لی گئی ہے۔

مدراس میں پچھلی جمعرات کو ایک ۱۱ سالہ نابالغ راجکمار نے شیر بی کا شکار کیا

کیاماڑی کے افسران صیغہ محاصل نے ایک پٹھان کو جو خلیج فارس سے آرہا تھا۔ بغیر لائیسنس ریوالور اور کارتوس رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا۔ سٹی مجسٹریٹ کراچی نے ۴ ماہ قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

لاہور کی پولیس نے ۲۸ تاریخ کو ۱/۲ ۱۲ بجے کے قریب جو ہنہ بازار میں ایک بالا خانہ پر چھاپا مارا۔ اور ۱۳ ہندو مسلمان قمار باز گرفتار کئے

افسوس ہے محمد شفیع صاحب بالقابہ کے بالد ماجد پرسوں شب کو انتقال فرما گئے۔

افواہ ہے کہ احاطہ بنگال میں انتظامی معاملات پر غور کرنے کی غرض سے جو سرکاری افسروں کی کمیٹی مقرر ہوئی ہے وہ صوبجات بنگال و بہار کے درمیانی علاقہ کی تقسیم پر بھی غور کریگی۔

افواج ہند کے موجودہ سپہ سالار ، ر اربح کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائینگے۔

جنرال ریلیف کی فوجیں خیریت سے چکدرہ پہنچ گئیں۔

چورنگی بمقام کلکتہ میں بلیک واچ کے دو گورے ایک درزی کی دکان میں نقب لگاتے اور چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے۔

ہندوستان کے بعض ڈائرکٹران ریلوے نے ہدایت کی ہے کہ گاڈ دبلی پر اور رجسٹروں میں لفظ یوروشین کی جگہ اینگلو انڈین لکھا جائے۔

آنریبل مسٹر جسٹس اشوتوش چودہری کو حضور ملک معظم نے ۱۵ر نومبر سے ہائیکورٹ کلکتہ کا مستقل جج مقرر فرمایا۔

وائسریگل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس اول دہلی میں ۶ جنوری کو منعقد ہوگا

لاہور میں سناتن دھرم سبھا سکول کی عمارت کا بنیادی پتھر ۵ر دسمبر کو حضور وائسرائے رکھینگے۔

دو آبہ بینک کے حصہ داروں کا ایک جلسہ خاص اسکے رجسٹری شدہ دفتر واقع قیصر باغ امرتسر میں ۹ر نومبر کو ہوگا۔ تاکہ کاروبار بینک از سر نو جاری کرنے کی تجاویز کرنے پر غور کیا جائے۔

پنجاب یونیورسٹی کا نوکیشن میں شامل ہونیوالے طلبا کو ہدایت کی گئی ہے کہ ۲۲ر دسمبر کو بارہ بجے جدید یونیورسٹی ہال میں حاضر ہوں۔ جو اسوقت نہ آسکیں گے۔ انہیں اگلے دن بھی شریک ہونیکی اجازت نہ ہوگی۔

ہندو ملازمان پشاور نے ایک عام ریڈنگ روم کھولا ہوا ہے جس میں اکثر و بیشتر انگریزی نیز دیسی اخبارات آتے ہیں۔

ڈیرہ غازیخاں کے بار روم میں بار ایسوسی ایشن کی طرف سے شیخ دانشمند مرحوم ایم اے۔ آئی سی مرحوم کی وفات پر اظہار رنج اور پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کا جلسہ کیا گیا۔

سوامی دیانند سرسوتی کی برسی ۲۹ر اکتوبر کو آریہ پرتی ندی سبھا کے مکان میں منائی گئی۔

فرسٹ پنجاب والنٹیر رائفلز کے آنریری کرنیل مسٹر لوئی ڈین سنتعفی کی جگہ لاٹ صاحب حال ہو گئے ہیں۔

ملتان سول ڈویژن میں گورنمنٹ پلیڈر کے منصب پر دیوان کھلنداس رام پر کمیٹی سال کے واسطے مقرر کئے گئے۔

اعتذار - بتقریب دیوالی مطبع بند ہونیکی وجہ سے اخبار حسب معمول ایک دن پہلے والا دوبارہ نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ ہمارے معزز خریدار معاف فرمائینگے (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء نمبر ۴۸

کیا یہ مطالبہ واقعی ہتک آمیز ہے

قابل توجہ حامیان اتحاد

ہمارا کل ہمعصر آریہ گزٹ ہندو مسلمانوں کے اتحاد پر اظہار رائے کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ یہ سوال بار بار اٹھا۔ دونو طرف سے باہمی مصالحت کی مختلف تجاویز پیش کی گئیں لیکن افسوس ابھی تک کوئی تسلی بخش نتیجہ نہیں نکلا۔ ہندوں نے ہر موقعہ پر مسلمانوں سے یگانگت پیدا کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن مسلمان ہمیشہ اپنی بڑھی ہوئی پولیٹیکل اہمیت کے ناز پر ہندوؤں سے الگ رہنے کی پالیسی اختیار کرتے رہے پچھلے دنوں میں جبکہ مسلمانوں پر بھی مصیبت آئی تو ہندوؤں نے نہایت فراخ دلی سے انکی مدد کی۔ ٹرکی اور کانپور کے معاملہ میں بھی کھول کر چندہ دیا۔ اس پر چند سمجھدار مسلمانوں کے دل میں یہ نیک خیال پیدا ہوا کہ اپنے ہمسایہ قوموں کے ساتھ تنگدلی اور خصومت نہیں بلکہ صلح اور آشتی کا سلوک روا رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ یہ مبارک تحریک اب تک جاری ہے۔ لیکن بعض تنگ دل اصحاب ایسے ہیں جنہوں نے ہمیشہ ہندوؤں کی دل آزاری اور مذہبی توہین کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور وہ یہ نہیں چاہتے کہ دونوں ہمسایہ قوموں میں کبھی اتفاق ہو۔ . . . بعض مسلمان اسقدر ستم ظریف واقع ہوئے ہیں۔ کہ وہ ہندوؤں سے چھیڑ چھاڑ کرنے اور ان کے مذہبی جذبات کی توہین کے لئے نت نئی اُپج لاتے ہیں۔ اور ان کے آئین و اطوار کی تہ میں یہ خیال کام کرتا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوؤں کی ہستی کو ملیامیٹ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے ہند و مسلمانوں کے باہمی اتفاق کی اپنی قسم کی نرالی اور عجیب یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہندو صدق دل سے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا کلمہ پڑھ لیں اور مسلمان انکی خاطر گائے کا گوشت ترک کر دیں مطلب یہ کہ تمام ہندو اپنے آبائی مذہب کو خیرباد کہکر اسلام قبول کر لیں۔ اس سے بڑھکر جاہلانہ توہین آمیز مطالبہ کیا ہو سکتا ہے۔ نہ معلوم اس "چاہتی ہوگی" کی فرمائشیں اور کیا صورت اختیار کرینگی !!

آریہ گزٹ اگر ایک سمجھدار کمیونٹی کا آرگن نہوتا تو شاید اسکی یہ تحریر چنداں قابل اعتراض اور موجب ملال نہ سمجھی جاتی۔ لیکن بحالت موجودہ ہمیں سخت افسوس آتا ہے کہ اتحاد جیسے اہم مقصد پر لکھتے ہوئے اور "پیغام صلح" جیسے غور طلب نیک تحریک کا جواب دیتے ہوئے اس نے کچھ بھی دیانت متانت اور معقولیت سے کام نہیں لیا۔ ہمعصر مذکور نے ممکن ہے کہ اپنے نزدیک اس معاملہ میں اخبار ہذا کو پیش نظر رکھا ہو۔ لیکن ہمارے ناظرین اکثر و بیشتر اس امر سے آگاہ ہونگے کہ اس بحث میں محرک اصلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ مبارک پیغام صلح ہے جو ہندو کمیونٹی کو آج سے چند سال قبل اسی شہر لاہور میں پہنچایا گیا تھا۔ اور جسکے مقاصد کی توضیح خود اخبار ہذا میں بھی ایک سے زیادہ مرتبہ کی جا چکی ہے اہل احباب کو اس مقدس پیغام کے جمیع مطالب اچھی طرح یاد ہیں۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہمعصر مذکور نے ہندوؤں کو چونکا لینے کے لئے کسقدر قطع برید اور افترا پردازی سے کام لیا ہے۔ کلمہ طیبہ پڑھ لینے کے (بخیال خویش) توہین آمیز مطالبہ کا تو ذکر کیا مگر اس کے دیگر ضروری پہلوؤں کو بہانے ہی صاف اُڑا ہی گئے ہیں۔

اگرچہ آریہ گزٹ کی اس تحریر میں اوپر اور بھی چند باتیں قابل جرح اور غلط بیانی پر مبنی ہیں۔ لیکن ہم یہاں صرف اسی بارہ میں اصلیت پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ تاکہ پبلک غلط فہمی سے بچے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام صلح کا مدعا حقیقت میں ان تنگ خیالیوں سے جو ہمعصر کو ہندو مسلمانوں کی طرف منسوب کی ہیں نہایت اعلیٰ و ارفع ہے اسکی بنائے محکم اس پاک اصول پر رکھی گئی ہے کہ دونو قومیں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ راست بازوں کی عزت اور احترام کرنے میں متفق ہو جائیں اور ایک دوسرے کے مسلمہ بزرگوں اور پیشوایان دین کی بدگوئی و توہین کا نحس و نامبارک شعار ترک کر دینے کا عہد واثق کر لیں۔ اسی طرح فریقین یہ بھی اپنے اوپر لازم کر لیں کہ ایک دوسرے کی مسلمہ کتب مقدسہ کی تحقیر نہ کرینگے وغیرہ وغیرہ۔

ہم نہیں سمجھتے کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کو کیوں ایک توہین آمیز مطالبہ قرار دیا گیا ہے۔ اگر عمداً پبلک کو دہوکے میں ڈالنے کے لئے یہ طرز تحریر اختیار نہیں کیا گیا۔ تو کم از کم صاحب مضمون کی علمی پردہ دری اس سے ضرور ہوتی ہے۔ اس کلمہ طیبہ کے جزو اول کا مفہوم خدا تعالیٰ کی توحید کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ تو کیا آریہ صاحبان توحید کے مدعی نہیں ہیں۔ کیا ایک امر حق کی مخالفت کے جوش میں وہ پھر ۳۳ کروڑ معبودوں پر ایمان رکھنا اور انکی پوجا کرنا ضروری سمجھینگے۔ رہا جزو ثانی۔ اس کا مطلب بھی صاف ہے کہ اُس عالمگیر اصول حق پسندی و صلح جوئی کی بنا پر جسکی تشریح اوپر کی جا چکی ہے۔ جیسے ہم تمہارے مقدس پیشواؤں مثل کرشن جی مہاراج و رامچندر جی مہاراج (علیہما السلام) کی تعظیم و تکریم کے لئے شرح صدر سے آمادہ ہیں اور مانتے ہیں۔ کہ وہ اپنے وقت کے سچے ہادی اور اوتار تھے۔ اسیطرح تم بھی تمام پیغمبروں اور نیز ہمارے ہادی برحق محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سچا مان لو۔ پھر اس میں خرابی کیا ہے۔ اور تمہارے دہرم کی توہین کیسے ہوتی ہے۔ اور ہندو قوم کی ہستی ملیامیٹ کس طرح ہو جائیگی؟ مشفق معمر سمجھ کا پھیر ہے ورنہ پیغام صلح کی مبارک تحریک کسی طرح سے بھی شرارت آمیز یا سطوت رساں ثابت نہیں ہو سکتی۔

یوں تو اگر آپ کی سی منطق سے ہی مسلمان بھی کام لینا چاہیں تو وہ

ترک گاؤکشی

کے مطالبہ کو اپنے مذہب کی توہین قرار دیسکتے ہیں۔ کیونکہ جب ایک چیز ان کے ہاں مذہباً جائز اور روا و حلال ہے تو اسے ناجائز اور حرام ٹھرانا احکام شرعی کی صریح بے توقیری بلکہ مخالفت ہوگی۔ آپکو تو مسلمانوں کی یا زیادہ صحیح طور پر پیغام صلح دینے والوں کی نیک نیتی رواداری اور آشتی پسندی کا ممنون و مداح ہونا چاہیئے کہ محض آپکی خاطر ایک جائز شے سے اپنے تئیں محروم کرنے پر آمادہ ہیں لیکن افسوس آپ ایسے عالی ظرف فراخ دل اور نیک طینت خواہان "یگانگت" ہوکر بھی صرف اتنی سی بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ بزرگان دین کی توہین سے آئندہ باز رہینگے۔ حالانکہ اس کے عوض میں یہی عہد کرنیکو ہم بھی تیار ہیں۔ گویا ہم معاوضہ مساویانہ سے بھی بہت زیادہ دیتے ہیں پھر بھی آپ رضامند نہیں تو پھر اس تحریک اتحاد کا اللہ ہی بیلی ہے

بہاولپور کا معاملہ

بہاولپور کے ہندوؤں نے اسدفعہ دوسہرہ کا تہوار نہیں منایا۔ یہ سچ ہے کونسل آف ریجنسی کے پریذیڈنٹ ایک مسلمان بزرگ ہیں۔ یہ بھی درست ہے۔ ہندوان ریاست کو ٹیکس وغیرہ کے بارہ میں کچھ شکایات ہیں۔ اسمیں بھی کلام نہیں۔ لیکن قطع نظر اس سے کہ محض ایک ریاستی قضیہ کی بنا پر جسمیں ریاست کے نفع و نقصان کا سوال حق بجانب ہو یا ناقابل لحاظ۔ جوش بیجا میں اپنے ہزارہا برس کے مراسم مذہبی سے بھی اینٹھ جانا ایک قسم کا تغابن و تمرد ہے یا عین طریق وفا و شیوۂ شرافت۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ایسے شخصی نزاعوں کو جھٹ پٹ مذہبی یا قومی سوال کیوں بنا دیا جاتا ہے ہندو صاحبان کو ریاست سے جو کچھ شکایت ہے اسے خواہ کتنی ہی دور تک پہنچائیں۔ لیکن اس قسم کے مقامی اور ذاتی معاملات کو فتنہ اور نفاق کا رنگ دیکر مشہور کرنا ہرگز عقلمندی اور دوراندیشی کا فعل نہیں کہلا سکتا۔ ہندو مسلمان اپنی غفلت و جہالت سے یوں کیا کچھ کم تباہ ہو رہے ہیں۔ جو اور ان کے درمیان منافرت اور [illegible] کی سپرٹ پھیلائی جائے۔ اول اول ہم نے اس بارہ میں کچھ لکھنا ضروری نہ سمجھا تھا۔ لیکن جب ہم نے دیکھا کہ ہندو اخبارات ہفتوں سے برابر اس کا رونا روئے ہی چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کا نتیجہ آپس میں بغض و تعصب پھیلانے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے تب مجبوراً یہ چند کلمات خیر لکھنے کی ضرورت سمجھی گئی۔

ایک دوست کی نصیحت

ایک دوست نے ہمیں مشورہ دیا ہے کہ تم نوٹ خواہ مخواہ مذہب یا احمدیت کی طرف کیوں کھینچتے ہو حالانکہ فلاں فلاں اخباروں کا فرض ہونا چاہیئے"۔ ہم حیران ہیں کہ ہمارے مہربان کو ایسا مشورہ دینے کی تحریک کیوں ہوئی؟ اگر روزمرہ کے معاملات پر رائے زنی کرتے ہوئے انسان کسی ایسے نتائج پر پہنچ سکے جو اسلام کی پیش کردہ حکمت و معرفت اور مذہبی بصیرت کے ساتھ تعلق وابستگی رکھتے ہوں۔ تو اُن نتائج کی تطبیق و توضیح خصوصاً جب کہ وہ مسلمات اور اصول دین کے خلاف نہو کیونکر بعض اہل قلم کے لئے مخصوص اور بعض کیواسطے ممنوع ہو سکتی ہے؟ بیش برین نیست کہ جب کوئی استدلال کسی غلطی یا غلط فہمی پر مبنی ہو اسکی تصحیح کر دیجائے کیونکہ انبیاؑ یا ان کے خلفائے برحق کے سوا جو براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہی علم پاتے ہیں۔ اور کسی کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ انکی معلومات اور انکی آراء بالکل کامل و اکمل اور کمزوری و خطاء سے خالی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بات بات سے سبق عبرت لینے اور دینی نتائج اخذ کرنے کی تعلیم دی ہے اس سے فائدہ نہ اٹھانا الامر فوق الادب کے ماتحت بھی شاید ہی قابل پذیرائی ٹھیر سکے خود ماموروں کے ارشادات بھی منشاء آلہی کے خلاف نہیں ہیں اگر۔

تم اپنا کام کرو۔

دولت عظمےٰ برطانیہ عظیم ترین اسلامی سلطنت ہے یا نہیں اس کا فکر اندنوں بہت سے بلند پرواز بہی خواہان ملت کے لئے سوہان رُوح ہو رہا ہے۔ اور اس کے برخلاف بعض انگریزی اخبارات اس بات سے چڑتے ہیں کہ دولت ممدوحہ کو ایک اسلامی سلطنت قرار دیا جائے۔ ان معترضین میں بعض اینگلو انڈین ہمعصر بھی شامل ہیں جو کبھی کبھی تو خود بھی اس سوال کی اہمیت کا اعتراف کرنے میں دریغ نہیں فرماتے۔ لیکن آجکل خدا جانے کیوں انہیں اسلام سے اسقدر بیزاری و نفرت پیدا ہو گئی ہے کہ دولت برطانیہ کا اسلامی سلطنت کہلانا اپنے لئے موجب عار سمجھتے ہیں۔ مگر خیر انہیں اپنے فعل کا اختیار ہے ہمیں تو مسلمانوں سے اسوقت یہ کہنا ہے کہ تم احکام اسلام کے مطابق اپنی اصلاح کا فکر کرو۔ پھر خود بخود حکومت کی نگاہ میں عزیز ہو جاؤگے۔ یاد رکھیں اہم فرض سے غافل رہے تو نہ حکام دنیوی تمہیں پسند کرینگے۔ نہ احکم الحاکمین کی بارگاہ میں مقبول ہوگے۔ آج انگریزی اخبارات جو انگلش نیشن کے لئے ادنےٰ سی نسبت بھی اسلام کے ساتھ گوارا نہیں کرتے تو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ہماری ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ مقام غیرت ہے اگر ہم ابھی ہوش میں نہ آئیں اور دور دراز کے سیاسی افکار ہی میں گھلے جانے کو اپنا فرض عین سمجھے رہیں۔ بحالیکہ اس وقت دین و ملت کی اور بہت سی سخت ضرورتیں ہماری توجہ کی محتاج ہیں۔

شہر ویران ہو گیا

قصبہ باندہ میں وبائے طاعون پھوٹ پڑنے کی وجہ سے صاحب کلکٹر نے اعلان کیا تھا۔ کہ اس موقعہ پر لوگ بستی سے باہر سکونت اختیار کر لیں تو بہتر ہوگا۔ لیکن اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ جس سے لوگوں کا جبراً نکالا جانا مقصود ہو پھر بھی عوام خوف زدہ ہو گئے اور ۲۰ ہزار میں سے ۱۸ ہزار کے قریب آبادی شہر چھوڑ کر چلدی جس سے شہر بالکل ویران معلوم ہوتا ہے۔ عجب قسم قسم کی آفات اور حوادث کے سبب خلائق کی گھبراہٹ اور افرار تفری سنتے ہیں تو بہ بار ہمارا خیال اس طرف منتقل ہوتا ہے۔ کہ خدا کے **زور آور حملے** کس کس رنگ میں دنیا کو تنبیہ کر رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ لوگ کسی عنوان اصل وجوہ مصائب سے خبردار ہوکر اپنی موجودہ حالت میں تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اللہ تعالےٰ ہی اپنے بندوں کی آنکھیں کھولے۔

مجرمین اجودھیا

کے متعلق ہندو اخبارات کی یہ خواہش ایک قدرتی بات ہے کہ مجرمان کانپور کیطرح سرکار اب ان کے حال پر بھی رحم فرمائے۔ گو بقول پیسہ اخبار ملزمین کانپور سے مجرمین اجودھیا کو کوئی نسبت نہیں جو بعد الثبوت کیا ضابطہ طویل تحقیقات کے بعد مجرم قرار پائے اور جنہوں نے مردوں کے علاوہ عورتوں اور معصوم بچوں تک پر نگفتہ بہ مظالم توڑے اور ایک فرقہ رعایا کو انکی مسلمہ رسم مذہبی (قربانی) سے روکنے کے لئے شور و شر برپا کیا پھر بھی ہمارے نزدیک ان کے ساتھ رحم کا سلوک انشاء اللہ بہتر ہی ثابت ہوگا۔ مگر چونکہ اب پھر [illegible]

مراسلات

یمحق اللّٰہ الربٰوا ویربی الصّدقٰت

ترجمہ:۔ (مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو)

فیہ آیاتٌ للسّائلین

(اس میں نشان ہیں سوال کرنے والوں کیلئے)

گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمیں دارم کہ گم گردد رہِ رخشانِ تو
یک نشاں بنما کہ تا نورت درخشد در جہاں
تا شود ہر منکرِ ملت ثنا خوانِ تو!
از زلازل جنبشے دہ فطرتِ اغیار را
تا مگر آیند ترساں سوئے آں ایوانِ تو

اسلام کے لئے کس خلوص اور کس تڑپتے دل سے یہ دعا نکلی تھی کہ دنیا پر آج زلازل عجب عجب رنگ میں نمودار ہوکر اسلام کی صداقت اور اُس کے اصولوں کی حکمت اور دعا کرنے والے کے مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہونے پر مُہر لگا رہے ہیں۔ کہیں بھونچال ہیں۔ کہیں سیلاب۔ کہیں وبا۔ کہیں جنگ مگر آج یہ کیسا نرالا زلزلہ شروع ہوا ہے۔ کہ اپنی نظیر آپ ہی ہے اور اس کا دھکا کچھ اس قیامت کا ہے۔ کہ رُکنے میں ہی نہیں آتا۔ جابجا سُود کی دلفریب عمارت خاک میں مل رہی ہے۔ اور بڑے بڑے بینک نیم بسمل کی طرح جان توڑ رہے ہیں۔ کچھ مر چکے کچھ مر رہے ہیں۔ یہ جنازہ جو نکل رہا ہے۔ اُسی سُود کا ہے۔ جس پر بہی خواہانِ ملت کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں۔ اگر ترقی اسلام کے لئے کوئی زینہ ہے تو یہی ہے۔ اور اس کے جواز کے لئے عجب عجب حیلے تراشے گئے۔ کہیں تو یہ بتلایا گیا تھا۔ کہ بنک کا سُود سُود ہی نہیں ہے۔ بنکوں کا وجود اسلام کے آغاز میں تھا ہی نہیں۔ البتہ ساہوکارہ تھا۔ میں نے ایک بزرگ سے اُن کے اسی ارشاد پر پوچھا۔ کہ بنک میں اور ساہوکارہ میں فرق کیا ہے؟ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ساہوکارہ میں بازار میں ایک دکان ہوا کرتی ہے۔ فرش پر لالہ جی تکیہ لگائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ بہی کھاتہ ناگری یا ٹاکری (؟) میں ہوتا ہے۔ دوسری طرف بنک میں ایک کوٹھی یا مکان دفتر نما ہوتا ہے فرش کی جگہ کرسی میز ہوتا ہے۔ اور حساب کے بہی کھاتہ کی جگہ رجسٹر ہوتا ہے جو انگریزی میں لکھا جاتا ہے۔ بات تو وہی ہے۔ خواہ اُسے دھوتی اور کرتہ پہناؤ۔ یا کوٹ پتلون میں چھپاؤ۔ بیچ میں چیز وہی ہے۔ یہ تو ویسی ہی بات ہوئی جیسے کوئی کہے کہ دیسی شراب تو حرام ہے۔ مگر انگریزی وائین (wine) حلال ہے کیونکہ یہ آغاز اسلام میں موجود نہ تھی۔ اگر شراب انگریزی ہوکر اور انگریزی نام رکھا کر بھی حرام ہی رہی۔ تو سود محض انگریزی نام رکھا کر کس طرح جائز ہوگیا۔ وہ بزرگ فرمانے لگے۔ کہ فلاں شمس العلما جو جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ کہ شمس العلماء کو کیا کریں۔ قرآن و حدیث کو دیکھیں وہاں سے فتویٰ لو۔ قیامت میں شمس العلما آکر نہیں بچالیں گے اور نہ آپ کا بوجھ اُٹھا لینگے خدا فرماتا ہے لاتزر وازرۃ وزر اُخریٰ۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ اور آپ کا یہ فرمانا کچھ کام نہ آئے گا۔ کہ حضور شمس العلما نے دہوکہ دیا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ اسی معاملہ کو یوں بیان فرماتا ہے۔ یوم تقلب وجوھھم فی النار یقولون یٰلیتنا اطعنا اللّٰہ واطعنا الرسولا۔ وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا۔ ربنا اٰتھم ضعفین من العذاب والعنھم لعنًا کبیرًا۔ جس دن اُن کے مُنہ پھیرے جائیں گے آگ میں۔ کہیں گے ہائے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی۔ اور اطاعت کی ہوتی رسول کی۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب بیشک ہم نے اطاعت کی اپنے سرداروں اور بڑوں کی پس ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب انہیں دوہرا عذاب دے۔ اور ان کو بڑی لعنت کی مار دے۔ پھر اللہ تعالےٰ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ کہیں گے۔ کہ ربنا ھٰؤلاء اضلونا فاٰتھم عذابًا ضعفًا من النار۔ قال لکل ضعف ولٰکن لاتعلمون۔ یعنی اے ہمارے رب ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا۔ پس ان گمراہ کرنے والوں کو آگ کا دوہرا عذاب دیجئے۔ اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔ کہ تم کو اور اُن کو سب کو دوہرا عذاب ہوگا۔ اور لیکن تم نہیں جانتے غرضیکہ مولویوں کے فتویٰ کو آگے کرکے خدا کے سامنے انسان چھوٹ نہیں سکتا ایک طرف خدا کا فرمان۔ رسول کا فرمان موجود۔ دوسری طرف عقل سلیم موجود۔ ان سے کام نہ لیا۔ دوہرے عذاب کے مستحق ٹھہرے۔

پھر بعض مسلمانوں نے ڈوبتے کو تنکے کے سہارے کا اپنے تئیں مصداق بنا کر ایک عجیب خطرناک حملہ اسلام پر کیا ؎

ہر کس از دستِ غیر نالہ کند
سعدی از دستِ خویشتن فریاد

ایک ضعیف و مجروح اور تمام محدثین کے نزدیک پایہ اعتبار سے ساقط روایت پیش کر دی۔ کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ کاش کہ رسول اللہ صلعم ربا کی تشریح کر جاتے۔ گویا ان لوگوں کے نزدیک اسلام ایک ناکمل دین ہے۔ اور اس کے بعض اصول اور احکام ناتمام حالت میں رہ گئے اور قرآن کریم کی آیت الیوم اکملت لکم دینکم۔ کہ آج کے دن تمہارا دین میں نے کامل کر دیا۔ یہ نعوذ باللہ غلط ہے۔ یہ کس قدر جسارت ہے۔ اور دنیا طلبی میں آکر کس قدر خطرناک حملہ اسلام پر کیا ہے۔ خدا تو قرآن میں فرماتا ہے کہ فاعلموا انما علیٰ رسولنا البلٰغ المبین۔ پس جان رکھو۔ کہ بے شک ہمارے رسول پر کھلا کھلا صاف صاف پہنچا دینا فرض ہے۔ اور خود رسول اللہ صلعم حجۃ الوداع کے دن اسی فرض کی ادائیگی پر خدا کو اور تمام مسلمانوں کو گواہ ٹھیراتے ہیں۔ چنانچہ اُس دن لوگوں سے حضورؐ نے پوچھا۔ کہ کیا میں نے تمہیں دین پورا پورا پہنچا دیا۔ سب نے عرض کی۔ کہ ہاں حضور پہنچا دیا۔ اُس وقت حضور نے آسمان کی طرف آنکھ اُٹھا کر تین دفعہ خدا کو گواہ ٹھہرایا۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ تو گواہ رہ۔ تو گواہ رہ۔ چنانچہ خدا نے بھی گواہی دی۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ آج کے دن میں نے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور صحابہؓ نے بھی جن میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے۔ گواہی دی۔ کہ بیشک پہنچا دیا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اتنا بڑا اہم مسئلہ جس کے لئے فاذنوا بحرب من اللّٰہ ورسولہ۔ یعنی جو سود سے باز نہیں آتا۔ وہ اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ لڑنے کے لئے ہوشیار اور تیار ہوجائے۔ اور جس مسئلہ کا انحراف کرنے والوں کو اصحاب النار یعنے دوزخی فرمایا وہ مسئلہ بالکل ناتمام رہ جائے۔ اور نہ خدا کی طرف سے رسول کو ہدایت ہو۔ اور نہ صحابہ بھی کچھ زبان ہلائیں بلکہ برخلاف اس کے خدا بھی اور صحابہ بھی سب مل کر گواہی دیں۔ کہ دین پورے طور پر پہنچ گیا۔ اور وہ خدا جس نے کھلا کھلا پہنچا نا رسول کا فرض بتلایا تھا۔ خود گواہی دے۔ کہ ہاں فرض ادا ہوگیا۔ اب اس کے خلاف ایک ضعیف مجروح روایت کو ماننا گویا عقل کو جواب دینا ہے۔ خود حضرت عمرؓ حجۃ الوداع میں صحابہ کے ساتھ گواہی دینے والوں میں تھے اور وہ ایسے شخص تھے۔ کہ فوراً جو بات سمجھ میں نہ آئے۔ عرض کر دینے سے رُک نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ اور منافق کی نماز جنازہ کے موقعوں اور دیگر معاملات میں اُن کا ادب کے ساتھ اعتراض کر دینا ثابت ہے۔ اسی طرح یہاں اُنہوں نے کیوں نہ عرض کیا۔ کہ حضور اتنا بڑا اہم مسئلہ تو رہ گیا حضورؐ اگر اور کچھ نہ کریں۔ تو صرف ربا کی تعریف ہی کر چھوڑیں۔ آگے دیکھا جائیگا۔ ہم یہ تو سمجھ لیں۔ کہ ربا ہوتا کیا ہے؟ پس حضرت عمر کی خاموشی بلکہ گواہی قطعی دلیل ہے۔ اس امر پر کہ دین رسول صلعم کے زمانہ میں پورے طور پر پہنچ چکا تھا۔ خود قرآن کریم گواہ ہے۔ پھر احادیث کی کتب میں بابوں کے باب ربا کے مسئلہ پر موجود ہیں۔ محض حیلے نکالنا اور دنیا کو دہوکا دینا اور بات ہے۔ ان طفل تسلیوں سے کچھ بنتا نہیں۔

ایک اور گروہ مسلمانوں کا ایسا اُٹھا۔ کہ اُس نے تمام حدود شرعی سود کی خاطر توڑ دیئے۔ وہ کہنے لگے۔ کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ اس لئے سود حلال ہے اس مسئلہ کو ذرا غور سے دیکھو۔ کہ بات کہاں جا پڑی۔ اس مسئلہ کا بنیادی اصول یعنی قایم ہوگا۔ کہ دارالحرب میں چونکہ حلال حرام ہوجایا کرتا ہے۔ اس لئے سود جو حرام تھا وہ حلال ہوگیا نعوذ باللہ من ھٰذہ الھفوات۔ تمام دنیا گواہ رہے۔ کہ خدا اور خدا کے رسولؐ اور اسلام کا دامن اس ناپاک اور گندے اصول سے پاک ہے۔ یاد رہے کہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ قرآن اور احادیث صحیح کو پڑھ جاؤ۔ کوئی دارالحرب کا ذکر نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا اصول ہے۔ اوّل تو ہندوستان دارالحرب ہرگز نہیں۔ جب امن اور آسایش اور مذہبی آزادی برٹش گورنمنٹ کے ماتحت ہندوستان کو نصیب ہے۔ تمام دنیا کے اسلامی ممالک میں بلا مبالغہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس نعمت کا کفران میرے نزدیک گناہ ہے۔ بلکہ ایسی محسن گورنمنٹ کا شکریہ اور اُس کی وفاداری ایک مسلم کا مذہبی فرض ہے۔ اور بالخصوص مذہبی آزادی جیسی اس گورنمنٹ کے ماتحت ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ وہ تمام سلطنتوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ پس دارالحرب تو ہرگز نہیں۔ اور اگر بالفرض محال ہوتا بھی۔ تو جنگ کے قوانین قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ اور خود رسول کریم صلعم نے جنگ کرکے دکھا دئے۔ وہاں تو ہر حال میں تقویٰ ہی کی تاکید ہے۔ اور شرعی حدود کسی صورت میں بھی توڑنے کا حکم نہیں چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ کہ قاتلوا فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللّٰہ لا یحب المعتدین۔ ترجمہ۔ اور جو لوگ تم سے لڑیں۔ تم بھی اللہ کے رستے میں اُن سے لڑو۔ اور زیادتی نہ کرو اور حدوں سے نہ بڑھو بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اب دیکھو یہاں کیسے صاف صاف بتلا دیا ہے۔ کہ جنگ صرف اُن سے ہی کرنی ہے۔ جو تم سے جنگ کریں۔ ورنہ نہیں۔ اور کسی حال میں بھی خدا کی حدود قایم کردہ سے نہ بڑھو یہ ہے حرب کی حقیقت قرآن کریم کی رُو سے۔ اور اسی کے مطابق قرآن کریم صلعم نے عمل کرکے دکھایا۔ مدینہ کے دس سال تو جنگ میں ہی نبی کریم صلعم کو گذرے۔ پھر تمام حدود شرعی کو اُنہی ایام میں عمل کرکے دکھایا۔ اور لوگوں کو اُن پر چلایا۔ میری سمجھ میں یہ منطق ملا صاحبان کی جو دارالحرب لئے پھرتے ہیں نہیں آتی۔ اے خدا تو مسلمانوں پر رحم کر۔ تاکہ دین کی جڑ کھودنے سے تو باز آویں ایک بزرگ اور ملے۔ یہ ایک بڑے معزز مسلمان افسر تھے۔ فرمانے لگے کہ روپیہ رکھیں کہاں۔ مجبوراً بنک میں داخل کرنا پڑتا ہے۔ اُنہوں نے خدا کے احسان اور فضل کا جو مال کی زیادتی سے اُن پر ہو رہا تھا۔ یوں شکر کرنے کی ٹھیرائی۔ کہ بنک میں رکھ کر سود لے کر اُسی محسن رب کی نافرمانی کی جائے۔ جو انعام کرنے والا ہے مگر یہ پول کھلکر رہا۔ چند روز بعد ہی پیپلز بنک کا دیوالہ نکلا۔ ان بزرگ کے اور نیز ایک دوسرے مسلمان افسر کے حصے بھی شامل تھے۔ یہ دوسرے صاحب اپنے اسلام اور قرآن خوانی پر بہت ناز رکھتے تھے۔ اُنہوں نے بنک کا دیوالہ نکلتے ہی سر پیٹ لیا۔ کہ کل اندوختہ غارت ہوگیا۔ ایک شخص نے پوچھا۔ کہ حضرت کسی گورنمنٹ بنک میں کیوں نہ روپیہ داخل کیا۔ کہ زیادہ محفوظ ہوتا۔ آہ مار کر کہنے لگے۔ کہ کیا کہیں لالچ نے ڈبو دیا۔ پیپلز بنک میں زیادہ سود ملتا تھا۔ اس لئے وہاں رکھا تھا۔ یہ حالت ہے مسلمانوں کی سود خوری کی۔ اور کہنے کے لئے آنکھیں بند کرکے گربہ مسکین کی طرح کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ کیا کریں روپیہ اس کثرت سے جمع ہوگیا ہے۔ کہ رکھنے کو جگہ نہیں ملتی۔ نہ گھر میں نہ باہر نہ تجارت میں۔ نہ جائیداد کی شکل میں۔ اور کسی سرکاری بنک میں محض حفاظت کے لئے بلا سود رکھنے کو دل نہیں مانتا۔ بلکہ جہاں سود زیادہ ملے۔ دل تو وہیں چاہتا ہے۔ یہ اُس خدا کا شکر ہے کہ اُس نے روپیہ اس کثرت سے دیا! جس ہانڈی میں کھائیں اُسی میں چھید کریں یہ ہے آج کل کا اسلام برائے نام۔ اور یہ ہیں مسلمانوں کے کام! اور پھر دعویٰ یہ کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت نہیں! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غرض غیروں کو کیا کہیں۔ خود مسلمانوں کی آنکھوں کو سود کی موجودہ زمانہ کی چمک دمک نے ایسا خیرہ کر دیا۔ کہ اکثر اُن میں سے چلا اُٹھے۔ کہ بس اسلام کی ترقی کا راز سود ہی میں پنہاں ہے۔ اور اُس کے جواز کے لئے ایسا شور و غل مچایا۔ کہ ناتجربہ کار مُلا لوگ بولا گئے۔ اور لگے آئیں بائیں شائیں کچھ کا کچھ کہنے۔ قصہ کوتاہ ایسا طوفان اُٹھا۔ کہ بہت سے علما اور پیرخانے اسی رَو میں بہ گئے۔ اور کئی ایک شمس العلماء گہنا گئے۔ اور مادہ پرستوں کا تو کیا ہی کہنا۔ اُن کے لئے تو سوائے سُود کے زندگی ہی دشوار تھی۔ وہ قومیں جن کے ہاتھوں میں مردہ مذہب ہونے کی وجہ سے روحانیت سے انہیں کوئی حصہ نہیں۔ وہ بھی اُن کے ساتھ شامل ہوگئیں۔ اُن کی بلا سے اخلاق اور روحانیت سود کی وجہ سے غارت ہوتی ہے تو ہو جائے۔ فیاضی۔ سخاوت۔ ایثار۔ ہمدردی انسانی۔ سیرچشمی عالی حوصلگی وغیرہ سب کے سب یا اُن میں سے بعض صفات بتدریج مفقود ہو جائیں۔ تو ہو جائیں اور بخل۔ خود غرضی۔ بیدردی۔ طمع۔ حرص۔ مادہ پرستی۔ زرپرستی جیسے اخلاق ذمیمہ سب کے سب یا اُن میں سے بعض رفتہ رفتہ پیدا ہو جائیں تو ہو جائیں مگر جب روپیہ ملتا ہے اور سر دست فایدہ ہوتا ہے۔ تو سب کچھ جایز ہے۔ جب دنیا کی توجہ اس قدر مادہ پرستی کی طرف ہوئی۔ تو خدا نے اپنی قدرت کا ایک ہاتھ دکھایا۔ اور دکھا دیا کہ نہ صرف اخلاق کی تباہی سے بچنے کے لئے اسلام نے سود کو حرام ٹھہرایا تھا۔ بلکہ حقیقی پولیٹیکل اکانومی کے اصول سے بھی جو اسلام سکھاتا ہے۔ سود سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو اجتناب ہی درست ہے۔ اور انسان نے جو پولیٹیکل اکانومی بنائی تھی۔ اُس کے فلسفہ کی غلطی کی واقعات کے ذریعہ تردید کر دی۔ اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ کسی فلسفہ کی تردید کے لئے واقعات سے بڑھ کر اور کوئی دلیل قاطع نہیں ہوسکتی ؎

گفتگو و بحث در دین درد سر بسیار ہست
قصہ کوتاہ کن بہ آیاتِ عظیم الشانِ تو!!

یہ اسلام اور اسلامی اصولوں کی صداقت اور حکمت پر ایک عظیم الشان نشان ہے بشرطیکہ کوئی سمجھے۔ اور کوئی آنکھ دیکھے اور فایدہ اُٹھاوے۔ میرا

مطلب یہاں سود پر بحث کرنا نہیں۔ جب خود خدا تعالےٰ نے آسمان سے جواب دیا ہے۔ اور سود کی واقعات لامر سے تردید کی ہے۔ تو کسی اور کا کچھ کہنا اب تحصیل حاصل ہے۔ میں تو صرف یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ کہ کیا مسلم اور کیا غیر مسلم جو سود کے متعلق اور بالخصوص بنک اور تجارتی سود کے متعلق کچھ پوچھا کرتے تھے۔ اُن کے لئے نشانات اور جوابات نازل ہو رہے ہیں۔ فیہ آیات للسائلین۔ البتہ عبرت کی آنکھ اور خدا سے ڈرنے والا دل چاہئیے۔ عذاب الٰہی اور نشانات سماوی کا بھی کیا وقت ہوتا ہے۔ کہ چاروں طرف اس وقت سود کے مسئلہ پر سناٹا ہے۔ پہلے تو خیال گذرا کہ دارالحرب سمجھ کر شاید سود والے لوگ ہندوستان سے ہجرت کر گئے۔ مگر نہیں ایک دردناک مگر قابل شرم آواز کسی بدقسمت کی آئی۔ کہ مسلمانو! اسلامی استقلال اور شجاعت سے کام لو۔ اور بنکوں کی اس وقت مدد کرو۔ اور اُنہیں قائم رکھنے کی کوشش کرو۔" بہت درست بنک والوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسا کہیں اور لکھیں۔ اور جن کے حصے ہیں اُن کو استقلال سے کام لینے میں ہی کوئی صورت بچاؤ کی بظاہر نظر آتی ہے۔ مگر اسے اسلام سے منسوب کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اسے اسلامی استقلال کے نام سے منسوب کرنا کیا شرم کا مقام نہیں۔ کیا اسلام نے سود خوری کے لئے حکم دیا تھا۔ کیا یہ استقامت اسلامی استقامت کہلائے گی۔ ہرگز نہیں! اسلام کو اس سے ہرگز ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ کیا کوئی مسلمان جو شراب پر مداومت کرے۔ اور برابر استقامت دکھائے اور پیتا چلا جائے۔ تو کیا اسے اسلامی استقامت کہیں گے۔ معاذ اللہ یہ استقامت مفید ہو یا مضر۔ اس سے یہاں بحث نہیں۔ بحث تو یہ ہے کہ جو امر اسلام میں ممنوع ہے۔ اُس پر استقامت دکھانا۔ اسلامی استقامت نہیں کہلا سکتی۔ اصل میں آج کل یہ فیشن ہو گیا ہے۔ کہ خواہ کوئی چیز بھلی ہو یا بُری۔ اُسے اسلام کی طرف منسوب کر دیا۔ اور بس۔ اسلام تو خدا کی فرمانبرداری کا نام ہے۔ نافرمانی کرتے جائیں اور اسے اسلام اسلام پکارتے جائیں ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

کاش کہ مسلمان خدا کا کلام سنیں اور اُس پر عمل کریں یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات۔ مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو پیارو ساری ترقی کا راز اس ایک آیت میں موجود ہے۔ سود کا مٹانا تو دیکھ رہے ہو۔ اب خدا کی راہ میں ایثار کر کے دیکھو۔ کہ قومی ترقی کا یہی گر ہے۔ خدا فرماتا ہے یربی الصدقت۔ صدقات کو بڑھاتا ہے۔ کسی قسم کا صدقہ اور ایثار ہو۔ ترقی کرنا اور بڑھنا اُس کا لازمی نتیجہ ہے۔ اب ذرا اس پر عمل کر کے دیکھو۔ سود کو تو دیکھ لیا۔ گھر سے ہی کھو یا۔ اب خدا کے حکم پر عمل کر کے بھی دیکھو خدا کی راہ میں ایثار سے کام لو۔ اور پھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو والسلام

راقم بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن۔

سائنس دانوں سے چند ضروری سوال

(۱) آفتاب وہی مہتاب وہی زمین وہی اور تمہارا باندھا ہوا قانونِ قدرت وہی جو کبھی بدلتا نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ تمام حادثاتِ ارضی و سماوی تمام تغیرات اور تمام مظاہرِ قدرت ہر سال حرف بحرف یکساں ظہور میں نہیں آتے؟ مذہب تو ہمیں یہ بتلاتا ہے۔ کہ تمام کائنات کو جہاں ایک سرسری ضابطہ کے ماتحت رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک قادرِ مطلق اور مدبر بالارادہ ہستی بھی جمیع موجوداتِ عالم پر متصرف اور مختارِ کل ہے یعنی خدائے تعالےٰ جو اپنے باندھے ہوئے ضوابط کے سوائے کسی دیگر آئین و قوانین کا پابند نہیں۔ پس دنیا میں جو کچھ خلافِ معمول یا خارقِ عادت و تنوع پذیر ہو۔ وہ اُسی ہستی اعلیٰ کی نہاں در نہاں حکمتوں اور مصلحتوں کے ماتحت ہوتا ہے۔ خواہ انسان اس کو سمجھ سکے یا نہ سمجھ سکے۔ اور اسلام میں تو کتاب پاک نے نہ صرف ایسے خاص امور کو بلکہ روزمرہ کے عام مظاہر و تغیرات کو بھی خدا کی نشانیاں ہی قرار دیا ہے لیکن جن لوگوں کے نزدیک تمام باتیں ان کے معلوم و محدود قانونِ قدرت کے مطابق ہوتی ہیں۔ وہ اس کا جواب دیں۔ کہ پھر ہر برس کچھ نہ کچھ اختلاف کیوں ہوتا ہے (۲) زمین گردش کرتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ غبارہ یا ہوائی جہاز یا کوئی اور شے جو سطحِ زمین سے بہت بلندی تک پہنچ گئی ہو منٹوں میں بجائے مقام پرواز کے اس سے میلوں کے فاصلہ پر جانبِ مغرب کیوں نہیں چلی جاتی۔ جبکہ زمین مغرب سے مشرق کو بڑی سرعت کے ساتھ گھوم رہی ہے اگر یہ کہا جائے۔ کہ کرۂ ہوا جو سب طرف سے خول کی مانند کرۂ ارض کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ زمین کے تمام متعلقات کو اس کے ساتھ ہی ساتھ رکھتا ہے۔ یا زمین کی کشش اُس غبارہ یا طیارہ کو محاذاً علی سے جدا نہیں ہونے دیتی؟ تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ وہی کشش یا کرۂ ہوا کا جکڑ بند ان اُڑنے والی

چیزوں کی راست و چپ حرکتِ ارادی میں مزاحم کیوں نہیں ہوتا؟ و (۳) قانونِ قدرت اگر یہی ہے۔ جو فلاں فلاسفر اور فلاں ڈاکٹر نے سمجھا یا قرار دیا ہے تو کیا منطقہ حارہ اور منطقہ باردہ اور قطب شمالی وجنوبی وغیرہ خطہ ہائے زمین کے ذوی الارواح جدا جدا و اضعاف قوانین کے زیر اثر ہیں۔ کہ ایک خطہ کے رہنے والے تو بحیرہ منجمد میں بھی جی سکتے ہیں۔ اور دوسرے خطہ کے باشندے اس سے بدرجہا کم خنکی کے اثر سے بھی قریب بمرگ پہنچ جاتے ہیں بلکہ بعض مر ہی جاتے ہیں۔ (۴) مذہب اگر بقول دہریوں کے انسان کی اپنی من گھڑت ایجاد ہے (نعوذ باللہ) تو پھر انسان کی فطرت میں کیوں عالمگیر طور پر اس کا گہرا نقش ہے۔ جو ہم بالبداہت دیکھتے ہیں۔ اگر اسے اُسکی نیچر کا خاصہ کہا جائے۔ تو مذاہبِ عالم میں تنوع۔ اختلاف اور اصلاح اور ترمیمات کیوں دیکھی جاتی ہیں؟ کیا خواص فطرتی بدل بھی جاتے ہیں۔ محقق

مختلف واقعات اور مفید معلومات

صاحب وزیر ہند کی تقریر

(لندن ۲۲ اکتوبر) انڈین سول سروس اور ہندوستان کے دیگر سرکاری عہدوں پر جو ۵۷ جدید اصحاب متقرر کئے گئے ہیں۔ انہیں گذشتہ دوشنبہ کی شام کو جبکہ وہ ہندوستان کو روانہ ہونے والے تھے۔ انڈیا آفس میں غیر سرکاری طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں کوئی رسم ادا نہیں کی گئی۔ لارڈ کریو نے ان عہدہ داروں کے فرائض اور ذمہ داریوں پر مختصر تقریر کی۔ اور کہا کہ انڈین سول سروس کے متعدد اعلےٰ عہدہ داروں کے حالات کا مطالعہ کرنے سے میں ان لوگوں کی تعداد کثیر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جو نمایاں طور پر ہندوستانی اقوام سے قریبی تعلق رکھتے تھے۔ اور جس طریقہ پر ہندوستانیوں کیساتھ ان کی ہمدردی میں اضافہ ہوا۔ وہ قابل لحاظ ہے۔ اب جو لوگ ہندوستان جاتے ہیں۔ اُن کی آزمائش ان لوگوں کے مقابلہ میں سخت ہے۔ جن کا گذشتہ نسلوں سے تعلق رہا۔ تمہارے پیش روؤں کو تہذیب قدیم کے زمانہ میں ایسے لوگوں پر حکومت کرنی پڑتی تھی۔ جو عام یورپین خیال کے مطابق بخوبی تعلیم یافتہ نہ تھے۔ لیکن آپ میں سے اکثر کو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ جو بلحاظ قابلیت اور علمی فضیلت تمہارے ہم پلہ ہونگے۔ اس لئے عہدہ داران انڈین سول سروس کا کام روز بروز دشوار ہوتا جاتا ہے۔ نتائج مابعد نے بیجا کونسل کے تغیرات ۱۹۰۹ء کو حق بجانب ثابت کر دیا ہے۔ لیکن آپ کے نقطۂ نظر سے اس بات کا خیال رکھنا چاہئیے۔ کہ ان تغیرات کا ایک نتیجہ تو صرف کونسلوں کے مباحث کی ترقی کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ بلکہ اخبارات اور نیز مجالس عامہ میں بھی ان پر بحث کی جاتی ہے۔ اس تغیر نے گورنمنٹ ہند اور اس کے کارکنوں کے متعلق نکتہ چینی کی مقدار میں بہت اضافہ کر دیا ہے میرا اس سے یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند بھی ضرور اسی قسم کی نکتہ چینی کی تختۂ مشق ہوگی۔ جو اکثر مجالس اور افراد کی طرف سے ہز مجسٹی کی گورنمنٹ پر ہوتی رہتی ہے۔ یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان جیسے محکوم ملک میں اس قسم کی نکتہ چینی یقیناً گوارا نہیں کی جاتی۔ مگر ناجائز نکتہ چینی اور ایسی نکتہ چینی میں جو باوجود ناگوار ہونے کے بھی بند نہیں کی جاسکتی خط امتیاز قایم کرنا کچھ آسان کام نہیں ہے۔ مگر آخر ایسا امتیاز کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور ہم سب کو خواہ کسی حیثیت میں انڈیا آفس سے تعلق رکھتے ہوں۔ چاہئیے۔ کہ سخت سے سخت نکتہ چینی پر جو ہمارے خلاف ان کاموں کی بابت کی جائے۔ جو ہم اپنے ضمیر کے مطابق کر رہے ہیں۔ ناراضی ظاہر نہ کرنے پر ثابت قدم رہیں۔ اب برطانوی حصہ (جو نیک نامی) کا قایم رکھنا آپ پر منحصر ہے آخر میں لارڈ کریو نے اُن تمام اصحاب کو جو ہندوستانی شعبۂ ملازمت میں منسلک ہونے ہیں۔ نصیحت کی کہ اپنے سرکاری حلقہ فرائض کے باہر بھی کچھ دلچسپی یا مشاغل پیدا کریں۔ اس قسم کے بہت سے مشاغل ہیں۔ مثلاً آثار قدیمہ اور اشیائے عجیبہ کی تحقیق ملک کی مختلف زبانوں کی تحصیل۔ علوم طبعیہ کی تاریخ۔ اور ورزشی کھیل۔ جن لوگوں نے تاریخ ہند کا مطالعہ کیا ہے وہ جنرل آؤٹرم کی اس حیرت انگیز قوت سے واقف ہیں۔ جو اُس نے جنگل میں بے باکانہ سیر و شکار سے حاصل کی تھی اگرچہ یہ امور معمولی فرائض کے احاطہ سے خارج ہیں مگر ان سے ہندوستان میں سرکاری عہدہ داروں کو لوگوں کی اندرونی معاشرت معلوم کرنے کا ایسے طریق پر موقعہ حاصل ہوگا جو انہیں سرکاری حلقۂ فرائض کے اندر نہیں مل سکتا۔"

خدمات کا اعتراف۔ حضور نظام نے مولانا شبلی نعمانی کی ادبی اور تاریخی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اُن کی سالانہ پنشن ۱۲۰۰ روپے کو بڑھا کر ۲۴۰۰ روپیہ کر دیا ہے

مسلم گزٹ کا اجرا۔ مسلم گزٹ کے دوبارہ جاری کرنے کی تحریک کی جا رہی ہے۔ اور مولانا عبدالحلیم شرر اس کی ایڈیٹری کی ذمہ داریاں اپنے اوپر لینے کے لئے تیار ہیں۔

رونق افروزی۔ ریاست حیدرآباد دکن میں حضور وایسرائے کی تشریف آوری کے لئے عظیم الشان انتظامات ہو رہے ہیں۔ عوام کو اطلاع دی گئی ہے۔ کہ وہ راستے جن پر سے حضور وایسرائے کا گذر ہوگا۔ ایک قلیل عرصہ کے لئے بند رہیں گے۔

اجلاس کونسل۔ اس امر کا قطعی طور پر فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس سرما دہلی میں ۷ جنوری کو منعقد ہوگا۔ ایک گشتی چٹھی بدیں مضمون شایع کی گئی ہے۔ کہ پیش ہونے والے ریزولیوشنوں کی اطلاعیں محکمۂ وضع قانون کی پاس بہت جلد بھیج دینی چاہئیں۔

شکریہ کا تار۔ کلکتہ۔ مدرسہ کے ہیڈ مولوی عبدالحق صاحب دہلوی نے مدرسہ کی مولویوں کی طرف سے حضور وایسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کی خدمت میں کانپور کے خوشگوار فیصلہ پر ہز اکسیلنسی کو شکریہ کا تار بھیجا ہے

سرمایہ امداد کا مصرف۔ سرمایۂ امداد مصیبت زدگان کانپور کے مصرف کی نسبت ایک صاحب (جو زمانہ حال کے جہازوں کی لاگت سے واقف نہ ہونگے) یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ "کانپور ریلیف فنڈ کے روپے سے عازمانِ حجاز کے لئے جہازوں کی ایک کمپنی قایم کی جائے۔ مگر غلبہ آرا ر اس طرف ہے۔ اور یہی مناسب بھی نظر آتا ہے۔ کہ یا تو اس سرمایہ سے کانپور میں ایک اسلامیہ ہائی سکول کے قیام کی ضرورت پوری کی جائے یا وہاں کے پرانے یتیم خانہ کو مدد دی جائے۔

یادگار مچھلیاں۔ کلکتہ کے ایک تالاب میں پچھلے دنوں یکایک سینکڑوں مچھلیاں پانی سے سطح پر نکل آئیں۔ لیکن ۹-۱۰ بجے کے قریب دھوپ تیز ہونے پر۔ پھر پانی کی سطح کے نیچے چلی گئیں۔ اس واقعہ پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہوئیں۔ اور ایک مسلمان نے اس واقعہ کو حضور وایسرائے کے فیصلہ مسجد مچھلی بازار کانپور کی یادگار سے تعبیر کیا

ایڈریانوپل۔ ایک ترکی اخبار مظہر ہے۔ کہ عثمانی وزارت مال نے خزانہ سے ۲۰ ہزار پونڈ کی رقم ایڈریانوپل کو اس غرض کے لئے بھیجی گئی ہے۔ کہ وہاں کے ضروری کاموں میں صرف کی جائے۔

بلغاریوں کی شرارت۔ سلطنت عثمانیہ کے اخبار "اللواء" کو اس کے نامہ نگار نے ایڈریانوپل سے اس مضمون کی ایک طویل چٹھی بھیجی ہے کہ ایک عثمانی فوجی افسر نے مجھے کہا ہے۔ کہ بلغاری جماعتیں بلغاری افسران فوج کی سرکردگی میں سلطنت عثمانیہ کی سرحدی فوج سے چھیڑ چھاڑ کر رہی ہیں۔ اور چونکہ یہ فوج عربی النسل ہے۔ اس لئے یہ کہتی ہے کہ اگر بلغاریوں نے دوبارہ ہم سے چھیڑ چھاڑ کی تو ہم بلغاری سرحد پر حملہ کر دینگے

جوتے سمیت داخل نہ ہوں۔ جین مندر کوہ آبو میں اکثر یورپین سیاح بوٹ سمیت چلے جاتے تھے۔ جین کانفرنس نے ایجنٹ صاحب جودھپور کو توجہ دلائی۔ اور درخواست کی کہ یہ کارروائی بند کی جائے۔ صاحب کلکٹر کوہ آبو نے کانفرنس ہذا کو مطلع کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے حکم دیا ہے کہ یورپین وزیٹر جوتے کا بوٹ اُتار کر کرمچ کا سلیپر پہن کر داخل ہو آکریں

لیڈر کون ہو سکتا ہے۔ ایک بنگالی ہمعصر لکھتا ہے۔ کہ ہر ایک کام کے لئے ایک پیشوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ بغیر لیڈر کے کوئی کام باقاعدہ طور پر نہیں ہو سکتا۔ اور جس قوم کا کوئی رہنما نہیں۔ اس کا کوئی کام ٹھیک نہیں ہوتا۔ لیکن اس معاملہ میں قدرے اختلاف رائے پایا جاتا ہے ایک فریق کی رائے ہے۔ کہ متمول اور بارسوخ اشخاص ہی لیڈری کے قابل ہیں۔ ہماری رائے میں لیڈر وہی ہونا چاہئیے۔ جو لوگوں کے ساتھ بے تکلفی سے مل سکتا ہو۔ اور جو عوام کے دُکھ سکھ میں حصہ لینے کو ہر وقت آمادہ ہو اور جو خدا کی ذات کے سوا کسی کی پرواہ نہ کرتا ہو۔ اور دنیوی کمزوری کا بھی شکار نہ ہو

شجر شیر۔ جنوبی امریکہ میں ایک ایسا درخت ہے۔ جس میں سے گائے کے دودھ کی مانند شیر نکلتا ہے۔ اس لئے اس کو دودھ کا درخت کہتے ہیں۔ یہ درخت بلندی میں ۔۔ فٹ کا ہوتا ہے۔ اور اس کا پھل کھانے میں بھی بڑا لذیذ ہے۔ ایک انگریز ہمدرد کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے وہاں پہنچا۔ اُس نے اس درخت کی کیفیت قلمبند کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ وہاں کے لوگ اسے پیٹ بھر کر پیتے ہیں۔ اور میں نے بھی اس درخت کا دودھ چائے میں استعمال کیا ہے۔ ذایقہ میں کچھ فرق نہیں ہے۔ خدا کی قدرت ہے۔

حضور وایسرائے نے زنانہ میڈیکل کالج دہلی کے لئے تین تیس روپے کے وظیفے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملک میں ہیں سخت آفت و خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا
(۷) سیاسی تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

اخبار پیغامِ صلح لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ لعہ ششماہی ؎ ۔ طلباء سے للعہ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہاؤس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام پتہ۔ صاف اور خوشخط لکھیں

احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۲۔ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۔ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۴۹

تازہ برقی خبریں

مستند شاہی سوانحعمری (لندن۔ ۳۰۔ اکتوبر) مرحوم شہنشاہ ایڈورڈ کی سوانحعمری کی نسبت تجویز ہے کہ لارڈ ریزڈیل تالیف کریں اور لارڈ نولینیر اسکی نگرانی۔ پچھلے دنوں جو تذکرہ تیار ہوا تھا۔ وہ حضور ملک معظم جارج پنجم کی رائے میں قابل اطمینان نہیں ہے۔

میکسکو اور یورپین طاقتیں (واشنگٹن۔ ۳۰) مسٹر بریان نے دول یورپ سے باضابطہ درخواست کی ہے کہ جب تک گورنمنٹ اضلاع متحدہ امریکہ اپنے رویہ کی تصریح نکر لے وہ بھی میکسیکو کے بارہ میں کوئی پالیسی قائم نکریں۔

ٹرکی اور یونان کے نامہ و پیام (ایتھنز ۳۰) ٹرکی و کلاء صلح کو بابعالی کی طرف سے ابھی اس بارہ میں کوئی ہدایات نہیں پہنچی ہیں کہ اوقاف کے متعلق کیا سمجھوتہ ہوا۔ یونانی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ میں مفتیوں کی جانب سے تاخیر اسوجہ سے ہورہی ہے کہ ترک اوقاف کی بابت کچھ اور مطالبات بھی کرنیوالے ہیں۔ اسطرح صلح کی تکمیل میں ابھی کم سے کم دو ہفتے اور لگ جائینگے۔

نٹال کی ہڑتال (ڈربن۔ ۳۰ اکتوبر) مالکان کانہائے کوئلہ نے کل یہ بات پیش کی کہ اگر ہندی ہڑتال کنندے فوراً کام پر آجائیں تو انہیں کوئی سزا نہ دیجائیگی۔ ہندیوں نے بدکلامی کے ساتھ اس سے انکار کردیا جسپر مالکوں نے راشن بند کردینے کا فیصلہ کیا جو ابتک ہڑتالیوں کو دیا جارہا تھا۔ اور یہ کہ دھمکیاں دینے والے گرفتار کئے جائیں۔

چین کا مستقبل اور برٹش پالیسی (لندن۔ ۳۰ اکتوبر) سر جان جارڈن نے ایک دعوت کے موقعہ پر یوآن شیکائی (پریزیڈنٹ جمہوریہ چین) کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ممتاز مدبر ہے جس نے اپنے ملک کی بے نظیر خدمات انجام دی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ جب تک تمام صوبے سنٹرل گورنمنٹ کے آگے سر تسلیم خم نکریں جمہوریہ چین کے ایک طاقتور حکومت بننے کی توقع نہیں ہوسکتی۔ اور یہی برٹش پالیسی کا بڑا مدعا ہے۔

نیوزیلینڈ کی شورش (ویلنگٹن۔ ۳۰) مزدوران واٹرسائڈ کی جو ہڑتال مقامی شکایات پر مبنی سمجھی گئی تھی۔ اب بڑھتی جاتی ہے۔ آج ویلنگٹن میں بلوہ ہوگیا۔ جسمیں کچھ ہڑتالی اور پولیس مین زخمی ہوئے۔ صدہا شہریوں سے بطور خاص کانسٹیبلوں کے کام لیا جارہا ہے۔ جہازوں کی روانگی بند ہے۔

مشہور مقدمہ ڈسٹرکٹ جج سکھر کی عدالت سے مسمی ابراہیم سکنہ ٹنگ تحصیل پسرور اور جان محمد سکنہ ٹانڈہ علاقہ ضلع مذکور کو ایک شادی کے بارہ میں ... [illegible]

متفرق خبریں

مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ ولایت میں کوشش کررہے ہیں کہ صاحب وزیر ہند کی خدمت میں انڈین پریس ایکٹ کی ترمیم کے لئے استدعا کرنے کو ایک ڈیپوٹیشن تیار کریں۔

پالو نیئر کا ایک خاص بحری پیغام مظہر ہے کہ قاہرہ میں سلطانی مسائل کا مطالعہ کرنے کے لئے جو درسگاہ بننے والی ہے اس کا خرچ شاید مصر و ہندوستان دونوں پر پڑے گا۔

سر ہیو بارنس بعض خانگی وجوہ کے سبب انڈیا کونسل سے مستعفی ہوگئے اور لارڈ کریو نے انکا استعفا افسوس کے ساتھ منظور کیا۔

قلمرو ئے جرمنی کے کوگڈ کے بادشاہ کی دختر کا حال میں اعلان شادی ہوا ہے۔ جو لاکھ کروڑ روپیہ کی وارث ہے اور کہا جاتا ہے۔ کہ دولہا کو بطور جہیز فرم میں بھی حصہ ملیگا۔

راجپورہ ریلوے سٹیشن کو ترقی دینے کا مسئلہ گذشتہ اجلاس کونسل میں پیش ہوا تھا گورنمنٹ کیطرف سے جواب ملا ہے۔ کہ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن نے اطلاع دی ہے کہ ڈون ٹرینوں کے واسطے ایک اونچا پلیٹ فارم اور دوسرا اپ سکیم ترقی میں منظور کر لئے گئے ہیں۔ کام جلدی ہی شروع ہوگا۔

پنجاب یونیورسٹی کا نووکیشن بے انعقاد مورخہ ۲۳۔ دسمبر میں آرٹس سائینس لاء اور میڈیسن کے گریجوایٹوں کو ڈگریاں عطا کیجائینگی۔

محکمہ تار اور ڈاک کو ملا دینے سے متعلق سرکار ہند کا مراسلہ اس ہفتہ جب وزیر ہند کی خدمت میں بھیجا جاویگا۔

دہلی میں ہفتہ مختتمہ ۱۱ اکتوبر کے اندر تعداد پیدائش ۲۲۰ یا آبادی پر ۳۰۔ ۵۵ فی ہزار رہی اور تعداد اموات ۱۲۹ یا کل آبادی کا ۶۔ ۳۲ فی ہزار۔

ہندوستان بینک ملتان کو پیپلز بینک کے نقش قدم پر از سر نو قائم کرنے کی تجویز پاس کی گئی ہے۔

کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر جسٹس سر آشوتوش مکرجی نے پچھلے منگل کو صاحب گورنر بہادر سے ملاقات کی جو کہا جاتا ہے کہ جدید تعلیمی پالیسی کے متعلق تھی تاکہ اس پر جلدی ہی عمل درآمد شروع ہو۔

بنگال اور بہار میں سرکار کا ارادہ ہے کہ علم معدنیات کی ایک درسگاہ قائم ہو۔ جو کا تعلق کوئلہ سے متعلق ہوگی۔ اس بارہ میں غور کرنے کو متفقہ کمیٹی بٹھانے کا فیصلہ ہوگیا ہے۔

منٹگمری میں آیورویدک کانفرنس کا اجلاس پنجم ۱۳ سے ۱۷ دسمبر ... [illegible]

بمبئی کے سرکاری تجارتی کالج کی نسبت شکایت کی گئی ہے کہ امتحان پہلے امتحان دینے کے بغیر کوئی امیدوار داخل نہیں کیا جاتا۔ خواہ وہ کیسا ہی پاس ہو۔

کلکتہ میں رام موہن لائبریری کا افتتاح ۹ دسمبر کو حضور گورنر بہادر کے ہاتھ سے ہوگا۔

صیغہ تعلیم اور صیغہ حفظان صحت نومبر کے پہلے ہفتہ میں شملہ سے دہلی آجائینگے۔ دہلی کے میونسپل پریذیڈنٹ صاحب شہر میں مکانات بڑھانیکی ضرورت محسوس کی ہے اور خیال ہے کہ اجمیری دہلی دروازوں کے باہر آبادی میں اضافہ حفظ صحت اور تجارتی پہلو سے بہتر ہوگا۔ یہ تجویز عنقریب گورنمنٹ ہند کو بھیجی جانے والی ہے۔ تاکہ عملی کارروائی شروع ہو۔ جسکی بہت جلد ضرورت ہے۔

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی نے جلسہ خاص میں یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے انسداد زنا کو نوشی کا جو قانون اپنی ریاست کے لئے جاری فرمایا قابل شکر گزاری اور دیگر ریاستوں نیز انگریزی علاقہ جات میں قابل تقلید ہے۔

محمڈن کالج علیگڑھ میں جناب صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب نے کشمیر سے واپس آکر جہاں وہ کئی ہفتے قوم کی تعلیمی خدمت کے لئے مقیم رہے ۱۹ اکتوبر کی شب کو کشمیر پر ایک دلچسپ و معنی خیز لیکچر دیا۔

اٹلی کے ایک انجنیئر نے آلیف شعاع کے نام سے ایک ایسی چیز دریافت کی جو بلا تار کسی فاصلہ پر آتشگیر مادوں کو اڑا سکتی ہے۔ لیکن ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار پورٹسموتھ سے خبر دیتا ہے کہ برطانیہ کے بحری ماہروں نے اس کا تجربہ کیا تھا جس میں جنگی جہاز کو سخت ضرر پہنچا۔

الہ آباد میں کلیان دیوی کے قریب بابا لالک داس نامی ایک اندھے بڈھے کو کوئی شخص جو اس کے پاس کچھ مدت سے رہتا تھا۔ کلہاڑے سے ہلاک کرکے اس کی جمع پونجی نکال لے گیا۔ جو اب رام نگر میں گرفتار ہو کر الہ آباد لایا گیا ہے۔

جالندھر میں رو ڑمل شیو دیال نامی مشہور ساہوکارہ کی کوٹھی نے دیوالہ نکالدیا۔

لاہور میں ۱۹ اکتوبر کو چیف بینک آف انڈیا کھولا گیا جو اس تجارتی پیشہ قوم کا ملک بھر میں اکیلا بینک ہے۔

غازی آباد میں دسہرہ کے موقعہ پر باغبانی کی نمائش ہوئی جسمیں بابو جے چند جیالال اینڈ سنز کو نقرئی تمغہ ملا۔

پنجاب یونیورسٹی کے پولیٹیکل سائنس لکچر ہر جمعہ کو ۴½ بجے شام کے فورمن کرسچین کالج لاہور میں ہوا کرینگے۔ طلباء بی۔ اے (آنرز) کی ان میں حاضری اختیاری ہوگی۔ مگر ایم۔ اے والوں کو لازمی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۞

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۲- نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۴۹

مسیح اور مہدی کی آمد

(کمیونی کیٹڈ)

آج قریباً پچیس سال گذر چکے ہیں۔ کہ ہمارے اس ملک میں ہمارے ہموطنوں میں سے ایک شخص نے یہ پیغام اپنے ابنائے جنس کو پہنچایا کہ مصلح اور مامور مسیح اور مہدی کے آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک نبیوں کی زبان پر کیا تھا۔ اپنے پاک کلام سے اس نے مجھ پر یہ ظاہر کیا ہے کہ میں ہی وہ مصلح اور مامور ہوں۔ اس کی آواز دور دور کے کونوں تک پہنچی بعض نے اسکی آواز پر لبیک کہا۔ بعض نے سخت مخالفت کی حتیٰ کہ کفر کے فتوے لگائے اور اپنی ساری [illegible] کہ اس کی مخالفت میں اور اس کے سلسلہ کی بیخکنی پر صرف کی۔ مگر جیسے کہ اللہ تعالےٰ کی اپنے صادق بندوں کے ساتھ سنت ہے۔ ماننے والوں کا گروہ جو ابتدا میں نہایت ہی ضعیف تھا۔ روز بروز قوت پکڑتا گیا یہانتک کہ نہ صرف اس ملک ہندوستان کے اندر ہی بلکہ دور دراز کے ممالک میں بھی اس کا بیج لگایا گیا۔ اب اس وقت گو وہ مخالفت جو شروع میں تھی اپنی طاقت صرف کر کے اور اپنے آپ کو ناکامیاب پاکر کم ہو گئی ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگ ابھی تک اس سلسلہ کے اصول حقہ سے غافل ہیں۔ مگر یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ یہ غفلت قابل مواخذہ نہیں ہے۔ اگر واقعی ایک شخص خدا کیطرف سے پیغام پہنچاتا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ اس کے ساتھ ہوں۔ اور اس نور اور روشنی سے حصہ لیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک کے ذریعہ سے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ جو سوالات اس کے متعلق پیدا ہوتے ہیں۔ انکی طرف مختصر طور پر ذیل کے چند سوالوں میں توجہ دلائی گئی ہے۔ جو صاحب مفصل طور پر کسی امر کے متعلق تحقیق کرنا چاہئیں وہ اس سلسلہ کی کتابوں کو منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔

سوال اوّل۔ ہمارا مذہب کیا ہے۔

مختصر طور پر اس کا جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں دیا ہے۔

ما مسلمانیم از فضل خدا ❊ مصطفےٰ ما را امام و مقتدا

ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ کسی کو اس کی ذات اور صفات میں شریک نہیں سمجھتے۔ ایسا ہی ہم ملائکہ پر۔ اللہ تعالےٰ کے رسولوں پر۔ اللہ تعالےٰ کی کتابوں پر۔ اور بعث بعد الموت پر۔ ایمان لاتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ عملی رنگ میں نماز اور روزہ زکوٰۃ و حج کی ادائیگی کو انکی شرائط کے ساتھ اصول دین اسلام سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کے ایک ایک حرف پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ یہی اللہ تعالےٰ کی آخری شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنا ضروری جانتے ہیں۔ ہمارا قبلہ وہی ہے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے صلحاء و اولیا کا قبلہ تھا۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ جیسے کہ ہمکو سورہ فاتحہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اور انعامات الٰہی میں سب سے بڑا انعام اللہ تعالےٰ کے کلام اور اس کے الہام سے مشرف ہونا ہے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم میں یہ وعدہ کیا گیا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا اللہ تعالےٰ اپنی ہمکلامی کا انعام ہمیشہ اس امت کے جو خیر امۃ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ برگزیدہ لوگوں کو عطا فرماتا رہا ہے اور ایسے بہت سے برگزیدہ لوگ اس ملک ہندوستان میں بھی گذرے ہیں۔ ایسے ہی ایک برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمد رئیس قادیان تھے جنکو نہ صرف اللہ تعالےٰ نے اس صدی کا مجدد ہی کر کے اس کے سر پر اپنے وعدہ کے مطابق مبعوث فرمایا بلکہ اس لئے کہ یہ زمانہ فتنہ صلیب کے غلبہ کا انتہائی زمانہ تھا۔ انکا نام مسیح رکھا۔ جیسا کہ آپ خود بھی فرماتے ہیں ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند ❊ ابن مریم نام من لاجرم بنہادہ اند

اور چونکہ یہ زمانہ خود امت محمدیہ پر بھی ضلالت کا انتہائی زمانہ تھا۔ اس لئے اس کا نام مہدی رکھا۔ یہ ہمارا مذہب ہے۔

سوال دوم۔ کیا کوئی پیشگوئی آخری زمانہ میں کسی مامور کے آنے کی پائی جاتی ہے؟

اور وہ کیا ہے۔ یہ ایک ایسا کھلا امر ہے کہ جس سے کسی موافق یا مخالف کو انکار نہیں ہو سکتا۔ احادیث صحیحہ میں ایسی پیشگوئی تواتر کے ساتھ موجود ہے اور قرآن کریم کی بہت سی آیات ان احادیث کی تائید کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں آخری زمانہ میں ایک مصلح کی پیشگوئی دیگر مذاہب میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ عیسائی بھی اس کے قائل ہیں اور بدھ اور ہنود بھی گو ہر مذہب نے اپنے رنگ میں اسکا نام علیحدہ تجویز کیا ہے۔ احادیث صحیحہ میں اسکا نام عیسےٰ ابن مریم مہدی امام حکم عدل رکھا ہے اور یہ ایک مین امر ہے کہ جس طرح مہدی امام حکم عدل صفاتی نام ہیں عیسےٰ ابن مریم بھی صفاتی ہی نام ہے چنانچہ قرآن کریم سے اسکی صاف شہادت ملتی ہے جہاں فرمایا۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم یعنی مومنین سے اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ آخر تک انہی سے خلیفے پیدا کرتا رہیگا۔ اسیطرح جیسے کہ پہلوں میں سے خلیفے پیدا کرتا رہا۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان جیسے خلیفے مسلمانوں میں بھی پیدا کرتا رہیگا۔ جو مسلمانوں میں سے ہونگے۔ پس جسطرح بنی اسرائیل میں ایک آخری خلیفہ حضرت مسیح عیسےٰ ابن مریم تھے اسی مماثلت سے اور اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح کے خدا بنائے جانے کے عقیدہ کو دنیا سے دور کرنا اس کا خاص طور پر کام تھا۔ اس امت کے آخری خلیفہ کا نام احادیث میں عیسےٰ ابن مریم رکھا گیا۔ یہ سنت اللہ ہے کہ وہ پیشگوئیوں میں وہ نام نہیں رکھتا جو والدین نام رکھتے ہیں۔ بلکہ پیشگوئیوں کے نام صفاتی ہوتے ہیں جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نسبت فرماتے ہیں۔ اسمی فی التوراۃ الاحیذ واسمی فی الزبور الماحی واسمی فی الانجیل احمد (طبرانی) یعنی توراۃ میں میرا نام۔ احید۔ زبور میں ماحی اور انجیل میں احمد رکھا گیا ہے۔ مگر یہ تینوں نام ایسے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین نے ان میں سے [illegible] آپ کا نہ رکھا۔ اسی کے ہم معنی مشکوٰۃ شریف میں متفق علیہ حدیث اسماء النبی میں موجود ہے۔ پس معلوم ہوا کہ پیشگوئیوں میں بعض صفات غالب کے لحاظ سے بعض نام رکھے جاتے ہیں۔ اور یہ جو خیال ہے کہ دو شخص آخری زمانہ میں آوینگے۔ ایک مسیح اور ایک مہدی یہ بھی اس غلطی سے پیدا ہوا ہے۔ بخاری شریف میں صرف ایک ہی شخص کے آنے کا ذکر ہے۔ ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر امامکم منکم یہی حدیث دوسرے رنگ میں مسند امام احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ ۴۱۱ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسےٰ ابن مریم اماما مہدیا و حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا تو ایک ہی شخص ہے اسی کا نام مہدی رکھا ہے اسی کا نام ابن مریم رکھا ہے اسی کو امام حکم عدل کہا ہے۔ اور اس ایک ہی کا کام کسر صلیب اور قتل خنزیر قرار دیا ہے اور ایسے ہی حدیث لا مہدی الا عیسےٰ جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ مہدی ہی عیسےٰ ہے ظاہر کرتی ہے کہ عیسےٰ اور مہدی ایک ہی شخص ہے اور یہ دونوں نام اس کی دو غالب صفتوں کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ نام رکھے گئے ہیں۔

سوال سوم۔ کیا ابن مریم مذکورہ پیشگوئی سے مراد حضرت مسیح بنی اسرائیلی ہو سکتے ہیں اس سوال کا جواب کئی وجوہ سے نفی میں ہے۔ اول قرآن کریم نہایت صفائی سے حضرت مسیح کی وفات بیان کرتا ہے۔ چنانچہ قیامت کے دن جب حضرت مسیح سے یہ سوال ہوگا۔ کہ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔ ان کا جواب قرآن شریف میں ان الفاظ میں ہے کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم یعنی جب تک میں ان میں تھا۔ میں ان کی حالت کا گواہ تھا پر ان کی گمراہ کردہ کسی غلط عقیدہ پر نہیں چلے۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی ان پر نگاہ بان تھا۔ جس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت مسیح کی خدائی کا عقیدہ آپکی وفات کے بعد بنایا گیا۔ پس اگر یہ باطل عقیدہ نزول قرآن کے وقت موجود تھا۔ تو حضرت مسیح لازماً اس سے پہلے فوت ہو چکے تھے پس وہ خود واپس نہیں آسکتے ایسا ہی ان کی وفات قرآن کریم کی اس آیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس سے استدلال پر اجماع سے ثابت ہوتی ہے۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یہ وہ آیت ہے جس سے حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر استدلال کیا یعنے یہ بیان کیا کہ چونکہ پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں اس لئے ضرور تھا۔ کہ آنحضرت صلعم بھی وفات پاتے پس معلوم ہوا۔ کہ صحابہ کا اس پر اجماع تھا۔ کہ آنحضرت سے پہلے سب نبی وفات پا چکے اسی لئے اور یہ کہنا کہ چونکہ قرآن شریف میں حضرت عیسےٰ سے رفع کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے کیا تھا۔ اس لئے وہ زندہ معہ جسم اٹھائے گئے الفاظ قرآنی کی حقیقت اور معنی سے ناواقفیت ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ اول تو رفع کا وعدہ وہاں موت کے بعد کا ہے یعنی الفاظ قرآن کریم اس طرح پر ہیں۔ کہ یا عیسےٰ انی متوفیک ورافعک الی اے عیسےٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف رفع دونگا۔ پس وہ رفع بعد موت ہے دوسرے رفع سے مراد روحانی تقرب ہے بلکہ ہر ایک مسلمان کو تو دعا مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جس کے الفاظ میں سے وارفعنی بھی ہے لیکن ہر ایک مومن پانچوں وقت نماز میں بین السجدتین یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ تو مجھے رفع دے سو اس کا مطلب نہیں کہ تو مجھے جسم سمیت آسمان پر اٹھا لے۔ دوسرے حدیث معراج میں آنحضرت صلعم نے حضرت مسیح کو اسی طرح دیکھا۔ جس طرح دوسرے تمام نبیوں کو جو فوت ہو چکے تھے اگر حضرت مسیح جسم عنصری کے ساتھ زندہ ہوتے تو ان کا ٹھکانہ دوسرے نبیوں کے ساتھ نہ ہوتا۔ سوم بخاری میں حضرت مسیح بنی اسرائیلی کا حلیہ اور بیان کیا گیا ہے اور جہاں آنے والے مسیح کا تذکرہ ہے وہاں اور حلیہ ہے جس سے معلوم ہوا۔ کہ آنے والا مسیح وہ نہیں جو بنی اسرائیل میں گذر چکا (چہارم) چونکہ حضرت مسیح کی نبوت آنحضرت سے پہلے ہے اس لئے ان کے واپس آنے سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جاتی ہے۔ (پنجم) قرآن کریم میں بھی خلفاء کو امنوا منکم میں سے قرار دیا۔ بخاری میں بھی اسے امامکم منکم اور مسلم میں امکم منکم قرار دیا گیا ہے پس باہر سے کوئی نہیں آسکتا۔ اور بھی بہت سے دلائل ہیں مگر اختصار کی خاطر چھوڑے جاتے ہیں۔

سوال چہارم۔ کیا پیشگوئیوں کی علامات اس زمانہ پر صادق آتی ہیں یا نہیں؟

اس مختصر میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جس قدر علامات قریبیات کی تھیں۔ وہ سب پوری ہو چکیں۔ ستارہ ذوالسنین کا نکلنا۔ غیر معمولی زلزلوں کا آنا جن سے کوئی براعظم خالی نہیں رہا۔ بلکہ ایسے زلزلے اس زمانہ میں آئے کہ دنیا کی تاریخ میں ایسے ہولناک زلزلوں کا پتہ نہیں ملتا۔ مرض طاعون کا پھیلنا۔ اونٹوں کا ترک کیا جانا اور اس کی بجائے ایک اور سواری کا پیدا ہونا۔ حج کا بند ہونا۔ اختلاط اقوام حد درجہ پر پہنچ جانا۔ دریاؤں کا چیرا جانا۔ اخباروں اور کتب کا کثرت سے پھیل جانا جنگوں کا کثرت سے ہونا اور باوجود تہذیب کے دعوے کے قوموں کا آپس میں خونریزی پر تلے ہوئے ہونا۔ فسق و فجور کی کثرت احکام شریعت سے لاپرواہی دنیا میں انہماک سیم و زر کی کثرت قرآن کریم کی حقیقت سے غفلت ایمان کا ثریا پر اٹھ جانا اور سب سے بڑھکر صلیب کا غلبہ۔ یعنے صلیبی عقیدہ کا دنیا کے ہر گوشہ میں پھیل جانا یہ چند وہ نشانات ہیں جن کو ہر شخص اپنی آنکھ سے مشاہدہ کر سکتا ہے اور ان سب نشانات کا اس زمانہ میں پورا ہو جانا صاف بتاتا ہے۔ کہ موعود وقت آچکا ہے اور وہ موعود مصلح بھی ظاہر ہو گیا ہے۔

سوال پنجم۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب کے دعوائے مسیح موعود کی صداقت کے کیا نشانات ہیں ما سوا جس قدر امور اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ اور جسقدر نشانات کی طرف مجملاً اوپر اشارہ کیا گیا ہے وہ سب حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعوائے مسیح موعود کے صداقت کے نشان ہیں مزید برآں یہ کہ (۱) بموجب حدیث ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا۔ ہر صدی کے سر پر کسی مجدد کا آنا ضروری ہے۔ ساری اسلامی دنیا کو دیکھئے سوا اس چودہویں صدی کے سر پر صرف ایک ہی شخص دنیا میں پاؤ گے جس نے خدا کی طرف سے الہام پاکر مجدد ہونے کا دعوے کیا۔ اگر وہ اس صدی کا مجدد نہیں تو کوئی دوسرا مجدد دکھا یا بتایا جاوے اور اگر اور کوئی مجدد نہیں تو پھر یقیناً یہی مجدد سچا ہے اور مجدد ہو کر کوئی شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا چونکہ اس صدی کا مجدد ایسا ہونا چاہئے تھا جو صلیبی فتنہ کا مقابلہ کرتا اس لئے اسکا نام مسیح موعود رکھا گیا (۲) آپکے دعوے کی تائید میں بہت سے نشان آپکے ہاتھ پر ظاہر ہوئے کثرت سے پیشگوئیاں قبل از وقت شائع ہوئیں اور پوری ہوئیں۔ جن کی تفصیل کتب میں موجود ہے یہی وہ نشان ہیں جو کسی مامور من اللہ کی صداقت کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ (۳) آپکے دعوے کی تائید میں اور دعوے کے بعد وہ عظیم الشان نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔ جس کا وعدہ ان الفاظ میں دیا گیا تھا۔ کہ وہ سچے مہدی کے وقت میں ظاہر ہوگا۔ یعنی ماہ رمضان میں تیرہویں کو چاند کو اور اٹھائیسویں کو سورج کو گرہن لگیگا۔ اور اس طرح پر ان لمہدینا آیتین والی حدیث کی تصدیق ہوئی۔ (۴) آپ کو ہر مذہب کے خلاف کاری حربے دئے گئے عیسائی مذہب پر اس سے زیادہ حربہ نہ ہو سکتا تھا۔ کہ حضرت مسیح کی موت کو ثابت کر دیا جائے۔ سو آپ نے دلائل قاطعہ سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ اسیطرح ہر سب مذاہب پر آپنے کوئی نہ کوئی ایسا کاری حربہ چلایا ہے۔ جس سے تمام اصول باطلہ کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا۔ (۵) علم کلام میں اسلام کی صداقت کے دلائل میں آپنے بہت سے براہین نیرہ پیش کئے۔ اور اس زمانہ کے لئے سب سے بڑا زرین اصول علم کلام کا یہ پیش کیا۔ کہ جو کتاب اس زمانہ میں کامل کتاب ہو اور خدا کی طرف سے ہونے کا دعوے کرتی ہو۔ وہ ہر ایک دعوے اپنے اصول کی تائید اور جملہ اصول باطلہ کی تردید میں خود کرے۔ اور اس کے دلائل بھی خود پیش کرے۔ پھر قرآن کریم کو اس معیار کے رو سے سچا ثابت کر دکھلا دیا۔ (۶) اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں صادقوں کے پہچاننے کی یہ ایک علامت بیان فرمائی ہے۔ کہ انا لننصر رسلنا والذین امنوا معہ فی الحیوۃ الدنیا

اُن کی زندگی میں الٰہی نصرت اور تائید اُن کے شاملِ حال رہتی ہے بس جس طرح پر اللہ تعالیٰ نے ماموروں کی مخالفت پر کل دنیا تل جاتی ہے مگر وہ خدا تعالیٰ سے قبل از وقت خبر پاکر اپنی کامیابی کی خبریں دیتے ہیں۔ اور آخر انکی کامیابی ہی انکی صداقت کی ایک بین دلیل ٹھیرتی ہے ایسا ہی حضرت مرزا صاحب کے دعوے کی مخالفت پر کرب تر ہا رہا پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبل از وقت خبر پاکر یہ اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مخالفوں پر آپ کو غالب کرے گا۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون۔ اور یہ بھی خبر دی کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ کیونکہ دور سے دور لوگ تمہارے پاس آویں گے سو ایسا ہی ہوا۔ کہ مخالف تو لوگوں کو روکتے رہے۔ مگر بموجب الہام الٰہی یاتون من کل فج عمیق لوگ دور دراز کے راستوں سے چل کر آپ کے پاس آتے رہے اور اب تک آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس وقت اُٹھایا۔ جبکہ آپ کے کام کی نسبت انبیاء کے مطابق تکمیل کر دی۔ اور آپ کے بعد بھی سچے سلسلوں کی طرح خود اُس کا محافظ رہا۔

ہفتم:۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین یعنی اگر یہ نبی ہم پر کسی بات کا افترا کرتا۔ یعنی اپنی طرف سے کوئی کلام بنا کر پیش کرتا اور کہتا۔ کہ خدا نے مجھ پر یہ وحی کی ہے۔ حالانکہ وہ خدا کی وحی نہ ہوتی۔ تو ہم اس کی زندگی کی رگ کاٹ دیتے۔ اسی کے مطابق توریت میں بھی ہے۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا۔ اس معیار کے مطابق اگر حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ الہام کو پرکھا جاوے۔ تو اس کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ الہام برابر تیس سال تک رہا۔ اور آپ اپنے الہامات کو اپنی کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں شائع کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ۱۸۸۰ء میں جب براہین احمدیہ کا طبع ہونا شروع ہوا۔ تو اس کتاب میں بھی آپ نے اپنے بہت سے الہامات شایع کئے۔ اور بعض وہ الہامات اور خوابیں شائع کیں۔ جو اس سے پہلے مشتہر ہو کر پوری ہو چکی تھیں۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت سے بھی زیادہ عرصہ تک ایسا کلام شایع کرتا رہے۔ جسے وہ خدا کی طرف سے ظاہر کرتا ہے اور باوجود مفتری ہونے کے خدا اُسے نہ پکڑے۔ جیسا کہ آیت مذکورہ بالا میں بھی فرمایا کہ اُن کی پیشن گوئیاں پوری ہوتی چلی جاویں۔ اس کے کاروبار اور سلسلہ میں نمایاں ترقی ہوتی چلی جاوے۔ مخالفین کی مخالفت ناخنوں تک زور لگا بھی کچھ اثر اس پر نہ کر سکے۔ یہ وہ نشانات بین ہیں جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا من جانب اللہ مامور و مرسل ہونا ظاہر کرتے ہیں

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

اسلام کی خصوصیات

ترجمہ لکچر انگریزی جو خواجہ کمال الدین صاحب نے ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کو پیرس کی مذہبی کانفرنس کے روبرو پڑھا

(از مسلم انڈیا) (۳۰ر اکتوبر سے آگے)

پہلا امر ہر ایک انسان کے لئے یکساں طور پر ترقی کی راہ کھولتا ہے (ہر ایک شخص یہ جان لیتا ہے۔ کہ میرے لئے بھی ترقی کی راہ اسی طرح کھلی ہے۔ جس طرح دوسرے انسانوں کے لئے کھلی ہے) اور دوسرا امر علمی تحقیقات کی طرف رہنمائی کرتا ہے (جب انسان یہ جانتا ہے۔ کہ زمین و آسمان کی تمام چیزیں میری معبود و مخدوم نہیں۔ بلکہ میری خادم ہیں اور میری خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ تو وہ اس طرف متوجہ ہوتا ہے۔ کہ ان چیزوں سے وہ اپنی ترقی کے لئے کام لے۔ اس لئے وہ علمی تحقیقات میں لگ جاتا ہے اور ہوا۔ پانی اور دُنیا کی دوسری چیزوں سے طرح طرح کے کام لینے کی سعی میں مصروف ہوتا ہے) قرآن شریف میں یہ دونوں امر صریح الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور ان کو توحید کا ثمرہ بیان کیا گیا ہے

اسلام۔ زندگی کا ایک کامل ضابطہ ہے

جب مذہب یا خدا تعالیٰ کی عبادت ہماری ترقی کے ساتھ ایسا گہرا تعلق رکھتی ہے۔ تو کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ ہماری رہنمائی کے لئے قوانین اور ہدایات بھی ہوں۔ ہماری جسمانی حالتیں ہمارے اخلاق پر ایک گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ اور اعلیٰ اخلاق روحانیت کو پیدا کرتے ہیں۔ ہمارا علم اعمال اور تمدن بھی ہماری روحانی ترقی میں بڑا حصہ لیتے ہیں علاوہ ازیں ہم اپنے اردگرد کی چیزوں کے بھی زیر اثر ہیں۔ جو لوگ ہمارے آس پاس ہوتے ہیں۔ وہ بھی ہم پر اثر ڈالتے ہیں۔ اُن کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے پاس ایک کامل ضابطہ ہو۔ جس میں ہمارے باہمی تعلقات کے بارہ میں ہدایات ہوں جو زندگی کے تمام پہلوؤں کے لئے موزوں ہوں۔ اور ہماری کوششوں میں ہماری مددگار ہوں۔ ایسی تہذیب اور تادیب کے بغیر روحانیت کا حاصل کرنا محال ہے۔ جو لوگ روحانیت کو ہمارے باہمی روزانہ تعلقات سے بالکل بے تعلق سمجھتے ہیں۔ وہ اُس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔

اسلام نے اس فطرتی ضرورت کو بھی پورا کیا ہے۔ اور یہ اسلام کی ایک اور خصوصیت ہے۔ اسلام ایسے قانون اور ہدایات مہیا کرتا ہے۔ جو انسان کے تمام حالات کے لئے موزوں ہیں۔ انسان خواہ کسی حیثیت اور درجہ میں ہو۔ وہ ضرور قرآن شریف میں اپنے حال کے مناسب ہدایات پائیگا۔ مذہب ایسی چیز نہیں۔ جو انسانوں کی کسی خاص جماعت کے ساتھ خاص ہو۔ اور انسان ذوق اور تہذیب کے درجوں میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جو لوگ وسط افریقہ میں رہتے ہیں۔ اُن میں اور یُورپ کے رہنے والوں میں ذہنی۔ اخلاقی اور تمدنی امور میں اس قدر فرق ہے۔ جتنا کہ قطبین میں فرق ہے۔ لیکن اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ ان سب کے لئے ہدایات اور قواعد مہیا کرتا ہے۔ اگر وسط افریقہ کے وحشیوں کے لئے ایسی ابتدائی ہدائتیں دیتا ہے۔ جن سے اُن کی جسمانی اور تمدنی حالت درست ہو تو وہ ترقی یافتہ انسانوں کو بھی اعلیٰ اخلاق سکھاتا ہے اور بلند روحانیت کا سبق دیتا ہے اور اُن کو انسانی ترقی کے اُس اعلیٰ منزل مقصود تک پہنچاتا ہے جہاں انسان خدا سے ملتا ہے۔

موروثی گناہ

اسلام کی یہ تعلیم نہیں کہ انسان کوئی گناہ ورثہ میں لیکر پیدا ہوتا ہے۔ اسلام کے رُو سے گناہ انسان کی فطرت میں داخل نہیں بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو انسان پیدا ہونے کے بعد خود کماتا ہے۔ گناہ کس چیز کا نام ہے۔ یہ صرف نافرمانی کا نام ہے حقیقی مسلم گنہگار نہیں ہوتا۔ کیونکہ مسلم کے معنے ہیں خدائے تعالیٰ کے احکام کا فرمانبردار۔ اور گناہ نافرمانی کا نام ہے۔ اسلئے حقیقی اسلام اور گناہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ گناہ ایک کسبی چیز ہے اور اس سے انسان پاک ہو سکتا ہے: میں خدا کے آگے ایک بیٹے کی طرح ہوں۔ جیسا کہ یسوع مسیح کی دُعا کا آغاز مجھے سکھاتا ہے مگر کھویا ہوا بیٹا، بھی بن سکتا ہوں۔ لیکن میں پھر اپنے باپ کے پاس واپس آسکتا اور اُس سے اپنا ورثہ لے سکتا اور اُس کا بیٹا کہلا سکتا ہوں مگر میں خدا سے کس طرح مل سکتا ہوں اگر گناہ میری فطرت کا حصہ ہو اگر میں گناہ سے پاک نہیں ہوسکتا۔ تو میں خدا سے کس طرح مل سکتا ہوں اس امر میں خدا کی کتاب قرآن شریف نے نسل انسان پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اس نے انسان کے دل میں یہ احساس پیدا کیا ہے کہ اُس میں نہایت ہی اعلیٰ قابلیتیں موجود ہیں اور غیر محدود ترقی کا میدان اُسکے آگے کھلا ہے۔ اس بارہ میں خدا کی کتاب فرماتی ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۔ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (ہم نے انسان کو نہایت احسن ترکیب میں پیدا کیا (اُس کو نہایت ہی عمدہ قویٰ عطا کئے) پھر اُس کو سب نیچوں سے نیچے کر دیا (وہ پست ترین مقام کی طرف جھکنے کا میلان رکھتا ہے) سوائے اُن لوگوں کے جو (سچائیوں پر) ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ کام کرتے ہیں۔ جو درست اور ٹھیک ہیں۔ اُن کے لئے غیر منقطع اجر ہے (التین)

آج کل ریشنلزم کا بڑا اصول جس پر فخر کیا جاتا ہے اور جو بہت دلکش معلوم ہوتا ہے یہی ہے کہ انسانوں کو نہایت ہی اعلیٰ قویٰ عطا کئے گئے ہیں۔ اور اُس میں غیر محدود ترقی کا مادہ رکھا گیا ہے۔ لیکی کہتا ہے۔ "کہ متواتر اور جاری رہنے والی ترقی کا خیال ایک ایسا خیال ہے جو اس زمانہ میں سب خیالات پر غالب ہے۔ کسی مضمون پر کوئی علمی کتاب کھولو۔ اُس میں اسی خیال کو کسی نہ کسی صورت میں پاؤ گے اس خیال نے تمام علوم میں ایک گہری تحریک پیدا کر دی ہے۔ اور یہ تمام ملکی لٹریچر میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر رہا ہے" مگر وہ کون ہے جو سب سے پہلے ترقی کے اس سنہری اصل کو دنیا میں لانیکا مدعی ہوسکتا ہے گذشتہ تیرہ سو سال سے یہ اصل نہایت ہی کھلے الفاظ میں قرآن شریف میں موجود ہے اور ریشنلزم حال ہی کی پیدایش ہے۔ نہیں بلکہ جن الفاظ میں یہ اصل قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے وہ نہایت بہتر شکل میں ہے۔ کیونکہ قرآنی آیت انسانی فطرت کے ہر ایک پہلو کی پوری ماہیت ہم پر کھولتی ہے۔ ہم میں بیشک نہایت ہی اعلیٰ قویٰ رکھے گئے ہیں مگر ہم ترقی کے مخالف عنصروں سے بھی کلی طور پر خالی نہیں اگر ہم میں اوپر چڑھنے کی قابلیت رکھی گئی۔ تو پستی کی طرف جھکنے کا میلان بھی ہم میں پایا جاتا ہے۔ ہماری حالت کے دو پہلو ہیں ایک روشن اور دوسرا تاریک۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ لیکن اگر وہ ہمارے اچھے قانونوں کی پابندی نہ کرے اور اچھے کام نہ کرے۔ تو ہم اُس کو نہایت ہی گہری پستی میں گرا دیتے ہیں۔ یہ کیسی سچی بات ہے جس کا ہم ہر روز اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ کئی انسان ایسے ہوتے ہیں۔ جو ایک ہی جیسے حالات میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن کے گردوپیش کے حالات بھی مساوی ہوتے ہیں مگر وہ اپنی زندگی میں بالکل اُلٹی راہیں اختیار کرتے ہیں ایک زینہ کی چوٹی کی طرف چڑھتا ہے۔ اور دوسرا نیچے کی طرف اُترتا ہے۔ اُنکی طرز زندگی کو غور سے دیکھو۔ اور جس حقیقت کو قرآنی آیت میں بیان کیا گیا ہے اُسکی صداقت تم پر ظاہر ہو جاویگی۔ ایک نے صحیح راہ اختیار کی اور دوسرے نے خطا کی راہ پر قدم مارا۔ اس لئے بھٹک گیا ریشنلزم صرف ہمیں ایک پہلو کا پتہ دیتی ہے اور تصویر کا ایک ہی رُخ ہمارے سامنے پیش کرتی ہے مگر قرآن شریف پوری حقیقت کا انکشاف کرتا ہے اور ضروری احتیاط کی طرف متوجہ کر کے ہمیں ہوشیار کرتا ہے (تا ایسا نہ ہو ہم دوسرے پہلو سے غافل ہو کر پستی میں گر جائیں) اسی سنہری اصل کو ہمیشہ اپنی نظر کے سامنے رکھنے کے لئے ہمیں مندرجہ ذیل دعا سکھائی گئی ہے جو ہم ہر نماز کے شروع میں پڑھتے ہیں اور یہ دُعا مسیحیوں کی اُس دُعا کے مقابل میں سمجھی جاسکتی ہے۔ جو یسوع مسیح نے اُنکو (روزانہ روٹی مانگنے کے متعلق) سکھائی۔ وہ دُعا یہ ہے اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔ آمین یعنی اے رب ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔ جو تیری طرف ہمیں لیجاتی ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری راہ پر مضبوط رہکر اِن لوگوں کے نقش قدم پر چلیں جنپر تیرے انعام اور تیری برکتیں نازل ہوئیں۔ اے خدا ہمیں تو اُن لوگوں کی راہ سے بچا جنپر تیرا غضب ہوا ہے اور اُن لوگوں کی راہ سے بھی بچا جو غلطیوں میں پڑ کر سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں اور تجھ تک نہیں پہنچ سکے۔ اے خدا ایسا ہی ہو۔

جو لوگ سیدھی راہ پر قدم مارتے اور اُس راہ پر استقامت اختیار کرتے ہیں وہ متواتر اور جاری رہنے والی ترقی حاصل کرتے ہیں اور اُنکے اندر جو اعلیٰ درجہ کی قابلیتیں اور قوتیں رکھی ہوئی ہیں۔ وہ عملی صورت میں ظاہر ہو کر انعامات کا لباس پہنتی ہیں۔ اور اس طرح وہ خدائے تعالیٰ کے انعامات اور برکات کے مورد بنتے ہیں۔ لیکن جو لوگ غلطیوں میں پڑتے ہیں۔ وہ سیدھے راستے سے بھٹک جاتے ہیں اور اسفل سافلین میں چلے جاتے ہیں۔ اور بجائے انعام حاصل کرنے کے مورد غضب الٰہی ہو جاتے ہیں۔

مکالمہ الٰہی

مندرجہ بالا دعا میں انعمت کا لفظ قابل توجہ ہے یہ لفظ بہت وسیع ہے اور ہر ایک اچھی اور عمدہ چیز پر حاوی ہے۔ اور ہر ایک ایسی چیز اس میں شامل ہے۔ جو انسان کے لئے ضروری اور مفید ہے۔ لفظ خود واضح ہے۔ اور اُس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہاں میں اُس سب سے بڑے انعام کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو خدائے تعالیٰ نے انسان پر کیا۔ اور یہ ایک ایسا الٰہی عطیہ ہے۔ جس کو قرآن شریف کے رُو سے ہر ایک انسان حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے وہ انعام یہ ہے کہ انسان خدا سے مل جاتا ہے۔ وہ خدا سے کلام کرتا ہے اور خدا اُس کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور یہ بات ناممکن نہیں۔ الٰہی صفات کبھی معطل نہیں ہوتیں اور نہ وہ معطل ہو سکتی ہیں۔ اگر خدا نے گذشتہ زمانوں میں انسان سے کلام کیا۔ تو یہ خیال کرنا بھی کفر ہے۔ کہ وہ اب نعوذ باللہ گونگا ہو گیا ہے۔ اگر گذشتہ زمانہ کے انسان میں یہ قابلیت رکھی گئی تھی۔ کہ خدا اُس سے ہم کلام ہو۔ تو انسان میں یہ قابلیت اب بھی ضرور موجود ہے۔ کیونکہ انسان

کے قویٰ اور قابلیتوں میں سے کوئی قوت یا قابلیت کم نہیں کی گئی۔

اگر دنیا اپنی مادی ترقی میں اب بھی نیوٹن۔ ہرشل اور رایڈیسن جیسے انسان پیدا کر سکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اب یسوع مسیح۔ کرشن اور بدھ جیسے انسان دنیا میں پیدا نہ ہوں۔ کیا ہماری خلقت اب وہی نہیں۔ جو پہلے انسانوں کی ہوا کرتی تھی۔ اور کیا جسمانی بناوٹ میں مساوات اس بات کی مقتضی نہیں۔ کہ روحانی بناوٹ میں بھی ہم پہلے انسانوں کے ساوی ہوں اور یہ بات کہ اب بھی یسوع مسیح۔ کرشن۔ بدھ جیسے انسان پیدا ہو سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں صریح الفاظ میں بتائی گئی ہے۔ اور قرآن شریف کے علاوہ اور جگہ بھی ہمیں یہی وعدہ دیا گیا ہے۔ کیا یسوع مسیح کرشن اور بدھ نے اپنی دوبارہ آمد کی پیشگوئیاں نہیں کیں؟ اور یسوع مسیح نے تو اس امر کی تشریح بھی کر دی ہے۔ کہ یہ دوبارہ آمد کس طرح واقع ہوگی۔ دوبارہ آمد کا یہ مطلب نہیں کہ وہی پہلا انسان پھر دوبارہ دنیا میں آئے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک اور آدمی پیدا ہو جو نیت دعا میں پہلے کا مثیل ہو۔ اگر یوحنا بپتسمہ دینے والا الیاس تھا (اور وہ ضرور الیاس تھا۔ کیونکہ یسوع مسیح کا قول ہم رد نہیں کر سکتے)۔ تو پھر ان بزرگوں کی دوبارہ آمد بھی اسی طرح وقوع میں آنی چاہئے۔ جس طرح کہ الیاس کی دوبارہ آمد وقوع میں آئی۔ اس لئے جب میں یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ مجھے وہ راہ دکھائی جاوے جس پر چل کر میں وہی انعام حاصل کروں۔ جو پہلے منعم علیہ گروہ کو ملا۔ تو میں بادشاہت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا سپہ سالاری یا اور کوئی دنیاوی عہدہ نہیں مانگتا۔ یہ میری خواہش نہیں یہ معمولی چیزیں ہیں جنکو انسان حاصل کرتا ہے۔ جس ورثہ کا ایک مسلمان خواہاں ہوتا ہے وہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ مذکورہ بالا دعا میں اھدنا الصراط المستقیم کے الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ ہم خدا سے یہ نہیں مانگتے۔ کہ ہمیں فلاں چیز دے۔[1] بلکہ ہم خدا سے ہدایت مانگتے ہیں۔ اور اگر ہماری دعا قبول ہو تو ہمیں ہمارے استحقاق کے مطابق الہام اور مکالمہ الٰہی کا انعام مل سکتا ہے۔

اسلام کی تعلیم عقل کے موافق ہے

دوسری خصوصیت اسلام کی یہ ہے۔ کہ جن راستیوں کی یہ تعلیم دیتا ہے انکی سچائی عقلی پہلو سے بھی ثابت کر کے دکھاتا ہے وہ کونسی بات ہے جس کی وجہ سے آجکل مذہب کی قدر انسانوں کے دلوں پر روز بروز کم ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ عقلی دلایل کی کمی ہے۔ ہر ایک مذہب اپنے پیرؤں سے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ بعض چیزوں پر ایمان لاویں مثلاً خدا کا وجود۔ ملائکہ الہام۔ نبوت۔ حیات بعد ممات۔ یوم آخرۃ جزا و سزا یعنی بہشت و دوزخ وغیرہ۔ یہ ایسے مسائل ہیں۔ جنہیں مختلف مذاہب میں حق سمجھا جاتا ہے۔ ان امور کے متعلق تفصیلی باتوں میں تو اختلاف ہے۔ مگر اصولاً ان امور پر سب مذاہب کا اتفاق ہے۔ لیکن کیا خدا تعالیٰ نے ہمیں عقل عطا نہیں کی۔ کیا خدائے تعالیٰ نے مختلف قویٰ انسان کو نہیں بخشے۔ اور کیا خدا نے ہماری مختلف خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے سامان مہیا نہیں کئے۔ میں احساس رکھتا ہوں میں جذبات رکھتا ہوں لیکن میں عقل بھی رکھتا ہوں۔ اگر میرے دل کی خواہشیں پوری ہو سکتی ہیں۔ تو میری عقل کے تقاضاؤں کو کیوں روکا جائے۔ اگر میرے جذبات سیر ہو سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ میری عقل کے آگے روک ڈالی جائے۔

جن عقاید کی فہرست میں نے اوپر دی ہے سب مذاہب میں انکو بطور اصول موضوعہ کے تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن ایک شک کرنے والے دل کو انکے متعلق کس طرح اطمینان دلایا جائے۔ مگر قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس میں ان سب عقاید کو عقلی طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ ان کے ثبوت میں زبردست دلایل دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی توضیح کے لئے صحیفہ قدرت سے موزوں مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خدا کی کامل کتاب کو اپنے پیرؤں کی وکالت کا محتاج نہیں ہونا چاہئے۔ میری مشکلات کامل الہامی کتاب کو خود حل کرنی چاہئیں۔ نہ کہ کتاب کے واعظ کو۔ اسلام کی کتاب نہ صرف ہماری خواہشات۔ ہمارے احساس اور ہمارے خیالات کے آگے اپیل کرتی ہے۔ مگر وہ ہمارے دل اور ہماری عقل سے بھی اپیل کرتی ہے۔ پہلی کتابیں اگرچہ وہ بھی قرآن کی طرح الہامی تھیں۔ مگر وہ عقلی پہلو سے مذہبی اصول کی توضیح نہیں کر سکتی تھیں۔ کیونکہ پہلے انسانی عقل ایسی ترقی یافتہ نہ تھی۔ کہ وہ ان لطیف دلایل کو پورے طور پر سمجھ سکتی باریک مذہبی حقایق ثابت ہوتے ہیں۔ یسوع نے سب باتیں تمثیلوں میں کہیں اور بغیر تمثیل کے وہ ان سے کچھ نہ کہتا تھا (متی ۱۳: ۳۴) کیونکہ وہ "بے سمجھ تھے (متی ۱۵: ۱۶)

[1] یہ یسوع مسیح کی اس دعا کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں یہ مانگا گیا ہے "کہ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے" (ایڈیٹر)

ٹرکی سے تبلیغ اسلام کے لئے مالی امداد

۱۳ اگست کی اشاعت میں ہمارے مکرم و معظم نامہ نگار "سید" صاحب نے جو تحریر فرمایا تھا کہ سلطنت عثمانیہ سے خواجہ صاحب سلمہ اللہ کے رسالہ کو ۲۲۰ پونڈ سالانہ کی اعانت کا وعدہ ہوا ہے۔ اس کی نسبت بعض احباب کو کچھ تذبذب اور شبہ ہے۔ اور ان کا منشا تھا۔ کہ اخبار میں کسی قدر علیہ کی اصلیت پر روشنی ڈالی جائے۔ لہذا اطلاعاً گذارش ہے کہ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا استذکرۂ صدر علیہ کا وعدہ ضرور کیا گیا ہے۔ اگرچہ کسی وجہ سے اس پر عمل درآمد ابھی تک نہیں ہو سکا۔ توقع رکھنی چاہئے۔ کہ دستہ ماتاً لیا حکومت موصوفہ کو اپنے وعدہ کا ضرور خیال ہوگا۔

نواب صاحب بہاول پور کی سالگرہ اور مسجد ووکنگ میں برقی روشنی

معزز ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ نماز عید کے بعد نواب صاحب بہاول پور نے ۱۰ پونڈ حضرت خواجہ صاحب کو بطور نذر امام پیش کئے تھے۔ جنہیں خواجہ صاحب نے مسجد ووکنگ میں برقی روشنی پر خرچ کرنا پسند فرمایا۔ مگر اس کام کے واسطے یہ رقم مکتفی نہ تھی۔ اس کا تخمینہ مصارف ۴۰ پونڈ (۶۰۰ روپے) سے اوپر تھا۔ خواجہ صاحب نے اس بارہ میں تحریک کی اور کچھ خط و کتابت ہوئی جس کے آخر میں مسٹر اٹکنس اتالیق نواب صاحب کی چٹھی خواجہ صاحب کو بایں مفہوم پہنچی۔ کہ ہز ہائینس کی سالگرہ کے موقعہ پر نواب ممدوح کی والدہ ماجدہ کے حسب الارشاد یہ تیس پونڈ آپ کو بھیجے جاتے ہیں۔ انہیں مسجد ووکنگ کی برقی روشنی پر خرچ کریں (جزاھم اللہ احسن الجزاء) خدا تعالیٰ نواب صاحب کو دارین کی دولت سے مالا مال کرے اور جس طرح دو ...... میں خانہ خدا ان کے عطیہ سے منور ہوا۔ ویسے ہی وہ اور ان کی ریاست دینی انوار و برکات سے بہرہ اندوز ہوں۔ آمین۔ معہذا یہ ایک کفران نعمت ہوگا۔ اگر علیا حضرت بیگم صاحبہ زاد مجدہا یعنی والدہ ماجدہ ہز ہائی نس نواب صاحب دام اقبالہم کا بالخصوصیت شکریہ نہ ادا کیا جائے۔ ایک خالص اسلامی کام میں جناب ممدوحہ کی یہ فیاضی بلا شبہ آپکے اخلاص اور حب اسلام کی دلیل ہے انعم اللہ فرد۔ ہماری دلی دعا ہے کہ منعم حقیقی اس نیکی کے صلہ میں بیگم صاحبہ کو دونو عالم میں سرخ روئی عطا فرمائے۔ اور روز بروز زیادہ خدمت دین و ملت کی توفیق بخشے۔ اور ان کے فرزند ارجمند کو بہت ہی سعادتمند و با اقبال کرے آمین!

انتخاب واقعات و معلومات

فتح مکہ کے روز عظیم الشان جلسہ۔ قازان میں (جو روس کے زیر اقتدار ہے) فتح مکہ کے روز مسلمانوں نے ایک عظیم الشان جلسہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مجاہدین اسلام کی فتح کی یادگار میں جشن منایا گیا اسلامی اخبارات بند رہے جلیل القدر مسلم امراء و شرفا نے اپنے اپنے احباب کو دعوت دی۔

المؤید کے ایڈیٹر کا انتقال۔ شیخ علی یوسف ایڈیٹر اخبار "المؤید" کا قاہرہ میں انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مسقط کی حالت۔ بقول پایونیر جوں کی توں ہے۔ عید الضحٰی سے پیشتر باغیوں کی شورش کا اندیشہ نہیں۔

فارسی زبان کی سوسائٹی۔ مرزا عبد القاسم پروفیسر فارسی علی گڑھ کالج کے امراؤتی جانے کے موقعہ پر گورنمنٹ محمڈن ہائی سکول کے طلباء نے فارسی زبان کے مطالعہ کی ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔

خلیج فارس کی تجارت۔ بقول پایونیر اس موسم سرما میں خلیج فارس کے ہندوستانی تجارت کی گرم بازاری کے قوی آثار پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ تجار کو معلوم ہے۔ کہ جنوبی ایران کی سڑکیں نسبتاً محفوظ و مامون ہیں اور گذشتہ رسالہ بدنظمی کی تلافی مافات کا اچھا وقت ہے۔

جہازات کی روانگی جدہ۔ معلوم ہوا ہے کہ عازمان حج کی روانگی جدہ میں زیادہ سہولیت پیدا کرنے کی غرض سے ایک نظر ثانی شدہ سکیم گورنمنٹ بمبئی کے زیر غور ہے۔

شاخ انجمن۔ ہندوستان و برہما کے سابق سپاہیوں اور ملاحوں کی ایسوسی ایشن نے کوئٹہ میں بھی اپنی انجمن کی ایک شاخ کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔

منظوری صدارت۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے پنجاب ایسوسی ایشن کی پریزیڈنسی منظور فرمائی ہے۔ یہ نیشنل انڈین ایسوسی ایشن کی ایک شاخ ہے۔

سروس کمیشن۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم و شیخ عبد الدین صاحب ایم اے انسپکٹر مدارس صوبہ ہذا کی طرف سے صیغہ تعلیم کی تحقیقات کے متعلق سروس کمیشن کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

آتشزدگی۔ لاہور بنک کے کاغذ گودام میں ۱۳ اکتوبر کی رات کو آگ لگ گئی۔ اگلے روز دوپہر کے بعد تک بھی نہ بجھائی جا سکی۔ گودام میں ہزارہا روپیہ کا کاغذ بھرا ہوا تھا۔ نہیں معلوم کل کتنا نقصان ہوا۔

التوائے مقدمہ۔ سید نثار احمد صاحب منصف بھکر کے متعلق پنشن تحقیقات کی بعد رپورٹ چیفکورٹ جو یکم نومبر کو غور کرنے والی تھی اسکی تاریخ اب ۸ نومبر پر بدل دی گئی ہے۔

پیپلز بنک کے متعلق غور کرنے کو قرض خواہوں وغیرہ کا ایک جلسہ ۳۰ اکتوبر کو بھارت بلڈنگ لاہور میں ہوا۔ جس میں (۱۹۱۱۰۰۰) روپے سے زیادہ کے ساٹھ سے اوپر امانت دار موجود تھے۔ قرار پایا کہ حساب کتاب کا تصفیہ عدالت ڈسٹرکٹ جج کی زیر نگرانی دالنشری طور پر ہوتا رہے۔ جس میں خرچ کی کفایت ہوگی۔ اور امانت دار بہت نقصان سے بچیں گے۔

بقیہ برقی خبریں صفحہ ایک کالم ایک سے آگے!

اٹلی میں الیکشن کے حادثات (روم ۲۹ اکتوبر) کنا میں جب میئر کا اعلان ہو چکا۔ تو ہجوم خلایق پر بم پھینکے گئے۔ جن سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ ایک مارا گیا بلیبر ایکسچینج کے چالیس ممبر گرفتار کئے گئے۔ نیپلز کے بلوۂ انتخاب میں ایک شخص ہلاک ہوا۔ ٹارنٹو میں ۱ ہلاک ۳ مجروح۔

پرتگالی علاقہ جنوبی افریقہ میں ہندیوں پر قیود (لورینکو مارکوس ۲۸ اکتوبر) عنقریب ایک ایشیائی قانون جاری ہونے کو ہے۔ جس کے رو سے ہر ایک ایشیائی باشندہ کو ایک پونڈ سالانہ ادا کرنا پڑیگا اور نو واردوں کو تین سال تک ۸ پونڈ سالانہ۔ بعد ازاں وہی ا پونڈ سالانہ۔ اس قانون میں بغرض شناخت ہر ہندی کا فوٹو اور نشان انگشت لیا جانا بھی ضروری سمجھا گیا ہے۔

سفرجیٹ شرارت (لندن۔ ۲۹ اکتوبر) ایک حقوق طلب عورت نے مسٹر لائڈ جارج پر ایک جیل کے باہر کاغذ پھینکے اور کئی پولیسنوں کو ضرر پہنچایا تھا۔ آج وہ ۲۰ پونڈ جرمانہ کی سزایاب ہوئی۔

ہوم رول۔ لارڈ ڈنڈی نے ڈرہم میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر اسکوتھ نے اپنی سپیچ میں ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ سپاہ کو مامور کرینگے کہ السٹر والوں کو نشانہ بندوق بنائیں۔ میں بھی اس کے ساتھ وہاں موجود ہونگا۔ اگر مسودہ ہوم رول پاس ہو گیا۔ تو ایک لاکھ آدمی بزور اسلحہ اس کے اندفاع کے لئے موجود ہونگے۔

قسطنطنیہ میں ہولناک طوفان۔ ۲۹ ستمبر ۱۳ء کو قسطنطنیہ میں باد و باراں کا سخت طوفان آیا۔ پانی اس قدر چڑھ گیا۔ کہ بعض مکانوں کی تیسری منزلوں میں بھی کیچڑ اور ریت جمع ہوئی پائی گئی۔ اکثر جانیں تلف ہو گئیں اور بہت سے گھریلو جانور۔ گھوڑے۔ مرغیاں۔ بھیڑیں۔ اور گھڑوں کی کھڑکیاں چھوٹے مکانات اور اصطبل وغیرہ سیلاب میں بہ گئے۔ ایک محلہ میں ۲۰ مکان بالکل مسمار اور ۶۰ ضرر پہنچنے سے بالکل ناقابل سکونت ہو گئے ہیں۔ پولیس اور جندرمہ کے کارکنوں نے دوران طوفان میں بہت ہمت اور مستعدی دکھائی۔ اب میونسپلٹی مصیبت زدوں کی امداد کے لئے روٹی اور دیگر اشیاء بہ کثرت تقسیم کر رہی ہے۔

کتاب فتوحات مکیہ کا اردو ترجمہ

اسلامی فلسفہ کے اس گنج مکنون یا بالفاظ دیگر خزانۂ تصوف کی کسی تعریف کی ضرورت نہیں ہوتی جبکہ اس کے مولف وحید العصر اول الصوفیہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا جاوے۔ اس کتاب کے خطبہ و دیباچہ کا اردو ترجمہ مستقل کتابی صورت میں چھپ چکا ہے۔ عجائبات کا خزانہ ہے۔ ضخامت ۱۸۴ صفحہ۔ قیمت ایک روپیہ۔ مع محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

مہتمم ترجمہ فتوحات مکیہ۔ ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

پیغام صلح لاہور

اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کے لئے کوشش کرنا۔
(۲) گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دینا۔
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقائد اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا۔
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا۔
(۷) سیاسی تمدنی۔ اخلاقی امور پر اسلامی نقطہ خیال سے بحث کرنا۔
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت۔

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ۔ سہ شنبہ۔ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) قیمت سالانہ ۶؎ ششماہی ۳؎ طلباء سے للعہ ؎ اور عہ
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت۔
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت۔
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جائیگا۔
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب چیئرمین انگلش ویئر ہوس لاہور۔ سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی لاہور
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت بنام مینیجر پتہ۔ صاف اور خوشخط لکھیں۔
احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مؤرخہ ۴ر نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۴ر ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۵۰

تازہ برقی خبریں

تھریس پر بلغاری قبضہ (وائنا ۳۱ر اکتوبر) تھریس پر بلغاریوں کا قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ نے جدید علاقہ کے باشندوں کو عام معافی دینے اور اُن کے قوم و مذہب کا احترام کرنے کا اعلان کیا ہے۔

بلغاریہ کو آسٹروی قرضہ (وائنا ۳۱ر اکتوبر) آسٹریا کی ایک سنڈیکیٹ نے بلغاریہ کو ۳ کروڑ فرانک قرضہ دیا ہے۔ اور آسٹروی تجارت کے لئے خاص مراعات حاصل کر لی ہیں۔

سلطنت برطانیہ و دولت عثمانیہ میں دوستی (لنڈن ۳۱ر اکتوبر) جدید انگریزی سفیر سر لوئیس میلٹ نے بارگاہ سلطانی میں اپنی سند سفارت پیش کرتے ہوئے جلالتمآب کو شہنشاہ معظم کی طرف سے مخلصانہ دوستی اور لازوال نکوخواہی کا یقین دلایا اور یہ توقع ظاہر کی۔ کہ دولت عثمانیہ کی قوت مستحکم اور روبہ ترقی ہوگی۔ اس کے جواب میں جلالتمآب نے ارشاد فرمایا۔ کہ برطانیہ و ٹرکی کے درمیان قدیم دوستی پچھلے دنوں دونوں سلطنتوں میں نامہ و پیام ہو کر از سر نو قائم ہو گئی ہے۔

ایک اور کمپنی کا تنازعہ۔ رایل میل کمپنی کے جہاز ران انجنیروں نے بھی استعفا دیدیا تھا۔ جس سے لنڈن لیورپول اور ساؤتھمپٹن کے درمیان جہازوں کی آمد و رفت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ مگر خیر گذری کہ افسران کمپنی اور انجنیروں کے وفد میں تصفیہ ہو گیا اور انجنیر جہازوں پر واپس آگئے پی۔ اینڈ۔ او کمپنی کا بھی افسران جہاز سے تصفیہ ہو گیا ہے۔

سر جیمس میسٹن و لیڈی میسٹن کی روانگی (لنڈن ۳۱ر اکتوبر) سر جیمس میسٹن معہ لیڈی صاحبہ عازم ہندوستان ہو گئے ہیں۔

مہم قطب شمالی (لنڈن ۳۰ر اکتوبر) شاکلٹن نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ۱۹۱۴ء میں قطب شمالی کی تفتیش کے لئے ایک مہم لے کر روانہ ہونگے۔ اور یہ وہی مہم ہوگی۔ جو پچھلی مرتبہ ان کے ہمراہ دوران تفتیش میں رہی تھی۔

یونان کو تنبیہ (لنڈن یکم نومبر) جنوبی البانیہ میں معاملات کی حالت نازک تر ہوتی جاتی ہے۔ اٹلی اور البانیہ دونوں ہی اس امر کے شاکی ہیں۔ کہ یونان کمشنران حد بندی کے کام میں دیدہ دانستہ رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ آسٹریا اور اٹلی کے اخبارات میں یونان کو نہایت پر زور الفاظ میں متنبہ کیا جا رہا ہے یہاں کہا جاتا ہے۔ کہ اگر مخالفت فوراً بند نہ کر دی گئی۔ تو متنازعہ فیہ علاقوں کی نسبت البانیہ میں شامل ہونے کا اعلان فوراً کر دیا جائیگا۔

پیرس سے قاہرہ تک (۶) ۔ مشہور فرانسیسی ہوائی جہاز ران مسٹر ڈکورٹ جو پیرس سے قاہرہ تک سفر کرنے کے لئے روانہ ہوا ہے۔ وہ مختلف وقتوں اور راستہ میں قیام کرنے کے بعد وائنا دار الخلافہ آسٹریا تک پہنچ گیا ہے۔

ہندیان جنوبی افریقہ کی امداد (بمبئی ۔۔) انڈین ساؤتھ افریقن کمیٹی نے پر امن مزاحمت کرنے والوں کی امداد کے لئے دو ہزار پونڈ مسٹر گاندھی کے پاس بھیجے ہیں۔ بمبئی میں مالی پریشانی کی وجہ سے اس وقت جنوبی افریقہ والوں کی مدد کے لئے چندہ جمع کرنے میں سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں اس وقت تک ۲۵ ہزار روپیہ چندہ ہوا ہے۔ کمیٹی دوسرے صوبجات کی امداد کی منتظر ہے

گارڈن پارٹی (کانپور ۳۰ر اکتوبر) کانپور کے تاجران چرم نے ایک ایوننگ پارٹی آج ترتیب دی تھی۔ جس میں راجہ صاحب محمود آباد۔ مولانا عبد الباری۔ مسٹر مظہر الحق اور دوسرے سربرآوردہ مسلمان شریک تھے۔ یورپین اصحاب میں مسٹر ٹائلر۔ مسٹر گنڈل اور مسٹر جیمی موجود تھے۔ ہندؤوں کی بھی خاصی تعداد تھی۔ مقامی مسلمانوں نے مسٹر مظہر الحق وغیرہ کی آج شب کو دعوت کی ہے اور مسٹر مندل پرشاد اور رام نارائن ساہوکار نے کل شب کو مسٹر مظہر الحق کو مدعو کیا

فیصلہ ہوم رول۔ اخبارات مسٹر بونر لا کی اسپیچ سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اب باہمی رضامندی سے ہوم رول کا فیصلہ ہو جانا بالکل یقینی امر ہے۔

متفرق خبریں

تقسیم مدناپور۔ ضلع مدناپور کی مجوزہ تقسیم کے متعلق ممبران میونسپلٹی نے گورنمنٹ بنگال کو ایک میموریل بھیجکر عرض کیا ہے۔ کہ اس تقسیم سے گورنمنٹ کا کچھ فایدہ بھی حاصل نہ ہوگا۔ اور شہر کی ترقی بھی رک جائیگی۔

فوجی نقل و حرکت میں خلل۔ صوبجات متحدہ کی خشک سالی کا اثر فوجی نقل و حرکت پر آخر کار محسوس ہوئے بغیر نہ رہا۔ اور ۱۹ میدانی توپخانہ جس کا تبادلہ کانپور سے دہلی کو ہوا تھا۔ منزل مقصود کو روانہ ہوئے اور صرف دو تین پڑاؤ طے کرنے کے بعد واپس ہونے پر مجبور رہا۔ کیونکہ حکام ضلع نے انہیں اطلاع دی۔ کہ راستے میں پانی اور رسد کی سخت دقت پیش آنے کا قوی اندیشہ ہے۔ اب یہ توپخانہ بذریعہ ریل کانپور سے دہلی کو جائے گا۔

۳۰ر اکتوبر کو مسٹر ایم کے سین اگزیکٹو انجنیر ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے نرکلدانگا سٹیشن میں ایک شنٹ کرنے والے انجن کے نیچے آ کر کٹ گئے

ہز آنر سر ڈیئل اوڈوائر لفٹنٹ گورنر پنجاب معہ لیڈی صاحبہ و عملہ جمعہ کی صبح کو عازم گورداسپور ہوئے۔ مسٹر اے کیسن کمشنر لاہور بھی ہز آنر کے ہمراہ تشریف لے گئے ۳ر نومبر تک وہاں قیام رہیگا اور ۴ر کو ہز آنر معہ ہمراہیان امرتسر تشریف لے جائیں گے اور چند روز قیام فرمانے کے بعد ۸ر نومبر کو بذریعہ سپیشل ٹرین لاہور میں ورود فرمائیں گے۔ ڈاکٹر ایک گو

مسٹر ایس ایم جیکب آئی۔ سی۔ ایس اسسٹنٹ کمشنر دہلی کو یکم نومبر سے ایک سال کی رخصت دی گئی ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۵ر اکتوبر کے اندر کل ہندوستان میں طاعون کی ۶۳۳۵ وارداتیں ہوئیں اور ۴۶۸۰ اموات احاطہ بمبئی میں ۱۲۱۸ اور صوبجات متحدہ میں ۲۰۳ اموات ہوئیں۔ پنجاب میں صرف ۴۲ اموات

بمبئی میں یہ خبر مشہور ہے کہ گورنمنٹ حجاج کی روانگی میں آسانیاں پیدا کرنے کی غرض سے ایک اور جدید تجویز پر غور کر رہی ہے۔

مدراس میں جنوبی مرہٹہ ریلوے کے انگریز گارڈ کو جو پنشن یافتہ فوجی ہے مال گاڑی میں سے کھالیں اور میوہ جات چرانے کے جرم میں ۲ ہفتہ قید محض اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

بھاگلپور کے سشن جج نے ہائی کورٹ کلکتہ سے ایک رائے دریافت کی تھی۔ کہ آیا ایک شخص کو جس نے ایک ہشت سالہ لڑکی کا گلا دانتوں سے چبا ڈالا تھا۔ اور جس کے اس جرم کے عینی شاہد موجود ہیں۔ قتل کا مجرم قرار دے کر سزائے موت کا حکم دیا جائے یا نہیں۔ کیونکہ سول سرجن کی رائے میں اگرچہ پہلے ملزم تندرست معلوم ہوتا تھا۔ مگر اب وہ اُسے فاتر العقل قرار دیتے ہیں۔ عدالت ہائیکورٹ نے ابھی کوئی حکم نہیں دیا۔

ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات کا دورہ۔ آنریبل مسٹر جیکسول ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات شملہ سے دورہ پر روانہ ہو کر ۳۔ ۴ نومبر کو دہلی میں اور ۶۔ ۷ نومبر کو لاہور میں تشریف فرما ہونگے۔ بمبئی مدراس ہوتے ہوئے ۲۰ر دسمبر کو شملہ واپس پہنچ جائیں گے۔

خان صاحب شیخ عبد الحق وکیل ملتان کے قاتل رحیم کو ملتان ڈسٹرکٹ جیل کے احاطہ میں ۲۷ر اکتوبر کو پھانسی دے دی گئی۔

کانگریس کے لئے کراچی میں بڑی دھوم دھام سے تیاریاں شروع ہیں۔ لیکن ملک کے باقی حصوں میں ابھی تک خاموشی ہے۔ یہاں تک کہ بمبئی میں لوگ خاموش ہیں۔ اس کا سبب بمبئی کے کاروبار کی ابتری ہے

کلکتہ (ابرجیت پور) میں ۳۰ر اکتوبر کی صبح کو ۹ بجے مسمی ہتو رام نے جو منافع میں حصہ کا شریک تھا۔ بھگوان شاہ نامی حلوائی کو قتل کر دیا۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ گذشتہ دیوالی پر بھگوان شاہ نے تقریباً ۱۹۰۰ روپیہ منافع حاصل کیا تھا۔ لیکن ہتو رام کے حصہ کی بابت دو سو روپیہ دینے میں لیت و لعل کرتا تھا۔ قاتل نے روز روشن میں مجمع عام کے سامنے ۔ سیر والا ارہ چھ ہاتھ مار کر حلوائی کا کام تمام کر دیا۔

سٹروبیہ سے ۱۳۰۰ عثمانی اسیر آستانہ علیہ واپس آگئے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ ۔ مورخہ ۴ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۰

کھلی چٹھی بنام سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ

لاہور

(کمبوئی کیبٹڈ)

مکرمی خان صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم ۔ معاملہ زیر بحث جس پر میں قلم اٹھاتا ہوں اسلامی پبلک سے تعلق رکھتا ہے ۔ اور اس تحریر پر آپ کی انجمن کی توجہ یا عدم توجہ اسلامی مفاد و نقصان پر حاوی ہونے والی ہے ۔ اس لئے میں باوب معافی کا خواستگار ہوں ۔ اگر یہ چٹھی آپ کو اخباری کالموں کے ذریعہ ملے ۔

آپ نے اور آپ کے مشیروں نے تو حزم و احتیاط سے ہی کام لیا ہوگا ۔ جب آپنے شاہی مسجد اور سنہری مسجد سے پولیٹیکل تقریریں روک دیں ۔ بات بھی بظاہر بھلی معلوم ہوتی ہے ۔ کیونکہ مسجد خانہ خدا ہے ۔ نماز کی جگہ یا قرآن و حدیث کے اذکار و اشغال کا مقام ۔ اس لئے ہر ایک امر جو ان دو امور سے باہر ہو مسجد میں نہیں ہونا چاہیئے ۔ بالمقابل آپ کی محبت و احساس عزت اسلام اس امر کو بھی گوارا نہ کریگی ۔ کہ آپ مسجد کا دروازہ کبھی ایسے مبحث کے لئے روکدیں جس پر قرآن و حدیث میں کچھہ نہ کچھہ وارد ہو ۔ اس لئے بہتر ہوگا ۔ کہ آپ لفظ پولیٹیکل کی تشریح کر دیں ۔ اور ان امور کو جدا جدا کر دیں ۔ جو ہوں تو پولیٹیکل اور قرآن و حدیث اُس پر ناطق یا خاموش ہو ۔ مسلمان آج کل علم مذہب سے پورے واقف نہیں ۔ اور آپ کی انجمن کا کام ہے ۔ کہ اس امر پر روشنی ڈالے بفضلہٖ آپ کی انجمن کے ممبر قانون پیشہ اصحاب بھی ہیں اور مفتیان اسلام بھی آپ اُن سے رجوع فرماویں ۔ میری جو رائے ہے وہ میں عرض کر دیتا ہوں ۔

بدقسمتی سے پالیٹکس کا ایک حصہ تو وہ ہے ۔ جو یورپ کا اختراع کردہ اور مروجہ ہے ۔ اور اس کی اتباع شاید ہند میں بھی ہو رہی ہو وہ سخت قابل نفرین و مذموم ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ دوسری قوم یا دوسری سلطنت کے تباہ کرنے کے لئے باریک در باریک اسباب تلاش کرنا ۔ اور اُس کے لئے ہر ایک قسم کی ناجایز کارروائی اور حرام کاری کو شیر مادر سمجھنا ۔ اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اُس پر ہمدردی انسانیت کا ملمع چڑھانا ۔ یہ وہ ہے جو اسلام کے تباہ کرنے کے لئے یورپ میں ہوا اور ہو رہا ہے اور ہوگا ۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ وہ پالیٹکس ہے جیلو رپین لعنت ہے اور خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے ۔ اس پالیٹکس کا نتیجہ ہی بغاوت اور انارکزم ہے ۔ اور یہ اسلام میں قطعاً ممنوع ہے ۔ اور میں تو اپنے مرشد کے ہاتھ پر باتباع قرآن و حدیث بیعت کر چکا ہوں ۔ کہ میں بغاوت سے ہر طرح بچونگا اور اُس کو ہر طرح روکونگا میرے نزدیک اگر کوئی مسلمان کسی قسم کے باغیانہ معاملات میں دخل دیتا ہے ۔ یا کسی ایسے اسباب کی تلاش کرتا ہے ۔ جو منجر بہ بغاوت ہوں ۔ وہ واقعی مسلمان نہیں ۔ وہ قرآن کی نہیں بلکہ یورپ کی پیروی کرتا ہے ۔ لیکن ان کے علاوہ اور ہزاروں امور ہیں ۔ جن پر لفظ پالیٹکس تو حاوی ہے ۔ اور قرآن و حدیث کا کوئی نہ کوئی ارشاد اُس پر موجود ہے چنانچہ میں آپ کے لئے لفظ پالیٹکس کی تعریف و مفہوم کو عرض کر دیتا ہوں :۔

"پالیٹکس سے مراد جہانبانی کے وہ تمام اصول ہیں ۔ جن کے ماتحت کسی قوم یا ملک پر انتظام حکومت کر کے اُس قوم و ملک کے مال جان ۔ اخلاق ۔ حسن تمدن و معاشرت ۔ بہبودی ۔ معتقدات ۔ تاثرات ۔ جذبات کی حفاظت کی جاتی ہے ۔ اور ان کو صحیح طریق پر چلا کر بہتر سے بہتر نتائج مرتب کئے جاتے ہیں ۔ جن سے حاکم و محکوم دونوں کا بھلا ہو"

اب اگر یہ تعریف پالیٹکس کی ہے ۔ اور آپ اس کی صحت کم از کم ڈپٹی کمشنر لاہور سے کرا سکتے ہیں ۔ تو پھر خدا کے لئے مجھے اُن میں سے کسی امر کا نام بتلا دیں ۔ جو مذکورہ بالا تعریف پالیٹکس میں تو شامل ہو ۔ اور اُس پر قرآن و حدیث کا کچھہ نہ کچھہ ارشاد نہ ہو ۔

کیا قرآن کا یہ دعویٰ نہیں کہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ۔ وما فرطنا فی الکتاب من شیٔ کیا آپ لوگ غیر اسلامی قوموں کے سامنے یہ نہیں عرض کرتے ۔ کہ قرآن انسانی ضروریات کا ایک جامع اور مکمل ضابطہ ہے ۔ کیا قرآن نے امور جہانبانی یا تعلقات مابین حاکم و محکوم تعلقات مابین اہل شہر ۔ حفاظت امن ۔ حفاظت اخلاق ۔ تمدن و اقتصاد پر روشنی نہیں ڈالی ۔ یا تو اس امر سے انکار کرو ۔ اور اگر یہ دعویٰ ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم صحیح ہے ۔ تو پھر یہ تو سارے امور پالیٹکس ہیں اور پولیٹیکل ۔ اگر مسجد شاہی میں پولیٹیکل تقریر نہیں ہوتی ۔ تو امام مسجد کو یہ پروانہ بھی دینا مناسب ہوگا ۔ کہ وہ خطبہ کے وقت چند پرانے شعر پڑھدیا کرے اور قرآن و حدیث کا نام نہ لے ۔ افسوس کیا زمانہ آگیا ہے ۔ ایک وہ گروہ ہے ۔ جو باتباع یورپ گورنمنٹ کو گالیاں دیتا ۔ اور نا واجب پہلو گورنمنٹ کا بتلانا اپنا فرض سمجھتا ہے ۔ دوسرا وہ ہے ۔ جو اطاعت گورنمنٹ کا وعظ تو جزو اسلام سمجھتا ہے ۔ اور صحیح نکتہ چینی اور صحیح تنقید کو خارج اسلام قرار دیتا ہے ۔ میں کہتا ہوں ۔ چلو اِن دونوں امور کو چھوڑ دو ۔ باقی امور جو ہماری روزانہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اُن کا من وجہ یا براہ راست تعلق گورنمنٹ سے ہے ۔ پھر وہ پالیٹکس ہیں یا نہیں ۔ لیکن اُن کا تعلق قرآن و اسلام سے بھی ہے آپ کی انجمن نے حکم دیا ہے ۔ کہ کوئی پولیٹیکل تقریر مسجد میں نہ ہو ۔ یعنی کوئی ایسی تقریر نہ کی جاوے ۔ جس کا ظاہر تعلق گورنمنٹ سے ہو ۔ تو پھر سب سے پہلے امام جی کے خطبہ جمعہ سے وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی بھی نکال دیں ۔ یعنی بغاوت سے قرآن روکتا ہے [illegible] یہ وعظ تو گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے ۔ پھر آیندہ قرآن کی اُن آیات کا بھی مسجدوں میں ذکر نہ ہو ۔ جہاں یہ حکم ہے ۔ کہ فرمانروائے وقت کی اطاعت کرو ۔ آخر یہ سب پولیٹیکل امور ہیں ۔ کس قدر شرمناک بات ہے ۔ کہ دعویٰ تو یہ کہ ہمارا پالیٹکس سے تعلق نہیں ۔ اور رات دن گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کا وعظ کیا جاتا ہے ۔ میں اس کے خلاف نہیں میں خود اس کا مبلغ ہوں لیکن یہ تبلیغ و وعظ اُس شخص کو کہاں موزون ہے ۔ جو پالیٹکس کو حرام سمجھتا ہو ۔ اس حصہ پالیٹکس کو میں خود مردود سمجھتا ہوں ۔ جس کے معنے بغاوت اور بے ایمانی ۔ دجالیت ۔ یاجوجیت ۔ انارکزم ۔ جھوٹ ۔ فریب اور دغا ہے اور جو افسوس ہے ۔ کہ آج کل یورپ کا خاصہ ہو رہا ہے ۔ اُس کی مخالفت خود قرآن کرتا ہے ۔ اور اُس کی تشریح میرے مخدوم و مطاع حضرت قبلہ حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب ؓ نے فرما دی ہے ۔ لیکن اس کے علاوہ جو ہم کرتے ہیں ۔ وہ سب کے سب بالواسطہ یا بلا واسطہ امور پالیٹکس سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور بالفرض اگر انجمن اسلامیہ کی یہ نیت ہے ۔ کہ کم از کم اُن امور کا تذکرہ مسجد میں نہ ہو جو غیر اسلامیوں کو پسند نہیں ۔ تو پھر ان ادعیہ ماثورہ کی تلاوت بھی مسجد سے خارج کیجاوے ۔ جن کا خاتمہ فانصرنا علی القوم الکافرین پر ہے ۔ ہاں اس کے ساتھ سورۂ فاتحہ کی بھی ترمیم کا انتظام کر دیا جاوے ۔ کیونکہ ہم اُن تمام راہوں سے الگ رہنا چاہتے ہیں جو مغضوب اور ضال قوموں کی راہیں ہیں ۔ جن میں ہمارے حکمران بھی شامل ہیں خصوصاً ولا الضالین آمین تو ضرور مسجد میں نہ پڑھا جاوے ۔

اب میں آپ کی اطلاع کے لئے وہ فتویٰ پیش کرتا ہوں ۔ جو میرے اور آپ کے حقیقی مطاع حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فتویٰ ہے آپنے جہاں حاکم وقت کی اطاعت ہم پر فرض کر دی وہاں حاکم وقت کو اُس کی غلطی سے اطلاع دینے کا نام جہاد اکبر ٹھہرایا ہے ۔ کیا گورنمنٹ غلطی نہیں کرتی گورنمنٹ کا کسی امر کو قانون بنانے سے پہلے بل کی صورت میں ملک کے آگے پیش کرنا صرف اس لئے ہوتا ہے ۔ کہ وہ بل سب قسم کی غلطیوں سے پاک ہو کر قانون کی شکل اختیار کرے ۔ پھر آئے دن کی قانونی ترمیم بھی اپنی غلطی ہی کا اعتراف ہے ۔ اب یہ سب امور پولیٹیکل ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ کا کوئی فعل یا حکم یا قانون ایسا نہیں ۔ جس پر قرآن و حدیث کچھہ نہ کچھہ کہے ۔ پھر فرمائیے آپ ایسے قرآن اور حدیث کے احکام پیش کرنے کے لئے مسلمانوں پر مسجد کے دروازے بند کر دیں گے ؟ ہمارا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تو گورنمنٹ پر اُس کی غلطی ظاہر کرنا ایک طرح ہم پر فرض کر دے ۔ اور اُس کا نام جہاد اکبر رکھے ۔ اور آپ ہمیں اس کا نام پولیٹیکل رکھکر روکیں حالانکہ گورنمنٹ خود ایسی نکتہ چینی کو چاہتی ہے ۔ میں جس جماعت سے تعلق رکھتا ہوں ۔ اُس کے مقدس بانی ؑ نے جہاں تک مجھے علم ہے اطاعت گورنمنٹ اور اظہار حقوق میں تمیز کی ہے ۔ شورش کرنا ضروری نہیں ۔ مگر انہوں نے پولیٹیکل امور سے بلحاظ اسکے اصلی معنوں کے ہمیں نہیں روکا ۔ چنانچہ ہمارے موجودہ امام نے خود کلکٹر کانپور کے فعل کو ناپسند فرمایا ہے آپ اُن سے زیادہ محتاط نہیں ۔ یہ امور سب پولیٹکس ہیں ۔ کیا آپ لوگ اولوالامر منکم کا ۔ آئے دن وعظ نہیں کراتے ۔ پھر اگر کوئی اولوالامر منکم کی تفسیر چاہے ۔ تو یہ امر پولیٹیکل ہے ۔ اور آپ قرآن کے اِس حصہ کو مسجد میں پڑھنے سے روکتے ہیں ۔ کیا ہم اس کو قرآن سے نکال دیں ۔ اچھا آپ علام الثقلین نے ربوا الاربعو [illegible] پر بحث چھیڑ دی ہے ۔ اور وہ اس پر قانون بنوانا چاہتے ہیں ۔ یہ امر بہر نوع پولیٹیکل ہے اب فرمائیے ۔ امام جی یا کوئی اور مسلمان مسجد میں بہ تعلق قرآن و حدیث اس پر کچھہ کہے یا نہ کہے ؟ یہ ابھی تھوڑے دن ہوئے ۔ کہ مسئلہ وقف علی الاولاد پھر ایک [illegible] کسی اور رنگ میں چھیڑ دے ۔ تو آپ اس پر بروئے قرآن و حدیث مسجد میں بحث کرنے دیں گے یا نہیں ؟ کیونکہ یہ امر بھی پولیٹیکل ہے ۔ اسی طرح مسٹر باسو کا بل ہے ۔ اُس کے متعلق بعض لوز یبل مسلمان ممبروں نے مجھے لنڈن میں خود کہا ہے یہ چاہتے ہیں ۔ کہ وہ بل مسلمانوں پر بھی حاوی ہو ۔ اس بل کی منشا یہ ہے کہ عورت مرد خواہ کسی مذہب کے ہوں اگر انکی شادی رضامندی سے ہو جاوے ۔ تو وہ قانوناً جایز سمجھی جاوے ۔ ہم اسے حرام سمجھتے ہیں ۔ فرمائیے اس مسئلہ پر ہم آپ کی مسجد میں بحث کرنے کا حق رکھتے ہیں یا نہیں ؟ کیونکہ یہ امر بھی پولیٹیکل ہے ۔ پھر ایک حصہ [illegible] کا ہے ۔ کس قدر ظلم ہے ۔ کہ ہندوؤں کے خلاف اس کا وعظ ہو ۔ تو وہ پالیٹکس نہیں اور یورپین کے متعلق ہو ۔ تو وہ پالیٹکس اور حرام ۔ خیر ان تمام امور کو چھوڑ دو اشاعت اسلام کا سوال تو عین سوال اسلام ہے ۔ اب اس وقت یورپ اشاعت اسلام کو ہر رنگ میں روکنا چاہتا ہے ۔ مکہ کا اجتماع حج یورپین قلب میں [illegible] خلش ہے ۔ یہ خیال ہے کہ یہی اجتماع کبھی پولیٹیکل حیثیت نہ ڈالدے ۔ بعض کا خیال ہے کہ اس حج کو روکنے کے مختلف اسباب پیدا کئے جاتے ہیں دوسری طرف افریقہ میں اسلام کی اشاعت کی روک میں رات دن سامان زیر غور ہیں ۔ یہ جو ہندوستانیوں کو مختلف کالونیوں و نو آبادیوں میں روکا جاتا ہے ۔ اس میں بھی تو بھاری غرض یہی ہے ۔ مثال کے طور پر آسٹریلیا کو لو کیا وہاں جانے سے ہندوستانی نہیں روکے گئے باہم مشرق اور ہندوستان کا ضرور رہنے ۔ اگر گئے ۔ تو وہاں اکثر مسلمان ہی گئے تبدیل کے طور پر اخباروں میں شور ڈال دیا ۔ کہ مسلمان پٹھان عورتوں کو وہاں سے لاکر بردہ فروشی کرتے ہیں ۔ اب کیا آپ کا یہ فرض نہیں کہ [illegible] کا سد باب کریں ۔ خدا اور رسول کو کیا جواب دو گے ۔ کیا اس معاملہ میں اُن کا کوئی حکم ہے یا نہیں ہر بانِ من ! با ادب گورنمنٹ سے کہو اور یہ کہنا جہاد اکبر ہے ۔ کہ اشاعت اسلام ان امور سے رکتی ہے ۔ اور وہ ہمارا فرض ہے ۔ گورنمنٹ جس طرح عیسائی مشنریوں کے واسطے آسانیاں پیدا کرے ۔ لیکن مجھے ڈر ہے ۔ کہ یہ تو پالیٹکس ہیں اور شاید آپ کے پالیٹکس اس کی اجازت نہ دیں ۔ کیا ان سب امور پر گفتگو کرنا خلاف قرآن و حدیث ہے ۔ لیکن یہ پولیٹیکل ضرور ہیں ۔ اور مسجد میں ان امور پر قرآن و حدیث بھی پڑھنا اب ممنوع ہے ۔

اخیر میں میری آپ کی خدمت میں دو عرضیں ہیں ۔ کیا بلحاظ تعلق ذاتی اور کیا بلحاظ ممبر قوم ہونے کے ۔ اول آپ نے گذشتہ چند ماہ میں دیکھہ لیا کہ ملک لیڈر اب اُس کو مانتی ہے ۔ جو قوم کے مفاد پر ذاتی مفاد کو قربان کر دے ۔ اور یہ عین حکم نبی ہے ۔ سید القوم خادمہم خان بہادر برکت علی خان صاحب مرحوم کا یہی مسلک تھا ۔ آپ اُن کے قدم بقدم چلیں ۔ دوسری میری عرض یہ ہے ۔ کہ آپ اس فیصلہ پر پھر غور کریں ۔ اور لفظ پولیٹیکل کی تشریح کر دیں ۔ آپ ان امور کی توضیح کر دیں ۔ جو مسجد شاہی میں زیر بحث نہ لائے جاویں ۔ اور وہ کون امور ہیں ۔ جن پر مسجد شاہی میں گفتگو ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ مجھے تو صدہا امور نظر آتے ہیں ۔ جن پر لفظ پولیٹیکل کا اطلاق ہو سکتا ہے ۔ اور اُس پر قرآن و حدیث کا ارشاد موجود ہے ۔ یہی طریق انسب ہوگا ۔ والا مفت میں قوم کا روپیہ تباہ ہوگا ۔ اگر کوئی اِن مسجدوں میں نماز پڑھنے والا عدالت میں یہ امر طے کرانے کے لئے جاوے ۔ کہ آپ کا یہ حکم درست نہیں ۔ اور ہم کو ہر ایک ایسے پولیٹیکل امر پر مسجد میں بحث کرنے کا حق حاصل ہے ۔ یا ایسے خطبے پڑھنے اور وعظ کرنے کا حق حاصل ہے ۔ جس کا نام تو پولیٹیکل ہو ۔ لیکن اس پر قرآن و حدیث کا کچھ نہ کچھ ناطق حکم ہو ۔ عدالت میں جا کر یہ فیصلہ یقیناً آپ کے خلاف ہوگا ۔ لیکن تو ہر کے وقت ۔ مال ۔ محنت اور دماغ کا بیجا صرف ہوگا ۔ آپ کو اہل کے متعلق یہ بھی کسی مولوی صاحب سے دریافت کر لینا چاہیئے ۔ کہ غزوات نبوی کی طیاریاں اُن ۔ کے متعلق فراہمی آلات اور کل انتظام مسجد نبوی میں ہوتے تھے ۔ یا کہیں اور ۔ آپ کسی شرع محمدی کے واقف سے مالک اور متولی کے حقوق میں بھی تمیز کرا لیں ۔ آپ کا یہ حکم بحیثیت مالک مکان تو شاید درست ہو ۔ لیکن متولی مسجد کے حقوق اس قدر وسیع نہیں ۔ جیسے سمجھے گئے ہیں ۔

بیت المال

[illegible] دہلی کے ایک نامہ نگار صاحب نے قال میں مسلمانوں کے ایک مرکزی بیت المال کی تحریک پیش کی ہے ۔ یہ تحریک پہلے بھی زور شور سے زیر بحث رہ چکی ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان ایسی تحریکوں میں بغیر خواہ کامیاب ہو سکتے ہیں ۔ جب تک ان میں صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام اسلام کی [illegible]

اسلامی معلومات کا مدرسۂ مجوزہ

بالونیر کا بھری پیغام پچھلے پرچہ کی خبروں میں بطور خلاصہ درج ہو چکا ہے اس سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ مسٹر ہمفریز پرائس نامی مشہور عالم سابق سفیر برطانیہ متعینہ امریکہ کی تجویز کردہ مندرجہ عنوان درسگاہ قاہرہ پایہ تخت مصر میں قائم کیجائیگی۔ اس کا مدعا یہ ہوگا کہ برٹش مشن کے نوجوان یہاں کچھ عرصہ زیر تعلیم رہکر اسلام اور اسلامی دنیاء کے ضروری مسائل سے آگاہی حاصل کریں۔ اس کے متعلق یہ بھی سنا گیا ہے کہ مذکورہ انسٹی ٹیوشن کے اخراجات کا بار مصر یا ہندوستان پر ڈالا جائیگا جس پر بعض اسلامی معاصرین معترض ہیں کہ جب صرف باشندگان انگلستان اس مدرسہ سے مستفید ہوں گے تو ہند یا مصر پر اس کے مصارف کا بوجھ کیوں پڑے؟ بلکہ جیسے لندن کے سکول آف اورینٹیل سٹڈیز کا خرچ انگلستان خود اٹھاتا ہے اسی طرح مجوزہ مدرسہ کی فرورت کا بھی خزانہ برطانیہ ہی کفیل ہو۔ خیر یہ تو ایک جدا بحث ہے۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند ہم اپنے لئے اس میں دخل دینے کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتے۔ لیکن اس سے بدرجہا زیادہ اہم اور غور طلب امر یہ ہے کہ مجوزہ مدرسہ جکی تحریک ہمیں ایک بہت ہی مبارک اور نتیجہ خیز تحریک معلوم ہوتی ہے اور جسکے فوائد نہ صرف دولت برطانیہ بلکہ اسلامی دنیا کے واسطے بھی بہت ہی خوشگوار و شاندار ہو سکتے ہیں۔ بلحاظ نصاب تعلیم کن اصولوں پر قائم کیا جائیگا اگر اس میں اسلام اور اسلامی دنیاء کو پادری صاحبان یا دیگر معاندین اسلام کی تنگدلی و تعصب سے متاثر ہو کر انہی نظروں سے دیکھا اور اُسی بھیانک شکل میں دکھلایا گیا۔ جیسا کہ بدقسمتی سے ابتک ہوتا رہا ہے تو بجائے کسی فائدہ کے الٹا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اور اگر اسلام کو اس کی ہیئت اصلی میں دیکھنے دکھانے کی کوشش کیگئی تو یہ انشاء اللہ نہ صرف اسلامی دنیا کے ساتھ ایک انصاف ہوگا بلکہ اہل برطانیہ کے جو سپوت اس درسگاہ میں اسلام کو سٹڈی کرینگے انکی خدمات دولت علیہ برطانیہ کے حق میں بھی نہایت قیمتی و قابل قدر ہونگی۔ پس اس وقت اسلامی معاصرین اور دیگر حامیان دین و ملت کا عام اس سے کہ وہ ہندی ہوں یا مصری یا ترکی مقدم فرض یہ ہونا چاہئے کہ انگلستان کے اُن مدبروں کو جو اس تجویز میں دخیلکار ہوں یکزبان ہو کر اس طرف توجہ دلائیں کہ مجوزہ درسگاہ کے کورس آف سٹڈی میں اسلام کا اصلی نورانی چہرہ دکھلانے کی کوشش کیجائے۔

اذان کی آواز سنترگز سے آگے نہ جانے پائے

کونسل آف ریجنسی ریاست کالسیہ نے پچھلے دنوں ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے یہ حکم دیا تھا۔ اذان کی آواز سترگز کے اندر اندر رہنی چاہئے۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد یہ ترمیم فرمائی کہ سترگز کی قید منسوخ مگر اذان کی آواز ڈیوڑھی دوارہ تک نہ پہنچے برٹش جیسی آزادی دہندہ انصاف شیوہ اور فراخ دل حکومت کے زیر سایہ اگر کوئی شخص ایسا ہوگا۔ جو دیسی ریاستوں کے ایسے دل شکن اور برہم زن احکام کو گوارا کر سکے ہماری رائے میں اگر خود راجہ صاحب کلسیہ اس فتنہ انگیز فیصلہ کو منسوخ و منسوخ نہ کریں۔ تو اس کی داد فریاد مقامی مسلمانوں کو گورنمنٹ پنجاب تک پہنچانی چاہئے اگر خدانخواستہ اس کے ہاں بھی شنوائی نہ ہو تو ریاست سے انگریزی علاقہ میں ہجرت کر جانا چاہئے۔ ایسے افسوس ناک واقعات سنکر خیال آتا ہے کہ اتحاد مسلم وغیرہ مسلم کیا اس تنگ خیالی و تعصب کے ہوتے کبھی ممکن العمل ہو سکتا ہے؟ اور کیا ہندوستانیوں کو اسی برتے پر سیلف گورنمنٹ کا شوق چرایا کرتا ہے۔ یہ سکھ شاہی لچھن تو ایسے ہیں۔ کہ اگر خدانخواستہ انگریزی حکومت کا سایہ سر پر نہ ہو تو آپس میں ہی کٹ کٹ کے مر جائیں۔

اختلاف و استعفاء

لندن کا پیغام برقی مورخہ ۱۳ر اکتوبر مظہر ہے کہ سید وزیر حسین اور مسٹر امیر علی کے طول طویل اختلافی مراسلات شائع ہوئے ہیں جن کی وجہ سے مسٹر امیر علی نے لندن مسلم لیگ کی صدارت سے استعفاء دیدیا ہے اور سر آغا خان بھی عنقریب ہندوستان پہنچکر یہاں کی مسلم لیگ سے مستعفی ہو جائینگے۔ اسی پیغام کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ان بزرگان قوم کے یہ ارادے ناقابل تنسیخ ہیں۔ گو اس ناگوار تفرقہ کی تفصیل ابھی تک شائع نہیں ہوئی لیکن یہ دیکھکر بہرحال افسوس آتا ہے کہ مسلمانوں کے کوئی معاملات نفاق کی نحوست سے پاک نہیں رہنے پاتے۔ پھر بھلا غیر اقوام کی نظروں میں ان کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی اپنے فضل سے اس قوم کی حالت سنوارے جب تک کہ ساری قوم احکام خدا و رسولؐ کے حسب منشاء اصولاً ایک ہی شیرازہ جمعیت میں منضبط نہ ہو اور قومی اغراض و مقاصد میں دین کا پہلو مقدم اور بہرحال مدنظر رکھا جائے۔ حالت موجودہ میں بہتر تبدیلی ایک امر دشوار ہے۔

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

اسلام کی خصوصیات

ترجمہ لکچر انگریزی جو خواجہ کمال الدین صاحب نے ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کو پیرس کی مذہبی کانفرنس کے روبرو پڑھا

(از مسلم انڈیا) (۲ر نومبر سے آگے)

اسلام کا علم اخلاق

ایک اور بات جو دنیا کی دوسری اخلاقی کتابوں سے بڑھ کر اسلام کی مقدس کتاب میں پائی جاتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ اس نے انسان کی طبعی جذبات اور اخلاقی حالتوں میں ایک امتیاز قائم کیا ہے[1] ہم میں مختلف جذبات اور صفات رکھی گئی ہیں۔ مثلاً محبت حلم۔ رحم۔ تواضع وغیرہ۔ لیکن قرآن شریف کے رو سے یہ صفات اخلاق کی فہرست میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ عقل اور معرفت کی رہنمائی کے ماتحت ان کا ظہور نہ ہو۔ یہ صرف طبعی اور فطرتی جذبات ہیں مثلاً وہ محبت جو کتا یا ایک بکری اپنے آقا کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ اُس کو تہذیب یا خوش خلقی کے نام سے تعبیر نہیں کر سکتے۔ اسی طرح بھیڑیئے یا شیر کی درندگی بدتہذیبی یا بدخلقی نہیں کہلا سکتی صرف چند صفات کے وجود سے جو طبعی طور پر کام کرتی ہوں۔ انسان کی روحانی زندگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ مثلاً دل کی حلیمی۔ اور ترک شر انسان کی طبعی حالتیں ہیں۔ اور ایک ادنی درجہ کے آدمی میں بھی جو نجات کے سچے سرچشمہ سے بالکل بے خبر ہو پائی جا سکتی ہیں۔ کئی حیوانات بالکل بے ضرر ہوتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ کسی کو دکھ دیں۔ اُلٹا وہ دوسروں کے ہاتھ سے دکھ اُٹھاتے ہیں۔ اور جب وہ پالتو ہو جاتے ہیں۔ تو ذرا بھی اُن میں ایذا رسانی باقی نہیں رہتی۔ چابکوں سے اُنکو مارا جاتا ہے۔ مگر وہ ہرگز مقابلہ نہیں کرتے۔ مگر باوجود ان صفات کے کوئی آدمی ایسا بے وقوف نہیں۔ جو ان حیوانوں کو نیک انسان تو کجا انسان بھی کہے۔ ایک بکری بہت سے انسانوں کی نسبت زیادہ دل کی حلیم ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض جاہل پیشہ لوگ بھی بعض اوقات ایسی صفات ظاہر کرتے ہیں۔ جو نہایت ہی مہذب انسانوں کے شایان ہوتی ہیں۔ رائین ہوڈ امرا کو لوٹتا اور غرباء کی مدد کرتا۔ لیڈر پیک کتوں پر شفقت کرتا۔ اور بے زبان جانوروں پر ترس کھاتا ہے۔ مگر جب حال ہی میں مختلف اسلامی اقوام کو بے رحمی سے ذبح کیا گیا۔ اور اُن کے گلوں پر چھری پھیری گئی۔ تو یورپ کی رحم کی حس پر ذرا بھی چوٹ نہیں لگی۔ بس ایک ایسا معلم جو اخلاق پر ہمیں وعظ سناتا ہے۔ اور بعض صفات کو اچھا کہتا اور بعض کو بُرا کہتا ہے وہ صرف ہمارے قدرتی جذبات کو اُکساتا ہے۔ جو تعدیل اور محل شناسی کے محتاج ہیں۔ اسلام کی یہ ایک اور خصوصیت ہے۔ کہ اس کی مقدس کتاب میں انسان کے طبعی جذبات اور اعلیٰ اخلاق میں فرق کیا گیا ہے۔ قرآن شریف مختلف اخلاقی حالتوں کا صرف علیحدہ علیحدہ ذکر ہی نہیں کرتا بلکہ ان کے استعمال کا محل اور موقعہ بھی بتلاتا ہے۔ کیا مختلف حالات کے ماتحت ہمارے افعال کا نتیجہ مختلف نہیں ہوتا؟ کیا ایسا نہیں ہوتا۔ کہ ایک صورت میں ایک کام نیکی ہو اور دوسری صورت میں وہی کام بدی ہو جائے؟ ایک مجرم کو سزا دینا سوسائٹی پر رحم کرنا ہے۔ اگر ایک فوجداری مقدمہ میں مجسٹریٹ مجرم کی خواہش کے مطابق کام کرے۔ تو کیا اس سے امن عامہ کو سخت نقصان نہیں پہنچیگا؟ اس امر کے متعلق میں اخلاق کے واعظوں کی ایک اور غلطی بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ اُن کی رائے میں صرف نرم صفات ہی اخلاق حسنہ کی فہرست کو پورا کر دیتی ہیں۔ گویا نعوذ باللہ خدائے تعالیٰ نے غلطی کی۔ کہ ہم میں بعض سخت صفات مثلاً غضب انتقام اور غیرت جیسی صفتیں رکھدیں۔ اُن کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ صفت انتقام ہی ہے جبکہ حسب مناسب طریق سے مجسٹریٹ کے ذریعہ برتی جاتی ہے۔ تو اس سے لوگوں کے مال اور جان کی حفاظت حاصل ہوتی ہے اور اس طرح انتقام کی صفت ایک نیکی بن جاتی ہے یہی غیرت اور منافست جب مناسب موقعہ پر استعمال کی جائیں۔ تو ہم میں ترقی کی خواہش اور اعلیٰ مدارج پر پہنچنے کا ایک جوش پیدا کرتی ہیں۔ ان طبعی میلانوں کو روکنا کوئی نیک خلق نہیں۔ جب اُن کو تعدیل کے ساتھ برتا جاتا ہے تو یہ ضروری قومی نیکیاں تغیر پاتی ہیں۔ اس لئے قرآن شریف صرف یہی نہیں کہتا۔ کہ سخاوت۔ شجاعت۔ رحم۔ احسان۔ رحمت [illegible] عالی اخلاق ہیں۔ بلکہ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ رفق۔ قول حسن۔ حیا۔ دیانت۔ مروت۔ غیرت صبر۔ عفت۔ غضب۔ زہادت۔ اعتدال۔ مواسات۔ وصلہ۔ عفو۔ انتقام شجاعت۔ وفا وغیرہ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقعہ پر ظاہر کی جائیں گی۔ تو سب کا نام اخلاق ہوگا۔ قرآن مجید ان سب صفات کا ذکر کرتا ہے۔ اور اُس کا مناسب محل بھی بیان کرتا ہے۔ اور وہ ایسے ذرائع بھی بتاتا ہے۔ جو ان اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے ہمیں اختیار کرنے چاہئیں۔ اس جگہ یہ بھی بیان کرنا ضروری ہوگا۔ کہ جب ہمارے طبعی جذبات مناسب موقع اور محل پر استعمال کئے جاویں۔ تو اعلیٰ اخلاق بن جاتے ہیں۔ اسی طرح ہماری اخلاقی اور روحانی حالتوں کے درمیان کوئی ایسا خط نہیں کھینچا جا سکتا۔ جو ان دونوں کے درمیان حد فاصل کہلا سکے۔ ہماری تمام حالتیں جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور ایک دوسرے پر اثر ڈالتی ہیں۔ کوئی آدمی اپنی جسمانی حالتوں اور اخلاقی صفات کی باقاعدہ تعدیل کے بغیر روحانیت کے اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے ان تمام احکام اور ہدایات کی پابندی ضروری ہے۔ جو ہماری روزانہ زندگی کے متعلق قرآن شریف میں پائی جاتی ہیں۔ یہ مضمون ایک مفصل بحث چاہتا ہے۔ مگر وقت اس کی اجازت نہیں دیتا۔

[1] دیکھو کتاب ٹیچنگز آف اسلام (تقریر جلسہ مذاہب لاہور) مصنفہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مراسلات

متعصب اخبار

پیسہ اخبار اپنی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ ولایت میں ایک انگریزی لیڈی بڑے جوش عقیدت کے ساتھ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی کوشش کے اثر سے مسلمان ہوئی ہے۔ تو چونکہ عرصہ سے ایک مسلمان بیرسٹر کی منکوحہ ہے اس لئے ایسی لیڈی کا جو عرصہ سے ایک مسلمان شوہر کے پاس ہو اسلام قبول کر لینا کچھ قابل وقعت امر نہیں ہے۔ ایڈیٹر جی تعصب اور حسد کے مارے اتنا نہیں سوچ سکتے۔ کہ ایک ایسی لیڈی کو جو عرصہ دراز سے مسلمان شوہر کے ساتھ رہ کر اسلام سے بیزار اور عیسائیت پر اڑی رہی ہو اسلام کا قائل بلکہ عاشق کر دینا بمقابلہ ایک ایسی لیڈی کے جسے اسلام کی بابت کبھی بھی کچھ مطالعہ کرنے کا موقعہ نہ ملا ہو۔ نہ صرف ایک کٹھن خدمت بلکہ ایک کرامت ہوگی سچ ہے ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبے است۔ اے پیسہ اخبار خواجہ کی عزت قبولیت شہرت اب بفضلہ چار دانگ عالم میں پہنچ گئی ہے جہاں تیری نکتہ چینیاں اسکی ہر دلعزیزی کو نہیں روک سکتیں۔ بھلا تجھے مذہب کی شناخت ہی کیا ہے جیسا کہ تیرے ضخیم سفرنامہ سے ظاہر ہے۔ تو نے یورپ پھر کر دیکھا تو صرف مادی نظر سے۔ فنون و تجارت تیرا منتہائے نظر ہے۔ تو اسم با مسمی پیسہ ہے۔ پھر تو مذہب میں رائے دیتا ہے اسکی کوئی وجہ بجز تیرے تعصب کے نہیں ہے۔ کیا تو نے اپنے ناظرین کو اُتو سمجھ رکھا ہے۔ اور تیرے کے ہاں اگر کوئی شخص اُن کے بچے یا بیوی کو کوئی علمی نصیحت یا مشورہ دیدے۔ تو انسانیت اس کا بھی تھینکس ادا کرنے کو مجبور کرتی ہوگی۔ پھر اگر ایک شخص کسی آدمی کو نجات جیسے اہم ترین مقصد میں رہبری کرتا ہے تو یہ خوشی یا کم از کم خاموشی کا موجب ہے نہ کہ ایڈیٹوریل میں نکتہ زنی کا۔ خدا دلوں کے بھیدوں کو دیکھ رہا ہے اور یہ معاملہ بھی خدا کے ہاں ہے والسلام علی من اتبع الہدےٰ۔ خاکسار دوست محمد مجاہد۔ جلالپور ۔ ۱۹ر اکتوبر

کھیوڑہ کی مسجد قابل توجہ حکام

کھیوڑہ ضلع جہلم سے ایک صاحب ہمیں لکھتے ہیں کہ وہاں ایک مسجد مدت سے مقامی حکام محکمہ نمک کی دستبرد کا نشانہ بن رہی ہے۔ حکام اس میں نماز بند ہونا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو درست کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے۔ اور محکمہ نمک کے عہدہ دار فی الواقع مسجد کی بیحرمتی کر رہے ہیں۔ تو ہم گورنمنٹ کو نہایت ادب سے اس جانب توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اس بارہ میں پوری تحقیقات سے کام لیا جائے اور اگر واقعہ مذکورہ صحیح نکلے تو مقامی حکام کو اس ناگوار طرز عمل سے باز رہنے کی ہدایت کیجائے۔ لارڈ ہارڈنگ بالقابہ کی قائم کردہ مثال سے دیگر تمام مقامات کے سرکاری عہدہ داروں کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور مذہبی عبادت گاہوں میں دست اندازی کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ تاکہ ملک کے امن و سکون میں کوئی خرابی واقع نہ ہونے پائے۔

انتخاب واقعات و معلومات

عیسائیوں کی شورش ۔ ریاست ٹراونکور میں پانی پورٹ کے مسیحی باشندوں نے اندنوں ریاست کے لگائے ہوئے محصول کے برخلاف سخت شورش مچا رکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ریاست نے یہ علاقہ پرتگیزوں سے خریدا اور عہدنامہ میں عیسائیوں کو محصول سے بری رکھنے اور ان کے معابد کی حفاظت کرنے کا اقرار کیا تھا۔ مگر اب ریاست ان سے ۳ ہزار روپیہ محصول لیتی ہے۔ اور اس نے گرجوں کی بہت سی اراضیات اپنی ملکیت بتلا کر بیچ ڈالی ہیں۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ ان کی شور و فریاد پر نہ حکومت مدراس نے کچھ نوٹس لیا نہ گورنر مدراس کے ہاں کوئی شنوائی ہوئی (اس وقت دنیا میں ہر طرف قوموں اور سلطنتوں کی ایک عالمگیر ہلچل اور شور و شر عہد عتیق کے اس زمانۂ آخری کا پتہ دیتا ہے جسے تمام اقوام و مذاہب کے متفقہ مسیح موعود کا زمانہ کہا گیا ہے)

گرانی قحط کے آثار ۔ اکثر حصص راجپوتانہ میں امسال برسات میں بارش نہ ہونے کا افسوسناک نتیجہ ابھی سے ظاہر ہے کہ امسال اجمیر میں پشکر کا سالانہ میلہ نہ ہونے پائیگا۔ گو ۹ نومبر سے ۱۴ نومبر تک مذہبی تیوہار منایا جائیگا مگر پانی اور چارہ کی قلت کے باعث گھوڑوں اور مویشی کی سالانہ منڈی اور نمائش منعقد نہ ہوسکیگی۔ اجمیر میواڑہ کی حالت اس درجہ سقیم ہے کہ لوگوں کو مدد دینی پڑیگی کیونکہ تالاب خشک ہوگئے ہیں اور فصل مرجھا گئی ہے۔ گذشتہ چند ہفتہ سے لوگ مویشی کو دیگر مقامات پر لیجا رہے ہیں جہاں ان کے لئے چارہ کی بہم رسانی کا مسئلہ مقامی حکام کے زیر غور ہے۔ راجپوتانہ کے اکثر حصص میں بارش کی کمی رہنے کے علاوہ وسط ہند کے مشرقی اضلاع ۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے مغربی علاقہ بندیل کھنڈ اور ممالک متوسط کے غربی حصہ نیز صوبہ دہلی اور قسمت انبالہ میں بھی کافی بارش نہیں ہوئی ہے۔ اور وسط اگست کے بعد سے قلت بارش کا اندازہ انچوں کے مندرجہ ذیل اعداد سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے (وسط ہند مشرقی) نوگانگ ۱۳ و ۱۲ بستنا ۳ و ۱۴ (ممالک متحدہ) جھانسی ۶۵ و ۲۴۔ آگرہ ۸۰ و ۱۷۔ بریلی ۸۱ و ۲۳۔ الٰہ آباد و کانپور میں ۱۳ (ممالک متوسط) ساگر و جبلپور ۱۲۔ ہوشنگ آباد ۱۰۔ اور دہلی میں ۷ و ۹۔ انچ برسا۔ ستمبر میں اساک باراں سے فصلیں تو نہیں جھلسیں البتہ ربیع کی تخم ریزی میں خلل و توقف واقع ہوگیا تھا۔ پس اگرچہ بہت بڑے پیمانہ پر قحط نہ پڑے۔ تاہم گرانی ضرور وسیع رقبہ پر پھیل جائیگی۔ اور اکثر مقامات میں قلت چارہ و آب کی بھی شکایت پیدا ہوگی۔

مدینہ یونیورسٹی کے متعلق شاہی فرمان نافذ ہوگیا ہے عملی تدابیر اختیار کرنیکے لئے بصدارت وزیر اوقاف خیری بے ایک مجلس منتظمہ مقرر ہوگئی ہے اس مجلس نے یونیورسٹی کے قواعد و ضوابط کی تنظیم و ترتیب کی خدمت پروفیسر شیخ عبدالعزیز جاویش کے سپرد کردی ہے۔ ابتداً یونیورسٹی میں ۱۰۰ طالب علم داخل کئے جائینگے۔ عمارت کیلئے دس ہزار پونڈ مختص کئے گئے ہیں۔ جو خزانۂ اوقاف سے عطا کئے جائینگے تعمیر کا کام ختم ہونے کے بعد اس سلسلۂ پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ پروفیسر شیخ عبدالعزیز جاویش نے ماہرین فن سے تبادلۂ خیالات کرنیکے بعد قواعد و ضوابط کا ایک مسودہ تیار کرکے مجلس منتظمہ کے حوالے کردیا ہے۔

شیخ صاحب موصوف نے تجویز پیش کی ہے کہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد ولیعہد دولت عثمانیہ پرنس عزالدین یوسف رکھیں گے۔ اس لئے پرنس موصوف نے سیاحت شام کا ارادہ ملتوی کردیا ہے اور پہلے وہ مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے تشریف لیجائینگے۔ پھر اس کے بعد شام کی سیاحت فرمائیں گے۔

مجلس نے پروفیسر شیخ عبدالعزیز کو اس یونیورسٹی کا منتظم بھی مقرر کردیا ہے۔

مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس ۔ لکھنؤ سے ۱۲ اکتوبر کی تار خبر ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس آج منعقد ہوا۔ جس میں آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ کے سی آئی ای لیگ مذکور کے آئندہ سالانہ اجلاس کے جو آگرہ میں ۲۹ و ۳۰ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ صدر نشین منتخب کئے گئے نیز ایک اور ریزولیوشن حسب ذیل پاس کیا گیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی رائے میں قانون مطابع ہند ۱۹۱۰ء میں بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے۔ لیکن کونسل کی رائے میں اس مسئلہ کے متعلق مفصل بحث کو لیگ کے آئندہ اجلاس پر ملتوی رکھنا چاہئے۔ جو عنقریب منعقد ہونے والا ہے۔

طلباء کی ہڑتال کٹک کے ڈاکٹری مدرسہ میں ۲۴ اکتوبر کو تقریباً ۱۱۵ طلباء نے اس بنا پر کام کرنے یا اسکول میں حاضر ہونے سے انکار کردیا کہ مدرسہ کے سپرنٹنڈنٹ نے ایک طالبعلم کو سکول سے خارج کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس طالب علم پر یہ الزام لگایا گیا [illegible] کہ اس نے مدرسہ مذکور میں تعلیم پانیوالی ایک لڑکی کو چھیڑا تھا۔ اگرچہ صاحب [illegible] سے یہ سزا کافی تحقیقات کے بعد دی تھی۔ مگر طلباء کی رائے میں وہ سزا جرم کے مقابلہ میں بہت سخت تھی۔ آخرکار طلباء سے بحث و گفتگو کرنے کے بعد صاحب سپرنٹنڈنٹ نے لڑکے کی سزا میں تخفیف کردی۔ اور اسے صرف ۳ ماہ کے لئے سکول سے نکالدیا اور اسطرح لڑکوں کا اطمینان ہوگیا۔ وہ سب بدستور کام پر حاضر ہوگئے اور بورڈنگ میں بود و باش بھی اختیار کرلی۔

بمبئی میں مالی اضطراب بمبئی کے ایک تاجر دُرّ و صدف کے دیوالہ کی خبر پہلے اخبار میں درج ہوچکی ہے اب وہاں یہ اضطراب آمیز افواہ مشہور ہے کہ ایک اور تاجر صدف کا بھی دیوالہ نکلنے والا ہے۔ کیونکہ وہ بھی وقت پر اپنی ہنڈیاں نہیں سکار سکا ہے اور اگر وہ ان ہنڈیوں کی ادائگی کا انتظام نہ کرسکا تو پرل سنڈیکیٹ (اجارۂ تجارت دُرّ و صدف) اور ہنڈی کے کاروبار کو بہت ہی سخت نقصان پہنچے گا۔ اجارۂ مذکور کی حالت بہت ہی مستحکم تھی یہاں تک کہ جنگ بلقان کے دوران میں جبکہ موتی کا نرخ موجودہ نرخ سے بھی کم ہوگیا تھا۔ اس کاروبار کو کوئی صدمہ نہ پہنچا لیکن آجکل محض روپیہ کا لین دین بند ہوجانیکی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی ہے۔ اور اگر اس اجارہ کو صدمہ پہنچا تو دو اور ہندوستانی بنکوں کی حالت سخت نازک ہوجائیگی جنہوں نے اپنا سرمایہ موتی سیپ کی تجارت میں لگا رکھا ہے۔ ایسے وقت میں امریکی فصل پنبہ کو نقصان پہنچنے کی خبر آئی ہے جس کا نتیجہ امریکن روئی کی قیمت میں ناگزیر اضافہ نکلے گا۔ لیکن داد و ستد قرضہ کی موقوفی اور کاروبار ہنڈی کی بے اعتباری کے باعث تمام کاروبار کی حالت ایسی ابتر ہے کہ امریکن روئی کے اضافہ قیمت کیوجہ سے بمبئی کے پارچہ اور سوت کے بازار پر کوئی اثر محسوس نہیں ہوا۔

مسمریزم کے کرشمے ایک یورپین میٹرلنگ نامی نے مسمریزم میں ایک نئی ایجاد کی ہے۔ وہ یہ کہ جس پر وہ مسمریزم کا عمل کرتا ہے اسے سلاکر وہ ایسے اشارے کرتا ہے جنکی بدولت معمول کو اپنی زندگی کے گذشتہ واقعات کا نظارہ معلوم ہوتا ہے اگر معمول بڈھا ہے تو اس کے سامنے جوانی اور بچپن کے واقعات رنج یا خوشی کے جو حادثات گذر چکے ہیں۔ وہ اُسے سامنے آکر مغموم یا مسرور کرتے ہیں۔ بیماری کے واقعات سامنے آکر بیماری کا اثر کرتے ہیں غرضیکہ جس قسم کے واقعات ہوتے ہیں ویسی ہی حالت ہوتی ہے۔

چلتی ریل کو روکنا ۔ جرمنی کے شہر بوریریہ میں ایک سائنسدان نے ایک ایجاد کی ہے۔ جس کا حال یہ ہے کہ اگر ریل گاڑی پوری رفتار سے دوڑی جارہی ہو تو اُسے ۶۰ میل کے فاصلہ سے فوراً روک کر کھڑا کردیا جاتا ہے ریل کی تمام گاڑیوں میں ایک ایسا آلہ لگا ہوتا ہے۔ جو برقی لہروں کو جذب کرتا جاتا ہے۔ جب کبھی کسی وجہ سے گاڑی کا روکنا ضروری ہوتا ہے۔ تو ایک گھنٹی خود بخود بجتی ہے۔ اُدھر گارڈ کو خبر ہوجاتی ہے اُدھر خود بخود گاڑیوں کے پہیوں پر بریک لگ جاتے ہیں۔ اس آلہ کی امداد سے ریلوے حادثے ناممکن ہوجائینگے۔

کٹے ہوئے اعضا کا پیوند ۔ سائنسدانوں نے تجربات کے بعد معلوم کیا ہے کہ اکثر جانوروں کے جو اعضا کسی وجہ سے کٹ جاتے ہیں۔ وہ ایک مدت کے بعد خود ہی نکل آتے ہیں۔ مچھلی کا اگر کوئی حصہ جسم سے علیحدہ ہوجاتا ہے تو وہ جلد نکل آتا ہے۔ ہائیڈر نامی ایک بحری جانور ہے اگر اس کے جسم کے دو ٹکڑے کردئے جائیں۔ تو ان سے وہ علیحدہ علیحدہ جانور بنجاتے ہیں۔ چھپکلی کی اگر دم کٹ جائے تو دوبارہ نکل آتی ہے کینو سوٹا ایک بحری کیڑا ہے جو کئی گز لمبا ہوتا ہے اس کے جسم کے جتنے ٹکڑے کردئے جائیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ان سے اتنے ہی جانور بن جاتے ہیں۔ خدا کی شان ہے۔

نہ کچھ کھاؤ نہ کچھ پیو ۔ مثل مشہور ہے وہم کا بیماری روگی کیونکہ اُسے ہر وقت وہم رہتا ہے کہ یہ مت کھاؤ وہ مت کھاؤ۔ اسی طرح ایک امریکن اخبار بھی ایسے ہی ڈاکٹروں کی وہم میں ڈالنے والی ہدایات پر ہنسی اڑاتا ہوا لکھتا ہے پانی پیو تمہیں تپ محرقہ ہوجائیگا۔ دودھ پیو۔ تپ دق کو بلالو۔ وسکی نوش جان کیجئے اور درد سول لیجئے۔ دہی اور ترش اشیاء کھاؤ۔ خون کو زہر ملا کر لوگے سبزی خور بنو تو کمزوری سے بچ نہیں سکوگے۔ سگرٹ پیو۔ اور ملک عدم کو جلد روانہ ہوجاؤ۔ چائے نوش کی اور بدن کی طاقت زایل ہوئی۔ گوشت کھایا اور نقرس کے منہ نکھایا۔ بس اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو نہ کچھ کھاؤ نہ کچھ پیو۔ تمباکو کو خیرباد کہو۔ یہاں تک کہ جب سانس بھی لینے لگو تو دیکھ لو کہ ہوا صاف شدہ بھی ہے یا نہیں ؏ اہل تدبیر کی واماندگیاں۔

لیکچروں کا سلسلہ علی گڈھ کالج میں اس سال ایک وسیع پیمانہ پر لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے ملک کے مشہور مقررین اور اہل الرائے [illegible] مدعو کئے گئے ہیں۔ کہ اپنے خیالات اور تجربات سے طلباء کو مستفید فرمائیں۔ چنانچہ نواب حبیب الرحمن صاحب شیروانی۔ مسٹر حسن امام۔ مسٹر مظہر الحق بیرسٹر [illegible] اور دیگر متعدد احباب نے اس دعوت کو قبول فرمالیا ہے۔

دنیا کی بڑی بڑی زبانیں اور بولنے والوں کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ [illegible] زبان بولنے والوں کی یعنی چالیس کروڑ ہے۔ اس سے بعد دوسرے درجہ پر ہندوستانی زبان بولنے والوں کی بارہ کروڑ انگریزی کا نمبر اس فہرست میں تیسرے درجہ پر ہے یعنی اس کے بولنے والے ۱۰ ... ہیں۔ روسی زبان ... ۷ کروڑ میں بولی جاتی ہے۔ جرمن کے بولنے والے ... ۵۸ ہیں۔ ہسپانوی زبان بولنے [illegible] ۴۸ ... اور فرانسیسی کے صرف ... ۴۴ [illegible]

یورپ کی اخلاقی حالت حیرتخیز معاملہ ہے کہ باوجود معقول ترقیات اور بیسویں صدی کی روشنی کے انگلستان جیسے ترقی یافتہ ملک میں [illegible] بداخلاقی کے بعض افسوسناک اور بھیانک نمونے دیکھے جاتے ہیں چنانچہ لندن کا اخبار ٹائمز ایک تازہ واقعہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ چند روز ہوئے گلاسگو میں ایک مرد اور اس کی بیوی کو کوٹھی خانہ رکھنے کے جرم میں [illegible] ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ کیونکہ اس جرم میں وہاں اس سے زیادہ سزا نہیں ہوتی۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس جس نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اس کا بیان ہے کہ گلاسگو میں اس سے بدتر بداخلاقی کا ثبوت میرے دیکھنے میں نہیں آیا بیشمار لڑکیاں جو دفتروں میں کام کرتی جاتی تھیں۔ اس جگہ بہکا کر لائی جاتی تھیں ایک بدنصیب لڑکی نے اپنی آمدنی اس ذریعہ سے ۱۵۰ پونڈ [illegible] بتائی جس کا نصف حصہ اس مکان کی مالک لے لیا کرتی تھی [illegible] آمدنی اس طرح پر ایک ہزار پونڈ سالانہ سے کسی طرح کم نہ تھی۔

باشندگان مصر اجنبی کمپنیوں کو اس سبب سے کہ وہ انہیں [illegible] فوائد سے روکتی ہیں تمام بلاد مصر کی ثروت میں خلل انداز ہوتی ہیں آجکل بڑی غائر نظر سے دیکھ رہے ہیں۔

آسٹریلیا کی ۵۳ لاکھ آبادی میں سے ۱۸ لاکھ ۵۹ ہزار [illegible] آدمی ایسے ہیں۔ جن کا حساب سیونگ بنک میں کھلا ہوا ہے [illegible]

انتال (کلکتہ) میں ۲ کابلیوں پر بلوہ کا مقدمہ چل رہا ہے [illegible] ایک کسی شخص کو قرضہ دینا چاہتا تھا باقی منع کرتے تھے [illegible] اور چاقو خوب چلے اور چند آدمی زخمی ہوئے۔

مہاراجہ صاحب نابھہ نے ۲۰ اکتوبر کو اپنی ایک تقریر میں [illegible] میں ہندو مسلمانوں کو ہر قسم کا تعصب چھوڑ کر میل ملاپ رکھنے کی تاکید کی۔

کوئٹہ نیوز خبر دیتا ہے کہ ملتان میں ایک عورت کا بچہ گر گیا۔ [illegible] ہسپتال چلی گئی۔ البتہ ایک حجام عورت کا نوزائیدہ بچہ اغوا کرنے کے [illegible] میں گرفتار ہوکر قید سخت کی سزایاب ہوئی۔

کلکتہ کے چڑیا خانہ میں ایک دریائی ہاتھی لایا گیا ہے جو شکل [illegible] کے لحاظ سے سور اور ہاتھی سے ملتا جلتا ہے۔

علی پور کے ایک نامی چور گوردھن نے اسی روز جبکہ وہ جیل سے چھوٹا پھر بیچ میں ایک شخص کا قفل توڑ کر چوری کی پکڑا گیا اور تین سال قید سخت کا سزایاب ہوا۔

اجودھیا میں گاؤکشی کانپور سیتا کیلر سے ایک گشتی چٹھی بعض مسلمان لیڈروں کے نام بھیجی گئی ہے جس میں ہندو صاحبان [illegible] مسلمانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ کوشش کریں کہ اجودھیا میں امسال بقر عید کے موقعہ پر گائے کی قربانی نہ ہو تو اس احسان کے عوض ہندو [illegible] بھی کسی مروت اور حسن سلوک کا وعدہ کرتے ہیں یا طرف مسلمانوں ہی کو ان کے حق واجبی اور رسم مذہبی سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ پیغام

روسی مخبر آسٹریا میں ۔ ایک روسی کو مخبری کے الزام میں [illegible] اگرام پھانسی کا حکم ہوا ہے۔ وہ شخص اس وقت پایا گیا تھا جب کہ شہر میں مارشل لا جاری تھا۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا میں روسی مخبروں کا جال بچھا ہوا ہے۔

جیکب صاحب مجسٹریٹ ضلع دہلی نے استعفا دیدیا اور آپکی جگہ کسی ہندوستانی کے آنے کی خبر ہے۔

اخبار مسلمان سے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے اور اس نے اپنے خریداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایک ایک روپیہ بھیج کر اخبار کو زندہ رکھنے میں مدد دیں۔

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۶ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری المقدس | نمبر ۵۱

تازہ برقی خبریں

عثمانی افواج کی ترتیب جدید (قسطنطنیہ یکم نومبر) دولت عثمانیہ نے ایک نہایت ذکی اور نوجوان جنرل کو جو جرمنی کے محکمہ جنگ میں تھا۔ ترکی افواج کے نظم و نسق کے لئے ملازم رکھا ہے۔ اس جنرل کو کامل انتظامی اور جنرل وانڈر غولز سے بھی بہت زیادہ اختیارات عطا کر دیئے ہیں۔ اس جنرل کی ماتحتی میں جرمن افسروں کی کافی تعداد ہوگی۔

بعد کی خبر فوج کے از سر نو نظم و نسق کے لئے ایک جرمن فوجی جماعت کو ملازم رکھنا عثمانی دستوری حکومت کا نہایت اہم کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ منتخبہ جنرل کو تمام فوجی مدارس کی کامل نگرانی کا کام فوراً سپرد کر دیا جائے گا اور غالباً وہی افواج مقیم قسطنطنیہ کا سرعسکر بھی ہوگا۔ اس بارہ میں کئی ماہ سے نہایت خاموشی کے ساتھ جرمن سفیر سے گفتگو جاری تھی اب ایک فرمان سلطانی شائع ہو کر تفصیلات کی منظوری دی گئی ہے۔ اور صرف معاہدہ پر حسب ضابطہ دستخط ہونے باقی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ اعلیٰ فوجی عہدوں پر جرمن افسروں کے تقرر کا نہایت اہم نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ فوج میں سے سیاسی مداخلت کا عنصر خارج ہو جائیگا۔ اور اس سے گورنمنٹ کے استحکام کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

جنرل بوتھا کا بیان (لندن یکم نومبر) جنرل بوتھا نے نشوم میں تقریر کرتے ہوئے جنرل سمٹ کے بیان مورخہ ۲۹ اکتوبر اور مسٹر گوکھلے کے بیان کا ذکر کیا اور کہا کہ میں اور مسٹر فشر بھی ملاقات کے وقت موجود تھے۔ یہ ملاقات میرے دفتر میں ہوئی تھی۔ میں جنرل سمٹ کی رائے سے متفق ہوں اور جو کچھ انہوں نے کہا ہے اس کی تائید کرتا ہوں۔

جنوبی افریقہ میں ہندیوں کی جد و جہد (ڈربن یکم نومبر) ہندوستانی کان کنوں نے عام طور پر مسٹر گاندھی کے مشورہ کو قبول کیا ہے اور گرفتار ہونے کی غرض سے گروہ در گروہ ٹرانسوال کو جا رہے ہیں۔ منجملہ ۱۷۰۰ ہندی کان کنوں کے جو ٹولیاں بنا کر گئے تھے اس وقت تک ۲۰۰ گرفتار ہو چکے ہیں۔

البانیہ کے متعلق یونان کو تنبیہ (ایتھنز ۳ نومبر) جمعہ کے دن اٹلی اور آسٹریا نے ایک اجتماعی یادداشت یونان کے روبرو پیش کر کے شکایت کی ہے کہ البانیہ کی حد بندی کے لئے جو بین الاقوامی کمیشن مقرر کیا گیا ہے اس کے کام میں رعایا یونان کے افسروں سے خلل انداز ہوتی ہے اس لئے مذکورہ بالا سلطنتوں نے اپنے قایم مقام شرکاء کمیشن کو ہدایت کر دی کہ تمام دیہات کو جہاں ان کی مخالفت کی جائے البانیہ میں شامل قرار دیں۔

گفتگوئے مصالحت میں مشکلات (قسطنطنیہ ۳ نومبر) مفتوحہ علاقہ کے ترکوں کی حیثیت اور ان یونانیوں کی متعلق جو باوجود ترکی رعایا ہونے کے یونان کی طرف ہو کر ترکوں سے لڑے ہیں۔ اختلافات پیدا ہو جانے کی وجہ سے ترکی و یونان کی گفتگوئے مصالحت میں مشکلات واقع ہو گئی ہیں۔ یونان تمام یونانیوں کے لئے معافی کا طالب ہے۔ اس لئے گفتگوئے مصالحت میں مزید طوالت کا اندیشہ ہے۔

یونان آسٹریا و اٹلی (لندن ۳ نومبر) یونان نے دول کے روبرو ایک پر زور یادداشت پیش کر کے ظاہر کیا ہے کہ اس نے البانوی کمیشن کے کام میں سہولیت پیدا کرنے کی تمام تدابیر پر عمل کیا ہے اٹلی اور آسٹریا کا اعتراض محض اس لئے ہے کہ تمام کمیشن نے علاقہ کو یونانیوں سے آباد پایا ہے یونان نے اٹلی اور آسٹریا کے قایم مقام شریک کمیشن پر یہ الزام بھی لگایا ہے۔ کہ وہ البانوی ملازمان سرکاری اور دیگر اشخاص کی وساطت سے مسلمان باشندوں سے سازش کرتے ہیں۔

بلغاریہ و یونان (صوفیہ ۳ نومبر) بلغاریہ میں بدیں وجہ سخت اذیت و تکلیف محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ یونانیوں نے ۸۰۰ بلغاروی اسیران جنگ کے متعلق کوئی اطلاع دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس انکار اور غیر مصافی بلغاری رعایا کے ساتھ یونانیوں کی بدسلوکیوں کے بیانات سے یہ اندیشہ ہے کہ بلغاروی بھی آمادہ انتقام ہونگے۔ اور یونانیوں کو جلاوطن کر دیں گے۔

آسٹریا و اٹلی۔ ریوٹر کو قابل وثوق یونانی حلقوں سے یہ اطلاع ملی ہے کہ آسٹریا اور اٹلی کی یادداشت میں جو شکایت درج ہے اس میں ذرا بھی صداقت نہیں ہے۔ بعض حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ خود ممبران کمیشن کی آراء میں سخت اختلافات ہیں۔

جہازی بیڑے۔ ایتھنز میں برطانوی اور فرانسیسی بیڑوں کے استقبال کی طیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ جو پائرس یعنی بحیرہ یونان کی سیر و سیاحت کے لئے آ رہے ہیں۔

پھر تشویش (لندن ۳ نومبر) البانیہ کے متعلق آسٹریا و اٹلی کی جدا جدا کارروائی ان کے اتحاد دیورپ سے علیحدہ ہونیکا تازہ ثبوت ہے اور اس پر فرانس کے اخبارات سخت اظہار ناراضی کر رہے ہیں اور بہ حیثیت مجموعی صورت معاملات کسی قدر تشویش خیز خیال کی جاتی ہے۔

فوجی اخراجات کے لئے قرضہ (۔ یکم نومبر) فرانس فوجی اخراجات پورا کرنے کے لئے ۴ کروڑ پونڈ قرضہ لینے والا ہے۔ سہ سالہ لازمی فوجی ملازمت کے قانون کی وجہ سے اس کی ضرورت واقع ہوئی ہے۔

بغداد ریلوے۔ آج بغداد ریلوے کے ایک حصہ کا جو توپرال و سکندرو کے مابین واقع ہے۔ افتتاح عمل میں آیا۔

مصری روئی (قاہرہ ۔) سرکاری طور پر تخمینہ کیا گیا ہے کہ امسال مصر میں ۷۵ لاکھ ۳ ہزار قنطار روئی پیدا ہوگی۔

سفیر فرانس (لندن ۔) موسیو دگینالٹ سفیر فرانس متعینہ جاپان عازم ٹوکیو ہو گئے ہیں۔

جان بچانے پر انعام (۔) سرکاری جہاز لارنس کے ایک ملازم شیخ محی الدین کو جان بچانے کے صلہ میں البرٹ میڈل عطا کیا گیا ہے۔ شیخ موصوف نے ۱۴ اپریل کو شط العرب میں اپنے ایک رفیق کی جان بچائی تھی۔ جو ایک روشنی کی کشتی پر دس فٹ بلند شعلوں میں گھر گیا تھا۔ اس کشتی کے بجرہ میں دو ہا ڈاک روشنی کرتے وقت آگ لگ اٹھی تھی۔

سفر تحت شہزارت (۔) مسٹر اسکوئتھ مسٹر سر ہنری کیمبل بینرمین کے مجسمہ کا افتتاح کرنے کے لئے بذریعہ موٹر مقام سٹرلنگ کو جا رہے تھے کہ عورتوں نے جو لنکوشع بلین میں چھپی ہوئی تھیں انہیں گھیر لیا۔ موٹر پر مرچیں پھینکیں اور کتے کو مارنے کے چابک سے مسٹر موصوف کی خبر لی۔ ایک پولیس مین نے جو موٹر کے پیچھے پیچھے لگا ہوا تھا۔ حملہ آوروں کو بھگا دیا۔ مسٹر اسکوئتھ کو تو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ لیکن ان کی دختر نیک اختر ہدایت کو کچھ ضرب پہنچی۔

مالی معاملات ہند (۔ ۳ نومبر) ہندوستان کے مالی معاملات اور کرنسی کے متعلق شاہی کمیشن کا جو اجلاس اس ہفتہ میں ہوگا۔ اس میں چند گواہوں کی شہادتیں قلم بند ہونے کے بعد کل کام ۱۴ نومبر تک ختم ہو جائیگا۔ اسلئے امید کی جاتی ہے کہ کمیشن کی رپورٹ سنہ ۱۹۱۴ کا کچھ حصہ گذرنے سے قبل ہی شائع ہو جائے گی۔

ہوم رول (۔ یکم نومبر) مسٹر ڈیولن نے کیلی میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حامیان ہوم رول کا اقل ترین مطالبہ یہ ہے کہ آئرلینڈ غیر منقسم رہے۔ اگر السٹر یا اس کا کوئی حصہ آئرلینڈ سے علیحدہ کیا گیا تو ہم کل ہی ہوم رول قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ کپتان کریگ ممبر پارلیمنٹ نے سرکاری طور پر بیان کیا۔ کہ السٹر کے والنٹیروں کی تعداد ۸ ہزار ہے۔

بغاوت میکسیکو۔ میکسیکو کی جدید گورنمنٹ کو مالی مشکلات درپیش ہیں امانتوں پر ٹیکس عاید ہونے کے بے بنیاد اندیشہ سے لوگ بنکوں سے اپنا روپیہ واپس لے رہے ہیں۔ ٹامپیکو کو سرکاری افواج نے باغیوں سے چھڑا لیا ہے۔ امریکن بیڑہ بوریا بدھنے میکسیکو سے بھاگنے کے لئے تیار اور واشنگٹن سے مزید ہدایات کے منتظر ہیں۔ میکسیکو کے اخبارات پریسیڈنٹ ولسن پر میکسیکو کے خلاف منصوبے گانٹھنے اور دوسروں سے سازش کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔

گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ ضلع کی پولیٹیکل ایجنسی کو دو حصوں میں تقسیم کر دے۔ ریاست ہائے پٹیالہ نابھہ اور جیند ایک حصہ سے متعلق ہونگی اور بہاولپور و فرید کوٹ دوسرے سے۔ پہلے حصہ کی پولیٹیکل ایجنٹی کے لئے لفٹننٹ کرنل گرڈن کی خدمات پنجاب گورنمنٹ کو تفویض کی گئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۱

مراسمِ محرّم اور سُنّی مسلمان

کسی گذشتہ اشاعت میں یہ مجمل خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ بمبئی کے مسلمانوں نے محرم کی بابت ابھی سے ایک عرض داشت ہزاکسلنسی گورنر بہادر بمبئی کے حضور بھیجنے کا ریزولیوشن پاس کیا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ بمبئی میں چونکہ محرم کے موقعہ پر کئی بار سخت فساد ہو چکا ہے بلکہ اب سے دو تین سال قبل ایک دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی تھی۔ کہ حکام میں تشویش اور گھبراہٹ پیدا ہوگئی۔ پولیس کو فیر کرنے کا حکم دینا پڑا۔ اور کئی جانیں بھی اس مفسدہ کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ پس مقامی حکام نے بخیالِ حفظِ امن تعزیہ داری اور اس کے جلوس وغیرہ کے متعلق چند جدید قواعد نافذ کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ مثلاً ہر ایک تعزیہ سے سو روپیہ کی ضمانت کا لیا جانا۔ جلوس پنجہ کے ساتھ تیس سے زیادہ آدمیوں کا نہ ہونا۔ عوام الناس کی بہت سی ٹولیاں جو بڑی رات گئے تک گلی کوچوں میں اور راستوں میں گشت لگاتی پھرا کرتی ہیں۔ ان کی روک تھام وغیرہ وغیرہ ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی حدود و قیود دعایا کی بہتری پر ہی مبنی ہوسکتی ہیں۔ اور ان سے حکام کی کوئی بدنیتی یا سخت گیری اور مداخلتِ مذہبی ہرگز نہیں پائی جاتی۔ لیکن ناظرین کو یہ سُن کر نہ صرف تعجب بلکہ نیز افسوس ہوگا۔ کہ بمبئی کے مسلمان اور وہ بھی اہلِ سنت والجماعت۔ ان قواعد کو مذہبی مداخلت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور مقامی حکام سے اس بات کے خواہش مند ہیں۔ کہ تعزیہ داری اور اس کے متعلقات پر سے یہ تمام قیدیں اُٹھا دی جائیں۔ اور اسی کے متعلق انہوں نے صاحب گورنر بہادر کی خدمت میں وہ میموریل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا اوپر ذکر ہوا۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے کہ تعزیہ داری اور اس کے ساتھ وہ بہت سی مکروہ بدعات جو اس ملک میں دیکھی جاتی ہیں۔ خود شیعہ صاحبان کے ہاں بھی کوئی فرضِ مذہبی نہیں ہیں۔ بلکہ ہندوستان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں تو ان کا وجود بھی کہیں نہیں سُنا جاتا۔ لیکن خیر اگر شیعہ حضرات ان مراسم کی آزادی وبقا کے واسطے واویلا مچاتے تب بھی ایک بات تھی۔ سُنی مسلمانوں کا تو ایسی فضول رسوم کے بے روک ٹوک جاری رہنے پر اصرار کرنا کسی طرح بھی خالی از تعجب و تاسف نہیں ہوسکتا۔

پھر جو لغویات مسلمہ طور پر بعید از دین و دانش ہوں۔ بلکہ قوم کے حق میں سخت بربادی بخش اور باعثِ فضیحت و مصیبت ثابت ہو چکی ہوں ان کے انسداد یا ان کی تعدیل کو مذہبی مداخلت قرار دینا۔ یہ اور عقل مندی ہے نادان نہیں سمجھتے۔ کہ مذہبی امور میں دراندازی کا اطلاق اُسی وقت ہوسکتا ہے۔ جبکہ وہ باتیں جن میں روک ٹوک کی جائے۔ مسلمہ فرائض دینی سے ہوں اور جن کا ترک ہونا مذہب نے خود بھی قابلِ مواخذہ قرار دیا ہو۔ مثلاً صوم و صلوٰۃ وغیرہ عبادات۔ نہ وہ بیہودہ حرکات جنہیں اُس مذہب کے تمام سنجیدہ مقتدا اور ہوش مند علماء خود ہی لایعنی بدعات قرار دیتے ہوں۔ اور جن کی قرآن و حدیث سے بالیقین کوئی سند نہیں مل سکتی۔ خصوصاً سنی مسلمانوں کے لئے تو مروجہ مراسمِ محرم میں سے بیشتر باتیں بہت ہی قابلِ انسداد ہیں۔ شیعہ احباب شاید انہیں کسی طرح کھینچ تان کر کارِ ثواب سمجھ بھی لیں۔ تو کچھ تعجب نہیں اور یہ کچھ مسلمانانِ بمبئی پر ہی موقوف نہیں۔ بلکہ اور بھی قریباً تمام بڑے بڑے شہروں میں عشرہ محرم کے موقعہ پر اس قسم کی بہت سی لغویات دیکھی جاتی ہیں جو شرعاً سراسر ممنوع و مذموم ہیں۔ مگر اہلِ سنت والجماعت کے نہ صرف جہلاء اور عوام بلکہ بہتیرے پڑھے لکھے سمجھدار افراد بھی ان میں خوشی خوشی حصہ لیتے ہیں اور یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا۔ کہ شیعوں سے زیادہ سنی لوگ ان حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ سبیلوں میں جو ہر بڑے شہر کے اندر بلا مبالغہ سینکڑوں ہی لگتی ہونگی۔ بہت سا روپیہ۔ بہت سا وقت اور کتنی ہی عرق ریزی و محنت محض ایک دو روز کی عارضی زینت و آرائش پر بے دریغ خرچ کر دیتے ہیں۔ اور اس کے ضمن میں بجائے اس کے کہ کوئی ذرا سا بھی کارِ ثواب ہو اور طرح طرح کی ایسی حرکات روا رکھی جاتی ہیں۔ جن کی تشریح سے بھی حیا مانع ہے۔ اور جن سے اسلام سخت بیزار ہے ۔

یہ کیسی بدنصیبی اور سیاہ بختی ہے۔ کہ جو مہینہ اپنے نام ہی سے تقدس و احترام کا متقاضی تھا۔ اور جس کے عشرۂ اولےٰ میں مسلمانوں کے لئے صرف وہی افعال روا ہوسکتے تھے۔ جو خوشنودئے خدا و رسول کا موجب ہوں اُسی میں ایسی حرکات کا ارتکاب کیا جائے۔ جو ہمیں خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا دیں۔ اصل میں اس تمام خرابی کا سبب یہ ہے کہ عوام الناس اپنے دین سے بہت کچھ تو بے خبر ہیں اور کچھ ایسے ہیں۔ جو جانتے بوجھتے بھی احکامِ مذہبی کی تعمیل سے لے پرواہی برتتے ہیں اور عقبیٰ میں انہیں خود تو اپنے اعمالِ [illegible] کی جواب دہی کرنی پڑے ہی گی۔ لیکن قوم کے مذہبی مقتدا و پیشوا بھی ضرور پوچھے جائیں گے۔ کہ تم نے امتِ مرحومہ کو گمراہی معصیت اور زیانکاری کی حرکات سے کیوں نہ روکا۔

حقیقت میں ہم مسلمانوں کی حالت اس وقت بڑی ہی [illegible] اور قابلِ ملامت ہے کیا امیر کیا غریب کیا عالم کیا [illegible] زبانِ حال سے

ظہر الفساد فی البر والبحر

کی گواہی دے رہا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کو تو فی الحال بجائے خود رہنے دیں۔ ہندوستان ہی کو لو۔ یہاں ۷ کروڑ مدعیانِ اسلام میں سے گنتی کے چند افراد ایسے ہونگے۔ جو دنیاوی رنگ میں قوم کے سچے لیڈر اور دردمندِ ملت سمجھے جاتے ہوں۔ لیکن وہ بھی خیر سے اس طبیعت کے واقع ہوئے ہیں۔ کہ انہیں اگر تو بہتیری اولوالعزمی کی بلند پروازی کی تدابیر سوجھتی ہیں۔ مگر اُن تباہ کن رسوم و بدعات کے استیصال کا انہیں بھی خیال نہیں۔ کہ جنھوں نے ایوانِ ملت کو گھُن کی طرح کھوکھلا کر رکھا ہے اب رہے وہ حضرات جو دینی طور پر قوم کے پیشوا مانے جاتے ہیں۔ اور جو تعداد میں ہزاروں لاکھوں ہونگے۔ ان کی یہ حالت ہے۔ کہ فروعی اختلافات پر تو آپس میں بھی لڑنے مرنے کو تیار اور افرادِ قوم کو بھی بے دریغ کٹوا دینے کے لئے بمنزلہ سپہ سالار مستعد مگر جو امورِ اسلام میں متفق علیہ طور پر اوامر یا نواہی ہیں اور جن کی تعمیل یا ان سے اجتناب پر بہت کچھ مسلمانوں کی فلاح و نجات کا انحصار ہے۔ ان کی طرف اتنی بھی توجہ نہیں۔ جتنی اپنے ذاتی نفع نقصان کی۔ حالانکہ رسول کی گدی کے وارث ہیں اور امت کی نیکی بدی کا بہت کچھ حصہ ان کی خداترسی فرض شناسی سے وابستہ ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مساجد میں منبروں پر چڑھ کر قال اللہ قال الرسول کا غلغلہ بلند نہ کرو۔ لیکن خدارا کبھی مسجدوں سے باہر بھی تو ایک نظرِ عبرت ڈالو۔ اور دیکھو کہ کتنے کلمہ گو بھائی اپنی شامتِ اعمال اور تمہاری غفلت سے کس کس رنگ میں اسلام کی بدنامی کا موجب بن رہے ہیں۔ کیا انہیں تقویٰ و پرہیزگاری کا وعظ کرنا ضروری نہیں۔ کیا اُن کے دیندار اور نیک کردار بن جانے سے تمہارے ان منبروں اور مسجدوں کی ہی رونق دوبالا نہ ہوجائیگی؟ آخر کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ کہ خدا و رسول کے احکام اُنہی افراد تک محدود رکھے جائیں جو از خود پہلے ہی کسی حد تک اُن پاک اور مبارک کلمات سے مانوس ہیں۔ برخلاف انہیں جن کی حالت زیادہ تر اس بات کی محتاج ہے۔ کہ بار بار کلمۂ حق ان کے کانوں میں پڑے۔ تا وہ اپنے میں پاک تبدیلی کریں۔ انہیں اور اَلناس ضروری فیض سے محروم رکھا جائے۔ للہ ذرا تو سوچو۔ اور اپنے دل میں انصاف کرو۔ کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کا حکم ہمیں کیوں دیا گیا تھا۔ اور آخر اس کا مدعا کیا ہے۔ اور وہ کہاں تک پورا ہو رہا ہے اور آیا ان کی ہم سے بازپرس ہونی ہے یا نہیں؟

غرض یہ علمائے امت کا بڑا اہم فرض ہے کہ عوام (نیز خواص) اسلام میں جو باتیں احکام خدا و رسولؐ کے خلاف اس وقت بکثرت پائی جاتی ہیں ان کی اصلاح پر پورا پورا زور لگائیں۔ انہی میں یہ تعزیہ داری کی رسوم و بدعات بھی شامل ہیں۔ جن کی وجہ سے قوم کا لاکھوں روپیہ ہر سال برباد ہوتا ہے اور تضیع اوقات یا دیگر غیر مشروع حرکات کا گناہِ عظیم جو لوگوں کے سر چڑھتا ہے وہ رہا مزید برآں ۔

ابھی ماہ محرم الحرام میں قریباً ایک مہینہ باقی ہے اگر حامیانِ دین اور محبانِ ملت خاطر خواہ توجہ فرمائیں۔ تو بہت سی خرابیوں کا سدِ باب قاطعہ

ہوسکتا ہے امید ہے کہ [illegible] [illegible] لکھیں گے [illegible]

ریویو

قطعۂ یٰسین شریف جسے ہمارے شہر کے [illegible] ایم فیروز الدین اینڈ سنز آرٹسٹ انارکلی لاہور نے بڑے اہتمام سے تیار کرایا ہے۔ خوش نویسی و نفاست کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ اس کے بیچ میں سورۂ یٰسین شریف اعلیٰ درجہ کے نستعلیق خط میں مرقوم ہے اور دونوں طرف مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے اس کی زینت کو دوبالا کر رہے ہیں۔ قطعہ کی خوشنمائی اور دلکش خصوصیات دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں [illegible] مسلمانوں کے لئے دیگر سامانِ آرائش مثل تصاویر وغیرہ سے یہ مبارک قطعات بدرجہا قابلِ ترجیح ہیں۔ اس واسطے جن احباب کو اپنے مکانات سجانے کا شوق ہے۔ امید ہے کہ وہ آرٹسٹ موصوف کی قدردانی و حوصلہ افزائی میں دریغ نہ فرماویں گے قیمت روغنی کارڈ بورڈ پر معہ رنگین نقاشی عہ۔ روغنی کاغذ پر عہ اور سادہ کی ۸ ہر قطعہ ہے

عید رومال منشی دین محمد صاحب مالک و مہتمم اخبار صدائے ہند و میونسپل کمشنر لاہور نے یہ رومال اس غرض سے چھپوائے ہیں۔ کہ احباب و اقارب میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیں۔ جاپانی سلک کے معمولی دستی [illegible] پر چار نقشے چھاپے گئے ہیں (۱) مکہ معظمہ (۲) مدینہ منورہ۔ (۳) جامع مسجد دہلی (۴) درگاہ شریف اجمیر اور ان کے ساتھ کچھ اشعار ہیں تقریب عید کے مناسب حال۔ قیمت فی رومال ۸ر رکھی گئی ہے۔ جو واجبی سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو منشی صاحب سے منگالیں۔

مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ افرادِ ملت میں ان [illegible] تکلفات کا شوق پیدا کرنا کوئی قابلِ قدر خدمت نہیں ہے [illegible] یہ امیری کے چوچلے قوم کی خوشحالی و ثروت میں کچھ اضافہ کرسکتے ہیں ہم اس سے پہلے عید کارڈوں اور پھولوں کی بابت جو کچھ لکھ چکے ہیں ناظرین بھولے نہ ہونگے اور امید ہے کہ اس تقریب سعید پر وہ ہماری گذارش کو ضرور ملحوظ رکھیں گے ۔

ادیب ایک ماہوار رسالہ ہے۔ جو لاہور سے مصطفیٰ خاں صاحب بہار کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے۔ سائز غالباً فلسکیپ کا نصف ہے۔ ضخامت ۵۶ صفحہ معہ سرورق۔ مضامین علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ تمدنی نظم و نثر عموماً ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اوسط درجہ کا۔ شرح چندہ سالانہ امرا سے ۶ عام سے ۳ اور طلبا سے ۲ عہ ہے۔ ابھی جلد ۲ کا پہلا نمبر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ آئندہ چند نمبر دیکھ کر شاید ہم مضامین کی نسبت کوئی مزید رائے ظاہر کرسکیں ۔

تحصیل صوابی میں احمدیوں پر ظلم
قابل توجہ چیف کمشنر بہادر

[illegible] ناگوار حالات [illegible] کی ضرورت [illegible] اکثر کئی وجوہ سے نہایت رنجیدہ اور اُس بدنصیب قوم کیلئے موجب شرم ہے [illegible] اپنے لئے صرف اُمتِ مرحومہ کہلانا ہی شاید داخلِ جنت ہونے کی کافی [illegible] سمجھ رکھا ہے اس اجمال کی تفصیل تو بہت طویل اور ایک [illegible] بشرط ضرورت انشاء اللہ پھر کبھی قلم اٹھائیں گے۔ لیکن فی الحال مجملاً اتنے ہی ذکر پر اکتفا کرتے ہیں کہ علاقہ مندرجہ عنوان میں جو چند بے آزار احمدی بستے ہیں وہ آجکل بعض جاہل ملانوں کی متعصبانہ شرارت کا شکار ہو رہے ہیں اور [illegible] دشمنانِ سلسلہ احمدیہ کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کو اس علاقہ [illegible] خارج کرا دیا جائے۔ اگر شرارت کی یہ جد و جہد فی الواقع مذہبی اختلاف کی بنا پر ہوتی تب بھی مظلوم بیچارے صبر کرتے اور دلائل قاطعہ کے ذریعے [illegible] کو سیدھا کرتے مگر مصیبت تو یہ ہے کہ احمدی دشمنوں کا یہ جماعت [illegible] بنانے کی ذریعہ نکالنے کی ناپاک کوششیں کیجا رہی ہیں۔ غریب [illegible] چند احمدی افراد کو خطرناک باعثِ فساد اور باعثِ بدامنی تبلایا جاتا ہے [illegible] محض اسلئے کہ احمدیوں کے ہونے سے ان غریب ملانوں اور [illegible] حلوے مانڈے میں فرق آتا ہے۔ جن کی کرتوت اور ناپاک چالوں کا [illegible] علم ہو چکا ہے۔ اور باقی تفصیلی امور بھی انشاء اللہ عنقریب معلوم ہو جائیں گے مگر ہم ابھی اُن کے نامۂ اعمال سے پردہ اُٹھانے کی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ [illegible] حکام بالا دست خصوصاً عالیجناب صاحب چیف کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی [illegible] اور معدلت گستری سے ہمیں توقع ہے کہ ہماری [illegible] گذارش پر [illegible] توجہ فرما کر [illegible]

بلادِ غیر میں تبلیغ اسلام

(از اسلامک ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء)

کیا حضرت مسیحؑ نے بانئے مذہب ہونیکا دعویٰ کیا؟

اگر انسان کے اقوال اور افعال اُس کے اطوار اور دعاوی کا سب سے بہتر دیباچہ یا قرائنِ مُثبتہ ہو سکتے ہیں۔ اور جو کچھ لوگ اس کی نسبت سمجھتے یا کہتے ہوں اس کے بالمقابل انسان کی اپنی قولی و فعلی شہادت بدرجہا زیادہ قابلِ ترجیح ہوتی ہے تو اس اُصول محکم کی بناپر ہمیں لامحالہ یہ ماننا پڑیگا کہ حضرت مسیح (علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام) کسی جدید مذہب کے بانی ہرگز نہ تھے جیساکہ بعد میں اُن کے پیرو انہیں پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند کے مصداق ایک جدید دینِ مستقل کا قائم کنندہ بنا بیٹھے ہیں۔ کیونکہ انہوںؑ نے تو اپنے فعل سے شہادت دینا کیسا؟ اس بات کا منہ سے دعوےٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ آپؑ کے چاروں حواریوں کے ملفوظات تک سے صاف اور قرار واقعی طور پر یہ نہیں پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے شریعت موسوئی کو منسوخ کر دیا ہو۔ عہد جدید کی کتب اربعہ یعنے ملفوظاتِ متّی لوقا مرقس دیوحنا کو اگر کوئی متلاشی حق خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرے تو وہ صرف اس نتیجہ پر پہنچ سکیگا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ویسے ہی ایک یہودی اور ربی تھے۔ جیسے کہ اُن کے زمانہ میں دوسرے بھی بہتیرے موجود تھے۔ مسیح ناصری نے فی الواقعہ ایک لفظ بھی اپنی زبان مبارک سے ایسا نہیں نکالا جس سے یہ پایا جائے کہ آپؑ نے شریعتِ موسوی کو منسوخ کیا یا اس کی تنسیخ کو بطور تجویز بھی روا رکھا ہو۔ چنانچہ متی باب ۵ آیت ۱۷ میں آپؑ کا یہ قول ہمارے اس خیال کی زور سے تائید کرتا ہے کہ :-

"مت سمجھو کہ میں شریعت کو مٹانے اور نبیوں کی تکذیب کرنے آیا ہوں نہیں بلکہ میں منشائے شریعت پورا کرنے آیا ہوں"

ایک سلیم العقل آدمی اگر بنظرِ انصاف غور کرے تو یہ تسلیم کرنے میں اسے کوئی عذر دامنگیر ہو نہیں سکتا کہ منقولہ بالا کلمات کسی جدید مذہب کے بانی کی زبان سے نہیں۔ بلکہ اُس شخص کی زبان سے نکلے ہوئے سمجھے جاسکتے ہیں اور اُسی کے لئے زیادہ موزوں و زیبا ہو سکتے ہیں۔ جو کسی گذشتہ نبی کا راسخ العقیدہ متبع یا ایلچی ہو۔ اور اُس کی شریعت کا پابند و خادم۔ اور حق یہی ہے کہ جنابِ مسیحؑ نہ تو دینِ موسوئی میں سے کچھ گھٹانے آئے تھے نہ اسمیں کسی امر کا اضافہ کرنے کو۔ اور کمی بیشی وہ کر بھی کیونکر سکتے تھے جبکہ وہ خود اپنی بعثت کی غرض منشائے شریعت موسوی کو پورا کرنا بتلاتے ہیں نہ کہ اسے مٹانا یا منسوخ کرنا۔

صرف یہی نہیں کہ اپنا مقصودِ حیات آپؑ نے تعمیل شریعت بیان فرمایا ہو۔ بلکہ دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے تھے۔ کہ وہ اُن احکام الٰہی کی پابندی واطاعت کریں جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئے مدعائے زندگی بلکہ باعثِ حیات سمجھیں چنانچہ جب آپؑ سے پوچھا گیا کہ "اے آقا مجھے زندگی کے واسطے کیا نیکی کرنی چاہیئے؟" تو اس کے جواب میں آپؑ نے یہی ارشاد فرمایا کہ "شریعت کی تعمیل کرو" ان قرائن و شواہد سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے شریعت موسوی سے نہ کبھی جدائی و بےتعلقی اختیار کی نہ کبھی بیزاری و بیگانگی ظاہر فرمائی۔ علاوہ ازیں وہ اپنی مدت العمر میں عملی طور پر بھی اُنہی آئین و احکام کے پابند رہے جو شریعت موسوئیہ سے فی الواقع تعلق رکھتے تھے۔ اور اُن رسوم و عادات سے کچھ سروکار نہ رکھا۔ جو اس زمانہ میں قوم یہود کے درمیان جاری و ساری تھیں۔

اس موقعہ پر دو اور باتیں بنظر اہمیت دیکھے جانے اور ملحوظ رکھنے کے قابل ہیں۔ اوّل یہ کہ جناب مسیحؑ نے سبت کے دن اناج کی بالیں توڑنے کی جو اجازت دی دوسرے آپؑ کا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کی رسم کو نظر انداز کرنا۔ آپؑ کا یہ فعل بظاہر شریعت کی حکم عدولی تھی۔ لیکن نہیں۔ فی الحقیقت یہ دونو باتیں احکام شرعی کے منافی نہیں بلکہ اس رسم و رواج کے خلاف تھیں جو قوم کے موجودہ پیشواؤں یا سرداروں نے از خود اپنے اوپر لازم کر رکھے تھے۔ چنانچہ اس کی خلاف ورزی کرکے بھی آپؑ ایسے ہی سبت کے خداوند رہے جیسے کہ اُس زمانہ کا کوئی اور ربّی یا پیشوا سمجھا جاتا جو مخلص اور پابندِ شریعت ہونیکے ساتھ ہی اصل احکام شریعت اور محض رواجی رسوم میں تمیز بھی کر سکتا ہو۔

چونکہ قوم خواب غفلت میں بڑی خراٹے لے رہی تھی۔ اس کے افراد پابندِ رسم و رواج ہوکے پیچھے اصلی امور شرعی کو بالکل بھلا رکھا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ ماموروں اور راستباز فرستادوں کی بعثت کا مدعا یہی ہوتا ہے کہ خلق اللہ کو حقیقی اصول دین پر قائم کریں خواہ اسمیں اُنہیں اپنے ابنائے ملت کے کسی خانہ ساز آئین و ضوابط کو توڑنا بھی پڑے اس واسطے بحیثیت ایک مصلح امت اور مامور من اللہ ہونے کے ان کا فرض یہی تھا۔ کہ اصل احکام اور رواجی باتوں میں فرق و امتیاز کرنے کا عملی نمونہ ان کے دکھلا دیں۔ اور یہود کو اصل امور شرعی کی پابندی کے لئے تیار اور من گھڑت خرافات سے بیزار کرنے کے لئے جناب مسیح اس سے بہتر اور کر بھی کیا سکتے تھے کہ احترام شریعت قائم کرنے کے واسطے رسوم غیر شرعی کے جکڑ بند کو توڑ دیں۔ تاکہ دیگر بنی نوع بھی انکی دیکھا دیکھی اس جنجال سے خلاصی پا دیں۔ یہی مسیح کے اس فعل و ترک فعل میں سرّ مخفی تھا۔

ایک طرف تو آپ نے اُس وقت کے عام عقیدہ میں اور اُن لوگوں کے خیال سے احترام سبت کو توڑا دوسری طرف خود ہی یہ فرماتے ہیں۔ کہ میں شریعت کو بگاڑنے نہیں آیا۔ تو گویا اسطرح مسیح نے پامالِ رسوم نسل بنی اسرائیل کو یہ سکھلایا کہ وہ حقیقی آئینِ مذہبی اور رسم و رواجِ قومی میں فرق و امتیاز ملحوظ رکھیں۔

(باقی دارد)

مُراسلات

مسئلہ اتحاد اور عیداضحی پر گائے کی قربانی کا انسداد

دنیا میں انسان پر جو مصائب آتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ بھی کسی آنے والی رحمت کا پتہ دیتی ہیں۔ اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو تکالیف ہی انسان بناتی اور اس کو بہت سے مفید سبق سکھلاتی ہیں۔ مگر بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص جس پر کوئی مصیبت نازل ہوئی [illegible] ہو۔ جلدی ہی اپنی غلطی کو سمجھنے کی کوشش نہ کرے بلکہ غفلت میں اپنا وقت گذار دے۔ تو پھر سوا ہلاکت کے کوئی اسکا انجام نہیں ہوتا۔ آج کل مسلمانوں کی بھی عام طور پر ایسی ہی حالت ہو رہی ہے بموجب آیۃ کریمہ ما اصابکم من مصیبۃ الا ما کسبت ایدیکم ... الخ اور ان اللہ لایغیر ما بقوم حتےٰ یغیروا ما بانفسہم اپنی معیبت کے وہ پہاڑ لوٹ رہے ہیں۔ کہ جنکی مثال ابتدائے اسلام کو چھوڑ کر تاریخ اسلام میں مشکل سے ہی ملیگی۔ دن بدن ذلت اور ادبار کے گڑھے میں گرے چلے جاتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ باوجود یہ جاننے کے کہ ہم رو بہ زوال ہیں۔ ابھی تک اصلی اسباب زوال کا پتہ لگانے اور اس کا سدباب کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور وہ مدبران قوم جو اپنے آپ کو کشتئ اسلام کے ناخدا تصور کرتے ہیں مغربی تہذیب و ترقی سے متاثر ہو کر مادہ پرستی کے خیالات کو دماغ میں رکھکر مسلمانان عالم کے زوال کے اسباب پر غور کرتے بھی ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ وہ تعلیم اسلام کو سمجھکر اور تاریخ اسلام کو ابتداء سے زمانۂ حال تک پیش نظر رکھکر بموجب قول نبی کریم صلعم ان قومی اتخذوا ہٰذا القرآن مہجورا۔ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ مسلمانان عالم کے زوال کا باعث صرف قرآن کریم جیسے بابرکت اور مکمل دستور العمل کو پس پشت ڈالدینا ہے۔ وہ اس نقطہ پر اپنی بحث کو ختم کر دیتے ہیں جہاں تک ان کا تہذیب غربیہ کا خاصہ ہے۔ بجائے اس کے کہ اس زمانہ مصائب میں قوم کی باگ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوتی جو تعلیم اسلام سے پوری پوری واقفیت رکھتے۔ اور اسوۂ حسنہ حضرت نبی کریمؐ اور خلفاء راشدین کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ مصائب سے نکلنے کی تدابیر بتلاتے یا اپنی روحانی حالت میں ترقی کرکے اللہ تعالےٰ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل کرکے اللہ تعالےٰ سے ہی ان مصائب سے رہائی پانے کی کلید حاصل کرتے۔ اہل اسلام کا نصیبہ اس وقت کچھ ایسے آگوں کی آغوش غفلت میں سویا ہوا ہے۔ جنکو مذکورہ بالا امور سے کچھ بھی تعلق نہیں جن کے دل و دماغ مغربی دنیا کی سیاسی تھیوریوں سے ایسے پر ہیں کہ ان امور تک انکی رسائی ہی دشوار ہے۔ جن کے نزدیک مکالمہ و مخاطبہ سب تخیلاتِ دماغ کا نتیجہ ہیں۔ اس حالت میں ایسے لیڈران قوم خود کہاں تک ترقی کر سکتے ہیں۔ اور قوم کی کہاں تک رہبری کر سکتے ہیں۔ اور ایک طرح یہ بیچارے بھی معذور ہیں۔ اوائل عمر سے تو دینی تعلیم اور حقائق مذہب سے عملاً کچھ سروکار ہوتا نہیں کالجوں میں جاتے ہیں تو قوم قوم کی آواز کان میں پڑنے لگتی ہے اسٹیج پر قومی لکچرے سننے کا موقعہ ملتا ہے تو وہاں اور بھی بُری حالت پاتے ہیں۔ کہ جیسے نصیحت گر زبانی جمع خرچ کے دینی اور عمل سے خالی ہیں ویسے ہی سامعین بھی محض تماشائی کی طرح جلسہ کی باتوں کو جلسہ ہی میں امانت کیطرح جوں کا توں چھوڑ جاتے ہیں۔

یہ لیڈر بیچارے اپنی سمجھ سے قومی ترقی کے لئے تجاویز نکالتے ہیں اور پھر یہی کوشش کرتے ہیں۔ کہ تمام قوم ان کی بات مان لے مگر یہ ہو نہیں سکتا جبتک کہ اس پر مذہبی رنگ نہ چڑھایا جاوے۔ اس ملمع سازی کے لئے علماء کا فتویٰ لے ہونا ضروری ہے پس ایک دو علماء کو اپنا ہم خیال بنا کر کسی نہ کسی طرح فتویٰ حاصل کر لیا جاتا ہے اہل اسلام۔ جو بعض وقت ترقی کے نئے نئے اصول تراشتے ہیں خواہ وہ تعلیم اسلام کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ [illegible] قرآنی کو اپنی منشاء کے مطابق ڈھالیں نہ یہ کہ اپنی منشاء کو احکام الٰہی کے [illegible] اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ قرآن کریم اور احکام اسلام کی تحقیر [illegible] جا پڑتے ہیں۔ چنانچہ آجکل بعض مصائب سے گھبرا کر انہوں نے [illegible] ساتھ اتحاد کے نئے نئے طریق نکالے ہیں۔ ان میں سے ایک تجویز جو آجکل اخبارات میں بحث ہو رہی ہے عید اضحی کے موقعہ پر گائے کی قربانی [illegible] کے متعلق ہے۔ اس تجویز کی بنا یہ خیال ہے کہ گائے کی قربانی [illegible] احباب ہم سے ناراض ہو سکتے ہیں۔ اور انکی ناراضگی چونکہ [illegible] ہے۔ اور ہمیں دوسری طرف اتفاق و اتحاد قائم کرنے کی [illegible] اس لئے چاہیئے کہ ہم اس دل آزار فعل سے باز رہیں۔ افسوس [illegible] قوم اس موہوم اتحاد کی دھن میں نہ تو شعائر مذہبی کی [illegible] نہ انہیں ان کے اسرار اور حکمتوں کی کچھ خبر ہے۔ قربانی کی فلاسفی [illegible] محققانہ بحث طویل ہے مگر اس مختصر میں ہم [illegible] سرسری ذکر کرتے ہیں۔ اسلام کے احکام درحقیقت ہر طرح سے توحید کو [illegible] اور بجز ذات باری تمام معبودان باطل کا عجز منوانے والے ہیں [illegible] کا مرض آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی موجود نہ تھا بلکہ [illegible] پایا جاتا۔ موسیٰؑ کے وقت اسی بت پرستی نے بچھڑے کی پرستش کا رنگ [illegible] کیا۔ مگر معلوم نہیں کیونکر حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد [illegible] کوششوں کے جو انہوں نے اس کے مٹانے کے لئے کیں [illegible] اور غالباً بنی اسرائیل کی قوم کے مختلف ممالک ایشیاء میں آباد ہونیکے [illegible] تک بھی اس کی نوبت پہنچی اسلام نے اس مرض کو جڑ سے [illegible] کے لئے گائے کی قربانی کا حکم دیا۔ گویا گائے کی قربانی توحید کا پہلو مضبوط کرتا ہے اور جو شخص اس کے خلاف تعلیم دیتا ہے [illegible] کرتا ہے۔ جب ہم اس نکتہ پر بہت غور کرتے ہیں تو اس [illegible] بھیڑ بکری چھوڑ کر ضرور گائے کو ذبح کرنا چاہیئے۔ اور ایسا کرنے میں ہم ہرگز یہ نیت نہیں رکھتے۔ کہ ہمارے اہل وطن کے دل دکھیں بلکہ ہم اپنے اسلام کے اصول کی ہی تقویت دینا چاہتے ہیں۔ اس طرح اگر مخالفت پیدا ہوتی ہے۔ تو ہو کیا ہم اپنے مذہبی اصول اور سنت نبوی کو چھوڑ دیویں گے۔

آج اگر صرف دل آزاری کا سوال ہی ہمارے سامنے ہے۔ تو آؤ ہم اس اصل پر اور باتیں بھی پرکھ لیں۔ کیا برادران وطن ہماری اذان ہماری نماز بلکہ ہماری مساجد ہمارے قرآن کریم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر ارکان اسلام کو خوشی سے دیکھتے ہیں۔ اور اسلام کی خوبیاں سننے کو [illegible] ہرگز نہیں ہمارے اذان دینے سے کون غیر مسلم ہے جو خوش ہوتا [illegible] بلند آواز سے قرآن کریم تلاوت کرنے پر کون سے جہاں خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ کیا سکھوں اور برہمنوں کا زمانہ بھول گیا ہے اب بتاؤ کہ [illegible] دل آزاری سے بچنا چاہیئے تو کیا اسلام کے اصولوں پر قائم رہ سکتے ہیں کیا ہم تبلیغ اسلام کر سکتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے دوست اسقدر گر گر کیوں صلح کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ برادران وطن سے صلح نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ یہ ہندوستان کی دو بڑی قومیں جان کر چاہیئے۔ کہ نہایت اتفاق اور محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ رہیں۔ ہاں اگر صلح کی خاطر اسلام کے اصولوں کو چھوڑ دو تو ہم ایسے صلح کل انسان اور ایسی صلح صفائی کو دور سے سلام کرتے ہیں آجکل کے مسلمان لیڈروں پر بے اختیار ہنسی آتی ہے اپنا پہلو چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔ اصول اسلام کو جواب دے رہے ہیں صرف اس لئے کہ معمولی سیاسی امور میں اتحاد قائم ہو جاوے مگر دوسری طرف سے یہ حال ہے کہ بعض غیر مسلم اخبارات کبھی آنحضرت صلعم پر بہتان باندھتے ہیں۔ کبھی شان اسلام کی نسبت غلط ملط کہانیاں بنا کر دل دکھاتے ہیں۔ چنانچہ ان کے تازہ [illegible] کی بہت سی نظیریں پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر ہمارے دوست ایسے ہیں کہ [illegible] کو چھوڑنے پر کمربستہ ہیں خدا جانے کون سی بڑی ذلت ہمارے نصیبہ میں لکھی ہوئی ہے۔ جس کے یہ تمام سامان ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے اسلامی اخبارات ایسی کمزور روش اختیار نہیں کرینگے بلکہ ذرا غیرت ملی سے ہی کام لینگے۔

(راقم ایک مسلمان)

نوٹ: چونکہ اس مضمون کا بوجہ قرب عید اضحی جلدی شائع ہونا ضروری تھا۔ اور صاحب مضمون نے بھی اس کے متعلق تاکید کی تھی ہمارے دوست معاف فرمائیں کہ ہم نے بوجہ عدم گنجائش اسکی طوالت کچھ کم کر دی ہے معذرا انہیں افسوس ہے

کہ اسمیں حضرت مسیح موعود کے اس مبارک پیغام صلح کا ذکر تک نہیں آیا جسمیں باوجودیکہ ہماری طرف سے نہایت نرم اور بے ضرر شرائط پر ترک گاؤکشی کے لئے آمادگی ظاہر کیگئی۔ اندنوں بھی اخبار ہذا میں اسی احسن تجویز صلح کا بار بار اعادہ ہوچکا ہے مگر افسوس اس پر آج تک نہ تو ہندو صاحبان نے توجہ کی نہ ان مسلمان لیڈروں نے جو آج بلا کسی دینی مصالح کے محض سیاسی وجوہ پر اپنے اہم اور قدیم شعار مذہبی کے ترک پر بطیب خاطر آمادہ ہیں۔ پیغام)

پنجاب میں نماز جمعہ کی تعطیل

گورنمنٹ آف انڈیا کے سرکلر کے مطابق پنجاب گورنمنٹ نے سرکاری دفاتر میں حکم بھیجا ہے کہ نماز جمعہ کے لئے مسلمانوں کو ایک گھنٹہ یا کافی وقت کی اجازت دی جایا کرے۔ اس حکم کے مطابق بعض دفاتر میں مسلمانوں کو نماز جمعہ کی ادائیگی کی اجازت ملگئی ہے۔ لیکن ریلوے میں ابھی تک اس حکم کی تعمیل نہیں ہوئی اور اس لئے وہاں کے ملازمین نے اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے افسروں کے آگے درخواستیں دی ہیں۔ کہ انہیں بھی چھٹی ملا کرے۔ سنا گیا ہے کہ بعض درخواستوں کی توشنوائی ہوگئی ہے۔ لیکن بعض کو ابھی تک سب ہیڈ کی ٹوکری سے ہی نکلنا نصیب نہیں ہوا۔ غریب مسلمان ماتحتوں کے اصرار پر کوئی توجہ نہیں کی جاتی اور انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ ہم ابھی اس پر غور کر رہے ہیں۔ خدا جانے ایسے کوتاہ ہمت افسروں کا غور کب تک ختم ہوگا۔ انگریز افسران بڑی فراخ حوصلگی سے اجازت دے رہے ہیں۔ (ہاں ضرور ی ہے کہ کوئی انسے مانگنے والا ہو) لیکن ان کے ماتحت افسروں کی غور و پرداخت ہی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ اور تو اور افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ ایسے سب ہیڈ صاحبان میں سے بعض مسلمان بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنے ماتحت مسلمانوں کی عرضیاں روک رکھی ہیں اور اپنی نماز کے لئے اجازت لیتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ خدا جانے یہ لوگ کیوں اپنی عاقبت کو نہیں سنوارتے۔ دین سے بے پرواہی اختیار کرنے کے باعث ان کی غیرت اور جرائت کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ مسلمانو! باز آؤ۔ اور للہ اپنے مذہبی شعار کی فرضیت کو سمجھو اور ان پر کاربند ہوجاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ تمہاری خیر نہیں۔ جبتک حاکم وقت کیطرف سے تمہیں نماز جمعہ کی ادائیگی کی اجازت نہ تھی۔ تم بچے ہوئے تھے۔ لیکن اجازت ہوجانے پر اس سے فائدہ نہ اٹھانا تمہارے حق میں اچھا نہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کی ایک حجت ہے جو تم پر پوری ہوگئی۔ بالآخر ہم امید کرتے ہیں۔ کہ افسران بالادست اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیکر فی الفور اپنے ماتحت ملازمین کو براہ راست اس چھٹی کی اطلاع دے دینگے اور ایسے دین فروش مسلمانوں کی دال نہ گلنے دینگے (دوست محمد)

انتخاب واقعات و معلومات

سکرٹری علیگڈہ کالج کے استعفےٰ کی افواہ اگرچہ نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکرٹری ٹرسٹیاں علیگڈہ کالج کے انتخاب کو ابھی صرف ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذرا ہے اور ان کے عہدہ کی مقررہ میعاد میں پورے دو سال کا زمانہ باقی ہے۔ لیکن علیگڈہ کے ایک نامہ نگار کے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب نہ صرف علیگڈہ کالج کی سکرٹری شپ سے کنارہ کش ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ علیگڈھ اور اس کے قرب وجوار کی سکونت بھی ترک کرکے دار سرور رامپور میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لکنت کا علاج ۔ لکنت یعنی رک رک کر باتیں کرنا ایک سخت تکلیف دہ مرض ہے۔ لیکن حال میں اسکا ایک سہل علاج یہ دریافت ہوا ہے کہ مریض روزانہ نصف گھنٹہ تک سیٹی بجایا کرے۔ ایک سائینداں کا قول ہے۔ کہ سپاہیوں میں اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پھیپھڑوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

شکر کا اثر دانتوں پر ۔ ایک مشہور سائینسدان بہت سی تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ کھانڈ دانتوں کو خراب نہیں کرتی بلکہ بخلاف اس کے خوراک کو تحلیل کرتی اور انہیں موتی کی مانند سفید بننے میں مدد دیتی ہے کیونکہ ان کی تیاری کے لئے جو چونا درکار ہوتا ہے۔ وہ اسی طریقہ پر حاصل ہوسکتا ہے۔ کھانڈ کے استعمال سے بعض اوقات جو دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے اس کی بھی ایک وجہ ہے جس طرح پر کہ دانت کے درد کی صورت میں کوکین وغیرہ کے استعمال سے اعصاب کے اوپر جھلی آجانے سے درد دور ہوجاتا ہے ایسے ہی شکر کے استعمال سے وہ جھلی دور ہونے سے بعض اوقات درد ہونے لگ جاتا ہے۔ یہ بات کہ شکر کا دانتوں پر مفید اثر پڑتا ہے اس طرح پر بھی ثابت ہوتی ہے۔ کہ حبشی جو شکر کے زیادہ شوقین ہوتے ہیں ان کے دانت خوشنما سفید ہوتے ہیں۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ اور کوہ نور ہیرا رسالہ کارنہل میگزین کے تازہ نمبر میں لیڈی لوگن صاحبہ نے مہاراجہ دلیپ سنگھ اور کوہ نور ہیرے کا ایک دلچسپ واقعہ قلمبند کیا ہے جس کے دوران میں وہ بیان کرتی ہیں۔ کہ ایک موقعہ پر ملکہ وکٹوریہ مرحومہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ ذرا معلوم کرآؤ مہاراجہ صاحب اس مشہور و معروف ہیرے کو دیکھنے کے خواہشمند ہیں یا نہ۔ جب مہاراجہ صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ میری سب سے بڑی خواہش اس ہیرے کو پھر ایک بار اپنے ہاتھ میں لینے کی ہے۔ جب وہ ہیرا میں نے عہدنامہ کی رو سے دیا ہے۔ تو بالکل بچہ تھا۔ اب میری آرزو ہے کہ اس ہیرے کو اپنے ہاتھ سے ملکہ معظمہ کے حوالہ کروں۔ اس پر کوہ نور ہیرا ٹاور سے منگایا گیا۔ اور ملکہ معظمہ نے مہاراجہ صاحب کو ہیرا دیتے ہوئے کہا۔ مہاراجہ صاحب میں ایک چیز آپ کو دکھانا چاہتی ہوں۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ نے ہیرے کو بڑے شوق سے اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر ملکہ معظمہ کو واپس دیتے ہوئے کہا۔ میں بہت خوش نصیب ہوں کہ آج اس ہیرے کو اپنے ہاتھ سے ایک وفادار رعیت کی حیثیت میں آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

تپ دق کے اسباب تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ منہ کے راستہ سانس لینا ایک نہایت مکروہ اور خطرناک عادت ہے جو لوگ ناک کے ذریعہ سانس لیتے ہیں۔ ان کے عضلات مضبوط ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ منہ کے راہ سے سانس لینے کے عادی ہیں۔ ان کے عضلات کو بہت کم کام کرنا پڑتا ہے جس سے ان کی کاہلی رہتی ہے ایک اور قابل ذکر بات یہ بھی ہے۔ کہ قدرت نے انسان کی ناک کو ایسا بنایا ہے کہ اس راستہ سے جو ہوا گذرے وہ چھن کر اور صاف ہوکر جاتی ہے ناک کے اندر جو چھوٹے چھوٹے رونگٹے ہوتے ہیں ان میں ہوا کی کثافت اور امراض کے جراثیم رک جاتے ہیں اور پھیپھڑے تک پہنچنے نہیں پاتے۔ بخلاف اس کے منہ کی راہ سے سانس لینے میں وہ پھیپھڑے کے اندر داخل ہوجاتے ہیں جس سے انجام کار تپ دق کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اچھی طرح سانس نہ لینے یا منہ کی راہ سے سانس لینے کا ایک اور نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ بہت سے جلدی امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔

بمبئی میں بنکوں کی ناکامی جسٹس داود جج ہائیکورٹ بمبئی نے کریڈٹ بنک کے منیجر جعفر یوسف اور انڈین سپیسی بنک کے منتظم چنی لال سرابیہ کے رویہ کی تحقیقات کا حکم دیا ہے اور جسٹس موصوف نے بمبئی بنکنگ کمپنی کو بھی دیوالیہ قرار دیا۔

تناولی میں سیلاب بطمتہ بھر کی سخت بارشوں سے دریا چڑھاؤ پر ہے اور کئی تالابوں کے ٹوٹ جانے سے متعدد نا برابر آب میں بہت سے جھونپڑے اور نئے مکانات بہ گئے۔ اس کے علاوہ دھان کی فصل کے نقصان کا بھی اندیشہ کیا جاتا ہے۔

مس ماڈ ایلن کا ناچ ولایت کی مشہور رقاصہ مس ماڈ ایلن آئندہ ۲۴ نومبر کو بمبئی میں اپنا کھیل دکھائیگی اور سنا ہے کہ مس صاحبہ بمبئی میں صرف ۲ کھیل کریگی۔

کتوں پر ٹیکس میونسپلٹی الہ آباد نے میونسپل حدود میں تمام کتوں پر تین روپے سالانہ ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ نیم گرسنہ و مریض کتوں کی کمی ہو اور میونسپلٹی کی آمدنی میں بھی توفیر ہو۔

لندن کے ملازمان ڈاک تار و ٹیلیفون نے ۲۸ نومبر کو ترقی تنخواہ کیلئے ایک ہڑتال کی تجویز پاس کی۔

جدید ہندوستانی سولین ۔ ۱۹۱۳ء کے آخری امتحان انڈین سول سروس میں منجملہ ۷۸ امیدواروں کے مندرجہ ذیل ہندوستانی بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ بنگالی لعل رائے نمبر حاصل کردہ ۲۴۲۵۔ امچند رائے ۳۹۳۱۔ پرہیندر کمار بسو ۳۸۰۴۔ جسونت آننت گاڈیول ۳۷۴۱۱۔ ستیندر ناتھ رائے ۳۵۳۵۔ شری سرد ندرناتھ ۳۳۴۲۔ ستیش چندر رسین ۳۱۹۷

امپیریل کونسل ہند کی طرز پر ریاست بیکانیر میں جو نیابتی کونسل قائم کی گئی ہے اس کا افتتاح خود مہاراجہ صاحب آیندہ ۱۰ نومبر کو فرمائیں گے۔

بمبئی کرانیکل نے لکھا تھا۔ کہ کریسنٹ بنک بمبئی کے ڈائرکٹروں نے اپنے طور پر بنک کو دیوالیہ قرار دینے کا فیصلہ کرلیا ہے جس سے بازار میں پریشانی پیدا ہوئی مگر ٹائمز آف انڈیا نے بعد تحقیق اس کی تردید کی ہے۔

ہز ایکسیلنسی جرنیل سر اومور کریگہ بہادر کمانڈر انچیف ہند بتقریب [illegible] دوارہ ۲۴ نومبر [illegible] نے ریلوے سٹیشن پر [illegible] ڈیرا افسران سول ملٹری نا داخلہ پبلک ہونے کے باعث معمولی شلک سلامی [illegible] سے سر لی گئی ہے۔

ہز آنر ۔ لفٹنٹ گورنر بہادر کی آئندہ رونق افروزی کے متعلق میونسپلٹی کی تیاریاں کمال سرگرمی سے جاری ہیں۔ اور گورنمنٹ ہاؤس میں بھی ضروری اصلاحیں عمل میں آرہی ہیں۔

چیف کورٹ میں آنریبل مسٹر جسٹس رٹیگن کے روبرو ڈاکٹر گرانٹ پیپلز بنک کا اپیل صاحب ڈسٹرکٹ جج کے حکم دربارہ تقرر سرکاری لیکوئیڈیٹر کے برخلاف پیش ہوا۔ اور مسٹر بیچی نے ڈاکٹر گرانٹ کی طرف سے مستغیث لالہ نرائن داس کی اور مسٹر پارکر نے سرکاری لیکوئیڈیٹر کی طرف سے تقریریں کیں۔ ۵ نومبر کو فیصلہ سنایا جانیکی امید تھی۔

تردید ۔ احاطہ بنگال کے انتظامی مسائل کے متعلق جو سرکاری کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کی نسبت کلکتہ میں یہ افواہ مشہور تھی کہ کمیٹی مذکور صوبجات بنگال بہار واڑیسہ کے علاقہ کی از سرنو تقسیم کے مسئلہ پر بھی غور کریگی۔ مگد پایونیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خبر اس لئے بالکل بے بنیاد ہے کہ کمیٹی مذکور کے عمل کا دائرہ ہی اس قدر وسیع نہیں کہ تقسیم علاقہ کا سوال اس کے روبرو پیش ہو۔

عثمانی ممالک میں یہ تحریک زور سے شروع کی گئی ہے کہ آیندہ افراد کی کھالیں عثمانی بیڑے کی اصلاح و ترقی میں دیا کریں۔

اجودھیا میں انسداد گاؤکشی کے لئے ایک فنڈ کی جو تجویز ہوئی تھی اس سے خود ہندو صاحبان نے اتفاق نہیں کیا۔

عرب نامی جو جہاز بمبئی سے روانہ انگلستان ہوا تھا اس میں ایک خفیہ پولیس افسر بھی سوار تھا۔ جسپر ہندوستانی مسافروں کی نگرانی کا شبہ کیا گیا۔ لیکن انگلش مین کہتا ہے۔ کہ وہ ایک ہندوستانی کی تفتیش کیلئے بھیجا گیا تھا۔

میاں قمر الدین خانصاحب خلف میاں چنن الدین ریٹائرڈ ڈپٹی ایس نارتھ ویسٹرن ریلوے کی نسبت تازہ تار آیا ہے کہ آپ بیرسٹری کے امتحان میں کامیاب ہوگئے۔

ضروری اعلان

جس کاغذ پر اخبار پیغام صلح پہلے چھپتا تھا۔ اس کا سٹاک ختم ہوجانے پر بازار میں اس قسم کا دیسی کاغذ نہیں مل سکا۔ اس لئے مجبوراً کم درجہ کے کاغذ پر اخبار چھپوایا جاتا ہے۔ نیا مال آجانے پر انشاء اللہ سابقہ کاغذ استعمال کیا جائیگا۔ ناظرین معاف فرماویں۔ آیندہ کے لئے انتظام کیا جارہا ہے کہ سال بھر کا کاغذ پہلے خرید لیا جایا کرے۔ تاکہ ان مشکلات کا سامنا نہ ہو۔ (خاکسار منیجر پیغام صلح لاہور)

جناب خواجہ صاحب کی تصنیفات و لیکچر

اسوۂ حسنہ یعنی زندہ اور کامل نبی	۴ر
صحیفہ آصفیہ تبلیغ بنام حضور نظام آف دکن	۲ر
تائید حق	۴ر
مسلم ایٹی چوڈ ٹووارڈ گورنمنٹ	ار
لیکچر کیمبرج انگریزی	۲ر
" اردو	ار
لیکچر مستورات انگریزی	۲ر
لیکچر پیرس	۲ر
ماہوار رسالہ مسلم انڈیا انگریزی سالانہ قیمت	ھر

بذریعہ منی آرڈر یا وی پی جاری ہوسکتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ بقیمت ۸ر بندہ سے ملسکتا ہے۔

اردو مسلم انڈیا سالانہ قیمت	سے ر
خریداران پیغام صلح سے سالانہ	عہ ر

نمونہ مفت نہیں ملسکتا۔ قیمت ۲ر فی پرچہ

المشتہر

درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویرہوس ایبٹ مال لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۠

اخبار پیغامِ صلح لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

مقاصد

(۱) ملک میں قیام امن کیلئے کوشش کرنا
(۲) گورنمنٹ کیساتھ وفاداری کی تعلیم دینا
(۳) مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے یکجہتی قائم کرنا۔
(۴) عقاید اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینا اور مذہب اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی دنیا میں اشاعت کرنا
(۶) سلسلہ احمدیہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر ظاہر کرنا
(۷) سیاسی و تمدنی اخلاقی امور پر اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کرنا
(۸) ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبروں کی اشاعت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قواعد

(۱) ہفتہ میں تین بار یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
(۲) قیمت سالانہ لے ششماہی ہے۔ طلباء سے للعہ اور ؏۸
(۳) نمونہ کا پرچہ مفت
(۴) قابل نامہ نگاروں کو بلا قیمت
(۵) خاص خاص قابل قدر مضامین کا کچھ معاوضہ بھی نذر کیا جاویگا۔ انشاء اللہ
(۶) ترسیل زر بخدمت شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی ہونی چاہئے۔
(۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں دیگر خط و کتابت منیجر کے نام
پتہ صاف اور خوشخط لکھیں
احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور یک شنبہ مورخہ ۹ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۵۲

تازہ برقی خبریں

ذخیرۂ طلائے محفوظ (لندن ۷ نومبر) سر ایڈورڈ ہولڈن نے برمنگھم یونیورسٹی میں بدوران تقریر کہا۔ کہ اگرچہ پرائیویٹ ساہوکاروں کے پاس طلائے محفوظ کا ذخیرہ موجود ہے۔ مگر یہ نازک وقت کے لئے کافی نہیں ہے اس لئے ضرورت ہے کہ سال میں ایک مرتبہ فرد لقایا میں ذخیرۂ طلا کا اظہار کیا جائے۔ جب سے مراکو کا قضیہ ہوا ہے۔ جرمنی نے اپنے سرکاری بنک کا ذخیرہ طلائے محفوظ ۷ کروڑ پونڈ تک پہنچا دیا ہے۔ لہذا انگلستان کو بھی چاہئے۔ کہ جرمنی کی طرح اوقات جنگ کے لئے سونا محفوظ رکھنے کے لئے مسئلہ پر اچھی طرح غور کرے۔

اعلان جنگ (واشنگٹن ۷ نومبر) اس وقت امریکہ کے سات جنگی جہاز بحیرۂ مکسیکو میں موجود ہیں اور باغی دستور پسندوں کا قاصد جنرل کرانزا واشنگٹن پہنچ گیا ہے۔ بعد کی خبر ہے۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے میکسیکو کو اعلان جنگ دے دیا ہے۔ اور نقل دول خارجہ کو بھی اس کی بھیجدی ہے۔ یہ اعلان جنگ پریزیڈنٹ ہورٹا کے پاس بھی پہنچگیا ہے۔ اور اس میں اس سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ جمہوریہ میکسیکو کی صدارت سے مستعفی ہو جاوے۔ اور کسی ایسے شخص کو بھی صدارت پر اپنا جانشین نہ کرے۔ جس پر خود نگرانی رکھ سکتا ہو۔ اس کے بعد پریزیڈنٹ مذکور نے سفیروں کو طلب کیا۔ مگر طلبی کا مقصد پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ پریسیڈنٹ موصوف کے احباب کی رائے ہے۔ کہ اُسے بدستور صدارت پر قایم رہنا چاہئے۔ ورنہ یہ باغیوں کی اطاعت کرنے کے ہم معنی ہوگا۔ وہ لوگ پریسیڈنٹ ولسن اور مسٹر برائن پر جنرل کرانزا کی مدد کرنے کا الزام عاید کرتے ہیں۔

ہوم رول (بلفاسٹ ۷ نومبر) ۲ ہزار سے زیادہ کاروباری لوگ جن کے مجموعی سرمایہ کی میزان ۰ اکروڑ تک پہنچتی ہے۔ آج السٹر ہال میں جمع ہوئے اور ہوم رول کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ جلسہ نے باتفاق قرار دیا۔ کہ جب تک ہوم رول کو نافذ العمل کرنے کی کوشش ہو۔ تمام محصولات کی ادائگی بند کی جائے۔ اور ایک ریزولیوشن ملکی حفاظت کرنے والے والنٹیروں کے ساتھ ہمدردی کا پاس کرکے سر ایڈورڈ کارسن کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ صاحب موصوف نے کہا۔ کہ اس جلسہ کی کارروائی سے اس بیان کی تردید ہوگئی ہے۔ کہ السٹر کے کاروباری ہوم رول کی مخالفت میں شریک نہیں اور جنگ جوئی کے خلاف ہیں

فرانس کے اخراجات (پیرس ۷ نومبر) ۱۹۱۴ء کا فرانسیسی بجٹ آج سہ پہر کو پارلیمنٹ میں پیش ہوا۔ جس میں اخراجات کا تخمینہ ۲۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ یعنے پہلے سے دو کروڑ ۷۳ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ زیادہ درج ہے

۸۰ لاکھ پونڈ کا اضافہ مراکو کے لئے، ۷۰ لاکھ کا سہ سالہ فوجی ملازمت کے لئے۔ اور ۴۳ لاکھ کا دیگر تدابیر حفاظت ملک کے لئے ہوا ہے۔ تیس کروڑ ۲۰ لاکھ کے قریب آمدنی میں کمی ہے۔ جو قرضہ اور دیگر محصولات سے پوری کی جائے گی۔

مال غنیمت میں ایک تبرک (لندن ۵ نومبر) ایک ریشمی کپڑا جس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ سلطان سلیم کی جامع مسجد ایڈریانوپل سے لوٹا گیا تھا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا جزو تصور کیا جاتا تھا ایک دوکان میں جہاں پُرانی اشیاء فروخت ہوتی ہیں پایا گیا۔ ترکی سفیر متعینہ ویانا نے فوراً اسے اپنے تسلط میں لے لیا

تصادم (۔۔) کل شام مارسیلز اور پیرس کے مابین ایک ایکسپریس ٹرین مقام میلان مالگاڑی سے جو سامنے سے آرہی تھی ٹکرا گئی۔ مؤخر الذکر کی سات اور ایکسپریس کی دو گاڑیاں ٹوٹ گئیں۔ ٹوٹی ہوئی گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ ایک درجن مسافر ہلاک ہوئے۔ بعض تلف شدگان کی تعداد ۷۰ بتاتے ہیں۔ ہولناک نظارے دیکھنے میں آئے۔ مجروحین شعلوں میں مدد کے لئے چلا رہے تھے۔

شورش السٹر کا اثر مسٹر بالفور نے بمقام ابرڈین ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ لارڈ کرنیو نے حال میں ہندوستان پر تحریک السٹر کے مضر اثر و نتائج پر اظہار تاسف کیا ہے۔ میرے خیال میں لارڈ موصوف بالکل حق بجانب ہیں۔ تحریک السٹر کے بانی مبانیوں نے بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ کر بہت بڑی ذمہ داری اپنی گردن پر عاید کی ہے۔ جو حالت اب پیدا ہوئی ہے اُس پر میں خوف کی نگاہ ڈالتا ہوں۔ یہ گویا ایک نہایت پُرامن محنتی۔ لائق اور نہایت وفادار حصۂ سلطنت کو مجوزہ مسودات قانون کو پاس کئے جانے کے خلاف جتھا قایم کرکے مصدر شورو فساد بننے کی تحریک ہے۔ جس کا نتیجہ تباہی خیز ثابت ہوگا۔ یہ بغاوت اندوہناک ہے۔ میں کسی خاص شخص کو ذمہ دار قرار نہیں دیتا۔ لیکن یہ لاپروایانہ و ناقابل تصور طریقہ ہے۔ کہ واقعات پر غور کئے بغیر ایک بڑی جماعت ایسے راستہ پر پڑ گئی۔ کہ تمام پارٹیوں کی مجموعی دانائی بھی اس مصیبت سے ملک کو نکالنا نہایت مشکل پائے گی۔

یونان کا جواب (ایتھنز ۶ نومبر) مسئلہ البانیہ پر اٹلی و آسٹریہ کے نوٹ کا جواب دیتے ہوئے یونان اس الزام کی تردید کرتا ہے کہ اس نے ایپیرس کے باشندوں کو دھمکی دی ہے۔ نیز بین الاقوامی کمیشن حد بندی البانیہ کی روش کا بھی شاکی ہے۔

ٹرکی و یونان کے وجوہ اختلاف (قسطنطنیہ ۔۔) یونان و ٹرکی میں خاص مابہ النزاع مسئلہ ٹرکی کا اس بات پر اصرار ہے۔ کہ وہ جنگ سے پہلے فوج سے مفرورین کو سزا دینے کا استحقاق رکھتا ہے۔ اور یہ کہ علاقہ جات مفتوحہ میں جن ترکوں نے ترکی شہریت کے حقوق کو بحال رکھا ہے وہ خارج نہ کئے جائیں گے۔ دیگر خفیف اختلاف اوقاف و سرکاری اراضیات کے متعلق ہیں

مسٹر گاندہی کی گرفتاری۔ والکسرسٹ کا تار مظہر ہے۔ کہ پولیس کو مسٹر گاندہی کی گرفتاری کا حکم پہنچا ہے اور وہ گرفتار ہو گئے ہونگے۔ پُرامن مزاحمت کے انسداد کیلئے حکام نے مسٹر گاندہی کا گرفتار کیا جانا ضروری تصور کیا ہوگا۔

علیگڈہ کالج کے عہدہ سیکرٹری سے نواب محمد اسحٰق خان صاحب کے مستعفی ہونے کی خبر بقول نامہ نگار رہبیہ اخبار غلط ہے

متفرق خبریں

خواجہ حسن نظامی مدیر نظام المشائخ دہلی کی کتابیں جن میں بہت سی سیاسی پیشن گوئیاں درج ہیں صاحب ضلع کی معرفت انڈیا آفس نے طلب کی ہیں

دہلی میں بقول پاؤنیر نئی سبزی منڈی ۔۔ کے لئے کوچہ چیلاں میں ۲۸۷ مربع گز اراضی کی ضرورت ہے

بندرگاہ ٹوٹی کورن میں مٹی کے تیل کے ایک جہاز پر خوفناک آتشزدگی کا حادثہ ظہور میں آیا۔ جلتے ہوئے جہاز سے دریا میں کود پڑنے کی وجہ سے بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ شعلے بہت اونچے اُٹھتے تھے۔

ہز ہائینس سر آغا خاں کے ۲۸ نومبر کو بمبئی پہنچنے کی توقع کی جاتی ہے۔

مقدمہ سازش باریسال کے مفرور ملزم جیتا برن پال نے اپنے آپ کو حوالے کر دیا۔ پانسو روپے کی ضمانت بہم نہ پہنچا سکنے کی وجہ سے حوالات میں بھیج گیا اس کے مقدمہ کی ۔ اور مقدمۂ سازش کی ۱۷ نومبر کو سشن میں سماعت ہوگی

ایک بنگالی سوداگر کی کشتی میں بمقام گھاٹ مین سنگھم پر ڈاکو ملک کی آنکھ پر کپڑا باندھ کر سوروپے لے گئے۔ انہوں نے ملاحوں کو بھی زدوکوب کیا۔ ڈاکوؤں کی تعداد ۲۵ بتائی جاتی ہے۔ ہنوز کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی

منشی نثار احمد منصف بھکر کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی رپورٹ پر جج صاحبان چیف کورٹ لاہور ۸ نومبر کو غور کرنے والے تھے۔ منشی نثار احمد کی طرف سے آنریبل میاں محمد شفیع عدالت کے روبرو تقریر کریں گے۔

ملا پاوندہ جو سرحدی فرقہ محسود کے مشہور با رسوخ پیشوا تھے۔ پچھلے اتوار کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔

حضور وائسرائے و لیڈی ہارڈنگ آبشار سے ۵ نومبر کو موٹر میں سوار ہوکر ۲ بجے بعد دوپہر سوگر پہنچنے والے تھے۔ جہاں سے سپیشل ٹرین میں میسور جائینگے

مسٹر لورنس چیند رگھوش کو جو اٹرنی ہیں عدالت ہائیکورٹ کلکتہ نے اجازت دی ہے کہ عدالت مذکور نے انکے خلاف مقدمہ چلانے کی جو منظوری دی ہے اسکا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۹ - نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۲

مسلمانوں اور ہندوؤں کا اتحاد

(ریکیوفی کیڈ)

ہندو اور مسلمان اس ملک کی دو بڑی قومیں ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ کسی ملک میں امن تب ہی قائم رہ سکتا ہے جبکہ اسکے باشندے آپس میں صلح اور اتفاق سے زندگی بسر کریں اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ اور یہ بھی مانی ہوئی بات ہے کہ ملک یا کسی قوم کی ترقی بغیر امن عامہ کے ہو نہیں سکتی۔ پس ہندو و مسلمانوں میں باہم آشتی و یکجہتی کی بہر نہج بڑی ضرورت ہے۔

انگریزی حکومت سے قبل ہندوستان پر مسلمان حکمران تھے۔ اسی لئے عام طور پر اہل ہنود کی طرف سے بزرگان اسلام کے متعلق ادب و احترام اور حفظ مراتب کا برتاؤ ہوتا تھا۔ ادھر مسلمانوں کو بھی نہ صرف مصالح مملکت کے نظر کرتے بلکہ ارشاد الٰہی "لا اکراہ فی الدین" کے ماتحت بھی یہ امر ملحوظ رکھنا پڑتا تھا کہ حتے الوسع رعایا کے مذہب کی توہین یا انکے مراسم مذہبی میں کسی طرح کی مداخلت و مزاحمت نہ ہونے پائے۔ جب برٹش گورنمنٹ کا اس ملک پر تسلط ہوا تو قدرتاً دونوں قومیں بحیثیت رعایا ایک سطح پر آ گئیں۔ اور مذہب کے متعلق دونو کو کھلے طور پر یکساں آزادی و حقوق حاصل ہو گئے۔

یہ مذہبی آزادی دراصل سلطنت انگلشیہ کا ایک احسان عظیم تھا۔ اور ہے کہ اسکے طفیل ہر مذہب کو بے کھٹکے تبلیغ و اشاعت کا موقعہ مل گیا۔ اور تمام اقوام ملکی کو بلا روک ٹوک حق و باطل کی تائید یا تردید اور صداقت کی چھان بین کے لئے پوری آزادی مل گئی۔ لیکن افسوس کہ اس نعمت کی جیسی چاہئے تھی وہ قدر نہ کی گئی اور لوگ جوش مذہبی میں حدود اعتدال سے تجاوز کرنے اور اس آزادی سے بیجا فائدہ اٹھانے لگے۔ جب مذہبی اختلافات میں تعصب کی [illegible] پیدا ہو کر باہمی عناد و فساد کا رنگ اختیار کر لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ [illegible] با قوامی تعلقات بگڑ جایا کرتے ہیں۔ اور کم و بیش ہر فریق کی جانب سے ناگوار و دل آزار باتیں نکلنے لگتی ہیں۔ مگر خیر اس حالت پر بھی جب تک کہ دونو پلے برابر رہیں۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد کے مصداق رفع شر کے لئے صبر و شکر ہی بہترین چارہ کار ہو سکتا ہے۔ لہذا یہاں تک کے واقعات کو جانے دیجئے۔

لیکن اس سے آگے ایک زمانہ ایسا آیا کہ جسے مذہبی تلاطم یا ہلچل کا آغاز کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ یہ زمانہ پنجاب میں آریہ سماج کی پیدائش کا وقت تھا۔ اس نئی طرز کے بانی پھر اسکے حامیوں نے دیگر مذاہب کے ساتھ بہت سختی اور دل آزاری کا سلوک روا رکھا۔ خاصکر مسلمانوں کے متعلق تو یہ جوش تعصب اور بھی بڑھا رہا۔

رسول کریم کی توہین بزرگان دین کی تحقیر۔ قرآن مجید کی تضحیک شانان اسلام کی تذلیل۔ غرض ہر طرح سے خوب ہی دل کا بخار نکالا گیا۔ بڑی بڑی ضخیم کتابیں رسالے اور اخبارات اسی غرض کیلئے سیاہ کر دیئے گئے۔

نتیجہ یہ کہ آپس میں نفرت بغض و عداوت بڑھتی چلی گئی۔ جس نے مختلف شکلیں اختیار کیں۔ کبھی اس نے ملازمت کے میدان مقابلہ میں ایکدوسرے کی گردن کاٹنی شروع کر دی۔ کہیں مقدمات میں ناانصافی پر مجبور کرنے لگا۔ کہیں امتحانات میں ہندو مسلمان کا سوال چھڑ گیا۔ کہیں اردو ہندی اردو پنجابی۔ کانفرنس و کانگرس کے ضمن میں خدا جانے کیا کیا رنگ لایا۔ اور بہتیرے غرض کے بندوں نے اپنے مطلب سے مطلب رکھکر خوب تماشہ دیکھا۔ جلتی آگ پر اور تیل ڈالا۔ پرانے زخموں کو نمک پاشی کر کے اور تازہ کیا۔ غرض اس طرح ہندوستان باہمی فتنہ و فساد کا خاصہ ایک میدان کارزار یا ہنگامہ محشر بن گیا۔

اس افسوسناک حالت کو دیکھ دیکھکر ایک خدا کے بندے کا دل اندر ہی اندر بیتاب ہو رہا تھا۔ آخر اس سے ضبط نہ ہو سکا۔ جو انسانی ہمدردی [illegible]

اسکو گوارا نہ ہو سکی۔ پھر رسول کریم کے لئے جو غیرت اور آپ کے دین متین کی جو محبت اسکے رگ و ریشہ میں بھری ہوئی تھی اس سے اسلام کے ساتھ یہ بیدردی و ناخداترسی نہ دیکھی گئی۔ آخر اس نے گورنمنٹ عالیہ سے التجا کی کہ گو مذہبی آزادی ایک برکت اور سرکار کی سراسر عنایت ہے لیکن لوگ جو اپنی نادانی و نفسانیت کے سبب اسکا بیجا استعمال کرتے ہیں۔ اسکی مد بد اور خرابیاں بھی عیاں ہیں۔ جنکا انسداد حکام عالیمقام ہی کر سکتے ہیں۔ لہذا گورنمنٹ کم از کم ایسا انتظام تو ضرور ہی فرما دے کہ رعایا کے مختلف فرقے مذہبی مباحثات میں ایک دوسرے کی دل آزاری اور اسکے بزرگوں وغیرہ کی توہین نہ کرنے پائیں۔ ہر ایک مذہب کے حامی بجائے دوسروں پر نکتہ چینی اور بدگوئی کے اپنے دین کی سچائی اور خوبیاں بیان کریں۔ اور اپنی مسلمہ کتاب سے ہی اس کی صداقت کے ثبوت پیش کریں۔ کیونکہ اس کی [illegible] فراست اور چشم باطن دیکھتی تھی کہ یہ حالت کسی نہ کسی خطرناک صورت اختیار کرنے والی ہے۔ لیکن افسوس کہ گورنمنٹ کے عمائد نے اس پر کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ مذہبی بے چینی ملک میں بڑھتی گئی۔ اور باہمی بغض و عداوت کے مرض نے جو پہلے قومی رنگ میں تھا اب ایک نیا چولا بدلا اور سیاسی بدمذہبی کے نامبارک نتائج جہاں تہاں نت نئی صورتوں میں رونما ہونے لگے۔

یہ دیکھکر وہی دردمند دل جو نہ صرف مسلمانوں اور ہندوؤں کا سچا خیر خواہ تھا بلکہ گورنمنٹ کا بھی نہایت ہی وفادار اور خیرسگال تھا۔ چپ نہ رہ سکا اور بلا کسی خیال ریاکاری یا بزدلی کے کہ دنیا کیا کہے گی یا گورنمنٹ کیا سمجھے گی۔ اصل مرض کو تشخیص کرتے ہوئے۔ بجائے گورنمنٹ کو مخاطب کرنے کے اس نے خود برادران وطن کو ہی ۱۹۰۸ء میں

صلح کا پیغام

دیا تاکہ دونوں قوموں میں یکجہتی و سلوک ہو جائے اور آئے دن کی فضیحت خیز عداوت دور ہو۔ جس سے وہ امن و آشتی کے ساتھ متفقہ طور پر ترقی و فلاح کے کاموں میں کوشش کر سکیں۔ یہ پیغام ہزارہا ہندو بھائیوں کے سامنے پڑھا اور بتعداد کثیر شائع کیا گیا۔ لیکن قاعدہ ہے کہ کوئی دوا علاج ایکدم کارگر نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ازالہ مرض آہستہ آہستہ ہوا کرتا ہے۔ بشرطیکہ معالج کے حسب منشا دوا کا استعمال اور پرہیز کرتے رہیں۔ مگر افسوس کہ مریضوں نے اس دفعہ بھی اپنے شفیق چارہ ساز کی ہدایات کی کچھ پروا نہ کی اور مرض نہ صرف موجود رہا بلکہ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا بے چینی کا رنگ اور بھی بڑھتا اور پھیلتا رہا۔

یہاں تک کہ اس پاک انسان کی سحری دعاؤں نے آخر اپنا اثر دکھلایا مدبران مملکت کو سوچتے سوچتے مرض کا پتہ لگ گیا۔ اسکے علاج کی تدبیر بھی سمجھ میں آ گئی۔ لیکن اسباب کی طرف زیادہ غور نہ ہوا۔ چنانچہ اسکے متعلق اعلیحضرت شہنشاہ معظم جارج پنجم کے اعلان شہنشاہی میں منجملہ دیگر شفقت آمیز ارشادات کے ایک اس امر کی بھی تاکید تھی کہ رعایا کے تمام فرقے باہم صلح اور امن پسندی سے رہیں۔ مگر افسوس کہ ان لوگوں نے اب بھی اپنے اصل مرض اور اسکے علاج کو نہ سمجھا جو وہی تھا جس کی جانب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار توجہ دلا چکے تھے زمانہ گذرتا گیا۔ ظاہر پرست قومی لیڈروں نے مل مل کر جلسے کئے۔ ایک دوسرے کو ضیافتیں دیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ گورنمنٹ کے کیسے خادم اور بادشاہ سلامت کے کیسے فرمانبردار ہیں کہ حضور ممدوح کا حکم سنتے ہی اپنے سب بغض و کینے بھلا دیئے۔ مگر باطل کی جڑ بہت گہری نہیں ہوتی حکام کو دھوکا دینا اور چندروزہ عزت حاصل کرنا ان تمام ظاہرداریوں کا مدعا تھا۔ وہ پورا ہو گیا۔ وہ ابال جو

ہندو محمڈن یونین

کا آیا تھا جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ آخر دیکھا تو وہی جھٹکے کا سوال ہی بانگ کا جنجال۔ وہی گاؤکشی کے خلاف شور و شر غرض آپس میں بغض و نفاق کی ساری باتیں وہی موجود تھیں۔

سنا کرتے تھے کہ بغاوت بھی ایک متعدی مرض ہے۔ کہ جب بدنصیبی سے کسی ملک میں اس کا نحس قدم آتا ہے تو عام طور پر اس کا اثر کم و بیش پڑ کے رہتا ہے۔ یہ بات اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ لی۔ اللہ اللہ بدامنی کا ایک شور ہر طرف کسی نہ کسی رنگ میں پھیل گیا۔ مسلمان سادہ لوح قوم ہے فطرتاً وفادار ہوتے ہیں۔ شروع سے ہی فرمانبرداری و نفس کشی کے احکام [illegible]

پیدا ہوتے ہی اللہ اکبر کی آواز اسکے دماغ سے کبر و غرور اور خودی کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ اس پاک تکبیر کی تاثیر اسکے دل میں ایسا اخلاص پیدا کر دیتی ہے کہ جو اسکے ساتھ کچھ بھی تعلق رکھتا ہو اس پر جان تک قربان کر دینے سے دریغ نہیں کرتی۔ چنانچہ اور نہیں تو اسی رنگ میں دبائے سوزش نے اپنا اثر کیا اور ایک تکبیر کی جگہ کے احترام کے لئے اپنی جان لڑا دی۔

غرض اب تو بعض دور اندیش رعایا نواز حکام کو بھی اصل اسباب مرض کی سمجھ آ گئی اور پتہ لگ گیا کہ مذہب کا احساس اقوام ہندوستان میں سب جذبات سے بالاتر ہے۔ اسی لئے ہو سکتا ہے۔ کہ یہی وجہ شورش ہو۔ کم از کم مسلمانوں میں تو ایسا ہی تھا۔ چنانچہ ہمارے صوبہ کے نیکدل حاکم نے فوراً اعلان کر دیا کہ کوئی شخص تحریراً یا تقریراً کسی دوسرے مذہب کے پیرو کا دل دکھانے والے کلمات زبان یا قلم سے نہ نکالے۔

چنانچہ اس قانون مطابع کے ماتحت جو گذشتہ چند سال ہوئے جنم پا چکا تھا مگر پچھلے دنوں طاق نسیان میں پڑا رہا اور باوجود طرح طرح کی آزار رساں کتابیں آریہ صاحبان کی طرف سے شائع ہوئے اور ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور امام پاک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز ٹریکٹ شائع ہونے کے اس پر تو کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ مگر اصل سبب مرض معلوم ہونے پر فوراً ہی اس امر کا عملی ثبوت دینے کے لئے کہ گورنمنٹ اس طریق کو روکنا چاہتی ہے۔ یک لخت آریہ مسافر جالندھر کی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت لے لی گئی تاکہ آئندہ وہ دریدہ دہنی سے باز آ جائے۔ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں میں سے ہمارے پرچے نے نیوگ کے متعلق جو کچھ لکھا تھا اسے فحش یا سماجی دوستوں کے لئے دل آزار قرار دیکر اخبار کا پرچہ ضبط کر لیا اور جس مطبع میں وہ پرچہ چھپا تھا اس کی پانسو روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی گئی۔ اس جگہ یہ ظاہر کرنا بے محل نہ ہوگا کہ باریے شکر ہے کہ اس مسئلہ نیوگ کو جسے آریہ صاحبان خود بڑے زور سے پیش کرتے ہیں اور جو انکی پوتر پستک ستیارتھ پرکاش میں پوری پوری تفصیل و توضیح سے موجود ہے گورنمنٹ عالیہ نے فحش اور اسکے ذکر کو دل آزار تو تسلیم فرمایا۔ یعنی آریہ صاحبان مانیں یا نہ مانیں کم از کم حکام کی رائے میں تو وہ خلاف تہذیب ٹھہرایا۔ غرض گورنمنٹ نے خوب سمجھا اور شکر ہے کہ آخر وہی کیا جو ہونا چاہئے تھا اور جس کی ہمارا پیارا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام آرزو رکھتا تھا اور جسکے لئے اس نے ایک سے زیادہ مرتبہ حکام کے حضور درخواست بھی کی تھی۔

ہاں تو ہماری غرض اس لکھنے سے یہ ہے کہ آخر سب کو ماننا پڑا کہ ہندو مسلمانوں کی موجودہ نااتفاقی کا اصل علاج یہی ہے کہ وہ مذہبی رنگ میں صلح کریں۔ کچھ وہ چھوڑیں کچھ یہ چھوڑیں برخلاف ازیں جو لوگ سیاسی اغراض کی خاطر میل ملاپ کرتے یا گورنمنٹ کے بالمقابل یکجہتی سے ایک طاقت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس کا سایہ انکے سروں پر آیۂ رحمت ہے یاد رکھیں کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جو انسان کے احسانات کی قدر نہیں کرتا وہ خدائے تعالےٰ کا کیا شکر ادا کریگا۔ اسی اصل کی بنا پر بانیان مذہب اور دونو قوموں کے بزرگ اور پیشوا بھی چونکہ خلق اللہ کے اعلےٰ ترین محسن ہوئے ہیں۔ انکی عزت اور احترام بھی ہم سب پر لازم ہے۔ اور جو صلح اس اصل محکم کو پیش نظر رکھکر کی جائے وہی بابرکت و بارآور ہو سکتی ہے۔

چنانچہ اسی غرض کو لیئے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغام صلح لکھا۔ اور خدا انکے درجات میں بیش از بیش زیادتی کرے [illegible] مسلمانوں سے ایک قربانی چاہی اور وہ یہ کہ ملک میں قیام امن بہبود ملک سے ہمدردی سلطنت سے وفاداری کی خاطر تم گلے کے گوشت کو جو تمہارے لئے حلال و مباح ہے چھوڑ دو۔ نہ کھاؤ۔ کیونکہ اختیاری امر ہے فرض نہیں ہے۔ اور ہندوؤں کے بزرگوں رشیوں اور اوتاروں کو خدا کا برگزیدہ بندگ یقین کر لو۔ کیونکہ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اسکے خلاف نہیں ہے۔ ان کی کتب کو توریت انجیل کی طرح الٰہی کتاب مان لو اور مسلمانوں کی خاطر ہندوؤں سے چاہا کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا برگزیدہ نبی مان لیں۔ اور قرآن کو الٰہی کتاب یقین کر لیں کیونکہ وہ آخر برھموؤں کو بھی ہندو سمجھتے ہیں۔ انکے اصولوں کو بھی ہندوؤں کے اصول مانتے ہیں۔ سکھوں کو بھی ہندو خیال کرتے ہیں۔ حضرت بابا نانک رحمتہ اللہ علیہ کو نیک انسان اور خدا کا برگزیدہ سمجھتے ہیں اور گرنتھ کو خدا کا کلام تصور کرتے ہیں۔ علے ہذا القیاس جین مت والوں کو ہندوؤں میں شامل کرتے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ مسلمانوں کو اپنی

اور اپنے ملک کی بہبودی کی خاطر اپنے میں سے وہ کیوں نہ سمجھیں اور ان کے رسول کا بھی کیوں عزت اور ان کی کتاب کی بھی تکریم نہ کریں۔ یہ ایک حل تھا۔ جو کہ آسان سے آسان اس انجمن میں ہو سکتا تھا۔ جو رہنما ہند و مسلمانوں کے تعلقات میں آج کل پڑ چکی ہے۔ یاد رہے کہ بہت سے نیک دل ہندو احباب ہیں۔ جو اب پہلے بھی ایسے خیالات رکھتے ہیں۔ لیکن بسبب آریہ صاحبان کی غلط زبانی کے اس مثل کے مطابق کہ ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کر دیتی ہے۔ آج ساری کی ساری قوم بدنام ہے۔

یہ ایسی شرائط تھیں۔ جن کو ہر بہی خواہ ملک اور امن دوست نہایت آسانی سے قبول کر سکتا تھا۔ اور ہم کو ایسی ہی امید بھی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ اس سے از راہ حسن ظن فائدہ اٹھانے کے بجائے الٹی بدگمانی کی جاتی ہے۔ چنانچہ حال میں ایک آریہ دوست نے لکھا ہے۔ کہ ہم ان سے کلمہ پڑھوانا چاہتے ہیں۔ حضرت اقدس نے یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ تم نمازیں پڑھنے لگ جاؤ اور روزے رکھو۔ صاف اور نہایت ہی آسان الفاظ میں کہا گیا ہے۔ کہ اصل جڑ اور سبب اس ہندوستان میں پھوٹ کے مرض کا ایک دوسرے کے بزرگوں کو گالیاں دینا ہے۔ وہ سب دور ہو سکتا ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کے بزرگوں کو نیک سمجھیں۔ اللہ کے سچے بندے یقین کریں۔ ہمیں چاہیے دوستوں کی سمجھ پر افسوس آتا ہے۔ ہم اُن کے ضمیر سے یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ذرا اُن فتنہ و فساد کے خیالات سے مجرد ہو کر۔ جو کہ شیطان انسانی دلوں میں نقض امن کے لئے ڈالتا رہتا ہے۔ سوچیں اور غور کریں۔ کہ اس چند روزہ زندگی میں کیا اس سے آپ کو فائدہ ہے یا بدامنی سے؟ کیا مصالحت میں بھلائی ہے یا لڑائی میں؟ اور پھر غور کریں۔ کہ کیا آپ کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نہ کہنے سے اس پاک انسان کی عزت میں کچھ فرق آجاتا ہے۔ یا آپ کے رشیوں کو بزرگ سمجھنے سے ان کی کچھ عزت بڑھ جاوے گی۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ جو اللہ کے معزز و مکرم ہیں۔ اگر کروڑوں ان کے متبع ہیں۔ تو ان کی صداقت کے ثبوت میں وہ کافی شہادت نہیں۔ صرف غرض اور فائدہ جو ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم جو کہ ایک ملک کے رہنے والے اور پڑوسی ہیں۔ ایک سلطنت کے زیر سایہ ہیں۔ جب ایک دوسرے کا دل نہ دکھائیں گے۔ بلکہ ایک دوسرے کے پیاروں کی عزت کریں گے۔ آپس میں مل جل کر رہیں گے تو ہمارے ملک میں امن اور سلطنت میں سلامتی ہو گی۔ سلطنت بھی ترقی کرے گی اور ہم بھی۔

ریویو | خروج دجال

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کا ۱۳واں ماہوار ہینڈ بل ہے۔ جس میں دجال کی حقیقت آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی رو سے بوضاحت بیان کی گئی ہے۔ جسے بغور مطالعہ کرنے کے بعد طبع سلیم کو اس مسئلہ میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا۔ خدائے تعالیٰ اس انجمن کی ہمت میں برکت دے۔ کہ اپنے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ توفیق الٰہی اس کے اراکین حق کی بڑی قابل قدر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔ یہ ہینڈ بل بھی حسب معمول بلاقیمت شائع کیا گیا ہے۔ اور محصول ڈاک بھیجنے پر سکرٹری صاحب سے مل سکتا ہے۔

انگلش کنورسیشن

یعنی انگریزی گفتگو بطریق سوال و جواب (مصنفہ ماسٹر ولی اللہ صاحب) جس میں تمام فعلوں کے متعلق باقاعدہ مشقیں دی گئی ہیں۔ ایک ذخیرہ الفاظ مستعملہ روزمرہ کا بھی فراہم کیا گیا ہے۔ ہر موقع و محل کے کارآمد فقرے جن کی طلباء کو ہر وقت ضرورت پڑتی ہے۔ بڑی خوش اسلوبی سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ مڈل اور اپر پرائمری کے طلباء اس کتاب سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۲ر معہ ترجمہ اردو۔ منشی دوست محمد صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور سے منگائیں۔

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

کیا حضرت مسیحؑ نے بانیٔ مذہب ہونیکا دعوے کیا؟

گذشتہ سے پیوستہ

مسیحیوں کو تو صدیوں کے ناگوار تجربہ کے بعد آج یہ بات سمجھ میں آئی ہے۔ کہ سبت کا بنیوں کی ہدایات کے مطابق منانا خلاف قانون قدرت ہے گو اب بھی اگر عیسائیوں کا اسی پر عملدرآمد ہے۔ لیکن حضرت مسیحؑ نے خدا

برس ہوئے عملی طور پر بھی سکھلایا تھا۔ کہ یہ محض لوگوں کی اختراع ہے ورنہ کتب آسمانی میں ایسے احکام کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا۔ یہ ایک مفید سبق تھا۔ جو آپ نے پڑھایا۔ لیکن افسوس کہ آپ کے پیرووں نے اسکی قدر نہ کی۔ اور اس بات کو الوہیت مسیحؑ کا نشان قرار دے کر انہیں کے واسطے اسے جائز سمجھا۔ اور سبت کی رسم کو اسی طرح بڑے زور و شور سے مناتے رہے۔ حتیٰ کہ اب واقعات نے بتلایا ہے۔ کہ مناسب ترمیم و تنسیخ ہوئے بغیر اس پر عملدرآمد ہنوز مشکل ہے۔ اور اسی لئے اب اس کی وہ تکریم نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔

یہ کوئی سر مخفی نہیں۔ جس میں کسی قسم کی تاویل یا مغالطہ کی گنجائش ہو خدا جانے ان لوگوں کے دل و دماغ کس قماش کے ہیں۔ جو جناب یسوعؑ کے ان تمام اقوال و افعال کو تو شاید بے سوچے سمجھے قبول کر لیتے ہیں جن سے اُن کی بشریت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ان شاذ و نادر کنایات کی طرف اشارہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جن سے بلا تاویل ان کی الوہیت ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہرحال یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ چاہے وہ خدا ہوں یا نہ ہوں۔ مگر وہ کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے۔

موجودہ عیسائیت کا بانی پولوس تھا

یہ سوال کرنا ہر ایک منصف مزاج شخص کا حق ہے۔ کہ "مجھے زندگی سنوارنے کے لئے کونسا نیک کام کرنا چاہیئے" اس کا تسلی بخش جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ کہ "احکام شریعت کو بجا لاؤ۔ اور رسولوں کی پیروی کرو" اگر موخر الذکر الفاظ (یعنے نبیوں کی پیروی کرو) میں ان تمام مقتدر آدمیوں کو شامل سمجھا جاوے۔ جنہوں نے انسانی زندگی کے نشو و نما کے لئے قواعد و ضوابط منضبط یا دریافت کئے ہیں۔ تو یہ الفاظ انسانی جد و جہد کی ہر ایک شاخ میں ضروریات زندگی کا حل اور کامیابی کی ایک یقینی کلید ہیں۔ اگر کسی قانون کے توڑنے کا نتیجہ دکھ یا تکلیف ہے۔ تو اس کا ازالہ پابندیٔ قانون ہی ہے۔ اور یہ امر جسمانیات اور روحانیات ہر دو میں یکساں طور پر حاوی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ کسی طبیب نے بھی درد سر کا علاج جو مریض کو قانون قدرت کی نگہداشت نہ رکھنے کے باعث پیدا ہوتی ہے کبھی اپنا سر پھوڑ کر نہیں کیا۔ دوائی کا استعمال ہی ٹوٹے ہوئے قانون کی مرمت کیلئے ہوتا ہے۔ پس اگر حکیم کا اپنے مریض کو اچھا کرنے کے لئے اپنا سر پھوڑنا مفید نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس کے نقص کو دور کر سکتا ہے تو جناب یسوع بھی کسی کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی آپ پر ایمان لا کر روح کا پاک و صاف ہو جانا کوئی یقینی امر ہے۔ پس یہ عجیب و غریب گورکھ دھندے جناب مسیحؑ کی تعلیم کا نتیجہ نہیں ہیں۔ جن کو پولوس نے رواج دیا۔ اور غالباً اسے بھی گرد و پیش کے حالات نے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ کیونکہ اپنی قوم سے رد کئے جانے کے سبب اسے غیروں میں کام کرنا پڑا جن کو یہودیوں کے سخت قوانین کے تحت میں لانا ناممکنات سے تھا۔ پس اسے نئے مذہب کو رواج دینے کے لئے آسان راستہ تجویز کرنا پڑا۔ اور اس لئے اس نے شریعت کو لعنت ٹھہرا کر اسے غیر ضروری شے قرار دیا اور یسوع مسیحؑ کی روش سے اپنی علیحدگی کو حق بجانب قرار دینے کے لئے اپنی عقل سے کام لیکر کفارہ کے مسئلہ کو اختراع کیا۔ اور یوں حضرت مسیحؑ کی تعلیم کو نظرانداز کر کے ایک نئے مذہب کو رواج دیا۔ جو موجودہ عیسائیت کی شکل میں ہے۔

مراسلات

مسلمانوں کے قبرستان کربلا شملہ کی ردی حالت

یہ قبرستان شملہ سے تین میل کے فاصلہ پر جانب غرب واقع ہے اور تمام شملہ کی مسلمان اموات کا یہی آخری مقام ہے۔ مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ان مسکن اموات کی ایسی بری حالت ہے کہ شرم آتی ہے۔ شملہ تمام گرد و نواح کی چھاؤنیوں کی نسبت نہایت عمدہ جگہ ہے اور مسلمانوں کی آبادی بکثرت ہے۔ لیکن شملہ کے قبرستان کی نسبت سپاٹو ڈگشائی اور کسولی وغیرہ کے قبرستان عمدہ حالت میں ہیں۔ جس سے مسلمانان شملہ کو شرم آنی چاہیئے۔ قبرستان کی اندرونی سڑک بالکل ٹوٹی ہوئی ہے۔ بلکہ یہ کہنا بالکل [illegible]

بہت کو قبر کی طرف لے جانا ہوتا ہے۔ تو بڑی دقت ہوتی ہے۔ بعض اوقات پاؤں پر اکثر چوٹیں آ جاتی ہیں۔ بہت دفعہ پاؤں پھسل پھسل جاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات نعش کو لانے والے خود قبروں کے گڑھوں میں گر جاتے ہیں۔ برف کے موسم میں تو ان تکلیفوں میں بہت سا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ٹوٹی پھوٹی سڑک جہاں تک ہے وہاں تک تو جوں توں کر کے جنازہ پہنچا ہی دیا جاتا ہے۔ مگر جب آگے قبر تک جنازہ پہنچانا پڑتا ہے۔ تو عجب مصیبت ہوتی ہے۔ اول تو پہاڑ پھر راستے میں قبریں اور قبریں بھی ایسی کہ اگر کسی قبر پر جو دو تین سال کی پرانی ہو۔ پاؤں پڑ گیا۔ تو دھم سے قبر بیٹھ گئی۔ اسی طرح برسات میں حال ہوتا ہے۔ بلکہ برسات میں نئی پرانی سب قبریں برابر ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات نعشوں کی ہڈیاں ننگی نظر آتی ہیں۔ قبر کبھی ایک گز سے زیادہ گہری بنائی جاتی ہم نے نہیں دیکھی۔ حالانکہ شریعت کا حکم گہری قبر بنانے کا ہے۔ اور پھر ان قبروں کو اچھی طرح بند بھی نہیں کیا جاتا۔ تاکہ جانوروں ہی سے لاشیں پورے طور پر محفوظ رہیں۔ ایک گز گہری قبر پر سطح پہاڑ کے برابر یا ذرا سا نیچے ایک لمبی لکڑی سر سے پاؤں تک بطور شہتیر کے رکھدی جاتی ہے۔ جس کی موٹائی دو تین انچ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اسے جبول کہتے ہیں۔ اور اوپر سے تختے رکھدیئے جاتے ہیں اور تختوں پر گھاس ڈال کر مٹی کا ڈھیر لگا دیا جاتا ہے۔ جو برسات میں عموماً بہ جاتی ہے۔ یا بعد لکڑیوں کے نعش کے اوپر گر جاتی ہے۔ یہ ہے عموماً قبروں کی حالت۔ اس میں شک نہیں۔ کہ قبروں کو پختہ بنانا اور بہت اونچا بنانا درست نہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ نعش کی حفاظت ہی نہ ہو اور قبروں سے بدبو آئے۔ اور ہڈیاں باہر پڑی رہیں۔ چاہیئے تو یہ کہ قبریں اور گہری کھودی جاویں۔ اور ان پر مضبوط لکڑیاں لگائی جاویں۔ جو نہ بہت جلد ٹوٹ جاویں۔ اور نہ ہی کوئی حیوان انہیں اکھاڑ سکے اور نہ یہ ہو کہ کسی کا پاؤں پڑ جانے سے قبر ہی بیٹھ جاوے۔ اور پھر محرم کے دن جو تعزیہ دار اور تماشائی یہاں آتے ہیں اور قبریں روندی جاتی ہیں۔ اس کا مناسب انتظام کیا جاوے۔ جو میرے خیال میں یہ ہے۔ کہ تعزیوں کے یہاں دفن ہونے کو رد کیا جاوے۔ کیونکہ اول تو تعزیوں کا بنانا ہی فضول ہے۔ پھر ان کو دفنانا یہ دوسری حماقت ہے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو پھر تعزیوں کا مدفن ایک گوشہ میں علیحدہ کر دیا جاوے۔ جس کے لئے کافی راستہ چھوڑ دیا جاوے۔ اور قبرستان کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہو۔ المختصر مندرجہ ذیل امور مسلمانان شملہ کی توجہ چاہتے ہیں:۔

(۱) ایک کمیٹی قائم کی جانی چاہیئے۔ جس کے سپرد قبرستان کا انتظام ہو
(۲) کم سے کم ایک آنہ فی گھر سالانہ چندہ عید وغیرہ کے موقعہ پر لیا جاوے۔
(۳) قبرستان کی چار دیواری بنائی جاوے۔
(۴) قبرستان کا راستہ ٹھیک کیا جاوے اور ہمیشہ ٹھیک رکھا جاوے۔
(۵) دروازہ قبرستان بنایا جاوے۔ جس کے اوپر رتنی کا بھی انتظام ہو۔
(۶) قبروں کے درمیان گذرنے کے لئے روشیں چھوڑی جائیں۔ اور سڑک کے قریب قبر کی جگہ کے بعد ایک پورا دو گز چوڑا راستہ پختہ بنایا جاوے۔ تاکہ میتوں کے لیجانے میں سہولیت ہو۔
(۷) قبرستان کے اوپر ہی ایک مختصر سی مسجد بنائی جاوے۔ جس میں پانی کا نل بھی ہو۔
(۸) نقیر قبرستان کے لئے مناسب جگہ بنائی جاوے۔
(۹) قبرستان کے اندر ایک لکڑی کی ٹال ہونی چاہیئے۔ کیونکہ لکڑی کی ضرورت ہر روز پڑتی ہے۔ اور دور سے لانا بہت مشکل ہے۔ ٹال کے ہونے سے نہ صرف مشکلات ہی دور ہونگی۔ بلکہ منافع ہے۔
(۱۰) قبرستان کی تمام آمد و خرچ کا حساب کمیٹی کے سپرد ہونا چاہیئے۔ قبرستان کا فقیر محض بطور ملازم ہونا چاہیئے۔

اس کے علاوہ کمیٹی کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ضروریات قبرستان کو مدنظر رکھے۔ اگر قوم کی خاص مدد کی ضرورت ہو۔ تو قوم کے سامنے پیش کرے۔

وما علینا الا البلاغ (نامہ نگار از شملہ)

عید مبارک | ناظرین پیغام صلح کو عید اضحیٰ مبارک ہو۔ امید ہے کہ دوگانہ کی دعاؤں میں اس خادم دین و ملت کو بھی یاد رکھیں گے۔

اطلاع | عید کی تعطیل کے باعث منگل کا پرچہ شائع نہ ہو سکیگا۔ اب اس کے بعد جمعرات کا ہی پرچہ آپ کی خدمت میں پہنچیگا۔ انشاء اللہ

عید الضحےٰ

وجہ تسمیہ۔ عید کہتے ہیں عود کر آنے والے کو۔ شریعت اسلام میں فطر اور نحر کے دن کے لئے مخصوص ہے۔ چونکہ ان دنوں میں عید کی خوشی منائی جاتی ہے۔ اس لئے عام محاورہ میں ہر ایک خوشی کے دن کو عید کہتے ہیں۔ الضحےٰ۔ دن کا وہ حصہ جبکہ سورج آسمان کے چوتھے حصہ تک اونچا ہوا ہوا ہے ضحےٰ کہلاتا ہے۔ قربانی کے بارے میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص نماز عید سے پہلے ذبح کرے وہ پھر قربانی دے۔ چونکہ وقت نماز چاشت کا وقت ہوتا ہے۔ اس لئے اس عید کا نام عید الضحےٰ رکھا گیا۔

عید الضحےٰ کی بنیاد۔ قرآن حمید سورہ صٰفٰت میں اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا ہے کہ ایک وقت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تبارک و تعالےٰ کے حضور میں عرض کی کہ رب ھب لی من الصلحین۔ اے میرے رب مجھے اولاد صالح میں سے عطا کر۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی دعا کو منظور فرمایا۔ اور غیب سے ندا آئی کہ ہاں ہم تجکو نیک اولاد بخشیں گے۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اور جب آپ جوان ہو گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں چنانچہ آپ نے اس الٰہی ارشاد کے ماتحت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو فرمایا یٰبنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اللہ اللہ باپ ایسا فرمانبردار کہ ایک خواب کی بنا پر اپنے پیارے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے طیار۔ ادھر بیٹا ایسا صالح اور متقی کہ سنتے ہی کہتا ہے یاابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین کہ اے میرے باپ جیسا تجھے حکم کیا گیا ہے کر گزر۔ اللہ کے فضل سے تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیگا۔ جب دونوں اس طرح الٰہی ارشاد کی تعمیل میں طیار ہو گئے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنے جبیں مبارک پر ذبح ہونے کے لئے گر گئے اور اللہ تعالےٰ کے حضور سے ندا آئی کہ اے ابراہیم تو نے خواب کو سچا کر دکھایا۔ اور بات یہ ہے کہ جو لوگ محسن ہوتے ہیں۔ ہم انکو ایسی ہی توفیق بخشا کیا کرتے ہیں۔ یہ تو ایک آزمائش تھی۔ وفدینٰہ بذبح عظیم۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اس کے عوض میں اور جانور قربانی دیدو۔ چنانچہ آپ نے وہ قربانی دیدی۔

اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اصل مقصد قربانی کا انسان میں وہ حالت پیدا ہوتا ہے جس میں یہ ویسا ہی فرمانبردار الٰہی ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے۔ یعنے انسان ذبیحہ کے وقت اپنے نفسانی خواہشات کے ذبح کرنے کو اسی طرح ہمیشہ طیار رہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کے لئے اپنے آپکو طیار پاتے تھے کیونکہ بیٹے کی طرح انسان کا نفس بھی انسان سے ہی پیدا کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کا اسمٰعیل کی طرح فرمانبردار بنانا بھی انسان کے ہی اختیار میں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ نہایت ہی وضاحت سے اللہ تبارک و تعالےٰ نے اس امر کی تشریح فرمائی ہے فرمایا۔ والبدن جعلنٰھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر۔ فاذکروا اسم اللہ علیھا صواف فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر۔ کذالک سخرنٰھا لکم لعلکم تشکرون اور قربانی کے اونٹ بھی تمہارے لئے شعائر اللہ میں سے مقرر کئے ہیں پس ان کے پاؤں باندھ کر انپر اللہ کی بڑائی اور تکبیر پڑھو اور جب اپنی کروٹ پر گر پڑیں۔ پس کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ بے سوال فقیر کو اور سوال کرنے والوں کو۔ اور یہ ان کا اس طرح تمہارے لئے مسخر کرنا اس لئے ہے کہ شاید تم انکی حالت سے سبق حاصل کرکے اللہ کے شکر گذار اور فرمانبردار بن جاؤ۔ اور یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ جو کہ اللہ کے فضل سے تمہارے قبضہ میں دیئے گئے جب اس طرح تمہاری فرمانبرداری کرتے ہیں۔ کہ باوجود اتنا بڑا جانور ہونیکے وہ اپنی گردن تمہارے سامنے لا حاضر کرتے ہیں۔ تو تم جو کہ سب سے زیادہ الٰہی انعامات سے مستفید ہوتے ہو کیوں اپنے خالق اور مالک حقیقی کے سامنے اسی طرح جس طرح کہ یہ چارپائے عملاً شہادت دیتے ہیں۔ اپنے تمام جذبات اور طاقتوں کو طاقت الٰہی میں صرف اور قربان نکرو۔

اس میں بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ انسان کی یہ قربانیاں کیا غرض اور مقصد اپنے اندر رکھتی ہیں۔ بعد اسکے اللہ تعالےٰ نے اس مسئلہ کو بالکل ہی صاف کر دیا ہے جیسا کہ فرمایا لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم کذالک سخرھا لکم لتکبروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم وبشر المحسنین الٰہی رضا جوئی کے مقصد میں تمہیں یہ گوشت اور خون کوئی مدد نہ دیگا۔ اس کے لئے جوش محبت کیفیت ہی جو تمہاری روح میں بوقت ذبیحہ کے اطاعت الٰہی کے لئے بھرا ہوا ہو ان حیوانوں کا تمہارے لئے مسخر کر دینا اس لئے ہے تا الٰہی احسانات کو محسوس کرتے ہوئے تمہاری گردنیں انکے حضور اللہ اکبر کہتے ہوئے جھک جائیں۔ اور اپنے نفس پر اسی طرح تقصیر کی تیز چھری چلا دو۔ جیسے کہ اس ذبیحہ پر چلا رہے ہو۔ ایسے محسنین ہیں کہ انکو بشارت دینے کا ارشاد ہے۔

انتخاب واقعات ومعلومات

وکلاء کی تعداد کو محدود کرنے کا سوال۔ پنجاب ہائیکورٹ نے آئندہ کے لئے وکالت کے کامیاب طلباء میں سے ایک محدود تعداد کو وکالت کرنے کا لائسنس دینے کا فیصلہ دیا ہے۔ ۱۹۱۳ء کے لئے ہائیکورٹ نے یہ فیصلہ طے کیا ہے کہ کامیاب امیدواروں میں سے صرف ۳۰ کو وکالت کا لائسنس عطا کیا جائیگا حالانکہ اس وقت ۵۰ کے قریب طلباء تو ایل ایل بی کلاس لا کالج میں داخل ہیں اور ۶۰ کے قریب سال گذشتہ کے فیل شدہ ہیں۔ جو لا کالج میں حاضری دیئے بغیر ہی امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ویش لکھتا ہے کہ اگر بالفرض ان ۱۱۰ امیدواران وکالت میں سے کم از کم نصف یعنی ۵۵ امیدوار بھی کامیاب ہوگئے۔ تو ۳۰ تو لائسنس حاصل کر لیں گے۔ لیکن باقی ۲۵ کہاں جائیں گے؟ اور ان کی مایوسی اور حوصلہ شکنی کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ اس سے بہتر تو یہ ہوگا کہ بجائے پاس شدہ امیدواروں کا لائسنس محدود کرنے کے نئے طلبا کا داخلہ ہی محدود کر دیا جائے۔

قابل فخر کامیابی۔ اگرچہ ہندوستانی نوجوانوں کو امتحان انڈین سول سروس میں نہایت غیر موافق حالات میں انگریز نوجوانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ تاہم انہوں نے ایک دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ وہ قابلیت اور ذہانت کے لحاظ سے دنیا کی کسی قوم سے دوسرے نمبر پر نہیں۔ اس سال ۷ہم اسامیوں میں سے ۹ ہندوستانی سپوتوں کے حصہ میں آئی ہیں اور بقول ٹائمز آف انڈیا یہ دوسرا سال ہے کہ ہندوستانیوں نے پہلے درپے امتحان میں آزادانہ مقابلہ میں اول درجہ حاصل کیا ہے۔ گذشتہ سال مسٹر کرپالنی نے آخری امتحان میں ۷۴۴ نمبر حاصل کرکے اول درجہ حاصل کیا تھا۔ اور امسال ٹرنٹی کالج کیمبرج کے طالب علم لالہ رام چند فائل میں اول رہے ہیں ان کے علاوہ جو چھ ہندوستانی طلبا اور کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے نتائج بھی نہایت شاندار ہیں۔ (ویش)

ترکی تمسک۔ بڑی تعداد میں فرنچ بنک کے پاس جن کا پورا پتہ درج ذیل ہے آگئے ہیں۔ امید ہے کہ اب جبکہ ترکوں کی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔ انہوں نے نہ صرف ایڈریانوپل کو واپس لے لیا۔ بلکہ آئندہ چل کر ان کے فروغ پانے اور پھلنے کی اور بھی روشن ورہیں ولیلیں موجود ہیں۔ ہمدرد مسلمان ترکی تمسکوں کے خریدنے میں بڑی سرگرمی کا اظہار کریں گے۔ اور دنیا پر ثابت کر دیں۔ کہ مسلمان زبانی جمع خرچ کرنے والے نہیں

Comptoir National Descom

Pateola Punjab

پاہز ایکسیلنسی خلیل خالد بے منیجر تاج محل ہوٹل بمبئی۔ سے استفسار کریں

قبول اسلام ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو برلی میں ایک یوروپین جنٹلمین مسمی ڈی۔ ایچ بارنر سید عبدالودود کے ہاتھ پر بلیب خاطر شرف باسلام ہوئے اسلامی نام محمد ابراہیم رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت بخشے۔

ناک کاٹ لی۔ لیڈیز کلب بھوپال کی ملازمہ کی ناک ایک شخص نے اس بنا پر کاٹ ڈالی۔ کہ مساۃ مذکور کی کسی شخص سے آشنائی تھی مجروحہ شفاخانہ میں ہے اور ملزم فرار ہے۔

موٹر اور لائٹ ریلوے۔ سنا جاتا ہے کہ ریاست بھوپال میں موٹر چلانیکا ٹھیکہ بمبئی کے ایک متمول سوداگر نے لیا ہے۔ لائٹ ریلوے کی بھی تجویز ہو رہی ہے۔

ایک طالب علم کو سزا۔ کالی پرشاد بنرجی نامی ایک طالب علم و جو گوپال پور اور کواکوری کی ڈکیتیوں میں ملوث تھا۔ مداری پور کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ۶ ماہ قید کی سزا دی تھی۔ کیونکہ اس نے اپنے ہمراہیوں کو بذریعہ تار خطرہ سے خبردار کیا تھا۔ اور یہ تار راستہ میں حکام کے ہاتھ لگ گیا تھا

تردید۔ مرچنٹ بنک بمبئی کی مجلس منتظمہ نے اس بیان کی تردید کر دی ہے کہ بورڈ کا ارادہ بنک کو بند کرنے اور بطور خود تصفیہ حساب کر دینے کا ہے

معاملات تبت۔ پایونیر کا بیان ہے کہ ممبران تبت کانفرنس کے لئے دہلی میں مکانات سکونت کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو اس ہفتہ میں غالباً آ جائیں گے

تعمیر دہلی کے تخمینے۔ شاہی شہر دہلی کی تعمیر کے تخمینے آٹھ دس روز میں گورنمنٹ ہند کے محکمہ تعمیرات میں موصول ہو جائیں گے۔

خالی اسامی۔ سرسپو بارنبس کے استعفےٰ سے انڈیا کونسل میں جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ وہ غالباً ابھی پر نہ کی جائے گی۔ کیونکہ صاحب وزیر ہند کونسل مذکور میں اصلاح و ترمیم کرنے والے ہیں۔

پیام رسانی کا جدید انتظام۔ محکمہ آب وہوا وموسم اس امر کے انتظام میں مصروف ہے کہ جہازات سے بلا تار پیام رسانی کے ذریعہ موسمی حالات معلوم کرکے بندرگاہوں کو آنے والے طوفان اور موسمی انقلابوں کی قبل از وقت اطلاع دے دیا کرے۔ اور وہاں سے بوقت ضرورت مختلف جہازوں کو موسم کی حالت سے خبردار کر دیا جائے۔ اکثر جہازوں پر بلا تار پیام رسانی کے آلات نصب ہو جانے کی وجہ سے اس انتظام میں آسانی ہو گئی ہے۔

ڈکیتی کے الزام میں ترمیم۔ ہریا ناتھ دت نامی جس شخص کو ڈکیتی کے الزام میں ماخوذ کرکے عدالت میں پیش کیا گیا تھا اور اس کے پاس سے چند مشتبہ خطوط بھی برآمد ہوئے تھے۔ لیکن عدالت نے کافی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے ملزم کو رہا کر دیا۔ اور اب اس پر از سر نو مقدمہ چلایا گیا ہے جسکی سماعت ہنوز جاری ہے۔

پھر جاری ہوگیا۔ قریباً دو ڈھائی مہینے تک بند رہنے کے بعد زمیندار روزانہ یکم نومبر سے جاری ہو گیا۔ دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اخبار مذکور کے مطبع سے مظالم مقدونیہ کے حالات شائع کرنے کی پاداش میں دو ہزار کی ضمانت طلب کی تھی۔ لیکن جب کانپور والا اخبار نے صاحب ممدوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض ومعروض کی۔ تو ایک ہزار کی رقم معاف کر دی اور کار کنان زمیندار نے ایک ہزار روپیہ داخل خزانہ سرکار کرکے اخبار کے مکرر اجرا و اشاعت کا اہتمام کیا

مقدمہ۔ کریڈٹ بنک کی شاخ کراچی کے منیجر اور تین کلرکوں پر خلاف قانون لین دین کرنے کے مقدمات دائر ہیں۔ مسٹر سٹوارٹ سپرنٹنڈنٹ پولس نے شہادت میں بیان کیا۔ کہ بنک کی تین کتابیں غائب ہیں۔ جن میں منیجر سے لین دین کے متعلق خط وکتابت نقل کی گئی تھی۔ بنک کے ایک عہدہ دار کا بیان ہے۔ کہ یہ کتابیں خود منیجر نے گم کر دی ہیں۔

ایک اور بنک کا دیوالہ۔ کاٹھیاواڑ اور احمد آباد بنکنگ کمپنی نے بھی روپیہ کی ادائیگی بند کر دی ہے۔ اس بنک کا صدر دفتر احمد آباد میں۔ اور ایک شاخ بمبئی کالبا دیوی روڈ میں ہے۔ ان کے دروازوں پر نوٹس لگا دیئے گئے ہیں۔

بنک کو امداد۔ انڈین سپیشی بنک کی حالت کاٹھیاواڑ کے والی ریاست کی امداد سے مستحکم ہو گئی ہے۔ اور اس نے گذشتہ چار ہفتہ کے اندر ۹ لاکھ سے زیادہ روپیہ اپنی آمدنی سے حصہ داروں کو واپس دے دیا ہے۔ اور اس تازہ امداد سے بنک کی مالی حالت نسبتاً اچھی ہو گئی ہے۔ والی ریاست مذکور نے ۵۰ لاکھ روپیہ بطور قرض دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جس میں سے نصف رقم بنک کو ادا کر دی گئی ہے۔ اور باقی بھی عنقریب دیدی جاوے گی۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس (علی گڑھ ۵ نومبر) آنریری سکرٹری صاحب کانفرنس مذکور الصدر اطلاع دیتے ہیں کہ سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی کے ایک جلسہ میں جو ۲ نومبر کو علی گڑھ میں ہوا۔ آنریبل جسٹس شاہ دین جج چیف کورٹ پنجاب لاہور آئندہ سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے منتخب کئے گئے جلسہ مذکور آگرہ میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

سنبھالنے کی کوشش۔ بنک بمبئی نے دلالوں اور کاروباری لوگوں کی مدد میں سہولت پیدا کرنے کے لئے اپنی شرح سود ۵ فی صدی کر دی ہے نیز ملی کارخانوں کے حصص کی قیمت کو انحطاط سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک سنڈیکیٹ بنانے کی تجویز کی جارہی ہے۔ جو کمپنیوں کے حصے خرید کر بازار کی حالت سنبھالے

اپیل خارج۔ حکم عدالت لیکویڈیٹر مقرر کئے جانے کے خلاف پیپلز بنک کی طرف سے جو اپیل عدالت ہائی کورٹ میں دائر کیا گیا تھا۔ وہ منگل کے روز جسٹس راٹیگن کے اجلاس سے خارج ہو گیا ہے۔

کتاب فتوحات مکیہ کا اردو ترجمہ

اسلامی فلسفہ کے گنج مخفی یا بالفاظ دیگر خزانہ تصوف کی کسی تعریف کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی جبکہ اس کے مؤلف وحید العصر اول الصوفیہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا جاوے اس کتاب کے خطبہ و دیباچہ کامل کا اردو ترجمہ مستقل کتابی صورت میں چھپ چکا ہے۔ حقائق کا خزانہ ہے۔ ضخامت ۱۸۴ صفحہ قیمت ایک روپیہ (عہ) معہ محصولڈاک۔ اور باب اول کامل کا ترجمہ چند روزہ کو شائع ہونے والا ہے۔ جس کی قیمت ۴ اور ضخامت ۸۴ صفحہ ہوگی۔ مستقل خریداروں میں نام درج رجسٹر کرائیے

المشتہر

مہتمم ترجمہ فتوحات مکیہ۔ ڈاک چینگا بنگیال تحصیل گوجرخان

ضلع راولپنڈی پنجاب

[illegible] باہتمام ... چھپ کر دفتر پیغام صلح احمدیہ بلڈنگس لاہور سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

جلد ۱ ‖ لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۳ ر نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳ ر ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری المقدس ‖ نمبر ۵۳

تازہ برقی خبریں

بابعالی کے تازہ مطالبات (ایتھنز ۱۰ نومبر) بے حد تاخیر کے بعد ترکی دکلائے صلح کو ہدایات جن کا عرصہ سے انتظار تھا موصول ہو گئی ہیں اور گفتگوئے صلح پھر جاری ہو گئی ہے لیکن اس وقت ان ہدایات نے جلدی فیصلہ ہونے کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے کیونکہ صرف یہی نہیں کہ بابعالی نے کوئی رعایت نہیں دی بلکہ جدید مطالبات بھی پیش کئے ہیں اور یونانی وزیر خارجہ نے ان پر بحث کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جبتک کہ مجلس وزراء اس پر غور نہ کرے۔

ایشیائے کوچک میں تعمیر ریلوے (لندن ۱۱) جاوید پاشا نے جو قسطنطنیہ سے برلن پہنچکر ریوٹر کے قائمقام سے کہا کہ اگرچہ متعدد مشکلات حائل ہیں جن کے حل کرنے میں بہت سا وقت صرف ہوگا لیکن ایشیائے کوچک میں تعمیر ریلوے کی گفتگو بتدریج ترقی پذیر ہے اور غالباً اختتام نومبر سے قبل اس گفتگو کی تکمیل ہوگی فی الحال میں جرمن بنک سے جو اناطولیا و بغداد ریلوے کا قائمقام ہے حسب ذیل شاخہائے ریلوے کے نقشوں پر بحث کر رہا ہوں۔ شاخ مابین بغداد و بصرہ ایک شاخ جو کانیکن تک جاکر آیندہ روسی ریلوے واقع ایران سے ملحق ہو جائے۔ نیز شاخہائے مابین ملطیہ و سیواس اور انقرہ و سیواس جو فرانسیسی لائن سے سمسون اور ارجین کے درمیان ملحق ہوں۔ دوسری شاخیں بھی زیر تجویز ہیں جاوید پاشا نے یقین ظاہر کیا ہے کہ مشرقی ایشیائے کوچک کیلئے فرانسیسی زیادہ موزوں حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ سیواس کو جانیوالے مال کیلئے انگورہ سیواس لائن کی بجائے سیدھا سمندر کے راستہ سمسون جانا زیادہ پسند کیا جائیگا

ڈربن میں ابتری (ڈربن ۱۱) ڈربن کے ہندوستانی ملازم بہت ہی مذبذب حالت میں ہیں کہتے ہیں کہ انہیں ہر روز دھمکایا جاتا ہے۔ کوئلہ کے کاروبار میں سخت دقت واقع ہو رہی ہے کئی کانیں تقریباً بالکل بند ہو گئی ہیں۔

افریقہ میں اطالوی پیش قدمی (روما ۱۰ نومبر) ایک اطالوی اخبار بیان کرتا ہے کہ وزیر نو آبادیات نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے کہ ہمیں فیضان پر قبضہ کرنے کی غرض الخلیج ہے جسمیں چند خانہ بدوش قبائل آباد ہیں جو بالکل وحشیانہ قتل و غارت میں زندگی بسر کرتے ہیں ہمیں فیضان پر قابض ہونا اپنی نو آبادی کی حفاظت اور فرانس کی درخواست کے باعث لازمی ہے۔ کیونکہ فرانس ایسے غیر محکوم قبایل کو اپنے افریقی مقبوضات کیلئے خطرناک سمجھتا ہے۔ ہم دیسی فوج سے فیضان پر حملہ کریں گے جسمیں ایکہزار اطالوی بغرض استحکام شامل کر دیئے جائیں گے۔

کے متعلق لکھتا ہے کہ اگر دول یورپ طرفدارانہ دخیل نہوں تو ریاست ہائے بلقان میں ہر ایک کی اپنی خواہشات کچھ زیادہ سنگین نہیں ہیں۔ اور دول کیطرف سے طرفداری و دخل وہی عمل میں نہ آئیگی۔ اخبار مذکور مسٹر ایڈورڈ گرے اور وزیر اعظم روس کی اُن تقریروں کا حوالہ دیتا ہے۔ جو نیوکیسل اور پیرس میں ہوئی تھیں۔

وزیر اعظم روس کا بیان (لندن ۸ نومبر) روسی وزیر اعظم آج پرائیویٹ سیر و تفریح کیلئے پیرس آیا ہوا ہے۔ اس نے ٹیمس کے قائمقام سے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ یونان بھی سرویا کی طرح دول کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کر دے گا۔ اور بلغاریہ ایک جدید مخمصہ میں گرفتار ہونیکی عاجلانہ کوشش نہ کریگا۔

مسلم لیگ کی عرضداشت (لندن ۱۰ نومبر) مسلم لیگ نے پچھلے دنوں ایک عرضداشت انڈیا آفس میں پیش کر کے استدعا کی تھی کہ گورنمنٹ ریاستہائے بلقان سے معاہدہ برلن کی ان دفعات کے واجب العمل ہونے کا حتمی وعدہ کرائے جن میں تمام طبقات رعایا کو کامل مذہبی و تمدنی آزادی اور مساوی حقوق دینے کی ضمانت کی گئی اور ان دفعات کی صدق نیت سے تعمیل کرنیکا اطمینان حاصل کرے۔ عرضداشت میں بتایا گیا تھا کہ اگر برٹش گورنمنٹ کی طرف سے ایسی کارروائی عمل میں آئیگی تو نہ صرف مسلمان رعایا کو بلکہ تمام بلقان کے فرقوں کو بھی فائدہ پہنچیگا۔ اور مسلمانان ہند اسے بحالت تشویش برٹش گورنمنٹ کی ہمدردی کا خاص ثبوت تصور کریں گے۔

مسٹر امیر علی سے ہمدردی (لنڈن ۸ نومبر) اسل راپرٹس نے مسٹر امیر علی کو لکھا ہے کہ مجھے آپ کا یہ ارادہ معلوم ہونے سے افسوس ہوا کہ آپ مسلم لیگ لنڈن کی صدارت سے استعفا دینا چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے اپنے ہم مذہبوں کے جذبات غم و غصہ کو روکنے کیلئے کس قدر کام کیا ہے جبکہ وہ جنگ طرابلس و بلقان کے دوران میں انگلستان کی روش کو نامناسب سمجھکر اس سے سخت ناراض ہو رہے تھے۔ اس لئے مجھے آپ کے استعفیٰ کا سخت افسوس ہے۔ ارل رابرٹس دریافت کرتے ہوئے کہ کیا ابھی اس فیصلہ کے واپس لینے کا وقت گذر گیا ہے۔ جس کے باعث آپ کو اور آغا خاں کو استعفا دینا پڑا ہے۔

عازمان حج کے جہاز کو حادثہ (۱۱) جدہ کی تار خبر ہے کہ الفینڈ نامی جہاز جو بمبئی سے ۹۰۰ حاجی لیکر آرہا تھا کامران میں ساحل پر چڑھ گیا ہے جہاز "کوثت" کو اس کی مدد کیلئے جانیکا حکم دیا گیا ہے

بعد کی خبر (بمبئی ۱۰ نومبر) عرب سٹیمر کمپنی سے جہاز الفینڈ کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ جہاز مذکور کے تمام مسافر جہاز موسومہ "کوثت" پر سوار کرا کر منزل مقصود پر پہنچا دیئے جائیں گے

ہندیان کینیڈا (وکٹوریہ برٹش کولمبیا ۹ نومبر) ہندوستانیوں کے ایک عام جلسہ نے حضور ڈیوک آف کناٹ۔ سر ایڈورڈ گرے اور لارڈ ہارڈنگ سے بذریعہ تار استدعا کی ہے کہ اپنے اثر و اقتدار سے کام لیکر قانون نو آبادگان کے اُس فقرہ کو منسوخ کرا دیں جسکی رو سے ہندیوں کو کینیڈا میں اس وقت تک داخل ہونے کی ممانعت ہے جبتک وہ اپنے ملک ولادت سے براہ راست کوئی سلسلہ جہاز رانی قائم نہیں۔ لہذا اس شرط کا پورا کرنا غیر ممکن ہے۔

اہل ایشیا کا داخلہ بند (مالکرسٹ ۹ نومبر) ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی ہے کہ ایشیائیوں کے مزید داخلہ کا سدباب کرے۔

ایک اور ہوم رول کا قضیہ (لنڈن ۹ نومبر) مسٹر بکنین ڈنڈی ایڈنبرا میں سکاٹ لینڈ کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ سکاٹ لینڈ کا موجودہ نظم و نسق نہایت مضحکہ انگیز ہے مقرر نے خاص دو مطالبوں کی تائید کی اول اسکاچ لوگوں کو وضع قوانین کا اختیار ہو اور دوسرے وسیع تر حق انتخاب دیا جائے جسمیں عورتیں بھی شریک ہوں۔

ہندیوں کی درگت (مالکرسٹ ۷ نومبر) آج مسٹر گاندھی گرفتار کر لئے گئے ہیں انہیں ۱۴ نومبر تک مہلت دی گئی ہے اور ۵۰ پونڈ کی ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے ساتھی گرفتار نہیں کئے گئے اور اپنے سفر میں مشغول ہیں۔ مزید ۲۰۰ ہندوستانی آج صبح ٹرنسوال کی سرحد میں داخل ہوئے انہیں کسی نے نہیں روکا۔

مسٹر گاندھی کی گرفتاری (دہلی ۸) مسٹر گاندھی کی گرفتاری کے متعلق مسٹر گوکھلے کو حسب ذیل برقی پیغام مسٹر کالن بیک کی طرف سے موصول ہوا ہے جو مسٹر گاندھی کے رفقا میں سے ہیں:۔

از مقام مالکرسٹ۔ گاندھی اور دو ہزار چھ سو آدمی چارلس ٹاؤن سے منزل بمنزل روانہ ہوئے۔ برن سانڈ کے ۲ سو آدمیوں میں سے ۹ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور باقی جنمیں ۱۲۰ عورتیں اور ۲۰ بچے ہیں بلا مزاحمت مالکرسٹ کی حدود سے گذر گئے ہیں اور ٹالسٹائی فارم کو جا رہے ہیں

دفتر نو آبادیات کا جواب (لنڈن ۱۱) مسلم لیگ کی عرضداشت کے جواب میں دفتر نو آبادیات نے ظاہر کیا ہے۔ کہ امپیریل گورنمنٹ زنجبار کو مشرقی افریقہ میں شامل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی

آغاخان کی چٹھی (۱۰ ۸) ہز ہائینس آغا خاں نے سید وزیر حسن کو ویسی ہی چٹھی لکھی ہے جیسی کہ مسٹر امیر علی کو لکھی تھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم ۞

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۳- نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۲۵

ترقی کے لئے قربانی کی ضرورت

عید گزر چکی ناظرین کو مبارک ہو۔ دنیا میں انسان سینکڑوں کام کرتا ہے لیکن ایسے اشخاص بہت کم ہیں جو یہ غور کریں کہ وہ کوئی کام کیوں کرتے ہیں خاص کر مذہبی دنیا میں تو اندھی تقلید ایسی خطرناک طور پر پھیلی ہوئی ہے کہ الاماں۔ وہ قومیں جن میں تحقیقات کا مادہ اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ اگر ایک طرف آسمان کو پرواز کر کے عبور کر لینا چاہتی ہیں تو دوسری طرف زمین کی ہر ایک گہرائی میں سے گذرنا بھی ناممکن خیال نہیں کرتی ہیں۔ ان کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کمزور انسان کو خدا بنا کے بیٹھے ہیں۔ اس کی خاطر لکھو کہا بندگان خدا کی جانیں قربان کرنے کو طیار ہیں۔ لیکن یہ نہیں سوچتیں کہ ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کہیں آگ کی پرستش ہے۔ کہیں بتوں کی پرستش ہوتی ہے کہیں سورج کو ماتھا ٹیکا جا رہا ہے۔ کہیں جل پر دا ہو رہی ہے۔ کہیں قبروں سے مرادیں مانگی جا رہی ہیں۔ اور کہیں انسانوں کے آگے سجدہ کیا جاتا ہے فلسفیانہ ایک عجیب نظارہ ہے۔ جو ایک عاقل انسان کو حیران کر دیتا ہے اور وہ سمجھ نہیں سکتا کہ کیوں ایسا ہوتا ہے۔ اگر ایک طرف اعتقادات میں اس طرح اندھی تقلید ایک انسان کو قادر مطلق واحد لاشریک خدا سے دور رکھتی ہے۔ تو دوسری طرف رسوم میں بھی خواہ مذہبی ہیں یا ملکی دونوں انسان اپنی عقل سلیم کو استعمال کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اور مذاہب تو بجائے خود رہے بدقسمتی سے مسلمانوں میں بھی یہ مرض زور پر ہے کلمہ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ سب رسمی طور پر ادا کئے جاتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ دنیاوی معاملات میں تو بال کی کھال بھی اتار لیتے ہیں۔ لیکن ان دینی مسائل میں عقل کو معطل رکھنا عین فرض سمجھا جاتا ہے۔ اور دیگر عبادات کو چھوڑ کر آج ہم مسئلہ مندرجہ عنوان پر ہی غور کریں گے جو کہ مسئلہ قربانی ہے مسلمانوں کو حکم ہے کہ حج کے روز ان میں سے ہر ایک جو کہ استطاعت رکھتا ہو۔ کوئی چارپایہ حلال اور طیب ہے۔ اللہ کے لئے قربان کرے۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل ہر جگہ ہوتی ہے حج کے دنوں میں ساری دنیا کے مسلمان حسب استطاعت قربانیاں کرتے ہیں۔ اور اللہ کی بڑائی بیان کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔ اور یہ روز مسلمانوں کے لئے روز عید ہوتا ہے۔ جو عید الضحیٰ کہلاتا ہے۔ کرنے کو لاکھوں انسان اس حکم کی تعمیل کر جاتے ہیں۔ مگر کوئی نہیں سوچتا کہ کیوں وہ ایسا کرتا ہے اور اس کے ایسا کرنے سے اسے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ساری عمر عیدیں کرتے گذر جاتی ہے لیکن اصل مقصد سے بے خبر رہتے ہیں۔

اللہ تبارک تعالےٰ کا کوئی حکم عبث نہیں ہوتا۔ ہر حکم میں انسان کے لئے بہتری اور ترقی کے سامان بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو کہ انسان خود غور نہیں کرتا۔ اس فرمان ایزدی میں چند ایک اسرار ہیں۔ جو جنکا اظہار ہم اس زمانہ میں دنیا ے اسلام کی آگاہی کے لئے نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم اس کے ہر ایک پہلو پر کچھ مختصراً عرض کرینگے۔

(۱) دنیا میں یادگاریں قائم کی جاتی ہیں تاانسان ہیں ان کے ذریعہ نیک کام کرنے کی تحریک اور بدی سے بچنے کی تحریص پیدا ہو۔ بڑے بڑے سپہ سالاران کے بت بڑے بڑے قوم کے خدمتگذاروں کی یاد ہیں۔ عالیشان مکانات ہمیں دنیا میں نظر آتے ہیں۔ یہ بت اور یہ ہال اور یہ ہسپتال کیوں بنائے جاتے ہیں۔ صرف ان کی دو غرضیں ہیں اول یہ کہ لوگ ان انسانوں کے نقش قدم پر چل کر ویسا بننے کی کوشش کریں دوئم یہ کہ اُن کا نام دنیا میں دیر تک زندہ رہے۔

اس حکم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی یادگار قائم کی ہے اور بتایا ہے کہ اگر تم دائمی عزت اور زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے قلوب میں وہی حالت فرمانبرداری آلہی کی پیدا کرو۔ جو کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے دکھائی۔ باوجود پیرانہ سالی کے جبکہ عمر [illegible] ہیں کہ بظاہر سب امیدیں اولاد کے حصول کی منقطع ہو چکی ہوتی ہیں ایک صالح اور جوان بیٹے پر جس کے متعلق بڑی بہت امیدوں سے بھرا ہوا ہو۔ اللہ کے حکم کی متابعت میں چھری رکھ دینا اور پھر اس نوجوان کا عالم شباب میں ہی اللہ کا حکم سنتے ہی گردن کٹوانے کے لئے زمین پر لیٹ جانا۔ ایسا امر نہیں جس کی قدر نہ کی جاوے۔ چنانچہ انکی قدر کی گئی۔ اور اس قربانی کے بدلے وفدیناہ بذبح عظیم۔ ایک اور آیا۔ ملاحظہ۔ اور ان کا نام دنیا میں صالحین میں باقی رکھا۔ یہانتک کہ آج یہودی عیسائی۔ مسلمان سب آپ کے نام سنتے ہی درود و صلوٰۃ آپ بھیجتے ہیں اور جس جگہ آپ نے اینٹ لگائی وہ وادی غیر ذی زرع ہونے کے باوجود وہاں کروڑہا انسان ہر سال کھینچے چلے جاتے ہیں۔ پس اے مسلمانو سمجھو اور غور کرو کہ یہ حکم تم سے کیا چاہتا ہے؟ یہ چاہتا ہے کہ تمہارے قلوب آلہی فرمانبرداری میں ابراہیم اور اسمٰعیل کیطرح بننے کو کوشش کریں اور جب بکرے پر چھری چلے تو وہ اس لئے نہ ہو کہ تم اس سے کھا کر اپنے جسم کی بھوک کو دور کرو۔ اور زبان سے مزے اڑاؤ اور صحت کی ترقی کے لئے استعمال کرو۔ بلکہ اس لئے بھی تاکہ تم اپنی دل کو ایسا فرمانبردار آلہی بناؤ جیسا کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ تاکہ تمہاری روح کی دائمی زندگی کی خواہش بھی پوری ہو جائے اور روح ان سب امراض سے جو نافرمانی آلہی کا نتیجہ میں پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ اور تم ایسی روحانی زندگی حاصل کرو۔ جو کہ ابدی بہشت کی وارث ہو۔

پس اس میں جہاں ایک طرف اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی دائمی عزت و اکرام کو قائم کیا ہے اور اُن کی ترقی درجات چاہتی ہے۔ وہاں مسلمانوں کو بتایا ہے۔ کہ تم اپنی حالت کو درست کرو تاکہ تم بھی ابراہیم اور اسمٰعیل کی طرح دنیا میں زندہ اور ممتاز کئے جاؤ۔ یہاں پر ایک سوال اٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ قربانی کی تو کیوں وہ ایسے عالی مقام پر پہنچائے گئے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ترقی کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور چونکہ حضرت ابراہیم نے قربانی کی اس لئے وہ لازماً ممتاز کئے گئے۔ ذیل میں ہم دکھائینگے کہ کس طرح بغیر قربانی کے ترقی ناممکن ہے۔ اور نیز یہ بھی کہ دنیا کی ہر ایک چیز میں قربانی کے بعد ایک ترقی ہوتی ہے۔

معدنیات سے لیکر نباتات حیوانات اور انسان تک میں غور کر جاؤ۔ یہ اصول ہمیں ہر پہلو سے پورا ہوتا نظر آتا ہے۔

علم کیمسٹری کے جاننے والے اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ جب ہائیڈروجن گیس آکسیجن سے ملکر اپنے آپ کو فنا کر دیتی ہے۔ تو پھر ان دونوں سے ایک نہایت مفید چیز بن جاتی ہے۔ جس کو پانی کہتے ہیں اور جب سوڈیم کلورین میں اور کلورین سوڈیم میں فنا ہو جاتے ہیں تو ایک بالکل اوصاف میں نئی چیز نمک پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا نہ وہ رنگ نہ وہ بو اور نہ وہ ذائقہ ہوتا ہے جو کہ پہلی دونوں اشیا کا تھا۔ یہاں غور طلب امر یہ ہے کہ ہائیڈروجن کی ذات موجود رہتی ہے اگرچہ اس کے اوصاف فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان جو خدا کے عشق میں اپنے آپکو فنا کر لیتا ہے اس کا نام تو موجود رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ نہیں ہوتا۔ ایک نہایت ہی اعلےٰ اور افضل چیز بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انا بشر مثلکم یوحیٰ الی۔ کہ میں تمہاری طرح انسان تو ہوں لیکن قرب آلہی میں یہاں تک بلند مرتبہ ہوں۔ کہ مجھ پر وحی آلہی ہوتی ہے۔ پھر فرمایا فکان قاب قوسین او ادنےٰ۔ خدا اور انسان کی جو دو قوسیں ہیں ان کا وتر ہوں۔ اسی طرح حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

دمبدم روح القدس اندر معینی می دمد

من نمی گویم مگر من عیسےٰ ثانی شدم

انسانیت کے جامے میں ایسا بالا ہوں کہ روح القدس میرے میں ہر دم پھونکتی ہے۔ میں کہہ نہیں سکتا لیکن ترقی کرتے کرتے میری حالت عیسےٰ ثانی سے کم نہیں ہے۔ جب غلام احمدؐ نے اپنے آپکو احمدؐ میں فنا کر دیا تو وہ بروز احمدؐ بن گیا اور فرمانے لگا ؎

منم مسیح ببانگ بلند می گویم ؞ منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبےٰ باشد

معدنیات میں بھی بغیر فنا کے ترقی نہیں ہو سکتی۔ پھر اجسام سماوی میں دیکھا جاوے تو موجودہ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج میں سے جب ایک حصہ نے اپنے آپکو فنا کر دیا تو زمین بن گئی۔ اور زمین کا ایک حصہ فنا ہو گیا تو چاند بن گیا۔ پھر نباتات میں جب ایک بیج زمین میں اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے اجزا بھی متفرق ہو جاتے ہیں۔ تو پھر وہ ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ اور ایک پیڑ بن جاتا ہے۔ اور ایک سے سینکڑوں دانے بن جاتے ہیں۔ لیکن وہ دانہ جو اپنے آپکو فنا نہیں کرتا۔ وہ وہیں برقرار رہتا ہے یہاں تک کہ قوانین قدرت کے ماتحت یا تو وہ دنیا سے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔ یا جنگل کے جانور اس کو چگ جاتے ہیں اور وہ ان کے جسم میں فنا ہو جاتا ہے۔

پھر حیوانات میں وہ جانور جو کہ دودھ دیتے ہیں اور مالک کی خدمت کرتے ہیں اپنے قوائے کو ان کی نوکری میں لگا دیتے ہیں مالک انکی حفاظت کرتا ہے۔ ان کے لئے چارہ اور دانہ مہیا کرتا ہے۔ وہ گراں قیمت ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ جو کہ ایسا نہیں کرتے ان کو جنگل کے درندے بیدردی سے ہلاک کر دیتے ہیں۔ یہی حال انسان کا ہے۔ وہ انسان جو کہ اللہ کی فرمانبرداری میں اپنے آپ کو فنا کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے آپ میں پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ وہ آلہی قرب حاصل کرتے ہیں اور دنیا میں ممتاز کئے جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام ہر ایک عبادت میں انسان سے ایک قربانی چاہتا ہے یومنون بالغیب میں اگر انسانی خیال کی کسی حد تک قربانی چاہی ہے تو یقیمون الصلوٰۃ کے فرمان میں وقت کی قربانی مانگی ہے اور مما رزقنہم ینفقون میں مال کی قربانی چاہی۔ اور اس حج کے حکم میں ملک اور عزیز و اقربا کی قربانی چاہی ہے۔ اور پھر اس طرح سے حضرت ابراہیمؑ کی سنت میں جان کی قربانی کا ارشاد ہے۔

پس مسلمان اگر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس راہ کو اختیار کریں اور اپنی ہر ایک عبادت میں یہ روح پیدا کریں۔ انکی قربانیاں تب قبول ہو سکتی ہیں۔ اور یہ تب ہی دنیا میں ممتاز قوم ہو سکتے ہیں جب ابراہیمؑ بن جاویں۔ کیونکہ کوئی وجہ نہیں کہ جب ایک وادی غیر ذی زرع کا رہنے والا ابدی عزت اور زندگی حاصل کر سکتا ہے تو کیوں تم اگر ان کے مثل اپنے آپ کو بناؤ تو کامیاب نہ ہو ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے

حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے۔

کانفرنس کا آیندہ اجلاس اور ایک ضروری التماس

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے آئندہ اجلاس کے متعلق جو آگرہ میں منعقد ہونیوالا ہے زندہ دلان پنجاب کو زور سے توجہ دلائی گئی ہے کہ اس میں ضرور شریک ہو کر نہ صرف کل مسلمانان ہند کی عام ترقی تعلیم کے وسائل سوچنے میں اپنے قیمتی مشورے سے فائدہ پہنچائیں بلکہ اپنے صوبہ کے تعلیمی مسائل کو بھی دیگر ماہرین تعلیم کی امداد سے حل کریں۔

امید ہے کہ جن احباب کو شغلہ کانفرنس سے دلچسپی ہے وہ ضرور اس میں شامل ہو کر اس سالانہ قومی میلہ کی رونق بڑھائینگے۔ ہمیں تو ہر اجلاس کے موقعہ پر رہ رہ کے یہ خیال آتا ہے کہ اس شاندار مجلس نے قوم کا بلا مبالغہ لاکھوں روپیہ ریل کے کرایوں وغیرہ میں خرچ کرا کے تا حال کوئی ایسا مستقل عملی کام نہیں کیا جو سالہا سال کی سرگرم کوششوں۔ اور اس صرف کثیر وغیرہ کا قابل فخر یا طمانیت بخش ہی نتیجہ کہا جا سکے مسلم یونیورسٹی کا سوال ابھی کھٹائی میں پڑا ہے۔ اسکا مینہ تعلیم نسواں جسے بہی خواہان قوم نجات ملت کا دارومدار سمجھتے ہیں۔ اس وقت تک کوئی کار نمایاں کر کے نہیں دکھلا سکا۔ صیغہ اصلاح تمدن کا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے۔ علیٰ ہذا ترقی اردو کو بھی سمجھ لیجئے ایضاً سمجھو۔ ہمیں کانفرنس سے خدانخواستہ کسی طرح عناد یا مخالفت نہیں ہے۔ مگر میدان عمل میں اپنے ابنائے ملت کی سستی دیکھ دیکھ کر رنج ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ عاملان کانفرنس آئندہ ہی کسی طرح تلافی مافات کی توفیق پا سکیں۔ ورنہ نرے نمائشی جلسوں میں قوم کی قوت ثروت اور وقت عزیز رائگان کھونے سے تو یہی بہتر ہے کہ صرف کارکن لوگ نہ صرف ہر سال بلکہ جب ضرورت ہو۔ ضابطہ پورا کرنے کو ایک جگہ مل بیٹھا کریں۔ باقی تبادلہ خیالات۔ نیز بھی چندہ۔ اطلاع تجاویز وغیرہ ساری باتیں [illegible]

افسوس ہے کہ پچھلے دو تین پرچے مجبوراً گھٹیا کاغذ پر چھاپنے پڑے مگر الحمد للہ کہ اب کاغذ کا انتظام ہو گیا ہے آئندہ پیغام صلح گلانی کاغذ پر چھپا کریگا [illegible]

کا درد ہے عام اس سے کہ وہ تعلیمی ہوں یا متعلق بہ اصلاح معاشرۃ وغیرہ ان کے لئے کام کرنے کی سو صورتیں نکل سکتی ہیں جن سے نتائج زیادہ مفید مترتب ہوں۔ اور زیر باری و زحمت کم ہو۔ ہاں ان کی نسبت ہم کچھ کہتے نہیں جو سیر و تفریح۔ دل لگی۔ چند روزہ رونق اور دکھاوے کے تکلفات بغیر ٹس کے مس نہیں ہو سکتے۔ بحالیکہ یہ بیفکری کے مشغلے بھی انکی طبائع کو بالعموم اتنا ہی گرما سکتے ہیں۔ کہ جب تک کانفرنس کے پنڈال میں یا اس کے آس پاس تین چار دن اپنی کہتے دوسروں کی سنتے رہے تب تک تو فدائے ملت کہہ لیجئے فنا فی القوم سمجھ لیجئے غرض جو خطاب بھی آپ دینا چاہیں۔ انپر خاصہ پھب جائیگا۔ بعد ازاں قریباً سال بھر تک ان تمام افکار سے فارغ۔ ایسے حالات میں جب تک عملی کارروائی کے بارہ مہینے مستقل طور پر جاری رہنے کا خاطر خواہ انتظام نہو۔ صرف سالانہ جلسوں سے کما حقہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔

قومی فیاضیاں

جو لوگ کانپور کے حادثۂ مسجد میں ناگہاں شکار اجل ہوئے۔ ان کے بیکس بچوں کی امداد میں ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے تین روپے ماہوار فی اسم وظیفہ مقرر فرمایا ہے۔ جو انہیں سن بلوغ کو پہنچنے تک ملتا رہیگا۔ نواب صاحب کی یہ خدا ترسی و فیاضی بلاشبہ قابل تعریف و لائق شکر گذاری ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح سو روپے ماہانہ کی مستقل امداد کا جناب راجہ صاحب جہانگیر آباد نے وعدہ فرمایا ہے۔ بلکہ ایک ششماہی کے چھ سو روپے پیشگی بھیج بھی دیئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپکو بھی اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ امید ہے کہ دیگر ذی ثروت بنائے ملت بھی ... ان کی تقلید پر متوجہ ہونگے۔ حقیقت میں بڑے وہی ہیں۔ جو راہ خدا ترسی و اخلاص غریبوں بیکسوں پر کس کھائیں۔

حضور پُر نور کے مبارک آثار

ولائتی اخبارات سے نقل در نقل ہو کر اندنوں یہ خبر ہندی معاصرین کے کالموں میں گشت لگا رہی ہے کہ ایک ریشمی کپڑا جو دوران جنگ بلقان میں سلطان سلیم کی مسجد جامع اورنہ (اڈریانوپل) سے لوٹا گیا اور مال غنیمت کے ساتھ کسی طرح وائنا (پایۂ تخت آسٹریا) کے ایک دوکاندار کی دکان میں پہنچا تھا۔ مشہور ہے کہ یہ پارچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جامۂ مقدس کا کوئی حصہ ہے۔ اسی لئے ترکی سفارت نے اس پر فوراً قبضہ کر لیا۔''

خدا جانے اس خبر کی اصلیت کیا ہے اور لوگوں نے اس کپڑے کو حضور پر نور کا جز و لباس کیونکر باور کر لیا جبکہ آپؐ کی شریعت میں ریشم پہننا مردوں کے لئے جائز ہی نہیں۔ ممکن ہے کہ وہ سوف وغیرہ کی قسم سے کوئی ریشمی نما کپڑا ہو اور ممکن ہے۔ کہ وہ درحقیقت آپؐ کا ملبوس اطہر نہو بلکہ کسی طرح آنحضرتؐ سے منسوب ہو کر شہرت پا گیا ہو بہرحال اس کی زیادہ کرید کو ہم چنداں ضروری نہیں سمجھتے۔ اور حضورؐ سے منسوب شدہ اشیاء کے احترام کو بھی ایک حد تک قابل قدر عقیدہ تسلیم کر کے خدا تعالےٰ سے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ اسلام کے نام لیوا جس زمانہ جیسے ظاہری علامات مسلمانی میں سرگرمی و جوش دکھلاتے ہیں کاش کہ انہیں اتنا ہی تعلق خاطر اور سچی وابستگی حضرت رسول اکرم (صلعم) کی پاک تعلیمات کے ساتھ بھی پیدا ہو جائے جو آپؐ کے اصلی اور تا قیامت پائدار۔ آثار مبارکہ ہیں۔ اور جنکی طرف سے مسلمانوں کی موجودہ غفلت آج اسلام کے لئے طرح طرح سے مشکلات اور بدنامی کا موجب ہو رہی ہے۔ خدایا جلد وہ دن لا کہ آپ کے سچے پیرو بنکر برکات و افضال الٰہی کے وارث ٹھہریں۔ آمین!

ٹائمز اور مسلمانان ہند

ٹائمز نے مسلمانان ہند کے متعلق پھر کچھ تو ... طلب خیالات ظاہر کئے ہیں۔ لکھتا ہے کہ نوجوان مسلمان جو طریقے اختیار کر رہے ہیں محض بربادی کن ہیں انہوں نے پچھلے برسوں کے کام کو کالعدم کر دیا ہے اور ہندوستان میں اسلام کی اغراض کو بڑا گزند پہنچایا ہے۔ ایک دانشمندانہ تحریک کو انہوں نے پولٹیکل ایجیٹیشن میں تبدیل کر دیا ہے جس سے مسلمانوں کے جائز مطالبات کی بجائے غدر ... کو تقویت ملتی ہے'' گو ٹائمز کی اس رائے کو غرض آلود قرار دینے والے قرائن جاننے والوں کی نظر میں ہوں اور مناقشۂ مسلم لیگ سے خود ان خیالات کا گو تعلق ہو۔ تو بھی یہ ہمارے لئے کم از کم اس لحاظ سے بالیقین ... سبق آموز ہیں کہ عام

مسٹر وزیر حسن کا مشہور خط مسٹر امیر علی کے نام

مائی ڈیر مسٹر امیر علی

میں شب گذشتہ میں پیرس سے ہز ہائینس آغا خاں سے آپ کی تجویز کے مطابق مل کر واپس آگیا اور واپسی پر آپ کا خط مورخہ ۲۲ر اکتوبر مجھے ملا۔ ہز ہائینس آغا خاں نے تمام معاملات پر مجھ سے کئی بار بحث کی اور ایک خط کا حوالہ بھی دیا جو آپنے ان کو بھیجا تھا۔ لیکن جس کو انہوں نے مجھے اس وجہ سے نہیں دکھلایا کہ اس پر لفظ ''پرائیوٹ'' لکھا تھا جو کچھ فیصلہ انہوں نے بعد غور کیا ہے۔ دوسرے خط میں مرقوم ہے۔ جو انہوں نے آپ کے پاس بھیجنے کے لئے مجھے دیا تھا۔ اور جس کو پڑھ کر انہوں نے سنایا بھی تھا۔ اس بات کے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میں پورے طور پر متفق ہوں۔ اور مسٹر محمد علی بھی جنہوں نے اس معاملہ پر ہمارے اول دفعہ پیرس جانے کے موقعہ پر آغا خاں سے گفتگو کی تھی ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ اس دعوت کا منشاء جو وہ دینا چاہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کانپور کے معاملے کی کامیابی پر غوغا کیا جائے۔ بلکہ اصلی مقصد یہ ہے کہ اس ملک کے با اثر آدمیوں کو جن میں تمام سابق وائسرائے اور انڈیا کونسل کے بعض ممبر اور نائب وزیر ہند بھی شامل ہیں مسلمانوں کی وفادارانہ حیثیت خصوصیت کے ساتھ سمجھائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان میں چھوٹے چھوٹے افسر جن کے کاموں پر مقامی طور سے یا صوبہ کی حیثیت سے اعتراض ہو سکتے ہیں۔ اول موقع پر لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ کو ہماری طرف سے بدگمان کر دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم کو حال میں تجربہ ہوا ہے انگلستان کے بعض اخبارات معاملات کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں اور صیغہ وزارت ہند کے ارکان اور وزرا اور یہاں کی پبلک کے دل میں ہماری طرف سے تعصب پیدا کر دیتے ہیں۔ کوئی قومی کام قابل اطمینان طریقہ سے انجام نہیں پا سکتا اگر وہ لوگ جو ان تمام مشکلات کے باوجود ہندوستان میں کام کر رہے ہیں۔ افسروں اور یہاں کے با اثر آدمیوں تک اپنی آواز پہنچانے سے قاصر رہیں۔ اور نہ صرف اپنی بلکہ تمام قوم کی بریت نہ ثابت کر دیں جو ڈنر ہز ہائینس آغا خاں ان لوگوں کو دینا چاہتے ہیں۔ جن کی نیابت کی قوم نے تصدیق کی ہے۔ اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات کی تشریح کی جائے۔ اور اس غرض سے نہیں کہ اپنی عارضی کامیابی پر شور مچایا جائیں۔ ڈنر میں ہم کو ان تمام امور کے ظاہر کرنے کا اور لارڈ ہارڈنگ کے ... مدبرانہ طریقہ کے شکریہ کا موقعہ ہوگا جس کے ذریعہ سے انہوں نے تمام معاملات کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر ایسا موقعہ ہم کو نہ دیا گیا۔ تو ہم کو مجبوراً یہی کام دوسرے طریقہ پر کرنا ہوگا۔ یعنی پبلک پلیٹ فارم اور پبلک پریس کے ذریعہ سے۔ ... آخر ہمارے لئے یہ بات نہایت تکلیف دہ ہوگی کہ ہم لیگ کے ممبروں سے ہندوستان میں واپس ہونے کے بعد یہ کہیں کہ اگر ہندوستان میں کوئی بے عنوانی پیدا ہو تو یہ امید فضول ہے کہ یہاں (انگلستان میں) کوئی ہمارے ساتھ انصاف کریگا۔ اور درحقیقت میں نہیں سمجھتا کہ میں ممبروں کو کس طرح یہ بات سمجھاؤنگا۔ کہ خود ان کی شاخ لندن کا پریسیڈنٹ قوم کی اعانت سے گریز کرتا ہے۔ خصوصاً اسوقت جبکہ اس کو نہ تو کسی بات کا خطرہ ہے اور نہ کسی چیز کی قربانی کرنی پڑتی ہے آغا خاں کی حیثیت جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ اس بارے میں بہت نازک ہے۔ مجھے مسرت آمیز تعجب ہوا جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ اس قسم کے ڈنر کی ذمہ داری بغیر ہمارے اشارے کے لینے کے لئے تیار ہیں۔

اپنا وقار نفس مجھے اس بات کے کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ ہم اپنی محنتوں کی داد کے بالکل خواہاں نہیں ہیں۔ اور اگر یہ ڈنر ہمارے قیام کے اختتام پر ہوا۔ تو ممکن ہے کہ یہ خیال ہو کہ اس ڈنر کا مقصد یہ ہے کہ ہم لوگوں کے کاموں کو آپ اور آغا خاں جیسے دو مسلمانوں کے ہاتھ سے کامیابی کا سہرا پہنایا جائے۔ اس ڈنر کا مطلب یہ ہے کہ انگلستان کے ذی اثر اصحاب سے ہمارا تعارف ہو جائے۔ لیکن اگر اس سے مقصود ہمارے کاموں کی قدر افزائی بھی ہوتی تو بھی مجھے یہ کہنے میں پس و پیش نہیں ہوتا۔ کہ یہ ڈنر ناحق نہیں ہے۔ ہندوستان میں ہم لوگوں کو ہر روز ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کی بابت وہ شخص جو اتنے دنوں تک اس ملک سے دور رہا ہو صحیح خیال مشکل سے قائم کر سکتا ہے۔ اور اگر ہمارے سربرآوردہ آدمی ہماری ہمت افزائی نہ کریں گے۔ تو ہمارے لئے صرف دو ہی راستے کھلے ہوئے ہیں۔ یا تو ہم کمزور آدمیوں کی طرح قوم دوستی اختیار کریں جیسا کہ ...

اور ساتھ ہی اپنی قوم کو بتائیں کہ ہم تنہا کام کر رہے ہیں اور ان لوگوں سے ہم کو کوئی اعانت نہیں ملی جن سے ہم اعانت کے مستحق تھے۔

اپنے خط کے اس حصہ کو ختم کرنے سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو وجوہ آپ ہز ہائینس آغا خاں کے ساتھ بطور میزبان شریک ہونے کے خلاف پیش کر سکتے تھے ان پر کافی غور کر لیا ہے۔ اور مجھے یہ کہدینا چاہئے کہ نہ تو ہز ہائینس آغا خاں نہ میں اس بات کا یقین کرتا کہ اس ڈنر کو کامیابی کی ڈنر کے معنے پہنائے جانے کا بعید امکان باوجود ہماری کافی احتیاط کے اسکے خلاف عمل میں لانے کے کہ ایسا نہ ہو۔ ان یقینی فوائد پر غالب آسکتا ہے جو ہم کو اپنے اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی حیثیت کے صحیح سمجھانے سے حاصل ہونگے میں امید کرتا ہوں۔ اور اعتماد کرتا ہوں کہ ہمارے اور ہز ہائینس آغا خاں کے دلائل آپ کی تشفی کے لئے کافی ہوں گے۔ اور آپ ہز ہائینس آغا خاں کے ساتھ میزبانی میں شرکت فرمائیں گے۔ وقت ہمارے پاس بہت قلیل ہے اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آج ہی آپ اس کا جواب دیدیں گے۔

رہا آپ کا ۲۲ر اکتوبر والا خط میں امید کرتا ہوں کہ عدالتی اور انتظامی اختیارات کی علیحدگی کے متعلق میں عنقریب کاغذات روانہ کرونگا میں یہ دیکھتا ہوں کہ آپنے اپنے خط میں بقیہ دونوں امور کے متعلق ایک حرف نہیں لکھا ہے جس کے متعلق میں اور مسٹر محمد علی نے آپ سے گفتگو کی تھی۔ یعنی ان صوبجات میں ایگزیکٹو کونسل کا اجرا جہاں وہ اسوقت نہیں ہے اور پریس ایکٹ کی تنسیخ میری دانست میں یہ بہت ضروری ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جتنا جلد ممکن ہوگا۔ آپ لیگ کا جلسہ منعقد کریں گے جس میں ان تمام امور پر کافی بحث ہو سکیگی اور آئندہ کیلئے ہمارے کام کا راستہ صاف ہو جائیگا۔

میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو کام آپ اپنی قوم کے فائدے کے لئے نیک نیتی کے ساتھ کرتے رہے ہیں اور جیسا کہ آپ کہتے ہیں کہ بغیر مبالغہ آمیز اشتہاری شہرت کا طریقہ اختیار کئے ہوئے کرتے رہے ہیں ہم لوگ اس کی دل سے قدر کرتے ہیں کیا میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم لوگ آپکی کوششوں کی پوری قدر نہیں کرتے اور لندن میں ایک مفید و با اثر مستقل ایجنسی قائم رکھنے کی ضرورت کو نہیں سمجھتے تو آپ ہمارے ساتھ بے انصافی کرتے ہیں میرے زمانہ سے پہلے مرکزی لیگ نے جو کچھ کیا اسکی ذمہ داری میں نہیں لے سکتا لیکن آپنے معلوم کیا ہوگا کہ جب سے یہ بار قوم نے میری گردن پر ڈالا ہے میں خاموش نہیں بیٹھا رہا ہوں اور باوجود بہت سی مشکلات کے بہت سے ضروری امور انجام دیئے گئے ہیں۔ اور وہ بھی بغیر مبالغہ آمیز شہرت کا طریقہ اختیار کئے ہوئے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ایک کارآمد لیگ یہاں پر موجودہ صورت کے اصول پر قائم رہ سکتی ہے اور جس کے متعلق اس بارے میں ہز ہائینس آغا خاں سے گفتگو کی تھی۔ اور میں خوشی کے ساتھ ... ہوں۔ کہ وہ اس معاملے میں میری تجویز کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔

مرکزی لیگ کے متعلق آپ بھی بخوبی سمجھتے ہوں گے کہ اگر اس نے یہاں آپکو بھوکا رکھا تو اسے خود ہندوستان میں بھی بھوکا رہنا پڑا۔ لیکن اب چونکہ وہ قوم کی خواہشات کے ساتھ متحد ہوتی جاتی ہے اس کے لئے نئے مالی ذرائع کھلتے جاتے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ واپسی کے بعد میں ایک کافی رقم جمع کر لونگا جو ہماری سیاسی اغراض کے لئے بطور سرمایہ محفوظ کے کام دے سکے قدرتاً لندن کی شاخ کو اس سے مدد ملنی چاہئے لیکن ممبروں کو ہم آپ کی ضروریات کا اس حد تک یقین دلا سکتے ہیں جس حد تک لندن کی شاخ مرکزی لیگ کے کام و اسکی تجاویز کی تائید کریگی۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ جلد لیگ کا جلسہ منعقد ہونا چاہئے جس میں ممبروں کے سامنے اپنی اور کونسل کی رائے صاف صاف بے کم و کاست پیش کر دونگا۔ اور اس کے علاوہ تمام مسئلہ کو اپنے دوستوں کی امداد سے حل کرنے کی کوئی اور صورت نہیں معلوم ہوتی۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ تنہا یہاں لیگ کے ممبروں کے بڑھانے کے معاملہ میں بیکار نہیں بیٹھا ہوں۔ اور میں نے یہاں بعض سمجھدار اور کام کرنے والے نوجوانوں سے اس بارے میں گفتگو بھی کی جنکو سنجیدہ اور با اخلاص پایا مجھے اس بات کے اظہار میں مسرت ہے کہ ان میں سے اکثر کی رائیں میرے ساتھ متفق ہیں۔ اور قبل اپنی روانگی کے میرا مصمم ارادہ ہے کہ ان سب کو اکٹھا کر کے لیگ کو از سر نو مستحکم بنیاد پر ترتیب دوں۔

میں نے اپنی رائے کو صاف صاف ظاہر کر دیا ہے۔ اس لئے کہ بالطبع ضروریات موقعہ کے لحاظ سے میں صاف گوئی کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور اس لئے بھی کہ شاید آئندہ کچھ عرصہ تک مجھے آپ کے سامنے اپنے اور اپنی کونسل کے خیالات کے بالمشافہ اظہار کا موقعہ نہ ملے۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری صاف گوئی کسی قدر اعتدال سے زائد ہو تو آپ معاف فرما دیں گے اور میرے اس یقین دلانے کو تسلیم کریں گے۔ کہ میں لندن کی شاخ کی اعانت کرنا چاہتا ہوں نہ کہ اس کو توڑ دینا۔ یا موجودہ حالت میں چھوڑ دینا۔ (آپکا مخلص وزیر حسن) (زمیندار)

جنازہ غائب:۔ میاں عبداللہ ولد میاں محکم ... ضلع سیالکوٹ

انتخاب واقعات و معلومات

امیر کابل کے خلاف سازش:۔ پایونیر کو خبر ملی ہے کہ۔ پچھلے مہینے کابل میں امیر کے خلاف ایک سازش کا پتہ لگا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سردار شاہ خان کے جو ۱۸۸۰ء کے بعد امیر عبد الرحمٰن کے خلاف سازش کرکے روس بھاگ گیا تھا۔ پوتے سردار یونس خان نے یہ سازش کھڑی کی تھی۔ یونس خان کو روسی ترکستان میں جہاں اس کا باپ محمد اسمٰعیل اب بھی پناہ گزیں ہے لایا گیا تھا۔ اور کابل میں رہنے کی اجازت دیگئی تھی۔ لیکن اس نے کابل میں اور چند بارسوخ لوگوں کو اپنے ساتھ سازش میں شریک کرلیا اُن سے قرآن پر اخفائے راز کی قسم لی۔ مگر ان سازش کنندوں میں سے ایک شخص نے مخبر بن کر بھانڈا پھوڑ دیا۔ چنانچہ مشتبہ سازشیوں کے مکانات کی تلاشی کے بعد سرغنے گرفتار کرلئے گئے اور جو تحریری شہادت ان تلاشیوں میں برآمد ہوئی اس پر غور کرکے سازشیوں کے قتل کا فتوےٰ دیا گیا۔ یونس اور آٹھ دیگر اشخاص کو توپوں کے آگے باندھ کر اڑا دیا گیا۔ اور ان کے مال و اسباب کو ضبط کرکے ان کے پسماندگان اور لواحقین کو پشاور جلاوطن کردیا گیا۔

بڑھاپے میں جوانی:۔ لارڈ ہالسبری ان چند انگریزوں میں سے ایک ہیں جن کے کام کرنے کی طاقت باوجود عالم پیری کے نہ صرف تا حال برقرار ہے بلکہ بعض حالتوں میں موجودہ زمانے کے نوجوانوں سے بڑھ چڑھ کر اپنا زور دکھلاتی ہے۔ آپ کی حالت کا ہندوستان کے امیروں کی حالت سے مقابلہ کرنے والے ضرور حیران ہونگے کہ لارڈ ہالسبری کی عمر اس وقت ۹۰ سال کی ہے۔ اگر اس عمر کا کوئی ہندوستانی امیر اس وقت خوش قسمتی سے زندہ ہو اور اُس سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ فسانہ آزاد سے دس گنی بڑی ضخامت کی کتاب تحریر کرنے کا کام آجکل اپنے ذمہ لے تو غالباً ہمارے ملک کے سنو میں سے ننانوے آدمی ایسے درخواست کنندہ کو دیوانہ سمجھیں گے مگر لارڈ موصوف نے انگریزی قانون کے متعلق ایک نئی کتاب ۲۴ جلدوں میں مکمل کرنیکا اہم کام اس عمر میں اپنے ذمہ لینا منظور کرلیا ہے۔ اہل انگلستان کو آپ کی علمیت قابلیت خیالات کی پختگی اور کام کرنے کی طاقت پر کامل بھروسہ ہے اسی لئے اُنہوں نے ضروری تصنیف کا بوجھ آپکے بوڑھے مگر مضبوط کندھوں پر ڈالا ہے۔ خاص لمبی عمر پاکر اپنی طاقتوں کو قابو میں رکھنا واقعی انسانی کمال کہا جاسکتا ہے۔ اور مبارک ہے وہ قوم اور ملک جس میں لارڈ رابرٹس جیسے بوڑھے تجربہ کار جرنیل اور لارڈ ہالسبری جیسے بوڑھے مگر جوانوں سے بہتر اہل قلم موجود ہیں (ہندوستان)

ہز آنر کا خیر مقدم:۔ ۸ رنومبر کو قبل از دوپہر ہز آنر سر الیف مائیکل اوڈوائر صاحب جدید لفٹننٹ گورنر پنجاب بحشم و خدم پہلی مرتبہ بلدہ لاہور میں داخل ہوئے۔ اور افسران سول و ملٹری کے علاوہ پنجاب کے تمام بڑے بڑے والیان ریاست و امراء۔ اور بہت سے درباریوں و شرفا نے ریلوے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ اور ٹاؤن ہال میں ہز آنر نے میونسپلٹی کا ایڈریس لے کر اس کا ہمدردانہ و شفقت آمیز جواب دیا۔ نئے لاٹ صاحب کو صوبہ ہذا سے جیسا پرانا سروس کا تعلق ہے اور پنجاب کے علاوہ دیگر حصص ملک اور بڑی بڑی دیسی ریاستوں میں رہکر آپنے جو وسیع انتظامی تجربہ حاصل کیا ہے اور لوگوں کے رسم و رواج سے جیسی واقفیت اور اردو فارسی زبانوں سے جتنی مہارت بہم پہنچائی ہے۔ نیز صوبہ ہذا کی حکومت کا چارج لینے کے بعد مختلف مقامات پر جن زرین خیالات کا آپ کی زبان فیض ترجمان سے اظہار ہوا ہے۔ ان سب باتوں سے آپ کا عہد حکومت پنجاب کے حق میں نہایت مبارک و مسعود ثابت ہونے کی توی امید ہے۔

ریڈیم کے ذریعے علاج سستا ہوگیا:۔ ریڈیم کی دریافت واقعی سائنس کی سب سے اعلےٰ دریافت ہے اس ایک شے سے سیکڑوں فوائد نسوب کئے جاتے ہیں اور حقیقت میں اگر کوئی شے ہے تو یہ ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ بہت سے مہلک امراض کا بھی اس کے ذریعے علاج کیا جاسکتا ہے مگر ابتک یہ مشکل درپیش آتی رہی ہے کہ عوام اور درمیانہ درجے کے لوگ اس نعمت خداداد سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے تھے کیونکہ اس کی قیمت ۲۰ لاکھ روپیہ فی تولہ ہے اور اس کا خرید نا ہر ایک کے دسترس کا کام نہیں آفرین ہے مغربی سائنسدانوں پر کہ انہوں نے اس مشکل کا بھی حل ڈھونڈ نکالا چنانچہ ریڈیم انسٹی ٹیوٹ کی سائنٹفک کمیٹی نے دریافت کیا ہے۔ کہ نہ صرف ریڈیم ہی مہلک امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے بلکہ اس سے جو گیس نکلتی ہے وہ بھی اتنا ہی فائدہ دیتی ہے چنانچہ اب یہ شیشی کے بند اور خالی پانی میں اثر ڈالکر وہ پانی بھی بطور دوا کے استعمال کیا جاتا ہے جس سے اتنا ہی فائدہ ہوتا ہے۔ واقعی اس دریافت سے میڈیکل سائنس میں ایک بڑی بھاری تبدیلی آ جائیگی (ر ۔ع)

حسرت ناک انجام:۔ افسوس ہے پیپلز بنک کے ڈائرکٹروں اور حصہ داروں کی تمام کوششیں جو وہ اس بنک کو از سرنو زندہ کرنے اور نئے بنک کے ذریعہ سے تصفیہ حسابات کرنے کے متعلق کر رہے تھے ضائع گئیں۔ رجبرڈ، بورڈ سے بنک مذکور کا اپیل خارج ہونے کے بعد عدالت مذکور نے مختلف حصص ہند میں بنک کے تمام دفاتر کو پولیس کے ذریعہ سے مقفل اور سربمہر کرادیا۔ اور صاحب جج بہادر لاہور کا دوبارہ حکم تقرر آفیشل لیکویڈیٹر بحال رہا۔ امرتسر بنک کے لئے بھی عدالت نے یہی حکم صادر کردیا ہے۔ ابھی کسی لیکویڈیٹر کے تقرر کا حکم نہیں ہوا۔ موزوں لیکویڈیٹر کا انتخاب ہو رہا ہے:۔

حکماً بند:۔ جسٹس داور جج ہائی کورٹ بمبئی نے کریڈٹ بنک اور بمبئی بنکنگ کارپوریشن دونوں کی نسبت بحکم عدالت بند کئے جانے کا حکم صادر فرمایا ہے اور کریڈٹ بنک کے متعلق فرگوسن کمپنی کی رپورٹ کی بنا پر نہایت سخت اعتراضات کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اگر اس رپورٹ میں جو الزام لگائے گئے ہیں۔ وہ نصف بھی درست ہیں۔ تو گویا یہ بنک عوام کو دھوکا دینے اور ٹھگنے کا باضابطہ ذریعہ تھا۔ اور نہایت افسوس ہے۔ کہ شہر کے بڑے بڑے معززین کے نام اس کے بانیوں اور ڈائرکٹروں میں مندرج ہیں میری رائے میں اصل بانی اور منتظم دیوانی یا فوجداری میں ماخوذ کئے جاسکتے ہیں۔ بنک نے یہ دکھا کر کہ بڑے بڑے آدمیوں نے اس کے سرمایہ میں حصہ لیا ہے۔ لوگوں کو روپیہ جمع کرنے پر مائل کیا۔ حالانکہ صورت بالکل اس کے خلاف تھی جج موصوف نے حکم دیا کہ مسٹر جعفر یوسف مینیجر بنک مذکورہ اور چنی لال سرایا مینیجر اسپیسی بنک کے بیانات قلمبند کئے جائیں اور آفیشل لیکویڈیٹر کو حکم دیا۔ کہ بنک کی کفالتوں وغیرہ کو محفوظ کرنیکی غرض سے اور جو باہر نکل گئی ہیں۔ انہیں واپس لینے کے لئے فوراً تحقیق و تفتیش کرے۔ اور اگر ضرورت ہو تو قانونی کارروائی عمل میں لائے اور تمام رپورٹ شائع کردیجائے۔ تاکہ لوگوں کو اصلی حالات کا علم ہوجائے۔ فرگوسن کمپنی نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ کریڈٹ بنک کے حصوں کی فروخت محض فرضی طور پر عمل میں آتی تھی۔ صرف ۱۰ روپیہ فی حصہ وصول کرنیکے بعد باقی قیمت بنک سے بطور قرضہ دیدیجاتی - اور پھر وصول شدہ میں درج کرلیجاتی -

ایک اور زبردست دیوالہ:۔ آخر کار روپ چند سوبھاگ چند رنگین چند اور نگین چند جواہر چند تاجران دُر و صدف کو بھی مسٹر ابو بکر محمد کی درخواست پر عدالت سے دیوالیہ قرار دیدیا گیا ہے کیونکہ وہ ۵۰ ہزار روپیہ کی ایک ہنڈی وقت مقررہ پر ادا نہیں کرسکے۔ یہ کارخانہ تقریباً ایک کروڑ روپیہ کے موتیوں کا مالک تھا۔ اور اس کے دیوالہ سے تجارت دُرّ و صدف کے اجارہ کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ طرفہ ماجرا یہ ہے کہ اب اس کارخانہ کے ہاتھ میں ایک موتی بھی موجود نہیں ہے۔ کیونکہ تمام موتی پیرس اور امریکہ کے بازاروں کو بھیجے جاچکے ہیں۔ اور ان پر بنکوں اور ساہوکاروں نے پیشگی روپیہ دیا ہوا ہے۔ اب مالی حالت کا انحصار زیادہ تر ولایت میں موتی کے نرخ پر منحصر ہے۔ اگر وہاں قیمت اچھی وصول ہوئی یا بنک اور ساہوکار اچھی قیمت کے انتظار میں مال کو روک سکے۔ تو خیر حالت کچھ سنبھل جائیگی لیکن اگر ادھر بنکوں کو روپیہ کی ضرورت پڑی اور ادھر خریداروں نے موقعہ کو تاک کر بھاؤ گرانے کی غرض سے خریداری سے ہاتھ کھینچ لیا۔ تو نہ معلوم بھاؤ کہاں جا کر ٹھیرے۔ اور بنکوں اور ساہوکاروں کو جن کا روپیہ اس تجارت میں لگا ہوا ہے۔ کس قدر نقصان کثیر برداشت کرنا پڑے گا:۔

حضور وائسرائے بیجاپور میں۔ حیدرآباد دکن سے رخصت ہوکر حضور وائسرائے ۷ رنومبر کی صبح کو ۹ بجے بیجاپور پہنچے۔ اعلےٰ افسران ضلع نے حضور ممدوح کا استقبال فرمایا۔ ہز اکسلنسی پہلے گول گنبد یعنی عادل شاہ کا مقبرہ دیکھنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ یہ مقبرہ بیجاپور کی سب سے بڑی عمارت ہے اور اس کا گنبد دنیا کے تین بڑے گنبدوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس گنبد کے چاروں طرف ایک گیلری ہے۔ جس سے صدائے باز گشت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس لئے اس گنبد کو بولی گنبد بھی کہتے ہیں اس کے بعد ہز اکسلنسی نے میونسپلٹی کی طرف سے ایڈریس قبول فرمایا۔ اس سے فارغ ہوکر ہز اکسلنسی نے شاہ ایڈورڈ آنجہانی کی یادگار تفریح گاہ کا افتتاح فرمایا۔ جہاں حضور وائسرائے اور لیڈی صاحبہ کو ہار پہنائے گئے اسکے بعد ممدوحین نے موٹر میں سوار ہوکر جامع مسجد اور دیگر قدیم عمارات پھر بذریعہ موٹر "مالک میدان" نامی توپ کے ملاحظہ کو تشریف لے گئے یہ خوفناک توپ اس قدر بڑی ہے۔ کہ جب احمد نگر میں ڈھالی جاچکی تھی۔ وہاں سے بیجاپور پہنچانے کے لئے ۔ ۔ ۴۰۰ بیل ۱۰۰ ہاتھی اور بے شمار آدمی درکار ہوئے تھے توپ دیکھنے کے بعد تاج باوڑی کی سیر کی جو ۲۲۳ فٹ مربع اور ۷۵ فٹ گہرا ایک کنواں ہے۔ پھر دو سکولوں اور ادنیٰ اقوام کے لڑکوں کے مدرسہ کا ملاحظہ فرمایا۔ آنند محل کے کلکٹر نے ہز اکسلنسی کو چاء پلائی۔ اور ساڑھے پانچ بجے شام کے حضور وائسرائے معہ لیڈی صاحبہ آثار گورسیا کے ملاحظہ کو تشریف لے گئے۔

ہندوؤں کی دل آزاری کے وجوہ:۔ معزز ہمعصر وکیل لکھتا ہے:۔ بعض سادہ لوح اصحاب کا خیال ہے کہ گاؤکشی ترک کردینے سے برادران وطن خوش ہوجائینگے۔ اور آئندہ مسلمانوں کے ساتھ بھائیوں کا سا سلوک کرینگے۔ ہم صدق دل سے اس روز سعید کے منتظر ہیں۔ جب ہندو اور مسلمان صلح و آشتی سے باہم بغلگیر ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہندوؤں کی دل آزاری کا باعث صرف گاؤکشی نہیں ہے۔ بلکہ اور باتیں بھی ہیں۔ مثلاً بقول ہندوستان گڑھی عبد اللہ خاں ضلع مظفر نگر میں بلوچ مسلمانوں نے . . . . . . پیپل کے "درخت ہندوؤں کی دل آزاری سے کاٹ ڈالے ہیں" گویا ہندوؤں کی دلآزاری صرف گاؤکشی ہی سے نہیں ہوتی بلکہ پیپل کا درخت کاٹنے سے بھی ہوتی ہے اس لئے گاؤکشی ترک کردینے کے بعد مسلمانوں کو آئندہ پیپل کا درخت کاٹنے سے بھی محترز رہنے کا حلف اٹھانا ہوگا۔ اسی پر اکتفا نہیں بلکہ قانون انتقال اراضیات سے بھی برادران وطن ملول ہیں۔ اپنے ہمسایوں کی خاطر گاؤکشی اور پیپل کی حلف کے بعد اس قانون سے بھی دست برداری دینی ہوگی۔ لیکن یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوجائیگا۔ بلکہ اس کے بعد فوراً جداگانہ انتخاب کا سوال پیش نظر ہوگا۔ لیکن کیا وجوہ دلآزاری کا یہ سلسلہ یہاں تک آکر رک جائیگا نہیں ہر روز ایک نہ ایک نئی وجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اور ہوتی رہیگی۔ تاوقتیکہ مسلمان اسلام سے منہ موڑ کر زنار نہ پہن لیں۔

مسلم لیگ میں نا چاقی۔ آنریبل مسٹر فضل حق جائنٹ سکرٹری محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ مسلم لیگ ہنوز ایسی اچھی کو نہیں پہنچی کہ وہ رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی و سر آغا خان جیسے بزرگان قوم کی خدمات سے بے نیاز ہوسکے۔ لیگ نے عام بہبودی کے کاموں میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی نئی پالیسی اختیار کی ہے جو لوگ دائمی نفاق و اختلاف ہی میں مسلمانوں کا بھلا سمجھتے ہوں۔ انہیں لیگ سے نکل جانا چاہئے۔ ورنہ ایک روز وہ علیحدگی پر مجبور کئے جائیں گے۔

قحط۔ چیف کمشنر ممالک متوسط شمالی و جنوبی اضلاع کے افسروں سے رفع قحط کے وسائل پر گفتگو و مشورہ کرکے ناگپور واپس آگئے۔

سرمایہ تعمیر کالج۔ سنیٹ سٹیفن کالج دہلی کے سرمایہ تعمیر میں ایس پی۔ جی مشن سوسائٹی نے تین ہزار پونڈ چندہ کی پہلی قسط دی ہے۔

نمونہ کے پیکٹوں کا محصول ڈاک:۔ اشیائے نمونہ کے پیکٹ ابتک ۸۰ تولہ (ایک سیر) وزن تک بذریعہ ڈاک جاسکتے تھے۔ گورنمنٹ ہند نے مقدار مذکور کا دو سو تولوں تک بڑھایا جانا منظور کیا ہے ہر ۵۰ تولے یا اس کی کسر کے لئے آدھ آنہ کا ٹکٹ لگانا ہوگا۔

چھاپے خانوں کی نمائش:۔ جرمنی کی گورنمنٹ نے ۱۹۱۴ء میں شہر لیپزک واقعہ جرمنی میں ایک عظیم الشان نمائش کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جس میں کتابوں چھاپے خانوں اور کتابت کے آلات پیش کئے جائینگے۔ یورپ و امریکہ کی گورنمنٹوں سے نمائش میں حصہ لینے کی بابت خط و کتابت ہو رہی ہے۔ شاہ جرمنی اس نمائش کے اعزازی سرپرست و نگران ہونگے۔ اور خود قیصر جرمنی اپنا خاص کتب خانہ نمائش میں رکھنے کے لئے عطا کریں گے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان میں بھی ایسی علمی نمائشیں ہوا کریں۔ تاکہ لوگوں میں علمی ذوق پیدا ہوسکے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کا عطیہ:۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے دار الامارۃ لاہور کی عظیم الشان مسجد شاہی کے فرش کو از سرنو سنگین و پختہ بنانے کے لئے ۲ ہزار روپیہ اس شرط پر عطا فرمایا ہے کہ اتنی ہی رقم لاہور کے مسلمان اس کارخیر کیلئے فراہم کردیں۔ تاکہ مسجد کے فرش کی پوری درستی عمل میں آسکے معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ نے اپنی گذشتہ رونق افروزی کے وقت مسجد شاہی کے فرش کی خستہ حالت کو دیکھ کر اظہار افسوس کیا تھا۔ اور اس کام کے لئے مالی امداد دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ جو اب آپنے پورا کردکھایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ ہجری المقدس | نمبر ۵۴

تازہ برقی خبریں

ڈاک میں بم (کلکتہ ۱۳ نومبر ۱۹۱۳ء) کل سہ پہر کو ہوڑہ ریلوے میل سروس کے دفتر میں جب خطوط چھانٹے جا رہے تھے۔ ایک لفافہ جو پائونیر الہ آباد کے نام تھا۔ یکایک پھٹ گیا اور ایک سارٹر کا ہاتھ زخمی ہوا۔ لفافہ پر ہیرسین روڈ پوسٹ آفس کی مہر تھی۔ اور اس میں ایک سفید کاغذ کا ٹکڑا تھا جس میں کچھ بہت زور سے پھٹنے والا مادہ تھا ایسے ہی خطوط جن میں بم کا مادہ تھا۔ کل شام کو انگلش مین اور سٹیٹسمین کے دفاتر میں ان کے ایڈیٹرز نام موصول ہوئے۔ مگر انہیں ایسی احتیاط سے کھولا گیا۔ کہ جس سے کوئی نقصان واقع نہ ہوا۔

استعفا و تقرر (بمبئی ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء) ہز اکسلنسی گورنر بہادر باجلاس کونسل نے مسٹر آر سیکنیر کی جگہ جنہوں نے حج کمیٹی کی پریذیڈنٹی سے استعفا دے دیا ہے۔ مسٹر ایس ایم ایڈورڈز آئی سی ایس کو مقرر فرمایا ہے۔

تحقیقات متعلقہ حجاج (” ”) آنریبل مسٹر اے کے غزنوی نے لکھ بھیجا تار دیا ہے۔ کہ آپ اور آپ کے ہمراہی فریضہ حج ادا کرکے فارغ ہو گئے ہیں۔ اور اب آپ حاجیوں کے بارے میں مناسب تحقیقات فرما رہے ہیں۔

صلحنامہ پر دستخط (استنبول ”) رات کے ۱۲ بجے یونان اور ٹرکی کے صلحنامہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

جنوبی افریقہ (لندن ”) کیپ ٹون میں آج مسٹر میریمین نے ہندیان جنوبی افریقہ کے مسئلہ پر ایک عجیب تقریر کی جس کا ماحصل یہ تھا کہ اس قضیہ کا تاحال کوئی فیصلہ نہ ہو سکنا۔ جنوبی افریقہ کی بدنصیبی ہے اور جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ کے لئے ایک متزلزل کرنے والا مزاحمت۔ یہاں جنوبی افریقہ میں ہندیوں کے ساتھ جو افسوسناک سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اس کی گونج اقطاع عالم میں دور دور پہنچ گئی ہے لوگوں میں حکومت کے ساتھ وفاداری کا عام چرچا ہے لیکن اگر وہ در حقیقت وفادار ہیں تو انہیں کچھ نہ کچھ قربانی کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ بادشاہ سلامت نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کے حقوق سے متعلق بڑی سنجیدگی اور وثوق سے یقین دلایا تھا۔ اور اگر پارلیمنٹ جنوبی افریقہ نے اپنی حرکات و سکنات سے یہ ثبوت دیا کہ وہ وعدے بالکل بے سود تھے۔ تو ایمپائر کے خلاف ہر ایک ہلاک ہتھیار دینگے۔

اور مسٹر پولک کی تعریف اور ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ نیز خاموش مدافعت کرنے والوں کی نسبت اظہار تحسین و تشکر کیا گیا۔ اور اس بات پر عہد کہ جب تک نٹال میں ۳ پونڈ والا ٹیکس اٹھا نہ دیا جائے۔ اور دیگر تمام شکایات کا رفع ادا نہ ہو جائے۔ وہ برابر کشمکش جاری رکھینگے۔ ہندیوں نے کل مسٹر گاندھی کے ساتھ ہمدردی کے اظہار میں کل کاروبار رکھا۔

پیرو میں زلزلہ (نیویارک ۱۳ نومبر) جمعہ گذشتہ کو پیرو کے صوبجات اماراشنر میں شدید زلزلہ آیا۔ جس نے بہت تباہی کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک سو بیس نفوس تو بالیقین اسمیں ہلاک ہوئے۔ اور صدہا اور بھی شکار اجل ہوئے ہونگے۔ چھوٹے چھوٹے قصبے تو بالکل ویران و برباد ہی ہو گئے۔

امریکہ میں طوفان (اوٹاوا ”) جھیل میں جو ہولناک طوفان آیا۔ اس میں بیس باربرداری کے سٹیمر اور غالباً سو جانیں تلف ہوئیں۔

اجودھیا میں قربانی گاؤ (الہ آباد ۱۴ نومبر) فیض آباد میں مسلمانوں کا جو جلسہ ہوا تھا۔ اور اس میں ترک گاؤکشی کے حامی بھی شریک تھے۔ اس کا نتیجہ (بقول ٹریبیون) یہ نکلا کہ اجودھیا میں پھر کچھ شر و فساد ہو ہی گیا۔ مسلمانوں نے گورنمنٹ کو پیغام بھیجے تھے جس نے مداخلت سے انکار کر دیا۔ اور اپنے حکام مشردے کی مدنت لکھ بھیجے۔ مسلمانوں نے مشہور کر دیا۔ کہ سرکار نے قربانی گاؤ کی منظوری دیدی ہے۔ ہندؤں کو اس سے بہت اشتعال ہوا۔ جسے ان کے لیڈروں کی دی ہوئی ٹھیک ٹھیک اطلاع نے فرو کیا۔

گرفتاری۔ ہندؤں کا جوش کل پھر بھڑک اٹھا جبکہ غفور نامی ایک جلاہے نے باوجود عام و خاص امتناعی احکام کے بشت کنڈ میں مسمی عبدالواحد کے مکان پر گائے ذبح کی۔ اور خود ہی پولیس میں اس کی رپورٹ لکھا آیا۔ اس پر عبدالغفور اور عبدالواحد دونو گرفتار کر لئے گئے اور آخر ۵ ہزار روپے کی ضمانت پر چھوڑے گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انپر زیر دفعہ ۱۰۸ تعزیرات ہند مقدمہ چلانے کے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ ہندو اتوار کو ایک جلسہ کر کے گورنمنٹ اودھ کا ترک گاؤکشی کا شکریہ ادا کرینگے۔

متفرق خبریں

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر اور جناب لیڈی صاحبہ سے نیاز حاصل کرنے کے لئے پنجاب چیفس ایسوسی ایشن ۱۵ نومبر کو ساڑھے چار بجے شام کے چیفس کالج کے گراؤنڈ میں ایک شاندار ٹی پارٹی دینے والی تھی۔

خزانہ سرکار ہند کی نقد بقایا نقدی بابت ماہ اکتوبر سن حال اور سنین گذشتہ میں حسب ذیل تھی: یکم نومبر ۱۹۱۳ء (۲۱۹۳۳۷۰۰۰) روپے یکم نومبر ۱۹۱۲ء (۲۲۵۰۹۴۰۰۰) روپے ” ۱۹۱۱ء (۱۶۲۲۱۹۰۰۰) روپے

پنجاب یونیورسٹی کے مختلف اجلاس سنیٹ ہال لاہور میں ۲۲ نومبر کو باوقات ذیل منعقد ہونگے:۔ اورنٹل فیکلٹی ½ ۵ بجے شام۔ سائنس فیکلٹی ۶ بجے شام کے۔ سائنس فیکلٹی ½ ۶ بجے۔

لاہور محلہ چڑیماراں اندرون لاہوری دروازہ میں ۱۴ نومبر کو قریباً ۸ بجے رات کے بشنو داس کے دو منزلہ مکان کے نچلے حصہ میں آتشزدگی کا حادثہ ہوا۔ میونسپل کمیٹی کے دو فائر انجن بجھانے میں مصروف رہے شکر ہے کہ آگ جلدی ہی فرد ہو گئی اور آس پاس کے مکانات تباہی سے بچ گئے۔ میونسپل داروغہ نرسنگھ داس صاحب نائب داروغہ مایارام جی۔ اور چودھری محمد بخش صاحب نے آگ بجھانے میں قابل قدر امداد دی۔

حضور لاٹ صاحب پنجاب ۲۱ ماہ رواں کی سہ پہر کو انجمن محمڈیہ کے زیر انتظام واقع قصبہ رسول کے طلباء کو انعامات تقسیم فرمائینگے۔

رائے بہادر نرائن داس ڈویژنل جج پنجاب ۱۳ نومبر سے اپنی سروس سے ریٹائر ہو گئے۔ انکی جگہ رائے بہادر چنی لال اڈیشنل ڈویژنل جج میانوالی تعینات ہونگے۔

الہ آباد کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صوبہ متحدہ میں ہر جگہ بقر عید خیریت سے گذری۔ اجودھیا میں گاؤکشی بند کر دی گئی تھی مگر کوئی فساد نہیں ہوا۔ لیکن ٹریبیون کا ایک تار اس کی تردید کرتا ہے۔

آگرہ میں یوپی کوآپریٹو بینک کی شاخ نے قریباً مہینہ بھر سے روپیہ کی ادائگی بند کر رکھی تھی۔ مسافر آگرہ لکھتا ہے کہ ایک امانت دار نے نالش کر کے اس کی میزیں کرسیاں تخت وغیرہ سامان قرق کرا لیا۔

جمہوریہ چین کے پریزیڈنٹ یوآن شیکائی نے فتنہ پردازان کو نیچا دکھانے کے جابرانہ کارروائیوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

مسٹر گوکھلے:۔ ۱۳ نومبر کو لاہور میں تشریف لائے اور ہندیان جنوبی افریقہ کے مسئلہ پر لیکچر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۴

اسلام دنیا میں کس طرح پھیلا۔ اور آئندہ کس طرح ترقی کرسکتا ہے؟

یہ ایک سوال ہے جو کہ آج کل مسلم اور غیر مسلم سرکلز میں عام طور پر کیا جاتا ہے ایک مسلم کو تو اس کا تشفی بخش جواب ملنا اس لئے ضروری ہے کہ وہ آئندہ بھی اسی سنت اللہ پر قدم مارے جس پر کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم چلے۔ تا وہ کامیاب ہو۔ اور اسلام کی دنیا میں پھر وہی رفعت اور عزت قائم ہو جائے۔ جو بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی اور بعد کے زمانوں میں تھی۔ اور غیر مسلم کو اس لئے ان کا جواب ضروری ہے تاکہ تا جو غلط فہمی حضرات پادری نے اسلام کے متعلق پھیلائی ہے۔ اور جس کا اعادہ حال میں ہمارے آریہ بھائی طرح طرح کی غلط بیانیاں کرکے دنیا میں کر رہے ہیں اسکو دُور کیا جاوے۔ تاکہ مخلوق خدا کو اسلام کے نورانی چہرہ کا دیدار نصیب ہو اور وہ ان سب فیوض سے جو ایک سچا مسلم الٰہی بارگاہ سے حاصل کرسکتا ہے بہرہ ور ہوں اور اس نعمت الٰہی سے جو اطمینان قلب اور سکینت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے۔ حصہ پاویں۔ پس اس زمانہ میں یہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں کچھ اس کی نسبت عرض کرتے ہیں وما توفیقی الّا باللہ۔

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آج سے تیرہ سو سال پہلے نازل ہوئے تو آپ تن تنہا تھے۔ آپ کے ہاتھ میں نہ کوئی تلوار تھی۔ نہ بندوق نہ توپ نہ ڈائنامیٹ جس سے کہ آپ لوگوں کو مسلمان ہونے پر مجبور کرتے۔ نہ ہی آپکے پاس اتنا روپیہ تھا کہ رشوتیں دیکر لوگوں کو اسلام لانے کی ترغیب دیتے اور نہ آپکا کوئی جتھا یا ظاہر یا خفیہ پولیٹیکل ایسوسی ایشن تھی کہ جس میں ریزولیوشن پاس کرکے ملک عرب کے سرداروں اور روساء پر کوئی رُعب ڈال سکتے۔ آپ دنیا میں آئے اور چالیس سال تک گوشۂ تنہائی میں امن سے زندگی بسر کی یہانتک کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنا پاک فرمان دیکر دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے لئے آپکو مبعوث فرمایا۔ اور یہ اکیلے اس اہم فرض کی برداشت کی اپنے میں طاقت نہ پاکر زملونی زملونی فرماتے ہوئے لحاف میں لپٹ گئے۔ یہانتک کہ روح القدس نے آپکے دل کو تسلی دی۔ تو پھر آپ وحی الٰہی کی کٹار ہاتھ میں لیکر جسکی دھار حق کے سان پر تیز کی ہوئی تھی۔ اور جس پر آئی تائید کی بان چڑی ہوئی تھی۔ میدان کارزار میں آبراجے اور دنیا میں اللہ اکبر کا نعرہ اونچی سے اونچی دلیلوں میں بغیر کسی خوف و خطر کے بلند کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ سینکڑوں بت کدے اس ایک ضرب سے پاش پاش ہوگئے۔ اور صداقت کی مقناطیسی کشش نے سینکڑوں آہنی قلوب کو اپنی طرف کھینچ لیا۔

ان عاشقان حق کو جو کہ آلٰہی برق کی زد میں آکر خود مجسم بجلی بن گئے تھے سینکڑوں قسم کی گھاٹیوں میں سے گذرنا پڑا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو کفر کے ہاتھ سے سخت اذیتیں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ ولیم میور جیسا آدمی بھی جو کہ حتی الوسع ہر ایک شہادت کو اسلام کے خلاف ہی لینا چاہتا ہے۔ اس امر کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ ابتدائی مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو غریب تھے پکڑ کر قید کر دیئے جاتے۔ یا اُن کو کھلے میدان میں جلتے ہوئے جگر لیکر دوپہر کی سخت تیز دھوپ میں ڈالدیا جاتا تھا۔ تو جب وہ پیاس سے بیتاب ہوتے تھے۔ تو ان کی حالت بالکل بیہوشی کی ہو کر وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اور وہ پھر ذکر کرتا ہے۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جب اس طرح سے ناقابل برداشت تکلیف پہنچائی جاتی تھی۔ تو اس وقت بھی منہ سے سوائے اسکے کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔ کہ احد احد یعنی ایک ہی خدا ہے۔ گویا اس تکلیف کی [illegible]

[illegible] بنا سکو۔ بلکہ یہ کہتے تھے کہ صبر اور تحمل سے خدا کے لئے سب برداشت کرو تو خدا تمہاری تائید میں کھڑا ہو جاویگا اور تم ہی کامیاب ہوگے۔

پھر جب تکلیفیں حد سے بڑھ گئیں۔ تب بھی حضرت رسول مقبول صلعم نے انہیں بغاوت اور جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر بار۔ ملک۔ جائدادیں چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلے جاؤ۔ وہاں جاکر بھی ان خدا کے پیاروں نے سوائے اس کے کہ صلح اور آشتی سے زندگی بسر کریں۔ اور دین حق کی تبلیغ کریں اور کوئی فتنہ و فساد کھڑا نہیں کیا۔ نہ ہی کوئی روپیہ یا سامان جنگ جمع کیا۔ بلکہ صبر و بردباری اور برداشت کو اپنا اصول زندگی ٹھہرایا۔ اور یہ حالت ایک دو سال نہیں بلکہ لگاتار تیرہ سال تک رہی جس عرصہ میں کہ سینکڑوں دل اسلام کی سچائیوں کے گرویدہ ہوگئے۔ اور باوجود ان تکالیف کے ہیبتناک نظاروں کے جو فدائیان اسلام کو اس عرصہ میں پیش آئے اسلام کی جماعت دن بدن بڑھتی گئی۔ یہانتک کہ اس کامیابی کو دشمنان اسلام نے محسوس کیا۔ اور وہ حملے جو پہلے فرداً فرداً کئے جاتے تھے اب مجموعی رنگ میں مسلمانوں کی جماعت کو تباہ کرنے کے لئے کئے گئے تو اس وقت اپنی جان کی حفاظت کے لئے ان کو جنگ کی اجازت ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ

پس ان لوگوں کو جن سے جنگ کی جاتی ہے اب اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بھی جنگ کریں۔ کیونکہ انپر ظلم کئے گئے اور اللہ انکی مدد پر قادر ہے۔ ان لوگوں کو ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا۔ صرف اس لئے کہ وہ کہتے تھے۔ کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے جنگ کی اجازت ملی۔ نہ کہ اسلام کو پھیلانے کے لئے ثابت ہوا کہ اسلام بذریعہ اپنی حقانیت کے پھیلا ہے نہ کہ تلوار سے۔ یہ وہ واقعات ہیں۔ جنکی صداقت سے غیر مسلم لوگوں کو بھی جائے انکار نہیں ہے۔ باوجود اس کے بھی معاندین اسلام کا یہ کہنا کہ یہ تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہاں تک قرین انصاف ہے ان حالات کی موجودگی میں جو سوال ہم دنیا کے لوگوں سے کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ وہ بتائیں کہ وہ کونسا رعب اور کونسی چال اور کون سا لالچ تھا۔ جس نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ایک کثیر گروہ فدائیوں کا اس تیرہ سال کے عرصہ میں جمع کر دیا۔ طالبان حق و سمجھدار اس میں سوچیں اور غور کریں۔ خاصکر وہ احباب جو کہ آج دنیا سے اسلام کی باگ اپنے ہاتھ میں لیکر انکو دنیا کی اقوام کے ساتھ صرف قدم بقدم چلانا ہی نہیں چاہتے بلکہ ترقی کی دوڑ میں آگے نکالنا چاہتے ہیں۔ یہ خود ساختہ رہنمایان قوم ذرا ان تاریخی واقعات میں کچھ غور کریں تو خود غرضی اور نفس کے پھندوں سے علیحدہ ہوکر غور کریں تو ان کو ماننا پڑیگا۔ کہ اسلام کا درخت قرآن کریم کے احکام پر چلنے اور اسکی اشاعت میں جان مال ملک سب چھوڑ دینے سے ہی بڑھا اور پھل لایا اور شجر طیب کی جڑ کو مضبوطی سے دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوئی پولیٹیکل چال کوئی تعلیم کوئی کانفرنس کوئی لیگ اسوقت موجود نہ تھی سوا اسکے کہ ہر ممبر خود قرآن پر چلنے والے تھے اور جسکی بنیاد قرآن کریم کے ارشادات کے ماتحت ڈالی گئی تھی۔

پھر علماء اسلام کو ہم مخاطب کرکے عرض کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں کوئی مہدی سوائے اس مہدی و ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے جس نے وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کا سبق اپنے دوستوں کو پڑھایا اس دین پاک کی ترقی کا باعث نہ ہوا۔ ان کا یہ کہنا کہ کوئی خونی مہدی بھی آئیگا اور اسلام کو بذریعہ تلوار دنیا میں پھیلائے گا بالکل غلط ہے اس کی تردید کافی طور پر مذکورہ بالا واقعات کرتے ہیں۔ اسلام کا درخت آج بھی وہی ہے۔ جو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا پس آج اگرچہ یہ مسلمانوں کی شامت اعمال سے خشک ہوچکا ہے۔ لیکن اگر اُسی پانی سے اسکی آبپاشی کی جاوے۔ جس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوئی تھی۔ اور اسی آب وہوا میں اس کی پرورش ہو۔ جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم [illegible]

پھر کھولنے سے ایسا ہونا آج بھی ویسا ہی ناممکن ہے جیسا کہ پہلے زمانوں میں تھا۔ لا اکراہ فی الدین کی تعلیم قرآنی اس کے خلاف اور یہ اکراہ ایمان کا دل سے تعلق ہوتا ہے۔ اس کو محال قرار دیتا ہے۔ پس اے ہمارے علمائے کرام و اے گدی نشینان اسلام اور اے علیگڑھ اور کیمبرج کے گریجوئیٹو سنو اور گوش ہوش سے سنو کہ تمہاری دلی آرزو کہ اسلام دنیا میں عزت و رفعت حاصل کرے ہرگز ہرگز پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر نہ چلوگے۔

اگر کچھ درد دل ہے جس کے کہ تم مدعی ہو۔ تو پہلے اپنے آپ کو مسلم بناؤ۔ خود دہریت اور نیچریت کے جامہ کو اتار کر قرآنی تعلیم کے جبہ سے دل کو زینت دو۔ اور پھر اپنے پاک نمونے کو لیکر دنیا میں تبلیغ و دعوت اسلام کے لئے عاشقوں کی طرح دنیا میں نکل کھڑے ہو۔ پھر تم دیکھوگے کہ اسلام کس طرح کامیاب ہوتا ہے اور تم کس طرح عزت پاتے ہو۔ تم پچاس سال سے نیچریت اور دہریت کے لباس میں ملبوس رہ کر اسلام کو ترقی دینے کی کوشش اور جد و جہد کا تجربہ کر چکے ہو۔ آؤ اب اسوۂ رسول خدا کی بات کو پکڑو اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے کم از کم تیرہ سال تو وہ نسخہ استعمال کرکے دیکھو جو آج سے تیرہ سو سال پہلے ایک عرب کے امی شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) نے استعمال کرکے دین و دنیا کی بادشاہی حاصل کرلی تھی۔

اے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیو علماء اور گدی نشینوں اور خان بہادروں کی تقلید میں بہت تباہ ہوچکے کچہریاں اور دفاتر تمکو کوئی قبول نہیں کرتے۔ سکولوں اور کارخانوں میں تمکو عزت کی جگہ نہیں ملتی عزت ہر طرف سے تم پر اُڑتی آرہی ہے۔ خدارا اب تو سنبھلو اور اس اندھی تقلید کو چھوڑ کر قرآن اور رسول صلعم کے اسوۂ پاک کو اپنا ہادی بناکر اپنی اصلاح کرو اور پاک تبدیلی سے اسلام کا زندہ نمونہ بنو۔ خدا سے صلح کرو وہ تمہاری ساری ضروریات کا خود کفیل ہوگا۔ اور مشکلات کو حل کریگا۔

لوگ کہتے تھے دنیا حاصل کرو۔ دین خود آجائیگا۔ یہ تجربہ بھی تم نے کر دیکھا پھر کیا حاصل ہوا۔ دنیا داری میں تم یورپین اقوام سے بڑھ نہیں سکتے وہ بہت آگے نکل چکی ہیں۔ وہ تو دور کی بات ہے پڑوسیوں سے بھی اس میں تم کسطرح مقابلہ نہیں کر سکتے پس اگر کسی دین کی ترقی اور عزت کا انحصار روپیہ اور مال متاع اور سلطنت کے ہونے پر ہوتو تم آج ہی مایوس ہو جاؤ۔ اسلام کا جنازہ پڑھ چھوڑو۔ جس طرح سرسید مرحوم نے پڑھ دیا تھا۔ اور اس خیال و کوشش کو خیرباد کہدو۔ ہاں اگر مومن ہو تو لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کہتے ہوئے مصلح موعود (علیہ السلام) کی نصیحت کو سنو جو تمہارے سلف صالحین کے اعمال کی تائید کر رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرو یعنے دین کو مضبوط پکڑو تا دنیا تمہاری غلام ہو جائے۔ ذرا اس راہ پر قدم مار کر تو دیکھو۔ خود سچے مسلمان بنو۔ قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو۔ دوسروں کو مسلمان بناؤ۔ پھر دیکھو خدا تعالےٰ جس کی غیرت گوارا نہیں کرتی۔ کہ عبد مومن کو ذلیل رکھے کس طرح تمہیں دنیا میں کامیاب بامراد اور عز و وقار کا وارث کرتا ہے۔

غرض اس سوال کا جواب کہ اسلام کس طرح دنیا میں پھیلا سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ اپنے دین حق کی صداقت اپنے تقوے و طہارت اور اپنے پاک نمونوں کی کشش سے دنیا کو اپنی طرف کھینچو جسمیں باوجود دنیاپرستی و مادیت کا زور ہونے کے اب بھی بہت سی سعید روحیں ایسی نکلیں گی جنہیں حق کی سچی پیاس اور تلاش ہے۔ پس تمہاری عملی زندگی اسلام میں ہو کر ایسی پاک اور اعلےٰ ہو کہ اقوام عالم کو خواہ مخواہ بھی اس سے اُنس اور اسکی طرف میلان ہو۔ یہ ایسا کاری و زبردست گر پر امن حربہ ہے کہ اس زمانہ میں اگر تبلیغ و اشاعت اسلام کا کوئی قابل اعتماد ذریعہ ہوسکتا ہے تو وہ یہی ایک ذریعہ ہے الحمد للہ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں میں سے ایک نے جس کا نام نامی خواجہ کمال الدین ہے۔ اسی ذریعہ سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ بھائیو تم اس کی مدد کرو۔ تاکہ دین کو دنیا پر فتح و نصرت حاصل ہو۔ اور یورپ کی اقبالمند قومیں اس نعمت غیر مترقبہ (اسلام) کے فیوض سے مستفیض ہوں۔ کہ جو رونق اسلام کا باعث ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین!

آریہ گزٹ اور پیغام صلح

ہمارے لوکل معاصر آریہ گزٹ نے پیغام صلح کے دکمیونٹی لیڈر) لیڈنگ آرٹکل مورخہ ۹ ماہ رواں کے کچھ فقرات سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ وہ شرارت سے لکھا گیا ہے۔ چنانچہ معاصر موصوف نے اپنے زیر بحث نوٹ کا عنوان ہی یہ رکھا ہے۔ کہ "پیغام صلح اب بھی شرارت سے باز نہیں آتا" ہمیں ان کی اس خوش فہمی پر تعجب اور افسوس کے ساتھ معاصرانہ شکایت ہے۔ کہ انہوں نے ہماری نیت پر ناحق حملہ کیا ہے۔ کیا آریہ گزٹ نے راقم مضمون کا دل چیر کر دیکھ لیا ہے۔ جو وہ کہتا ہے۔ کہ پیغام صلح کی تحریر ضرور شرارت ہی پر مبنی ہے بجالیکہ وہ اسکے لفظوں سے انشاء اللہ کبھی اس کا ثبوت نہ دے سکیگا۔ ہم بفضل خدا دعوے اور زور کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مقصود کسی آریہ بھائی کی دل آزاری ہرگز ہرگز نہیں۔ ہمارے مضمون نگار بھی اس خیال کے کوئی نہیں ہیں۔ جو خواہ مخواہ نوک جھونک اور آپس کی تو تو میں میں کو پسند کرتے ہوں ہاں اوقات کی بنا پر معقولیت ومتانت سے کسی حملہ کا واجبی جواب دینا بھی کسی کو ناگوار ہو۔ تو اس کا ہمارے پاس کچھ علاج نہیں۔ یا اگر کوئی مسئلہ ہی ایسا ہو جس کے نام تک سے ہمارے آریہ دوست چڑنے لگیں۔ تو ہم یہ عرض کریں گے کہ خود آریہ صاحبان اپنی پستکوں سے یہ لفظ نکال دیں۔ پھر ہم اپنے کسی ایڈیٹوریل اور کسی مراسلہ میں اس لفظ کو قطعاً نہ آنے دیں گے۔ مگر یہ ہم کبھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ پیغام صلح میں جو کچھ لکھا گیا۔ اس کی غرض آریہ دوستوں کا دل دکھانا تھا۔ مضمون کے لفظوں سے صاف وصریح طور پر ہمیں تو یہی منشا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مسئلہ حالانکہ آپ لوگوں کی مسلمہ کتاب میں موجود ہے۔ لیکن جب دوسروں کی زبان یا قلم سے اس کا نام بھی نکلنا خواہ وہ ضمناً کسی طرح کیوں نہ آئے۔ موجب دل آزاری ہوتا ہے۔ تو نفس مسئلہ میں ہی کوئی خاص کمزوری کا پہلو ثابت ہوگا یا کچھ اور؟ ہمیں پھر نہایت رنج اور افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہمارے آریہ احباب محض نیک نیتی اور دل سوزی کی نصیحت سے بھی بجائے سبق حاصل کرنے کے خواہ مخواہ باہمی عناد و رنجش ہی کے پہلو کیوں نکال لیتے ہیں۔ آخر میں ہم خدا کو شاہد کر کے کہتے ہیں۔ کہ اخبار ہذا کے مذہبی مضامین میں جب کوئی بات ایسی آ جاتی ہے۔ جو غیر مسلم دوستوں کے خلاف طبع یا ان کو ناگوار و دل آزار ہو سکتی ہو۔ تو ہم اس کی اشاعت کبھی بہ نیت دل آزاری نہیں کرتے۔ اور نہ ہمارے مقاصد میں یہ بات شامل کہ بعض برادران وطن کا دل دکھانے کو ایسی بحثیں چھیڑیں۔ جن میں ان کی قوم یا مذہب کے صرف تاریک پہلو دکھلا کر عیب شماری کی جائے۔ چنانچہ پیغام کے سارے پچھلے پرچوں میں آریہ گزٹ کوئی سلسلۂ مضامین یا عنوان مستقل اس تماش کا نہ پیش کر سکیگا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ معاصر موصوف ہم کو اس ناگوار بحث پر قلم اٹھانے کی پھر ضرورت نہ پڑنے دیگا +

یورپ کے لئے سبق عبرت

تازہ تار خبروں میں ذکر ہے۔ کہ اس ماہ حال کو حقوق طلب عورتوں نے بم کے ذریعہ مقامات کیکشن ہوس اور تفریح گاہ موسومہ الیگزینڈرا پارک اور مانچسٹر کو نقصان پہنچایا۔ اور برسٹل کے قریب ایک سٹیشن کو آگ لگا دی۔ جب سے ان خواتین انگلستان نے شورش کا سلسلہ شروع کیا ہے آئے دن ان کی ایک سے بڑھ کر شوخ چشمی وشرارت سننے میں آتی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ مدبران دولت برطانیہ اب تک اس طوفان بے تمیزی کا کوئی قرار واقعی انسداد نہیں کر سکے۔ مردوں اور پھر خاص کر ایسے اقبال اور جبروت وجلال والی قوم کے مردوں کے وقار و ناموس کے لئے کیا یہ امر موجب عار نہیں۔ کہ اپنی جنس لطیف اور بہتر ہاف (Better half بہتر نصف) کو ان کے حقوق واجبی دینے یا حدود اعتدال سے متجاوز مطالبات میں ان کا منہ بند کرنے اور جوش بیجا کو دبانے کی کوئی کارگر تدبیر ان سے اب تک نہیں بن پڑی۔ حالانکہ یہ فضیحت آمیز واقعات ایک عرصہ سے ظہور میں آ رہے ہیں۔ انگلستان بلکہ تمام یورپ یاد رکھے کہ حقوق نسواں کے بارہ میں وہ کوئی شریعت یا کوئی قانون احکام اسلام سے بہتر پیش نہیں کر سکتا۔ اسلام کی کتاب پاک نے الرجال قوامون علی النساء (یعنی مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں) فرما کر اس مشکل کو بالکل حل کر دیا ہے۔ کیونکہ اس کی رو سے جو حقوق اسلام نے عورتوں کے لئے لازمی قرار دیئے ہیں۔ وہ دیئے جا کر بھی مرد کی فطری فوقیت کا حق زائل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام میں عورتوں کی تربیت اور علمی ومعاشرتی ترقی کی بہت

[illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

از اسلامک ریویو اکتوبر ۱۹۱۳ء

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "وہ دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا رب ہے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" دنیا کو وہ زمانہ بھی دیکھنا تھا جس کے لئے مقدر تھا کہ قومیں قوموں پر چڑھائی کرینگی۔ اور بنی آدم اپنے ہی بھائیوں کو خدا کی زمین پر چلتے پھرتے نہ دیکھ سکیں گے۔ اُن کی خود غرضی دوسروں کی تباہی کا موجب ہوگی۔ اور اپنی سرفرازی دوسروں کی بربادی میں سمجھیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اُس کے اطوار میں ایک شریفانہ پہلو بھی تھا۔ یعنے قدرت کی بخشائشوں نے جہاں اس میں اور اور خواص ودیعت فرمائے انہی میں ابنائے جنس کی ہمدردی۔ نیک دلی نرمی ومروت جیسے پاک وقابل ستائش جذبات بھی اسکو عطا ہوئے ہیں۔ اُنہی مقدرات میں (جن کا پاک نوشتوں سے پتہ چلتا ہے) ہم یہ بھی پاتے ہیں۔ کہ انسان کا ضمیر اس کو بدی سے باز رکھنے کے لئے اپنی ٹھوکروں سے متنبہ کریگا۔ لیکن ملامت کرنے والے کانشنس (ضمیر) کا گلا دبانے کے لئے فریب خوردہ نفس کی جھوٹی فلاسفی آ موجود ہوگی اور اصلاح نفس میں مزاحمت کریگی (دعضاً) چنانچہ آثار زمانہ اور قرائن قویہ ہمیں باور کراتے ہیں۔ کہ ہمارا زمانہ وہی وقت موعود ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج مغربی دنیا مشرق کو زیر کرکے چار دانگ عالم میں اپنا ہی ڈنکا بجانا اور سکہ بٹھانا چاہتی ہے۔

اگرچہ تمام اقوام عالم اُسی ایک خالق ومالک حقیقی کی مخلوق ومملوک ہیں جس نے سب کو یکساں اپنے عطیات فطرت سے حصہ دیا ہے۔ قوائے جسمانی۔ قوائے دماغی۔ قابلیت ترقی۔ اور دیگر خواص انسانی سے اس نے کسی قوم کو محروم نہیں رکھا۔ اس کی زمین۔ اس کا سورج چاند اور نیز تمام موجودات ایسی مشترک نعماء آلہی ہیں جن سے مستفید وفیضیاب ہو سکنے کا موقعہ دینے میں اس نے کسی نسل انسانی کے ساتھ بخل روا نہیں رکھا۔ اور نہ خزائن قدرت کو کسی ایک قوم کے لئے مخصوص ومستثنےٰ کیا ہے۔ باوجودیکہ دست قدرت کی یہ عالمگیر فیاضیاں مغرور وخود بین انسان کی سبق آموزی کے لئے شش جہت میں عیاں ہیں اور جدھر نظر اُٹھاؤ انکا ایک دفتر بے پایاں کھلا پڑا ہے لیکن باایں ہمہ روڈیارڈ کپلنگ جیسے بیفکرے پیٹ بھرے دوست اور خدا ترس بنی نوع میں ابھی اپنی ہی سی خود غرضی کی سپرٹ پھونکنے کے لئے کہتے ہیں کہ:۔

"مشرق مشرق ہی ہے اور مغرب مغرب ہی۔ اور یہ دونو کبھی ملکر یکساں نہیں ہو سکتے"۔ اللہ اللہ! کیا انانیت ہے۔

مگر کیا ہمیں وہ ازراہ عنایت یہ بتا سکیں گے کہ مغرب کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اور مشرق کہاں ختم ہوتا ہے۔ ہم نہایت مسرور وممنون ہونگے اگر وہ اس بات کا ٹھیک ٹھیک پتہ دیں۔ کہ اس وسیع کرۂ ارض پر وہ کونسا نقطۂ خاص ہے جسے مشرق ومغرب کی حد فاصل قرار دیا جا سکے۔ آخر وہ کون سے حالات گرد وپیش اور قدرت کی کارسازیاں ہیں۔ جو اقوام مشرقی کو نام نہاد اقوام مغربی سے جدا کرتی ہوں۔ اور جن کے سبب ہر دو میں کوئی قرار واقعی فرق وامتیاز مانا جا سکے۔ جبکہ اہل مغرب اور ان کے فلسفہ وسائنس خود تسلیم کرتے ہیں کہ زمین گول ہے اور آسمان محض حد نگاہ تو پھر یہ سمجھنا کچھ بھی وقت طلب نہیں کہ مشرق ومغرب صرف کوتہ نظر آنکھوں کے دھوکے ہیں یا ان کی منتہائی سعی وپرواز کہہ لیجئے۔ خواہ انکی منزل درماندگی۔ بہرحال نہ مشرق کوئی خاص مقام ہے نہ مغرب کوئی مخصوص جگہ۔ بلکہ درحقیقت ایک ہی ہیں اور بالکل یکساں ہیں۔ اور ان کے رہنے والے بھی ایک ہی خلاق عالم کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ وہی اسباب خورد ونوش وہی سامان حیات اور وہی ضروریات

مستفید ہوتے ہیں۔ بنی نوع انسان ہونے کے لحاظ سے دونو ایک زبردست رشتۂ اخوت ومحبت میں بندھے ہوئے ہیں۔ انسانی ہمدردی دونو میں یکساں موجزن ہے۔ اولوالعزمی وبلند پروازی کے اعلےٰ جذبات دونوں میں برابر کام کرتے نظر آتے ہیں۔ فطرت انسانی کا مطالعہ کرو۔ تو تم انسانی خصائص کو ایک جیسا پاؤ گے۔ پھر قدرت کے تصرفات پر نگہ کرو۔ تو ان میں بھی تمہیں سب جگہ یک رنگی دکھلائی دے گی۔ آج اگر عروج وکمال مغرب کا مابہ ناز ہے۔ تو کیا مشرق نے کبھی دنیا میں ترقی وسرخروئی اور عز ووقار کے دن نہیں دیکھے؟ دیکھے اور ضرور دیکھے ہیں۔ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ایک زمانہ ایسا بھی ہو گذرا ہے۔ جبکہ خدا کی وہ مخلوق جنہیں اہل مشرق کہا جاتا ہے۔ فی الواقع بلند نام وفائز المرام تھیں۔ کیا ہوا اگر اب ارشاد قرآنی کے مطابق

"تلک الایام نداولھا بین الناس"

(یعنی اقوام عالم کا زوال وکمال ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے) اہل مشرق پستی کی حالت میں ہیں۔ مگر وہ ہمیشہ سے ایسے تھوڑا ہی تھے۔ یہ خیال کرنا کہ مغرب کو دوسروں کے پامال کرنے کا کوئی قدرتی حق حاصل ہے کسی طرح بھی درست نہیں۔ یہ گویا سب کے خالق ومالک کو بے انصاف قرار دینا ہے (نعوذ باللہ منہا) حالانکہ اس نے اپنی طرف سے مشرق کو بھی وہی قابلیتیں اور حقوق عطا فرمائے۔ جو مغرب کو قدرتاً حاصل ہیں +

مندرجہ بالاعنوان آیات قرآنی ہم کو یہی عظیم الشان اخلاقی سبق دیتی ہیں یہ زمانہ خدا تعالےٰ کے علم میں تھا۔ کہ جب مغرب کی قومیں اپنی ترقیات اور کامیابیوں کے نشہ میں اس بات میں بھی شک وشبہ کرنے لگیں گی کہ آیا ان کے برادران مشرق دنیا کے پردے پر موجود رہنے کے حق دار بھی ہیں یا نہیں؟ (باقی دارد)

مراسلات

کھلی چٹھی بنام جماعت انصار اللہ (احمدی)

مجھے کئی احباب کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ جماعت میں جو ٹریکٹ اظہار الحق وغیرہ تقسیم ہوئے ہیں وہ میری یا سید انعام اللہ شاہ مینجر اخبار پیغام صلح کی تحریک سے شائع ہوئے ہیں۔ یا ہم نے چھپوائے ہیں۔ اس بات کی اشاعت کرنے والے لاہور کے چند ایک پُرجوش انصار اللہ معلوم ہوتے ہیں۔ جو کسی بات کو زبان سے نکالتے وقت آگا پیچھا نہیں سوچتے اور بھائیوں کی نسبت غلط باتیں مشہور کرنے سے نہیں جھجکتے۔ ہم نے کبھی جماعت میں تفرقہ کو پسند نہیں کیا۔ بلکہ جو بات کسی بھائی کی نسبت عام طور پر سنی اُس کی بابت خود اُسی سے دریافت کرنا مناسب سمجھا۔ جو ٹریکٹ ہم نے دیکھے ہیں۔ ان میں ذرا شک نہیں۔ کہ اکثر باتیں اُن کی سچی ہیں۔ جہاں تک کہ اُن کے متعلق ہمارا علم ہے۔ اور بعض باتیں ہمارے علم اور مشاہدہ سے بالاتر ہیں۔ اس لئے اُن کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہمارے خیال میں یہی رائے تمام جماعت کی ہوگی۔ اب قابل غور یہ امر ہے۔ کہ ہمیں ان باتوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یا خواہ مخواہ اپنے بے گناہ بھائیوں کو نشانۂ طعن بنا کر ان کو ابتلاء میں ڈالنا چاہئے۔ مسیح موعود کی ہر بات اور قول وفعل پر ہمارا ایمان ہے۔ اور ہمارے وہی عقائد ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود نے بارہا بیان فرمائے ہیں۔ اور سلسلہ کی ہر ایک تحریک میں امداد دینا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ جب ہمارا حضرت مسیح موعود کی ہر بات کے ساتھ پورا پورا ایمان ہے۔ تو دیگر فروعی باتوں کے اختلاف یا ٹریکٹ والے کے بیان کردہ باتوں کے ساتھ اتفاق رائے رکھنے کے جرم میں اگر ہماری نسبت غلط فہمی پھیلائی جاتی لاہوری انصار اللہ نے مناسب سمجھی ہے اور ہمارے خلاف کچھ لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ تو ہماری طرف سے اگر کچھ کسی قسم کا کلمہ لکھا گیا۔ تو اُس کی ذمہ واری بھی اُن پر ہوگی۔ مراقم الحمد منظور الٰہی احمدی میں ہر حرف سے متفق ہوں سید انعام اللہ

لاہور میں زنانہ طبی کالج کی تجویز معاصر وطن لکھتا ہے کہ مہارانی صاحبہ نے پورنے لیڈی ہارڈنگ صاحبہ بالقابہا کو لاہور میں ایک زنانہ طبی کالج قایم کرنے کے لئے ۳ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔ بلاشبہ لاہور اس کالج کے

غزل از ثاقب

(از جناب محمد نواب خان صاحب ثاقب رمشی فاضل، مرزا خانی مالیرکوٹلہ)

رباعی

کیا خوب ہے اے خدا خدائی تیری
ہے حسن ہی حسن خودنمائی تیری
جس دل میں درد نہیں تیری الفت کا
وہ دل ہی نہیں خدا دہائی تیری

دل میں پایا تجھے عشاق نے جویا ہوکر
جس نے دیکھا ہے تجھے دیکھا ہے تیرا ہوکر
روشنی دیدۂ یعقوب نے پائی تجھ سے
تو نے پایا جسے یوسف نے زلیخا ہوکر
تاب نظارہ کہاں آنکھ میں سر طور رہی
ارنی کہتے ہوئے پہنچے جو موسےٰ ہوکر
تیرے غم میں ہے نہاں لذت جاوید اسے
کیا کرے گا یہ دل غمزدہ اچھا ہوکر
تجھ پہ مرتے ہیں جو ہیں زندۂ جاوید وہی
کیا جلائے گا انہیں کوئی مسیحا ہوکر
تجھ پہ خوبان جہاں جان فدا کرتے ہیں
جان و دل چھینتے ہیں گو ستم آرا ہوکر
تو رفیق دل مضطر تو انیس دل زار
ہم نے جانا یہ ترے نام پہ شیدا ہوکر
حسن و خوبی میں تو یکتا ہے خط و خال میں ایک
حسن و خوبی میں دکھا دے کوئی تجھ سا ہوکر
لامکاں کہتے ہیں تجھ کو عجب بات ہے یہ
خانۂ دل میں تو بیٹھا ہے خود آرا ہوکر
اپنے بیگانے سے بیگانہ و بے مہر ہوں
بندۂ بت ترے کوچہ کا شناسا ہوکر
تو ہوا اور آئینہ دل وہ ترا حسن تمام
دیدۂ شوق رہے محو تماشا ہوکر
آج پھر بزم حضوری میں وہی شعر و سخن
ثاقب آئے ہیں یہاں بندۂ شیدا ہوکر

انتخاب معلومات و واقعات

گورکھوں کا فساد۔ ڈھاکہ میں گورکھا فوجی پولیس و بعض دکان داروں میں فساد ہوا۔ گورکھوں کی ایک جماعت دکان داروں سے قیمت ادا کئے بغیر چیزیں اٹھا کرلے گئے۔ دام مانگنے پر دکانداروں کو زدوکوب کیا اور دکانوں کو نقصان پہنچایا۔ سول پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

تعلقات حاکم و محکوم۔ پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ بنگال کو چٹھی لکھ کر ایسے وسایل اختیار کرنے کی تحریک کی ہے۔ جن سے سرکاری افسروں و رعایا میں تعلقات بہتر ہو جائیں۔ چٹھی کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ جلد برافروختگی اور غصہ میں آپے سے باہر ہو جانے کو کسی افسر کی کمزوری کے طور پر نوٹ کیا جائے۔ بہرکیف محرور المزاج افسر امید ہے کہ اس حکم سے متنبہ ہوں گے۔

پبلک سروس کمیشن۔ سہ شنبہ کو کمیشن کی پہلی کمیٹی صیغہ جات ویٹرنری و زراعت کی شہادتیں لیتی رہی اول الذکر کی طرف سے کرنل بینیر پرنسپل ویٹرنری کالج پنجاب نے صیغہ کی موجودہ صورت و حالت پر سخت ناپسندیدگی ظاہر کی۔ صیغہ زراعت کی طرف سے ڈائرکٹر ولیسرچ انسٹیٹیوٹ پوسہ پیش ہوئے۔ دوسری کمیٹی نے پولیس کے بارہ میں مسٹر اشوڈن (ممالک متحدہ آگرہ و اودھ) اور مسٹر ڈی اڈونسر کی شہادتیں لیں۔

ناکافی اسلامی نیابت۔ کلکتہ کارپوریشن نے مسلمانوں کی ناکافی نیابت پر طول و طویل بحث کے بعد مسلمانوں کی جداگانہ نیابت

ناکام رہے ہیں۔ لہذا ایسے قانون میں ان کی مناسب و کافی نیابت کا خاص انتظام کیا جائے۔

مصائب:۔ مسٹر کیلن باخ نے جنوبی افریقہ سے مسٹر گاندھی کو تار دیا ہے۔ کہ دو عورتیں اور بچے نیم گرسنہ بلا کسی پناہ یا شکوہ و شکایت کے قطع مسافت کر رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی کا جوش و ولولہ اوروں میں سرایت کر گیا ہے گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ مسٹر گاندھی اور دیگر لیڈروں سے لوگوں کو جدا کر دیا جائے۔ تاکہ وہ بے سر و بے پر رہ جائیں ڈیڑھ سو یا دیہ پیما جو ایک کان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۹ر نومبر کو گرفتار کرلئے گئے

۹ر نومبر کو بنگورہ اور بھرتپور کے مابین ۷-۵ ڈون مالگاڑی کی چودہ گاڑیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔ گارڈ اور راستہ کا سب انسپکٹر مجروح ہوئے۔

کان پور میں۔ تہوار گوپ اشٹمی کی وجہ سے تمام ہندوؤں نے اپنی دوکانیں بند رکھیں اور بہت سے مسلمانوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ (کیوں نہ ہو تحریک اتحاد کی برکت سے اب یہی باتیں آثار مسلمانی سمجھی جائینگی)

زرعی کالج لائلپور میں اردو کی جماعت بھی کھول دی گئی ہے شیخ ریاض حسین صاحب رئیس ملتان نے کسی ملتانی طالب علم کو وظیفہ عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

پبلک سروس کمیشن نے دہلی میں صیغہ جات پولیس و پیمائش کے متعلق شہادتیں قلمبند کیں۔ پنجشنبہ کو کمیشن مذکور کے دونوں حصص یکجا اجلاس کرینگے۔

اجدھیا میں گاؤکشی:۔ مسلمانان بنارس نے عام جلسہ میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے کہ ناگری پرچارنی سبھا کے جلسہ میں مسلمانوں کا کوئی قائم مقام موجود نہ تھا۔ جلسہ مذکور نے جو رزولیوشن پاس کیا اسے مسلمان سخت ناپسند کرتے ہیں۔ مسلمانان اجدھیا کو قربانی گاؤ میں آزاد رکھا جائے۔ ہندو جلسہ کے بانیوں میں مولوی محمد عمر کا نام غلط طور پر مشتہر کیا گیا

مصنوعی جنگ:۔ بنگال میں وسیع پیمانہ پر مشقی جنگ کی تجویز تھی گورنمنٹ ہند کے کافی روپیہ منظور نہ کرنے کی وجہ سے وہ محض فوجی مشق تک محدود رہیگی۔

امداد ہندیان جنوبی افریقہ:۔ بنگال کے مسٹر تارک ناتھ پالت نے ایک ہزار اور کوملا ڈون چندہ سنگھ نے پانچ سو روپے جنوبی افریقہ کے مصیبت زدہ ہندوستانیوں کے سرمایۂ اعانت میں عطا کیا۔

بنکوں کی مدد:۔ دلیش کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور اور رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کی تحریک پر حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے گورنمنٹ کی طرف سے ایک خاص رقم بنک آف بنگال میں اس غرض سے جمع کرا دی ہے کہ دیسی اور انگریزی بنکوں کو بلا اس لحاظ کے کہ وہ دیسی ہیں۔ یا انگریزی معقول کفالتوں پر بروقت امداد مل سکے۔

میونسپلٹی جگادھری (انبالہ) کے تازہ انتخاب کے متعلق یہ بات بافسوس بیان کی جاتی ہے کہ قبل ازیں چھ ممبروں میں جو ایک مسلمان تھا وہ بھی نابود ہوگیا۔ اور سب کی سب ممبریاں ہندو صاحبان کے قبضہ میں آگئیں۔ اب بتائیے کہ میونسپلٹی جگادھری میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی کیا گارنٹی ہے۔ کیا جو ہندو امیدوار مسلمان امیدوار کو زک دیکر کامیاب ہوتا ہے۔ اس سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کی واقعی نگہداشت کرسکیگا۔ در اصل اسلامی نیابت اگر کسی طریق سے برقرار رہ سکتی ہے۔ تو وہ جداگانہ حق انتخاب ہی رہ سکتی ہے۔ (میونسپل گزٹ)

یوآن شیکا کے لڑکے:۔ یوآن شیکائی پریزیڈنٹ چین کے دو لڑکے ۹ عمر ۱۰ و ۱۴ سال آج کل اپنے استاد کے ہمراہ بغرض سیاحت انگلستان پہنچے تو انگریزی زبان سے قطعی ناواقف تھے مگر اب انہیں کافی مہارت ہوتی جاتی ہے۔ لارڈ ولیم سیسل جنہیں معاملات چین میں خاص دلچسپی ہے اور جو یوآن شیکائی کے خاص دوستوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس کوشش میں ہیں۔ کہ یوآن شیکائی ان دونوں ہونہار لڑکوں کو انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے دے۔ آپ کا ارادہ ہے کہ چھوٹے لڑکے کو ایک پبلک سکول میں داخل کر دیا جائے اور بڑے کو کسی اعلےٰ یونیورسٹی میں

دوہری پٹڑی:۔ انبالہ اور سہارنپور کے درمیان ریل کی دوہری پٹڑی بن گئی ہے۔ اور آمد و رفت کے لئے کھل گئی ہے۔ چونکہ آج کل گرانی کی وجہ سے پنجاب سے غلہ کثرت کے ساتھ صوبجات متحدہ کو

بھی بہت کم ہو گئے ہیں۔

پنڈت دیو رتن:۔ سابق سکرٹری دیو سماج نے جو مقدمہ ہتک عزت دیو سماج کے اخبار کے پرنٹر پر کیا ہوا تھا۔ اس میں فریقین کا راضی نامہ ہوگیا ہے۔ بقول اوج جیون پرنٹر جیون تت نے ان ہتک آمیز مضامین کے لئے جو اس اخبار میں پنڈت جی کے خلاف شائع ہوئے تھے۔ اظہار افسوس و معذرت کیا۔ اور آئندہ کے لئے اس اخبار کا چھاپنا بند کر دیا۔ اور پنڈت جی نے عدالت میں راضی نامہ داخل کر دیا۔

ایک اور علیحدگی:۔ اخبار اوج جیون لکھتا ہے کہ فیروزپور کے مشہور محب وطن اور قومی خادم شریمان ڈاکٹر پرسرام صاحب تھرا ایل۔ ایم۔ ایس پر "بھی خارج شدہ" کا لیبل لگ گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے دیو سماج کی قریب ۱۲ سال سیوا کی ہے۔ اور دیو گورو بھگوان کے دربار میں آپکو اتنی رسائی حاصل تھی۔ کہ انہیں اپنا ہم زلف بنایا تھا ڈاکٹر صاحب دیو سماج سے کس قدر بردا شتہ خاطر تھے صرف اسی سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ آپ اپنے ایک دوست کو اپنی علیحدگی کی خبر سناتے ہوئے لکھتے ہیں۔ مبارک ہو۔ آج سماج سے خارج کئے جانے کا حکم آگیا ہے۔

کلکتہ میں:۔ بقول ہندوستان سیالدہ اسٹیشن اور دیگر چند جگہوں پر کسی شریر نے اشتہار چسپاں کئے ہیں۔ کہ میں نے ہی کلکتہ میں پولیس کانسٹیبل کو قتل کیا ہے اور حضور والیسرائے پر دہلی میں بم پھینکا ہے۔ اگر پولیس میں طاقت ہے تو مجھے گرفتار کر کے دکھائے" مگر پولیس مصروف تحقیقات ہے اگر یہ درست ہے تو اس سے بڑھکر دلیری اور شیطنت اور کیا ہوسکتی ہے۔

ہندوستان میں دولت کی کیا کمی ہے اور یہاں کی ضروریات چنداں قابل توجہ ہی نہیں پھر کیا فکر ہے۔

مدراس میں سخت بارش:۔ گذشتہ تین روز کی سخت بارش سے شہر مدراس کا ایک حصہ تہ آب ہے اور کئی مکانوں کے گرنے سے بہت سا نقصان ہوا ہے۔ خرابی موسم کیوجہ سے لندن کا سٹیمر آف پیرس مسافروں کو ساحل پر اتارنے کے ناقابل ہوکر ان کو لئے ہوئے کلکتہ روانہ ہوگیا جو کمپنی کے خرچ سے پھر مدراس بھیجے جائینگے۔ ریلوے لائن کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

گورنمنٹ پنجاب نے سول ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹی کے تین عہدے منظور فرمائے ہیں جن کی تنخواہ دو سو سے شروع ہوکر ۲۰ روپے سالانہ ترقی سے چار سو روپے تک پہنچیگی۔ ویٹرنری کالج لاہور میں عنقریب لوسٹ گریجوایٹ کورس داخل کیا جائیگا۔ کورس مذکور کی تکمیل کرنے والے عہدہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹی پر مامور ہوسکینگے۔

ڈگری ڈسٹرکٹ جج کرنال نے امرتسر بنک کے خلاف جس کا پچھلے دنوں دوالہ نکل چکا ہے آنریبل نواب ابراہیم علی خاں آف کنجپورہ کو ۲۹۴۶۸ روپے معہ خرچہ کی ڈگری دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف وخطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ
فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض وکیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

جلد ا | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ ہجری | نمبر ۵۵

تازہ برقی خبریں

ٹرکی وانگلستان ۔ پائنیر کے نامہ نگار لندن نے ایک بیان کا خلاصہ بذریعہ تار ارسال کیا ہے۔ جس میں نامہ نگار "ڈیلی کرانیکل" متعینہ وائینا نے اطلاع دی ہے۔ کہ قسطنطنیہ کی نیم سرکاری خبروں سے ایک انگریزی عثمانی معاہدہ کا حال ظاہر ہوا ہے۔ جس کے رو سے برطانیہ کو جزیرہ نمائے القطر۔ کوئت اور فاؤ اور جزیرہ قبیلا کہ واقع شط العرب حاصل ہو گیا ہے اور نیز دریائے دجلہ وفرات میں کشتی رانی کے متعلق بھی مزید حقوق مل گئے ہیں دولت عثمانیہ کو بغداد سے آگے۔ ریلوے کے حقوق میں آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ جو فاؤ پر آکر ختم ہو جاوے گی۔ اور وہاں انگریز ایک عمدہ بندرگاہ بنائیں گے +

تصحیح ۔ پائونیر کے نامہ نگار نے نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف کے مراسلہ کی بنا پر مندرجہ بالا خبر میں حسب ذیل تصحیح کی ہے۔ کہ تفویض علاقہ کا کوئی سوال نہیں ہے۔ بلکہ ساحل عرب بجانب خلیج فارس کی موجودہ حالت برطانیہ کے نقطہ خیال کے بموجب قانوناً جایز قرار دی گئی ہے۔ کوئیت بدستور شیخ کے ماتحت رہے گا۔ البتہ اس کی اندرونی آزادی اور اس کے ساتھ برطانوی گورنمنٹ کے معاہدات تسلیم کر لئے گئے ہیں

شاہزادہ بلجیم کی آمد آمد (لندن ۱۴ نومبر) بروسلز میں بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ بلجیم کے فرزند کلاں شاہزادہ لیوپولڈ آیندہ موسم بہار میں ہندوستان کی سیاحت کو تشریف لے جائیں گے۔ اور غالباً حضور وائسرائے ان کا خیر مقدم کریں گے۔ اس کے بعد ربڑ کی کاشت کا معائنہ کرنے کی غرض سے ہالینڈ کی نو آبادیوں کا دورہ فرمائیں گے ۔

مزید قید (والکرسٹ ۱۴ نومبر) مسٹر گاندہی کو علاوہ ۹ ماہ کی سابقہ قید کے جو ڈنڈی میں دی گئی ہے۔ آج یہاں ۳ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے ۔

ہڑتال (ڈربن ۱۴ نومبر) ۲۷۰۰ ہندوستانیوں میں سے جو ناٹال کی شوگر پلانٹنگ کمپنی کے فارم ہائے کاشت نیشکر میں کام کرتے تھے۔ ۱۵۰۰ آدمیوں نے کام بند کر دیا ہے +

سندہ گزٹ کی ہرزہ سرائی ۔ (کراچی ۱۵ نومبر) سندہ گزٹ لکھتا ہے کہ سندھ جو ایک اسلامی صوبہ ہے وہاں کے مسلمان مسلمانان ہند اور مسلمانان ایران کے ساتھ مسٹر وزیر حسن اور محمد علی کی نسبت علانیہ اظہار نفرت وملامت کرتے ہیں۔ اب مسلمانوں میں عام طور پر اطمینان محسوس کیا جائے گا۔ کہ مسٹر اسکوئتھ اور لارڈ کریو نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ مسٹر وزیر الحسن اور محمد علی کسی مسلمان کے قایم مقام نہیں ہیں۔ بلکہ صرف اپنی اور چند زبون حال مسلمانوں کی قایم مقامی کا حق ادا کرتے ہیں۔ جنھوں نے بنگالی شورش پسندوں سے سیاسی اسلحہ مستعار لے لئے ہیں (زمیندار)

واردات بمب (کلکتہ ۱۴ نومبر) ایمپائر لکھتا ہے کہ تحقیقات سے پایا جاتا ہے۔ کہ حال میں جو تین بم بصورت خطوط ایڈیٹران اخبارات پائونیر سٹیٹسمین اور انگلش مین کو موصول ہوئے ہیں۔ اُن کے علاوہ ویسے ہی اور بھی لیٹر بمب بعض دیگر یورپین صاحبان اور مقامی جنٹلمینوں کے نام پہنچے جن کے نام ظاہر کرنے کی فی الحال اجازت نہیں ہے۔ وہ لفافے فی الفور پانی کے برتن میں ڈال دیئے گئے۔ اور اس بارہ میں اور کچھ نہیں کیا گیا۔

"تلف کر دو اور کچھ نہ کہو" (") ایک مشہور افسر پولیس نے جب اُس سے اس بارہ میں گفتگو ہوئی۔ یہ بیان کیا۔ کہ ان بمب لیٹروں سے انارکسٹوں کا منشاء افسر پولیس نے جب اُس سے اس بارہ میں گفتگو ہوئی یہ بیان کیا۔ کہ ان بمب لیٹروں سے انارکسٹوں کا منشا پولیس اور پبلک کو یہ جتلانا ہے۔ کہ "ہم یہاں ابھی تک موجود ہیں" پس جب لوگوں کے پاس اس قسم کی چھٹیاں پہنچیں ان کے لئے بہترین تدبیر یہ ہو سکتی ہے۔ کہ انہیں بڑی احتیاط سے تلف کر دیں۔ اور ان کا مطلق چرچا نہ کریں۔ کیونکہ چرچا ہونا اور سنسنی پھیلانا ہی تو ان چٹھیوں کے بھیجنے سے انارکسٹوں کا منشا رہتا ہے ۔

پوسٹل وپولیس کانفرنس (" ") اسی افسر کی یہ رائے ہے کہ وہ لفافے جن میں لیٹر بمب بھیجے جاتے ہیں۔ بالائی ملک میں کسی جگہ بنے بنائے تیار ملتے ہیں۔ اور وہاں سے کلکتہ لاکر حوالہ ڈاک کئے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ غالباً عنقریب ایک کانفرنس حکام محکمہ پولیس وصیغہ ڈاک خانہ منعقد ہو کر اس معاملہ میں غور کرے گی۔ کہ آیندہ کیا کارروائی عمل میں آنی چاہئے۔ (جس سے اس خطرناک سلسلہ بمب بازی بذریعہ ڈاک کا سدباب ہو)

سب انسپکٹر کی بریت ۔ مسٹر کارمل سشن جج میمن سنگہ نے کل سرنیدر ناتھ بوس سب انسپکٹر پولیس دیوان گنج کے اپیل کا فیصلہ سنایا۔ جسے ڈپٹی مجسٹریٹ جمال پور نے (۶۰) روپیہ کے استحصال بالجبر والے مقدمہ میں ایک سال قید کی سزا دی تھی تا سیشن جج نے ملزم کو بری کر دیا +

نواب گنج میں کاروبار بند ۔ ڈہاکہ میں گورکھا مظالم کی مزید واردات وقوع میں آئی ہیں جمعرات کی شام کو گورکھوں نے نواب گنج کی کئی دوکانوں پر چھاپا مارا اور مال ومتاع لوٹ لے گئے۔ دوکان داروں پر حملہ آور ہوئے کہ دوکانیں بند ہیں۔

ڈہاکہ میں گورکھوں کا فساد (کلکتہ ۱۵ نومبر) مقدمہ سازش باریسال میں کل ڈیفنس کی طرف سے سشن جج باریسال کے ہاں درخواست گذری کہ مقدمہ کچھ دنوں کے لئے ملتوی کیا جائے۔ تاکہ ملزمان اپنے وکلاء کو ضروری ہدایات دے سکیں۔ چنانچہ جج نے احکام فی الحال محفوظ رکھ لئے ہیں۔ رعایائے ڈہاکہ کی ایسوسی ایشن کا ایک وفد اُس فساد کے متعلق جو گورکھوں نے ڈہاکہ میں کیا کل بخدمت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حاضر ہوا تھا۔ اس ڈیپوٹیشن نے کئی واقعات کی تفصیل بیان کی۔ جن میں راہ چلتوں پر خواہ مخواہ حملے کئے گئے۔ اور دوکانیں لوٹی گئیں۔ مجسٹریٹ نے ڈیپوٹیشن کو اطمینان دلایا کہ ہم گورکھا رجمنٹ کے کمان افسر سے ملاقات کر چکے ہیں۔ انہوں نے شہر ڈہاکہ کی حفاظت کا بندوبست کر دیا ہے۔ اور گورکھوں کو بستی میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور اب کل صبح کے بعد سے جو کوئی گورکھا شہر میں دیکھا جائیگا۔ گرفتار ہو کر ۶ ماہ قید کی سزا پائیگا۔ یورپین سارجنٹ اور گورکھا پولیس کے شہر میں پہرے لگا دیئے ہیں۔ مجسٹریٹ کے اطمینان دلانے سے پہلے قریباً تمام دوکانیں مختلف حصص شہر میں گورکھوں کی تاراج کا شکار ہونے کے سبب بند کی جا چکی تھی +

جنوبی افریقہ میں خاموش مدافعت (بمبئی ۱۵ نومبر) مسٹر ہنری ایس۔ ایل پولک ڈربن سے لکھتے ہیں۔ کہ یکایک خاموش مدافعت حضوصاً ۳ پونڈ والے ٹیکس کے بارہ میں بہ سرگرمی شروع ہو جانے کے سبب مجھ کو یہاں مجبوراً کچھ اور رہنا پڑیگا۔ اور اب میں خیال کرتا ہوں کہ ۲۴ نومبر کو اسٹیمر میں یہاں سے روانہ بمبئی ہو جاؤں۔ جو وہاں ۱۴ دسمبر کو پہنچیگا۔ یہاں اس وقت معاملات تیزی پر ہیں۔ اور ہندی آبادی میں خاموش مدافعت سے متعلق باہم کوئی اختلاف وتفرقہ نہیں ہے ۔

مبارک مبارک ۔ لندن ۱۶ نومبر۔ لندن کی اسلامک سوسائٹی کے جلسہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ ہیڈلی مشرف بہ اسلام ہو گئے ہیں +

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ دی رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے صاحب بی۔ اے۔ ایم آئی سی ای آئی۔ ایف ایس ای ۔ نے جنکی نسبت حضرت خواجہ صاحب کے ذریعہ مسلمان ہونیکی خبر شایع ہو چکی ہے۔ **آخر دنیا میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔** جو تار آمدہ لندن اور ان کے مضامین مندرجہ مسلم انڈیا سے ظاہر ہوتا ہے۔ برادران اسلام کو مبارک ہو +

کامل پاشا کا انتقال ۔ لندن ۱۶ نومبر۔ کامل پاشا قبرص میں فوت ہو گئے اور انکو قبرص میں سپرد خاک کر دیئے گئے +

صرف انگریزوں کے لئے مسٹر جینکس نے کہا کہ وہ سنٹرل ٹریننگ کالج ولایت میں قایم ہو جس میں ہندوستانی داخل نہ ہونے پائیں اور ان کے فایدہ کے لئے اگر ضرورت ہو تو ویسا ہی ایک کالج ہندوستان میں قایم کر دیا جائے +

(بقیہ برقی خبریں صفحہ ۴ کالم ایک پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۵

اشاعت اسلام کیلئے کوشش کرو

یہی طریق کامیابی ہے

اشاعت مورخہ ۱۶ نومبر میں زیر عنوان "اسلام دنیا میں کس طرح پھیلا" ہم نے ثابت کیا ہے۔ کہ اسلام کے دنیا میں پھیلنے اور ترقی کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ وہ یہ کہ مسلمان پہلے اپنے دلوں کو شمع قرآنی کی شعاعوں سے منور کریں یہاں تک کہ ہم خود نور مجسم بن جاویں۔ اور پھر اپنی روشنی سے جو قرآن کے زیتونی تیل سے پیدا ہو رہی ہو۔ دوسروں کے لئے مشعل ہدایت ہوں۔ پھر اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ الٰہی نصرت و تائید قوم کے شامل حال ہو جاوے۔ اور وہ دنیا میں کامیاب اور بامراد ہو۔ اور دیکھنے والے اس نسبت سے جو اس قوم کو پاک اسلام سے ہے۔ اسلام کو ان سب نعمتوں کا منبع سمجھتے ہوئے۔ دنیا میں اس کی تعریف کے گیت گاتے پھریں۔ ہم نے دکھایا ہے کہ اسی طرح اپنے آغاز میں اسلام نے اعجاز نما ترقی کی۔ اور اسی طرح ہاں آج بھی اگر ترقی ممکن ہے۔ تو اس ایک ہی ذریعہ سے ہے۔

پھر ہم نے اس میں یہ بھی دکھایا ہے۔ کہ اس طریق کے سوائے پولیٹیکل رنگ میں۔ یا اور کسی قوم کے نقش قدم پر چلنے سے مسلمان آج دنیا کی قوموں کا ترقی میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ گذشتہ پچاس سال سے جد و جہد کا نتیجہ جو کچھ ہوا۔ وہ ہنوز روز اول کا مصداق ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مسلمان تعلیم حاصل نہ کریں یا پولیٹیکل رنگ میں کوشش کرنے سے بالکل علیحدگی اختیار کریں۔ ہمارا مدعا یہ ہے۔ کہ ہر ایک امر میں خواہ وہ پولیٹیکل ہو یا سوشل وہ راہ پسند کی جاوے۔ جو اسلام سکھاتا ہے۔ اور جو قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے۔

ہر ایک امر میں قرآن کو مقدم کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا۔ اور اس کے بعد اپنے تجربہ اور فہم و ادراک کو دخل دینا مسلمانوں کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

ہم نے جہاں تک خدا نے ہمیں توفیق دی۔ اس امر کو واضح طور پر گذشتہ اشاعت میں بیان کر دیا ہے۔

پس ہم اپنے مسلمان بھائیوں اور خاص کر احمدی احباب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اس امر کو پورے طور پر ذہن نشین کر لیں۔ اور قرآنی تعلیم کا ایک چلو نہیں بلکہ خم کا خم منہ سے لگا کر پی جاویں۔ کیونکہ ایک چلو سے انسان اپنی پیاس کو بجھا نہیں سکتا۔ بلکہ پیاس اور زیادہ بھڑک اٹھتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا۔ خم کا خم منہ سے بصد حرص لگا یا ہم نے

اب آپ نے طرابلس اور روم کے لئے چندہ لاکھوں کی تعداد میں جمع کر کے دیکھ لیا۔ یہ سد پیہ ان اقوام کی دولت و حشمت کے بالمقابل جن کو آپ ملت اسلام کا حریف سمجھتے۔ اور جن سے ترقی میں گوئے سبقت لے جانا چاہتے ہیں ایک ذرہ بھر بھی تو کام نہ دے سکا۔ آخر ترک مظلوم کو پھر بھی بنکوں کے آگے دست سوال دراز کرنا ہی پڑا۔ ہاں جس نے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا کے پاک ارشاد کی تعمیل نے جو تمہارے قلوب میں حمیت قومی کی ایک لہر پیدا کر دی تھی۔ اس کے اثر سے کچھ تھوڑی بہت عزت بچ گئی۔ ورنہ جہاں تک مبلغات کا تعلق ہے۔ تمہاری اعانت نے کچھ ایسا نمایاں کام کر کے تو نہیں دکھلایا

پس اے برادران اصل جڑ کو پکڑو۔ اور اس کے لئے مجموعی کوشش میں لگ جاؤ تم نے اب کافی طور پر سن لیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس غرض کو نیک اور اسی مدعا کو سامنے رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ وہ اور کسی طرف اتنی توجہ نہیں دیتی۔ جس کی وجہ سے بعض جلد باز بھائی اس جماعت کے متعلق طرح طرح کی بد ظنیاں پھیلاتے ہیں۔ لیکن اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے پاک امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے لئے ایک ہی تدبیر تجویز فرمائی ہے۔ اور وہ یہ کہ تمام طریقوں کو چھوڑ کر یہ اس راہ پر قدم ماریں۔ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم چل کر کامیاب ہوئے۔ چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ کس طرح یہ قوم دوسرے تمام جھگڑوں سے یکسو ہو کر اس اہم ترین خدمت اسلام میں معروف ہے خود شاہ ہیں دیگر مذاہب کے حملوں کو روکنا اور اسلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح کرنا آج سوائے اس قوم کے اور کوئی نہیں کر رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بفضلہ تعالیٰ ایک نئے علم کلام کا قیمتی اور معقول ذخیرہ جمع ہو چکا ہے۔

حضرت خواجہ کمال الدین اپنے بال بچوں اور وطن مالوف کو چھوڑ کر ولایت جا چکے ہیں۔ اور وہاں الٰہی تائید اور کامیابی لبیک لبیک کی صدا بفضل خدا اسلام کے لئے بلند کر رہی ہے۔ انگریزی اور اردو ترجمہ قرآن احمدیت کے نورانی موتی حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے زیر نگرانی حضرت قبلہ و مرشدنا جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب عاشق قرآن طیار کر لیا ہے۔ جن میں کہ پادریان یورپ کے ان سب دجالانہ اعتراضوں کا جواب مفصل دیا گیا ہے۔ جو کہ سیل وغیرہ کے تعصب کا نتیجہ تھے یہ عنقریب بہ تعداد کثیر ولایت میں چھپ کر تقسیم کیا جاوے گا۔ تاکہ یورپین ممالک اسلام کی شمع سے منور ہوں اور اسلام کا بول بالا ہو۔

برادرم حضرت خواجہ کے ذریعہ ایک لارڈ مسلمان ہو چکے ہیں ایک لیڈی کے مسلمان ہونے کا اعلان ہو چکا ہے۔ اور بہت ہی سعید روحوں میں اسلام کی محبت نے جگہ کر لی ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی سب دنیاوی امنگوں کو خیرباد کہکر وہاں اسلامی مشن قائم کر دیا ہے۔ ایک انگریزی رسالہ جاری کر رکھا ہے۔ اور اردو میں عنقریب جاری ہوا چاہتا ہے انشاء اللہ۔ تاکہ اشاعت اسلام ہو۔ اس مشن اور ان رسالوں کی ضروریات کا اصل متکفل تو خدا تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں کا بھی فرض ہے۔ کہ اس کار خیر میں حصہ لیں اور خاص کر وہ دل جو اسلام کی ترقی کے لئے تڑپ رکھتے ہیں۔ ان کا اب فرض ہے۔ کہ اور خیالوں کو چھوڑ کر کم از کم دس سال تک متحدہ طور پر اس رنگ میں کوشش کر کے تو دیکھیں۔ تا الٰہی افضال کے دروازے ان پر کھلیں۔ اور فتح و نصرت ان کا ہر جگہ خیر مقدم کرے۔ آپ نے حیدر آباد کی ایک محترم خاتون کے اپیل کو پڑھا ہوگا جو معزز معاصر کامریڈ میں شائع ہوئی تھی۔ اور جس کا ترجمہ آج کے پرچہ تبلیغ میں دیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس قسم کے لوگ جو درد دل رکھتے ہیں اب اٹھیں اور اسلامی مشن کے لئے ہر ممکن امداد کی کوشش کریں۔ تاکہ یہ کام تاخیر میں نہ پڑ جاوے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ یہ کام ہوگا اور ضرور ہوگا خوش قسمت ہیں وہ جو وقت کو پہچانیں۔ اور اپنے اسلامی فرض کو سمجھ کر اس کار ثواب میں شریک ہوں ؎

بہفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

تبلیغ اسلام اور مسلمان اخباروں کا فرض

اسلامی دنیا پر اب یہ امر بفضل خدا ایک حد تک روشن ہو چکا ہے۔ کہ بلاد غربیہ میں دین حق کی اشاعت کا جو سلسلہ خواجہ صاحب نے شروع کیا ہے۔ وہ بہت کچھ مقبول و موثر اور شکوک و وساوس کی آلائشوں سے پاک ہے۔ خواجہ صاحب میدان تبلیغ میں جو قدم اٹھاتے ہیں۔ دنوں کے اندر اخبارات و رسائل کے ذریعہ عالم آشکارا ہو جاتا ہے۔ جو اور جتنا کام انہوں نے محض خدا داد ہمت سے اور افضال الٰہی کے بل پر اب تک انجام دیا ہے۔ اس کی ریکارڈ یا ر اغیار کے ہاتھوں تک پہنچ چکی ہے۔ مغربی دنیا اور خصوصًا ان کے مذہبی مقتدا و پیشوا اسلامی حقائق سے مانوس ہوتے جاتے ہیں۔ انہیں سخت حیرت ہوتی ہے۔ جب وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ایک عالمگیر خلاصۂ مذاہب میں جو جو محاسن اور خصوصیات ہونی چاہئیں۔ وہ سب قرآنی تعلیمات میں موجود ہیں غرضو مغربی دنیا اس وقت دین حق کی تلاش میں ہے۔ اور اپنے موجودہ توہمات کے گورکھ دھندوں سے بکلی بیزار ہو چکی ہے۔ ان کی بہت سی تمدنی اصلاحات اور اخلاقی مسلمات میں نور اسلام کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ ان کا قرآنی صداقتوں کو رفتہ رفتہ قرین عقل مانتے چلے جانا کیا کچھ مسرت کا مقام ہے۔ اس کے ساتھ ہی اعتقادی امور میں ان کا دن بدن اصول اسلام سے قریب ہوتے جانا کیا حق کی فتح و نصرت کے لئے ایک بین فال نیک نہیں۔ اور کیا محبان اسلام کے لئے یہ آثار تسلی بخش نہیں ہیں؟ پس اے دوستو! یہ وقت ہے۔ کہ تم سب مل کر خدمت اسلام میں خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹاؤ۔ کیا ہی مبارک ہوگا وہ وقت۔ جبکہ دانایان فرنگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہو کر تمہارے دینی بھائی بن جائیں گے اور اقوام مغربی صلیب پرستی کے جنجال سے چھٹکارا پا کر خدا پرستی میں تمہارا ساتھ دیں گی۔ وہ زمانہ خدا کے فضل سے جلد ہی آ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اگر تمام غیرت مندان اسلام یک دل و یکجان ہو کر اس کام میں ہمت دکھلائیں۔ یورپ میں قرآن شریف کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ کوئی چھوٹا سا کام نہیں۔ اس کے لئے جس قدر مالی امداد کی ضرورت ہو سکتی ہے ارباب بصیرت خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ پس تاوقتیکہ ہمارے برادران دینی اس اہم ترین کام کی مالی اعانت کو دیگر ضروریات زندگی کے ساتھ لازمی قرار نہ دے لیں۔ گوہر مقصود ہاتھ آنا دشوار رہیگا۔ چونکہ اسلامی پبلک کی باگ ایک بڑی حد تک مسلمان معاصرین کے ہاتھ میں ہے۔ اس واسطے ہم اپنے معزز معاصرین۔ وکیل۔ زمیندار۔ پیسہ اخبار۔ ہمدرد۔ الہلال۔ علیگڈھ گزٹ وغیرہ وغیرہ کو بڑے زور سے توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اپنے قیمتی کالموں میں اس تحریک کا ضرور وقتاً فوقتاً ذکر خیر کرتے رہیں۔ جن خیر اندیشان دین و ملت کو خواجہ کی اعانت میں کچھ بھیجنا ہو۔ وہ شیخ رحمت اللہ صاحب سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی انگلش ویرہوس لاہور کے نام بھیجیں۔ رسیدیں انشاء اللہ برابر اخبار ہذا میں شائع ہوتی رہیں گی۔

کھلی چٹھی کا جواب

۴ نومبر کے پیغام صلح میں جو کھلی چٹھی سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ پنجاب کے نام چھپی تھی۔ اس کا جواب ہمارے مکرم خان صاحب کی جانب سے آج کے پرچۂ مراسلات میں درج ہوا ہے۔ ہمیں اس عنایت نامہ میں یہ دیکھکر خوشی ہوئی۔ کہ جناب ممدوح نے کھلی چٹھی کے معقول دلایل سے متاثر ہو کر جو آیات قرآنی سے استنباط کر کے محترم صاحب مضمون نے اپنے خیالات کی تائید میں پیش کئے تھے۔ آخر اس امر کو تسلیم فرما لیا ہے۔ کہ سیاسی تقریروں کی قطعی ممانعت انجمن کا منشا نہیں۔ جیسا کہ جلسہ منتظم کمیٹی منعقدہ ۴ ستمبر کے فیصلہ سے بھی پایا جاتا ہے جس کو خان صاحب نے اپنے عنایت نامہ میں لفظ بلفظ نقل فرما دیا ہے۔ اور ان لفظوں سے واقع میں یہ بات نکلتی ہے۔ کہ انجمن کا مدعا زیر بحث تقریروں کے معاملہ میں زیادہ تر یہ ہے۔ کہ مسجد میں طویل و ناموزوں یا بے محل سپیچوں سے جن کی پہلے سے کوئی اطلاع و اجازت بھی نہ ہوئی ہو کسی طرح کی بے عنوانی اور ابتری پیدا نہ ہونے پائے۔

زور آور حملے

ہولناک حادثات ارضی و سماوی ہمیشہ کسی نہ کسی شکل میں انسان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس! بہت تھوڑے ایسے ہیں۔ جو ان سے سبق عبرت لے کر اپنی اصلاح حال کی طرف متوجہ ہوتے ہوں۔ یہ حوادث یوں تو سلسلہ ہی دنیا پر آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ اور گذشتہ چند سال سے تو ان کا بہت ہی زور رہا ہے۔ لیکن اکیلے ہندوستان کے اندر ان سنین ماضیہ میں جتنی آفتیں اور مصیبتیں نازل ہوئیں ان کی مجموعی تعداد شاید اور کسی ایک ملک کی ہسٹری اتنی ہی مدت کی بابت پیش نہ کر سکے۔ آخر اس کی کوئی وجہ بھی؟ آہ! اس سوال پر غور کرنے کی زحمت گوارا کرنے والے کہاں ہیں؟ عزیزو! اس کی وجہ بجز اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خدا نے اس ملک کے حال پر رحم فرما کر تم میں اپنے ایک مامور کو تمہاری اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ وہ ۲۵۔ ۳۰ سال تک تمہیں خواب گراں سے جگاتا اور خدا دانی و خدا ترسی کی طرف بلاتا رہا لیکن حیف تم نے اے سرزمین ہند اس کی قدر نہ کی۔ جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا۔ خدا نے اسکی معرفت تم پر بار بار اپنی حجت پوری کی مگر تم نے بڑے سے بڑے نشانوں کو بھی قابل التفات نہ سمجھا۔ اسی داعی الی اللہ کی زبان پر ابتدائے دعوت میں خدا تعالیٰ کا یہ پر شوکت کلام جاری ہوا کہ: "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ پر خدا اسے قبول کریگا۔ اور زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا" چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اسوقت سے بلا مبالغہ سینکڑوں ہی زور آور حملے قہری نشانات کی صورت میں ہوئے۔ اور اب بھی یہ حال ہے۔ کہ کوئی مہینہ اور کوئی ہفتہ ایسا جاتا ہوگا۔ جس میں کسی نہ کسی طرف سے دردناک مصائب کی اطلاع نہ آتی ہو پچھلے ہفتہ بھی مدراس میں بارش کا ایسا طوفان آیا۔ کہ شہر کے بڑے حصہ پر جل تھل ایک ہو گیا آمد و رفت بند ہو گئی۔ تار اب ٹوٹ گئے۔ بہت سے دیہات بہ گئے۔ ہزارہا مخلوق خانماں برباد ہو گئی۔ ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ تشویش خیز خبریں ابھی تک برابر آ رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔ اور لوگوں کو اس بات کی سمجھ دے۔ کہ وہ ظالم نہیں ہے کہ عذاب بیگناہ مخلوق پر بلا اتمام حجت نہیں آیا کرتے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

جنابہ طیبہ بیگم مسز خدیو جنگ بہادر صاحبہ کی اپیل برائے امداد جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری لنڈن

ہمعصر کا ریڈ مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۱۳ء لکھتا ہے :-
گذشتہ اخبار میں ہم نے جنابہ مسز خدیو جنگ بہادر صاحبہ (حیدر آباد دکن) کی اپیل دوبارہ امداد جناب خواجہ کمال الدین صاحب (مسلم مشنری لنڈن) شائع کی تھی۔ جو کہ انگلستان میں اشاعت اسلام کے کام کو بڑی سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ اشاعت اسلام کا کام بجائے خود نہایت اہم ہے جسمیں جملہ مسلمانوں کی شرکت اور امداد کی سخت ضرورت ہے اور ہمیں جناب خواجہ صاحب کی عظیم الشان قربانی کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور کم از کم ہمیں جناب خواجہ صاحب کے رسالہ مسلم انڈیا کی خریداری کے حلقہ کو وسیع کرنا چاہیئے۔ یہ رسالہ اس لائق ہے۔ کہ ہر ایک خواندہ مسلمان کے ہاتھ میں اس کی ایک ایک کاپی ہونی چاہیئے۔ اس کے مضامین کی عمدگی اس کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے ایک خریدار کی زیادتی سے ایک زائد انگریز کی نظر سے اسلام کی خوبیاں گذرینگی اور اسے اسلام کی حقیقت سے آگاہی ہوگی۔ اور وہ اسلام کی نسبت جملہ بدگمانیوں سے جو معاندان اسلام کے ذریعہ سے ان ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں بچ سکیگا۔ یہ نہایت با موقعہ کوشش جاری کی گئی ہے۔ کہ ایسے وقت میں ممالک برطانیہ کے لوگوں کے دلوں سے اسلام کی نسبت جملہ شکوک اور بدگمانیاں رفع کیجائیں انکو اسلام کی حقیقی روشنی سے منور کیا جاتا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے امدادی جماعت بنی ہوئے کو اشاعت اسلام کے راستہ میں رکاوٹ نہ بنانا چاہیئے۔ کیونکہ آخر وہ اسی خدا اسی رسول اسی کتاب اللہ اور اسی دین اسلام کی طرف نصاریٰ کو دعوت دے رہا ہے جو جملہ فرقہ جات اسلام کی مشترکہ جائداد ہے۔ ... دیگر مذاہب اپنے حلقہ کو وسیع کرنے کی فکر میں مستغرق ہو رہے ہیں۔ کیوں ہم مسلمانان ہند و دیگر اقطاع عالم بھی اشاعت اسلام جیسے اہم کام میں متفق ہو کر کام کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ جنابہ مسز خدیو جنگ صاحب بہادر کی اپیل رائیگاں نہیں۔ اور اپنا پورا پورا اثر دکھائیگی۔ کل رقوم چندہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جاویں۔ مسز خدیو جنگ بلگرام ہوس حیدر آباد دکن۔ رسالہ مسلم انڈیا انگریزی کی قیمت مبلغ پانچ روپیہ سالانہ ہے۔

نوٹ از پیغام صلح مسلم انڈیا کی قیمت پانچ روپیہ سالانہ ہے نہ کہ چار روپیہ سالانہ جیسا ہمارے معزز ہمعصر کاریڈ نے لکھا ہے۔ ہم ان قابل قدر ریمارکس کے لئے اپنے معزز و مکرم ہمعصر کے از حد ممنون ہیں امید ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اشاعت اسلام کے کام میں ہمارا ہاتھ بٹائینگے اور اس نیک کام میں اپنے اندرونی اختلافات کو بھلا دینگے۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ

(گذشتہ سے پیوستہ)

انہیں آگاہ کرنے کے لئے خداتعالے نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ مشرق اور مغرب میں جو مخلوق ہے سب کی ربوبیت کرتا ہے۔ پس وہ جو مشرق و مغرب میں تفریق و امتیاز قائم کرے۔ وہ یقیناً پروردگار عالم کی ناشکری کرتا ہے اور اس کی رحمانیت و ربوبیت عامہ سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔ الفاظ المشرقین اور مغربین (یعنے دو مشرق اور دو مغرب) حکمت الہی سے نہایت ہی بلیغ و معنی خیز واقع ہوئے ہیں۔ اگر ہم کرہ ارض کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو ہی دو مشرق اور دو مغرب ہی رہینگے۔ کیونکہ یہ در اصل کوئی مقامات معینہ کے نام نہیں بلکہ صرف نسبت اضافی اور مفہوم اصطلاحی کے اظہار کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ اور ان سے محض اُن سمتوں کا پتہ لگتا ہے جن میں آفتاب کا طلوع و غروب ہونا سمجھا جاتا ہے جب آفتاب مشرق کی سمت میں اور نصف کرہ مشرقی پر طلوع ہو رہا ہو تو اسی وقت وہ مغرب کی سمت میں نصف کرہ مغربی کے رہنے والوں کے نزدیک غروب ہو رہا ہوتا ہے اور ٹھیک اسی طرح جب وہ مغرب کی طرف نصف کرہ مغربی والوں کے ہاں غروب ہوتا ہے تو جانب مشرق یعنی اہل مشرق پر طلوع کرتا ہے تو گویا اسطرح ہر چوبیس گھنٹے یا ایک شب و روز میں کرہ زمین پر دو مشرق اور دو مغرب ہوتے ہیں۔ جنکا محولہ بالا آیت قرآنی میں ذکر آیا ہے۔

مگر چونکہ زمین کی گول ہے۔ اور اس کی گردش محوری کرہ ارض کے ہر نقطہ کو باری باری آفتاب کے بالمقابل لاتی رہتی ہے۔ لہذا آفتاب کا طلوع و غروب بھی ہر ایک نقطہ پر ہوتا رہتا ہے۔ جو اپنے وقت میں ایک نیا مشرق اور نیا مغرب بن جاتا ہے۔ اور اس طرح بیشمار مشرق ہوئے اور بیشمار ہی مغرب۔ قدرت کے انہی مناظر کو مظاہر کرنے کے لئے خداتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اپنی نسبت ربّ المشارق و المغارب فرمایا ہے۔ یعنی تمام مشرقوں کا بھی پروردگار اور تمام مغربوں کا بھی۔ کیونکہ یہاں دونوں کے واسطے صیغہ جمع استعمال ہوا ہے۔ پس یہ انسان کیسا خود بین اور کوتہ نظر ہے کہ بندہ خدا بننے کی بجائے بندہ غرض بن کر اپنی نفسانیت کے جوش میں اس بات کا ذرا خیال نہیں رکھتا۔ کہ دوسری مخلوق بھی اُسی خدائے واحد کی بنائی ہوئی ہے زیر بحث آیات قرآنی سے جو نہایت قیمتی و قابل قدر سبق حاصل ہوتا ہے کاش کہ اقوام مغربی اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تو یہ امر جلدی ہی انکی سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہ اور شامت زدہ اہل مشرق کوئی جدا جدا خالق کی مخلوق نہیں ہیں۔ اور قدرت نے حقوق انسانی میں کسی قوم کے ساتھ بخل یا خصوصیت کو روا نہیں رکھا۔

زمین کی شکل اور قرآن

قرآن کریم نے اس حقیقت کے چہرہ سے بذریعہ الہام الٰہی اُس وقت پردہ اُٹھایا جبکہ سائنس اور علمی تحقیقات کو یہ معراج کمال حاصل نہیں ہوا تھا جو آج دنیا میں دیکھا جاتا ہے۔ اس قرآنی انکشاف پر اب تیرہ سو برس سے زیادہ مدت گذر چکی ہے۔ حالانکہ ماہران علوم ہیئت و طبیعی وغیرہ نے نسبتہً بہت عرصہ بعد قدرت کے اس راز کو سمجھا ہے۔ کیا یہ امر اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونیکی ایک بین دلیل نہیں کہ جن اسرار فطرت کو نسل انسانی نے صدیوں کی چھان بین اور جد و جہد کے بعد دریافت کیا وہ ایک نبی اُمّی (فداہ روحی صلعم) پر پہلے ہی کھولے جا چکے تھے۔ جیسا کہ آیات زیر بحث سے ظاہر ہوتا ہے۔ عربی میں طلوع آفتاب کی جگہ کو مشرق اور جائے غروب آفتاب کی متعدد جگہیں ہو کیونکر سکتی تھیں۔ پس خدا کی آخری کتاب نے خدا کی ذات کو رب المشارق اور رب المغارب بتلا کر یہی نہیں کہ خدا کے کنبے میں از راہ تنگ دلی و کوتہ نظری امتیاز و تفریق کرنیوالوں کو انکی غلطی سے متنبہ فرما دیا بلکہ ساتھ ہی علمی دنیا کے لئے بھی اس حقیقت سے آگاہی حاصل کرنے کو کہ زمین اپنی شکل میں گول ہے ایک لطیف اشارہ کر دیا ہے۔

سالونیکا کے مسلمانوں پر ظلم۔ بہت سے مہاجرین جو سالونیکا سے آستانہ آئے ہیں۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی دردناک مصیبت کا حال سناتے ہیں اُن کا بیان ہے کہ یونانی ہمیشہ مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم کرتے رہتے ہیں اور انہوں نے اسی اشخاص کو گرفتار کیا ہے جنپر یہ تہمت لگائی گئی ہے کہ وہ دولت عثمانیہ کی مدد کرنے پر آمادہ ہیں۔

پیغام صلح کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت

اخبار ہذا کی قدر اور مانگ لفضلہٖ دن بدن اطراف ملک میں بڑھتی جاتی ہے۔ اخبار کا کاغذ بھی بہت عمدہ ہو گیا ہے۔ ایجنٹوں کو کمیشن معقول دیا جاتا ہے۔ جسکا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے اور پرچہ نمبر ۴۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۱۳ء میں ان کا نرخ شائع بھی کیا جا چکا ہے۔ ناظرین اخبار کو کسی روزانہ پرچہ کی ضرورت سے مستغنی کرنے کے لئے تار خاص ذریعہ سے حاصل کرکے چھاپے جاتے ہیں۔ ہر بڑے شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے (منیجر)

مراسلات

انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور کی طرف سے کھلی چٹھی کا جواب

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۹
مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب پیغام صلح زاد مجدکم -

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ آپ کے معزز ہر دل عزیز اخبار مورخہ ۹ نومبر ۱۹۱۳ء میں ایک خط بعنوان "کھلی چٹھی بنام سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور" چھپا ہے۔ چونکہ انجمن اسلامیہ کے عہدہ سکرٹری کے فرائض اسی خادم قوم کے سپرد ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ جو غلط فہمی کھلی چٹھی تحریر کرنے والے بزرگوار کو مسجد شاہی میں پولٹیکل تقریروں کے روکنے کے متعلق پیدا ہوئی ہے اسکو میں رفع کر دوں۔ تاکہ ایسی نامناسب بحث کا آئندہ کے لئے سد باب ہو جائے۔ پولٹیکل اور دیگر مضامین پر مسجد شاہی میں تقریریں کرنے کا معاملہ انجمن اسلامیہ کے جلسہ منتظم کمیٹی منعقدہ ۱۴ ستمبر میں پیش ہوا تھا۔ اور اس کے متعلق جو فیصلہ ہوا تھا۔ وہ حسب ذیل ہے :-

"۷- جنرل سکرٹری صاحب نے بیان کیا۔ کہ مسجد شاہی میں اکثر اوقات بعد نماز جمعہ کے بعد بعض لوگ پولٹیکل اور دیگر مضامین پر تقریریں کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور پیشتر سے اسکی اطلاع امام مسجد یا انجمن کو نہیں دیتے۔ یہ تقریریں بعض دفعہ ناموزوں اور عام پسند نہیں ہوتیں۔ اور واعظین کو غیر معمولی طور پر انتظار کرنا پڑتا ہے اسی لئے قرین مصلحت ہے کہ اس کا کوئی مناسب انتظام کیا جاوے بالاتفاق رائے حاضرین جلسہ قرار پایا۔ کہ سکرٹری صاحب کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اس کے متعلق مناسب طور پر بندش کریں"

اس خلاصہ رویداد انجمن کو پڑھنے سے آپ کو واضح ہوگا کہ انجمن کا منشا صرف اپنے قواعد کی پابندی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جن اصحاب کو کوئی تقریر کرنی ہو۔ وہ یا تو امام مسجد سے یا انجمن سے اجازت حاصل کر لیا کریں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو انتظام میں فتور پڑتا ہے۔ اور ہر کس و ناکس کو موزوں اور ناموزوں تقریریں کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے واعظین کو جو امام صاحب کے ساتھ پہلے بندوبست کر چکتے ہیں۔ تکلیف ہوتی ہے۔

امید ہے کہ آپ براہ کرم میرے اس جواب کو اپنے معزز پرچہ میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ زیادہ والسلام الراقم بشیر علی خان خادم قوم

دل آزاری کی ایک اور وجہ

ہندوؤں کی دلآزاری کے چند وجوہ ہم اس سے پہلے عرض کر چکے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر کر چکے ہیں کہ وجوہ دلآزاری کا سلسلہ نامتناہی کبھی ختم ہونیوالا نہیں ہے چنانچہ اسی سلسلہ میں ہمارے ایک نامہ نگار ذیل کا واقعہ لکھتے ہیں۔ جو ہندوؤں کی دلآزاری کی ایک اور وجہ پر مشتمل ہے۔ محلہ گودڑی شہر بہرائچ میں ایک مسجد ہے وہاں مسلمان حسب معمول ہمیشہ اذان دیکر نماز پڑھا کرتے تھے لیکن ایک دن ایک مقتدر ہندو سیٹھ نے دفعتہً مسلمانوں سے کہا کہ تم لوگ نماز پڑھو۔ مگر اذان نہ دو۔ اس سے ہماری دلآزاری ہوتی ہے۔ اسکے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہ کہا گیا کہ یہ ناممکن ہے کہ نماز پڑھیں اور اذان نہ دیں۔ اس پر سیٹھ صاحب نے صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع بہرائچ کی خدمت میں درخواست دی کہ مسلمان اذان بہت زور سے دیتے ہیں۔ اور ہماری دلآزاری ہوتی ہے۔ اس لئے امتناعی احکام جاری کئے جاویں۔ صاحب موصوف موقع پر تشریف لائے۔ اور ہندو صاحبان سے کہا کہ یہ مذہبی معاملہ ہے۔ مذہب میں ہر فرقہ کو گورنمنٹ نے کامل آزادی دے رکھی ہے اس لئے میں اس بارہ میں کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔ جب شنوائی نہ ہوئی تو انہوں نے مل کر ایک کمیٹی کی۔ جس میں یہ قرار داد پاس کی گئی کہ "شہر کے تمام ہندو بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں سے بہ نسبت ہندوؤں کے ۲ آنے فی روپیہ زائد قیمت لیا کریں"۔ اس قرارداد کی پابندی کا سب نے حلف اٹھایا۔ اور اب عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ جس سے مسلمانوں کو سخت تکلیف ہو رہی ہے"

اس قسم کے بیشمار سابقہ واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ کہ یہ واقعہ واقعیت پر مبنی ہے اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کی دلآزاری کی ایک بڑی وجہ مسلمانوں کی اذان بھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو لوگ ترک قربانی گاؤ پر آمادہ ہیں۔ کیا وہ برادران وطن کے پاس خاطر سے اور نیز سلسلہ اتحاد کو قائم و مستحکم کرنے کی غرض سے ترک اذان [illegible]

(باقی برقی خبریں صفحہ ایک سے آگے)

بین الاقوامی پوسٹل کانفرنس۔ جو تمبر کمینہ میں بمقام میڈرڈ (سپین) منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں شاید اس مسئلہ پر بھی غور کیا جائے۔ کہ تمام دنیا میں بیرونجات کے لئے ایک ہی شرح محصول ڈاک ہونی چاہیئے۔ اس کانفرنس میں ڈاک خانجات ہندوستان کی طرف سے بھی کوئی نہ کوئی قایم مقام شریک ہوگا۔ مگر ابھی آدمی کا انتخاب نہیں ہوا ہے

بشپ صاحب کا دورہ۔ لنڈن کے بشپ منگری صاحب جنہوں نے ہندوستان کا دورہ شروع کیا تھا۔ اور اس مہینے میں آگرہ۔ کانپور لکھنؤ اور الہ آباد کو نمٹانے کا ارادہ تھا۔ دہلی میں بعارضہ بخیش و اسہال بیمار پڑ گئے۔ اس لئے دورہ چھوڑ دینا پڑا۔ اور ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے۔ ہندوستان سے چل دیں۔

بیدردی سے قتل کئے گئے (الہ آباد ۱۴ نومبر) کل رات چھ آدمی ایک گھر میں ایک ہی وقت قتل کئے گئے۔ مسمی نانکشید ایجنٹ بلدیو رام گنشو رام کوٹھی واران سکنہ کلکتہ اس گھر میں مع اپنے بیوی بچوں کے رہا کرتا تھا۔ اور اس شب کو اس کے ہاں دو مہمان بھی آئے ہوئے تھے۔ محلہ میں کسی طرح یہ بات مشہور ہو گئی۔ کہ آج اس نے ایک ہی دن میں دو ہزار روپیہ پیدا کیا ہے۔ یہ سب حسب معمول رات کو سو گئے۔ آدھی رات سے کچھ دیر بعد مالک مکان شور و غل سے بیدار جو ہوا تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ دروازہ میں خون کی چھینٹیں پڑی ہیں۔ بہتیرا چیخا چلایا مگر کچھ جواب نہ ملا۔ تو چراغ لیکر چلا۔ آگے جا کر پتہ لگا کہ سارے کمرہ میں خون ہی خون بہہ رہا ہے اور اسکے دونوں مہمان ۱۲ سالہ لڑکا اور تینوں ملازم کسی تیز حربہ سے ہلاک شدہ پڑے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ قاتل خود نانکشید ہی کو قتل کر کے تمام زر و جواہر نکال لے جانا چاہتے تھے۔ مگر وہ مع مال و متاع کے بچ گیا۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے اور مجرموں کی گرفتاری کے لئے بڑا بھاری انعام مشتہر کیا گیا ہے۔

ملاقات سے انکار (لندن۔ ۱۴ نومبر) مسٹر محمد علی نے سرجیمس لاٹوش سے بیان کیا۔ کہ ان کے اور مسٹر وزیر حسن کے آنے کا مقصد ہرگز مسئلہ کانپور تک محدود نہ تھا۔ بلکہ ان کے مقاصد میں بہت سے ایسے معاملات بھی داخل ہیں۔ جن کا تعلق مسلمانان ہند کے حقوق سے ہے۔ اور سرجیمس موصوف سے استدعا کی۔ کہ وہ لارڈ کریو کو اُن سے بحیثیت قایم مقام مسلمانانِ ہند ملاقات کرنے پر مائل کریں ۱۱ نومبر کو سر ٹامس ہولڈرنیس نے مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن کو جواب دیا۔ کہ بہ احتیاط تمام غور کرنے کے بعد لارڈ کریو آپ کی درخواست منظور نہیں کر سکتے کیونکہ صاحب ممدوح کی رائے میں اس ملاقات سے کوئی نتیجہ بہبود عوام کی شکل میں نہ نکلیگا۔ بلکہ یہ امر یقینی ہے۔ کہ صاحب موصوف کی اس کارروائی کا آپکے وہ ہم مذہب جو آپ کی رائے سے متفق نہیں ہیں۔ کچھ اور ہی مطلب سمجھیں گے درآں حالیکہ وہ لوگ بھی آپ کی طرح مسلمانانِ ہند کی روش اور جذبات کی نمایندگی کے مدعی ہیں۔ مسلمانانِ ہند کی آرزوئیں اور تمنائیں حضور ملک معظم کی گورنمنٹ کی پوری توجہ اور ہمدردی کی مستحق ہیں۔ اور ان معاملات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خاطر۔ لارڈ کریو تمام کثیر التعداد اور باوثوق ذرائع خبر رسانی سے کام لینے میں کوشش کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے اسی روز مسٹر محمد علی اور وزیر حسن نے کسیقدر طویل جواب دیا۔ اور اس انکار پر نظر ثانی کی استدعا کی اور کہا کہ اس کے معنے قوم کے حصہ کثیر میں غلط سمجھے جائینگے ان کے علم و یقین کے مطابق قوم کے کسی حصہ نے جس میں مسٹر امیر علی بھی شامل ہیں۔ ان کے خیالات سے علانیہ اختلاف ظاہر نہیں کیا ہے۔ انہوں نے لارڈ کریو سے یہ استدعا بھی کی۔ کہ صاحب موصوف مسلمانان ہند کے متعلق اپنے علم کو صرف سرکاری ذرائع معلومات پر محدود نہ کریں۔ بلکہ کوشش کرکے ہماری تمام قایم مقامی کے دائرہ کی وسعت دریافت کریں۔ اس کے جواب میں ۱۳ نومبر کو سر ٹامس ہولڈرنیس نے لکھا۔ کہ افسوس ہے۔ کہ پیش کردہ وجوہات پر نہایت احتیاط کے ساتھ غور کرنے کے بعد بھی لارڈ کریو ملاقات کا موقعہ دینے سے قاصر ہیں۔ اُسی روز مسٹر وزیر حسن اور مسٹر محمد علی نے ۱۳ نومبر کو مسٹر ایسکوتھ کی خدمت میں چٹھی لکھ کر درخواست کی کہ صاحب موصوف انہیں ملاقات کا موقع دے کر بعض معاملات کے متعلق جس وجہ سے ان کے قلوب مشوش و مضطر ہیں۔ مسلمانوں کے خیالات ظاہر کرنے کا موقعہ دیں۔ اور حال میں انہوں نے سر ایڈورڈ گرے سے ٹرکی اور دیگر اسلامی ممالک کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اُن کی نسبت کچھ خیالات سوخ فرمائیں۔ مسٹر ایسکوتھ کے سکرٹری نے آج یہ مختصر جواب دیا ہے۔ کہ مسٹر ایسکوتھ نہایت افسوس کرتے ہیں کہ وہ استدعائے ملاقات کو منظور نہیں کر سکتے +

انتخاب واقعات ومعلومات

روپیہ میں دوآنی آنے بنک بر ہما جس کا دیوالہ نکل چکا ہے اور اس کے لیکوئیڈیٹر نے قرضخواہوں کو اطلاع دی ہے۔ کہ روپے میں آٹھ آنی آنے دیئے جائیں گے۔

ایک افسر کا زخمی ہونا۔ اخبار انگلشمین کلکتہ کو جو اشتعال پذیر چٹھی بذریعہ ڈاک موصول ہوئی تھی وہ لفٹنٹ کرنل سپرابٹ ویلز انسپکٹر بارود ہائے اشتعال پذیر کو بنابر امتحان بھیجی گئی انسپکٹر نے کہا کہ محفوظ ترین طریقہ یہ ہے کہ ایسی چٹھیوں کو چاقو یا دھات سے کھولنے یا اشیاء محمولہ کے امتحان کی کوشش نہ کی جائے۔ انسپکٹر نے پیکٹ کا ذرا سا حصہ کھولنا چاہا۔ مگر اتفاقاً سارا کاغذ پھٹ گیا۔ شعلہ اُٹھا اور کرہ دھوئیں سے بھر گیا۔ انسپکٹر پیچھے ہٹا۔ دو آدمی جو کمرے میں تھے۔ متحیر ہو گئے۔ پہلے خوف پیدا ہوا کہ انسپکٹر بالکل اندھا ہو گیا۔ لیکن یہ اندیشہ غلط نکلا۔ اس کی مونچھیں اور بھویں جل گئی تھیں۔ رخساروں پر چھوٹے چھوٹے سرخ نشان پڑ گئے تھے۔ واسکٹ بری طرح جل گئی۔ خوش قسمتی سے شعلے نے پہلے واسکٹ کا رخ کیا۔ انسپکٹر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

بیکانیر میں قانونی کونسل۔ ریاست میں کونسل کے افتتاح پر مختلف سوسائٹیاں اور مجالس وفاداری و شکرگزاری پاس سے ہوئے۔ رزولیوشن پاس کرکے ہزہائنس مہاراجہ صاحب کو بھیج رہی ہیں۔ بازاروں میں چراغاں ہوا۔ دعائیں مانگی گئیں ریاست کے بیرونی اضلاع سے بھی اظہار مسرت و شادمانی کی ایسی ہی خبریں پہنچ رہی ہیں۔

جعلی چک۔ کلکتہ میں ایک یوروپین مجرم کی شکایت پر پولیس سوا سو روپے کے ایک چک کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔ مسٹر جے۔ جی ڈبلیو جونز نے جو دو سال ہوئے پولیس علیپور کا انسپکٹر تھا۔ ولایت کے کسی کارخانہ کے نام چک مذکور پچاس روپے کی اشیاء خریدنے کے بعد کلکتہ فرم کو دیا تھا۔ جب چک ولایت میں وصولی روپیہ کے لئے بھیجا گیا۔ تو اس کے مصنوعی ہونیکا علم ہوا۔

پولیس کی بدسلوکی۔ مسٹر گوکھلے کو ڈربن سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے۔ برٹانی رقبہ میں غالباً حکام کے ایما سے پولیس ہندوستانی مردوں اور عورتوں سے نہایت بری طرح سے پیش آ رہی ہے۔ بلیکنیج کے ایکسو ساٹھ آدمیوں کو پولیس نے روک لیا۔ جنہیں کان پر کام کرنے کے لئے مجبور کرنے کی غرض سے تین سے چھ ماہ تک قید کی سزا ہوئی ہے۔ پرامن مدافعین اس طرز عمل کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ متوسند رائفلز کے افسر نے ایکے والوں کو نیٹگر کے کھیتوں پر واپس آنے پر مجبور کیا۔ گو وہ آ گئے۔ مگر کام کرنے سے انکار کر دیا۔

مشیر مال۔ آنریبل ڈبلیو ایچ میکائیل مال مشیر ملٹری فنانس ۲۲ ماہ حال کو دہلی پہونچیں گے۔

موسم:- بحر انڈمان کے ترب و جوار میں بارش ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں موسم خشک اور ٹمپریچر معمولی ہے۔

واردات اموات طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۸ نومبر میں ہندوستان میں پلیگ کے ۱۸۴۳ کیس اور بتفصیل ذیل ۱۳۲۵ اموات وقوع میں آئیں۔ احاطہ بمبئی ۱۵۱۔ مدراس ۱۳۔ بنگال ۳۔ بہار و اڑیسہ ۴۵۔ ممالک متحدہ ۲۲۷۔ پنجاب ۱۱۳۔ برہما ۱۳۔ میسور ۱۲۵۔ حیدرآباد دکن ۱۰۱۔ وسط ہند ۷۔

اجودھیا میں قربانی۔ مسٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیض آباد نے امسال اجودھیا میں یکم نومبر سے ۱۲ نومبر تک قربانی کے مویشی لانے کی ممانعت کر دی تھی اور ہر طرف راستوں پر پولس کا پہرہ لگا دیا تھا۔ ۱۲ نومبر کو مسلمانوں نے گورنمنٹ پر زور دیا تھا۔ مگر اُس نے مداخلت سے انکار کر دیا۔

صوبجات متحدہ کی مسلم لیگ کے رزولیوشن اس لیگ نے اپنے اجلاس منعقدہ الہ آباد میں حسب ذیل رزولیوشن پاس کئے:- (۱) مسلم لیگ صوبجات متحدہ کی کونسل لنڈن مسلم لیگ کی صدارت سے رائٹ آنریبل سید امیر علی کے استعفےٰ کو ایک سخت مصیبت سمجھتی ہے اور اُن واقعات کو افسوس کی نظر سے دیکھتی ہے جو اس استعفےٰ کا باعث ہوئے (۲) صوبجات متحدہ کی مسلم لیگ کی کونسل سید امیر علی کی خدمات کو نہایت بیش قیمت سمجھتی ہے۔ اور لنڈن مسلم لیگ کی صدارت کیلئے [illegible] نہایت دشوار ہے۔ لہذا کونسل مذکور مخلص

دل استدعا کرتی ہے۔ کہ سید صاحب موصوف اپنے فیصلہ پر مکرر غور کریں اور استعفیٰ واپس لے لیں +

ٹرکی اور یونان کے صلحنامہ پر ۱۴ نومبر کی آدھی رات کو دستخط ہو گئے

آسٹریا کی لائڈ کمپنی کا سٹیمر مرینیڈ جو بمبئی سے روانہ ٹریسٹ ہوا تھا۔ ۱۰ نومبر کو خشکی پر جا چڑھا اور اُسے سخت ضرر پہنچا۔ اس کے مسافر دوسرے جہاز پر سوار کر کے بھیجے گئے +

جھیل ٹارنٹو وغیرہ (واقع کناڈا) کے طوفان سے قریباً ۳½ ملین ڈالر کا نقصان ہو رہیں (۱۰ لاکھ۔ ڈالر ۲½ روپیہ) نقصان جانی کی تعداد بھی بہت بتلائی جاتی ہے۔ ایک جہاز بابرداری پر ۳ لاکھ ۷۰ ہزار بشل گندم لدا ہوا تھا۔ وہ بھی تلف ہو گیا۔ تین کشتیوں کا اب تک پتہ نہیں جن پر ۱۴۷ آدمی سوار تھے +

اندلوں ایک لیٹر بم سول ملٹری گزٹ لاہور کے دفتر میں بھی پہنچا۔ جو پولیس کے حوالہ کیا گیا

کراچی میونسپلٹی نے پانسو روپیہ ماہوار پر ایک انجینئر انگلستان سے بلایا تھا مگر اب اُس نے یہ رائے قایم کی ہے۔ کہ اس حیثیت کا افسر اتنی تنخواہ پر گذارہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس نے انجینئر صاحب کی تنخواہ بڑھا کر ساڑھے سات سو روپے ماہوار کر دی ہے۔ جو پانچسال میں ایک ہزار تک پہنچیگی +

گورنر بنگال ۱۴ کو دیناپور پہنچے ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ و میونسپل بورڈ۔ انجمن جاگیرداران۔ انجمن مسلمانانِ دیناپور اور مجلس تجار کے ایڈریس قبول فرمائے دربار کے...

استفسار

فیض بخش ایجنسی فیروزپور نے اپنے مطبع میں نجوم الفرقان اور ترجمہ وغیرہ کے ساتھ اُسی تقطیع پر جو قرآن شریف چھاپا ہے۔ اسمیں بعض بعض جگہ غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ اگر کسی صاحب نے اپنے تلاوت میں اسکی تمام اغلاط کتابت کی فہرست بنائی ہو۔ تو براہِ مہربانی بذریعہ اخبار ہذا مطلع فرمائیں۔ باعث مشکوری ہوگا۔ ریفرنس کے لئے نجوم القرآن میں اسی اڈیشن کے نمبر ہائے سورۃ و آیت دئے گئے ہیں پس اگر یہ حائل بعینہٖ موجودہ قابل اعتبار نہ ہو تو صرف حوالہ کا کام دیسکتی ہے اور اغلاط کیلئے ٹھیک نہ ہوگی (احمد حسین)

کتاب فتوحات مکیہ کا اردو ترجمہ

اسلامی فلسفہ کے اس گنج مخفی یا بالفاظ دیگر خزانہ تصوف کی کسی تعریف کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی جبکہ اُسکے مؤلف وحید العصر ولی الصوفیہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کا نام لیا جاوے اس کتاب کے خطبہ و دیباچہ کامل کا اردو ترجمہ مستقل کتابی صورت میں چھپ چکا ہے عجائبات کا خزانہ ہے۔ ضخامت ۱۴۸ صفحہ قیمت (۸؍) سہ محصول ڈاک۔ دریاب اول کامل کا ترجمہ چند روز کو شائع ہونیوالا ہے جسکی قیمت ۱۴؍ اور ضخامت ۸۴۰ صفحہ ہوگی مستقل خریداران کی نیم قیمت پر کرایہ المشتہر ملیگا

مہتمم ترجمہ فتوحات مکیہ ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی (پنجاب)

جناب خواجہ صاحب کی تصنیفات ولیکچر

اُسوۂ حسنہ یعنی زندہ اور کامل نبی	۴؍
صحیفہ آصفیہ تبلیغ بنام حضور نظام آف دکن	۲؍
تائید حق	۴؍
مسلم ان چوڈ ٹو ورڈ گورنمنٹ	۱؍
لیکچر کیمبرج انگریزی	۲؍
لیکچر کیمبرج اردو	۱؍
لیکچر مستورات انگریزی	۲؍
لیکچر پیرس	۲؍
ماہوار رسالہ مسلم انڈیا انگریزی سالانہ قیمت	۵؍

بذریعہ منی آرڈر یا دی پی جاری ہو سکتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ بقیمت ۸؍ بندہ سے ملسکتا ہے۔

اردو مسلم انڈیا سالانہ قیمت	۲؍
اردو مسلم انڈیا خریداران پیغام صلح سے سالانہ	۱۲؍
نمونہ مفت نہیں ملسکتا۔ قیمت فی پرچہ	۶؍

المشتہر

درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویرہاؤس ایر مال لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ کچھ پانے کے دن

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۵۶

تازہ برقی خبریں

پرچہ کی گرفتاری (مدراس - ۱۵ نومبر) جارج ٹاؤن میں پولیس کمشنر کے حکم سے امپریس آف انڈیا پریس کی طرف پولیس کی دوڑ گئی اور اخبار میونسپل نیوز کے تمام پرچے جو اس میں چھپے تھے گرفتار کر لئے - کیونکہ اس کے ایڈیٹر نے ڈیکلریشن تو اس مضمون کا دیا تھا - کہ میرا اخبار اپنے مطبع موسومہ "میونسپل نیوز پریس" میں چھپا کریگا - حالانکہ بعد میں چھپتا رہا - امپریس آف انڈیا پریس میں۔

زور کی بارش (کوئٹہ ۱۶ نومبر) - کوئٹہ میں رات کو بڑی بھاری بارش ہوئی - اور تشیبی پہاڑیوں پر برف پڑ رہی ہے۔

سر جیمس مسٹن کی واپسی (الٰہ آباد - ۷) ہز آنر مع لیڈی صاحبہ کے ہفتہ کی شب کو ۸ بجے پر ۴۰ منٹ گذرے بمبئی میل کے ذریعہ لکھنؤ پہنچے - سٹیشن پر آنریبل مسٹن ڈی - سی بیلی - ہز ہائینس نواب صاحب رام پور - مہاراجہ بلرام پور - مسٹر و مسز فرارڈ جملہ افسران محکمہ جات سرکاری اور نیز بڑے بڑے تعلقہ دار موجود تھے - سر جیمس مسٹن نے تمام حاضرین سے ہاتھ ملائے - پھر موٹر میں سوار ہو کر مسٹر بیلی سے چارج لینے کے لئے گورنمنٹ ہاؤس کی جانب روانہ ہو گئے۔

اجلاس کونسل (الٰہ آباد ۱۶ نومبر) صوبہ متحدہ کی آیندہ مجلس وضع قوانین میں جو یکم دسمبر کو منعقد ہو گی - ان دو معاملات پر غور ہو گا - (۱) رقبات شہر (۲) اور لوکل ریٹ ◆

الوداعی ایڈریس (الٰہ آباد - ۱۶ نومبر) صوبہ متحدہ کے قائم مقام لفٹنٹ گورنری چھوڑنے سے پہلے مسٹر ڈی سی بیلی کو تعلقہ داران اودھ نے قیصر باغ لکھنؤ میں ایک شاندار ڈنر دیا - بارہ دری کے پاس ایک بڑا شامیانہ لگایا گیا - مہمانوں میں میجر جنرل ولسن صاحب کمشنر مع میم صاحبہ - مسز فرارڈ اور لکھنؤ کے فوجی افسر نیز تمام سول و ملٹری حکام شامل تھے - مہاراجہ بلرام پور پریزیڈنٹ برٹش انڈیا ایسوسی ایشن نے مختصر تقریر میں بیلی صاحب کا جام صحت تجویز کیا - اور کہا کہ اودھ کے ساتھ آپ کا تعلق ۱۸۷۰ء سے رہا ہے - اور اس طویل مدت میں آپ ہمیشہ نہایت ہر دلعزیز رہے ہیں - اور بہت سے خاندانوں میں آپ بجائے ایک اجنبی کے مثل رشتہ داروں کے سمجھے جاتے رہے ہیں - وغیرہ - جس کا مسٹر بیلی نے مناسب موقعہ جواب دیا۔

ہولناک واقعہ (کلکتہ ۱۷ نومبر) بسنتا کمار بھٹہ چاریہ جو ایک سٹیمر کمپنی کے ہاں امیدوار ملازمت تھا - ماسٹ کو بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا - یہ شخص ایک مقدمہ ڈکیتی میں سال بھر قید کی سزا پا چکا تھا - اور ضلع ڈھاکہ کے ایک معزز پنڈت کا بیٹا تھا۔

فصل گندم (ایڈیلیڈ - ۱۶ نومبر) آسٹریلیا کی پیداوار گندم کا تخمینہ ۱۹ ملین سے ۱۷½ ملین بشل تک کیا گیا ہے - اور حال کی بارش نے وہاں اناج کو بہت فایدہ پہنچایا ہے۔

قسطنطنیہ سے مصر تک ہوائی سفر (قسطنطنیہ ۱۶ نومبر) ڈو کررٹ نامی ہوا باز مع چار ترکی افسروں کے ایک ہوائی جہاز میں سوار ہو کر روانہ مصر ہوا۔

کرۂ ہوا میں کرتب (پیرس - ۷) ہکسن نام مشہور انگریز ہوا باز نے آج ہوا میں کئی عجیب کرتب دکھلائے وہ دو بار سر نیچے اوپر پیر کر کے چالیس سکنڈ تک اڑتا رہا - حالانکہ ہوا کا بھی زور تھا - اور بارش بھی ہو رہی تھی ◆

سمندر میں آگ (نیویارک ۱۵ نومبر) ہیونیا نامی سٹیمر نے بے تار خبر دی ہے - کہ بالمیس نام سپین کا جہاز شمالی بحر ظلمات میں آگ لگ کر تباہ ہو گیا۔

بھیلوں کا بلوہ (شملہ ۱۴ نومبر) ضلع پنچ محل صوبہ بمبئی میں بھیلوں نے بلوہ کر دیا - اُن کی ایک جماعت ضلع مذکور کی سرحد پر جمع ہوئی اور بعض فرضی شکایات پر کچھ بحث کرنے کے بعد اس جماعت نے پولیس کے کئی تھانوں پر حملہ کر دیا مگر آسانی سے شکست کھا کر پسپا ہو گئی - اب اس بلوہ کی تحقیقات مسٹر ہیرو کمشنر قسمت شمالی کر رہے ہیں - اور کئی یورپین افسر صاحب موصوف کو مدد دے رہے ہیں - کہ جھگڑا جلد طے ہو جائے۔

علیحدگی ہز ہائینس نواب صاحب رام پور کے پرائیویٹ سکرٹری لکھنؤ سے تار دیتے ہیں - کہ ہز ہائینس نواب صاحب نے علی گڑھ کی ٹرسٹی شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

ہڑتال (لنڈن - ۱۵ نومبر) کمپنی متعلقہ کاشت نیٹال کے ۲۰۰۰ ہندوستانیوں میں سے ۱۵۰۰ آدمیوں نے ہڑتال کر دی ہے۔

سفریجٹ شرارت - (لنڈن - ۱۵ نومبر) حقوق طلب عورتوں کے مقدمہ کے دوران میں ایک خوش پوشاک عورت نے حاضرین پر ایک ہتھوڑا اور جج پر ایک ٹماٹر پھینکا - جس سے بہت پریشانی پھیل گئی - دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے - اب تک ۵ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں - جیوری کے جج اعلےٰ نے حکم دیا ہے - کہ تمام عورتوں کی تلاشی لینی چاہئے - کیونکہ سجا رت موجودہ جج اور جیوری محفوظ نہیں ہیں ◆

علی گڈھ ٹیم کی جیت (جے پور - ۱۷ نومبر) علی گڈھ ٹیم اور ریاست جے پور کی ٹیم کا دو دن تک میچ ہوتا رہا - جس کا نتیجہ یہ نکلا - کہ علیگڈھ کالج ۱۱۲ رنوں سے جیت گیا - اچھے کھیلنے والوں میں محمود زین العابدین اور پیار خاں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

حدود البانیہ (لنڈن - ۱۵ نومبر) حد بندیٔ البانیہ کے متعلق برٹش کمشنر کی تجویز کو آسٹریا و اٹلی دونوں نے منظور کر لیا ہے - اس تجویز کی ٹھیک حقیقت تو ابھی یقینی طور پر معلوم نہیں - تاہم یہ البانی مناقشہ اور یونان کے درمیان ایک سمجھوتہ کی قسم سے ضرور ہے۔

برٹش بیڑہ عازم سفر (لنڈن - ۱۹ نومبر) بحیرہ روم کا بیڑہ بہ سرکردگی ایڈمرل سر آرکے برکلے ۲۱ نومبر کو اسکندریہ جانے والا ہے - وہاں بلوجیکیٹس کے ایک ہزار جوان اور بہت سے افسر دو روز تک برٹش آبادی قاہرہ اور برٹش افواج تابعین کے مہمان ہونگے - لارڈ کچنر اس بیڑے کے استقبال کو قاہرہ سے آئے اور پھر قاہرہ میں ایک بڑا جلسہ رقص دیں گے۔

بوسینیا ریلوے - (بڈاپسٹ - ۷) بوسینیا ہرزگونیا میں ریلوے تیار کرنے کے متعلق ایک مسودہ پیش ہوا ہے - جن کا خرچ ایک کروڑ ۱۲½ لاکھ پونڈ ہو گا - جو قرضہ سے پورا کیا جائیگا ◆

شاہی سیاحت (لنڈن - ۱۴ نومبر) برسلز کی خبر ہے - کہ شاہ بلجیم کے بڑے بیٹے کے آئندہ موسم بہار میں ہندوستان جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں غالباً حضور وائسرائے ان کا استقبال کریں گے - وہ یہاں آنے کے بعد میں کاشت ربڑ کے متعلق ڈچ نو آبادیوں کو دیکھنے جائیں گے۔

دوستانہ تعلقات (۷ - ۱۵ نومبر) - آرچ ڈیوک فرانز فرڈیننڈ آسٹریا سے مع بیگم صاحبہ لنڈن پہنچے - آسٹرو ہنگرین اور برٹش اخبارات اس سیاحت پر گرم جوشی کے دوستانہ مضامین شائع کر رہے ہیں - چنانچہ نیو فری پریس کہتا ہے - کہ اس سیاحت سے رعایائے آسٹریا ہنگری کی تمنا ہے کہ دولت برطانیہ عظمےٰ کے ساتھ دوستانہ زندگی بسر کریں - بحیرۂ روم میں آسٹریا کی پالیسی کا مدعا صرف یہ ہے - کہ اپنے ساحل کی حفاظت اور بحر اڈریاٹک کا رستہ کھلا رہے - اور یہ مقاصد برٹش فوائد کے لئے کسی طرح مضر نہیں۔

مبالغہ آمیز بیان (کیپ ٹون - ۱۷ نومبر) نیٹال انڈین ایسوسی ایشن کی طرف سے مسٹر گوکھلے کو جو تار بھیجا گیا تھا - اس کے بیانات سرکاری حلقوں میں حیرت انگیز اور مبالغہ آمیز سمجھے گئے ہیں - معاملات کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

نیٹال کی ہڑتال اور گورنمنٹ کا منشاء (ڈربن - ۷) جہاں تک معلوم ہے گورنمنٹ نے ہڑتال کو دبانے کیلئے کوئی احکام جاری نہیں کئے ہیں - جن لوگوں کو سزا کا حکم ہوا ہے - وہ اُن دو ہزار ہندیوں میں سے ہیں - جو ۱۰ نومبر کو بالفور پکڑے گئے تھے - اور جو ابھی اپنی کانوں پر کام کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے - گورنمنٹ نے کسی گرفتاری کا حکم نہیں دیا ہے - جہانتک کسی ہندی کی طرف سے قانون شکنی کی حرکت سرزد نہ ہو ..

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۶

ہاں بڑھے چلو

دنیا میں آج ہمیں کروڑوں مسلمان نظر آتے ہیں۔ ان میں سے شاہ بھی اور گدا بھی ہیں۔ علماء بھی ہیں اور جہلا بھی۔ افریقہ کے سیاہ فام بھی ہیں۔ اور روم و شام کے گل اندام بھی۔ غرضیکہ دنیا کا کوئی خطہ اور انسانی سوسائٹی کا کوئی طبقہ نہیں۔ جہاں لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں خدائے واحد کے پرستار اور محمد صلعم کے نبیش کے فدائی اور قرآن کریم کے عاشق زار نظر نہ آتے ہوں۔

دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نظر دوڑا جاؤ۔ ہر سرزمین میں کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے دکھائی دیں گے۔ الغرض اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ مسلمان آج دنیا کی بڑی سے بڑی اقوام میں شمار کیئے جاتے ہیں +

اگرچہ ہندوستان کو اپنی پرانی تہذیب کا فخر ہے۔ لیکن اس ملک میں بھی سات کروڑ سے زیادہ ایسے لوگ نظر آتے ہیں۔ جو کہ رات دن اس ترانے کی دُھن میں مست ہیں:۔ ؎

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا ۔ مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے ۔ آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

پھر عیسائی ہیں۔ کہ اپنی نئی تہذیب کے گھمنڈ میں پھولے نہیں سماتے۔ اور لیست الیھود علیٰ شئ ولیست المسلمین علیٰ شئ کا شور دنیا میں مچاتے پھرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دیگر مذاہب کے پیروؤں کو انسان سمجھنا بھی اُن کی اصطلاح میں ہتک ہے۔ اور آئے دن غیر اقوام کو اپنے ممالک سے دھکے دے دیکر نکال رہے ہیں۔ لیکن یہ قوم ہے۔ کہ اُنہیں بھی تسخیر کرنے سے باز نہیں رہی۔ اگرچہ شام۔ مصر۔ روم وغیرہ ممالک میں کفارہ کے کروڑوں دلدادوں نے خدائے واحد کی محبت کا بپتسمہ لیا۔ اور تثلیث کی جگہ توحید پر ایمان لائے۔ لیکن یہ سڑی قوم ہے۔ کہ ہنوز ان کو صبر نہیں آتا۔ ایک غریب الوطن عاشق حق ان میں سے اُٹھتا ہے۔ اور لنڈن کے شہر میں جاکر تکبیر کا نعرہ بلند کرتا ہوا خوشی میں یہ ترانہ گاتا ہے ؎

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری

تھمتا نہیں کسی سے سیل رواں ہمارا

الغرض مسلمان آج دنیا میں ایک زندہ قوم ہے۔ جو کہ تعداد میں اگر باقی اقوام سے جن کی بنا اس سے بہت پہلے ڈالی گئی تھی۔ زیادہ نہیں۔ تو کسی طرح اُن سے کم بھی نہیں +

ایسی عظیم الشان قوم جس کے کارناموں نے دنیا کے لئے سینکڑوں بیش بہا اور مفید سبق چھوڑے ہوں۔ ہر ایک فکر کرنے والے دل میں یہ سوال پیدا کرتی ہے۔ کہ کس طرح تیرہ صد سال کے قلیل عرصہ میں اتنی بڑی قوم بن گئی۔ یہ سوال ہے۔ جس کا ہم مختصراً ذیل میں تاریخ سے جواب دیں گے

آج سے تیرہ سو بیاسی سال پہلے عرب کے بنجر اور ویران جزیرہ نما میں جبکہ بُت پرستی اپنی زوروں پر تھی۔ ایک نونہال دُرِیتیم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بطن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں پیدا ہوا۔ اور چالیس سال کی عمر میں اکیلا تن واحد اللہ اکبر کی تکبیر پڑھتا ہوا اُٹھا۔ اور اللہ سے حکم پاکر دُنیا میں اعلان کرنے لگا۔ کہ میں ایک قوم بنانے والا ہوں۔ جو کہ خدائے واحد لاشریک کی پرستش کرے گی۔ وہ بڑھے گی پھولیگی پھلیگی۔ اور دنیا میں کامیاب ہوگی۔ پس اے لوگو میری سنو اور مانو اور اگر تم ترقی چاہتے ہو۔ اور دُنیا کے غم و افکار سے رہائی کے خواہاں ہو۔ اور یہ چاہتے ہوں۔ کہ سب دنیا کی اقوام سے تم گوئے سبقت لے جاؤ۔ اُٹھو! غفلت کو چھوڑ دو۔ مایوسیوں کو خیرباد کہو۔ تم کل روئے زمین کی قوموں پر غالب آجاؤ گے۔ تمہارے نام کا ہر طرف رعب اور چرچا ہوگا۔ تم وقار اور عزت سے یاد کئے جاؤ گے۔ تم سلطنتوں کے وارث ٹھہرو گے۔ اور بادشاہتوں کے مالک ہوگے۔ صرف شرط یہ ہے۔ کہ تم مومن اور خدا کے سچے پرستار بن جاؤ۔ اور کہا کہ:۔

دیکھو یہ میرے منہ کی باتیں نہیں۔ یہ خدا کے وعدے ہیں۔ پورے ہوکر رہیں گے۔ کیونکہ لن یخلف اللہ الوعد ہرگز ہرگز اللہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ میرے دین کے مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔ لیکن اسلام نہ مٹے گا۔ یہ اللہ کا قانون ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ تم الٰہی قانون کو کبھی بدلا ہوا نہ پاؤگے۔ یہ قانون اٹل ہے۔ سنو اور گوش ہوش سے ہوشیار ہوکر سنو۔ اللہ تمہیں کیا فرماتا ہے وہ فرماتا ہے۔ لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین پس کسی کی طاقت اور امارت کا خیال تمہیں مایوس نہ کرے۔ کوئی رعب تمہارے ارادوں کو پست نہ کرے۔ تم مومن بن جاؤ اور سب نحوستوں سے خلاصی پاؤ۔ یقیناً دنیا میں تم ہی غالب ہوگے۔ اُٹھو اور کمر ہمت باندھو اور ہاں بڑھے چلو۔ اللہ کی نصرتیں تمہارے شامل حال ہونگی۔ اور پھر دیکھو اب اللہ تعالےٰ نے ایک اور وعدہ بھی فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ اِنّا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون ترجمہ:۔ ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اے لوگو! دین کا محافظ تو خود اللہ ہوا پھر تم کیوں ڈرتے اور مایوس ہوتے ہو۔ تم کو کسی دشمن اسلام کے حملہ کا پھر خوف ہی کیا۔ اس کے فکر کو چھوڑ دو۔ تم خود مومن بنو اور سستیوں اور غفلتوں کو چھوڑ کر چستی اور خوشی سے قرآن کی فرمانبرداری میں لگ جاؤ۔ پھر تم ہی غالب ہوگے +

الغرض اس قسم کی روح القدس کی تائید سے نکلی ہوئی باتیں کہتا ہوا وہ دُرِیتیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میدان میں نکلا اور اللہ کے فرشتوں نے بعض سعید روحوں کو اُس کی طرف پھیر دیا۔ اُنہوں نے اُس کی آواز پر کان دھرے۔ اور اُس کی نصیحت کو مانا وہ کامیاب ہوگئے۔ اور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے وارث ٹھہرے۔ پھر کیا تھا۔ وہ بھی مثل صاحب کوثر "ہاں بڑھے چلو" کی صدا کا نعرہ بلند کرتے ہوئے۔ باقی پیاسی دُنیا کو اس آب کوثر سے سیراب کرنے کے لئے جس نے اُنہیں زندہ کر دیا تھا۔ آگے بڑھے اور ایک صدی کے عرصہ میں دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئے۔ اور دُنیا میں اپنی دھاک بٹھا دی +

ہاں تو میری اس ساری عرض کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کو دکھاؤں۔ کہ کس طرح ایک اُمی یتیم (فداہ ابی و اُمی صلعم) جب ایمان کی ڈھال کو سامنے رکھ کر قرآن کریم کی حقانیت کی تیز تلوار کو ہاتھ میں لئے ہوئے لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین کہتا ہوا ہاں بڑھے چلو کی صدا بلند کرتا ہے۔ تو نصف صدی میں ہی ہر بلندی و پستی میں اُس کا دین پھیل جاتا ہے اور ایک مسلمانوں جیسی مضبوط قوم بن جاتی ہے۔ جس میں شامل ہونے کا آج کروڑوں انسان فخر کرتے ہیں۔ پس جائے غور ہے۔ کہ جب ایک انسان اس نسخہ قرآنی کی پیروی سے یہ حیرت انگیز انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم جو آج کروڑوں میں اور جو کہ قرآن کو اپنے ہاتھ میں اُسی طرح رکھتے ہیں جیسے اُس وقت تھا۔ ہم کامیاب نہ ہوں۔ ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ ہم اپنی خود ساختہ سب تدابیر کو چھوڑ کر اس اکسیر کا استعمال کریں اور خود کو مومن بنا دیں۔ اور اس دنیا کے لوگوں کے حال پر جن کی ظاہرا صورت تو بہت دلربا ہے۔ لیکن اندر سے آتشک خوردہ کی طرح گلی ہوئی ہے رحم کرتے ہوئے نسخہ اسلام سے مرہم پٹی کریں۔ تاکہ وہ تندرست ہوں اور اسلام کی برکات سے فائدہ اُٹھادیں۔ اور ہر ایک قسم کے اندوہ و رنج سے رہائی پادیں۔ اور اسلام کا نام دنیا میں بلند ہو۔ اور پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد کا الٰہی وعدہ سچا ٹھہرے +

آج ہم اگر اس نسخہ پر عمل نہ کریں گے ذلیل و خوار ہونگے۔ مجدد وقت امام زماں حضرت مسیح دوراں علیہ السلام نے بھی اس دوائی کے استعمال کا مسلمانوں کو حکم دیا ہے +

ہمارا ایمان ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون کا وعدہ آج پھر سچا ہوگا۔ اور دین اسلام ترقی کرے گا۔ چنانچہ اس کے مطابق اللہ کا برگزیدہ آیا۔ اور اُس نے ہمیں سنایا۔ کہ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

[illegible]

جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ زید و بکر کی عزت کا خیال تمہارے درمیان نفاق تفرقہ کا باعث نہ ہو۔ اسلام کے لئے سب ایک ہو جاؤ۔ کیونکہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کا حکم قرآن میں آیا ہے۔ جس کی فرمانبرداری ہر مسلمان کا فرض ہے۔ خود مومن بنو۔ اور "ہاں بڑھے چلو" کا بگل بجاتے ہوئے مل کر قدم اُٹھاؤ اور اشاعتِ اسلام میں مصروف ہو جاؤ۔ آج سب دروازے مذاہب کے انسانی قلوب کے لئے بند ہیں۔ مگر ایک محمدی دروازہ کھلا ہے۔ جس میں حق پسند آسانی سے داخل ہو سکتے ہیں۔ دین اللہ کی ترقی کے دن قریب ہیں۔ تم اُٹھو تاکہ آفتاب صداقت کے مغرب سے طلوع ہونے کی پیشین گوئی تمہارے ہاتھوں سے پوری ہو۔ اور ہم اپنے محبوب حقیقی کے روبرو سرخرو ٹھہریں +

اُفق پر روشنی نمودار ہو چکی۔ صبح کا ستارہ بھی چڑھ چکا۔ بس خواب غفلت کو چھوڑ دو۔ منہ ہاتھ دھو۔ نماز گذار "ہاں بڑھے چلو" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نکلو۔ تاکہ قومی ترقی میں سب سے آگے نکل جاؤ۔ اللہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے آمین!

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

۱۳ نومبر ۱۹۱۳ء جب انسان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کسی گناہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس سوال کے اُٹھانے کی ضرورت نہیں۔ کہ چھوٹے بچوں کو بھی انواع و اقسام کی تکالیف اور بیماریاں آتی ہیں۔ تم سب تو عاقل بالغ ہو۔

جب کوئی اللہ تعالےٰ سے وعدہ کرے اور پھر اُس کو پورا نہ کرے اور جھوٹ بولے تو ایسا شخص منافق مرتا ہے

میری پیٹھ میں درد ہے۔ بعض اوقات گھر میں چارپائی پر لیٹا ہی رہتا ہوں ڈاکٹر لوگ منع کرتے ہیں۔ کہ نہ بولو نہ سوچو نہ چلو پھرو۔ لیکن پھر وہ کیا چیز ہے کہ میں چلا ہی آتا ہوں۔ راستہ میں دو دو جگہ بیٹھتا ہوں۔ بعض اوقات واپس نہیں جا سکتا۔ لوگ چارپائی پہ لے جاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں جہاں سریع الحساب فرماتا ہے وہاں دنیا کا عذاب بھی مُراد ہوتا ہے۔

۱۵ نومبر ۱۹۱۳ء ایک امیر تھا۔ میں اُسکے پاس رہتا تھا۔ اُس نے کہا کہ آپ بڑے بڑے سوزاک آتشک کے مارے ہوئے مریض میرے بیٹوں کو دکھایا کریں۔ دیکھو یہ بڑی عمدہ تدبیر تھی چنانچہ میں نے بڑے بڑے خطرناک قسم کے سوزاک و آتشک کے مارے ہوؤں کو دکھایا بعض کے عضو تناسل گل کر گر گئے تھے۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ لڑکے بڑے زانی ہوئے اور ان کو خوب آتشکیں ہوئیں اُنکے نوکروں نے اُنکو کہا کہ ہمارے پاس دوائیں ایسی ہیں کہ جن کے استعمال سے آتشک ہو ہی نہیں سکتی اور یہ جنکو آپنے آتشک میں مبتلا دیکھا ہے یہ سب بیوقوف آدمی ہیں اُن لڑکوں میں سے ایک کی مقعد کے پاس ناسور شدید ہوا اور وہ لاولد رہا۔ دوسرا بھی لاولد رہا۔

فرعون و ہامان نے تو موسیٰ علیہ السلام کا انکار ایک تھ کیا تھا مگر قارون تو دریا اُتر جانے کے بعد بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ قارون کو الہام بھی ہوتے تھے خوابیں بھی آتی تھیں مگر وہ سب ٹھوکر کا موجب ہوئے۔ آج کل الہام و خواب بھی لوگوں کو ٹھوکر کا موجب ہوتے ہیں قارون نے کہا موسیٰ کو بھی الہام ہوتا ہے مجھ کو بھی ہوتا ہے۔ موسیٰ کو وحی آتی ہے مجھ کو بھی آتی ہے۔ میں اُس سے کم کس بات میں ہوں ایکدن حضرت موسیٰ قارون کے گھر چلے گئے دو سو کے قریب اُسکے جتھے کے آدمی اُسکے گرد موجود تھے۔ حضرت موسیٰ نے کہا آؤ ہم مل کر جھوٹے کیلئے بد دعا کریں اُسکو ایسی جرأت تھی۔ کہ وہ آمادہ ہوگیا۔ اُسی میں ہلاک ہوا

۱۶ نومبر ۱۹۱۳ء معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرعون کی پارلیمنٹ نے حضرت موسیٰ کے قتل کے لئے اجازت نہیں دی تھی اسلیئے فرعون نے کہا ذرونی اقتل موسیٰ یعنی مجھ کو اپنے شخصی حکومت کے اختیار سے کام لینے دو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں +

قریبًا ہر مذہب نے اپنا ہتھیار مطاعن کو بنایا ہے۔ ایک ہسٹری آن کتاب کو اُٹھاؤ وہ مسیح کی بُرائی سے پُر ہوگی۔ ایک ربی اپنے ربیوں کے سوا تمام رشیوں کو بُرا کہنے کو تیار ہے۔ سیکھی لوگوں نے غضب ڈھایا ہے۔ کہ اپنے بزرگوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ یہ کہاں انکا انصاف ہے۔ کہ جس کو بزرگ کہا اُس کو ہی بُرا کہا۔ جو نیک ہے اُسیکو بدمعاش ثابت کرنیکی کوشش کی میں نے ایک کتاب دیکھی جسکا نام نبی معصوم ہے۔ بھلا کوئی پوچھے۔ کہ جب تم نے حضرت مسیح کو خدا مان لیا تو پھر اُسکو معصوم ثابت کرنا یعنی چہ۔ اُس کتاب میں تمام انبیاء کو بُرا کہا گیا ہے سب ہی کو بُرا نمونہ ٹھہرایا گیا ہے۔ ہمارے یہاں شیعوں کا یہی حال ہے کہ تمام ابرار کو بُرا کہتے ہیں میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ عادت بد ہے۔ کہ کسی کے بزرگ کو جس کو کوئی قوم اچھا کہتی ہو۔ تم بُرا کہو۔ لوگ سویلزیشن لئے پھرتے ہیں۔ یہ کہاں انکا سویلزیشن ہے۔ کہ کوئی

ترانۂ حمد بجناب احدیت مآب

براسلام رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بالفقا

(از حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری لنڈن)

خود بخود کردی درِ افضال باز

جیف باشد گر کنم بر بخت ناز

من کہ سرگرداں پئے مرغاں شدم

تو عطا کردی مرا یک شاہباز

آنچہ بنمودی بہ پیر ما بخوابؑ

روز روشن دیدہ ام با چشم باز

لارڈ پیدا شد پئے نصرت مرا

گرچہ بود ن بیچارگی زہرم گداز

آں خجستہ تا چہل ؔ در غور و خوض

آخرش کردی باو افشاء راز

نعرۂ الحمد مستانہ زنم

میکنم سجدات با عجز و نیاز

کے عجب بینیم ز مغرب آفتاب

چشم بر الطافِ تو اے چارہ ساز

لہ اس سے مراد حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ و مہدی معہودؑ کا مندرجہ ذیل رویا ہے۔ جو حضورؑ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام ۱۸۹۱ء حصہ دوم صفحہ ۲۵۸ دوم ایڈیشن میں لکھا ہے۔ اور وہ بعد تشریح حسب ذیل ہے:-

طلوع شمس جو مغرب کی طرف سے ہوگا۔ اس کی حقیقت ایک رویا میں یہ ظاہر کی گئی۔ کہ **مغرب** کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں **آفتاب صداقت** سے منور کئے جائیں گے۔ اور اُن کو اسلام سے حصہ ملیگا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر **لنڈن میں ایک منبر** پر کھڑا ہوں۔ اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔ جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اُن کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی۔ کہ اگرچہ میں نہیں۔ مگر میری **تحریریں** ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راست باز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے۔ گویا خدائے تعالٰے نے **دین کی عقل** تمام **ایشیا** کو دیدی۔ اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا ہی کے حصہ میں رہا۔ اور **ولایت کے کمالات**

پھر آپ نے ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ پر فرمایا۔ کہ مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھلائے بھی گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور چھ سات سے کم نہ تھے۔ ہمارا ایمان ہے کہ انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا۔

پھر ایک دفعہ ۱۷ جون ۱۸۹۹ء کو آپ نے رویا دیکھا:- کہ "گویا **حضرت ملکہ معظمہ** قیصرہ ہند دامہا اللہ تعالٰے ہمارے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں۔ اسی اثنا میں میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو جو میرے پاس بیٹھے ہیں۔ کہا۔ کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں۔ اور دو روز قیام فرمایا ہے۔ ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے"

پھر سب سے بڑھ کر آپ کا ۲۰ اگست ۱۹۰۱ء کا نظارہ حسب ذیل ہے:-

فرمایا۔ "آج ہمیں ان دونوں قوموں (یعنی عیسائی انگریزوں اور مسلمان ملا مولوی لوگوں) کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا۔ اور الہام کی صورت پیدا ہوئی۔ مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا۔ کہ ان میں بہت لوگ ہیں۔ جو **سچائی کی قدر کرینگے** اور ملا مولویوں کے متعلق یہ تھا۔ کہ ان میں سے اکثر کی **قوت مسلوب** ہوگئی ہے"

ان سب مکاشفات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بلاد غربیہ میں اسلام کی قبولیت بڑے زور شور سے ہوگی۔ اب اس بارہ میں سعی کرنے والوں کا ہاتھ بٹانا تمام **مسلمانوں کا فرض** ہے۔

ٓلہ یعنی لارڈ موصوف **چالیس سال** تک غور و فکر کے بعد حقیقت اسلام پر اب قائم ہوئے ہیں +

مژدہ! مژدہ!! مژدہ!!!

صبح کا ستارہ

جب رات کا اندھیرا کامل ہو جاتا ہے۔ تو آفتاب اُس مقام سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ جہاں **ظلمت کی انتہا** ہو۔ لیکن طلوع آفتاب سے پہلے صبح کا ستارہ اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔ اسلام پر اس وقت شب دیجور چھا رہی ہے۔ چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور خاص طور پر اُس کا اصلی نور اُن ممالک میں سخت زیر ظلمت ہے۔ جن کا نام **بلاد غربیہ** ہے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ اس ظلمت کے زمانہ میں آفتاب اسلام پھر مغرب سے ہی چمکے۔ اسی کی طرف حضرت **نبی کریم** محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ **حدیث** اشارہ کرتی ہے۔ جس میں حضورؐ نے فرمایا ہے۔ کہ آخری ایام میں آفتاب مغرب سے نکلیگا۔ سو ان قدسی الفاظ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے **آفتاب اسلام عنقریب مغرب سے طلوع کرنے کو ہے**۔ بعض دھندلی روشنیاں ارہاص کا کام کر چکی ہیں۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے جس صبح کے ستارے کا نکلنا ضروری تھا۔ اللہ تعالٰے کا کس قدر فضل ہے۔ کہ وہ ستارہ اسی ماہ مبارک میں دکھائی دیا۔ وہ ستارہ کون ہے؟ وہ ستارۂ صبح ہمارا معزز و مقتدر بھائی

دی رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بالقابہ بی۔ اے۔ ایم۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایف۔ ایس۔ ای وغیرہ وغیرہ

ہے۔ جن کے متعلق ہم اخبار پیغام صلح کی کسی گذشتہ اشاعت میں خبر دے چکے ہیں۔ آپ نے اپنی چالیس سالہ غوض و فکر کے بعد اسلام کی حقانیت کو قبول کر کے حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری لنڈن کے ہاتھ پر علے الاعلان اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کر دیا ہے۔ جس کی خبر **ریوٹر** ایجنسی نے بھی ۱۶ نومبر ۱۹۱۳ء کو لنڈن سے **تمام دنیا میں** پھیلا دی ہے۔ لارڈ موصوف کی قلم سے نکلے ہوئے اس وقت دو مضمون اسلامک ریویو ماہ نومبر ۱۹۱۳ء میں چھپے ہیں۔ جو خاص طور پر قابل دید ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اسلام۔ شارع اسلام اور شارع اسلام کے کس قدر فدا ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم اپنے ناظرین کو ایک اور اشتہار کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ جو لارڈ موصوف کی ایک زیر تصنیف کتاب کے متعلق ایڈیٹر اسلامک ریویو کی طرف سے ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ یہ نایاب و دلچسپ کتاب دسمبر ۱۹۱۳ء تک شائع ہو جائیگی۔ یورپ اور خصوصًا انگلستان میں اعلیٰ ...

بھی ہے۔ یہ قوم پرلے درجہ کی **وجاہت پرست** واقع ہوئی ہے۔ رسالہ **اسلامک ریویو** شاید ایک مدت مدید میں۔ اُس جذب اور توجہ کو اسلام کے لئے حاصل کر سکتا۔ جو لارڈ موصوف کی ذات والاصفات اور اُن کی کتاب انشاءاللہ العزیز بہت جلد حاصل کر لیں گی۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ کل اسلامی بھائی اس کتاب کی **کثرت اشاعت** میں لکھوکہا کی تعداد تک **مدد دیں**۔ یورپ امریکہ میں کوئی شہر نہ رہے۔ جہاں لارڈ موصوف کی یہ **پہلی تصنیف** نہ پہنچ جاوے۔ ہمارے احباب بہت جلد جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر ہوس لاہور کو فردًا فردًا اطلاع دیں کہ وہ کس قدر جلدیں اس کتاب کی اپنے لئے یا احباب و غیر مذاہب میں تقسیم کرنے کے لئے خرید سکیں گے۔ قیمت کتاب کی اعلیٰ مضامین اور ظاہری و باطنی خوبیوں کے باوجود بہت کم یعنی صرف بارہ آنے (۱۲) ہے۔ **ارادہ یہ ہے۔ کہ** دسمبر ۱۹۱۳ء کے پہلے ہفتہ میں جناب شیخ رحمت اللہ صاحب **بذریعہ تار** جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کو اطلاع دیں۔ کہ وہ اتنے ہزار تک شائع کر دیں۔ اس کے لئے وقت بہت کم ہے۔ اس لئے احباب کو درخواستیں بھیجنے میں ذرا بھی توقف نہ کرنا چاہئے۔ اور یکم دسمبر ۱۹۱۳ء سے پہلے پہلے درخواستیں شیخ رحمت اللہ صاحب کو پہنچ جانی چاہئیں

نوٹ:- اردو دان احباب کے لئے اس کتاب کا ترجمہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب الگ روانہ کریں گے۔ جو انشاءاللہ بہت جلد چھپ جائیگا۔ اس کے لئے بھی درخواستیں و زر اعانت جناب شیخ رحمت اللہ صاحب موصوف کے نام بھیجیں۔ والسلام +

مغرب سے طلوع آفتاب کا پیش خیمہ

یا

اسلام کی صبح کا ستارہ

زاید از چالیس سالہ خوض و فکر کا نتیجہ

یعنی

اسلام کی طرف مغرب کی بیداری

مصنفہ

عالیجناب دی رائٹ آنریبل لارڈ ھیڈلی بی اے ایم آئی سی۔ آئی۔ ایف ایس۔ ای۔ وغیرہ وغیرہ

یہ قابل دید کتاب اس وقت لارڈ موصوف کے زیر تصنیف ہے اور انشاءاللہ تعالٰے دسمبر ۱۹۱۳ء کے اخیر تک شائع ہو جائیگی۔ اس کتاب میں ہمارے مکرم و محترم بھائی لارڈ موصوف اُن وجوہات کو مفصل طور پر بیان کریں گے جن کی بنا پر آپ نے چالیس سال کے غور و خوض کے بعد اسلام کو مروجہ عیسائیت پر ترجیح دی اور **اسلام قبول کیا**۔ اسی کتاب میں مدلل طور پر دکھایا جائیگا۔ کہ اہالے بلاد غربیہ کے موزون حال اسلام اور صرف اسلام ہی ہے۔ اور انشاءاللہ ان ممالک کا **آئندہ مذہب اسلام ہی ہوگا**۔ یہ کتاب یقینًا اس قابل ہوگی۔ کہ ہر ایک انگریزی خواں کے ہاتھ میں اس کا ایک ایک نسخہ ہونا چاہئے۔ اور اس کثرت سے بلاد غربیہ میں تقسیم کی جائے۔ کہ **کوئی ملک** اور شہر اس سے **خالی نہ رہجائے**۔ یہ جہاد اکبر ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں اشاعت اسلام کے کام میں مدد دینے سے بڑھ کر اور کوئی دینی خدمت نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ہمارے مسلمان بھائی اس کتاب کو خود بھی خریدیں۔ اور اس کی زاید کاپیاں خرید کر اپنے احباب میں اور بلاد غربیہ میں براہ راست یا ہماری معرفت مفت تقسیم کریں۔ باوجود ظاہری اور باطنی خوبیوں کے اس کتاب کی قیمت محض کثرت اشاعت کی خاطر صرف بارہ آنے (۱۲) مقرر کی گئی ہے۔ درخواستیں بھیجنے میں ذرا بھی توقف نہ کریں۔ بلکہ یکم دسمبر تک ۱۹۱۳ء خریداری کی درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر ہوس لاہور۔ روانہ کر دیں۔ یا زر قیمت و اعانت کا روپیہ پیشگی انکو بھیجدیں۔ تاکہ شیخ صاحب موصوف دسمبر ۱۹۱۳ء کے اول ہفتہ میں بذریعہ تار مجھے اطلاع ... سکیں ...

نوٹ: اسی کتاب کا **اردو ترجمہ** بھی میری طرف سے شائع ہوگا جسکی قیمت ۱۲؍ ہوگی۔ اسکے لئے بھی درخواستیں جلد بھیجنی چاہئیں۔

برادران! یہ وقت ہے۔ کہ آپ چند پیسوں کے بدلے **ہزارہا بنی** نوع انسان کی **صراطِ مستقیم** کی طرف رہنمائی کر کے **ثواب دارین** حاصل کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو خدمتِ اسلام کا موقع دیا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے یورپ کا اعلےٰ طبقہ خادم اسلام ہوگیا تو پھر ایسی خدمات کا موقعہ جاتا رہیگا۔ بڑھو اور اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دو۔

الراقم

(خواجہ کمال الدین ایڈیٹر مسلم انڈیا و اسلامک ریویو امام مسجد۔ ووکنگ (انگلینڈ)

دی رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بالقابہ کے مختصر حالات

آپ کا پورا نام چارلس مارک ایلینسن ون ہے۔ اور آپ ہیڈلے کے چوتھے لارڈ ہیں ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ گویا اس وقت آپ کی عمر ۶۸ سال کی ہے۔ اور زمانہ کا سرد گرم دیکھے ہوئے پورے تجربہ کار ہیں۔ ۱۸۷۷ء سے آپ لارڈ بنے ہیں اور آپ کی جاگیر علاقہ جات سکس ٹڈل سکس اور کیری میں ہے آپ سرکاری فوج میں بھی عرصہ تک کام کرچکے ہیں۔ اور رائٹ پارسس رجمنٹ میں کپتانی اور نارتھ منسٹر فیوزیلیرز کی چوتھی بٹالین کے لفٹنٹ کرنیل رہ چکے ہیں۔ آپ ۱۸۶۳ء سے آئرلینڈ کے ریپریزنٹیٹو پیر ہیں۔ اور بفضل خدا آپ معہ اہل و عیال مسلمان ہوئے ہیں۔ آپ کے خطوط سے جو آپ نے خواجہ صاحب کو لکھے اور جو انشاء اللہ عنقریب سارے کے سارے درج اخبار کئے جائیں گے۔ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ کے لڑکے بھی بڑے ہونہار اور اسلام کے دلدادہ ہیں۔ آپ کو عرصہ دراز سے اسلام کی نسبت دلچسپی تھی۔ مگر جن مسائل کے بارہ میں آپ کو انقباض تھا اُس کا دارو آج تک آپ کو نہ مل سکا اور نہ ہی آپ نے انگلستان میں کوئی اسلام کا عملی نمونہ دیکھا۔ ہمارے جو بھائی انگلستان میں گئے انہوں نے وہاں جاکر اپنا کوئی بہتر نمونہ پیش نہ کیا۔ محض دنیاوی اغراض یا سیر و سیاحت ہی مدنظر رکھی۔ اشاعت اسلام کا درد نہ کوئی لے کر گیا۔ اور نہ کسی نے اس بات کی طرف توجہ کی۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت خواجہ صاحب کا اسی مقصد کے لئے وہاں جاکر اہالی انگلستان کو اپنا عملی نمونہ دکھانا لارڈ صاحب موصوف کے لئے رہبری کا موجب ہوا۔ پہلے آپ اپنے عزیز رشتہ داروں کی مفارقت روحانی کی وجہ سے اپنے مسلمان ہوجانے کا اعلان کرنے سے جھجکتے رہے۔ مگر آخر حضرت خواجہ صاحب کی چند بالمشافہ ملاقاتوں سے وہ حجاب دور ہوگیا۔ اور آپ نے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ لارڈ موصوف کے خطوط نہایت دلچسپ ہیں اس لئے ہم جملہ خطوط اور ساتھ ہی حضرت خواجہ صاحب کے خطوط جو اس بارہ میں وقتاً فوقتاً موصول ہوتے رہے۔ انشاء اللہ عنقریب شائع کریں گے۔

مراسلات

ترانۂ وقت

درین وقتیکہ قیصر شہریار است ۔۔۔ مسلماناں مسلمانی بکار است
بآبادی مذاہب را اماں داد ۔۔۔ کہ تا حق یا بد آں کو خواستگار است
روا دارد نہ او ظلم و ستم را ۔۔۔ نہ بر اکراہ و اجبارش مدار است
ہمی خواہد ز دل امن و اماں را ۔۔۔ ہر آں کس صلح جوید کامگار است
بامن و عافیت باشید یاراں ۔۔۔ بدیں کوشید فضل کردگار است
بعون دین بمیدان اندر آئید ۔۔۔ کہ مارا دین اسلام افتخار است
خدا را و محمدؐ مصطفےٰ را !!! ۔۔۔ بعمل خود ننمائید انتظار است
بترک علم قرآں در عمل ما ۔۔۔ اماں رفتہ و دین در انتشار است
ہمہ جمعیت او را در کتابے ۔۔۔ کہ بازینت بجلد استوار است
بطاق خانہ بنہادہ بہ بالا ۔۔۔ ہمیں دلخوش زامت برقرار است
تلاوت می شود ہر ثوابے ۔۔۔ کسے فہمد نہ فہمد اعتبار است
کتابے پُر ز حکمت ہمچو قرآں ۔۔۔ ز بیخبری فتادہ برکنار است
محمدؐ رہنماؐ امت اسش بیں ۔۔۔ چنیں غافل ز احمد دلفگار است
دریغا صد دریغا صد دریغا ۔۔۔ خدایا رحم فرما ایں چہ کار است

ببیں ایں خیر امت را کہ چوں شد ۔۔۔ کہ امت گفتنش ہم پشت عار است
صدا از نصرت اسلام برخاست ۔۔۔ بیائید گر کسے خدمت گذار است
شدہ پیدا بہ یورپ حرکت دیں ۔۔۔ کہ یک شیدائے دیں دیوانہ وار است
ندا داد است یاراں وطن را ۔۔۔ کہ برخیزید یاراں وقت کار است
بیائید و سرو ساماں بیارید ۔۔۔ اشاعت را ولا یا کار و بار است
ضرورت نیست باحربے تفنگے ۔۔۔ بدین حق ازیں ساماں نقار است
صداقت را و ربیا طالب اند ۔۔۔ کہ در قرآن ما ایں برگ و بار است
بیارید و بدیں حربہ بستیزید ۔۔۔ کہ ضرب حرب قرآن دلفگار است
خدا داند کتاب حق ما را ۔۔۔ دل ہر طالب حق بے قرار است
عمل باید عمل باید بقرآن ۔۔۔ بفہمد ایں سخن کاں ہوشیار است
اگر ما عامل قرآن باشیم ۔۔۔ ببیں قرآں کہ چوں صاحب بزار است
طلوع مہر قرآں در بمغرب ۔۔۔ ہماں بکند کہ کار ذوالفقار است
ہمیں وہمیت و ہمیں است ۔۔۔ ہمیں گوید کہ از ما مرد کار است
بپیرس رفتہ دیدہ کانگرس را ۔۔۔ کہ او را خواجۂ ما راز دار است
دریں مجلس بمغرب مرد مانند ۔۔۔ کہ ایشاں را در آنجا اقتدار است
بنا کردند جملہ کانگرس را ! ۔۔۔ کہ ہر یک با صداقت دوستدار است
تلاش دین حق را مضطرب اند ۔۔۔ از ایشاں ہر یکے در اضطرار است
بعلم و فضل در فہم و فراست ۔۔۔ بہ یکدیگر ہمہ را اعتبار است
ہمہ ادیان را نیکو بفہمند ۔۔۔ ہمیں مقصد ہمیں انجام است
در آں مجلس وکیل دین اسلام ۔۔۔ شدہ خواجہ کہ بر وے افتخار است
نمودہ شمۂ انوار قرآن ۔۔۔ در آں ملکے کہ بس تاریک و تار است
ہماں آں فاضلاں حیران بماندند ۔۔۔ کہ یا رب ایں چہ دین استوار است
بیان خواجہ از قرآں بخواہند ۔۔۔ کلام پاک رب کردگار است
بخواجہ آں چناں مانوس گشتند ۔۔۔ شنیدن بار دیگر انتظار است
بہ گفتند قرآں را بیارید ۔۔۔ کہ علم او چہ نہر خوشگوار است
کہ تا از آب صافیش بشوئیم ! ۔۔۔ درین حوض کہ پر گرد و غبار است
پوا مد راز دل انداختہ دور ۔۔۔ ز کذب و دغل ایشاں ننگ و عار است
ببینید اے مسلمان ببینید ۔۔۔ کہ نصرت دین حق را آشکار است
قدر بکند کہ ما مسلم بباشیم ۔۔۔ خدا داند کہ یورپ صحن یار است
بکوشید اے مسلماناں بکوشید ۔۔۔ کہ قرب رونق و باد بہار است
بروں آید بیارد ہر چہ باشد ۔۔۔ کسے کو دین حق را غمگسار است
بجنبید از برائے دین بجنبید ۔۔۔ کہ در یورپ بنصرت انتظار است
کجا ئید عالمان دین کجا ئید ۔۔۔ چرا غفلت چرا با ما نقار است
زمایک ناصر دین بہر اسلام ۔۔۔ کجا رفتہ چساں در اضطرار است
بدو یاراں بہ ووکنگ در نشستہ ۔۔۔ بمسجد بہر دین زار و نزار است
بہ لنڈن انڈیا را نسبتے ہست ۔۔۔ کہ شاہ آں و ایں یک تاجدار است
بدیں نسبت کہ با لنڈن بداریم ۔۔۔ کہ بعون خواجہ ما را اختیار است
ندائے بشنوید اسراء ذی جاہ ۔۔۔ کہ بہر نصرت دیں اشتہار است

زمان ابن مریم او شناسید ۔۔۔ نہ دیں را احتیاج کارزار است
خدا مفتے دہد ایں عالماں را ۔۔۔ کہ ہر یک پیش امت جبہ دار است
شمارا مال و زر را ترک بکنید ۔۔۔ شمارا پیش روز شمار است
اگر امروز زر صرفہ بدارید ۔۔۔ بہ فردا و قیامت زر چہ کار است
ز خواجہ می شود اتمام حجت ۔۔۔ بفہمد ہر کہ مرد بختیار است
خدا بہ دہد مفت ایں اجر نصرت ۔۔۔ وگرنہ ایں قضا ء کردگار است
مقدر ہست فتح دین اسلام ۔۔۔ زاحمدؐ ایں سخن بس آشکار است

زحامد ہم مکرر گوش دارید
کہ فتح دین ما انجام کار است

(برقی خبریں صفحہ ایک سے آگے)

مسٹر نوایک کو سزا (دوالکرسٹ ۱۷ نومبر) مسٹر نوایک کو تین ماہ قید کی سزا ہوئی ہے

ٹریم کی جھپٹ میں (دہلی ۱۶ نومبر) آمریب ۱۰ بجے کے ایک بڑھیا ٹریم کی جھپٹ میں آکر بے ہوش ہوگئی۔ ٹریم والے نے اُسی وقت گاڑی میں ڈالکر اسپتال لے گئے۔ لیکن افسوس ہے کہ نہ تو ٹریم والوں نے اور نہ اسپتال والوں نے اس کی طرف کافی توجہ کی۔ اور بڑھیا قریباً آدھ گھنٹے کے اُسی طرح بے ہوش پڑی رہی۔ وارثوں کا پتہ اُس وقت تک نہیں مل سکا تھا۔ (ہمدرد)

آغا خان۔ وزیر حسن اور مشہور ڈنر کی اصلیت (لنڈن۔ ۱۷ نومبر) سر آغا خاں نے ۱۴ نومبر کو مارسیلز سے جو پیغام بنام مسٹر وزیر حسن بھیجا۔ اس میں مشہور ڈنر کی حقیقت واضح کی ہے۔ آخر میں لکھتے ہیں۔ کہ اس کا مدعا صرف یہ تھا۔ کہ تم لوگ جو ابھی ابھی ہندوستان سے آئے ہو۔ علانیہ وہی خیال ظاہر کرو۔ جن کی نسبت مجھے خلوص کے ساتھ فی الحقیقت ہونے کا یقین ہے۔ یعنے ہندوستان کی کثیر التعداد نوجوان مسلم کمیونٹی کی بالکل وفاداری۔

سونے کی چوری (پیرس۔ ۱۷ نومبر) عثمانی بنک قسطنطنیہ سے عثمانی بنک پیرس کو آتے ہوئے راستہ میں سونے کے چالیس بکس چوری گئے۔ اس سونے کی قیمت پچاس لاکھ فرینک ہوگی۔

ہڑتال رو بہ ترقی (ڈربن۔ ۱۷) قانون نو آبادگاران جنوبی افریقہ کے خلاف خاموش مدافعین کی ہمدردی میں ہندیوں کی ہڑتال تمام نٹال میں عالمگیر ہوتی جاتی ہے۔ سکانشت نیشکر کے قطعات میں یہ ہڑتال نہایت سنگین و سنگین ہے۔ ہڑتالی کنوں میں آگ لگا کر گورے لوگوں کو خوفزدہ کر رہے ہیں۔ ایک جگہ تو ڈیڑھ سو ایکڑ کے رقبے کو آگ لگا کر تباہ کر دیا ہے۔ ہندی لوگ کھڑے کھڑے دیکھتے اور خوشی کے نعرے مارتے رہے۔

اور ہڑتال (لیڈی سمتھ۔ ۱۸ نومبر) کل ہندیوں نے کان واقع (؟) میں ہڑتال کر دی۔ بعد میں پانصد کام پر واپس آگئے تھے مگر ۹۶ پھر بھی چلدیئے۔ اور گرفتار کر کے حوالہ پولیس کئے گئے۔ آج رات کو اور افواج پہنچنے کی توقع ہے۔

جنوبی افریقہ کے لئے چندہ (بمبئی۔ ۱۷ نومبر) ہندیان جنوبی افریقہ کی امداد میں فراہمی چندہ کی کارروائی زور شور سے جاری ہے۔ خاموش مدافعین کی تازہ خبروں نے اور بھی جوش پیدا کر دیا ہے۔ غریب سے غریب لوگ بھی بڑھ بڑھ کے بخوشی چندہ دے رہے ہیں۔ سب سے زیادہ قابل ذکر عطیہ مسٹر رتن ٹاٹا کی رقم ہے دس ہزار روپیہ۔ جواب تک کل ۵۰ ہزار روپیہ دے چکے ہیں۔ واڈیا کی خیرات سے پچھلے ہفتہ کے ایک ہزار کے علاوہ ۴ ہزار روپیہ اور ملا ہے۔ کاؤس جی جہانگیر نے ۲½ ہزار روپیہ دیا۔ کاما برادرز نے ۱½ ہزار۔ مسٹر جہانگیر پیٹر نے پانسو روپیہ۔

زنانہ جلسے اور چندے (۔۔۔) تمام (بمبئی) پریزیڈنسی میں خاموش مدافعین کے ساتھ اظہار ہمدردی اور فراہمی چندہ کے لئے برابر جلسے ہو رہے ہیں۔ اور ان کی امداد کے واسطے دھڑا دھڑ روپیہ آرہا ہے۔ ایک پارسی لیڈی والنٹیر طور پر اس امدادی فنڈ میں گھر گھر سے بھیک مانگنے کے واسطے کمر ہمت باندھے اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔

تیس ہزار کی کشمکش (دہلی۔ ۱۸ نومبر) مسٹر گوکھلے کو ڈربن سے ۱۷ نومبر کی تار خبر پہنچی ہے۔ کہ کاشت نیشکر کی جاگیروں۔ ریلوں اور کارپوریشنوں پر کام کرنے والے تمام ہندیوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ جن کی تعداد اس وقت کم از کم تیس ہزار ہوگی۔ مسٹر مزرے میکڈانلڈ نے اس فنڈ کی اعانت میں تیس روپے دیئے۔

قرضہ گورنمنٹ فرانس نے اپنے دار النیابت میں (۵۲۰۰۰۰۰) پونڈ قرضہ کا مسودہ پیش کیا ہے۔

ترکی و ایران کا سرحدی سمجھوتہ (طہران۔ ۱۷ نومبر) حکومت ایران نے غیر ملکی سفارتوں کو مطلع کیا ہے۔ کہ ترکی و ایرانی وکلاء نے قسطنطنیہ میں جو عہد و پیمان سرحد کے بارہ میں کئے ہیں ہم نے اُسکی توثیق جلدی ہی کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے۔ سمجھوتہ یہ ہوگا۔ کہ جنوبی سرحد آئندہ سے شط العرب کے بائیں کنارے کنارے چلی جائے دریا میں ایران کے حقوق جہاز رانی پر اسکا کچھ اثر نہ پڑے گورنمنٹ کو یہ بھی توقع ہے کہ اسکے حقوق متعلقہ تدوب محفوظ رکھے جائیں گے۔ کہتے ہیں۔ کہ پہلی شرط فضول ہے۔ کیونکہ۔۔۔

اطلاع ضروری

پیغام صلح مورخہ ۱۶ نومبر میں جو مضمون زیر عنوان **کھلی چٹھی** بنام انصار اللہ لاہوری درج ہوئی ہے۔ اُس کا ذمہ دار میں راقم ہوں۔ اُس میں منتظمین پیغام صلح یا کسی اور صاحب کا کوئی دخل نہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ایک اتہام سے بچنے کے لئے جو مجھ پر بعض دوستوں نے لگانا چاہا۔ میں نے جلدی میں یہ چٹھی غلطی سے شائع کر دی۔ اپنے اِن الفاظ کو واپس لیتا ہوں۔

(سید انعام اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قلب بہت ہیں سخت اور خوف و خطرہ پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

جلد ۱ | لاہور۔ یکشنبہ۔ مورخہ ۲۳ ر نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۴ ر ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۵۷

تازہ برقی خبریں

شنگھائی تا لندن (شنگھائی۔ ۱۹ ر نومبر) ایک تازہ تجویز کے مطابق شنگھائی سے لندن تک ۱۴ روز کا رستہ ہو جائے گا۔

پہلا جہاز (نیویارک ۔ ۱۸ ر نومبر) لوکی نام ایک چھوٹے سے سٹیمر نے جس پر بڑے بڑے افسران نہر سوار تھے۔ کل تمام نہر پانامہ کو عبور کیا۔

شادی (لندن ۔ ۲۰ ر نومبر) سابق وائسرائے ہند لارڈ ایلجن بہادر کی آج چپ چپاتے شادی ہوئی۔

پھر سمندر میں (" ۔ ") میر بینڈ نامی جہاز جو خشکی پر جا چڑھا تھا پھر سمندر میں ڈالدیا گیا۔

ہڑتال (") مسٹر سیموئل نے ملازمان ڈاک کے ڈیپوٹیشن کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے ہڑتال جاری رکھی۔ تو پھر ایسی کارروائی عمل میں لائی پڑیگی۔ کہ جس سے مکرر ایسی حرکت کا حوصلہ ہی نہ پڑے۔ بعد کی خبر ہے کہ وفد کے بعض مطالبات مثل ترقی تنخواہ وغیرہ خاص شرائط کے ماتحت منظور کرنے کا وعدہ کر لیا گیا ہے۔

عظیم الشان منافع (" ۔ ") جرمنی کے مشہور کارخانہ اسلحہ سازی موسومہ کرپس نے نوے لاکھ کے سرمایہ پر ۱۴ فی صدی منافع تقسیم کیا جس سے زیادہ نفع آجتک کبھی نہیں ہوا تھا (معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ امن کی سعادت مند قوم میں آلات حرب کی مانگ اور مشغلہ کشت و خون کا شوق ترقی پر ہے)

وزارت اوقاف (قاہرہ ۔ ۲۰ نومبر) خدیو المکرم نے ایک جدید وزارت اوقاف منظور کی ہے۔ جو گورنمنٹ کے زیر نگرانی ہوگی۔ مسلمان اس تغیر سے خوش اور مطمئن ہیں۔ کہ اب اوقاف کا انتظام زیادہ عمدگی سے ہوگا۔ حکمت پاشا حال وزیر تعلیمات کا اس منصب پر تقرر ہوا ہے۔

فرانس میں ہڑتال (ڈوائی ۱۹ ر نومبر) فرانس میں ۶ ہزار کان کنوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ اور ان کی قومی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فی الفور عام ہڑتال کر دی جائے تاوقتیکہ آٹھ گھنٹے روزانہ کام، وغیرہ مطالبات منظور نہ ہوں۔

بے کار بے روزگار (ڈربن ۔ ۱۸ ر نومبر) آج یہاں سب طرف سکوت ہے۔ مگر ڈربن میں عملی طور پر ایک ہندی بے کار ہے۔ ہڑتال بڑھتے بڑھتے جنوبی ساحل تک پہنچ گئی ہے۔

ہفتہ میں چار بار جہاز رانی کی ۳ ۔ ۴ کمپنیاں مل کر ۱۴ ر جنوری سے ایک نیا سلسلہ شروع کریں گی۔ جس کے جہاز ہمبرگ۔ گلاسگو۔ سوانسی اور برکنہڈ سے اقصائے مشرق کو ہفتے میں چار بار جایا کریں گے۔

لنڈن ٹائمز پر مقدمہ (کلکتہ ۱۸ ر نومبر) کہا جاتا ہے کہ مسٹر اے رسول بیرسٹرایٹ لا کلکتہ ہائی کورٹ میں ٹائمز لنڈن کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اس نے ان کے لکچرار کلکتہ یونیورسٹی مقرر ہونے کی نسبت ایک توہین آمیز بیان شائع کیا تھا

ہیضہ کا زور (" ۔ ۱۸ ر نومبر) نواح منی پور میں وبائے ہیضہ بڑی شدت سے نمودار ہوئی ہے۔ ۱۳ ر ماہ گذشتہ سے ۹ ر ماہ حال تک قریباً ۳۴۳ وارداتیں ہو چکی ہیں۔ جن میں سے پچاس ایک مہلک ثابت ہوئیں۔ اس وبا کے پھوٹنے کی وجہ پانی کا ٹھیک انتظام نہ ہونا بیان کی جاتی ہے۔ اکثر دیہات کے لوگ بیچارے ایسی خراب پانی پر گذارہ کرتے ہیں۔ جو تالابوں۔ جوہڑوں وغیرہ میں جمع ہو جاتا ہے۔

مشتبہ اشخاص کی رہائی (" ۔ ") پریا ناتھ رائے اور مہندر ناتھ کار دو مشتبہ پولیٹیکل آدمی جو ڈکیتی کدار پور کے متعلق پکڑے گئے تھے پچھلے پیر کو کافی شہادت جرم بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے مجسٹریٹ مین سنگھ نے بری کر دیئے۔

دریائے سانپو و برہمپتر کپتان ایف ایم بیلی متعلقہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اور کپتان مورسٹیڈ رائل انجنیر حال ہی میں تبت سے واپس آئے ہیں۔ وہ محکمہ سروے کے اس بیان کی تردید کرتے ہیں۔ کہ گیا میں دریائے سانپو کا گذرگاہ ڈیڑھ فٹ اونچی کڑاڑا گرنے سے ٹوٹ گیا ہے۔ اب یہ بات اچھی طرح تحقیق ہو گئی ہے۔ کہ دریائے سانپو اور برہمپتر ایک ہے۔

پبلک سروس کمیشن (دہلی ۔ ۱۷ ر نومبر) آج کے اجلاس میں انسپکٹر جنرل محکمہ آبپاشی قائم مقام امپیریل انجنیر آف پنجاب ۔ رائے بہادر گنگا رام سابق محکمہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب ۔ لالہ وزیر چند چوپڑا اسسٹنٹ جانب پراونشل انجنیر پنجاب کی شہادتیں قلمبند ہوئیں۔ پہلی شہادت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انگلش اور انڈین آفیسروں کے کیریکٹر میں فرق بیّن ہے۔ جس کا ابھی تک کوئی چارہ کار نہیں ہوا ہے۔ رائے بہادر گنگا رام نے سفارش کی۔ کہ جو امیدوار انڈیا میں بھرتی ہوتے ہیں۔ وہ انگلینڈ بھیجے جایا کریں۔ اور کہا کہ میں ۲۵ سال کی سروس کے بعد بھیجا گیا تھا۔ اور یہ تجربہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

مسٹر پولک کا پیغام (دہلی ۱۹ ر نومبر) ڈربن سے مسٹر گوکھلے کو ۱۸ ر نومبر کا ایک پیغام تار بدیں مضمون موصول ہوا۔ ریلوے بندرگاہ۔ کارپوریشن جاگیرات اور ہوٹلوں میں بیس ہزار آدمیوں نے ہڑتال کر دی ہے نیو کیسل کی ابتری میں ایک آدمی مرگیا۔ پولیس اور فوجی طاقت ہر جگہ تعینات ہے۔ جاگیروں کی بارکوں میں لوگ جبراً رکھے جاتے ہیں راشن کوئی نہیں دیا جاتا۔ بستی کے لوگ انہیں کھلا پلا رہے ہیں۔ ہڑتال بالکل خود بخود ہے۔ جو لوگ زیر حراست ہیں۔ اپنے ارادوں میں مستقل ہیں۔ مگر ان کے چال چلن کی نسبت شورش و بدعنوانی کی رپورٹیں غلط ہیں۔

ہندوستانیوں سے بدسلوکی اور جنگی قانون کی دھمکی (ڈربن ۔ ۱۸ ر نومبر) مظاہرہ پُر زور ہے کافر اور یورپین سوار پولیس ریلوے بارکوں میں داخل ہوئی۔ جبر و تعدی کی۔ لوگوں کو بڑی بے دردی سے ٹھوکریں لگائیں اور دھکے دیئے۔ دو سو آدمی گرفتار کیئے گئے۔ تشویش و خوف ظاہر ہے۔ ہجوم خلایق کو ڈرانے اور منتشر کرنے کی غرض سے پولیس تمام حصص سے کھنچی چلی آ رہی ہے۔ ایک پُر امن میٹنگ پر پولیس جا چڑھی اور جبر لینی شروع کر دی۔ اگر آئندہ کوئی خبر نہ ملے۔ تو سمجھنا کہ جنگی آئین نافذ ہو گیا ہے۔

عدن سے کولمبو تک (الہ آباد ۔ ۱۸ ر نومبر) پاینیر کو معلوم ہوا ہے کہ اب یہ بات طے ہو گئی ہے۔ کہ ایسٹرن ٹیلیگراف کمپنی ایک بحری تار عدن سے کولمبو تک لگائے گی۔ کام ہفتے دو ایک میں شروع ہو جائیگا اور اس طرح اقصائے مشرق کی طرف ایک نیا سلسلہ تار قائم ہو جائیگا

ہندی تارکان وطن مسٹر مک نیل اور مسٹر چمن لال کمشنرز جو نو آبادیات تاج (برطانیہ) میں تارکان وطن کی حالت سے متعلق تحقیقات کرنے بھیجے گئے ہیں۔ اگلے مہینے تک اپنا کام کر کے لوٹنے والے ہیں۔ پھر وہ آخری رپورٹ لکھیں گے۔ اور تمام معاملات میں غالباً گورنمنٹ ہند سے رد و قدح کریں گے۔

الزامات کی تحقیقات مسٹر گوکھلے کا خیال ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی جن امور کی شکایت یونین گورنمنٹ کے خلاف کرتے ہیں اُن کی تحقیقات اگر خود اسی گورنمنٹ نے کی۔ تو وہ لازماً ایک طرح کی اور ضابطہ سا پورا کرنے کو ہی ہوگی۔ مگر تاہم یہ بھی بس غنیمت اور ایک امید افزا علامت ہے۔ کہ گورنمنٹ مذکور اس تحقیقات کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ معہذا یہ امر ضروری ہے کہ اِدہر ہندوستان میں ہم برابر حتی المقدور امپیریل گورنمنٹ پر دباؤ ڈالتے رہیں گے۔ کہ وہ بیچ میں پڑ کر فی الفور ہمارے برادران وطن کی خوفناک مصائب کا خاتمہ کرے۔

شرف باریابی (لنڈن ۔ ۱۸ ر نومبر) حضور ملکہ معظمہ نے کل قصر ونڈسر میں مہاراجہ صاحب جودہ پور کو شرف باریابی بخشا۔ میجر سٹرونگ متعلقہ رسالہ بدلسن ہارس بھی ہز ہائینس کے ساتھ تھے۔

کے لئے کوئی معقول وجہ پیش نہیں کی جاسکتی کہ اس مذہب سے زیادہ وسیع اور سادہ مذہب اسلام جیسے عرب کا مقدس پیغمبر لایا کیوں نہ نیک کام شروع کرے۔ ہر دو مقدس نبیوں میں باہمی بہت سا تطابق پایا جاتا ہے۔ جو کہ حضرت نبی کریمؐ کی سوانح عمری کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے
- - - - - - - - - - - - - پھر قرآن شریف کے مطالعہ سے ظاہر ہو جائیگا۔ کہ یقیناً ہرگز کہیں بھی پہلے نبیوں کے الہامات کی تکذیب نہیں کی۔ بلکہ حضرت محمدؐ کے احکام انجیل کی تعلیم کی تائید کرتے اور انہیں موجودہ زمانہ کے حالات و حاجات کے مطابق ہونے کے باعث ایزادی کرتے ہیں۔ گویا سو سال پہلے ہم باگ کا کام دیتے ہیں۔ اس تواعد کے رو سے کہ جب تک ایک آدمی کی بات پوری پوری سنی نہ جاوے اسکی تردید قبل از وقت کرنا سخت ناموزوں ہے اسی طرح یہ بھی ناموزوں ہے۔ کہ فی صدی ۹۹ عیسائی جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس پر عمل کیا جا دے یعنی اسلام کے لفظ کے معنوں پر ہی غور کرنے کے بغیر مذہب اسلام کی تردید کر دیجاوے۔ عیسائیت کے اصول اکثر وہ لوگ عمل کرتے ہیں جو اصلیت سے واقف ہونا نہیں چاہتے۔ اور وہ اندھیرے میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ بہ نسبت اس کے کہ ہاتھ پھیلا کر دروازہ کھولیں اور روشنی کو اندر آنے دیں۔ ان کا مقولہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ کافی ہے۔ اور مجھے کسی اور کی طرف دیکھنے کی حاجت نہیں۔ گویا اسطرح وہ اللہ تعالےٰ کے حصول کے علم سے اور اس کی پاک باتوں سے تعارف و خبردار ہو جانے سے انکار کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا مضمون میں میں نے چند جستہ جستہ مسائل پر بحث کی ہے اور میں خوش ہونگا۔ کہ اپنے ان خیالات کا اظہار مفصل طور پر اسی میگزین کے آئندہ پرچوں میں پورا پورا کر سکوں۔

تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کا

ایک اور تازہ نشان

بنگرا اے قوم نشانہائے خداوند قدیر چشم بکشا کہ برچشم نشانے ست کبیر
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اللہ تعالےٰ کا روشن چہرہ نظر آنے اور اس کی زبردست طاقتوں کے ثابت ہونے کی مضبوط راہ صرف یہی ہے کہ اس کے فرمائے ہوئے کلمات روز روشن کی طرح پورے ہوں۔ اگر ایک انسان کے منہ سے نکلے ہوئے ایسے کلمات کا نقشہ جنکے پورا کرنے پر وہ خود قادر نہ ہو۔ سالہا سال کے بعد دنیا کے سامنے موجود ہو جائے تو ہر عقلمند انسان ان کلمات کو ایک ایسی زبردست ہستی کی طرف سے سمجھیگا جس کے تصرف میں تمام ذراتِ عالم ہوں جس کا علم تام ہو۔ اور وہ تمام طاقتوں کا مالک ہو۔ پھر جس دہن مبارک سے ایسے کلمات نکلیں۔ اس کو خدا کی طرف سے ماننا بھی ضروری ہوگا۔ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کشف دیکھا تھا۔ جو آج اس طرح پورا ہوا۔ کہ علاوہ اور انگریزوں کے ایک عالی نسب لارڈ جو ہوس آف لارڈ پارلیمنٹ کا ممبر ہے۔ اور جس کا نام لارڈ ھیڈ لے ہے حضرت مسیح موعود کے غلام خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ پر علی الاعلان اسلام قبول کرتا ہے۔ یہ نشان حضرت مسیح موعود کے اُس کشف کی تصدیق کرتا ہے۔ جو ۱۸۹۱ء میں حضور نے بدیں الفاظ شائع کیا تھا۔

"عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے۔ جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائینگے۔ اور ان کو اسلام سے حصہ ملیگا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اُن کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے"

(ازالہ اوہام حصہ دوم [illegible])

مبارکباد

۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء بروز سہ شنبہ دس بجے دن کے حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ بنصرہ) کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل خاص سے پانچواں فرزند عطا فرمایا۔ فالحمد اللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالےٰ اس عزیز کو صحت و عافیت و خیر و برکت کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے۔ اور دین و ملت کے حق میں اس کا وجود بہت سی برکات کا موجب ہو۔ آمین!

خطبہ جمعہ

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ)
(مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء)
(خاص نامہ نگار سے)

واذ قتلتم نفسا فادّارءتم فیھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ ... ما عقلوہ وھم یعلمون۔ میں نے بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اُن کے کھیلوں پر غور کیا ہے۔ بعض اوقات بچے کو بازار سے بڑی خوبصورت چیز خرید کر دی ہے۔ اوّل تو وہ اُس کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد پتھر لیکر اُس کو کوٹتا ہے۔ پھر دیکھتا ہے کہ یہ کیا بن گیا۔ پھر مطلب حل نہیں ہوتا۔ تو دوبارہ اور کوٹتا پیٹتا ہے میں ابھی مسجد کو آتا تھا۔ میرے ہاتھ میں دو شیشیاں تھیں۔ اُن میں ایسی دوائیں تھیں۔ کہ اُن کا ملانا جائز نہ تھا۔ میرے بچے نے لے کر ایک کا منہ کھولا۔ پھر دوسرے کا اور دونوں کو ملانا چاہا۔ وہ دوا بگڑ جاتی ہے۔ بعض لوگ کتابیں لکھتے ہیں۔ کوئی حاشیہ ہوتا ہے۔ کوئی شرح ہوتی ہے۔ کوئی شرح کی شرح ہوتی ہے۔ میرا طالبعلمی کا زمانہ بڑا معرکۃ الآرا زمانہ تھا۔ لڑکے کو کیا پڑھانا چاہئے۔ اس کا کوئی نوکر نہ تھا۔ رام پور میں ایسے طالبعلم میں نے دیکھے۔ جن کی عمر ۴۰ برس سے ۶۰ برس تک پہنچ گئی تھی۔ ایک ملتان کا رہنے والا ۷۰ برس کا بوڑھا طالب علم تھا۔ وہ میرے پاس مجھ کو پنجابی سُن کر ملاقات کے لئے آیا۔ میں ملا حسن پڑھتا تھا۔ اور وہ قاضی مبارک پڑھتا تھا۔ جو میری کتاب سے تیسرے درجہ کی کتاب تھی۔ میں نے کہا۔ آؤ میں تم کو پڑھا کر دیکھوں۔ میں نے جب پنجابی میں اُس کو سبق پڑھایا۔ تو حیران ہو کر کہنے لگا او یار تو اتنی قاضی مبارک جانتا ہے!؟ مجھ کو پڑھا دیا کر میں نے کہا اس شرط پر کہ پہلے تم ہم سے ایک سبق مشکوٰۃ کا پڑھ لیا کرو کہنے لگا ابھی تو میں خوب مضبوط ہوں (ملا تک بہت نحیف تھا) ابھی مشکوٰۃ کے پڑھنے کا زمانہ نہیں۔ اُن دنوں میں ہمارے اُستاد کو جو حافظ بھی تھے (اور ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے۔ کہ اُن کا انتقال ہوا ہے) خیال ہوا۔ کہ مجھ کو زواہد ثلاثہ پڑھائیں۔ میں نے کہا آپ قاضی کب پڑھائیں گے۔ کہا دو زاہدین پڑھا کر۔ میں نے کہا زواہد ثلاثہ کس علم کی کتابیں ہیں۔ سوچ کر کہنے لگا۔ اس کا تو ہم کو بھی علم نہیں۔ کہ وہ کس علم کی کتابیں ہیں۔ میں نے کہا پھر آپ مجھ کو پڑھاتے کیا ہیں۔ میری اس بات کا چرچا وہاں تمام شہر میں پھیل گیا۔ کہ ایک طالبعلم کہتا ہے زواہد کس علم کی کتابیں ہیں اور اُس کو جواب نہیں دیا جاسکا ہمارے ایک اُستاد تھے۔ حسن شاہ اُن کا نام تھا۔ میں وہاں جاتا تھا۔ راستہ میں ایک بڑا وجیہ آدمی ملا۔ جس کے ساتھ اور بہت سے آدمی تھے۔ جب ہم قریب آئے۔ تو کہنے لگے نور الدین تمہارا نام ہے؟ تم ہی سعد اللہ سے ملا حسن پڑھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں میرا نام نور دین ہے۔ کہا اب اُس کا کیا ارادہ ہے۔ میں نے کہا زواہد پڑھانا چاہتے تھے کہا قریب آؤ۔ میں قریب گیا۔ کہا اور قریب آؤ۔ میں جب بالکل ہی پاس چلا گیا۔ تو میری پیٹھ پر ہاتھ مارا۔ یعنی خوب زور سے تھپکی۔ اور کہا۔ کہ یہ پاگل لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ زواہد میں بھی کوئی علم ہے اگر اب کوئی تم سے اس معاملہ میں گفتگو کرے۔ اور تم جواب نہ دے سکو تو اُس کو میرے پاس لائیو۔ میں اُس کو بند کر دونگا۔ پھر کہنے لگے میں تو سمجھتا تھا۔ کہ یہ میرا ہی خیال ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ تمہارا بھی خیال ہے (اُس کا نام عبد الکریم تھا۔ اور زبان میں کسی قدر لکنت تھی) یہ بڑی خبیث کتابیں ہیں۔ اِن کو نہ پڑھو۔

ہر چیز کو بھیرے کوٹ کر کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے۔ بالعبض لوگ کبھی آپ ہی لفظ پر حاشیہ لکھتے لکھتے صفحے کے صفحے سیاہ کر دیتے ہیں۔ پھر مجھ کو یہ یاد آگئے

واذ قتلتم نفسا۔ تم نے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ یہ ترجمہ صحیح نہیں تم نے ایک جان باجی کو مار ڈالا۔ پھر لگے اپنے آپ سے ہٹانے کہ ہم نے نہیں مارا معلوم ہوا۔ کہ وہ جان ایسی نہیں تھی۔ کہ اُس کے مارنے کا اقرار کرتے۔ ورنہ عرب میں افغانستان میں اسی قسم کے اور ملکوں میں آدمیوں کو مار ڈالنا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ اور بلکہ بہادر لوگ تو فخر بھی کرتے ہیں۔ ہمارے نبی کریمؐ نے کعب بن اشرف کو مار ڈالا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ معلوم نہیں۔ کعب بن اشرف کو کس نے مارا ہے۔ آپ نے کہا میں نے مارا ہے اسی طرح رافع کو مارا اور خود فرمایا۔ کہ ہم نے مارا ہے۔ ہاں ایسے ملک میں عورتوں کا مارنا بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ میں نے کل پرسوں ہی ذکر کیا تھا۔ کہ میں کسی شخص (مہاراجہ کشمیر۔ رپورٹر) کا نوکر تھا۔ شکار میں میں بھی ساتھ چلا گیا۔ اُس راجہ نے شکار پر گھوڑا اُڑا ڈالا۔ وہ گھوڑا سوار کو دیکھ کر ذرا جھک گیا۔ اُس راجہ نے فوراً گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ اور ایک طرف کو دوڑتا ہوا لے گیا۔ کسی انگریز نے اُس رئیس سے کہا۔ کہ آپ کا گھوڑا ڈر گیا۔ اُس رئیس نے کہا۔ کہ آپ نے اُس وقت مجھ کو جھکتے ہوئے نہیں دیکھا تھا؟ وہ سورنی یعنی مادہ تھی۔ اس لئے اُس کو مادہ معلوم کرکے میں نے چھوڑ دیا۔ کیونکہ ہم لوگ مادہ کو مارنا بڑا عیب جانتے ہیں اُس انگریز نے دوسرے انگریز سے کہا۔ بڑی خیر ہوگئی۔ کہ میں نے اُس کے پیچھے گھوڑا ڈال کر اُس کو نہیں مارا۔ ورنہ بڑی خفت ہوتی۔

انہوں نے ایک عورت کو مارا تھا۔ مرد کو مارتے تو کچھ بھی حرج نہ تھا۔ تحقیقات میں سب نامرد ثابت ہوئے۔ اس لئے انہوں نے دوسرا پہلو تھوپا۔ آپ سب بدمعاشوں کو جمع ہوا۔ اُس عورت کا سر ایک پتھر کے نیچے ایک پتھر اوپر سے مار کر کچل دیا تھا۔ ستوت شناخت ابھی اُس میں باقی تھی۔ اُن بدمعاشوں میں سے ایک ایک کرکے اُس کے سامنے سے گذارا۔ جب قاتل بدمعاش اُس کے سامنے آیا۔ تو اُس نے سر کو سینے کی طرف جھکا کر اشارہ کیا۔ پھر دوبارہ جب وہ قاتل سامنے لایا گیا۔ پھر اُس نے سر سے اشارہ کیا۔ جب کئی مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ تو اُس کو پکڑ لیا آخر اُس شخص پر سختی کی گئی۔ تو اُس نے اقرار کیا۔ کہ ہاں میں نے ہی اسکا سر کچلا ہے۔ یہ بات بخاری شریف میں لکھی ہے۔ تھوڑا سا زیور تھا جسکے لئے اُس نے مارا تھا۔ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ اللہ تعالےٰ بات کو نکال دیگا۔ جس کو تم چھپاتے ہو۔ فقلنا اضربوہ ببعضہا۔ تب ہم نے حکم دیا۔ کہ قاتل کو مار ڈالو۔ اور یہ بعض کی سزا ہے۔ قتل تو اُس نے کئی اور کئے ہونگے۔ کذالک یحیی اللہ الموتیٰ۔ ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الالباب۔ یہ اُن کی بے حیائی تھی۔ کہ عورت کو مارنے پر آمادہ ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو بتایا تھا۔ کہ تم ایسے کام نہ کرنا لیکن صدہا مسلمان لوگ عورتوں کو قتل کرتے ہیں۔ اور قسم قسم سے عورتوں کا قتل ہوتا ہے۔ ثم قست قلوبکم۔ پھر تمہارے دل سخت ہوگئے۔ گویا وہ پتھر ہیں۔ بلکہ پتھروں سے بھی بدتر ہوگئے۔ کیا سیدھی بات تھی۔ تم شرم کرتے تم جیسے سُننے والے ہو تمہارے اندر سے معرفت کی ندیاں اور نہریں نکلتی اگر یہ نہیں تھا۔ لما یشقق فیخرج" ۔ کچھ تھوڑا ہی پانی نکلتا۔ بدمعاشی بہت بڑھ گئی ہے۔ سمندر کے سمندر بھی اگر بہا دوں تب بھی بعض ایسے ہیں کہ اُن پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ یہاں ایک منیر ہے۔ جس میں بڑا جھگڑا پڑا ہے۔ مگر یہ جھگڑا فضول ہے اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فی الیم میں کبھی آتا ہے۔ موسیٰ کو تابوت میں ڈال دے کبھی تابوت میں ڈال کر پھر پانی میں ڈال دے۔ ذکر تھا۔ کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ قرآن کی عادت ہے۔ کہ ساری قوم کو کبھی بُرا نہیں کہتا۔ کیونکہ بعض دل اچھے بھی ہیں۔ بعض تم میں جو اچھے کام کرنے والے ہیں خدا تعالےٰ اُن سے بیخبر نہیں افتطمعون ان یؤمنوا۔ کیا تم امید کرتے ہو۔ کہ تمہارا کہنا مان جائیں گے۔ احمدیوں کے سوا جو دوسرے لوگ ہیں۔ وہ قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ مگر قرآن کے خلاف کرتے ہیں۔

"دروغ کو فروغ نہیں"

(خاص نامہ نگار سے)

کی گئی تھی۔ کہ حضرت صاحب نے جو جمعہ کے خطبہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کی نسبت اللہ کی قسم کھا کر فرمایا تھا۔ کہ وہ بہت مخلص آدمی ہے۔ اور اسکے دل میں ایک تڑپ ہے۔ اور خدا کی مدد اس کے ساتھ ہے۔ اور اس کی مخالفت کرنے والے اور عیار دیوث ہیں۔ سارے کا سارا درست نہیں ہے۔ بلکہ پیغام صلح نے قسم اور دیوث کا لفظ خود بخود بڑھا یا ہے۔ اس پر کسی صاحب نے جو قادیان دارالامان میں قرآن کریم کے سیکھنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں لکھ کر پوچھا۔ کہ حضور نے قسماً خواجہ صاحب کے متعلق گواہی دی۔ اور عیاروں کے لئے مکرر دیوث کا لفظ استعمال کیا۔ اور سینکڑوں آدمیوں نے سنا۔ لیکن الفضل اس سے انکار کرتا ہے۔ میں ایک نیا احمدی ہوں۔ ہمیں بہت اضطراب پیدا ہوا ہے۔ کہ یہ کیا کارروائی ہے۔ آپ نے اس پر دوبارہ خطبہ جمعہ میں کچھ فرمایا ہے۔ جو الفضل میں درج ہے۔ اور یہ بھی درج ہے۔ کہ کسی شخص کے استفسار پر حضور کو دوبارہ گواہی دینی پڑی کہ کمال الدین اچھا آدمی ہے۔ وہ نیک کام میں لگا ہوا ہے۔ اگر اس میں غلطی ہو۔ تو غلطی سے پاک خدائے قدوس ہی ہے۔ وہ نیک کام میں لگا ہوا ہے۔ تم میں کوئی ہے۔ جو وہ کام کرے۔ جو وہ کر رہا ہے تم اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ مجھے بار بار اطلاع لکھتا ہے۔ پھر شریر النفس آدمی کیوں باز نہیں آتے۔ اتنی تصریح کے بعد اُن کو یقین کیوں نہیں آتا۔ ایسے کام عیاروں کے ہوتے ہیں۔ کوئی کہیگا۔ پہلے دیوث کہا تھا اور اب شریر النفس کہا ہے۔ تم باوجود ان باتوں کی لڑائی سے باز نہیں آتے۔ کمال الدین اپنی ذاتی غرض سے وہاں نہیں گیا۔ میں نے اگلے دن کمال الدین کی تصویر دیکھی ہے۔ ڈاڑہی موجود ہے۔ اس کی ڈاڑہی کی نسبت بھی اڑایا جاتا ہے۔ کہ صفایا ہے۔ میرے نزدیک اگر ڈاڑہی منڈواتا ہے۔ تو جس کام کے لئے گیا ہے۔ میں اسکو اچھا کہونگا۔ اگر کوئی غلطی ہے۔ تو میں خود چشم پوشی کرتا ہوں۔ کوئی نہیں۔ جس سے غلطی نہیں ہوتی۔ ہم آدم کی اولاد سے ہیں۔ اس کے لئے بھی عصیٰ ربہ لکھا ہے۔ ہماری قوم میں روافض ہیں جنہوں نے اڑہائی صحابہ کو مسلمان مانا ہے۔ اور باقی تمام صحابہ اور بیبیوں تک کو منافق کہا ہے۔ خوارج نے بھی حد کردی ہے۔ چھوٹے چھوٹے معاملات ہیں۔ انہیں شیطان کا اغوا کہتا ہوں۔ اس سے فائدہ کیا ہے۔ کمال الدین جو کرتا ہے۔ تم میں کوئی ہے جو کرے۔ اس میں غلطی ہے۔ تو کونسی بات ہے۔ وہ ہزاروں روپے کمانے والا آدمی ہے ؎

شکر ہے اللہ تعالےٰ کا۔ کہ یہ سب کچھ خود الفضل نے لکھا ہے۔ اس میں تو بہت زیادہ زور حضرت نے خواجہ صاحب کے متعلق بدظنی پھیلانے والوں کو منع کرنے پر دیا ہے۔ اور فرمایا۔ پہلے کہتے ہیں دیوث کہا ہے اب ان کے لئے شریر النفس کا لفظ استعمال کرتا ہوں اور قسم سے انکار نہیں حضرت صاحب تو جو فرماتے ہیں۔ اخلاص اور صواب کے لئے فرماتے ہیں۔ ان کے کلمات تو اس سے بڑہ کر اعتبار رکھتے ہیں۔ جو دوسرے کی قسم کو بھی حاصل نہیں۔ قسم تو اعتبار کے بڑھانے اور بات پر زور دینے کے لئے ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے قسم سے تو انکار نہیں فرمایا۔ ہاں زور بہت دیا ہے۔ اور مکرر سہ کرر خواجہ صاحب کے کام کو بہ نظر استحسان دیکھا۔ اور عیاروں کو بدظنی سے منع فرمایا۔ دیوث شریر النفس۔ اغوا شیطان کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ لوگوں کو چیلنج بھی دیا ہے۔ کہ تم میں سے کوئی ہے۔ جو وہ کام کرے۔ جو خواجہ کر رہا ہے۔ ملاحظہ ہو پرچہ الفضل مجریہ ۱۲ ار نومبر ۱۹۱۳ء

تازہ برقی خبریں (بقیہ صفحہ ایک سے آگے)

روس اور منگولیا (سینٹ پیٹرز برگ۔ ۲۰ نومبر) وزیر اعظم منگولیا بیان کرتا ہے کہ میرے یہاں آنے کا مقصد اصلاح شدہ منگولیا کی طرف سے روسی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ یہ شخص ایک چٹھی کو ٹوخٹو (والئ حاکم منگولیا) کی طرف سے زار کے حضور پیش کرے گا۔ اس کے علاوہ وہ اہم حرفتی کاموں کی بھی دیکھ بھال کریگا۔ تاکہ روس اور منگولیا کے تجارتی تعلقات مستحکم کئے جائیں ؎

بم کیس۔ (کلکتہ۔ ۲۱ نومبر) سولوی بازار بم کیس کے ضمن میں ایک شخص مسمی مندر چندر رنسرا پکڑا گیا تھا۔ جو مجسٹریٹ سلہٹ کے روبرو پیش ہو کر بتلائیں۔ جن کی بنا پر پولیس نئے سرے سے تفتیش کر رہی ہے ؎

ہز ایکسیلنسی اڑیسہ میں۔ حضور والا شہرائے ۲۸ کو اڑیسہ میں رونق افروز ہونگے۔ تاریخ اڑیسہ میں یہ پہلا موقعہ ہوگا۔ رعایا کو توقع تھی۔ کہ لارڈ ہارڈنگ بالقابہ کے حضور اپنی تکالیف وشکایات عرض معروض کر سکیں گے۔ لیکن تعلیم یافتہ اڑیا باشندگان کٹک کو یہ دیکھکر گونہ مایوسی ہو رہی ہے۔ کہ مقامی حکام نے ہدایت کردی ہے۔ کہ جو ایڈریس ہز ایکسیلنسی کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔ اس میں گنجام کے اڑیسہ سے علیحدہ کئے جانے کا ذکر تک نہ آئے

نیا جنگی جہاز (ٹوکیو ۲۰ نومبر) آج جاپانی سوپر ڈریڈ ناٹ نمبر ۴ کا بیڑا بمقام یوکوسکا رکھا گیا۔ جس میں ۳۰۶۰۰ ٹن کی گنجائش ہوگی (ٹن ۲۸ من

قبرستان کا تنازعہ (بمبئی۔ ۱۸ نومبر) بمبئی کے بوہروں نے کمشنر پولیس کی خدمت میں جو شکایت پیش کی تھی۔ کہ اُن قبروں کی جو بوہروں کے قبرستان میں سر پیر بھائی کی صحت گاہ کے عقب میں واقع ہیں بے حرمتی کی گئی ہے۔ لہذا بعد تحقیقات ملزموں کا تدارک کیا جائے۔ پولیس نے سائلین کو جواب دیا ہے۔ کہ زبانی اور تحریری شہادت سے ثابت ہوا ہے۔ کہ جرم قابل دست اندازی پولیس کا ارتکاب نہیں کیا گیا ہے۔ اور شکایت صرف دو فریقوں کے نزاع باہمی کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ اسلئے پولس مداخلت کرنے سے انکار کرتی ہے ؎

ٹرین سے گر کر ہلاکت۔ (بمبئی۔ ۱۹ نومبر) مسٹر سی۔ ای۔ ڈیفورڈ ڈی۔ ٹی۔ ایس کوئٹہ کے قریب زلام سے کوئٹہ جانے کو سفر کرتے ہوئے ریل سے گر گئے۔ سال بھر کی چھٹی پوری کر کے معہ میم صاحبہ اس جمعہ کو ولایت سے واپس آئے تھے۔ اب چارج لینے بمبئی سے کوئٹہ کو جا رہے تھے۔

امدادی چندہ (دہلی ۲۰ نومبر) تمام حصص ہند سے دھڑا دھڑ چندہ آ رہا ہے۔ حال میں ۵۰ ہزار روپیہ کی ایک رقم سر مرے ہیک نامی مدراس کے ایک سرکاری افسر کی موصول ہوئی ہے۔

ہندی مسلمانان برطانیہ نے مسلم لیگ کی شاخ لندن کو اس صورت میں قایم رکھنے کی تجویز پاس کی۔ کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ماتحت ہو۔ اور کہ سید امیر علی کو لکھا جائے۔ کہ اگر وہ اس صورت کو منظور کریں۔ تو پریزیڈنٹ رہ سکتے ہیں۔

امداد ہندیاں جنوبی افریقہ (کلکتہ۔ ۲۰ نومبر) بشپ صاحب کلکتہ نے اس فنڈ میں پانسو روپیہ دیا۔ اور ایک چٹھی میں سیکرٹری بنگال برانچ کو لکھا ہے کہ میں بہت عرصہ سے بڑی دلچسپی کے ساتھ ان واقعات کو دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے (جنوبی افریقہ کی) ہندوستانی رعایا سے گہری ہمدردی۔ یہ امر جواب خاص طور پر معلوم ہوا ہے کہ وہاں کانین ہڑتال کنندگان کو قید کرنے کے لئے جیل خانوں کی شکل میں تبدیل کر دیگئی ہیں۔ اسقدر افسوس ناک ہے کہ اب مجھ کو اس کی برداشت کی زیادہ تاب نہیں رہی ہے۔ اور میں اب اس سلوک کی نسبت اپنا گہرا افسوس ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو تمہارے بھائیوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے۔ اور کہ اس کشمکش میں ان کے ساتھ مجھے سچے دل سے ہمدردی ہے۔

حالت اور بھی نازک۔ (لندن۔ ۲۰ نومبر) نٹال میں ہندیوں کی حالت اب اور بھی نازک ہے۔ کاشت نیلگر کی جاگیروں پر تشویش خیز بلوے ہوئے ہیں۔ پولیس کی ایک چھوٹی سی جمعیت نے جو صرف لکڑیوں سے مسلح تھی چار سو ہندیوں کو منتشر کیا۔ اور بعض نے گرفتار کر لئے۔ پھر پولیس ہندی بارگوں سے پانچ لڑکیاں کبھر کر گنے کاٹنے کے درانتے اور دیگر بہت سے اوزار لے گئی۔ ہندیوں نے کہا کہ ہم کام پر آجائیں مگر ان کو جواب دیا گیا۔ کہ پیر تک تم ایسا نہیں کر سکتے۔

لاہور بینک بھی ۲۱ نومبر کی شام کو بند ہو گیا۔

پیغام صلح کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت

اخبار ہذا کی قدر اور مانگ بفضلہ دن بدن اطراف ملک میں بڑہتی جاتی ہے۔ اخبار کا کاغذ بھی اب بہت عمدہ ہو گیا ہے ایجنٹوں کو کمیشن معقول دیا جاتا ہے۔ جس کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے اور پرچہ نمبر ۱ سے ۱۴ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۱۳ء میں نرخ شائع بھی کیا جاچکا ہے۔ ناظرین اخبار کو کسی بدنما نمبر پرچہ کی ضرورت ہو تو [illegible] (ضرورت ہے بذریعہ [illegible])

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدای یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

حق کی فتح

مغرب سے اسلام کی صبح کا ستارہ

بروز اتوار مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۱۳ء کو بوقت ساڑھے تین بجے شام بسرپرستی انجمن احمدیہ لاہور۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور بمتصل اسلامیہ کالج میں عالیجناب رائٹ آنریبل لارڈ ھیڈلے بی۔ اے۔ ایم۔ ای۔ سی۔ آئی۔ ایف۔ ایس آئی وغیرہ وغیرہ کے مشرف باسلام ہونیکی خوشی میں جلسہ ہونا قرار پایا ہے۔ تاکہ سب اہل اسلام لاہور کی طرف سے انکی خدمت میں مبارکباد دیجاوے۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ایل۔ ایم ایس مناسب حال مختصر تقریریں بھی فرماوینگے۔ جمیع برادران اہل اسلام اور دیگر حق پسند احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ شمولیت جلسہ سے داعیان کو مشکور فرماویں ؂ وعندالله ماجور ہوں۔

الداعیان

شیخ رحمت اللہ (انگلش ویر ہوس لاہور) شیخ عبدالرزاق بیرسٹر ایٹ لا
میاں نصیر الدین خان (بہادر) آنریبل میاں محمد شفیع (خان بہادر)
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ ایل ایم۔ ایس) حاجی شمس الدین
شیخ عمر بخش پیڈر۔ میاں نظام الدین بیرسٹر ایٹ لا۔ میاں
چراغ الدین رئیس لاہور۔ غلام حیدر خاں۔

کتاب فتوحات مکیہ کا اردو ترجمہ

اسلامی فلسفہ کے اس گنج مکنون یا با الفاظ دیگر خزانہ تصوف کی کسی تعریف کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی جبکہ اُس کے مولف وحید العصر اول الصوفیہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا جاوے۔ اس کتاب کے خطبہ و دیباچہ کامل کا اردو ترجمہ مستقل کتابی صورت میں چھپ چکا ہے۔ عجائبات کا خزانہ ہے ضخامت ۱۸۴ صفحہ قیمت (عہ ر) معہ محصولڈاک اور باب اول کامل کا ترجمہ چند روز کو شائع ہونیوالا ہے جسکی قیمت ۴ر اور ضخامت ۴۸۰ صفحہ ہوگی۔ مستقل خریداروں میں نام درج رجسٹر کراؤ۔

المشتہر (تیغ نواب) مہتمم ترجمہ فتوحات مکیہ ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

جناب خواجہ صاحب کی تصنیفات و لیکچر

اسوۂ حسنہ یعنی زندہ اور کامل نبی	۴ر
صحیفہ آصفیہ تبلیغ بنام حضور نظام آف دکن	۲ر
تائید حق	۴ر
مسلم اِن چرچ آف ورلڈ گورنمنٹ	۱ر
لیکچر کیمبرج انگریزی	۲ر
" اردو	۱ر
لیکچر مستورات انگریزی	۲ر
لیکچر پیرس	۲ر
ماہوار رسالہ مسلم انڈیا انگریزی سالانہ قیمت	۵ر

بذریعہ منی آرڈر یا وی پی جاری ہو سکتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ بقیمت ۸ر بندہ سے ملسکتا ہے۔

اردو مسلم انڈیا سالانہ قیمت	۳ر
" " خریداران پیغام صلح سے سالانہ	۲ر
نمونہ مفت نہیں ملسکتا۔ قیمت فی پرچہ	۶ر

المشتہر
درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویر ہوس
انارکلی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؐ

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
دیکھینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؐ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو پھر پچھتانے کے دن

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۵۸

تازہ برقی خبریں

ایک ہندو کا اخراج (وکٹوریہ۔ برٹش کولمبیا۔ ۱۹ نومبر) ایک ہندو سادھو کے زبردستی جلا وطن کئے جانے پر اخباروں میں بڑی لے دے ہو رہی ہے۔ ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ برٹش مصنف کو جو گزند اس کارروائی سے پہنچا ہے۔ وہ ہزاروں پولیٹیکل تقریروں سے بھی نہ پہنچتا۔ یہ ہندو ایک ہانگ کانگ جانے والے سٹیمر پر تھا۔ کولمبیا کے برٹش جج نے اس سادھو کی جلا وطنی کو منع کیا تھا۔ لیکن محکمہ نو آبادکاران وطن نے اس پر پرواہ نہ کی۔ اب ایک درخواست دی گئی ہے۔ کہ انسپکٹر نو آبادکاران پر توہین عدالت کا مقدمہ چلایا جائے۔

پبلک سروس کمیشن اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ (دہلی۔ ۲۱ نومبر) آج کا اجلاس بصدارت لارڈ اسلنگٹن منعقد ہوا۔ اور صاحبان ذیل کی شہادتیں قلمبند کی گئیں:۔ سر ہارڈے لوکی کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس میجر آر الیف بیرڈ۔ آئی ایم ایس۔ سول سرجن بنارس قایم مقام انڈین میڈیکل سروس صوبہ متحدہ کپتان کے سی پارکنسن آئی ایم ایس سول سرجن ہردوئی۔ قایم مقام انڈین سپرنٹنڈنٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ صوبہ متحدہ۔ اسسٹنٹ سرجن این۔ بی بنرجی قایم مقام سول اسسٹنٹ سرجن۔ پبلک بھی بہت سی موجود تھی۔ کئی لیڈیاں بھی آئی تھیں سر ہارڈے موصوف نے رائے ظاہر کی۔ کہ اگر عام فوجی نقل و حرکت کا موقعہ پیش آ جائے۔ تو سرجنوں کی بڑی قلت رہے گی۔ نوجوان لوگ انڈین میڈیکل سروس میں داخل نہیں ہوتے ہیں۔ اگر ملکی اغراض کے واسطے سرجنوں کی بہم رسانی کا سارا دار و مدار انگلینڈ اور نو آبادیوں پر ہی رکھا گیا۔ تو ٹھیک ٹھیک کام نہیں چلنے کا۔ اور فرمایا کہ مجھے یہ دیکھکر بڑا تعجب آتا رہا ہے۔ کہ یورپین لوگوں کی نسبت ہندوستانی بہت ہی کم سول برانچ میں داخل ہوتے ہیں (حالانکہ) انڈین کالجوں میں باستثنائے شاذ ڈاکٹری تعلیم ویسی ہی عمدہ ہے۔ جیسی کہ ولایت کے کالجوں میں دی جاتی ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں اس سے بھی بہتر۔ اور کہا کہ میری یہ آرزو ہے۔ کہ ملٹری اسسٹنٹ سرجن اور سول اسسٹنٹ سرجن ایک درجہ میں رکھے جائیں۔ اور کہ گذشتہ چند سال سے پرائیویٹ ملازمت میں سرجنوں کی نمایاں زیادتی رہی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ کہ سول سرجنوں کو نقصان پہنچا ہے۔

کاروبار سے انکار (ملبورن۔ ۲۰ نومبر) آسٹریلین کامن ویلتھ پارلیمنٹ کی لیبر پارٹی نے سینٹ میں کاروبار چلانے سے بالاتفاق انکار کر دیا۔

تاوقتیکہ دار النیابت مسٹر فشر کی تحریک پر غور نہ کرے۔ جو عدم اعتماد کے متعلق ہے۔ اور جسے گورنمنٹ نے چنداں قابل التفات نہ سمجھ کر مسترد کر دیا ہے۔

حالت میکسیکو (شہر میکسیکو۔ ۲۱ نومبر) پریزیڈنٹ ہرٹہ کا پیغام کانگرس کے نام نہایت لطیف تھا۔ چیرمین نے اس کا جواب دیتے ہوئے یقین دلایا۔ کہ ہماری کانگرس اپنے آبا و اجداد کی سرزمین کی محبت میں سرشار ہے۔ اور ہم سب بدل و جان مل کر کام کریں گے۔ ۸۴ کانگرسی غیر حاضر تھے۔ جن میں کے ۲۴ رومن کیتھولک مذہب کے پیرو ہیں۔ بجز ایک کے تمام ڈپلومیٹ بھی اس کانگرس میں حاضر تھے۔ ہرٹہ کے سٹاف والے مسلح تھے۔ اور ان کی یہ حرکت اس قانون کے خلاف تھی۔ جو ہتھیار بند ہو کر ہوس میں آنے کو ممنوع قرار دیتا ہے۔

بعد کی خبر (واشنگٹن۔ ۲۲) گورنمنٹ (امریکہ) کو یقین ہے کہ پریزیڈنٹ ہرٹہ کا اقتدار اس وقت متزلزل ہو رہا ہے۔ اور پریزیڈنٹ ولسن آئندہ پروگرام کے متعلق بالکل ساکت ہے۔

کلکتہ بم فیکٹری اور پندرہ مشتبہ قلیوں کی گرفتاری (کلکتہ۔ ۲۲ نومبر) کلکتہ میں جو پہلے دنوں ایک بم فیکٹری کا پتہ لگا تھا۔ اور چار نوجوانوں کی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔ اسی ضمن میں اب پولیس نے پندرہ آدمی اور پکڑے ہیں۔ جن کی تفتیش ہو رہی ہے۔ اخبار انگلشمین کہتا ہے۔ کہ ان آدمیوں میں بیشتر مزدوری پیشہ لوگ ہیں۔ جو گودیوں اور ریلوے میں کام کرتے ہیں۔ اور پولیس جیسا کہ قدرتاً ہونا چاہئیے۔ موقوعہ پر یعنی مکان میں آتش گیر مادوں کی برآمد کو بڑی اہمیت دیتی ہے لیکن اب تک ان لوگوں پر جو گرفتار کئے گئے ہیں۔ انارکسٹانہ جرایم کے ساتھ تعلق رکھنے کا اشتباہ نہیں کیا گیا تھا۔

تلاشیاں اور گرفتاریاں (کلکتہ۔ ۲۱ نومبر) کلکتہ میں بم وغیرہ کی شیشیں بنانے کا ایک ایک کارخانہ دریافت ہوا جس سے بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ راجہ بازار میں دو گھروں کی تلاشی لی گئی جہاں سے ایک بڑی مقدار آتشگیر مادوں کی۔ دیگر سامان۔ کتابیں اور کچھ سربند تحریرات برآمد ہوئیں۔ کئی بنگالیوں کی گرفتاری بھی عمل میں آئی ہے۔ اخبار امپائر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ وہاں سے بم سازی کے کل اوزار ملے ہیں۔ پولیس اس معاملہ میں بالکل خاموش ہے لیکن جن جن باتوں کا موقعہ واردات پر پتہ لگا ہے۔ ان سے توقع کیجاتی ہے کہ چند گرفتاریاں عنقریب اور بھی ہونے والی ہیں۔ جو ملازم نٹری پور پکڑا گیا ہے۔ وہ بھی بنگالی معلوم ہوتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ پانچوں ملزم ضلع میمن سنگھ کے رہنے والے ہیں۔

کارخانہ بم سازی کے متعلق بعض اور باتیں کلکتہ کی تلاشیوں کے متعلق امور ذیل بھی قابل ذکر ہیں۔ سلہٹ سے ایک وارنٹ جاری ہوا تھا۔ جس پر پولیس نے آج صبح کو ایک مکان پر دھاوا کیا۔ وہاں اسے کئی کنستر ملے۔ جن پر لوہے کے توے جڑے ہوئے تھے اور بہت سے مصالحے اور کنستروں کو کاٹنے کے اوزار۔ انسپکٹر اشیائے آتش گیر کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ یہ بھک سے اڑنے والے بم کے لفافے معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ جو مدنا پور۔ دہلی۔ مولوی بازار میمن سنگھ میں استعمال کئے گئے ہیں۔ زیر دفعہ ۵ قانون اشیائے آتشگیر ان چار اشخاص پر جو مکان میں گرفتار ہوئے۔ مقدمہ چلانے کی منظوری مل گئی ہے۔

بمبئی میں مالی تشویش اور انڈین سپیسی بنک عدالت میں (بمبئی۔ ۲۱ نومبر) یہ خبر اڑنے سے کہ انڈین سپیسی بنک کے خلاف بمبئی ہائیکورٹ میں جسٹس سر دین شاہ داور کے روبرو ایک عرضی گذری ہے کل شام سے شہر میں بڑی ہلچل پڑی ہوئی ہے۔ یہ عرضی مسٹر مانکجی پونجی سیٹھنا نے دی ہے۔ اور انہوں نے اس میں بنک کے بہت سے تاریک پہلوؤں کی قلعی کھولی ہے۔ جس کے تفصیلی حالات بہت طول طویل ہیں

بم فیکٹری کے مزید حالات (کلکتہ۔ ۲۳ نومبر) جو پندرہ آدمی تلاشی کے دوران میں گرفتار کئے گئے تھے ان کی کل پولیس کمشنر کے روبرو پیشی ہوئی۔ پہلے شیو شنکر نامی وہ شخص پیش کیا گیا۔ جو ان ماخوذین میں زیادہ مشہور یا ممتاز تھا۔ اور یہ کچھ بیوقوف سا معلوم ہوتا تھا۔ پولیس اس بات کا کھوج لگانے کی کوشش میں ہے۔ کہ کونسی طاقت اس کے پیچھے کام کرتی ہے۔ چند سنسنی خیز گرفتاریوں کی عنقریب توقع ہے۔ بعض گھروں کی تلاشی کے وقت سر چارلس کلیولینڈ ڈائرکٹر جنرل محکمہ تحقیقات جرایم بھی موجود تھے بنگالی پولیس کے افسر بھی بہ تعداد کثیر حاضر تھے۔ اور مقامی جمعیت پولیس اسکے علاوہ۔ کہا جاتا ہے کہ اس ملزم کو جس نے مشرقی بنگال کے ایک حصے کا نمبر بنکی خریدی تھی۔ دہلی کے حادثۂ بم سے وابستہ ثابت کرنے والی کافی شہادتیں بہم پہنچ گئی ہیں۔ ان گرفتاریوں سے اور نیز ان سے جو آئندہ ہونے والی ہیں امید کیجاتی ہے کہ ان کئی وارداتِ قتل پر بھی روشنی پڑیگی جنمیں پولیس مین مارے گئے اور جنکا ابتک پتہ نہیں چلا ہے۔ نیز کہا جاتا ہے کہ مجرمانہ تحریرات اور کچھ کاغذات بھی ان تلاشیوں میں گرفتار کئے گئے ہیں اور انکے ساتھ کسیقدر نامکمل بم بھی تھے۔ ان تمام اشیا کی بڑی احتیاط سے تحقیقات ہو رہی ہے۔ سمجھا گیا ہے کہ جس حالت میں اسوقت تفتیش کی کارروائی ہوئی ہے یہی باقاعدہ بم سازی کا مرکز تھا۔ اور یہیں سے سازش کے متعلق خط و کتابت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۸

زمانہ آئندہ کا مذہب

(از رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بالقابہ)

(از رسالہ اسلامک ریویو نومبر ۱۹۱۳ء)

جناب من! آپ کے میگزین کے تازہ نمبر میں علی فہمی محمد کے معقول خطا پڑھ کر مجھے خیال آیا۔ کہ مذہب اسلام کس طرح غربی ممالک کے مناسب حال ہو سکتا ہے۔ تاکہ یورپ کی اقوام اسے عملی طور پر اختیار کر سکیں۔ یا دوسرے لفظوں میں ہم مغربی لوگوں میں کن ذرائع سے اسلام کی اصلی حقیقت کو ذہن نشین کرایا جا سکتا ہے۔ پھر میرے دل میں ایک اور خیال یہ پیدا ہوا۔ کہ اس کا کیا باعث ہے۔ کہ ہم حضرت مسیحؑ کی قومیت کے بارے میں کوئی شکایت زبان پر نہیں لاتے۔ جس کی بابت ہمارا یقین ہے۔ کہ وہ گندم گون مشرقی تھا۔ اس کی ماں کنواری مریم ایشیائی تھی اور حضرت موسیٰؑ اور دیگر تمام انبیاءؑ مشرقی تھے۔ اسی طرح حضرت محمدؐ بھی مشرقی تھے۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے الہام سے مشرف فرمایا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ کے پاک کلمات ہیں جیسا کہ انجیل اور دیگر صحف میں ہیں۔ اور وہ انجیل اور دیگر کتب مقدسہ کی تائید کرتا ہے۔ اور علاوہ سابقہ تعلیمات کی تائید کے دیگر نئی تعلیمات بھی پیش کرتا۔ اور ان تعلیمات کی ضرورت پر مدلل زور دیتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر ایک قسم کے شرک کی آلائشوں سے بکلی پاک ہے۔ اس پاک الہام کی روحانیت کا انتشار یہاں تک بڑھا ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ رب العلمین رحمٰن اور رحیم کے نام کے ساتھ دوسرا نام ہی نہیں لیا جا سکتا۔

ہم نے احمد کو ترے فیض کا دریا دیکھا مرسلوں میں اُسے ہر وصف میں یکتا دیکھا
نور سے تیرے منور اُسے پایا ہم نے حق نمائی کا اُسے شیشۂ اصفا دیکھا
تا ابد کوئی نئی شرع کی حاجت نہ رہی ایسا قانون محمدؐ جسے لایا دیکھا
پائے یہ ارض و سماوات ترے زیر نگیں جن و انسان تیرے رحم پہ شیدا دیکھا
ہو کے تیرا کوئی دل غیر کو دے افسوس ہم نے تو کوئی بھی ہمسر نہیں تیرا دیکھا
ہمسری کیا کوئی دنیا میں کریگا تیری اکبر و اعظم و ہم نے تجھے اعلیٰ دیکھا
تجھ کو مشرک تو نہیں ایک نظر بھی بھاتا غائب و خاسر و دنیا میں وہ رسوا دیکھا
ہم سے ہوتی ہے خطا دم بہ خطا تجھ سے عطا ہر طریقہ تیرا اپنوں سے نرالا دیکھا
تیری نظروں میں ہیں بیشک وہ مبارک بندے جنکو جنت میں خود تو نے ہے یکتا دیکھا

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا مذہب اسلام کا نچوڑ ہے۔ یعنی ہر ایک قسم کی منتیں اور التجائیں صرف خدائے واحد لاشریک کے سوا اور کسی سے روا نہیں رکھی جاتیں۔ اگرچہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی عنایت بے غائت کا اپنی نوجوانی کی عمر سے احسان مند ہوں۔ تاہم میں اس احسانِ خداوندی کو بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو مجھ پر گذشتہ چند سالوں سے جبسے کہ اسلام کے پُرنور چہرہ نے میرے دل و جان پر قبضہ کیا اور میرے نفس کو پورا پورا مطمئن کر دیا۔ جو اس سے پہلے ایسا کبھی نہ ہوا تھا عیسائیت کے مختلف فرقوں کے پیچ در پیچ عقائد سے خلاصی پا کر مجھے چین کا سانس لینا نصیب ہوا۔ اور مذہب اسلام کی سادگی اور اس کے نور سے بھرا ہوا چہرہ دیکھ کر مجھے یہ محسوس ہوا۔ کہ گویا میں ایک اندھیری کوٹھری سے یک لخت سورج کی روشنی میں آ گیا ہوں۔

کی مسیح و موسیٰ ہیں محمدؐ نے اشاعت تیری دل لیلی تن و من دھن سے محبت تیری
معرفت اُن کے ہی سمجھا ہیں قانون ہمنے بھول کیوں جائیں بھلا ایسے ہی الفت تیری
اُن کے کلام اور میری جرح مناسبت کیا ہے اُن کا ہر فعل سراپا ہے جو حکمت تیری
جو تجھے مانتے ہیں گرچہ ہے اُن کا یہ حال کی تحرف جو نبی لائے صداقت تیری
ہاں بس پردہ نہیں رہتا ہے الہام ترا جھکے رہتی ہے عیاں شوکت و سطوت تیری
اک قدم کوئی نبی بڑھا بشریت سے گو ہر اک کے ساتھ پھرتی رہی نصرت تیری
تیرا قدوس و سبوح نام نہیں لیتا ہے دل میں الفت ہے فقط نبی ہی کی کسر تیری
تیرے بندے ہیں کہ مریدوں میں نفاق نہیں ابنیا تیرے ہیں دین تیرا ہے شوکت تیری

مندرجہ بالا کلمات اس شخص کے منہ سے نکلے ہوئے ہیں۔ جو کئی سال گذرے۔ محمد رسول اللہ کا دل سے خادم تھا۔ گو ان کلمات کو لکھتے وقت وہ اسلام کی خصوصیات سے بالکل بے بہرہ تھا۔

اس بات کا پورے طور پر فیصلہ کر کے۔ کہ صرف اصولی تعلیم سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ صرف یقیناً خدا تعالےٰ ہی ہر ایک خواہش اور عمل کا نگہبان ہے۔ اور محافظ ہے۔ بلاشک وہ ہمیشہ سے ایسا کرتا چلا آیا ہے۔ لیکن قرآن شریف کے مطالعہ نے اس حیرت انگیز اور اطمینان بخش خیال کو میرے دل میں ایسی مضبوطی سے جما دیا۔ کہ جو اس سے پہلے بالکل ناممکن تھا اگر انسانی زندگی کا ہر قول و فعل اللہ تعالےٰ کے احکامات کے ماتحت چل رہا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اُن لوگوں کے لئے جو بباعث اپنی بدافعالی اور بدکرداری کے گناہوں کے بوجھ سے دبے ہوئے زندگانی کی دوڑ میں پیچھے رہ رہے ہوئے ہیں۔ کوئی نہ کوئی سچے اطمینان قلب کا ذریعہ ہو اس قسم کے تمام انسانوں کو اللہ تعالےٰ کی بے انتہا رحمانیت اور فضل پر بھروسہ ہونا چاہئے۔ تاکہ دوسروں کے لئے وہ ایک نمونہ ہو کر بدیاں چھوڑ دینے کے موجب ہوں۔ گو یہ ایک ہولناک خیال ہے۔ تاہم ہر ایک سچے ایماندار کو اللہ تعالےٰ کی خدمت کے دوران میں ہر ایک قسم کی ابتلائیں۔ بے عزتیاں اور دنیاوی وجاہت کی کمی کے مصائب جھیلنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالےٰ کے طریقے انسانی سمجھ سے بالاتر ہیں۔ اسلام کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے۔ کہ جب ایک بدنصیب ناشاد اور شریر انسان توبہ و استغفار سے گڑگڑائے۔ اور بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے حتی المقدور کوشش کرے۔ تو اس کے لئے نجات کا دروازہ کھلا ہے۔ سخت سے سخت مصیبت میں ہمیں خوش ہونا چاہئے۔ کہ ہمارے لئے اللہ تعالےٰ کے احکامات کو بجا لانے کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

تعصب اور ہٹ دھرمی نے عیسائیت کے مختلف جھگڑالو فرقوں میں اُودھم مچا رکھا ہے۔ لیکن اسلام میں ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ اصول اسلام میں متفق ہیں۔ اور ان کے معمولی اختلافات کی بنا محض خلافت رسول کریمؐ ہے۔ پھر ان حالات کی موجودگی میں ہم مغربی لوگوں کے لئے یہ کس قدر بہتر بات ہوگی۔ کہ ہم ایسے پیچیدہ مذہب کو چھوڑ کر جو فی الحال ہم میں رائج ہے۔ اسلام کو قبول کر لیں۔

چند سال ہوئے مشرق بعید کے ایک روشن دماغ قوم کے حکمران کو اس بات کا خیال پیدا ہوا۔ کہ آیا جو مذہب میرا اور میری قوم کا ہے وہ کہاں تک سچائی پر مبنی ہے۔ تو اس نے چند ایک داناؤں کو اس بات پر مقرر کیا۔ کہ وہ دنیا کے تمام مذاہب دیکھ کر رپورٹ پیش کریں وہ دانا آدمی بعد غور و خوض کے اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ اُن کا مذہب بھی دیگر مذاہب کی طرح بہتر ہے۔ اور اس لئے تبدیل مذہب کی عدم ضرورت پر رپورٹ کی۔ اسی مثال کی پیروی میں اگر اہل یورپ اپنی تمام توجہ اور طاقت کو مذہبی تلاش میں لگا دیں۔ تو میرا ایمان ہے۔ کہ عقلی اور نقلی۔ جسمانی اور روحانی دلائل کی بنا پر وہ متفقہ طور پر اسلام کو بہ سبب اس کی سادگی اور روحانیت کے جو بے مثل ہے ترجیح دینگے پھر کیا یہ مبارک بات نہیں کہ ہم اس بات کے شکر گذار ہوں۔ کہ ہمیں ایک ایسے مذہب کو قبول کرنے کے مواقع میسر آئے ہیں۔ جو عقلی اور نقلی دلایل کی بنا پر نیز اپنی روحانی روشن دلیلوں کی وجہ سے انسان کی روحانی اور جسمانی تسلی اور تشفی کا موجب ہے اور ساتھ ہی اس کے ہر ایک قسم کی پیری مریدی اور دیگر پیچدار باتوں سے مبرا ہے؟

روئے زمین پر ممالک مشرقیہ اور غربیہ میں ایسے انسان اسوقت بھی موجود ہیں۔ جو الہام الٰہی سے مشرف ہو کر اسلامی تعلیم کی صداقت پر مہر لگا رہے ہیں۔ اور جن کے الہامات صاف اور بین طور پر پورے ہو رہے ہیں۔ اور یہ ممکن ہے۔ کہ جلدی ایسا ہی زمانہ آ جاوے جس میں اللہ تعالےٰ اپنے زمینی بچوں میں سے ہر ایک کے ساتھ بالمشافہ کلام کرے۔ لیکن یہ بات اللہ تعالےٰ کی ہدایت اور فضل پر موقوف ہے۔ اور انسان پیش از وقت اللہ تعالےٰ کی مقرر کردہ ساعت کو نہیں جان سکتا۔ موجودہ ملحدانہ اور منکرانہ زمانہ میں اگر پرانے بزرگ نبیوں اور رسولوں میں سے کوئی بھی معمولی انسانی جسم میں دوبارہ ظاہر ہو۔ اور اپنے اُن ہی کلمات کو جو اس نے اپنی پہلی آمد کے موقعہ پر کہے تھے سوال اور یا تو اسے قید کر دیا جائیگا۔ اور یا پاگل خانہ میں بھیج دیا جائیگا۔

عیسائیت کے بے شمار فرقوں میں ایک دوسرے سے اس قدر اختلاف عظیم ہے۔ اور ان کے بزرگوں نے عیسائی تعلیم میں اس قدر پیچیدگیاں ڈال رکھی ہیں۔ اور ان کے اصول اس قدر گمراہ کن ہیں۔ کہ پاک صاف معقول پسند اور نکتہ رس دل انسان کے دل و دماغ ایک ایسے مذہب کی تلاش کرنا پسند کرتے ہیں۔ جو انسانی عقل کے مطابق اور مدلل ہونے کے علاوہ اپنے اندر سادگی بھی رکھتا ہو۔

عیسائی مذہب کے اصولوں نے خواہ وہ رومن کیتھولک فرقہ کے نقطۂ خیال سے ہوں۔ یا پروٹسٹنٹ کے نقطۂ خیال سے مجھے بچپن کے زمانہ سے ہی نفرت دلا دی ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ آیا اس مذہب کی نسبت جیسے سینٹ اتھنیشس نے ایجاد کیا تھا۔ بدگمانی مجھے بچپن میں زیادہ تھی۔ یا آج اس شخص کی نسبت میرے دل میں حقارت زیادہ ہے۔ جو منبر پر چڑھ کر بنی نوع انسان میں سے اُن تمام کروڑ در کروڑ لوگوں کو جو اس کے عقاید کے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے۔ ہمیشہ کی بربادی کا سرٹیفیکیٹ دیتا ہے۔ مجھے یہ بات ہمیشہ سے عجیب معلوم ہوتی رہی ہے۔ کہ اس قسم کے پڑھے لکھے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جو محض گرجا میں داخل ہونے کے لئے ۳۹ دفعات کو مانتے اور اس بھیانک مذہب کے لئے بڑی خوشی سے چندہ دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ دل میں اس بات کو بخوبی مانتے ہیں۔ کہ وہ ان اصولوں میں سے نصف سے زائد پر نہ تو ایمان رکھتے ہیں۔ اور نہ ان کو کبھی مان سکتے ہیں۔ ۲۰ سال کے غور و خوض اور دعاؤں میں لگے رہنے کے بعد میں اس صحیح نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ اور میرے دل میں یہ اعلےٰ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اس مذہب کا تمام و کمال تانا بانا انسان کی بناوٹ ہے۔ نہ خدا تعالےٰ کی۔ اور میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ مشرقی ممالک کی سیر و سیاحت نے اسلام جیسے سادہ اور بے عیب مذہب کی نسبت میرے دل میں بہت عزت ہے جو ہر وقت صرف خدائے واحد کی پرستش کو روا رکھتا ہے۔ نہ تمام نام نہاد عیسائیوں کی طرح صرف اتوار کے دن ہی۔

مندرجہ بالا اقتباس ایک چھوٹی سی کتاب موسومہ آیندہ کے لئے خیالات میں سے درج کئے گئے ہیں اور یہ ان لوگوں کی قلبی کیفیت کا انکشاف ہے جو مذہب اور آئندہ حالات کے بارے میں غور و فکر کے عادی ہیں۔

اسلام ایک نہایت ہی سادہ مذہب ہے۔ یہ انسان کی ہر ایک قسم کی روحانی تمناؤں کو پورا کرتا ہے۔ اور کسی صورت سے بھی حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ کی تعلیم کے خلاف نہیں ہے۔

میں اور بھی لکھتا۔ لیکن آپ کے مجل خطوط اور مضامین کو مدنظر رکھ کر جن کی تعریف میں میں ہر وقت رطب اللسان ہوں۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ طول طویل مضامین میں پڑ کر آپ کے کام میں مخل ہوں۔ راقم۔ آپ کا بھائی ہیڈلے

ترجمہ چٹھی لارڈ ہیڈلے بالقابہ

پیارے خواجہ کمال الدین! آپ کی پچھلی ہر دو چٹھیات کے لئے شکر گذار ہوں۔ یہ جو آپ نے اسلامی دعائے خداوندی (سورۃ فاتحہ) کی تفسیر کی ہے۔ یہ کیسی بین اور صاف ہے۔ مجھے قائل ہے۔ کہ انسانی الفاظ ایسے جامع ہو سکتے ہیں۔ جن میں حمد اور شکر گذاری کرتے ہوئے ایک انسان اپنے خدا سے صراط مستقیم کے لئے ہدایت چاہتا ہے۔ عیسائیوں کی دعائے خداوندی سے کس قدر بڑھ چڑھ کر یہ خطاب و دعا ہے۔ جو قادر مطلق کے حضور کیا گیا ہے۔ لاریب جس طرح مسیحی تعلیم پر تعلیمات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فوقیت ہے۔ اسی طرح عیسائی دعا پر اس کو فضیلت ہے۔ میرے عیسائی دوست تو میری ان باتوں سے گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر ایسا ہی ہے۔ ایسا ہی میں خیال کرتا ہوں۔ اور یہی میرا ایمان ہے۔ علاوہ ازیں ایسا میرا کرنا معقولیت سے باہر نہیں خدا کا آخری پیغام جو مسیح سے چھ صد برس بعد آوے۔ ضرور تھا۔ کہ اس میں اُن تمام تعلیمات پر ازدیاد ہوتا۔ جو آدم موسیٰ اور مسیح وغیرہ علیہم السلام نے تعلیم کیں۔ یہ تو ایک قسم کی ترقی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور زیادہ قابل غور ہے۔ اور ترقی پر ترقی ہے بمقابل اس عقیدہ کے۔ کہ خداوند اپنی مخلوقات کو زیادہ روشنی دینا نہیں چاہتا۔ علاوہ ازیں مسیح کی زندگی کے ایام بہت تھوڑے اور پھر تعلیمی اور اندوہ افزا حالات کے ماتحت گذرے

ان کے ماتحت تو ایک ہی قسم کے اخلاق پیدا ہو سکتے تھے۔ اس کے مقابل معصوم پیغمبر (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ایک لمبی عمر عطا ہوئی۔ وہ عسر اور یسر شادی۔ غمی دونوں حالت کے ماتحت رہے۔ اور ان کے ماتحت اُن سے اخلاق کے اعلےٰ نمونے سرزد ہوئے۔ مسیح کے مقابل کہیں زیادہ اُن کی زندگی پُر از ابتلا رو آزمائش تھی اور اُن کی سیرت بھی مسیح سے کہیں زیادہ مضبوط واقع ہوئی ہے۔ اور پھر مسیح کے مقابل آپ نے اپنی طبیعت پر کہیں زیادہ ضبط رکھا۔

ہم پچھلے ہفتے آپ کے منتظر رہے۔ اچھا پھر کوئی دن آوے۔ کہ اکٹھے بیٹھیں ہم سلام کہتے ہیں۔ اور ملنے کا اشتیاق رکھتے ہیں+ (آپکا صادق ہیڈلے)

روئداد جلسہ مسلمانان لاہور

برقبول اسلام لارڈ ہیڈلے بالقابہ

بموجب اعلان مشتہرہ مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۱۳ء کو بوقت ۳½ بجے مسلمانان لاہور کا ایک عام جلسہ احمدیہ بلڈنگس لاہور میں منعقد ہوا۔ وقت مقررہ سے پہلے ہی برادران اسلام جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ اور کارروائی جلسہ شروع ہونے تک مسجد احمدیہ اور اس کا ملحقہ پنڈال حاضرین کی کثرت سے بھر گیا۔ علاوہ ہر طبقہ کے مسلمانوں کے دیگر مذاہب کے پیرو بھی خاصی تعداد میں موجود تھے۔ جناب خان صاحب شیخ خیرالدین صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ محکمہ ریلوے جو قومی کاموں میں ہمیشہ دلچسپی لیا کرتے ہیں۔ صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ سب سے اول جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ جس کے بعد صوفی غلام محمد صاحب نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب کی نعتیہ نظمیں پڑہیں۔ بعد ازاں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے نہایت جوش صداقت سے بھری ہوئی تقریر قریباً ایک گھنٹہ تک فرمائی آپ نے نہایت مدلل پیرایہ میں مسلمانوں کے موجودہ تنزل کا باعث انکی ایمانی کمزوری بیان فرمایا۔ اور اُسے مختلف پیرایوں میں طرح طرح کی مثالیں دیکر حاضرین کے ذہن نشین کیا۔ اور فرمایا کہ بغیر ایمان کے عمل ناممکن ہے۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو کونین کے اثر پر ایمان نہیں انہیں خواہ کتنا ہی کہا جائے۔ وہ اُس کو استعمال نہیں کرتے۔ اور جنہیں یقین ہوتا ہے۔ وہ بغیر کسی ڈاکٹر کے کہے بھی کھاتے رہتے ہیں۔ ۔ ۔

. . . .

. . . . اس لئے ایمان کو اعمال کے نتائج مترتب ہونے میں بڑا دخل ہے۔ اگر مسلمانوں کا ایمان مضبوط ہو۔ اور وہ قرآن شریف کو خدا کا کلام یقین کریں۔ تو ضرور ہے کہ اُس پر عمل بھی کریں۔ جب عمل کریں گے۔ تو لازمی ہے۔ کہ عمدہ نتائج بھی مترتب ہوں۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قوم ترقی کرے گی۔

پھر آپ نے حقیقی نجات پر بحث کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ گو عقل انسانی ایک مفید جوہر ہے۔ لیکن بغیر خدا کی رہنمائی یعنی الہام کے وہ ٹھیک راستہ پر نہیں چل سکتی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر زمانہ میں الہام کی بارش ہوتی ہے۔ اور اس سچے اصول کو صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ کیونکہ الہام کے بغیر ایمان کا درخت تازہ نہیں رہ سکتا۔ ایمان کی شگفتگی اور تازگی کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نشان خداوندی ظاہر ہوتے رہیں اس پر آپ نے الہام قرآنی "غلبت الروم فی ادنی الارض"، پر مفصل بحث کرکے فرمایا۔ کہ یہ الہام ۱۳ سو سال ہوئے۔ ہمارے نبی کریمؐ پر ہوا تھا۔ جو اُس وقت کے لوگوں کیلئے تازہ بتازہ نشان ثابت ہوا۔ اب پھر یہی الہام ۱۹۰۴ء میں رسول کریمؐ کے سچے غلام اور دین اسلام کے سچے خادم حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ہوا۔ اس کی صداقت پر جس طرح واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ اور سلطنت روم کو بعد کامل شکست کے جو کامیابی نصیب ہوئی۔ اُس کا مفصل ذکر کیا۔ اسکے بعد آپ نے طلوع آفتاب از مغرب کی حدیث کو بیان کرکے اُس کی تشریح اور رویا حضرت مسیح موعودؑ پر چسپاں کیا۔ اور اُن کو اسلام۔ نبی کریمؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا گواہ ٹھہرایا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی تازہ چٹھی پڑھکر سنائی۔ اور لارڈ ہیڈلے کی کتاب زیر تصنیف کے لئے تحریک کی۔ جس کے لئے درخواستیں شیخ رحمت اللہ صاحب کو فوراً بھیجی جانی چاہئیں۔

آپ کے بعد جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب نے جن کا دل قومی درد سے بھرا ہوا ہے۔ ایک نہایت پُر مغز اور معنی خیز تقریر اشاعت اسلام پر فرمائی۔ آپ نے بیان فرمایا۔ کہ اسلام پر تلوار کے ذریعہ اشاعت اسلام کا الزام بالکل بے بنیاد ثابت ہوتا ہے۔ جب ہم دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالیں مثال کے طور پر آپ نے ہندوستان کو لیا اور فرمایا۔ کہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ بنگالہ میں مسلمانوں کی مستقل اور دیرپا حکومت کبھی قایم نہیں رہی۔ مگر وہاں مسلمانوں کی آبادی بہ نسبت دیگر صوبہ جات زیادہ ہے اسی طرح ریاست ہائے بلقان میں اسلام ایک مسلمان قیدی کے ذریعہ سے پہلے عیسائی قیدیوں میں پھیلا پھر دیگر حصص ملک میں۔ اسی طرح جاوا میں اسلام اُس وقت پھیلا۔ جبکہ ایشیا میں مسلمانوں کا پولیٹیکل زوال زور پر تھا۔ پھر موجودہ حالت کے بارہ میں بیان کیا۔ کہ اس وقت مسلمانوں کا پولیٹیکل زوال پورا پورا ہو گیا ہے۔ مگر ترقی اسلام کا یہ حال ہے۔ کہ جزیرہ مڈغاسکر میں پادریوں نے ایک کانفرنس کرکے یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ چونکہ اس جزیرہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی گورنمنٹ فرانس کے لئے خطرناک ہے اسلئے گورنمنٹ کو اسلام کی ترقی روکنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں یہی حال افریقہ میں ہو رہا ہے۔ جہاں اسلام بڑے زور سے پھیل رہا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کا پولیٹیکل اقتدار ان ممالک میں خاک بھی نہیں۔ بلکہ صرف انفرادی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کے زوال کا بڑا باعث اشاعت اسلام کے کام میں غفلت ہے۔ اور شکر ہے کہ اس مریض کو جس شخص نے سب سے اول پہنچانا وہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب ہیں۔ جنھوں نے ہر قسم کے دنیاوی مفاد قربان کرکے یہ عظیم الشان کام اپنے ذمہ لیا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم انکی دامے۔ درمے ہر قسم کی امداد میں پہلو تہی نہ کریں۔ اور اس نیک کام میں احمدیت و غیر احمدیت کے سوال کو نہ آنے دیں۔ کیونکہ ہمارا خدا۔ ہمارا رسول ہماری کتاب ایک ہی ہے۔ غرض آپ کی تقریر ہر پہلو سے قابل داد تھی اور اوّل سے آخر تک ہمدردئ اسلام سے رنگی ہوئی تھی+

بعد ازاں مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ گو چندہ کا اعلان نہ ہوا۔ تاہم بعض احباب نے بڑی مہربانی سے چندہ دیا۔ جس کا مفصل حال آئندہ شائع ہوگا+

ریزولیوشن نمبر ۱۔ جو محرک جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال تھے۔ مسلمانان لاہور کی طرف سے جناب رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ کی خدمت میں ان کے مشرف باسلام ہونے پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب مقیم مسجد ووکنگ انگلینڈ کی معرفت مبارک باد کا تار دیا جاوے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور اور جناب شیخ عبدالغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کی تائید اور سب حاضرین کی اتفاق رائے سے یہ ریزولیوشن منظور ہوا

نمبر ۲:۔ جناب پروفیسر دل احمد صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔

یہ جلسہ مسلمانان لاہور جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی مساعی جمیلہ کا جو کہ وہ خدمت اسلام کے لئے کر رہے ہیں۔ شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور ان کی نسبت اعتماد کا ووٹ پاس کرتا ہے۔

چوہدری غلام حیدر خاں صاحب پرسنل اسسٹنٹ زمیندار اور شیخ چراغ الدین صاحب ایم۔ اے نے تائید کی اور حاضرین کے اتفاق سے پاس ہوا

نمبر ۳:۔ نواب محمد سلیم خان صاحب رئیس ٹیری نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ یہ جلسہ ضروری خیال کرتا ہے۔ کہ :۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے اسلامی مشن کے لئے جمیع مسلمانان ہندوستان میں چندہ کی تحریک کی جاوے۔ اور چندہ وصول کرنے کے لئے ایک ٹرسٹ یعنی مجلس امینان بنائی جاوے۔ جن کے ممبر احمدی و دیگر مسلمان اصحاب سے ہوں۔ اور یہ روپیہ جناب خواجہ صاحب کی معرفت خرچ ہو۔ جملہ حاضرین کی اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

نمبر ۴:۔ جناب صدر جلسہ کی تجویز اور حاضرین کی اتفاق رائے سے مفصلہ ذیل اصحاب اس ٹرسٹ یعنی مجلس امینان کے اتفاق رائے حاضرین سے ممبر تجویز ہوئے۔

(۱) جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے پی ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا

(۲) جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خان صاحب ای اے سی ممبر کونسل آف ریجنسی بہاولپور (۳) جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس لاہور

(۴) جناب نواب محمد سلیم خان صاحب رئیس ٹیری علاقہ سرحد

(۵) جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ایل۔ ایم۔ ایس لاہور

(۶) جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس لاہور

(۷) جناب میاں چراغ الدین صاحب رئیس گورنمنٹ پنشنر لاہور

اس مجلس کے جائنٹ سکرٹریاں جناب شیخ رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب قرار دیئے جائیں + جلسہ کے خاتمہ پر دعا کی گئی۔ اور جناب حضور خواجہ کمال الدین عبدالغنی ہیڈلے سور ریڈل

پندرہ روپے کا نقرئی تمغہ

اسی جلسہ میں اعلان کیا گیا کہ مندرجہ عنوان تمغہ جناب قاضی عبدالغنی صاحب ملازم گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس۔ احاطہ حاجی قطب الدین ریلوے روڈ لاہور کی طرف سے مدرسہ انگریزی قادیان کے اس طالب علم کو دیا جائیگا جو پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرینس میں سب سے اول رہے۔

قاضی صاحب کی یہ معقول و برمحل حوصلہ افزائی قابل شکرگزاری اور لائق تقلید ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء امید ہے کہ دیگر احباب بھی طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تعلیمی ترقی کے لئے اولالعزمی و جوش پیدا کرنے کی ضرورت محسوس فرماکے ایسے ہی انعامات نیز امدادی وظائف کی جانب توجہ مبذول فرمائینگے۔

انگلستان میں اسلام کی اشاعت

اس عنوان کے تحت میں معزز ہمعصر زمیندار لکھتا ہے کہ لارڈ ہیڈلے کے مشرف باسلام ہونیکی خوشخبری ایسی خبری ہے جس پر ہندوستان کے تمام مسلمان جس قدر مسرت کا اظہار کریں کم ہے۔ لارڈ ہیڈلی جو امرائے برطانیہ کے معزز طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کے مسلمان ہونیکا اثر اگر انگلستان کے دیگر باشندوں پر پڑے تو کچھ تعجب نہیں ہے ہمارے محترم دوست خواجہ کمال الدین بے حد مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی لگاتار محنت اور استقلال سے رفتہ رفتہ باشندگان انگلستان کو مذہب اسلام کی طرف متوجہ کرلیا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اگر اشاعت اسلام کا کام کرنے والی کوئی مستقل جماعت ہو اور وہ انگلستان میں مستقل قیام کرکے اس خدمت کو پورے خلوص اور جوش کے ساتھ انجام دے۔ تو پھر اس سرزمین پر کوئی آنکھ نہیں ہوگی۔ جو اسلام کی روشنی سے متاثر نہ ہو۔ اور کوئی کان نہیں ہوگا۔ جس میں داعیان اسلام کی آواز گونجنے نہ لگے۔ ایک مدت سے بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کے متعلق مضامین اخباروں میں چھپتے رہے ہیں۔ مگر بجز خواجہ کمال الدین کے کوئی مرد میدان نہیں اُٹھا۔ جو کمر ہمت باندھ کر سمندر پار جاسکے اور اعلائے کلمتہ اللہ کی خدمت انجام دے۔ خواجہ صاحب مسلمانوں کی ایک خاص جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو احمدی جماعت سے موسوم ہے۔ اس کے افراد و ارکان کے دلوں میں جو گرمجوشی پائی جاتی ہے۔ اگر اس کی جھلک دیگر مسلمانوں کے دلوں میں بھی ہو تو اس میں ذرا شبہ نہیں ہے۔ کہ ہم آج یورپ اور امریکہ کے ہر ملک میں داعیان اسلام کی جماعتوں کو منتشر دیکھتے۔ اور اُن کی روحانی آوازیں ان مادہ پرست ملکوں کے ہر گوشہ میں سنائی دیتیں۔ اور کوئی ملک ایسا نظر نہ آتا جس کو آفتاب اسلام کی شعاعوں نے منور نہ کیا ہو۔ اگر زمانہ ماضی میں کچھ نہیں ہوا تو کاش زمانہ حال ہی میں قرآن مجید کی اس ہدایت پر عمل کیا جائے۔ کہ اے مسلمانو! تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے۔ جو روئے زمین پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض کو انجام

حجاج کی تکالیف کیونکر رفع ہوں

گذشتہ سال ڈیڑھ سال کے اندر جہازوں کی تباہی کے واقعات بکثرت ظہور میں آئے ہیں جس کے باعث مسافروں اور ملازمان جہاز کی بے شمار جانیں تلف ہوئی ہیں ان حادثات کی تحقیقات کے دوران میں بارہا اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ جہازوں پر مسافروں کی جان بچانے کے لئے لائف بوٹوں یعنی جان بچانے والی کشتیوں کی تعداد کافی نہ تھی جس کی وجہ سے اس مسئلہ پر غور کرنے اور جہازوں میں مسافروں کی جان بچانے کا کافی سامان مہیا کرنے کی تدابیر دریافت کرنے کی غرض سے ہر ملک میں کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں۔ اسی غرض سے ایک خاص کمیشن گورنمنٹ ہند کی طرف سے بمبئی میں مقرر کیا گیا ہے آنریبل سر فضل بھائی کریم بھائی

کمیشن کے ایک رکن ہیں۔ مسٹر بدرالدین عبداللہ قور نے آنریبل موصوف کی خدمت میں حسب ذیل چٹھی بھیجی ہے کہ اسے کمیشن مذکور کے روبرو پیش کریں :-

مخلصم مسٹر فضل بھائی

حجاج کی جدہ تک آمد و رفت کے متعلق مجھ میں اور آپ میں جو گفتگو ہوئی تھی۔ اُس کے سلسلہ میں میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ حسب ذیل امور بغرض غور و خوض کمیشن کے روبرو پیش کر دیجئے :-

(۱) اسی قدر جان بچانیوالی کمر پیٹیاں جہاز پر موجود ہونی چاہئیں جس قدر حجاج جہاز پر سوار ہوں۔ (۲) یہ پیٹیاں جہاز پر اس طرح رکھی جائیں کہ بوقت ضرورت فوراً دستیاب ہو سکیں۔ (۳) ہر جہاز کی جان بچانے والی کشتیوں میں فی الحقیقت اتنی گنجائش ہو۔ جتنے مسافر جہاز پر سوار ہوں۔

(۴) محافظ حجاج ہر حاجی کو جہاز پر سوار کرنے سے قبل ان پیٹیوں کے استعمال کا طریقہ سکھانے کا انتظام کرے۔ ایسا انتظام نہایت آسانی سے ممکن ہے۔

(۵) حاجیوں کے ہر جہاز پر بلا تار پیام رسانی کے آلات لگائے جائیں۔

(۶) جہازوں پر چینخانوں (سلمانوں) کی تعداد ہر ضرورت کیلئے کافی مہیا کی جائے۔

(۷) پاخانوں کے متعلق حفظان صحت کے انتظامات جدید طرز کے اور مکمل ہوں۔

(۸) حاجیوں کو تازہ اور قابل استعمال پانی کافی مقدار میں بہم پہنچانے کا انتظام کیا جائے اور یہ پانی رات دن میں ہر وقت حاجیوں کو مل سکے۔

(۹) پانی کے ایسے ٹنکیروں کا انتظام کیا جائے۔ جو جہاز کی تباہی کے وقت اشد ضرورت میں کام آ سکیں اور ہر ہفتہ ان کا پانی تبدیل کیا جائے۔ یہ ٹنکیرے جان بچانے والی پیٹیوں میں مدد دینے کے کام بھی آ سکتے ہیں (۱۰) جہازی بسکٹوں کی کافی مقدار ہر وقت جہاز میں تیار رکھی جائے تاکہ وہ اشد ضرورت کے وقت کارآمد ہو۔

(۱۱) ادویات کا کافی ذخیرہ تیار رکھا جائے اور ادویات بحری سفر میں حجاج کو تقسیم کی جائیں۔ اگر کمیشن مذکورہ بالا تجاویز کے عملدرآمد پر زور دے تو مجھے یقین ہے۔ کہ حاجیوں کی بہت سی تکالیف کا سدباب ہو جائیگا۔ اور حجاج جدہ میں اور سفر سے واپسی کے وقت بمبئی میں خوب تندرست اور ہر قسم کی بیماری سے محفوظ پہنچیں گے۔ اگر اراکین کمیشن کوئی مزید استفسار ضروری سمجھیں تو میں اس کا بخوشی جواب دوں گا۔ میں ہوں آپکا خادم

مخلص بدرالدین عبداللہ قور

مسجد ووکنگ میں نماز جمعہ

گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے ہم ووکنگ گئے جن احباب کو خواجہ کمال الدین صاحب نے اس دن مدعو کیا تھا۔ اُن میں سید وزیر حسین بھی تھے۔ اس دن جمعہ کی نماز نے جو لطف دیا ہے وہ بہت کم لوگوں کے حصہ میں آیا ہے۔ اس دن ہمارے عزیز دوست خواجہ کمال الدین اُن تمام نکتہ چینیوں کے علی الرغم جو اُن کی روداد اور خالصتہ لوجہ اللہ کوششوں پر خاک ڈالنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے وہ شاندار کامیابی حاصل کرنے والے تھے۔ جس پر تمام مسلمان جس قدر فخر کریں بجا ہے یعنی اس دن ان کی راہ نمائی سے متاثر ہو کر انگلستان کے طبقۂ امرا کا ایک جلیل القدر اور برگزیدہ رکن جو انگلستان رئیس دب یا کو لیم یا اسی قماش کے دوسرے لوگوں کیطرح مسلمانوں کے روپیہ کا نہیں بلکہ مسلمانوں کے اسلام کا بھوکا تھا اپنے مشرف باسلام ہونیکا اعلان کرنے والا تھا اور ہمارے دلوں کو پیام بستگی دینے والا تھا

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست ✦ کہ ایں مژدہ آسایش جان ماست

لارڈ ہیڈلی جو اپنی حلقہ بگوشی اسلام کی دل آویز داستان "مسلم انڈیا" کے نومبر نمبر میں اپنی زبان قلم سے سنا کر مسلمانوں کو ایک بہت بڑی بشارت دیتے ہیں۔ ایک نہایت روشن خیال بزرگ ہیں اور ان کی تحریر زبان حال سے شہادت دے رہی ہے کہ وہ ایک بہت بڑے صائب الفکر شخص ہیں سالہا سال تک وہ اس ادھیڑ بن میں رہے کہ وہ کونسا رستہ ہے جو تثلیث کی ظلمتوں سے سچائی کی روشنی کی طرف لے جاتا ہے آخر دور سے انہیں چمکتی ہوئی مشعل نظر آئی پاس جو پہنچے تو اس مشعل کے فانوس میں سے خواجہ کمال الدین کی شخصیت نکل آئی۔ ہم اس سعادت پر جو ہمارے دوست کو حاصل ہوئی ہے انہیں اور مسلمانوں کو مبارکباد دیتے ہیں

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۱۹۱۳ء

مغرب سے طلوع آفتاب کا بین ثبوت

یا

اسلام کی صبح کا ستارہ

زاید از چالیس سالہ خوض و فکر کا نتیجہ

یعنی

اسلام کی طرف مغرب کی بیداری

مصنفہ

عالیجناب دی رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلی بی۔ اے ایم آئی سی۔ آئی۔ ای۔ ایف۔ ایس۔ ای۔ وغیرہ وغیرہ

یہ قابل دید کتاب اس وقت لارڈ موصوف کے زیر تصنیف ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر ۱۹۱۳ء کے آخیر تک شائع ہو جائیگی اس کتاب میں ہمارے مکرم و محترم بھائی لارڈ موصوف اُن امور کو مفصل بیان کریں گے۔ جن کی بنا پر آپ چالیس سال کے غور و خوض کے بعد اسلام کو مروجہ عیسائیت پر ترجیح دیکر بعد **اسلام قبول کیا** اس کتاب میں مدلل طور پر دکھایا جائیگا۔ کہ اہالیان بلاد غربیہ کے موزوں حال اسلام اور صرف اسلام ہی ہے۔ اور انشاء اللہ ان ممالک کا **آیندہ مذہب اسلام ہی ہوگا** یہ کتاب یقیناً اس قابل ہو گی۔ کہ ہر ایک انگریزی خواں کے ہاتھ میں اس کا ایک ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کثرت سے بلاد غربیہ میں تقسیم کی جائے **کہ کوئی ملک** اور شہر اس سے **خالی نہ رہ جائے**۔ یہ جہاد اکبر ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں اشاعت اسلام کے کام میں مدد دینے سے بڑھکر اور کوئی دینی خدمت نہیں ہو سکتی۔ اس لیئے ہمارے مسلمان بھائی اس کو خود بھی خریدیں اور اس کی زائد کاپیاں خرید کر اپنے احباب میں اور بلاد غربیہ میں براہ راست یا ہماری معرفت مفت تقسیم کریں۔ باوجود ظاہری اور باطنی خوبیوں کے اس کتاب کی قیمت محض کثرت اشاعت کی خاطر صرف ۱۲ر مقرر کی گئی ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۱۳ء تک خریداری کی درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس لاہور روانہ کر دیں۔ یا زر قیمت داعانت پیشگی انکو بھیجدیں۔ تاکہ شیخ صاحب موصوف دسمبر ۱۹۱۳ء کے اول ہفتہ میں بذریعہ تار مجھے اطلاع دے سکیں۔ کہ اندازاً کتاب ہذا کا پہلا ایڈیشن تعداد میں کس قدر چھاپا جاوے۔

نوٹ:۔ اسی کتاب کا **اردو ترجمہ** بھی میری طرف سے شائع ہوگا جس کی قیمت ۱۲ر ہو گی۔ اس کے لئے بھی درخواستیں جلد بھیجنی چاہئیں۔

برادران! یہ وقت ہے کہ آپ چند پیسوں کے بدلے **ہزار ہا** بنی نوع انسان کو **صراط مستقیم** کی طرف رہنمائی کر کے **ثواب دارین** حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو خدمت اسلام کا موقعہ دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ کا اعلیٰ طبقہ خادم اسلام ہو گیا۔ تو پھر ایسی خدمات کا موقعہ جاتا رہیگا۔ اٹھو اور اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دو۔

الراقم۔ خواجہ کمال الدین ایڈیٹر اسلامک ریویو امام مسجد۔ ووکنگ (انگلینڈ)

اخبار مسلم نیوز مراد آباد

صوبہ متحدہ کا مشہور و معروف اخبار ہے جو ہفتہ وار شائع ہوتا ہے تمام صوبہ کے روسا و حکام و وکلاء اور عام لوگوں کے ملاحظہ سے گذرتا ہے۔ اشتہارات کیلئے عمدہ ذریعہ ہے نہایت ہی کم سے کم شرح سالانہ لائق نامہ نگار کو اخبار بلا قیمت دیا جاتا ہے نمونہ کا پرچہ مفت طالب کو بھیجا جاتا ہے مع ۸ر

المشتہر منیجر اخبار مسلم نیوز مراد آباد

تفصیل زر چندہ جو برائے امداد مسلم انڈیا لنڈن

جناب سید محی الدین شاہ صاحب شملہ نے اپنے احباب سے وصول کر کے سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ شملہ کی معرفت روانہ کیا۔ امید ہے کہ دیگر احباب بھی شاہ صاحب موصوف کی نیک مثال کی پیروی کر کے اس چندہ میں خاص سرگرمی دکھائینگے۔ کیونکہ جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ کے مسلمان ہو جانے پر تبلیغ کے لئے زیادہ زور دینے کا وقت ہے تاکہ طبقہ امراء کے دیگر لوگ بھی تحقیقات مذہب میں زیادہ دلچسپی لینی شروع کر دیں۔ شملہ کے احباب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ کی معرفت روانہ کر سکتے ہیں یا براہ راست راقم کو۔

(۱) جناب سید محی الدین شاہ صاحب	عـــہ
(۲) جناب سید نور الدین شاہ صاحب	عـــہ
(۳) جناب منشی غلام قادر صاحب	صہ ر
(۴) جناب شیخ شاہ محمد صاحب ایم۔ اے	عـــہ
(۵) جناب سید محمد شاہ صاحب	صہ ر
(۶) جناب منشی عطا محمد صاحب	عمہ ر
(۷) جناب منشی بدرالدین صاحب	عمہ ر
(۸) جناب منشی لیاقت اللہ خانصاحب	عصہ ر
(۹) جناب منشی تاج الدین صاحب	عگا ر

میزان ۵۵ روپے

خاکسار

شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویرہوس ایبرال لاہور

پیغام صلح کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت

اخبار ہذا کی قدر اور مانگ بفضلہ دن بدن اطراف ملک میں بڑھتی جاتی ہے۔ اخبار کا کاغذ بھی اب بہت عمدہ ہو گیا ہے ایجنٹوں کو کمیشن معقول دیا جاتا ہے جس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے اور پرچہ نمبری ۲۳ مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۱۳ء میں نرخ شائع بھی کیا جا چکا ہے۔ ناظرین اخبار کو کسی روز نامہ پرچہ کی ضرورت سے مستغنی کرنے کے لئے تار خاص ذریعہ سے حاصل کر کے چھاپے جاتے ہیں۔ ہر بڑے شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے (منیجر)

جناب خواجہ صاحب کی تصنیفات و لیکچر

اسوہ حسنہ یعنی زندہ اور کامل نبی	۴ر	لیکچر پیسہ حق	۲ر
صحیفہ آصفیہ تبلیغ بنام حضور نظام خلد اللہ ملکہ	۲ر	ماہوار اردو رسالہ مسلم انڈیا انگریزی	
تائید حق	۴ر	سالانہ قیمت	صہ ر
مسلم ان چوڈ ٹو ورڈ گورنمنٹ	۱ر	بذریعہ منی آرڈر یا وی پی جاری ہو	
لیکچر کیمبرج انگریزی	۲ر	سکتا ہے۔ نمونہ پرچہ بقیمت	۸ر
،، اردو	۱ر	اردو مسلم انڈیا سالانہ قیمت	ہے ر
لیکچر مستورات انگریزی	۲ر	،، ،، خریداران پیغام صلح سے سالانہ	عگا ر

نمونہ مفت نہیں ملسکتا۔ قیمت فی پرچہ ۶ر

المشتہر

درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویرہوس ایبرال لاہور

اعلان

چونکہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سوسائٹی کو لمیٹڈ کرنے میں اخراجات بہت پڑینگے اور داشت حساب کے لئے عملہ بہت رکھنا پڑیگا۔ جسکی موجودہ صورت میں گنجائش نہیں ہے اس لئے پیغام صلح سوسائٹی کو لمیٹڈ کرنے کا ارادہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ البتہ سوسائٹی بدستور قائم رہیگی جسمیں کارکنان آنریری طور پر کام کرینگے۔

خاکسار [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْـًٔا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

جلد ۱ | لاہور: پنجشنبہ مورخہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۵۹

تازہ برقی خبریں

بم فیکٹری کی تفتیش (کلکتہ - ۲۲ نومبر) احاطہ نمبر ۱۱ - ۱۵ واقعہ رام کشن داس لین جو ایک ہندو ہوسٹل ہے۔ اس کی پانچ بجے صبح کے محکمہ تفتیش جرائم نے بامداد مقامی پولیس تلاشی لی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ حال میں کئی اور گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ علاوہ ان پندرہ کے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اور اب کل ماخوذین کی تعداد تیس کے قریب پہنچ گئی ہے۔ جن کے ساتھ بہت سی مجرمانہ تحریریں بھی پکڑی گئی ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ بم بنانے کے سارے سامان اسی زیر تفتیش مرکز میں آتے اور پھر یہاں سے سامان ،، کی تمام دیگر شاخہائے سازش میں تقسیم کئے جاتے تھے۔ غالباً آج شب کو اور بھی تلاشیاں ہونگی۔ اور اسی وقت مشرقی بنگال کے اور مختلف حصوں میں بھی یہی کارروائی کیجائے گی۔ ملزمان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ پرگنہ کے روبرو پیش ہونگے اور مزید تحقیقات کی غرض سے ان کو حراست میں رکھنے کی اجازت حاصل کی جائے گی۔ کلکتہ میں جو مختلف گرفتاریاں پچھلے دو روز میں ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ ماخوذین میں سے بڑے اشخاص "سبد ما لوگ" فرقہ کے ہیں۔

دورہ حضور وائسرائے (ترچناپلی - ۲۳ نومبر) آج ہز اکسیلنسی نے ترچناپلی میں میونسپلٹی کے ایڈریس کا جواب دیا۔

پبلک سروس کمیشن (میڈیکل ڈیپارٹمنٹ) (دہلی - ") آج کے اجلاس میں ڈاکٹر جگت رام سہنی خود مختار میڈیکل پریکٹیشنر نے بحیثیت قائمقام پنجاب میڈیکل یونین ایسے طلبا کی ضرورت پر زور دیا۔ جو انگلستان اور دیگر غیر ممالک کی ڈاکٹری درسگاہوں میں جا کر تعلیم حاصل کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کا موجودہ نصاب تعلیم ضرورت سے بہت کم درجہ کا ہے۔ اور کہ میڈیکل اشخاص کی ایک علیحدہ جماعت بلا امتیاز قومیت ایسی بھی بھرتی ہونی چاہیئے۔ جو کہ تعلیم کا کام سنبھالنے کی لیاقت رکھتی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ لفٹنٹ کرنل سمتھ سول سرجن امرتسر نے جو افسران انڈین میڈیکل سروس پنجاب کیجانب سے تھے تجویز فرمایا کہ ممبران سروس کی نامزدگی گورنمنٹ پر چھوڑنی چاہیئے۔ اور دیسیوں کی تعداد جو اس سروس میں لئے جائیں۔ زیادہ سے زیادہ بیس فیصدی تک محدود ہونی چاہیئے۔ پنجاب میں ممبران انڈین میڈیکل سروس کے چار اور افسروں کی بھی یہی رائے ہے۔ بعد ... کے بعد کمیشن نے لفٹنٹ فلیمنگ اور مرزا یعقوب بیگ [illegible]

بیان فرمایا۔ کہ لوگ دیسیوں کی نسبت یورپینوں کا زیادہ ادب و اعتماد کرتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اس بات پر زور دیا۔ کہ سول اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے علاوہ موجودہ اضافہ تنخواہ و پنشن کے مزید ترقی کی ضرورت ہے۔ اور درخواست کی کہ پنجاب میں انہیں آرمز ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ کیا جائے۔

میکسیکو میں خونریز لڑائی۔ (شہر میکسیکو - ۲۲ نومبر) ڈ ٹائمیس نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئینی افواج ابھی تک باہر بمقام وکٹوریہ مقیم ہیں۔ اور ۲۴ گھنٹے سے ایک مسلسل جنگ ہو رہی ہے۔ آئینی سپاہ کو کمک پہنچانے کے لئے فوجیں بسرعت تمام روانہ وکٹوریہ کی جا رہی ہیں۔

حالت جنوبی افریقہ کی نسبت انگریز اہل الرائے کے خیالات لندن میں یہ خیال زور کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ مظالم کے جو جو الزامات لگائے جاتے ہیں۔ ان کی یونین گورنمنٹ تو تردید کرتی ہے۔ اور ہندوستان میں ان کو بار بار دہرایا جاتا ہے۔ اس سے بھی نقصان پہنچ رہا ہے ان الزاموں کی پوری پوری تحقیقات اور تصفیہ ہونا ضروری ہے۔

گورنر جنرل کا بیان مظالم کی پرزور تردید (لندن - ۲۱ نومبر) محکمہ نوآبادیات نے لارڈ گلیڈسٹون گورنر جنرل جنوبی افریقہ کے دو طویل مراسلے شائع کئے ہیں۔ جو ۱۹ اور ۲۰ تاریخ کے چلے ہوئے ہیں۔ اور جن میں بڑی تفصیل کے ساتھ ضلع ڈنڈی کے احاطہ جات معادن اور نیز ایک احاطہ کان واقع ضلع نیوکیسل کو کان کنوں سے بھر کر جیل خانے بنا دینے کی نسبت بحث کی گئی ہے۔

قید اور جرمانے۔ نیوکیسل اور ڈنڈی کے اضلاع میں جن ہندوستانیوں کو سزا دی گئی ان کی تعداد ۴۶۸ ہے۔ اور ان کی سزائیں ۱ شلنگ جرمانہ یا ایک ہفتہ قید سے ۵ پونڈ جرمانہ یا ۲ ماہ قید تک ہیں۔

جسمانی سزا صرف رہائی۔ التوا دو ہندوستانیوں کو تازیانے لگائے گئے۔ دو سو کے قریب ہندی اسی وقت رہا کر دیئے گئے۔ یا ایک دو روز کام کرنے کے بعد بہت سے ہندوستانیوں کی سزائیں ملتوی بھی کر دی گئیں۔

مظالم کی تردید۔ فیر کسنے۔ تازیانے لگانے اور کام پر مجبور کرنے کے الزامات بالکل بے بنیاد ہیں جو ہندوستانی جیل میں ہلاک ہوا۔ وہ سزائے تازیانہ سے نہیں۔ بلکہ مرض دق میں مرا ہے۔ ہڑتالی لوگ صرف دس پانچ احاطوں میں بھیجے گئے۔ جو ضلع ڈنڈی میں آؤٹ سٹیشن قرار دیئے گئے تھے اور سزائیں درحقیقت صرف تین ہی میں دی گئیں۔ اور فقط دو میں دہ

کل ۱۳ اتنی۔ مجسٹریٹ ڈنڈی کی رپورٹ مورخہ ۱۷ نومبر مظہر ہے۔ کہ تمام خاموش مدافعین کام پر واپس آ گئے ہیں۔ اور ہر طرح سے امن و امان ہے۔ اور جو پالیسی اختیار کی گئی وہ زیادہ سختی عمل میں لانے کے بغیر ہی قیام امن میں کامیاب ثابت ہوئی ہے،،

جدید فرمانروائے البانیا۔ (لندن - ۲۴ نومبر) پرنس ولیم آف ویڈ کو فرمانروائے البانیہ منتخب کیا گیا ہے۔ اوائل وسط دسمبر میں ملے باقی عہدہ داران منتخب کرنے کی غرض سے ووٹ طلب کئے گئے ہیں۔

یونان و بلغاریہ (صوفیہ - ۲۴ نومبر) گورنمنٹ بلغاریہ نے حال میں ایک سرکلر طاقتوں کے نام بھیجا ہے۔ جن میں یونان کے اب تک ملتوی رکھے قیدیوں کو رہا نہ کرنے پر توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اس معاملہ کو بیرونی ... کے ثالثانہ فیصلہ پر چھوڑ دینے کی تجویز کی گئی ہے۔ یونان نے جواب بھیجا ہے۔ کہ ان قیدیوں کی بطور باغیوں کے کورٹ مارشل کے ذریعہ تحقیقات کی جائے گی۔ اس پر بلغاریہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان قیدیوں کی جان کے خلاف کوئی ارادہ قتل کے مرادف ہوگا۔ اور یونان کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔

اصلاحات آرمینیا۔ (قسطنطنیہ ۲۴ نومبر) آرمینیا میں گورنمنٹ کی مجوزہ اصلاحات کے آغاز کے طور پر کرنل ہاکر (جو برٹش افسر ہیں) قسطنطنیہ سے روانہ کئے گئے ہیں۔ یہ سات ہزار خاص فوجی پولیس صوبجات طرابزند۔ ارض روم دلون بطلس۔ سیواس اور خارپوٹ کے لئے مرتب کریں گے۔ مؤخر الذکر تینوں ولائتیں (فرنچ) میجر اینکری کی براہ راست نگرانی میں ہونگی۔ جو کرنل ہاکر کے احکام کے مطابق عمل کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ آخر ہر ایک ولایت میں اجنبی افسر مامور کئے جائیں گے۔

اخبار برما۔ ڈیلی نیوز نے افواہاً لکھا ہے۔ کہ شری میٹ اور کچھار کو بنگال میں شامل کر دیا جائیگا۔

حضور نظام نے وقف فنڈ سے غریب مسلمانوں کے لئے ایک یتیم خانہ کھولنے کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔

انڈین ایکسچینج بنک شملہ نے بھی روپے کی ادائیگی بند کر دی ہے حصہ داروں کا جلسہ ۴ دسمبر کو ہوگا۔ ڈسٹرکٹ جج شملہ نے ہدایات ڈسٹرکٹ جج امرتسر بنک کے دروازوں وغیرہ کو مقفل اور سربمہر کر دیا۔ کیونکہ امرتسر میں رلا رام پلیڈر نے بنک کے بند کئے جانے کی درخواست دی ہے۔

جنداری فوج کو شکست (طہران ۲۴ نومبر) شیراز کے مغرب کی طرف ... میں قبائل نے جنداری کی ایک جمعیت کو شکست دی ہے۔ جو ایک ایرانی افسر کے ماتحت تھی۔ یہ قبائل ایک سردار سے تنخواہ پاتے ہیں جس کی نسبت کہا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد۱ مورخہ ۲۷ر نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۹

ضرورت مذہب

یعنی

وہ لکچر جو عالیجناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل-ایم-ایس نے ۲۳ر نومبر کو احمدیہ بلڈنگس میں بہ تقریب جلسہ اسلامی دیا! اور جس کا مختصر ذکر پچھلے پرچہ میں روئداد جلسہ کے ساتھ ہو چکا ہے ایڈیٹر

انسان کی دو زندگیاں:۔ ہر ایک انسان کے لئے دو زندگیاں مقرر ہیں (۱) یہ فانی زندگی جس میں کہ ہم موجود ہیں۔ اس سے تو کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔

(۲) دوسری وہ زندگی جو اس زندگی کے بعد ملنے والی ہے۔ اور جو کہ ابدی زندگی کہلاتی ہے۔ بعض احباب اس کے منکر ہیں۔ لیکن اکثر حصہ دنیا کا کسی نہ کسی رنگ میں اس پر ایمان رکھتا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے پارسا۔ متقی اصحاب نے جن کی عزت کروڑ ہا انسان کرتے ہیں۔ اور جن کے صادق ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ یہ شہادت دی ہے۔ کہ یہ ضرور واقع ہوگی۔ اور نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ موجودہ زندگی صرف اس آئندہ زندگی کی تمہید ہے۔ تاکہ انسان اس میں اپنے سب جذبات نفس کو جو اس کے لئے دُکھ کا موجب ہیں۔ اور اس کو خدا سے دُور رکھتے ہیں۔ فنا کر کے قرب الٰہی حاصل کرے۔ اور بہشتی زندگی کا وارث ٹھہرے۔ ان بزرگواروں نے اور بھی ثبوت اس زندگی کے متعلق دیئے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ امر زیر بحث نہیں۔ ہم ان کو اس وقت بیان نہیں کریں گے۔ الغرض یہ مسلمہ امر ہے کہ ہمیں یہ دو زندگیاں بسر کرنی ہیں۔

ضرورت مذہب۔ پھر جب انسانی قویٰ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تو ہم پاتے ہیں۔ کہ انسان میں ایک فطرتی خواہش ہے۔ کہ یہ اپنی زندگی اطمینان اور آرام سے گذارے۔ اور ہر ایک قسم کے دُکھ اور درد سے محفوظ رہے۔ یہ ایک ایسی خواہش ہے۔ جس سے کوئی انسان اس روئے زمین پر انکار نہیں کر سکتا۔ کہیں یہ کالجوں اور سکولوں کی رونق کا باعث ہے۔ کہیں بازار کی دکانوں کا۔ کہیں مسجد اور شوالوں کی آبادی۔ غرض یہ دوڑ دھوپ اور گرم بازاری جو ہمیں دنیا میں نظر آتی ہے۔ یہ اسی فطرتی خواہش کا کرشمہ ہے +

فلاح وکامیابی کا سوال۔ پس جب ہم کو یہ دو زندگیاں بہرحال گذارنی ہیں۔ اور پھر ہم اُن میں فلاح اور کامیابی کی زندگی بسر کرنے کی فطری خواہش رکھتے ہیں۔ تو سوال جو دل میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیا ہمارے لئے ان زندگیوں میں ایسا ہونا ممکن بھی ہے۔ اور اگر ممکن ہے۔ تو وہ کس طریق سے +

اس سوال کا جواب کہ فلاح اور کامیابی کی زندگی جس میں ہر قسم کے غم وحزن سے انسان کو نجات ملے۔ آیا انسان کے لئے ممکن بھی ہے یا کہ نہیں۔ ہمیں اگر غور کریں ہر پہلو سے اثبات میں ملتا ہے۔

خوف خدا کا نتیجہ دو جنت۔ مثلاً مذہبی نقطۂ خیال سے دیکھا جائے۔ تو اسلام سکھاتا ہے۔ کہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ،، جو کوئی انسانوں میں سے اپنے رب کے مقام عظمت وجبروت سے ڈرا۔ وہ دو جنتیں حاصل کرتا ہے۔ پھر فرمایا۔ فاما یاتینکم منی ہدی فمن تبع ہدای فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اس دُنیا میں بھی غم وحزن سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اور آنے والی زندگی میں بھی۔ ماسوائے اسلام کے عیسائی بھی اس کے منکر نہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں۔ کہ مسیح ناصری کے کفارہ پر ایمان لانے سے انسان نجات یافتہ ہو جاتا ہے۔ آریہ صاحبان اگرچہ دائمی مکتی کے قابل نہیں۔ لیکن ایک قسم کی نجات سے وہ بھی منکر نہیں۔ غرضیکہ دنیا کا بہت بڑا حصہ یقین رکھتا ہے کہ انسان کے لئے نجات ممکن ہے +

لما عقا [illegible]

کوئی فطری خواہش نہیں۔ جس کے پورا کرنے کے سامان مہیا نہ کئے گئے ہوں۔ اگر آنکھ دیکھنا چاہتی ہے۔ تو سورج اُس کے لئے روشنی مہیا کرنے کو موجود ہے۔ اگر کان سننا چاہتے ہیں۔ تو ہوا معہ اپنی ساری صفات کے اُس کو سنانے کے لئے موجود۔ اگر بھوک لگتی ہے تو اُس کے لئے کھانا موجود۔ غرضیکہ کوئی خواہش نہیں جس کے پورا کرنے کے سامان اس سے پہلے ہی موجود نہ ہوں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے اس فطری تقاضے کا جواب نہ پیدا کیا گیا ہو۔

اسباب نجات۔ پس ثابت ہوا کہ جواب ہے اور ضرور ہے۔ سوال جو حل طلب ہے وہ یہ ہے کہ وہ کیا ہے؟ یعنی وہ کیا طریق اور کیا اسباب ہیں۔ جو قدرت نے انسان کی ابدی نجات کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مہیا کئے ہیں؟

یہ ایک اہم سوال ہے۔ جس کا جواب ہر انسان سے اُس کا ضمیر روز طلب کرتا ہے۔ اور جس کے حل کے لئے دن رات انسان کے خیالات میں ایک جنگ رہتی ہے۔

اس کا جواب ہم ذیل میں مختصراً عرض کریں گے:۔

دو گروہ۔ واضح رہے۔ کہ اس کے متعلق دنیا میں دو گروہ ہیں:۔

(۱) ایک گروہ کا تو یہ خیال ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اس مشکل سے نکلنے کے واسطے عقل کا جوہر عطا کیا ہے۔ اور یہ محض عقل کی مدد سے ایسی راہیں اپنے لئے تجویز کر سکتا ہے۔ جو اس کو ہر دم سکھ میں رکھ سکیں

(۲) دوسرا گروہ وہ ہے جو کہتا ہے۔ کہ عقل انسانی ایک بہت مفید جوہر ہے۔ لیکن محض عقل بالکل بے کار ہے۔ اگر الہام الٰہی کی روشنی اسے منور نہ کرے +

محض عقل انسانی اس دُکھ کی دوا نہیں ہو سکتی۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ مشاہدہ اور تجربہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ عقل انسانی جو راہیں تجویز کرتی رہی ہے۔ وہ ہر زمانہ میں انسان کو بدلنی پڑتی رہی ہیں۔ اور کہ عقل انسانی صرف ایک حد تک پرواز کر سکتی ہے۔ اس کے بعد بے کار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے فلسفیوں کو بھی یہ اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ وہ اصل حقیقت اشیاء تک نہیں پہنچ سکتی۔ پس جب یہ اصل حقیقت اشیاء تک انسان کو نہیں پہنچا سکتی۔ تو ضرور ہے۔ کہ جو راہیں تجویز کرے۔ وہ درست نہ ہوں۔ اور انسان کے لئے اُلٹا دُکھ کا موجب ہوں۔ کیونکہ بغیر اُس ذات کے جو کہ ہر ایک شے کی اصل ماہیت سے واقف ہے اور کوئی ایسے قانون تجویز نہیں کر سکتا۔ جو ہلاکت سے مبرا ہوں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ عقل انسانی ہمارے لئے کسی طرح بھی ہادی برحق نہیں ہو سکتی۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ اگر ہم کامل نجات حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں کسی ایسی ہدایت کی تلاش کرنی چاہئے۔ جو کہ اُس پاک ہستی نے تجویز کی ہو۔ جو کہ اس ساری کائنات کی خالق ہے۔ اور اس طرح سے اس دنیا کے ہر ایک ذرہ کی ماہیت سے واقف۔

اقوام مغربی کا تلخ تجربہ۔ اقوام یورپ جو مذہب سے بالکل دست بردار ہو رہی ہیں۔ اور محض عقل کے بھروسہ پر اپنے لئے اس زندگی میں سکینت اور راحت کی راہیں تجویز کرنا چاہتی ہیں۔ وہ اپنے اس تجربہ میں بالکل ناکامیاب ہوئی ہیں۔ باوجود اتنی مادی ترقی اور اتنی ذہنی قابلیتوں کے بہت کم لوگ ہیں۔ جو کہ حقیقی اطمینان اور سکینت کی زندگی بسر کر رہے ہوں۔ دن بدن خود کشیوں کی تعداد میں اضافہ ثابت کرتا ہے۔ کہ اُن ممالک کے باشندے بہ نسبت سابق کے جب مذہب کا دور دورہ تھا زیادہ دُکھی ہیں مردم شماری میں کمی کی شکایت ثابت کرتی ہے۔ کہ اولاد جیسی پیاری اور راحت بخش نعمت کے حاصل کرنے سے بھی اُن کو صرف اس لئے نفرت ہے۔ کہ وہ اُن کے عیش وامن میں خلل انداز ہوتی ہے۔ بیوی جیسی مجسم سکینت اور خوشی سے کوسوں بھاگنے لگ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض ممالک کی حکومتوں کو جبراً شادیاں کرنے کے قانون پاس کرنے پڑے۔ یہ سب کیوں؟ صرف اس لئے۔ کہ بجائے سکینت کے دُکھ پیدا کیا کرتی ہیں +

عقلی ترقی کے اخلاقی نتائج۔ اتفاقاً بھی اس عقل کے ذریعہ کوئی ترقی نہیں پائی جاتی۔ ہمارے آباد اجداد جہالت کے زمانہ میں [illegible]

بھی ترقی یافتہ قوم کی حالت ایسی بگڑ گئی ہے۔ کہ مادر زاد ننگا ہو کر ہزار ہا انسانوں کے بھرے مجمع میں ناچنا۔ ایک بڑا بھاری علمی کمال سمجھا جاتا ہے۔ اعلیٰ پایہ کے فلسفی اور علامہ دہر اس کے جواز کے عدالت میں جا کر فتویٰ دیتے ہیں۔ پھر ایسے لوگ اسلام کے پردہ پر اعتراض نہ کریں تو کیا کریں؟

مذہب میں عقل یورپ کی درماندگی۔ پھر مذہبی امور میں بھی اس عقل نے یورپ کی ترقی کا کوئی اچھا نمونہ نہ دکھایا۔ بچہ بھی تین کو ایک اور ایک کو تین نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یورپین عقلمندوں کا ایک گروہ کثیر ہے۔ کہ اس مسئلہ کو منوانے کے لئے کروڑ ہا روپیہ صرف کرتا پھر رہا ہے۔ الغرض ہمیں ماننا پڑیگا۔ کہ انسان محض عقل کے ذریعہ کامل نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ ضرور ہے۔ کہ عقل کی رہنمائی کے لئے روحانی آفتاب نمودار ہوں۔ اور الٰہی روشنی کی کرنوں سے اس کو ہدایت بخشیں۔ یعنی نجات کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسانی عقل بذریعہ الہامی نور کے جو راہیں تجویز کرے۔ ہم ان پر قدم ماریں۔

پس ثابت ہوا۔ کہ ہمارے اس دُکھ کا علاج اور اس درد کی دوا جو کہ غم واندوہ سے نجات پانے کی خواہش کا ہماری فطرت میں موجود ہے۔ الہام الٰہی ہی ہے (باقی آئندہ)

کارخانہ بم سازی

کلکتہ میں ان دنوں بم بازی اور سازش بم بازی کا جو مرکز دریافت ہوا ہے۔ اس کے تفصیلی حالات ناظرین برقی خبروں میں پڑھتے ہونگے۔ ہمیں جب کبھی ان نابکار شرارتوں اور انارکسٹانہ سازشوں پر غور کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہمارے فکر کی رسائی عموماً ہمیشہ ایک ہی نتیجہ پر جا کے ٹھیر گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ نری تعلیمی ترقی یا سیاسی بیداری کبھی بھی خوش گوار اور سازگار ثمرات پیدا نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اس کے ساتھ اخلاقی تربیت اور مذہبی رنگ میں امن پسندی وخدا ترسی کے پاک خیالات عام طور پر نہ پھیلیں۔ جو ملک اپنے نیک وبد کو نہیں سوچتی۔ اور مآل اندیشی ومصلحت بینی کی اہلیت نہیں رکھتی۔ وہ بلاشبہ ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہے۔ پس اگر رعایا خود اپنی بیماری نہ سوجھتی ہو یا وہ اس کے علاج سے معذور ہے۔ تو اب بلا تامل گورنمنٹ کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ رعایا کے دُکھ درد کو سمجھے اور اس کے مناسب حال چارہ گری کا فکر کرے۔ ورنہ خدا جانے آگے اور کیا کیا بلائیں آئے دن حاکم ومحکوم کے لئے موجب مشکلات ومصائب ہوتی رہیں گی +

ہمدردی کی زبردست لہر

ہندیان جنوبی افریقہ کی مصائب سے متاثر ہو کر اس وقت ابنائے ملک میں اپنے ہموطن بھائیوں کے لئے ہمدردی کی ایک زور دار رَو دوڑ یا کے اس سرے سے اُس سرے تک دوڑی ہوتی ہے منجملہ دیگر سرگرم کارروائیوں اور امدادی چندوں کے جو اس خصوص میں دیسی لوگوں کی دریادلی۔ ہمت اور حب وطن کا ثبوت سمجھے جا سکتے ہیں۔ ملیبا میوزک کی تازہ مثال خاص طور پر قابل ذکر و لائق تحسین ہے جنھوں نے پچھلے دنوں اپنی لٹرری یونین کا جلسہ کر کے اس امر کا التزام کیا ہے کہ گھر گھر بھیک سی مانگ کر کم ازکم ایک روپیہ ہر کمانے والے شخص سے چندہ لیں گے۔ اس طرح امید ہے کہ وہ ہزاروں روپیہ مصیبت زدوں کی اعانت میں بھیج سکیں گے انسانی ہمدردی اور حب وطنی کی یہ سپرٹ بلاشبہ مستحق تعریف ہے۔ اس نظیر سے دیگر موقعوں اور مقامات پر بھی بہت کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے +

اِسی جوش کی ضرورت

تمام نیک کاموں اور ضروری تحریکوں میں ایسی ہی سرگرمی اور اخلاص درکار ہے۔ بھولے بھٹکے ابنائے جنس کو راہ راست پر لانا اور فلاح ونجات کی طرف اُن کی رہنمائی کرنا بھی ایک عظیم الشان نعمت اور انسانی ہمدردی کا بہترین کام ہے۔ پس ہر سلیم الفہم بہی خواہ دین وملت کو سوچنا چاہئے۔ کہ تبلیغ اسلام اور وہ بھی دنیا کی بیدار بخت با اقبال اقوام میں کیسا ضروری فرض ہے جس کی انجام دہی کے شیریں نتائج انشاءاللہ العزیز ہم خرما وہم ثواب کے مصداق ہونگے۔ اسلئے مسلمانوں کو اب سارا دن سستی چھوڑ کر پوری اولوالعزمی دکھلانی چاہئے۔

اذان بند۔ نماز موقوف

معزز معاصر زمیندار کا نامہ نگار قصبہ گوجرانوالہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پڑ رہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور: پنجشنبہ مورخہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۵۹

تازہ برقی خبریں

بم فیکٹری کی تفتیش (کلکتہ - ۲۲ نومبر) اعاطہ نمبر ۱۱ - ۱۵ واقعہ رام کشن داس لین جو ایک ہندو ہوسٹل ہے۔ اس کی پانچ بجے صبح کے محکمہ تفتیش جرائم نے بامداد مقامی پولیس تلاشی لی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ حال میں کئی اور گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ علاوہ اُن پندرہ کے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اور اب کل ماخوذین کی تعداد تیس کے قریب پہنچ گئی ہے۔ جن کے ساتھ بہت سی مجرمانہ تحریریں بھی پکڑی گئی ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ بم بنانے کے سارے سامان اسی زیر تفتیش مرکز میں آتے اور پھر یہاں سے سامان [illegible] کی تمام دیگر شاخہائے سازش میں تقسیم کئے جاتے تھے۔ غالباً آج شب کو اور بھی تلاشیاں ہونگی۔ اور اسی وقت مشرقی بنگال کے اور مختلف حصوں میں بھی یہی کارروائی کیجائے گی۔ ملزمان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ پرگنہ کے روبرو پیش ہونگے اور مزید تحقیقات کی غرض سے ان کو حراست میں رکھنے کی اجازت حاصل کی جائے گی۔ کلکتہ میں جو مختلف گرفتاریاں پچھلے دو روز میں ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ ماخوذین میں سے بڑے اشخاص "بھدرا لوگ" فرقہ کے ہیں۔

دورہ حضور وائسرائے (ترچناپلی - ۲۴ نومبر) آج ہز اکسیلنسی نے ترچناپلی میں میونسپلٹی کے ایڈریس کا جواب دیا۔

پبلک سروس کمیشن (میڈیکل ڈیپارٹمنٹ) (دہلی - ۲۲) آج کے اجلاس میں ڈاکٹر جگت رام سہنی خود مختار میڈیکل پریکٹیشنر نے بحیثیت قائم مقام پنجاب میڈیکل یونین ایسے طلبا کی ضرورت پر زور دیا۔ جو انگلستان اور دیگر غیر ممالک کی ڈاکٹری درسگاہوں میں جا کر تعلیم حاصل کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کا موجودہ نصاب تعلیم ضرورت سے بہت کم درجہ کا ہے۔ اور کہ میڈیکل اشخاص کی ایک علیحدہ جماعت بلا امتیاز قومیت ایسی بھی بھرتی ہونی چاہئے۔ جو کہ تعلیم کا کام سنبھالنے کی قابلیت رکھتی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ لفٹنٹ کرنل سمتھ سول سرجن امرتسر نے جو افسران انڈین میڈیکل سروس پنجاب کی جانب سے تھے تجویز فرمایا کہ ممبران سروس کی نامزدگی گورنمنٹ پر چھوڑنی چاہئے۔ اور دیسیوں کی تعداد جو اس سروس میں لئے جائیں۔ زیادہ سے زیادہ بیس فیصدی تک محدود ہونی چاہئے۔ پنجاب میں ممبران انڈین میڈیکل سروس کے چار اور افسروں کی بھی یہی رائے ہے۔ [illegible] کے بعد کمیشن نے لفٹنٹ فلیمنگ اور مرزا یعقوب بیگ [illegible]

بیان فرمایا۔ کہ لوگ دیسیوں کی نسبت یورپینوں کا زیادہ ادب و اعتماد کرتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اس بات پر زور دیا۔ کہ سول اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے علاوہ موجودہ اضافہ تنخواہ و پنشن کے مزید ترقی کی ضرورت ہے۔ اور درخواست کی پنجاب میں انہیں ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ کیا جائے۔

میکسیکو میں خونریز لڑائی۔ (شہر میکسیکو - ۲۳ نومبر) دا آئینس نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئینی افواج ابھی تک باہر مقام وکٹوریہ مقیم ہیں۔ اور ۲۴ گھنٹے سے ایک مسلسل جنگ ہو رہی ہے۔ آئینی سپاہ کو کمک پہنچانے کے لئے فوجیں بسرعت تمام روانہ وکٹوریہ کی جا رہی ہیں۔

حالت جنوبی افریقہ کی نسبت انگریز اہل الرائے کے خیالات (لندن میں یہ خیال زور کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ مظالم کے جو جو الزامات لگائے جاتے ہیں۔ ان کی یونین گورنمنٹ تردید کرتی ہے۔ اور ہندوستان میں ان کو بار بار دہرایا جاتا ہے۔ اس سے بیحد نقصان پہنچ رہا ہے ان الزاموں کی پوری پوری تحقیقات اور تصفیہ ہونا ضروری ہے۔

گورنر جنرل کا بیان مظالم کی پرزور تردید (لندن - ۲۱ نومبر) محکمہ نوآبادیات نے لارڈ گلیڈسٹون گورنر جنرل جنوبی افریقہ کے دو طویل مراسلے شائع کئے ہیں۔ جو ۱۹ و ۲۰ تاریخ کے چلے ہوئے ہیں۔ اور جن میں بڑی تفصیل کے ساتھ ضلع ڈنڈی کے احاطہ جات معادن اور نیز ایک احاطہ کان واقع ضلع نیوکیسل کو کان کنوں سے بھر کر جیل خانے بنا دینے کی نسبت بحث کی گئی ہے۔

قید اور جرمانے۔ نیوکیسل اور ڈنڈی کے اضلاع میں جن ہندوستانیوں کو سزا دی گئی اُن کی تعداد ۴۸۰ ہے۔ اور ان کی سزائیں۔ ۱ شلنگ جرمانہ یا ایک ہفتہ قید سے ۵ پونڈ جرمانہ یا ۶ ماہ قید تک ہیں۔

جسمانی سزا صرف (بہ الفاظ دیگر) رہائی۔ دو ہندوستانیوں کو تازیانے لگائے گئے۔ دو سو کے قریب ہندی اسی وقت رہا کر دیئے گئے۔ یا ایک دو روز کام کرنے کے بعد بہت سے ہندوستانیوں کی سزائیں ملتوی بھی کی گئیں۔

مظالم کی تردید۔ فیر کرنے۔ تازیانے لگانے اور کام پر مجبور کرنے کے الزامات بالکل بے بنیاد ہیں۔ جو ہندوستانی جیل میں ہلاک ہوا۔ وہ سزائے تازیانہ سے نہیں۔ بلکہ مرض دق میں مرا ہے۔ ہڑتالی لوگ صرف دس پانچ احاطوں میں بھیجے گئے۔ جو ضلع ڈنڈی میں آؤٹ سٹیشن قرار دیئے گئے تھے اور سزائیں درحقیقت صرف تین ہی میں دی گئیں۔ اور فقط دو میں دو

کل ۱۳ اقتی۔ مجسٹریٹ ڈنڈی کی رپورٹ مورخہ ۱۷ نومبر مظہر ہے۔ کہ تمام خاموش مدافعین کام پر واپس آ گئے ہیں۔ اور ہر طرح سے امن و امان ہے۔ اور جو پالیسی اختیار کی گئی وہ زیادہ سختی عمل میں لانے کے بغیر ہی قیام امن میں کامیاب ثابت ہوئی ہے"۔

جدید فرمانروائے البانیا۔ (لندن - ۲۴ نومبر) پرنس ولیم آف وائیڈ کو فرمانروائے البانیہ منتخب کیا گیا ہے۔ اوائل وسط دسمبر میں اسے باقاعدہ حکمران منتخب کرنے کی غرض سے ووٹ طلب کئے گئے ہیں۔

یونان و بلغاریہ (صوفیہ - ۲۴ نومبر) گورنمنٹ بلغاریہ نے جال ہی میں ایک سرکلر طاقتوں کے نام بھیجا ہے۔ جن میں یونان کے اب تک بلغاری قیدیوں کو رہا نہ کرنے پر توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اس معاملہ کو ہیگ ٹریبونل کے ثالثانہ فیصلہ پر چھوڑ دینے کی تجویز کی گئی ہے۔ یونان نے جواب بھیجا۔ کہ ان قیدیوں کی بطور باغیوں کے کورٹ مارشل کے ذریعہ تحقیقات کی جائے گی۔ اس پر بلغاریہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان قیدیوں کی جان کے خلاف کوئی اقدام قتل کے مرادف ہوگا۔ اور یونان کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔

اصلاحات آرمینیا۔ (قسطنطنیہ ۲۴ نومبر) آرمینیا میں گورنمنٹ کی مجوزہ اصلاحات کے آغاز کے طور پر کرنل ہاکر (جو برٹش انسپکٹر ہیں) قسطنطنیہ سے روانہ کئے گئے ہیں۔ یہ سات ہزار خاص فوجی پولیس صوبجات طرابزند۔ ارض روم دلون بطلس۔ سیواس اور خارپوٹ کے لئے مرتب کریں گے۔ موخر الذکر تینوں ولایتیں (فرنچ) میجر اکری کی براہ راست نگرانی میں ہونگی۔ جو کرنل ہاکر کے احکام کے مطابق عمل کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ آخر ہر ایک ولایت میں اجنبی انسپکٹر مامور کئے جائیں گے۔

اخبار ہمارا ڈیلی نیوز نے افواہاً لکھا ہے۔ کہ تشری میٹ اور کچار [illegible] میں شامل کر دیا جائیگا۔

حضور نظام نے وقف فنڈ سے غریب مسلمانوں کے لئے ایک یتیم خانہ کھولنے کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔

انڈین ایکسچینج بنک شملہ نے بھی روپے کی ادائیگی بند کر دی۔ [illegible] کا جلسہ ۲ دسمبر کو ہوگا۔ ڈسٹرکٹ جج شملہ نے بایمائے ڈسٹرکٹ جج امرتسر بنک کے دروازوں وغیرہ کو مقفل اور سربمہر کر دیا۔ کیونکہ امرتسر میں رلا رام لیڈر نے بنک کے بند کئے جانے کی درخواست دی ہے۔

جنداری فوج کو شکست (طہران ۲۴ نومبر) شیراز کے مغرب کی طرف [illegible] میں قبائل نے جنداری کی ایک جمعیت کو شکست دی ہے۔ جو ایک ایرانی افسر کے ماتحت تھی۔ یہ قبائل ایک سردار سے تنخواہ پاتے ہیں جس کی نسبت کہا گیا ہے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۵۹

ضرورت مذہب

یعنی

وہ لکچر جو عالیجناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس نے ۲۳ نومبر کو احمدیہ بلڈنگس میں بہ تقریب جلسہ اسلامی دیا۔ اور جس کا مختصر ذکر پچھلے پرچہ میں روئداد جلسہ کے ساتھ ہو چکا ہے ایڈیٹر

انسان کی دو زندگیاں:۔ ہر ایک انسان کے لئے دو زندگیاں مقرر ہیں (۱) یہ فانی زندگی جس میں کہ ہم موجود ہیں۔ اس سے تو کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔

(۲) دوسری وہ زندگی جو اس زندگی کے بعد ملنے والی ہے۔ اور جو کہ ابدی زندگی کہلاتی ہے۔ بعض احباب اس کے منکر ہیں۔ لیکن اکثر حصہ دنیا کا کسی نہ کسی رنگ میں اس پر ایمان رکھتا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے پارسا۔ متقی اصحاب نے جن کی عزت کروڑ ہا انسان کرتے ہیں۔ اور جن کے صادق ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ یہ شہادت دی ہے۔ کہ یہ ضرور واقع ہوگی۔ اور نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ موجودہ زندگی صرف اس آئندہ زندگی کی تمہید ہے۔ تاکہ انسان اس میں اپنے سب جذبات نفس کو جو اس کے لئے دُکھ کا موجب ہیں۔ اور اس کو خدا سے دُور رکھتے ہیں۔ فنا کر کے قرب الٰہی حاصل کرے۔ اور بہشتی زندگی کا وارث ٹھہرے۔ ان بزرگواروں نے اور بھی ثبوت اس زندگی کے متعلق دیئے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ امر زیر بحث نہیں۔ ہم ان کو اس وقت بیان نہیں کریں گے۔ الغرض یہ مسلمہ امر ہے کہ ہمیں یہ دو زندگیاں بسر کرنی ہیں۔

ضرورت مذہب۔ پھر جب انسانی قویٰ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تو ہم پاتے ہیں۔ کہ انسان میں ایک فطرتی خواہش ہے۔ کہ یہ اپنی زندگی اطمینان اور آرام سے گذارے۔ اور ہر ایک قسم کے دُکھ اور درد سے محفوظ رہے۔ یہ ایک ایسی خواہش ہے۔ جس سے کوئی انسان اس روئے زمین پر انکار نہیں کر سکتا۔ کہیں یہ کالجوں اور سکولوں کی رونق کا باعث ہے۔ کہیں بازار کی دکانوں کا۔ کہیں مسجد اور شوالوں کی آبادی۔ غرض یہ دوڑ دھوپ اور گرم بازاری جو ہمیں دنیا میں نظر آتی ہے۔ یہ اسی فطرتی خواہش کا کرشمہ ہے۔

فلاح و کامیابی کا سوال۔ پس جب ہم کو یہ دو زندگیاں بہرحال گذارنی ہیں۔ اور پھر ہم اُن میں فلاح اور کامیابی کی زندگی بسر کرنے کی فطری خواہش رکھتے ہیں۔ تو سوال جو دل میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیا ہمارے لئے ان زندگیوں میں ایسا ہونا ممکن بھی ہے۔ اور اگر ممکن ہے۔ تو وہ کس طریق سے۔

اس سوال کا جواب کہ فلاح اور کامیابی کی زندگی جس میں ہر قسم کے غم و حزن سے انسان کو نجات ملے۔ آیا انسان کے لئے ممکن بھی ہے یا کہ نہیں۔ ہمیں اگر غور کریں ہر پہلو سے اثبات میں ملتا ہے۔

خوف خدا کا نتیجہ دو جنت } مثلاً مذہبی نقطۂ خیال سے دیکھا جائے۔ تو اسلام سکھاتا ہے۔ کہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ جو کوئی انسانوں میں سے اپنے رب کے مقام عظمت و جبروت سے ڈرا۔ وہ دو جنتیں حاصل کرتا ہے۔ پھر فرمایا۔ فاما یاتینکم منی ہدی فمن تبع ہدای۔ فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون اس دُنیا میں بھی غم و حزن سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اور آنے والی زندگی میں بھی۔ ماسوائے اسلام کے عیسائی بھی اس کے منکر نہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں۔ کہ مسیح ناصری کے کفارہ پر ایمان لانے سے انسان نجات یافتہ ہو جاتا ہے۔ آریہ صاحبان اگرچہ دائمی مکتی کے قابل نہیں۔ لیکن ایک قسم کی نجات سے وہ بھی منکر نہیں۔ غرضیکہ دنیا کا بہت بڑا حصہ یقین رکھتا ہے کہ انسان کے لئے نجات ممکن ہے۔

لیا عقل [illegible]

کوئی فطری خواہش نہیں۔ جس کے پورا کرنے کے سامان مہیا نہ کئے گئے ہوں۔ اگر آنکھ دیکھنا چاہتی ہے۔ تو سورج اس کے لئے روشنی مہیا کرنے کو موجود ہے۔ اگر کان سننا چاہتے ہیں۔ تو ہوا معہ اپنی ساری صفات کے اُس کو سنانے کے لئے موجود۔ اگر بھوک لگتی ہے تو اُس کے لئے کھانا موجود۔ غرضیکہ کوئی خواہش نہیں جس کے پورا کرنے کے سامان اس سے پہلے ہی موجود نہ ہوں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے اس فطری تقاضے کا جواب نہ پیدا کیا گیا ہو۔

اسباب نجات۔ پس ثابت ہوا کہ جواب ہے اور ضرور ہے۔ سوال جو حل طلب ہے وہ یہ ہے کہ وہ کیا ہے؟ یعنی وہ کیا طریق اور کیا اسباب ہیں۔ جو قدرت نے انسان کی ابدی نجات کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مہیا کئے ہیں؟

یہ ایک اہم سوال ہے۔ جس کا جواب ہر انسان سے اُس کا ضمیر ہر روز طلب کرتا ہے۔ اور جس کے حل کے لئے رات دن انسان کے خیالات میں ایک جنگ رہتی ہے۔

اس کا جواب ہم ذیل میں مختصراً عرض کریں گے:۔

دو گروہ۔ واضح رہے۔ کہ اس کے متعلق دنیا میں دو گروہ ہیں۔

(۱) ایک گروہ کا تو یہ خیال ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اس مشکل سے نکالنے کے واسطے عقل کا جوہر عطا کیا ہے۔ اور یہ محض عقل کی مدد سے ایسی راہیں اپنے لئے تجویز کر سکتا ہے۔ جو اس کو ہر دم سکھ میں رکھ سکیں

(۲) دوسرا گروہ وہ ہے جو کہتا ہے۔ کہ عقل انسانی ایک بہت مفید جوہر ہے۔ لیکن محض عقل بالکل بیکار ہے۔ اگر الہام الٰہی کی روشنی اسے منور نہ کرے۔

محض عقل انسانی اس دُکھ کی دوا نہیں ہو سکتی۔ } وہ کہتے ہیں۔ کہ مشاہدہ اور تجربہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ عقل انسانی جو راہیں تجویز کرتی رہی ہے۔ وہ ہر زمانہ میں انسان کو بدلنی پڑتی رہی ہیں۔ اور کہ عقل انسانی صرف ایک حد تک پرواز کر سکتی ہے۔ اس کے بعد بیکار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے فلسفیوں کو بھی یہ اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ وہ اصل حقیقت اشیاء تک نہیں پہنچ سکتی۔ پس جب یہ اصل حقیقت اشیاء تک انسان کو نہیں پہنچا سکتی۔ تو ضرور ہے۔ کہ جو راہیں تجویز کرے۔ وہ درست نہ ہوں۔ اور انسان کے لئے اُلٹا دُکھ کا موجب ہوں۔ کیونکہ بغیر اُس ذات کے جو کہ ہر ایک شے کی اصل ماہیت سے واقف ہے اور کوئی ایسے قانون تجویز نہیں کر سکتا۔ جو ہلاکت سے مبرا ہوں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ عقل انسانی ہمارے لئے کسی طرح بھی ہادی برحق نہیں ہو سکتی۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ اگر ہم کامل نجات حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں کسی ایسی ہدایت کی تلاش کرنی چاہئے۔ جو کہ اُس پاک ہستی نے تجویز کی ہو۔ جو کہ اس ساری کائنات کی خالق ہے۔ اور اس طرح سے اس دنیا کے ہر ایک ذرہ کی ماہیت سے واقف۔

اقوام مغربی کا تلخ تجربہ } اقوام یورپ جو مذہب سے بالکل دست بردار ہو رہی ہیں۔ اور محض عقل کے بھروسہ پر اپنے لئے اس زندگی میں سکینت اور راحت کی راہیں تجویز کرنا چاہتی ہیں۔ وہ اپنے اس تجربہ میں بالکل ناکامیاب ہوئی ہیں۔ باوجود اتنی مادی ترقی اور ذہنی قابلیتوں کے بہت تھوڑے ہیں جو کہ حقیقی اطمینان اور سکینت کی زندگی بسر کر رہے ہوں۔ وہاں پر خود کشیوں کی تعداد میں اضافہ ثابت کرتا ہے۔ کہ اُن ممالک کے باشندے بہ نسبت سابق کے جب مذہب کا دور دورہ تھا۔ سکھ کم ہیں مردم شماری میں کمی کی شکایت ثابت کرتی ہے۔ کہ اولاد جیسی پیاری اور راحت بخش نعمت کے حاصل کرنے سے بھی اُن کو صرف اس لئے نفرت ہے۔ کہ وہ اُن کے عیش و امن میں خلل انداز ہوتی ہے۔ بیوی جیسی مجسم سکینت اور خوشی سے کوسوں بھاگنے لگ گئے ہیں۔ یہانتک کہ بعض ممالک کی حکومتوں کو جبراً شادیاں کرنے کے قانون پاس کرنے پڑے۔ یہ سب کیوں ہے صرف اس لئے۔ کہ بجائے سکینت کے وہ دُکھ پیدا کرتی ہیں۔

عقلی ترقی کے اخلاقی نتائج } اخلاق بھی اس عقل کے ذریعہ کوئی ترقی نہیں پا تی جاتی۔ ہمارے آباء اجداد جہالت کے زمانہ میں [illegible]

بعض ترقی یافتہ قوم کی حالت ایسی بگڑ گئی ہے۔ کہ مادر زاد ننگا ہو کر ہزارہا انسانوں کے بھرے مجمع میں ناچنا۔ ایک بڑا بھاری علمی کمال سمجھا جاتا ہے۔ اعلیٰ پایہ کے فلسفی اور علاوہ برایں کے جواز کا عدالتیں میں جا کر فتویٰ دیتے ہیں۔ پھر ایسے لوگ اسلام کے پردہ پر اعتراض نہ کریں تو کیا کریں؟

مذہب میں عقل یورپ کی درماندگی } پھر مذہبی امور میں بھی اس عقل نے یورپ کو ترقی کا کوئی اچھا نمونہ نہ دکھایا۔ ننھا سا بچہ بھی تین کو ایک اور ایک کو تین نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یورپین عقلمندوں کا ایک گروہ کثیر ہے۔ کہ اس مسئلہ کو منوانے کے لئے کروڑ ہا روپیہ صرف کرتا پھرتا ہے۔ الغرض ہمیں ماننا پڑیگا۔ کہ انسان محض عقل کے ذریعہ کامل نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ ضرور ہے۔ کہ عقل کی رہنمائی کے لئے روحانی آفتاب نمودار ہوں۔ اور الٰہی روشنی کی کرنوں سے اس کو ہدایت بخشیں۔ یعنی نجات کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسانی عقل بذریعہ الہامی نور کے جو راہیں تجویز کرے۔ ہم ان پر قدم ماریں۔

پس ثابت ہوا۔ کہ ہمارے اس دُکھ کا علاج اور اس درد کی دوا جو کہ غم و اندوہ سے نجات پانے کی خواہش کا ہماری فطرت میں موجود ہے۔ الہام الٰہی ہی ہے (باقی آئندہ)

کارخانہ بم سازی } کلکتہ میں ان دنوں بم بازی اور سازش بم بازی کا جو مرکز دریافت ہوا ہے۔ اس کے تفصیلی حالات ناظرین برقی خبروں میں پڑھتے ہونگے۔ ہمیں جب کبھی ان نابکار شرارتوں اور انارکسٹانہ سازشوں پر غور کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہمارے فکر کی رسائی عموماً ہمیشہ ایک ہی نتیجہ پر جا کے ٹھیر گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ نری تعلیمی ترقی یا سیاسی بیداری کبھی بھی خوش گوار اور ساز گار ثمرات پیدا نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اس کے ساتھ اخلاقی تربیت اور مذہبی رنگ میں امن پسندی و خدا ترسی کے پاک خیالات عام طور پر نہ پھیلیں۔ جو چیلہ اپنے نیک و بد کو نہیں سوچتی۔ اور مآل اندیشی و مصلحت بینی کی اہلیت نہیں رکھتی۔ وہ بلاشبہ ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہے۔ پس اگر رعیت خود اپنی بیماری نہ سوجھتی ہو یا وہ اس کے علاج سے معذور ہے۔ تو اب بلا تامل گورنمنٹ کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ رعایا کے دُکھ درد کو سمجھے اور اس کے مناسب حال چارہ گری کا فکر کرے۔ ورنہ خدا جانے آگے اور کیا کیا بلائیں آئے دن حاکم و محکوم کے لئے موجب مشکلات و مصائب ہوتی رہیں گی۔

ہمدردی کی زبردست لہر } ہندیانِ جنوبی افریقہ کی مصائب سے متاثر ہو کر اس وقت ابنائے ملک میں اپنے ہموطن بھائیوں کے لئے ہمدردی کی ایک زور دار رَو دوڑ گیا کہ اس سرے سے اُس سرے تک دوڑی ہوئی ہے منجملہ دیگر سرگرم کارروائیوں اور امدادی چندوں کے جو اس حضرت میں دیسی لوگوں کی دریا دلی۔ ہمت اور حب وطن کا ثبوت سمجھے جا سکتے ہیں۔ ملبا میور کی تازہ مثال خاص طور پر قابل ذکر و لائق تحسین ہے جنہوں نے پچھلے دنوں اپنی لٹرری یونین کا جلسہ کر کے اس امر کا التزام کیا ہے کہ گھر گھر بھیک سی مانگ کر کم از کم ایک روپیہ ہر کمانے والے شخص سے چندہ لیں گے۔ اس طرح امید ہے کہ وہ ہزاروں روپیہ مصیبت زدوں کی اعانت میں بھیج سکیں گے انسانی ہمدردی اور حب وطنی کی یہ سپرٹ بلاشبہ مستحق تعریف ہے۔ اس نظیر سے دیگر موقعوں اور مقامات پر بھی بہت کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اتحاد جوش کی ضرورت } تمام نیک کاموں اور ضروری تحریکوں میں ایسی ہی سرگرمی اور اخلاص درکار ہے۔ بھولے بھٹکے ابنائے جنس کو راہ راست پر لانا اور فلاح و نجات کی طرف اُن کی رہنمائی کرنا بھی ایک عظیم الشان مقصد اور انسانی ہمدردی کا بہترین کام ہے پس ہر سلیم الفہم بہی خواہ دین و ملت کو سوچنا چاہئے۔ کہ تبلیغ اسلام اور وہ بھی دنیا کی بیدار ترین و با اقبال اقوام میں کیسا ضروری فرض ہے جس کی انجام دہی کے شیریں نتائج انشاءاللہ العزیز ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق ہونگے۔ اسلئے مسلمانوں کو اب اس راہ میں سستی چھوڑ کر پوری اولوالعزمی دکھلانی چاہئے۔

اذان بند۔ نماز موقوف } معزز معاصر زمیندار کا نامہ نگار قصبہ [illegible] سے [illegible]

کہ وہاں ایک پرانی مسجد عرصہ سے خستہ حال تھی۔ مقامی مسلمانوں نے مرمت کرا کے اس میں اذان دینی اور نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ جو ہندو دوستوں کو ناگوار گزری حاکم ضلع کے بھائی کی صلاح سے مسلمانوں پر نالش دائر کر دی گئی۔ جس پر نمازی بدنصیب گرفتار ہو کر حوالات میں کر دئے گئے اور حکم ملا کہ مچلکے لکھ دو کہ مسجد میں اذان نہ دینگے۔ اور نمازیں نہ پڑھینگے جسے انہوں نے منظور نہ کیا۔ مہینہ بھر تک حوالات میں رہکر آخر نوعمروں نے تو مچلکے لکھ دیئے اور اس طرح رہائی پائی۔ مگر بوڑھوں نے منظور نہ کیا۔ اس کے بعد نمازی گرفتار ہوئے۔ ان کا چالان کیا گیا۔ مقدمہ چلا۔ سزائیں دی گئیں غرض اس قسم کے بہت سے ناگوار واقعات گزرے۔ جنہیں ہم بخوف طوالت نظر انداز کرتے ہیں۔ اگر یہ بیانات صحیح ہیں تو سخت افسوس کا مقام ہے کہ برٹش جیسی عدل گستر گورنمنٹ کے زیر سایہ رہکر اور اس روشن خیالی و رواداری کے زمانہ میں بھی رعایا کے مختلف فرقے محض اختلاف مذہبی کی بنا پر ایک دوسرے کے ساتھ اسدرجہ تنگدلی تعصب اور جفاکاری کا سلوک روا رکھیں جو نہ صرف تہذیب بلکہ نفس انسانیت کے لئے بھی موجب عار ہیں امید ہے کہ ریزیڈنسی میواڑ کے ذمہ دار حکام ضرور صحیح صحیح واقعات کی تحقیق فرما کے مظلوموں کی دادرسی کرینگے۔

اراکین مسلم لیگ کی باہمی خط وکتابت

مسٹر امیر علی کی چٹھی | ۲ سلون سٹریٹ۔ ایس۔ ڈبلیو۔ ۲۴ راکتوبر ۱۹۱۳ء

محب من مسٹر وزیر حسن۔ انتظامی اور عدالتی اختیارات کی علیحدگی کے مسئلہ کے متعلق اگر آپ کاغذات اور اپنی یادداشت میرے پاس بھیجدینگے۔ تو میں لطیب خاں اس بارہ میں مسٹر لطیف سے جو ہماری لیگ کے وائس پریسیڈنٹ ہیں گفتگو کرونگا اور فیصلہ کرلونگا۔ کہ کونسا طریقہ اختیار کرنا بہتر ہے۔ میں اس موقع پر لندن کے متعلق ایک دو باتیں اور بھی عرض کرنی چاہتا ہوں جن کی نسبت میرے خیال میں اہل ہند کے شکوک و شبہات صاف ہونے چاہئیں اس لیگ کے قائم کرنے کا یہ مقصد تھا۔ کہ وہ حکومت برطانیہ کے مرکز میں حضور ملک معظم کی مسلمان رعایا کے حقوق کی حفاظت کرے۔ اور ہر محبتی کی گورنمنٹ کے روبرو جو تمام اختیارات کا سرچشمہ ہے براہ راست مسلمانوں کی عام رائے پیش کرنے کا فرض ادا کرے یہ مقصد نہایت باقاعدگی اور غایت معاملہ فہمی سے مد نظر رکھا گیا ہے اور اس لیگ نے اُنہی طریقوں سے مسلمانوں کے قومی رسوخ و اعتبار کو ترقی دینے میں اُس سے بہت زیادہ کام کیا ہے جس قدر کہ ہمارے ہندوستانی دوست تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں۔ یا غالباً انہوں نے قدرافزائی فرمائی ہے اس لیگ نے بیانگ دہل اعلان یا اشتہار کے مصنوعی طریقے استعمال کر کے سلسلہ کے لئے گراں قدر مراعات حاصل نہیں کرائیں۔ بلکہ مسلمانوں کی ضروریات پر جمہور انگلستان اور عمال سلطنت کی توجہ مبذول کرا کر تمام دوسری جماعتوں سے زیادہ کام کیا ہے۔

اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ کہ لندن سلطنت انگلشیہ کا مرکز عصبی ہے اور یہاں ایک ایسی اسلامی انجمن نہایت ہی اہم اور مفید ثابت ہوسکتی ہے جو بہمہ وجوہ مکمل اور دانشمند رہبر کے زیر سایہ ہو۔ اگر یہاں کی لیگ کو ہندوستان سے کافی امداد نہ ملی تو اُسے بند کر دینا پڑیگا۔ اور اگر ناگزیر حالات میں ایسا کرنا پڑے تو مجھے کامل یقین ہے کہ ہمارے ہم قوموں کے لئے یہ ایک تباہ کن فعل ہوگا اس سے تمام قوم کی بے اعتباری ہو جائیگی اور یہ امر یا ثبوت کو پہنچ جائیگا کہ ہم میں قومی احساس ہے۔ نہ قوت اتفاق اور نہ ہم سلطنت برطانیہ کے مرکز میں نمایندگی کی اہمیت سے واقف ہیں۔ اگر ایک دفعہ یہ لیگ بند ہوگئی تو آپ بخوبی یقین رکھئے کہ پھر کبھی زندہ نہ ہو سکے گی۔ اور اگر اس لیگ کو قائم رکھنا ہے۔ تو اسے کافی مالی امداد ملنی چاہئے۔ اور اس امداد کے باقاعدہ اور وقت مقررہ پر ملنے کا کلی اطمینان ہونا چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انگلستان سے واپس جانے سے قبل آپ براہ عنایت اپنی کونسل کے خیالات سے مطلع فرمائینگے۔ کہ آیا وہ اس لیگ کو جو اُن کے کام کا امپیریل حصہ انجام دے رہی ہے۔ قائم رکھنے کی غرض سے باقاعدہ مالی امداد دینا چاہتی ہے یا نہیں؟

آپ کا مخلص امیر علی

اس کے جواب میں ۲۴ اکتوبر کو مسٹر وزیر حسن نے جو چٹھی لکھی تھی اس کا ترجمہ پیغام صلح مورخہ ۱۶ نومبر میں شائع ہو چکا ہے۔ (باقی پھر)

[illegible]

مُراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

انصار اللہ کی طرف سے کھلی چٹھی کا جواب کھلی چٹھی میں

بنام ابو منظور الہی سید انعام اللہ شاہ

کچھ دنوں سے پے در پے تین چار مضمون بعض بذریعہ اخبار کشمیری میگزین لاہور اور کچھ بذریعہ علیحدہ پمفلٹوں کے اظہار الحق ما و ما کے نام سے کسی بے نام و نشان نے جماعت احمدیہ میں تفرقہ ڈلوانے اور بیرونجات یا دور دراز کی جماعتوں کو غلط بیانیوں سے سخت دہوکا دینے کی ناپاک کوشش کی غرض سے گمنام شائع کئے ہیں۔ اور بہزار افسوس مذکورہ عنوان نام کے دو نو شخصوں پر ہے کہ انہوں نے کارکنان پیغام صلح کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر ان تحریروں کی تائید میں اپنے دیرینہ پوشیدہ مادہ کا اظہار کر دیا۔ اور اس لئے ہم اُن کے ایکطرح ممنون احسان بھی ہیں کہ انہوں نے صاحب اظہار ما و ما کی طرح اپنے آپ کو مخفی در کھکر جماعت کو پورا موقع دیا۔ کہ وہ انکی نسبت جو چاہے خیال کرلیں۔

ان تحریروں کے ذریعہ جو بے ادبی و ناقدردانی ایک مقدس و بابرکت وجود حضرت اقدس رشدنا و امامنا رئیس المتقین مظہر قدرت ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس (خدا تعالے کے اُنپر بے حد اکرام و انعام ہوں) کی گئی ہیں۔ وحضرت صاحبزادگان والاتبار کے خلاف شان وہتک آمیز گستاخانہ پیرایہ میں کر کے ان معصوموں کے پاک دل دکھائے گئے ہیں۔ اور اس طرح اپنے اس ناپاک فعل سے جماعت کے لکھو کہا انسانوں کو جو صدمہ رنج اور تکلیف و دیگر تشویش میں ڈالا ہے اس کے جواب میں تو:۔

ہم صرف خدا تعالے کے حضور میں دعا کرتے ہیں۔ اور دل سے سر نیاز اُس احکم الحاکمین کی بارگاہ میں رکھکر عرض کرتے ہیں کہ اس دل آزاری کا جس نے ہمارے دلوں کو بہت دکھ دیا ہے۔ خود خدا تعالے حسب فرمودہ خود واللہ عزیز ذو انتقام ایسے شخص یا اشخاص کو کھلم کھلا ایسا جواب دے کہ وہ آئندہ کے لئے موجب عبرت اور مسلمانوں کے لئے ایک نشان اور ازدیاد ایمان کا موجب ہو۔ یہ حصہ تو ہم محض خدا تعالے کے سپرد کرتے ہیں۔

لیکن۔ ایک دوسرا دہوکا ہے جس سے ممکن ہے کہ بعض ناواقف بھائی غلطی میں مبتلا ہوں۔ اس لئے ہم ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ اس سے بھائیوں کو مطلع کر دیا جاوے۔ اور وہ یہ ہے کہ ان تحریروں میں بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر کو جو صدر انجمن کے اختیارات کے متعلق ہے۔ شائع کر کے یہ دکھلانے اور غلط بیانیوں سے ثابت کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ کہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح نے انجمن کے اقتدار کو کم کر دیا ہے۔ یا کبھی کوئی ایسی کوشش کی ہے۔ یا اس کے اختیارات کچھ چھین لئے ہیں۔ اور یہ کہ الوصیتہ کے مطابق عملدرآمد نہیں ہو رہا۔

سو ہم بنابر آگاہی برادران ملت اپنے سچے اور صحیح علم کے تحت با آواز بلند اس مفسد کی افترا پردازی کا بحولہ دلقوتہ قلع وقمع کرتے ہیں اور ساری جماعت کی طرف سے معزز حضرات اراکین صدر انجمن سے مطالبہ ہے۔ کہ اس شہادت کا شائع اعلان ادا کرنا انکا فرض اور ان کے ذمے قرض ہے کہ وہ جماعت کو تفرقہ اور غلط فہمی سے بچانیکی غرض سے اس کی تصدیق یا تکذیب سے جو صورت حال ہو۔ بذریعہ قومی اخباروں کے شائع کر کے قوم کو ممنون فرمائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جن کاموں کے انتظامات و اختیارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن کے حوالے کئے تھے۔ وہ بدستور من وعن اسی طرح اور مطابق الوصیتہ آجتک انہیں اختیارات کے ساتھ انجمن سے وابستہ ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ جنکو خدا تعالے نے نہیں۔ باوجود کامل حق واختیار رکھنے کے آجتک کبھی انجمن سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ اس سال تمہیں آمدنی کیا ہوئی۔ اور خرچ کتنا ہوا۔ یا یہ کہ تمہارے پاس بقایا کسقدر موجود ہے۔ وہ تو ان باتوں سے واسطہ ہی نہیں رکھتے۔ بلکہ خود ہمیشہ انجمن کی مالی پریشانیوں کے وقت اپنی ذات سے صدہا اور ہزارہا روپیہ کی مدد دیتے رہتے ہیں۔

. . . . . . علاوہ نقد امداد کے آپنے ایک بیوہ کی جائداد انجمن کو دیدی اور لطف یہ ہے کہ انجمن کو اس بے نفس انسان پر یہاں تک اطمینانِ قلب حاصل ہے کہ اس زمین کو فروخت کرتے وقت اطلاع اور مشورہ تک حضرت سے نہیں کیا۔ اور بلا اجازت چھ ہزار روپیہ پر فروخت کر دیا۔ علاوہ اس کے قبلہ میر صاحب کے فنڈ دل میں ہمیشہ دریا دلی سے صدہا روپیہ کی مدد دیتے رہے ہیں۔ مگر خود اتنی بڑی جماعت میں کسی شخص کے ایک پیسہ کا بھی ممنون یا روادار نہیں۔ خدا کے فضل سے آپ کے شفا خانہ کی طبی آمدنی میں اللہ تعالے اتنی وسیع برکت عطا کر دیتا ہے کہ وہ آپکی تمام ضرورتوں کے لئے کافی ہے۔ اور اس معاملہ میں جو نصرت آلہی ہمیشہ سے آپ کے شامل حال ہے۔ وہ جماعت کے بڑے حصہ سے پوشیدہ نہیں۔ اور دوسری طرف اراکین انجمن بھی نہایت دیانتداری سے کام کر رہے ہیں۔ اور ہر طرح آپکی غلامی اور تابعداری کو اپنا فرض اول سمجھتے ہیں۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپنے انجمن کا اقتدار بقول مصنف ٹریکٹ اظہار ما و ما کی طرح کم کر دیا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں تو انجمن کی ابتدائی حالت تھی سارا جمع وخرچ پچیس ہزار سالانہ کے اندر اندر تھا۔ حضرت کے وصال کے بعد یوماً فیوماً تمام مدات میں ترقی ہوتی ہوتے لاکھ روپیہ سے بھی اوپر آمدنی وخرچ پہنچ گئے ہیں۔ اور اس دفعہ کا بجٹ قریب قریب پونے دو لاکھ تک کا ہے۔ ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بارہا انجمن کو اپنی گرہ سے بڑی بڑی مالی امداد دی ہے

اے نادان حیف ہے تیرے اس ناپاک حملے پر۔ کیا اس کا نام تونے اعتبار اقتدار کا کم کرنا رکھا ہے۔ اتنی بڑی جماعت میں کوئی شخص یہ ثابت نہیں کرسکتا۔ کہ کبھی کوئی امر جو انجمن نے باضابطہ حسب قرارداد مشتہرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرار دیا ہو۔ تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح نے دخل دیکر اسے مسترد فرما دیا ہو۔ حالانکہ وہ خلیفہ وقت امام ہیں جو حکم دیں کسیکو مجال عذر نہیں ہوسکتا۔

مگر معترضین کو اگر خوف خدا کا ہوتا۔ تو وہ دیکھتے کہ آپکو خلافت کے کام سے اتنی فرصت ہی کہاں ہے۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں بمشکل ۵ گھنٹے آپ بستر پر آرام فرماتے ہونگے اور وہ بھی خدا جانے کس بیداری و درد قوم و ملت کے درد کو لئے ہوئے۔

ان حالات کو وہ خوش نصیب ہی زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔ جن کو قادیان میں آپکی صحبت سے مالامال ہونے اور بار بار دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

پس ہم ایسے مضامین کے شائع کرنیوالے کو دشمن سلسلہ یقین کرتے ہوئے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ایسے تمام دشمنوں سے سلسلہ کی حفاظت فرماوے آمین۔

نوٹ:۔ مذکورہ ٹریکٹوں اظہار ما و ما کے نہایت مفصل دندان شکن جواب ٹریکٹوں کی صورت میں انجمن انصار اللہ قادیان نے بڑے خوبصورت شائع کئے ہیں جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ سکرٹری صاحب قادیان سے منگوا کر مطالعہ فرماویں۔ پس ٹریکٹوں کا جواب ٹریکٹوں میں اور کھلی چٹھی کا جواب کھلی چٹھی کے ذریعہ دیکر ہم خدا کے فضل سے سبکدوش ہوتے ہیں۔ اسکے بعد بھی اگر کوئی شرارت کسی رنگ میں ظاہر ہوگی تو اسکا جواب پھر اس کے مناسب حال دیا جاویگا۔ راقمان عبد العزیز مالک عزیز ہوٹل و محبوب عالم احمدیان و انصار اللہ لاہور

نوٹ از پیغام صلح | کھلی چٹھی بنام انصار اللہ لاہور۔ کارکنان پیغام کی بغیر اطلاع کے شائع ہوگئی تھی۔ ورنہ پیغام صلح کی پالیسی اس قسم کی مراسلات جنمیں ذاتیات کا دخل ہو۔ شائع کرنے کے بالکل خلاف ہے۔ چونکہ اس مراسلت میں کھول کر معاملہ کو بیان نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے بعض حلقوں میں یہ تکلیف کا باعث ہوئی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ راقمان کھلی چٹھی نے اُس کی تردید بھی کر دی۔ اب مندرجہ بالا مراسلت جس سے کہ کارکنان پیغام کو کلی اتفاق ہے۔ شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ احباب کو معلوم ہو جائے کہ اسمیں پیغام صلح کا کوئی قصور نہ تھا۔ اور گنجائش کسی قسم کی بدظنی کی نہ رہے اور آئندہ احباب پیغام صلح کے بدخواہوں کے چکمہ میں فوراً نہ آجایا کریں۔

باقی برقی خبریں صفحہ کالم ۲ سے آگے۔

ہندیوں کا استقلال (رپیٹر ماریٹزبرگ ۲۳ نومبر) کل ایک عام جلسہ ہوا جس میں چار پانچ ہزار ہندوستانی شریک تھے۔ نہایت جوش و خروش ظاہر کیا گیا۔ اور اس امر کی تائید میں ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ جب تک گورنمنٹ ۳ پونڈ فی کس محصول منسوخ نہ کردے اور پرامن مزاحمت کرنے والوں کے لیڈروں اور تمام ساتھیوں کو رہا نہ کردے عام ہڑتال برابر قائم رہے دو ہفتہ تک ہڑتال ملتوی کرنے کی ایک تجویز پیش کی گئی جسے نہایت سرد مہری سے سنا گیا۔ مسٹر گاندھی کے قائم مقام مسٹر پی نیڈو نے خوب جوش پیدا کر دیا تھا۔ ایک جاسوس انہیں گرفتار کرنے آیا۔ لیکن مسٹر نیڈو نے اپنی تقریر جاری رکھی۔ اور حاضرین سے استدعا کی کہ ہر قسم کی قانون شکنی سے محترز رہیں۔ اس نے محکمہ حفظ صحت کے ملازموں سے اقرار کر لیا کہ وہ اپنے کام پر رہیں گے۔ شفاخانوں اور برقی روشنی کے ملازموں کو بھی اسی طرز عمل پر کاربند ہونے کی ترغیب دی۔ لوگ مسٹر نیڈو کو کندھوں پر اٹھا کر لے گئے اس کے بعد مسٹر موصوف گرفتار کر لئے گئے۔ انہوں نے دو ہزار آدمیوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ مجھے چھڑانے کی کوشش نہ کرنا۔ ہڑتال پورے زوروں پر ہے

انتخاب واقعات ومعلومات

قسطنطنیہ کی مساجد میں برقی روشنی کی تجویز پر بقول پائونیر پرانے خیالات کے مسلمان بہت بگڑ رہے ہیں۔ مگر شیخ الاسلام کے فتوے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ پائونیر لکھتا ہے کہ مساجد مدینہ منورہ میں بھی برقی ہی روشنی ہوتی ہے۔

افواہ ہے کہ سر چارلس بیلی صاحب لفٹننٹ گورنر صوبہ بہار و اڑیسہ بانکی پور سے سخت بیزار ہیں۔ ان کا منشاء ہے کہ بنارس کو صوبہ مذکور میں شامل کرکے اس کا دار الصدر بنا دیں۔ بنارس والے خوش ہیں۔ بلکہ برائے نام قیمت پر بہت سی زمینیں دینے کا بھی وعدہ کرتے ہیں۔

دہلی میں قطب صاحب کی لاٹھ سے مقبرۂ صفدر جنگ تک بجری کی سڑک تیار ہوگئی ہے۔ اور وہاں سے شہر تک آئیگی :۔

آنریبل مسٹر علی امام ممبر گورنمنٹ آف انڈیا ۲۰ نومبر کو شملہ سے روانہ ہوکر ۲۱ نومبر کو بانکی پور پہنچے۔ دو روز وہاں ٹھہر کر کلکتہ جائیں گے۔ پھر بانکی پور واپس آجائیں گے۔ اور ایک ہفتہ قیام فرما کے ۴ دسمبر کو روانہ دہلی ہونگے۔

مس ماڈ ایلین کے منیجر نے مدراس میں کہا ہے کہ ہماری کمپنی بنگلور وغیرہ اس وقت تک نہ جائیگی جب تک وہاں کے لوگ ہر تماشے کے لئے کم از کم ۵ سو پونڈ (یعنی ۷ ہزار روپیہ) کی گارنٹی نہ دیں۔

مسلمانان ریاست پونچھ کی شکایات صاحب رزیڈنٹ کشمیر نے از راہ عنایت اپنی توجہ مبذول فرمائی ہے اور راجہ صاحب نے صاحب رزیڈنٹ کے مشورہ سے ایک حد تک مسلمانان ریاست کی شکایتوں کو رفع کر دیا ہے۔ سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ ریاست نے خواجہ حبیب جو کو اب واپس بلا لیا ہے جو ریاست سے بلا وجہ معقول خارج کر دیئے گئے تھے۔ اگرچہ ممکن ہے کہ مسلمانوں کی تمام شکایتیں رفع اور ان کے تمام مطالبات پورے نہ ہوئے ہوں تاہم مسلمانوں کے ایک عام جلسہ میں شکر گزاری کا اظہار ہونے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ راجہ صاحب ممدوح کی نگاہ شفقت اپنی ریاست کے مظلوم مسلمانوں پر پڑنے لگی ہے۔ اور اس لئے کامل توقع کی جاتی ہے کہ اگر ان کی کچھ جائز شکایتیں ابھی باقی ہیں۔ تو آئندہ وہ بھی رفع ہو جائیں گی۔

چوہوں کی تجارت کلکتہ میں ایک بنگالی چوہوں کی تجارت سے خوب فائدہ اٹھا رہا ہے۔ وہ دو دو پیسہ کو چوہے خرید کر ان کی کھالیں جرمنی کو روانہ کرتا ہے اور وہاں ان کے دستانے بنائے جاتے ہیں سیکڑوں آدمی چوہے پکڑ پکڑ کر اس کے پاس پہنچا دیتے ہیں۔ اس تجارت کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہوگا کہ کلکتہ طاعونی جراثیم سے بھی پاک ہو جائے گا۔

روس کی فوج اخبار ٹائمز کو پایہ تخت روس سے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ وزیر جنگ نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ لوگ جن کی فوجی ملازمت کی مدت ختم ہوگئی ہے اخیر جنوری تک اپنے فرائض سے سبکدوش نہ کئے جائیں۔ اور گمان غالب ہے کہ اس کی وجہ وہ خوف ہے جو بلقان میں آئندہ تیسری جنگ کھڑی ہونے سے بڑھتا جاتا ہے کیونکہ اب تک یہ کسی کو معلوم نہیں کہ اس سرزمین میں امن و سکون کب تک قایم ہوگا۔

تازہ ایجاد جرمنی کے ایک پروفیسر ہابر نامی نے ایک جدید قسم کی سیٹی ایجاد کی ہے۔ جس کا نام فائر ویمپ وسل رکھا گیا ہے۔ کانکنوں کو آتشزدگی کے خطرہ سے آگاہ کرنا۔ اس ایجاد کا منشاء ہے۔ اور یہ قیصر جرمنی کی ہدایت پر ایجاد کی گئی ہے۔ قیصر موصوف نے ... تجربہ بھی ملاحظہ فرمایا ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ ... آدمیوں کی جانیں بچ سکیں گی۔ سیٹی کان میں لگی رہتی ہے۔ اور جب تک اس کے اندر کی ہوا صاف رہتی ہے۔ اس سے ایک شیریں سریلا آواز نکلتی رہتی ہے۔ لیکن جب ہوا میں ایک فی صدی بھی کوئی ہولناک گیس شامل ہو جاتی ہے۔ تو اس کی آواز کا سلسلہ ٹوٹنے لگتا ہے پھر جب گیس کی مقدار ۵ فی صدی تک پہنچ جاتی ہے۔ تو بار بار تیز تڑاقے کی آواز نکلنے لگتی ہے۔ جس سے کان میں کام کرنے والوں کو خطرہ کا علم ہو جاتا ہے ✤

بڑھاپے میں جوانی "ہندوستان" میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ بھائی الوپ سنگھ ساکن موضع ... ضلع کرنال کی عمر ۹۵ سال کی ہے مگر بیس میل تک پیادہ سفر کر سکتے ہیں اور ۱۵ سیر بوجھ بھی اتنی دور باسانی اٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ برتن کو زانوؤں میں دبا کر پندرہ یا ۱۶ سیر دودھ دینے والی بھینس کو دوہ سکتے ہیں۔ ایک من پختہ وزن کو پانچ منٹ تک زمین سے اونچا اٹھا سکتے ہیں۔ چار فیٹ گہرے پانی بہتے ہوئے میں آپ زور آزمائی سے عبور کر سکتے ہیں۔ چار سیر پختہ دودھ بھینس کی دھاریں چپٹ کر جاتے ہیں۔ یہ کام چار سیر دودھ کٹورہ میں ڈالکر پینے سے زیادہ مشکل ہے۔ آدھ سیر سے تین پاؤ پختہ تک گھی پی جاتے ہیں۔ دانت بالکل درست ہیں۔ سخت سے سخت چیز چبا لیتے ہیں اگر جوان آدمی کا ہاتھ پکڑ لیں تو چھڑانا مشکل ہو جائے۔ ان کے جسم پر ایک بھی جھری نہیں ہے وہ ان ... آنکھوں سے ملکر چاول نکال سکتے ہیں۔ صرف بال سفید ہیں۔ جس سے کہن سالگی کا شک ہو سکتا ہے۔ ان کی خوراک دودھ اور لسی رہی ہے۔ جب تک پیٹ بھر کر لسی نہ پی لیں۔ تسکین نہیں ہوتی نشہ کی چیزوں سے محترز رہے۔ آپ کے دو بڑے بھائی جو ان سے زیادہ عمر کے تھے۔ چلتی پھرتی حالت میں فوت ہوئے :۔

نرالی رسوم :۔ سیام میں ایک رسم ایسی پائی جاتی ہے جس کی نظیر اطراف عالم میں مشکل سے ملے گی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ شاہی خاندان میں قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہے۔ کہ پٹ رانی راجہ کی سگی بہن ہوتی ہے۔ راجہ کی تخت نشینی پر اس کی سب بہنیں اس کی رانیاں سمجھی جاتی ہیں۔ وہی راجہ تخت نشین ہوتا ہے۔ جو راجہ کی سگی بڑی بہن کے بطن سے پیدا ہوتا ہے عوام الناس بھی اس رسم کی پیروی کرتے ہیں۔ یعنی اپنی سگی بہنوں سے شادی کر لیتے ہیں یہ رسم سیامی سوسائٹی میں معیوب نہیں سمجھی جاتی۔ اہل سیام کی رسوم ازدواج ہندوؤں سے بالکل مختلف ہیں کیونکہ ہندوؤں میں خالہ پھوپھی ماموں چچا کی بیٹیوں کے ساتھ بھی ازدواج معیوب و مذموم اور ناجائز ہے۔ سگی بہنوں کے ساتھ مناکحت کا تو کیا مذکور ہے۔ اہل سیام کریہہ منظر بدبودار حشرات الارض اور سمندری کیڑے جن کے دیکھنے سے دحشت ہوتی ہے۔ اور ہندو مسلمان ان کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھا لیتے ہیں۔ چٹ کر جاتے ہیں۔ کسی قسم کا جنگلی چوہا کوڑا اہل سیام کو مل جائے تو ان کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لذیذ ترین اشیائے خوردنی ہیں کیونکہ اس میں چربی ہے۔ ہندوؤں میں بے شمار فرقے ایسے ہیں۔ جو حرکے گوشت کھاتے ہی نہیں۔ اور جو کھاتے ہیں۔ تو حلال کئے ہوئے یا جھٹکا کئے ہوئے بہیمۃ الانعام یا طیور کا گوشت جو دنیا کی مہذب متمدن اور شریف اقوام بطور خوراک کے استعمال کرتی ہیں۔ مگر مردار کے نزدیک تو کوئی بھی نہیں جاتا۔ حق تو یہ ہے۔ کہ اہل سیام باعتبار خورد و نوش کے ہندوستان کے بھنگی۔ چماروں سے بھی گئے گزرے ہیں کیونکہ بھنگی تو مرے گائے بھینس وغیرہ مردہ جانور کھاتے ہیں جو تازہ مرے ہوں اور ان کے گوشت میں سڑاند نہ پیدا ہوئی ہو۔ مگر سیامی ہر مردہ چیز گلی سڑی تک چٹ کر جاتے ہیں۔ سیامی کبھی برتنوں کو نہیں مانجھتے خواہ ان سے کیسی ہی بدبو اور تعفن آوے۔ ہندو اپنے کھانے پینے کے برتنوں کو ہر ایک موقعہ پر استعمال کرنے کے بعد صرف دھونے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ان کا مانجھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ باوجودیکہ ہندوؤں اور سیامیوں کی رسم و رواج طرز بود و باش اور قوانین مناکحت میں زمین و آسمان کا فرق ہے پھر بھی بعض لوگ ان کو وطن خیال کرتے ہیں۔ کہ اہل سیام کا کھان پان شدہ پوتر اور رسم ...

کا اپنی برادری میں خیر مقدم کرنے کو تیار ہیں۔ اور ان سے چھوت چھات غیر ضروری خیال کی جاتی ہے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ اس کے برعکس ہے۔ (نامہ نگار زمیندار)

ملتان میں لحم البقر کی فروخت کے قواعد راجپوت گزٹ لکھتا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے صاحب ڈپٹی کمشنر ملتان نے وہاں گئو مانس کی فروخت کے حسب ذیل قواعد بنائے ہیں (۱) یکم نومبر ۱۹۱۳ء کے بعد کسی شخص کو بلا حصول لائسنس جس کے لئے کوئی فیس نہیں لی جائیگی۔ ملتان شہر میں کچا یا پکا ہوا گئو مانس فروخت کرنے کی اجازت نہ ہوگی (۲) حصول لائسنس کے لئے تحریری درخواست کی جائے پہلے لائسنس کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۱۳ء کو ختم ہو جاوے گی۔ اس کے بعد سال بسال لائسنس کی تجدید ہو سکے گی۔ (۳) شہر کے اندر گئو مانس کھلا ہوا نہیں بلکہ ڈھانپ کر لانا چاہئے۔ (۴) وہ شہر کے تمام راستوں سے نہیں بلکہ شہر کے اندر مقرر کردہ خاص راستوں سے لایا جائے (۵) ۱۵ اکتوبر۔ ۱۵ اپریل وہ شہر میں صبح ۷ بجے سے پہلے اور سال کے باقی دنوں میں صبح ۸ بجے سے پیشتر لایا جائے۔ (۶) جو لوگ نومبر کے بعد کچا یا پکا ہوا گئو مانس مقررہ قواعد کے خلاف فروخت کرینگے۔ ان پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ اور ان کو سزا دی جائے گی۔ جو ۶ ماہ تک قید سخت اور ۲۰۰ روپیہ تک جرمانہ کی ہوگی ✤

مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم۔ انصار اللہ کی چٹھی کے ساتھ میرا یہ نوٹ شائع کر دیں۔ ۱۲ نومبر کے پرچہ میں ایک کھلی چٹھی میری طرف سے شائع ہوئی ہے اسمیں میں نے اظہار الحق ٹریکٹوں کی شرکت سے انکار کیا تھا۔ اور ساتھ ہی لکھا تھا کہ اکثر باتیں اس کی سچی ہیں جہاں تک میرا علم ہے۔ اس فقرہ کی موجودگی میں انجمن انصار اللہ نے اپنے ٹریکٹ خلافت احمدیہ میں میری نسبت لکھا ہے۔ کہ میں نے ان کے مضامین سے اپنا اتفاق ظاہر کیا ہے یہ بات غلط ہے سیدی و مولائی حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے بارے میں جو کچھ اظہار الحق والے نے لکھا ہے مجھے اس سے ہرگز ہرگز اتفاق نہیں (محمد منظور الٰہی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار چھپتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۳۳

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اخبار پیغام صلح لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپیہ طلباء سے ۴ روپیہ)

جلد ۱ | لاہور۔ یک شنبہ مؤرخہ ۳۰ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق یکم محرم الحرام ۱۳۳۲ھ ہجری | نمبر ۶۰

تازہ برقی خبریں

فساد و خونریزی (ڈربن۔ ۲۵ نومبر) آج ناٹال کے جنوبی ساحل پر ایلیزیا میں ہندوستانیوں نے نقض امن کیا۔ پولیس سے مقابلہ ہوا۔ تین ہندوستانی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔ زولولینڈ سے بھی خبر آئی ہے۔ کہ وہاں کے ہندوستانی ہڑتالیوں میں کسی قدر شورش برپا ہے۔ انہوں نے اومینزانٹو میں جاگیر کے منیجر پر حملہ کیا۔ اور ایک ریل گاڑی پر سنگباری کر کے کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔

محکمہ صفائی میں ہڑتال (پیٹرمارٹزبرگ۔ ۔) کل محکمہ صفائی کے ۵۰ ملازموں کو ۱۰ اسٹلنگ جرمانہ یا ۱۰ روز کی قید کی سزا دی گئی تھی۔ آج انہیں پھر کام پر واپس آنے کا موقعہ دیا گیا۔ مگر انہوں نے انکار کیا اس لئے جیلخانہ بھیج دیئے گئے۔ جب ان کو لے جا رہے تھے۔ تو ان کے ہم وطن زور شور سے نعرہ ہائے مسرت بلند کر رہے تھے۔

کثرت امداد۔ آج سہ پہر کو بہت سے ہڑتال نہ کرنے والوں پر حملہ کر کے ان کی خوب درگت بنائی گئی۔ ہڑتالیوں کو دوسرے پیشوں سے بھی جو اب تک ہڑتال سے بے تعلق تھے۔ بہت سی مدد مل گئی ہے۔ ہندوستانی ملازمان ریلوے بھی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہڑتال کرتے رہتے ہیں۔ ہڑتالیوں کی خوراک دینے کے لئے سرمایہ بکثرت وصول ہو رہا ہے۔ اور تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت یہاں کے سرمایہ کی مقدار پانچ ہزار پونڈ ہے۔

گرفتاری ڈربن کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اخبار انڈین اوپینین کے قائم مقام ایڈیٹر مسٹر البرٹ ویسٹ کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اخبار مذکور کے مملوکہ مزرعہ میں ہندوستانی پابند معاہدہ مزدوروں کو پناہ دی۔

قاتل پکڑا گیا (قسطنطنیہ ۲۶ نومبر) صدر اعظم محمود شوکت پاشا مرحوم کے قاتلوں میں سے ایک شخص تو اقلی مصطفیٰ جس کی نسبت بحالت روپوشی سزائے موت کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ روسی افسران قنصل خانہ کی رضامندی سے روسی جہاز پر سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ روسی سفیر نے بذات خود حاضر ہو کر صدر اعظم کے روبرو اس غلط بیانی پر اعتراض کیا۔ کہ قیدی ایک معمولی مجرم ہے۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ قیدی واپس اور عظیم بے افسر پولیس برخاست کیا جائے۔

جلسہ عام کی تجویز۔ (بمبئی۔ ۲۶ نومبر) بمبئی ساؤتھ افریقن کمیٹی معاملات پر غور کرنے کے لئے اہل شہر کا ایک جلسہ عام منعقد کرے گی۔ ہز ہائینس آغا خاں نے جو انگلستان سے واپس تشریف لا رہے ہیں۔ اس جلسہ کی صدارت منظور کر لی ہے۔ اور جلسہ ۷ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

مصیبت زدگان کی اعانت (بمبئی ۲۶ نومبر) دلا لان پنبہ اور مقدمول کی ایسوسی ایشن نے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ مصیبت زدگان سیلاب پالیتانہ کے سرمایہ کا باقی ماندہ روپیہ جس کی مقدار گیارہ ہزار روپیہ ہے۔ مصیبت زدگان جنوبی افریقہ کے سرمایہ امداد میں دیدیا جائے۔

اور ہی کچھ (پیٹرمارٹزبرگ۔ ۲۷ نومبر) نٹال پولیٹیکل لیگ کے چیرمین نے ایک ملاقات میں کہا کہ ہم منسوخی ٹیکس کی طرفدار نہیں۔ کیونکہ موجودہ شورش اسی ایک بنا پر تو نہیں یہ تو محض ایک بہانہ ہے اور اصل مدعا اور ہی کچھ ہے۔ یہ ٹیکس اڑا دیا گیا تو فوراً ہی دیگر حقوق کا مطالبہ کیا جائیگا۔ (بعد کی خبر) تحقیقات فرو سوا ہو جاتی ہے۔

تردید افواہ۔ (لنڈن۔ ۲۵ نومبر) ولایت میں اس افواہ کی کہ لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند عہدہ سے مستعفی ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تردید کی گئی ہے۔ اس بارہ میں امپیریل گورنمنٹ کو کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ خواہ افواہ مذکور کی اصلیت کچھ بھی ہو مگر وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ پس ان کے جانشین کے بارہ میں ہر قسم کے قیاسات قبل از وقت ہیں۔

ہولناک ہنگامہ (ڈربن۔ ۲۵ نومبر) اسپرنگ اسٹیشن (اسپرنسرا) میں جو نٹال کے جنوبی ساحل پر واقع ہے۔ ہندوستانیوں کا پولیس سے مقابلہ ہوا۔ تین ہندوستانی مقتول اور ۲۰ مجروح ہوئے۔

ہڑتال کی ترقی۔ نیٹال کے نیشکر گاہوں میں ہڑتالوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جس سے چھوٹے چھوٹے ہنگامے ظہور میں آ رہے ہیں۔ ہڑتال زولولینڈ کے کارخانجات قندسازی میں بھی سرایت کر رہی ہے۔

رہائی (وکٹوریہ برٹش کولمبیا۔ ۲۵ نومبر) ۳۹ ہندو جو جلاوطن کئے جانے والے تھے۔ ان میں سے ۳۵ چیف جسٹس کے حکم سے رہا کئے گئے۔ کیونکہ چیف جسٹس کے خیال میں ایشیائی تارکان وطن کے بارہ میں گورنمنٹ کی کارروائی ان اختیارات سے جو پارلیمنٹ نے اسے دیئے ہیں متجاوز ہے۔

مشورہ (کیپ ٹاؤن۔ ۲۵ نومبر) جنرل سمٹس لارڈ گلیڈسٹون سے مشورہ کرنے پریٹوریہ گیا ہے۔ جس کے بعد وہ نیٹال جا کر ہندوستانیوں کے مسئلہ اور حالات موجودہ کے متعلق بذات خود کارروائی کرے گا۔

ملاقات۔ رپورٹر کے قائم مقام سے جنرل بوتھا نے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ گورنمنٹ کچھ چھپانا نہیں چاہتی۔ اور اس نے خود تحقیقات کی ہے۔

اخراج۔ (ڈربن۔ ۲۴ نومبر) سرکاری وکیل نے بعض ہندوستانی ہڑتالیوں کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا ہے۔ کیونکہ محافظ تارکان وطن کا ارادہ ہے کہ ان سے معاہدہ فسخ کر کے انہیں خارج کر دیا جائے۔ بعض حالتوں میں ہندوستانیوں کی بہت بڑی تعداد کو خارج کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

داخل جیل جنوبی ساحل پر گو سکون ہے۔ تاہم حالت متزلزل ہے۔ بعض مقامات پر جھگڑے ہوئے اور کچھ گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔ مسٹر پولک ڈربن جیل میں داخل کر دیئے گئے۔ ان کی ضمانت نامنظور ہوئی۔ ڈربن میں صدہا قیدی ہنوز موجود ہیں۔ بعض احاطوں کو بطور جیل استعمال کیا جا رہا ہے۔

منصفانہ سلوک کی درخواست۔ ڈربن ڈوئیژنل یونٹ ایسوسی ایشن نے بالاتفاق ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ آیندہ اگرچہ کسی ہندوستانی کو جنوبی افریقہ میں نہ آنے دینا چاہئے۔ تاہم جو ہندوستانی پہلے سے یہاں موجود ہیں۔ ان سے منصفانہ سلوک واجب ہے۔ اور ان کی واجبی تکالیف دور کر دی جائیں۔

تردید (کیپ ٹاؤن۔ ۔) ہندوستان وغیرہ میں ہندیان جنوبی افریقہ پر تشدد کی مبالغہ آمیز خبروں کے مشتہر ہونے سے یہاں جو ناگوار اثر پیدا ہوا تھا۔ وہ لارڈ گلیڈسٹون اور دزرا کی تردید پر اعتماد نہ کرنے سے اور بھی بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں سرکاری اور ہر قسم کے انکار تشدد کو بے وقعتی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ خود مسٹر پولک کے سامنے [illegible]

تلی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جو الزامات ہندوستان میں مشتہر کئے گئے ہیں ان میں سے ایک بھی اب تک صحیح ثابت نہیں ہوا۔

سنسنی خیز تلاشیاں۔ (کلکتہ۔ ۲۶ نومبر) بم فیکٹری کے متعلق مشرقی بنگال میں تلاشیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ قصبہ کورگیرام میں پولیس نے مسٹر پی کے بوس نامی پلیڈر کے ہاں تلاشی لی۔ اور کمیلا میں مسٹر ایس کے سین سابق ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے گھر کی تلاشی ہوئی۔ مگر دونوں جگہ ایسی کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی۔ جس سے سازش مجرمانہ کا تعلق پایا جائے۔

مقدمہ ایکٹ اسلحہ۔ (۔ ۔) پچھلے دنوں جو تبتی نوجوان خلاف قانون ریوالور رکھنے اور تبت پہنچانے کی علت میں پکڑا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں پولیس نے کیلے نام ایک اور لڑکا گرفتار کیا ہے۔ جو روپوش تھا کہتے ہیں۔ کہ اس نے کلکتہ میں کئی ریوالور خریدے تھے۔ اور جب نام پتہ پوچھا گیا۔ تو فرضی نام بتلا کر پولیس کی گرفت سے نکل گیا تھا۔ آخر اب قابو آ ہی گیا۔ اور پولیس نے اس کا چالان کر دیا ہے۔

دردناک ہلاکت (۔ ۲۵ نومبر) مسٹر آر۔ ایچ لینتوار نے اپنی بیوی کو جو تیس سال سے رفیق تھی۔ آج صبح کسی خانگی نزاع پر گولی سے مار ڈالا اور بعد میں خودکشی کرنا چاہتا تھا۔ کہ پکڑا گیا۔

ہز ایکسیلنسی بانکی پور میں (۔ ۲۶ نومبر) پیر کی صبح کو بانکی پور

اور اشتباہ میں گرفتاری میں ہیندرا اور راشتوتوش نام دو بنگالی نوجوان پکڑے گئے۔ وہ سٹیشن پر منڈلاتے پھر رہے تھے۔ اور اپنی وہاں موجودگی کا کوئی معقول سبب نہیں بتلا سکے۔ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوئے تو ایک نے بتلایا۔ کہ مشرقی بنگال سے آیا ہوں۔ دوسرے نے کہا۔ کہ ۲۴ پرگنہ سے۔ ہم بنارس گئے تھے۔ اور متلاشی روزگار ہیں۔ پولیس انکی مزید تفتیش کر رہی ہے۔

باغیانہ پرچے (۔ ۔) حضور وائسرائے کی رونق افروزی بانکی پور کے ضمن میں یہ بھی خبر لگی ہے۔ کہ بہار انجینرنگ سکول کے احاطہ میں کچھ پرچے شورش انگیز مضمون کے پائے گئے ہیں۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔

مشہور مقدمہ قتل (الہ آباد۔ ۲۶ نومبر) بستی کے قریب چلتی ٹرین میں مس مرفی کو قتل کرنے کا مقدمہ سکھ موچی پر کل رائے بہادر سریش چندر رائس ایڈیشنل جج گورکھپور کی عدالت میں شروع ہو گیا ہے۔ دو وکیل ملزم کے پیروکار ہیں۔ مقدمہ چل رہا ہے۔

اسکندریہ سے بندر سعید میں سپاہ کی آمد! (قاہرہ۔ ۲۴ نومبر) (۱۵۰۰) بلوچاکٹس یعنی نیلی وردی والی فوج ہفتہ کے روز اسکندریہ سے بندر سعید پہنچی سٹیشن پر اسے اپنی ہی جمعیت آ ملی۔ اور کل سپاہ نے مل کر بارکوں کی طرف کوچ کیا۔ وہاں ان کو ضیافت دیجائیگی۔ اور یہیں لارڈ کچنر تمام سپاہ کا ریویو فرمائیں گے۔

بمبئی میں پچھلے جمعہ کو ایک یورشین کرسچین لیڈی ایٹر سنت سیمن ساکن مدراس اپنی رضا و رغبت سے دفتر انجمن ضیاء الاسلام میں آ کر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ مولوی نور الحسن صاحب نے کلمہ شریف تلقین کیا۔ اسلامی نام فاطمہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۱۳ء نمبر ۶۰

ضرورتِ مذہب

نمبر ۳

اس سے پہلے ہم دکھا چکے ہیں کہ :-

اوّل- انسان کے لئے دو لمبی زندگیاں مقدر ہیں- اور کہ پہلی زندگی **دار الابتلاء** ہے- جس کا پھل انسان کو اسی دنیا میں ملنا شروع ہو جاتا ہے- اور آخری زندگی میں کامل درجہ تک پہنچ جاتا ہے

دوم- فطرت انسانی میں ہر ایک قسم کے غم و الم سے نجات پانے اور رکامیاب ہونے کی ایک خواہش ہے-

سوم- اس فطری خواہش کے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو اسباب مہیا کئے ہیں- اوّل **عقل** انسانی دوم **الہام ربانی**- اور نجات کامل کے لئے ان دونوں کی موجودگی لازمی ہے-

ہم نے دکھایا تھا کہ جب تک **روحانی آفتاب** اپنی کرنوں کے ساتھ آسمان سے طلوع نہ کرے عقل انسانی بالکل مکدر حالت میں رہتی ہے اور انسان کے لئے کامل نجات کا موجب نہیں ہو سکتی-

اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ سے انسانی بہبودی کے لئے الہام نازل کرتا چلا آیا ہے- جس طرح کوئی زمانہ بغیر اس **جسمانی سورج** کے خالی نہیں رہا اسی طرح آفتاب روحانی بھی ہر زمانہ میں جب **روحانی رات** اپنا زمانہ گذار چکے ضرور طلوع کئے جاتے ہیں- تا انسان کو تاریکی ضلالت کے دکھوں سے بچائیں- اور ترقیات کے قابل بنائیں- چنانچہ اس امر کی شہادت تاریخ زمانہ دے رہی ہے- وید کے پاک رشی اور حضرت **رام چندر جی** مہاراج اور حضرت **کرشن جی** مہاراج علیہم الصلوٰۃ والسلام **ہندوستان** میں حضرت آدم علیہ السلام باغ **عدن** اور **لنکا** میں حضرات **نوح ابراہیم** اور آپ کے سلسلہ پاک کے تمام انبیاء حضرات موسیٰ عیسیٰ اور غیرہما علیہم الصلوٰۃ والسلام ملک مصر اور شام میں اور بالآخر حضرت حضرت **محمد مصطفیٰ** احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عرب** کی خشک وادیوں میں اس کی **شہادت دی**- اور خود اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو کر **شمس روحانی** ہونے کا دعویٰ کیا- اور ایک دنیا کو اپنی وحی الٰہی کی شعاعوں سے **جگمگا دیا** یہاں تک کہ وہ جو باطنی اندھے تھے- دیکھنے لگے اور شنید دید میں بدل گئی اور سب کے سب ان پاکان خدا کی تصدیق و حمایت میں جان تک لڑا دینے کو کھڑے ہو گئے-

ان پاکباز ان جہان میں سے رسول عربی (صلعم) کے آفتاب سے منور ہونے والے کہ جن کی تعداد بیشمار ملہم ربانی ہو گزرے ہیں- اور اب بھی کوئی شہر خالی نہیں- جہاں یہ پائے نہ جاتے ہوں- ان میں سے ایک خواجہ خواجگان حضرت **معین الدین** صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ مئے عرفان سے بیخود ہو کر بے ساختہ فرماتے ہیں ؎

دم بدم روح القدس اندر معینی می دمد
من نمی گویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

پھر اس حال میں جب کہ دنیا میں ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا- ایک مرد خدا اٹھا- اور بفضلہ تعالیٰ اس نور روحانی سے جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب سے نکلکر اس کے پاک دل کو روشن کر دیا تھا- لوگوں کو آگاہ کیا- اور ملہم ربانی ہونے کا دعویٰ کیا- اور دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

بلکہ واضح ہو کہ سورج کی بھی انسان کو نور ہی دکھائی دیتا ہے- اور مجھ

اس نے اس نور کی دنیا کو شہادت دی- اس پر خود الہام ہوئے اور ہم شاہد ہیں- کہ وہ اپنے اس دعوے میں سچا ثابت ہوا- وہ فرماتا ہے ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

اس نے ہمیں بتایا کہ صرف عقل کے ذریعہ انسان نجات نہیں حاصل کر سکتا- پس الہام جو **دین** ہے اس کو مقدم کرو اور عقل جو **دنیا** ہے اُسے اس کے پیچھے لگاؤ یعنی **دین کو دنیا پر مقدم کرو**- اور اس میں بھی اس نے پاک تعلیم قرآنی کی تائید فرمائی- جس میں کہ ارشاد ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ **فَمَنْ یَّبْتَغِ** غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ کہ سوائے الٰہی دین یعنے اس دین **کے جو الہام** کے ذریعہ آتا ہے- اور جو **اسلام** ہے- جو کوئی اور راہ تجویز کر کے اس پر **عامل ہوگا- وہ بسبب خلافِ قانونِ الٰہی ہونے کے اس کا پھل نہ پاویگا**- بلکہ خسارہ میں رہیگا-

پس کیا عقلاً اور کیا تاریخ کی شہادت سے اور کیا ان پاک باز صادقوں کے فرمان کے مطابق اور کیا اس چشم دید مشاہدہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ **الہام الٰہی سے ہی نجات انسانی ہے** لیکن اب **سوال** یہاں پیدا ہوتا ہے- وہ یہ ہے کہ مختلف مذاہب اپنی تعلیم کے الہامی ہونے کے مدعی ہیں- پھر ہم ان میں سے **کس کی پیروی کریں؟** اور کس کو چھوڑیں؟

الجواب- یہ ایک ایسا اہم سوال ہے- جس کا جواب ہر ایک مذہب کے پیرو پر واجب ہے- اس لئے ہم ذیل میں اس کے متعلق کچھ **عرض کرینگے** واضح رہے- کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے- ہم یہ پہلے دکھا چکے ہیں- کہ وہ **پھل** جو انسان کسی مذہب کے ذریعہ حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے- **کامل نجات ہے** یعنی گناہ سے (جس کا نتیجہ دکھ اور غم ہوتا ہے) مخلصی اور **رضائے الٰہی** کی راہوں پر عمل کر اللہ کی ذات میں فنا ہو جانا جسے دوسروں لفظوں میں بہشتی زندگی کہتے ہیں- جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے- یہ پھل مل نہیں سکتا- جب تک کہ الہام انسان کی رہنمائی نہ کرے- اور الہام الٰہی کو انسان مان نہیں سکتا جب تک **خدا پر ایمان نہ ہو**- پس کامل نجات کے حصول کے لئے ضروری ہوا- کہ اوّل انسان کا اللہ پر ایمان ہو- اور ایمان بھی یقینی اور پھر اللہ کی کتاب پر اور اس کے پاک رسولوں پر اور اس پاک رسول تک اس کے لانے والوں تک- کیونکہ جب یہ ایمان پختہ ہو تو پھر نیک عمل کی توفیق انسان کو مل سکتی ہے- جس سے کہ یہ کامل نجات حاصل کر سکتا ہے- اگر ایمان نہیں تو یہ بڑے بڑے صحیفے اور کتب بھی انسان کے لئے سکینت کا موجب نہیں ہو سکتیں- ایسے عالم کا نجات ہے- کیونکہ عمل بغیر ایمان کے ناممکن ہے- مثلاً کونین ایک عام دوائی ہے- جن لوگوں کو ایمان نہیں- کہ یہ بخار کے لئے مفید ہے- خواہ آپ کتنی ہی انہیں ترغیب دیں- وہ کبھی اُسے استعمال نہیں کریں گے- لیکن جن لوگوں کو ایمان ہے- کہ اس کے اثر سے بخار ضرور اُتر جائیگا- وہ بغیر ڈاکٹر کے مشورہ کے بھی بڑی بڑی مقداروں میں اُسے استعمال کرتے رہتے ہیں- پس ثابت ہوا کہ حقیقی خیر عمل کی ایمان ہی ہے- لیکن ہم نے اوپر ثابت کیا ہے- کہ اصل پھل کسی مذہب کا **نجات کامل** ہے- اور یہ بھی دکھایا ہے کہ نجات کامل الٰہی قانون پر قدم مارے بغیر یعنی عمل بغیر انسان حاصل نہیں کر سکتا- اور نیز یہ کہ الٰہی قانون پر قدم مارنا یا عمل کرنا بغیر ایمان **کامل کے** ناممکن ہے- پس ثابت ہوا کہ وہ کسوٹی جس پر کہ کسی مذہب کی صداقت پرکھی جا سکتی ہے- یہ دیکھنا ہے کہ وہ کس درجہ تک انسان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان قایم کرتا ہے- یہی وہ معیار ہے- جس پر کسی مذہب کا حق و باطل ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے- پس اس ترازو کو ہاتھ میں لیکر ہم اب مختلف مذاہب کو تولیں گے اور دکھائیں گے- کہ سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب اس پر پورا نہیں اتر سکتا- ہمارا یہ دعویٰ ہے- اور ہم اس کو علی الاعلان ظاہر کرتے ہیں- اور باقی سب مذاہب کے پیروؤں کو پکار کر کہتے ہیں وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ

آئے دن ہم یہ شکایت سنتے ہیں- کہ مذاہب کے پیرو ترقی نہیں کر سکتے اور عقل پر بھروسہ کرنیوالے ان پر سبقت لے جاتے ہیں- اس کی وجہ یہی ہے کہ مذہبی لوگوں کا ایمان کمزور ہے- عقل پرست لوگ کم سے کم دنیا کی یقین رکھتے ہیں- اور سائنس کے مطابق عمل کرتے ہیں- اور بعض اوقات اس جستجو میں وہ ان ثمرات سے فایدہ بھی اٹھا لیتے ہیں- جو کہ دنیا کے کان میں الہام کے ذریعہ کسی وقت نفخ کی گئیں تھیں- اس لئے وہ بموجب عمل کے پھل حاصل کرتے ہیں- کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی ضد اور کسی کی پچ تو ہے نہیں- جو اس کے بنائے ہوئے قانون پر عمل کریگا- وہی فائدہ اٹھائیگا- برخلاف اس کے مذہبی آدمی عقل کو تو بالکل معطل کر دیتے ہیں- اور اللہ پر ایمان کامل نہ ہونے کی وجہ سے الہام الٰہی جو عقل کل کا نتیجہ ہوتا ہے اس پر بھی عمل نہیں کرتے- پس وہ گرائے جاتے ہیں ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے ہوئے

نتیجہ یہ ہے- کہ ظاہر بیں اس سارے تنزل کا الزام مذہب کے ذمہ لگایا جاتا ہے- اور اس مشاہدہ کو مذہب کے خلاف لوگوں کو اکسانے میں استعمال کر لیا جاتا ہے- دنیا کی دیکھا دیکھی جب مسلمان بھی ایمان سے غافل ہو گئے- اور ان کے علماء نے خشک بحث مباحثوں اور مسائل میں اپنا وقت صرف کرنا شروع کر دیا- تو یہ گر گئے- اُن کے اعمال قرآن کے مطابق نہ رہے- پس ذلیل ہو گئے- اُن کے ذلیل ہونے سے مذہب اسلام پر الزام لگایا جانے لگا- اُن میں وہ امتیازی نشان جو قرآن پر چلنے کا نتیجہ ہوتے ہیں- اور جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دنیا میں ممتاز کر دیا تھا معقود ہو گئے- تب اللہ تعالیٰ نے بموجب وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ پھر وہ سامان مہیا کئے- جس سے ان کا ایمان تازہ ہو- یعنے ہستی باری تعالیٰ کا زندہ ثبوت ان کے سامنے پیش کر دیا جس کو ہم آگے عرض کریں گے + (باقی دارد)

عبرت گزشتہ چند ہفتوں کے واقعات نے ہندوستان کے کئی نامی بنکوں کو جو تھوڑا ہی عرصہ پیشتر زر کثیر و متاع خطیر کے خزانے سمجھے جاتے تھے یکبارگی افسوسناک چیرہ دستیوں اور عبرتناک تباہیوں کا مخزن بنا دیا ہے حال میں کریڈٹ بنک بمبئی کا جو سنسنی خیز مقدمہ شروع ہوا ہے- اور جس میں ڈائرکٹروں پر غفلت بھرا تساہل ... اور دیگر ... وغیرہ کے سنگین الزامات لگائے گئے ہیں- اسکے تفصیلی واقعات سن سن کر عقل حیران ہوتی ہے- کہ کیوں لوگوں کی آنکھیں اسلامی صداقتوں کے لئے نہیں کھلتیں- اور کیوں وہ سود کی تباہ کاریوں سے خبردار نہیں ہوتے- خصوصاً وہ جو باوجود مسلمان کہلانے کے سودی کاروبار کو اپنی دانشوری کے زعم میں نہ صرف روا رکھتے بلکہ منفعت بخش بھی سمجھتے- اور اس میں بیدریغ اپنا سرمایہ لگا دیتے ہیں- چنانچہ مذکورہ صدر بنک کی رُوداد مقدمہ میں یہ دیکھکر ہمیں سخت صدمہ ہوا- کہ اسکے پریذیڈنٹ ایک مشہور اور ذی وجاہت مسلمان ہیں- اور بنک مذکور کا دیوالہ نکلنے سے انکے اپنے قول کے مطابق انکی تمام عمر کی کمائی لٹ گئی ہے- جیسا کہ پچھلی پیشی میں انہوں نے انریبل جج کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا- کہ ۹ ہزار روپیہ جو میں نے کریڈٹ بنک میں جمع کیا تھا میری زندگی کی کمائی اور عاقبت کا ذخیرہ تھا- بعض غیر مسلم احباب اس عبرت انگیز حالت میں بھی اسلامی مسئلہ حرمت سود کا مضحکہ ہی اڑائے جاتے ہیں- واقعات اور بداہت کا منکر عقلاء کے نزدیک قابل خطاب نہیں ہوتا- اسواسطے ہم ایسے دو بدو بحث چھیڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتے ہاں مگر اتنا ضرور کہیں گے- کہ ؏ اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھائیگا خدا-

---

روحانیت سے بے نصیب خشک علم و فن کی ترقیات انسانی تہذیب و تمدن کو خواہ کسی اعلیٰ پایہ پر پہنچا دیں لیکن چونکہ وہ روحانیت سے بے نصیب ہیں- اسواسطے ان کے نتائج ہر حال میں مفید و مبارک ہی نہیں ہوتے بلکہ بعض صورتوں میں سخت شرمناک اور موجب تباہی بھی ہو جاتے ہیں! اسلامی تعلیم میں یہ عظیم الشان خصوصیت ہے- کہ وہ انسان کو صرف مادی کشمکش پر قانع نہیں رکھتی- بلکہ اس تگ و دو کو مناسب حد تک جائز رکھکر انکا ساتھ ہی اخلاق فاضلہ- روحانی زندگی اور تزکیہ نفس کی طرف بھی زور سے توجہ دلاتی ہے مس ماڈ ایلن کے حیا سوز کارنامے اکثر اخبار بینوں کو معلوم ہو چکے- یہ تو اس تہذیب و ترقی کے شرمناک پہلو کی سرسری جھلک ہے- اب رہا اس کا دوسرا یعنی خوفناک دہریانہ پہلو سو اسکی بھی ہمیشہ ایک سے ایک بڑھکر نظیریں سننے میں آتی رہتی ہیں- حال میں ایک امریکن سائنس دان نے ایسی مشین ایجاد کی ہے کہ ذریعہ جسے ہلاک کرنا ہو اسکے گھر میں ہم رکھکر ... برقی رو پہنچا کر اسے بھڑکا دیا جاتا ہے- اگر یہ نمایاں ترقی روحانیت ... تو یہی عظیم ... [illegible]

محرم الحرام

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں

محرم کا مہینہ جو بڑی حرمت والا ہے۔ بدقسمتی سے کچھ عرصے سے شرک و بدعت کا مہینہ بن رہا ہے۔ اور اس شرک و بدعت میں ہنوز کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ آئے دن کچھ نہ کچھ اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اور اس کے ذمہ وار سب سے زیادہ تو ہمارے شیعہ بھائی ہیں۔ لیکن خاندان سادات بھی اس میں بہت حصہ لیتے ہیں۔ سید اور اکثر ان میں سے اگرچہ سنیوں میں بظاہر شامل ہیں۔ لیکن درحقیقت اس رسم کی ادائیگی میں شیعوں سے بھی بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر شہر میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اُن کی وعظوں اور محفلوں کا خلاصہ مطلب صرف یہ بیان ہوتا ہے کہ امام حسینؓ کے لئے جس نے ایک آنسو بھی بہایا ہے وہ قطعی جنتی ہے۔ انہیں محمدؐ رسول اللہ صلعم جیسے مہربان سردار انبیاء کے گذر جانے کا کوئی غم نہیں خود علی مرتضیٰ افضل والد ماجد حضرت حسینؓ کے شہید ہونے کا بھی کوئی ایسا غم نہیں اگر غم ہے تو امام حسینؓ اور ان کے رفقاء کی شہادت کا غم ہے اور اس میں یہاں تک غلو کیا گیا ہے کہ بانس اور کاغذوں کے مقبرے (تعزیے) بنا کر ماتم کرتے ہیں اور محرم کے پہلے دس دنوں میں تو وہ طوفان بے تمیزی بپا ہوتا ہے کہ الامان کہیں جنگ نامے پڑھکر محفلیں گرم ہیں اور کہیں مرثیہ خوانی کی محفلیں ہیں اور کہیں کچھ تھوڑا بہت پڑھے ہوئے سُنی نما شیعہ مولویوں کے وعظ ہیں جن میں واقعات کربلا بڑے بڑے مبالغات سے سنائے جاتے ہیں اور لوگ رو پیٹ رہے ہیں۔ اور اس رونے پیٹنے کا نام محبت اہل بیت رکھا جاتا ہے۔ اور ایسی محفلوں میں شریک ہونے والے نہ صرف مرد ہی ہوتے ہیں بلکہ عورتیں بھی جس کا نتیجہ مردوں اور عورتوں میں سخت بے پردگی ہوتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کو اس طرح معصیت کا کھلا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کے مال و دولت کے نقصان عظیم کے علاوہ عزت و آبرو کا بھی خون ہوتا ہے۔ اور جہلا جب جھوٹے قصوں کو مرثیوں میں سنتے ہیں تو وہ بھی شیدا ہو کر تعزیہ والوں کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ شملے میں شیعوں کے ساتھ ایک مرثیہ سنا جس کی ابتدا اس بیان سے تھی کہ آج زہرہ ننگے سر پھٹے کپڑے سر پیٹتی پھرتی ہیں۔ اور اس کی انتہا ایک قصہ پر تھی کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کو [illegible] تعزیہ بنا یا [illegible] تو [illegible] آ گئے اور [illegible] غرض اس قسم کے جھوٹے اور اسلام کو ذلیل کرنے والے قصے جاہلوں کو تعزیہ داری کا شوق دلاتے رہتے ہیں۔ اور جب کوئی خدا کا بندہ اس تعزیہ داری کے خلاف شرعاً حرام ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ تو جہلا اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تعزیے اور محفلیں سب شرک و بدعت کا مجموعہ ہیں۔ تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ راضی برضا الٰہی ہونا اور صبر و شکر کو قائم رکھنا ہے۔ لیکن قرآن مجید سے بے خبری کے باعث لوگ رونے پیٹنے اور روپے کو ضائع کرنے کو حقیقت اسلام سمجھ رہے ہیں۔ اور جو اس بدی کے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے وہی نشانہ ملامت بنایا جاتا ہے۔ پس تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ بلا خوف لومة لائم اس بدی کے دور کرنے کی کوشش کریں۔ نہ اس طرح پر کہ زبردستی کی جاوے اور کسی کی آزادی چھین لی جاوے۔ بلکہ اس طرح پر کہ لوگوں میں علانیہ مراسم محرم کے شرک و بدعت ہونے کا بیان کیا جاوے۔ اور اس طرح دلوں کو اس سے روکا جاوے کیونکہ جب تک دلوں سے یہ گند دھویا نہیں جاتا تب تک اس شرک و بدعت سے رہائی مشکل ہے۔ اور اگر زبردستی کسی نے ایک دو دفعہ کسی کو روک لیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ پھر یہ شرک کا گندہ پانی جو دلوں میں جمع ہوتا رہیگا کبھی نہ کبھی یک دم بہ نکلے گا۔ اور لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن کا بھی منشا یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی کی آزادی کو نہ چھینیں بشرطیکہ اس سے ہمارے اپنے ہی حقوق پامال نہ ہوں بستی عام طور پر اہل شیعہ کے مراسم محرم کو اپنی دلآزاری سمجھتے ہیں کیونکہ بسا اوقات ان کی نئی نئی رسوم کے وہ مخالف نظر آتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں سنیوں کو پہلے محرم کی بدعات اور شرک سے اپنے گھر کو صاف کرنا چاہئے کس قدر اہل سنت الجماعت ہونے کے جھوٹے مدعی ہیں جو شیعوں سے بڑھکر اس رسم شرک میں حصہ لیتے ہیں تعزیوں کے ساتھ مختلف حاجات کی درخواستیں باندھی جاتی ہیں۔ تعزیوں کو سلام کیا جاتا ہے۔ اور نذریں چڑھائی جاتی ہیں گویا امام حسینؓ کا تعزیہ نہیں بلکہ ایک بت ہے جس کے پجاری یا تو ہمارے سُنی مسلمان نما اور شیعہ خصوصاً ہیں۔ اور یہ ٹھیک وجہ ہے کہ امام حسینؓ کو آنحضرت صلعم سے بھی افضل ماننے والے دونوں گروہوں میں موجود ہیں۔ شیعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے امام حسینؓ کو افضل ہی نہیں کہتے بلکہ تمام کی نجات کا ذریعہ امام معصومؓ کی شہادت کو ہی قرار دیتے ہیں۔ اور اسی کے قریب سنیوں میں بھی اعتقاد ہے بلکہ یہ لوگ نبی کریمؐ کو درجہ شہادت سے خالی رہا ہوا مانتے ہیں۔ اور امام حسینؓ کی شہادت سے نبی اکرمؐ کے درجہ شہادت پر پہنچنے کا یقین رکھتے ہیں۔ جو بالکل بے ہودہ خیال ہے۔ میرا یہ منشا نہیں کہ تمام اہل سنت الجماعت کا یہی یقین ہے۔ بلکہ عوام الناس کا اعتقاد بیان کرنا مقصود ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پیروں کا گروہ جو سادات میں سے ہونے پر فخر کرتے ہیں اکثر ایسے ہی ہیں کہ تعزیہ داری کو مدار نجات اور امام حسینؓ کی محبت میں غلو کا نام نجات رکھتے ہیں۔ اور تعزیہ کی خدمت کا نام کفر رکھتے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ تعزیہ اور بت میں کوئی فرق نہیں اور تعزیہ داری کھلی بت پرستی ہے مگر نہیں یہ شعار بت کے الوان سے

شملہ میں دلدل

ہمارا بیان مرثیوں کا فرضی قصہ نہیں بلکہ امور واقعی کا اظہار ہے۔ اور اس کی تصدیق اس واقعہ سے بخوبی ہوتی ہے۔ کہ شملے کے شیعہ لوگوں نے جو معدودے چند ہیں اس دفعہ دلدل نکالنے کے لئے مختلف انجمنوں سے اجازت مانگی۔ چند اہل سنت نے مخالفت کی جن کے بانی صرف دو چار شخص تھے۔ اور دلیل یہ دی کہ یہ شرک و بدعت ہے اور چونکہ اہل شیعہ اصحاب کبارؓ کو گالیاں دینا اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم دلدل نکالنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس پر شیعوں کی طرف سے کہا گیا کہ محرم میں [illegible] ہماری طرف سے ایک ہی ہوتا ہے اور اس کے علاوہ تمام تعزیے اور مہندیاں سُنی حضرات ہی نکالتے ہیں۔ کیا یہ سب شرک ہے۔ اور پھر محرم کی تمام رونق سُنی تعزیہ داروں کے ڈھولوں اور اکھاڑے والوں سے ہوتی ہے۔ جو گتکے کھیلتے ہیں۔ پھری چلاتے ہیں۔ اور تیغ کھیلتے ہیں۔ اور کئی ایسی ہی کھیلیں تعزیوں کے آگے آگے دکھائی جاتی ہیں۔ اور اس سے بھی طرفہ تر نظارہ پیک (قاصد) بننے والوں کا ہوتا ہے اچھے بھلے آدمی سر پر راکھ ملی ہوئی اور کمر میں گھنگرو لگے ہوئے اور سر پر رنگ برنگ کے کپڑوں سے رسی کی طرح بنائی ہوئی پگڑی ایک عجیب فیشن سے بندھی ہوئی ہاتھ میں جھنڈا یا حسین یا حسینؓ کا نعرہ مارتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور امام کے قاصد سمجھ کر انہیں کھانے کو دینا ثواب سمجھتے ہیں یہاں تک کہ سنیوں کے گھروں میں بھی جاتے ہیں۔ اور بے وقوف [illegible] ہیں۔ اور عقلمند بنتے ہیں کہ انسان سے حیوان بن کر یا [illegible] غرض تمام بچے بڑی رسومات تو سنی کرتے ہیں۔ وہ تو شرک و بدعت نہ ہو۔ اور شیعوں کی دلدل ہی شرک کی جڑ بن قرار دی جاوے [illegible] بتائیں اور وہ انہیں مشرکوں سے بدتر ٹھہرائیں۔ احمدی جماعت سے بھی اس دلدل کے متعلق اجازت مانگی گئی۔ لیکن چونکہ وہ بلا اجازت امام وقت کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے انہوں نے معاملہ حضرت امام کی خدمت میں پیش کیا۔ اور آپ کے حکم سے احمدیوں کی طرف سے مندرجہ ذیل جواب دیا گیا:۔

"مذہب اسلام میں کوئی دلدل وغیرہ نہیں ہے۔ شیعہ اپنے طریق پر جو کریں ہم اس میں حارج نہیں۔"

اس حکم میں جہاں شیعہ فرقہ کی آزادی میں حارج ہونے سے احمدی جماعت کو بچایا گیا ہے۔ وہاں یہ بھی صاف کہہ دیا گیا ہے کہ اسلام میں دلدل وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ مگر پھر بھی مسلمانوں نے اپنی بدظنی کی قدیم عادت کو نہ چھوڑا اور سمجھ لیا کہ احمدیوں نے دلدل نکالنے کی اجازت دیدی ہے اور عوام الناس نے اس جماعت کو شیعوں کے ساتھ برا بھلا بھی کہا حالانکہ یہ اجازت نہیں ہے۔ صرف اس حکم سے اسقدر پایا جاتا ہے کہ شیعہ چاہے اسلام کی پیروی کریں یا خلاف انہیں اختیار ہے۔ دلدل نکالیں گے تو اسلام کے خلاف کرنے والے ہونگے اگر ایسا نہ کرینگے تو خلاف اسلام کے ارتکاب سے بچ رہینگے۔

اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا

جہانتک میں سمجھتا ہوں شیعوں کا اہل سنت والجماعت سے اجازت مانگنا یہ معنے نہیں رکھتا کہ شرعاً یہ فعل جائز ہے یا ناجائز کیونکہ یہ امر تو زیر بحث ہی نہ تھا۔ بلکہ ہماری جماعت کے پاس جو درخواست دی گئی اس میں یہ الفاظ تھے کہ دلدل نکالنے کے کار خیر کی اجازت دی جاوے جس پر ہماری جماعت نے وہ درخواست واپس کر دی اور کہدیا کہ ہم اسے کار خیر نہیں سمجھتے اور نہ اس [illegible]

نہیں اجازت دے سکتے ہیں۔ تب درخواست الفاظ بدل کر پیش ہوئی اور اس پر جواب حسب الحکم امیر المومنین علیہ السلام دیا گیا۔ مگر اس وجہ سے کہ شیعوں کا فرقہ اصحاب کبارؓ کی شان میں گالیاں دینا کار ثواب اور ذریعہ نجات یقین کرتا ہے۔ عام مسلمانوں کو دلدل کی مخالفت پر آمادہ کیا گیا۔ اور بالآخر اس مخالفت کے باعث صاف انکار کر دیا گیا۔ مگر انجمن اسلامیہ شملہ نے احمدی جماعت کی تقلید کی اور یہی ہونا بھی چاہیئے تھا۔ کیونکہ قرآن پاک کا کھلا ہوا حکم ہے:۔

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں بے انصافی پر مائل نہ کرے۔ عدل کرو کہ یہی تقویٰ سے قریب ہے۔ شیعوں کی دلدل بے شک اسلام کے اپنے جلوس نکلتے ہیں جن کے ساتھ شرک مجسم کے نمونے ہوتے ہیں۔ اور جوتوں کو سر پر اٹھائے دلاشیر کا چکر لگاتے ہیں یہی ان کا مذہب ہے۔ پس ہمیں اس میں زبردستی کرنے کا کیا حق ہے۔ ہاں حق کی وصیت ہمارا فرض ہے۔ مگر نہ جبر سے بلکہ حق اور حکمت سے اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی مسلمان حکمت سے اس بت پرستی کے استیصال کی کوشش نہیں کرتا۔ لیکن شیعوں کی دلدل پر ہی تمام غبار نکالنے کے لئے تیار پائے جاتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ جبراً روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ ہر شخص کی مذہبی آزادی کی محافظت کرے۔ ہمارا کام صرف اظہار اصلیت تھا۔ جو ہم نے کر دیا مگر بالآخر ہم شیعہ اور سُنی لوگوں کو اور ہر ایک اسلام کا درد رکھنے والے کو بتاتے ہیں کہ [illegible] اسلام در خاک [illegible] عذر [illegible] ہر طرف کفر است جوشان [illegible] دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین آج اسلام کے ایک حسینؓ کا غم فضول ہے۔ جبکہ اسلام کا باغ دشمنوں کے تیر و سنان سے چھلنی ہو رہا ہے۔ اور وہ مصیبت اس دین پر آ رہی ہے کہ ہزار کربلا کا واقعہ اس کے سامنے ہیچ ہے۔ یزید جیسے ہزاروں دجال اسلام کی بیخ کنی کے درپے ہیں۔ پس تم اس یزید کو چھوڑو۔ اور اس حسینؓ کے ماتم کی صف کو لپیٹ دو۔ اٹھو اور اسلام کی مدد کرو۔ دیکھو داعی الی الاسلام مسیح موعود علیہ السلام نے درد اسلام سے بیتاب ہو کر مرثیہ کہا ہے۔ اسے سنو:۔

بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست	ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست
اے مسلمانان ازو یک لحظہ برحال دین	آنکہ می بینم بلا ہا حاجت اظہار نیست
آتش افشاں دست در [illegible]	دیدنش از دور کار مردم دیندار نیست
[illegible]	[illegible] عالم اسرار نیست
آنچہ بر اسلام [illegible] خدا	زہر [illegible] گفتار نیست
ہر کہ غمخواری اہل اقارب [illegible]	[illegible]
خون دین [illegible] کربلا	[illegible]
[illegible]	[illegible] اسرار نیست
اے خدا [illegible]	[illegible] احمد مختار نیست

اس بے بسی کے وقت آپؑ کا ایک خادم اپنے بال بچوں کو چھوڑ چھاڑ کر اور اپنے تمام منافع دنیوی پر لات مار کر ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے ایک مغرب کے جزیرے میں جا کر اللہ اکبر کی اذان دے رہا ہے، اور اللہ نے اس کی خالص کوشش میں وہ برکت رکھی ہے کہ تمام یورپ میں ہلچل پڑ گئی ہے۔ جاپان، امریکہ، سیلون، سنگاپور وغیرہ سے اس نداء اسلام کے تمام مضامین کو اپنی زبان میں اپنے ملک میں شائع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پھر یہ نصرت ربانی کہ لارڈ ہیڈلے جیسا عالم اور محقق چالیس سال مطالعہ کے بعد اس کے ہاتھ پر صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ آفتاب کے مغرب سے طلوع کی تعبیر ظاہر ہو جائے کیونکہ یہ تو خدا کا وعدہ ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا اور اس وقت عالم [illegible] آغوش ہو گی۔ اور حضرت ربانی دنیا کو مسیح موعود کی صداقت کی گواہی کی صدا دنیا کے چاروں کونوں سے آئیگی مگر مبارک ہیں وہ جو اس وقت اسلام کی مدد کرتے ہیں۔ اور خدا کے اس [illegible] کی جماعت میں داخل ہو کر حضرت اسلام کی تحریک کرتے ہیں [illegible] پیدا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار چھپتا ہے)

(قیمت سالانہ ۵ ؎) طلبا سے (۳ ؎)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ سہ شنبہ۔ مؤرخہ ۲ ؍ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۶۱

تازہ برقی خبریں

ٹریم کا حادثہ (کلکتہ ۲۰۔ نومبر) آج صبح کو ایک بنگالی لڑکا ٹریم گاڑی کی لپیٹ میں آکر مرگیا۔ یہ لڑکا ولنگٹن سٹریٹ میں کچھ سودا لینے جا رہا تھا۔ لائن کو عبور کرنا چاہتا تھا۔ کہ پیچھے سے گاڑی نے آلیا۔ لڑکا اسکے تلے کچلا گیا۔ اور لاش گاڑی کے تھمنے سے پہلے کوئی آٹھ گاڑی کے فاصلہ پر جا کر پڑی۔ سواریوں کو جب پتہ لگا۔ تو انہوں نے ڈرائیور کو گاڑی سے گھسیٹ کر بڑی بیدردی سے زدوکوب کیا۔ اتنے میں کچھ دیگر ملازمان ٹریم بھی اسکی مدد کو پہنچ گئے۔ اور خوب مار پٹائی ہوئی۔ ایک کانسٹبل کے رخسارہ پر اینٹ سے جو کسی نے تاک کر لگائی تھی۔ ضرب شدید آئی۔ تھانہ پولیس میں رپورٹ پہنچ۔ پر وہاں سے کمک بھیجی گئی۔ تب ہنگامہ فرو ہوا۔ کانسٹبل اور ڈرائیور ہسپتال میں زیر علاج ہیں +

دریافت متعلقہ بم اور ملزم کی پیشی (۲۰۔ ۲۸) آج علی پور میں مسٹر دتیچ جائنٹ مجسٹریٹ کے سامنے۔ دنیش چندر داس گپتا اور چندر سکھار ڈی پیش کئے گئے۔ اور زیر دفعہ ۵ قانون اشیاء آتشگیر ملزم گردانے گئے۔ مسٹر نکھ وکیل سرکاری تھے۔ ہزارہ اور داس بوجہ علالت ملتوی ہو چکے۔ ملزم مذکور کی درخواست پر مقدمہ ۵ ؍ دسمبر تک ملتوی کیا گیا۔ مسٹر لومین ڈپٹی کمشنر محکمہ تفتیش جرائم نے اپنی شہادت کے دوران میں بیان کیا۔ کہ چار ملزم اپر سرکلر روڈ کے بہاط نمبر ۲۹۵ کے ایک کمرہ میں پکڑے گئے [illegible] اسی قسم کا سامان برآمد ہوا۔ جیسا کہ حادثہ دہلی میں استعمال کیا گیا تھا۔ ضمانت نامنظور ہوئی +

پبلک سروس کمیشن (صیغہ تعلیم) (دہلی۔ ۲۸ نومبر) آنریبل مسٹر آفتاب احمد خاں بی اے ایل ایل متعلق علیگڈہ کالج نے آج پبلک سروس کمیشن کے روبرو اپنی یہ رائے ظاہر کی۔ کہ سررشتہ تعلیم میں یوروپین صاحبان کی کافی تعداد ہونی چاہئے۔ مثلاً کل کا نصف ہو اور ہندوستانی بھی جو اس سروس میں داخل ہوں۔ انہیں انگلش ٹریننگ حاصل ہونی چاہئے آپ نے یہ بھی صلاح دی۔ کہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کا ہاتھ بٹانے کو ایک خاص افسر کا تقرر ہونا چاہئے۔ گواہ موصوف نے اپنی شہادت قلم بند کراتے ہوئے مسلمانان صوبہ متحدہ کی تعلیمی حالت کا خاص طور سے ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ مسلمانوں کے تعلیمی فواید کو ترقی دینے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ایک مسلمان صاحب ڈائرکٹر بہادر کے ماتحت بطور سٹاف آفیسر یا سکرٹری کے رکھا جائے اگر ایسے افسر کو سرکاری افسر کے سے اختیارات عطا ہو سکیں۔ تو مسلمانوں کی قوم اس کے اخراجات بخوشی اپنے ذمہ لیگی۔ مسٹر جے سی گاڈلے بالقابہٗ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے فرمایا۔ کہ صیغہ ہذا میں بھرتی ہونے والوں کی کمی اس وجہ پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ کہ دس سالہ خدمات کے بعد یہاں مزید ترقی کی کوئی توقعات نظر نہیں آتیں۔ مسٹر بہاری لال جاٹیہ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے پراونشل سروس کی کالجیٹ برانچ کی طرف سے شہادت دی۔ اور مسٹر سندر داس سوری نے انسپکٹروں اور ہیڈ ماسٹروں کی طرف سے +

بمبئی میں ہولناک آتشزدگی۔ تمام کلاتھ مارکٹ کی تباہی۔ تیس لاکھ روپیہ کا نقصان (بمبئی۔ ۲۹ نومبر) آج صبح کو بازار کے نہایت گنجان آباد حصہ میں ایک بادی بخش آگ لگی۔ جس نے لکھمی داس کھیم جی کے کپڑہ و پارچہ فروشی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ ۳۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا اسپا زار شیخ میمن کے اندر یہ مارکیٹ قریباً ۸۰ فیٹ چوڑا ہے۔ اور طول میں دھال والوں تک چلا گیا ہے۔ جس کے تین سنتر ہیں۔ اور ہر سنتر میں دو کانوں کی دو دو قطاریں ہیں۔ اور ہر قطار میں قریباً بیس دوکانیں۔ اس طرح کوئی سوا سو دوکانوں کی تباہی ہوئی تمام مارکیٹ برباد ہوگیا۔ اور آس پاس کے گھروں کو بھی کم و بیش ضرر پہنچا۔

مقدمہ خیانت مجرمانہ۔ عہدیدار بنک کو سزا (الہ آباد۔ ۲۸ نومبر) آج سشن جج الہ آباد نے مسمی سد نیو ر گھوش منیجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا بنک لمیٹڈ کو ۲ سال قید سخت کی سزا دی۔ جس کے ساتھ ۳ مہینے کی قید تنہائی بھی شامل ہے۔ اس شخص نے پانچہزار روپیہ کا گورنمنٹ پرامیسری نوٹ جو اس کے پاس امانت رکھا تھا۔ اپنے کام میں خرچ کیا تھا۔

سروس کمیشن (دہلی۔ ۲۹ نومبر) مسٹر بہاری لال نے کل کی شہادت میں کہا۔ کہ گورنمنٹ کالجوں کے پروفیسروں اور اسسٹنٹ پروفیسروں کے درمیان جو امتیاز و فرق ہے اٹھا دیا جائے۔ اور ان میں سے ہندوستان کے بھرتی شدگان کو انگلستان کے بھرتی شدوں سے ⅔ تنخواہ دی جائے گواہ نے چیرمین کے سوال پر چند مثالیں ایسی بیان کیں۔ جن سے پایا جاتا ہے۔ کہ امپیریل اور پراونشل سروس آفیسرز کے کام میں بلحاظ قابلیت بلند کے کوئی اصلی فرق نہیں ہوتا ہے۔ مسٹر مرے ہمیک کے سوال پر مانند بزرگ کہ سروس ریپریزنٹو کی اس رائے سے گواہ نے اتفاق کیا۔ کہ کالجوں کے تمام ٹیچر لیکچرار کہلائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مسٹر جسٹس عبدالرحیم کے سوال پر گواہ موصوف نے اس امر کو تسلیم کیا۔ کہ ہندوستانی اس بات کا رنج ضرور محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کی تنخواہیں تھوڑی ہوتی ہیں اگر یوروپینوں سے دو تہائی تنخواہ انہیں دی جائے۔ تو ان کی افسردگی میں تخفیف ہو سکے گی۔ مزید استفسار پر بیان کیا۔ کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کے اعلیٰ ترین گریجوایٹ امپیریل سروس کے عام برٹش گریجوایٹوں سے کم کچھ نہیں ہوتے۔ گواہ نے اس بات کو ناپسند کیا۔ کہ نوعمر انگلش مین جو ابھی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہوں انہیں بیسیوں برس کا تعلیمی تجربہ رکھنے والے دیسی معلموں پر افسر کر دیا جائے۔ ترقی کے بارہ میں اس وقت جو سہولتیں حاصل ہیں۔ ان پر بھی توجہ دلائی ۱۸۹۶ء میں دو سو روپے کے گریڈ کی چار اسامیاں تھیں اور ۲۵۰ روپے سے ۳۵۰ تک کی سات۔ اب اول الذکر درجہ میں ۱۵ اسامیاں ہیں۔ اور صرف تیرہ موخر الذکر گریڈ کی +

سزائے موت (قسطنطنیہ۔ ۲۸ نومبر) کورٹ مارشیل نے مصطفےٰ کو ریٹائر کیا۔ جو محمود شوکت پاشا کے قاتلوں میں سے ایک ہے۔ اور حکم سزائے موت کی توثیق کی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مجرم کو حوالہ کرنے سے متعلق [illegible]

وارداتِ قتل کا مجرم ہے۔ عظیم بے افسر پولیس جس کی برطرفی کا روسی مطالبہ کرتا ہے وا لئے مدن مقرر ہوا ہے۔

جنوبی افریقہ میں اور ہنگامہ (ڈربن۔ ۲۸ نومبر) کل پولیس اور ہندوستانیوں کے درمیان ایک اور سنگین بلوہ ہو پڑا۔ سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس میں چار ہندوستانی ہلاک ہوئے اور ۲۹ زخمی بعض سخت مجروح۔ اور تین جوان پولیس کے بھی سخت زخمی ہوئے جمعیت پولیس میں اتنے آدمی تھے۔ ایک افسر۔ بارہ جوان سوتھ افریقن متوسط پولیس کے اور چند دیسی کانسٹبل +

بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دو بلوے ہوئے۔ ایک ویل ہیڈ اسٹیٹ پر دوسرا بلیک برن اسٹیٹ پر۔ ہیڈ اسٹیٹ کے ہندوستانیوں میں سے آدھے تو کام پر آجانے کو آمادہ تھے۔ مگر باقی ناراض۔ پس انکے سرغنوں کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس بھیجی گئی۔ یہ پولیس جا گیر شکر سے گذر رہی تھی۔ کہ ہندوستانیوں نے پتھروں۔ لکڑیوں وغیرہ سے ان کی خوب خبر لی۔ جو آدمی کام پر جا رہے تھے وہ بھی ان کے ساتھ شریک ہنگام ہو گئے۔ جانبین سے مقابلہ زور و شور کے ساتھ ہوا۔ پولیس نے ریوالوروں سے فیر کئے۔ جو بے اثر رہے۔ ہندیوں نے ایک جوان سوار پولیس کا مونگریوں سے ہلاک کر دیا۔ پولیس نے پھر فیر کئے۔ جن میں کچھ ہندی مارے گئے۔ لڑائی کے خاتمہ پر پولیس نے چند آدمی گرفتار کئے اور ان کو لے جا رہے تھے کہ بلیک برن اسٹیٹ کے ہندیوں نے آن کر خوب گت بنائی۔ اسسٹنٹ منیجر نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ مگر ایک ہندوستانی نے اس کے سر میں بھونا کر ایسی چوٹ لگائی۔ کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا +

زدوکوب کی تحقیقات (پیٹرمارٹزبرگ۔ ۲۸ نومبر) شمالی جائیز بال میں ہندیوں کو تازیانہ لگانے کے متعلق خاص خاص گورے کے خلاف حلفی شہادتیں قلم بند کی جا رہی ہیں۔ بڑی شہادت ایک فری انڈین کی یہ گذری۔ کہ فلاں جٹی چمڑی والے نے آٹھ دس دیسیوں سمیت ہندوستانیوں کے مکان میں جو کام پر جانے سے انکاری ہو چکے تھے جبراً داخل ہو کر انہیں خوب لکڑیوں سے زدوکوب کیا۔ پانچ ہندوستانی بیہوش ہو گئے۔ پھر انہیں سخت حراست میں رکھا گیا!! اب اس قسم کی شہادتیں تیار کی جا رہی ہیں۔ جن سے مذکورہ بالا الزامات کی تردید ہو جائے۔

اچانک موت (بمبئی۔ ۲۹ نومبر) نامہ نگار رئیٹرین تار دیتا ہے کہ مسٹر چنی لال سرایا منیجنگ ڈائرکٹر انڈین سپیسی بنک (دیوالیہ) کی یکایک موت سے جو ستونی کے مکان واقع بند لیں ہوئی۔ بمبئی میں بڑی سنسنی پھیل رہی ہے۔ تفصیلی حالات ابھی معلوم نہیں ہوئے۔

مسودہ جاسوسی (لندن۔ ۲۷ نومبر) پارلیمنٹ جرمنی میں جاسوسی کے متعلق ایک نیا مسودہ پیش ہوا ہے جس میں فوجی رازوں کو اخبارات میں شائع کرنا جرم قرار دیا گیا ہے ایک جنرل اور ایک امیر البحر نے سامانے حال میں جاسوسی کی ترقی پر بحث کرکے بنا بر انسداد سخت وسایل اختیار کرنے کی ضرورت ظاہر کی۔

ہفتہ میں دو بار ولائتی ڈاک کا معاملہ گرما گرمی سے زیر غور ہے۔ غالباً [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲ ر دسمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۶۱

بے نماز مسلمانوں کے لئے ایک عبرت

ایک عنقریب اسلام قبول کرنیوالے انگریز کی چٹھی

پیارے مسٹر کمال الدین!

میری چٹھی کے پتہ سے آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ میں اس وقت اپنے گھر میں نہیں ہوں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مجھے اب تک ووکنگ (Woking) آنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جتنی جلدی ممکن ہوا میں پہنچ جاؤنگا (انشاء اللہ) بڑی دقت تو مجھے یہ ہے۔ کہ مجھ میں اپنے معتقدات کے اظہار کی جرأت نہیں **میں عقائد اسلام کو مضبوطی کے ساتھ قبول کرسکتا ہوں** اور مان سکتا ہوں۔ لیکن اس کے بعض احکام کی بجا آوری کے خیال نے مجھے مشکل میں ڈال رکھا ہے۔ مثلاً تعلیم اسلام سے مجھے یہ سمجھ آئی ہے۔ کہ ایک مسلمان کے لئے خواہ کسی حالت میں ہو اور کسی جگہ میں ہو **نماز پڑھنی** ضروری ہے۔ جس ملک میں روزانہ یہ رواج ہو۔ اور جہاں دو تہائی لوگ ایسا فعل کرتے ہوں۔ وہاں تو کسی کا علی الاعلان نماز پڑھ لینا چنداں کسی کی توجہ کو جذب نہیں کرسکتا۔ لیکن انگلستان میں اگر کوئی ترک یا عرب یا کوئی اور مسلمان اور اس سے بڑھ کر کوئی انگریز نماز پڑھنی شروع کرے۔ تو وہ خواہ مخواہ لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرے گا۔ اور کہیں تو وہ جہلا میں اپنی ہنسی اڑائیگا۔ کہیں اُس پر نکتہ چینی ہوگی غرض طرح طرح سے لوگوں میں **انگشت نما** ہوگا۔ اگر آپ اُس جرأت کو غور کریں۔ جو ایسا فعل اس جگہ کرنے کے لئے درکار ہے۔ تو آپ کو میری دقتوں کا ایک حد تک اندازہ ہو جاویگا۔ میں **نہایت ہی خوش ہونگا**۔ کہ اگر آپ مجھے اس معاملہ میں کوئی مشورہ دیں۔

بعض کہتے ہیں۔ کہ میرا علم اور تجربہ بہت محدود ہے۔ لیکن اسلام سے متعلق میرا موجودہ علم مجھے اس کی مزید معلومات حاصل کرنے کے واسطے خواہشمند بنا رہا ہے[1]۔ اور جو کچھ میں اسلام کے متعلق اس وقت جانتا ہوں۔ وہ مجھے یقین دلاتا ہے کہ **میں اسلام کے قبول کرنے میں راستی پر ہوں**

......" مذکورہ بالا عبارت ایک چٹھی کا ترجمہ ہے۔ جو آج ہی مجھے ملی ہے۔ راقم خط کے ساتھ میری خط و کتابت چند ماہ سے ہو رہی ہے۔ میں اُس کو اعلان اسلام کے لئے لکھ رہا ہوں۔ لیکن جس بات نے مجھے اس چٹھی کے درج اخبار کرنے پر مجبور کیا ہے۔ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی عام حالت موجود ہے۔ ایک سعید الفطرت انسان جو نسلاً بعد نسلٍ عیسائی رہا ہو۔ مگر اب ہر طرح سے رُو بہ اسلام ہو۔ اپنے خدا کے سامنے اسلام کا اقرار کرنے سے صرف اس لئے محجوب و متامل ہے۔ کہ وہ اُس کے ایک حکم کی بجا آوری کے لئے اپنے اندر انگلستان میں رہکر جرأت نہیں پاتا۔ اُس کا ہمارے متعلق یہاں تک نیک ظن ہے کہ ہم میں سے دو تہائی تو ضرور پابند صلوٰۃ ہیں کیا یہ شرمناک بات نہیں۔ کہ ہم اپنے اعمال سے خدا کے احکام کی تکذیب کر رہے ہیں۔ ہم میں سے **کتنے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں**۔ مسجدوں کی مسجدیں خالی رہتی ہیں۔ اور جس مطلب کے لئے وہ بنائی گئی تھیں۔ اُس کی طرف کسی کو **توجہ نہیں**۔ کانپور کی مسجد کے متعلق ان لوگوں سے کوئی پوچھے۔ کہ جب تم نماز ہی نہیں پڑھتے۔ تو پھر اس شور و غوغا سے کیا فائدہ؟ خدارا نماز پڑھو۔ ہمیں دنیا میں **ذلیل مت** کرو۔ نماز کا حکم کسی حدیث یا کسی مبہم آیت قرآن کے ماتحت نہیں۔ کہ تمہاری تاویلیں اس مقصد اعلیٰ کو ضائع کر دیں۔ قرآن تو اُسی کے لئے مخصوص ہے۔ جو نماز پڑھتا ہے۔ جیسا کہ پہلی آیت سے ظاہر ہوتا ہے اسلام اُسی کے لئے ہے۔ جو پابند صلوٰۃ ہے۔ ہمارے بھائیوں نے اس قول پر غور کیا؟ کہ جو عمداً ترک صلوٰۃ کرتا ہے۔ وہ اس طرح کافر ہو جاتا ہے تم لاکھ تاویل لفظ متعمداً کی کرو۔ لیکن اذان کو سن کر **بلا ضرورت شرعی** اپنے اشغال کو نماز پر ترجیح دینے والا میرے نزدیک اس قول کے زیر الزام آ ہی جاتا ہے۔ ہمارے انگریزی خوان بھائی اپنے اوقات کا احتساب کریں اور دیکھیں کہ پانچ وقت کی نمازیں میں کس قدر وقت اُن کا خرچ ہو سکتا ہے۔ کیا اس سے بہت زیادہ وقت وہ بیہودہ مشاغل میں ضائع نہیں کر دیتے۔

اس وقت میرے دل میں ایک بات پیدا ہوئی ہے۔ گذشتہ دو تین سال کے واقعات نے ہندوستان میں یہ **ثابت کر دیا ہے**۔ کہ پبلک رائے کا اثر بہت کچھ مسلمانوں پر ہے۔ مسلمانوں کی لیڈری کا حصر بھی اب عامہ رائے پر آ رہا ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ عام طبقہ کے لوگ بھی کثرت سے پابند صلوٰۃ ہیں۔ **کیا وجہ ہے** کہ ہمارے عام طبقہ کے لوگ یہ اعلان نہ کر دیں کہ **جو پابند نماز نہیں وہ کسی طرح سے ہمارا لیڈر نہیں ہوسکتا**۔

مسلمانو! اٹھو اور جاگو ان برائے نام مسلمانوں کا مسلمان کرنا اپنے ہاتھ ہے تم اُن کی خدمات کی **پروا نہ کرو**۔ جو نماز نہیں پڑھتے اللہ تعالے تمہیں سچے مسلمان پابند احکام شرعیہ عطا کر دے گا۔ تم ان کو **نوٹس** دو کہ آئندہ اسی کو ہماری لیڈری کا **حق** ہوگا۔ جو **پابند نماز** ہوگا۔ آہ! مندرجہ بالا چٹھی کو پڑھ کر جو **ندامت** مجھے ہو رہی ہے۔ وہ میرا دل ہی جانتا ہے۔

لوکسٹن میں جو ایک بندرگاہ ہے۔ ایک جماعت اسلام سے دلچسپی رکھنے والی پیدا ہو گئی ہے۔ وہاں اسلامک ریویو کی تبلیغ کا پیاں مفت تقسیم ہوتی تھیں۔ لوگوں میں اسلام کے متعلق ایک قسم کا تفحص اور تعجب پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا اثر عیسائی طبقہ پر پڑا ہے۔ بعض پادریوں نے لوکسٹن کے لوگوں کو چٹھیاں لکھی ہیں۔ کہ جس اسلام کی تصویر اسلامک ریویو کھلاتا ہے **وہ ہندوستان میں تو نہیں**۔ اُن کی طرف سے تو یہ ایک دجالی چال ہے۔ لیکن بات ایک حد تک سچ ہے۔ اسلامک ریویو پڑھکر تو راقم خط پیروی اسلام کے لئے **نماز کا پڑھنا ضروری** سمجھتا ہے۔ پس اگر پادری مذکور یہ کہے۔ کہ یہ ہندوستان کا اسلام نہیں۔ تو بڑی حد تک سچ ہوگا۔ کیونکہ نماز ہندوستان میں بعض کے نزدیک ضروری نہیں سمجھی جاتی۔

چار ماہ گذرے کہ ایک نو مسلم نوجوان انگریز **دو مصری مسلمانوں کے** ہمراہ مجھ سے ملنے آیا۔ وہ اسلام کا تو شیدا تھا۔ لیکن نماز کو وہ ایک **رسم** ہی سمجھتا تھا۔ جو اُس کے نزدیک بلا حقیقت تھی۔ ایک طویل سلسلہ گفتگو کے بعد اُس نے مانا۔ کہ نماز **واقعی ایک حقیقت** ہے اور اسلام نے اسکی **بہترین شکل** تجویز کی ہے۔ اتنے میں عصر کا وقت آ گیا۔ **میں نے اکیلے ہی** نماز پڑھ لی۔ تب دو مسلم مصری نوجوانوں کی ادائگی نماز سے معذوری ظاہر کرتے دیکھا۔ تو نو مسلم کا کیا قصور تھا اگر اُس نے بھی نماز نہ پڑھی۔ مجھے یہ دریافت کرکے اور بھی رنج ہوا۔ کہ بعد از قبول اسلام یہ نوجوان ان دو مصری طالب علموں کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ ہر روز دیکھتا ہے کہ ان دونوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی جب **مسلمانوں کے بچے نماز نہ پڑھیں گے**۔ تو نو مسلموں کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ نماز پڑھیں آج **گھر گھر خوشی** ہوگی۔ کہ **رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے** مسلمان ہو گیا۔ وہ دن بھی کس خوشی کا دن مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ جبکہ لارڈ ممدوح اگر خدا کو کبھی منظور رہا ہندوستان میں آ کر نماز پڑھیں گے اُس دن بہت سے لیڈر بھی شاید اُن کے ساتھ مسجد میں جا کر نماز پڑھ لیں گے۔ لیکن یہ کس قدر بیہودہ اور **شرمناک امر ہے**۔ کہ لارڈ ممدوح کی اس قسم کی شمولیت نماز کی خوشی وہ لوگ منائیں۔ جو خود نماز کے **تارک** ہیں۔ اس ہفتہ ایک اور خاتون نے بذریعہ خط آخری اطلاع مجھے دیدی ہے۔ کہ وہ اب **اسلام قبول کرنے پر تیار ہے**۔ اور میں اُسے نماز لکھ بھیجوں۔ چنانچہ میں نے سر دست سورہ فاتحہ کو بھیجدیا ہے۔ وہ عنقریب مجھ سے ملنے آوے گی۔ اس خاتون کی چٹھی پر بھی مجھے اپنے ہندوستانی بھائی ہی یاد آئے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

خواجہ کمال الدین

[1] رب زدنی علما کی یہ پاک خواہش مبارک اور سازگار ہو۔ آمین! ایڈیٹر

خطاب بہ قوم

از

خواجہ کمال الدین

اے قوم من بیا۔ کہ زمیں آسماں کنیم
از نور وحئی پاک منور جہاں کنیم

خیزید اے بلال! کہ نہ ایں وقت خفتن است
چوں اہل عزم ہمت خود راجواں کنیم

غفلت ہلاکت است کہ ایں وقت کار شد
تاکے بہ قیل و قال چنین و چناں کنیم

مردانہ وار در صف میداں قدم زنید
ایں جبن و کسل و بیم سپرد زناں کنیم

تثلیث را بہ تیغ براہین فنا کنیم
از نور دین بینۂ شیطاں سناں کنیم

موسیٰؑ صفت بہ قوت ایمان عصا زنیم
از سنگ کفر چشمۂ صافی رواں کنیم

گوسالہ را کہ سامری تہذیب نام داشت
ایں راز چشم و اصل حقیقت عیاں کنیم

از آب چشم و آہ سحرگاہ چوں خلیل
ایں آتش فرنگ بہ شکل جناں کنیم

مذاہب کی کتب مقدسہ

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اہل تبت کی مذہبی کتاب جو ان کے لئے اسی پایہ کی ہے۔ جیسے عیسائیوں کیلئے ان کی کتاب مقدس۔ اس کا نام "کاہ گیور" ہے اس کی ۱۰۸ جلدیں ہیں۔ ہر جلد کے ۱۰۰۰ صفحے ہیں۔ ساری کتاب ۱۰۸۳ ابواب پر منقسم ہے۔ ہر جلد کا وزن ۵ سیر اور حجم ۲۶ × ۸ × ۸ انچ ہے۔ اگر اس کتاب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ہو۔ تو اس کو بارہ پہاڑی بکروں پر لادنا پڑتا ہے۔ اور جن کندہ کی ہوئی چوبی پلیٹوں پر اسے چھاپا جاتا ہے وہ اتنی ہیں۔ کہ انہیں احتیاط سے رکھنے کے لئے مکانات کی ایک لمبی قطار درکار ہوتی ہے۔ ایک بار منگول قوم کے لوگوں نے اس کتاب کو ۷۰۰۰ بیلوں کے عوض میں خریدا تھا۔ اس کے علاوہ اُس کی شرح یا تفسیر بھی ۲۲۵ جلدوں میں تبلائی جاتی ہے جسکے بغیر وہ سمجھ میں آنی مشکل ہے ہنود اور آریہ بھائیوں کے **وید و پُران** بھی گو اس قدر ضخیم نہ ہوں مگر پھر بھی بلحاظ اپنے مجموعی وزن اور حجم کے خاصی بھاری کتابیں ہیں۔ پھر عیسائی دوستوں کے **عہد عتیق و عہد جدید** کو لیجئے۔ تو وہ بھی اپنے حجم میں کچھ کم نہیں۔ برخلاف اس کے مسلمانوں کی کتاب آسمانی جسے **قرآن مجید** کہتے ہیں۔ باوجود بہت سی سورتوں کا مجموعہ ہونے کے بحیثیت مجموعی اسکا حجم اتنا ہوتا ہے۔ کہ اس کے حمایل سائز ایڈیشن کو آپ بآسانی اپنی جیب میں رکھ سکتے ہیں۔ اور ایک شخص اسے شروع سے آخر تک چند روز میں بسہولت ختم کرسکتا ہے۔ علاوہ ازیں سب سے اہم اور غور طلب سوال یہ ہے کہ اتنی اتنی ڈبل کتابوں کے مطالب پر عموماً اُن کے احکام و مسائل پر عمل کیونکر ہو سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کی کوئی قوم آج بجز مسلمانوں کے ایسی نہیں پائی جاتی۔ جو اپنی مسلمہ کتاب مقدس کے مطابق **عملی زندگی کا زندہ نمونہ** پیش کرسکے یہاں لفضلہ قرآن کریم کے عدیم المثال عجائبات کا یہ حال ہے کہ فصاحت و بلاغت وغیرہ محاسن ظاہری کے علاوہ معنی خیز اتنا ہے کہ دریا بہ کوزہ بلکہ بحر در قطرہ کہنا بھی مبالغہ نہیں۔ مزید کمال یہ کہ اس تمام کا بھی لب لباب یا عطر مطالب کتاب [illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

نامۂ جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان

برادران۔ السلام علیکم۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر۔ میری محنت ٹھکانے لگ گئی میں نے یہ پندرہ دن رات دن برابر کر دیئے۔ چار دفعہ تو میں اور لارڈ ہیڈلے برابر جمع ہوئے ایک دن وہ یہاں آیا۔ تین دن برابر میں گیا۔ دعائیں کیں خدا نے سب حجاب دور کر دیئے۔ پہلے کوئی دس خط اس کے اور دس میرے آئے میں اس کا عاشق وہ میرا عاشق۔

جس بات نے عیسائیت سے لوگوں اور اہل الرائے کو سخت متنفر کیا ہے وہ عیسائیت کے لاتعداد فرقہ جات ہیں۔ (جن میں اصولاً **آپس میں زمین آسمان کا فرق ہے**) فرانس کی کانگریس میں بھی اس بات پر بڑا زور دیا گیا۔ کہ عیسائیت مروجہ اس لئے ناقابل اطمینان ہے۔ کہ اس میں ہزاروں فرقے ہیں۔ (جنکا آپس میں اصولی اختلاف ہے) اب جب وہ میری تقریر سے حیران ہوئے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ تم کس فرقہ اسلام کے ہو میں نے کہا اسلام میں چند ایک فرقے ہیں۔ لیکن ان میں اختلاف اصول بہت ہی خفیف ہیں۔ اور یہاں تو میں نفس اسلام کو پیش کر رہا ہوں۔ اس سے ان کے دل میں اسلام کی عظمت بیٹھی۔ حالانکہ میرے ساتھ کوئی بھی مسلمان نہ تھا۔ میں نے خود اس بات کو . . . . کو سنایا اور اب مجھے معلوم ہوا کہ اُس نے ایک یہ وجہ پلے باندھ لی ہے۔ اچھا سپرد خدا۔ خدا نے وہ عظیم الشان فضل کیا کہ . . . . . کے سب گند دھل جاوینگے۔ ہم سب ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔

خیال کرو گذشتہ پچاس سال میں خود ہندوستان میں کہاں اس شان کا انسان مسلمان ہوا یا کس مذہب میں کوئی ایسا انسان داخل ہوا ہو یہ کوئی بڑی عظیم الشان نصرت کا فتح باب ہے۔ خدا کا شکر کرو۔

ایک اور عظیم الشان خبر اگلے ہفتہ میں لکھوں گا۔ آج بہت تھک گیا ہوں۔ اگر اور دیر تک مشین کو چلایا تو کہیں کوئی پرزہ ڈھیلا نہ پڑ جاوے۔ دوبارہ خط پڑھنے کی بھی فرصت نہیں۔ والسلام

خواجہ کمال الدین۔ ووکنگ انگلستان

تازہ خط برادران۔ السلام علیکم۔ خدا کے فضل تو دن بدن بے اندازہ ہیں۔ لیکن مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ مجھے اب یقین ہو چکا ہے۔ کہ جبتک میں خود نہ آؤں اور جد وجہد نہ کروں نہایت مشکل ہے۔ کہ صورت اس کی ہمیشگی کی ہو۔ اس وقت میرے پاس کل . . . پونڈ ہیں۔ نہایت ہی کفایت شعاری سے ستر پونڈ ماہوار کا خرچ ہے اب جو فالتو رسالہ اور پمفلٹ میں شائع کرتا تھا۔ اس کو چھوڑ دونگا۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس میں سے میرا سفر خرچ بھی ہے واپسی بمبئی تک ٹکٹ واپسی ہے۔ میں آپ کو یقیناً عرض کرتا ہوں۔ اگر اس رسالہ کے متعلق باقاعدہ کوشش ہوتی۔ اس کے اشتہار ہر ایک اخبار میں نکلتے تو شاید یہ دقت پیش نہ آتی۔ اگرچہ میں پھر بھی خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ جس قدر بھی کامیابی ہوئی وہ محض اس کا فضل اور ہماری قابلیت استعداد اور استحقاق سے ہزار درجہ زیادہ ہے۔ اب میں یہ سوچتا ہوں کہ اگر یہاں کا انتظام کافی ہو جاوے تو میں جنوری میں ہندوستان پہنچ جاؤں گا۔ اور ایک سر توڑ کوشش اگر خدا کو منظور ہو۔ تو وہاں کروں۔ والا معاملہ سپرد بخدا۔ سخت رنج اور صدمہ تو یہ ہے کہ دراصل کام اب کسی قدر شروع ہوا ہے لوگوں کی توجہ کسی قدر ہوئی ہے۔ اب لوگ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ اسلام کچھ حقیقت رکھتا ہے۔

علیشا۔ سیلون۔ الجیریا۔ بیروت۔ ٹوکیو (جاپان) میں خط وکتابت برابر ہو رہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ ان پانچ جگہ مختلف پانچ زبانوں میں ترجمہ اسلامک ریویو کا جاری ہوگا۔ کیا عجب بات ہے کہ دنیا کے اس قدر حصہ میں ایک تحریک کام کرے۔ یہ خط وکتابت ابھی دو تین ماہ اور چاہتی ہے۔ بیروت اور جاپان سے اس ہفتہ خط آیا ہے اور مجھ سے ان کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ آر . . اگر . . اسلام کو دو

کے مضامین وہاں شائع کریں۔ یہاں کی یہ حالت ہے کہ لارڈ کے اعلان سے عنقریب ایک جوش پیدا ہونے والا ہے۔ ابھی سے لارڈ موصوف نے ایک حد تک مشنری کام شروع کر دیا ہے۔ کتاب بھی اس نے لکھنی شروع کر دی ہے . . . . وہ دن آنے والا ہے۔ کہ جب یہ لارڈ گھر پھونک تماشہ دیکھیگا۔ مجھے اس قسم کے آثار نظر آتے ہیں۔ اب یہ تو حالت ہو گئی ہے۔ کہ اگر ایک ہفتہ میں مجھے وہ نہ دیکھ لے تو سخت بے چین ہوتا ہے۔ ابھی چھ ہفتے بمشکل ملاقات کو گذرے ہیں اور آجتک اس کے ۲۴ خط آ چکے ہیں۔ برابر تانتا خط وکتابت کا بندھا ہوا ہے چار دفعہ میں اُسکا مہمان ہو چکا ہوں۔ اور دو دفعہ وہ میرا مہمان ہوا ناتجربہ کار نہیں۔ پیرسن (۵۸) ۶۲ سالہ عمر۔ تعلیم یافتہ صاحب تصنیف فن انجینیری میں گویا انگلستان میں سرتاج۔ کیمبرج کا بی۔ اے اور سب سے بڑی خوبی یہ کہ میرا عاشق۔ میں اس کی بے چینی کا مطالعہ کرکے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں . . . . ضروری ہے۔ کہ یہ کتاب (جسے لارڈ موصوف لکھ رہا ہے) ہمارے خرچ پر چھپے۔ کتاب انشاءاللہ پولیٹیکل رنگ میں بھی اس گورنمنٹ کے ماتحت اسلام کو فائدہ دیگی۔ وہ اس کتاب میں یہ لکھنا چاہتا ہے۔ کہ گورنمنٹ انگلشیہ کا استحکام اس میں ہے۔ کہ انگریزی قوم کا بہت سا حصہ مسلمان ہو جاوے۔ بہر حال ایک شان کی کتاب ہوگی۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگ خود بھی نیز دوستوں کو ملا کر انتظام درست کردیں کتاب یقیناً ہاتھوں ہاتھ ہندوستان میں خصوصاً اس کا ترجمہ بک جاویگا۔ بشرطیکہ آپ اس کے اشتہار کا انتظام کریں نومبر کے اخیر تک یہ کتاب طیار ہو جاویگی۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کتاب میری روانگی سے پہلے شائع ہو جاوے۔

کل لارڈ مہمان تھا۔ بمعہ فرزندان۔ عجب طرح کا انسان ہے بچوں کے دل میں میری محبت کا نقش بٹھا رہا ہے۔ اور اُن کو کہتا ہے کہ انہیں یعنی مجھے تحفے بھیجو۔ پیسہ تو وہ خود ہی اُن کو دیتا ہے۔ گویا آئندہ کی بنیاد باندھتا ہے۔ کل بچے میرے لئے کوئی پانچ چھ روپیہ کی ڈالی از قسم میوہ لائے۔ ایک معزز طبقہ کے آدمی کے مسلمان کرنے کے فکر میں وہ خود ہے۔ دو خاتونوں سے میری خط وکتابت ہو رہی ہے۔ ایک عنقریب قبول اسلام کرنے والی ہے۔

کام صرف رسالہ نکلنے کا نہیں خط وکتابت ایک اعلیٰ ذریعہ تبلیغ کا ہے اور وہ بہت بڑھ گیا ہے۔ یہ کیسا کرشمہ ربی ہے ابتدا سال میں میری کیسی نازک حالت تھی۔ میری قلم اس قدر تیز چلتی ہے۔ کہ اگر ایسی تیز نہ چلے تو کام ختم ہونے میں نہ آئے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

لارڈ کے دل میں کہاں تک جوش ہے اس کے پرسوں کے خط کا بلفظہ اقتباس کرتا ہوں۔ مجھے تکلیف تو ہو رہی ہے کہ کہاں تک لکھوں۔ لیکن آپ کی لذت روحانی کے لئے ضرور نقل کئے ہی دیتا ہوں۔

میرا لیکچر لاہور جو انگریزی میں ہے اور اس میں میں نے پان اسلام ازم کے معنے کئے ہیں۔ کہ کل دنیا مسلمان ہو جاوے۔ وہ لیکچر اُسنے پڑھا تھا۔ اس پر لارڈ موصوف لکھتا ہے۔

(ترجمہ) مجھے اس تمام سے بالکل اتفاق ہے۔ میرے نزدیک لوگوں کو مشرف باسلام کرنے کے لئے ایک قطرہ خون بھی بہانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مجھے یقین ہے کہ وہ زمانہ دور نہیں ہے جب کہ لوگ اس کے محاسن اس کی سادگی اور عالمگیر کشش صداقت کی وجہ سے جوق جوق اس **دین اللہ** میں داخل ہونگے۔ میری یہ بھی دلی تمنا ہے کہ اعلیٰحضرت ملک معظم **جارج پنجم** خلد اللہ ملکہ کو بھی مسلمان دیکھوں۔ نیز یہ آرزو ہے کہ تمام اُن اشخاص کو جو سادہ دل اور سعید الفطرۃ ہیں (اور اس سلطنت برطانیہ) کے ساتھ کسی طرح کا بھی تعلق رکھتے ہیں۔ **رسول عربی** (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پاک تعلیمات پر کاربند ہوتے دیکھوں اگر ایسا ہوا۔ تو ہمارے ہاں جرائم لغاوت۔ دغا بازی وغیرہ کی بہت کمی ہو جائیگی۔ اور اپنی عورتوں کے بارہ میں بھی حالت موجودہ سے بہتر **بندوبست کر سکینگے**۔ میرے نزدیک ان باتوں کے اعلان عام کی کچھ ایسی زیادہ ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ مگر کم از کم یہ میں ضرور چاہتا ہوں کہ آپ میرے خیالات و معتقدات کو

بقیہ . . .

ایک جلسہ۔ محمد علی وزیر حسن کی تقریب [illegible] ہونیوالا ہے میں نے اس کو بھی دعوتی کارڈ بھجوایا ہے۔ پریسیڈنٹ اس کا ایک ممبر پارلیمینٹ ہوگا۔ لارڈ نے دعوت قبول کر لی ہے اور اس کے متعلق مجھے کہا ہے۔ اور یہ ذیل کا فقرہ آپکی خوشی کا موجب ہوگا۔ وہاں لارڈ تقریر کریگا۔

(ترجمہ) مجھے کوئی طویل تقریر تو کرنی نہیں ہے۔ مگر حاضرین کو اس امر کا یقین دلانے کے لئے کافی اظہار خیالات ضرور کرنا ہے کہ مذہب اسلام کے متعلق میرا بڑھتا ہوا عقیدہ کوئی اتفاقی یا عارضی قسم کا نہیں بلکہ وہ مخلصانہ تحقیقات اور یقینیات پر مبنی ہے۔"

مجھے کل کہنا تھا۔ کہ یہ دن معرکہ ہے اور اس کے بعد مجھے شور و شر کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ خدا کرے کہ صاف صاف کہدے پھر مزا آ جاوے۔ اگرچہ نومبر نمبر نے کافی طور پر اُسے خالی از حجاب کر دیا کیا مزے کی خوشیاں ہیں۔ ایک نشہ ہے۔ رات کے نو بجے اور لارڈ کی چھٹی آ موجود۔ کام کی یہ حالت ہے کہ میں نے تین دعوتوں کے متعلق لیکچر کا انکار کر دیا ہے۔ پرسوں فوکسٹن میں لیکچر تھا میں نے لکھدیا مجھے فرصت نہیں۔ ۳۰ نومبر کو کیمبرج میں ہے۔ یہی جواب ہوگا۔ گیا رہ کو پھر کیمبرج میں ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہاں بھی انکار نہ کرنا پڑے۔ میں کیا کروں صرف خوشی ہے تو اس لئے کہ کام اگرچہ ختم نہیں ہوتا۔ لیکن کام نے مجھے دبایا نہیں۔ یعنی میں خوش وخرم اچھا ہوں۔ (الحمد للہ) لارڈ نے ایک نشہ دے رکھا ہے۔

کام شاید آپ نہ سمجھیں کہ کیسا ہے۔ تدوین وتحریر رسالہ نہیں آج چھ نومبر ہے۔ نومبر کا رسالہ نکل چکا جنوری کے مضامین لکھ رہا ہوں خیال یہ ہے۔ کہ انگلستان سے نکلنے سے پہلے پہلے فروری اور مارچ بلکہ اپریل تک کے مضامین لکھ جاؤں۔ اور خدا نے توفیق دی تو اپریل تک کام تو خط وکتابت اور تبلیغ کا ہے۔ خدا جانتا ہے۔ اگر کافی روپیہ ہو تو وقت آ چکا ہے۔ کہ مسجد ووکنگ میں بیٹھکر کل دنیا کو ہلایا جاوے دنیا ہل سکتی ہے۔

امریکہ میں ایک عظیم الشان تحریک ہو رہی ہے۔ اور اس میں ہماری مدد طلب کیجاتی ہے۔ اور کام وہ ہے جس میں کل دنیا پر اسلام کی شوکت چھا جائے لیکن میری حالت یہ ہے۔ کہ آٹھ دس دن سے ایک لمبی چٹھی آئی ہوئی ہے۔ اور آجتک جواب کی توفیق اور فرصت نہیں ملی۔

لو اب رات کے ۹ بجنے کو ہیں خدا حافظ

کمال الدین۔ مسجد ووکنگ انگلستان

(نوٹ از پیغام صلح)۔ برادران۔ آپ خواجہ صاحب کی چٹھی کے الفاظ پر غور وفکر کریں۔ اگر ہم خواجہ صاحب کو روپیہ کی طرف سے بھی بے فکر نہیں کر سکتے تو اور ہم نے اسلام کے لئے کیا کرنا ہے۔ ایک شخص ہر قسم کا دنیاوی مفاد چھوڑ کر اشاعت اسلام کر رہا ہے۔ یہ ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم ان کی امداد میں ہم ہر ایک قسم کی مالی قربانی کریں۔ تاکہ اسے تنگدستی کی طرف سے پریشانی نہ ہو اور اس فکر میں اس کی توجہ اشاعت اسلام کے کام سے ہٹکر بجائے حصول امداد کی کوششوں میں منتشر نہ ہو جائے۔ ہمارے خیال میں خواجہ کا موجودہ حالات میں انگلستان سے عارضی طور پر بھی چلا آنا اشاعت اسلام کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اس وقت کئی سعید روحیں اسلام کے نزدیک آ رہی ہیں۔ اگر خواجہ صاحب وہاں سے چلے آویں۔ تو ان کے سلسلہ رکاوٹ پیش آئیگی۔ ہمارے بھائیوں کو اپنے اپنے حلقہ اثر میں پورے جوش کے ساتھ اشاعت اسلام کے لئے چندہ جمع کرنا چاہیئے۔ جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے مالی۔ جانی اور ملکی ایثار کیا۔ چندہ دیئے مسلمان کٹے مارے بھی گئے اور ملک بھی ہاتھ سے نکل گئے مگر اب موقعہ آیا ہے کہ ہم صرف چندہ دیکر مسلمانوں کے مال۔ جان۔ اور ملک کو بڑھانے کا موجب ہوں۔ کسی بڑے بادشاہ یا نواب کا مسلمان ہو جانا۔ یہ معنی رکھتا ہے کہ اس کی سلطنت یا ریاست نے مسلمانی ممالک کا اضافہ کیا۔ یہ بڑا سستا سودا ہے۔ نہ توپ نہ تفنگ کی ضرورت نہ ہوائی جہازوں اور ڈریڈناٹوں کی حاجت۔ تھوڑی سی قربانی سے دین و دنیا کی برکت ملے پھر کیا یہ صرف خواجہ کا ہی ذاتی کام ہے۔ کہ وہ بیچارا ہو وطن بھی ہو اپنے وطن اپنی جائداد اپنی تمام زندگی اپنی صحت اشاعت اسلام کے لئے قربان کر دے۔ اور ہم اس ذمہ داری سے لاپرواہ ہو کر عیش وعشرت

اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اور پورے جوش و اخلاص کے ساتھ اشاعت اسلام کے لئے کمر ہمت باندھ کر خواجہ صاحب کی مدد دیں تو وہ بہت جلد دیکھ لینگے کہ انکا اخلاص سے دیا ہوا چندہ ضائع نہیں گیا۔ ایک مچھلی بازار کی مسجد کے لئے مسلمانوں نے اتنا جوش دکھایا اور لاکھ روپیہ آناً فاناً جمع کر دیا تو کیا وہ اس مذہب کے لئے جس کی مسجد ایک نشان ہے کچھ بھی جوش نہیں رکھتے۔ ہم کسی صورت سے بھی یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ خواجہ صاحب محض روپیہ کی فکر کے لئے تبلیغ کا کام چھوڑ کر ہندوستان واپس آ دیں۔ ہر ایک کام ہمیشہ اصول تقسیم عمل پر کیا جانا بہتر ہوتا ہے۔ خواجہ صاحب اشاعت اسلام کریں اور ہم ان کے لئے ہر ایک قسم کی امداد کریں۔ اور ہماری کوشش یہ ہو۔ کہ ہم ان کی امداد کے لئے اور آدمی بھی بھیج سکیں نہ یہ کہ انکو بھی واپس آنے پر مجبور کریں خواجہ صاحب کا نو مسلموں کے درمیان رہنا ان کی تسکین کا باعث ہوگا۔

ہم اپنے ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ علاوہ خاص چندہ جمع کرنے کے کم از کم ایک ایک خریدار خواجہ صاحب کے انگریزی رسالہ کا ۱۹۱۳ء کے آخیر تک پیدا کرنے کا حتمی وعدہ کر لیں اور ایسے خریداروں کی قیمت پیشگی بھجوا دیں۔ نیز لارڈ موصوف کی کتاب ترجمہ قرآن (انگریزی) کے لئے بھی سخت جد و جہد کریں۔ ہر ایک قسم کی ترسیل زر بنام شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس لاہور ہونی چاہیئے۔ سوائے معتبر آدمی کے کسی کو چندہ نہ دیا جاوے کیونکہ بد دیانت آدمی ایسے موقعوں کی گھات میں لگے رہتے ہیں سب سے بہتر ہے کہ روپیہ براہ راست شیخ صاحب کو بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا جاوے جس کی رسید اخبار پیغام صلح میں چھپتی رہیگی انشاء اللہ۔

مراسلات

ترانۂ مبارک

اے کریمے کارساز و بے نیاز
کردۂ بر مادر الطاف باز
بندگاں را راہِ حق بنمودۂ
از کرم کردی درِ باطل فراز
حق فرستادی پئے تکمیلِ دیں
دینِ حق را ساختی داماں دراز
کفر را کردی بہ پیشِ دینِ حق
نیم جاں مرغے بچنگِ شاہباز
ہست آں حق مصحفِ پاکیزہ صفات
پیش او خم کردہ سر ہر سرفراز
عقلِ کُل آموختہ از وے خرد
گنجہا از علم و حکمت کردہ واز
آفریدی از پئے ارشادِ خلق
احمدِ مرسل کہ دارد امتیاز
رحمتہ للعالمین شد آں جری
رسل او رچشمے دیدہ پاک باز
بر روانش صد درود و صد سلام
ہادیِ راہِ ہُدیٰ میرِ حجاز
از پئے عونش دریں آخر زماں
کردۂ پیدا مسیح حق نواز
اندریں دورِ غوائت گشت چوں
گمرہاں را از صداقت احتراز
حملہ ہا کردند بر ذات نبیؐ
گور چشماں را زباں ہا شد دراز
غیرتِ تو آورد بہر انتقام
پہلوانے دینِ حق را چارہ ساز
ہر تنی را جاں ز سنش تنگ شد
چاک زد تیرش دلِ ہر حیلہ باز
از غلامانش غلامے خواجہ تانش
خواجۂ ما یہ مصطفیٰ فخر و ناز
از پئے تبلیغ دینِ مصطفیٰ
شد سوئے لندن بہ ترکِ حرص و آز
بود آں شوریدہ جانے پُر الم
داشت اندر دل نہاں سوز و گداز
رفت تا گیرو ز مرغانِ سپید
در دلِ طالب کند افشاء راز
برکند خوابِ مسیحا را حجاب
تا کند ہر عارفے حمد و نیاز
صید مرغاں لیکے شاہیں گرفت
صید لے اعظم رفیقِ دلنواز
لارڈ پیدا شد پئے امدادِ او
اے دلِ مسلم بریں رحمت بناز
ہر چہ مے آید ز دستت اے سخی
ساز و ساماں بہرِ اسلامت بساز
نورالدین افتادہ لندن نگر
صرف کن اکنوں متاعِ اکتناز
از برائے دینِ حق محمود شو
تا بدستِ تو در آید ایں ایاز
آفتاب از مغرب آمد دینِ حق
کن طلوعش را دعا ہا در نماز
شد ز مشرق سوئے مغرب آفتاب
مشرقِ مغرب شد اے دانائے راز
ہمنوائے خواجہ شوریدہ وار
ہیں کجا استاد آں بلبلاں نواز
معترف شبلی بتقریرات او
از بیانش سامعین را اہتزاز
خامہا بشکست وہم خط برکشید
بر سر اسرار نہم مانی از طراز
دینِ حق چوگان و گویش انتہا
خواجہ را شد عرصۂ مغرب براز
از پئے خواجہ دعا ہا میکنم
اے اجابت بادعا ہائم بساز
اے مبارک صد مبارک مر ترا
شد بمغرب دخل ایماں را جواز

خاکسار محمد مبارک علی احمدی بی اے سیالکوٹی

انتخاب واقعات و معلومات

افریقہ کا تمدن۔ باشندے وحشی۔ تن کی عریانی ان کے تمدن کی حد ہے۔ شراب نوشی اور شراب سازی میں یورپ کے بھی کان کاٹتے ہیں۔ جس چیز کو پاتے ہیں۔ اس کا خمیر اٹھا کر شراب بنا لیتے ہیں۔ اور یہ دن رات کی خوراک ہے۔ امریکہ۔ انگلینڈ۔ بلجیم۔ اٹلی۔ جرمنی۔ فرانس۔ آسٹریا۔ سوئیٹزرلینڈ۔ ہالینڈ غرضیکہ ہر جگہ سے مشنری گروہ بن کر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ شراب و زناکاری کی تو افریقین میں کوئی کسر نہیں البتہ خوک خوری جس سے کہ یہ وحشی متنفر ہیں وہ بھی سکھتے جاتے ہیں۔ یہ مزدوری پیشہ وحشی جن کو کہ مختلف طور سے تنگ کر کے مزدوری کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ بہت کم مزدوری پر یورپین لوگوں کے ہاں مزدوری کرتے ہیں۔ جنوبی افریقہ سے بھی اکثر نو آبادگار آرہے ہیں۔ اور اُن کے آنے سے بیچارے ہندوستانیوں سے نفرت کی سبیل عمدہ طور سے کشادہ ہو گئی ہے۔ یہ وحشی جب ننگے ناچتے ہیں۔ تو مہذب یورپین خوش ہوتے ہیں۔ اور تصویریں اتارتے ہیں (یہ) مصریوں کا تاریک پہلو۔ مصر میں ڈاکٹر (؟) رکھتا ایک تعجب انگیز امر ہے اور بجز یہودیوں کے ہر شخص اسے ... غریب تک اور امیر تک ...

لیکن مقتدی تک ہر روز اُسترے سے داڑھی صاف کرتا ہے۔ ہمارے قافلہ کو دیکھ دیکھ کر ہر طرف سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ کون ہیں۔ بعض نے تو ہمیں (معاذ اللہ) یہود سمجھا۔ عورتوں کا کھلے منہ بازاروں میں پھرنا دکانداروں کے ساتھ غایت بے تکلفی سے گفتگو کرنا۔ ہر راہگیر کی طرف گھور گھور کر دیکھنا مصر کی عورتوں میں عام ہے۔ برقع پہنتی ہیں مگر کیا برقعہ تھا۔ اور رخسار بالکل ننگے ناک پر پیتل کی یا سنہری ایک ڈبیہ سی اور منہ پر ایک پتلی جالی جس میں سے دانت وغیرہ صاف طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ کوچہ گردی میں بہت مشاق ہیں تعجب آتا تھا۔ کہ کھانا کہاں سے کھاتی ہوں گی۔ جو صبح سے لیکر نصف شب بارہ بجے تک مردوں سے کئی گنا زیادہ بازاروں اور گلیوں کی سیر گشت میں نظر آتی ہیں۔ نامہ نگار دکیل

لندن کی تار خبر ہے۔ کہ پرئیاں جو دنیا کا سب سے بلند اڑنے والا شخص تھا۔ ایک اڑ پر واز کا امتحان کرتے ہوئے ۔ ۰ فٹ کی بلندی سے گر پڑا اور انجن کے نیچے کچل کر ہلاک ہوا۔ عبرت!

آسٹریلیا سے کچھ بھیڑیں نسل کشی کے تجربہ کے لئے لکھنؤ لائی گئی ہیں۔ اُن کی اُون سے مرینہ تیار ہوتا ہے۔

کلکتہ میں ایک یورپین جو اپنا نام ولسن بتاتا ہے۔ اور اپنے آپکو بلیک واچ کا سٹاف سارجنٹ ظاہر کرتا ہے۔ اسلحہ فروشوں سے بہت سے ریوالور خریدتا ہوا دیکھا گیا۔

بمبئی کا تار مظہر ہے۔ کہ مس ماڈ ایلن کے ٹخنے کے پٹھے کی رگ چڑھ گئی ہے۔ ڈاکٹر نے چند روز تک کامل آرام کرنے کی ہدایت کی ہے

مسکاح چنچ کالج کلکتہ کی تھرڈ ایر کلاس کا ایک طالب علم ۲ نومبر کو گرفتار کیا گیا۔ بارود کی ایک تھیلی اور چند کارتوس سرکلر روڈ پر پڑے پائے گئے۔

ملتان میں اس ہفتہ اور اتوار کو احمدیوں کا جلسہ وعظ خاص کامیابی سے منعقد ہوا۔ غیر احمدی احباب بہت متاثر ہوئے۔ بارہ اشخاص نے بیعت کی فالحمد للہ علی ذالک

پیغام صلح کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت

اخبار ہذا کی قدر اور مانگ بفضلہ دن بدن اطراف ملک میں بڑھتی جاتی ہے اخبار کا کاغذ بھی اب بہت عمدہ ہو گیا ہے۔ ایجنٹوں کو کمیشن معقول دیا جاتا ہے جس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے اور پرچہ نمبری ۲۲ مورخہ ۳۱ر اگست ۱۹۱۳ء میں نرخ شائع بھی کیا جا چکا ہے۔ ناظرین اخبار کو کسی روزانہ پرچہ کی ضرورت سے مستغنی کرنیکے تا فاضل پیپر حاصل کرکے چھاپے جاتے ہیں ہر بڑے شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے (منیجر)

جلد ۱ | لاہور: پنجشنبہ - مؤرخہ ۴ر دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۵ر محرم الحرام ۱۳۳۲ھ | نمبر ۶۲

تازہ برقی خبریں

جواہرات کی چوری (لندن - یکم دسمبر) اخبار ڈیلی میل رقمطراز ہے - کہ "پولیس ڈیوک آف کناٹ کے گمشدہ جواہرات کی تفتیش میں لگی ہوئی ہے (بعد کی خبر) جن جواہرات کے چوری ہو جانے کی کل خبر لگی تھی - وہ ڈیوک آف کناٹ کے نہیں ہیں - بلکہ وہ ڈیوک کا ایک عطیہ ہیں - جو انہوں نے اپنے سابقہ ایڈی کیمپ کو مرحمت فرمایا تھا - اور ان میں بازو بند اور ڈیوک آف کناٹ کی سند اور تاج بھی شامل ہیں"

ہندیان جنوبی افریقہ اور لارڈ کریو کا جواب سر منو چہر جی بھاؤنگری نے آج ہندیوں کا ایک وفد لارڈ کریو کی خدمت میں پیش کیا - انہوں نے فرمایا - کہ لارڈ ہارڈنگ کی تقریر نے ایک حد تک باشندگان ہند کی ناراضی کو فرو کر دیا ہے - وفد نے کہا - کہ اس نازک وقت میں مداخلت کرنا امپیریل گورنمنٹ کا فرض ہے - ممبران وفد نے حسب ذیل مطالبات پیش کئے :- ہڑتال کنندوں اور خاموش مدافعین کی دستگیری کی جائے - قومی تفریق و امتیاز دُور کیا جائے - پول ٹیکس منسوخ ہو - طرفین کی ذمہ داریوں کی پوری پوری تحقیقات کی جائے - اور تاج کی جانب سے ایسی تدابیر عمل میں لائی جائیں - کہ جن سے بموجب عہد و پیمان تاج برطانیہ برٹش انڈینوں کو تمام قلمرو ئے برطانیہ میں وہی حقوق شہریت حاصل ہوں - جو دوسروں کو حاصل ہیں - لارڈ ممدوح نے جواب دیا - کہ مجھے آپ لوگوں کو اس امر کا یقین دلانے کی ضرورت نہیں ہے - کہ جنوبی افریقہ کے موجودہ حالات پر امپیریل گورنمنٹ بڑے تعمق سے غور کر رہی ہے - ہندوستان کو جو اطلاعات اس معاملہ میں مل رہی ہیں - انہوں نے بڑی ہلچل پیدا کر دی ہے - اگرچہ یہ ضروری نہیں ہے - کہ ہر رپورٹ کو امر واقعی پر ہی محمول کیا جائے - لیکن تاہم وہاں سنگین بے چینی کی وجوہ صریحاً موجود ہیں اور کہ واقعات اور انکے اسباب کی چھان بین کیلئے بہت کچھ مصالحہ مل سکتا ہے "

مولانا حالی کی علالت (پانی پت - ۳ر دسمبر) شمس العلماء مولانا حالی بعارضہ وجع مفاصل بیمار ہیں - تکلیف سخت ہے اور حالت نازک - معالجہ کا کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں - کیونکہ یہاں کوئی اچھا ڈاکٹر ملتا نہیں - مولانا کے صاحبزادہ خواجہ سجاد حسین صاحب دورہ پر ہیں - مسلم پبلک کو آپکا سخت فکر لاحق ہے - اور سب آپ کی صحت یابی کے لئے دست بدعا ہیں - مسلم سکول جو آپ نے حال ہی میں قائم کیا ہے - خوب ترقی پر ہے - مگر اب آپکی بیماری سے اس کو نقصان پہنچ رہا ہے -

روسی مطالبہ منظور (قسطنطنیہ - ۲ر دسمبر) وزیر اعظم نے سفیر روس سے مصطفےٰ کے بارہ میں رویہ پولیس کی بابت معذرت کی ہے - عظیم بے کی برطرفی و تنزل کے متعلق جو حال ہی میں روالی عدنہ مقرر ہوا ہے - سفیر مذکور کے مطالبات مان لئے ہیں

تردید (لندن - ") ڈیلی نیوز کہتا ہے - کہ ڈیلی ٹیلیگراف کی ایک چٹھی میں انگریزی ترکی عہدنامہ کی ترمیم کی بابت جو کچھ لکھا گیا ہے - اُسے جہانتک مراقفنا سے تعلق ہے - بالکل بے اصل ہے -

دریا میں آگ (کلکتہ - ۲۹ر نومبر) کل سہ پہر کو کلکتہ میں اطلاع پہنچی کہ - یورسٹیم نیگیشن کمپنی کے سٹیمر موسومہ "جاترا" پر دریائے ہوگلی میں نج بج سے تین میل کے فاصلہ آگ لگ گئی - لارینس جوٹ مز تک سٹیمر کو جُوں تُوں لے گئے - اور وہاں آگ بجھائی گئی -

کارخانہ سنی میں آگ (" - ") کدار پور ڈوکس کے شیڈ نمبر ۳ میں کل شب کو جو آگ لگی ہے - اس سے تقریباً پچاس ہزار روپیہ کی سنی کا نقصان ہوا

ریوالورز کی ناجائز خرید (" - ") کلکتہ پولیس کو جو خبر لگی تھی - کہ ایک یورپین نے میسرز مینٹن اینڈ کمپنی کو دھوکہ دے کر کہ میں بلیک واچ رجمنٹ کا سٹاف سرجن ولسن ہوں - اس سے دو ریوالور ناجائز طور پر لئے تھے - اس کے ضمن میں کلکتہ کے محکمہ تفتیش جرائم نے رجمنٹ مذکور کے دو پرائیویٹ شخص گرفتار کئے ہیں - کہ ان کا بھی اس ناجائز خرید سے تعلق ہے -

مشہور مقدمہ قتل (الہ آباد - ") جج نے آج سکھو موچی ملزم سے کئی سوال پوچھے - جن کے جواب میں اُس نے جرم قتل کا انکار کیا اور کہا کہ میرے سابقہ بیانات پولیس نے بحالت نشہ زبردستی لے لئے تھے - ورنہ میں اپنے ڈیفنس کی شہادتیں دینے کو تیار ہوں -

سرکاری ورود - پائونیر لکھتا ہے - کہ مسٹر آر ڈبلیو کارلائل ریونیو ممبر دہلی میں پیر کو پہنچینگے - سر ریجنالڈ کراڈک ہوم ممبر شملہ کو اور مختلف دفاتر سیکرٹیریٹ متعلقہ گورنمنٹ ہند دہلی میں اگلے ہفتے کھلینگے - کرنیل سی ٹی ایم کوانا گھ (برٹش سروس) برگیڈ کمانڈ ہندوستان کے لئے منتخب ہوئے ہیں -

کابلی جلا وطن - ایک سرحدی نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ پچھلے دنوں امیر صاحب کے خلاف جو سازش ہوئی - اس کے متعلق چالیس نفوس جن میں مرد عورتیں بچے سب ہیں - کابل سے جلا وطن ہو کر پشاور پہنچے ہیں - انہی میں یونس خاں کا چچا سردار نادر خان بھی ہے جس یونس خان کو اس سازش کا راز افشا ہونے پر سزائے موت ہو چکی ہوئی ہے "

پبلک سروس کمیشن در سر رشتہ تعلیم (دہلی ۲۹ر نومبر) آج رائل کمیشن نے اپنا اجلاس دہلی میں ختم کر دیا آنریبل مسٹر جسٹس شاہ دین ہی آج کے ایک اکیلے گواہ تھے - مگر دوسری کمیٹی نے کامل اجلاس کے بعد مسٹر گیمبر متعلق بہ ہندو کالج بنارس کے بھی بیانات لئے - مل کمیشن کے صاحب صدارت لارڈ اسلنگٹن تھے - مسٹر شاہ دین بالمقابلہ نے اس پر زور دیا - کہ ہندوستانیوں کو یورپین سے دو تہائی تنخواہ ضرور ملنی چاہئے - نیز کہا کہ لفظ پر وفیسر کا اطلاق بحالت موجودہ ٹھیک ٹھیک نہیں ہوتا ہے - میرے نزدیک صرف اُن لوگوں پر ہونا چاہئے - جو واقعی ممتاز ہوں - مسٹر گیمبر نے کہا - میری یہ خواہش ہے کہ ایک برانچ سے دوسری برانچ میں ترقی کمیشن کی مرضی سے ہوا کرے -

سیسی زنگ بیمبٹی ام ٹ جنزل اسکرنٹ کا تصفیہ

جنی لال سرایا مینجنگ ڈائرکٹر بنیک مندرجہ عنوان کے اچانک مرجانے کی خبر صبح ہی صبح شہر بھر میں عجیب طور پر پھیل گئی - اور جب بنک کے دروازے حسب معمول کھلے - تو بہت سے آدمی بنک کی سیڑھیوں پر جمع ہو گئے اور بڑی بے چینی سے اِس بات کے منتظر تھے - کہ مسٹر سرایا کی خبر تفصیل طور پر سنینگے - اور نیز یہ معلوم کریں گے - کہ اس کا بنک کی مالی حالت پر کیا اثر پڑتا ہے - ہجوم خلائق لحظہ بلحظہ بڑھتا گیا - حتیٰ کہ ۱۱½ بجے تک اُس وقت میں سیڑھیوں اور دروازوں پر جہاں کہیں بھی پاؤں ٹکانے کو جگہ ملی - کئی سو آدمیوں کے ٹھٹ لگ گئے - تھوڑی دیر بعد اس کے سرکاری کارکن اور ڈائرکٹر بھی آن پہنچے - مگر روپیہ کی ادائگی وغیرہ کا کوئی کام نہیں ہُوا - اور بنک کے دروازے فی الفور بند کر دیئے گئے - کہا جاتا ہے کہ ممبران بورڈ میں سے بعض نے درخواست کی تھی - کہ حسابات بنک کی صفائی اپنے طور پر کی جانی چاہئے - اس پر سرکاری کارکن اور ڈائرکٹروں میں بڑی رد و قدح ہوتی رہی -

بعد کی خبر ہے - کہ دروازے بند کر کے ابھی تک جلسے ہو رہے ہیں - اور امانت دار بیچارے بہ تعداد کثیر باہر کھڑے انتظار میں سوکھتے ہیں

لیکوئیڈیشن کا چارج (بمبئی - ۲۹ر نومبر) ڈائرکٹروں کی درخواست پر جسٹس داور نے آج ہائی کورٹ میں مسٹر آر ڈی سیٹھنا کو بنک مذکور کا عارضی لیکوئیڈیٹر مقرر فرمایا - مسٹر سٹرنگمین ایڈووکیٹ جنرل نے ظاہر کیا - کہ بنک میں نقد موجود تو (۵۲۰۰۰) روپیہ ہے - لیکن اسکے ذمہ دین داری آج کی تاریخ تک (۱۵۰۰۰۰) روپیہ کی ہے - دوپہر کے وقت لیکوئیڈیٹر اور تین ڈائرکٹروں نے بنک کا احاطہ بند کر دیا - اور لیکوئیڈیٹر نے چارج لے لیا -

تحقیقات کا حکم جسٹس داور نے لیکوئیڈیٹر کے تقرر کا حکم دیتے ہوئے یہ بھی ہدایت کی - کہ بنک کی موجودات اور اثاثہ کا فوراً چارج لے لو - نیز اُنہیں (مسٹر سیٹھنا کو) اس بات کا بھی اختیار ملا ہے کہ رقوم غیر موّدی اور بنک کی دیگر رقوم گرفتنی کے حصول کے لئے دعویٰ دائر کر سکیں علاوہ ازیں مسٹر ٹرنر یا فرگسن کمپنی کا کوئی اور آدمی بھی ایس - بی بلیموریا اینڈ کو کے ساتھ مل کر فی الفور معاملات بنک کی چھان بین کریں - اور آج سے پندرہ دن کے اندر اندر سرکاری لیکوئیڈیٹر کے پاس رپورٹ بھیجیں -

موت کا سبب (" - ") اس بارہ میں بہت سی افواہیں سنی جاتی ہیں - کہ مسٹر جنی لال نے خودکشی کی - پولیس نے اس کی پوری پوری تحقیقات کی اور خودکشی کے کوئی قرائن دریافت نہ ہوئے - خانگی طور پر جو تفتیش کی گئی - اس سے پتہ لگا - کہ موت قدرتی اسباب یعنی قلب کی حرکت بند ہو جانے سے واقع ہوئی -

خودکشی (قسطنطنیہ یکم دسمبر) سرکاری بیان ہے - کہ سمی مصطفےٰ نے جو محمود شوکت پاشا کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا - جیل خانہ میں خودکشی کر لی ہے - لیکن عام طور پر یقین کیا جاتا ہے - کہ وہ پولیس کے تشدد کی وجہ سے ہلاک ہُوا ہے پولیس نے یہ تشدد ملزم پر کیا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ {مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۱۳ء} نمبر ۶۲

ضرورتِ مذہب

یعنی

لیکچر عالی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب سلمہٗ

نمبر ۳

ہستی باری تعالیٰ اور اسلام ہم دکھا چکے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نجات کے لئے لابد اور ضروری ہے۔ اب ہم یہ پیش کریں گے کہ اسلام نے اس فرض کی اہمیت کو سمجھ کر کس طرح پورا کیا ہے

واضح ہے کہ حصولِ علم کے تین مدارج ہیں۔ اور ہر ایک چیز کا یقینی اور کامل علم حاصل کرنے کے لئے انسان کو ان میں سے گذرنا پڑتا ہے مثلاً ہم جب دُور سے ایک دُھواں دیکھتے ہیں۔ تو اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ اُس جگہ آگ ہونی چاہئے۔ یہ درجہ آگ کی نسبت ہمارا **علم الیقین** کہلاتا ہے۔ اس کے بعد جب ہم آگ کے نزدیک جاتے ہیں۔ تو اُس کی روشنی اور تپش کو محسوس کرتے ہیں۔ اور ہم کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ ضرور یہ آگ ہے۔ یہ درجہ علم کا **عین الیقین** کہلاتا ہے۔ اس میں بھی شک کی گنجائش تو نہیں رہتی۔ لیکن جب ہم اپنی انگلی کو اس آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ اور وہ جل جاتی ہے۔ تو ہم کو اُس کی صفات کا علم پہلے سے بدرجہا زیادہ ہو جاتا ہے اور بالکل کوئی گنجائش شک کی نہیں رہتی۔ یہ علم **حق الیقین** کہلاتا ہے۔ اسلام نے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت دیتے ہوئے انسان کو ان ہی تینوں حالات میں سے گذارا ہے۔

(۱) پہلی حالت میں اس کو اس ساری کائنات کی طرف متوجہ کیا ہے اور فرمایا ہے۔ کہ اس عظیم الشان دنیا کا اور اس میں ایسے کامل مکمل انتظام کا موجود ہونا بتاتا ہے۔ کہ اس کا کوئی نہایت ہی اعلیٰ اور بااختیار صانع ہونا چاہئے۔ اور کہ ایسا اتفاقاً نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون ھوالذی جعل لکم الارض فراشاً۔ والسماء بناءً وانزل من السماء ماءً فاخرج بہ من الثمرات رزقاً لکم فلا تجعلوا للہ انداداً وانتم تعلمون۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اُس نے تمہیں پیدا کیا۔ تمہارے آباو اجداد کو پیدا کیا۔ تمہارے پیدا ہونے سے پہلے زمین بنائی جو تمہیں فرش کا کام دیتی ہے۔ ... آسمان کو بطور اُس کی چھت کے بنایا تمہیں پیاس لگی آسمان سے پانی اتارا۔ اور اُس کے ذریعہ میووں سے تمہارے لئے رزق نکالا۔ یہ سب امور ثابت کرتے ہیں۔ کہ تمہارا کوئی خدا ہے۔ ... چاہئے۔ کہ سوائے خدا کے نہ بتوں کو نہ اسباب کو نہ اپنی قابلیتوں کو اپنا حاجت روا اور رب بناؤ۔ ان ذرائع سے جو علم ہمیں ملتا ہے یہ علم الیقین ہے۔ اس سے ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہمارا کوئی خالق خدا ضرور ہونا چاہئے لیکن صرف یہی ہم نہیں قبول کر سکتے۔ جب تک کہ وہ خود نہ کہے کہ **میں خدا ہوں**۔ پس سب سے بڑھ کر جس کو ہم اس طرح بذریعہ عقلی مشاہدہ **کے حاصل کر سکتے ہیں الہام الٰہی کی ضرورت ہے**۔ اور یہی دوسری دلیل ہے۔ جو اسلام نے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے پیش کی ہے۔

(۲) فرمایا۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ وادعوا شھداءکم من دون اللہ کہ اس شک کو دُور کرنے کے لئے ہم اپنا کلام اپنے بندہ پر نازل کرتے ہیں۔ وہ کلام ہمارے باقی صفات کی طرح بے مثل ہوتا ہے۔ پس اس کلام میں اگر تمہیں کوئی شک ہے۔ تو ایسی ایک سورۃ ہی بنا کر لے آؤ اور اس کے لئے اکیلے نہیں۔ جس قدر چاہو مدد گار بلاؤ۔ ویسا لاثانی کلام جب کبھی تم کو ملیگا۔ اللہ کے سوائے اور کہیں سے [illegible]

[illegible] ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ **خدا ضرور ہے۔ اور زندہ** [illegible]

[illegible] طاقت عام دُنیاوی کاموں سے بمقدار اعلیٰ واضح ہوتی ہے۔ اس طرح جو علم ہمیں ملتا ہے۔ وہ عین الیقین کہلاتا ہے۔ یہ علم انسان کو اس قابل بنا دیتا ہے۔ کہ وہ الٰہی احکام پر جو اس طرح اللہ تعالیٰ سے اس پر نازل ہوتے ہیں عمل کرے۔ اور ان اعمال کی سیڑھی سے اس جگہ تک جا پہنچے۔ جہاں کہ وہ اللہ کی محبت کی آگ میں اُسی طرح جل جاوے جیسے کہ اُس کی انگلی گرم آگ میں پڑ کر جل گئی تھی۔ یہ درجہ علم **حق الیقین** کا درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی سو واقع رہے کہ ایسی الٰہی آوازوں سے تاریخ اسلام کے صفحے بھرے پڑے ہیں۔ ان ہزار ہا نشانوں میں سے جو کہ آئے دن مذکورہ بالا رنگ میں اسلام دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ صرف ... مشتے نمونہ از خروارے پیش کر کے ہم دکھائینگے۔ کہ کس طرح وہ ہمارے ایمان کو اللہ تعالیٰ پر قایم کرتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(۱) آج سے تیرہ سو سال پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب ان الٰہی انعامات کی بارش ہو رہی تھی۔ تو اس پر انہوں نے عیسائیوں کو جن کو مسلمان اہلِ کتاب بھائی مانتے تھے۔ روم کے ملک میں شکست دی۔ اس پر کفار مکہ نے خوب جلسے کئے۔ اور مسلمانوں کو کہکر کہ ایک تمہارے بھائی تو تباہ ہو گئے ہیں۔ اب تم بھی کوئی دن کے مہمان ہو سخت تنگ کرنا شروع کیا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے **انا الموجود** کی آواز کو بلند کیا۔ اور اپنے دین کی تائید کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا الم۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فرمایا۔ اے لوگو۔ تمہاری یہ سب اُمیدیں اور دعوے غلط ہیں۔ اگرچہ رومی اس وقت سخت کمزور ہیں۔ اور ایک ظاہر پرست انسان کو کوئی وجہ اُن کے دوبارہ اُٹھنے کی نظر نہیں آتی۔ لیکن اللہ کی نصرت اُنکے شاملِ حال ہوگی۔ جو ناممکن کو ممکن کر دکھائے گی۔ اور یہ جو اب مغلوب ہوئے ہیں۔ چند سال میں غالب آئیں گے۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ جس روز یہ الٰہی آواز سچی ثابت ہوئی۔ اُسی روز مسلمانوں کو بدر کی فتح نصیب ہوئی۔ اور مومنوں کو اس طرح دو خوشیاں ملیں۔ سننے اور غور کرنے والوں کے **ایمان** کلام کرنے والے کی ہستی پر ایسے **مضبوط** ہوئے کہ **جان** کو اُسکی راہ میں **قربان** کرنا ایک معمولی سبیل سمجھا۔ لیکن لوگوں نے سمجھا کہ یہ علم اُسی وقت کے متعلق تھا۔ زمانہ گذر گیا اور وقت آیا۔ کہ جب پھر اُسی کلام کی **طاقت اور صداقت** ظاہر کی جاوے۔ تو اللہ تعالیٰ نے **بروز محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام پر پھر اُسی کلام کو نازل فرمایا۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ محمد صلعم پر جو کلام اس وقت نازل ہوا تھا۔ وہ اس موجودہ زمانہ کے واقعات پر بھی اسی طرح حاوی ہے۔ جیسا کہ اُس وقت تھا۔ چنانچہ وہی الفاظ قرآنی ۱۹۰۰ء میں اس نائب رسول کی زبان پر جاری ہوئے۔ اور ہمارے دیکھتے دیکھتے اس سال میں پورے ہوئے۔ روم کے رہنے والے ترکوں نے شکست پر شکست کھائی۔ ساری دُنیا یکزبان ہو کر چلا اُٹھی۔ کہ اب ان کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ غیر مسلم لوگ **مسلمانوں پر ہنسی** اور طعن و تشنیع کرنے لگ گئے۔ مسلمان خود بھی مایوس نظر آنے لگے۔ لیکن ہم کو چونکہ اس آواز کی **حقیقت اور طاقت** سے آگاہی تھی۔ ہم نے اس زمانہ میں اشتہار پر اشتہار اس الٰہی کلام کی تائید میں نکالے۔ اور اُن الٰہی اسباب کو دیکھتے ہوئے جو دُنیا کی آنکھ سے اوجھل ہیں۔ لوگوں کو اطلاع دی۔ کہ ان شکستوں کے بعد ترک غالب آویں گے۔ چنانچہ اللہ کا فضل ہُوا۔ اور اُس کی باتیں سچی کیں ایسے سامان مہیا ہو گئے۔ جن سے **ناممکن ممکن ہو گیا**۔ اور دُنیا دیکھتی رہ گئی۔ یورپین مدبروں کے سب منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور وہی ہوا جو کہ خدا نے خبر پا کر اُس کے فرستادہ نے آج سے **تیرہ سو سال پہلے** فرمایا تھا۔ اور جس کی تائید آج سے ۹ سال پہلے اُس کے نائب نے ہمارے سامنے کی تھی۔ اس کلام کو اس طرح پورا ہوتا ثابت کرتا ہے کہ مکرر دونوں اپنے **دعووں میں صادق تھے**۔ اور کہ خدا برحق ہے اور وہ کلام جس میں یہ خبریں موجود ہیں۔ الٰہی کتاب ہے۔

اس کے بعد دوسرا نشان ... [illegible]

[illegible]

بتایا گیا اور آپ نے فرمایا۔ کہ میری اُمت پر چار فتنے ہونگے۔ اور یہ فتنے آخری حصہ اُمت میں واقع ہونگے۔ جو یکے بعد دیگرے آئیں گے۔ جب پہلا فتنہ ظاہر ہوگا۔ جس میں کوئی مصیبت ہوگی۔ تو مومن کہیگا۔ کہ یہ فتنہ تو مجھے ہلاک کر ڈالیگا۔ پھر جب دوسرا فتنہ رونما ہوگا۔ تو مومن کہیگا۔ اس سے میری ہلاکت ہے۔ پھر جب تیسرا فتنہ ظاہر ہوگا۔ تو اس وقت لوگ کہینگے اب اس کا خاتمہ ہو گیا۔ مگر وہ ترقی پکڑے گا۔ اور لمبا ہو جائیگا۔ اور چوتھا فتنہ ایسا ہوگا کہ لوگوں میں کفر تک نوبت پہنچ جائیگی۔ جب امت میں کبھی یکجہتی وہ اور کبھی ... بات ہوگی۔ اور اُن کا کوئی امام ہوگا۔ اور نہ کوئی جماعت ہوگی۔ تو اس وقت مسیح خروج کرے گا پھر **سورج مغرب سے طلوع ہوگا**۔ اور قیامت کے پہلے ۲۷ دجال ہونگے جن کی ایک ایک شخص کے سوا کوئی پیروی نہ کریگا۔ اس حدیث پر ظاہر پرستوں نے بڑے بڑے حاشیے چڑھائے۔ اور ایک عرصہ دراز تک ہمارے آریہ بھائیوں نے اس پر تمسخر کر کے لوگوں کو اسلام سے گمراہ کرنا چاہا اور بہت پھبتیاں اڑائیں۔ اور اس کی خوب ہی تشہیر کی۔ نادانوں نے یہ نہ سمجھا کہ یہی امر ... اسلام کی صداقت اور خدائے اسلام کے وجود پر ایک زندہ شہادت ثابت ہوگی۔ اور جس دین سے لوگوں کو بہکانے کے لئے یہ فقرہ بطور ایک حربہ کے استعمال کیا جا رہا ہے۔ کسی روز اس دین کی ترقی کا ایک ذریعہ ثابت ہوگا۔ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین چنانچہ انہوں نے اسکے خلاف۔ اتنا زہر اگلا۔ کہ مامور من اللہ کو بھی اسکی طرف توجہ کرنی پڑی۔ اور آپکو کشف میں اسکی تعبیر سمجھائی گئی۔ اور وہ علم غیب جو ظاہر بینوں کی سمجھ میں نہ آسکتا تھا۔ اور رسول مقبول علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ اُس علم اُسکے نائب پر جب زمانہ اُس کے کھلنے کا پہنچا واضح کر دیا گیا۔ جو کہ حضرت میرزا صاحب علیہ السلام نے آج سے ۲۵ سال پہلے ازالہ اوہام میں اللہ سے خبر پا کر درج کر دیا ہوا ہے۔ اور جو کہ یہ ہے۔ کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائینگے۔ اور اُن کو اسلام سے حصہ ملیگا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔ جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی۔ کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے دین کی تمام عقل ایشیا کو دیدی اور دنیا کی تمام عقل یورپ کو اور امریکہ کو نبیوں کا سلسلہ بھی اوّل سے آخر تک ایشیا ہی کے حصہ میں رہا۔ اور ولایت کے کمالات بھی انہی لوگوں کو ملے۔ اب خدا تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے "۔ اُس وقت مسلمانوں نے بھی اُسکی طرف توجہ نہ کی۔ یہانتک کہ اُسکا وقت آپہنچا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جناب خواجہ صاحب کو لنڈن جانے اور اُن لوگوں تک اسلام پہنچانے کی توفیق عطا کی۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ الٰہی نشان مسیح موعود علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک کے ذریعہ سے اور لارڈ ہیڈلے صاحب کے مشرف باسلام ہونے میں پورا ہوتا ہے۔ اس میں غور طلب بات یہ ہے۔ کہ ایک غیب کا علم آج سے تیرہ سو سال پہلے ایک انسان پر ظاہر ہوا۔ پھر اُس کے پورا ہونے سے پچیس سال پہلے ایک اُس کے غلام پر اُسکے معنوں کو کھولا جاتا ہے۔ اور پھر حرفاً حرفاً وہ پورا ہوتا ہے۔ یہ سب واقعات صاف ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ کلام انسانی نہیں بلکہ اُس خدا کا ہے۔ جو کہ حی و قیوم ہے۔ ورنہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حضرت میرزا صاحب علیہ السلام سے منصوبہ کر لیا تھا۔ کہ یہ معاذ اللہ دونوں بزرگوں کی اٹکلوں کا نتیجہ سمجھا جاوے۔

اللہ تعالیٰ نے اس اپنی بات کو پورا کیا۔ ... [illegible] قوم میں بہت ... پایہ کا انسان ہے۔ [illegible] علیہ وسلم کا خاتم ... [illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

خواجہ صاحب کی تازہ چٹھی | برادران۔ السلام علیکم۔ کس قدر خدا کا فضل و کرم ہے۔ پیشتر اس ہفتہ لارڈ ہیڈلے کی بہ دینہ [illegible] دلی یونین کی کنیزیران کے ہاں شب باش ہوا۔ اللہ اللہ کیا محبت کیا انس اور کیا بڑھا ہوا شوق خدمت ہے۔ میرے سونے کا کمرہ خود درست کیا خود اس میں انگیٹھی روشن کی۔ خود بستر ٹھیک کیا۔ صبح اٹھا تو میں ابھی بستر پر ہی پایا تھا کہ آپ لباس استراحت ہی میں آئے اور چاء اور انگور ساتھ موجود۔ میں غسل کرنے لگا تو غسلخانہ میں بطور خادم حاضر۔ سبحان اللہ۔ وہ گرم و سرد نل کھول کر دیکھا کرتے کہ پانی درست ہے یا نہیں۔ صبح کہنے لگے کہ آج کا دن میرے لئے بڑا ہی مبارک تھا کہ آپ میرے ہاں شب باش ہوئے۔ غرض کہ اس شخص کے جوش محبت و اخلاص کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ اب عنقریب اسلامک سوسائٹی بننے والا ہے۔ مجھے کہتا ہے کہ تم لیکچر دو۔ میں صدر جلسہ بن جاؤں گا۔ تاکہ بحیثیت پریزیڈنٹ پبلک پر اپنا اسلام علی الاعلان ظاہر کروں۔

ایک اور متوسط طبقہ کے معزز اشخاص کی عورت کو آپ تبلیغ کر رہے ہیں جو امید ہے کہ انشاء اللہ ہفتہ دو ہفتہ میں اسلام قبول کر لیگی۔

ایک اور لیڈی سے ملنا ہوا۔ جو طبقہ اعلیٰ کی ہے اور اسلام کے بالکل قریب آچکی ہے وہ اپنے عقیدہ کا اعلان تو خدا جانے کرے یا نہ کرے لیکن تبلیغ اور اشاعت کے کام میں انشاء اللہ ضرور مدد دیگی۔ جہاں تک میں ظاہری حالات سے سمجھتا ہوں۔ کہ یہ وقت میرے انگلستان سے جانے کا نہیں۔ مگر دل کی حالت سخت مجبور کر رہی ہے۔ محمد علی اور وزیر حسن پر ہمارے مشن کا بفضل تعالیٰ بڑا نیک اثر پڑا ہے۔ وہ بھی وعدہ کر گئے ہیں کہ ہمہ تن امداد دینگے اصل مدد تو اللہ تعالیٰ کی ہی درکار ہے۔ مگر ان کی یہ رائے ہے کہ میں ہندوستان جا کر ایک دورہ لگاؤں۔ اور وہ اس میں میری بہت کچھ مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

کمال الدین۔ ۱۳ / نومبر

ضروری | بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکے اخبار میں ایک کھلی چٹھی بنام انصار اللہ کا شائع ہو جانا ایک بڑی سخت غلطی تھی۔ اول تو ایک ایسے اخبار سے جو ساری قوم کا اخبار ہے ایسی تحریر کا تعلق ہی کوئی نہیں۔ دوسرے میں تحریر کے متعلق وہ چٹھی تھی اس تحریر میں حضرت خلیفۃ المسیح کی شان میں بہت نامناسب اور بے ادبی کے الفاظ تھے۔ حضرت مولوی صاحب اس زمانہ سے لیکر جبکہ وہ ایک ریاست میں طبیب شاہی کے عہدہ پہ تھے اسوقت تک جو ایک بڑی جماعت کی ریاست کا عہدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے ایک نہایت ہی سادہ زندگی کے لئے اعلیٰ ترین نمونہ رہے اور انکی ساری زندگی میں ایک بےنظیر سادگی اور دنیا اور دنیاداری کے امور کے طرف سے غنا پائے جاتے ہیں۔ جن لوگوں کو آپ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ سب یک زبان ہو کر اس امر کی شہادت دینگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب میں کسی قسم کی دنیوی جاہ و عزت اور دنیوی مال و دولت کی خواہش رکھی ہی نہیں اور ہمیشہ بجائے اس کے کہ کسی دوسرے کے مال کی طرف آپ کا وہم بھی جائے دوسرے آپ کے مال سے جو اپنی خداداد قابلیت سے آپ کماتے رہے ہیں بڑے بڑے فوائد حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور آپ کا مال ہمیشہ دین کی خدمت اور دین کی اشاعت یا غربا کی مدد کیلئے خرچ ہوتا رہا ہے۔ بغیر کسی خاص شخص کی تحقیر کا خیال دل میں لانے کے میں کہہ سکتا ہوں کہ جسقدر عام طور پر آجکل کے گدی نشینوں یا پیروں میں دنیاداری پیرپرستی کے خیالات پائے جاتے ہیں اس سے بہت بڑھکر آپکے دل میں محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مخلوق پر شفقت کے خیالات بھرے ہوئے ہیں حتیٰ کہ میں تو مقابلہ کے لئے کوئی نسبت ہی نہیں دیکھتا۔ علاوہ ازیں جب سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے احمدی قوم کا امام ہونیکا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ تو باوجودیکہ ساری قوم کے آپ مطاع ہیں اور سب ممبران مجلس معتمدین آپ کی بیعت میں داخل اور آپکے فرمانبردار ہیں۔ آپنے کبھی حکومت کے رنگ میں حکم ہی نہیں کیا۔ نہ ہی ان اموال کو جو ہر قسم کے کاموں کے لئے یہاں جمع ہوتے ہیں اپنے تصرف میں لانے یا اپنے پاس رکھنے کا کبھی خیال تک کیا ہے۔ میں قریباً ۵ سال تک بحیثیت سکرٹری صدر انجمن احمدیہ آپکی خلافت کے زمانہ میں کام کرتا رہا ہوں۔ اور ہمیشہ آپکی حد درجہ بےنفسی کو دیکھتا رہا ہوں۔ مگر جن امور میں آپ حکم کرتے تو کوئی انکار کرنے والا نہ تھا۔ آپنے ایسے معاملات کو مشورہ احباب کے سپرد ہی کیا۔ پس ایسے بےنفس امام قوم کے متعلق اسی قسم کی باتوں کا لکھا جانا۔ جو تحریر مذکور میں پائی جاتی ہیں بہت ہی بعید از صداقت امر ہے اور جو کچھ آپ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے لفظ لکھے گئے ہیں ان سب سے علی الاعلان بیزاری و نفرت کا اظہار کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ والسلام محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز

مجھے اس تحریر کے ایک ایک حرف سے اتفاق ہے۔ صدرالدین ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

شیر علی عفی اللہ عنہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ سید محمد حسین شاہ۔ **نوٹ از پیغام صلح**

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قبول اسلام کی خوشی

تیرا اسلام بیڑا پار ہوگا
مذاہب میں تو اب سردار ہوگا
کمال دین سمندر پار پہنچا
اب اس کا لارڈ ھیڈلے یار ہوگا
قبول اس نے کیا اسلام دل سے
وہاں اب گرم یہ بازار ہوگا
وہ دکھلائیگا یورپ کو صداقت
فدائے احمد مختار ہوگا
نہیں عیسیٰ و احمد میں جدائی
وہاں اس حق کا اب اظہار ہوگا
وہ قایل ہونگے اب توحید حق کے
ہر اک تثلیث سے بیزار ہوگا
بہت کلمہ پڑھیں گے صدق دل سے
زباں پر ان کے یہ اقرار ہوگا
وہاں قرآن کے جوہر کھلیں گے
وہ پرکھے گا جو جوہردار ہوگا
وہاں چمکے گا اب یہ در مکنوں
خریدار اس کا ہر زردار ہوگا
وہ صدیوں سے چلے آتے ہیں سوتے
اب ان کا بخت بھی بیدار ہوگا
درازی شب مغرب گھٹے گی
طلوع مہر پر انوار ہوگا
میرے احمدؐ کی ہے یہ لیلۃ القدر
ظہور فجر آخر کار ہوگا
ستارہ صبح کا ہے لارڈ ھیڈلے
وہ دین کا اب علم بردار ہوگا
ظہور اب قدرت ثانی کا ہوگا
وہ سمجھے گا جو واقف کار ہوگا
خدا دکھلائے گا اب دست قدرت
کوئی حربہ ہو اب بیکار ہوگا
زمانہ آگیا امن و اماں کا
جو ہوگا اس سے برخوردار ہوگا
ضرورت ہے کہ اب قرآن پھیلے
یہی اب کاشف اسرار ہوگا
مسلمانو! اسے یورپ میں بھیجو
وہ سمجھے گا جو نیکوکار ہوگا
بہت کج فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں
وہ حق پائیگا جو حقدار ہوگا
ولایت میں بہت بیمار دل ہیں
یہ ان کا چارۂ آزار ہوگا
دکھائے گا اسے قرآں راہ راست
جو نادانی سے کج رفتار ہوگا
مسلمان ہو گیا ہے لارڈ ھیڈلے
اسے خوش سن کے ہر دیندار ہوگا
خدا بخشے گا اسکو استقامت
وہ اب منجملہ انصار ہوگا
جو غمخواری کرے گا دین حق کی
خدا اس مرد کا غمخوار ہوگا
ثناخوان ہم رہیں گے اس کے حامد
جو دین حق کا خدمتگار ہوگا

خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ

احمدیان سرحد کے متعلق | مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح

السلام علیکم۔ بندہ نے الفضل اور پیغام صلح کے مضامین قابل توجہ بکام صوبہ سرحدی دیکھے ہیں۔ جن میں بعض واقعات میرے خیال میں مبالغہ سے خالی نہیں۔ میرے خیال میں یہ کسی ناواقف نامہ نگار صاحب کے قلم کا نتیجہ ہے۔ لہذا چاہتا ہوں۔ کہ آپکے معزز اخبار کے ذریعہ سے ہی اس کی تردید کروں۔ تاکہ تمام احمدی احباب کو جو ان سے صدمہ ہوا ہے ان کو تسکین ہو صاحب من اگرچہ نامہ نگار صاحب نے صاف صاف کسی فرد واحد یا جگہ کی بابت صریحاً نہیں لکھا۔ لیکن اس کے الفاظ سے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کا روئے سخن ہماری طرف ہے۔ اس لئے اجازت چاہتا ہوں کہ میں بھی اس پر کچھ لکھوں۔ کیونکہ مجھے سرحد کے تمام احمدیوں اور خصوصاً ریاست خٹک کے احمدی صاحبان کی بابت سب کچھ معلوم ہے۔

نامہ نگار صاحب کا نواب صاحب کی ذات پر حملہ کرنا۔ بہت بیجا ہے۔ کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ نواب صاحب نے کسی احمدی صاحب کو رنج نہیں پہنچایا۔ بلکہ وہ بھی دیگر لوگوں کی طرح ان کے زیر سایہ اپنی زندگی بہت آرام و راحت سے گذارتے ہیں۔ نواب صاحب کا اگر کچھ قصور ہے۔ تو وہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ خود احمدی نہیں ہیں۔ والا کوئی نہیں بتا سکتا۔ کہ نواب صاحب نے کسی احمدی صاحب کو کسی قسم کے نقصان پہنچانے کا خیال بھی کیا ہو۔

ہاں پہلے پہل نواب صاحب کے زیر صدارت مناظرے ہوئے ہیں۔ جنکا مدعا صرف تحقیق حق تھا۔ اور قریب تھا کہ بہت لوگ احمدی ہو جاویں۔ مگر بدقسمتی سے اس وقت احمدیوں میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا۔ جو مناظرہ کا اہل ہو۔ لہذا اس کا عملی نتیجہ کچھ بحث مباحثے کے بعد ان کی شکست کے رنگ میں نمایاں ہوا۔ اس پر طرفہ یہ کہ تمام اس وقت کے احمدیوں نے بلا کسی تحریک کے خود بخود حضرت مرزا صاحب پر تکفیر کے فتوے دیئے۔ اگرچہ چند ماہ کے بعد پھر ان کو اپنے ان فتاوٰے سے توبہ کرنی پڑی۔ مگر ان کی شکست و لفظ تکفیر نے عوام الناس پر بہت برا اثر کیا۔ جسکی وجہ سے ریاست میں احمدیت کی ترقی مسدود ہو گئی۔ جو کہ صرف انکی ناقابلیت کی وجہ سے تھی۔ نہ کہ نواب صاحب و رعایا کی مخالفت کے سبب اب میں ثابت کرونگا۔ کہ نامہ نگار صاحب کہاں تک غلطی پر ہیں۔ اور نواب کہاں تک غلطی پر ہیں۔ اور نواب صاحب کا ان لوگوں سے کیا برتاؤ ہے۔

ریاست میں سب سے پہلا آدمی مولوی عبدالستار ہیں جس نے تقریباً عرصہ چار سال سے احمدیت قبول کی ہے۔ آپ میری دایہ کے بیٹے اور میرے رضاعی بھائی ہیں۔ لہذا یہ ظاہر ہے کہ اس کی تکلیف ہمیں میری تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے بھی اس کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔ اور نہ نواب صاحب اس کے برخلاف کچھ کرنا چاہتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف ریاست خٹک کی تحصیل میں نقل نویس کے کام پر مامور ہیں (جو کہ عین احمدیت کے وقت ان کے سپرد کی گئی ہے) اور نواب صاحب اگر چاہیں تو اس کو بہت آسانی سے علیحدہ کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ ہرگز ایسا نہیں کرتے۔

دوسرا ممبر فرقہ احمدیہ کا مولوی شیخا ہے جس کے پاس نواب صاحب کی ملکیتی جائیداد میں سے بہت سی زمین بطور معافی خدمت ہے۔ اور نواب صاحب نے اب تک اس کی بے دخلی کا خیال تک بھی ظاہر نہیں کیا

تیسرا آدمی شہزادت خان خان زادہ راجی ہیں۔ جو کہ بذات خود ریاست کے سفید پوشوں میں سے ہیں۔

اور جن کے آباؤ اجداد نے زمانہ سلف میں ریاست کے اہم خدمات انجام دی ہیں۔ جن کے عوض انکو وسیع جائیداد اور نکہ میں سے کچھ انعام ریاست کی طرف سے بطور جاگیر دیا گیا تھا۔ جس کو اب ہماری محسن گورنمنٹ نے بھی ان کی جاگیر تسلیم کیا۔

ماسوائے ان اشخاص کے اگر کوئی اور احمدی صاحب ہیں تو وہ بھی ان کے ملازموں یا دوستوں میں سے ہونگے۔ جو کہ ان کی وجہ سے ہی تکلیف سے بچے رہتے ہیں۔

نیز مجھے یاد ہے۔ کہ جب دوسرے سال ملاحظہ کر جو کہ آجکل ریاست

خٹک و سرحد کی دیگر جاہل قوموں میں عزت زمان و امام وقت مانے جاتے ہیں۔ ریاست کے تمام علماء و فضلاء کو جمع کر کے ٹیری آ گئے تھے تاکہ احمدیوں کے برخلاف وعظ کریں۔ اور نیز اگر ممکن ہو تو ان کے ساتھ مناظرہ کیا جائے۔ تو نواب صاحب نے تحصیل سے ان کے نام فرمان بھیجا۔ کہ ریاست میں اس قسم کا وعظ جس سے نقض امن کا اندیشہ ہو۔ ہرگز نہ کیا جائے۔ اور نیز میں خود اس کے پاس گیا۔ اور اس کو سمجھایا جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ ملا صاحب مذکور واپس جانے پر مجبور ہو گئے ایسے دیگر واقعات بھی بہت ہیں۔ جنکو میں صرف طوالت مضمون کے خوف سے نظر انداز کرتا ہوں۔ تاہم اس سے بھی ایک سلیم العقل انسان اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ نواب صاحب کہاں تک احمدیوں کے برخلاف کارروائی کر رہے ہیں۔

چونکہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم تمام ملکر ایک منبر پر آئیں۔ اور غیروں کو دکھائیں۔ کہ اگر ہم میں کچھ تفرقہ ہے۔ تو وہ ایسا نہیں کہ ہم ضرورت کے وقت بھی مجتمع نہ ہو سکیں۔ پس ہم سب ملکر متفق طور پر حسب الحکم خداوند عالم اس کی حبل المتین کو مضبوطی سے پکڑیں۔ اور چونکہ بے بنیاد الزامات سے آتش غیظ و غضب مشتعل ہوتی ہے۔ لہذا ہم میں سے ہر ایک پر فرض ہے۔ کہ اپنے دامن ایمان کو تفرقہ اندازی کی آلائش سے بچائیں۔ تاکہ دارین میں سرخروئی حاصل ہو۔

اس کے بعد میں تمام احمدیوں سے بالعموم اور نامہ نگار صاحب سے بالخصوص عرض کرتا ہوں کہ اگر وہ اپنے سرحدی احمدی بھائیوں کو کچھ امداد دینا چاہتے ہیں۔ اور سرحد و دیگر علاقوں میں اپنے فرقہ کی ترقی چاہتے ہیں تو وہ برائے خدا اس قسم کی تحریروں کو جانے دیں۔ کیونکہ اب اس کا وقت نہیں رہا۔ بلکہ کچھ خرچ و خرچ کر کے گھر سے نکلیں۔ اور مدلل تحریروں و تقریروں سے سرحد و دیگر علاقوں کے علماء پر ثابت کریں۔ کہ اول تو درحقیقت ان میں کچھ اختلاف نہیں۔ کیونکہ ہر دو گروہ مانتے ہیں۔ کہ مصلح ہونا چاہیئے۔ انہوں نے اب تک نام نہیں رکھا ہے۔ احمدیوں نے اس کا نام رکھ دیا ہے۔ پھر بالفرض اگر کچھ اختلاف رائے ہے تو وہ اتنا نہیں ہے کہ اس قسم کے تفرقہ کا باعث ہو۔

اور نیز لوگوں کے دلوں کو محبت سے فتح کریں۔ اور انپر اپنی لاثانی کا سکہ جمائیں۔ زیرا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یہی تعلیم حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ صلعم نے دی ہے۔ اور اس سے بڑھکر یہی فعلی رنگ میں بھی ہمیں سکھایا ہے

گو کہ ہم ہیں مسلمان پر ہمارا ہے یقین
زور سے تلوار کے اسلام کا ڈنکا بجا
دل مگر وہ تیغ۔ تیغ آہنی ہرگز نہ تھی
خنجر اسلام ہرگز خنجر آہن نہ تھا
راستی کی تیغ تھی۔ جو تھی مسلمانوں کے پاس
خنجر آہن نہ تھا۔ وہ خنجر اخلاق تھا

میرے خیال میں کوئی خون آشام خنجر آہنی وہ کام ہرگز نہیں کر سکتا۔ جو کہ خنجر اخلاق کر دکھاتا ہے۔ اور کوئی دل دنیادی زور اور وجاہت سے اتنا ہرگز نہیں دیتا جتنا کہ اخلاق و راستبازی سے۔

برائے خدا اب آپ لوگ تو دیگر علماء کی طرح جو تواریخ اسلام سے بالکل بے خبر و ناآشنا ہوتے ہیں۔ کسی استعاریہ کلمہ کو واقعی وہ چیز قرار نہ دیں۔ و خنجر اسلام سے خنجر آہن مراد نہ لیں۔

اگر خدانخواستہ آپ لوگوں نے بھی ایسا کیا۔ تو پھر یقین جانیں کہ آپ لوگ خود مرزا صاحب کے بروز آنحضرت صلعم ہونے میں سب سے زیادہ روڑے اٹکانے والے ہیں۔ والسلام۔

سلیم خٹک برادر زادہ نواب خٹک

نوٹ از پیغام صلح ۔ جناب محمد اسلیم خاں صاحب کی مندرجہ بالا راسلت کے متعلق عرض ہے۔ کہ کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس میں شک کریں۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ کچھ نہ کچھ شکایت تو ضرور احمدی بھائیوں کو وہاں ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے دو سال سے ان کے لئے شور مچایا اور آہ و پکار کی۔ ہمیں امید ہے کہ خانزادہ صاحب اُن سے خود دریافت فرما کر اپنی وسعت حوصلے سے جیسا کہ آپ نے بھی مراسلہ میں ظاہر فرمایا ہے۔ معاملہ کو صاف فرما دیں گے۔

ایک ضروری درخواست

۵ دسمبر ۱۹۱۳ء لغایت ۱۰ دسمبر ۱۹۱۳ء پاکپتن کا مشہور میلہ بتقریب عرس حضرت بابا فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ ہو گا ان دنوں مختلف مذاہب کے مشنری یہاں آتے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے رسالہ جات اور ٹریکٹ عوام میں تقسیم کرتے ہیں۔ دیگر مذاہب کی ان سب کوششوں کے بالمقابل کوشش کرنے والی انجمن احمدیہ پاکپتن ہو گی جو ابھی نو عمر ہے۔ تاہم اس کے مقامی فنڈ میں سے امسال رسالہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور اشاعت اسلام کے واسطے اس بابرکت موقعہ پر کچھ نہ کچھ انتظام کیا جاویگا۔ علاوہ ازیں کوئی احمدی بزرگ اگر چھوٹے چھوٹے رسالہ جات اور ٹریکٹ بغرض تقسیم مفت ارسال فرما دیں۔ تو انجمن مذکور نہایت شکریہ سے قبول کریگی۔ اور بڑی خوشی سے انکو اس موقعہ پر عوام میں تقسیم کریگی۔ اور نیز ایسے بزرگ کے واسطے خاص کر دعا خیر بھی کی جاویگی۔

المشتہر ۔ غلام احمد خان مختار عدالت و میر مجلس امین انجمن احمدیہ پاکپتن ضلع منٹگمری۔ (اصل متوطن سٹروعہ۔ ضلع ہوشیارپور)

انتخاب واقعات و معلومات

آریہ گزٹ کی معنی آفرینی | عید قرباں کا نام دراصل عید اضحیٰ ہے اور مسلمان اسے بقر عید بھی کہتے ہیں۔ لیکن ہمعصر آریہ گزٹ کی رائے میں "یہ لفظ بالکل غلط ہے اور کسی اسلامی کتاب میں نہیں ملتا اور نہ عرب میں کوئی شخص اس عید کو بقرعید کہتا ہے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ نے تمام اسلامی کتب دیکھ ڈالی ہیں اور جزیرہ نما عرب کے بچے بچے سے استفسار کیا ہے لیکن بقرعید کا لفظ نہ تو انہوں نے کسی کتاب میں دیکھا اور نہ کسی عرب نے اسکی تصدیق کی۔ ہم اس جد و جہد کے لئے اپنے معزز ہمقلم کے مشکور ہیں۔ لیکن ان کے عربی دانی کے تفحص میں ان کے مزید فقرات نقل کرنے پر مجبور ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں "اصلی نام عیدالفضحیٰ ہے عید کے معنے ہیں خوشی کے اور ضحیٰ کے معنے ہیں۔ دوپہر دن چڑھے کے یعنی وہ خوشی جو دوپہر دن چڑھے کی جاتی ہے دوسری عید جو ماہ رمضان کے بعد آتی ہے اس کا نام عبدالغفور (شاید اس سے مراد مسٹر دہرم پال ہو یا ممکن ہے عیدالفطر ہی مراد ہو) ہے۔ فطر بھی عربی لفظ ہے۔ اور اس کے معنے ہیں روزہ رکھنا" ہمیں تعجب ہے کہ جن لوگوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ اصلی نام عیدالفضحیٰ نہیں بلکہ عیداضحیٰ کے معنے دوپہر دن چڑھے کے نہیں ہیں بلکہ وہ اضحات کی جمع ہے جو دراصل اضحیہ ہے اور جس کے معنی قربانی کے ہیں۔ اور "فطر" کے معنی روزہ رکھنا نہیں بلکہ روزہ افطار کرنا ہیں۔ وہ بقرعید کی ترکیب پر بحث کر کے خواہ مخواہ لوگوں کے دلوں پر اپنی عربی دانی کا سکہ بٹھانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟ بعض ہندو معاصرین "بقرعید" لکھنے لگے ہیں۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ یہ دنیا کی کس زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے کیا معنے ہیں؟ اگر اس لفظی تبدیلی سے وہ مسلمانوں سے قربانی گاؤ چھڑانا چاہتے ہیں۔ تو یہ اور بھی تعجب خیز ہے! (وکیل)

زمین کا عطیہ ۔ جن شرائط پر سرکار کی طرف سے اپر چناب کنال پر زمین عطا ہو سکتی ہے وہ گزٹ میں مشتہر ہو گئی ہیں۔ اگر مزارعہ سرکاری ملازم یا گورنمنٹ پنشنر ہو۔ یا اس کو یا اس کے خاندان کے کسی ممبر کو پہلے اراضی سرکار سے عطا ہوئی ہو تو اس کا حال تقسیم اراضی کی تکمیل سے پہلے اس افسر پر ظاہر کر دینا لازمی ہوگا جو زمین عطا کرے۔ پانچ سال سرکاری مزارعہ رہکر شرائط کی تکمیل کر دینے کی صورت میں جدید پٹہ مزارعہ حاصل کر سکتا ہے اور یہ بھی اسکے اختیار میں ہے۔ کہ وہ ساٹھ روپیہ فی ایکڑ کی شرح سے تین ششماہی قسطوں میں جو بیس روپیہ کی تعداد کی ہوں۔ دیگر سرکار سے وہ زمین خرید لے جس کا وہ مزارعہ رہا ہو۔ (وکٹوریہ پیپر)

معاملات بلغاریہ (صوفیا ۳۰ نومبر) شاہ فرڈی نینڈ وائنا میں طویل قیام کرنے کے بعد واپس آ گیا ہے اور اسطرح اس افواہ کی تردید ہو گئی ہے۔ کہ وہ تخت سے دست بردار ہونا چاہتا ہے۔ موسیو واشنگر صدر جمہوریہ فرانس نے بلغاریہ کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ یونانیوں نے جو بلغاری سپاہی ابھی تک روک رکھے ہیں ان کے معاملہ میں موسیو موصوف ثالثی کرا دیں۔ لیکن یونان نے ابھی تک اس تحریک کا کوئی جواب نہیں دیا۔

لیکچر ۔ ۱۷ دسمبر کو بوقت ۶ بجے شام کے مسجد احمدیہ بلڈنگس لاہور میں "اسلام اور آریہ سماج" کے مضمون پر جناب شیر اہمیر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی و نگہبانِ اشتعال دیانند مت کیندر پرن سبھا کا لیکچر بڑی کامیابی سے ہوا۔

بقیہ صفحہ ۲ کالم ۳ سے آگے

بقیہ صفحہ ۲ کالم ۳ سے آگے

دوستو! یہ ابھی آغاز ہے اسکا انجام بہت خوشنما ہے لاتقنطوا من رحمۃ اللہ۔ ہمیں چاہیئے کہ مایوسیوں کو چھوڑ دیں اور ایک ہو کر اس اشاعت کے کام میں لگ جاویں یہاں تک کہ ہماری سلطنت کے سب اکابر چند سال کے اندر اسلام کے حلقہ بگوش ہو جاویں۔

یہ اور ایسے ایسے نشان اسلام میں ہزاروں ہیں جو کہ ہمارے ایمان کو اللہ تعالےٰ پر حق الیقین کے درجہ پر قائم کرتے ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ان نشانوں سے فائدہ اٹھاویں۔ اور سب راہوں اور خیالوں کو چھوڑ کر قرآن کریم کے دامن کو مضبوطی سے پکڑیں۔ تاہم اس دنیا کی زندگی میں بھی اور آئندہ بھی جنت کے وارث ٹھیریں۔

برادران! اب دین کی نصرت اور فتح کے دن قریب ہیں۔ مومن بن جاؤ۔ تا اللہ تعالےٰ کا رحم تم پر نازل ہو چنانچہ حضرت مہدی مسعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

دن بہت ہے سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دین کے گن گانے کے دن

پیغام صلح کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت

اخبار ہذا کی قدر اور مانگ بفضلہ دن بدن اطراف ملک میں بڑھتی جاتی ہے۔ اخبار کا کاغذ بھی اب بہت عمدہ ہو گیا ہے۔ ایجنٹوں کو کمیشن معقول دیا جاتا ہے۔ جس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ اور پرچہ نمبری ۲۳ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۱۳ء میں نرخ شائع بھی کیا جا چکا ہے ناظرین اخبار کو کسی روزانہ پرچہ کی ضرورت سے مستغنی کرنے کے لئے تار خاص ذریعہ سے حاصل کر کے چھاپے جاتے ہیں۔ ہر بڑے شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے .. (منیجر)

خوشخبری! خوشخبری!! خوشخبری!!!

A Western Awakening to Islam

مُغرب کی بیداری اسلام کیطرف

چالیس سالہ غور و فکر کا نتیجہ

برادر اسلام جناب رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلی اے۔ ایم۔ آئی سی آئی۔ ایف ایس اے وغیرہ وغیرہ نومسلم

جس کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے مسلمانوں کے خرچ سے چھپوا کر یورپ کے گھر گھر میں تقسیم کرانا چاہتے ہیں۔ برادران اسلام سے درخواست ہے کہ خود بھی خریدیں اور یورپ میں مُفت تقسیم کرنے کے لئے بھی اعانت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ درخواستیں بنام مشتہر جہانتک جلد ممکن ہو۔ آنی چاہئیں تاکہ خواجہ صاحب کو اطلاع دیجائے۔ کہ کس تعداد میں چھاپیں اس کا ترجمہ اردو میں خواجہ صاحب موصوف فرمائینگے۔ قیمت فی کاپی ۱۲ ۔ اردو ۔ عہ ۔

المشتہر

شیخ رحمت اللہ پروپرائٹر انگلش ویرہوس

سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی (لاہور)

جلد ۱ | لاہور: یکشنبہ - مورخہ ۷ ر دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۸ ر محرم الحرام ۱۳۳۲ھ | نمبر ۶۳

تازہ برقی خبریں

بلقان کی قلیل التعداد قومیں:- لندن مسلم لیگ نے صیغہ خارجہ انگلستان کو لکھا تھا۔ کہ نو مفتوحہ علاقہ میں قلیل التعداد اقوام کی دینی و دنیاوی آزادی و مساوات کے متعلق عہدنامہ برلن کی دفعہ کے مطابق جو سابقہ مفتوحہ علاقوں کی ایسی ہی چھوٹی چھوٹی قوموں کی بحالی آزادی کے متعلق ہے۔ تیقن حاصل کرے۔ جس کا یہ جواب ملا ہے۔ کہ علاقوں کے تغیر و تبدل سے دفعہ مذکور منسوخ نہیں ہوگئی۔ انگلستان دیگر دول سے اس کی مزید تصدیق کے بارہ میں مشورہ کرے گا۔ کہ علاقوں کے تغیر کو باقاعدہ تسلیم کرنے کے موقعہ پر عہدنامہ برلن کی متذکرہ صدر دفعہ کی مزید تصدیق و توثیق کرائی جائے۔

عمل جراحی۔ (لندن ۳۔ دسمبر) مسٹر الفرڈ فریب نے آج مسز سروجنی نیڈو پر کامیابی سے عمل جراحی کیا۔ مریضہ کی حالت بہتر ہوتی جاتی ہے۔

فرانس کی مالیات:- (پیرس ۲ ر دسمبر) ایوان نے ۵۰ ملین پونڈ قرض لیا جانا منظور کیا ہے۔

کارخانہ جہاز سازی (قسطنطنیہ ۱۰ ر دسمبر) آرمسٹرانگ اور دیگر کمپنیوں کو بطور مجموعی عاجلا ازمیت میں دولت عثمانیہ کا کارخانہ جہاز سازی از سر نو تیار کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ اس ٹھیکہ میں ایک بحری صدر مقام اور متحرک قیام گاہ جہازات کی تعمیر بھی شامل ہے۔ اس تجویز سے ترکی بحری قوت کی ترقی کا دور جدید شروع ہوتا ہے۔ ٹھیکہ کے معاہدہ میں اس بات کی شرط ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو ترکی کاریگروں سے کام لیا جائے۔ اور سوائے انگریزوں کے کوئی غیر ملکی شخص ملازم نہ رکھا جائے۔

انگلستان میں ہندی طلباء (لندن ۴ ر دسمبر) انڈیا آفس نے اعلان کیا ہے۔ کہ طلبائے ہند کی مشیر لندنی کمیٹی نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی ہے۔ کہ ہندوستانی مقیم برطانیہ عظمیٰ کی بیان کردہ شکایات کے متعلق تحقیقات کرے۔ تاکہ لارڈ کریو وزیر ہند کی خدمت میں ان کے تابحد امکان انسداد کے لئے عرض داشت پیش کی جائے۔ اس کمیٹی میں سر منچرجی بھاونگری۔ مرزا علی بیگ۔ مسٹر عبد اللطیف اور میجر سنہا شریک ہیں۔

ہندیان جنوبی افریقہ اور لندن مسلم لیگ (لندن ۳ دسمبر) لندن مسلم لیگ نے ۱۴ نومبر کو مسٹر ہارکورٹ کی توجہ معاملات کی نازک حالت پر مبذول کرنے کی درخواست کی تھی۔ کہ جناب موصوف جنوبی افریقہ کی متحدہ حکومت پر فوری تدارک کی تدابیر اختیار کرنے کے لئے زور دیں۔ اور ہدایت فرمائیں۔ کہ شکایتوں کے متعلق آزادانہ تحقیقات کی جائے۔ مسٹر ہارکورٹ نے ۲۱ نومبر کو جواب دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ معاملات کی حالت کے متعلق لیگ کو صحیح اطلاع نہیں ملی ہندوستانیوں نے جنوبی افریقہ کے قانون کی جو علانیہ تحقیر و توہین کی ہے اس نے مجھے حکومت جنوبی افریقہ کے روبرو اعتراض پیش کرنے اور اس سے مشورہ کرنے سے روک دیا ہے۔

کارخانہ جات شکر میں ہڑتال (ڈربن ۲ ر دسمبر) جنوبی ساحل کے کارخانجات شکر میں ہندوستانیوں نے پھر ہڑتال کر دی ہے اور (۱۳۲) آدمیوں کو ایک ہفتہ قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ اب شکر کے صرف تین ہزار سے معطل ہیں۔

ہندوستانی شاعرہ کی بیماری۔ لندن ۲ ر دسمبر۔ مسز نیڈو ہندوستانی شاعرہ فی الحال ایک نرسنگ ہوم میں ہیں۔ اور کل ان پر ایک نازک عمل جراحی کیا جائے گا۔

ہندیان کینیڈا (لندن ۳ ر دسمبر) کینیڈا میں ہندیوں کا مسئلہ سخت اندیشناک صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ پہلے ایک جج نے ایک ہندوستانی کی جلاوطنی کے متعلق امتناعی پروانہ جاری کیا۔ اور اول اسے عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اب چیف جسٹس نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ ہندوستانی بھی دوسری رعایا کی طرح صرف جہالت۔ مرض۔ جرم یا بھیک مانگنے کی حالت میں خارج از ملک کئے جا سکتے ہیں یہ فیصلہ برٹش کولمبیا میں جہاں اخراج کی پُرزور حمایت کی جاتی ہے۔ پسند نہیں کیا جاتا۔ نظر برآں یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل مشرق کی درآمد کو روکنے کے لئے قانون سازی کا مطالبہ کیا جائیگا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ برٹش کولمبیا کا ہر ایک ضلع مسٹر بورڈن موجودہ وزیر اعظم کینیڈا کے طرز حکومت کا مؤید ہے۔ اور وزیر موصوف کو مقامی جذبات اور امپیریل گورنمنٹ کے منشا کی تطبیق کا نازک کام انجام دینا پڑے گا۔

حج سے واپسی (بمبئی ۳ ر دسمبر) حضرت صاحبزادہ سید فضل شاہ جانشین سجادہ جلال پور شریف اور ملک محمد دین اڈیٹر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤالدین معہ رفقا بخیریت تمام حاجیوں کے پہلے جہاز موسومہ سہابوں میں ۳ ر دسمبر کو یہاں پہنچ گئے ہیں۔ صاحب موصوف حج حرمین شریفین اور زیارت مقامات مقدسہ مثل مصر۔ بیت المقدس۔ بیروت۔ دمشق اور مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر تشریف لائے ہیں۔

فساد قندھار کا نتیجہ۔ آخرکار پایونیر کے سرحدی نامہ نگار کو بھی تسلیم کرنا پڑا۔ کہ فساد قندھار کی ساری ذمہ واری وہاں کے گورنر سردار محمد عثمان خان پر عائد ہوتی ہے۔ اور اس فساد کو ہز مجسٹی امیر کابل کے کسی حکم سے ہرگز تعلق نہ تھا۔ بلکہ گورنر مذکور کے خانہ ساز اور ناواجب حکم کی وجہ سے یہ فساد ظہور میں آیا تھا۔ چنانچہ اب سردار موصوف پا بجولان کابل پہنچا دیئے گئے ہیں۔ تاکہ گذشتہ فساد قندھار کے متعلق ان پر استحصال بالجبر اور ہز مجسٹی کے نام سے جعلی فرمان جاری کرنے کے جو الزامات قایم کئے گئے ہیں۔ ان کی سماعت کی جائے۔ اس فساد کے متعلق بعض قبیلوں کی طرف سے گواہ پہلے ہی گذر چکے ہیں۔ شاہ غنی عبد القدوس خان کا ایک بھتیجا گورنر قندھار مقرر کیا گیا ہے۔

پایونیر بنک بمبئی کے دیوالہ کی درخواست اس بنک کے کارکنوں نے عدالت میں درخواست دیدی ہے۔ کہ بنک کی زیر نگرانی عدالت از خود دیوالہ کی منظوری دی جائے۔

نظارت خارجیہ کا دفتر یکم دسمبر سے دہلی میں خیموں کے اندر کھل گیا ہے

جنرل سمٹ کی واپسی اور حکام کا ارادہ (ڈربن یکم دسمبر) جنرل سمٹ موقعہ واردات پر بخوبی تحقیقات کر کے پریٹوریا واپس آگیا ہے۔ حکام اپنے اس ارادہ پر قایم ہیں۔ کہ جب تک امن قایم اور ہڑتال موقوف نہ ہو جائے۔ ہندوستانیوں کی شکایتوں پر کوئی غور و توجہ نہ کی جائے۔

ہڑتال کی حالت (پیٹر مارٹز برگ یکم دسمبر) اگرچہ جہاں تک پابند معاہدہ مزدوروں کا تعلق ہے۔ ہڑتال کمزور ہوتی جاتی ہے۔ مگر مقامی کمیٹی کا بیان ہے۔ کہ ۲۰ ر نومبر والی گرفتاریوں نے سخت ناراضی پیدا کر دی ہے۔ اور ہڑتالیوں کا حصہ کثیر کبھی کام پر واپس نہ آنے کا اور بھی پکا ارادہ کر چکا ہے۔

شوکت پاشا کے قاتل کا مسئلہ (قسطنطنیہ ۴ ر دسمبر) صدر اعظم ٹرکی نے مصطفےٰ کے ساتھ پولیس کے سلوک کی بابت روسی سفیر سے معذرت کر لی ہے۔ اور سفیر مذکور کے اس مطالبہ کو بھی منظور کر لیا ہے۔ کہ اعظم بے سابق افسر پولیس جو حال ہی میں اورنہ کا والی مقرر کر دیا گیا تھا۔ معزول و معطل کیا جائے۔

بمبئی میں مزدوروں کا احتجاجی جلسہ (بمبئی ۴ ر دسمبر) بمبئی میں دخانی کارخانجات کے مزدوروں کا ایک جلسہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ بدسلوکی پر اظہار ناراضی کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ رزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں صابرانہ مزاحمت کرنے والوں کی نسبت قدر افزائی کا اظہار کیا گیا۔ اور امپیریل گورنمنٹ سے استدعا کی گئی۔ کہ مداخلت کرے اور انگلستان کی حامی مزدوران پارٹی سے درخواست کیگئی۔ کہ بے زبان ہندوستانی مزدوروں کے حقوق کی حمایت کریں۔ اور سر رینے میکڈانلڈ سے جو ہندوستانی مزدوروں کے از حد ہمدرد ہیں۔ خاص طور پر التجا کی گئی۔ کہ اپنے رسوخ و قابلیت کو مبتلائے مصیبت ہندوستانیوں کی امداد و تائید میں صرف کریں۔

ملا پاوندہ کی جانشینی۔ جب ملا پاوندہ کی وفات کی خبر کابل میں پہنچی۔ تو امیر صاحب نے اُن کے پسماندگان کو تعزیت کا خط لکھا۔ اور اقرار کیا کہ سالانہ وظیفہ جانشین کے نام جاری رہیگا۔ ملا کے تابعین نے جواباً عرض کیا۔ کہ محمودوں کے کئی فرقے جانشین کے مخالف ہیں۔ اور انتخاب میں سخت دقت واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے خود ہز مجسٹی ہی ملا کے خاندان میں سے کوئی جانشین منتخب کر کے بھیجدیں۔ امیر صاحب نے یہ درخواست استصواباً کابل کے سربرآوردہ ملاؤں کے روبرو پیش کر دی ہے۔

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی تین اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امتحان مقابلہ ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۱۳ء میں اشخاص ذیل کامیاب ہوئے:-

لالہ رام لال باٹرا بی اے ایل ایل بی۔ پنڈت لیکھراج تریکھا ایم اے خان فیض محمد خان بی اے ایل ایل بی۔

۳۰ ر نومبر کی صبح کرلانی اور حیدرآباد کے درمیان گاگریہ سٹیشن پر دو ٹرینوں میں تصادم ہوا۔ تین سپاہی زخمی ہو گئے۔ مگر اب ان کی حالت رو بصحت ہے۔ گاڑیاں ایک دوسری سے الگ کر کے سڑک صاف کی گئی۔ اور ان کو منزل مقصود کی طرف روانہ کر دیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۶۳

قومی لیڈری کے دعویدار

اسلامی اخبارات میں بعض مسلمان احباب کے متعلق جو بزعم خود لیڈر قوم ہیں - بہت چرچا پایا جاتا ہے - رائٹ آنریبل سید امیر علی اپنے آپکو مسلمانان ہند کا نمائندہ ظاہر کرتے ہیں - سر آغا خاں اپنی جگہ ہیچ و پوچ خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں - بعض اور نوجوان ہیں - جو کہ ولایت سے قوم کو تار پر تار دے رہے ہیں - کہ ہمارے لئے اعتبار کے ووٹ پاس کر کے بھیجو سب اپنی اپنی جگہ قوم کے وکیل کہلانے کی خواہش رکھتے ہیں - یہاں تک کہ لنڈن میں جہاں بالکل غیر قوم آباد ہے - ان احباب نے تفرقہ اسلامی کا ثبوت اپنی حرکات و سکنات سے دیا - اور مسلمانانِ ہند کو دیگر لوگوں کی نگاہ میں ذلیل کیا - واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کے حکم کو چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ سمت کو اپنی گاڑی کھینچنا چاہتے ہیں - دیکھتے نہیں کہ باوجود کوئی ایسی تعلیم نہ ہونے کے جو مسلمانوں کو اُن کے مذہب نے دی ہے کیسی خوش اسلوبی سے اتفاق کے سبق اقوام یورپ نے اسلام سے سیکھکر اس سے فائدہ اُٹھایا - بادشاہ تک نے اپنی قوم کی خاطر اپنے خیالات اور خواہشات کو قربان کر دیا - لیکن یہ ہیں - کہ اسلام کو تو چھوڑا تھا - یورپ کی تقلید بھی پورے طور پر نہیں کر سکتے - جونہی کہ کوئی گریجوایٹ یا بیرسٹر ہوا ایسا تکبر کا کیڑا اس کے دماغ میں سرایت کر جاتا ہے - کہ بھولے سے بھی کسی دوسرے کی بات کی قدر نہیں کر سکتا - سوائے لیڈری کی خواہش رکھنے کے اور سب اقوال و آرا کیا بلکہ الہامات الٰہی تک اس کے لئے معاذ اللہ بمنزلہ القاء شیطانی ہو جاتے ہیں - اس دھن میں سوائے اپنی ذات کے جو کوئی بھی سامنے آیا - بس انکار کر دیا - خواہ وہ خدا ہے یا خدا کا رسول یا کوئی امام زمان یا شاہ دوران - ہمہ صفت موصوف اور ہر ایک عیب سے پاک اگر کوئی ذات رہ جاتی ہے - تو وہ اُس کی اپنی ذات ہوتی ہے - کبھی جواز سود کے فتوے گھڑتا ہے - تو کبھی کثرت ازدواج پر نکتہ چینی میں مصروف ہے - غرض اور کہیں تو صبر کرے بھی لیکن لنڈن اسلام کے خلاف اظہار نفرت کے ووٹ پاس کر گئے ہیں تو بالکل بے صبری ہو جاتے ہیں غرضکہ عجب تماشا بلکہ ایک طوفان بے تمیزی ہے - جو ان شاگردان یورپ نے اسلام کو چھوڑ کر اسلامی حلقہ میں مچا رکھا ہے - ہمیں نہایت افسوس ہے - کہ لنڈن میں بھی مسلمان اس تفرقہ کا تماشہ غیر مسلم لوگوں کو دکھانے سے باز نہ آئے -

سید وزیر حسن اور مسٹر محمد علی تو بھلا نوجوان تیز طبع آدمی تھے - کہا جا سکتا ہے - کہ معذور ہیں - رائیٹ آنریبل امیر علی نے کونسی دانشمندی دکھائی کہ سن رسیدہ ہو کر ایسے جامہ سے باہر ہو گئے - کہ معاملہ کو غیر مسلم اخباروں تک پہنچانے سے بھی دریغ نہ کیا - اور پھر سر آغا خاں نے تو حد ہی کر دی اور وہاں سے تار بازی کرنی شروع کر دی - کیا یہ معاملات اندر بیٹھکر فیصلہ نہ ہو سکتے تھے - کیا اگر نوجوان غلطی پر تھے - تو بزرگواروں کا فرض نہ تھا کہ صبر و تحمل سے ان کا جواب دیتے - لیکن کہے تو انسان کس کو - کسی کو اسلام کا درد بھی ہو - اسلام کی عزت کا کسی کو پاس بھی ہو - اسلام برباد ہو - اسلام تباہ ہو - اسلام ذلیل ہو - ان کی بلا سے - یہ نفسانی خواہشیں ہی تھیں - جنہوں نے باوجودیکہ ہمارے دیگر ملکی بھائیوں نے تو گورنمنٹ برطانیہ جیسی محسن اور فیض رسان سلطنت کے ماتحت اتنی ترقی کر لی - اور مسلمان ہیں کہ ہنوز روز اول کے ہی مصداق ہیں - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم - تم میں سے مسلمانو! جو زیادہ متقی ہے - وہی زیادہ مکرم و معظم ہے - چاہیے تو تھا - کہ تقویٰ میں ترقی کرتے - لیڈری کے خیال کو دل میں نہ لاتے خود بخود اللہ تعالےٰ جس کے ہاتھ میں ہمارے سب دلوں کی باگ ہے - ان کی طرف لوگوں کو جھکا دیتا - مسلمان لیڈروں نے اس راہ پر تو قدم مارا - اپنی چالوں [illegible] اور حکمت عملی [illegible] گورنمنٹ کے معزز حکام کے سامنے حقیقت سے دور باتیں کر کے قوم کا گورنمنٹ کھایا - اور سوتے ہوتے گئے - لیکن یہ سچ ہے -

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً - حق آگیا اور وہ باطل ہے جس پر ملمع چڑھا ہوا تھا - حقیقت یہ ہے - کہ باطل ہمیشہ بھاگ ہی جایا کرتا ہے - ان سب احباب کا جن کے دل اسلام کی محبت سے خالی تھے - اور نفسانی اغراض نے ان کے باطن بالکل سیاہ کر دیئے ہوئے تھے - اور زبان کی روپہلی آب سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے اور اپنے جاہ و جلال کی وجہ سے مقرب بارگاہ سلطانی بنے ہوئے تھے ان کا آخر پول ظاہر ہو گیا - اور زمانہ آ گیا - کہ لیڈری کے لئے معیار مسلمانوں کی نگاہ میں وہی ہو - جو قرآن پاک نے تعلیم کیا ہے -

اس لئے بہت سے گندم نما جو فروش تخت لیڈری سے نیچے پھینک دیئے جا چکے ہیں باقی جو ہیں - وہ اب اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں - لیکن وہ یاد رکھیں - کہ نہ کوئی خاندانی امتیاز - نہ کوئی جاہ و جلال نہ گورنمنٹ عالیہ کا مقرب آج مسلمانوں کی لیڈری کے قابل ان کو بنا سکیگا - ہاں اس کے لئے ایک ہی راہ ہے - اور وہ یہ کہ لوگ متقی بنیں - اور خدمت دین میں اپنی جان کو لڑا دیں - اور اللہ کو راضی کر لیں - پھر لوگ خواہ راضی ہوں یا نہ ہوں - اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں کو خود ان کے آگے جھکا دیگا -

ہمارے جد بزرگوار حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی فرشتوں نے خلیفۃ اللہ قبول نہ کیا - اور اپنا سردار نہ مانا - جب تک اُنہوں نے نہ دیکھ لیا - کہ آپ کا خدائے تعالےٰ سے خاص تعلق ہے - پھر اور کسی کا کیا حق ہے - کہ وہ اپنی دولت و حشمت کے ذریعہ یا اپنے دنیاوی جاہ و جلال اور خاندانی اعزاز کی بنا پر دوسروں سے عزت کی امید رکھے - وقت ہے کہ اب مسلمان امراء اپنے دلوں سے اس لیڈری کے خبط کو نکال دیں - اور اگر کوئی تڑپ ہے - تو تقویٰ کی راہ پر قدم ماریں لیکن اس کوچہ کے رہگذار خوب جانتے ہیں - کہ یہ انعام موتوا قبل ان تموتوا کی حالت پیدا کئے بغیر نہیں مل سکتے - اس لئے ضرورت ہے - کہ انسان کی حالت سے ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی شہادت ملے - بہت سے لوگ ہیں - کہ عارضی طور پر دنیا کو دھوکا دے کر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں - لیکن اب وہ جہالت کا زمانہ گیا - جبکہ پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند کی مثال صادق سمجھی جاتی تھی - اب روحانی آفتاب طلوع ہو چکا - ہر طرف الٰہی نور کا انتشار ہو رہا ہے - دنیا کی عقلیں اور سمجھیں بہت تیز ہو چکی ہیں - لوگ ہر ایک امر پر خود غور کرنے لگے ہیں - اب خدمات دینی کی قدر کی جائیگی - پس برادران موصوف بالا ہماری عرض پر غور کریں - اور اس سے فائدہ اٹھا دیں - احکام قرآنی کی تکریم کرتے ہوئے آپس کے جھگڑوں کو چھوڑ کر بھائی بھائی ہو جاویں *

بٹالہ سے قادیاں

جاتے ہوئے چند مسافروں پر نہر کے قریب حال ہی میں شام کے بعد ڈاکہ پڑا - ظالم ڈاکوؤں نے ان بیچارے غریب الوطنوں کو زد و کوب کیا - اور ان کے روپے چھین لئے - اس قسم کی چند وارداتیں پہلے بھی ہو چکی ہیں - دیکھئے مقامی حکام اس خطرناک حالت کا کیا اور کب نوٹس لیتے ہیں - عازمان دارالامان کو چاہیئے - کہ شام کے بعد اس رستہ پر چلنے میں پوری پوری ہوشیاری و احتیاط سے کام لیا کریں *

محکمہ نہر کے ذمہ دار افسر

بہت دنوں سے مسلمان ملازمین محکمہ نہر کی چند در چند شکایات اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں - جنپر افسوس ہے - کہ اس وقت تک کوئی توجہ نہیں کی گئی - اور اگرچہ بار بار حکام بالا دست کو اس بارہ میں توجہ دلائی گئی ہے - لیکن ابھی تک صدائے برنخاست کا سا معاملہ ہے - کچھ بھی ان غریب مسلمانوں نے اپنے حوصلہ اور استقلال کو ہاتھ سے نہیں دیا - اور حال ہی میں انکی ایک اور عرضداشت ہمعصر وکیل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۱۳ء میں شائع ہوئی ہے - جس میں انہوں نے بروئے اعداد و شمار دکھایا ہے کہ محکمہ نہر میں ذمہ دار آسامیوں پر کن لوگوں کا عنصر غالب ہے اور تو اور خود انگریزوں تک کو اس محکمہ کی اکثر آسامیوں پر وہ دخل نہیں ہے جو برادران کو اسقدر حاصل ہے - اور مسلمانوں کا تو ساری فہرست میں کہیں نام و نشان بھی نہیں - اس سے پتہ لگتا ہے - کہ محکمہ بڈا میں ہمارے ماتحت مسلمانوں کا کیا حال ہوگا اور انکے حقوق کس طرح سے پامال ہو رہے ہونگے [illegible] کہ کبھی اعلیٰ حکام ان غریبوں کی نالہ و فریاد پر توجہ نہیں [illegible]

گورنمنٹ کے نادان دوست

ہندیانِ جنوبی افریقہ کی دردانگیز مصائب اور یونین گورنمنٹ کی سخت گیری و رعونت کا لازمی نتیجہ تھا - کہ نہ صرف اہل ہند بلکہ نیز دیگر ہمدردانِ بنی نوع کے شور و فریاد کی آواز امپیریل گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچے - ہندیوں کی جد و جہد اور ان کا مطالبۂ حقوق کہاں تک حق بجانب ہے - اور مقامی حکومت کا رویہ کس درجہ حدود اعتدال سے متجاوز ہے - ان کا ان واقعات سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے - کہ قریباً تمام رعایائے ہند بلا امتیازِ مذہب و ملت اپنے مظلوم ہموطنوں کی ہمدردی و حمایت میں یکزبان ہیں - یہی نہیں بلکہ بہت سے نیکدل یورپین بھی اس تحریک ہمدردی کے دل سے موید ہیں - اور معقول رقوم اعانت سے انہوں نے عملی ہمدردی کا بھی ثبوت دیا ہے - حتیٰ کہ خود حضور وائسرائے نے صاحب وزیر ہند اور جنرل بوتھا کو بذریعہ تار لکھا ہے - کہ اس معاملہ میں واجبی تحقیقات ہو کر مظلوموں کی داد رسی کی جائے - اب انگلستان کے بعض رعونت پسند اخبارات ہز ایکسیلنسی کے اس فعل پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں - اور اُنہیں الزام دیتے ہیں - کہ ہندیوں کی طرفداری کے جوش میں آپ نے **مصلحت وقت** کو بھی نظرانداز کر دیا - وغیرہ وغیرہ - ہمیں سمجھ میں نہیں آتا - کہ وہ مصلحت وقت کیا بلا ہے - جو کسی حکومت کو مظلوموں کی داد رسی سے مانع ہو سکتی ہے - خصوصاً جبکہ ظالموں کی چیرہ دستی و ناخدا ترسی اور مظلوموں کی قابل رحم حالت کا واقعات نفس الامری کھلا کھلا ثبوت دے چکے ہوں - کیا ایسی خاموشی اور بعید از انصاف مصلحتیں دولت عظمیٰ برطانیہ کے دامن عدل و داد پر ایک بدنما دھبا ثابت نہ ہونگی - کچھ شک نہیں کہ امپیریل گورنمنٹ کے اغراض و فواید کی تائید و حمایت برٹش پریس کا فرض ہے - لیکن اس فرض کی بنا پر یہ امر کیونکر اس کے دایرہ حقوق میں آ سکتا ہے - کہ لوکل حکومتوں کی بے جا طرفداری و عیب پوشی کی خاطر رعایائے تاج برطانیہ کے مسلمہ حقوق کو بڑی بیدردی و جبارت سے پامال کرنے لگیں - جو اخبارات عمال حکومت کو ناانصافی اور سنگدلی کے مشورے دیں - وہ کبھی گورنمنٹ کے سچے دوست اور خیرخواہ نہیں ہو سکتے حکومت انگلشیہ لاریب اپنے اصولِ جہانبانی میں رحمدل اور بالانصاف درست واقع ہوئی ہے - مگر اس مصیبت کا چارہ کار کیا ہو - کہ عاملان حکومت کے بعض نشۂ قومیت میں سرشار مصلاحکار یا بعض تنگدل اور ناتجربہ کار و غیر مآل اندیش حکام کی تندمزاجی و شتاب کاری سے کبھی کبھی ایسی ناقابل تلافی بے اعتدالیاں اور بدعنوانیاں سرزد ہو جاتی ہیں - جن کا نتیجہ بجز بدنامی حکومت اور کچھ نہیں ہوتا -

کھلی چٹھی بنام انصار اللہ

لاہور سے جو غلط فہمی بعض احباب کو ہوئی - اور اس کی تردید اس سے پہلے کئی بار اخبار پیغام صلح میں کر دی جا چکی ہے - ہمارا ایمان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی تقوےٰ طہارت اور بے نفسی اور خدمات دین کی ادائگی میں اس قابل ہیں - کہ ہم سب آپ کے نمونہ سے سبق حاصل کریں - اور وہ ہماری ساری کی ساری جماعت احمدیہ کے مطاع ہیں - اس کے بعد ایک رسالہ اظہار حقیقت بذریعہ رجسٹری ہمیں پہنچا - جو کہ غالباً سب ممبران انجمن احمدیہ کو بھیجا گیا تھا اسمیں خلافت کے متعلق چند ایک سوالات تھے - جنکے جواب کا مطالبہ ہم سے بھی کیا گیا تھا - اسکے لئے ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کی ...

آب و ہوائے ہند کا اثر

ہندوستان کی آب و ہوا کچھ شرم و حیا کی خوشبو سے ایسی بسی ہے کہ مس ماڈ ایلن جیسی بے حجاب رقاصہ نے بھی اس سرزمین ہند پر قدم رکھتے ہی ننگا ناچنے کے تماشہ کو طرح طرح کے بہانوں سے ٹالنا شروع کر دیا ہے - کہتے ہیں - کہ موبن سے شیطان بھاگتا ہے - مس صاحبہ کے اس اعلان سے کہ وہ ننگے ناچنے کا نظارہ شائقین ہند کو دکھانے سے معذور رہے - کم از کم اتنا تو ثابت ہوتا ہے - کہ ہندوستان ابھی اتنا دجال کے قبضہ میں نہیں آیا جتنا کہ یورپ ہے اور کہ ہندوستان کی نسبت یورپ میں باطنی ظلمت بہت زیادہ چھائی ہوئی ہے - یہی وجہ ہے - کہ وہاں طلوع آفتاب روحانی کی بہت ضرورت ہے جس کی شعاعیں کہ حال ہی بفضل خدا حضرت خواجہ صاحب کے ذریعہ منور ہونی شروع ہو گئی ہے - اللہ تعالیٰ ہم ہمیشہ کو مس ماڈ ایلن جیسی شاگردان دجال کے اثر سے محفوظ رکھے - آمین *

انتخاب واقعات و معلومات

نمونہ ایوان شاہجہانی۔ قلعہ دہلی میں شہنشاہان مغلیہ کے کرہ کی شاہجہانی زمانہ کے فرنیچر و ساز و سامان سے آراستگی درجہ تکمیل کو پہنچ گئی جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ عہد شاہجہانی میں وہ کرہ کس رنگ ڈھنگ پر تھا۔ نہ صرف ہندوستانی بلکہ ممالک غیر کے سیاح بھی اس کرہ کو نہایت دلچسپی کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور یہ ہندوستان میں ایک عجیب چیز متصور ہو گا۔

پشاور بنک:۔ مندرجہ عنوان بنک کیطرف سے بھی ڈسٹرکٹ جج ملتان کی عدالت میں دوالہ کی درخواست گذر نے پر پنڈت بالمکند نرکھا، اور ایم فرزالدین پلیڈر عارضی لکویڈیٹر مامور ہو گئے۔

زنانہ جلسہ ہمدردی:۔ فیروزپور کی عورتوں کا ایک جلسہ ہندیان جنوبی افریقہ کی ہمدردی میں منعقد ہوا۔

کوئٹہ کا موسم:۔ گذشتہ تین دنوں سے کوئٹہ میں موسم نہایت سرد ہو گیا ہے۔ ابر شب و روز محیط آسمان رہتا ہے۔ بارش و ژالہ باری سبزی کو بڑھا رہی ہے۔ گرد و نواح کے پہاڑ برف سے مستور ہیں۔

معائینہ:۔ اول ہفتہ جنوری میں وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے کراچی پہنچنے کی توقع کی جاتی ہے جو یہاں کے مدارس اور کالجوں کا معائنہ کرینگے۔

سٹیمروں کا تصادم:۔ کراچی میں اطلاع پہنچی ہے کہ بحرہ میں سٹیمر برٹیہ وائیٹ ہال اور سٹیمر لنڈولہ باہم ٹکرا گئے۔ اول الذکر کو بحیرہ میں لاکر درست کی جائیگی۔ لنڈولہ دوپہر کو بحرہ پہنچا تصادم سے اسے ایسا نقصان نہ پہنچا تھا۔ کہ اس کے سفر میں مزاحم ہوتا ہے۔

اور بنکوں کے دیوالے:۔ سندھ و بلوچستان بنک کی شاخ کوئٹہ نے ہیڈ آفس کے احکام کے مطابق ادائیگی بند کر دی ہے سندھ بنک نے بھی اپنی شاخ کوئٹہ بند کر دی اور اس کی شاخ کی جائیداد کا نیلام ہوا۔

مجوزہ ریلوے لائن۔ پنجاب کی ماندراہون ریلوے لائن بنانے کے لئے بمبئی میں ساڑھے ستائیس لاکھ روپیہ فراہمی سرمایہ کے واسطے اعلان ہوا ہے۔ مجوزہ لائن راولپنڈی کے جنوب میں تیار ہوگی

ہلاکت:۔ کہتے ہیں رائے زادہ نہاکر داس بالی ملازم کارخانہ ابریشم سرینگر کو روز روشن میں کسی نے مار ڈالا۔ مقتول کا ایک رشتہ دار قتل کے شبہ میں گرفتار ہوا ہے۔

مسٹر گوکھلے کو بم کی چٹھی:۔ آنریبل مسٹر گوکھلے جو شکاف ہوس دہلی میں فروکش ہیں۔ یکشنبہ کی صبح کو انہیں ایک بم کی چٹھی موصول ہوئی۔ چٹھی مذکور مسٹر موصوف کے اصلی پتہ پر پونا بھیجی گئی تھی۔ وہاں سے دہلی کو جہاں مسٹر گوکھلے قیام رکھتے تھے۔ روانہ کی گئی۔ لفافہ پر کراچی کی مہر لگی ہوئی ہے۔ چٹھی میں دھمکی دیگئی تھی۔ کہ اگر وہ ایک سال کے اندر کونسل کی ممبری سے علیحدہ نہ ہو جائیں گے اور دیگر سرکاری تعلقات منقطع نہ کر دینگے۔ تو ان کو بم کا نشانہ بنایا جائیگا۔ مگر مسٹر گوکھلے بذات خود اس چٹھی کو چنداں وقعت نہیں دیتے:۔

بنگال میں ڈکیتی۔ قانونی کونسل بنگال میں آنریبل سریندرناتھ بنرجی نے بنگال میں ڈکیتیوں کی تحقیقات اور اس بارہ میں رپورٹ و انسدادی وسائل سوچے جانے کی نسبت رزولیوشن پیش کیا۔ سر ولیم ڈیوک نے مفصل و مشرح جواب میں کہا کہ گورنمنٹ نے حالیں جو انسدادی وسائل اختیار کئے ہیں۔ وہ کافی سمجھے جاتے ہیں۔ لہذا رزولیوشن واپس لے لینا چاہئے۔ چنانچہ مسٹر سریندرناتھ نے رزولیوشن واپس لیلیا۔

سپیشی بنک بمبئی:۔ بمبئی اور دیگر مقامات میں جہاں جہاں بنک مذکور کی شاخیں ہیں۔ ان کے بند ہو جانے سے سخت سنسنی پھیل رہی ہے بنک کی ناکامی سے ناگپور بھی بہت کچھ متاثر ہوا۔

سررشتہ زراعت:۔ سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے بمبئی اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے لئے ایک ایک زاید ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت کا عہدہ منظور کیا ہے۔

شورش۔ بقول ٹائمز آف انڈیا بمبئی قبیلہ زرانیق جو حدیدہ و زبید کے مابین آباد ہے۔ ترکی ضلع بیت الفقیہ پر حملہ آور ہوا جو حدیدہ سے ایک دن کی مسافت پر ہے ترکوں اور حملہ آوروں میں جنگ ہوئی۔ جس میں آخرالذکر نقصان کے ساتھ پسپا ہو گئے۔ صحیح قبیلہ بھی تکلیف دینے سے باز نہیں آیا کہتے ہیں۔ کہ اس نے علاقہ شیخ عثمان پر چھاپہ مارکر ایک سپاہی کو زخمی کیا شیخ عثمان کی پولیس نے گوداراما سیر تک تعاقب کیا۔ مگر لٹیرے ہاتھ نہ آئے۔

مدینہ یونیورسٹی۔ بقول ٹائمز آف انڈیا بمبئی ترکی اخبارات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جس اسلامی سوسائٹی نے مدینہ میں تحفظ ہی یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز کی تھی۔ اُس نے یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھے جانے کے لئے اپنے ممبروں کا ایک مشن حجاز بھیجا ہے۔ سعد بیگ شیخ عبد العزیز شاولیش بھی مشن مذکور کا ممبر ہے

جلد یار معاہدہ:۔ دربار نیپال اور گورنمنٹ ہند کے مابین جو معاہدہ ہوا کی جو اول الذکر کے منشا و مدعا اور اس کی عزت افزائی کا باعث ہے تصور ولیسرائے نے دوشنبہ کو تصدیق فرمائی۔ عہدنامہ کا مضمون بعد میں شائع کیا جائیگا

بیمہ کے لئے مار ڈالا۔ آجکل صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ بنارس کی عدالت میں بیمہ کے متعلق جعلسازی کا ایک مقدمہ چل رہا ہے جس کی مجمل کیفیت یہ ہے کہ پنجاب کی کسی بیمہ کمپنی میں ایک شخص کی زندگی کا بیمہ کیا ہوا تھا۔

لاہور بنک کے حصہ داران۔ نے اپنی طرف سے رائے بہادر بخشی سوہن لال صاحب کو لیکوئیڈیٹر منتخب کیا ہے اور بنک کا حساب کتاب اُن کے ہاتھ سے زیر نگرانی عدالت چکانا چاہا ہے۔ مگر سنا جاتا ہے کہ بعض اشخاص عدالت میں اس کی درخواست دے رہے ہیں۔ کہ لاہور بنک کا جبری سرکاری لیکوئیڈیشن کیا جائے۔ اور عدالت خود کسی کو لیکوئیڈیٹر مقرر کرے

میونسپل کمیٹی سری نگر۔ بادشاہ سلامت کی تاجپوشی کی یادگار کے طور پر مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے اپنی ریاست میں جن اصلاحوں کے جاری کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ سرینگر اور جموں میونسپل کمیٹی میں انتخاب کا اصول جاری کیا جائیگا۔ اب اس کی تکمیل میں پرانی میونسپل کمیٹی سری نگر توڑ دی گئی۔ اور اس میں انتخاب کا اصول ایک حد تک داخل کیا گیا۔

زہر دینے کا مقدمہ:۔ مدناپور میں گٹوروں کو زہر دیئے جانے کے واقعات سے سنسنی پھیل گئی ہے۔ جو گذشتہ کئی ماہ سے ظہور میں آرہے ہیں۔ راجہ نارجول کا دودھ و مکھن کا کارخانہ بند ہونے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ اس کارخانہ کی کئی عمدہ گائیوں کو زہر دیا گیا گٹوروں کو زہر خورانی کے دو مقدمات میں سے ملزموں کو ایک میں ۷ ماہ اور دوسرے میں اس سے زیادہ سزائے قید دی گئی۔ اسی قسم کا ایک مقدمہ آجکل چل رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جس گائے کا تعلق اس مقدمہ سے ہے۔ ابھی وہ گائے زندہ تھی۔ کہ اس کی کھال کھینچ لی گئی۔ (دیش)

انڈسٹریل بنک لدھیانہ کے حساب کی پڑتال ایکسلو روبین اکونٹنٹ کر رہا ہے۔ یہ ماہ دسمبر کا بیلنس شیٹ تیار کر کے بنک کے حصہ داروں کے غیر معمولی جلسہ میں پیش کریگا۔ جو ۷ دسمبر کو از خود دیوالہ کی درخواست دینے کے سوال پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔

غائب۔ میکسیکو کی جمہوری سلطنت کا پریذیڈنٹ لیوٹرا میکسیکو سے غایب ہو گیا۔ ہرچند تلاش کی گئی۔ مگر کہیں پتہ نہیں چلا۔

سندھ و بلوچستان بنک کا کاروبار بند۔ کراچی کے اس بنک نے بھی روپیہ کی ادائیگی بند کر دی ہے۔

ہوائی ڈاک۔ وزیر تجارت فرانس نے آلہ پرواز کے ذریعہ سے ڈاک بھیجنے کا تجربہ کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ فی الحال دار السلطنت فرانس سے پوڈلک بندر تک ڈاک روانہ کی جائیگی۔ لیکن آلہ پرواز کے ذریعہ سے ڈاک روانہ کرنے کی یہ کوئی نئی تجویز نہیں ہے۔ بلکہ و ستمبر ۱۱ء کو مقام ہینڈن سے ونڈسر تک آلہ پرواز کے ذریعہ سے ایک ہفتہ تک ڈاک آتی جاتی رہی تھی۔ اور ائیروپلین نے ایک لاکھ پیکٹ وخطوط وغیرہ منزل مقصود پر پہنچائے تھے۔ اور اس کے ذریعہ سے جو آمدنی ہوئی تھی۔ وہ محتاجوں کو عطا کی گئی تھی۔ لیکن اس طریقہ سے ڈاک روانہ کرنے میں اس وقت کوئی سہولیت معلوم نہیں ہوئی اسی لئے اس کو بند کر دیا گیا۔ لیکن وزیر تجارت فرانس کا خیال ہے کہ اگر اس میں کامیابی حاصل ہوئی۔ تو آلہ پرواز کے استعمال کو مستقل طور پر محکمہ ڈاک میں رائج کیا جائیگا۔

ہندوستان میں بھی یہی نمائش الہ آباد کے موقعہ پر ہوائی ڈاک جاری ہو چکی ہے۔ جو محض ایک تجربہ قابل یادگار بات تھی۔ (پیسہ)

تیل کی نئی قسم:۔ صبیح کف نامی ایک روسی کاشتکار کے کیمیائیں آئیل کی بجائے۔ ایک نئے قسم کا تیل روغنی اشیاء سے نکالا ہے اور لطف یہ ہے۔ کہ دنیا کے ہر ایک مقام پر حسب ضرورت تیار ہو سکتا ہے۔ اور قیمت بھی بہت کم ہے۔ یعنی ڈیڑھ پیسہ میں سیر بھر دستیاب ہو سکیگا۔ (م)

نئی شرارت:۔ انگلینڈ کی حقوق طلب عورتوں نے سرکار کو پریشان کرنے کی غرض سے سکوں پر ووٹ کا لفظ کندہ کرنے کی ایک جدت پیدا کی ہے۔ اس سے سکہ جات خراب ہو جاتے ہیں۔ اور جن کے پاس یہ سکے ہوتے ہیں۔ وہ قانونی طور پر بڑی مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔ اور جس سے تجارت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اور سرکار کو بھی اس طریقہ سے حیرانی ہوتی ہے۔ واقعہ میں حقوق طلب عورتوں نے سرکار کا دم ناک میں کر دیا ہے۔ اور ان کی نت نئی شرارت سے عجیب باتیں نکل رہی ہیں۔

تفرقہ پرداز اخبارات:۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے صوبہ پنجاب کے بعض فتنہ انگیز و تفرقہ انداز پرچوں کے خلاف ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر کو دوبارہ اظہار ناراضی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور آپ نے پنجاب چیفس ایسوسی ایشن کے جلسہ میں منجملہ دیگر امور کے اس معاملہ کو بھی صوبہ کے رؤسا و امراء کے لئے قابل توجہ بتایا کہ "فرقہ بندی کے فیلنگ کی اس روح کو روکا اور مٹایا جاوے۔ ہز آنر کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑا کہ یہ روح ورنیکلر پریس کے ایک قلیل مگر زبان دراز سامان ہندو اور سکھ حصہ کی طرف سے مذہب کا نام لیکر پھونکی جارہی ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک آدمی کا مذہب جتنا زیادہ سچا اور گہرا ہوگا۔ اتنی ہی اس میں مختلف المذہب لوگوں کے مقابلہ پر تحمل اور رواداری ہوگی۔ پس جو لوگ مذہب کے پردہ میں مذہبی تعصب کو بڑھاتے اور دیگر مذاہب کے بانیوں پیرووں اور ارکان کے برخلاف فحش و آزار حملے کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت سوسائٹی اور اس مذہب کے بھی جس کو ماننے کا وہ دعوے کرتے ہیں بدترین دشمن ہیں" اس سے ان اخباروں کو متنبہ ہو جانا چاہئے جو محض تجارتی اغراض سے نہ کہ قومی خدمت کی غرض سے ایک فرقہ کو دوسرے فرقوں کے اصول و عقائد کی نسبت سخت غلط فہمی میں مبتلا کرتے ہیں۔ اور یوں حضور قیصر معظم کی رعایا کے مختلف فرقوں میں بدمزگی پھیلا کر امن و انتظام میں خلل ڈالتے ہیں۔ (وطن)

ضروری اعلان

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

۱۔ جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ نومسلم ممبر ہوس آف لارڈ انگلینڈ کی کتاب "مغرب کی اسلام کی طرف بیداری" زیر تصنیف ہے۔ . . . قیمت انگریزی . . ۱۲/ اس کا اردو ترجمہ . . . . ۱۲/ درخواست کے وقت اردو یا انگریزی کا ضرور حوالہ دیں۔

۲۔ ماہوار رسالہ مسلم انڈیا اسلامک ریویو انگریزی جو جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری کی طرف سے اشاعت اسلام کی غرض سے ووکنگ انگلینڈ سے شائع ہوتا ہے۔ سالانہ قیمت مبلغ . . . ۵/ اس کا اردو ترجمہ بصورت رسالہ مبلغ . . . . . . ۳/ لیکن خریداران اخبار پیغام صلح سے اردو رسالہ مسلم انڈیا کی قیمت (۲/) (ترجمہ عنقریب شائع ہوگا) نوٹ۔ خریداران پیغام صلح اردو رسالہ کیلئے اپنا پورا پتہ و نمبر اخبار تحریر فرما دیں۔

۳۔ اخبار پیغام صلح ہمکلام اخبار دیگر اسلامی مضامین کے علاوہ خواجہ صاحب کے مشن اسلام کے متعلق جملہ اخبار شائع ہوتے ہیں ہفتہ میں تین دفعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ

۴۔ بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کیلئے کمیٹی بمقصد ذیل اصحاب کی بن چکی ہے۔ (۱) جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خانصاحب ممبر کونسل آف ایجنسی ریاست بہاولپور۔ جناب نواب محمد سلیم خانصاحب رئیس شیری۔ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب جائنٹ سکرٹری کمیٹی ہذا۔ جو بلدران . . .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ ۵ روپے) طلباء سے ۴ روپے

اخبار پیغام صلح لاہور

نمبر ۶۵	لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری	جلد ۱

تازہ برقی خبریں

بمبئی کا محرم (۹ دسمبر) کل محرم کا تہوار خیر و عافیت سے گذر گیا۔ اس سال صرف ایک درخواست تعزیہ، اور ۲۹ درخواستیں پنجہ بنانے کے لئے پولس کمشنر کے ہاں گذریں۔ حالانکہ گذشتہ سال ان کی تعداد ۴ اور ۳۹ تھی۔ گذشتہ رات قتل امام کی رات تھی۔ جو کہ امن و امان سے گذر گئی۔ اور مسلمانوں کے تمام مشہور مکانات پر مذہبی جلسے کئے گئے۔

سر آغا خاں کا دورہ دہلی۔ دہلی ۹ دسمبر، سر آغا خاں عنقریب دہلی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جنوبی افریقہ کے ہندیان (لنڈن ۸ دسمبر) اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے بیلیچ اور برنسائڈ کی کانوں اور ساحل کے نیشکر کے کارخانوں کو دیکھکر اطلاع دی ہے۔ کہ مظالم کی تمام داستانیں بالکل بے بنیاد ہیں۔ اور ہندوستانی احاطوں میں ہر طرح امن و سکون ہے نیشکر کے کارخانوں پر کام کرنے والے ہندیوں کا رویہ یا تو تہدید آمیز تھا۔ اور یا اُنہوں نے پولیس پر حملے کئے۔ نیز نامہ نگار موصوف بیان کرتا ہے۔ کہ ۳ پونڈ کا ٹیکس ۱۸۹۵ء میں ناٹال کے ڈیپوٹیشن کے ہندوستان آنے پر گورنمنٹ آف انڈیا کی تحریک پر لگایا گیا تھا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے تجویز کی ہے کہ سابقہ ملازمت کے اختتام پر ہندوستانیوں کی مرضی ہے۔ کہ وہ مزید دو سال کے لئے زاید اجرت پر رہ جائیں۔ اور یا ناٹال میں ۳ پونڈ سالانہ ٹیکس ادا کرنے پر ٹھہر جائیں۔ ناٹال نے اس بات کو منظور کر لیا۔ جو کہ قانون کی صورت میں نافذ کیا گیا۔

ہز میجسٹی ملکہ معظمہ کی خدمت میں البانی عورتوں کی اپیل (آگیرو کاسٹرو سے اطلاع ملی ہے کہ البانیہ کی عورتوں نے ہز میجسٹی ملکہ معظمہ میری کی خدمت میں ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں اس امر کی شکایت کی ہے۔ کہ یونانی ان کے مردوں کو گرفتار کرنے کے علاوہ ملک بدر کر رہے ہیں۔ ہز میجسٹی سے عورت ہونے کی حیثیت میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ انہیں رہا کرادیں۔ وہ اپنی بزرگ بہادر عورتوں کا ذکر کرتی ہیں۔ جو اپنی عزت و آبرو بچانے کی خاطر پہاڑوں پر سے گر کر مر گئی تھیں۔ اپیل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی۔ تو وہ اب بھی ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

عطائے تمغہ۔ ملک معظم نے نہایت مہربانی سے رائل ریڈ کراس کا نشان (سرخ صلیب کا شاہی تمغہ) رائل ہائنس پرنس اینڈریو (یونان) کو اس صلہ میں عطا کیا ہے کہ انہوں نے گذشتہ جنگ میں یونانی زخمی سپاہیوں کی بیحد خدمت کی تھی

سلطان المعظم کا عطیہ۔ حضرت سلطان المعظم نے مسز آدم بلال کی تصنیف "مقدونیہ میں آؤ اور ہماری مدد کرو" کا زبردست دیباچہ تحریر کیا تھا صاحبزادی مس ایلن بلاک کو تیسرے درجہ کا نشان "شوکت" عطا کیا ہے۔

بم بنانے والوں کی گرفتاری (کلکتہ ۸ دسمبر) راجا بازار کارخانہ بم اور ڈھاکہ و فرید پور کی پولیٹیکل ڈکیتیوں کے متعلق محکمہ خفیہ پولیس مشتبہ آدمیوں کی تلاشی میں مصروف ہے اور مشرقی بنگال میں ۵ مشتبہ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ کل کلکتہ میں دو طالب علم گرفتار کئے گئے۔ جن کو علیحدہ علیحدہ رکھا گیا۔ ان میں سے ایک اطلاع دہندہ ہے۔

دربار دن کا جشن۔ آئندہ جمعہ کو دربار دن کی خوشی منانے کے لئے مسٹر ہارنل ڈائرکٹر محکمہ تعلیم نے بنگال کے تمام امدادی و منظور شدہ سکولوں کو انگریزی جھنڈیاں اور مطبوعہ ہدایات بھیجی ہیں۔ تاکہ دربار کا دن جو تمام ہندوستان بھر کے سکولوں میں منایا جائیگا۔ اس میں وہ بھی شریک ہوں۔

جنوبی افریقہ کے متعلق عورتوں کا جلسہ (کلکتہ ۸ دسمبر) کل کلکتہ کی مستورات کا ایک جلسہ وکٹوریہ انسٹی ٹیوشن میں ہندی مظلومان جنوبی افریقہ کی ہمدردی میں کیا گیا۔ جس میں ہر طبقہ اور ہر مذہب کی مستورات شامل تھیں۔ ہندی مظلوم عورتوں کی اور مسز شیخ مہتاب کی تصاویر عام طور پر تقسیم کی گئیں۔ جو افریقہ میں مظالم کا شکار ہو رہی ہیں۔ جلسہ کے شروع اور آخر میں ہمدردانہ گیت گائے گئے۔ تقریباً تمام تقریریں بنگالی میں کی گئیں۔ اور چار ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں سے پہلا ریزولیوشن جنوبی افریقہ کے ہندیوں سے عموماً اور ہندی لیڈیوں سے خصوصاً ہمدردی کا پاس ہوا دوسرے میں ہندی لیڈروں کی تائید کی گئی۔ اور جنوبی افریقہ کو ایک کمیٹی تحقیقات کرنے کے لئے بھیجے جانے کی استدعا کی گئی۔ تیسرے میں حضور لارڈ ہارڈنگ صاحب وائسرائے کا شکریہ ادا کیا گیا اور چوتھے میں تمام زنانہ سوسائیٹیوں کی سکرٹریوں سے روپیہ کی امداد بہم پہنچانے کے لئے استدعا کی گئی۔ ایک سو ستر روپیہ چندہ نقد جمع ہوا اور ساٹھ روپے کے وعدے کئے گئے۔

سازش فارموسا ٹوکیو ۷ دسمبر، فارموسہ کی سرکاری اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سازش کے متعلق جملہ ملزمین گرفتار کر لئے گئے ہیں ۴ ملزمین کے لئے موت کا۔ اور ۱۳۱ ملزمین کو مختلف میعادوں کے لئے جس کی کل تعداد ۸۳۸ سال بنتی ہے عبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ سازش کنندگان کا تعلق کانٹن کے چینی باغیوں سے تھا۔ جنھوں نے لوٹ مار کے لئے جزیرہ میں بدامنی پھیلانی چاہی تھی۔ اخبار آساہی لکھتا ہے۔ کہ جزیرہ فارموسا کے حکام کی بدعملی اس سازش کا باعث تھی۔

ریلوے۔ ریاست پٹیالہ کو ڈاکٹر ہائی نٹ جوڑی پیڈری کی حسب ذیل شاخہائے ریلوے کی پیمائش کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ جن کا طول ۱۵۶ میل ہوگا۔ پٹیالہ سے سرہند تک براہ بھیسوا۔ سرہند سے روپڑ تک براہ انگھولی پٹیالہ سے سرمور تک، سمانہ سے مالسنہ تک براہ سونام۔ سمانہ سے گورام تک اور جینا لو سے امرگڑھ تک۔

متفرق خبریں

بغداد ریلوے کے متعلق مالی معاملات پر گفتگو کرنے کے لئے ممتاز بے کو جو ترکی ریلوں کے ڈائرکٹر ہیں۔ جاوید بے کی امداد کے لئے برلن بھیجا گیا ہے۔

زمین دوز مقبرہ۔ روما کے اخبارات راوی ہیں۔ کہ بٹولا کے قریب کھدائی کرتے ہوئے ایک بہت بڑا مقبرہ زمین کے اندر سے برآمد ہوا ہے۔ جس پر اعلیٰ درجہ کا عمارتی کام بنا ہوا ہے۔

عربی اخبارات آج کل اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ طیارہ بیڑہ کا جو عنقریب مصری سمندروں میں گشت لگانے والا ہے۔ شاندار استقبال کیا جائے۔ اس تحریک کے بانی سابق اخبار "ایکسپریس" اور تبل اخبار "وطن" ہیں۔ جن میں سے اول الذکر نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ چونکہ سلطان المعظم کے دوستانہ تعلقات برطانیہ کے ساتھ قایم ہو گئے ہیں۔ اس لئے مصریوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے اور انہیں برطانیہ کو بتا دینا چاہئے۔ کہ اگر ان کو آزادی و خود مختاری عطا کردی جائے۔ تو وہ ہمیشہ کے لئے دوستانہ تعلقات رکھیں گے۔

شیخ علی یوسف مرحوم کے دوست جمعہ کے دن دفتر "المؤید" میں اس غرض سے جمع ہوئے۔ کہ ان کی یادگار قایم کرنے کے لئے تجاویز سوچیں۔ آخر بہت غور و خوض کے بعد یہ قرار پایا کہ قاہرہ۔ اسکندریہ اور طنطا کے کامیاب علما کو علیحدہ علیحدہ وظیفہ دیا جائے۔

حجاز ریلوے۔ اخبار الشعب رقم طراز ہے۔ کہ گذشتہ سہ شنبہ کو مینا اور حیفا کے درمیان حجاز ریلوے جاری ہونے کی خوشی میں شاندار جلوس نکالا گیا۔ دونوں شہروں میں ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ علاوہ ازیں سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یافا اور لد کے درمیان ریلوے لائن نکالنے پر حکومت عثمانیہ اور فرانسیسی کمپنی میں ناچاقی ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کمپنی اپنی لائن صفد، طبریا اور عفولہ کی طرف لے جانا چاہتی ہے۔ اور حکومت اپنی لائین قاسمیہ۔ صور اور عکا کے درمیان بنانا چاہتی ہے۔ تاکہ یہ دونوں لائنیں ایک دوسری سے جدا اور دور رہیں۔

ہندیوں کی درگت۔ پر امن مزاحمت کرنے والے ہندیوں نے جو ڈربن کے جیل میں ہیں۔ غیر خالص گھی۔ ناکافی کمبل اور کافروں کے ہاتھ کی پکی ہوئی غذا ملنے کے باعث دو روز تک فاقہ کشی اختیار کی۔ وزیر متعلقہ نے افسران جیل کا بیان سن کر ان کی شکایات کو ناقابل توجہ قرار دیا اور آئندہ تمام شکایات چیف مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرنے کی ہدایت کی وزیر مذکور کی ہدایت کے بموجب جنرل لیوکس نے ہندوستان ایسوسی ایشن کے کارکنوں کو ممانعت کر دی ہے۔ کہ وہ ہڑتالیوں کو خوراک وغیرہ نہ پہنچائیں بلکہ مالکان جاگیرات کے سپرد کر کے چلے آیا کریں۔ اس کارروائی کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہڑتالیوں کو مالکوں کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ مجبوراً اطاعت اختیار کرلیں۔ اور خوراک کا بار ایسوسی ایشن پر ڈالا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۶۵

باریک شرک سے باز آجاؤ

اے لوگو! جن باتوں کے پیچھے تم پڑے ہو - اُن کو چھوڑ دو - یہ دُنیا کے اسباب اور جاہ و جلال اور یہ عالیشان محل اور ماڑیاں - یہ باغات اور نہریں - یہ گھوڑے اور آرائش تمہارے کسی کام نہ آئیں گے ایک نہ ایک دن تمہیں ان کو **چھوڑنا پڑیگا**۔ اللہ سے دِل لگاؤ - اِن ظاہری - فانی چیزوں سے محبت کم کر دو - ان کو اپنا قاضی الحاجات تصور نہ کرو - ذرا سوچو - جلد بازی نہ کرو - اللہ کے ہو جاؤ - وہ بڑی عالی مرتبت ہستی ہے -

اِن **سفلی اسباب** سے جن میں تم اپنی راحت اور آرام یقین کرتے ہو - اُس کی ذات ستودہ صفات تمہیں زیادہ تسلی اور امن دے سکتی ہے - پس **اُسی کے ہو جاؤ** - پھر بیڑہ پار ہے - ان چیزوں کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ - اور وہ خود بھی ہمیں ایسا ہی کرنے کا حکم دیتا ہے +

اُس کے پاک فرشتے اُسکی کلام کو جو **مجسم زندگی** ہے مقدس بندوں پر جس پر وہ مالک حقیقی چاہے - نازل کرتا ہے - اس میں بھی ایسا ہی ارشاد ہے - یہ اِس لئے تا ہم سمجھیں - کہ ہمارا خدا ایک ہے اور اُسکا کوئی شریک نہیں - ہمارا خدا وہ ہے - جس نے اِس بڑے کرۂ ارض کو ضرورت حقہ کے ساتھ ہمارے لئے پیدا کیا - پس اِن سفلی اسباب سے دِل لگانا کیا معنی رکھتا ہے؟ اُس کی ذات اِن سے بہت اعلیٰ ہے یہ تو سب اُس کی مخلوق ہیں اور اُس کی محکوم ہیں - اُس کے حکم بغیر ایک **شوشہ** بھی بدل نہیں سکتیں -

ہم انسان ہیں اور ہم کو خوب معلوم ہے - کہ ہم ایک حقیر نطفہ سے پیدا کئے گئے ہیں - پھر اب جھگڑا کیسا؟ اور یہ چہ میگوئیاں کیسی؟ پس اپنی اصلیت کی طرف دھیان کرو - کیا وہ جو ہمیں اِس طرح پیدا کرسکتا ہے وہ اِن اسباب کو جن کے پیچھے کہ ہم رات دِن سرگرداں پھرتے ہیں - اور اپنا قاضی الحاجات یقین کرتے ہیں نہیں دے سکتا -

اگر وہ یہ چارپائے پیدا نہ کرتا - تو تم کیا کرسکتے تھے - دیکھتے نہیں کہ وہ اُن سے اُون پیدا کرتا ہے - تا تم گرم کپڑے بناؤ اور پہنو تمہارے پینے کے لئے دُودھ دیتا ہے اور کھانے کے لئے اُن سے تم لذیذ غذائیں بناتے ہو - پھر صبح و شام جب وہ گھر سے نکلتے اور گھر کو آتے ہیں تو کیا ہی خوشنما معلوم ہوتے ہیں - اور ایسی ایسی نہایت ہی دشوار گذار گھاٹیوں - اور گرم صحراؤں میں وہ تمہارے لئے بوجھ اُٹھاتے ہیں - کہ اگر یہ نہ ہوتے تو تم وہاں سے ہرگز ہرگز نہ گذر سکتے -

پس جب تمہارا پیدا کرنے والا ایسا مشفق اور مہربان ہے - تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس کو چھوڑ کر اَور سے دِل لگاؤ - اور اصل کو چھوڑ کر فروع کے پیچھے سرگرداں رہو؟

گھوڑے - خچریں - گدھے یہ سب تمہارے لئے اُس نے پیدا کئے اُن سے تمہاری عزت ہے زینت بھی ہے - نیز وہ تمہیں سواری دیتے ہیں اِنکے سوائے اَور طرح طرح کی سواریاں اُس نے تمہارے لئے پیدا کیں جن میں بعض کا ابھی تمہیں علم بھی نہیں - آئے دن **نئی ایجادیں** ہوتی رہتی ہیں -

پس جب ایک ذلیل نطفہ سے ایسا خوبصورت انسان بنا کر وہ تمہارے لئے اِتنے سامان مہیا کرتا ہے - تو پھر نہایت افسوس ہے - کہ اُسکو چھوڑ کر تم اِن ملعانوں سے دل لگاؤ - اور اِن کو اپنی ضروریات کا کفیل سمجھو - ایسا کرنا ہرگز درست نہیں یہ **ٹیڑھی راہ** ہے - اِس کو چھوڑ دو اور اللہ کے ہو جاؤ اُن راہوں پر چلو جو وہ تمہارے لئے تجویز کرے - اپنی من گھڑت باتوں کی پیروی نہ کرو -

کوئی دسترس نہیں - پانی برساتا ہے - تا کہ ہم پانی پئیں اور اپنی پیاس بجھاویں - پھر اُس کے ذریعہ سبزیاں درخت اور خوشبودار پھول اُگتے ہیں - کھیتیاں لہلہانے لگتی ہیں - انگور - سنگترے - سیب - ناشپاتیاں - آم - انار طرح طرح کے الگ الگ ذائقہ والے پھل جن کو کہ ہم بڑی خواہش اور خوشی سے کھاتے ہیں - پیدا کرتا ہے - پھر کیا وجہ کہ تم اِن میووں اور پھلوں میں تو دل لگاؤ اور اِنکو حلال اور طیب گاڑھے پسینہ کی کمائی سے خرید کر بھی مزے سے کھاؤ - لیکن اُس مالک حقیقی کو جو کہ اِن سب کو تمہارے لئے مہیا کرتا ہے - ملنے اور اُس کے قرب کا لُطف اُٹھانے کے لئے ذرہ بھر بھی کوشش نہ کرو - پس پیارو - اِس محسن ہستی سے دل لگاؤ جو کہ ہمارا اور اِن سب کا سرچشمہ ہے - پتوں کو چھوڑ دو - اور اصل جڑھ کو پکڑ و - تا تم حقیقی راحت کے وارث ٹھہرو - اگر جڑ خشک ہو گئی - تو یہ دنیوی اسباب خواہ کتنے ہی ہوں تمہارے لئے کسی طرح بھی راحت اور خوشی کا موجب نہیں ہوسکتے - اللہ کے ملنے کے لئے کوشش کرو اس میٹھے اور خوشبودار پھل کے لئے دام خرچ کرو - یہ جان کے مول بھی مہنگا نہیں ہے - اُس کی بتائی ہوئی راہوں پر قدم مارو - اور مخلوق خدا کی اس کی طرف راہنمائی کرو - تا وہ بچائے جاویں - یہی ہمارے پیارے قرآن کا حکم ہے - اور یہی ہمارے محمد صلعم (فداہ ابی و امی) کی ہدایت ہے - اور یہی ہمارے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت - چنانچہ وہ فرماتا ہے

ڈھونڈو خدا کو اور اُسی سے لگاؤ دل!
جو کچھ بُتوں میں پاتے ہو اِس میں وہ کیا نہیں

مرکز سے علیحدہ ہونا ٹھیک نہیں

یہ فیصلہ شدہ امر ہے - کہ آل انڈیا مسلم لیگ سارے ہندوستان کی مسلمانوں کی ایک انجمن ہے - جو سب سے پہلے قایم ہوئی اور لنڈن مسلم لیگ کا قیام اس کے بعد ایک شاخ کے طور پر عمل میں لایا گیا تھا - لیکن تھوڑے دنوں سے رائٹ آنریبل سید امیر علی صاحب پریزیڈنٹ لنڈن مسلم لیگ نے یہ خواہش ظاہر کی ہے - کہ لنڈن مسلم لیگ آل انڈیا مسلم لیگ سے بالکل علیحدہ سمجھی جاوے چنانچہ آپ کے تازہ خطوط میں جن کی تائید آنریبل میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا نے بھی کی ہے - اس امر کا اظہار کھلے کھلے طور پر کیا گیا ہے - بجائے آزادانہ طور پر پبلک کے سامنے اِس مسئلہ کو پیش کرنے کے ان ہر دو اصحاب نے پرائیویٹ خطوط ہندوستان کے مختلف سربرآوردہ لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے بھیجے ہیں - تا کہ وہ آئندہ اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ میں اس بات کا اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کروا سکیں - جناب رائٹ آنریبل سید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ”لنڈن لیگ کے اصلی اثر کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ **ہندوستان کی لیگ سے یہ خود مختار رہے**“ لیکن ساتھ ہی اس امر کا بھی اعتراف کرتے ہیں - کہ لیگ کی ناخدائی ایک مقدس امانت ہے **جو مسلمانانِ ہندوستان نے میرے حوالہ کی ہے**“ ہم نہیں سمجھ سکتے - کہ رائٹ آنریبل ممدوح اس امانت کو کیوں اب خود ہی ہضم کرنا چاہتے ہیں؟ لنڈن لیگ کی مقدس امانت مسلمانان ہند نے ان کے حوالہ کی ہے - تو ان سب کے متفرق عناصر کو یکجا کرنے کے لئے ضرورت ہے - پس اگر سید صاحب اس بوجھ کو اب ناقابل برداشت تصور کرتے ہیں - تو اس سے اپنے آپ کو تمام بردباری اور تحمل سے علیحدہ کرکے جو اہل ہیں اُن کے سپرد کر دیں۔

مادری زبان کا مسئلہ

پنجاب ہندو کانفرنس کے اجلاس منعقدہ انبالہ مورخہ ۸ر دسمبر ۱۹۱۳ء میں رائے صاحب کدار ناتھ جی نے اپنی پریزیڈنشیل تقریر کے دوران میں منجملہ دیگر امور زیر بحث کے مادری زبان کے مسئلہ پر بھی اپنے خیالات مختصراً ظاہر فرمائے - آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ”لوگوں کو اپنی مادری زبان کے ترقی دینے پر متوجہ ہونا چاہئے اور کہ مسلمانوں کو اس سے برافروختہ نہیں ہونا چاہئے - بیرونجات میں ہندو مسلمانوں کی زبان اب بھی ایک ہی ہے - اور کہا کہ مجھے بھروسہ

طرف خاص توجہ کی جائیگی - آپ نے یہ بھی تجویز لیا کہ مہاتما پرشوتم کے حالاتِ زندگی پر ہندی اور گورمکھی زبانوں میں پمفلٹ شائع کئے جاویں“ ہمیں نہایت افسوس ہے کہ ہندو سبھا جیسی معزز سوسائٹی کے سالانہ جلسے کے پریزیڈنٹ باوجود بار بار کے تجربوں کے ایسے امور کے اظہار کے مرتکب ہوتے ہیں - جو کہ نہ صرف ملک کے لئے ناقابل عمل ہی ہیں - بلکہ جن سے کہ ہمارے ملک اور قوم کو سوائے تفرقہ اندازی کے اور کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا - ہندوستان کی قدیم زبان سنسکرت ہے - وہ بدلتے بدلتے یہاں تک بگڑ گئی ہے - کہ اب اس کی خاص شکل کوئی نظر نہیں آتی - کہیں یہ بنگال کے رنگ میں ہے - کہیں اُردو کے رنگ میں اور کہیں ہندی وغیرہ کے رنگ میں - زیادہ تر سب ملک میں اردو زبان استعمال کی اور سمجھی جاتی ہے - اور مسلمانوں کی تو خاص کر اور ہندو صاحبان کی عموماً اِس ملک میں یہی زبان ہے - اگرچہ اُردو زبان تقریباً سارے صوبہ پنجاب کی مانی ہوئی زبان ہے اور یہاں یہ پنجابی کہلاتی ہے - لیکن ہر ایک ضلع کی زبان میں دوسرے ضلع سے کچھ نہ کچھ فرق ضرور پایا جاتا ہے - اس لئے ہر ضلع کی ہماری مادری زبان بالکل علیحدہ ہے - ہمیں سمجھ نہیں آتا - کہ کیوں ایک ایسی سبھا کے پریزیڈنٹ صاحب نے ایسی ضرررساں تجویز کو بے سوچے سمجھے پیش کر دیا - وقت ہے کہ اب لوگ اپنے ذاتی جھگڑوں کو چھوڑ کر اتفاق اور یگانگت کی طرف متوجہ ہوں - اور جو باتیں آپس میں مشترک ہیں اُن کے لئے یکجہتی سے قدم ماریں اور اِن چھوٹے چھوٹے معاملات کو درمیان سے ہٹا کر پُرانی ذلیل حرکات سے باز آجاویں - ورنہ یاد رکھیں - کہ ہر طرف سے بلاؤں کا نزول ہو رہا ہے - کہیں زلزلوں کے رنگ میں - کہیں سیلاب کے رنگ میں کہیں طاعون کی بیماری کی شکل میں - اور کہیں بنکوں کی تباہی کی صورت میں - اگر ہم انسانی ہمدردی اور اُن برادرانہ تعلقات کا جو خدائے واحد نے ہمارے درمیان بسبب ہندوستانی ہونے کے پیدا کر دیا ہوا ہے - لحاظ نہ کریں گے - تو تباہ اور خوار ہو جاویں گے - اور مصیبتوں پر مصیبتیں نازل ہونگی - یہاں تک کہ سوائے خدا ترس لوگوں کے سب کے سب دنیا سے کوچ کر جاویں +

مشرف باسلام

ایک نامہ نگار صاحب بدایوں سے خبر دیتے ہیں کہ ایک یورپین جنٹلمین مسمی اے جے جانسن نے ۲۹ر نومبر ۱۹۱۳ء کو بہ طیب خاطر اسلام قبول کیا - اسلامی نام عبدالمنان رکھا گیا - اللہ تعالےٰ استقامت بخشے آمین - یہ صاحب کپتان ولیم جانسن کے لڑکے ہیں +

اسلامی مشن کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت

اس عنوان سے مسز و ایلیٹ ابراہیم کی ایک درد انگیز چٹھی مسز حذیو جنگ صاحبہ کے نام گذشتہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے - اِس چٹھی کو اوّل سے آخر تک مطالعہ کرنے کے بعد جناب خواجہ صاحب کے کام کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے - اور یہ بھی پتہ لگایا جاسکتا ہے - کہ اُن کو اپنے اس مشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اِس وقت تک کیا کچھ کرنا پڑا ہے - نیز اس سے اسلام کی اِس عالیشان کامیابی کا بھی ہم اندازہ کرسکتے ہیں - جس کے حاصل کرنے کے لئے خواجہ صاحب ہمہ تن معروف ہیں - لیکن اس کے ساتھ ہی ان کی مالی حالت کا جو بیان اِس چٹھی میں کیا گیا ہے وہ ایک مسلمان اور سچے مسلمان کی طبیعت کو بےچین کرنیکے لئے کافی ہے - مگر کیا یہ بےچینی ایک فوری جوش ثابت ہوگی جسکا اُبال چند منٹ اُٹھے اور پھر جھاگ کی طرح بیٹھ جائے یا جسکی تکلیف بہت تھوڑے عرصہ تک محسوس ہو - اور پھر اسے بھلا دیا جائے - اور عملی طور پر اسکے تدارک کا کوئی بندوبست نہ کیا جائے؟ ضرورت ہے کہ اسوقت اسلامی طبقہ کا ہر ایک فرد اِس نازک حالت کو دُور کرنے کے لئے خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹائے - اور حتی الوسع اس نیک کام میں مدد دینے کا تہیہ کرے - ورنہ بقول مسز وایلیٹ ابراہیم صاحبہ ہمارے لئے ہزار افسوس اور بہت شرم کی بات ہوگی - اگر مالی پریشانی کے باعث یہ کام یکایک رُک جائے اور سب کیا کرایا اکارت چلا جاوے ہم مسز حذیو جنگ صاحبہ کے از حد ممنون ہیں - جنھوں نے اس نیک کام کی ابتدا کرکے اپنی پہلی اپیل کے ذریعہ اپنی موعودہ رقم کا نصف یعنی دس پاؤنڈ

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

آج کی اخبار میں لارڈ و نیٹ ٹی ہیڈلے بالقابہا کی تصاویر ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ جو اس ہفتہ کے ولایتی اخبارات میں موصول ہوئی ہیں۔ ذیل میں ولایت کے چند مربرآوردہ اخبارات کے اقتباسات بھی دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو لارڈ موصوف کے جملہ حالات کا پورے اور صحیح طور پر علم ہو سکے۔

لنڈن کا اخبار ڈیلی اکسپریس ۱۷ر نومبر ۱۹۱۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

ایک آئرش امیر کا قبول اسلام
لارڈ ہیڈلے کا تبدیل مذہب کرنا
گھونسہ باز اور انجینئر

بیرن ہیڈلے آئرلینڈ کے امیر نے اسلام قبول کر لیا ہے جس کا اعلان (حضرت) خواجہ کمال الدین صاحب نے جو کہ مسجد ووکنگ کے امام ہیں۔ اسلامک سوسائٹی واقعہ فریکیٹی کے جلسہ میں ہفتہ کی شام کو کیا۔ یہ جلسہ جمعہ کی نماز کی باجماعت ادائیگی کا انتظام سوچنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اور امید ہے کہ یہ لنڈن میں ایک مسجد کے قیام کا پیش خیمہ ہوگا۔ لارڈ ممدوح کی جو چٹھی اس جلسہ میں پڑھی گئی اس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ وہ یقیناً اس بات کو تسلیم کرینگے۔ کہ میں اپنے ایمان پر پوری پوری طرح قائم اور راست باز ہوں۔

لارڈ ہیڈلے جن کا اصلی نام مسٹر رولینڈ۔ جی۔ ایلنسن ون۔ ایم۔ آئی سی۔ ای ہے۔ ۵۸ سال کے معمر بزرگ ہیں۔ اور گذشتہ جنوری ۱۹۱۳ء میں انہوں نے اپنے چچازاد بھائی کی جگہ اس خطاب کو حاصل کیا تھا۔ آپ سول انجینئر ہیں۔ اور ایک مشہور گھونسے باز اور دوران قیام کیمبرج میں سب سے بھاری اور درمیانے اوزان اٹھانے میں انعام یافتہ ہیں۔ انگلینڈ اور آئرلینڈ کے سواحلی استحکامات کے کاموں کی طرف آپ کی بہت توجہ رہی ہے۔ اور نیز آپ کشمیر میں سول انجینئر رہ چکے ہیں۔ جہاں آپ نے بارہ مولا اور سری نگر کی سڑک کی تکمیل کی تھی۔

آپ نے فن گھونسہ بازی پر تین کتابیں لکھی ہیں اور متعدد کتابیں انجینئرنگ مضامین کے متعلق بھی۔

سنہ ۱۹۰۰ء میں آپ نے رائل سکاٹش سوسائٹی آف آرٹس سے نقرئی تمغہ حاصل کیا اور دو دفعہ انسٹیٹیوشن آف سول انجینئرز آف آئرلینڈ کے نقرئی تمغے جیتے۔

کیمبرج سے چلے آنے کے بعد آپ تعلیمی مشاغل میں معروف ہو گئے اور دو سال تک اخبار "سالسبری جرنل" کے ایڈیٹر رہے۔ آپ کے چار بیٹے ہیں۔

لیڈی ہیڈلے جناب مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ جانسن صاحب متوفی سابق گورنر لیہ (ملک کشمیر) کی دختر نیک اختر ہیں۔

لارڈ ہیڈلے دوسرا امیر ہے۔ جس نے اسلام قبول کیا ہے آپ سے پہلے لارڈ سٹینلے آف ایڈرلے جو عرصہ دراز تک لیوانٹ میں رہے مسلمان تھے۔

(ب) اخبار ڈیلی سکیچ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۱۳ء لکھتا ہے
ایک ۵۹ سالہ امیر کا اسلام قبول کرنا
متفرق صفات کا مجموعہ۔ گھونسہ باز۔ ساحلی استحکامات کا ماہر اور اڈیٹر۔ ہندوستانی انجینئر۔ انگریزوں پر اسلام کی دلکش تعلیم کا اثر۔

مختلف شعبوں یعنی گھونسہ بازی سول انجینئری ایک لوکل اخبار کی ایڈیٹری اور کنارہ سمندر کے سواحلی استحکامات کا ماہر ہونے کے بعد لارڈ ہیڈلے جو ایک آئرش امیر اور اور ۵۹ سال کے ہیں۔ مسلمان ہو گئے ہیں اس تبدیلی مذہب کا اعلان (حضرت) خواجہ کمال الدین صاحب امام مسجد ووکنگ نے اسلامک سوسائٹی کے ایک جلسہ میں جو آکسفورڈ

لارڈ صاحب موصوف نے اس خط میں جو اس جلسہ میں پڑھا گیا لکھا تھا کہ جن لوگوں سے میرا تعارف ہے ... ایک مخلص مومن ہوں۔

لارڈ ہیڈلے ایک قوی ہیکل تنومند مسلمان کہا جا سکتا ہے کیونکہ جب آپ کیمبرج میں تھے تو آپ نے سب سے بھاری اور درمیانی وزن کی گھونسہ بازی کی شرط کو جیت لیا تھا۔ آپ نے حفاظت خود اختیاری جیسے شریف فن پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ آپ طرز تحریر کے بڑے ماہر اور اپنے وقت میں تحریر کا بہت کام کر چکے ہیں۔ چند سال تک آپ اخبار سالسبری جرنل کے اڈیٹر بھی رہ چکے ہیں۔

سنین ماضیہ میں آپ نے سول انجینئری کا بہت سا کام کیا ہے آپ نے ساحل سمندر کے حفاظتی کاموں کی بمقام لوگھل اور نیز ریے بار کے شمالی ساحل کے اسی قسم کے کاموں کی نگرانی کی ہے۔ پھر آپ نے اپنی جاگیر واقعہ کیری آئرلینڈ کے سب سے زیادہ بیابان حصہ گلینبغ کے ساحل سمندر کے حفاظتی کاموں میں بہت کچھ امداد دی۔

ساحل سمندر کے حفاظتی کاموں میں آپ نے خاص طور دلچسپی کا اظہار کیا ہے ۱۸۹۹ء میں بمقام ڈوور آپ نے برٹش ایسوسی ایشن کے روبرو رومنی بارش کے مطالبات کے تواریخی واقعہ پر ایک مضمون پڑھا تھا۔

لارڈ ہیڈلے کی مونچھیں بھورے رنگ کی ہیں۔ آپ ایک بڑے وجیہہ خوبصورت۔ کشادہ پیشانی اور نہایت عمدہ خط و خال کے آدمی ہیں آپ کا ہنس مکھ چہرا شناسے گفتگو میں بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے آپ سخت بیمار ہو گئے تھے۔ آپ کی شادی ہوئے ۱۴ سال گذرے ہیں اور آپ کے کئی بچے ہیں۔ آپ کی زوجہ محترمہ مسٹر ڈبلیو۔ ایچ جانسن صاحب سابق گورنر لیہ (کشمیر) متوفی کی صاحبزادی ہیں۔ گذشتہ جنوری (۱۹۱۳ء) میں ہی آپ اپنے چچا زاد بھائی کی جگہ لارڈ بنائے گئے تھے۔ ۱۷۹۶ء سے یہ امارات قائم ہے۔ اس خاندان کی جائیداد یارکشائر اور آئرلینڈ ہر دو جگہ ہے جس میں کہ اب اضافہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ سابقہ لارڈ کی جاگیر سولہ ہزار ایکڑ کی تھی۔ لارڈ ہیڈلے ہی صرف پہلا لارڈ نہیں جو مسلمان ہوا ہے۔ بلکہ اس سے پہلے لارڈ سٹینلے آف ایڈرلے بھی اس مذہب کا گرویدہ تھا۔ جو دوران ملازمت ممالک شرقیہ میں اسلام کی دلربا تعلیم کا دلدادہ ہو گیا تھا۔ پھر گذشتہ سالوں میں جس تبدیلی مذہب نے بڑا شور و غل پھیلایا وہ مسٹر کولیم وکیل لورپول کی تھی۔ جس نے اثنائے قیام ملک مراکو میں اس مذہب کو اپنے اندر جذب کیا اور آخر کار شیخ الاسلام جزائر برطانیہ بن گیا۔

انگلینڈ میں اسلام کے خاص مرکز لنڈن [illegible]

... آدمی ہیں۔ اور اپنے اعمال نہایت خاموشی سے کرتے ہیں کبھی ... لورپول میں ایک مسجد بھی تھی مگر وہ اب نہیں رہی۔

فی الحقیقت اس مذہب میں ایسے پجاریوں کا کوئی بھی عہدہ نہیں جو خدا کے ساتھ تعلق خاص رکھنے کا مدعی ہو۔ عملی طور پر اسلام کو ممالک انگلشیہ میں لورپول کے ایک مشہور باشندے نے رواج دیا۔ جس کے ممبروں میں سوسائٹی کے بڑے بڑے مشہور آدمی اور یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ لوگ بھی تھے۔

تو اے جسمانی اور صحت کے لحاظ سے مذہب اسلام کے پیرو بڑے ہی نفیس ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے روزانہ زندگی بسر کرنے کے قواعد حفظان صحت کے نہایت اعلیٰ اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

گو کثیر الازدواجی کی اس مذہب میں اجازت ہے تاہم کوئی مسلمان چار سے زاید بیویاں نہیں رکھ سکتا۔ خاص انگلینڈ میں معدودے چند ہی مسلمان ہوں گے۔ جن کی ایک سے زاید بیویاں ہونگی۔

(ج) اخبار ڈیلی مرر مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۱۳ء لکھتا ہے
ایک آئرش امیر کا مسلمان ہو جانا
مشرقی مذہب کی نسبت لارڈ ہیڈلے کے خیالات
غسل اور نماز

اس بات کے ثبوت میں کہ کثرت سے انگریز لوگ مشرقی مذاہب کے پھندوں میں پھنستے جاتے ہیں۔ ہمیں لارڈ ہیڈلے کا وہ اعلان پیش نظر ہے جس میں آپ نے قبول اسلام کا اظہار کیا ہے آپ ایک آئرش پیر (امیر) ہیں۔ اور ہندوستان میں عرصہ دراز تک رہ چکے ہیں۔ اس تبدیل مذہب کا (حضرت) خواجہ کمال الدین صاحب نے جو مسجد ووکنگ کے امام ہیں۔ اسلامک سوسائٹی کے ایک جلسہ میں اظہار کیا۔ لارڈ ہیڈلے جو پانچواں بیرن ہے۔ گذشتہ جنوری میں ہی اس خطاب سے ممتاز ہوا تھا۔ اور علاقہ کیری میں سولہ ہزار زمین ایکڑ کی جاگیر کا مالک بنا تھا۔

آپ ۱۸۵۵ء میں بمقام لنڈن میں پیدا ہوئے اور کسی وقت ہندوستان میں سول انجینئر رہ چکے ہیں۔ اور گذشتہ سالوں میں سمندر کے سواحلی استحکامات کی درستی میں لگے رہے ہیں۔

آپ ایک پورے کھلاڑی ہیں۔ اور ہر ایک مردانہ کھیل مثلاً مچھلی کا شکار۔ کشتی کھیلنا۔ سکیٹنگ۔ تیرنا۔ پٹہ بازی۔ شکار کھیلنا اور گولف کھیلنے میں ماہر ہیں۔ ایام نوجوانی میں کیمبرج یونیورسٹی میں سب سے بھاری اور درمیانی وزن کی گھونسہ بازی میں انعام جیتا۔

لارڈ ہیڈلے کے چار فرزند ہیں۔ آپ کا نکاح ۱۸۹۹ء میں ثریا سے جو مسٹر ڈبلیو۔ ایچ جانسن صاحب متوفی سابق گورنر لیہ و جموں کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں ہوا تھا۔

بعد ازاں اسی اخبار نے لارڈ ہیڈلے بالقابہ کے مضامین مندرجہ اسلامک ریویو میں سے اقتباس دیئے ہیں۔ جن کا ترجمہ ناظرین پیغام صلح ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس لئے دوبارہ اندراج تحصیل حاصل ہے۔

پھر یہی اخبار اپنی اگلی اشاعت میں زیر عنوان "نماز اور خوشبو" لکھتا ہے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب کے ساتھ مکالمہ
نماز اور خوشبو
(ہمارے خاص نامہ نگار سے)

ووکنگ ۱۶ر نومبر ۱۹۱۳ء آج بعد دوپہر کے بارے میں نہایت دلچسپ حالات مجھے مسٹر فتح محمد صاحب نے جو ووکنگ کی مسلمان جماعت کے ایک ممتاز ممبر ہیں بتلائے۔

کوئی تیس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ ریلوے سٹیشن ووکنگ سے قریباً نصف میل کے فاصلہ پر ایک علیحدہ جگہ پر یہ پہلی مسجد بلکہ انگلستان میں بنائی گئی تھی۔ اور سوائے ترکی کے یہ ممالک یورپ میں پہلی مسجد ہے مسٹر فتح محمد سیتل نے بیان کیا کہ بہت سے انگریز مرد اور عورتیں مسلمان ہیں لیکن لارڈ ہیڈلے نے حال ہی میں اپنے اسلام کا اعلان کیا ہے

اس نے بیان کیا کہ لارڈ موصوف کے بچے بھی مسلمان ہی ہونگے۔
لارڈ موصوف نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ ہندوستان میں گذارا ہے۔ جہاں کہ اسے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔

جب تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہیں اس بات پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ حضرت مسیحؑ خدا کا بیٹا نہ تھا۔ بلکہ حضرت موسےٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح ایک نبی تھا۔ اور کہ حضرت محمدؐ خدا تعالےٰ کے نبی ہیں اور حضرت نبی کریمؐ کے احکام ہم پر ایسے ہی واجب العمل ہیں۔ جیسے کہ حضرت موسےٰؑ اور حضرت مسیحؑ کے ہیں۔

ایک مسلمان کو روزانہ پانچ دفعہ نماز ادا کرنی پڑتی ہے یعنی صبح کے وقت دوپہر کے وقت۔ غروب آفتاب سے پہلے ایک گھنٹہ پیشتر اور غروب آفتاب کے بعد اور پھر قبل از خفتن۔

یہ نمازیں ہر ایک مسلمان پر فرض ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم ۰ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین۔ آمین ۰

ایک مسلمان کو ہر ایک وضع میں نماز ادا کرنی پڑتی ہے۔ ہم کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم جھک جاتے ہیں۔ اور ہم سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اور پھر بیٹھ جاتے ہیں۔

مسجد میں ادائیگی نماز کے لئے جانے سے پہلے تمہیں غسل کر کے نئے کپڑے زیب تن کرنا چاہئیں اور خوشبو لگانا چاہئے۔ ہر ایک نماز کی ادائیگی سے پہلے تمہیں اپنے ہاتھ اور منہ دھونا چاہئے۔ لیکن گھر پر غسل کرنا بھی ضروری ہے۔ اگرچہ انگلستان میں بعض وقت ایسا گھر ملنا دشوار ہوتا ہے جہاں کہ ہم غسل کر سکیں۔

لنڈن کی مسجد کیلئے ایک لاکھ پونڈ کی ضرورت

ہمی اخبار سندریہ بالا عنوان سے اسی اشاعت میں لکھتا ہے۔

خاص لنڈن میں اسوقت قریباً دو ہزار مسلمان آباد ہیں۔ گو ان میں سے اکثر ہندوستانی ہیں۔ جو سوداگر یا طلباء ہیں اگرچہ علاوہ بعض انگریز بھی مسلمان ہیں۔ اس لئے دہلی کی مسجد شاہی کا نمونہ پر ایک نہایت عالیشان مسجد کے بنانے کا خاص لنڈن میں ارادہ کیا گیا ہے۔ جس کے اخراجات کا تخمینہ قریباً **ایک لاکھ پونڈ** کیا گیا ہے ۰

مراسلات

اخبار طبیب کا اجرا

از دفتر نظام المشائخ دہلی ۲۰ دسمبر ۱۹۱۳ء
جناب مکرم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور

السلام علیکم۔ براہ عنایت اطلاع ہذا کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجھے ممنون فرمائیں ؛—

آل انڈیا طبی اینڈ ویدک کانفرنس کے آرگن کی جو ضرورت مدت دراز سے محسوس ہو رہی تھی۔ اور لوگوں کو جس کا بڑا انتظار تھا حضرت حاذق الملک بہادر کی ارشاد پر اس کے اجراء کی فرمداری میں نے لے لی ہے۔ اللہ تعالےٰ پورا اوتارے۔ حاذق الملک بہادر اسکے سرپرست خصوصی ہوں گے۔ اور اس کا نام طبیب ہوگا امید ہے کہ یہ ایک ماہوار رسالہ اندر ہی شائع ہونے لگیگا۔ شائقین نمونہ کے لئے صرف ایک کارڈ لکھ کر بھیجیں۔ چندہ سالانہ غالباً تین روپیہ رکھا جائیگا۔

نیازمند محمد ارشاد حسن پروپرائٹر طبیب دفتر نظام المشائخ دہلی

انتخاب واقعات و معلومات

[illegible] گورنمنٹ بمبئی نے سرکاری گزٹ میں جنگ بلقان اور [illegible] کی عورتوں کی داستان [illegible] ضبطی کا حکم صادر فرمایا ہے۔

گرفتاری:۔ حضور وائسرائے جن دنوں میسور میں رونق افروز تھے ان دنوں دو بنگالیوں کو مشتبہ سمجھ کر گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک کے پاس سے گھوڑ دوڑ کی بازی کے ہزار دس ٹکٹ برآمد ہوئے انکو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ عدالت نے مقدمہ آئندہ ۱۷ دسمبر پر ملتوی رکھا۔ اور ان کو ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر چھوڑ دیا۔

قحط۔ بارش کی قلت کے باعث ممالک متحدہ میں قحط کی جو رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ . . . اہم مربع میل پر ساڑھے ۹۰ لاکھ آدمیوں پر قحط کا اثر ہوا ہے۔

پولٹیکل سکرٹری۔ سکرٹیری آف سٹیٹ ہند نے سکرٹیری متعلقہ خارجہ کے رتبہ و درجہ کے برابر گورنمنٹ ہند کے لئے ایک نئے پولٹیکل سکرٹری کا عہدہ منظور کیا ہے اور مسٹر جے۔ بی ووڈ عہدہ مذکور کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ صاحب ممدوح اس عہدہ کے علاوہ سردست سکرٹری صیغہ خارجہ کے فرائض بھی بجا لائینگے۔

بارش:۔ حال میں اجمیر اور راجپوتانہ کے دیگر اضلاع وسط ہند میں جو بارش ہوئی وہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ جس سے پانی کی قلت دور ہو جائیگی اور فصل ربیع کی کاشت میں سہولت ہوگی۔ مزید باران رحمت کی بھی توقع کی جاتی ہے۔

ممالک متحدہ کی رپورٹ فصلات سے منکشف ہوتا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۱۷ دسمبر میں ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں مطلق بارش نہیں ہوئی۔ سوائے جنوب مشرقی اضلاع کے تمام اضلاع میں بارش کی اشد ضرورت ہے۔ مزید براں بجنور ہردوئی فتح پور و بدایوں میں ٹڈی دل و سفید چیونٹیوں سے بھی فصل کو نقصان پہنچا۔ بعض اضلاع سے مویشیوں کے عوارض میں مبتلا ہونیکی خبر بھی موصول ہوئی ہے۔ بزر ہیلکھنڈ و اناؤ میں پانی کا قحط ہے اجناس کا نرخ غیر معین گر رہا گرانی ہے۔ رپورٹ ہذا کے بعد جھانسی میں خفیف ترشح ہوا۔ بعض مقامات میں مطلع کے ابر آلود ہونے سے بارش کی توقع بندھ گئی ہے :۔

بمبئی کا بازار حصص۔ مسٹر چونی لال سریان ناتھا کی وفات اور کریڈٹ بنک ہند کے بند ہو جانے سے جو بمبئی کا بازار حصص گر گیا تھا۔ اس کی حالت ۱۰ دسمبر سے پھر سنبھلنے لگی ہے۔

ڈہاکہ میں کابلیوں کا خوف۔ گذشتہ ۴ دسمبر کو ڈہاکہ میں بعض کابلیوں سے جھگڑا ہوا۔ جس کے بعد لوگوں پر ایسا خوف چھایا کہ سر شام ہی تقریباً سب دوکانیں بند ہو گئیں۔

بارش۔ گذشتہ ۴ دسمبر کو دہلی میں قدرے پانی برسا اور ابھی زیادہ بارش ہونے کی امید ہے اس بارش سے ربیع کی فصل کو فائدہ پہنچا ہے۔

تحقیقات ہمالیہ کے مسافر۔ ڈاکٹر وای۔ ڈی۔ فلپی اور ان کے ہمراہی سائنس دان اسکار دو تبت خورد میں موسم سرما بسر کر رہے ہیں۔ اور اپنا تحقیقاتی کام آگے بڑھا رہے ہیں پچھلے ہفتے ان میں سے چار آدمی ۱۴ ہزار فٹ کی بلندی پر گئے اور وہاں بارہ روز تک رہے۔

معائنہ۔ حضور وائسرائے نے شعبہ کوٹھی دہلی کے موقعہ کا معائنہ فرمایا۔ ابتدائی کاموں میں اب تک جس قدر ترقی ہوئی ہے اسے غور سے ملاحظہ کیا۔

سندھ کا موسم۔ کوئٹہ میں برف باری کی وجہ سے سندھ کا موسم بدل گیا ہے۔ سندھ کے ہر مقام سے ہلکی بارش کی رپورٹ ہوآئی ہے۔ جیکب آباد میں ایسی سخت بارش ہوئی کہ آمدورفت مشکل ہو گئی ہے۔

ترکی و ایرانی سرحد۔ سندھ گزٹ کراچی کو معلوم ہوا ہے کہ بوشہر میں کپتان ولسن کے رہنے کی وجہ سے محمرہ میں ترکی ایرانی حد بندی کے ابتدائی انتظامات میں خلل پڑ رہا ہے۔ روسی کمشنروں کے نام ہنوز معلوم نہیں ہوئے۔ دو روسی افسروں اور کاسکوں کا دستہ محمرہ پہونچا ہے۔ مگر وہ ہنوز موجودہ ممبران کمیشن حد بندی سے نہیں ملا۔ اور بازار میں عزلت گزین رہے ہیں ۰

دورہ۔ آنریبل مسٹر اسنہ۔ ایچ ڈی پار کس سی۔ ایس۔ آئی۔ او۔ ای فنانشل کمشنر پنجاب۔ معاریہ ۲۰ دسمبر تک ضلع سیالکوٹ میں دورہ فرمائیں گے ۰

ضروری اطلاع

"بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ"

لارڈ ہیڈلے صاحب بالالقابہ کے قبول اسلام کی مبارک باد دینے کے لئے جو جلسہ اہل اسلام لاہور کی طرف سے بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۱۳ء منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں یورپ و دیگر ممالک میں اشاعت اسلام کی غرض سے چندہ فراہم کرنے کے لئے ایک مجلس معتمدین یعنی ٹرسٹ قائم ہوا تھا۔ اس کا پہلا جلسہ احمدیہ بلڈنگس لاہور میں بتاریخ ۵ دسمبر ۱۹۱۳ء منعقد ہوا۔ مفصلہ ذیل اصحاب حاضر جلسہ تھے۔

جناب خان محمد سلیم خانصاحب رئیس ٹیری۔ جناب میاں چراغ الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر رئیس لاہور۔ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ جناب خان محمد سلیم خانصاحب صدر قرار پائے۔

اس جلسہ میں بعض اصحاب کے نام تجویز کئے گئے جن کو شہر لاہور میں چندہ فراہم کرنے کے لئے عنقریب جلسہ میں مدعو کیا جائے۔ اور شہر میں چندہ فراہم کیا جائیگا مگر یہ قرار پایا کہ سب سے پہلے محرم کی تعطیلات میں ایک ڈیپوٹیشن وزیر آباد۔ گجرات۔ جہلم۔ جاوے۔ اور چندہ کی فراہمی کرے۔ اس کار خیر کے لئے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ و جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ممبران ڈیپوٹیشن تجویز ہوئے۔

چنانچہ ان ہر سہ اصحاب نے ان تینوں شہروں میں دورہ کیا۔ اور ہم نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہر طبقہ اور ہر فرقہ اسلام کے ممبران نے ان کا بہت خوشی سے خیر مقدم کیا۔ اور اس مبارک کام میں ان کے ساتھ شامل ہو کر ان کا ہاتھ بٹایا۔ مفصل روئیداد کی بعد میں اطلاع دیجاویگی۔ اس جگہ صرف ہم اتنا لکھدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ اصحاب اس سفر میں ۔ ۵ ۔ ۸۲۲ آٹھ سو بائیس روپیہ ۵ آنہ چندہ جمع کر کے لائے ہیں۔ بہت سی رقوم ابھی واجب الوصول ہیں۔ اور ان تینوں شہروں میں سب کمیٹیاں قائم کر آئے ہیں۔ جو کہ چندہ کے سلسلہ کو عامۃ المسلمین میں جاری رکھینگے۔ چونکہ وقت تنگ تھا۔ ممبران ڈیپوٹیشن صرف خاص خاص اصحاب کی خدمت میں حاضر ہو سکے ہیں اور بہت سے اصحاب رخصتوں کی وجہ سے وہاں موجود نہ تھے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر اصحاب چندہ میں شمولیت سے اشاعت اسلام کے مبارک مقصد میں حصہ لیں گے۔ الحمد للہ کہ آئندہ اتوار کو فراہمی چندہ کے لئے مسلمانان گوجرانوالہ نے ایک پبلک جلسہ کی تجویز کی ہے۔

ضروری نوٹس:۔ اخبار کی بقایا قیمت کی وصولی کے لئے احباب کی خدمت میں وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ وصول فرما کر مشکور فرمادیں۔ تاکہ اپنا مطبع قائم کرنیکا انتظام کیا جاوے (نیجر)

تازہ برقی پیغامات

ممالک غیر کے تار

کروزر بہ نکلا - (لندن ۱۰ دسمبر) اطالوی کروزر رسان گیورگئو اپنی ہی قوت دخان کے زور سے ناظرین کے چیرز کے شور میں بہ نکلا -

السٹر میں تجارت اسلحہ (لندن ۱۰ دسمبر) حکام محصول خانہ نے بلفاسٹ کے جہازی افسروں کو مطلع کیا ہے - کہ آئندہ جہاز سے اترنے والے تمام مسافروں ... اسباب کی تلاشی لی جائیگی -

لندن مسلم لیگ کے عہدہ دار - (لندن ۱۱ دسمبر) ہز ہائینس سر آغا خاں نے اس شرط پر کہ پرانے عہدہ دار بحال رہیں - لندن لیگ کا آنریری پریزیڈنٹ ہونا منظور کیا ہے - لیگ مذکور کی طرف سے مستعفیوں کو واپس لینے کی درخواست کے جواب میں میسرز امیر علی - لطیف اور عتیق نے لکھا ہے - کہ موجودہ اسلامی مشکلات اور ہندوستان کی مختلف اسلامی مجالس کی درخواستوں کی وجہ سے وہ استعفا واپس لیتے ہیں -

ہندیان جنوبی افریقہ (پریٹوریہ ۱۰ دسمبر) نیٹال کے ہندوستانیوں کی شکایات کے لئے گورنمنٹ نے کمیٹی تحقیقات قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

(بعد کی خبر) (پریٹوریہ ۱۲ دسمبر) ہندیان جنوبی افریقہ کے مصائب کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے - اس میں مفصلہ ذیل صاحبان ممبر تجویز ہوئے ہیں (۱) سرولیم سالومن (۲) مسٹر ایسے لن کے سی (۳) ناٹال کے کرنل وائل ۔

گولی کا نشانہ (جوہانسبرگ ۱۲ دسمبر) سر لائنل فلپس جو ٹرانسوال میں گولڈ انڈسٹری کے کام پر مامور کئے گئے ہیں - رینڈ کلب کے باہر گولی لگنے سے زخمی ہو گئے - حالت چنداں تشویشناک نہیں -

محصول اراضی پر معرکہ آرائی (لندن ۱۰ دسمبر) گذشتہ شب سنٹرل لینڈ و ہوسنگ کونسل کے جلسہ دعوت میں جبکہ اکثر ممبران کیبنٹ موجود تھے مسٹر ایسکوئتھ نے تجاویز کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے کہا - کہ باوصف مخالفین کے دھمکی آمیز رویہ کے مطلع بہ نسبت بجٹ ۱۹۰۹ء کے اب زیادہ صاف ہے مسٹر ایسکوئتھ نے پیشگوئی کی - کہ گورنمنٹ رفع شکایات کے لئے جو کوشش کر رہی ہے - مخالفین اسے غیر وقیع بنانے میں ناکام رہیں گے - مجوزہ تدابیر سے وہ زمیندار جو اپنے فرائض کو بجا لاتے ہیں متاثر نہ ہونگے ۔

ضروری اعلان

جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح! السلام علیکم - ۴ دسمبر ۱۹۱۳ء کے پیغام صلح میں صفحہ ۳ پر جناب مولوی محمد علی صاحب کی جو مراسلت دربارہ اظہار الحق شائع ہوئی ہے اس سے ہم بکلی اتفاق رکھتے ہیں ۔ (دستخط) میر حامد شاہ از سیالکوٹ - مولوی غلام حسین از پشاور - شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویر ہوس لاہور -

جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی - سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان اطلاع دیتے ہیں - کہ حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح جلسہ سالانہ قادیان بجائے ۳

ہندوستان کی تازہ خبریں

بنگال میں بے چینی اور پولیٹیکل ڈکیتیوں کے اسباب (کلکتہ ۹ دسمبر) کل ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کمیٹی کے روبرو بابو اوپندرا موہن مترا وائس چیرمین کمیلا میونسپلٹی نے شہادت دیتے ہوئے بیان کیا کہ تعلیم یافتہ جماعت کا خیال گورنمنٹ انگریزی کی نگرانی میں ہندوستان کے لئے کامل خود مختار حکومت (سلف گورنمنٹ) حاصل کرنے کا ہے جس کی ابتدا کونسلوں کو وسعت دینے کے ذریعہ سے کرنی چاہئے - ڈکیتیوں کا اصل باعث خوراک کا سوال ہے ۔

فرید پور میں پولیٹیکل ڈکیتیاں! فرید پور کی ڈکیتیوں کے سلسلہ میں لوکل پولیس نے ۱۱۷ اور گرفتاریاں کی ہیں ۲۷ گرفتاریاں جوہداری پور کی پولیس کر چکی ہے - وہ اس کے علاوہ ہیں -

ایک یورپین مالک کا اپنے دیسی ملازم پر حملہ کٹنیا کے مجسٹریٹ کے روبرو آجکل ایک مقدمہ درپیش ہے - جس میں بہاری لال مکرجی ملازم لوئر گنگا برج نے مسٹر جے کے رابرٹس پر حملہ کرنے کا دعویٰ دائر کر رکھا ہے - مدعا علیہ ضمانت پر رہا ہے - اور لوکل اسسٹنٹ سلوجنٹ پولیس اس کا ضامن ہے -

مہاراجہ بالاسور کی وفات آنریبل مہاراجہ بکنیتھا گذشتہ اتوار کے روز دل کی حرکت بند ہو جانے کے باعث فوت ہو گئے

آریوں سے مباحثہ - ۲۸ نومبر کو مقام مین پوری میں آریوں اور علمائے اسلام کا بہ امداد دھرم پال مباحثہ ہوا - طرفین اپنی اپنی فتوحات کے گیت گا رہے ہیں

پشاور بنک کے ڈائرکٹروں کو سزا ملتان میں اس بنک کے ڈائرکٹروں کو ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا ۶-۶ ماہ قید کی سزا ڈسٹرکٹ جج نے بباعث بیلنس شیٹ نہ دکھانے کے حصہ داروں کا جلسہ نہ کرنے کے اور بیلنس شیٹ کو رجسٹرار کمپنی ہا کے دفتر میں بھیجنے کے دی

کراچی میں کانگریس کے لئے تیاریاں کراچی میں کانگرس کی بڑی زور و شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں - پنڈال بن رہا ہے مسٹر کھیم چند جانی مل نے اپنا عالی شان بنگلہ ڈیلیگیٹوں کے قیام کے لئے دیدیا ہے -

آریوں اور سناتنیوں میں مباحثہ - آریہ سماج کا قاعدہ ہے - کہ ہر سال تفریح طبع کے لئے اپنے سالانہ جلسوں پر ایک برائے نام مباحثہ کرا دیا کرتے ہیں اور بعد از مباحثہ فریقین اپنی اپنی فتوحات پر شور مچایا کرتے ہیں - امسال جو مباحثہ کالج پارٹی لاہور کے جلسہ پر ہوا - اس میں سناتنی اخبار عام و سناتن دھرم پرچارک اپنی فتوحات مشہور کر رہے ہیں دوسری طرف سماجی کہتے ہیں - کہ ہم نے سناتنیوں کا ناطقہ بند کر دیا (واللہ اعلم)

ریل پٹڑی سے اتر گئی (شملہ ۹ دسمبر ۱۹۱۳ء) نمبر ۳ اپ پسنجر ٹرین کل برگ سٹیشن کے قریب پٹڑی سے اتر گئی - مسافروں اور ڈاک کو دو گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا جسکے بعد انہیں شکستہ لائین کے آگے ایک اور گاڑی میں سوار کر دیا گیا

آگرہ میں محرم (الہ آباد - ۹ دسمبر) آگرہ میں تعزیوں اور ہندوؤں کی براتوں میں تصادم ہو جانے کے باعث فساد ہو گیا ...

عربی اخبارات اور ممالک اسلامیہ

الجزائر کے مسلمانوں کی بیداری ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ الجزائر کے مسلمان اپنی دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے سخت جدوجہد کر رہے ہیں اور اپنی سابقہ کھوئی ہوئی عظمت کے حصول کے درپے ہیں (اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین)۔

ٹرکی کی بیداری - سلطنت ٹرکی بھی اب تہذیب و تمدن میں ترقی کر رہی ہے - تازہ خبر ہے - کہ گورنمنٹ ٹرکی نے سرکاری خرچ پر ایک ریلوے سمرنا اور پورٹ دانیال کے درمیان بنانے کا فیصلہ کیا ہے - جس کی منظوری پارلیمنٹ سے مانگی گئی ہے پھر ساتھ ہی اس کے جملہ غیر ممالک کے ڈاکخانوں کو بند کر کے اپنے محکمہ ڈاک کا انتظام درست کیا جا رہا ہے - یہاں تک کہ قسطنطنیہ کے قرب و جوار میں ڈاک بذریعہ ہوائی جہازوں کے پہنچانے کا انتظام کیا جا چکا ہے - جس کے تسلی بخش چل جانے پر تمام مملکت میں یہی انتظام کیا جائیگا (اللهم ايد المسلمين - پیغام)

بیروت میونسپلٹی اور قرض ہمعصر لسان رقم طراز ہے - کہ میونسپلٹی بیروت نے شہر کی اصلاح کے لئے ایک لاکھ پونڈ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے - جس کے واسطے مہاجنوں کا ایک نمائندہ بھی بیروت آ گیا ہے - اور روہ مناسب شرائط طے ہو جانے اور تمسک وغیرہ لکھے جانے پر روپیہ دے دینے کا وعدہ کر گیا ہے

بیت المقدس کا محکمہ عمومی اور یہودی پیشوا - خاخام باشی (یہودیوں کے پیشوا) نے آستانہ میں وزیر عدلیہ کے سامنے درخواست دی ہے - کہ بیت المقدس کے محکمہ عمومی میں بجائے یہودی ممبر کے مسیحی ممبر کا مقرر ہونا قانون مساوات کے مطابق نہیں - اور اس لئے اس نے یہودی ممبروں کے تحفظ کی استدعا کی ہے (الشعب)

عہدنامہ آستانہ اور حدود بلغاریہ و ٹرکی عہدنامہ آستانہ کے مطابق حکومت عثمانی نے بلغاریہ اور ٹرکی کی حدود مقرر کرنے کے لئے ایک کمیٹی متعین کی ہے - اور جمال پاشا ارکان حرب کے علم بردار اس کے پریزیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں - ایسا ہی بلغاریہ نے بھی ایک کمیٹی قایم کی ہے (الشعب)

بہادر بسولی کی بیماری کہا جاتا ہے - کہ بہادر بسولی ایک سخت اور خطرناک مرض میں مبتلا ہیں - یا اس معرکہ میں زخمی ہوئے ہیں جو ہسپانیہ اور مراکش کے درمیان ہوا ہے

مراکو اور فرانس - ہمعصر المؤید رقمطراز ہے - کہ ایک جرمن عالم نے اخبار "برنیر تاجیلات" میں اپنی ان پانچ سیاحتوں کا ذکر کرتے ہوئے جو اس نے مراکو میں کی ہیں" جنرل ہرتی" کی ان انتظامی کارروائیوں پر حیرت ظاہر کی ہے - جو مراکو میں جاری کی گئی ہیں - اور جزائری حدود میں ریلوے - ڈاک - تار - شفاخانوں - مدارس اور سڑکوں کی مرمت وغیرہ کا بہت جلدی اجرا ہو جانے پر اظہار تعجب کرتے ہوئے اہل مراکو کو نصیحت کی ہے کہ دنیا میں حاکم و محکوم کا سلسلہ چلا آتا ہے - قدرت اب فرانسیسیوں کے ساتھ ہے - اس لئے انہیں چاہئے - کہ اب فرانس کے آگے سر تسلیم خم کر دیں - اور مروجہ اصلاحات میں زیادہ مدد دیکر ملک کو ترقی دینے کی کوشش کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا ۔ مورخہ ۱۴ ر دسمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۶۶

مسلمانان پنجاب کی زندہ دلی

گزشتہ زمانوں میں زندہ دلی ایک بہت اعلیٰ صفت شمار کی جاتی تھی۔ جسکے وارث صرف وہی لوگ ہوتے تھے۔ جو اپنے مذہب کو زندہ رکھنے۔ اپنی قوم کو قعر مذلت سے نکالنے اور اپنی سلطنت کو برقرار رکھنے میں ہر طرح سے ساعی رہتے تھے۔ وہ اپنے اعمال و افعال کے لحاظ سے دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہوتے تھے۔ اور اپنے زندہ خدا سے ہم کلام ہو کر دنیا کو اس کی ہستی اور اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیتے تھے۔ ان کے دل زندہ تھے۔ کیونکہ ان کی روحیں زندہ تھیں۔ اور اب مرنے کے بعد بھی بموجب ارشاد باری تعالیٰ وہ زندہ ہیں۔ کیونکہ ان کے قول ان کے فعل ان کی حرکات ان کی سکنات ابھی تک ہماری آنکھوں کے سامنے موجود اور زندہ نمونہ کا کام دے رہی ہیں لیکن موجودہ زمانہ کی زندہ دلی ایسی نہیں۔ کہ جو مذکورہ بالا صفات کا کوئی پہلو اپنے اندر رکھتی ہو۔ بلکہ اس کے بالکل برعکس آج زندہ دل وہ ہے جس کو مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو۔ دنیوی کاموں میں بڑا چالاک ہو۔ اپنے فائدہ کے لئے دوسروں کو دھوکا دینے سے نہ چوکے۔ طرح طرح کے مکر و فریب اور حیلے جانتا ہو۔ یوں تو مذہب سے بیزار اور اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہو۔ لیکن جب کسی غیر مذہب والے سے پالا پڑ جائے۔ تو اس سے بھی دو دو ہاتھ کر سکتا ہو خواہ اس کی باتیں اپنے مذہب سے کوسوں دور ہی ہوں۔ بڑے بڑے قومی جلسوں میں بہت سی لمبی چوڑی تقریریں کر سکتا ہو۔ اور رفاہ عام کے کاموں میں چندوں کی بہت بڑی رقموں کے وعدے بھی کر لیا کرتا ہو۔ خواہ ان کی ادائیگی کرے یا نہ کرے۔ تھیٹروں کے تماشوں کا بڑا شائق ہو۔ غرضیکہ ہر ایک دوڑ میں سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر قدم مارنے والا ہو یہی حالت مسلمانان پنجاب کی ہے۔ جن کو مذہبی شورشوں۔ بحث مباحثوں۔ ایک دوسرے کو کافر کہنے بدعات اور رسوم کی ادائیگی۔ اور اور ایسے ہی لغو کاموں میں روپیہ خرچ کرنے کا بہت زیادہ خیال ہے اور اگر نہیں تو نماز اور دوسرے ارکان اسلام کے بجا لانے کا آج وہ نمازی ہرگز زندہ دل نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ مردوں سے بھی بدتر ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے اور اس کے احکام کی بجا آوری میں ہر دم مصروف رہتا ہے۔ اور دنیاوی مکر و فریب سے حتی الوسع پرہیز کرتا ہے۔ کیونکہ آج کل کی خود ساختہ مذہبی ڈکشنری میں زندہ دلی کے یہ معنی لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ بلکہ وہاں تو چندوں کی بڑی بڑی فہرستوں میں نام لکھوا دینے کا نام زندہ دلی ہے۔ اور اسی بات نے بعض لیڈران قوم کو مجبور کیا۔ کہ وہ **پنجاب کو زندہ دلی کا خطاب دیں۔**

ہاں اگر اس زندہ دلی کا اندازہ اپنی آنکھوں سے کرنا ہو۔ تو کسی مباحثہ کا اشتہار دیدو۔ یا دعوت کا اعلان کر دو۔ کوئی تھیٹریکل کمپنی قایم کر دو۔ خواہ اس کا ٹکٹ بھی لگا دو۔ دو سال پیچھے چلے جاؤ۔ اور مسلم یونیورسٹی ڈیپوٹیشن کی کامیابی کا حال پڑھ لو۔ اور پھر اس کامیابی کے نتائج پر بھی غور کرو جنگ بلقان اور مسجد کانپور کے ہنگامہ کو بھی نظر انداز نہ کرو۔ اور خوب آنکھیں کھول کر دیکھ لو۔ کہ ان تمام کاموں میں زندہ دلان پنجاب کا قدم سب سے اول نظر آئیگا لیکن اس کے ساتھ ہی کسی بڑی سے بڑی مسجد میں چلے جاؤ۔ یا کسی بڑے قومی جلسے یا تھیٹریکل ہال کو عین نماز کے وقت جا کر دیکھو۔ صاف پتہ لگ جائے گا۔ کہ زندہ دلان پنجاب کے دل فی الحقیقت کیسے زندہ اور روشن ہیں۔ مذہبی جلسوں میں ٹکریں لڑتے ہوئے دیکھنے سے تو انکار نہیں۔ لیکن وعظ سننے سے وہ بیزار ہیں۔ کانپور کی مسجد کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اور زندہ دلان پنجاب بڑے اہتمام سے اپنے بازاروں کو طرح طرح کے آرائشی اسباب سے سجانے لگ جاتے ہیں۔ اور اس میں ایسا جوش و خروش اور مصروفیت دکھاتے ہیں۔ کہ نماز کا خیال تک نہیں رہتا۔ مسجدوں کو عملی طور پر ویران کر رکھا ہے۔ اور پھر مسجدوں کے جانے پر شور کرتے ہیں۔ اور اپنی زندہ دلی پر خوش ہوتے ہیں آہ! یہ ہے ہماری بدنصیب قوم کا نقشہ۔ جو آج ہر ایک شخص کے سامنے صاف طور پر کھلا ہوا کو دیکھ کر اس کے دور کرنے کی کوشش کرے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ ہم کیوں گر رہے ہیں۔ اور دنیا میں ہر طرف سے ہمیں کیوں ادبار نصیب ہو رہا ہے۔ کیا انہوں نے قرآن شریف کا یہ ارشاد پاک ملاحظہ نہیں کیا؟ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ یہ تو ان کے اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔ اور یاد رکھیں کہ اگر انہوں نے اپنی حالتوں کو نہ بدلا اور اپنے اعمال کو نہ سنوارا۔ تو ان کی یہ ساری زندہ دلی خاک میں مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم کے مطابق اور قوم کو ان کی جگہ لا کھڑا کریگا۔ جو ان جیسی نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کی سچی خادم اور دنیا میں اس کا سکہ بٹھانیوالی ہوگی۔ جان لینا چاہئے۔ کہ اب خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کے ایفا کا وقت آ گیا ہے اور انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے مطابق اس نے اسلام کی حفاظت کے لئے ایک قوم پیدا کر دی ہے۔ جو انگریزوں کی ہے۔ اور جس کے بعض افراد ابھی سے اسلام کی خدمت میں مصروف ہو گئے ہیں۔ مگر ہمارے مسلمان بھائیوں کو ابھی تک ہوش نہیں آئی۔ وہ اس بات سے تو بہت خوش ہیں۔ کہ لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ مشرف باسلام ہو گئے۔ اور یہ بھی خواہش رکھتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں آویں۔ لیکن اس بات پر غور نہیں کرتے۔ کہ یہ وقت ہمارے لئے بہت نازک ہے۔ دنیا میں نمونہ ہی ایک چیز ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم دوسروں کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ اگر ہمارا اپنا ہی نمونہ خراب ہے۔ تو یہ غیروں کے لئے بہت ابتلا کا باعث ثابت ہوگا۔ اور ہندوستان کی ویران مسجدیں اس ابتلا کو اور بھی بڑھانے والی ہونگی۔ پس مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ قرآن کو مضبوطی سے پکڑیں۔ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوں۔ اور تمام بیہودہ اور لغو کاموں کو چھوڑ کر مسجدوں کو آباد کریں اور اشاعت اسلام کے کام میں لگ جاویں اور اس طرح سے پورے طور پر زندہ دل ثابت ہوں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

اے میرے پیارے احمدی بھائیو! اور اے میری جان سے عزیز اللہ اور اللہ کے رسولؐ سے پیار کرنے والے کلمہ کے فدائیو! اٹھو ہوشیار ہو جاؤ۔ اللہ کے پاک فرشتے جوق در جوق اسکی بے انتہا نصرتیں لئے ہوئے دنیا میں نازل ہو رہے ہیں تا اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو۔ حق ظاہر ہو گیا اور باطل بھاگ رہا ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے پاک وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا ایک ایک حرف سچا نکلا۔ اور ہمارا خدا حی و قیوم ثابت ہوا۔ اٹھو اور خواجہ صاحب کی طرح الحمد کا نعرہ مستانہ وار بلند کرو۔ اور ترانۂ الحمد مستانہ وار کہتے ہوئے دنیا کے ہر گوشہ میں پھیل کر خود مسلم بنو اور دوسروں کو مسلم بناؤ۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی رحمت تم پر نازل ہو الٰہی فرشتوں نے ساری دنیا کے دل اس الٰہی صداقت کی قبولیت کے لئے کھول دیئے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ان میں اس روح اللہ کا نفخ کریں اٹھو اطمینان اور سکینت سے دنیا پر رحمت کے بادلوں کی طرح چھا جاؤ۔ اور نرمی سے برس کر اس کی غلاظتوں کو صاف کر دو۔ محبت اور پیار سے لوگوں کی روحانی امراض کا علاج کرو۔ اور اسلام کے شربت سے دنیا کی پیاس کو بجھا دو۔

آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہاں ہمارے پیارے اور جگر کے ٹکڑے اسلام کی عزت رکھ لی۔ یورپ کی وادیوں میں جی آخر یہی **یثرب کا بانکا رحمت کا فرشتہ** ثابت ہوا۔ دنیائے یورپ باوجود ہر قسم کی ترقی کے دکھ میں مبتلا تھی۔ اس نے اسے آرام دیا۔ اور ایک شہسوار (یعنی لارڈ ہیڈلے بالقابہ) اس کا عاشق زار اپنی ہر ایک عزت و وجاہت کو اس کے لئے قربان کر کے آخر اپنا آتار میدان میں کود پڑا۔ جس سے مخالفین اسلام کے روسیاہ ہو گئے۔ وہ اسلام کیا لایا۔ اس نے تو ہماری محسن گورنمنٹ کو بھی ہمیشہ سرخرو کر دیا۔ اور علی الاعلان دنیا کو کہدیا۔ کہ آج اگر برطانیہ کی سلطنت کو استحکام ہو سکتا ہے۔ تو وہ اسی طرح کہ اس ملک (یعنی انگلینڈ) کا مذہب اسلام ہو جائے ہماری دعا ہے کہ خدا ایسا ہی کرے **اے برطانیہ** تجھکو مبارک ہو کہ تیرے خوش قسمت خطہ نے آخر اسلام کی برکات سے بھی حصہ لیا۔ اور تیری سلطنت کا ایک اعلیٰ رکن محمد عربی صلعم کے غلاموں میں سے ہو گیا۔ آج تیری سلطنت عیسائیوں کی سلطنت نہیں **مسلمانوں کی اپنی سلطنت ہوئی** تیرے اس سپوت لارڈ ہیڈلے نے وہ کام کیا جس نے تیری عزت کی عمر بہت لمبی [illegible]

لئے غداری کے گناہ سے جو ان کے مذہب میں گناہ کبیرہ سمجھا جاتا ہے۔ محفوظ کر لیا

پس بھائیو! اٹھو۔ اور خوب سمجھ لو۔ کہ انتم الاعلون ان کنتم مومنین سچا ارشاد ہے۔ اے تمام وہ لوگو! جو دنیوی ترقی کے خواہاں ہو۔ یا اسلام کی عزت کا درد رکھتے ہو۔ یا اللہ کو خوش کرنا چاہتے ہو۔ یا اپنے بچوں کی بہبودی کرنے میں مصروف ہو! اٹھو اور اپنی سب طاقتوں کو اسلام کی اشاعت میں لگا دو۔ کیونکہ یہی وہ راہ ہے۔ جس سے تم کامیاب ہو سکتے ہو گزشتہ صدیوں کے حالات اور حضرت خواجہ صاحب کے حال کی چند روزہ کوششوں کا نتیجہ ہمیں یہ ماننے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ آج اگر کوئی نجات اور خلصی کی راہ مسلمانوں کے لئے ہے۔ تو وہ اسی میں ہے۔ کہ ہم اشاعت اسلام میں اپنی جان و مال تک کو لگا دیں۔ اور اولئک ھم المفلحون کے مصداق بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا کرے آمین!

اسلام بزور شمشیر

اس سے پیشتر اس بارہ میں کئی دفعہ مختلف کتب و رسایل اور اخبارات کے ذریعہ سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ اسلام کی اشاعت اس کی دلربا تعلیم اور بیش بہا محاسن کے سبب سے ہوئی۔ نہ کہ تیغ و تلوار کے زور سے اور اب یہ ایک تہمت پرانا مضمون ہو چکا ہے۔ جس پر خامہ فرسائی کرنا تحصیل حاصل ہے اس کے ساتھ ہی دشمنان حق نے بھی دنیا کو اس حقیقت سے ناآشنا رکھنے کے لئے جیسا کچھ زور لگایا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ لیکن اب ان کی اس کوشش نے ایک اور رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اور وہ ۔ ۔ ۔ یہ اب وہ غیر معتبر تاریخی روایات کو چھوڑ کر ناولانہ طرز پر اتر آئے ہیں۔ اور فرضی قصوں سے لوگوں کے دلوں میں اس مقدس مذہب کی نسبت طرح طرح کے شکوک و شبہات بٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ہمعصر آریہ گزٹ نے اپنی ۲۴ کاتک کی اشاعت میں اس کمینہ حرکت کا کچھ نمونہ دکھایا ہے۔ اور زیر عنوان "دو آریہ بالکوں کی شہادت" ایک چھوٹی سی کہانی درج کی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ سرہند میں ایک مسلمان قاضی نے دو آریہ نوجوانوں کو مسلمان ہو جانے پر مجبور کیا۔ لیکن جب انہوں نے اس کی بات کو نہ مانا۔ تو انہیں زندہ ایک دیوار میں چنوا دیا گیا۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ ہمارے معزز ہمعصر کی یہ دور از شرافت کارروائی کہاں تک مستحسن قرار دی جا سکتی ہے۔ کیا ہمارے مخالفین نے اس بات کی قسم کھا لی ہے۔ کہ حق کی مخالفت کرنے اور لوگوں کو اسلام کی پر اثر تعلیم سے محروم رکھنے کی جس طرح سے بھی ہو سکے۔ جائز اور ناجائز طریق سے کوشش کی جائے۔ اور اس میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا جائے کوئی افسوس اور رنج کی بات نہ تھی۔ اگر یہی اعتراض معتبر تاریخی روایات کی بنا پر معقولیت سے کیا جاتا۔ لیکن اس خلاف تہذیب فعل کا کیا علاج جس میں معقولیت کو بھی ہاتھ سے کھو کر اپنی بری تصویر کو بھی نہایت خوبصورت اور روشن کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اور دوسروں کے صاف اور دلربا چہرہ کو نہایت بھدا بنا کر عوام الناس کو دھوکا دیا جاتا ہے کیا ہمارا معزز ہمعصر ہمیں بتلا سکتا ہے۔ کہ اس فرضی اور خیالی قصہ کو سچائی سے بھی کچھ تعلق ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہے۔ تو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ یہ واقعہ کب کس کے عہد میں اور کون سے قاضی کی عدالت میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ ورنہ کیا ایسے جھوٹے قصوں کو گھڑنے کی اجازت بھی ان کے مذہب نے دے رکھی ہے جس کے باعث دو قوموں میں بجائے یگانگت کے بیگانگت بڑھے۔ غالباً ہمارے ہمعصر نے اس مضمون کے درج کرتے وقت اپنے بزرگوں کے مظالم کی داستانوں کو اپنے دماغ سے محو کر دیا ہوگا۔ ورنہ وہ ایسی لغو باتوں کو اپنے اخبار میں کبھی جگہ نہ دیتا ہمارے معاصرین کو دوسروں کی آنکھ کے تنکے کی طرف نظر کرتے وقت اپنی آنکھ کا شہتیر بھی زیر نظر رکھنا چاہئے۔

آج زندہ دل کون ہے؟

ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ زندہ دلی کا خطاب مسلمانان پنجاب پر ان کے موجودہ اعمال و افعال کے لحاظ سے پورے طور پر صادق نہیں آتا۔ اور ضرورت ہے کہ اس اعلیٰ صفت کا اہل بننے کیلئے ہم اپنے اطوار کو بدلیں اور حقیقی زندہ دلی کے وارث ہوں لیکن اسکے یہ بھی بتلا دینا ضروری ہے کہ اگر ہم ایک اور پہلو سے اس لفظ پر غور کیا جائے تو پنجاب واقعی زندہ دل ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس مقدس سرزمین میں ایک حقیقی زندہ دل پیدا ہوا جسکا پاک نام حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے اس نے اپنی زندہ دلی سے اہل پنجاب کو خدا کی ہستی کا ثبوت [illegible] اور مختلف معجزات و خوارق سے ثابت کر دیا۔ کہ اسلام ابھی تک زندہ ہے کیونکہ

مراسلات

اسلام اور آریہ سماج

لیکچر جناب میر قاسم علی صاحب احمدی ایڈیٹر اخبار الحق و بکلہ دہنشا تا دیانند رت کھنڈن سبھا دہلی

جو ۷ دسمبر ۱۹۱۳ء کو مسجد احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ہوا۔

جناب میر قاسم علی صاحب احمدی جلسہ سالانہ انجمن احمدیہ ملتان سے واپس ہوتے ہوئے لاہور میں بھی چندے قیام فرما ہوئے۔ میر صاحب کی نادر الکلامی نے عام طور پر لوگوں کو ایسا گرویدہ بنالیا ہے۔ کہ احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کے ممبران نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر آپ کی خدمت میں مذکور عنوان مضمون پر لیکچر دینے کی درخواست کی جسے آپ نے نہایت ہی مہربانی سے منظور فرمایا۔ اور اس کے لئے ایک دن زائد ٹھیرے رہے۔ چنانچہ اس بات کا عام طور پر بذریعہ اشتہار اعلان کیا گیا۔ اور اگرچہ بوجوہات چند اشتہار کے تقسیم کرنیکا حسب دلخواہ انتظام نہ ہوسکا۔ مگر پھر بھی ہندو مسلمانوں کی ایک معقول تعداد وقت پر جمع ہوگئی۔ اور لیکچر شروع سے اخیر تک نہایت دلچسپی سے سنا گیا۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی ایل۔ ایم۔ ایس اس جلسہ کے صدر تھے۔ جنہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھکر جلسہ کا افتتاح کیا۔ اور فرمایا کہ میر صاحب سے تعارف کرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اخبار بین اصحاب ان کے نام اور کام سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ نے آریہ سماج کی کتب کا جس غور اور تدبر سے مطالعہ کیا ہے۔ اور ... مقابل اسلامی اصولوں سے جیسی کچھ واقفیت حاصل کی ہے ... ہی کا حصہ ہے۔ اور حاضرین کو ابھی پتہ لگ جائیگا۔ کہ آپ اس مضمون ... پر کیا عبور رکھتے ہیں۔" ان مختصر الفاظ کے بعد میر صاحب کو بیان کرنے کے لئے کہا گیا۔ جنہوں نے اپنے مضمون کو ایسی عمدگی اور خوبی سے نبھایا۔ کہ حاضرین پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور سب لوگوں نے اس کے سننے کے بعد اپنی بے انتہا خوشی ظاہر کی۔ یہ لیکچر اس قابل ہے۔ کہ اس کو ایک ٹریکٹ کی شکل میں چھاپ کر مفت تقسیم کیا جائے۔ اور ضرورت ہے کہ ہر ایک مسلمان کے گھر میں اس کی ایک ایک کاپی رہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ میر صاحب ہماری اس استدعا کو قبولیت کا جامہ پہنائینگے۔ فی الحال ہم اسے اپنی نوٹ کی ہوئی یادداشتوں کی بنا پر درج ذیل کرتے ہیں والسلام:۔

الراقم سید دلاور شاہ سیکرٹری احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور

صاحبان خدا کا شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے لاہور میں لیکچر دینے کا موقعہ عطا فرمایا ہے اور اسی سے دعا ہے کہ وہ میری نصرت کرے آریہ بھائی ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ مسلمان ہمارے مقابل میں صرف نیوگ کا مسئلہ ہی پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے پاس اور کچھ نہیں۔ مگر میں اس پوتر مسئلہ پر کچھ نہ کہوں گا۔ بلکہ روح و مادہ و سلسلہ دنیا کی قدامت اور مسئلہ تناسخ پر کچھ بیان کرونگا۔ آریہ دوست کہتے ہیں۔ کہ بغیر تناسخ ماننے کے گزارہ نہیں۔ اور یہ کہ مادی چیز بغیر مادہ کے بن ہی نہیں سکتی۔ پس ہر ایک چیز مادہ سے ہے۔ جو بجائے خود قدیم ہے۔ سوامی دیانند نے بھی اپنے عقائد میں ان ہر سہ اشیاء کو ازلی ابدی مانا ہے۔ یعنی پرمیشر روح اور مادہ کو۔ مگر ان میں سے پرمیشر پوری اور بے انتہا طاقت والی چیز ہے اور جیوآتما یعنی روح باوجود خود بخود ہونے کے ۲۴ گنی طاقتیں رکھتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ خود بخود ہونے والی چیزیں ایک دوسرے سے مختلف اور کم و بیش بھی ہوسکتی ہیں۔ اور سویم پرکرتی یعنی مادہ یہ بے حرکت اور بے شعور چیز ہے۔ یہ ویدک فلاسفی ہے کہ خود بخود ہونے والی اشیاء ایک دوسری سے کم و بیش بھی ہوسکتی ہیں کیا آریہ بھائی ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ کیوں خود بخود ہونے والی اشیاء یعنی واجب الوجود چیزوں میں فرق ہے۔ کیوں نہ کہا جاوے کہ دنیا ہی خود بخود ہے۔ ایسی حالت میں کہ ہر چیز میں اختلاف و فرق ہے۔ آریہ سماج دراصل دیو سماج کی ایک شاخ ہے ... سے وہ خدا کے بالکل ہی منکر ہیں یہ اس کی بعض صفات سے انکاری ہیں ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ کہ نقص والی چیز واجب الوجود نہیں ہوسکتی اور واجب الوجود ایک سے زیادہ نہیں ہوسکتے۔ پرمیشر اس لئے واجب الوجود ہے۔ کہ وہ خود بخود ہے۔ اور خود بخود ہونے والی چیز نقص سے پاک ہوتی ہے۔ سوامی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ کمہار بغیر مٹی کے مٹکا نہیں بنا سکتا۔ پس پرمیشر کیونکر روح اور مادہ کے بغیر دنیا بنا سکتا ہے۔ انہوں نے پرمیشر کو مخلوق پر قیاس کیا ہے۔ حالانکہ خالق اور مخلوق میں یہی فرق ہے۔ کہ خالق بغیر مادہ کے بناتا ہے اور مخلوق مادہ سے اس کے خلاف کھومکا ترجمہ مہاتما منشی رام جی میں لکھا ہے کہ "پرمیشر اسباب کا محتاج نہیں" جب اسباب کے بغیر پرمیشر تمام کام کرتا ہے تو کیوں مادہ کے بغیر بنا نہیں سکتا۔ اور اس وقت اسباب کا محتاج ہو جاتا ہے۔ جب انسان ہر چیز کا محتاج اور خدا اس سے بری ہے ایسا ہی جب خدا بغیر کان کے سنتا اور بغیر آنکھ کے دیکھتا ہے تو کیوں بغیر مادہ کے بنا نہیں سکتا پھر سوامی صاحب فرماتے ہیں کہ موجودہ دنیا ازل سے ہی ہمیشہ بگڑتی بنتی چلی آئی ہے۔ نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ جیسا دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن آتا ہے۔ ایسے ہی دنیا بھی مختلف چکر لگاتی آئی ہے اس کی تقدیم و تاخیر کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ پہلے تو تین چیزوں کو ازلی مانتے تھے۔ اب چوتھی ایک اور چیز یعنی سلسلہ عالم کو بھی انادی مانتے ہیں اب چار ہوگئیں۔ بیچارے مجبور تھے اگر سلسلہ عالم کو ازلی نہ مانیں تو تناسخ کا مسئلہ غلط ہو جائے۔ اس لئے اسے بھی ازلی ماننا پڑا۔ جب اس دنیا کی ابتدا اور انتہا ہے۔ اس سے اول سلسلوں کی بھی تھی۔ بعد کی بھی ہوگی۔ تو اگر تمام کو اکٹھا کریں۔ تو پھر ان سلسلوں کی انتہا کیوں نہ ہوگی یہ عجیب بات ہے۔ کہ محدود کو جمع کرکے غیر محدود محدود بولا جاتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ روح اور مادہ کو جوڑتا ہے۔ جو چیز ان دو علتوں یعنی فاعلی اور مادی کا نتیجہ ہوگا۔ وہ معلول ہے۔ جس کے لئے کوئی نہ کوئی مدت مقرر کرنی پڑیگی۔ پھر دنیا اعمال کا نتیجہ بتائی جاتی ہے تو بغیر اعمال کے کیسے ہوسکتی ہے۔ عامل کے بغیر عمل نہیں ہوسکتا۔ اور روح اور جسم علیحدگی میں عمل نہیں کرسکتے پھر اعمال کا نتیجہ دنیا کیسے ہوئی۔ دنیا سے پہلے تو ملاپ ہی نہ تھا۔

حضرات! یہ بطلان تناسخ پر دلیل اول ہے۔ اسی لئے سوامی صاحب نے سلسلہ عالم کو ازلی اور ابدی مانا ہے جس سے معلوم ہوا کہ جو چیز بھی ہے بداعمالی سے بنی ہے عاید اختلاف کی وجہ گذشتہ اعمال بتائے جاتے ہیں۔ کوئی اندھا ہے کوئی لنگڑا کوئی غریب ہے کوئی امیر کہا جاتا ہے پرمیشر کو اس آفات کا کیا حق تھا اس پر اختلاف دلیل تناسخ ... ہے۔ مگر یہ بالکل خلاف عقل بات ہے۔ اس لئے کہ اگر اس اختلاف کو صداقت تناسخ کی دلیل قرار دیا جاوے۔ تو علاوہ انسان کے حیوانات نباتات اور جمادات بھی ہیں۔ ان اندھی چیزوں کو غیر ذی العقول بلکہ بعض کو تو غیر ذی روح کہا جاتا ہے۔ پھر ان میں اختلاف کی وجہ کیا ہے۔ ایک کوہ نور ہیرا ہے۔ جو نہایت ہی بیش قیمت ہے۔ تو دوسرا سنگ خارا ہے جو ادنےٰ قیمت رکھتا ہے۔ ایک سونا ہے تو دوسرا پیتل الغرض ان سب اشیاء میں بھی اختلاف ہے۔ پھر یہ اختلاف صفات کس وجہ سے ہے۔ اگر اختلاف اعمال کی وجہ سے ہی ہے۔ تو جمادات کے کون سے اعمال ہیں جس کی وجہ سے ان میں بھی اختلاف ہے۔

باقی آئندہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح

... کی سوانح عمری کے خمیازہ کشوں کی خدمت میں بکمال ادب یہ خوشخبری پہنچاتا ہوں کہ کتاب (مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نور الدین) ڈھائی سو صفحات کے قریب چھپ چکی ہے۔ اور امید ہے کہ تین سو سے کچھ آگے پہنچ کر یہ پہلا حصہ ختم ہوکر شائع ہو سکیگا۔ اور آخر دسمبر تک انشاء اللہ تعالےٰ آپ کے ہاتھوں تک پہنچ جائیگا۔ میں اب الحمد للہ کتابت کے کام سے فارغ ہوں چھپوائی کا کام صاحب مہتمم میگزین کے ذمہ ہے۔ اس فرصت میں میرا ارادہ ہے۔ کہ سلسلہ کے روشناس اور قابل تذکرہ بزرگوں کا ایک تذکرہ ترتیب دوں۔ یہ تذکرہ کیسا ضروری ہوگا اس کے متعلق ... کچھ عرض کرنے کی گنجائش اور ضرورت نہیں۔ صرف دوست جماعت کے تمام ... سے التجا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی زندگی کے حالات لکھ کر میرے پاس پہنچا دیں سلسلہ میں داخل ہونے اور مذہبی پہلو کے علاوہ اپنے خاندانی حالات شجرۂ نسب ... اور باتیں بھی اگر مناسب سمجھیں تو ضرور لکھیں۔ مگر ریویو آف ریلیجنز اردو کے سولہ ورق یعنی دو جزو سے زیادہ مضمون نہ ہو۔ اس سے کم ہو تو کچھ ہرج نہیں میں سب سے پہلے ممبران صدر انجمن احمدیہ۔ احمدی ایڈیٹران اخبارات۔ احمدی مصنفین کتب اور بعض دوسرے معزز بزرگوں کے حالات ایک جلد میں ترتیب دیکر کل چالیس بزرگوں کے حالات پر مشتمل پہلی جلد جلد شائع کرنے کا قصد رکھتا ہوں۔ اور اس کے متصل ہی دوسرے چالیس بزرگوں کے حالات کی دوسری جلد۔ اور اسی طرح جہانتک ممکن ہوگا۔ اس تذکرہ کی بہت سی جلدیں شائع ہوتی رہینگی۔ میں نے بزرگوں کے نام خطوط لکھے اور بعض کو بھیج بھی دئے ہیں۔ لیکن پھر دل میں خیال آیا کہ اول بذریعہ اخبار عرض کردوں اور بعد میں بذریعہ خط تقاضا کروں۔ یہ ظاہر ہے کہ میں تمام بزرگوں کو خطوط نہیں لکھ سکتا لہٰذا براہ کرم میرے اس کام میں ہر ایک احمدی ساعی ہو۔ اور مجھ کو اپنے رضا مندانہ سے مدد پہنچائے۔ اپنی اپنی سوانح عمری لکھ کر میرے پاس بھجوا دیں۔ لمبے مضمون کو مختصر کرنے یا انشاء پردازی کے کسی قسم کو دور کرنے کے علاوہ نفس مضمون کو ہاتھ نہ لگایا جائیگا۔ والسلام

المکلف

اکبر شاہ خاں نجیب آبادی نزیل دار العلوم۔ قادیان

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

آگرہ میونہ یکم دسمبر ۱۹۱۳ء

مخدومی و مکرمی۔ تسلیم

اس سال آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس آگرہ میں بتاریخ ۲۹ و ۳۰ دسمبر ۱۹۱۳ء منعقد ہوگا۔ پہلا اجلاس گیارہ بجے دن سے شروع ہوگا۔

دسمبر میں آگرہ کی آب و ہوا نہایت سرد و خنک ہوگی اس لئے ممبر صاحبان کو چاہیئے کہ وہ موسم سرما کے کافی لباس و بستر کے ساتھ تشریف لائیں۔

ممبروں کے قیام و طعام کا انتظام میٹروپول ہوٹل آگرہ میں کیا گیا ہے۔

انگریزی کھانا	۳ ر	یومیہ
ہندوستانی کھانا	عہر	〃
ملازموں کا کھانا	۱ ر	〃

لیکن انہیں ممبروں کے قیام و طعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔ جو اپنی تشریف آوری سے ۲۰ دسمبر تک ہمیں مطلع فرما دیں۔

استقبالیہ کمیٹی نے ممبروں کے استقبال کا انتظام آگرہ فورٹ اور آگرہ سٹی اسٹیشنوں پر کیا ہے۔ لہذا مناسب ہوگا۔ کہ جناب انہیں دونوں اسٹیشنوں پر تشریف لائیں۔ جہاں آپ کو سواری اور والنٹیئر ہر وقت مل سکیں گے۔ ان کے علاوہ اگر کسی اور اسٹیشن پر آپ اترنا چاہیں تو ۱۵ دسمبر ۱۹۱۳ء سے قبل اپنے ارادہ سے مطلع فرما دیں۔

وزیٹروں سے حسب ذیل فیس داخلہ لیجائیگی:

درجہ خاص	عہ	دونوں دن کیلئے
درجہ اول	صہ	〃
درجہ دوم	سے	〃
درجہ سوم	۸	〃

جو ممبر صاحبان لیگ کے اجلاس میں ریزولیوشن پیش کرنا چاہیں۔ وہ براہ کرم میرے پاس ۱۵ دسمبر ۱۹۱۳ء تک ضرور ارسال فرما دیں والسلام

جناب کا ادنیٰ خادم سید نظام الدین شاہ آنریری سیکرٹری ریسپشن کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ

سابقون بالخیرات

جناب بابو اسلام الدین صاحب رئیڈر گورنمنٹ پریس شملہ نے

وہاں کے مسلمان احباب سے مبلغ ۲۶ روپیہ ایک آنہ ۹ پائی برائے امداد مسلم انڈیا جمع کرکے ارسال فرمائے ہیں۔ جس کی مفصل فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ بابو صاحب کی اس نیک مثال کی پیروی سب مسلمانوں کو کرنی چاہیئے۔ اور اس دینی کام میں امداد فرماکر اس ثواب عظیم کو حاصل کرنا چاہیئے۔ جو اسلام کی خدمت کرنے سے مل سکتا ہے۔ اس وقت تبلیغ اسلام کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ ... ضرور ...

ذیل کے تمام معاونین کا بالعموم ۔ اور بابو اسلام الدین صاحب کا بالخصوص شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ جنہوں نے اس دینی کام کی اہمیت کو سمجھ کر خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹانے کا مقدس فرض انجام دیا اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی اس نیک کام کو جاری رکھا جائیگا ۔ پیغام

فہرست چندہ برائے امداد مسلم انڈیا لنڈن

نام	رقم	نام	رقم
بابو شمس الدین	عہ ر	بابو نور الدین	۸ ر
پیرجی ظہور احمد	عہ ر	بابو محمد حسین خان	۸ ر
بابو نور محمد	عہ ر	ملک غلام محمد	۸ ر
بابو جعفر محمد	عہ ر	سید علی محمد	۸ ر
بابو عمر الدین	عہ ر	بابو خورشید احمد	۸ ر
مولوی واحد علی	عہ ر	بابو امیر علی	۸ ر
شیخ اسلام الدین	عہ ر	چودہری محمد علی	۸ ر
شیخ الہ دین	عہ ر	منشی محمد لطیف	۸ ر
میاں شمس الدین	عہ ر	بابو عبد السبحان	۸ ر
حافظ عبد الکریم	عہ ر	میاں عبد الرحیم وغیرہ	عہ ر
سید فرزند علی شاہ	عہ ر	میاں جواہر خاں	۴ ر
منشی محمد عظیم	عہ ر	میاں سراج دین	۴ ر
بابو جھنڈے خاں	عہ ر	میاں زمان خاں	۴ ر
معرفت بابو جھنڈے خاں	روپے ۶ / ۲ پائی	میاں عبد الستار	۴ ر
میاں عبد الرحمٰن رپورٹ نائیٹر	۸ ر	میاں محمد عبد اللہ	۴ ر
سید الطاف حسین	" ر	میاں کرم خاں	۴ ر
میاں عبد الصمد	۴ ر	بابو محمد خاں	۴ ر
میاں نظیر محمد	۴ ر	بابو ظاہر حسین	۴ ر
میاں نیاز محمد	۲ ر	بابو ابراہیم	۲ ر
میاں رحیم الدین	۴ ر	بابو محمد حنیف	۲
بابو جمال الدین	۱ ر		

کل میزان ۷۶ ـــ / ـــ ۷

اس سے پہلے ایک دو پونڈ ماہ جولائی میں خواجہ صاحب کو براہ راست بھیج چکے ہیں ۔ جزاہ اللہ احسن الجزا ۔
پیغام

الاخبار و الآراء

ایک سڈیشس پمفلٹ کی ضبطی | جناب لاٹ صاحب ممالک متحدہ آگرہ نے ایک پمفلٹ موسومہ آزادی ۔ اٹھو جاگو اور ست بیٹھو ۔ جبتک کہ مدعا حاصل نہ ہو جائے " کو قابل ضبطی قرار دیا ہے جسمیں سرکار انگریزی کی نسبت ہتک آمیز اور خلاف قانون الفاظ استعمال کیئے گئے تھے ۔ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ایسی فضول اور خلاف قانون حرکات سے باز آکر نیک طریقوں سے ملک وملت کی بہبودی کی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں ۔

راجہ کوچین کی ریاست سے دست برداری | اخبار مدراس میل لکھتا ہے کہ چند ماہ تک راجہ صاحب کوچین نے ریاست سے دست بردار ہو جانے کا ارادہ کرلیا ہے ۔ ۶ ماہ حال کو ریاست کا ایک غیرمعمولی گزٹ شائع ہوا جس کے ذریعہ سے اس ارادہ کا اعلان کیا گیا ۔ دیوان مسٹر اے آر بنرجی ۔ آئی سی ایس مارچ کے آخر تک اپنی جگہ خالی کر دینگے ۔ اور نئے راجہ کی گدی نشینی تک غالباً ان کی جگہ کو پر کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا جائیگا ۔ اور تب تک ریاست کے موجودہ اہلکاروں میں سے کسی کو انکی جگہ لگا دیا جائیگا ۔

لارڈ کچنر بطور وائسرائے | لارڈ کچنر کے آئندہ وائسرائے مقرر کئے جانے کی گرما گرم خبر پر ولایت کا اخبار پال مال گزٹ لکھتا ہے ۔ کہ لبرل وزارت ایکدفعہ پہلے بھی باوجود بڑی بھاری سفارشوں کے لارڈ کچنر کے وائسرائے ہند بننے کے دعاوی کو رد کر چکی ہے ۔ اور یہ ناممکن ہے کہ مسٹر اسکوئتھ اور اس کے ہمراہیوں نے اپنے اس خیال کو کہ لارڈ کچنر ہند کی وائسرائلٹی کے قابل نہیں بدل دیا ہو ۔ دوسری طرف یہ وثوق سے بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ گو لارڈ کچنر مصر میں خوش ہیں ۔ لیکن وہ اپنے تعلقات کونسل کے [illegible] ۔ یہ [illegible] اچھی طرح معلوم نہیں کہ پہلی دفعہ جو لارڈ کچنر کا نام لیا گیا تھا ۔ [illegible] لینے کے خیال سے تھا ۔ کہا جاتا ہے کہ لارڈ کچنر نے بیان کیا تھا کہ اگر انہیں کھلے بندوں چند اصلاحات کرنے کی اجازت دی گئی تو وہ مندرجہ ذیل دو اصلاحات تو ضرور ہی عمل میں لائینگے جن کے ذریعہ سے انہیں یقین ہے کہ ہند کی بے چینی بالکل رفع ہو جائیگی ۔ اول ٹیکس اراضیات کی کلیتہً موقوفی دوم محصول درآمد کا لگانا لیکن لبرل وزارت نے ان باتوں کو قبول نہیں کیا ۔ یہ کہانی ہے جو اس بارہ میں بیان کی جاتی ہے ۔ لیکن تاہم لارڈ کچنر اراضی کے فوائد کی سچائی پر یقین رکھتے ہیں ۔ اور مصر میں اپنی مفید تجاویز کو عمل میں لا رہے ہیں ۔ جو ملک کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہی ہیں ۔

(کچھ شک نہیں کہ لارڈ کچنر کی ہر دو مندرجہ بالا تجاویز ہندوستان کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں ۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے مصری بھائی ایسے خیرخواہ حاکم کی موجودگی میں ترقی کا کوئی موقعہ نہ چھوڑینگے)

ہندیان مقیم افریقہ | تین پونڈ کا ٹیکس لگایا جانا گذشتہ کے تاروں میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ذمے ڈالا گیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہماری گورنمنٹ جلد تر اصل واقعات کو پبلک کے سامنے رکھدیگی ۔ لیکن بالخصوص اگر ایسا کسی سابق وائسرائے کی غلطی سے ہوا بھی ہے ۔ تو ہم بدقسمت ہندوستانیوں کے نکتۂ خیال سے اسکے ظالمانہ ہونے میں ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے ہمارے موجودہ وائسرائے کو اس بارہ میں ہندوستانیوں کے جذبات کا خاص لحاظ رکھنا چاہیئے ۔

ہندوستان کے بدخواہ | لنڈن کا اخبار مارننگ پوسٹ ۱۸ر نومبر کے پرچہ میں نوجوان ہندی مسلمانوں کی پارٹی کو جمہوری اصولوں کی گورنمنٹ کی تائید کرنے کیلئے ڈانٹتا ہوا برٹش گورنمنٹ پر ہندوستان میں اصلاحات جاری کرنے پر الزام لگاتا ہے اور لکھتا ہے کہ دستوری آئین کا اجراء ہندوستان میں نہ صرف ناکامیاب اور برٹش گورنمنٹ کے رعب داب کیلئے سخت خطرناک ہوگا ۔ بلکہ خود ہندوستانیوں کے لئے لعنت سخت مایوس کنندہ اور آپس کے عناد کو ترقی دینے کا باعث ہوگا ۔ اگر اتفاقاً ہم ایسے راستہ پر چلتے رہے تو ہندوستان کے بہترین آدمی اور وہ آدمی جنکی امداد ہماری سلطنت کے لئے ضروری ہے ہم سے دور پھینکے جائیں گے ۔ اور انکی جگہ پولٹیکل اور ورغلانے والے آدمی لینگے ۔ جو ہمارے کسی کام کے نہ ہونگے ۔ بلکہ ہمارے دشمن اور غارت گر ہونگے ۔

اللہ تعالیٰ ہماری دانشمند اور معاملہ فہم گورنمنٹ کو ایسے بدنما دشمنوں سے بچائے رکھے ۔ جو مضامین لکھتے وقت اتنے کٹر رعایا کے دلی جذبات کی ذرا پرواہ نہیں کرتے اور اسطرح حاکم و محکوم میں نفرت کا بیج بوتے ہیں ۔

لوکل و پراونشل خبریں

پنجاب یونیورسٹی ۔ ۱۶ر ماہ حال بوقت ۶ بجے شام سینٹ ہال میں سائنس فیکلٹی کا ایک جلسہ ہوگا ۔

سب اوورسیر ایسوسی ایشن پنجاب ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ر دسمبر کو پنجاب سب اوورسیر کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۱ بجے دن کے ڈی ۔ اے ۔ وی سکول میں جو رائے صاحب گلاب سنگھ کے چھاپہ خانہ کے قریب ہے قرار پایا ہے ۔

جنوبی افریقہ کے لئے فنڈ ۔ مقام سپری ریاست گوالیار کے باشندوں نے ۴۹۴ روپیہ جمع کرکے لالہ لاجپت رائے صاحب کو بھیجنے کا ارادہ کیا ہے ۔ تاکہ جنوبی افریقہ کے ہندیوں کی امداد میں خرچ کیا جائے ۔

ڈاک خانہ شہر انبالہ ۔ پوسٹماسٹر جنرل پنجاب نے یکم جنوری سے انبالہ شہر کے ڈاک خانہ کو تقسیم ڈاک کے اختیارات دے دیئے ہیں اس سے قبل تمام ڈاک جو انبالہ شہر کے لئے ہوتی تھی ۔ چھاؤنی کے ڈاک خانہ کے ذریعہ سے تقسیم ہوتی تھی جس کے باعث لوگوں کو سخت دقت تھی ۔

کھتری کانفرنس لاہور ۔ کھتری کانفرنس کو جو لاہور میں ۲۴ ۔ ۲۵ر دسمبر ۱۹۱۳ء کو ہوگی ۔ دیوان امرناتھ صاحب کے سی ۔ ایس آئی وزیراعظم ریاست کشمیر نے ۵۰۰ سو روپیہ دیا ہے ۔ اور آنریبل ملک بہادر رام سرن داس نے ڈیلیگیٹوں کے جملہ اخراجات خوراک اور پنڈال کی آراستگی کے اخراجات برداشت کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ کھتری کانفرنس کی سنٹرل کمیٹی نے ہر دو اصحاب کا شکریہ ادا کیا ہے ۔

خزانہ ہند ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے خزانہ میں نومبر ۱۹۱۳ء میں مندرجہ ذیل رقم موجود تھی ۔ اس سے سابقہ سالوں کی رقم بھی درج ذیل ہیں ۔

تاریخ	رقم	
یکم دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۱۵۸۱۷۰۰۰	روپیہ
یکم دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۴۴۱۵۰۰۰۰	"
یکم دسمبر ۱۹۱۱ء	۱۵۵۵۶۴۰۰۰	"

"بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ"

"ضروری یادداشت و شکریہ"

۱ ۔ گذشتہ شب جو ٹرسٹ یعنی مجلس امینان کا جلسہ بعمارت ڈاکٹر شیخ محمد اقبال بیرسٹرایٹ لا ہوا ۔ اسمیں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چندہ دہندگان کو ٹرسٹ کیطرف سے باضابطہ چھپی ہوئی رسیدات چندہ کی وصولی پر فوراً جاری کر دی جایا کرینگی ۔ اور مفصل فہرست چندہ دہندگان کی ماہ بماہ اخبار پیغام صلح و زمیندار میں شائع ہوا کریگی اور مختصر اعداد و شمار دیگر اخبارات میں بھی شائع کئے جایا کرینگے ۔

۲ ۔ جو اصحاب کہ ٹرسٹ کی طرف سے اپنے اپنے شہروں میں چندہ وصول کرنے کے لئے مقرر ہونگے ۔ ان کے اسمائے گرامی وقتاً فوقتاً ہر دو مذکورہ بالا اخبارات میں شائع ہوتے رہینگے ۔ انکو چھپی ہوئی دستخطی رسید بکیں بھی دیجائینگی ۔ ان کی رسید شائع کرنے کی مجلس ذمہ وار ہوگی ۔ اس کے علاوہ بھی جو رقوم مختلف مقامات سے براہ راست وصول ہونگی انکا بھی اعلان کر دیا جائیگا ۔ اور رسیدات جاری کی جایا کرینگی ۔

۳ ۔ ٹرسٹ کیطرف سے ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے وزیرآباد ۔ جہلم ۔ گجرات میں ڈیپوٹیشن کی وصولی چندہ میں مدد فرمائی ۔ مفصلہ ذیل اصحاب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین

(۱) **وزیرآباد** ۔ شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر چرم ۔ شیخ عبد القادر صاحب میونسپل کمشنر ۔ شیخ محمد جان صاحب ۔ حاجی محمد بخش صاحب ۔

(۲) **گجرات** ۔ شیخ عظمت اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ ۔ مولوی رحیم بخش صاحب مولوی امیر الدین صاحب ۔

(۳) **جہلم** ڈاکٹر برکت علی صاحب اسسٹنٹ سرجن ۔ قاری رشید احمد صاحب وکیل ۔ مولوی محمد اکرم خان صاحب بیرسٹرایٹ لا ۔ سیٹھ احمد الدین صاحب میونسپل کمشنر ۔ بابو امام الدین صاحب میونسپل کمشنر ۔ چودہری اسد علی صاحب ۔

(نوٹ) کل رقوم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب (پروپرائیٹر انگلش ویرہوس انارکلی لاہور) سکرٹری کے نام آنی چاہئیں ۔ مرزا یعقوب بیگ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ آنریری جائنٹ سکرٹری

لاہور ۱۱ر دسمبر ۱۹۱۳ء

ضروری اعلان

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

۱ ۔ جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ نو مسلم ممبر ہوس آف لارڈز انگلینڈ کی کتاب "**مغرب کی اسلام کی طرف بیداری**" زیر تصنیف ہے ۔ قیمت انگریزی ۱؎ ۔ اس کا اردو ترجمہ (۱۲ر) درخواست کے وقت اردو یا انگریزی کا فقرہ لکھ دیں ۔

۲ ۔ ماہوار رسالہ مسلم انڈیا اسلامک ریویو انگریزی جو جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری کی طرف سے اشاعت اسلام کی غرض سے ووکنگ انگلینڈ سے شائع ہوتا ہے ۔ سالانہ قیمت مبلغ (۵ ؎) اسکا اردو ترجمہ بصورت رسالہ مبلغ (۳ ؎) لیکن خریداران اخبار پیغام صلح سے اردو رسالہ مسلم انڈیا کی قیمت (۲ ؎ ۸ ر) (ترجمہ عنقریب شائع ہوگا)

نوٹ :۔ خریداران اخبار پیغام صلح ۔ اردو رسالہ کے لئے اپنا پورا پتہ و نمبر اخبار تحریر فرمادیں

۳ ۔ اخبار پیغام صلح اس میں عام اخبار و اسلامی مضامین کے علاوہ خواجہ صاحب کے مشن اسلام کے متعلق جملہ اخبار شائع ہوتے ہیں ۔ ہفتہ میں تین دفعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ قیمت سالانہ چھ روپیہ . . . (۶ ؎)

۴ ۔ بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کے لئے کمیٹی مفصلہ ذیل اصحاب کی بن چکی ہے ۔

(۱) جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹرایٹ لا ۔
(۲) جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خانصاحب ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور
(۳) جناب نواب محمد سلیم خاں صاحب رئیس شیری ۔
(۴) جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ۔
(۵) جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ } جائنٹ سکرٹریان
(۶) جناب شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ }

جو برادران اسلام اس فنڈ میں چندہ دینا چاہیں وہ بھی مفصلہ ذیل پتہ پر روپیہ ارسال فرمادیں ۔ چندہ کا اعلان اخبار پیغام صلح میں ہوگا :۔

تمام درخواستیں بنام

شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویرہوس اپرمال روڈ لاہور آنی چاہئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانیکے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۲

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہیو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانیکے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے (للعہ)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۷ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۶۷

تازہ برقی پیغامات

ممالک غیر کی خبریں

ایک عظیم الشان نمائش - ۱۹۱۵ء میں سان فرانسسکو میں نہر پانامہ کے کھلنے پر ایک عظیم الشان نمائش ہوگی۔ جس میں روئے زمین کے تجار جمع ہونگے اور اشیائے تجارت دکھائی جائینگی۔ ممالک متحدہ امریکہ نے ۵ سال تک نمائش کی اشیاء کا محصول معاف کر دیا ہے۔ اور تمام ٹریڈ مارکوں اور کاپی رائٹ کی اشیاء کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی جاندار اشیاء بھی دکھائی جائیں گی۔ ایک لاکھ پچہتر ہزار ڈالر چوپایوں کی نمائش کے لئے انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ ۴۵ ہزار ڈالر ان انجمنوں کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ جو چوپایوں کی پرورش کرتی ہیں اور دو لاکھ ۲۰ ہزار ڈالر گھوڑ دوڑ وغیرہ کے ساز و سامان کے لئے۔ ۲ ایکڑ جگہ میں خود بخود متحرک اشیاء کی نمائش ہوگی۔ جہازوں کی کئی کمپنیاں اپنے جہازات یورپ سے سان فرانسسکو تک اور وہاں سے روئے زمین کا چکر لگا کر ہندوستان اور براہ نہر سویز انگلینڈ اور ممالک یورپ کو چلائیں گی۔ یہ عظیم الشان نمائش ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء سے ۴ دسمبر ۱۹۱۵ء دس ماہ تک کھلی رہے گی۔

ایک منصف عیسائی اور اسلام - مسٹر ایس ایچ لیڈر نے ایک کتاب "دی ویلڈ مسٹریز آف ایجپٹ" یعنی مصر کے در پردہ اسرار نامی لکھکر متعصب پادریوں کی جو اسلام کو بدنما کر کے دکھانے کے عادی ہیں خوب خبر لی ہے اور اسلام کی تعریف کر کے ہر ایک اسلامی مسئلہ پر بڑی خوبی سے بحث کی ہے (اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور مصنف کو صراط مستقیم عطا کرے پیغام)

امریکہ میں قانون نو آباد گاراں - (لندن ۱۴ دسمبر) ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی کانگریس کے ممبر جو علاقہ جات ساحل بحر الکاہل کے قایم مقام ہیں مجلس قایم مقامان کی امیگریشن کمیٹی کو اس امر کی ترغیب دینے میں ساعی تھے کہ کمیٹی مذکور زیر تجویز قانون نو آباد گاراں کو اس طرح ترمیم کرے کہ کسی زبان کے پڑہنے اور لکھنے کے امتحان میں پاس ہو جانا ایشیائیوں کے داخلے کا معیار قابلیت نہیں ہو سکتا۔ مگر ان کی کوششیں ناکام رہیں بصورت موجودہ ممنوع الدخل اجنبی ان اشخاص کو قرار دیتا ہے جو موجودہ قانون کے بموجب ریاستہائے متحدہ کے اصلی باشندے قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ بجز اس صورت کے کہ پاسپورٹ کے متعلق موجودہ معاہدات ہیں یا ان معاہدات میں جو آیندہ عمل میں آئیں۔ اس کے خلاف کوئی شرط موجود ہو۔

ٹرانسوال میں ماہ نومبر گذشتہ ۲۳۶۰۷۰۰ پونڈ کا سونا نکالا گیا۔ ۱۹۱۲ء میں ۳۲۱۶۹۰۰ پونڈ کا سونا نکلا۔

میڈریڈ دار السلطنت سپین میں ہسپانو امریکن بنک پر روپیہ مانگنے والوں کا اسقدر بلہ ہوا کہ ۱۱ دسمبر کو بنک نے روپیہ کی ادائیگی بند کر دی بنک مذکور کا ادا شدہ سرمایہ ۱۵ لاکھ پونڈ تھا اور جلت حسابات میں ۴ لاکھ پونڈ جمع تھا۔ اس بنک کا بہت سا روپیہ میکسیکو میں لگا ہوا ہے۔

شاہ سویڈن نے ۱۱ دسمبر کو نوبل پرائز عطا کیا۔ اور مسٹر کلائو انگریزی سفیر نے مسٹر رابندرا ناتھ ٹاگور کی طرف سے انعام مذکور وصول کر لیا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

پرنس شواجی راؤ کی شادی - مہاراجہ بڑودہ کے دوسرے لڑکے پرنس شواجی راؤ کی شادی خانہ آبادی ۱۸ ماہ حال کو بڑودہ میں منائی جائیگی۔ آپکی عمر ۲۳ سال کی ہے اور آپ ایک ہونہار تندرست نوجوان ہیں بمبئی یونیورسٹی سے انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کے بعد آکسفورڈ میں بیرسٹری کی تیاری کر رہے ہیں۔ کرکٹ کے بہت شائق ہیں۔ آکسفورڈ کی طرف سے کئی بار کرکٹ میچوں میں شامل ہو چکے ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی اور ہمشیرہ کی شادی بھی اسی سال میں ہوئی تھی۔

فیاضی کا بجا استعمال - پارسیوں نے اپنے سالانہ اجلاس میں تجویز کیا ہے کہ ایک لائق آدمی کو ولایت اور امریکہ بھیجا جائے۔ تاکہ وہ غرباء کی امداد کے منظم طریقے دریافت کرے اور واپس آکر انکو اس ملک میں رواج دے۔ تجویز نہایت معقول ہے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان کی جملہ اقوام اپنی فیاضی کا بجا استعمال کرنا سیکھیں اور ملک کی ترقی میں ممد ثابت ہوں اس وقت اچھے بھلے آدمی بھیک مانگتے پائے جاتے ہیں۔ جن کے تدارک کا انتظام کرنا ضروری ہے۔

ریلوے سٹاف رہتک کے مقدمہ کا فیصلہ - جناب ایچ کالورٹ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر رہتک کی عدالت میں ایک مقدمہ سرکار بنام کھیم چند گوردا س مل گورکھہ پرشاد سٹیشن سٹاف رہتک چل رہا تھا جس میں ریلوے پولیس نے ایک جعلی مقدمہ بنا کر سٹیشن ماسٹر، بکنگ کلرک اور پارسل کلرک کو پھنسانے کی کوشش کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ بنائے مقدمہ صرف اتنی ہے کہ کنسٹیبل نے بکنگ آفس کے اندر جا کر مسافروں کے لئے ٹکٹ خریدنے چاہے مگر بکنگ کلرک نے اُسے کھڑکی سے لینے کے لئے کہا۔ اس پر جھگڑا ہو پڑا۔ پولس نے اُلٹا مسافروں سے زیادہ پیسے چارج کر لینے کے جرم میں بکنگ کلرک سٹیشن ماسٹر اور پارسل کلرک پر مقدمہ چلایا۔ مگر سردار صاحب شمشیر سنگہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولس ضلع رہتک کی شہادت نے اصل معاملہ کو کھول دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہیڈ کنسٹبل اور کنسٹبل پر اور دیگر گواہوں پر مقدمہ چلانے کے بارے میں ابھی فیصلہ نہیں دیا۔ اس قسم کی انتظامی خرابیاں ریلوے سٹیشنوں پر نہ ایک جگہ بلکہ اکثر جگہ پائی جاتی ہیں عام طور پر جن لوگوں کو مسافروں سے برتاؤ کرنیکا موقعہ ملتا ہے۔ وہ بہت کم دیانتداری برتتے ہیں اور بدسلوکی اس کے علاوہ رہی۔

مفسدوں کی شرارت - کلکتہ، ڈہاکہ، نرائن گنج، کمیلا، فرید پور اور مشرقی بنگال کے دیگر شہروں میں ایک اشتہار بعنوان "آزادی" لگایا۔ اور تقسیم کیا گیا ہے یہ انگریزی میں چھپا ہوا ہے اور شروع میں لکھا ہے کہ "اُٹھو۔ جاگو اور جب تک مدعا حاصل نہ ہو۔ مت ٹھہرو۔ فرنگیوں کو ہندوستان سے ملک بدر کر دینا چاہیئے۔ اور کوئی اکسٹریمسٹ کراچی کانگرس میں شریک نہ ہو"۔

فرید پور کے جملہ وکلاء کے نام ایک انگریزی چھپی ہوئی چٹھی جس پر دستخط کی جگہ بندے ماترم لکھا تھا آئی۔ ہے جو گوالندو اسٹیشن ڈاکخانہ میں ڈالی گئی تھی۔ تحریر کنندہ لکھتا ہے کہ اکا جملہ کارنامے کامیاب ہو گئے ہیں برخلاف اسکے ماڈریٹ اور اکسٹریمسٹ لوگوں کی تجاویز ناکامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ دہلی میں سنگھ اور کالج سکوائر میں ہمارے منصوبے کامیاب

محکمہ تعلیم صوبہ سرحد اور امتحان انٹرنس - دینا در ۱۵ دسمبر ایک نامہ نگار صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسٹر رچی ڈائرکٹر محکمہ تعلیم نے ایک سکیم جاری کی ہے۔ جس کے رُو سے امتحان میٹریکولیشن بالکل اڑا دیا جائیگا۔ اور اس کی بجائے سکول میں ہی ایک آخری امتحان لے لیا جایا کریگا۔ اس تجویز کو عمل میں لانے کے لئے ہائی ڈیپارٹمنٹ کے نصاب کو تین مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) صیغہ تجارت (۲) صیغہ ملازمت سرکاری (۳) صیغہ تعلیم یونیورسٹی۔ اس کے رائج کرنے کے لئے ڈیرہ اسمعیلخاں میں ایک غیر معمولی تعلیمی کانفرنس میں اس پر غور و خوض کیا جائیگا۔ لیکن عام طور پر یہ خیال کر لیا گیا ہے کہ یہ سکیم اعلیٰ تعلیم کے لئے ضرر رساں ثابت ہوگی۔ اس لئے مسٹر رچی کی خدمت میں یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ پیشتر اس کے کہ اسے کوئی عملی جامہ پہنائیں۔ اس کو عام لوگوں اور اخبارات کی رائے زنی کے لئے شائع کر دیں۔

مسلم لیگ کی کارروائی اردو میں ہو - ہمدرد کا ایک نامہ نگار مسلم لیگ کو اردو میں ساری کارروائی کرنے کی صلاح دیتا ہے۔ تاکہ عام طبقہ بھی اپنی قوم کی سیاسی حالت سے بخوبی طور پر متمتع ہو سکے (تجویز معقول ہے۔ ہاں جو لوگ اردو میں عمدہ طرح نہ بول سکتے ہوں ان کی تقریروں کا اردو ترجمہ ہی بعد میں سنایا جایا کرے تو بھی غنیمت ہے امید ہے کارکنان لیگ آئندہ جلسہ میں عوام کے جذبات کا بھی خیال رکھنے کی کوشش کریں گے۔ ہم زور سے اس تجویز کی تائید کرتے ہیں پیغام)

عہدہ داران صیغہ خارجہ میں تغیر و تبدل - سر پرسی کاکس پولیٹیکل ریزیڈنٹ خلیج فارس ۲½ ماہ کی رخصت پر ولائتی ڈاک کے جہاز سے عازم انگلستان ہوئے۔ اور واپسی پر سر ہنری میکموہن کی بجائے جو آئندہ موسم گرما میں رخصت پر جائیں گے۔ گورنمنٹ ہند کے معتمد صیغہ خارجہ ہوں گے۔ اس وقت مسٹر ایف جی لارمر قایم مقام پولیٹیکل ریزیڈنٹ خلیج فارس ہیں

کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی - آل انڈیا سینیٹری کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت آنریبل سر ہارکورٹ بٹلر ممبر صیغہ تعلیم گورنمنٹ ہند ۱۵ جنوری سے لکھنؤ میں ہونے والا تھا۔ اب تجویز ہے کہ اس کی تاریخ ۱۹ جنوری سے ۲۷ جنوری کر دی جائے۔

بنگال میں انسداد بدنظمی - تقریباً ایک ہفتہ ہوا کہ کالیکل پرورم گھوش نامی ایک ۱۶-۱۷ سالہ بنگالی لڑکا جو گوپال پور ضلع فرید پور سے آکر اپنے چچا کے پاس ٹالی گنج کلکتہ میں رہتا تھا۔ ضلع فرید پور کی گزشتہ ڈکیتیوں کے متعلق گرفتار کر لیا گیا۔ محکمہ خفیہ پولس بنگال نے اسے گرفتار کیا تھا۔ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ملزم کو زیر حراست فرید پور کو روانہ کر دیا

مقدمہ قتل جموں - کیدار ناتھ ولد ٹھاکر دونی چند کے قتل کا مقدمہ ۲۸ نومبر کو عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاکٹر برج لعل اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال جموں نے جنھوں نے لاش کا معائنہ کیا تھا شہادت دی دوسرے دن بابو رام داس سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی شہادت ہوئی بعد ازاں ۴ دسمبر ۱۹۱۳ء کو مسٹر جگت رام پوری نے کل مقدمہ کی روئداد بتفصیل سنائی اسکے بعد دونوں وکیل مدعا علیہ نے اسپر جرح کی اور تمام گواہان استغاثہ کو پولس کا جعل ثابت کرنیکی کوشش

ہونگا۔ پولیس سرگرمی سے مصروف تفتیش ہے اور لائق نامہ نگار اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ ناقابل یقین گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔ [illegible] تمام محفوظ رکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۶۷

کونوا مع الصادقین

قرآن کریم نے جہاں انسان کو لامحدود ترقیات کا وارث اور بے انتہا انعامات الٰہی کا مورد قرار دیا ہے۔ وہیں ان سب باتوں کے حاصل کرنے کی ایک راہ بھی بتلائی ہے۔ جس پر چلنے سے ہم پر ہر قسم کے آسمانی فیض کا نزول ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اے وہ لوگو جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہو۔ اپنے ایمان کو اپنے عمل سے ثابت کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ؟ دنیا میں دو طرح کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو پاک فطرت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ جب کبھی کوئی نیک تحریک کرے یا نیکی کی طرف بلاوے۔ وہ فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ اور ہر ایک نیک کام میں حصہ لیتے ہیں۔ دوسرے وہ جن کی فطرت میں بدیاں اور گند بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور انکو اللہ کی ذات اور قدرت پر اعتقاد نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ اپنی اغراض کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کو اگر سارے کے سارے نبی اکٹھے ہو کر بھی وعظ کریں۔ تو وہ ان کی بات کو مان نہیں سکتے۔

پس ہر ایک ناصح مشفق یا نبی کو دو ہی قسم کے انسانوں سے واسطہ پڑتا ہے ایک سعید الفطرت ہوتے ہیں۔ اور دوسرے شقی۔ انبیاء ہر دو کو ایک ہی قسم کا وعظ فرماتے ہیں۔ ان کے دل میں کسی کے لئے بخل نہیں ہوتا۔ وہ سب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور سب کو مسلم دیکھنے کی ان کے دل میں تڑپ ہوتی ہے۔ سعید لوگوں کی آنکھیں۔ کان اور دل درست ہوتے ہیں۔ وہ ان کی باتوں کو سنتے۔ ان کے اعمال کو دیکھتے۔ اور ان میں غور و فکر کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ لیکن وہ جو شقی القلب ہیں۔ ان کی آنکھیں کان اور دل مُردہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اُن کو کوئی خواہ کتنا ہی نصیحت کرے وہ نہیں مانتے۔ اس کی مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ابوجہل کے حالات میں خوب واضح طور پر ملتی ہے۔ دونو ایک ہی ملک کے باشندے اور ایک ہی آب و ہوا میں پرورش یافتہ تھے۔ لیکن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف بلایا تو حضرت ابوبکرؓ نے تو اپنی رشد اور سعادت کی وجہ سے کونوا مع الصادقین پر عمل کیا۔ اور صدیق بن گئے۔ لیکن جو وہ شرارت۔ جہالت اور عداوت کی وجہ سے حق کی مخالفت میں کھڑا ہو گیا۔ اور اس ارشاد باری تعالیٰ سے منہ موڑا۔ ابوجہل کہلایا۔

ان لوگوں کی مثال جو سعید الفطرت ہوتے ہیں۔ ایک لیمپ کی طرح ہوتی ہے جس میں تیل بھرا ہوا ہے۔ بتی لگی ہوئی ہے۔ بس آگ کے ساتھ چھونا انہیں روشن کرنے کے لئے کافی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کا بھی ایسا ہی حال ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت آپ نے صرف یہ سنا۔ کہ آپ نبوت کے مدعی ہیں۔ سنتے ہی ایمان لے آئے۔ اور حاضر خدمت ہو کر عرض کی۔ کہ آپ گواہ رہیں۔ میں مسلمان ہوں۔ یہ تھا کونوا مع الصادقین پر عمل جو آپ نے کیا اور صدیقؓ کہلائے۔ لیکن وہ جو شقی القلب ہوتے ہیں۔ سوالات میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر باوجود نشان دیکھنے کے اس ارشاد پاک کی تعمیل سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور اس لئے ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ جو نیکوں کی صحبت میں نہیں بیٹھتا اور شریروں کا رویہ اختیار کرتا ہے۔ کبھی بامراد نہیں ہو سکتا۔ وہ نشان مانگتے ہیں۔ لیکن دل کی آنکھوں کو نہیں کھولتے۔ اور اس لئے اُن کو اندرونی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اور ابوجہل کی طرح خود ان کی صداقت کا نشان بن جاتے ہیں۔ مگر برخلاف اس کے سعید فطرت نہ صرف کوئی نشان طلب نہیں کرتے لیکن ان کی آنکھوں کے کھلا ہوا ہونے کے باعث ہزار ہا نشانات دیکھ لیتے ہیں۔

پس قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوال کرنے والے بہت کم ہدایت پاتے ہیں۔ ان لوگوں کی فطرت میں نور ایمان ہوتا ہے۔ وہ ایک ہی بات سے مطلب کو پہنچ جاتے ہیں اور انہیں زیادہ دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اس الٰہی قوت کے ... صادق کی آواز سن کر بے اختیار ہو جاتے ہیں۔ ... عمل کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ لیکن دوسرے ... کرنے کی لیاقت پیدا نہیں کرتے وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور اس لئے محروم رہ جاتے ہیں۔

پس یہ عبرت کا مقام ہے۔ چاہئے کہ جب کوئی برگزیدہ خدا آوے۔ تو حسن ظن سے کام لیں اور کونوا مع الصادقین پر عمل کرکے اس کے ساتھ ہو جائیں تا خدائی انعامات سے پورا حصہ پاویں۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ تردید کرنیوالے ہلاک کئے جاتے ہیں۔ یقیناً سمجھ لو۔ کہ جو حق کے قرائن و دلائل دیکھ کر اس کو نہیں مانتا۔ اور حسن ظن اور صبر سے کام نہیں لیتا۔ اور کونوا مع الصادقین پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ اور رد میں لگا رہتا ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں اور اسکے لئے ڈرنے کا مقام ہے کیونکہ رد میں لگ جانا اشقیا والی عادت ہے۔ ایسے لوگ مقابلہ کرتے کرتے بعض ایسے ناپاک منصوبے شروع کر دیتے ہیں۔ جو بالآخر ان کی اپنی ہلاکت کا ہی موجب ہوتے ہیں

لیکن کونوا مع الصادقین کا صرف یہی مطلب نہیں۔ کہ کسی نبی ولی یا پیر کی بیعت کر لی۔ اور زبانی اطاعت کا وعدہ کرکے عمل کو بالائے طاق رکھ دیا بلکہ ان الفاظ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صادقوں کی معیت اختیار کرو۔ ان کے نقش قدم پر چلو۔ اور ان کا پورا پورا ساتھ دو۔

صحابہ کے حالات کو دیکھو۔ انہوں نے زبانی جمع خرچ ہی نہیں کیا۔ بلکہ آنحضرت صلعم کے ساتھ ہو کر وہ ترقی کی۔ کہ خدا کا حکم پاکر بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے۔ اور بیوی بچوں وغیرہ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ وہ تو خدائی محبت کی شراب پی کر کچھ ایسے مست ہوئے۔ کہ اپنی جان تک دیدی اور اُف تک نہ کی اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ پیغمبر خدا صلعم کے کتنے فرمانبردار تھے اور آپؐ کی معیت سے انہوں نے کیا کام کیا۔ پس برادران! یہ نہ سمجھو کہ صرف مسلمان کہلا کر یا مسیح وقت کی بیعت کرکے اپنے نام کے ساتھ احمدیت کا لقب لگانے سے ہی تم خدا کو راضی کر سکتے ہو۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ جو بغیر مغز کے کسی کام کا نہیں اور یہ مرغی کے اس انڈے کی طرح ہے۔ جو باہر سے خوبصورت مگر اندر سے گندا ہے۔ اور اس لئے کسی کام نہیں آسکتا۔ پس جو شخص صرف ایمان یا بیعت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اگر وہ اس کا ثبوت اپنے عمل سے نہیں دیتا۔ تو اسے ڈرنا چاہئے۔ کہ کسی وقت مرغی کے اس انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ لگنے سے چکنا چور ہو جائیگا۔ اور باہر پھینک دیا جائیگا۔

پس اے لوگو! جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو۔ اپنے اندر کا معائنہ کرو اگر اندر خراب ہے۔ تو صرف ایمان۔ محبت۔ اطاعت۔ بیعت یا مرید ہونے یا اسلام کا دعویٰ کرنے میں تم جھوٹے ہو۔ اس لئے زیادہ دعویٰ مت کرو۔ پہلے اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد کرو۔ اور بہت سے انقلابات اور تبدیلیوں میں سے ہو کر نکلو۔ یہاں تک کہ تم خدا کے اور خدا تمہارا ہو جائے۔ اور تم صادقوں کے حقیقی ساتھی کہلا سکو۔

لارڈ ہیڈلے کا مذہب

لارڈ ہیڈلے کے اسلام قبول کرنے کی خبر نے اسلام پر ایک بجلی گرا دی ہے۔ پادری تو بجائے خود رہے۔ ہمارے ہندو اور آریہ بھائی بھی چپکے نہیں بیٹھ سکے۔ جہاں ولایت کے تمام اخباروں نے لارڈ ہیڈلے کے قبول اسلام پر مسرت ظاہر کی ہے۔ وہاں ہمارے ہندوستانی پادریوں اور ہندوؤں میں سے بھی سوائے (۱) ذونادر کے سب نے اپنی تنگدلی کا اظہار کیا ہے جو لوگ ہندو اور مسلمانوں کے اتفاق کے خواب دیکھا کرتے ہیں۔ وہ ایسے واقعات کو جن سے کسی غیر قوم کو ذرا سا بھی نقصان کا پہنچنے کا اندیشہ نہیں۔ نظر عبرت سے دیکھیں۔ عیسائی پادری تو ایک حد تک معذور کہے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال کا ایک آدمی کم ہوا ہے۔ مگر ہمارے ہندو اور آریہ بھائیوں کو لارڈ موصوف کا اسلام میں آنا کیوں برا معلوم ہوا۔ ظاہرا تو کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی سوائے اس کے کہ یہ کہا جاوے۔ کہ بعض لوگوں کو اسلام کی ترقی کسی شکل میں بھی دیکھنا پسند نہیں۔ لارڈ موصوف کی جس چٹھی کا حوالہ تمہید واقعات اخبارات نے دیا ہے جن میں سے ایک اخبار کا مضمون ٹریبیون مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۳ء میں بھی شائع ہوا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لارڈ موصوف مسلمان ہو گئے ہیں۔ مگر باوجود اس بات کا علم رکھنے کے اخبار ٹریبیون نے اپنی اسی اشاعت ۱۲ دسمبر میں ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھا ہے۔ "کہ لارڈ موصوف صرف عقاید اسلام کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں" حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ یہ بات کہ لارڈ موصوف کے مسلمان ہونے پر کوئی رسم ادا نہیں کی گئی۔ اس پر دلیل نہیں کہ مسلمان نہیں ہوئے۔ بلکہ اسلام نے خود ایسے موقعوں پر کسی رسم کی ... نہیں دی

کیا کوئی مہاشہ یا پادری ہمارے رسول کریمؐ کے طرز عمل سے کسی ایسی رسم کا پتہ دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسلام نام ہی اعتقاد صحیح رکھنے اور اس پر عمل کرنے کا ہے۔ جب لارڈ موصوف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو مانتا اور جملہ انبیاء و کتب پر ایمان رکھتا ہے اور اسلام کے احکام کی پابندی اپنے اوپر فرض سمجھتا ہے۔ تو محض کسی چرچ کا ممبر رہنے سے اُسے کونسی چیز مانع ہے۔ اور مختلف اقوام یورپ کے چرچ آج کل بجائے مذہب کے قومی شناخت کا ذریعہ مانے گئے ہیں۔ ہم ذیل میں لارڈ صاحب موصوف کی چٹھی کے اصل الفاظ درج کر دیتے ہیں۔ تاکہ جو غلط فہمی ٹریبیون نے پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا ازالہ ہو سکے اور وہ یہ ہیں:

I never previously felt any advantage or comfort from religion which will compare with the religion I now profess in great humility: etc etc

پھر اسلام ... ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

I would like to see King George a muslim and I would like to see simple persons in any way connected with the Govt of this Empire follow the teachings of the Holy prophet of Arabia

کیا یہ الفاظ ایسا شخص لکھ سکتا ہے جو عملاً مسلمان نہ ہو۔ ہرگز نہیں۔ پھر اسکے خلاف فضول باتوں کی اشاعت کرنی پادریوں اور متعصب مہاشوں کو ہی زیبا ہے۔ ممالک یورپ کے گرجاؤں کی مثال ہمارے ہندوستان کے ہندو مذہب کے عین مطابق ہے۔ ہندو مذہب میں وید کے ماننے والے وید کے منکر خدا پرست تثلیث پرست عناصر پرست۔ دہریہ کسی شی اوتار کو نہ ماننے والے ہر ایک قسم کے عقائد کے آدمی شامل ہیں۔ باوجود ایک دوسرے کے ساتھ عقائد میں اتنا اختلاف عظیم ہونے کے وہ ہندو چرچ میں شامل ہیں۔ رشتہ داری۔ کھان پان۔ چھوت چھات ہر ایک معاملہ میں وہ ہندو ہی سمجھے جاتے ہیں اسی طرح ایک عیسائی اور غیر خدائے واحد کا ماننے والا جو حضرت مسیح کو صرف نبی مانتا ہے اس میں اور مسلمان میں بہت کم فرق رہ جاتا ہے۔ اس کو حضرت نبی کریمؐ کی نبوت ماننی پڑتی ہے اور قرآن شریف کو جو جملہ انبیاء کا مصدق ہے ماننا پڑتا ہے اور اسکے مطابق عمل کرنا پڑتا ہے۔ قومیت میں تبدیلی کی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر لارڈ ہیڈلے کی نو تصنیف کتاب خود اسکے مذہب کا فیصلہ کر دیگی۔

مان نہ مان میں تیرا مہمان

ایک لوکل دیانندی ہمعصر لکھتا ہے۔ کہ لارڈ ہیڈلے (ہیڈلے نہ کہ ہینڈلے) کے اسلام قبول کر لینے کا بھی انگلستان اور ہندوستان دونو ملکوں میں چرچا ہے اور ہونا بھی چاہئے۔ ہم اس کے لئے خواجہ کمال الدین کو اور کریڈٹ دے چکے ہیں لیکن اب ایسے واقعات معلوم ہوئے ہیں۔ جن سے وہ کریڈٹ کسی قدر واپس لینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے" ہمعصر موصوف کریڈٹ واپس لینے کیوجہ لارڈ موصوف کا ہندوستان سے اسلام کا بیج لیجانیکے باعث مسلمان ہونا قرار دیتا ہے مگر افسوس کہ تنگ خیالی کی وجہ سے ہمعصر موصوف ہمارے گذشتہ مضامین پر غور نہیں کر سکا۔ لارڈ موصوف کے حالات کا حوالہ دیتے ہوئے ہم نے اس کی ہندوستانی ملازمت کا بھی ذکر کر دیا تھا اور جو کتاب لارڈ موصوف لکھ رہے ہیں اسکا ہیڈنگ ہی بتا رہا ہے کہ لارڈ موصوف ۴۰ سال کے غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں خواجہ صاحب نے نہ تو کسی سے کریڈٹ مانگا اور نہ ان کو اس کی خواہش وہ اپنا ایک فرض ادا کر رہے ہیں جسکی داد کی وہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے کریڈٹ لینا نہیں چاہتے ہمارے مخالفین نے انکے خلاف ... سے سخت غلط فہمیاں پھیلائیں مگر انہوں نے ... کسی کے خلاف ایک ...

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

عظیم الشان خوشخبری

ہمارے تازہ نومسلم ولایتی بھائی

برادران۔ جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا خط جو کل موصول ہوا ہے۔ وہ اسلام اور اہل اسلام کے لئے خوشخبریوں سے پُر ہے۔ مغرب سے طلوع آفتاب کی کرنیں نکلنی شروع ہو گئی ہیں۔ خواب غفلت میں سونے والے مسلمان اٹھیں اور اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا میں مشغول ہو جائیں۔ اپنی سب اندرونی اور بیرونی کدورتوں کو صاف کرکے اسلامی اخوت و وحدت میں شامل ہو کر اسلام کی خدمت میں کمربستہ ہو جاویں۔ ورنہ یاد رکھو خدمت دین کا یہ وقت پھر کبھی نہیں آنے کا۔ اللہ تعالےٰ اپنے دین کی خدمت کے لئے تازہ بتازہ پرجوش بہادر پیدا کر رہا ہے۔ ہمت کرو تاکہ آپ سے کچھ نہ کچھ دینی خدمت ہو جائے۔ سنئے تازہ خوشخبریاں جو ۲۸ ر نومبر ۱۹۱۳ء کو وقوع میں آئیں

(۱) جناب وائی کونٹ ڈی سپراؤٹ بلجیم نے جو ایک فرانسیسی نواب زادے ہیں۔ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا۔

(۲) مس للی رینسم صاحبہ۔ آپ متوسط طبقہ کی خاتون ہیں جس عیسائی سے آپ کی نسبت ٹھہری ہوئی تھی۔ وہ چونکہ بہت متعصب تھا۔ اور اُسکا مسلمان ہو جانا ناممکن تھا۔ اس لئے اس نیک نہاد خاتون نے مذہب اسلام کی سچائی کے مقابلہ پر منگنی کو فسخ کرنا بہتر سمجھا اور آپ مسلمان ہو گئی ہیں۔ آپ کا نام فاطمہ رکھا گیا۔

(۳) کپتان سٹنلے مارگریٹ۔ آپ کا اسلامی نام عبد الرحمٰن رکھا گیا مفصل حالات پھر

(۴) مسز کلفورڈ۔ آپ بھی متوسط طبقہ کے اعلےٰ حصہ کی خاتون بیوہ ہیں۔ اور آپ کے چار بچے ہیں۔ جو سب کے سب مسلمان ہو گئے ہیں آپ کا اسلامی نام عائشہ رکھا گیا ہے۔

ان کے علاوہ ایک نہایت ہی اعلےٰ طبقہ کی خاتون جو رتبہ میں لارڈ ہیڈلے سے بھی اعلےٰ ہے۔ وہ کل میری مہمان تھی۔ انہوں نے بطیب خاطر اظہار اسلام فرمایا۔ لیکن اعلان نہیں چاہتیں۔ کہ خاوند ناپسند کرتا ہے۔ خاوند کو علم ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ تین چار بچے ہیں۔ انکو بھی اسلام کی تبلیغ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بہت دعا کی جاوے اگر فرقہ ذکور کے لئے ہیڈلے ہے۔ تو فرقہ اناث کے لئے یہ بی بی اللہ تعالےٰ نے بھیج دی۔ اللہ تعالےٰ اس کے خاوند کو بھی متوجہ کر دے۔ آمین الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللھم زد فزد۔

برادران ہماری مغربی برادری کی روز افزوں ترقی سے ہماری ذمہ واریاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ آپ اشاعت اور تبلیغ کے کام کے نتیجہ کو خدا پر چھوڑیں۔ مگر اس کے فنڈ کے مضبوط کرنے کے لئے ہمہ تن ہو کر لگ جائیں۔ اس وقت وزیرآباد۔ گجرات۔ جہلم۔ گوجرانوالہ کے اہل اسلام بزرگوں نے خاص کوشش کرکے اس کام کی اعانت میں عملی حصہ لیا ہے۔ اگر ہر ایک جگہ کے احباب اپنے اپنے شہروں میں عام جلسے کرکے چندہ جمع کریں۔ تو صرف پنجاب کے بڑے بڑے شہروں سے ہی ایک معتدبہ رقم اکٹھی ہو سکتی ہے۔ ہمارے بزرگ آپ کی دعوت پر آپ کے جلسوں میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہو سکتے ہیں۔ پیارو ہم پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ اپنی ذمہ داری کو پہچانو۔ اور ایک تن ہو کر خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹاؤ۔ اپنے اندرونی تفرقوں کو کچھ مدت کے لئے لپیٹ کر رکھ دو۔ اس وقت اللہ تعالےٰ اسلام کی نصرت کر رہا ہے کہیں اپنی بداعمالیوں اور زنانہ جنگیوں سے اس نصرت کی بے قدری کرنیوالوں میں نہ گنے جاؤ۔ خدا سے ڈرو۔ بدظنیوں اور تنگ دلیوں کو خیرباد کہدو۔ غلط فہمی پھیلانے والوں کا دامن چھوڑ کر خدمت اسلام میں لگ جاؤ۔

معذرت

۱۱ر دسمبر ۱۹۱۳ء کے پیغام صلح میں رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ کی ایک تصویر شائع کی گئی تھی۔ جو افسوس ہے۔ کہ بوجوہات چند ٹھیک نہ بن سکی اور بہت بُری شکل چھپ گئی۔ جس سے ناظرین کو بددلی ہو گئی۔ ہم اس کے لیے معافی کے خواستگار ہیں۔ اور آج کی اشاعت میں صحیح تصویر شائع کی جاتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دینا ضروری ہے۔ کہ لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ کا اسلامی نام سیف الرحمٰن شیخ رحمت اللہ فاروق رکھا گیا ہے۔ مبارک ہو

جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ کا تازہ مضمون

(از اخبار آبزرور لنڈن)

میں کیوں مسلمان ہوا؟ مذہب اسلام

کئی اخبارات میں میرے مذہبی عقیدے کے بارے میں بیانات شائع ہوئے ہیں۔ اور مجھے یہ معلوم کرکے نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے کہ قریباً سب نے نہایت مہذبانہ طور سے اس معاملہ پر بحث کی ہے حالانکہ روزانہ زندگی کے مقررہ دستور العمل کے خلاف کسی کا کوئی کارروائی کرنا۔ خاص توجہ کو کھینچے بغیر کبھی نہیں رہا۔

میں خوش ہوں کہ یہی معاملہ میرے ساتھ ہوا ہے۔ میں اپنے پر فخر کرتا ہوں۔ اور شہ زوری اور کھیلوں کی چند خاص اقسام ہمیشہ میری منظور نظر رہی ہیں۔ لیکن میری طرف سے ان کو شہرت دینے کی کبھی خواہش نہیں ہوئی۔ لیکن موجودہ صورت میں (یعنی تبدیل مذہب کی صورت میں) اگر میرے اس طرز عمل سے **لوگوں میں بردباری اور فراخ حوصلگی پیدا ہو تو میں اپنے لئے ہر ایک قسم کے مذاق مسخری اور برا بھلا سننے کو تیار ہوں۔**

چند یوم ہوئے مجھے ایک پارسا عیسائی کا خط ملا۔ جس میں اس نے لکھا تھا کہ مذہب اسلام ایک عیاشانہ مذہب ہے۔ اور کہ حضرت نبی کریم ؐ کی بہت سی ازدواج مطہرات تھیں۔ اسلام کے بارے میں یہ ایک خیال ہے۔ اور یہ خیال **۹۹ فی صدی برطانوی لوگوں کا ہے۔ جو اس بات کے لئے ذرا کوشش نہیں کرتے کہ اپنی رعایا کے سو ملین سے زائد افراد کے مذہبی عقائد کو** سمجھیں کہ آنحضرت ؐ ایک نہایت ہی نیک اور پاک باز انسان تھے۔ آپؐ اپنی اکیلی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ سے جو آپؐ سے عمر میں ۱۵ سال بڑی تھیں باوفا رہے۔ اور اسی سب سے پہلے آپؐ کی وحی پر ایمان لانے والی تھی۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نکاح کیا۔ پھر آپ نے اپنے شہید صحابہؓ کی کئی بیوہ عورتوں سے نکاح کئے۔ نہ اس لئے کہ آپؐ انکی ذرا بھر بھی خواہش رکھتے تھے۔ بلکہ ان کی پرورش کے لئے تاکہ وہ اپنی باقی عمر آسائش سے گذار سکیں۔ یہ آپؐ کی شریفانہ اور بے عیب زندگی کے مطابق تھا۔ آپؐ نے یہاں تک اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کی کہ آپؐ کے پاس دنیاوی ساز و سامان میں سے کچھ بھی نہ رہا۔

ہم انگریز لوگ اپنے انصاف اور معقولیت پسندی پر نازاں ہیں۔ لیکن یہ کسقدر ناانصافی کی بات ہے جیسا کہ ہم میں سے اکثر کیا کرتے ہیں۔ کہ بلا اسبات کے دریافت کئے کہ اسلام کے اصولوں اور خود لفظ اسلام کے کیا معنے ہیں۔ پہلے ہی سے مذہب اسلام کی تردید کر دیا کرتے ہیں۔

قرآن اور تبدیل مذہب

ممکن ہے کہ میرے بعض احباب یہ خیال کریں کہ میں مسلمانوں کے دباؤ کے نیچے آگیا ہوں۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے لیکن میرے موجودہ اعتقادات میری کئی سالوں کی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ ہیں۔ تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ساتھ مذہب کے بارے میں میری اصلی خط و کتابت چند ہی ہفتے قبل شروع ہوئی اور یہ بات میری دلی خوشی اور مسرت کا باعث ہوئی۔ کہ میرے تمام خیالات اسلام کے عین مطابق نکلے۔ میرے دوست خواجہ کمال الدین صاحب نے ذرا بھر کوشش مجھے اپنے زیر اثر لانے کے لئے نہیں کی۔ وہ اسلام کا ایک زندہ اور سچا نمونہ ہے۔ اور نہایت صبر اور استقلال سے اس نے مجھے قرآن شریف کی اُن آیات کی تفسیر اور ترجمہ سمجھایا۔ جن کے بارے میں پہلے مجھے کچھ تردد سا تھا۔ اور اس بارہ میں اس نے ایک سچے مسلم مشنری کا پورا پورا حق ادا کیا۔ قرآن شریف کی تعلیم لا اکراہ فی الدین کے مطابق تبدیل مذہب اپنی آزادانہ تحقیقات اور مرضی پر مبنی ہے۔ نہ کہ جبر پر۔ حضرت مسیحؑ کے اس قول کا جو انہوں نے اپنے حواریوں سے فرمایا تھا۔ یہی مطلب تھا۔

(مرقس ۴ - ۲ - ۲۰ ...)

میں بہت سے ایسے سرگرم پراٹسٹنٹ لوگوں کو جانتا ہوں جو رومن کیتھولک خاندانوں میں جانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تاکہ ان کے مذہب تبدیل کردیں۔ فی الحقیقت اس قسم کے برافروختہ کرنے والے اور غیر ہمسایانہ افعال بہت برے ہیں۔ اور اکثر آپس میں ناراضگی پھیلانے باہمی نزاع کو بڑھانے اور مذہبی تنفر کو ترقی دینے کا باعث ہوئے ہیں۔ مجھے سخت افسوس ہے۔ کہ عیسائی مشنریوں نے یہی طریقہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بھی برتا ہے۔ حالانکہ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ انکو کیوں ایسے لوگوں کے مذہب تبدیل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جو پہلے ہی سے اُن سے (یعنی عیسائیوں سے) "بہتر عیسائی" ہیں۔ میں انکو "بہتر عیسائی" بہت غور اور فکر کے بعد کہتا ہوں۔ کیونکہ سخاوت۔ بردباری اور کشادہ دلی کی تعلیم مذہب اسلام میں بعینہ حضرت مسیحؑ کی تعلیم جیسی ہے برخلاف عیسائیوں کے متعدد تنگدلی پر مبنی چرچوں کے اصولوں کے

فرقہ تحسین

تثلیث کو نہایت پیچیدہ اور لاینحل طریقہ پر پیش کرتا ہے۔ اس فرقہ میں جو سب سے ضروری اور چرچوں کے خاص اصولوں کی بات ہے اس میں واضح طور پر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ فرقہ مذہب کیتھولک کو پیش کرتا ہے۔ اور اگر ہم اسبات پر ایمان نہ رکھیں تو ہم ابدی سزا کے مستحق قرار پاینگے۔ پھر ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ اپنی نجات کے لئے ہمیں تثلیث پر اسی طرح ایمان لانا چاہئے گویا دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں کہ ایک ذات جس خدا کو ہم رحمن اور رحیم اور مالک تصور کریں دوسرے لحظہ میں اسے بے انصافی اور ظلم کا مرتکب قرار دیں جو صفات ہم ایک خونخوار اور وحشی انسان کو بھی نہیں دیسکتے کیونکہ اللہ تعالےٰ جو ابدی اور سب سے اعلیٰ وارفع ہے کسطرح محض ایک شخص کے اس قول پر کہ فلاں شخص تثلیث کو کس طرح سمجھتا ہے متغیر متبدل ہوتا رہتا ہے۔۔

پھر نرم دلی کی ایک اور مثال لیجئے۔ یہ میرے اسلام کی طرف راغب ہونے کے متعلق تھا۔ جسمیں فرلیسند صاحب نے مجھے لکھا تھا۔ کہ اگر میں مسیح کی خدائی پر ایمان نہ لاؤنگا تو میں کبھی نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ مسیح کی خدائی کا سوال مجھے کبھی اسقدر اہم معلوم نہیں ہوا۔ جسقدر یہ سوال کہ کیا اُس نے بنی نوع انسان کو خدا کے احکامات دیئے؟ پس اگر مجھے اس آخر الذکر بات پر کچھ بھی شک شبہ ہوتا تو یہ میرے لئے سخت تکلیف دہ بات ہوتی۔ لیکن الحمد اللہ کہ مجھے اس میں ذرا سا بھی شک نہیں اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ میرا ایمان حضرت مسیحؑ اور آپکی الہامی تعلیم پر اسقدر مضبوط ہے جس قدر کہ ایک پکے مسلمان اور عیسائی کا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے کئی بار کہہ چکا ہوں۔ اسلام اور عیسائیت (حسب تعلیم حضرت مسیحؑ) **دو توام بہنیں ہیں**۔ جن کے اختلافات محض فروعی اور لفظی ہیں۔ جو ناقابل التفات ہیں۔

موجودہ زمانہ میں جب لوگوں سے متعصبانہ عقائد اور اصولوں کے لئے چندہ مانگا جائے تو وہ دہریہ بننے میں فخر سمجھتے ہیں اس لئے اس میں ذرا سا بھی شک و شبہ نہیں کہ ایک معقول اور بلند خیال مذہب کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کیا کسی نے ایک مسلمان کو بھی دہریہ ہوتے دیکھا ہے؟ ناممکن ہے شاذ و نادر اس قسم کی مثالیں ملیں تاہم مجھے ان کے بارہ میں بہت کچھ تردد ہوگا۔

اعتراضات کا خوف

میرا ایمان ہے۔ کہ اس ملک میں ہزاروں مرد اور عورتیں ہیں جو دل سے مسلمان ہیں۔ جو محض سوسائٹی کے ڈر اور مخالفانہ اعتراضات کے خوف اور قدامت پسندی کے لحاظ سے علے الاعلان اقرار کرنے سے جھجکتے ہیں۔ میں نے اس بارہ میں پیشقدمی کی ہے گو میں اس بات سے واقف ہوں کہ میرے احباب اور رشتہ دار اب میرا بد اشت خود جنازہ پڑھ چکے ہیں۔ اور میری طرف سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں حالانکہ میرے ایمانیات اور عقائد وہی ہیں۔ جو بیس سال پیشتر تھے۔ یہ صرف میرا اعلان اسلام تھا جس کے باعث مجھ پر ان کا حسن ظن جاتا رہا۔ دنیا میں جرائم اور مصائب کا منبع صرف خوف ہے۔ اگر لوگ جرأت اور دلیری کو کام میں لایا کریں۔ تو بہت کم غلط فہمی پیدا ہو بلکہ یہ زیادہ عزت افزائی کا موجب ہو۔ بقول مسٹر ہابنو ڈر سے بڑھکر صرف ایک مشیر ہے۔ اور وہ مشیر نا امیدی اور مایوسی ہے میں اس بارہ میں یہ کہونگا۔ کہ شک شبہ اور سہل پابی سے بڑھکر ایک اور بہت خطرناک رشتہ اور دہشت خوف و دہشت ہے۔

اسلامی تعلیم کی قبولیت کے بارہ میں چند وجوہات بیان کرنے کے بعد میں اپنے آپ کو اس حالت میں بہت بہتر عیسائی پاتا ہوں جیسا کہیں پہلے تھا۔ اور مجھے امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی میری پیروی کرینگے۔ جو میں نہایت ایمانداری سے کہتا ہوں۔ کہ نہایت بہتر بات ہے۔ کہ اُس شخص کے لئے نہایت خوشی کا موجب ہوگی۔ جو حقیقی عیسائیت کی طرف ایک قدم آگے بڑھنا چاہتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اس کا مخالف ہو۔

اعلان جلسہ ۔۔۔ بدھ مورخہ ۲۴ دسمبر کو شام کے ۵ بجے مسلمانان لاہور کا ایک عام جلسہ انجمن حمایت اسلام ہال میں ہوگا۔ جس میں تازہ نومسلم انگریزوں کی خوشخبری اور خواجہ صاحب کے چند دلچسپ خطوط سنائے جائینگے۔ ۔۔۔ جسکا بانی ۔۔۔ اشتہار دیا جائیگا۔

لارڈ ہیڈلے اور خواجہ کمال الدین

معزز ہمعصر ہمدرد دہلی مندرجہ عنوان مضمون پر اپنی ۱۲ دسمبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

ہم نے ہمعصر ڈیلی ایکسپریس سے لارڈ ہیڈلے کے کچھ واقعات زندگی منقولات کے بحث میں کہیں دوسری جگہ درج کئے ہیں۔ یہ حالات ہمارے ناظرین پڑھ چکے ہیں جنہیں اشاعت اسلام سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب نہایت مسرت و اطمینان کیساتھ پڑھینگے۔ تازہ ولائتی ڈاک میں مسٹر محمد علی کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ ایک معزز اور اعلےٰ درجہ کی تعلیم یافتہ خاتون[1] عنقریب اسلامی دائرہ میں داخل ہونے والی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ لکھتے ہیں کہ انگلستان میں بہت سے انصاف پسند انگریز ایسے ہیں جنکا رجحان طبیعت اسلام کی جانب ہے اور وہ بھی عنقریب اسلامی حقیقتوں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنیوالے ہیں۔ حقیقتہً اس تمام کامیابی کا سہرا خواجہ کمال الدین کے سر پر ہے جنھیں "ڈیلی ایکسپریس" اور دیگر انگریزی اخبارات نے "ریو رینڈ" کے معزز لقب سے یاد کیا ہے۔ ہم خواجہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ مغربی بلاد میں اشاعت اسلام کا جو کام انہوں نے شروع کیا ہے۔ قادر مطلق اپنے فضل و کرم سے اسے پروان چڑھائے اسکے ساتھ ہی ہم یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ **دنیا عالم اسباب** ہے اور بغیر ظاہری اور مالی امداد کے ان کا کام (جو درا صل تمام مسلمانوں کا مشترکہ ہے) حسب دلخواہ ترقی نہیں کر سکتا۔ لہذا ہم اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے دست کرم کو جیب کی طرف بڑھائیں اور خواجہ صاحب کی خاطر خواہ امداد کریں۔ تاکہ اشاعت اسلام کا کام مغرب میں بآسانی انجام کو پہنچ سکے ہم خواجہ صاحب اور ان جیسے دیگر حضرات کے وجود سے جو مختلف طریقوں سے اشاعت اسلام کا زبردست فرض عملی طور پر ادا کرتے رہتے ہیں۔ ایسے بد دلی ہے کہ اب جبکہ مسلمانوں کو اپنا بھولا ہوا فرض یاد آگیا ہے۔ مسلمان اپنے آبا و اجداد کی طرح پھر ترقی کر سکینگے۔ اشاعت اسلام ہی کی تحریک مسلمانوں کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں لے گئی تھی۔ اور اب جبکہ وہ پرانی روش پھر تازہ ہوگئی ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ جو نتائج اس وقت نکلے تھے۔ اب بھی وہی پیدا ہونگے۔ **آخر میں ہم دوبارہ اپنے معزز اور باتمکین ناظرین سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ موجودہ نازک وقت میں اسلام کی امداد کریں۔ سیاسی اور پیاسی روحیں جواب اسلام کے سرچشمہ کو** ڈھونڈ رہی ہیں۔ کہیں پادریوں کی ۔۔۔ بازی کے بھنور میں نہ جا پڑیں۔

نوٹ:- ہم اپنے معزز ہمعصر کا اس قیمتی نوٹ کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی برادران اسلام کی خدمت میں عرض کئے دیتے ہیں کہ خواجہ صاحب کے تازہ خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ لارڈ ہیڈلے کے اعلان اسلام کے بعد بہت سے معزز لوگ اسلام کے بارے میں تفتیش کر رہے ہیں۔ جنمیں اکثر انشاء اللہ تعالےٰ جلد یا بدیر اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائینگے۔ اگر ضرورت ہے تو صرف مالی اعانت کی۔ علاوہ تبلیغی اخراجات کے انگریزی ترجمۃ القرآن مع جوابات اعتراضات بر اسلام بالکل تیار پڑا ہے۔ جسکے انطباع اور مفت تقسیم کے لئے روپیہ کی از حد ضرورت ہے۔ انگریزی ترجمہ معہ ان نوٹوں کے اصل متن کے ہمراہ شائع ہوگا۔ اشاعت اسلام کے دلدادہ بزرگ اپنے اپنے حلقہ میں کوشش کریں جتنی جلدی ہو سکے۔ روپیہ شیخ رحمت اللہ صاحب کے نام روانہ کر دیں۔

خواجہ صاحب کا تازہ خط

گذشتہ ہفتہ کے خط میں خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ "انگلستان کے قریباً تمام اخبارات میں لارڈ ہیڈلے کی تصویر معہ ان کے مختصر تذکرے کے چھپی ہے۔ آپ کے قبول اسلام کے ساتھ ہی اسلام اور میری نسبت بڑے تعریفی الفاظ لکھے ہیں۔ لارڈ صاحب کے اعلان کے ساتھ ہی مختلف قسم کے خطوط کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ ۔۔۔ جو خیال تھا۔ اس کے خلاف لارڈ صاحب کی کسی قسم کی مخالفت نہیں بلکہ عموماً سب نے تعریفی الفاظ سے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ اخبارات انگلستان اب خود خواہش کر رہے ہیں۔ کہ ان کو دین اسلام کے متعلق مضامین برائے اندراج اخبارات دئے جاویں۔ اسوقت تک سلام ۔۔۔ علاوہ ایک نوجوان اور تین خاتونیں مسلمان

ہو چکی ہیں۔ فالحمد اللہ علے ذالک

سابقون بالخیرات

مبارکباد کا تار اور چندہ جناب مولوی غلام حسن صاحب پشاور سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اسلامیہ فرانٹیئر کلب کے پریذیڈنٹ نواب سر محمد اسلم خانصاحب کے سی۔ آئی۔ ای ایڈیکانگ ملک معظم کی جانب سے لارڈ ہیڈلے صاحب کو مبارکباد کا تار معرفت خواجہ صاحب ارسال کر دیا گیا ہے۔ چندہ کچھ ارسال کر دیا ہے۔ اور باقی عنقریب ارسال کیا جاویگا۔ (جزاہم اللہ احسن الجزاء)

الاخبار الارآ

ایک اور پریس کی ضمانت۔ نہایت افسوس سے سنا گیا ہے۔ کہ اخبار بدر قادیان سے ایک مذہبی مضمون کی بناپر جو تردید نصاریٰ میں کسی گذشتہ پرچے میں شائع ہوا تھا۔ ۵ ہزار روپیہ کی ضمانت مانگی گئی ہے۔ امید ہے کہ کارکنان اخبار اسے داخل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور ایسے مفید پرچے کو جاری رکھینگے۔

اہلحدیث سے ضمانت۔ اس کے بعد یہ معلوم کر کے افسوس ہوا۔ کہ اخبار اہلحدیث امرتسر سے بھی دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ پریس ایکٹ نے جتنا نقصان مسلمان اخبارات کو پہنچایا ہے کسی اور قوم کے اخبار کو نہیں پہنچایا۔ باوجودیکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مخالفین اسلام کے اکثر پرچے برابر مسلمانوں کی دل آزاری کئے جاتے ہیں۔ ملک میں فساد صرف مذہبی مباحثات سے ہی نہیں پڑتا بلکہ ایک قوم کا دوسری قوم کے ہر ایک فعل پر جائز و ناجائز نکتہ چینی کرنا۔ اور گڑے مردے اکھیڑ کر موجودہ نسل میں تفرقہ اندازی کرنا سب سے بڑے باعث تفرقہ ہیں۔ مگر ان باتوں کی طرف ہماری سرکار کو کچھ توجہ نہیں

ترکی مہاجرین۔ اسعد پاشا پریذیڈنٹ سوسائٹی نوآبادی مہاجرین نے مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۳ کو ڈاکٹر انصاری کے نام تار بھیجا کہ نوآبادی کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ فوراً اعانت کیجئے۔ امید ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اس کار خیر میں مدد دیکر اپنے مظلوم بھائیوں کی اس جاڑے کے موسم میں دستگیری کریں گے۔ اور جن بزرگان قوم کے پاس کچھ روپیہ اس فنڈ میں امانتاً موجود ہے۔ وہ فوراً اسے منزل مقصود تک پہنچا دینگے۔ (پیغام)

ہمدرد کی ہمدردی۔ معزز ہمعصر ہمدرد نے ۱۱ دسمبر کے پرچہ میں اشاعت اسلام ٹرسٹ کی امداد کی تحریک کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اس سلسلہ میں ہمکو یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ وہ لوگ جو مسلمانوں کو سیاسی جوش سے مانع رہے ہیں اور اس بات پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ ہم کو اپنی پوری قوت اشاعت اسلام میں صرف کرنی چاہئے۔ اس موقع پر کیا حصہ لیتے ہیں"۔ ہمیں یقین ہے کہ جن احباب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ عموماً اپنے قول کو سچا ثابت کرنیکی کوشش کرینگے۔ ضرورت ہے کہ اشاعت اسلام کے کام کو ولایت میں باقاعدہ جاری رکھنے کے لئے تمام مسلمانان عالم متفقہ کوشش سے ایک معتدبہ رقم جمع کریں۔ تاکہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی نگرانی میں امریکہ اور دیگر بلاد یورپ میں تبلیغ کا سلسلہ وسیع کیا جاسکے۔ ہم مشنری دینے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ مسلمانان عالم متفقہ طور پر اعانت میں حصہ لیکر ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

اہل بنگال توجہ کریں۔ آج کل بنگال اور اس کے ارد گرد کے مقامات میں جو کچھ بد امنی پھیلی ہوئی ہے اور شریر لوگوں نے جو وحشیانہ شرارتوں سے گورنمنٹ اور رعایا کا ناک میں دم کر رکھا ہے اسکا تھوڑا سا حال ناظرین نے پہلے اور آجکے تاروں میں ملاحظہ کیا ہوگا۔ یہ واقعات ہندوستان کے اجلے دامن پر ایک بدنما دھبہ ڈال رہے ہیں۔ جو یقیناً ملک کی تباہی کا باعث ہیں۔ بنگال کے خدا ترس لوگوں کا فرض ہے کہ ایسے مجرم لوگوں کا کھوج لگانے میں گورنمنٹ کی ہر طرح مدد کریں۔ ورنہ ان کا صوبہ باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے اول درجہ کا مجرم قرار پائیگا۔ ہم ایسے لوگوں سے خواہ وہ کسی مشرب کے ہوں۔ نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

[1] ممکن ہے کہ یہ خاتون صاحبہ وہی ہوں جن کا ذکر خواجہ صاحب کے خط میں دفعہ پہر ہو چکا ہے۔

باہتمام ۔۔۔ پرنٹر ۔۔۔ مطبع ۔۔۔ اخبار پیغام صلح احمدیہ بلڈنگس لاہور باہتمام خلیفہ رجب الدین صاحب پبلشر شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پہ یہی ہیں دوستو اس یار کے پالے کے دن
دوستو اس یار دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے ۵ روپے

پیغام صلح
اخبار
لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۹ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۶۸

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

اتحاد ثلاثہ۔ مسٹر ڈامرگ۔ سر اڈورڈ گرے اور مسٹر ساذوناف کے درمیان بذریعہ تار اس بات کا عہد و پیمان ہوا ہے کہ وہ تینوں مشترکہ طور پر آپس میں دوستی اور اتحاد قائم کرنے اور اسے اور مستحکم کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

لیڈز میں سٹرائیک (لنڈن ۱۴ دسمبر ۱۹۱۳ء) ٹریموے کے ایک ہزار ملازم لیڈز کی سٹرائیک میں شریک ہو گئے ہیں۔ اور وہاں گورنمنٹ ملازموں نے بھی سٹرائیک کر دی ہے۔ کلرک آگ پر تیل ڈالنے کے کام کر رہے ہیں

جرمن فوجی مشن ٹرکی میں (قسطنطنیہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۳ء) جرمن فوجی مشن بمع اپنے سردار جنرل لیمان وان سینڈرس کے ٹرکش وردی زیب تن کئے ہوئے پہنچا۔ اور وزیر جنگ نے اسٹیشن پر اس کا استقبال کیا۔

برطانوی۔ روسی اور فرانسیسی قاصدوں نے وزیر اعظم سے اس مشن کے آنے کی غرض دریافت کی ہے۔ جنہوں نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ کل نیم سرکاری طور پر اس کا جواب دیں گے۔

سر ایڈورڈ گرے کے وزیر اعظم بننے کی امید (لنڈن ۱۳ دسمبر ۱۹۱۳ء) گذشتہ رات جب نیشنل لبرل کلب میں ایک دعوت پر سر ایڈورڈ گرے مسٹر برائس کا جام صحت پی رہے تھے۔ لارڈ لنکن شائر نے کہا۔ کہ وہ اس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ جبکہ سر ایڈورڈ گرے کو بادشاہ سلامت کی طرف سے ایک ایسی ممتاز جگہ تفویض کی جائے۔ جس تک کہ رعیت کا کوئی آدمی پہنچ سکتا ہے۔ اخبار مارننگ پوسٹ نے اس کی یہ تشریح کی ہے۔ کہ سر ایڈورڈ گرے آئندہ وزیر اعظم ہو

ذاتیات کا لحاظ اور ایک دوسرے سے دشمنی کا برتاؤ (لنڈن ۱۳ دسمبر) مسٹر برائس نے نیشنل لبرل کلب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کا سفر کرتے ہوئے اس بات نے ان پر بہت گہرا اثر کیا۔ کہ تمام دنیا میں بالعموم اور برٹش ایمپائر میں بالخصوص ایک دوسرے کے ساتھ تعصب اور دشمنی کا سلوک روز افزوں ترقی پر ہے۔ اور ان کے خیال میں اس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلیگا آپ نے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ بات زیادہ بہتر نہ ہوگی۔ کہ یہ کوشش کی جائے۔ کہ ہر ایک قوم اپنے ملک میں ہی رہا کرے اور نقل مکان کرنا چھوڑ دے آپنے کہا کہ میں برطانیہ کی خود مختار قوموں کے درمیان شاہی تعلقات کی قدر و قیمت کی پہلے سے بہت زیادہ عقیدت لے کر واپس آیا ہوں۔

دول غیر اور چین (پیکنگ ۱۱ دسمبر) آج دوپہر کے وقت شاہی افواج کے ایک جلسہ میں روسی وزیر نے تجویز کیا۔ کہ چونکہ چیلی میں حفظ امن کا انتظام ہو گیا ہے۔ اور چینی گورنمنٹ ہاں انتظام قائم کہنے اور ممالک غیر کے آدمیوں اور اسباب کی حفاظت کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اس لئے دول غیر کو چاہیئے۔ کہ اپنی افواج کو ہٹا لیں اس نے ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا۔ کہ خواہ دوسری طاقتیں اس بات پر اتفاق کریں یا نہ کریں۔ لیکن روس ایسا کرنے کو تیار ہے۔ تمام وزرا اس تجویز کو سن کر گھبرا گئے اور اکثروں نے یہ خیال کیا۔ کہ یہ کارروائی محض ان کے ہم قوموں کے فوائد کو کچلنے کے لئے کی جانے لگی ہے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

معاملات جنوبی افریقہ اور مسٹر گوکھلے (کلکتہ ۱۵ دسمبر) کل کالج سکوئر میں طلباء کے ایک بہت بڑے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر گوکھلے نے معاملات جنوبی افریقہ کے متعلق بہت کچھ بیان کیا۔ ہندوستانیوں کے نقل مکان کا تھوڑا سا حال سنا کر آپ نے بتلایا۔ کہ سرکار انگریزی ان کی وہاں موجودگی کی ہر طرح ذمہ وار تھی۔ پھر بتلایا۔ شمال کے ہندوستانیوں کے حالات میں آہستہ آہستہ تغیر پیدا ہوتا گیا۔ اور یونین گورنمنٹ کی بے ایمانی اور اس وعدہ کے نہ پورا کرنے کے باعث جو اس نے مسٹر گاندھی کے ساتھ کیا تھا سخت ترین مشکلات اور رکاوٹیں پیدا ہونی ضروری ہو گئیں۔ اور اب چونکہ تحقیقاتی کمیشن پر وہاں ہندیوں کو کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کام کے خلاف پورے زور سے کارروائی کریں۔ جو کہ ان کے سپرد کیا گیا ہے۔

امیر کابل اور درانی قبائل (الہ آباد ۱۴ دسمبر) پائونیر کا سرحدی نامہ نگار بیان کرتا ہے۔ کہ معاملات قندہار کا فیصلہ ہو گیا ہے اور امیر صاحب نے درانی قبائل کے آدمیوں سے اپنی رضامندی ظاہر کی ہے۔ جن لوگوں کو گذشتہ اکتوبر کے ہنگامہ میں دو منسٹروں کے مارے جانے کے باعث پکڑا گیا تھا انہیں کوئی سخت سزا نہیں دیگئی۔ اور کابل میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ درانی اس بات سے بہت خوش ہیں

کھیلوں کے قواعد۔ کمشنر پولیس بمبئی نے عام تفریح کی جگہوں اور ڈرامٹک کمپنیوں کے کھیل تماشوں کے لئے چند قواعد نافذ کئے ہیں جن پر غور کرنے کے لئے وہاں تھیئٹریکل کمپنیوں کے مالکوں اور ڈراموں کے مصنفین کا ایک جلسہ گذشتہ ۱۵ دسمبر کو ہوا۔ (تفصیل پھر دی جائیگی۔ پیغام)

آگرہ میں محرم کے دن کربلا کا نظارہ ٹریبیون کے ایک خاص نامہ نگار نے آگرہ سے ۱۰ دسمبر ۱۹۱۳ء کو دل ہلا دینے والے واقعہ کے تفصیلی حالات لکھے ہیں جس نے وہاں محرم کے دن میدان کربلا کا وحشت خیز نظارہ پیدا کر دیا تھا۔ وہ لکھتا ہے: کہ ۹ دسمبر ۱۹۱۳ء کے دن کے گیارہ بجے کے بعد شہر میں بالکل بدانتظامی تھی اور انتظام کا قائم کرنا پولیس کی طاقت سے باہر تھا۔ ہر ایک محلہ میں لاٹھیاں چل رہی تھیں اور زخمیوں کی تعداد کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ بہت تھوڑے لوگ راہیٔ ملک عدم ہوئے مسلمانوں نے ابھی تک اپنے تعزیئے دفن نہیں کئے اور نہ ہی ہندوؤں نے اپنی دکانیں کھولی ہیں تمام رات برٹش ٹروپس شہر پر متعین رہے لیکن اس وقت کوئی فساد برپا نہ تھا۔ مگر آج دن کو پھر کچھ ہنگامہ برپا ہو گیا ہے کل دوپہر سے گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں اور اس وقت تک ۱۵۰ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں شہر کے علاوہ سینٹ جانز کالج تو ہمشرستان کربلا کا نظارہ پیش کر رہا ہے جہاں کہ بیشمار طالب علم زخمی ہو گئے ہیں پرنسپل نے موقعہ پر پہنچکر فساد کو فرو کرنیکی کوشش کی لیکن خود بھی دو تین چوٹیں کھائیں اور اب ہسپتال میں پڑا ہے اسکی آنکھ بہت سخت زخمی ہو گئی ہے آخر کار سپاہیوں کا ایک دستہ وہاں پہنچا اور لڑائی ختم ہوئی شہر میں بہت جگہوں پر رونڈ کے سپاہی ڈیرے ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں کل سے لیکر اس وقت تک جتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان میں ہندو زیادہ ہیں دکل (۹ دسمبر کو) تمام دن یہ حالت تھی۔ کہ اگر کوئی ہندو کسی مسلمان کے ہاتھ آ جاتا تھا۔ تو اس کے ساتھ بہت برا سلوک ہوتا تھا اور ایسا ہی حال ان مسلمانوں کا تھا۔ جو کسی ہندو کے قابو میں آ جاتے تھے۔ بہت لوگ جو مضافات سے تعزیئے دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ زخمیوں میں پڑے ہیں۔ چھاؤنی میں بدانتظامی تو نہیں ہے۔ لیکن تعزیئے ابھی تک کھڑے ہیں اور معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ لیکن ان کے ابھی تک نہ اٹھائے جانے سے پتہ لگتا ہے کہ فساد کا خطرہ ابھی پہلے سے کم نہیں ہے اندازہ ہے کہ ۱۰ آدمی مر گئے ہیں اور ۲۰۰ زخمی پڑے ہیں۔ لیکن انکی صحت کا کوئی اعتبار نہیں بازار اور دوکانیں بہت بری حالت میں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دو جگہوں پر لوٹ بھی پڑی ہے۔ ہر ایک مالک مکان نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا ہے

عربی اخبارات اور ممالک اسلامیہ

یونان کا جنگی بیڑہ۔ امیر البحر یونان کے ایک تیار کردہ پروگرام کے مطابق یونان کو اپنے جنگی بیڑہ میں دو ڈریڈناٹ۔ دس بحری طیارے۔ چار گشت کرنے والے کروزر اور دو جہاز لے جانے والے جہازوں کا اضافہ کرنا پڑیگا۔

شریف مکہ کی چٹھی صدر اعظم کی خدمت میں شریف مکہ نے صدر اعظم ٹرکی کی خدمت میں ایک خط لکھا ہے۔ جس میں کہ اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حجاز میں امن قائم کرنیکا ذمہ اٹھایا ہے اور اس بارہ میں اپنی کارگذاری کا ایک حصہ بھی پیش کر دیا ہے۔

معاہدۂ یمن۔ وزیر جنگ عزت پاشا اور امام یحییٰ کے درمیان معاہدہ کی تصدیق کے لئے فرمان شاہی صادر ہو گیا ہے۔ فرمان کے پہنچنے پر صنعا کے والی محمود ندیم نے وہاں کا استقبال کیا اور معاہدہ ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں پڑھا گیا۔ اور بعدہٗ ۲۱ توپیں فیر ہوئیں اور جلالت مآب کے اس فرمان کی بہت تعریف کی گئی۔ اور آپ کی صحت و عافیت کی دعا مانگی گئی۔ جس کے بعد اس فرمان کو امام یحییٰ تک پہنچانے کیلئے ایک وفد مرتب کیا گیا جسکا امام یحییٰ نے ہزاروں مسلمانوں اور سادات و مشائخ کے ساتھ وفد مذکور کا بہت شاندار استقبال کیا۔

عثمانی بیڑے کی تقویت۔ عثمانی بیڑے کو تقویت دینے کے لئے مجلس وزرا عثمانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ جنگی ٹیکس کو بحری ٹیکس کے نام سے موسوم کر دیا جائے اور دس برس تک اسکی وصولی کے سلسلہ کو جاری رکھکر اسکی آمدنی اس مد میں صرف کی جائے۔ اور وزارت مال کو اس کے متعلق ایک خاص قانون مرتب کرنے کا حکم دیا ہے۔

ٹرکی کو فرانس سے امداد کی امید۔ پیرس سے عثمانی تار کمپنی کو خبر ملی ہے۔ کہ سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جزائر کے معاملا میں اس سوال کے اٹھنے کے وقت فرانس ٹرکی کو بہت کچھ امداد دیگا۔

ممالک خارجہ کے بقیہ تار

جرمن فوجی مشن کے افسر کے اختیارات (قسطنطنیہ ۹ دسمبر) جرمن فوجی مشن کے افسر کے اختیارات کے متعلق فرنچ۔ روسی اور برطانوی سفیروں نے وزیر اعظم سے جو استفسار کیا تھا۔ اسکا یہ جواب آج وزیر اعظم دینے والے ہیں۔ کہ یہ تقرر محمود شوکت پاشا کے ایما پر عمل میں آیا ہے۔ کیونکہ ممالک غیر کے فوجی مشیروں کے کاموں کے نتائج تسلی بخش نہیں ہیں۔ اسواسطے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ بیرونی افسروں کو ترکی ملازمت میں داخل کر کے فوج کی حقیقی کمانڈ دی جائے۔ اور اس تجویز کو اس طرح عمل میں لایا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۳ء   نمبر ۶۸

مسلمان کیوں گر رہے ہیں؟

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ قوم خود اپنی حالت میں کوئی تغیر پیدا نہ کرے

ہر ایک قوم کی ترقی اور تنزل اس کے افعال پر منحصر ہے اگر کوئی قوم بھلے کام کرتی ہے۔ تو اُس سے خدا تعالیٰ کا کچھ بڑھ نہیں جاتا۔ اور اگر بُرے کام کرتی ہے تو اُسکا کچھ گھٹ نہیں جاتا۔ جو کچھ بھی کوئی کرے خواہ بُرا ہو یا بھلا۔ اپنے لئے ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ۔ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَھَا۔

ترجمہ:۔ اگر تم بھلائی کرو گے تو بھلائی کرو گے اپنی جانوں کے لئے اور اگر بدی کرو گے۔ تو وہ بھی اپنے نفس کے ہی لئے ہے اس سے اور کسی کا کچھ سنورتا بگڑتا نہیں۔

مذہبی تاریخ کے مطالعہ کرنے والوں سے یہ مخفی نہیں کہ انبیاء کرام کے دنیا میں مبعوث ہونے پر قوموں کی حالت میں عظیم الشان تبدیلیاں واقع ہوتی رہی ہیں امیر قومیں غریب اور غریب امیر ہو جاتی رہی ہیں۔ اس کی وجہ بھی اُن کے اعمال ہی ہوتے رہے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے باوجود طاقت او جبروت کے جب الٰہی قانونوں کو توڑا۔ اور رسول وقت کی نصائح سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو دیکھتے دیکھتے ہی تباہ ہو گئی۔ لیکن اُن ہی میں سے وہ چند مسلمان کفر سے اوپر بن گئے۔ اور ارشاد خداوندی کی تعمیل میں کمربستہ کھڑے ہو گئے۔ باوجود ناتوان ہونے کے دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گئے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں جب فرعون جیسے متکبر اور مغرور بادشاہ نے الٰہی احکام کی تذلیل کی اور بھلائی کو چھوڑ برائی کے پیچھے لگ گیا۔ تو بنی اسرائیل جیسی ذلیل قوم کے سامنے خود ذلیل کیا گیا۔ اور باوجود سخت خود پسند ہونے کے آخر امنت برب موسیٰ و ھارون کہتا ہوا غرق شدہ ناب اعلیٰ ہو گیا۔ اور اگرچہ پہلے تو مانا لیکن وقت مردن اُسے اقرار کرنا پڑا۔ کہ جن راہوں پر وہ چل رہا تھا۔ وہ درست نہ تھیں۔ بلکہ وہی راستہ تھا جو موسیٰ نے فرمایا۔

بعد اُس کے بنی اسرائیل کی قوم نے باوجود رسول کے صحابی ہونے کے فخر اس لئے کہ اُنہوں نے اپنے اعمال سے کوئی تبدیلی نہ کی۔ چالیس سال تک جنگلوں میں تکلیفیں اُٹھائیں۔ یہاں تک کہ سب مر گئے۔ اور اُن کی ذریت میں سے ایک قوم کھڑی ہوئی۔ جو کہ اللہ کی فرمانبردار تھی اور یہاں تک کامیاب ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اِنّی فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ کا خطاب عطا کیا جس کی تاریخ گواہ ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کا حال ہوا اور وہ قوم جن کا نبی پکڑ کر صلیب پر کھینچا گیا۔ آخر ایسی کامیاب ہوئی۔ کہ اب اُن کے دشمنوں کا نام و نشان تک نظر نہیں آتا۔

بالآخر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپؐ کے پاک صحابہؓ کی قوم باوجود اُمی ہونے کے جب قرآن پر کاربند ہو گئی۔ تو وہ دنیا میں دیکھتے دیکھتے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئی۔ اُن کے مقابل جو آیا ذلیل ہوا۔ اور لگاتار ۱۴۰۰ سال تک کرہ ارض کے ایک وسیع اور آباد قطعہ پر حکمران رہی۔ غرض یہ سب تاریخی واقعات قرآن کریم کی اس صداقت پر شاہد ہیں کہ ہر ایک قوم کی ترقی اور تنزل اُن کے اپنے اعمال پر منحصر ہے۔

پس ہم کو مجبوراً ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہمارا موجودہ تنزل ہماری اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ ہمارا یہ تنزل صرف یہی نہیں۔ ظاہر کرتا کہ ہم اچھے کام نہیں کرتے بلکہ یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ ہم نے خدا کی کلام کو بھی پس پشت پھینک دیا۔ اُس کے احکام کی تذلیل کی۔ اُن کو حقیر جانا اور اپنے نفسانی اغراض کے پیچھے لگ کر اعلیٰ انعامات کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور موجب قول حضرت باری تعالیٰ یدع الانسان بالشر دعاءہ بالخیر۔ وکان الانسان عجولا۔ ہم اپنے بھلے بُرے میں تمیز نہ کر سکے۔ ہماری عجلت پسندی نے اپنی حقیقی بھلائی کو ہم سے چھڑا دیا۔ بُرائی کے پیچھے لگا دیا شاہی چھوڑ گدائی پسند کی۔ دائمی نجات سے نفرت اور عارضی چند لمحہ کی خوشیوں سے محبت کرنے لگ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں ذلیل ہو گئے۔ پس اے مسلمان بھائیو! موسیٰ کی قوم کی مثال موجود ہے۔ صرف برائے نام امت مرحومہ محمدیہ کا دعویٰ کر لینے سے تم نجات نہیں پا سکتے۔ ضرور ہے۔ کہ اعمال سے اپنی مخلصی کے سامان مہیا کرو۔ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ پہلے مسلمانوں نے اعمال نیک کئے۔ انہوں نے اپنا بوجھ آپ اٹھایا۔ تم کو اپنے اعمال کا خود بوجھ اٹھانا ہوگا۔ پس بھلے کام کرو تا تمہارے بوجھ ہلکے کئے جائیں۔ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہونے کے دن آ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول مسیح اور مہدی کی صورت میں جنبش کرنے والا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نازل فرما دیا۔ اب کوئی عظیم الشان تبدیلی دنیا میں پہلے رسولوں کی طرح ظاہر ہونے والی ہے۔ پس سستی نہ کرو۔ اپنے اعمال میں اصلاح کرو۔ اور قرآن کے مطابق بنالو۔ زمین زلزلوں سے کانپ اٹھی۔ لڑائیوں نے بڑی بڑی سلطنتوں اور دنیا اسلام کے قلوب کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہلا دیا۔ طرح طرح کی بیماریاں اور قحط پکار پکار کر اس دنیاو مافیہا کے فانی ہونے کی شہادت دے رہے ہیں ہندوستان میں سود کا جواز ثابت کرنے والوں پر عذاب کی بجلی آ کر گری اور اُن کو مبہوت کر دیا ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ وَتَرَکَھُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ کوئی مخلصی کی راہ نظر نہیں آتی گھبر گھبر رونا پڑا ہوا ہے۔ یہ سب کیوں ہے۔ اس زمین کو کیا ہو گیا یہ تو اب سے بیس سال پہلے بہت آرام اور سکون میں تھی اب ہر طرف کیا شور و پکار ہے۔ کونسا رسول اللہ کا پیارا شبیر شہید ہو گیا۔ کہ ہر جگہ پریشانی کا سماں ہے۔ کیوں اس کا ہر ذرہ حرکت میں ہے۔ صاحبان اس کی یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہمارے ہاتھوں جام شہادت پیا۔ ہم نے اسے جنگلوں اور بیابانوں میں چھوڑ دیا۔ اسلام کو کیا چھوڑا خود ملعون ہو گئے لیکن اللہ کی نصرت اپنے وعدوں کے مطابق اسلام کی مدد کے لئے آئی اور یہ عذاب بتلاتے ہیں۔ کہ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا کے مطابق کوئی خدا کا رسول اور نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نازل ہوا۔ تاکہ ایک قوم تیار کرے۔ جس کے اعمال مومنانہ ہوں۔ اور وہ کامیاب کئے جاویں۔ لیکن وہ جو نہ مانے اُن کو زور آور حملوں سے جگایا جاوے۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ لیکن دنیا نے اُسے قبول نہ کیا خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کریگا۔

پس برادران امام وقت کی بات کو مانو۔ قرآن کو اور احادیث رسول صلعم کو اپنا سچا رہنما بناؤ۔ کیونکہ اسلام کی ترقی کے دن آ گئے باطل کوئی دن کا مہمان ہے۔ پس باطل کا ساتھ چھوڑ دو۔ اور حق کی رسی کو مضبوطی سے ایک ہو کر پکڑ لو تا اُس عذاب کے سمندر کے تلاطم سے بچائے جاؤ جس میں کہ اکیلے اکیلے انسان بہ جایا کرتے ہیں۔ ایک ہو کر خدا کے احکام کی فرمانبرداری اور اشاعت میں مصروف ہو جاؤ۔ تاکہ صرف تم خود ہی بلکہ اور قومیں بھی جو تمہارے نقش قدم پر چلیں۔ بچائی جاویں۔ اور تم رحمۃ اللعالمین کا لقب حاصل کرو۔ قال کو چھوڑ دو۔ اپنے اندر حال پیدا کرو۔ دین کا ہی راگ گاؤ

سب چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں

اب تو ہیں اتے ہیں کہاں ہو دین غنچے کُن گا نیک ون

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولےٰ سے گندوں کو

کچھ عرصہ سے لاہور میونسپلٹی رنڈیوں کو عام گندگی ہوٹل اور بازاروں میں سے نکال کر لوگوں کو طرح طرح کے جرایم اور گناہوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جن کا وہ ان راستوں سے گذرتے وقت اکثر شکار ہو جایا کرتے تھے گذشتہ سال انارکلی بازار کو ان غارت گران دین و ایمان سے خالی کرکر شہر کے اُس حصہ کے باشندوں کو شکر گذاری کا موقعہ دیا گیا تھا۔ اب اہی اب اُن کو دیگر حصص شہر مثل ...... دہلی دروازہ وغیرہ سے خارج کر دینے کا ریزولیوشن گذشتہ ۳ نومبر ۱۳ء کی جنرل کونسل میں پاس ہو گیا ہے مگر اس پر ایک مسلمان ہمعصر اُن کو شہر سے باہر جگہ دینے کی تجویز کرتا ہوا رقم طراز ہے۔ کہ "ایک بڑے بھاری شہر میں رنڈیوں کی تھوڑی بہت جو ضرورت ہو سکتی ہے اسے مفصل بیان کرنا ضروری نہیں۔ مصلحت یہی ہے کہ شہروں میں رنڈیوں کی سکونت کا آبادی سے علیحدہ مناسب انتظام ضرور ہونا چاہیئے" معلوم نہیں ہمارے ہمعصر کا اس فقرہ سے کیا مطلب ہے۔ کیا اس کے نزدیک لوگوں کی وہ بیہودہ ضروریات جو آئے دن مختلف رسومات کی ادائیگی کے وقت انہیں پیش آیا کرتی ہیں اور جو ان رنڈیوں کے وجود سے ہی پوری ہو سکتی ہیں کسی حد تک جائز ہیں اس لئے ان رنڈیوں کا موجود رہنا ضروری ہے؟ پھر کیا وہ حیا سوز کارروائیاں جو ان دشمنان دین کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں اور سینکڑوں آباد گھروں کی بربادی کا باعث ہوتی ہیں جواز کا کوئی پہلو اپنے اندر رکھتی ہیں؟ اگر نہیں۔ تو پھر وہ کونسی ایسی خفیہ ضرورت ہے جس نے ہمارے ہمعصر کو اس بات کے لکھنے پر مجبور کر دیا اور وہ ایسے مفصل بیان کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ کہ وہ کونسی ایسی مصلحت ہے جس کو مدنظر رکھ کر مناسب انتظام کے ضروری ہونے پر زور دیا جا رہا ہے۔ آہ! آج ملک کو ایسی ہی پیچ در پیچ ضرورتوں اور مصلحتوں نے تباہ کر دیا ہے۔ لوگ اپنی بداعمالی کو چھوڑنے سے باز نہیں آتے۔ اور آخر گورنمنٹ کو ان باتوں کا انسداد کرنا پڑتا ہے۔ مگر حیف ہے ہمارے اس ایمان پر جس کے دعویدار ہونے کے باوجود بھی ہم ان مخفی ضرورتوں کو پورا کرنے کے وسایل ہی ڈھونڈتے رہتے ہیں اور بجائے اس کے کہ گورنمنٹ کو اس نیک کام میں مدد دیکر بہ اصلاح تجویز کریں۔ جن بیفائدہ ضروریات کا بیتہ کے خاتمہ کر دے اُن کے استحکام کا بندوبست کرتے رہتے ہیں۔ آخر وہ دن کب آئیگا۔ جب ہم ان لغو باتوں کو چھوڑ کر راہ ہدایت اختیار کریں گے۔

اسلامی معاصرین کو ان خلاف شرع امور پر رائے زنی کرتے وقت اپنے مذہب اور اخلاق کو خیرباد نہیں کہہ دینا چاہیئے۔ بلکہ سوچ سمجھ کر اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیئے۔

انما الاعمال بالنیات

کیسا ہی سچا کلام ہے۔ جو رسول اللہ صلعم کے مبارک منہ سے نکلا۔ اور آپ کی سچائی کی شہادت زبان حال سے پکار پکار کر دے رہا ہے اور بتلا رہا ہے کہ ہمیشہ اعمال کا انحصار نیتوں پر ہی ہوا کرتا ہے۔ اور اس لئے ضرور ہے۔ کہ اعمال کا ثمر بھی نیتوں کے مطابق ہی ہے۔ اس بات کی سچائی کا تازہ ثبوت ہمیں ذیل کے دو واقعات سے ملتا ہے۔ جو ایک ہی شہر کے رہنے والے دو معزز ایڈیٹران اخبارات کے ذریعہ سے ظہور میں آئے۔

لاہور کے دو ایڈیٹران اخبارات بلاد غربیہ کا سفر اختیار کرتے ہیں وہاں جا کر انگلستان کے امرا و وزرا سے ملاقاتیں کرتے اور پھر قسطنطنیہ میں سلطان المعظم کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ ایک تو وہاں سے ہی واپس چلا آتا ہے۔ لیکن دوسرا حج بیت اللہ کا فرض بھی ادا کرتا ہے اور مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلعم کے روضہ مبارک پر بھی پہنچتا ہے۔ جاتے ہوئے خدیو مصر سے بھی ملاقات ہوتی ہے۔ اور ہر طرح سے اپنے پہلے ہمسفر سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے سبقت لیجانے کے ثبوت میں مدینہ منورہ سے اپنی موجودگی کی تاریں بھی دیتا ہے۔ لیکن خدا کی قدرت اور اُس کے حبیب کے کلام کی سچائی آخر ظاہر ہو کر ہی رہتی ہے اور پہلا مسافر اپنی نیک نیتی کے باعث واپس آ کر وہ عزت حاصل کرتا ہے کہ لوگوں کے دل اس پر قربان ہو ہو جاتے ہیں۔ اور لاہور میں آسمان مرحبا کے نعروں سے گونج اٹھتا ہے ایک دنیا استقبال کیلئے امنڈ آتی ہے۔ مگر دوسرے مسافر کی طرف باوجود اسکی اس جدوجہد اور کوشش کے جو اس نے اپنا اعتبار بٹھانے کے لئے کی اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا بلکہ لوگ اسکی ہر بات کو بدنیتی پر محمول کرتے ہیں۔ غرض یہ مقام عبرت ہے اور ان سب امور سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اعمال اور نتائج کا مدار نیات پر ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس سے سبق حاصل کریں۔ اور اپنی نیتوں کو درست کر لیں۔

ایک ضروری مشورہ

ولائتی ڈاک بفضل خدا اب روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اکثر احباب ولائتی خطوط اور مضامین کو فوراً دیکھنے کے خواہش مند پائے جاتے ہیں۔ مگر اخبار ہفتہ میں تین بار چھپتا ہے۔ پھر اپنا مطبع نہیں کہ چھپوائی اور باقاعدہ روانگی کا انتظام درست ہو سکے اس لئے اگر احباب مشورہ دیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں اخبار کے لئے مزید خریدار پیدا کریں بشرطیکہ ہوں تو ہم اپنا مطبع خرید کر بہت ارزاں روزانہ اخبار جاری کر سکتے ہیں۔ جسکی قیمت جملہ روزانہ اخباروں سے بہت کم یعنی صرف نو روپیہ سالانہ رکھی جائیگی ہم اپنے جملہ معاونین اور خصوصاً جناب میاں غلام رسول صاحب تاجر ... اور قاضی محمد اکرم صاحب کے نہایت مشکور ہیں کہ آپ نے اپنے جملہ احباب کو پیغام صلح کی خریداری میں شامل کر کے ...

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ صاحب کے تازہ خطوط

موصولہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۳ء

برادران۔ السلام علیکم۔ کام کرتے کرتے رہ گیا ہوں۔ اور کام ختم نہیں ہوتا چوہدری فتح محمد بدستور بیمار ہے۔ مجھے دو ہفتہ سے اکثر باہر رہنا پڑتا ہے۔ لارڈ ہیڈلے کا ایک مضمون بھیجتا ہوں۔ وہ بہت جلد ترجمہ کرکے پیغام صلح میں نکالدیں[۱]۔ نہایت خوشی کا مقام ہے۔ کہ اس واقعہ عظیم نے یہ ظاہر کردیا۔ کہ عیسائیت یہاں کوئی نہیں۔ اس وقت اسّی اخبارات کے قریب چھپے پہنچے ہیں۔ سوائے تین چار اخبارات کے اور ان میں بھی دبی زبان میں کسی کو چوں کرنے کی بھی مجال نہیں ہوئی۔ بلکہ بعض اخبارات میں لارڈ ہیڈلے کی جرأت پر مضامین چھپے لارڈ موصوف نے اپنے وجوہ قبولیت اسلام میں پادریوں پر سخت حملہ کیا۔ نیز عیسائی زندگی پر بھی اور اس کے یہ مضامین مختلف سربرآوردہ اخبارات میں چھپ چکے ہیں مگر کسی نے جواب دینے کی جرأت نہیں کی بلکہ عام طور پر اسکی تائید میں مضامین نکلے کہ جو کچھ اس نے لکھا ہے سب سچ ہے۔

لارڈ موصوف کے پرائیویٹ دوستوں کے خطوط مبارکبادی اور اس کی جرأت کی تعریف سے پُر آ رہے ہیں۔ اور وہ اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ تم نے چرچ اور پادریوں کے متعلق لکھا ہے وہ حرف بحرف درست ہے۔ بلکہ ایک دوست نے یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ واقعی اگر چرچ کی یہی حالت رہی تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہم مذہب اسلام قبول نہ کرلیں۔ لوگوں کی نگاہیں لارڈ موصوف کی زیر تصنیف کتاب پر ہیں امید ہے کہ انشاء اللہ کثرت سے بک جائیگی۔

کمال الدین

دوسرا خط

برادران السلام علیکم۔ میں چاردن سے جناب لارڈ ہیڈلے کے مکان پر ہوں۔ پرسوں ایک چٹھی لکھی دوسری آج صبح لکھی۔ اور اب ضرورت پیدا ہوگئی ہے کیونکہ ابھی ابھی ڈاک ووکنگ سے آئی ہے اور ابھی بیٹھے لارڈ ہیڈلے کی ڈاک پڑھی ہے۔ ان میں سے مختصر طور پر ذیل کے امور اخذ کرتا ہوں۔

مجموعی طور پر کُل انگلش پریس نے لارڈ ہیڈلے کے قبول اسلام پر مسرت ظاہر کی ہے اور نہایت تعریفانہ الفاظ میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ یہاں تک کہ پال مال گزٹ جیسے اخبار نے اسے خوش آمدید کہا۔ اور لکھا کہ الحمد للہ جب اس سلطنت میں اس قدر مسلمان ہیں۔ تو خوشی کی بات ہے۔ کہ کوئی مسلم پیر (Peer) اپنے بھائیوں کے معاملات اور مفاد کو دیکھے۔ انگریزی پریس کی اس روش پر حیرت ہوتی ہے۔ ابھی تک کسی پادری نے کوئی چٹھی لارڈ موصوف کے خلاف نہیں چھپوائی۔ آپ صاحبان کو یہ علم ہونا چاہئے۔ کہ ہر ایک اہم واقعہ پر یہاں کل پریس کا مشورہ ہو جاتا ہے اور چاروں طرف سے اہم معاملات پر ایک ہی آواز اُٹھتی ہے۔ اور یہ اکثر کرکے گورنمنٹ کی منشا کے مطابق ہوتا ہے۔ بہرحال خواہ کچھ ہی ہو۔ اس معاملہ میں خدا تعالےٰ کا خاص فضل نظر آتا ہے۔

(۲) ایک اور امر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دراصل عیسائیت سے لوگ بیزار ہیں۔ جس قدر پرائیویٹ خطوط لارڈ موصوف کو پہنچے ہیں۔ ان سب میں اُسے مبارکباد دیگئی ہے کہ اس میں اپنے عقائد کے اظہار کی جرأت ہے اور اُسنے اس اظہار کرنے میں بہت اچھا کیا ہے۔ ذیل کے الفاظ لارڈ موصوف کے ایک دوست کی چٹھی سے نقل کرتا ہوں وہ لکھتا ہے۔

"I am very glad to see that you have been belowing an eloquent trumpet against the intolerance of the western creeds. I quite agree with everything that I have read that you have said I think it will do a lot of good that our priests of all sections of western Christianity should know that sensible educated Englishmen of the world feel much in the great religion that the Western might adopt."

(ترجمہ) میں یہ دیکھکر بہت خوش ہوں۔ کہ آپ مغربی مذاہب کے تعصب کے خلاف بڑے زور شور سے وعظ کر رہے ہیں۔ میں ان تمام باتوں سے جو آپ نے لکھی ہیں۔ آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ یہ بہت بہتر ہوگا۔ کہ مغربی عیسائیت کے مختلف فرقہ جات کے پادری صاحبان اس امر کو ذہن نشین کرلیں۔ کہ جملہ اقطاع عالم کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار انگریز اس عظیم الشان مشرقی مذہب (اسلام) میں بہت سی خوبیاں پاتے ہیں جو مغربیوں کو قبول کرنی چاہئیں۔

اب فرمائیے کہ کیا وجہ ہے کہ یہ شخص بھی مسلمان نہ ہو۔ پھر اسنے لارڈ موصوف کو لکھا ہے۔ کہ وہ فی الحقیقت مسلمان ہے۔ اسی قسم کی بکثرت چٹھیاں لارڈ موصوف کو وصول ہوئی ہیں۔

میں نے کسی گذشتہ چٹھی میں لکھا تھا۔ کہ لارڈ موصوف ہر ایک قسم کے امتحان اور تکلیف و ابتلا کے لئے طیار ہے۔ وہ۔ دجال مرتد۔ کافر وغیرہ تک کہلانے کے لئے تیار ہے۔ جیسا کہ اس نے اپنے مضامین میں مختلف اخبارات کو لکھا بھی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے اس ایمان کا عوض یہ دیا ہے۔ کہ چاروں طرف سے اس پر مبارکباد وں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ اس کا جو اثر اس کی طبیعت پر ہوگا۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ اس نے صاف طور پر مجھے کہدیا ہے۔ کہ اس کا فرض آئندہ زندگی میں صرف تبلیغ و اشاعت اسلام ہوگا۔ اور عنقریب وہ اپنے حلقہ دوستی و اثر کے لوگوں میں تبلیغ شروع کرنیوالا ہے۔ جن سب کے نام رسالہ جاری کیا جائیگا۔ (یعنی مسلم انڈیا)

اب کام کی یہ حالت ہے۔ کہ کُل اخبارات انگلستان بڑے زور سے خواہش کر رہے ہیں۔ کہ انہیں اسلام پر مضامین دئے جاویں۔ کیونکہ یہ سوال اب دلچسپیٔ عامہ کا ہوگیا ہے۔ سبحان اللہ ایک ہی واقعہ نے کل یورپ کی توجہ کو اسلام کی طرف پھیر دیا ہے اور یہ اسلام کے لئے نہایت مبارک آثار ہیں۔

ابھی ایک وائی کونٹ (نواب) کا خط بلجیم سے آیا ہے جسمیں اُس نے لکھا ہے۔ کہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ مجھے اسلام میں داخل ہونے کا طریقہ لکھو۔ اور کہ مسلمان ہونے پر کسقدر خرچ ہوگا اس کی چٹھی کی نقل حسب ذیل ہے۔

"I wish to become a Mohammedan would you kindly write to me and tell me what I shall have to do and how much it is likely to cost."

"My actual religion is Roman Catholic, my nationality French and my age 21. I speak neither Turkish nor Arabic and I do not know more about the Koran than most Christian peoples do."

I hope these disadvantages however serious will be no real objection since my will is good."

(ترجمہ) میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ کیا آپ براہِ مہربانی مجھے بذریعہ تحریر مطلع فرمائینگے کہ مجھے کیا کرنا پڑے گا۔ اور اس پر کیا خرچ ہوگا۔ میرا اصل مذہب رومن کیتھولک ہے۔ اور قومیت فرانسیسی۔ میری عمر ۲۱ سال ہے۔ میں نہ تو ترکی اور نہ عربی بول سکتا ہوں۔ اور قرآن شریف کی بابت اس سے زیادہ نہیں جانتا پھر جب کہ میرا ارادہ نیک ہے۔ تو مجھے امید ہے۔ کہ یہ کمی خواہ کیسی ہی بھاری ہو جائے۔ اعتراض نہ ہوگی۔

جناب مسٹر سٹنلے مارگرشم صاحب لکھتے ہیں۔

I like Lord Headley have embraced the faith of Islam and am a convinced believer in the tenets of that most charitable religion. I look forward in seeing a mosque, not only a mosque in London, but in other great cities of England. For there is no God but God and Mohammed is His Prophet.

(ترجمہ) میں نے لارڈ ہیڈلے کی طرح اسلام قبول کرلیا ہے۔ اور میں اس سرچشمہ فیض مذہب کے اصولوں کی سچائی پر دلی ایمان رکھتا ہوں۔ میں نہ صرف لنڈن میں بلکہ انگلینڈ کے جملہ بڑے بڑے شہروں میں مساجد دیکھنے کا آرزومند ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اب ووکنگ میں اخباروں کے نمایندے آتے ہیں۔ اور دن ایسا موجود نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ اب عنقریب چاروں طرف سے اسلام پر لکچروں کی درخواستوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے چنانچہ اس وقت تک تین لیکچر تجویز ہو چکے ہیں۔ ۲۸ کو کیمبرج میں۔ ۳۰ کو کیکسٹن ہال لنڈن میں اور ۱۲ کو فوکسٹن میں۔ پرسوں ایک لیکچر دیکر آرہا ہوں۔ خط و کتابت کی یہ حالت ہے۔ کہ صبح ۵ بجے آج شروع کی اور اب تک جو رات کے سات بج چکے ہیں۔ ضروری اوقات نکالکر برابر خطوط کا جواب لکھ رہا ہوں۔ ساتھ ہی لارڈ ممدوح کی بھی یہی حالت ہے ایک ہی میز پر ہم دونو بیٹھے ہوئے برابر قلم چلا رہے ہیں۔ تاہم جواب ختم نہیں ہوئے۔ لمبے لمبے استفسارات مذہب کے متعلق آتے ہیں۔ انکا جواب بڑا وقت چاہتا ہے۔ ابھی ابھی سویڈن کی خاتون کا ایک بڑا لمبا خط آیا ہے جس کا جواب پورا ایک دن چاہتا ہے۔ وہ اسلام کے بالکل قریب ہے۔ مطلب میرا یہ ہے کہ یہاں سٹاف کافی نہیں دوسری طرف مالی حالت مجبور کرتی ہے کہ میں فوراً ہندوستان آؤں اور زندگی تک مغرب کا ترک کردوں۔ لیکن یہاں کیا ہوگا۔ ایک ہی واقعہ نے حالات بدلدئے ہیں۔ ایک بھاری خط و کتابت کا سلسلہ امریکہ سے جاری ہے جہاں کہ ایک عظیم الشان تحریک ہو رہی ہے۔ دو ہفتہ سے وہاں کا خط آیا پڑا ہے۔ مجھے فرصت نہیں ملتی کہ مفصل جواب لکھوں۔

اللہ تعالےٰ کی مصلحت ہے۔ عزیز فتح محمد کو اگرچہ آرام ہے لیکن آج سے پانچ ہفتہ تک بقول ڈاکٹر کے وہ کتب بینی یا تحریر کے کام کے قابل نہ ہوگا . . . اس لئے میری تجویز یہ ہے۔ کہ جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کو بہت جلد یہاں بھیج دیا جاوے۔ اور میں ان کے ہمراہ دو ڈیڑھ ماہ رہوں۔ جب ان کا یہاں کے احباب سے رابطہ ہوجائے تو میں ہندوستان آجاؤں۔ موجودہ صورت میں اگر میں چلا آؤں تو پھر چودہری فتح محمد اور شیخ نور احمد صاحب دونوں کے لئے اس بھاری اور اہم کام کا چلانا سخت دشوار ہو جائیگا۔ اس لئے جتنی جلدی ہو سکے جناب مولوی محمد علی صاحب کو یہاں بھیجنے کا انتظام کریں۔

تیسرا خط

برادران۔ السلام علیکم۔ مبارک کمال الدین کا ختنہ ہوگیا۔ بلکہ

[۱] یہ مضمون ۱۶ دسمبر ۱۹۱۳ء کے پیغام صلح میں شائع ہوچکا ہے۔ (پیغام)

اس سے بھی زیادہ اس کا عشق اسلام اب شیدائیوں کی طرح پہنچ گیا ہے آج ایک کھانا تھا۔ وہ اس میں شامل تھا۔ کھانے پر تقریریں ہوئیں آپ اُٹھے (حالانکہ اہل دنیا کی نگاہ میں نہ موقعہ تھا۔ اور نہ محل) اور اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔ بس جوش ہے۔ جس کی ضرورت تھی یہ ایک آٹیکل ہے۔ اس کا ترجمہ پیغام صلح میں چھپوا دیں* سو سے اوپر اخباروں میں اس قسم کا مضمون نکلا ہے۔ والسلام کمال الدین

پیغام صلح۔ برادران۔ ہمارا محض زبانی طور پر خوشی منانا کچھ فائدہ نہیں رکھتا۔ اس طرح تو ہم کئی دلچسپ کھیل تماشوں میں دل بہلا لیا کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک گھر پھونک تماشہ دیکھے۔ ہمارا ایک عزیز بھائی گھر پھونک تماشہ دکھا رہا ہے۔ کیا آپ چپکے بیٹھے اُسکی چھمبیاں ہی دیکھکر دل بہلاتے رہیں گے۔ ہم اس بات کے سخت مخالف ہیں۔ کہ خواجہ صاحب کام کو اسطرح چھوڑ کر محض روپیہ کے لئے ہندوستان آویں۔ اس کی بجائے یہ ہونا چاہیئے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی جا کر ان کے دوش بدوش کام کریں۔ اور روپیہ کے لئے ہم لوگ کوشش کریں۔ آخر تبلیغ و اشاعت اسلام کے اخراجات ایک انسان کی برداشت سے تو باہر ہیں پھر ہم کیوں نہ مجموعی طاقت سے اس کام کو سنبھالیں۔ اور خواجہ صاحب کو روپیہ کی فکر سے مستغنی کر دیں۔

ہمارے قدیم مہربان بزرگوں خصوصاً ایڈیٹران اخبارات کو اپنی عنایات کی باگ کچھ عرصہ کے لئے کسی اور طرف پھیر دینی چاہیئے۔ اشاعت اسلام جملہ مسلمانوں کا مشترکہ کام ہے۔ خواہ اسے زید کرے یا بکر۔ ہمارا ایک مہربان ایڈیٹر اپنی سیاحی کے دوران میں بھی ہمارے سلسلہ اور جناب خواجہ صاحب پر علانیہ چوٹیں کرتا رہا۔ اور جہاں تک اس کے بس میں تھا اس نے خواجہ صاحب کے نیک کام کو نہایت خفیف کر کے دکھایا اگر اب لارڈ ہیڈلے نے اپنے مضمون مندرجہ اخبارات انگلستان میں (جس کا ترجمہ ۲ دسمبر پیغام صلح میں نکل چکا ہے) اس امر کا پورے طور پر اعتراف کیا ہے۔ کہ جناب خواجہ صاحب نے کس طرح صبر اور تحمل اور بردباری اور پھر عقلمندی سے آپ کا آخری رشلہ طے کرایا۔ کیا یہ تو الزام ہے۔ کوئی اس معترض سیاح ایڈیٹر سے پوچھے کہ تم نے جو اپنی قوم سے ہزار ہا روپیہ کمایا اور اُسے دورہ سیاحت میں اڑا دیا کیا کسی فرد و بشر کو اسلام کا پیغام بھی پہنچایا یا محض دل خوش کرنے اور آنکھوں کی طراوت کے لئے نظارہ بازی اسلام اور مسلمانوں کے لئے کونسی خوشی کا باعث ہو سکتی ہے۔ خدا کے لئے ان حرکات سے باز آجاؤ۔ اگر کوئی مسلمان کلمہ خیر کسی کو پہنچاتا ہے۔ تو اُسے پہنچانے دو۔ مدد نہیں کر سکتے۔ تو یصدون عن سبیل اللہ کے گروہ میں تو شامل ہونے کی کوشش نہ کرو۔ خدا سے ڈرو تا اُس کے عذاب کے مورد نہ ہو۔

تبلیغی جنتری سنہ ۱۹۱۴ء

جملہ احباب جنکے نام جناب خواجہ صاحب کی مرسلہ جنتریاں ۱۹۱۴ء پہنچ گئی ہیں۔ بہت جلد ان کی قیمت مبلغ ۲/۸ دو روپیہ آٹھ آنہ معہ محصولڈاک جناب شیخ رحمت اللہ صاحب کے نام روانہ کر دیں۔ کیونکہ یہ رقم خطیر جس کا مجموعہ بارہ پونڈ ہوتا ہے۔ رسالہ اسلامک ریویو کے فنڈ سے خرچ ہو چکی ہے۔ اس لئے اس کا ادا ہونا بہت ضروری ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے۔ احباب اسے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کا وفد گوجرانوالہ میں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا تھا۔ بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کا وفد ہفتہ کی شام کو گوجرانوالہ پہنچا۔ اتوار کو سارا دن فراہمی چندہ میں صرف کیا گیا اور اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے مبلغ ۔/... روپیہ نقد وصول ہوا۔ اس سے زیادہ کے وعدہ ہوئے۔ ماسوا اس کے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کے سکرٹری جناب خانصاحب محبوب عالم صاحب پنشنر اور بابو علی بخش صاحب کلرک مقرر ہوئے

وفد مذکور کے جانے سے پہلے ہی ایک جلسہ اہالیان شہر کی جانب سے اتوار کو ۲ بجے تجویز کیا جا چکا تھا جس میں مختصر تقریروں میں اشاعت اسلام کے اہم کام کی طرف لوگوں کو ... متوجہ کیا گیا۔ اور مسلمانان گوجرانوالہ کی طرف سے لارڈ ہیڈلے کو مبارکباد اور خواجہ صاحب کے کام کی پسندیدگی کا اظہار اور آئندہ کے لئے مستقل طور پر اشاعت اسلام کے لئے مبلغ ..... روپیہ ماہوار دیئے جانے ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے وفد مذکور خاص طور پر خانصاحب محبوب عالم پنشنر اور خان بہادر راجہ دین صاحب منشی پولیٹیکل ایجنٹ و آنریری مجسٹریٹ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا ان بزرگان کی ہمت بلند کرے۔ اور ان کو دین و دنیا کی برکات سے مالا مال کر دے۔

خانصاحب محبوب عالم خانصاحب نے خاص تکلیف برداشت کر کے نہایت محنت سے وفد کو اپنے دولت کدہ پر جگہ دی اور آرام دیا۔ اور ہر ایک قسم کے نیک مشورہ سے مستفیض فرمایا۔ اور خان بہادر احمد دین صاحب نے وفد کے کام کا سارا بوجھ اپنے سر پر لیا۔ اور سارا دن خانہ بخانہ شرفا کے مکانوں پر ان کو اس کار خیر میں شامل ہونے کے لئے ترغیب دینے کے لئے پھرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ انکی اس قومی محبت اور دردِ دل کو دن بدن زیادہ کرے۔ اور اجر عظیم کا مستحق بنائے۔ آمین۔

بالآخر سب برادران اسلام کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ گوجرانوالہ کی مثال سے اگر سبق حاصل کریں۔ اور ایک معقول رقم چندہ مستقل اپنی ذمہ ڈال لیں۔ جیسا کہ خانصاحب محبوب عالم خانصاحب نے وعدہ فرمایا ہے۔ تو یہ مشن آسانی سے مستقل رنگ اختیار کر سکتا ہے اور صرف پنجاب کے ۲۴۔ اضلاع میں سے ہی تقریباً ہزار روپیہ ماہوار کم از کم اخراجات مشن کے لئے مل سکتا ہے۔ امید ہے کہ سب اسلامیہ انجمنیں اور لیگیں۔ اور سوسائٹیاں اس امر کی طرف توجہ فرما کر مشکور فرماویں گی۔

مراسلات

مسلمان ہمت کریں

مسلمانوں نکالو مال و زر کو
اٹھو ہمت کرو باندھو کمر کو
بڑھا اب جانبِ مغرب ہے اسلام
ذرا پشتی دو اس والا گہر کو
وہاں پھیلے گا اس سے نور توحید
یہ چمکائے گا اب دیوار و در کو
بشر یورپ کے کچھ بھولے ہوئے ہیں
نہیں پہچانتے خیر البشر کو
شبِ تثلیث کی ظلمت میں دیکھیں
کہیں توحید کے شمس و قمر کو
نہیں تعلیم قرآن سے وہ واقف
نہیں دیکھا ہے اس نور نظر کو
ہدایت کے وہ اب طالب ہوئے ہیں
تجسس میں ہیں پائیں راہبر کو
خطوط خواجہ پیغام صلح میں
خبر دیتے ہیں یہ ہر بے خبر کو
یہاں اسلام کی راہ کھل گئی ہے
دلوں میں دیکھتا ہوں میں اثر کو
صدائیں ہر طرف سے آرہی ہیں
لئے ہیں مژدۂ فتح و ظفر کو
یہاں و وکنگ کی مسجد میں ہوں بیٹھا
سحر دیکھتا ہوں بحر و بر کو
ہوئی خواجہ سے پیدا اب اخوت
وہاں کے لارڈ ہیڈلے نامور کو
اسی نسبت سے ہے سرور خواجہ
محبت سے ہیں ملتے یک دگر کو
بنی ووکنگ کی مسجد نہر جنت
بہا ئیگی یہ اب تار سقر کو
یوں ہی اب دعوت اسلام دیگا
ہمارا لارڈ ہر اک باہنر کو
یہی دعوت ادب سے اب ملے گی
ہمارے بادشاہِ دادگر کو
یوں ہی مانینگے دانایان یورپ
عرب کے ہادی و پیغامبر کو
بشارت اور یہی ہے ملنے والی
مسلمانوں ابھی شام و سحر کو
یہ خواجہ خواجہ تاشِ نور الدین ہے
ملا ہے اُس سے نور اس بہرہ ور کو
جو خواجہ مانگتا ہے اس کو دیدو
نکالو جیب سے اب سیم و زر کو
پھلے پھولے گا جب یہ باغ اسلام
تمہی کھاؤ گے پھر اس کے ثمر کو
اگر تم دست کش اسوقت ہو گے
تو پھر پچھتا کے تھاموں گے جگر کو
تمہاری عاقبت محمود ہو گی
مٹا دو اب خلاف و شور و شر کو
یہی حامل کی تم سے التجا ہے
کہ در امداد مل کر چارہ گر کو

ضروری اعلان

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

۱۔ جناب لارڈ ہیڈلے صاحب الفاروق نومسلم ممبر ہوس آف لارڈ انگلینڈ کی کتاب "مغرب کی اسلام کیطرف بیداری" زیر تصنیف ہے۔ قیمت انگریزی ۔/۱۲ اس کا اردو ترجمہ ۔/۱۲ درخواست کے وقت اردو یا انگریزی کا ضرور حوالہ دیں۔

۲۔ ماہوار رسالہ مسلم انڈیا اسلامک ریویو انگریزی جو جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری کی طرف سے اشاعت اسلام کی غرض سے ووکنگ انگلینڈ سے شائع ہوتا ہے۔ سالانہ قیمت مبلغ ۔/۱۳ کا اردو ترجمہ بصورت رسالہ ... لیکن خریداران اخبار پیغام ... اردو رسالہ مسلم انڈیا کی قیمت ... (... و ترجمہ عنقریب شائع ہو گا)

نوٹ۔ خریداران اخبار پیغام صلح اردو رسالہ کے لئے اپنا پورا پتہ و نمبر اخبار تحریر فرماویں۔

۳۔ اخبار پیغام صلح اس میں علم اخبار ... مضامین کے علاوہ خواجہ صاحب کے متعلق اسلام کے متعلق جدا اخبار شائع ہوتے ہیں ہفتہ میں تین دفعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ چھ روپیہ۔ (...)

۴۔ بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کیلئے کمیٹی مفصلہ ذیل اصحاب کی بن چکی ہے۔

(۱) جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹرایٹ لا۔
(۲) جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خانصاحب ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور
(۳) جناب نواب محمد سلیم خان صاحب رئیس ٹیری۔
(۴) جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔
(۵) جناب میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
(۶) جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب } جائنٹ سکرٹریاں
(۷) جناب شیخ رحمت اللہ صاحب . . . }

جو برادران اسلام اس فنڈ میں چندہ دینا چاہیں۔ وہ بھی مفصلہ ذیل پتہ پر روپیہ ارسال فرماویں۔

چندہ کا اعلان پیغام صلح میں ہو گا۔

تمام در خواستیں بنام

شیخ رحمت اللہ مالک انگلس ویر ہوس

اپر مال روڈ لاہور

* یہ ترجمہ ۱۱ دسمبر کے پیغام صلح میں چھپ چکا ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھلی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ...)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱	لاہور یکشنبہ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۲ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری	نمبر ۶۹

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

انڈین سول سروس میں کم عمر افسر (لندن ۱۶ دسمبر) ڈاکٹر ریجنالڈ میکن نے جو آکسفورڈ کے رہنے والے ہیں سفنکس کلب کی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پبلک سروس کمیشن نے اف ان آکسفورڈ یونیورسٹی سے دریافت کیا۔ کہ کیا وہ کوئی ایسا نصاب تجویز کریں گے۔ کہ جس کے بعد خاص طور پر منتخب شدہ افسروں کو ڈگری مل سکے اور وہ اپنی ملازمت بجائے ۲۴ سال کی عمر میں شروع کرنے کے ۱۸ یا ۱۹ سال کی عمر میں شروع کر دیا کریں۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ آکسفورڈ یونیورسٹی ایسا کرنے کو تیار ہے۔

ٹرکی میں جرمن فوجی افسروں کا تقرر (قسطنطنیہ ۱۶ دسمبر) جمال بے عثمانی عسکری کے پہلے کمانڈر کو وزیر تعمیرات مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور انہوں نے اپنا کام جنرل لیمن وان سینڈرس کے سپرد کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نے فرانسیسی۔ روسی اور برطانوی سفیروں کو یقین دلایا ہے۔ کہ جنرل سینڈرس کے اختیارات صرف مسائل فن حرب اور جنگی تعلیم تک محدود رکھے جائیں گے۔ اور قلعوں کی حکمرانی۔ مارشل لا۔ فوجی عدالت کے معاملات اس کے اختیار سے باہر ہونگے۔ اور ان کا تعلق براہ راست وزیر جنگ سے ہوگا۔

یونان اور ایجئین کے متعلق برطانیہ کی تجاویز (لندن ۱۶ دسمبر) پیرس اور روم میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ نے دول کے آگے یہ تجویز پیش کی ہے کہ (۱) جزائر ایجئین جو اس وقت یونان کے قبضہ میں ہیں۔ اس شرط پر اس کے پاس رہنے دیئے جائیں۔ کہ وہ ان کی قلعہ بندی نہ کرے۔ اور نہ ہی ناجائز سامان منگوائے مگر امبروس اور ٹینیڈوس ٹرکی کے حوالہ کئے جائیں (۲) یونان کیلئے البانیا کو خالی کرنے کی میعاد بڑھا دی جائے۔ کیونکہ کمیشن حد بندی وقت مقررہ پر کام کو ختم نہ کر سکیگی (۳) جب اٹلی وہ جزائر جو اس کے قبضہ میں ہیں ٹرکی کے حوالہ کرے۔ تو اس سے ان کی آزادی کا وعدہ لیا جائے۔ (رائجس کی خبر) دولت برطانیہ نے جزائر ایجئین اور جنوبی البانیا کی حد بندی کی میعاد کے بڑھانے کی بابت جو رپورٹ کی تھی۔ اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اور فرانس نے سرایڈورڈ گرے کی رائے سے اتفاق کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

کان کے پھٹنے کا مہلک حادثہ (نیوکیسل کولوریڈو ۱۸ دسمبر) وکٹن نامی کان کے پھٹنے سے ۳۸ آدمی ہلاک ہو گئے۔ صرف ۲ آدمی زندہ بچے۔ مرنیوالوں میں سے بعض سٹرائیک سے منہ موڑ کر کام پر واپس آگئے تھے۔ اگرچہ ابھی تک سٹرائیک کا فیصلہ نہ ہوا تھا۔

اولڈہم میں فساد (لنڈن ۱۷ دسمبر) کل شام کو اولڈہم میں ایک قابل یادگار وقوعہ ہوا۔ تیس ہزار آدمیوں کا ایک گروہ اس بات سے بہت غصہ و خفگی کی حالت میں تھا۔ کہ مسٹر میک کینا نے اس وفد کو ملنے سے انکار کر دیا۔ جو کہ اولڈہم کے ایک کتب فروش کے قاتل کی سزا میں التوا کا ملتجی تھا انہوں نے پولیس پر پتھر پھینکے اور کھڑکیوں کو توڑ ڈالا۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

پرنس آف ویلز کے ہندوستان آنیکی افواہ (کلکتہ ۱۶ دسمبر) ہمبئی میں پرنس آف ویلز کے ہندوستان آنے کی جو افواہ مشہور ہو رہی ہے۔ یہ ابھی تک ایک عاقلانہ پیش بینی کا نتیجہ ہے۔ جس کا ظہور میں آنا ناممکنات سے نہیں مگر دہلی کے سرکاری دفاتر سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو اس بارہ میں کوئی خبر نہیں۔

میسرز وزیر حسن اور محمد علی صاحبان کا بمبئی میں استقبال (بمبئی ۱۶ دسمبر) آیندہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۳ء کو بمبئی میں انجمن ضیاء الاسلام کی سرپرستی میں ایک عام جلسہ منعقد ہوگا جس میں مسٹر وزیر حسن آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ اور مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ کے استقبال کی تجاویز پر غور کیا جائیگا۔

تاریخ ریاست ہائے ہندوستان (حیدرآباد ۱۶ دسمبر) حضور نظام نے امپیریل پبلشنگ کمپنی لاہور کو اجازت دے دی ہے کہ تاریخ ریاست ہائے ہندوستان کی جس جلد میں ریاست حیدرآباد کا ذکر ہو۔ اس کے سرورق پر ریاست کا سرکاری نشان چھاپ دیا جائے۔

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی تاریخہائے اجلاس میں اضافہ کی درخواست (پشاور ۱۶ دسمبر) چونکہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی تاریخوں میں ایک روز کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے مسلمانان صوبہ سرحدی جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب سے یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس کی تاریخوں میں بھی ایک روز کا اضافہ کر دیں۔

کریڈٹ بنک کے منیجر کی گرفتاری (بمبئی ۱۸ دسمبر) آج جعفر یوسف صاحب منیجر کریڈٹ بنک کو ایک لاکھ روپیہ غبن کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

ایمپائر آفس میں بم لیٹر (کلکتہ ۱۷ دسمبر) آج صبح دفتر اخبار ایمپائر میں ایک آتش گیر لفافہ بذریعہ ڈاک موصول ہوا۔ جو زمین پر گرنے سے جل اٹھا۔

پبلک سروس کمیشن (کلکتہ ۱۷ دسمبر) آج پبلک سروس کمیشن نے لارڈ سلنگٹن کے زیر صدارت بنگال کے محکمہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے چار آدمیوں کی شہادت لی جن میں سے پہلے گواہ مسٹر ہارنل ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بنگال نے کہا کہ یہ صحیح نہیں کہ انگلستان میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے کافی اشتہار نہیں دیا جاتا۔ بلکہ افسروں کے کمیاب ہونے کی وجہ صرف یہ ہے کہ تعلیم کے کام میں بہت کم لوگ داخل ہونا چاہتے ہیں۔

بنگال میں مزید ڈاکہ زنی (کلکتہ ۱۸ دسمبر) گذشتہ چند روز میں ڈاکہ زنی کی دس تازہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک میں قتل کا واقعہ بھی ہوا۔ چار ڈاکے فریدپور میں پڑے اور ایک ایک باںکورہ۔ بردوان۔ راجشاہی۔ بینا۔ جیسور اور جل پائیگوڑی میں۔ موخرالذکر جگہ میں ڈاکوؤں نے گھر والوں کو سخت زد و کوب کیا۔ جن میں سے ایک ڈاکوؤں کے واپس جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی زخموں کے باعث راہی ملک عدم ہوا۔ تمام ... کا اندازہ دو ہزار روپے تک کیا جاتا ہے۔ ڈاکوؤں میں ہندو اور مسلمان شامل تھے کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

عربی اخبارات اور ممالک اسلامیہ

ٹرکی کو جدید قرضہ کی خواہش۔ دولت عثمانیہ کیلئے رفعت بے نے عثمانی بنک سے تیس لاکھ پونڈ کے جدید قرضہ کے لئے مشورہ شروع کر دیا ہے اور امید ہے۔ کہ ٹرکی اس خواہش میں کامیاب ہوگی۔

دردانیال کی سرنگیں بند۔ دردانیال کی سرنگوں کے بند کرنے کا حکم نافذ کر دیا گیا ہے۔

اصلاحات آرمینیا۔ آرمینیا کی اصلاحات کے متعلق جرمنی اور روس کی جن تجاویز کو دولت عثمانیہ نے مسترد کر دیا تھا۔ معلوم ہوا۔ کہ ان کے منوانے کیلئے بہت زور ڈالا جا رہا ہے اور روسی سفیر دوسرے سفراء سے اس بارہ میں تمام دن گفتگو کرتا رہا ہے۔ اور وہ عنقریب ٹرکی سے اس بارہ میں گفت و شنید کریگا۔

اصلاحات اناطولیہ۔ جاوید بے نے طان کے نامہ نگار مقیم برلن سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اناطولیہ کے بارہ میں باب عالی روسی مداخلت کو پسند نہیں کر سکتا۔ اور اس کو اس سے قطع تعلق کی دھمکی دینا فضول ہے۔

سفراء دول اور اصلاحات آرمینیا پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ٹرکی پر روس اور جرمنی کی تجاویز کو ماننے کے لئے زور ڈالا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق مزید خبر یہ ہے۔ کہ سفراء دول نے باب عالی کو ان تجاویز کے قبول کر لینے کے لئے بہت کچھ کہا۔ مگر ٹرکی ابھی تک اپنے ارادہ پر قائم ہے۔

البانیہ کی حد بندی۔ دول نے البانیا کی جنوبی حدود کے متعلق جو تجویز کی ہے۔ یونان اس کے سخت خلاف ہے اور اس کو اپنی سیادت کے سخت مضر خیال کرتا ہے۔

ترکی سپاہیوں کی معافی کی درخواست۔ شام کی تار ایجنسی کو یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ یونان نے ٹرکی سے ان سپاہیوں کی معافی کی درخواست کی ہے۔ جو ترکی لشکر سے بھاگ کر یونان سے جا ملے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ باب عالی نے اس تجویز کو نامنظور کیا ہے۔

اصلاح آرمینیا کے متعلق آخری خبر باشندگان آرمینیا اور عرب دونو اصلاح کے خواہشمند ہیں۔ باشندگان اپنی خواہش میں کسی قدر کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ کیونکہ دول ان کے ساتھ ہے۔ اور حکومت نے اس بارہ میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آرمینیا کو بجائے چھ صوبوں کے دو صوبوں پر مشتمل کیا جائے اور ان کا انتظام دول کے ہاتھ میں رہے مگر عربی اخبارات اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ ٹرکی اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔ اور دول کا اس سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

آسٹریا کا بائیکاٹ۔ چونکہ آسٹریا سرویہ کے خلاف ہے۔ اس لئے مشہور ہے۔ بلغاری اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ سرویا کے دلوں میں آتش غیظ و غضب مشتعل ہو رہی ہے اور عجب نہیں۔ اگر بہت جلد آسٹروی مال کا بائیکاٹ عمل میں آ جائے۔

عربوں کا اتحاد اور مسئلہ عربیہ آج کل شام کے عرب بہت ترقی کر رہے ہیں۔ اور باہمی اختلافات کو چھوڑ کر اتحاد کے درپے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج کل مسئلہ عربیہ کو اہمیت کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے اور جزیرہ کے جنوبی حصہ کی اصلاح کی عام طور پر خواہش پائی جاتی ہے۔ اور خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر ممالک عثمانیہ میں ذرا سی خرابی بھی واقع ہوئی۔ تو جرمنی ملک ایشیائے کوچک پر حملہ آور ہوگا۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۶۹

مسلمانوں میں بیداری کے آثار

قدرت نے انسان کو جس طرح مختلف اعضاء و قوتیں اور طاقتیں دیکر ذی روح ہستی بنایا ہے۔ اسی طرح اُس نے اُس کو کارکن بننے کیلئے ہمت و جرأت سے ہم بینے کے موقعے بھی عطا فرمائے ہیں اور جب انسان اپنی طاقتوں سے کام لیتا ہے۔ اپنے قوائے ظاہری و باطنی و ذہنی قوتوں کو کام میں لاتا ہے اور اُنکے ذریعہ اپنے اور ابنائے جنس کی بہبودی کی راہیں تلاش کرتا ہے تو اکثر کامیابی اور بامرادی کا وارث قرار پاتا ہے۔

دنیا میں مختلف صنعتوں اور حرفتوں سے نوع انسان نے نفع رسانی کی سبیل اسی ذریعہ سے حاصل کی ہے۔ اور جہاں کہیں ان امور کو ذہن نشین رکھکر حرکت کی جاتی ہے۔ استقلال اور ہمتِ مردانہ سے کام لیا جاتا ہے۔ کامیابی و دوڑ کر مصافحہ کرتی ہے۔ اور در اصل ایسا ہونا بھی چاہیئے کیونکہ قدرت نے انسانی ہستی کو قوائے ظاہری و باطنی اور مختلف قسم کی طاقتیں عطا ہی اسلئے دی ہیں۔ کہ اُن سے کام لیا جائے۔

مسلمانو! اپنی گذشتہ عظمت اور شان و شوکت اس وقت تک افسانہ ہے۔ جبتک موجودہ زمانہ کے مسلمان اپنے سلف صالحین کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے حرکت نہ کریں۔

گو سطحی خیالات رکھنے والے حضرات یہ سمجھ بیٹھے ہوں۔ کہ مذہبی زندگی حاصل کرنے سے انسان بیکار رہ جاتا ہے اور اُس کے سینہ میں تعصب کی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اسلامی تاریخ کی ورق گردانی کرنے والے اور واقعات حقہ پر انصاف کی نظر ڈالنے والے اس امر کے ساتھ ایک لحظہ کے لئے بھی اتفاق نہیں کرینگے۔ کیونکہ اس میں اُن کو اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ سرزمین عرب کے بادیہ نشین جب مقدس اسلام کی تحریک سے خواب غفلت سے بیدار ہوئے خدا پرستی اور اسلام کی محبت سے اُن کے سینے بھر گئے۔ تو دنیا میں اُنہوں نے نہ صرف توحید کا ڈنکہ بجایا۔ بتوں کی غلامی اور شجر حجر پرستی سے نوعِ انسان کو نجات دی بلکہ ہر ایک قسم کے ناپاک ۔۔۔ تباہی و بربادی کے افعال کا استیصال کرنے کے لئے پوری کوشش کی اور سچی دلی جد و جہد کی۔ جس کا اثر یہ ہے۔ کہ آج کئی کروڑ انسان خدا تعالیٰ کی توحید کے شیدائی پائے جاتے ہیں

گو یہ سچ ہے۔ کہ اس وقت کے مسلمانوں میں سلف صالحین جیسی ہمدردی اور ایسا اسلامی جوش موجود نہیں ہے۔ بلکہ اُس کے بجائے کئی قسم کے امراض نے اُن کو بالکل پست ہمت اور بزدل بنا دیا ہے۔ اور یہ صورت ایسی خطرناک ہے کہ اگر اس کا علاج نہ کیا گیا۔ تو خدا پرستی کا نام و نشان مٹنے کے آثار پیدا ہو جائینگے کیونکہ جو امور سلف کے نزدیک قابلِ قدر تھے۔ جن کے لئے اُنہوں نے اپنا خون پانی ایک کر دیا تھا۔ بدقسمتی سے اُن امور میں ہی حلف غفلت کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس غفلت کا نتیجہ اچھا نہیں ہو سکتا۔

کہتے ہیں کہ زمانہ سے بڑھ کر کوئی کارگر اور زبردست تازیانہ نہیں ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے پے در پے خاص خاص مصائب اس زور شور سے مسلمانوں پر نازل ہونی شروع ہوئیں۔ کہ جن سے مسلمانوں میں خواب غفلت سے ذرا کروٹ بدلنے کا خیال پیدا ہوا ہے۔ اور اب قومی درد محسوس کرنے والے کسی قدر مسلمان نظر آنے لگے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ احساس روبہ ترقی ہو اور مسلمان قرآنی ارشادات اور نبی کریم صلعم کے طرز عمل کو حضرِ طریقت عملی طور پر یقین کرنے لگیں۔ تا کہ اُن کی اُس بیداری میں جس کے آثار پائے جاتے ہیں جان پڑ سکے۔ اور وہ ایک ننھے یا چھوٹے پودہ کی طرح ترقی کرے۔ اور ایکدن جوانی کی بہار دکھا سکنے کے لائق ہو سکے حضرت نبی کریم رؤف الرحیم کے بتائے ہوئے گُر اور فرمائے ہوئے طریق ہی زندگی کو سنوارنے کے ذرائع ہیں۔ یہی وہ آبِ حیات ہے۔ کہ جس کے لبوں سے لگا اُسکو دنیاوی کامیابی اور سچی راحت اور عقبیٰ میں سرخروئی کا تمغہ ملنے کا حق حاصل ہو گیا

یہ بات حسن عقیدت کی بنا پر نہیں کہی جاتی ہے۔ بلکہ یہ امر واقعی ہے اور یہ ایک مجرب نسخہ ہے۔ جس کا مفصل ثبوت تاریخ کے اوراق میں مسطور ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ۔۔۔ [illegible]

امراض اور جسمانی بد اعتدالی سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ جس نے اس جام شیریں کو نوش کیا۔ وہ جاہل سے عالم و مدبر اور فاضل بن گیا جس مقدس انسان کی مبارک تعلیم نے بادیہ نشینوں کی کایا پلٹ دی اور اُن کو کچھ سے کچھ بنا دیا۔ اُن کی تمام نحوست دُور ہو گئی۔ کیا اُس کی تعلیم پر عامل ہو نیسے اس قدر فوائد سے محروم رہنے کے خاص وجوہات ہونے کا کوئی نشان موجود ہے۔ جس کے باعث مسلمان اپنے مقدس ہادی کے اقوال و افعال کو ترک کر بیٹھے ہیں۔ یا اُن کی ادائیگی میں غفلت اور لاپرواہی کر رہے ہیں؟ ہم تو جہاں تک غور سے کام لیتے ہیں ہم کو ایسے امور ہرگز نظر نہیں آتے بلکہ یہ سمجھ میں آتا ہے۔ کہ جس کی مبارک تعلیم جاہلوں میں زندگی کی روح پھونک سکتی ہے اور اُن کو دُنیا کا فاتح مدبر اور عالم و فاضل بنا سکتی ہے۔ وہ اُن پر بہتر سے بہتر اثر کر سکتی ہے۔ کہ جو مروجہ علوم و فنون کے حاصل کرنے سے ایک حد تک صیقل شدہ سینے رکھتے ہیں۔

مسلمانو! خوب یاد رکھو! اور دل کے کان کھول کر سنو! کہ سچی خوشحالی کا وارث انسان جبھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب وہ صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہو کر عملی طور پر اس کی تصدیق کرے۔

حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی ہمدردی اور نوع انسان کے اصلی خیر خواہ ہونیکا نہ صرف قرآن کریم گواہ ہے۔ بلکہ واقعات نے ثبوت دیا ہے کہ آپ سے بڑھ کر کسی نبی نے نوع انسان سے ہمدردی نہیں کی۔

ایسے مبارک اور قابلِ قدر ہمدرد کامل اور مکمل پیشوا کی پاکیزہ تعلیم اور نفیس اُسوۂ حسنہ کے ہوتے ہوئے خصوصًا ایسی حالت میں کہ مروجہ تعلیم نے ایک حد تک ہم کو اس تعلیم سے استفادہ کرنے کے قابل بنا دیا ہو۔ اگر عمل درآمد نہ کریں تو تُف ہے ہماری مسلمانی اور دعوئے اسلام پر۔

مسلمانو! قرآن کریم اور مقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں کوئی بات نہیں ہے۔ کہ جس کے باعث تم اُس سے دور و مہجور نظر آتے ہو اور اپنی ہستی کو خسران مبین کی جانگدازکھٹی کی طرف لے جا رہے ہو۔ سیاست کے بہترین اسباق اور راز سمجھانے عدل و انصاف کے طریق بتلانے۔ وفاداری کے جوہر دل سے آراستہ کرنے بیوی بچوں۔ یاروں اور دوستوں۔ حاکموں محکوموں اور غیر مذاہب والوں سے غرضیکہ ہر قسم کے اخلاقی تمدنی معاشرتی ۔۔۔ وغیرہ وغیرہ امور سے آگاہی بخشنے کے سامان قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں موجود ہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں کہ جسکی وہاں کمی ہو یا جس میں ہم کو کسی غیر کا دستِ نگر ہونا پڑے۔ قرآن کریم نے ہم کو کسی دوسرے کا ان امور میں محتاج نہیں رکھا۔ مگر افسوس کہ ہم خود اُس جیسا بےبہا خزانہ رکھنے کے باوجود اُس سے چشم پوشی کر کے مفلس و قلاش ہو کر در بدر ٹھوکریں کھانے لگیں۔ اے کاش! کہ ہم مسلمانوں میں جو آج کسی قدر بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ وہ دن بدن ترقی کرتے اور ہم کو اس راز سے واقف کرتے۔ کہ تحقیقی بھلائی کا سرچشمہ مقدس اسلام ہے اور سب طرح کی برکت اور فلاح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر فدا ہونے میں ہے۔ اور اُس کو عملی طریق پر یقین کرتے نہ کہ زبانی بیان کرنے تک محدود رکھتے۔ تاکہ ہم میں خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنیکی قوت پیدا ہوتی اور ہماری یہ تھوڑی سی بیداری ہم کو خوابِ غفلت سے اچھی طرح جگا دیتی اور ہم میں ایسے راہ پر قدم اُٹھانیکی عام طور پر حرکت پیدا ہوتی کہ جو حضرت محمد صلعم نے اپنے عملی نمونے سے بتا کر ہم کو چلنے کی ہدایت فرمائی ہے جس کی وجہ سے ہمارا نام خیر الامم رکھا گیا ہے۔

اے مقدس انسان محمد رسول اللہ صلعم کی نام لیوا قوم! تو نے اگر بیدار ہونے کا ارادہ کیا ہے۔ تو اُٹھ اور خوابِ غفلت کے لحافوں کو اُتار کر پھینک دے۔ اور اپنے قومی وقار کے قائم کرنے کے لئے کھڑی ہو جا۔ اور خدا کے پیارے رسول اور اپنے حقیقی پیشوا کے ہر قول و فعل کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنا۔ تا کہ خدا تجھ سے راضی ہو۔ اور تو دنیا میں اُس کی رحمت کا مجسم نشان سنین ماضیہ کی طرح بن جائے۔

سب سے زیادہ گندہ اور گھنونا کام

شرک سے بڑھ کر کوئی گندہ اور گھنونا طریق اور رویہ نہیں جو خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے مشرک نہ صرف انسانیت کی حقیقت سمجھنے میں کوتاہی کرتا ہے بلکہ مخلوق اور خالق میں تمیز کرنے کی عقل بھی نہیں رکھتا۔ اے عزیز! موت کا کوئی اعتبار نہیں۔ کہ کس وقت آ موجود ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تیری حرکات تجھکو مشرکوں کے زمرے میں داخل کر دیں تجھ کو اپنی زندگی میں بہت احتیاط سے اور پھونک پھونک کر قدم رکھنا لازم ہے۔ یاد رکھ کہ مشرک سے خدا بیزار ہے اور اُس ۔۔۔ [illegible]

رسولوں کا کام

خوب یاد رکھ کہ دنیا میں خدا کا کوئی ایجنٹ نہیں ہو سکتا۔ اُس کی طرف سے جو رسول۔ پیغامبر۔ نبی منی وغیرہ آتے ہیں۔ وہ اُس کے عاجز بندے ہوتے ہیں اُن کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اُسکے احکام اُس کے بندوں تک پہنچائیں۔ اور خلقِ خدا سے سچی ہمدردی کر کے اُن کو اُس بے چون و بے چگون پر سچے دل سے ایمان لانے اور اُس کے فرمانبردار بندے بننے کی ہدایت کریں۔ جب تجھ کو اپنے زمانے میں کوئی ایسا انسان نظر آئے تو تو اُس کی اُس بات کو جو وہ محض تیری بھلائی کیلئے کہتا ہے۔ مان لے۔ اکڑ بازی اور کبر و غرور میں آ کر اُس کے کہے کو رد نہ کر۔ ورنہ یاد رکھ۔ کہ اس کا خمیازہ تجھ کو بہت بُرا بھگتنا پڑے گا۔

اسلام کا خدا

مقدس اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے۔ کہ جو زندہ اور جیتا جاگتا ہے۔ وہ جس طرح دیکھتا ہے۔ اسی طرح سُنتا اور بولتا بھی ہے۔ اُس میں جو طاقتیں پہلے کسی زمانہ میں تھیں وہ اب بھی موجود ہیں۔ وہ دُعاؤں اور عاجزانہ صداؤں کو سُنتا۔ اور مناسب جواب دینے کی قدرت رکھتا ہے اگر تو صادق دل سے اُس پر ایمان لا کر اُس کے حضور گڑگڑائیگا۔ تو وہ تیری عاجزانہ التماس اور دُعا کا ضرور تجھ کو جواب دیگا سالک کے لئے دو صورتیں اس میں موجود ہیں۔ ایک تو یہ کہ دُعاء جلد قبول ہو جاتی ہے جس کام کے لئے کی جائے۔ دوسرے یہ کہ اُس کے متعلق جو کچھ ارادہ الٰہی ہوتا ہے۔ اُس سے ایک خاص رنگ میں بذریعہ خواب یا کشف آگاہی دیجاتی ہے

سب سے زیادہ بدقسمت

وہ ہے۔ جس نے کسی خدا کے فرستادہ کا زمانہ پایا اور اُس کی تبلیغ کے سُننے اور اُس پر عمل درآمد کرنے سے محروم رہا ہے۔ ایسے ہی وہ بھی بدقسمت ہے۔ کہ جس نے کسی رسول خدا کا وقت پایا اُس کی سُنی اور اُس پر ایمان لایا۔ مگر پھر بھی رسول خدا کی آمد کی اصل غرض کے سمجھنے سے غافل رہا۔ خود غرضی اور نفسانیت کے پھندے میں پھنسکر نہ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا۔

ایمان بغیر عمل

خدا رسیدہ حضرات کہتے ہیں۔ کہ ایمان بغیر عمل کے مردہ ہے۔ اگر ایمان ہوا اور عمل نہ ہو تو جس طرح ایمان مردہ ہے۔ اسی طرح عمل ہوا اور ایمان نہ ہو۔ تو عمل سے کچھ فائدہ متصور نہیں ہو سکتا۔ مومن وہ ہے۔ جو ایمان بھی رکھتا ہو اور عمل بھی کرتا ہو۔ اے پڑھنے والے! تو ایمان کی عمل سے آبیاری کرنے سے کبھی غفلت نہ کر۔ تا کہ خدا تجھ سے راضی ہو۔ اور تیرا ایمان تجھ کو فائدہ پہنچانے کا ذریعہ بنے۔

کامل انسان

حضرت نبی کریم صلعم سے بڑھ کر کوئی انسان کمالات میں آج تک ظاہر نہیں ہوا۔ آپ کی تعلیم میں یہ تاثیر موجود ہے۔ کہ جو اُس پر عمل درآمد کرتا ہے۔ اُس میں زندگی کی رُوح پیدا ہو جاتی ہے جس طرح آپ کا یہ معجزہ تھا۔ کہ آپ اُمّی ہو کر علم حکمت بے نظیر تھے، اسی طرح آپ کا ہر ایک سچا خادم اور یکتا تابعدار اسی رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ آپ کی کامل پیروی کرنے والا خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور اُس کے کل گناہ اور خطائیں بخشی جاتی ہیں عیسائی صاحبان جناب مسیح کی فدائی ثابت کرنیکی فکر میں رہتے ہیں۔ مگر نبی اقدس صلعم کا کمال یہ ہے کہ آپکی کامل پیروی سے انسان مسیح جیسا بن سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اسکا کامل ثبوت تھے۔ مبارک ہے وہ انسان جو نبی کریم صلعم کی اس عظمت کی طرف توجہ کرے۔ کیا ہی عمدہ قول ہے کسی کا ۔۔۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

مرتبہ کمال و ذہن ہے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو! مسیح زمان ہے۔

اطلاع دربارہ اُردو مسلم انڈیا ماہوار

بعض احباب اُردو مسلم انڈیا کے لئے بےچین ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ خریداری کے لئے اتنی کم درخواستیں آئی ہیں کہ جن کو دیکھکر اتنا بڑا کام شروع کرنیکا حوصلہ کرنا دشوار ہے۔ بعض احباب رسالہ خریدنا تو چاہتے ہیں مگر تا حال کوئی درخواست خریداری نہیں آئی۔ ایسے احباب کو واضح ہو کہ بلا درخواست پیشگی اول تو رسالہ کا اجرا مشکل۔ دوم یہ معلوم ہونا مشکل۔ کہ کون کون سے احباب بلا درخواست وی پی لے لیں گے۔ کیونکہ یہ پرچہ بلا وصولی قیمت پیشگی کسی کے نام جاری نہ ہوگا ۔۔۔ [illegible] رسالہ شائع کیا جاوے۔

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

خواجہ صاحب کا خط بنام احمدی جماعت

احمدی جماعت کو مبارک

سفید پرندوں کا کشف پورا ہوگیا

ایک دعا کی درخواست

برادران۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کو مبارک آج حضرت امام مغفور علیہ السلام کا کشف پورا ہوگیا۔ اب خدا کی مصلحت اگر مجھے "پس بھی" آمدے تو ایک طرف حضرت ؑ کا کشف پورا ہوگیا۔ دوسری طرف میں عہدہ برآ ہوچکا۔ یہ جو کچھ ہوا محض خدا کے فضل سے ہوا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ عین اسوقت جب پیسہ اخبار کے اڈیٹر نے ماسوا مخالفین سلسلہ عالیہ مجھ پر ایک ذاتی کاوش کی وجہ سے ایک حد تک اس کے سفر انگلستان کا باعث تھی بلاوجہ حملے کرنے شروع کر دیئے۔ خدا تعالےٰ نے فتوحات کا دروازہ کھولدیا ایک ہی ہفتہ میں لارڈ موصوف کے اعلان کے بعد چار اور اعلےٰ طبقہ کے لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔ (جنکے نام ہم گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں درج کرچکے ہیں۔ پیغام) ان کے علاوہ ایک اور نوجوان ہیں جنھوں نے قبول اسلام تو کرلیا ہے۔ لیکن اعلان ابھی نہیں کیا۔ آئندہ جمعہ اگر خدا کو منظور ہوا۔ تو تزک و احتشام سے ہوگا۔ لارڈ موصوف کے چار فرزند نرینہ ہیں جو ابھی کم عمر ہیں اپنے باپ کی تو اولاد ہی ہیں لیکن مجھ سے بھی حد درجہ کی محبت اور اُنس رکھتے ہیں۔

دعا۔ ایک اعلےٰ سے اعلےٰ طبقہ کی خاتون جس کے متعلق مفصل میں نے حضرت کو لکھدیا ہے۔ وہ کل میرے [illegible] میں مہمان تھی۔ دو پونڈ [illegible] کی چاہ پینے آئی۔ اُس نے اسلام قبول کرلیا ہے اور اپنے حلقۂ خاص میں ابھی اعلان [illegible] اُسے پرواہ نہیں۔ اس کے آگے بھی تین چار بچے ہیں۔ اُن کا اٹھان بھی اسلام پر ہے۔ لیکن اس کا خاوند پسند نہیں کرتا کہ اعلان ہو۔ [illegible] بھی نہیں۔ [illegible] ہے۔ اس لئے سب احباب [illegible] دعا کریں۔ دیکھو گے بھی آپ لوگوں کی دعائیں کام کرگئیں چند ہی ہفتے ہوئے کہ لارڈ موصوف کو قبول اسلام کے بعد اعلان میں [illegible] تھا۔ جیسا کہ میری ایک گذشتہ چٹھی میں درج تھا۔ جو روکات پہلے تھے وہ اب بھی موجود ہیں۔ لیکن میں نے آپ لوگوں سے اور خصوصاً حضرت سے التجاء دعا کی پھر دیکھا دعا کا اثر کیا ہوا؟ اسوقت کل دنیا میں غلغلہ پڑ گیا ہے۔ اور لارڈ موصوف مرد میدان بن کر دنیا کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہے وہ اس ہمت اور جرأت کا انسان ہے کہ وہ انگلستان میں اسلام کا پھیلانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ وہ میرے ساتھ میز پر بیٹھکر برابر قلم چلاتا ہے۔ آج کس کثرت سے مضامین اسنے اخبارات میں لکھے کہ وہ کیوں مسلمان ہوا؟ اور بالمقابل کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ یہ چند ہفتہ کے اندر جو تبدیلی ہوئی اس کی نظر آپ سب کی دعائیں ہیں۔ اس مغربی دنیا میں جو عورت سے کام نکلتا ہے۔ وہ مرد سے نہیں نکلتا۔ اس لئے دعا کرو کہ لارڈ موصوف جس طرح [illegible] طبقہ ذکور میں کام کرینگے۔ اسی طرح خدا اس لیڈی موصوفہ کو فرقہ اناث کے لئے مامور کرے۔ یہ خاتون نہایت ہی ذکی الطبع ذہین اور سمجھدار ہے اور بہت ہی مفید ہو سکتی ہے اس لئے بہت جلد دعا کرو آپ لوگ اندازہ ہی نہیں کر سکتے کہ لارڈ موصوف کس قسم کی موہبت رحمان ہے۔ ایک زبردست اہل قلم ذی وجاہت۔ اعلےٰ حیثیت اور پھر پرجوش اور سوائے اس کے کوئی اور شغل نہیں رات دن اشاعت اسلام کا شوقین اور فکر مند ہے۔

اس لئے ملکر دعا کرو۔ اور بہت دعا کرو۔ کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اور میں تو کام کرتے کرتے میرا خدا جانتا ہے چور ہوگیا ہوں۔ میری بدقسمتی سے ابھی تک چودہری فتح محمد کو آرام نہیں اسقدر ڈاک جواب کے لئے پڑی ہوئی ہے۔ کہ مجھے خطرہ ہے۔ کہ لوگ مجھ سے بدظن ہی نہ ہو جائیں۔ اور یہ خطوط ان کے ہیں جن کو اسلامک ریویو پڑھکر اسلام کے متعلق ہمت کرو۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو فوراً بھیج دو

کمال الدین از مکان رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے

ایک اور انگریز کا خط لارڈ ہیڈلے کے نام

جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر قادیان کے نام جو خط جناب خواجہ صاحب نے ولایت سے بھیجا ہے اس میں علاوہ ان باتوں کے جو گذشتہ اخبار میں درج ہوچکی ہیں۔ لارڈ ہیڈلے کے ایک دوست کا اصل خط بھیجا ہے۔ جس کا ترجمہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اور وہ حسب ذیل ہے :۔

ڈیر لارڈ ہیڈلے

دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی آپ کو قبولیت اسلام کا اعلان کرنے کی جرأت پر مبارک باد دیتا ہوں۔ میں یہ معلوم کرنے کا خواہشمند ہوں۔ کہ آپ کو کتنے خطوط اس بارہ میں وصول ہوتے ہیں جن میں آپ کو جہالت سے متہم کیا جائیگا۔ میں نے دلی خوشی سے اسلامک ریویو کو پڑھا جو کہ آپ نے اور مسٹر کمال الدین نے مجھے مہربانی فرماکر دیا تھا . . . . میں نے اسلامک ریویو کو اپنے [illegible] کے پاس بھیجدیا ہے۔ گو وہ خود اگناسٹک ہے لیکن [illegible] خوبیوں کا معترف ہے جو اس مذہب نے شراب خوری اور قمار بازی کے قلع قمع کرنے میں برتی ہیں۔ ساتھ ہی میں نے اس سے التجا کی ہے۔ کہ ریویو کا مطالعہ کرکے اس کے مضامین کے بارے میں اپنا عندیہ ظاہر کرے۔ اور اگر کوئی بات اس میں تشریح طلب ہے۔ یا قابل بحث ہے تو اسپر معقولیت سے بحث کرے۔ ۷ تاریخ کے ڈیلی مرر نے آپ کے جملہ حالات مع آپ کی تصویر کے دو دن بعد ہی دے دیئے ہیں۔ میں عنقریب اسکی کاپی آپ کو بھیجونگا۔

مراسلات

ایک قابل رشک نمونہ

خطاب یافتگان توجہ کریں

خانصاحب مولوی محبوب عالم صاحب پنشنر سپروائزر گوجرانوالہ میں ایک نہایت ہی پرجوش باخلاص نیک صالح مسلمان ہیں۔ آپ بظاہر اودھ بڑھے ہیں لیکن دل بہت جوان اور ہمت بہت عالی ہے۔ آپکی حرکت سے اسلام کے عشق کی خوشبو آتی ہے آپ سلسلہ احمدیہ کے نہایت مداح اور خیرخواہ اور خدمت گذار ہیں۔ آپ نے دو سال ہوئے پنشن حاصل کی۔ اُنہی بجائے ادہر اُدہر مارے پھرنے کے یا کسی ریاست میں ملازمت تلاش کرنے۔ یا اپنے شہر میں آنریری مجسٹریٹی حاصل کرنیکی کوشش کرنے کے۔ جو کہ بدقسمتی سے ہمارے ملکی بھائیوں کی عموماً عادت ہوچکی ہے۔ اس آزادی کو غنیمت سمجھا اور اپنا مال جان اور وقت عزیز اپنے پیارے مذہب اسلام کی خدمت میں لگانی ٹھان لی۔ تاکہ شاید کوئی عمل اس بقیہ چند روزہ خالی زندگی کا ہی بارگاہ خداوندی میں قبول ہوکر آئندہ کے لئے مخلصی کا موجب بنے۔ اور اس مخلصانہ خدمت میں ایسے محو ہوگئے ہیں کہ اپنی ذات کو بالکل ہی بھلا دیا ہے۔ ہم نے جو حالت انکی دیکھی وہ قابل رشک ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ باقی برادران کے استفادہ کے لئے درج اخبار کی جاوے۔

ہفتہ کے سات دن ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک دن جمعہ کو اسلامی تعطیل ہوتی ہے۔ چھ دن باقی رہے۔ ان چھ دن کے لئے آپنے شہر کو چھ حصوں میں تقسیم کرلیا ہوا ہے۔ ہر ایک دن میں خواہ اندہی ہو یا بارش سردی ہو یا گرمی خانصاحب اس بوڑہی عمر میں اس حصہ شہر میں جو کہ اس دن کے لئے مقرر ہے۔ ضرور گشت لگاتے ہیں۔ اور ہر ایک گھر سے آٹا۔ دانا پیسہ جو کچھ مل جاوے بھیک مانگ کر جمع کرتے [illegible] کے رجسٹر [illegible] گلیوں کا چکر لگاتے ہیں۔ تو شام کو بازار کا۔ غرضیکہ دیوانہ وار اسلام کی بہبودی کے خواہاں بھاگے پھرتے ہیں۔ بعض لوگ گالیاں نکالتے ہیں۔ بعض ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اور مخالفتیں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن یہ خدا کا بندہ اپنی خداداد ہمت سے گیارہ سو روپیہ ماہوار نقد صرف گوجرانوالہ کے شہر سے وصول کرتا ہے۔ جس سے کہ آپ نے وہاں ایک اسلامیہ سکول ہائی کلاس تک قائم کرلیا ہے۔

جہاں تک ہم خانصاحب کا مطالعہ کرسکے خواہ وہ اس سکول قائم کرنے میں غلطی پر ہیں۔ یا راستی پر۔ کوئی آپ کی نیک نیتی پر حملہ نہیں کرسکتا۔ ہمیں یقینی امید ہے۔ کہ ایسا خلوص نیت والا انسان اللہ کے فضل سے ضرور اپنے ارادوں میں کامیاب ہوگا۔

خانصاحب نے اپنی دوران تقریر میں فرمایا کہ آپ کی نیت ہے۔ کہ مبلغ پانچ ہزار ۵۰۰۰ روپیہ گوجرانوالہ سے ماہوار جمع کریں۔ ہمیں آپ کی ہمت اور عشق دیکھکر یقین ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اُن کی اس خواہش [illegible] پورا کردیگا۔

[illegible] کے جو کھانے پینے سونے یا عبادت الٰہی میں خرچ ہوں۔ [illegible] وقت اس کام کے لئے وقف ہے آپ کو ایک معقول رقم پنشن کی ملتی ہے۔ جو کہ آپ کے اپنے گذارہ کے لئے کافی ہے۔ دعا ہے کہ خانصاحب کی عمر دراز ہو تا آپ کی دینی خدمات سے احباب گوجرانوالہ زیادہ دیر تک مستفیض ہوسکیں۔

مسلمان پنشنر اصحاب کی خدمت میں التماس

میرے پیارے بزرگان یہ وہ نمونہ ہے۔ جو کہ ایک خداپرست پنشنر کا ہم نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ خدارا اس سے سبق حاصل کریں۔ ساری عمر تو آپ اپنے نفس دنی کی ضروریات کو پورا کرنے میں لگا دیتے ہیں۔ آپ کو جب کبھی دینی خدمت میں حصہ لینے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو اپنے نفس کو یہ کہکر دہوکا دیتے ہو۔ کہ ہمارے پاس سرکاری ملازمت کی وجہ سے زیادہ وقت نہیں [illegible] اور فضول اور لغو بہانہ بناکر نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے رہتے ہو۔ لہو و لعب کے لئے اور تماشوں کے لئے تو وقت اور روپیہ نکال سکتے ہو۔ اگر نہیں نکلتا تو دینی کام کے لئے [illegible] طرح کی خلاف گورنمنٹ کارروائیوں میں تو شریک ہوجاتے ہیں۔ اگر نہیں ہوتے تو ان دینی کاموں میں جن کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی مخالفت نہیں۔ غرضیکہ عمر عزیز کا اصل کام کرنے والا حصہ تو یہ فارغ کردیتے ہو۔ پھر کیا تم کو خدا پر ایمان نہیں۔ کہ جب تمہارے یہ سب عذر بھی ہٹا دیئے جاویں۔ اس وقت بھی اس کی فرمانبرداری نہ کرو۔ خدا کا شکر ہے کہ گورنمنٹ ہماری ایسی باقاعدہ ہے۔ کہ تم کو ملازمت کے بعد پنشن دیکر قوت لایموت سے بےفکر کردیتی ہے۔ اتنی جھنیں تو تم پر پوری ہوجاتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ تم رات دن خدا کو تو چھوڑے رکھتے ہو۔ اور نفس دنی کی تابعداری کی غلاظت پر منہ مارنے سے باز نہیں رہتے۔ خان بہادری کی خواہش۔ آنریری مجسٹریٹی کی حرص تمہیں دوزخ کی بھٹی میں ڈالے رکھتی ہے۔ خدارا اپنے حال پر رحم کرو۔ اور اس بوڑھے سے جاکر سبق سیکھو۔ کہ کس طرح اس باقی حصہ عمر سے جبکہ انسان کی ٹانگیں قبر میں ہوتی ہیں فائدہ اٹھاکر اپنی گئی گذری تقویٰ کی پونجی کو واپس حاصل کرسکتا ہے۔ میں سب مسلمان بزرگوں کو عموماً اور احمدی پنشنروں کو خصوصاً جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا وعدہ خداوند تعالےٰ سے کیا ہوا ہے۔ عرض کرتا ہوں کہ پیشتر اس کے کہ اپنی احمدیت کا فخر کریں یا اپنی نجات کے حصول کی ٹھیکہ داری کا اعلان کریں۔ دیکھیں کہ کس طرح خدا کے عاشقوں اور دین کے محبوں کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ اپنے عزیز وقت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ برادران تم ان خان بہادریوں آنریری مجسٹریٹیوں۔ ان بڑی بڑی زمینداریوں سے جو کہ تمہارے نفس دنی کو پالکر موٹا کرنی ہیں خوش نہ ہو۔ کیونکہ یہ جسم فانی ہے۔ اور اس سے ہر ایک تعلق رکھنے والی چیز فانی ہے۔ تم مر جاؤگے۔ تمہاری ان دنیاوی عزتوں پر کوئی تھوکیگا بھی نہیں اور آج کل تو تمہاری زندگی میں ہی نفرین نفرین کی آوازیں بلند ہورہی ہیں خدارا سمجھو۔ اور اس نعمت الٰہی سے جو تمہیں اللہ تعالےٰ نے [illegible] کی آزادی کے رنگ میں [illegible]

تعلیم الاسلام سکول قادیان اور صاحب ڈپٹی کمشنر

ہم ناظرین کو اس بات سے زیادہ واقف کرانیکی چنداں ضرورت نہیں سمجھتے کہ قادیان میں آجکل دینی دنیوی علوم کا چشمہ زوروں پر ہے اور جس ہمت کوشش۔ اخلاص اور درددل سے اس جگہ بچوں کو تعلیم دیجاتی ہے کسی اور شہر میں ایسا جوش نظر نہیں آتا۔ اور تو اور اس مقدس مقام کو خصوصیت سے ممتاز کرنیوالی ایک یہ بات ہی چھوٹی سی ہے کہ اسجگہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے وجود باجود سے درس قرآن و حدیث کا فیض سرزد رہتا ہے۔ اور طلباء کی تربیت اس میں نہایت ضروری ہے اسکے ساتھ ہی طلباء کے چال چلن اور دوسری ضروری باتوں کی بھی خاص طور پر نگرانی کی جاتی ہے۔ اور کیوں نہو جب کہ یہ پاک جماعت خدا کے ایک برگزیدہ کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا دعوٰی کر چکی ہے۔ جناب ماسٹر صدرالدین صاحب بی۔ اے بی ٹی کا وجود یہاں کے سکول کے لئے بہت غنیمت ہے۔ جو اپنے تمام دنیوی فوائد کو لات مار کر محض دین کی خدمت کے لئے یہاں آبیٹھے ہیں۔ اور طلباء کی ہر طرح نگرانی کرنے میں سرتوڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ خدا کی بیشمار برکات اس امام وقت کی روح پر نازل ہوں جس نے اپنی زندہ دلی سے اس چھوٹے سے گاؤں کو زندہ کر دیا ہے اور اس کو علوم کا خزانہ بنا رہا ہے۔ جس کے ایک حصہ کا نام آخر حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی دارالعلوم ہی رکھا۔ ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ اس دارالعلوم میں ابھی بورڈنگ ہوس کی ایک شاندار عمارت بن کر ختم ہوئی ہے۔ جس کے بعد ہائی سکول کی عمارت کا [illegible] جس کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ [illegible] دیکھنے والے دیکھینگے [illegible] اس بعد کے [illegible] ایسی عظیم الشان عمارات [illegible] دکھاتی ہیں۔ انہی عمارات کے متعلق [illegible]

[illegible] ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور [illegible] ۱۵ [illegible] دسمبر ۱۹۱۳ء کو اسجگہ کا معائنہ کرنے کے بعد لکھی اور جو ہمیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے ہم صاحب ممدوح کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ آپ براہ نوازش اس عالیشان مدرسہ کے خاطرخواہ چلنے کے لئے بٹالہ سے قادیان تک کی سڑک کو پختہ بنانے اور پھر ریل جاری کرنے کا انتظام فرما کر کثیر التعداد افراد جماعت احمدیہ کو مزید شکرگزاری کا موقعہ دینگے۔ بہرحال اس معائنہ کی نقل حسب ذیل ہے۔

نقل معائنہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور ۔ آج میں نے تعلیم الاسلام

ہائی سکول کی ہاکی اور فٹ بال کی ٹیموں کو کھیلتے ہوئے دیکھا [illegible] بعد مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت کا ملاحظہ کیا۔ ہر دو کھیلوں میں لڑکوں نے بڑے جوش اور خوبی کے ساتھ دکھائیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سال بھی پچھلے سالوں کی طرح یہ ٹیمیں اول رہینگی۔ پچھلے سال اس سکول کی ٹیم کمشنری میں بھی اول رہی تھی۔

عمارت کا کام سردست بند کر دیا گیا ہے لیکن کمروں کی حالت ایسی اعلیٰ ہے۔ کہ وہ عمدگی سے استعمال ہو سکتے ہیں۔ سکول کی عمارت اس قدر وسیع اور عالیشان ہے کہ اپنے اندر بہت سی آسائش لئے ہوئے ہے مکمل ہونے پر صوبہ پنجاب بھر میں یہ ایک عمارت ہوگی۔ بورڈنگ ہوس مکمل ہو چکا ہے۔ بڑی عمدگی کے ساتھ بنایا گیا ہے اس کے نقشہ میں بڑی خوبی یہ ہے۔ اس کے انتظام میں صفائی اور آراستگی ہے۔ لڑکوں کے فائدہ کے لئے گیس کی روشنی بہم پہنچائی گئی ہے۔ مجھے ان تمام چیزوں نے نہایت ہی مسرور کیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے جس جوش اور کمال کے ساتھ یہ کام شروع کیا ہے اس کا میں مداح ہوں۔ سکول کی عمارت ایک صحت افزا مقام پر ہے۔ کھیل کے میدان بڑے وسیع ہیں اور بڑی خوبی کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ایسی عمارت کی تکمیل کے لئے اور اس میں اعلےٰ درجہ کا اسباب رکھنے کے لئے کافی روپیہ جمع کیا جاویگا۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ہیڈ ماسٹر کے کام میں کامیابی حاصل ہو۔ اور ان لوگوں کو بھی جو اس کام کا بیڑا سر پر اٹھائے ہوئے ہیں۔

دستخط

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور ۱۲ دسمبر ۱۹۱۳ء

نظم رفاہ قوم

(نتیجہ فکر عالیجناب نواب محمد عمر خان بہادر)

یہ آرہا ہے مجھے کیا نظر محرم میں
کہ دل ہے چاک تو شق ہے جگر محرم میں

خدا کے سامنے جانا پڑیگا حشر کے دن
کسی کو اس کی نہیں ہے خبر محرم میں

کوئی سوار ہے ہاتھی پہ کوئی گھوڑی پہ
کوئی پیادہ، کوئی بام پر محرم میں

کوئی تو رقص میں کچھ گا رہا ہے اور کوئی
اڑا رہا ہے کسی سے نظر محرم میں

کسی کے ہونٹوں کی سرخی سے کوئی بیخود ہے
کوئی ہوا ہے سیہ مست شر محرم میں

کوئی تو آٹھ پہر محو رنگ [illegible] ہے
بنا ہے رونق فردوس گھر محرم میں

یہ شور شہر میں ہے ہر طرف معاذ اللہ
کہ جن کے سننے سے ہیں گوش کر محرم میں

دقیقہ کوئی بھی باقی نہیں [illegible] کا
کہ آدمی ہیں و تا جانور محرم میں

بڑھی ہوئی ہے انہی روزوں مردم آزاری
کسی کا ہاتھ کسی کا ہے سر محرم میں

زمانہ بھر ہے کچھ اسطرح محو آرائش
خبر نہیں کہ لٹا کس کا گھر محرم میں

ڈرو خدا سے یہ کیا کر رہے ہو کچھ تو کہو
کروگے کام یہ کیا عمر بھر محرم میں

سنا ہے یہ کہ بدلتے ہیں شکل جن اپنی
درندے بن گئے کیونکر بشر محرم میں

بڑھی ہوئی ہے انہی روزوں مردم آزاری
کسی کا ہاتھ کسی کا ہے سر محرم میں

زمانہ بھر ہے کچھ اس طرح محو آرائش
خبر نہیں کہ لٹا کس کا گھر محرم میں

ڈرو خدا سے یہ کیا کر رہے ہو کچھ تو کہو
کروگے کام یہ کیا عمر بھر محرم میں

سنا ہے یہ کہ بدلتے ہیں شکل جن اپنی
درندے بن گئے کیونکر بشر محرم میں

دور روزہ زیست کی لذت کیواسطے افسوس
یہ ظلم کرتے ہو کیوں جان پر محرم میں

تماشہ دیکھتے ہی دیکھتے سنا ہوگا
کہ کر گئے ہیں ہزاروں سفر محرم میں

غضب یہی ہے جو ہر اک سر خوش مناہی ہے
حلال بادہ کشی ہے مگر محرم میں

خوشی سے پھولے سماتے نہیں مسلمان آہ
غم حسین علیہ السلام کا یہ ہے اثر محرم میں

نہیں فسانہ یہ۔ روتے ہیں حال قوم کو ہم
یہ قہقہے یہ ہنسی دیکھ کر محرم میں

ہماری بات تو سن قوم شوخ چشم ذرا
خدا کے واسطے ایسا نہ کر محرم میں

الٰہی دلکو یہ دے حزن سید الشہداء
کہ رنگ زرد رہے۔ چشم تر محرم میں

لوکل و پراونشل خبریں

پنجاب لیجسلیٹو کونسل۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۰ ماہ حال کو ہوگا سب سے پہلے آنریبل کرنیل آر۔ ایس مکلیگن اور آنریبل مسٹر [illegible] مینارڈ صاحب کو گورنمنٹ کی وفاداری کا حلف دیا جائیگا۔ ازاں بعد رائے بہادر سر چند صاحب

اپنے سوالات پیش کرینگے جو اُن کی غیرحاضری کے باعث شملہ کے اجلاس میں پیش نہ ہو سکے تھے۔ مسٹر شفیع بہت سے سوالات دربارہ اعتراضات اینگلو انڈین اصحاب کہ آئی ایم ایس پاس شدگان کے سوا کسی ڈاکٹر کو سول سرجن نہ بنایا جاوے اور نیز واکر ہسپتال شملہ کے بارہ میں دریافت کرینگے۔ مسٹر شادی لعل چار سوالات پراونشل سول سروس افسروں کے ولایت میں قانونی تعلیم حاصل کرنے کے بارہ میں کرینگے۔ مسٹر کاشی رام ہائی کورٹ بنکوں کی حالت اور سب ڈویژنل طریقہ کے بارہ سوالات کرینگے۔ سردار گجن سنگھ بارش اور رانیوں کے بوئے۔ نائد و فرنٹیئر اسسٹنٹوں کے ملازم رکھنے چناب کالونی میں چراگاہوں اور سرسہ کے دریا کی ہلاکت کے بارہ میں دریافت کرینگے۔ بعد ازاں نشتر پل اور پنجاب کورٹس بل پر غور ہو کر پاس کئے جائینگے۔

گوجرانوالہ میونسپلٹی ہسپتال کی زمین بیچنا چاہتی ہے۔ مگر عام طور پر لوگ اس بات کے مخالف ہیں۔ کیونکہ ایسی کھلی جگہ پر گنجان مکانات بن جانے سے شہر کی آب و ہوا خراب ہو جائیگی۔ بہتر ہو کہ کمیٹی اپنے فیصلہ پر غور کرے۔ اور عوام کے جذبات کا دھیان رکھے۔

کنیا مہا ودیالہ سکول جالندھر۔ جس میں بیوہ اور یتیم لڑکیوں کی بھی پرورش اور تعلیم ہوتی ہے۔ اور جو عام طور پر ہندو عورتوں میں تعلیم کا عمدہ کام کر رہا ہے۔ اس کی پرانی عمارت بوجہ خرابی آب و ہوا بدلنے کی تجویز ہوئی ہے۔ اور نئی عمارت کے لئے شہر سے باہر ۱۸ ایکڑ زمین خریدی گئی ہے۔ جس پر نئے مکانات بنوانے کے لئے اخراجات کا اندازہ ۳ لاکھ کیا گیا ہے پریزیڈنٹ صاحب پبلک سے امداد کے لئے اپیل کرتے ہیں۔ امید ہے کہ زنانہ تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے سکول مذکور کی اعانت میں حصہ لینگے۔

ضروری اعلان

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

۱۔ جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ نومسلم ممبر ہوس آف لارڈز انگلینڈ کی کتاب "مغرب کی اسلام کی طرف بیداری" زیر تصنیف ہے قیمت انگریزی ۱۲؍ اس کا اردو ترجمہ (۱۲؍) درخواست کے وقت اردو یا انگریزی کا فرد حوالہ دیں۔

۲۔ ماہوار رسالہ مسلم انڈیا اسلامک ریویو انگریزی جو جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری کی طرف سے اشاعت اسلام کی غرض سے ووکنگ انگلینڈ سے شائع ہوتا ہے سالانہ قیمت مبلغ [illegible] اسکا اردو ترجمہ بصورت رسالہ مبلغ (۶؍) لیکن خریداران اخبار پیغام صلح سے اردو رسالہ مسلم انڈیا کی قیمت (۴؍) (ترجمہ عنقریب شائع ہوگا)

نوٹ:۔ خریداران پیغام صلح اردو رسالہ کے لئے اپنا پورا پتہ و نمبر اخبار تحریر فرماویں

۳۔ اخبار پیغام صلح اس میں عام اخبار و اسلامی مضامین کے علاوہ خواجہ صاحب کے مشن اسلام کے متعلق جملہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔ ہفتہ میں تین دفعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ چھ روپیہ . . . (۶؍)

۴۔ بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کے لئے کمیٹی مفصلہ ذیل اصحاب کی بن چکی ہے۔

(۱) جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔
(۲) جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خان صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور
(۳) جناب نواب محمد سلیم خان صاحب رئیس شیری۔
(۴) جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔
(۵) جناب میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
(۶) جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب } جائنٹ
(۷) جناب شیخ رحمت اللہ صاحب } سکرٹریاں

جو برادران اسلام اس فنڈ میں چندہ دینا چاہیں وہ مفصلہ ذیل پتہ پر روپیہ ارسال فرماویں۔ چندہ کا اعلان اخبار پیغام صلح میں ہوگا۔

تمام درخواستیں بنام

شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویرہوس اپر مال

لاہور آنی چاہئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ ۔۔۔) طلباء سے ۔۔۔

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۷

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ہالینڈ کیلئے چاندی کی ضرورت (ایمسٹرڈم ۱۹ دسمبر) ڈچ گورنمنٹ نے چالیس ہزار کیلو میٹر چاندی کے نرخنامے ۲۴ دسمبر تک لندن بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ چاندی نو آبادیوں کے سکہ جات پر استعمال ہوگی۔ ۱۴ اور ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء تک یوٹریخٹ میں پہنچ جانی چاہئے۔

روئی کو آگ لگ گئی (اسکندریہ ۱۹ دسمبر) آج یہاں ایک کارخانہ روئی کی آٹھ سو گٹھڑیاں جل گئیں۔ نقصان کا اندازہ بیس ہزار پونڈ سٹرلنگ تک کیا جاتا ہے۔

تھیٹر کے لئے بہت سا روپیہ پانی کی طرح بہا دیا گیا بیان کیا گیا ہے کہ کمیٹی میموریل تھیٹر کے لئے ساٹھ ہزار پونڈ سٹرلنگ ۔۔۔ پر کچھ زمین خریدی ہے۔

کرہ ارض کا ایک بہت بڑا نقشہ (لندن ۱۹ دسمبر) کینڈا انٹرنیشنل کانگرس جو ایک انچ فی میل کے پیمانہ پر دنیا کا ایک نقشہ بنانے کے لئے قائم ہوئی تھی۔ کل بند ہوگئی ہے۔ نقشہ نے اب عملی طور پر مستقل صورت اختیار کر لی ہے۔

چین میں ریلوے (پیکنگ ۱۸ دسمبر) بیرن فرینچ نے پالنگ اینڈ کمپنی لنڈن کی طرف سے شاسو کے بالمقابل ایک ۔۔۔ تنی ینگفو تک ریل بنانے کے واسطے روپیہ مہیا کرنے کے لئے ایک عہدنامہ پر دستخط کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک برانچ لائن بھی چنگ ٹو نو ہنان کے دارالخلافہ چنگا شا تک رائج کرنے کی تجویز کی ہے۔ عہدنامہ پر وزیر خزانہ کی تصدیق کی ابھی ضرورت ہے۔

جنوبی افریقہ کی تحقیقاتی کمیشن (پریٹوریا ۱۹ دسمبر) کل تحقیقاتی کمیشن نے اپنا کام شروع کر دیا۔ جج سالومن نے افتتاحی تقریر کی اور فرمایا۔ کہ تحقیقات کو مکمل کرنے کی غرض سے کمیشن نے گورنمنٹ سے سفارش کی ہے۔ کہ نٹال کی بلندیوں پر ہڑتال کی موقوفی کے باعث مسٹر گاندھی مسٹر پالک اور مسٹر کالن بیک وغیرہم کو جو گرفتار کر لیا گیا ہے انہیں رہا کر دیا جائے اور یہ بھی کہا۔ کہ تحقیقات علانیہ کی جائیگی اور اگر یونین گورنمنٹ نٹال انڈین ایسوسی ایشنوں کے وکیلوں کو بھی کمیشن میں نامزد کرے۔ تو کام میں بہت آسانی ہو سکتی ہے اور گورنمنٹ ہند بھی اپنا قائم مقام بھیجنے کا حق رکھتی ہے اور جن لوگوں کو ہڑتال وغیرہ کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ان پر جو الزامات لگائے جائیں ان کی پہلے سے کمیشن کو اطلاع دی جائے۔ مزید براں انہوں نے فرمایا کہ کل کوئی شہادت نہ لی جائیگی۔ بلکہ کمیشن کا آئندہ اجلاس ۱۲ جنوری کو ڈربن میں ہوگا۔

البانیا اور جزائر ایجئین (لندن ۱۹ دسمبر) اتحادی طاقتوں نے ان ہر دو مقامات کے متعلق برٹش تجاویز پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ لیکن یونان بہت ناخوش ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک البانیا اور دو جزائر جو اٹلی کے قبضہ میں ہیں خالص یونانی ہیں۔ اور کریٹ کی طرح ان میں بھی شورش برپا ہے۔

ایک نامہ نگار کی گرفتاری (لنڈن ۱۹ دسمبر) اخبار ڈیلی ایکسپریس کے ایک نامہ ۔۔۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

میسرز محمد علی و وزیر حسن صاحبان کا ورود بمبئی میں (بمبئی ۲۰ دسمبر) آج مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن صاحبان بمبئی میں جہاز سے اترے۔ کثیر التعداد مسلمانوں نے جن میں بہت سے بڑے بڑے اشخاص تھے ان کا خیر مقدم کیا۔ ہر دو صاحبان کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اور مسٹر فاضل بھائی ان کو اپنی میزبانی میں مجسٹک ہوٹل میں لے گئے۔ بمبئی میں ان ہر دو نمائندگان قوم کے کام کی روئیداد سننے کے لئے آج شب کو ایک عام جلسہ ہوگا۔ اور اتوار کو سر ابراہیم رحمت اللہ ضیافت دیں گے۔

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام اور مولانا ابوالکلام کی کوشش

(مولانا ابوالکلام صاحب آزاد ایڈیٹر الہلال کلکتہ نے مفصلہ ذیل دو تاریں زمیندار اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم ایس کے نام ارسال فرمائی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مولانا الموصوف کو اس نیک کام میں حصہ لینے کا کتنا زیادہ شوق ہے۔ خدا کرے کہ آپ اپنے اس نیک مقصد میں کامیاب ہوں اور خواجہ صاحب کا مشن بلاد غربیہ میں خاطر خواہ طور پر کامیاب ہو۔ ہر دو تاریں حسب ذیل ہیں۔ "پیغام")

(۱) بنام ایڈیٹر صاحب زمیندار لاہور

(کلکتہ ۲۰ دسمبر) میں ان تمام مسلمان معززین کو جو آگرہ میں جمع ہونگے بذریعہ اخبار ہذا یورپ میں ترقی اسلام کی ضرورت پر توجہ دلاتا اور درخواست کرتا ہوں کہ ایسے عظیم الشان مجمع میں اس نہایت اہم مقصد کو فراموش نہ کریں میں تجویز کرتا ہوں کہ وہاں اس غرض سے ایک جلسہ کیا جائے جس کی تاریخ مقام و وقت مشورہ کرکے بعد ازیں قرار دیا جائے۔ امید ہے کہ بہی خواہان قوم کو اس معاملہ پر غور کرنے کا موقعہ مل جائیگا (ابوالکلام ایڈیٹر الہلال کلکتہ)

دوم۔ بخدمت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب معرفت انگلش ویر ہوس ایبٹ روڈ لاہور۔

خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے مشن کو امداد دینے کے لئے فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اگرچہ وقت بھی تھوڑا ہے۔ اور سخت مصروفیت ہے۔ لیکن تاہم اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ضرور وقت نکالونگا۔ (ابوالکلام)

ہمارے نومسلم بھائی یورپ میں

اہل اسلام لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ

بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کی طرف سے تازہ نومسلم برادران یورپ کو جنہوں نے جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ پر حال میں اسلام قبول کیا ہے مبارکباد دینے کیلئے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں حسب قرار داد ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء بروز جمعرات بوقت ۴ بجے شام مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں دو ہزار سے زائد حاضرین جمع تھے علاوہ مسلمان اصحاب کے بہت سے ۔۔۔

قرآن مجید کی تلاوت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس نے اس جلسہ کے اغراض پر تقریر کی۔ اور سب سے پہلے سورۃ فاتحہ الحمد پڑھی۔ اور کہا کہ یہ نہایت ہی مبارک موقعہ ہے۔ جس کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں اور ہمارا فرض اولین یہ ہے۔ کہ خدا تعالے کا شکریہ ادا کریں۔ اس فضل پر جو اس نے اس قدر تھوڑے عرصہ میں ہم پر کیا ہے۔ کہ لارڈ ہیڈلے کے قبول اسلام کے بعد ایک ہفتہ کے اندر مفصلہ ذیل آٹھ اشخاص نے اسلام قبول کیا جنمیں کہ ایک وائی کونٹ ڈی سپراؤٹ یعنی نواب ہے جو کہ فرانسیسی ہے مگر بلجیم کے دارالخلافہ میں رہتا ہے۔ ایک کپتان سٹینلے مارگریٹ ہے۔ اور دو معزز انگلش خاتونیں مس للی رینیم اور مسز کلفورڈ ہیں۔ اور موخر کے چار بچے ہیں۔ خدا کے شکریہ کے بعد ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان برادران اسلام کی استقامت کے لئے دعا کریں۔ اور ان کو اسلامی برادری میں شامل ہونے کی مبارک باد دیں۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے کہا۔ کہ میں اس وقت صرف ایک امر کی طرف آپ لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب پہلے مسلمان نہیں ہیں۔ جو کہ انگلستان میں گئے ان سے پہلے ہزارہا مسلمان وہاں جا چکے ہیں۔ صدہا اس وقت موجود ہیں۔ پھر خواجہ صاحب کی کیا خصوصیت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تھوڑے عرصہ میں اس قدر کامیابی عطا کی۔ خود لارڈ ہیڈلے نے اس معمہ کو حل کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ میرے خیالات عرصہ سے اسلام کے مطابق تھے مگر خواجہ صاحب کی زندہ اسلامی مثال اور نمونہ اور سادگی نے مجھ پر بہت گہرا اثر کیا۔ میں نے اپنی مشکلات ان سے حل کیں۔ اور آخر میں خود بطیب خاطر مسلمان ہوا نہ کسی کے دباؤ سے غرضیکہ اصل بات جو کہ ۔۔۔ کے لئے ضروری ہے۔ وہ اس اعلیٰ زندگی اور نمونہ ہے۔ یہی طریق ہے کہ جس سے اسلام حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پھیلا۔ یا صحابہ کرامؓ کے ذریعہ سے پھیلا۔ یا بعد میں نشوونما ہوئی۔ اور یہی طریق ہے جس سے کہ اب بھی پھیل سکتا ہے۔ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی اصل غرض اور مدعا اور ان کا طرز عمل آپ صاحبان کے سامنے قرآن مجید سے ہی پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین وبذالک امرت وانا اول المسلمین تو کہو کہ میری نماز میری قربانی میرا مرنا میرا جینا سب خدا کے لئے ہے یہی مجھے خدا کی طرف سے حکم ہے۔ اور میں خود اول درجہ کا مسلمان یعنی خدا کا فرمانبردار ہوں اور اس حکم پر عمل کرنے والا ہوں۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے کہ ان کے تمام کام خدا کے لئے ہیں۔ یہاں تک کہ جینا بھی خدا کے لئے اور مرنا بھی خدا کے لئے۔ پھر اگر ہم ان کے نمونہ پر نہ چلیں۔ تو کس طرح سچے مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کو کہدے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا کے پیارے بن جاؤ۔ تو میری اتباع کرو تم محبوب خدا بن جاؤ گے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چلنا۔ اور ان کی پورے طور پر اتباع کرنی ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ تاکہ اپنے حلقہ اثر میں وہ نمونہ ۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا — [illegible] دسمبر ۱۹۱۳ء — نمبر ۷

اسلام کا خدا

[illegible] ہم [illegible] دکھا چکے ہیں کہ اس کائنات کا خدا [illegible] ہم یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ سوائے اسلام کے [illegible] نہیں کر سکتا۔

[illegible] سوائے اُس خدا کے کہ جو اسلام نے پیش کیا ہے اور [illegible] انسانی بغیر کسی روکاوٹ کے قبول کر [illegible] کیا ہے۔ اور جو ہر زمانہ میں انا الموجود [illegible] اور سچی صفات اس کی تعریف [illegible] دوسری قوموں اور کتابوں نے جس خدا [illegible] کوئی نہ کوئی عیب یا کمزوری اپنے اندر رکھتا ہے۔ [illegible] اللہ رب العالمین ہے۔ اور ہر ایک چیز کا [illegible] وہ بغیر کسی مادہ یا روح کے ہمیں [illegible] بلکہ بعد پیدا کرنے کے اعلیٰ سے [illegible] اسباب بہم پہنچاتا ہے۔ اور اس طرح ہمیں [illegible] وہ رحمٰن ہے۔ اور بغیر ہمارے کسی محنت یا حق کے طرح طرح کی نعمائیں [illegible] کرتا ہے۔ مثلاً ہمیں انسان بنایا۔ اور پھر ہمارے بود و باش کے لئے زمین و آسمان، سورج، چاند، رات، دن اور طرح طرح کے بقاء کے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ [illegible] عنایت کرتا ہے۔ اُسے جو کام ہم کرتے ہیں۔ ان پر نتائج مترتب کرتا ہے اور اس طرح رحیم ہے اور مالک یوم الدین [illegible] ہمارے اعمال کا محاسب ہوتا ہے اس [illegible] چاہے زیادہ دے چاہے کم [illegible] یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے اس کا نام اللہ ہے۔ اور اللہ عربی میں اُس ذات کو کہتے ہیں۔ جو ہر [illegible] ہر قسم کے عیب سے جو انسان کے وہم اور گمان میں کسی طرح آسکے پاک اور منزہ ہے۔

پس خدا کا جو کامل سے کامل نقشہ فطرت انسانی قبول کر سکتی ہے۔ وہ وہی ہے جو اسلام نے پیش کیا۔ اور وہی وہ ذات پاک ہے۔ جو اتنی بڑی کائنات کا خدا [illegible] کا حق رکھتی ہے۔ ورنہ باقی مذاہب نے جو خدا پیش کئے ہیں۔ اُن کو ہماری فطرت کسی طرح بھی اپنا اللہ مان نہیں سکتی۔ مثلاً ایک پتھر یا بت جس کو ایک انسان نے خود بنایا ہو۔ اُس کو کسی طرح خوشی سے انسان اپنا خالق۔ مالک خدا مان [illegible] سیارہ جو نصف دن ہمارے سامنے رہے اور پھر ہماری نظر سے غائب ہو جاوے۔ ہمارا خدا کس طرح ہو سکتا ہے۔

اسی طرح ایک انسان جو کہ ہماری طرح پیدا ہو۔ ہماری طرح ہی تمام حوائج انسانی کا محتاج ہو۔ اور ہماری طرح ہی اس پر موت آچکی ہو۔ اُس کو سمجھدار انسان کس طرح اس زمین و آسمان کا خدا اور انسان کا منجی تسلیم کر سکتا ہے سوائے اس دلیل کے کہ اُس انسان کو دنیا سے گذرے ایک عرصہ دراز ہو چکا اور کوئی فضیلت ہمیں بشریت سے باہر اُسے لے جانے کے لئے مجبور نہیں کرتی پھر جب ہم یہ خیال کریں۔ کہ اس کی پیدائش کے زمانہ سے پہلے انسانوں کو کسی طرح پر نجات ملی ہوگی۔ تو ہمیں اور بھی حیرت ہوتی ہے۔ پھر ایک دریا جس میں کہ باقی دریاؤں کی طرح کچھ موجود ہوں۔ اُن کی طرح ہی پہاڑوں کے چشموں سے نکلتا ہو۔ اور اس میں مردوں کی ہڈیاں پھینکی جاتی ہوں۔ اس کو کسی طرح ہم ایک خصوصیت دکھلا ہی روح کا پو تر کرنے والا دیوتا ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں کیا وجہ ہے۔ کہ وہ ہماری ایمانی اور روحانی کمزوریوں کو دور کرنے والا مانا جاوے اور باقی دریاؤں پر اُس کو فوقیت دی جاوے۔ سوائے اس کے کہ ایک عرصہ دراز سے ایک قوم اس چشمہ کو دیوتا مانتی چلی آتی ہے۔ اور ہمارے پاس کوئی دلیل اس کو ایسا کہنے کے لئے نہیں ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ فہیم انسان اگر اپنی اِن خیالات کے غلطی میں کبھی ذرا تعصب سے دل کو علیحدہ کر کے غور کریں۔ تو اور قوم ہے۔ جو کہ ایک نادیدہ خدا ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ جو کہ ایک وقت کلام کرتا تھا۔ لیکن اب وہ مخلوق خدا سے بولنا نہیں چاہتا۔ یا بول نہیں سکتا۔ وہ ہمارا خالق نہیں ہے۔ بلکہ مادہ اور روح اُس کی ذات کی طرح ازلی ابدی ہیں۔ اور اس صفت میں اُس کے برابر ہیں اُسکا کام صرف روح اور مادہ کو جوڑنا ہے۔ اُس کا اختیار روح اور مادہ پر اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ کیونکہ وہ اعلیٰ جوہر خلقیت مادہ اور روح سے محروم ہے۔ وہ نہ کچھ ہمیں بخش سکتا ہے۔ نہ ہم پر کچھ زیادتی کر سکتا ہے۔ وہ کسی کو اپنی طاقت سے اگر اُس کے عمل خراب ہوں نجات نہیں دے سکتا۔ اور اگر ہم ایک دفعہ گنہگار ہو جاویں۔ ہم پر پھر توبہ کے دروازہ بند ہو جاتے ہیں، ہم پھر خواہ کتنے چیخیں پکاریں۔ اُس کے حضور گڑگڑائیں۔ ہم بخشے نہیں جا سکتے۔ وہ ہماری دعاؤں کو نہ سُن سکتا ہے۔ اور نہ قبول کر سکتا ہے کیونکہ جو کچھ اُسے دیتا ہے۔ وہ ہمارے اعمال کی وجہ سے دیتا ہے۔

پھر ایک تعلیم یافتہ گروہ ہے۔ جو کہ ایسا خدا مانتے ہیں۔ جو کہ بالکل گونگا ہے اور روز ازل سے وہ کبھی بولا ہی نہیں۔ خود وہ کسی پر اپنے آپ کو ظاہر ہی نہیں کر سکتا۔ انسان کی مہربانی ہے کہ اپنی عقل سے اُسے شناخت کرے اور خود ہی اُس کی رضا کی راہوں کو بھی تلاش کر کے نکال لے۔ ورنہ وہ پوشیدہ ہی رہتا۔ انسان چاہے اسے منوائے اور اگر سمجھ نہ آوے انکار کر دے۔ اس کا چھوٹا سا دماغ اس زمین و آسمان کے بادشاہ کی سب حقیقتوں سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ جتنے نبی آج تک آئے اور جنھوں نے اللہ کے ساتھ کلام کرنے کا دعویٰ کیا معاذ اللہ وہ سب جھوٹے بنے اور دھوکہ خوردہ بنے اور کروڑہا انسانوں کی عقل ماری ہوئی ہے۔ کہ اُن کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اُن کی عزت کرتے ہیں۔

غرض کسی مذہب اور قوم کو لیویں کوئی خدا جو وہ پیش کرتے ہیں۔ ضرور اُنہیں کوئی نہ کوئی کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور اُن کو دیکھ کر فطرت انسانی کو خود بعض اوقات شرم آجاتی ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جو خدا کہ اسلام پیش کرتا ہے۔ وہ وہ خدا ہے۔ جس میں کہ کوئی عیب ہونا ہی نہ چاہئے یہی وجہ ہے کہ ایک مسلم کسی میدان میں شرمندہ نہیں۔ پس اے دوستو! اگر خدا کو ماننا ہے۔ اور توحید کا قائل ہونا ہے۔ تو پھر کامل صفات والے خدا کو مانو۔ ایسے خدا کے ماننے کا جو عیب اور کمزوریاں رکھتا ہو۔ ایسے کامل صفات والے خدا کی موجودگی میں کیا فائدہ۔ اور وہ اللہ ہے اور اللہ کے معنے ہی ہمہ صفت موصوف اور ہر ایک قسم کے عیبوں سے پاک خدا کے ہیں۔

اگر ایسا نہ کرو گے۔ آپ کا دعویٰ توحید سوائے ایک خوش کن خیال کے اور کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ حقیقت میں آپ بت پرست ہیں کوئی اگر پتھر کو پوجتا ہے۔ تو کوئی انسان کو۔ اور کوئی دریا کو اور کوئی معطل خدا کو اور کوئی اپنی عقل کو یہ سب فانی چیزیں اور ایک دوسرے پر کوئی فوقیت نہیں رکھتیں پس اُس خدا کو مانو جو کہ اللہ ہے۔ اور سوائے اس کے سب کو چھوڑ دو۔

مسلمانوں کی جہالت

اخبار مساوات میں ایک صاحب نے ایک جلسہ پنم رحمانی کی سالگرہ رچانے کا اعلان کیا ہے۔ جہاں بڑے بڑے علماء کو مدعو کیا ہے۔ وہاں اسلام کے اصولوں پر تمسخر اڑانے والے دہرم پال کو بھی بلایا ہے۔ اُس کو جو خطاب عطا کیا ہے۔ وہ سب مسلمان علماء سے بڑھکر یعنی سیف القلم محمود غازی۔ مسلمانوں کے لئے جائے شرم ہے۔ کہ وہ محض آریہ سماج کی مخالفت کی وجہ سے انصاف کو بھی بالائے طاق رکھدیتے ہیں۔ اور ایک ایسے شخص کو جو اصول اور عقاید اسلام سے ویسا ہی استہزاء کرتا ہے۔ جیسا کہ آریہ سماج سے اپنے منہ لگا کر اسلام کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔ کیا اُن کو معلوم نہیں:۔

حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردیٔ ہمسایہ در بہشت۔

کسی مذہب کا رد کر سکتے ہو۔ تو خود مرد میدان بن کر دکھاؤ۔ دہریوں اور اسلام کا تمسخر اڑانے والوں کا سہارا لے کر فتح پائی بھی۔ تو کیا ہوگا۔ کیا اسلام سچا ثابت ہوگا۔ یا دہریہ پن۔ افسوس صد افسوس +

پریس ایکٹ کی ایک اور شر انگیزی!

ہمیں نہایت رنج اور افسوس ہے کہ بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور سے تین ہزار روپیہ کی طلبی ضمانت [illegible] اس کی وجہ اخبار بدر مورخہ ۳۰ اکتوبر کا ایک مضمون ہے۔ جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کے متعلق کسی اور اخبار کے مضمون کی نقل شائع کی گئی ہے +

تین ہزار کی رقم ایسی ثقیل ہے۔ کہ ہمیں امید نہیں کہ آئندہ بدر پریس قادیان جاری رہ سکے۔ لیکن ہمیں اپنے ہمدرد بھائیوں سے امید ہے۔ کہ وہ ضرور اس اخبار کے نام کو قایم رکھنے کے لئے جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت سے سلسلہ کی خدمت کا فخر رکھتا ہے، سعی بلیغ فرمائیں گے اور آپکو ہر ایک قسم کی مال سے اور دعا سے مدد دے کر عند اللہ ماجور ہونگے۔

آئے دن جو مسلمان پریسوں پر پریس ایکٹ کا نزلہ گر رہا ہے اور باوجود طرح طرح کی دل آزار تحریرات شائع ہونے کے دیگر برادران وطن اور عیسائی صاحبان کے پریسوں کو کوئی ان کا اثر نہیں پہنچ رہا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں سبب و سیع الحوصلہ ہونے کے کوئی باقاعدہ کوشش اس قسم کی تقریرات کو روکنے کے لئے نہیں کی گئی۔ دیگر احباب ذرا سی بھی بات کسی اخبار میں پڑھتے ہیں۔ فوراً اسے گورنمنٹ کے گوش گذار کر دیتے ہیں۔ لیکن مسلمان پڑھکر خود ہی تکلیف اٹھا کر خاموش ہو رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم کرے آمین!

خدا کے لئے ایسی زندہ دلی سے باز آؤ۔

اہل پنجاب کی زندہ دلی کا معیار اس سے پیشتر ۱۴ دسمبر کے پیغام میں بتلایا جا چکا ہے۔ اگر اس کی صداقت میں کسی کو کوئی شک و شبہ ہو۔ تو جنوری ۱۹۱۴ء کے تیسرے ہفتہ لاہور میں آکر مس ماڈ ایلن مشہور یورپین رقاصہ کی کامیابی کا حال دیکھ لے۔ اس کے ساتھ ہی اہل پنجاب کے لئے بھی اپنی مایۂ ناز زندہ دلی کے دکھلانے کا وقت اب پھر آپہنچا ہے امید نہیں کہ وہ اس موقعہ پر اہل مغرب سے کسی حالت میں بھی کم رہیں۔ اور مس ماڈ ایلن کے دل پر جاتے ہوئے اس بات کا سکہ نہ جماویں کہ واقعی اہل پنجاب یورپ سے بھی بڑھ چڑھ کر زندہ دل ہیں۔ آہ! کیا ہی اچھا ہو۔ اگر اہل پنجاب بجائے زندہ دل کے مردہ دل کہلائیں۔ اور ایسی زندہ دلی کو باعث ننگ و عار خیال کریں۔ دوستو! یاد رکھو دنیا میں زندہ دل کہلانے سے کوئی شخص حقیقی زندہ دل نہیں بن سکتا جب تک خدا اس سے راضی نہ ہو۔ اور وہ اسے زندہ دلی کا سارٹیفکیٹ عنایت نہ کرے۔ پس ایسے لغو کاموں سے باز آؤ۔ اور دنیا کو کہہ دو۔ کہ ہم زندہ دل نہیں بلکہ مردہ ہیں۔ کیونکہ ہم خدائے تعالےٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں اور اس لئے ویسے ہی زندہ دل بننا چاہتے ہیں۔ جیسے کہ خدا چاہتا ہے۔

نینی تال آریہ سماج کی درخواست نامنظور

نینی تال میں مسلمانوں اور آریوں میں کچھ جھگڑا ہو رہا تھا۔ جو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ ہوا ہے۔ اس پر ہمارا ایک لوکل دیانندی ہمعصر لکھتا ہے کہ "اب تو جہاں کہیں بھی سماج مندر کے سامنے مسلمانوں کی دکانیں ہونگی۔ وہ رمضان کے دنوں میں آریہ سماج کی کارروائی رکوا سکیں گے،، ہمارے خیال میں یہ بہتر ہے۔ کہ ہر دو اقوام آپس کے تعلقات اور مذہبی جذبات کا احترام کیا کریں۔ تو یہ آئے دن کے جھگڑے طے ہو جاویں۔ مسلمانوں کا خواہ مخواہ سر نہیں پھرا ہوا۔ کہ ہمارے آریہ بھائی صلح چاہیں اور وہ لڑائی کریں۔ ضد میں معاملہ ہمیشہ بڑھ جایا کرتا ہے۔ جہاں ہر دو اقوام کی عبادت گاہیں نزدیک نزدیک واقعہ ہوں وہاں پندرہ بیس منٹ کے وقفہ سے ہر دو اقوام آپس میں صلح جوئی سے عبادت کرنیکے اوقات معین کر سکتے ہیں۔ اگر ضد کا معاملہ ہو تو سرکار انگریزی کا راج ہے یہاں تو انصاف ہوگا خواہ کسی کو برا معلوم دے۔

یاجوج ماجوج

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کا یہ چودھواں ہینڈ بل ہے جس میں یاجوج ماجوج کے مضمون پر معقولی و منقولی بحث کی گئی ہے اور کئی ایک تاریخی حوالجات اور مستند کتابوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یاجوج ماجوج ذریت انسان ہے نہ کہ کوئی عجیب و غریب ہستی اور جو صفات یاجوج ماجوج کی بابت بیان کیگئی ہیں اُن سب کے مصداق یورپین اقوام ہیں جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے قابل شکریہ ہیں۔ کہ اُنہوں نے ان چار صفحات میں بیش بہا معلومات کا ذخیرہ بہم پہنچایا ہے اور احمدی نوجوانوں کو احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کا خاص شکریہ ادا کرنا چاہئے جنھوں نے خلق خدا کی ہدایت کیلئے یہ مفید کام جاری کر رکھا ہے اور تمام احمدی جماعت کو [illegible] آمین!

[illegible]

مراسلات

اسلامی لباس

جناب مکرمی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمدی سلسلہ کے اُن باک اصحاب میں سے ہیں جنپر کہ ہماری قوم فخر کرسکتی ہے آپنے وعدہ فرمایا ہے کہ اسوۂ حسنہ رسول کریم صلعم کے متعلق ایک سلسلہ مضامین کا اخبار پیغام صلح کے لئے تحریر فرمائینگے۔ اگرچہ پہلے بھی ہم ڈاکٹر صاحب کے ممنون منت ہیں لیکن یہ مضمون اس قسم کا سب سے پہلا مضمون ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ڈاکٹر صاحب کی ہمت میں برکت ڈالے۔ اور اس سلسلہ مضامین کی تکمیل کی توفیق بخشے۔

اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے پر جہاں صدہا دلائل ہیں۔ وہاں ایک دلیل جو زریں حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا ہے یعنے خدا کے دین میں کوئی نفس اپنی وسعت سے بڑھکر مکلف نہیں کیا گیا۔ اور یہ عالمگیر مذہب کے لوازمات میں سے ہونا چاہیئے تھا۔ اور ہے۔ دنیا میں مختلف اقوام ہیں اور وہ مختلف ملکوں میں مختلف آب و ہواؤں مختلف موسموں کے زیر اثر بستی ہیں۔ اُنکی ضروریات مختلف۔ حالات مقامی مختلف۔ تمدن و معاشرت کے رنگ ڈھنگ مختلف۔ شکلیں مختلف۔ طبائع مختلف۔ زبانیں مختلف۔ لباس مختلف۔ غرضیکہ اسقدر اختلاف ہے کہ جس کا حد شمار نہیں۔ پس باوجود اسقدر اختلاف کے جو مذہب ان سب کو ایک رسی میں جکڑنا چاہتا ہے۔ اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی آواز بلند کرتا ہے۔ یعنے سب کے سب ملکر خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ تو ضرور ہے کہ وہ خدا کی رسی جسکو سب نے ملکر پکڑنا ہے ایسی ہو کہ اس میں کوئی بات کسی قوم کی حد وسعت سے بڑھی ہوئی ہو تاکہ کوئی قوم بوجہ اپنی عدم وسعت کے خدا کے دین سے محروم نہ رہ جائے۔ اور یہی اسلام کے عالمگیر ہونے کے بنیادی پتھروں میں سے ایک پتھر ہے اُس نے کسی ایسے مسئلہ کو اپنا اصول قرار نہیں دیا۔ جو کسی قوم کے لئے اُسکی وسعت سے بڑھکر ثابت ہوا ہو۔ اور جو مسائل فطرتی طور پر خصوصیات قومی سے ہیں اُنہیں نظر انداز کر دیا گیا یا اُنکی مناسب طور پر اصلاح کر دی۔ اسی قسم کے مسائل میں سے **لباس** کا مسئلہ ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں بلحاظ حالات مقامی۔ تمدن و تہذیب۔ آب و ہوا وغیرہ لباس میں لازماً اختلاف ہونا چاہیئے تھا۔ اور ہے۔ اسلام نے لباس کے متعلق عجیب معرفت اور حق و حکمت کبھری راہ اختیار کی قرآن کریم نے لباس کو چار قسم میں تقسیم کیا:-

(۱) یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباساً یواری سوآتکم (۲) وریشاً۔ (۳) وعلمنٰہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من باسکم (۴) ولباس التقویٰ ذالک خیر۔ (ترجمہ) (۱) اے بنی آدم بیشک ہم نے تم پر اتارا لباس چھپاتا ہے تمہاری پردہ کی چیزیں (۲) اور زینت کے لئے (۳) اور ہم نے سکھائی اسکو صنعت ایسے لباس کی تمہارے لئے جو جنگوں میں تمہاری حفاظت کے لئے کام دے (۴) اور تقوے کا لباس اور یہی سب سے بہتر ہے۔

آیات کریمہ مذکورہ سے چار قسم کے لباس ثابت ہوئے۔

اول کم سے کم **ایسا لباس** ہر ایک مسلم کو پہننا ضروری ہے **جو اُسکی پردہ کی چیزوں کو چھپائے**۔ دنیا میں قوموں کے حالات مختلف ہیں بعض برہنہ رہتے ہیں۔ بعض جسم کا کوئی عضو ضروری حصہ بھی کھلنا عیب سمجھتے ہیں۔ شریعت اسلام نے ناف سے لیکر گھٹنوں تک ڈھانپنا فرض . . . . قرار دیا۔ باقی حصہ حسب رواج و تہذیب قومی جسقدر بھی ڈھانپا جائے عین منشاء اسلام ہے۔ کوئی خاص وضع قطع اسلام نے قرار نہیں دی۔ جو اصل منشا لباس کا تھا پردہ کو ڈھانپنا اُسے لے لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ لباس ایسا ہونا ضروری ہے۔ جو پردہ کی چیزوں کو ڈھانپے بے پردہ نہ ہو۔ وضع قطع کی کوئی تخصیص نہیں۔

دوم زینت کا لباس دنیا میں تہذیب و تمدن کے ساتھ ساتھ ان باتوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے کہ بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے جلسوں۔ درباروں۔ خوشی کی تقریبوں میں یا دیگر اسی قسم کے موقعوں عمدہ لباس حسب حیثیت استعمال کیا جائے چنانچہ اسلام نے بھی اسے پسند کیا ہے۔ خود رسالتمآب حضرت نبی کریم صلعم کا بھی باوجود حضورؐ کی نہایت سادہ درویشانہ زندگی کے ایک جبہ تھا۔ جو حضور علیہ السلام ایسے موقعوں پر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ اس زینت کے لباس کی کوئی خاص وضع اسلام نے قرار نہیں دی حسب حیثیت حسب رواج قومی جو بھی زینت سمجھا جاتا ہو یا مناسب موقعہ ہو۔ منع نہیں۔ ہاں لا تسرفوا فرماکر یہ حد ضرور رکھ دی ہے کہ اسراف نہ ہو جائے۔ تمام وقت یا روپیہ کپڑوں کے فیشن اور کتر بیونت میں ہی نہ صرف ہو جائے بلکہ ایک حد کے اندر ہونا چاہئے جس سے دوسرے اخراجات اور دوسرے لوگوں کے حقوق پر نہ اثر پڑے۔ اسراف میں یہ بھی ہے کہ ایسے کپڑے استعمال کئے جائیں جو مرد کو اسکی صفات سے رفتہ رفتہ خارج کردیں اور صفات مردانگی و شجاعت سے بتدریج عاری کردیں اور عیاشی و تن آسانی کی طرف مائل کردیں۔ مثلاً ریشم یا کسم کے رنگے ہوئے سرخ کپڑے اس لئے یہ منع ہیں۔ پس اسراف سے زینت کا لباس بھی اسلام پسند کرتا ہے۔

سوم جنگ کا لباس جب تک دنیا قائم ہے جنگوں کا سلسلہ بھی قائم ہے ہزار صلح اور امن کے لئے چیخے چلائے جاؤ۔ مگر قانون قدرت کہاں ہے۔ بدل دیا جائے اسی لئے ہر زمانے میں جنگ کے لئے مختلف قوموں نے مختلف لباس تجویز کئے ہیں اور ہمارے موجودہ زمانہ میں بھی مختلف طاقتیں مختلف فوجی لباس اور وردیاں تجویز کرتی رہتی ہیں۔ اسلام کے ان جنگی لباسوں اور وردیوں کو بھی پسند فرمایا ہے کوئی تخصیص نہیں۔ کیسی ہو۔ جیسا زمانہ جیسا موقعہ و محل ہو۔ ویساہی درست ہے پہلے زرہ بکتر اور چار آئینہ وخود ہوا کرتے تھے۔ اب اور ہی رنگ ہے عجیب عجیب خوبصورت وردیاں بمعہ ساز و سامان کیل کانٹے کے بنائی جاتی ہے۔ سب کو اسلام پسند کرتا ہے اور اُس کے منشا کے مطابق ہے کیونکہ لتحصنکم من باسکم فرماکر اصل مقصود کو مدنظر رکھا ہے کہ کسی طرح کا لباس ہو۔ منشا یہ ہو کہ جنگ کے موقعہ پر حفاظت کا کام دیسکے

چہارم۔ تقویٰ کا لباس۔ اس کی طرف اشارہ فرمایا۔ کہ ذالک خیر۔ یہ سب سے بہتر ہے ذالک۔ اشارہ بعید کیلئے آتا ہے پس یہاں ذالک فرمانا اس بُعد کی طرف اشارہ ہے جو کہ لباس تقویٰ بوجہ اپنی عظمت اور علو شان کے رکھتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تقویٰ کا لباس جو نہایت ہی قابل عزت و توقیر و تعظیم چیز ہے پس سب سے بہتر یہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مذکورہ بالا تین لباسوں کا تو صرف ذکر فرما کے چھوڑ دیا اور ایک خاص مقصود کو مدنظر رکھکر اپنی حدود کے اندر انسان کے مختلف حالات کے مطابق اُسکی منشا پر چھوڑ دیا۔ مگر لباس تقویٰ کو سب سے بہتر فرماکر پھر اُسکی تشریح سے سارا قرآن بھر دیا۔ اور اس کو استعمال کرنا عین منشائے اسلام قرار دیا۔ اور اس کو اسی تشریح اور وضع قطع سے جو قرآن نے بیان فرمائی ہے پہننا انسانی زندگی کا مقصود رکھا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی نسبت فرماتا ہے ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ یعنی یہ کتاب ہے کچھ شک نہیں اسمیں۔ ہدایت نامہ ہے تقویٰ کا لباس زیب تن کرنے والوں کے لئے۔ جس نے تقویٰ کا لباس پہننا ہو وہ قطع و برید اُسکی وضع و فیشن اس کتاب سے سیکھے۔ انسانی خلقت اور اس کے پیدائش کے منشا و مقصود کی نسبت فرماتا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ میں نے انسان کو نہیں پیدا کیا مگر اس لیے کہ میری عبادت کریں۔ پھر فرماتا ہے یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے لوگو عبادت کرو۔ اپنے رب کی جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ اب دیکھو یہاں انسان کی پیدائش کا مقصود عبادت آلہی کا مقصود تقویٰ فرمایا۔ پس انسانی پیدائش کا مقصود بذریعہ عبادت آلہی تقویٰ ہوا یعنے انسان تقویٰ کا لباس زیب تن کرے جو خدا کا پیارا ہے کیونکہ خود فرماتا ہے ان اللہ یحب المتقین یعنے متقی جناب آلہی کا محبوب ہوتا ہے۔

یوں تو تقویٰ کی ہی تشریح سے سارا قرآن پڑا ہے مگر میں صرف ایک آیت پیش کرونگا یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ خدا سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو جو حق ہے تقویٰ اختیار کرنیکا اور تمہیں نہ موت آئے مگر اس عالت میں کہ مسلم یعنے فرمانبردار ہو۔ اور خدا کی رسی کو سب کے سب ملکر مضبوط پکڑو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہو اس آیت شریف میں تقویٰ کی خود ہی تفسیر فرمادی ہے کہ حق تقوے کا یہ ہے کہ ہمہ وقت انسان مسلم ہو یعنے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں لگا رہے یہاں تک کہ موت جسکا کوئی وقت مقرر نہیں جس وقت بھی اُسے پکڑے اُسے فرمانبرداری ہی میں پائے گویا ہمہ وقت اسلام پر کاربند ہونا اور خداوند تعالےٰ کی فرمانبرداری میں لگا رہنا حق تقویٰ ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ کامل تقویٰ پابندی اسلام کو کہتے ہیں اب تقویٰ کا لباس عین اسلامی لباس ہوا۔ اس لباس کے لئے حکم ہوا واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کہ یہ لباس تقویٰ یا اسلامی لباس جو خدائی رسی یعنی قرآن کی شکل میں ہے۔ اسے سب کے سب ملکر مضبوط پکڑو۔ یہ تمام دنیا کی قوموں میں جو مسلمان ہوں مشترک ہوں۔ اسمیں اختلاف نہ ہونے پائے۔ دنیا کے کسی حصہ میں ہو اور کسی قوم سے ہو۔ اور کوئی سا دنیوی لباس بھی زیب بر ہو۔ مگر یہ **اسلامی وردی تقویٰ** کی جو قرآن کی ہدایتوں کے مطابق تم نے پہنی ہے ہر جگہ اور ہر وقت نمایاں رہے یہ وردی کبھی تمہارے تن سے نہ اُترے اور اسی پر تمہارا خاتمہ ہو۔ اگر یہ وردی تم پر رہی تو تم مسلمان اگر یہ لباس اُتر گیا تو تم اسلام سے خارج۔ ہزار جبہ و عمامہ ہو اور اسلامی تقویٰ نہو تو وہ کب مسلمان ہوسکتا ہے؟ اور جس میں اسلامی تقویٰ ہو۔ اُسے کسی خاص وضع کی پوشاک کی کیا ضرورت ہے؟ کیا ابوجہل اور ابولہب کی وہی پوشاک نہ تھی جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تھی۔ پھر پوشاک کی مشابہت نے ابوجہل و ابولہب کو کیا نفع دیا۔ وہ کافر ہی رہے اور کافر ہی مرے کیا صحابہ کی وہی پوشاک نہ تھی جو مشرکین عرب کی تھی۔ کیا صحابہ جب اسلام لایا کرتے تھے۔ اپنی پہلی پوشاکوں کو جو زمانہ کفر میں پہنا کرتے تھے۔ بدل دیا کرتے تھے۔ نہیں پوشاک تو وہی ہوتی تھی پھر یہ پوشاک کی مشابہت جو کفار سے تھی۔ اس سے انکو کیا نقصان پہنچا۔ ہرگز کچھ نہیں دراصل وہ ایک اور ہی لباس میں ملبوس ہوجایا کرتے تھے۔ وہ تقویٰ کا لباس تھا۔ اور یہ ایسا نمایاں ہوتا تھا کہ دنیا اسکو دیکھکر اُنکی گرویدہ ہوجاتی تھی کوئی بھی ممکن نہیں کہ اسکے دیکھنے سے انکار . . . اونچی رکھا کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اس کا نام تبدیلی لباس نہیں۔ بلکہ تقویٰ کا نتیجہ تھا کیونکہ نیچی رکھنا تکبر کا نشان سمجھکر ٹخنے سے اونچا رکھنے کو پسند کیا گیا۔ یہ انکسار کا اظہار تھا۔ نہ کہ لباس میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی۔ صرف متکبر لوگوں کی ایک وضع چھوڑ دی۔ مگر عرب کے بت پرستوں کا وہی لباس تھا جو صحابہ کا تھا۔

مجھے حیرت آجایا کرتی ہے۔ جب ہمارے مولوی صاحبان من تشبہ بقوم فھو منھم پڑھکر لباس کی مشابہت مراد لیلیا کرتے ہیں۔ اور کفر کے فتوے لگادیا کرتے ہیں۔ یہاں لباس کی مشابہت تو ہرگز مراد نہیں ہوسکتی کیونکہ پھر صحابہ میں اور کفار عرب میں مابہ الامتیاز نعوذ باللہ کچھ نہیں رہتا۔ ظاہری وضع میں مشابہت اگر دیتی تو اس آیت سے کیا مراد ہے کہ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلم لست مومناً۔ اے ایمان والو جب خدا کی راہ میں سفر کرو۔ تو تحقیقات کیا کرو۔ اور جو تم سے سلام علیکم کہے اس کو نہ کہا کرو کہ مومن نہیں ہے اب اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ بظاہر چونکہ کوئی امتیاز نظر نہ آتا تھا۔ اس لئے ہر ایک سلام علیک کرنے والے کو یہ نہیں کہدینا چاہیئے۔ کہ چونکہ ہماری فوج میں شامل نہیں اس لئے مومن نہیں بلکہ مومن مان کر اپنے طور پر تحقیقات کر لینا چاہیئے۔ کہ یہ واقعی ایسا ہے یا نہیں غرضکہ صحابہ اور کفار عرب کے لباس میں فرق کہیں سے ثابت نہیں بلکہ مشابہت ظاہر ہے پھر اسلام میں مختلف اقوام شامل ہیں۔ ترک۔ پٹھان۔ عرب ہندی چینی وغیرہ وغیرہ ترکوں کا لباس الگ پٹھانوں کا الگ عربوں کا الگ پنجابیوں کا الگ۔ ہندوستانیوں کا الگ۔ بنگالیوں کا الگ۔ چینیوں کا الگ اسمیں سے کونسا لباس اسلامی قرار دیا جائیگا جس کسی ایک کا اسلامی قرار دو گے۔ باقی سب کفار کا لباس ٹھیرا اور اس کے پہننے والے کفار ہی سے ٹھیرے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ لباس پر جو کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔ یہ سارا زلزلہ انگریز کا لباس پر ہی گرتا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں کے لباس سے مشابہت تو ہمارے ہندوستانی مسلمان بھی رکھتے ہیں یا انگرکھے۔ اچکن چکن سلمان کیا مکہ مدینہ سے انکا نمونہ بنوا کر لائے تھے۔ یہ جوڑی دار پاجامے کیا صحابہ کے لباس کا نمونہ تھا ان پر کفر کا فتویٰ کیوں نہ لگا۔ اصل میں انگریزی لباس سے بھڑکنا اجنبیت کی وجہ سے تھا۔ مگر ہم ترک کرچکے گزرے کفر کا فتویٰ دیتے وقت ترکوں کا لباس یاد نہ تھا۔ جو آج مسلمانوں کے مایہ ناز بن رہے ہیں۔ کیا موجودہ ترکی لباس ترک لوگ ترکستان سے لئے ہوئے تھے۔ یا حجاز کا فیشن ہے۔ بالآخر یورپ کی تقلید ہے غرضکہ من تشبہ بقوم فھو منھم میں لباس مراد نہیں ہوسکتا۔ ایک لطیفہ مجھے یاد آیا۔ انبالہ شہر میں ایک مسجد کے امام صاحب لمبا کوٹ اور گلوبند پہنا کرتے تھے۔ ایک باہر کے مولوی صاحب جو تشریف لائے تو اُنہوں نے جمعہ کی نماز کے بعد وعظ کرنا چاہا۔ امام مسجد صاحب نے اجازت نہ دی۔ تو باہر والے مولوی صاحب نہایت غضبناک ہوئے۔ اور فرمایا کہ یہ امام مسجد عیسائی ہے کیونکہ کوٹ اور گلوبند پہنکر من تشبہ بقوم فھو منھم کے بموجب عیسائی ہے اس پر بڑا جھگڑا اور فساد ہوا۔ ایک حافظ صاحب بھی جو معقول آدمی تھے اپنے شاگرد کے کندھے پر ہاتھ رکھے اس مجمع میں سے نکلکر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ حافظ صاحب دونوں میں سے کون برسر حق ہے کہنے لگے باہر والا مولوی۔ کیونکہ یہ سچ ہے کہ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ میں نے پوچھا کہ اس حدیث میں لباس کی کوئی خصوصیت ہے۔ فرمانے لگے نہیں میں نے عرض کیا کہ اگر عقیدہ میں کوئی کسی مذہب کے اصول سے مشابہت اختیار کرے۔ تو کہنے لگے وہ بھی اسی حدیث کے ماتحت اسی قوم میں سے ہوگا۔ میں نے کہا کہ عیسائی مذہب کی بنا اسی عقیدہ پر قائم ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر ہے۔ اگر کوئی عیسائی مذہب کے اس عقیدہ کے ساتھ جو سنگ بنیاد اُس مذہب کا ہے مشابہت اختیار کرے۔ اور مسیح کو زندہ آسمان پر مانے وہ کون ہوا ہنس پڑے۔ کہنے لگے آپ کو تو اپنے مطلب کی خوب سوجھی۔ میں نے کہا آپ انصاف سے بتائیے۔ بات تو سچ ہے۔ پانی مرتبہ مشابہت تو عیسائیوں سے بنتی ہے! خیر یہ تو بات میں بات پیدا ہوگئی۔ خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ من تشبہ بقوم فھو منھم میں لباس کی مشابہت مراد نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ دلائل مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔ اس مطلب کا دوسرا پہلو لینے سے پھر سوال یہ بھی پیدا ہوگا۔ کہ کیا کوئی عیسائی یا ہندو مسلمان کا لباس پہن لے تو وہ مسلمان بن جائیگا؟ ہرگز نہیں! تو یہ بات کیا ہوئی۔ اچھا اب تک تو قوم سے مذہب مراد لیا گیا تھا۔ اب مذہب کے مفہوم سے الگ کرکے قوم کے لفظ کو لو۔ کیا کوئی ہندی کوٹ پتلون پہن کر انگریز کہلا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ایک لکھنؤ کا باشندہ کلاہ اور شلوار پہنکر افغان کہلا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ایک چینی عربی جبہ پہنکر حجازی کہلا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں تو پھر اس حدیث کا مطلب کیا ہوا یہ مطلب سمجھنے کیلئے فھو منھم کی ہے۔ غور کرکے سوچو کہ اس حدیث میں مشابہت انہی باتوں میں مراد ہوسکتی ہے جنکو انسان حاصل کرکے دوسری قوم میں واقعی شامل ہوسکتا ہے جن باتوں کو حاصل کرکے وہ دوسری قوم میں سے نہیں کہا جاسکتا وہ ہرگز مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ پھر بات خلاف واقعہ ہوجاتی ہے۔ نعوذ باللہ۔ پس اب مطلب صاف ظاہر ہے۔ کہ مشابہت اُن باتوں میں اختیار کی جائے جنہیں اختیار کرکے کوئی اس گروہ یا سوسائٹی میں جس سے مشابہت اختیار کی ہے سچ مچ شامل ہوسکے۔ مثلاً نیکی و بدی۔ شرافت و شرارت۔ ایمان و کفر ایک شخص شرفا کے طریق اختیار کرکے اُن میں شامل ہوسکتا ہے۔ بدمعاشوں سے مشابہت اختیار کریگا تو خواہ کتنا ہی عالی خاندان کیوں نہ ہو۔ بدمعاش ہی گنا جائیگا۔ نیکوں کے رنگ میں رنگا جائیگا تو نیک کہلائیگا۔ بدکاروں کا نمونہ دکھائیگا۔ تو انہی میں سے گنا جائیگا۔ وضع و طریق میں کسی سوسائٹی کے اعلےٰ طبقہ سے مشابہت ان میں سے اسے بنادیگی۔ اور کمینوں کے رنگ میں رنگین ہوکر وہ کمینہ ہی کہلائیگا۔ یہ ایک صداقت تھی۔ اور یہ ایک حدیث تھی۔ جو سونے کے حرفوں میں لکھنے کے قابل تھی جسمیں صالحین اور شرفا کے رنگ میں رنگین ہونے اور بدکاروں اور بدمعاشوں کی مشابہت سے بچنے کے لئے نہایت زور کی ترغیب تھی۔ مگر بدقسمتی سے وہ کفر کے فتووں کیلئے مخصوص کرلی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب میں ثابت کرچکا کہ اسلامی لباس تقویٰ ہے۔ اور یہی وردی ہے جو خدا کو پیاری ہے۔ ان اللہ یحب المتقین . . . متقی خدا کے . . . ہوتے . . .

جلد ۱ { لاہور: پنجشنبہ مؤرخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ } نمبر ۷۱

تازہ بہ تازہ پیغامات
ممالک خارجہ کے تار

بھتیجے کی موت چچا کے ہاتھ سے (ایوسن ۲۰ دسمبر) گمارٹر کے متصل ایک قلعہ میں کونٹ سیلزنسکی نے اپنی بیوی کے کمرے میں شور سُنا اور یہ خیال کرکے کہ کوئی نقب لگا رہا ہے - اپنی بندوق لے کر نیچے اُترا - مگر اُس کا خیال غلط نکلا - اور اُس نے وہاں اپنے بھتیجے اور اپنی بیوی کو پایا - جس کو اس نے گولی سے مار دیا - اس نے اس بات کی رپورٹ خود ہی پبلک پراسیکیوٹر کو لکھا دی - اور تفتیش کے لئے کہا -

ڈبلن میں سٹرائیک ملازمین ڈاک کی بے اطمینانی (لنڈن ۲۰ دسمبر) کل رات دو سو ملازمین ڈاک خانہ نے کام بند کر دیا - اور تنخواہ میں زیادتی کی درخواست کی -

ٹرکی کے جرمن فوجی افسر (قسطنطنیہ ۱۹ دسمبر) جنرل لیمن فان سینڈرس نے فرسٹ ٹرکش آرمی کارپس کی عنان حکومت ہاتھ میں لے لی ہے - اتحاد ثلاثہ کے رویہ کو دیکھ کر یہ عام طور پر خیال کیا جا رہا ہے - کہ اس معاملہ کی اب اتنی اہمیت نہیں رہی - اور اس لئے امید نہیں کہ روس زیادہ اطمینان کے لئے اصرار کرے - خیال ہے کہ جنرل سینڈرس کے ساتھ ایسا انتظام کیا جائیگا جس سے معاملہ بالکل رفع دفع ہو جائے -

ہندوستانی خطرہ پر ٹائمز کا سلسلہ مضامین (لنڈن ۲۱ دسمبر) ٹائمز نے آج کل ہندوستان کے عام اضطراب پر ایک سلسلہ مضامین شروع کر رکھا ہے - جس کا دوسرا نمبر بعنوان ہندوستانی خطرہ شائع ہوا ہے - جس میں اُس نے وہ اسباب اور نتائج بیان کئے ہیں - جو اس بے امنی کا موجب ہیں - اس نے زیادہ تر اس غلط بیانی کا تذکرہ کیا ہے - جو کہ اس کے نزدیک گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان نفاق پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی ہے - اور بتایا ہے - کہ قانون اور اخبارات اس کی روک تھام سے عاجز ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہے - کہ حکومت بے رعب ہو گئی ہے اور جرائم کی کثرت بہت بڑھ گئی ہے + وغیرہ وغیرہ -

ایک کارخانہ کی تباہی (سٹراسبرگ ۲۱ دسمبر) ووزن برگ کے باہر کی طرف ایک ڈائنامیٹ کے مِل جانے سے ایک صابون کا کارخانہ اُڑ گیا اور بالکل تباہ ہو گیا - مجرم کا ابھی پتہ نہیں لگا -

فرانس میں مسلح ہوائی جہاز (لنڈن ۲۱ دسمبر) فرانس میں چالیس سے زیادہ فوجی ہوائی جہاز ایک ہی وقت مسلح ہو کر اُڑے اور مسٹر چرچل اور کئی ایک اور برٹش افسروں نے ان میں سیر کی +

روس کا محصول درآمد (سینٹ پیٹرسبرگ ۲۰ دسمبر) وزیر صیغہ تجارت نے تجویز کی ہے کہ سوائے چاولوں اور مٹر وغیرہ کے باقی تمام قسم کے اناج اور غلوں کی درآمد پر محصول چھتیس پونڈ پر سات پنس فی الفور لگا دیا جائے - اس کا خیال ہے کہ جرمنی کی طرف سے باہر جانے والی چیزوں پر رعایت ہونے کے باعث روسی پیداوار میں کمی پیدا ہو گئی ہے -

اعلان تعطیل آئندہ سہ شنبہ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۱۳ء کا اخبار بوجہ جلسہ سالانہ قادیان شائع نہ ہوگا - ناظرین مطلع رہیں -

ہندوستان کی تازہ خبریں

ایک بہت سخت ڈاکہ (دہلی ۲۲ دسمبر) ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور جہانگیرہ روڈ حسب ذیل تار دیتے ہیں :-

گذشتہ اتوار مورخہ ۲۱ دسمبر کو ایک ڈاکہ جہانگیرہ روڈ اسٹیشن پر میل ٹرین کو لوٹنے کے لئے پڑا - ٹرین اسٹیشن سے روانہ ہی ہوئی تھی - کہ گارڈ اور ڈرائیور پر گولیاں چلیں جس کے لگتے ہی گارڈ تو فوراً ہلاک ہو گیا - اور اس کے بعد ہی فائرمین بھی ملک عدم کو سدھارا - ڈرائیور کیمبل پور تک زندہ پہنچا - مگر پھر وہ بھی فوت ہو گیا - چوکیدار بھی مارا گیا - نقصان اسباب کا کوئی پتہ نہیں لیکن نقد جو حسب معمول اس ٹرین میں بھیجا جایا کرتا تھا - پچھلے سٹیشن نوشہرہ پر ہی چھوڑ دیا گیا تھا - ڈاکوؤں میں قریباً تیس آدمی تھے - جو سٹیشن کی جنوبی طرف بھاگ گئے - کیونکہ ٹرین میں ایک فوجی گورے نے اپنے دوسرے ہمراہیوں کو مقابلہ کے لئے ابھارا - اور ڈاکوؤں نے خیال کیا - کہ تمام فوج ہی آگئی ہے - اب پولیس اور فوج ان کے تعاقب میں ہیں -

خیر آباد میں ایک اور ڈاکہ - ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے خیر آباد سے تار دیتے ہیں - کہ کل کے جہانگیرہ روڈ کے ڈاکہ کے بعد خیر آباد سٹیشن پر بھی آج ڈاکہ پڑا - جو کہ جہانگیرہ روڈ سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے - ڈاکوؤں میں جن میں افریدی لوگ تھے - ۲۲ دسمبر کو رات کے ۱۰ بجے حملہ کیا - اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اٹھا لے گئے اور سرکاری خزانہ سے قریباً ۲۵ روپے نقد لے گئے - پشاور سے پولیس اور فوج موقعہ پر پہنچنے کے لئے نمبر ۲ ڈوؤن میل میں روانہ ہو گئی ہے +

کلکتہ میں ایک عظیم الشان جلسہ (کلکتہ ۲۲ دسمبر) کل بروز اتوار مسلمانان کلکتہ کا ایک بہت بڑا جلسہ ٹون ہال میں اس غرض سے منعقد ہوا - کہ یورپ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے اشاعت اسلام کے کام پر ان کو مبارک باد دیں - جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا - اور آخر میں مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے دعا کی - مفصلہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے -

(۱) مسلمانان کلکتہ کا یہ عام جلسہ خواجہ کمال الدین صاحب کی ان ذاتی کوششوں پر جو وہ یورپ میں اسلام کے لئے کر رہے ہیں - اور جن سے وہ اسلام کو اپنی اصلی شکل میں وہاں پیش کر رہے ہیں - اور ان غلط فہمیوں اور برائیوں کا ازالہ کر رہے ہیں - جو ان ممالک میں اس مذہب کی بابت پھیلی ہوئی ہیں - مبارک باد دیتا ہے - اور نیز ان کو ان شاندار نتائج کی بابت مبارک باد دیتا ہے - جو کہ اتنی جلدی ظہور میں آئے ہیں -

(۲) یہ جلسہ رائیٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے کو ان کے اسلام قبول کرنے پر مبارکباد عرض کرتا ہے - خاص کر اس حالت میں جبکہ وہ اتنی مدت تک اسلام کی خوبیوں کا اپنے آپ ہی کافی مطالعہ کر چکے ہیں - اور ان کی تحقیقات تکمیل کو پہنچ گئی ہے - اور نیز اُن کا اپنی برادری میں شامل ہونے پر خیر مقدم کرتا ہے + (۳) یہ جلسہ تمام ہندوستانی مسلمانوں خصوصاً مسلمانان کلکتہ سے درخواست کرتا ہے - کہ وہ خواجہ کمال الدین صاحب کی ان کے اس نیک کام میں بالضرور امداد کریں - جو کہ انہوں نے ایک بڑے ذاتی نقصان اور قربانی کو گوارا کر کے اختیار کیا ہے + دو اور ریزولیوشن پاس ہوئے - جن کے رو سے ۲۵ آدمیوں کی ایک کمیٹی اس غرض سے قایم کی گئی - کہ خواجہ صاحب کو ان کے مشن میں امداد دینے کے مسئلہ پر غور کریں - اور نیز ان ریزولیوشنوں کی نقل خواجہ صاحب اور لارڈ ہیڈلے کو بھیجی گئی -

عربی اخبارات اور ممالک اسلامیہ

ٹرکی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے - کہ بلگیریا اور یونان و سرویا کے تعلقات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں - یونان نے بلغر قیدیوں سے بہت بُرا سلوک کیا ہے - جس کے باعث بلگیریا والے رنجیدہ خاطر ہیں - یونانی حتی الوسع مفتوحہ علاقہ سے بلغر قوم کو نیست و نابود کرنے پر تُلے ہوئے ہیں - تاکہ آیندہ کے لئے امن قایم رہے - دوسری طرف سرویہ والے بلگیریا والوں سے سخت نفرت کا اظہار کر رہے ہیں - اور اپنے علاقہ میں ان پر ہر طرح کی سختیاں کر رہے ہیں - یقین ہے کہ مقدونیہ کی ہڈی پر یہ بلقانی سگ ایک دفعہ اور آپس میں قسمت آزمائی کریں گے +

خفیہ معاہدہ ٹرکی و بلغاریہ ٹرکی اور بلغاریہ کے درمیان خفیہ طور پر حسب ذیل معاہدہ ہوا ہے (۱) بلغاریہ اگر یونان پر حملہ کرے تو ٹرکی کی طرف سے اسے تین پلٹنوں کے ذریعہ امداد دی جائے گی - جن کا سپہ سالار اعظم بلغاری ہوگا (۲) اگر یونان کو کسی اور سلطنت کی طرف سے امداد ملے گی تو ٹرکی ان پر چڑھائی کرے گی - (۳) اگر ٹرکی یونان اور سرویہ پر حملہ کرے تو بلغاریہ اس کی امداد کرے گا

عربوں کے مطالبات کے پورا ہونے کی امید عربی اخبارات آج کل یہ امید لگا رہے ہیں کہ چونکہ ٹرکی کی اب یونان سے بھی صفائی ہو گئی ہے - اس لئے اب ٹرکی عربوں کے مطالبات کو عملی طور پر پورا کریگی

سالونیکا سرویہ کو دیدیا گیا شام میں بذریعہ تار خبر آئی ہے - کہ یونان نے سالونیکا کا تھوڑا سا حصہ سرویہ کو دیدیا ہے - اور وزیر سرویہ وہاں عمارات بنانے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جانے والا ہے -

اسے ضرور ملاحظہ کریں

جن احمدی احباب کی طرف ششماہی آئندہ کا یا اخبار پیغام صلح کی قیمت کا کچھ حصہ باقی ہے - وہ براہ مہربانی جلسہ سالانہ قادیان پر اپنی قیمتیں ہمراہ لادیں - جہاں کہ ہمارا عملہ موجود ہوگا مینیجر پیغام صلح ہر ایک بھائی کو مطبوعہ رسید دیگا - نئے خریدار بھی اپنا چندہ دستی ادا کر سکتے ہیں -

اس بات کا خاص خیال رہے کہ جو احباب آئندہ کے لئے اخبار نہ لینا چاہیں - وہ اپنے ارادہ سے مینیجر کو ضرور اطلاع دیں - ورنہ وی پی کو خواہ مخواہ انکاری کر کے ہمپر بوجھ نہ ڈالیں - وی پی انکاری ہونے کی صورت میں - اخبار فوراً بند کر دیا جاتا ہے اور جب تک بقایا معہ ہرجانہ وی پی وصول نہ ہو دوبارہ اخبار جاری نہیں کیا جاتا - اس بات کو سب احباب نوٹ کر لیں - (مینیجر)

میں سینوں کا نمبر اول ہے) اُن سے مودّبانہ ایک سوال ہے۔ کیا حضرت امام حسین علیہ السلام سچ مچ شہید ہیں۔ اگر شہید ہیں تو پھر وہ زندہ ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء ولٰکن لا تشعرون جو لوگ خدا کے رستے میں مارے جائیں انکو مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ولیکن تم نہیں سمجھتے۔ خدا تو فرماتا ہے کہ ان کو مردہ کہو بھی نہیں وہ تو زندہ ہیں چہ جائیکہ اُن کا ماتم کیا جائے۔ اور ماتم بھی کیسا کہ صدیاں گذر گئیں اور ہنوز روز اول ہے سال بہ سال محرم کے عشرہ میں وہ سینہ کوبی ہوتی ہے کہ الامان۔ اگرچہ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ لوگ جو تمام سال خوشیاں مناتے اور قہقہے لگاتے رہے ایکاایک محرم کا چاند دیکھتے ہی سوگوار بن گئے اور پھر اس قدر کہ سینہ کوبی اور اشک فشانی کی کوئی حد نہ رہی۔ غم ورنج کا قبضہ جن بدنصیب دلوں پر ہوتا ہے وہ آٹھوں پہر رہتا ہے۔ نہ کہ کسی خاص دن اور گھڑی میں۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے ؎

باغ میں مجھکو نہ لے جا ورنہ میرے حال پر
ہر گل تر ایک چشم خونفشاں بن جائیگا

مگر یہاں تمام سال باغ کی سیر اور گلگشت چمن ہوا کرتی ہے اور خوشی وشادمانی کے جلسوں اور قہقہوں سے چار دانگ عالم گونجتا ہے۔ صرف محرم کے عشرہ میں ساری کسر نکالی جاتی ہے۔ ممکن ہے یہ مطلب ہو کہ تا خوشی وغم کا پلہ برابر رہے۔ تصنع وتکلف ہا جس طرح بن پڑے غم کا پلہ وزنی کیا جائے تا خوشی غم جو اس سرائے فانی میں توام ہیں۔ برابر اعتدال پر رہ کر مزاج عالم کو برقرار رکھے ورنہ قیامت نہ آجائے۔ اور سارا نظام درہم برہم نہ ہو جائے۔ اور اگر یہ نہیں تو کم سے کم میری سمجھ میں تو یہ معمہ نہیں آتا۔ کہ تمام سال تو خوشیاں منائی جائیں اور ہلال محرم دیکھتے ہی صدیوں کے پرانے غم کا بند اس طرح ٹوٹ پڑے کہ نوبت بجنون پہنچ جائے۔ خیر مجھے اس سے کچھ مطلب نہیں مجھے تو صرف یہ عرض کرنا ہے کہ یہ زندہ کا ماتم کیسا ہے؟ جسے خدا زندہ کہے اور مردہ کہنے سے لوگوں کو روکے۔ اسے مردہ کہنا اور پھر اسکا ماتم کرنا کیا صریح خدا کی نافرمانی نہیں۔ ماتم سے جو خدا کی معیت سے دوری اور مہجوری نصیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ ان اللّٰہ مع الصابرین سے (کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) ظاہر ہوتا ہے۔ اسکو جانے دو۔ اس مسئلہ کو الگ رکھکر بھی قرآن کریم کی صریح نافرمانی۔ اور جناب آلہی کی گستاخی ہے۔

اب آؤ ان محرم کے دنوں میں دیکھیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اور کس حال میں ہیں۔ کیا آپ کا وجود باجود کسی تعزیہ یا دلدل کیا قصبہ یا کسی مرثیہ خوان کی مجلس میں رونق افروز ہے۔ کیا ابھی تک ماہ دسمبر کی صبح کے وقت جو برفانی شربتوں کی سبیلیں ماتم کے لئے لگائی گئی ہیں انہی کے ایک گھونٹ کے لئے آپ تشنہ لب ہیں۔ اور نیز کیا خود بھی جناب امام کوئی مجلس غم منعقد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ یا معاملہ اس کے برعکس ہے اس کے لئے آؤ قرآن کریم کی عینک لگاکے دیکھیں۔ سنو اور دیکھو۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون ؕ فرحین بما اٰتٰھم اللّٰہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ؕ یستبشرون بنعمۃ من اللّٰہ وفضل وان اللّٰہ لا یضیع اجر المؤمنین ؕ ترجمہ۔ اور جو اللہ کے رستے میں قتل کئے گئے ہیں۔ ان کو مردہ مت شمار کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس ہیں۔ اُن کو اُس کے خوان کرم سے رزق ملتا ہے۔ خوش اور مگن ہیں اُس کے ساتھ جو کچھ اللہ نے اُنہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے۔ اور خوشیاں مناتے ہیں۔ اُن لوگوں کے لئے جو ابھی ان کے ساتھ آکر شامل نہیں ہوئے اور ان کے بعد رہ گئے ہیں اس خیال سے کہ ان پر کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے اور اللہ کی نعمتوں اور فضل کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور نیز اس کی کہ اللہ ایمان کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ اوپر کی آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امام علیہ السلام بجائے کسی تعزیہ یا دلدل یا محفل ماتم کے ساتھ شریک ہونے کے اپنے رب کے حضور میں تشریف رکھتے ہیں۔ پھر بجائے کسی گھونٹ کے شربت کے لئے منتظر ہونے کے جناب آلہی سے رزق اور نعمتیں پاتے ہیں۔ پھر بجائے ماتم کے خوشیاں منا رہے ہیں نہ صرف ان نعمتوں کی وجہ سے جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائیں بلکہ اس خیال سے بھی کہ جو لوگ پیچھے ہیں یعنے زندہ ہیں۔ اور ابھی اُن کے ساتھ شامل نہیں ہوئے ان کے لئے کوئی خوف اور حزن نہیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔ یہ فقرہ بھی قابل غور ہے۔ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو تو خوشی اُنہی لوگوں سے ہے۔ اور وہی لوگ ان سے ملنے والے ہیں۔ جن سے خدا نے خوف اور حزن کو دور کر دیا ہے۔ آہ وبکا کرنے والوں اور ماتم وشیون سے سر پر اٹھانیوالوں کا کوئی تعلق حضرت امام سے نہیں اور نہ انہیں اُن سے خوشی ہے اور یہ ہے کہ حضرت امام خوشی کی محفل رچائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ایسی خوشی کی محفل میں اگر ماتم کرنے والے جا پہنچیں تو رنگ میں بھنگ ہو کر تمام عیش وآرام منغض ہو جائے اور دل کو بجائے خوشی کے رنج ہو۔ یہ بھی نہ سہی بہرحال یہ حضرت امام کی عین منشاء کے برخلاف تو ضرور کیا ہے۔ کہ حضرت امام تو خوشیاں منا رہے ہوں اور متبعین ماتم کر رہے ہوں۔ کیا یہی امام کی اتباع ہے۔ اور اسی کا نام محبت اہل بیت ہے کہ جو کچھ کرنا ان کے خلاف کرنا۔ وہ دنیا میں تشریف رکھتے تھے۔ تو کوفہ میں بلوا کر کربلا کے میدان میں شہید کروایا۔ اب وہ اپنے رب کے حضور میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور خوشیاں منا رہے ہیں۔ تو یہ لوگ ماتم کر رہے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وہاں جلسے نوروز کے ہو رہے ہیں
یہاں ہم اکیلے پڑے رو رہے ہیں

اکیلے کہاں! محفلوں کی محفلیں جلسے۔ حلقے مل مل کر سینہ کوبی کر رہے ہیں میں تو سمجھتا ہوں جو کسی کی خوشی میں شریک نہ ہو۔ بلکہ خود اسی کا ماتم اور سیاپا کرنا شروع کر دے وہ سخت دشمن ہے بجائے اس کے کہ اس کے ساتھ خوشی میں شامل ہوتا۔ خود اس شخص کا ماتم کرنا شروع کر دیا۔ اس سے بڑھ کر حسد اور عداوت کیا ہو سکتی ہے۔ پس تمام محبان حسین کو چاہیئے کہ اس حرکت سے باز آئیں۔ اور حضرت امام کی محفل عیش کو منغض نہ کریں۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے قرآن کریم پر غور نہیں کیا۔ اگر غور کرتے تو ایسی حرکت ہرگز نہ کرتے۔ یا رب ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا۔ خیر اب سہی! ۔

راقم بشارت احمدؐ عفی عنہ

ہمارا سالانہ جلسہ

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ جس کے فضل وکرم نے آج تک ہماری دستگیری کی اور ہمارے سر پر حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دنیا سے تشریف لے جانیکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے وجود باجود کے سایہ کو سلامت رکھا وہ امام کہ جسکی نظیر دنیا میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ جو دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے جس کے چشمہ سے شروع سے ہی اپنے اور بیگانے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اور اٹھاتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی نظر میں مقرب ہے اور جس کا ذرہ ذرہ روح القدس سے مدد پاتا ہے جسکی دعایئں عرش پر روز آستانہ الہی سے ٹکراتی اور ایک خاص شور پیدا کرتی رہی ہیں۔ اور جس کے اوپر الہی برکات کا نزول ہر وقت ہوتا رہتا ہے جسکا وجود کہ ہمارے امام ہمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعاؤں کا نتیجہ ہے اور جس کے اعلےٰ نمونہ اعلےٰ ایثار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے "چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دین بودے" جیسے متبرک کلمات اس کی نسبت میں نکلوائے۔ پھر اس سے بڑھکر اس کی عظمت کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو خلافت کے مقام پر متمکن کیا۔ ایسے امام کے زیر سایہ رہنا اور ایسے عظیم الشان وجود کی غلامی کا دم بھرنا ہم احمدیوں کیلئے باعث فخر نہیں تو کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ آج پھر ہم اپنے سالانہ اجتماع پر اسی کے سایہ کے نیچے اکٹھے ہونے والے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ پھر کئی بار ہم کو اسی کے زیر سایہ اس قسم کے اجتماع پر ملنے کا موقع عطا فرما دے۔ جن لوگوں کو تاریخ دنیا سے تھوڑی بہت واقفیت ہے وہ اس بات کو خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اجتماع ایک قوم کی زندگی کے آثار ہوتے ہیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ دنیا میں آجکل جتنی متمدن اقوام ہو چکی ہیں انکی ترقی کا راز صرف وحدت قومی ہی تھا اور اس وحدت کو قائم رکھنے کیلئے قوم کے مختلف افراد کا باہمی میل جول کا خاص لحاظ رکھا گیا تھا۔ کیونکہ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ جسقدر ایک قوم کے افراد آپس میں زیادہ ملتے جلتے ہیں اتنا ہی ان میں محبت و اتفاق کا سلسلہ زیادہ مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس فطرتی اصول کو قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں اسلام کے اصول بھی ایسے مقرر کئے ہیں کہ جو سراسر وحدت سے پر ہیں۔ مثال کے طور پر محلہ کے لوگوں کا ایک مسجد میں پانچ وقت جمع ہونا پھر جمعہ کے روز مختلف محلوں کے لوگوں کا ایک مسجد میں اکٹھے ہونا ایک شہر کے اہل اسلام کا ایک مقام پر عید کی نماز ادا کرنے کے لئے جمع ہونا۔ اور پھر ایام حج میں مقدس مقامات میں تمام دنیا کے ذی استطاعت اہل اسلام کا جمع ہونا وحدت قومی کا ایک کامل اور نہایت ہی مفید سبق نہیں سکھاتا تو کیا ہے۔ اسی طرح دیگر مختلف اقوام کے جتنے بھی میلے اور جلسے قائم ہوتے ہیں۔ ان میں وحدت قومی ہی کا مضبوط کرنا مدنظر ہوتا ہے۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ آجکل کے لوگ ان کو محض لہو ولعب کی صورت میں ہی تصور کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی حین حیات میں سالانہ اجتماع پر بہت ہی زور دیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایسے اجتماع قوم کی تقویت کے لئے اور ہر سال ان میں سنئے ارادے اور نئے جذبات استقلال پیدا کرنے کے لئے نہایت ہی مفید ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ کا ہماری جماعت پر خاص فضل ہے کہ جس سے کہ آجکل تمام دیگر غیر احمدی مسلمان محروم ہیں وہ یہ کہ ہم تمام ایک امام کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہیں مگر ان کا تو کوئی امام بھی نہیں۔ پس ایسی صورت میں کم سے کم ایک دفعہ ایک قوم کے بڑے بڑے افراد کا مع اپنے اپنے علاقہ کے بھائیوں کے اپنے امام کی خدمت حاضر ہونا۔ قوم کے لئے نہایت ہی مفید ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے جسکو اللہ تعالےٰ نے دین اسلام کی اشاعت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور بھی مفید ہے کیونکہ یہ ایک موقعہ ہوتا ہے جب کہ ہمارے بزرگ اس میں گفتگو کر کے خیالات کا تبادلہ کر کے ایک دوسرے کے ساتھ امام کی موجودگی میں یہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ گذشتہ سال میں قوم کی ترقی کی راہ میں کون کون سی چیزیں روکاوٹ کا موجب ہوئیں اور کون سی چیزیں اس کی ترقی کے لئے مفید تھیں۔ تاکہ آئندہ ان رکاوٹوں کے دور کرنے کا انتظام کیا جا دے اور اشاعت اسلام کے لئے اور سے اعلےٰ اعلےٰ طریق اختیار کئے جاویں۔ تو اس طرح موقعہ ملتا ہے۔ کہ ہم اپنے پاک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک عمدہ اور مفید پروگرام تیار کریں۔

لہذا اپنی ساری جماعت کے دوستوں کو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کا قادیان میں سالانہ جلسہ پر جمع ہونا کوئی فضول بات نہیں ہے۔ بلکہ ایک ایسا فعل ہے جو ان کے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت کی زندگی اور ترقی کے لئے نہایت ہی ضروری ہے ان کا آنا بھی خدمت اسلام ہی ہے ان تمام باتوں کے علاوہ ایک اور مفید بات یہ ہے کہ ان دنوں جسطرح کہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت ہی جوش سے اور ایک خاص تڑپ سے اپنی جماعت کے لوگوں کیلئے دعا کیا کرتے تھے اور اعلےٰ اعلےٰ نصائح سے مالا مال فرماتے تھے اسیطرح حضرت خلیفۃ المسیح بھی خدا کے فضل سے اپنے مریدوں کیلئے دعا فرمایا کرتے ہیں۔ جو دور دراز کا سفر طے کر کے جاڑے کے موسم میں کھانے اور سونے کی تکالیف کو برداشت کرتے اور قادیان میں ان کی خدمت با برکت میں حاضر ہوتے ہیں مبارک وہ جو ان دعاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور مالی امداد فرما کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے وعدہ کو پورا کرتے ہیں۔ راقم محمد مبارک اسماعیل

ضروری اعلان
بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

۱۔ جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ نو مسلم ممبر ہوس آف لارڈز انگلینڈ کی کتاب "مغرب کی اسلام کیطرف بیداری" زیر تصنیف ہے۔ قیمت انگریزی ۱۲ / اس کا اردو ترجمہ ۱۲ / درخواست کیوقت اردو یا انگریزی کا ضرور حوالہ دیں۔

۲۔ ماہوار رسالہ مسلم انڈیا اسلامک ریویو انگریزی جو جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری کیطرف سے اشاعت اسلام کی غرض سے ووکنگ انگلینڈ سے شائع ہوتا ہے۔ سالانہ قیمت مبلغ (صہ) اس کا اردو ترجمہ بصورت رسالہ مبلغ (سے) لیکن خریداران اخبار پیغام صلح سے اردو رسالہ مسلم انڈیا کی قیمت (عہ) (ترجمہ عنقریب شائع ہوگا)

نوٹ۔ خریداران اخبار پیغام صلح اردو رسالہ کیلئے اپنا پورا پتہ ونمبر اخبار تحریر فرما دیں

۳۔ اخبار پیغام صلح اس میں عام اخبار اسلامی مضامین کے علاوہ خواجہ صاحب کے مشن اسلام کے متعلق حالات شائع ہوتے ہیں۔ ہفتہ میں تین دفعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ چھ روپیہ . . . . (سے)

۴۔ بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کیلئے ایک کمیٹی مفصلہ ذیل اصحاب کی بن چکی ہے۔

(۱) جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔
(۲) جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خانصاحب ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور
(۳) جناب نواب محمد سلیم خانصاحب رئیس شیری
(۴) جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب
(۵) جناب میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
(۶) جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب } جائنٹ
(۷) جناب شیخ رحمت اللہ صاحب } سکرٹریاں

جو برادران اسلام اس فنڈ میں چندہ دینا چاہیں وہ بھی مفصلہ ذیل پتہ پر روپیہ ارسال فرما دیں۔

چندہ کا اعلان پیغام صلح میں ہوگا۔

تمام درخواستیں بنام

شیخ رحمت اللہ مالک انگلش وئیر ہوس انار کلی روڈ لاہور آنی چاہئیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

جلسہ نمبر

اخبار

پیغام صلح

لاہور

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ للعہ) طلباء سے ڈللعہ)

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۷۲

تازہ بتازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

معاملات جنوبی افریقہ (ڈربن ۲۴ دسمبر) مسٹر گاندھی نے ریوٹر کے ایک قائم مقام سے گفتگو کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ جنوبی افریقہ کے اس شور و شغب کی نسبت جو یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ یہ محض از غرد ا دار لوگوں کی طرف سے مصنوعی طور پر اس لئے مچایا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کو تنگ کیا جائے بالکل غلط ہے۔ اور بتایا کہ ہمارے اس کام کے بہت بڑے معاون یورپین بلکہ کل رعایائے انگلستان ہے۔ جن کو ہماری ان سب کوششوں کی اصلیت سے ذاتی واقفیت ہے اور کہ اگر تحقیقاتی کمیشن نے مجھے اس بات کا ملزم پایا تو میں اپنی تمام جدوجہد سے دست بردار ہو جاؤنگا۔ اور جنوبی افریقہ سے چلا جاؤنگا۔

مسٹر گاندھی کے مطالبات اور ٹائمز کی رائے ٹائمز نے ایک لیڈر میں لکھا ہے کہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ ہندیوں کی شکایات رفع کرنے کو تیار ہے۔ مگر مسٹر گاندھی نے جو الٹی میٹم دیا ہے وہ گورنمنٹ کی شان کے خلاف ہے۔ اور اس لئے ان کے مطالبات کو بنیاد گفتگو قرار دینا مشکل ہے

اور ہندوستانیوں کو سزا (ڈربن ۲۴ دسمبر) والکرسٹ میں ۱۳ ہندی مردوں اور ۳ عورتوں کو اس جرم میں ۳ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ کہ انہوں نے سرحد عبور کرنے کی کوشش کی۔

ٹائمز کا تیسرا مضمون ہندوستانی خطرہ پر (لندن ۲۲ دسمبر) ٹائمز نے اپنے سلسلہ مضامین کی تیسری قسط میں بیان کیا ہے کہ آجکل قوم پرستی کا بہت زور ہے۔ اور جذبہ مذہبی تعلیم نے پیدا کیا ہے اگرچہ پونے سترہ لاکھ انگریزی خوانوں میں سے قلیل تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے۔ جو اس جوش و خروش کو بہ نظر تحقیر دیکھتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ اور اقتدار روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے اور انگلستان میں تو ان کا نام و نشان بھی پایا نہیں جاتا۔ یہاں قوم پرستی کا بہت زیادہ زور ہے۔ لیکن آخر میں بیان کیا ہے۔ کہ موجودہ سیاسی باتوں کو مان لینے سے حکومت ایسے تنگ طریقوں پر ہو جائیگی۔ جو بیرونی تسلط نہ ہونیکے باعث ٹوٹ جائیں گے۔ اور سلطنت انگریزی کے مویدوں کے تمام پسندیدہ اصول بالکل اڑ جائیں گے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

سرحدی ڈاکوؤں کی سینہ زوری جہانگیرہ، رڈو اور خیرآباد کے خوفناک ڈاکہ کے بعد ایک اور تعجب انگیز خبر معلوم ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ ڈاکوؤں نے گورنمنٹ کے پاس پیغام بھیجا ہے۔ کہ وہ پھر ڈاکہ ڈالنے والے ہیں۔ گورنمنٹ بچاؤ کا کافی سامان مہیا کر رہی ہے۔ اور سوار افسران متوجہ پر جمع ہیں۔ خدا خیر کرے اور ایسے بدباطن شریر النفس لوگوں کو نیست کرے۔ یا ہدایت نصیب کرے۔ تاکہ امن آسکے

دن کی پریشانیوں اور دکھوں سے نجات ہو۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ ڈاکو اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر خیرآباد کو بالکل برہنہ کر کے اٹھا لے گئے ہیں۔ اور سٹیشن ماسٹر صاحب کہیں بھاگ گئے ہیں۔ ان کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں لگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مسٹر سید وزیر حسن اور محمد علی صاحبان لکھنؤ میں (لکھنؤ ۲۴ دسمبر) مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن صاحبان آج لکھنؤ پہنچے۔ جہاں ان کا بہت زور و شور سے استقبال کیا گیا۔ اور مجمع کثیر نے ان پر پھولوں کے ڈھیر کے ڈھیر برسائے۔ اور چیرز سے سٹیشن گونج اٹھا۔ لوگ گاڑی کو ہاتھوں سے کھینچکر ۲ میل یعنی رفاہ عام کلب تک لے گئے۔ جہاں ہزارہا لوگ پہلے سے جمع تھے۔ وہاں موصوفین نے تقریریں کیں۔ جو بہت پسند کی گئیں۔ مسٹر محمد علی صاحب سید وزیر حسن کے مہمان ہیں۔

پروونشل مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ (آگرہ ۲۴ دسمبر) آج سہ پہر کے وقت پروونشل مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت ہی کم تھی۔ یا بہت تقریباً ۱۰ ممبر شامل ہوئے۔ شروع ہی سے ممبروں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور کورم کے ناکافی ہونے۔ ممبروں کا باقاعدہ وقت پر اطلاع نہ ملنے اور بعض اشخاص کی ممبری پر اعتراضات ہوگئے صاحب صدر جلسہ نے حاضرین کی تعداد کو شمار کئے بغیر ہی کافی بیان کیا اور باقی دو امور کا فیصلہ کرنے سے انکار کیا جس سے نہایت بے اطمینانی پھیلگئی فقر صاحب صدر جلسہ کا ایڈریس پڑھا گیا۔ سکرٹری صاحب کی رپورٹ پر چونکہ بہت سنگین اعتراضات ہوسکتے تھے۔ اسلئے انکا پڑھنا ملتوی رکھا گیا۔ جلسہ رات تک ملتوی کیا گیا۔ لیکن فریقین اپنی اپنی بات پر جمے ہوئے ہیں۔

(یہ ہلاہل ہمیں پیغام اجل دیتی ہے + زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے) آجکل جو ہما مسلم لیگ میں دھڑا دھڑ چل رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کچھ دال میں کالا کالا ہے۔ اور کہ اس سالانہ جلسہ میں ہو سکتا ہے کہ لیگ کا جنازہ پڑھ دیا جائے۔ کیونکہ وہ شکار جو لیگ کی آڑ میں کھیلا جاتا تھا۔ وہ اب نوجوان آزاد منش مسلمان لیڈر قوم فروش مسلمانوں کو کھیلنے نہیں دیتے۔ لنڈن سے ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا تار ہی ہمیں لیگ کے آخری دن ہونیکی خبر دیتا تھا۔ لیکن غیب کا علم خدا کو ہے دیکھئے اب اس جنگ میں کون غالب آتا ہے اگر تو مدعیان پیشوا ہوز غالب آگئے تو تو لیگ کی تجہیز و تکفین بہت جلد ہو جائیگی ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس سسکتی ہوئی مجلس کو کسی اور طاقت کے کاری حربہ کی ضرورت دم بخود کرنیکے لئے اسے پڑ جائیگی اللہ تعالیٰ ہمیں ہر مصیبت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (پیغام)

ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ ضلع گورداسپور اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ ضلع گورداسپور اس سال بٹالہ میں ہوا اور مدرسہ تعلیم الاسلام کی دونوں ٹیمیں گذشتہ کئی سالوں کی طرح اس سال بھی اول نمبر رہیں ایک کپ ہمیشہ کے لئے اس سکول کو مل گیا ہے تعلیم الاسلام کے طالب علموں کے متعلق چند امور قابل تذکرہ ہیں۔ ان کی آمد پر ان کی طرز زندگی کو مدنظر رکھ کر ایک چبوترہ بٹالہ میں ان کے لئے آراستہ کیا گیا۔ اور اس پر تازہ سیمنٹ کا فرش لگایا گیا۔ ہر شخص اور ہر جماعت کا استقبال اسی رنگ میں ہوتا ہے جو ان کو میسر ہو سکے

والا ہو ڈپٹی کمشنر یا لارڈ صاحب کے لئے تو بازار صاف ہوتے ہیں پل بے تکلیف تیار ہوتی ہیں دروازے بنائے جاتے ہیں ہال سجائے جاتے ہیں۔ لیکن کیسی خوشی کی بات ہے کہ قادیان کے طالب علموں کے لئے مسجد آراستہ کیگئی فالحمد للہ رب العالمین۔ ۱۷ دسمبر سے لیکر ۲۲ دسمبر تک بٹالہ میں بڑی رونق رہی۔ اور ہائی سکول قادیان کے طالب علم بھی قریباً ایکسو تک کی تعداد میں ایک دسترخوان پر کھانا کھاتے رہے ایک دن میاں علی احمد صاحب رئیس بٹالہ نے طالب علموں کی ضیافت کی یہ مہمان مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے دروازے پر گذر کر میاں صاحب موصوف کے مکان کو جا رہے تھے۔ کہ ان کو مولوی صاحب موصوف کا نام اور ان کی تعلی اور ادعائے دعوی یاد آگئے۔ اور حضرت مسیح موعود کی کامیابی۔ اور آپ کے خدام کی ایک جماعت کا اس شخص کے دروازے پر سے گذر کر اس کے گھر کے قریب ایک رئیس بٹالہ کا مہمان بننا ایک خاص کیفیت پیدا کرنے والا ہوا میاں صاحب کے مکان پر کچھ سلسلہ عالیہ کے حالات اور کچھ تبلیغ مولوی صدر الدین صاحب نے کھانے کے بعد بیان کئے۔ حاضرین نے حضرت مسیح موعود کے حالات کو سن کر خوشی کا اظہار کیا اور ایک بوڑھے شخص نے اٹھکر گواہی دی کہ مرزا غلام احمد صاحب کو ہم راست باز انسان یقین کرتے ہیں۔ اس گھر اور اس گلی کو ہمیشہ کے لئے مولوی محمد حسین صاحب کی ناکامی پر گواہ کہنے کے لئے جماعت احمدیہ کے نونہالوں نے زور کے ساتھ اللہ اکبر دیہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی چیرز ہیں) کے نعرے بلند کئے۔ کھیل کا حال بیان کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کی رپورٹ میں سے ایک جملہ کافی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قادیان کی ٹیمیں ایسے بلند پایہ کی ہیں۔ کہ کوئی سکول ان کے ساتھ لگا نہیں کھا سکتا۔ وجہ یہ کہ تمام سکولوں پر ہاکی اور فٹ بال میں چھ چھ گول ہوئے۔ سوائے ایک سکول کے جنھوں نے دو گول کرانے کے بعد لڑنا۔ گالیاں دینا اور قادیان کے کھلاڑیوں کے پاؤں اور ہاتھ زخمی کرنا ضروری قرار دیا۔

ڈپٹی کمشنر صاحب نے بھی قادیان کی ٹیموں کی بہت تعریف کی۔ فٹ بال کے آخری میچ کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کو قادیان کے بچوں نے چیرز دیئے (اور ان کے چیرز اللہ اکبر کے نعرے تھے) اسی طرح سے ہاکی کے آخری میچ کے بعد بھی صاحب موصوف کو تین چیرز اللہ اکبر کے نعروں کے رنگ میں دیئے گئے۔ اور ان کو اس قدر خوشی ہوئی۔ کہ ان کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح سرخ ہو گیا۔ اور انہوں نے لڑکوں کو مبارکباد دی اسی طرح سے دوسرے انگریزوں اور لیڈیوں نے ہیڈ ماسٹر صاحب اور صدر الدین صاحب کے پاس لڑکوں کی کھیل اور اخلاق کی بے حد تعریف کی۔ اور تمام بٹالہ میں ان کے اعلیٰ کھیل اور نیک نمونے کا چرچا تھا ایک بچے کو ایک مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ بیٹا آج قادیان کا میچ تھا۔ کیا نتیجہ ہوا کہنے لگا۔ کہ ان کا نتیجہ تو ظاہر ہے۔ نمازیں ادا کرتے ہیں دعا کرتے صدقے دے کر میدان میں جاتے ہیں۔ میدان میں دعا کرتے ہیں کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا نام بلند آواز سے لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کیوں ان کو کامیاب نہ کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۸ - دسمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۷۶

البلاغ المبین

(از حضرت مسیح موعودؑ)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پُراز معارف تقریر جو حضورؑ نے ۱۷- مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی پاک زندگی کے آخری ایام میں بوقت گیارہ بجے دن معزز رؤساء و امرائے لاہور کے سامنے حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر فرمائی۔ یہ تقریر پُرتاثیر ایک بجے ختم ہوئی ہم ناظرین کی روحانی غذا کیلئے اسے درج ذیل کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین اس تبرک سے سالانہ اجماع کے دن روحانی فیض حاصل کرینگے۔ سب سے اوّل حضرت اقدس نے اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعد ازاں گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کا ذکر فرما کر سلسلۂ کلام اس طرح شروع فرمایا:-

کامیابی کا راز

صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا۔ مگر یہی قلبی خلوص تھا۔ اور حق کا جوش جس سے آخر مظفر و منصور ہوئے۔ بے نظیر طور سے کامیابیاں حاصل کیں۔ ہر ایک شخص جو خدا کو خوش رکھنا چاہتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ خدا اُسے کامیابیاں بخشے۔ وہ فریب کی زندگی چھوڑ دے۔ خدا سے صلح کرے۔ فرمایا۔ **قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا** فلاح پا گئے وہ جنہوں نے تزکیہ نفس کر لیا۔ اور تباہ ہو گیا وہ جس نے اُسے خراب کیا۔ فلاح دین و دنیا دونو کو شامل ہے۔ جو شخص اپنے نفس کی ناپاکی کو چھوڑتا ہے۔ وہ آخر کامیاب ہوتا ہے۔ بیشک کوئی فلسفہ میں طاق ہے۔ کوئی ہیئت میں۔ کوئی سائنس میں شہرۂ آفاق ہے۔ یہ قبول ہے۔ مگر تزکیہ نفس بڑی مشکل چیز ہے۔ علوم ظاہری دماغی حواس کو تیز کرتے ہیں۔ مگر اُن کا قلب کے ساتھ کچھ علاقہ نہیں۔ جو علوم ظاہری حاصل کرتے ہیں۔ بجز سلیم الطبع کے آخری نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ کہ اُن میں کبر آ جاتا ہے۔ اُن کو سچا انکسار اور سچی نرمی نصیب نہیں ہوتی۔ کبر ایسی بُری بلا ہے۔ کہ انسان اس کی وجہ سے ہر قسم کی ترقی سے رُک جاتا ہے۔ اب اس کے آگے جو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ قانون قدرت

ضرورت

میں داخل ہے۔ کہ ہر ایک چیز ضرورت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر کپڑے۔ جوتیاں۔ بوٹ آلات معیشت ہیں۔ یہ کیونکر پیدا ہوئے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ ضرورت ہے پس جب ضرورت پیش آتی ہے۔ تو وہی ضرورت رہنما ہو جاتی ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ مذہبی طور سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ ان حملوں سے متاثر ہو کر بعض دین سے رہ گئے۔ بعض مذبذب ہو گئے۔ بعض کمزور۔ یہ حملے کئی قسم کے ہیں۔ بعض منقولات کے اسلحہ سے کئے جاتے ہیں۔ بعض معقولات کے ہتھیاروں سے یہ نکتہ چینی اور علوم جدیدہ کا حملہ بڑا سخت حملہ ہے۔ جو کچھ آجکل تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تعلیم بھی دراصل بڑی غلطیوں میں ڈالتی ہے میرا تجربہ ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو یہ ناقص تعلیم مذہبی طور سے مفید نہیں پڑی پڑھنے والے خلیع الرسن اور بے قید ہو جاتے ہیں۔ کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر پھر بھی آنحضرت کی جیسی عزت چاہیئے نہیں کرتے۔ اسلام کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اُن کے مُنہ سے دہریت کی بو آتی ہے بس کچھ ہاتھ سے گئے بالکل گئے۔ جدید فلسفہ کا حملہ پادریوں کے حملے

سکولوں میں کالجوں میں مسلمان طالب علم پڑھتے ہیں۔ اور دہریت اور لامذہبی کے عقائد حاصل کرتے ہیں اگر پہلے ہی مذہبی تعلیم کا خیال رکھیں۔ تو یہ نقص پیدا نہ ہو۔ دیکھو۔ اگر ایک لڑکی کو ہوش سنبھالتے ہی بازار کی رنڈی بنا دیا جائے۔ فسق و فجور میں مبتلا کرکے شراب کی عادت ڈال دی جائے پھر اُسے کہیں۔ کہ پردہ کر۔ تو اس سے یہ ممکن نہیں۔ یا کم از کم مشکل ضرور ہے کیونکہ اس کو تو عادت پڑ چکی ہے۔ اسی طرح ہوش سنبھالتے ہی پادریوں کے یا آریوں کے مدرسوں میں اپنی اولاد کا بھیج دینا اور پھر اُن سے اس بات کا طلبگار ہونا کہ یہ سچے مسلمان ہوں۔ ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

جن کانوں میں ہمیشہ اسلام کے برخلاف صدائیں پڑتی رہتی ہیں۔ وہ کیونکر اسلام کی عظمت کو قبول کر سکتے ہیں اسلام ہر ایک پر غالب ہے یہ جدید فلسفہ اس سے بھی ترقی کر جائے مگر پھر بھی (میں سچ کہتا ہوں) قرآن شریف اس پر غالب ہے جن لوگوں نے محنتیں نہیں کیں۔ قرآن مجید کو تدبر سے نہیں پڑھا۔ وہ کیا جانتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے۔ کہ قرآن مجید کبھی پڑھا نہیں اور اُس پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ دیکھو میں مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں۔ قرآن کی جتنی تعلیم ہے۔ روحانی فلسفہ سے پُر ہے قرآن شریف میں وعدہ کیا ہے۔ کہ مرنیکے بعد جو صالح ہوگا بہشت میں جائیگا۔ بظاہر یہ وعدہ قصہ معلوم ہوتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ قصہ نہیں۔ گو قصہ کا رنگ اختیار کیا گیا۔ اصل میں عرب کے لوگ (الہیات و روحانیات میں) بچوں کی طرح تھے۔ خدا نے استعارہ کا رنگ قریب الفہم کرنے کے لئے اختیار کیا۔ خدا تعالےٰ نے دوسرے موقع پر فرما دیا **مثل الجنة التی وعد المتقون** یعنی سب کچھ اس جنت کی مثال ہے۔ دوسری جگہ رسول اکرم کی زبان پر فرمایا **ما لا عین رأت ولا اذن سمعت** اُس جگہ۔ کہ دودھ اور شہد کی نہریں نہ ہونگی۔ پھر فرمایا **وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر** اے رسول بشارت دیدے۔ اُن ایمانداروں اور عمل صالح کرنے والوں کو اُن کے لئے باغ ہیں جلتی ہیں۔ اُن کے نیچے نہریں پھر فرمایا **مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء** کلمہ طیبہ درخت کی مثال ہے۔ اب اس جگہ اللہ تعالےٰ نے کھول دیا۔ کہ وہ ایمان جو ہے۔ وہ بطور تخم اور شجر کے ہے۔ اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کی بجائے ہیں۔ قرآن شریف میں کسان کی مثال ہے۔ کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے۔ ایسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے۔ اور عمل اُس کی آبپاشی ہے۔ یہاں پر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے۔ جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے جو درخت لگایا جاتا ہے۔ اگر مالک اُس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو ایک دن خشک ہو جائیگا۔ اسی طرح ایمان کا حال ہے **والذین جاھدوا فینا** یعنی تم ہلکے ہلکے کام پر نہ رہو۔ بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کی ضرورت ہے۔ نفس کو بیل سے مشابہت دی گئی ہے۔

تعلیم قرآن انسانی فطرت کے مطابق ہے

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ انسانی فطرت کا پورا نقشہ قرآن ہے۔ افسوس کہ لوگوں نے توجہ چھوڑ دی۔ یہ کتابیں (انجیل توریت وغیرہ) جو تھیں اگر قرآن نہ آتا۔ تو بالکل مر جاتیں۔ کیونکہ یہ محدود تھیں۔ اور اُن کی تعلیم بھی محدود۔ جن کی تعلیم ہی ناقص ہے۔ وہ دوسرے کو کیا کامل کر سکینگی۔ کیا یہودی کیا عیسائی سب کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ نبوت اُن کے گھر تک محدود ہے گو یا عیسائیوں کے حال کے مطابق حضرت عیسےٰ تک تو انسان تھے۔ اور اس کے آگے سب حیوانات تھے قرآن کہتا ہے۔ کسی قوم کی خصوصیت نہیں **وان من اُمة الا خلا فیھا نذیر** کیسی پاک اور سچی تعلیم ہے

پیچھے دھکیل۔ آریہ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ پہلے زمانہ میں چار رشیوں سے ہمکلام ہوا۔ اور پھر بس۔ مگر میں کہتا ہوں۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ سنی ہوئی دیکھی ہوئی کے برابر نہیں ہو سکتی پہلے رسول آتے تھے مگر اب خدا کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کہ وہ زندہ بھی ہے۔ یا کہ نہیں۔ یہ تو کہتے ہیں۔ کہ دعائیں سنتا ہے۔ مگر نہیں معلوم۔ کہ بولتا کیوں نہیں۔ اگر قوت نطق جاتی رہی ہے۔ تو قوت سمع کے باقی رہنے پر کیا دلیل ہے۔ فطرت کے خلاف نہیں ہو سکتا بکری سے بھیڑیئے کا کام نہیں لے سکتے۔ انسان قصّوں سے تسلی نہیں پاتا۔ دل مجبور کرتا ہے۔ کہ عینی مشاہدہ ہو۔ اگر خدا نے کسی زمانہ میں وحی و الہام کیا ہے۔ تو اب بھی اُس کے وحی و الہام کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جس قدر تفرقہ قوموں میں اب ہے۔ پچھلے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اگر ایک فرقہ کے لئے نبی کی ضرورت ہے۔ تو کیا اب جو ایک فرقہ کے تہتّر فرقے ہو گئے ہیں۔ اُن کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ کوئی ایسی مثال پیش کرو۔ کہ ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے یہ سلوک ہوا ہو۔ حالانکہ ہر ایک چیز کے پیدا ہونے کی ماں ضرورت ہے ایک معمولی مثال ریلوے تصادم کی ہے۔ کچھ حادثات ہوئے۔ جھٹ ایسے سامان مہیا کر دیئے گئے۔ جن سے یہ حوادثات رک سکیں۔ اور قبل از وقت خبر ہو جائے۔ دنیا میں جتنے سامان ہیں وہ سب ضرورتوں نے پیدا کئے ہیں۔ اب جبکہ یہ حال ہے کہ ابتری حد سے بڑھ گئی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مصلح پیدا نہ ہو حالانکہ اس سے پہلے سنۃ اللہ یہی تھی۔ کہ اس قسم کی برائیوں کی اصلاح اللہ تعالےٰ اپنے نبی کو بھیجکر کرتا ہے۔ تو اب وہ اس سنت کو کیوں چھوڑے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ بہت سے فرقے ہو گئے ہیں۔ مگر میرے نزدیک دہریہ سب سے بڑھ کر خطرناک ہیں۔ دہریت کی رگ سب اہل مذاہب میں پائی جاتی ہے۔ اگر کسی میں زندہ ایمان ہو۔ تو عمل کی تحریک بھی ہو۔ چاہیئے **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس کے ساتھ یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ جہاں تک میں نے دیکھا۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر اللہ تعالےٰ دوسروں کو اپنا شریک کرکے توحید پھیلاتا۔ تو یہ بھی شرک ہے۔ خوب غور کرو۔ محمد رسول اللہ لانے سے یہ مراد ہے۔ کہ جو کچھ تمہیں ملتا ہے۔ اسی راہ سے ملتا ہے۔ شرک اسی بات کا نام نہیں۔ کہ پتھروں یا انسانوں کی پرستش کی جائے۔ بلکہ ایک شرک فے الاسباب بھی ہے۔ ایک شخص جو خدا سے بڑھ کر کسی سبب کو سمجھ لے۔ وہ بھی مُشرک ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اگر محمد رسول اللہ ساتھ نہ ہو۔ تو توحید کامل ہی نہیں ہوتی۔ خدا را بہ خدا باید شناخت۔ ایک مشہور مقولہ ہے۔ خدا کی طرف سے آنے والا گویا خدا ہی ہوتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کی طرف سے بھی جو مامور ہوتا ہے۔ نائب کہلاتا ہے۔ جس کی کہ آج ہم پیش کرتے ہیں۔ وہ کسی مذہب میں نہیں۔ عیسائی کفارہ کے قائل ہیں۔ وہ عیسےٰ کو بھی خدا کہتے ہیں۔ روح القدس کو بھی۔ یہودی بھی طرح طرح کے شرکوں میں مبتلا ہیں۔ ادھر آریہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جیو اور پرکرتی خود بخود چلے آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ نیستی سے ہستی ناممکن ہے۔ جب مانتے ہیں۔ کہ انسان کے ظاہری قویٰ خدا کی طرف سے ہیں۔ تو کیا وہ جوڑ روحیں قویٰ ہونگے۔ وہ خود بخود ہونگے۔ جب خود بخود تھے۔ تو یہ جوڑنا جاڑنا خدا کے سپرد کیوں ہوا۔ وہ معجزات جن سے خدا کا ثبوت ملتا ہے۔ اُن کے تو یہ منکر ہیں؟ وید میں کسی معجزہ کا ذکر نہیں۔ پس بتاؤ۔ کہ خدا کے وجود پر کیا نشانی رہ گئی ہے۔ اگر کہیں کہ صرف جوڑنا۔ تو یہ تو ایک معمولی انسان بھی کرتا ہے۔

یہ بڑا فضل خدا کا ہے۔ کہ خدا کی تعلیم اس قدر زبردست ہے کہ وہ قدرت کے قوانین کے خلاف نہیں۔ یہ کلمہ ایک قول ہے اور فعل کیا ہے۔ **بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن** اب جب مان لیا۔ تو کچھ کرنا بھی چاہیئے۔ ان کو پھر عملی رنگ میں اسکو بجا لانا ایسا ہے۔ جیسے مرغ کے تمام پر نوچ لئے جائیں خدا

نہ سے کیا چاہتا ہے اسلام جو بڑے ہیبت ناک نظاروں کو دیکھ کر آگے سر ڈالنے کا نام ہے دیکھو سپاہی ہے وہ جانتا ہے کہ میں مارا جاؤں گا۔ مگر پھر بھی فرمانبرداری کی راہ سے شمشیر بکف میدان میں جاتا ہے اِس کا نام اسلام ہے ۔۔

طریق نجات

صرف قول ہی نجات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا بلکہ اس قول کے ساتھ ابتلار بھی ضروری ہے۔ چنانچہ فرمایا احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون صدر اوّل کے مسلمان تھے۔ جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا تھا۔ ہم مسلمان ہیں۔ انہوں نے اسلام کی اشاعت میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ یاد رکھو کہ کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے لئے روحانی قربانیاں نہ ہوں۔ خدا کی رضامندی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا کو مقدم نہ کر لیا جائے معمولی نماز روزہ کیا چیز ہے جو بطور عادت ادا کیا جائے۔ مثنوی رومی میں ایک شعر ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ ہم اپنے کوٹھی میں غلہ بھرتے رہتے ہیں مگر کوٹھا نہیں بھرتا۔ آخر کوئی تو چوہا ہے جو اُسے کھا رہا ہے۔ انسان کو اپنے اعمال پہ نازاں نہ ہونا چاہئے کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ نیکی کے ضائع کرنے کے واسطے ریاکاری ہے دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائیگی وہ خدا کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائیگی۔ اس موقعہ پہ مجھے ایک نقل یاد آئی ہے۔ ایک بزرگ نے بڑے مجمع میں بیان کیا کہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے ایک شخص نے اُٹھ کر آگے رکھدیا اس بات پر جب اس کی بہت تعریف ہوئی تو وہ اُٹھ کھڑا ہُوا۔ چند منٹ کے بعد آ کر کہا کہ حضرت مجھ سے بڑی غلطی ہوئی وہ روپیہ میری ماں کا تھا اور وہ واپس طلب کرتی ہے۔ مجمع نے اُسے بڑی لعن طعن کی کہ یہ بہانہ بناتا ہے بناوٹ کرتا ہے۔ دیکر چھپایا اور حیلہ گھڑ لیا۔ جب پہر رات گزر چکی تو وہی شخص بزرگ کے گھر پہنچا اور پھر وہ روپیہ پیش کیا اور کہا یہ روپیہ مینے تعریفیں سننے کے لئے نہیں دیا تھا۔ آپ کو قسم ہے خدا کی جو کسی کو بتلاؤ۔ بزرگ یہ سُنکر رو پڑے واقعی جس کام میں ریاکاری ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پاک و مصفا و شیرین کھانے میں کتا منہ ڈال دے سب سے بھاری ریاکاری ہے جب دنیا کی ملونی ساتھ ہوتی ہے تو نیک اعمال پر ثمرات عمدہ مترتب نہیں ہو سکتے انسان کمل تو ہے نہیں۔ پس جب انسان کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ خیرات ہمیشہ خفیہ ہی دینی چاہئے۔ کیونکہ قرآن مجید میں دونو طور پر جواز آیا ہے مطلب تو یہ ہے کہ نفس کی ملونی نہ ہو بعض وقت علانیہ دینے میں یہ بات ہوتی ہے کہ اس سے ریس پڑتی ہے اس نیت سے علانیہ دینا بہت ثواب کا کام ہے بلکہ جو اس کے پیچھے دیں اُن سب کا ثواب اسکو بھی ملیگا۔ ہماری شریعت میں بہت سے باریک اُمور بیان کئے گئے ہیں۔ تا اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے یہ اخلاص کی قوت ایک موت ہے بعض لوگوں کو ریاکاری اور عُجب میں مزا آتا ہے مگر اخلاص والا ایسی باتوں سے دست بردار ہو جاتا ہے اُسے اس سے کچھ غرض نہیں ہوتی کہ کوئی مجھے برا کہے یا اچھا۔ وہ ایک ہاتھ سے کرتا ہے۔ اور دوسرے ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی۔ یہ خیال نہ کرو۔ کہ سو سال تک عبادت کرنے ہی سے نجات ہوتی ہے۔ بلکہ خدا تو نکتہ نواز ہے وہ ایک نیکی سے بخش دیتا ہے صرف اخلاص چاہئے ابو بکر صدیق ایک بوڑھی عورت کو جو کچھ کھا نہ سکتی تھی۔ حلوا پکوا کر کھلا آتے تھے۔ کسی کو خبر نہ ہوتی تھی۔ جس دن وہ فوت ہوئے اُس نے کہا آج یقیناً ابو بکرؓ مر چکے یہ اخلاص ہے جیسی کوئی تلوار فتح کرنے والی نہیں ۔۔

ذوق نماز

مسجد میں یوں تو کئی نمازی ہوتے ہیں مگر ان میں سے بہت ہیں جنہیں معرفت کا کچھ حصہ نہیں دیا گیا پیشانی میں نور ایمان نہیں کیونکہ ان میں اخلاص نہیں۔ وہ مسلمان ہیں صرف اس لئے کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے ہیں نماز کی تحقیر نہیں کرتا بلکہ میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ وہ نماز جس کا نام خدا نے نماز رکھا ہے وہ معراج ہے یہ نماز پڑھنے والے جو ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ سورۃ فاتحہ کے کیا معنے ہیں تو وہ نہیں جانتے۔ حالانکہ سورۃ فاتحہ میں جو تعلیم ہے اُس کے سامنے دنیا کی تمام تعلیمیں ہیچ ہیں۔ اسے جنتر منتر کی طرح نہیں پڑھنا چاہئے۔ میں نے اپنی جماعت کو بارہا سمجھایا ہے کہ اپنی زبان میں دعا کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو۔ کوئی اردو میں دعا کرلے یا انگریزی میں سب جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ خدا کا کلام اور ماثورہ دعائیں عربی میں پڑھی جاویں۔ یہ ضروری ہے کہ اگر اپنی نماز کوئی باحلاوت کرنا چاہتا ہے اور اس میں ذوق پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو چاہئے کہ اپنی زبان میں دُعا کرے ورنہ نماز مُرغے کی ٹھونگیں ہو جائیگی۔ نماز کے بعد دعا کا فائدہ ہے جو دعا ہو نماز ہی میں کرنی چاہئے دعائیں تضرع ضروری ہے دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ خدا کے تمام فضلوں کی جاذب دعا ہے۔ نماز کا اصل بھی دعا ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون ان نمازیوں کی تباہی جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں پس نماز کے ماثورہ کلام کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ صحابہ تو عرب کے رہنے والے تھے۔ ان کو ضرورت نہ تھی مگر ہماری لئے ضروری ہے کہ اُسے سمجھ کر نمازوں میں حلاوت پیدا کریں۔ ہماری عبادت کی خدا کو کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ جو کچھ فرماتا ہے انسان ہی کی بہتری کیلئے اور اسی کو بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے لوگ اس قدر غفلت میں ہیں کہ دن بھی گذر جاتا ہے اور رات بھی۔ مگر نہیں جانتے کہ خدا بھی ہے یہ بات سن لو کہ دنیا فانی ہے بی بی بھی ہے بھائی بھی سب رشتہ دار ہیں۔ مال و دولت ہے یہ سب کچھ لیکن جب تک خدا کو اپنی سپر نہیں بنانا تو کچھ بھی نہیں۔ کاش یہ باتیں جو تحمل سے کہی گئی ہیں دلوں میں پڑ جاویں۔ تضرع کا طریق اختیار کرو۔ یہ دن عیش سے گزارو یا خدا کی راہ میں تکلیف اُٹھا کر۔ آخر کار بخداوند پس ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہئے تا دنیا کی آفات سے بچے رہو۔ ایمان سلامت رہے اور رضوان الٰہی حاصل ہو ۔۔

قرب الٰہی کے حصول کا طریق

رضوان و قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو تشریعی احکام سے ترقی ہوتی ہے۔ اسی لئے تشریعی تکالیف دیئے ہیں۔ مگر یہ وہ تکالیف ہیں۔ جن سے انسان بچ سکتا ہے دوسرے وہ تکالیف ہیں جو خدا انسان کے سر پر ڈالتا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں تازیانہ دیکر اسے کہا جائے کہ تو اپنے بدن پر آپ مار تو وہ حتے الامکان ایسا نہ کرے گا کیونکہ انسان اپنے تئیں دکھ نہیں دینا چاہتا پس جو تکالیف اختیاری ہیں اُن سے بچ کر وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔ مگر جو تکالیف خدا کی طرف سے ہوں وہ جب انسان پر پڑتی ہیں۔ اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو اس کی ترقی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ فرمایا۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات۔ ہم آزماتے رہینگے کبھی خوف سے کبھی نقصان مال سے کبھی نقصان جان اور ثمرات کی ناکامی سے دیکھو ایک شخص تخم ریزی کرتا ہے۔ چھ ماہ کی محنت پر کھیتی سرسبز ہوتی ہے اوپر سے اولے پڑے سب کچھ تباہ ہو گیا۔ یہ فقر و فاقہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میری طرف سے خوشخبری دے دے ایسے لوگوں کو جو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہو چکے۔ یعنی وہ رضا کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ یہ انا للہ کہنا مسلمانوں کا ہی حصہ ہے۔ آریہ کیونکر کہیں کہ وہ سب کچھ خدا کیطرف سے ہے وہ ایسا نہیں مانتے غرض کہ تکالیف دو قسم کی ہیں ۔۔

ایک وہ حصہ ہے جو احکام پر مشتمل ہے۔ مگر اس میں ٹالنے کی گنجائش ہے۔ صوم و زکواۃ و صلوۃ و حج جب تک پورا اخلاق نہ ہو انسان ان سے پہلو تہی کر سکتا ہے۔ پس اس کسر کو نکالنے کے لئے تکالیف سماویہ کا ورود ہوتا ہے۔ تا کہ جو کچھ انسانی ہاتھ سے پورا نہیں ہُوا۔ وہ خدا کی مدد سے پورا ہو جائے۔ آریہ کہتے ہیں تکالیف کسی پچھلے کرم کی سزائیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ آئندہ ترقیات کے لئے ہیں۔ ورنہ جب تپ کرنا بھی ایک سزا ہو گا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ بلیٰ من اسلم وجہہ للہ کا اسلام کیا ہے بس گردن رکھدینا۔ یہ عبودیت کے مقام کا اعلیٰ درجہ ہے اور تمام ہدایتوں تعلیم کا لب لباب ہی یہی ہے جیسا فرمایا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ اللہ تعالےٰ عدل کا امر فرماتا ہے لوگوں سے عدل کرو۔ پھر اس سے ترقی کر کے احسان۔ احسان کیلئے ہے نیکی کر کے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اس سے نیکی کی اور یہ کہ ایسے شخص سے نیکی کرے جو کوئی حق نہیں رکھتا۔ احسان میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص جس سے احسان کیا گیا ہے کبھی کوئی ایسی بات کرے جو اُس کے خلاف طبع گزرے تو دل میں آجاتا ہے کہ نمکحرام ہے اور یہ احسان نمائی انسان کی فطرت میں مخفی ہے اس لئے اسکی اصلاح کے لئے فرمایا۔ کہ اگر تم اعلےٰ درجہ کی نیکی کرنا چاہتے ہو تو ایسی نیکی کرو جیسی ماں بچے کے ساتھ کرتی ہے۔ دیکھو ماں کی عمر بعض وقت پچاس ساٹھ سال ہوتی ہے اور وہ بچے کی بہت خدمت کرتی ہے۔ حالانکہ اسے اس بات کی کوئی امید نہیں ہوتی کہ اس کے بڑے ہونے تک میں زندہ رہونگی۔ اور یہ میری خدمت کرے گا بلکہ محض تقاضائے محبت فطاتی بچہ پیشاب کرے تو خود گیلی جگہ لیتی ہے اور اُسے سوکھے میں سُلاتی ہے بیمار ہو تو جاگتی رہتی ہے کیا ان باتوں میں اس کو کسی ذاتی نفع کی اُمید ہے ہرگز نہیں پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ احسان کی منزل سے آگے ہمدردی بنی نوع انسان کی ایک منزل ہے جس میں مخلوق کی خدمت بلا کسی اپنی ذاتی منفعت کے کی جاتی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ لا نرید منکم جزاءً ولا شکوراً ہم نے تورات کو بھی دیکھا تو انجیل کو بھی مگر ایسی پاک اور کامل تعلیم کوئی نہ پائی۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین۔ دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اس زمانے میں تاریکی بہت ہے خدا کی بات پر عمل کرنیکے لئے جو قوت درکار ہے اس میں کمزوری ہے جب یہ حال ہو جاتا ہے۔ تو خدا کی یہ قدیم سے عادت چلی آتی ہے۔ کہ جب گناہ پھیلے اور پاپ بڑھ جائے تو ایمان تازہ کرنے کے لئے ایک مجدّد مبعوث کرتا ہے۔ یہ خدا ہی کے مبعوث کردہ شخص کا منصب ہے دنیا کے کسی سفلی مصلح کا یہ کام نہیں۔ دلوں پر قابو پانیوالے ہتھیار خدا کے خاص بندوں کو دئے جاتے ہیں تاریکی کے زمانے میں روحانی مصلح مثل چراغ کے ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیراً کہا گیا ہے۔ اس چراغ کہنے میں بھی بہت حکمت ہے۔ چراغ اگر اندھیرے میں جلایا جائے تو گویا سب مکان جگمگا اُٹھتا ہے پھر ہر ایک کو اس کی طرف رغبت ہو جاتی ہے پھر اس چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہو جاتے ہیں اور اس سے پہلے چراغ میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا آفتاب نہیں فرمایا۔ کہ اس میں یہ بات نہیں کہ اس سے دوسرا آفتاب پیدا ہو۔ یہ قانون قدرت ہے کہ زمانہ بدل جاتا ہے اور دنیا پر معاصی کا غلبہ ہو کر سخت دلی اور سیہ کاری پھیل جاتی ہے تو خدا تعالےٰ کی قدوسیت تقاضا فرماتی ہے کہ کسی کو اپنی طرف سے علم دیکر معرفت عطا کرتا ہے اس کے کلام میں تاثیر رکھدیتا ہے۔ مگر اس تاثیر سے یہ مراد نہیں کہ ہر ایک کو تاثیر ہو دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں بڑی تاثیر تھی مگر اس سے فائدہ صدیق نے اٹھایا ابو جہل نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست۔ در باغ لالہ روئید و در شورہ بوم خس۔ عادت اللہ اسی طرح پر ہے جو میں بیان کرتا ہوں۔ یہ کوئی نرالی بات نہیں۔ آدم سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک برابر وحی ہوتی رہی۔ پھر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مجدّد پیدا کرنے کا وعدہ ہے۔ جیسے بدلے کہتے ہیں کہ کپڑا میلا کچیلا ہو اور پھر اسے خوب دھویا جائے کہ حتیٰ کہ اس میں ذرا میل نہ رہے اور بالکل نیا بن جاوے اسی طرح جب ایمان کمزور ہو جاتے اور عملی مفسدے بڑھ جائیں تو ایک شخص آتا ہے۔ جو ان فسادوں کو دور کر دیتا ہے اور قوت ایمانی پیدا کرتا ہے۔ یہ وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر خدا نے دیا۔ جو ہر صدی میں پورا ہوتا رہا چنانچہ اس چودھویں صدی میں بھی اسی وعدہ کے مطابق آنے والا آگیا ۲۵ برس گزر چکے مگر یہ ابھی تک انہی بدظنیوں میں ہیں۔ اب تک یہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں پیغمبروں کو گالیاں دیتا ہوں۔ سنو!

[illegible]

برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں معجزات منکر ہوں۔ حالانکہ میرا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جس دین میں زندہ معجزات نہیں وہ دین قائم رہ سکتا ہی نہیں عقلی دلیل سے کوئی لمان تک قائم رہ سکتا ہے۔ جب تک خدا کی خاص تائید و نصرت شامل حال نہ ہو۔ اگر خدا نے پہلے کام کئے تو اب بھی کریگا کیا بات ہے کہ اس نے پہلے زمانے میں خوارق دکھائے مگر اب نہیں دکھا سکتا کیا خدا بڈھا ہو گیا۔ کیا اس کا تصرف جاتا رہا جو اب وہ پہلے زمانے کی طرح نہیں کر سکتا۔

خصوصیات اسلام

سنو! میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں جیسے پہلے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ اب بھی ویسے ہی نشان ظاہر ہوتے ہیں جیسے پہلے وحی و الہام سے بعض عباد مخصوص ہوتے تھے۔ اب بھی ہوتے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ جس دین میں وحی و الہام کا سلسلہ نہیں وہ مردہ ہے اگر یہ دین مردہ ہے تو تم کس دین کو لے کر دوسری قوموں میں تبلیغ کرتے ہو۔ کیا مردہ مردے کو اٹھا سکتا ہے۔ کیا اندھا اندھے کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ دین اسی طرح زندہ ہے۔ جس طرح نبی کریمؐ کے وقت میں تھا۔ ہمارا خدا اسی طرح زندہ ہے۔ جس طرح کہ وہ پہلے تھا اگر کوئی ایسا ہے کہ وہ مردہ دین اور مردہ خدا کو پسند کرتا ہے تو کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں صحیح نہیں مانتا۔ تو نہ مانے وہ مسلمان بلا ہے۔ خدا تعالے نے ایک قوم کو اپنے لئے چن لیا اور انہیں منزل مقصود تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ اب کیا یہ مناسب ہے کہ یہ اس کی شان کے مطابق ہے کہ ہمیں رستے میں چھوڑ دیتا۔ مثلاً ایک شخص نے وعدہ کیا کلکتہ میں پہنچا دینے کا اب اسے پورا نہ کرے تو کیسی بری بات ہے۔ انسان خدا کے حضور اندھے کی طرح ہے وہ اسے اپنی رہنمائی سے منزل مقصود تک پہنچائیگا اور قیامت تک ہادی بھیجتا رہیگا۔ قرآن شریف میں اسی لئے ستخلفنہم آیا ہے جس سے قیامت تک خلفاء کی بعثت ثابت ہے میں اسی آیت کے وعدہ کے مطابق آیا اس لئے موعود کہلایا۔ میں مسیح بھی ہوں مگر نہ بطور تناسخ بلکہ بات یہ ہے کہ اخیر زمانے میں اللہ کو معلوم تھا یہ امت عیسائیوں و یہودیوں کی طرح ہو جائے گی۔ اور ان کا ایمان حلق تک رہ جائیگا۔ اسی لئے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین دعا سکھائی پس مصلح کا نام بھی مسیح ہونا چاہئے تھا۔ بات تو صرف یہ ہے مگر یہ لوگ میری سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مسیح کو کیوں مردہ کہتا ہے۔ کسی کا کتا مر جائے یا پالی رکھی ہوئی بلی بھی مر جائے تو افسوس آتا ہے مگر کیا یہ ماتم نہیں کہ دین مردہ ہو گیا۔ کیا یہ سچ ہے کہ جو کچھ تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ آگے کچھ نہیں۔

مسیح موعود کی نبوت

یہ الزام کہ میں نبوت کا دعوے کرتا ہوں اور مجھے فکر پڑی ہوئی ہے کہ میں الگ قبلہ بنالوں اور نئی شریعت ایجاد کروں۔ ان تہمتوں کا جواب بجز لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کیا دوں میرا دعوے تو صرف یہ ہے کہ چونکہ دین زندہ ہے۔ اس لئے صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ اس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتیں کثرت سے اس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہیں نباء کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوے نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر میں نبی ہوں تم جسے مکالمہ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ لیتے ہیں۔ یہ لفظی نزاع ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں قولوا انہ خاتم النبیین لاتقولوا لانبی بعدہ اگر اسلام میں نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہیں تو پھر آپ لوگوں کے پاس مابہ الامتیاز نہیں اور آپ کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہیں دکھا سکتے۔ جس باغ میں آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہو گا۔ جس دین میں وحی نہیں وہ بھی ایک دن تباہ ہو گا۔ حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ... ہیں کہتا ... کر اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرے ...

اُسے عربی میں نبوت کے سوا اور کیا کہیں گے تعجب ہے کہ جب یہی بات پنجابی میں کہی جائے تو مانتے ہیں اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہیں مانتے اگر یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

تجدید دین

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خدا نے ہمیں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے۔ تا ہم تازہ نشانوں کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کی طرح قصوں کے رنگ میں رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہیں ہو سکتا۔

اسوۂ حسنہ

عملی نمونہ

(از عالیجناب حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی)

دنیا کو اخلاقی تعلیم دینے کے لئے جو اس کے معلموں نے سب سے عمدہ اور یقینی کامیابی کی راہ اختیار کی ہے وہ عملی نمونہ ہے۔ کہنے کو تو دنیا کے لوگ سبھی کچھ کہا کرتے ہیں۔ واعظوں اور پلیٹ فارموں پر چڑھ چڑھ کر عجیب عجیب اخلاق فلسفہ سے پر دھواں دھار تقریریں کیا کرتے ہیں۔ مگر چوں بخلوت مے روند آن کار دیگر مے کنند کے اکثر مصداق ہوتے ہیں۔ عمل کے وقت اگر تمام پرزے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں کچھ لوگ اگر عملی نمونہ دکھاتے بھی ہیں تو امتحان کے وقت رہ جاتے ہیں اسی سے ان لوگوں کی زبانوں میں تاثیر نہیں ہوتا۔ اور نہ انہیں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ اگر اخلاقی تعلیم دنیا کو دینے کے لئے سب سے بہتر اور کامیابی کی کوئی یقینی راہ ہے تو یہی کہ پہلے خود اس تعلیم پر عمل کر کے دکھایا جائے۔ اور پھر دنیا کے آگے پیش کیا جائے۔ مگر بدقسمتی سے یہی راہ سب سے مشکل ہے انبیاء کرام کا گروہ دنیا کے لئے سچا اخلاقی معلم ہوتا ہے۔ وہ لوگ اپنی ذات میں خدا کی تعلیم اور مقبول الٰہی اخلاق کا نمونہ ہوتے ہیں۔ مگر جسقدر انبیاء بھی دنیا میں گذرے ہیں۔ مشیت الٰہی نے کچھ اسباب ہی ایسے جمع کر دیئے کہ سوائے محمدؐ رسول اللہ صلعم کے کسی کو یہ موقعہ نہ ملا کہ تمام اخلاق کا ظہور اُن سے ہو کر دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ بنے یا اگر کسی کو ایسا موقعہ ملا ہوگا۔ تو تاریخ نے اسے محفوظ نہیں رکھا۔ بہرحال یہ سہرا حضرت ختمی مرتبت غنب مآب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلعم کے سر ہی رہا کہ دنیا کو کامل نمونہ پیش کریں حضرتؐ نے جو دنیا کو اخلاق سکھائے پہلے وہ خود کر کے دکھائے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے قل انی امرت ان اکون اول من اسلم۔ کہدے بے شک میں حکم دیا گیا ہوں۔ کہ سب سے پہلا خدا کا فرمانبردار بن۔ خود بنوں دوسروں کو کہوں پر انا اول المسلمین اور انا اول المومنین فرما کر اپنا نمونہ پیش کیا۔ کہ دیکھو جو میں تمہیں عمل کرنے یا ایمان لانے کیلئے پیش کرتا ہوں پہلے خود عمل کرتا ہوں۔ اور خود ایمان لاتا ہوں جس بات کو میں خود نہیں مانتا یا عمل نہیں کرتا۔ وہ تم سے بھی نہ منواتا ہوں اور نہ عمل کرواتا ہوں۔ کیسی پکی بات ہے اور کیا سچی حکمت ہے پھر یہیں تک نہیں بلکہ قرآن میں آیا ہے کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔ خدا کے نزدیک یہ بڑی ناپسند بات ہے کہ وہ بات کہو جو خود نہیں کرتے۔ پس آپ نے جو کچھ تعلیم دی وہ خود کر کے پہلے دکھلا دی اسے کافر مخالف مورخوں نے بھی مانا ہے حضرت عائشہ صدیقہ جو آپکی محرم راز بی بی تھیں گواہی دیتی ہیں۔ کہ کان خلقہ القرآن کہ آپ کے اخلاق خود قرآن تھے یعنے قرآن کا عملی نمونہ تھے۔ بیوی تو نہایت محرم راز ہوتی ہے بڑے سے بڑا واعظ اور معلم اور فلاسفر بھی یہ حوصلہ نہیں رکھتا کہ وہ باتیں جو اپنے دلی راز دار دوستوں میں بیٹھ کر کرتا ہے وہ افشا ہو جائیں چہ جائیکہ وہ باتیں جو بی بی سے بالکل پرائیوٹ طور پر کرتا ہو۔ اور بی بی بھی جس سے نہایت محبت ہو۔ اور جو محرم راز ہو۔ آجکل تو ہمارے نئی روشنی کے زمانہ میں ہر ایک شخص کی زندگی دو حالتوں پر منقسم ہو گئی ہے پبلک اور پرائیوٹ۔ پرائیوٹ زندگی تو عیب کیطرح اخفا کے پردہ میں رکھی جاتی ہے اور اس میں جو شخص ذرا سا بھی جھانکے وہ سخت بد تہذیب گنا جاتا ہے اور ازالہ حیثیت عرفی کا مرتکب شمار ہوتا ہے۔ اور فی الواقع بات بھی یونہی ہوتی ہے۔ کہ پبلک اور پرائیوٹ زندگیوں میں آسمان و زمین اور روشنی و تاریکی کا سا فرق ہوتا ہے مگر کیا پاک تھی وہ زندگی اور کیسا اعلا نمونہ تھا۔ اخلاق کا کہ [illegible] کہ [illegible] پرائیوٹ سے بالکل [illegible]

بلکہ باطن کو جس قدر غور سے دیکھا اور پرائیوٹ حالات میں جس قدر نظر گہری دوڑائی اتنا ہی باطن ظاہر سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر نظر آیا۔ آہ کاش اس پر عمل مسلمانوں کا ہوتا یہ پرائیوٹ معاملات میں بھی اعلیٰ نمونہ کی ضرورت تھی وہ کس طرح پوری کی گئی۔ مگر عمل کہاں! مسلمانوں کا تو پرائیوٹ چھوڑ پبلک حال بھی درست نہیں۔ نہ باطن رہا نہ ظاہر۔ واعظوں کے وعظ اسی لئے بے اثر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں قرآن حلق سے نیچے نہ اتریگا مطلب یہی کہ قرآن پر عمل نہ ہوگا۔ جب واعظ خود کوئی عملی نمونہ پیش نہیں کرتے۔ تو سامعین پہ کیا خاک اثر ہو۔ نبی کریم صلعم نے اپنے فعل سے ایسا عملی نمونہ دکھایا کہ خود قرآن بھیجنے والے نے فرمایا کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کہ بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ ہے اور یہی وجہ تھی کہ آپکی تعلیم اس قدر جلد تمام ملک عرب اور چاروں طرف پھیل گئی اور یہی حال صحابہ کا تھا۔ کہ انہوں نے اپنے اعلیٰ نمونہ سے اسلام کو پھیلایا نہ کہ تلوار سے جیسا کہ تاریخوں سے ظاہر ہے۔ مگر مسلمان جہاں اپنے رسولؐ کے نمونہ کو بالکل اپنے عمل سے بھلا چکے ہیں۔ وہاں آپکے اعلیٰ نمونہ میں سے یہ بات بھی بھلا دی ہے کہ جو کہا کرو اس پر پہلے خود عمل کیا کرو۔ اور یہ ایک ایسا سبق آپؐ نے اپنے نمونہ سے دیا تھا جو تمام کامیابیوں کی جڑھ تھی۔ اور دنیا کو اخلاقی سبق سکھانے اور اشاعت اسلام کا حقیقی گر تھا۔

(باقی آئندہ)

ہم کیا کریں گے؟

ہم طالبانِ حق سے ذکرِ خدا کریں گے!
ذکرِ خدا سے اُن کے سینے صفا کریں گے

ہم بات وہ کہیں گے جو لاکھ میں کی ہو ایک
پھر جو بُرا کرے گا اس سے بھلا کرینگے

رہ کے یہ جو جھگڑے اُٹھتے ہیں مذہبوں میں
ان کا خدا کی خاطر کچھ فیصلہ کریں گے

جھگڑا اُچکا نا آخر اپنا جو ہو گا مقصد
جو دل کے صاف ہونگے وہ کیوں گلہ کرینگے

بندوں کا اک خدا ہے جھگڑا ہی اس میں کیا ہے
اپنا وہی ہے اللہ جس کی ثنا کریں گے

مِل مِل کے سارے بیٹھیں حق بات سے نہ نِتھریں
ملنا ہے جب خدا سے پھر اور کیا کریں گے

وہ ذات سب میں اعلیٰ ہر اِک صفت میں بالا
کیوں قدرتوں میں اس کی چون و چرا کرینگے

خلقت ہے اُس خدا کی مانا ہے جس کو خالق
پھر کِس کے در پہ جا کر حاجت روا کرینگے

یہ حق ہے اِک خدا کا توحید حق یہی ہے
مذہب کا حق یہی ہے جس کو ادا کریں گے

واحد خدا کو مانیں اس سے کریں محبت
جو عاشقانِ حق ہیں وہ جاں فدا کرینگے

اپنا خداء یکتا ہر رنگ میں ہے کامل
کامل کے سامنے کیا ناقص کھڑا کرینگے

صادق خدا کے بندے جو ہیں کے آئے ہادی
رہبر سواء اُن کے کیوں دوسرا کریں گے

تعلیم ان کی توحید خادم وہ اس کے ہر دم
سب اس پہ متفق ہیں اس کو بپا کریں گے

مرکز یہ مذہبوں کا یہ جان کل مذاہب
پھر اتفاق کس پر اِس کے سوا کریں گے

صلح و سلامتی کا مذہب جو ہے تو یہ ہے
اِسلام نام اِس کا اس کو کھڑا کریں گے

ہر طرف سے اُٹھا کر غیروں سے دل ہٹا کر
[illegible] کر دل شہید کریں گے

پھر اختیار مذہب اب کونسا کریں گے
عاشق جو ہیں خدا کے وہ غور کر کے سوچیں
طالب خدا ہیں کس کا وہ آسرا کریں گے
جب صلح و آشتی کا اسلام میں ہے پیغام
وہ ترک صلح کر کے آخر جفا کریں گے

تعلیم پاک قرآں امن و سلامتی ہے
ہادی وہ ان کا ہوگا جو اتقا کریں گے
تہذیب نفس انساں ہوتی ہے اس سے ہر دم
پائیں گے حق وہ اس کو جو رہنما کریں گے
اس کو کمال خود کا دعویٰ جو ہے بجا ہے
ہم امتحاں میں ہر دم اس کو کھرا کرینگے
آغاز کل مذاہب یہ مان لو کہ حق ہے
آخر کوئی تو قائم حق خدا کریں گے
تفریق حق و باطل نیچر کا مسئلہ ہے
نیچر یئں ہیں مذاہب ان کو صفا کرینگے
دنیا کی ہستیوں میں ہستی ہے آدمی کی
مذہب ہیں اس کو لا کر ہم کیمیا کریں گے
گر جستجوء حق ہے مذہب کے اتباع میں
آخر کوئی تو مذہب اب حق نما کریں گے
جب فکر اس کی پیدا ہو یاد عاقبت میں
پھر قوم و ملک سے ہم کب تک حیا کریں گے
الفت جو حق سے ہوگی باطل سے ہوگی نفرت
پھر کون غیر ہوگا کس کو جدا کریں گے
اپنا جو ہوگا لیں گے غیروں کا ہوگا دیں گے
ہم پاک بازیں کے بیع و شرا کریں گے
اوپر کی بات اوپر نیچے کی بات نیچے
آداب داں جو ہونگے وہ کیوں دغا کرینگے
حامد کی آرزو ہے یوں زندگی بسر ہو
وہ مانیں یا نہ مانیں ہم التجاء کریں گے

روحانی امراض اور ضرورت مصلح

(از فخر اسلام حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان)

جب کبھی دنیا میں کوئی روحانی یا اخلاقی بیماری سخت زور پکڑ جاتی ہے اور اس کا علاج دنیوی تدابیر کی حد سے گذر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ذریعہ سے جسے وہ اپنے پاک کلام سے مستفیض کرتا ہے۔ اس بیماری کا علاج فرماتا ہے۔ اور ایسے شخص کی صداقت کا یہی ثبوت کافی ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کا علاج کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اس اصل کی تشریح ہر نبی کی زندگی میں پائی جاتی ہے۔ مگر ایک اخبار کے کالموں کی مختصر گنجائش یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ اس کی زیادہ تشریح کی جائے۔ اس کے لئے ایک مثال ہی کافی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے توحید الٰہی کی تعلیم دنیا سے بالکل گم ہو چکی تھی۔ اور دنیا کے تمام ملک اس پاک تعلیم سے جو انسان کی تمام روحانی اور اخلاقی ترقیوں کی جڑ ہے خالی ہو چکے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ سے پہلے عرب میں اور پھر عرب کے ذریعہ سے کم و بیش ساری دنیا میں اس روشنی کو پھیلایا۔ اسی مقدس انسان کی تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ توحید اس دنیا میں دوبارہ آہستہ آہستہ پھیلنی شروع ہوئی۔ اور انسان پرست اور بت پرست اقوام کے اندر بھی آخر اس کا شور بلند ہوا جس طرح اس طبیب کے حاذق ہونے میں کسی شخص کو شک نہیں ہو سکتا۔ جو ایک بیمار کی اصل بیماری کی تشخیص بھی درست کرے۔ اور پھر اس کا علاج کرنے میں بھی کامیاب ہو جائے اسی طرح اس مصلح کی صداقت کا انکار بھی کسی کو نہیں ہو سکتا۔ جو انسانوں کی روحانی بیماری کا پتہ درست طور پر لگا لے اور پھر اس بیماری کے علاج میں کامیاب بھی ہو جائے مسلمانوں کی جو حالت اس زمانہ میں ہے اس کے اسباب کی تلاش میں بہت کچھ کوشش کیگئی اور کی جا رہی ہے۔ اور بہت لوگوں نے بعض خاص اسباب کو مسلمانوں کے ذلت اور ادبار کا اصل باعث قرار دیکر اپنے اپنے رنگ میں اصلاح کی کوشش کی ہے۔ انہی میں ایک شخص ایسا بھی ہے۔ جس نے اس زمانہ میں یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے کلام سے مشرف فرما کر اس زمانہ کا مصلح کر کے بھیجا ہے اس نے بھی مسلمانوں کی بیماری کی ایک تشخیص کی ہے۔ اور اس کا ایک علاج تجویز کیا ہے۔ جس پر غور کرنا ہر اس شخص کا فرض ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فہم و فراست سے کوئی حصہ دیا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہر زمانہ میں بیماریاں متعدد بلکہ لا انتہا ہوتی ہیں۔ اور اس لئے ہر ایک غور کرنے والا شخص کسی نہ کسی واقعی بیماری کو دیکھ لیتا اور اس کی تدبیر میں لگ جاتا ہے۔ مگر وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ منتخب کر کے اصلاح کے لئے مامور کرتا ہے۔ وہ ان بیماریوں کی جڑھ کو سمجھتے۔ اور اسی کے علاج میں لگ جاتے ہیں۔ عرب میں کس قدر بیماریاں تھیں۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک برابر ایک توحید کے وعظ میں لگے رہے۔ کیونکہ اسی کا نہ ہونا سب بیماریوں کی جڑھ تھی۔ اور جب اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر دوسری بیماریوں کی طرف توجہ کی۔ ہمارے زمانہ کے اس مصلح نے جسکا دعویٰ یہ ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اصلاح کے لئے مامور فرمایا ہے جس مرض کو مسلمانوں کی سب بیماریوں کی جڑھ سمجھا ہے۔ اس کا علاج اس اقرار میں کیا ہے۔ جو ہر ایک بیعت کرنے والے سے لیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ

میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا

اب غور کرو کہ آیا درحقیقت مسلمانوں کی بیماریوں کی جڑھ یہی ہے یا نہیں۔ کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا مسلمانوں میں بیشک تعلیم کی کمی ہے لیکن کیا جس قدر عرب کی امی قوم اس زمانہ کی دوسری اقوام سے علوم کے حاصل کرنے میں پیچھے رہی ہوئی تھی۔ اس سے زیادہ آج مسلمان دوسری قوموں سے تعلیم میں پیچھے ہیں؟ مسلمانوں میں بیشک افلاس ہے۔ لیکن کیا عرب مال اور دولت اور شان و شوکت کے لحاظ سے ایران اور روما کے مقابلہ میں اس قدر ہی وقعت رکھتے تھے۔ جتنی آج مسلمانوں کو دنیا کی دوسری اقوام کے مقابلہ میں حاصل ہے؟ تو معلوم ہوا کہ گو یہ بھی مسلمانوں کی موجودہ بیماریاں ہوں۔ مگر یہ بیماریوں کی جڑھ نہیں۔ اور مقدم عوارض کی طرف نہیں۔ بلکہ جڑھ کی طرف توجہ کرنا ہے۔ سو خوب غور کر لو کہ جس بات نے مسلمانوں کو دنیا میں کامیاب قوم بنایا تھا۔ وہ ایک ہی گر تھا۔ گو اس کی شاخیں بہت تھیں۔ اور وہ گر یہ تھا کہ انہوں نے **دین کو دنیا پر مقدم کر لیا تھا**۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا یہ منشا نہیں۔ کہ وہ تارک الدنیا ہو گئے تھے۔ یا دنیا کے کاروبار اور مشغل کو چھوڑ کر دن رات مساجد میں بیٹھے تسبیح کرتے رہتے تھے۔ بلکہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا یہ تھا۔ کہ دنیا کے سب کاروبار کرتے۔ دنیا کا مال و دولت کماتے۔ اپنے اور دوسروں کے حقوق کو ادا کرتے۔ لیکن یہ سب کچھ دین کی راہ میں قربان کرنے کے لئے کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی دینی ضرورت پیش آجاتی تھی۔ تو اس وقت ان کا سارا مال و دولت ان کا اپنا نہ ہوتا تھا بلکہ وہ خدا کا ہوتا تھا۔ ان میں بڑے بڑے مفلس بھی تھے۔ اور بڑے بڑے امیر بھی تھے۔ جو مزدور تھے وہ دن بھر کمائی کر کے اگر ایک مٹھی دانوں کی بھی کماتے۔ تو ضرورت کے وقت وہ عام قومی چندہ میں لا حاضر کرتے۔ اور امیروں نے اگر ہزارہا روپیہ بھی اپنی تجارتوں یا کاروبار کے ذریعہ سے کمایا ہوتا۔ تو وہ بھی ایک مٹھی بھر دانوں کے طرح اسی جگہ آجاتا۔ دیکھو باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور بالخصوص مہاجرین کس قدر مشکلات میں تھے۔ کہ گھر بار۔ املاک۔ دولت۔ مکان سب کچھ چھوڑ کر بیکسی کی حالت میں دوسری جگہ جا کر پناہ لی۔ مگر پھر بھی وہ بے فکر ہو کر بیٹھنے والی قوم نہ تھی۔ خوب کماتے تھے۔ اور خدا کے راہ میں اس طرح بہاتے تھے۔ کہ گویا وہ ان کا اپنا کمایا ہوا روپیہ ہی نہیں۔ غزوہ تبوک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہموں میں سے آخری مہم تھی۔ اس مہم میں بعض امیر صحابہ جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہزارہا روپیہ سے امداد دینا ثابت ہے۔ اور غریبوں سے جو کچھ بن پڑتا تھا انہوں نے لا حاضر کیا۔ اور مال سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اپنی جانوں کو کسی کام کا نہ سمجھا ہوا تھا سوائے اس کے کہ خدا کی راہ میں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے وہ کچھ کام دے سکیں۔ ان میں سب سے پیچھے رہا ہوا وہ شخص تھا۔ جس نے کچھ مدد نہ کی۔ لیکن عرب کا ملک سخت گرمی کا موسم جس کو قرآن کریم میں بھی نار جہنم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اپنے باغ میں سایہ میں آرام سے لیٹا ہوا معتکف رہا۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کچھ آگے نکل گئے۔ تو معاً اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس گرمی میں دشمن کے حملہ کو روکنے کے لئے سفر کر رہے ہوں۔ اور میں آرام کے ساتھ سایہ میں لیٹا ہوا ہوں۔ اس خیال کا آنا تھا کہ اکیلا اٹھ بھاگا۔ اور آخر ساتھ جا ملا۔ کاش کہ ہم میں اس وقت چند ایسے لوگ ہی ہوتے۔ جو صحابہ میں اس سب سے پیچھے رہے ہوئے کے برابر ہوتے ✦

لیکن اپنی حالت پر غور کرو۔ ایک ہندوستان کو ہی لے لو سات کروڑ مسلمان یونیورسٹی کے لئے اس قدر جوش تھا۔ کہ کہتے ہیں دوسری قومیں بھی حیران تھیں۔ مگر سب سے بڑھ کر حیرت انگیز یہ بات ہے۔ کہ دو یا تین سال کے عرصہ میں تیس لاکھ روپیہ جمع کر لیا گویا ہماری ہمتوں کا یہ منشا تھا۔ حالانکہ بیسیوں ایسے اشخاص بھی موجود تھے۔ اور مسلم یونیورسٹی کے محرکین میں تھے۔ کہ اکیلا اکیلا آدمی ان میں سے تیس لاکھ سے زیادہ دے سکتا تھا۔ یہ تو ایک ذرہ کام تھا۔ جو گو قومی کام ہونے کے لحاظ سے ایک حد تک دینی کام کہلا سکے۔ لیکن دنیوی ترقی اور بہبودی کے خیالات اس سے بہت کچھ وابستہ تھے۔ وہاں ہم سات کروڑ مسلمانوں کی انتہائے ہمت یہ ہے۔ کہ ہم نے تیس لاکھ روپیہ جمع کر لیا اور خوش ہو گئے۔ اور خالص خدمت دین کے لئے تیس لاکھ چھوڑ کر مجھے تیس ہزار بھی کسی جگہ جمع ہوا نظر نہیں آتا۔ بلکہ خدمت دین اور اشاعت اسلام کیلئے شاید مسلمانوں کے دلوں میں کوئی جگہ رہی ہی نہیں۔ یہ خیال نہ کرو کہ یہ اتفاقی امور ہیں۔ بلکہ سچی بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعلیم اور تربیت سے ہی یہ حصہ نکل چکا ہے۔ حتیٰ کہ اب ہم اس بات کے سمجھنے سے بھی قاصر ہو رہے ہیں۔ کہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنا ضروری ہے اور کہ ہمارے مذہب کی تعلیم کے اصول میں کوئی بات تھی۔ ہم بیمار ہیں لیکن مسلول کی طرح اپنی بیماری کو صحت سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی کچھ قدم آگے بڑھ کر صحت کو بیماری سمجھتے ہیں۔ یہی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تعلیم ہے جس سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ مگر ہم کہاں تک اسے قابل عمل سمجھتے ہیں اسکی ایک مثال میں دیتا ہوں۔ قرآن کریم میں ایک جگہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین۔ کہ "اگر تم کو اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد اور اپنے بھائی بند اور اپنی بیبیاں یا بیبیوں کو اپنے خاوند اور اپنے کنبے اور وہ مال جو تم کماتے ہو۔ اور وہ دیر رونق تجارتیں جن کی سرد بازاری کا تم کو خطرہ ہے۔ اور وہ مکانات جو تم کو پسندیدہ ہیں۔ اگر یہ تمام چیزیں تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے امر کو لائے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اس لفظی ترجمہ سے اگر ہم میں سے کوئی شخص کچھ فایدہ اٹھانے کے لئے تیار بھی ہو۔ تو ذیل کا حاشیہ جو ہمارے ایک سب سے بڑے مقبول تراجم قرآن پر موجود ہے۔ جو اس وقت ہم مسلمانوں کی دینی تعلیم کیلئے سب سے بڑھ کر پسندیدہ ہے۔ ہماری قوم کو پست ہمتی میں اور بھی گہرائی کی طرف لے جانے کے لئے کافی ہے ✦

"اس آیت میں شروع شروع کے مسلمانوں کے حق میں بڑی سختی سے ایک حساب سے ان کو بالکل علائق دنیا کے ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ گویا ہمارے لئے تو اب قرآن شریف کی یہ آیت ہے ہی نہیں۔ یہ صرف شروع شروع کے مسلمانوں کے لئے تھی۔ کہ ان غریبوں کے حق میں بھی بڑی سختی تھی۔ ایک طرف قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے خیالات یا ہمارے قومی خیالات کا نچوڑ ہے۔ وہ تو ہمیں یہ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے پر ان چیزوں کو مقدم کرتے ہو تو تم فاسق ہو۔ اور فاسقوں کو اللہ تعالیٰ کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔ بلکہ ان کو ذلیل کرتا ہے۔ اور دنیا کی تاریخ ہمیں اس کا مشاہدہ کرا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہماری بلند ہمتی کا

یہ حال ہو کہ ہم نہ اسے ایک اعلیٰ اور مشکل تعلیم ہی خیال کر رہے ہوں۔ بلکہ یہ سمجھتے ہوں۔ کہ یہ ہمارے لئے نہیں۔ کوئی اور مسلمان تھے۔ جن کے لئے یہ تعلیم تھی ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں۔

اس ایک ہی واقعہ سے اپنی بیماری کو سمجھ لو۔ اور اس حکیم خدا کی حکمت پر بھی غور کرو۔ جس نے اس وقت ہماری اس بیماری کو سمجھ کر وہ طبیب بھیجا ہے جس نے آتے ہی یہ نسخہ تجویز کیا۔ کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ یہی وہ نسخہ ہے جس سے تم بیماریوں سے نجات پا کر دنیا میں پھر ایک کامیاب قوم ہو سکتے ہو۔ ہاں یہ بڑی سخت غلطی ہے۔ جو یہ خیال کیا جائے۔ کہ اس آئت میں علائق دنیا کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہرگز نہیں علائق دنیا تو سارے اس میں بنائے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو ہی مخاطب کر کے یہ کہا گیا ہے کہ تمہاری یہ چیزیں ہیں تمہارے بڑے بڑے مال بھی ہیں۔ جن کو تم کماتے ہو۔ تمہاری تجارتیں بھی ایسی پر رونق ہیں۔ کہ ان کی طرف سے بے توجہی کی۔ تو ان کے ٹھنڈے ہو جانے کا خطرہ ہے۔ تمہارے بڑے بڑے مکان بھی ہیں۔ جو تم کو بہت اچھے لگتے ہیں۔ پھر یہ بھی نہیں کہا۔ کہ تم ان چیزوں سے محبت نہ کرو۔ اور اپنے لئے زمین پر کچھ نہ رکھو۔ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے حضرت مسیح کی تعلیم نہیں۔ بلکہ صرف یہ فرمایا۔ کہ یہ سب کچھ تمہارا ہو۔ اور بیشک تمہیں یہ چیزیں پسند بھی ہوں۔ ان سے محبت بھی ہو۔ مگر وہ محبت اس سے زیادہ نہ ہو۔ جو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی دین کی اشاعت کے لئے ہے۔ بس صرف ایک ہی حدبندی ہے۔ اور وہی حدبندی تمہاری ساری کامیابیوں کی جڑھ ہے اگر اس حدبندی کو توڑو گے۔ تو پھر فاسق کے نام سے پکارے جانے کے قابل ہوگے اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ سے پا کر اس زمانہ کے مصلح نے ہاں **مسیح موعود** نے جب ایک جماعت بنانی شروع کی۔ تو صرف ایک ہی مضبوط اقرار ان سے لیا۔ اور ہر ایک شخص سے جب وہ اس جماعت میں داخل ہو۔ الگ الگ لیا اور وہ اقرار یہ ہے کہ **میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا**۔ نہ کسی اور مصلح کو مسلمانوں کی بیماریوں کی جڑ کا پتہ لگا۔ نہ کسی کو یہ نسخہ سوجھا۔ اور سوجھتا بھی کیونکر۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام تھا۔ کہ وہ بتاتا تو سمجھ میں آتا۔

سلسلہ احمدیہ تم سے کیا چاہتا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں چاہتا صرف وہی بات جس سے مسلمانوں نے دنیا میں کبھی کامیابی حاصل کی تھی۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ ایک بڑی مشکل بات ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ یہ ایک موت ہے جو انسان کو اپنے اوپر وارد کرنی پڑتی ہے۔ مگر اس موت کو قبول کئے بغیر اب تم زندگی نہیں رکھ سکتی۔ ایک شخص نے تم کو آگاہ کر دیا ہے۔ اور ڈنکا دیکر کہہ دیا ہے۔ کہ اس کے ساتھ مل کر ہی۔ اس کی تعلیم پر عمل کر کے ہی۔ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چل کر ہی تمہاری نجات ہے۔ اور وہ کوئی نئی راہ نہیں۔ بلکہ وہی راہ ہے۔ جو قرآن کریم نے بتائی۔ جس پر صحابہ نے عمل کر کے دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات حاصل کی۔ تمہارے سامنے یہ ایک راہ ہے جس پر چلا کر تم کو صرف خادم دین بنانا مقصود ہے۔ اس پر غور کرو۔ اور سوچو کہ کیا سوائے اس راہ پر چلنے کے تم اپنی بیماریوں سے نجات حاصل کر سکتے ہو۔ اسی سوال کا یہ ایک دوسرا پہلو ہے۔ کہ خود اس قلیل عرصہ میں سلسلہ احمدیہ نے کیا خدمات کی ہیں۔ اور عملی طور پر کیا کر کے دکھایا ہے۔ جس کے لئے اس مختصر مضمون میں گنجائش نہیں ہے لیکن اس قدر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ جس قدر موجودہ جماعت احمدیہ میں محبت دین اور اشاعت اسلام کا جوش ہے۔ اگر زیادہ نہیں کم سے کم اسیقدر جوش ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں میں ہو تو آج مسلمان قوم کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ ہم بھی دیکھتے ہیں۔ کہ کب تک ہمارے مسلمان بھائی اس اعلیٰ معیار کی طرف جس کی طرف سلسلہ احمدیہ ان کو لانا چاہتا ہے قدم اٹھانے سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر خدا کی آواز کو اس طرح پر وہ نہیں سنینگے۔ تو پھر مصائب اور مشکلات کے چکروں میں پڑ کر آخر اسی راہ پر قدم اٹھانا ہوگا۔

علم اسٹرانمی یعنی ہیئت اور قرآن

(از جناب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ایل ایم ایس لاہور)

مسلمانوں نے جب قرآن کریم کو بہ سبب دنیاوی لہو لعب میں پڑنے کے پس پشت ڈالدیا۔ تو نہ صرف جیسا کہ ضروری تھا یہ دینی اور دنیوی پہلو سے ہی تنزل کر کے دوسروں سے پیچھے رہ گئے۔ اور ذلیل و خوار ہوگئے۔ بلکہ خود دین اسلام جب دونا محرموں کے ہاتھ میں پڑ گیا۔ تو ایسے ایسے مسائل پیدا ہوگئے۔ جنھوں نے اس دین متین کو دنیا کی نگاہ میں ایک نہایت ہی بدنما اور قابل نفرت مذہب بنا دیا ہر ایک بدگہر اس پر طرح طرح کے اعتراض کرنے لگ گیا۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاں مسلمانوں کی دنیاوی عزت اور وجاہت جاتی رہی وہاں اشاعت اسلام کا سلسلہ بھی بالکل رک گیا۔ اور بعض نو تعلیم یافتہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کر مسلمان نہ رہے۔ ان اہم مسائل میں سے جنھوں نے ہماری نالائقی کی وجہ سے اسلام کو گذشتہ نصف صدی میں جائے استہزا بنا یا ہوا تھا۔ چند وہ مسائل بھی تھے۔ جو کہ ہمارے علماء نے زمین و آسمان کی پیدائش وغیرہ کے متعلق خود بنا کر دنیا میں پیش کئے۔ . . . . . اور جو کہ موجودہ تحقیقات نے بالکل غلط ثابت کر دیئے تھے۔

ہم مفصلہ ذیل تحریر میں انشاء اللہ ان کی نسبت قرآن کا حقیقی مذہب بیان کریں گے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ اس فرض کو ادا کریں۔ ہم اتنا لکھنا مناسب خیال کرتے ہیں کہ **مذہب کا مقصد صرف انسان کا ایک خاص تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرنا ہے**۔ اور ہمیں وہ راہیں بتانا جن پر چل کر کہ ہم اسے راضی کر سکیں۔ تاہم اس دنیا میں اور آخرت میں ہر قسم کے دکھوں اور غموں سے نجات پاویں۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی اور دنیوی ترقی کو حاصل کریں۔ اس سے زیادہ جو کوئی مذہب سے امید رکھتا ہے۔ اس کی مثال اس نادان کی سی ہے۔ جو ڈاکٹر سے انجنیری کے مسائل پر روشنی حاصل کرنا چاہے یا انجنیر کو درد شکم کے لئے نسخہ لکھنے کے لئے کہے۔

ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اسلام نے مذہب کی اس اصل غرض کو پورا کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اس پاک دین میں یہ ایک خوبی ہے۔ جو کسی دوسرے مذہب میں نہیں۔ کہ ہر ایک اعتراض کا جو کسی نہ کسی رنگ میں کبھی اس پر کیا جائے اس کے اندر پہلے سے ہی جواب موجود ہوتا ہے۔ تاکہ اسے کبھی کسی غیر کا منت کش نہ ہونا پڑے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ بہ سبب ایک کامل اور علم آلہی سے نازل شدہ مذہب ہونے کے اس کا فرض یہی تھا۔

چنانچہ ان سب اعتراضات کا جو کہ گذشتہ نصف صدی میں علم ہیئت کی بنا پر جاہل علماء اسلام کے پیش کردہ اسلام پر لوگوں نے کئے۔ جب ہم قرآن کریم کے ذریعہ غور کرتے ہیں۔ تو مفصل جواب موجود پاتے ہیں۔ پس ہم ذیل میں قرآن سے زمین و آسمان کی پیدائش کے مسئلہ پر جو روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کو مختصراً ناظرین کے استفادہ کے لئے عرض کرتے ہیں۔

زمین و آسمان کی پیدائش کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ فرقان حمید میں فرماتے ہیں:-

قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون لہ انداداً۔ ذالک رب العلمین۔

لوگوں کو سنادو کہ کیا تم ایسے خدائے کا جس نے دو زمانوں میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ انکار کرتے ہو۔ اور اس کے شریک بناتے ہو۔ ایسا اسلئے کیا کہ وہ رب العلمین ہے۔ اس آیہ شریفہ میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے **زمین کو دو زمانوں میں بنایا۔ پھر فرمایا۔**

وجعل فیہا رواسی من فوقہا و بارک فیہا و قدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام سواءً للسائلین۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ان سوال کرنے والے معترضین کو کہدو۔ کہ زمین دو حالتوں میں سے گذر کر پیدا ہوئی۔ اور پھر پیدا کرنے کے بعد چار زمانوں میں۔ اس کے اندر پہاڑ بنائے گئے۔ اور طرح طرح کی برکتیں اس کو بخشی گئیں۔ اور اس کے لئے گوناگون قوتیں مقرر کئے گئے۔ تا یہ انسان کے لئے کار آمد ہو جاوے۔

پھر فرماتا ہے۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استویٰ علی العرش۔ اے لوگو جو تمہارا خدا ہے۔ وہ رب کی صفت رکھتا ہے۔ اور ہر ایک چیز کو تدریجاً ہی پیدا کیا کرتا ہے۔ اس لئے زمین آسمان کو بھی اس نے یک دم نہیں بنایا۔ بلکہ اس نے چھ حالتوں میں سے گذار کر پہلے زمین و آسمان کو مکمل کیا۔ اور پھر ان پر حکمرانی شروع کی۔

ان آیات قرآنی میں لفظ یوم معترضین کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوا ہے اس کے معنے دن کے بھی ہیں۔ اور زمانہ کے بھی۔ یہاں یوم کے اصل معنی وہ مختلف زمانہ میں جن میں کہ زمین کو تکمیل تک پہنچنے سے پہلے مختلف حالتوں میں سے گذرنا پڑا۔

پس اسلام کا مذہب یہ ہوا۔ کہ زمین پر دو حالتیں گذریں۔ ایک اس کی زمین والی حالت . . . . . ہشت لگے کہ یہ انسانی بود و باش کے قابل ہوئی۔ اس کو چار مختلف حالتوں میں سے گذرنا پڑا۔ جب یہ مکمل ہوگئی۔ اور اس میں انسان اور حیوانات۔ نباتات کے بود و باش نشو و نما اور ترقی کے سامان موجود ہوگئے۔ تب یہ آلہی فرمان کے ماتحت دنیا و مافیہا کی خدمت میں لگا دی گئی۔ یہ ہے وہ مذہب جو اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔

اگر اب موجودہ تحقیقات کو جو ہیئت دانوں نے کی ہے۔ دیکھا جاوے۔ تو پایا جاتا ہے کہ چاند۔ زمین سورج وغیرہ سب پہلے اکٹھے ایک پگھلے ہوئے سورج کی طرح گرم مادہ کا ڈھیر تھے۔ جس میں موجودہ مخلوق خدا کسی طرح زندگی بسر نہ کر سکتی تھی۔ پھر اس میں سے زمین علیحدہ ہوگئی۔ یعنی زمین پر دو حالتیں گذریں ایک وہ حالت جس میں کہ یہ سورج کا حصہ تھی۔ اور دوسری وہ حالت جس میں کہ سورج سے علیحدہ ہو کر زمین بن گئی۔ علیحدگی کی حالت میں پھر ایک عرصہ تک یہ سورج کی طرح گرم اور پگھلی ہوئی حالت میں رہی۔ یہاں تک کہ ٹھنڈے ہوتے ہوتے یہ بہت سرد ہوگئی۔ اور یہ ایک بڑا بھاری گولا بن گیا۔ جس کے ارد گرد کہ ہر ایک جگہ گرم ابلتے ہوئے پانی کی تہ تھی۔ یہ زمین کی دوسری حالت تھی۔ اس کے بعد پہاڑ اس میں سے آتش فشانی مادہ کے اڑنے سے باہر نکل کھڑے ہوئے اور وہ جو پہلے گول چیز تھی۔ بعض جگہ سے اونچی اور بعض میں نیچی ہوگئی۔ اور پانی جو پہلے ساری زمین کے گرد تھا۔ نیچی جگہوں میں جمع ہوگیا۔ اور زمین **تیسری حالت** میں پہنچ گئی۔ جس میں کہ ایک حصہ اس کا پہاڑوں اور خشکی کا تھا۔ اور دوسرا سمندر کا۔ اس کے بعد اس پر چوتھا زمانہ آیا۔ اور یہ آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اس کی حرارت اس قابل ہوئی۔ کہ زندگی اس پر ممکن ہو سکے۔ تب اللہ تبارک تعالےٰ نے اس پر سبزیاں اور حیوانات اور انسانات پیدا کئے۔ اور اس نے وہ کام دینا شروع کیا۔ جس کے لئے کہ اس کو اس طرح منشائے آلہی نے پیدا کیا تھا۔ الغرض یہ تحقیق اور رصدگاہیں بھی ثابت کرتے ہیں۔ کہ زمین یک دم نہیں۔ بلکہ مختلف حالتوں میں سے گذر کر موجودہ صورت کو پہنچی۔

اور کہ اسلام نے آج سے تیرہ سو سال پہلے ہمیں وہ سکھایا۔ جو کہ اتنی ہزارہا سال کی تحقیق اور تدقیق کے بعد انسان کو معلوم ہوا۔ اللھم صلی علی محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم۔ اس کے بعد ہم انشاء اللہ آہستہ آہستہ اور مسائل پر بھی روشنی ڈالیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

لارڈ ہیڈلے اور خواجہ کمال الدین

(از جناب مولانا مولوی صدر الدین صاحب بی اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

لارڈ ہیڈلے کے مشرف با سلام ہونے پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین نے بذریعہ تحریر و تقریر کوشش کی ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال جم جائے۔ کہ لارڈ موصوف خواجہ کمال الدین صاحب کی کوشش سے مسلمان نہیں ہوئے۔ بعض نے تو عجلت بازی سے ایسی باتیں بھی شائع کر دیں۔ جو ان کو مجبوراً اپنے ہاتھوں واپس لینی پڑیں۔ اور خود ان کی تکذیب کر کے اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ چاند کی طرف تھوکنے سے تھوک اپنے منہ پر پڑتی ہے اس معاملہ میں بہت سی باتیں سننے اور پڑھنے میں آئی ہیں۔ جو خواجہ صاحب کی روشن کامیابی پر ضروری تھا۔ کہ گروہ حاسدین و معاندین سلسلہ عالیہ کھڑے ہو کر بنائے ہوا اپنی بغض کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے۔ بعض اخباروں نے لکھا کہ ایک مضبوط بات ہمارے ہاتھ آتی ہے۔ جو اس کامیابی کے سہرے کو خواجہ صاحب کے سر سے اتار دے گی۔ جو عام طور پر اہل ہند نے ان کے لئے پرو دیا۔ اور ان کے سر پر باندھا تھا۔ وہ اس بات پر زور دیتی ہیں کہ چونکہ لارڈ ہیڈلے نے خود لکھا ہے۔ کہ میرا اسلام قبول کرنا۔ میری چالیس سال کی غور و فکر کے بعد واقع ہوا ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ خواجہ صاحب جو صرف ایک سال سے لنڈن میں مقیم ہیں۔ وہ اس کا موجب نہیں ہیں بلکہ یہ بیج ان کے دل میں سرزمین ایشیا میں بویا گیا تھا۔ اور آج وہ پھلدار درخت کی صورت میں نمودار ہو گیا ہے۔

میرے خیال میں یہ دلیل کمزور ہے۔ اور سطح سے نیچے نہیں اترتی۔ یہ بات سچ ہے۔ کہ لارڈ صاحب موصوف چالیس سال کی غور و فکر کے بعد مسلمان ہوئے ہیں۔ اور ہمارے لئے بڑی مبارک بات ہے۔ کہ وہ ایک مضبوط مومن ہمیں میسر آیا ہے۔ اگر وہ جھٹ سے مسلمان ہو جاتے تو ہمیں ان کی تربیت کرنی پڑتی۔ اور سالوں ان کو اسلامی مسائل معقول رنگ میں سمجھانے پڑتے۔ تاکہ وہ مومن کا درجہ حاصل کرتے۔ اور اس کے ساتھ شاید یہ خدشہ لگا رہتا۔ کہ لارڈ صاحب کہیں منحرف نہ ہو جائیں۔ لیکن

ایسی صورت ہے کہ دشمن کتنی ہی کوشش کرے۔ کہ اس کے حسد کی آگ کم ہو۔ اس کو اس امر کا یقین آرام نہیں لینے دیگا۔ کہ وہ ایک مضبوط مسلمان بلکہ ایک مخلص مومن ہے۔ جو اسلام کے جھنڈے کے نیچے آیا ہے۔ خیر یہ تو خوشخبری ہے۔ رہی معاندو لیل۔ سو عرض ہے۔ کہ لارڈ صاحب موصوف اس رنگ میں مسلمان ہوئے ہیں۔ جس رنگ میں فطرت کا صحیح تقاضا ہے۔ اور جس رنگ میں نیچر اپنا کام کرتی ہے۔ جس قدر دنیا کی چیزیں نشوو نما پاتی ہیں۔ کیا وہ عالم نباتات میں شامل ہوں۔ کیا وہ طبقہ حیوانات میں ہوں۔ کیا وہ عادات کے متعلق ہوں۔ کیا وہ تربیت قویٰ انسانیہ سے وابستہ ہوں۔ خواہ ان کا جسمانی تربیت سے تعلق ہو۔ اور خواہ دماغی اور روحانی تعلیم کے ساتھ۔ یہ سب کی سب ایک وقت میں بیج کی طرح ہوتی ہیں اس پر بہت سا وقت صرف ہوتا ہے تب وہ بیج پوری نشوونما حاصل کرے اور ہر قسم کی آبیاری اور احتیاط کے بعد اُن تمام خدشات اور آفات سے محفوظ و مصئون رہ کر پھل پھول دینے کی حد تک پہنچتا ہے۔ اور اگر لارڈ ہیڈلے صاحب بھی اس رنگ میں نیچر اور فطرت کے مطابق ایک کافی وقت اپنی تربیت کے لئے صرف کرنے کے بعد پکے مومن ہوئے ہیں۔ تو یہ کوئی اوپری بات نہیں ہے رہا یہ امر کہ بیج نکلنے والا کوئی اور تھا۔ اور اس کو بارآور کرنے کا موسم کہیں نکلا۔ سو یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ جیسا بیج لگانا ضروری ہے ویسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر ضروری ہے کہ ایک درخت جو مضبوط ہو چکا ہو۔ اور وہ کسی وجہ سے بارآور نہ ہوتا ہو۔ اس کے لئے دھیمی دھیمی ٹھنڈی ہوائیں چلیں پُر تاثیر اور برمحل بادل آئیں اور کافی تپش ہو تاکہ حرارت غریزی نئے سرے سے پیدا ہو قوت نامیہ میں حرکت ہو۔ اور وہ درخت جو جمادات کی صورت میں تھا۔ کونپلیں اور پھول نکالے اور وہ پھل کی صورت اختیار کرلیں۔ ایسے سامانوں کے میسر نہ آنے سے سینکڑوں بیج اور سینکڑوں درخت تباہ ہو جاتے ہیں۔ کیا وہ انسان عقلمند ہوگا۔ جو ایسے ضروری سامانوں اور ذرائع کی قدر نہ کرے۔ جو کسی درخت کو ثمردار بنانیکے از بس ضروری ہیں۔

بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ لارڈ صاحب کو خواجہ صاحب کے لیکچروں کی ہوائیں پہنچیں۔ اور اس میں جنبش پیدا کیا اس تک بادل پہنچا ہے اور اس کو سیراب کیا وہ جراثیم جو ابھی تک انکو لاحق تھے۔ اور بارآور ہونے میں حارج اور مانع تھے ان کی بجلی نے تباہ کردے اور ان جوشیلی تقریروں نے اس کی قوت نمو میں تحریک پیدا کی اور لارڈ صاحب کے لئے موسم بہار آگیا۔ پھل پھول لگنے پر سب کو نظر آنے لگا۔ اور تمام دنیا میں شہرہ اور شہرت ہوگیا۔ افسوس ہے جو اس مسیحا صبح کی اس ہوا کی اس آفتاب کی قدر نہ کرے۔ جو بارآور کرنے کے لئے لابد ہے۔ اور جس کے بغیر ہمیں پھل کھانے کی کوئی امید نہیں ہوتی لارڈ صاحب نے بیشمار مسلمان دیکھے اور ان کیساتھ برسوں گزارے انہوں نے اسلامی کتابیں پڑھیں۔ لیکن وہ کیا جادو خواجہ صاحب کی ملاقات میں تھا۔ اور کیا سحر بیانی ان کے تقریر و تحریر میں تھی۔ جو لارڈ صاحب کے تمام حجاب دور ہوگئے اور خواجہ صاحب نے ایک سال میں کام کیا۔ جو خود لارڈ صاحب اور دوسرے چالیس سال میں نہ کر سکے۔ میرے خیال میں تو حضرت مسیح موعود کے خادم مسیحا دم کے سوا آج کسی کو میسر ہی نہیں کہ مردوں میں جان ڈالے۔

میں نے ایک چار کا باغیچہ ایک پہاڑی پر دیکھا اس کی مالکہ ایک بوڑھی میم تھیں وہ حسرت بھری نگاہ سے کہنے لگیں کہ بڑی محنت سے یہ بیج میں نے لگائے تھے۔ اور ایک وقت میں ایک چینی باغبان کی چابکدستی اور ہنر کی وجہ سے میں چار روپے فی پونڈ چاء فروخت کرتی تھی۔ لیکن جب سے وہ چلا گیا ہے۔ میں ناچار ہوں۔ اور آٹھ آنہ پونڈ بھی چاء نہیں بکتی۔ دیکھو بیج لگانے والی موجود۔ موسم موجود سامان موجود۔ لیکن وہ نتیجہ میسر نہیں آتا جو ایک شخص کے ہاتھ پر ملتا تھا۔ کیا وہ میم اپنے بیج لگانے پر فخر کرسکتی ہے۔ نہیں بلکہ اس نے اپنی تمام کامیابی کا انحصار ایک کاریگر باغبان پر یقین کیا۔ اسی طرح ہم شہتوت آم انگور کے بیلوں اور درختوں کو ایک اہل فن باغبان بہت ترقی دیکھتا ہے۔ اور وہ تمام ترقی اس باغبان کی طرف منسوب ہوتی ہے اسی طرح سے عالم حیوانات میں دیکھا گیا ہے کہ لائق آدمی کبوتروں۔ کتوں۔ گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کی نسلوں میں ترقی دیتے ہیں۔ اور یہ تمام ترقی ایسے انسان کی ذات کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ ہم نے آج تک کسی عقلمند کو یہ کہتے نہیں سنا کہ چونکہ وہ تمام ترقی کا مادہ اس پودے یا جانور میں پہلے موجود تھا اس لئے آخری کمال تک پہنچانے والے انسان کی تعریف کرنا غلط ہے۔

ہر کمال کے لئے پہلے سامان موجود ہوتے ہیں۔ ایک پنجاب یونیورسٹی کا گریجوایٹ ولایت کی کسی یونیورسٹی میں کمال حاصل کرنے کے بعد یہ ہرگز نہیں کرسکتا کہ اگر پنجاب کی یونیورسٹی میں تکمیل حاصل نہ ہو سکتی تھی اس لئے ولایت کی یونیورسٹی کی تعریف غلط ہے ایک محکمہ آرکیولاجیکل ہے جس کے ملازمین پرانی عمارت پرانے سکوں دیکھکر ان کے نوشتوں کا مطالعہ کرتے ہیں ان میں جو شخص زیادہ سال خوردہ تجربہ کار ہو۔ اور جس نے اس کے متعلق کچھ پڑھا اور غور کیا ہو۔ وہ نہایت ہی جلد ان باتوں کی تہ تک پہنچ جاتا ہے جو ایک عام آدمی کو قطعاً نظر نہیں آتیں۔ ایک خط جو ٹوٹے پھوٹے شکستہ الفاظ میں لکھا ہوا ہو۔ تھوڑی لیاقت کے بچے اسکو نہیں پڑھ سکتے لیکن جن کو وہ الفاظ پہلے سے آتے ہوں۔ ان کو وہ ٹوٹے ہوئے الفاظ اپنی اصلی شکل میں نظر آتے ہیں۔ دوسرے ایک شخص کو پہچاننے کے لئے ہمیں اپنی پہلی واقفیت اور علم سے کام لینا پڑتا ہے ایک اجنبی کے لئے اس کا تشخص کرنا تو بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن دوست کے لئے بہت ہی سہل ہوتا ہے لاہور کے کمپنی باغ میں ہندوستانی طالب العلم تو اکثر باجے کی سریلی آواز سے حظ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن اس کی اصل حقیقت کو ایک فوجی گورا بہت عمدگی اور آسانی سے پہنچ جاتا ہے۔ اس کا پہلا علم اس باجے کی سروں کو الفاظ اور جملوں کی شکل میں ڈھال دیتا ہے۔

ایک لائق سے لائق سائنس کا پروفیسر خواہ وہ سٹیفرسن کے پائے کا ہو یا ہیکسلے اور گریگری کے مندل کے پائے کا ہی کیوں نہ ہو۔ ایک طالبعلم کو مرد نہیں کرسکتا جو پہلے طبعیات کے ابتدائی لیکچر نہ سن چکا ہو۔ جتنا علم در مادہ کسی طالبعلم میں ایک مضمون کے سمجھنے کے متعلق پہلے موجود ہوگا۔ اتنا ہی وہ قابل پروفیسر سے مستفیض ہوگا۔ اور اتنی ہی جلد اس لائق پروفیسر کے جوہر چمکینگے۔ اور اس کے برعکس ایک لائق طالبعلم کے سامنے بہت جلد ایک معمولی لیکچرار کی حقیقت کھل جائیگی۔ خواجہ صاحب کی تقریریں اور تحریریں انکا علم اور فضل ان کی عادات اور ان کے اخلاق کو اگر ایک لارڈ ہیڈلے جیسے شخص نے جو خود بڑا انجنیئر ہے اور ایڈیٹر رہ چکا ہے اور جو چالیس سال تک اسلام کا مطالعہ کرچکا ہے اور کیمبرج کا گریجوایٹ ہے پسند کرتا ہے اور اس حد تک پسند کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے چالیس سال کے مطالعہ سے بڑھکر اس میں اعلےٰ اسلام مانتا ہے۔ تو کیا اس میں اگر خواجہ کمال الدین کا کمال نہیں ہے تو اعتراض کرنے والے کا کمال ہے۔

سائیکالوجی جسے عربی اصطلاح میں علم النفس کہتے ہیں۔ یہی تعلیم دیتا ہے کہ ہر نئے علم کے لئے ہمیں اپنا پہلا علم استعمال کرنا پڑتا ہے اور یہ ایک لازمی اور لابدی امر ہے باٹونی پڑھنے والے طالبعلم تو باغ کے پودوں اور پھلوں کے نام تلا سکتے ہیں۔ اور جہاں کہیں بھی ان کے ویسے پودے ملیں وہ شناخت کرسکتے ہیں۔ لیکن دوسرے طالبعلم تو کبھی ان کو شناخت نہیں کرسکتے۔ لارڈ ہیڈلے ایک گویا باٹنی دان ہے جو خواجہ صاحب میں حقیقی پھل و پھول کو شناخت کرکے ایک تیتری کی طرح بے اختیار اس پر مفتوح ہوگیا ہے۔ کیا ایک پھول جسمیں بڑھنے اور پھل بننے کا مادہ پہلے سے موجود ہے پھل کی صورت اختیار کرسکتا ہے جب تک نر پھولوں سے کچھ پولن یا بارآور کرنے والا مادہ ہوا کے ذریعہ سے یا تیتریوں یا مکھیوں کے ذریعہ سے اس تک نہ پہنچے کیا ایک انڈا جو مرغی کے اندر ہی ہوتا۔ اور اپنے اندر نمو کی طاقت چوزہ بننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ چوزہ بن سکتا ہے جب تک ایک مرغ اس انڈے میں وہ جوہر نہ ڈالے جس سے دوسرا جوہر ملنے کا محتاج ہوتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ وہ چوزے کی شکل اختیار کرسکے بغرض کہ تمام دنیا کی اشیاء کا یہی حال ہے زمین باوجود تمام طاقتوں کے اور سامانوں کے کچھ پیدا نہیں کرسکتی جب تک آسمان سے فضل اور فیض نازل نہ ہوں۔ قرآن کریم میں فرمایا ہے والسماء ذات الرجع۔ والارض ذات الصدع کہ آسمان سے فیض نازل ہونا ازبس ضروری ہے۔ زمین جو اپنے اندر روئیدگی اور نمو کی طاقت رکھتی ہے زندہ ہو۔ لارڈ ہیڈلے ایک زمین تھی۔ زرخیز اور عمدہ قابلیت کی۔ لیکن اس پر آسمان۔ بارش کا ہونا ضروری تھا۔ ورنہ زرخیز زمین میں جو ویران ہو جاتی ہیں

ہماری سرکار رسول کریم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک نئے مسلم نے عرض کی کہ میں اسلام لانے سے پیشتر بہت صدقہ خیرات کرتا تھا۔ کیا وہ تمام روپے ضائع ہوگئے۔ اسپر فرمایا کہ تیرے پہلے صدقات ہی موجب ہیں تیرے اسلام قبول کرنے کے پہلے قابلیت موجود نہ ہو تو نئی تعلیم سے فائدہ اٹھانا بہت مشکل ہوتا ہے قرآن کریم نے بھی فرمایا۔ ذالك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين۔ یہ کامل کتاب بیشک تمام نعم ... ہے۔ وہ اس پاک تعلیم سے مستفید ہو سکتا ہے۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ مضمون ہی کسی محرک کا محتاج ہوتا ہے اگر اخباروں میں خواجہ صاحب کے برخلاف مضمون نہ نکلتے تو میرا یہ مضمون بھی پیدا نہ ہوتا۔ پس اس مضمون کو میرے دماغ کا نتیجہ نہ سمجھنا۔ اس منطق کی بناپر ہوگا۔ کیونکہ دوسرے اخباروں میں مضامین نکلے اور انہوں نے اس شخص کے اعصاب دماغی کو محرک کیا اس لئے ثابت ہوا کہ اس مضمون کی اصل جڑ مخالفین کے مضامین ہیں نہ کہ لکھنے والے کا اپنا دماغ ہے ایڈیسن آسے دن اپنی نئی ایجاد سے دنیا کو ممنون کرتا۔ اور ... کرتا ہے۔ اس کے ایجادات بھی اس کے پہلے علم اور تجربہ اور ضرورت اور محرکات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

آخر میں ایک بات جو اس راز کی حقیقت کو کھولنے والی ہے عرض کرتا ہوں انسان کی بناوٹ ایسی ہے کہ یہ ہر کام میں استاد کو چاہتا ہے جتنا بڑا کامل انسان اس کو حاصل ہو اتنی ہی جلدی اس کے حجاب اور شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ اور قلب میں طمانیت اور تسکین اور نور حاصل ہوتا ہے ایک شخص مدتوں تو کتابوں کے مطالعہ سے وہ وضاحت کسی مفہوم کے متعلق حاصل نہیں کرسکتا جو ایک لائق پروفیسر کے ایک لیکچر سے حاصل ہو جاتی ہے اسیطرح سے عالم روحانی میں۔ تمام اخلاق کی کتابیں پڑھ لیجئے پھر بھی وہ قوت پیدا نہیں ہوتی جو ایک نیک آدمی صالح شخص کے پاس رہنے سے اس کی ... اس کے عادات اور اس کے افعال سے حاصل ہو جاتی ہے ہمارے سامنے ایک نیک آدمی ایسے وقت میں بھی سچ سے کام لے جبکہ سچ بولنے سے اس کی جان جاتی ہو۔ تو ہم میں بھی ایک قوت مردانہ اور جذبات اخلاقی پیدا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس کا مادہ پہلے ہی سے موجود تھا۔ ... بڑے بڑے پادریوں مولوں پنڈتوں میں اگر کوئی کمی ہوتی ہے تو یہی کہ وہ اپنی اعمال دجاذبہ سے دوسرے کے سوئی ہوئی طاقتوں کو بیدار ... میں تحریک پیدا نہیں کرسکتے۔ انبیاء میں یہ طاقت بہت بڑے درجہ ... ہوتی ہے۔ اور اس لئے وہ سینکڑوں ... لاکھوں آدمیوں میں ایک سچی حرکت اور طاقت پیدا کردیتے ہیں نہ جوان دوسرے میں تو ... بڑھا سکتے ہو۔ سمجھو کہ اس میں الہی طاقت ہے اس کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک مخلصانہ تعلق ہے۔ سو لارڈ ہیڈلے کو چالیس سال تک اگر ... سلام کی ڈیوڑھی میں داخل نہ کرسکے۔ تو انکا قصور تھا۔ اور اب جو ... صاحب کے ہاتھ پر اسلامک سوسائٹی لنڈن میں اسلام قبول کرلیے اور خود اس کا اعلان کرتے۔ اور ان سے قرآن کریم پڑھتے اور اپنے ... میں بڑی اکرام کے ساتھ رکھکر پیروں کی طرح اپنے ہاتھوں سے انکی خاطر و تواضع کرتا ہے۔ تو اس میں خواجہ کے علمی دین کا کمال نہیں تو ... والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلےٰ آلہ واصحابہ وخلفائہ اجمعین۔

خاکسار صدرالدین از قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۱۳ء

عملی زندگی کا نمونہ

ہمارے نوردیں تیری دعائیں
اگر بگڑی بنائیں تو ...
خدا کا ہم میں تو ہے برگزیدہ
بنایا حق نے خود ہم کیا ...
ہمیں یہ تو مسیحا کہہ گئے ہیں
کہ بہتر ہم سے ہیں تیری دعائیں
ابھی ہم میں کوئی تجھ سا نہیں ہے
مقابل میں ترے ہم کس کو لائیں
یہ ہم پر فرض ہے تیری اطاعت
کریں ہر دم تجھے سر پر اٹھائیں
خدا رکھے تجھے ہم میں سلامت
میرے پیارے ترقی لیں ...
غلط کاری بہت ہم سے ہوئی ہے
بہت ہی ... بخشی ہیں ...
اُٹھائے خادموں کے ناز کیا کیا

یہ سن لو ہم سے یاران طریقت
جو سچی بات ہے تم کو سنائیں
غنیمت ہے یہ نورانی زمانہ
کریں خود قدر اس کی اور کرائیں
یہاں تک انتشار نور دیں ہے
کہ پہنچیں تابہ مغرب یہ شعاعیں
دعا ہیں اس کے دے قوت خدایا
کہ ہوں منظور اپنی التجائیں
خدایا یہ زمانہ ہو مبارک!
مرادیں اس میں سب اپنی بر آئیں
نوازش حق کی اس پر اس کی ہم پر
اطاعت میں نہ کیوں پھر سر جھکائیں
اطاعت سے ملے گا جو ملے گا
نہ بیعت کر کے یوں خوشیاں منائیں
وفاداری کے کیا جوہر کھلے ہیں
اگر جوہر یہ ہم میں ہیں دکھائیں
مسیحا نے کہا چھوڑو وطن کو
کہ تم کو قادیاں میں ہم بسائیں
یہ سن کر ایسے بیٹھے پھر نہ اٹھے
نہ بھولے سے کبھی بھیرہ کو جائیں
... کہتے ہیں صدق و استقامت
یہی خواہش ہے ہم بھی اس کو پائیں
مسیحا نے بنائی کشتئ نوح
مبارک وہ جو اس کشتی پہ آئیں
اب اس کا ناخدا یہ نور دیں ہے
جو چاہیں ہاتھ اب اس سے ملائیں
بڑھا ہوا ہے طوفان ضلالت
بچیں خود دوسروں کو بھی بچائیں
وفاداری کیا ہے تعلیم مسیحا
عمل اس پر کریں اور خود کرائیں
عمل جب تک نہ ہوگا کچھ نہ ہوگا
ہیں بدقسمت بہانے جو بنائیں
یہ ہیں خود اور سنائیں فائدہ کیا
عمل کا وقت جب آئے ٹلائیں
سمجھ لو اے عزیزو یاں سمجھ لو!
نہ تعلیم مسیحا کو بھلائیں
... تعلیم ... وہ ہیں سب کچھ
زباں سے ہم بھی یوں ہی گنتے جائیں
زباں سے یوں ہی کہنے کا اثر کیا
جو کہتے ہیں وہ کر کے بھی دکھائیں
نہیں منظور ایسی احمدیت
نہیں واجب کہ غیروں کو ہنسائیں
گلہ کیا غیر کا کیسی شکایت
ہم اپنے حال پر آنسو بہائیں
ہر اک میں نور دیں ہو آرزو ہے
اسی میں ہو کے نکلیں سب صدائیں
خدایا ہم کو توفیق عمل دے
کہ دنیا دیں کی خاطر کمائیں
مقدم دین ہو دنیا موخر
محب دیں بنیں دنیا چلائیں
یہ سینے ہوں محبت کے خزینے
دلوں میں گلشن الفت لگائیں
کدورت کو دلوں سے دور کر دیں
صفائی سے ملیں باہم ملائیں
... صلح و آشتی کی
کریں رو رو کے پیش حق دعائیں

فرائض کے رہیں پابند دائم
یوں ہی اسلام کا نقشہ دکھائیں
بہت ماندہ ہے مے الست کا پیاسا
اسے یہ جام بھر بھر کے پلائیں

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

بیسویں صدی کا مذہب

(لیکچر جناب ڈاکٹر سینڈرلینڈ صاحب موحد پادری بمقام لاہور)

سفر کا مقصد میرے سفر کا مقصد یہ ہے کہ مختلف حصص دنیا میں مذہبی مجالس قائم کی جاویں۔ جن کے ذریعہ ہر ایک مذہب کا پیرو اپنی خصوصیات کو چھوڑے بغیر اُن اعتقادات میں جو کہ ایک دوسرے سے مشترک ہیں۔ مل کر کام کر سکیں۔ اور مذہب کی وجہ سے جو عناد اور دشمنیاں ہمیں اخلاقی اور روحانی طور پر گرا رہی ہیں ہم سے دور ہو جاویں۔ اور آپس میں برادرانہ تعلقات رہیں۔ یہاں تک کہ اخلاق میں اور روحانیت میں موجودہ حالت سے ترقی کرتے کرتے ہماری حالت الٰہی اخلاق کے قریب پہنچ جاوے۔ یہ ہے وہ خواہش اور تڑپ جو مجھے مختلف حصص دنیا میں لئے پھرتی ہے۔ آج سے پہلے یہ مجلسیں صرف عیسائی ممالک تک محدود تھیں پہلی مجلس شکاگو میں بیس سال پہلے ہوئی تھی۔ اب ہمارا ارادہ ہے کہ ایشیا میں خصوصاً ان کو استحکام دیا جاوے۔ اور چین۔ ہندوستان۔ جاپان۔ ترکی وغیرہ ممالک میں ان کو جاری کیا جاوے۔

گذشتہ صدی اور مذاہب میں تبدیلیاں گذشتہ صدی نے مختلف مذاہب پر ایک خاص اثر کیا ہے۔ بعض کو ڈر ہے۔ کہ یہ مذاہب کے لئے تباہ کن ہے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ جہاں تک مذہب حقہ کا تعلق ہے۔ اس کا انجام بہت مبارک ہوگا۔

مذہب میں تبدیلیوں کے اسباب مذاہب میں تبدیلیوں کے اسباب حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عام طور پر ہر ایک مسئلہ میں لوگوں کی تحقیقات کا مادہ کا پیدا ہو جانا۔ جس سے کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ مذہب بچ جاتا۔

(۲) ایک ملک کے باشندوں کی دوسرے ملک کے باشندوں سے ملاقات۔ اور آسانی ذرائع سفر۔ اور اس طرح ایک دوسرے کے مذہب سے واقفیت ... عقل مند کا مقولہ ہے۔ کہ نفرت انسان کی کم عقلی کا نتیجہ ہوتی ہے پس علم کے پڑھنے سے ضروری ہے۔ کہ نفرت دور ہو جاوے۔

(۳) علم اور فلسفہ جدیدہ کا مذہب پر خاص اثر ہوا ہے مسئلہ ارتقا نے مذہب میں ایک نئی قسم کی ہلچل ڈال دی ہے۔

(۴) مختلف مذاہب کے مطالعہ اور ان میں ایک دوسرے کی خوبیوں کے مقابلے نے اور مذہب کی تاریخ میں ... نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مذاہب کی آمد اور مذاہب کا اثر خاص قانونوں کے ماتحت واقعہ ہوتا ہے۔ مثلاً یہ مانا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مذہب اپنی ضرورت کے وقت آیا۔ پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ جو مذاہب دنیا میں نظر آتے ہیں۔ یہ علیحدہ علیحدہ نہیں۔ بلکہ سب اصل میں ایک ہی ہیں۔ سب کا حقیقی مدعا ایک ہی تھا۔ نیز یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ

مذاہب عالمگیر ہیں یہ کسی خاص قوم کی وراثت یا جاگیر نہیں ہیں۔ یہ انسان کے ساتھ پیدا ہوئے۔ کیونکہ انسان کو مذہبی فطرت عطا کی گئی۔ اس لئے جب تک انسان باقی ہے۔ یہ باقی رہینگے۔ پس وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں۔ کہ مذہب اب تباہ ہو جائینگے۔ وہ غلطی پر ہیں

انسان اپنا خالق خود نہیں ہے۔ پس وہ جو اس کی جسمانی پرورش کرتا ہے ضرور ہے۔ کہ انکو مجبور کرے کہ یہ اپنے خدائے واحد سے جو اس کا سچا تعلق ہے اُس کو قائم کر سکے۔

معجزات کے ہم منکر نہیں۔ کیونکہ انہوں نے وقت پر بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں مان سکتے۔ کہ ان پر مذہب کی زندگی کا انحصار ہے۔ کیونکہ بعض اوقات زمانہ کے اثر سے یہ معجزہ نہیں رہتے۔ اور ایک عام انسانی طاقت کا نتیجہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مذہب کی زندگی کے لئے ضرورت جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انسان کا خاص تعلق اللہ سے قائم ہو۔ اور خداتعالےٰ خود ہر ایک سے کلام کرے یعنی مجھ کو بھی الہام ہو۔

اشاعت اسلام اور حضرت مولینا مولوی شبلی صاحب نعمانی

ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جتنا بھی شکر بجا لاویں کم ہے کہ وہ ہماری ناچیز خدمات کو دن بدن بارآور کر رہا ہے آج کی ڈاک میں حضرت مولانا مولوی شبلی صاحب نعمانی کا بہت اثر نوازش نامہ موصول ہوا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ہم مولانا صاحب کے از حد مشکور ہیں۔ کہ آپنے لفضل خدا خواجہ صاحب کے مشن کو مستحکم کرنے میں مدد دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ جناب مولینا کو دینی اور دنیوی انعامات سے مالا مال کر دے آمین! ہمیں اس خط کو پڑھکر اس لئے بھی خوشی ہوئی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے رؤسا کو بھی اسلام کی اشاعت کی طرف توجہ ہو گئی ہے۔ اُن نیک شگونوں میں سے جو اسلام کی کامیابی کے ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی اعلیٰ نشان ہے۔ خدا کا یہ خاص رحم ہے۔ کہ مسلمان اپنے گم شدہ لغضب العین کو اس طرح پر حاصل کر رہے ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں دن بدن اس میں ترقی بخشے آمین! (پیغام)

"تسلیم۔ خدا کے فضل سے خواجہ کمال الدین مشن کے لئے میں نے ایک دربار سے سو روپیہ ماہوار مقرر کرا دیا۔ اُن ... رسالہ اُردو کے خریداروں میں میرا نام بھی لکھ لیجئے۔ پرچہ آنے پر اور بہت سے خریدار بہم پہنچا دونگا۔" (شبلی نعمانی۔ لکھنؤ۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۱۳ء)

مشن اسلام کی ایک اور اعانت

جناب ڈاکٹر محمد شریف صاحب شاہ پور سے تحریر فرماتے ہیں کہ جناب لفٹنٹ ملک مبارز خان صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ خواجہ کمال الدین صاحب کے مشن میں جب تک کہ وہ انگلستان میں اشاعت اسلام کے کام کو جاری رکھنا چاہیں۔ مبلغ ... روپیہ ماہوار کی امداد متواتر کیا کریں گے۔ یہ امداد آئندہ سال یعنی ۱۹۱۴ء کے شروع سے جاری کی جائیگی۔ اور ملک صاحب کی خواہش ہے۔ کہ اس کے بالعوض اُنہیں یورپ کے تازہ نومسلموں کے کام سے واقفیت حاصل ہوتی رہے۔

اِس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب موصوف اس امداد کو وسیع کرنے کیلئے ایک یہ تجویز بتلاتے ہیں۔ جو جناب ڈاکٹر معراج الدین صاحب نے از رہ ہمدردی پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح سے محمڈن یونیورسٹی کیلئے ملازموں سے ایک ایک ماہ کی تنخواہ وصول کی گئی تھی۔ اُسی طرح اب پھر یہی تحریک کیجائے۔ اور وہ خود یعنی جناب ڈاکٹر معراج الدین صاحب) اپنی ایک ماہ کی آمد دینے کو تیار ہیں (جزاہ اللہ احسن الجزا۔ پیغام) نیز جناب ڈاکٹر محمد شریف صاحب خود بھی ڈلیگیٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بالقابہ کی دس عدد کتابیں خریدنا چاہتے ہیں اور وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لوگ سکا ... کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں نیز لکھتے ہیں کہ اگر کتاب یہاں ہوا اور بہت مہنگی نہ ہو تو اسکی ۴ یا ۵ کاپیاں امینی جلدی جائیں (پیغام صلح)۔ ہم جناب ملک صاحب کو اس فیاضی کے لئے مبارکباد عرض کرتے ہیں اور آپکا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ کے آگے دست بدعا ہیں۔ کہ ایزد جل علا آپکی اس قسم کی نیکیوں میں روز افزوں ترقی عطا کرے ہم انشاء اللہ تعالیٰ جناب کو حضرت خواجہ صاحب کے کارناموں سے آگاہ کرتے ... فردے آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

قل یاھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ٥

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ (للعہ) طلباء سے (للعہ))

پیغام صلح

اخبار — لاہور

جلد ۱ لاہور پنجشنبہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۴ء مطابق ۴ صفر ۱۳۳۲ ہجری نمبر ۴۷

تازہ برقی پیغامات

ممالکِ خارجہ کے تار

مسئلہ یونان والبانیا۔ روما ۲۸ دسمبر۔ ٹربیونا اٹلی کا سرکاری اخبار بیان کرتا ہے کہ اتحاد ثلاثہ نے سر ایڈ ورڈ گرے کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ البانیہ میں جو علاقہ شامل کیا گیا ہے اسے خالی کرنیکے لئے یونان کو ۱۸ جنوری تک مہلت دیجائے۔

ٹرکی کے لئے جرمن فوجی افسر۔ لنڈن ۲۸ دسمبر۔ ٹائمز کو قسطنطنیہ سے ایک برقی پیغام بدیں مضمون وصول ہوا ہے کہ جرنیل لیمان سانڈرس کے متعلق عنقریب روس و جرمن میں اتفاق ہو جائیگا۔ اسے اول آرمی کور کی کمانڈ سپرد نہ کی جائیگی بلکہ وہ قسطنطنیہ میں رہیگا۔ وہ اعلےٰ جنگی کونسل کا ممبر اور ملٹری سکول کا انسپکٹر جنرل ہوگا اسے فوجی تدابیر کے استعمال کے لئے فوجوں سے کام لینے کا اختیار ہوگا۔ ایک اور جرمن جرنیل کو ایڈریانوپل کے آرمی کور کی کمان سپرد کی گئی ہے۔

عرب میں امن و صلح۔ لنڈن ۲۷ دسمبر۔ ٹائمز نے اپنے نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ کا ایک تار بدیں مضمون شائع کیا ہے۔ کہ اس کے یقین کرنے کی وجوہ موجود ہیں۔ کہ وسط عرب جنگجو امیروں ابن رشید امیر حائل اور عبدالعزیز امیر الریاض کے مابین صلح ہو گئی ہے۔

یونانی فوج کی از سر نو ترتیب۔ لنڈن ۲۸ دسمبر۔ یونانی فوج کی ترتیب جدید کا کام بلا رکاوٹ جاری ہے۔ اب یونانی فوج پانچ آرمی کور پر مشتمل ہے جس میں ۱۵ ڈویژن ہیں۔ دو آرمی کور مقدونیہ میں ایک ایتھنز میں مقیم رہیں گے۔ اور ایک کریٹ و جزائر بحیرہ ایجین میں منتشر رہے گا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

مسلم لیگ کے اجلاس کی تیاریاں۔ آگرہ ۲۹ دسمبر۔ لیگ کا اجلاس کل سے شروع ہوگا۔ یہ زمانہ لیگ کی تاریخ میں ایک اہم واقعہ ہوگا یہاں نہایت گرم جوشی ظاہر کی جاتی ہے تقریباً ۵۰۰ ڈیلیگیٹ اس وقت تک پہنچ چکے ہیں اور مختلف ہوٹلوں میں آرام سے ٹھہرا دیئے گئے ہیں۔ وزیٹر بھی بتعداد کثیر آ رہے ہیں۔ دو سے تین ہزار تک وزیٹروں کے آنے کی توقع ہے ہز ہائینس آغا خان آج صبح تشریف لے آئے ہیں۔ اور آنریبل نواب علی نواب اسد علی خاں مدراسی۔ فضل حسین خان بہادر ایچ۔ ایم۔ ملک (ممالک متوسط) مسٹر وزیر حسن۔ مسٹر محمد علی۔ یوسف اور فضل حق اراکین پنجاب مسلم لیگ۔ ایڈیٹران زمیندار۔ الہلال۔ پیسہ اخبار۔ البشیر اس وقت تک پہنچنے والوں میں شریک ہیں۔ الٰہ آباد۔ پشاور۔ بنگال۔ مدراس اور بمبئی سے بہت سے معزز وزیٹر آ چکے ہیں۔

صدر جلسہ کی تشریف آوری۔ صدر جلسہ آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ آج صبح کو نو بجے بمبئی سے آگرہ پہنچے۔ استقبالی کمیٹی کے چیرمین اور اراکین مسٹر وزیر حسن اور دیگر متعدد سر برآوردہ اصحاب نے سٹیشن پر ممدوح کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے اور رسوم ضابطہ کے ادا کرنے کے بعد صاحب موصوف نے ہر شخص سے نہایت تپاک کے ساتھ مصافحہ کیا۔ حاضرین تھرڈ گاڑی تک مشائعت کی اور پھر موصوف اپنی قیام گاہ کو تشریف لے گئے۔ استقبال نہایت خلوص اور دلی تپاک سے ہوا۔

دیگر تفصیلات۔ سلطان احمد اور جسٹس شاہ دین بھی وزیٹروں میں شریک ہوں گے لیگ کا جلسہ ایک پنڈال میں منعقد ہوگا جو میٹرو پول ہوٹل سے ایک تیر پرتاب کے فاصلہ پر ہے۔ زیادہ تر ڈیلیگیٹ اسی ہوٹل میں مقیم ہیں وزیٹروں کی اس قدر کثرت ہے کہ تمام ہوٹلوں کے پر ہو جانے کی وجہ سے ان کے قیام کیلئے ۳۰ کے قریب خیمے استادہ کرنے پڑے ہیں۔

پنڈال خوش سواد بہ لحاظ طرز شاندار اور بہ لحاظ تعمیر شاہانہ ہے اور جھنڈیوں اور جھالروں سے خوب سجایا گیا ہے۔ تقریباً ۴ ہزار آدمیوں کی نشست کے لئے کافی ہے آج سہ پہر کو سبجیکٹ کمیٹی کا جلسہ ہوگا۔ تاکہ پیش ہونے والے ریزولیوشنوں پر غور کیا جائے۔ گرما گرم مباحثہ ہونے کی توقع ہے۔

آل انڈیا مسلم ریلیجس کانفرنس کا قیام۔ آگرہ ۲۹ دسمبر۔ تمام حصص ہند کے مسلمانوں کا ایک قائم مقامانہ جلسہ آج آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے بعد منعقد ہوا۔ مغرب میں خواجہ کمال الدین کے مشن کو مدد دینے کی غرض سے ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ میں جو سرمایہ جمع کرنے کے لئے پنجاب میں قائم ہو چکا ہے متعدد ممبروں کا اضافہ ہوا نیز آل انڈیا مسلم ریلیجس کانفرنس قائم کرنے کی تجویز بھی منظور ہوئی۔

پراونشل مسلم لیگ کا اجلاس۔ آگرہ ۲۹ دسمبر۔ سید آل نبی صاحب پریسیڈنٹ پراونشل مسلم لیگ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ بدھ کی رات کو پراونشل مسلم لیگ کا جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس کی رپورٹ بعض اخبارات میں بالکل غلط شائع ہوئی ہے۔ نامہ نگار نے واقعات کو غلط طور پر اور توڑ مروڑ کر بیان کیا ہے یہ بالکل غلط ہے کہ نکتہ چینی کا طوفان برپا ہو گیا۔ حقیقت صرف اس قدر ہے کہ تین اصحاب نے جن کے نام فہرست ممبران سے بوجہ عدم ادائیگی چندہ خارج کئے گئے تھے سالانہ رپورٹ پر بعض اعتراضات کئے تھے لیکن جب سکرٹری نے ان کا قابل اطمینان جواب دیدیا تو انہوں نے اپنے اعتراضات واپس لے لئے اور رپورٹ اتفاق رائے سے منظور ہو گئی۔ اس کے بعد حسابات میز پر رکھے گئے۔ جن سے ظاہر ہوا کہ وہ کونسل میں وقتاً فوقتاً باقاعدہ پڑتال ہو کر منظور ہو چکے ہیں۔

پبلک سروس کمیشن کے سوالات کے جواب ایک سب کمیٹی نے تیار کئے تھے جسے کونسل نے مقرر کیا تھا۔ اور بخوبی غور کرنے کے بعد گورنمنٹ کو بھیجے گئے تھے۔

یہ بیان بالکل غلط ہے کہ پریسیڈنٹ اور سکرٹری پہلے خود ہی روانہ کر دیئے تھے۔ اصحاب مذکورہ بالا نے جلسہ کے بے ضابطہ ہونے کا اعتراض بھی اٹھایا تھا۔ مگر صدر جلسہ کیطرف سے ناجائز قرار دیا گیا۔ مایوسی و ناراضی کے تمام الزامات بے بنیاد ہیں۔ بلکہ جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔ پنڈال کا بڑا حصہ ممبروں اور وزیٹروں سے بھرا ہوا تھا۔ جنہوں نے کارروائی جلسہ میں گہری دلچسپی لی۔ تمام ریزولیوشن کافی اور مناسب مباحثہ کے بعد بالاتفاق رائے پاس کئے گئے اور مسٹر ابن احمد آنریری سکرٹری کے کام کی تعریف کی گئی۔ اور آخر کار چیرز کے شور میں ان کا انتخاب دوبارہ عمل میں آیا۔

قادیان کا عظیم الشان سالانہ جلسہ

دسمبر کے آخری ایام بھی کیا ہی بابرکت دن ہوتے ہیں جبکہ سال بھر کے بعد ہزارہا سعید روحوں کی شدت پیاس کو بجھانے کا سامان بہم پہنچایا جاتا ہے اور قادیان جیسے چھوٹے سے گاؤں میں یاتون من کل فج عمیق کا نظارہ خصوصیت سے پیش نظر ہوتا ہے یہ ایام جبکہ حضرت مسیح ناصری سے ایک خاص نسبت رکھنے کے باعث Christmas Days یا ایام مسیح کہلاتے ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک بابرکت دن ہوتے ہیں۔ مزید براں کہ مثیل مسیح کے ساتھ بھی انکی ایک خاص نسبت ہوتی۔ اور حواریان مسیح کیلئے بھی یہ برکت کا باعث ہوتے تاکہ دشمنان حق کیلئے انکار کی کوئی گنجائش نہ رہتی اور یہ مماثلت ہر رنگ میں پوری ہو جاتی الغرض یہ دن ہمارے لئے بہت ہی خیر و برکت کا موجب ہوتے ہیں۔ جبکہ ہم قادیان کی مقدس سرزمین میں جمع ہو کر اپنے امام کی پاک نصائح سے مستفید ہوتے اور اپنے دور دراز سے آئے ہوئے بھائیوں سے تبادلہ خیالات کر کے ترقی کی طرف اور زیادہ قدم بڑھانیکا سامان کرتے ہیں۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے اس سال بھی حسب قرارداد ہمارا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو قادیان میں ہوا۔ جس میں مختلف بزرگان قوم کی عالمانہ تقاریر کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی متواتر سہ روز قوم کو ضروری نصائح سے مستفید فرمایا۔ اور نہایت درد دل اور سوز و گداز سے خداوند تعالےٰ کے حضور اپنے غلاموں کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے دعائیں کیں۔ جنکا طرز التجا ہی بتلا رہا تھا۔ کہ وہ قبولیت کا شرف حاصل کر چکی ہیں۔ یہ تقریریں انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جائینگی فی الحال ہم کسی دوسری جگہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مسلم مشنری لنڈن کی وہ عارفانہ اور سوز و گداز سے بھری ہوئی تقریر درج کرتے ہیں۔ جو آپ نے انگلستان سے خاص اس جلسہ کیلئے لکھکر بھیجی۔ اور جس میں قربانی کا حقیقی فلسفہ بیان کر کے قوم کو بیش از بیش قربانی کیلئے ابھارا اور مشن اسلام کی تقویت کیلئے چندوں اور اور مشنریوں کی ضرورت پر توجہ دلائی ہے۔ امید کہ ہمارے بھائی اس کو نہایت غور سے مطالعہ فرما کر خواجہ صاحب کی ہمت بڑھانے اور ہاتھ بٹانے کا کافی سامان مہیا کرینگے۔ تاکہ اس ضروری کام میں کوئی روکاوٹ واقع نہ ہو۔ یہ لیکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے پڑھکر سنایا جس کے ساتھ ان کے اپنے ریمارکس سونے پر سہاگہ کا کام کر رہے تھے۔ عین اسوقت جبکہ یہ لیکچر پڑھا جا رہا تھا خواجہ صاحب کی ایک تار موصول ہوئی جس میں آپنے قوم کو ایک اور عظیم الشان خوشخبری کی مبارکباد دی ہوئی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اور زبردست انگریز مسلمان ہوا ہے خدا کرے کہ یہ قیاس صحیح ہو۔ آمین۔ اس کے متعلق خواجہ صاحب کے مفصل خط کا ابھی انتظار ہے جو انشاء اللہ موصول ہونے پر ہدیہ ناظرین کر دیا جائیگا۔ خواجہ صاحب کے مذکورہ بالا لیکچر کے موقعہ پر چند ایک نوجوانوں نے حاضرین سے چندہ جمع کرنا شروع کیا اور عین جلسہ کے موقعہ پر مبلغ چار صد روپیہ سے زاید جمع ہو گیا فالحمد للہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی ایک تقریر میں صدر انجمن کی مختلف مدات کے مقروض ہونے کا ذکر کیا۔ جسکا مجموعہ مبلغ سترہ ہزار روپیہ ہوتا تھا۔ اسمیں سے تیرہ ہزار کے وعدے اسی وقت مختلف انجمنہائے احمدیہ کیطرف سے ہو گئے۔ اور دوسرے دن مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہال پر چھت ڈالنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۴۳

مسئلہ قربانی اور اُس کی فلاسفی

(لیکچر جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری لنڈن جو سالانہ جلسہ قادیان پر پڑھا گیا)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں نے چاہا تھا کہ میں اِس وقت خود حاضر ہو کر آپ کی سمع خراشی کروں لیکن مشیت ایزدی نے مجھے یہ خوشی نہ دی۔ کہ میں آپ کی مبارک چہرے دیکھ سکوں۔ آپ خوش نصیب ہیں۔ کہ آج اپنے پیارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مبارک سنت کو پورا کرنے کے لئے دارالامان میں جمع ہو گئے ہیں آپ نے اچھا کیا۔ کہ اپنے وقت۔ اپنے مال۔ اپنے وطن اپنے خویش واقارب۔ کے قرب کی قربانی کی۔ اور اُس مغفور امام علیہ السلام کے خلیفے کی بابرکت باتیں سننے کے لئے آپ جمع ہو گئے۔

اس کو میلہ نہ بناؤ حقیقت کو سمجھو ہاں بیشک یہ قربانی آپ نے کی اور سالہا سال سے آپ ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اگر اس سالانہ قربانی سے ابھی تک ہم میں اُس حقیقی قربانی کی رُوح پیدا نہیں ہوئی۔ جو ہم سے اسلام کے لئے اور خالص اسلام کے لئے مال کی وقت کی آسائش کی۔ وطن اور خویش واقارب کی۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ تو ہم نے آج تک اِس جلسہ دسمبر کی غرض وغایت کو نہیں سمجھا۔ ہم بھی جہودیوں کی طرح ابھی تک رسم و رواج کے پابند ہیں جس طرح ہمارے غیر احمدی مسلمان بھائی عرس اور میلے بزرگوں کی خانقاہوں پر مناتے ہیں۔ اُس قسم کا ایک میلہ ہم نے بھی قائم کر رکھا ہے۔

اللہ تم سے محض عید الضحیٰ کی قربانی چاہتا ہے۔ ہم میں کون نہیں جانتا۔ کہ یہ ایام۔ ایام امام ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ یہ نزول مسیح کا زمانہ ہے۔ یہ وہ دن ہیں۔ جن میں قرب الٰہی حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں ایک چیز کا قرب تو دوسرے چیز کے بُعد کو چاہتا ہے۔ کیا صحیفہ قدرت میں آپ نے کسی چیز کے قرب سے ایک پہلو میں دو چیزوں کو دیکھا۔ مقرب تو ایک ہی چیز کا ہو سکتا ہے۔ دور کیوں جاؤ۔ آج اِس جلسہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ لے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن آپ کے ایک پہلو کے قریب ایک ہی دوست ہے۔ نہ کہ دو لیکن اگر آپ کسی اور دوست کے قریب ہونا چاہیں۔ تو یہ اُسی وقت ممکن ہے کہ جب آپ اور اُس دوست کے درمیان جس قدر اور لوگ ہیں وہ ہٹ جاویں۔ دراصل کسی چیز کے ہم اُسی قدر قریب ہو سکتے ہیں۔ جس قدر ہم میں اور اُس چیز میں کی درمیانی اور چیزیں ہٹ جاویں۔ کسی چیز کا قرب اُن تمام ماسوا چیزوں کے قُرب کی قربانی چاہتا ہے۔ جو ہمارے اردگرد ہیں۔ اعلیٰ کا قرب تمام ادنیٰ قربوں کی قربانی سے ہی میسر آ سکتا ہے۔ یہ وہ صداقت ہے۔ جس پر کائنات کا ذرہ ذرہ شہادت دیتا ہے۔ اب اگر یہ زمانہ قرب الٰہی کا زمانہ ہے اور نزول مسیح اِس کی کافی ضمانت دیتا ہے۔ تو یاد رہے کہ یہ زمانہ کل ماسوا اللہ کے قرب کی قربانی چاہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ آجکل ہمارے زیادہ قریب ہے۔ تو پھر ہماری قربانی بھی اُس قرب کا اقتضا ہے۔

ماسوا اِس وقت کون ہیں؟ تمہارا وقت تمہارا مال۔ تمہارا وطن۔ تمہارے خویش اقارب تم نے آج اس شرکت جلسہ کے لئے اِن سب کو چھوڑا اور مسیح موعود نے اِس طرح اِن محبوبات کی قربانی کا عملی سبق آپ کو سکھایا۔ لیکن اگر یہ قربانی کا بیج ابھی مثمر درخت نہیں بنا۔ اگر ہم نے اِس سالانہ مختصر قربانی کو اپنی زندگی کا مستقل ضابطہ نہیں بنا لیا۔ تو ہم نے آج تک اِس قربانی کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔

خواجہ صاحب کی رویا۔ لہٰذا اگر یہ قرب الٰہی کا زمانہ ہے۔ تو پھر قربانیوں کا بھی یہی زمانہ ہے۔ میں ابھی بچہ تھا شاید میری عمر نو یا دس سال یا اس سے ایک سال کم کی ہو گی۔ اور اِس واقعہ کے گواہ میرے والدین ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی مکروہات سے بچائے۔ اور انہیں اپنے فضل کے سایہ میں رکھے۔ انہیں صحت طاقت آسائش امن راحت نصیب کرے۔ ہاں یہ ذی الحجہ کا مہینہ تھا۔ ساری عمر میں مجھے وہی ایک برس یاد ہے۔ جس سال میرے والد قربانی کے [illegible] غفلت کی۔ عید الضحیٰ پر کچھ دن گذر چکے تھے [illegible] سویا ہوا تھا۔ کہ [illegible] لخت چیخنے اور چلانے نے کل کنبہ کو جگا دیا۔ میرے [illegible] خدا اُسے اپنی جوار رحمت میں جگہ دے میرے پاس آئی۔ روتے روتے میری گھگھی بندھ رہی تھی۔ وہاں اس شور و بکا میں میری زبان پر اگر کوئی لفظ تھا۔ تو یہ تھا جس کو میں رو رو کر بار بار کہہ رہا تھا۔

"میرے بڑے بھائی کو قربان نہ کرو پہلے مجھے قربان کر لو"

جب میں کچھ سنبھلا تو میں نے ہراسان شدہ کنبہ کو کہا کہ میں نے ایک ہولناک خواب دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ یہ کوئی نیا زمانہ ہے جس میں کوئی نئی شریعت آئی ہے جس کے ماتحت جانوروں کی قربانی کی بجائے مسلمانوں پر اولاد کی قربانی فرض ہو گئی ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ میرے والد کے ہاتھ میں چھری ہے [illegible] میرے بڑے بھائی خواجہ جمال الدین کو (خدا انہیر اپنے فضلوں کی بارش کرے) زمین پر لٹا دیا ہے اور ذبح کرنے لگے ہیں کہ میں نے شور ڈال دیا۔ اور رونا شروع کیا۔ کہ میرے بڑے بھائی کو قربان نہ کرو۔ پہلے مجھے قربان کر لو۔ آئندہ ضرورت ہو تو پھر دیکھ لینا۔ سردست مجھے ذبح کر دو۔

الغرض یہ ایک رویا تھا۔ جو میں نے ۱۸۸۰ء کے لگ بھگ دیکھا جب خدا کا مسیح نئی شریعت نہیں بلکہ اُس پُرانی شریعت بیضا کے چمکانے کے لئے آیا۔ وہ رسم و رواج پرستوں کو مغز شریعت دکھلانے آیا۔ شریعت احمد کی حقیقت عیاں کرنے کے لئے غلام احمد علیہ السلام مجدد ہو کر آیا۔ اُس نے اور مسائل کے سوا مسئلہ قربانی کی حقیقت ہم پر اپنی عملی قربانی سے منکشف کی۔ وہ خود ایک عظیم الشان قربانی تھا۔ اُس نے اپنی محبوب سے محبوب اور عزیز سے عزیز چیز کو خدا کی راہ میں۔ محمدؐ کی راہ میں اور اسلام کی راہ میں قربان کیا۔ اور اِس طرح محمدؐ کے بعد اُس قرب الٰہی تک جا پہنچا۔ کہ ہاتف غیب نے خود

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کا اعلان کیا۔

اسلام اور قربانی لازم و ملزوم ہیں دوستو اسلام اور قربانی ایک چیز کے دو نام ہیں ارکان اسلام میں تمہیں انہیں قربانیوں کا سبق دیا جاتا ہے۔ جو وقت۔ مال۔ آسائش۔ اغذیات۔ ملبوسات۔ تعیشات وطن۔ عزیز و اقربا۔ اولاد کے متعلق ہم سے اسلام طلب کرتا ہے۔ یاد رکھو قربانی ہی کسی کو دنیا میں معزز کرتی ہے۔ اور قربانی ہی ہر بلا و مصائب کے مقابل ڈہال ہو جاتی ہے۔

یہ مسئلہ تو تم روز کائنات میں دیکھتے ہو۔ کہ کس طرح ادنیٰ طبقہ کی مخلوق اعلیٰ پر قربان ہو کر اعلیٰ طبقہ میں شامل ہوتی ہے۔ سبزی ترکاری جانور ہم جو کچھ کھاتے ہیں۔ وہ سب ہماری راہ میں قربان ہو کر ہمارا جزو بدن ہو جاتے ہیں۔

قربانی ترقی درجات کا موجب ہے کیا جب ایک ادنیٰ جانور اور ایک ادنیٰ سبزی کو انسان کے راہ میں قربان ہو کر شرف انسانیت حاصل ہو جاتا ہے۔ تو جو خدا کی راہ میں قربان ہو جاتا ہے۔ اُس میں الوہیت کے آثار پیدا ہو جانے مشکل ہیں۔ آپ لاکھ اُن محدود و مشبہ افراد سے ناراض ہوں۔ جو الوہیت حسینؓ کے قائل ہیں۔ آپ لاکھ عیسائیوں کو مشرک کہیں جو مسیح کو خدا کے مرتبہ یقین کر رہے ہیں۔ لیکن مجھے تو بعض وقت یہ خیال کرکے مزا ہی آ جاتا ہے۔ کہ کس طرح جناب مسیحؑ نے صلیب پر چڑھ کر اور کس طرح حسینؓ نے کربلا کی ریت میں غلطان ہو کر زمانہ کو سکھلایا۔ کہ دنیا میں انسان یوں خدا بنا کرتا ہے۔ آخر وہ کونسی چیز ہے۔ جس نے ایک غلط کار انسان کی نگاہ میں اِن دو بزرگوں کو خدا بنایا۔ وہی قربانی جو انہوں نے خدا کی راہ میں کی۔ خیر یہ تو ایک ایسی بات ہے۔ جس پر مجھے ڈر ہے۔ کہ کوئی حد شرعی و اللہ[illegible] ہو جاوے۔ بہرحال حمد و ستائش کا مالک تو خود خدا ہے۔ پھر کیا اُسنے اُن بزرگوں کو دنیا کا محمود نہیں بنا دیا۔ جو خدا کے راہ میں قربان ہوں پھر حقیقی عزت و شرف حاصل کرنا قربانی کو چاہتا ہے۔ اِسی طرح یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ قربانی ہی ہر ایک قسم کی بلا اور مصائب کی ڈہال ہو جاتی ہے۔ صدقہ رد بلا ہے۔ اِس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کو جانور کا لہو اور گوشت پسند آتا ہے۔ دنیا کو اس مسئلہ کی حقیقت سے ناواقفی [illegible] نے تباہ کر دیا۔ ہر ایک نے یہی سمجھا۔ کہ جانوروں کے ذبح ہونے سے خدا خوش ہوتا ہے۔ اس ناسمجھی نے مختلف گناہوں اور مصائب کے دفعیہ کے لئے لوگوں سے مختلف جانوروں کی قربانیاں تجویز کرائیں۔ آخر ایک دن جانوروں کی فہرست ختم ہوئی تھی۔ اُس پر انسانی قربانی ایجاد کی گئی۔ مسیحؑ جس وقت دنیا میں آئے۔ اُن سے چند سو برس پہلے بزرگوں نے گناہ کبیرہ یا معصیت [illegible] کا کفارہ جانور اور انسان کی قربانی قرار دے رکھی تھی۔ عجب نہ تھا کہ اُن کی قربانی کفار پرستی کو پیدا کر دیتی۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ قرآن نے لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا کہہ کر اِس مسئلہ کو صاف کر دیا۔ کہ لہو اور گوشت خدا کو نہیں پہنچتے بات یہ ہے کہ ہر ایک جنس اور ہر ایک چیز کے لاحق حال خاص خاص خطرات ہوتے ہیں۔ جو بعض وقت اُس جنس یا اُس چیز کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو امر ایک جنس کے لئے موجب ہلاکت ہے۔ وہ دوسری جنس کے لئے موجب ہلاکت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً بعض حشرات الارض سبزیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ لیکن وہ پرند چرند حیوانات کو نقصان نہیں دے سکتی مثلاً باز۔ شکرہ۔ شاہین۔ پرندوں کے لئے موت ہیں۔ لیکن یہ چیزیں انسان کی غلام ہیں اب اگر سبزی ایک چرندہ کے آگے اپنی ہستی کو قربان کر دے۔ تو اس طرح وہ چرندہ کے جسم میں منتقل ہو کر اُن خطرات سے محفوظ ہو جاتی ہے جو اُس کو بحیثیت سبزی لاحق حال ہے۔ بٹیر تیتر۔ چکور اور دیگر مرغ۔ ہر وقت باز اور شاہین سے خطرہ میں ہیں۔ لیکن جب وہ ایک دفعہ قربان ہو کر میرے دسترخوان میں آ گئے اور میرا جزو بدن ہو گئے۔ تو پھر شاہین اور باز کے خطرہ سے محفوظ ہو گئے۔ پس یہ ایک نظارہ ہے۔ جس پر کائنات کا ذرہ ذرہ شہادت دیتا ہے اعلیٰ درجہ حاصل کرنا۔ اور موجودہ حیثیت کے لاحقہ خطرات سے نجات پانے کا ذریعہ اگر کوئی ہے۔ تو قربانی ہے۔ یہی وہ مسئلہ قربان ہے۔ جیسے عارف باللہ نبیہ نے تبلیغ کیا۔ اعلیٰ نجات نروان یعنی قربانی پر منحصر رکھتی ہے۔ مسیحؑ نے سولی پر چڑھ کر اور بدھ نے سلطنت کو تیاگ دیکر دنیا کو دکھا دیا۔ کہ حقیقی عزت اور حقیقی نجات اگر ہے تو قربانی سے وابستہ ہے۔ جب کل کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے آپ کو قربان کرکے اشرف المخلوقات کے دسترخوان پر آ جاتا ہے اور اُس کے بعد خود اشرف المخلوقات بن کر تمام خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے تو کیا یہ انسان اگر اپنے آپ کو قربان کرکے خدا کے دسترخوان پر رکھ دے۔ تو وہ اس عزت اور حفاظت کا مستحق نہیں۔ جو الوہیت کے شایان ہے۔ خدا کی راہ میں ہماری قربانیاں ہم میں الٰہی رنگ پیدا کر دیتی ہیں۔ ہم خدا کے رنگ میں رنگین ہو کر اُن تمام خطرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جو انسانوں کے لاحق ہوتے ہیں

الغرض یہ زمانہ قربانی کا زمانہ ہے۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ انسان قربان ہو۔ خدا چاہتا ہے کہ ہمارے اوقات گرامی۔ ہمارا عزیز مال۔ عزیز وطن عزیز بچے عزیز خویش واقارب خدا کی راہ میں قربان ہوں اور خدا کا جلال دنیا میں ظاہر ہو یہ خدا تعالیٰ کی سنن کی ناقدری اور اُس کے فضلوں کی ناشکرگذاری ہو گی۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں نے کوئی قربانی کی۔ میری دلی خواہش ہے۔ کہ میں اپنے بچپن کے رویا کے مطابق ربانی مذبح پر جا کھڑا ہوں۔ دل چاہتا ہے کہ میں اس قسم کی طیاری کروں۔ جو مجھ میں اس وقت تک نہیں۔ اور پھر اس پر بھی خدا ہی جانتا ہے کہ اِس معاملہ قربانی میں میں ہابیل بنتا ہوں یا قابیل۔ لیکن میں یہ خوب جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے کھل چکے ہیں اور ایک قدم چلنے والے کی طرف دس قدم نہیں سو قدم آنے کو ملتا ہے۔ میں نے کونسی قربانی کی کہ جس کا میں نام لوں۔ کون ہے۔ جو ثمرہ اٹھانے کے لئے ہاتھ پاؤں نہیں مارتا۔ اگر کسی کی ایک محنت کا عوض دم نقد دس اور بیس نہیں سو اور ہزار ملے۔ تو پھر وہ کیا محنت اور کیا قربانی کیا اشاعت دین میں لوگوں کی عمریں نہیں گذر گئیں۔ اور حالانکہ بعض ان میں سے فائز المرام بھی نہیں ہوئے کیا نثار ہا جانیں۔ مال۔ اوقات۔ اشاعت اسلام کے مذبح پر قربان نہیں ہوئیں میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ محض یہ محاورہ پنجابی۔ گلی لکھائی کا مالک بن گیا۔ بات تو میرے مرزا کی پوری ہوئی [illegible] ازلی حکم فتح کا تو محمدؐ کے نام ہو چکا تھا۔ کل تو دنیا نے محمد صلعم نے کیں جس کے نقش قدم پر میرا آقا چلا۔ انعام تو اُس محنت اور مشقت کا تھا۔ جو خاتم الانبیا اور اُس کے غلام خاتم اولیا کو دنیا میں کرنی پڑی ہے۔ تمہیدی زمین کو انہوں نے خود صاف کیا۔ ہل جوتا۔ تخم ریزی کی۔ آبیاری کی۔ درخت بنا [illegible] کی۔ جب مُردہ زمین میں درخت پھل دینے کے قریب آیا۔ بندہ درگاہ چلتا پھرتا اتفاق سے موسم بہار میں اُس مقام کے قریب آ گیا۔ جہاں خدا کا درخت پھل لانے کے قریب تھا۔

کیا محمد (صلعم) نے نہیں کہا تھا۔ کہ ضعف اسلام کے ایام میں۔ آفتاب مغرب سے نکلیگا۔ کیا جس حصہ دنیا میں۔ عرب اور اسلام ہے اُس کا انتہائی کنارہ مغرب انگلستان نہیں۔ کیا اسلام کا ضعف کمال تک نہیں پہنچ گیا تو پھر کیوں مغرب سے آفتاب نہ نکلے۔ کیا احمد مرسل نے آج سے تیس پینتیس سال پہلے اپنے کشف کو اپنی کتاب میں نہیں کہا۔ کیا انہوں نے لنڈن میں ممبر پر اپنے آپ کو تبلیغ اسلام کرتے نہیں دیکھا۔ کیا انہوں نے چند سفید جانور نہیں پکڑے۔ کیا یہ کشف میری تعبیر کا محتاج ہے۔ کیا خود میرے آقا نے خدا کی رحمتیں اُن پر ہوں آج سے

تیس سال پہلے اپنی کتاب میں نہیں لکھ دیا۔ کہ میرا ایک شاگرد لندن جائیگا اور وہاں تبلیغ اسلام کریگا۔ اور بعض انگریز اُس کے ذریعہ مسلمان ہونگے اب بتلاؤ میں نے یا کسی اور شاگرد احمدؐ مرسل نے کیا کرنا تھا۔ وہ تو محمدؐ کا الہام اور احمدؐ کا کشف پورا ہونا ازل سے مقدر تھا۔ یہ تو اُسی کے فضل تھے یعنی برائے نام ایک ذرہ بمقدار پر نوازش ہوئی ؎

خود بخود کردی در افضال باز ۔ حیف باشد گر کنم بر بخت ناز
من کہ سرگرداں پئے مرغاں شدم ۔ تو عطا کردی مرا یک شہباز
آنچہ بنمودی بہ پیر ما بخواب ۔ ایں چہ احساں دیدم با چشم باز
نعرۂ الحمد مستانہ زنم ۔ سجدہ ہائے شکر با عجز و نیاز
کے عجب بینم ز مغرب آفتاب ۔ چشم بر الطاف تو اے چارہ ساز

احمدیو۔ اٹھو۔ جاؤ۔ دنیا کے کونوں میں پہنچ جاؤ۔ دنیا سے مطالبہ کرو کہ یہ اسلام کے ثمرات ہیں۔ یہ اُس درخت کے پھل ہیں۔ جسے محمدؐ نے لگایا۔ جو ہمیشہ پھل دیتا ہے۔ اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جس میں دروازہ الہام کا کھلا ہے۔ اسلام کا ہی خدا وہ خدا ہے۔ جو آنے والے عظیم الشان واقعات کی اطلاع دیکر اپنے سچے خادموں کی صداقت پر مُہر لگاتا ہے۔ دنیا سے مطالبہ کرو کہ جس طرح اسلام میں صداقت کے آثار ہیں اُس کے مقابل کوئی پیش تو کرے دیکھو ایک اسلام کا مجدد ہے۔ اُس نے آج سے تیس پینتیس سال پہلے پیشگوئی کی۔ کہ اُس کا ایک شاگرد لندن میں جاویگا۔ وہاں وہ تبلیغ اسلام کریگا بعض انگریز مسلمان ہونگے۔ کیا یہ پیش گوئی پوری ہوئی یا نہیں ہوئی۔ وہ کون ہے جو لندن میں ہے۔ وہ کون ہے جو لندن کے ممبروں پر تبلیغ اسلام کرتا ہے۔ وہ کون ہے جس کے ہاتھ پر بعض انگریز مسلمان ہوئے۔ وہ ہے محمدؐ کا غلام۔ مرزا غلام احمدؐ کا غلام۔ وہ قادری چشتی۔ سہروردی نقشبندی کوئی نہیں وہ احمدی ہے۔ ضرور تھا کہ نبی کریمؐ کی نبوت کے مطابق آفتاب مغرب سے نکلے ضرور ہے کہ اُس آفتاب صداقت کے طلوع سے قبل اُفق مغرب سے صبح کا ستارہ نمودار ہو۔ اے مسلمانو! تم کو مبارک ہو۔ اے احمدی قوم تجھ کو ڈبل مبارک وہ صبح کا ستارہ کون ہے ؎

لارڈ آمد از پئے نصرت مرا ۔ چوں شد از بیچارگی زہرم گداز
آں خجستہ تا چہل در خرمنِ فکر ۔ آخرش کردی براد افشائے راز

دہمبے۔

سیف الرحمن شیخ رحمت اللہ فاروق رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بالقابہ

لارڈ موصوف گفتہ تقیق پینتیس سال سے اسلام کے طرف نامعلوم طریق پر آ رہا تھا لیکن کیا یہ بھی میرے اختیار تھا۔ کہ وہ اُس وقت تک رکا رہے جب تک احمدؐ کا شاگرد لندن نہ پہنچ جاوے۔ کیا یہ بھی میرے مرزا کے اختیار تھا کہ جب لارڈ موصوف کے اعلان اسلام کا وقت خدا کے علم میں قریب آجاوے تو اسکا شاگرد ایک موقعہ پر پہنچکر اُس تیس سالہ مکاشفہ کو حقیقت کر دکھائے۔ اگر میں آج واپس آجاؤں تو میرا کام ایک طرح ختم ہو گیا۔ میرے مرشد میرے آقا کے الفاظ ختم ہو چکے۔ کشف میں چند پرندے پکڑنے کا وعدہ ہے۔ لندن میں شاگرد احمدؐ پہنچ گیا۔ ممبر لندن پر اسلام کا وعظ ہو گیا۔ اگر نو مسلم بچوں کو شامل کر لوں۔ تو بیس کی تعداد تک جانور ہم نے پکڑ لئے۔ کشف احمدؐ تمام و کمال پورا ہو گیا اور مرزا کے غلام کا فرض ادا ہو گیا۔ لیکن یہ مرزا کا غلام اور ایسا ہی کل دیگر مرزا کے غلام اُس فرد اکمل کے سب سے پہلے زر خریدہ غلام ہیں۔ جس کا چیدہ غلام خود مرزا غلام احمدؐ علی الاعلان ہے۔ مرزا غلام احمدؐ دنیا میں اپنی ذات منوانے نہیں آیا۔ وہ کیوں مسیح موعودؑ بنا۔ اُس نے خود جواب دیا

چوں کہ فراز ستم پرستند مسیح را
غیوری خدا بسرش سکر دہم ہم

مسیح ناصری ایک بات تھی۔ جس سے نادان دنیا نے اُسے خدا بنایا اُس کو تو کوئی فالتو چیز حاصل نہ تھی۔ اُس کے کمالات تو محمدؐ کے بیسیوں غلاموں کو حاصل تھے۔ معین الدین چشتی بھی تو مسیح سے کم نہ تھا ؎

دم بدم روح القدس اندر معین می دمد
من نمی گویم مگر من عیسیٔ ثانی شدم

تو وہ خود کہہ گیا۔ ہاں ہمارا وقت ایک ایسے غلو کا وقت آیا۔ جب مسیح کی اُمت آسمان پر پہنچ گئی۔ نادان دنیا نے ہر طرح اُسے اُلوہیت کا مستحق قرار دیا۔ اسلئے ضرور تھا۔ کہ جو نبی مکرمؐ کل غیر اللہ کی الوہیت کو خاک میں ملانے آیا اُس کا ایک غلام مسیح کی صفات لیکر آوے اور دنیا کو بتلائے۔ کہ تم جن کمالات کے باعث ایک عاجز انسان کو خدا بنا رہے ہو۔ وہ محمدؐ کے ایک غلام میں موجود ہیں اگر مریم کا لال موسوی شریعت کا مسیح ہے۔ تو مرزا غلام احمدؐ شریعت محمدی کا مسیح ہے۔ اگر مسیح کی اُلوہیت کا ثبوت بہت کچھ پیش گوئیوں پر ہے۔ تو آؤ مسیح کی سب پیش گوئیوں کو محمدؐ کے غلام کی اُس پیش گوئی لندن سے ملائیں پھر دیکھو کس طرح مسیح ناصری مسیح محمدی سے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ اے عیسائیو تم مسیح ناصری کی ایک پیش گوئی بھی ایسی کھلا اور صاف اور بین نہ پاؤ گے جیسی مسیح محمدی کی سینکڑوں پیش گوئیاں ہیں۔ اور ان میں سے ایک پیش گوئی یہ لندن کی ہے۔

الغرض حضرت مرزا صاحب کا وجود نبوت محمدی کی صداقت پر ایک مہر ناطق ہے۔ اگر مرزا صاحب نے لندن والا کشف دیکھا تو یہ دراصل اُس واقعہ عظمیٰ کے آغاز کی طرف اشارہ ہے۔ جس کا نام نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں آفتاب مغرب ہے۔ مرزا صاحب کا مشن اور اُن کی زندگی کی غرض و غائت محمدؐ اور محمدؐ ہی تھا۔ وہ اپنے نام کو بلند کرنے نہیں آیا تھا۔ وہ محمدؐ کا نام روشن کرنے آیا تھا۔ اُسی کے گیت گانے آیا۔ اُس کا بول بالا کرنے آیا۔ ہاں اُس کے جلاؤ میں غلام احمدؐ۔ احمدؐ بن گیا۔ خادم محمدؐ محمدؐ بن گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو بھی اسلام کے کمال پر حرف تھا۔ وہ متبوع ہی کیا جو ایک کامل اتباع والے تابع کو اپنے رنگ میں رنگین نہ کرلے۔ وہ اُستاد ہی کیا جو اپنے شاگرد کو اپنا ہم رنگ نہ بنالے۔ تابع نے مطبوع میں جذب ہو کر متبوع کے صفات پیدا کر لئے۔ لوہے نے آگ میں کود کر آتشیں رنگ و لو اختیار کرلی الغرض جو کچھ احمدؐ میں ظاہر ہوا۔ وہ جلال محمدؐ کے قائم کرنے کے لئے تھا۔

اب اے احمدی قوم! اگر تو نے صرف مرزا صاحب کا ہی نام بلند کرنا تھا تو پھر ہمارا لندن کا کام ختم ہو گیا۔ لیکن اگر ہمارا کام اور فرض وہ ہے جو ہمارے آقا اور متبوع حضرت مسیح موعود کا تھا۔ تو ابھی تو آفتاب سے پہلے صرف صبح کا ستارہ طلوع ہی ہوا ہے۔ ابھی تو وہ ستارہ اپنی کامل چمک دمک کو بھی حاصل نہیں کر سکا۔ ابھی تو بہت وقت سورج نکلنے میں ہے کل مسلمانوں کا اور سب سے پہلے تمہارا فرض ہے۔ کہ اس فتح عظیم کو جو مسیح موعودؑ کے غلاموں کو حاصل ہوئی۔ اُس کے شکر میں تم آگے سے بھی بڑھ کر خدا کی راہ میں فدا ہو جاؤ۔ [illegible] شکر تم اس ذیل نعم کی خوشخبری تمہارے لئے ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر کرو۔ لارڈ ہیڈلے کو تم معمولی انسان نہ سمجھو۔ اُس کے مال و منال یا اُس کی حیثیت کی ذرا بھی پرواہ نہ کرو۔ اُس کے دل کی پرواہ کرو۔ جو ایمان سے معمور ہے۔ اُس کی آتش شوق کی پرواہ کرو جو اُس کے تن من کو جلا رہی ہے۔ وہ ایک جوان ہمت انسان ہے۔ اُس کی قلم میں زور ہے۔ اُس کے نام کو خدا نے معزز کیا ہے۔ دیکھو عجب حیرت ناک بات ہے۔ وہی ملک ہے جہاں پر کئی سال سے پولیٹیکل معاملات کے باعث اسلام اور اہل اسلام کو گالیاں دی جا رہی تھیں۔ آج لارڈ ہیڈلے مشرف باسلام ہوتا ہے۔ اور میں نے ۸۰ اخبار دیکھے۔ بجز ایک یا دو کے سب میں یہ واقعہ کسی نفرت کے ساتھ درج نہیں ہوا۔ بلکہ اسلام کی تعریف چھپی ہے۔ یہاں کا نقشہ پلٹ گیا ہے۔ لوگ اسلام کے متعلق حالات دریافت کرتے ہیں۔ مختلف اخبارات میں اسلام کے متعلق استفسارات شروع ہو گئے ہیں۔ لوگ مجھ سے لیکچروں کی درخواست کرتے ہیں۔ ادھر لارڈ موصوف نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ کہ میں اُن کے پاس رہوں اور شروع سے لیکر اخیر تک اُن کے ساتھ قرآن پڑھوں۔ اور کل اسلام کے مطالب سمجھاؤں اور اپنی طرف سے اُن کو اپنا نمونہ بنا دوں۔ جو حرص خدا نے تو لے لئے لارڈ موصوف کے دل میں ڈالا ہے۔ وہ خدا نے چاہا تو ہمیں ایسا ہی بنا کر رہیگا۔ اب بتلاؤ ایک آدمی کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ اللہ کی قدرت کے صدقے ادھر چوہدری فتح محمدؐ صاحب درد چشم سے بیمار ہوئے اور آدھر خدا تعالیٰ نے مجھے خاص الخاص ہمت دیدی۔ چوہدری صاحب موصوف تو آخر یہاں ہاتھ ہی بٹانے آئے تھے۔ وہ ہر طرح قابل لائق ہے اخلاص اور شوق ہی اُنہیں یہاں لایا۔ لیکن اب بیماری کے آگے کیا ہو سکتا ہے۔ خدا جانتا ہے اگر اُس کا خاص فضل شامل حال نہ ہو۔ تو یہ کام میرے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔

خدارا انتظام کرو کسی بزرگ کو بھیجو۔ میں کہتا ہوں چوہدری فتح محمدؐ صاحب اچھا بھی ہو جاوے اور ضرور ہے کہ خدا اُنہیں صحت دے گا۔ پھر بھی ایک زبردست آدمی کی ضرورت ہے۔ ایک تو اس قدر طبائع میں انتشار یہاں پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ایک شخص رات دن دورہ کرے اور لیکچر دیتا پھرے۔ علاوہ ازیں یہاں کے مشن کی مالی حالت اب مضبوط نہیں اسکا پورا بندوبست کرو۔ اور فنڈز کو زیادہ وسیع کرو تا کام میں ہرج واقع نہ ہو

ریویو

قاعدہ یسرنا القرآن ترمیم یہ قاعدہ جسے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نظر ثانی کے بعد پانچویں دفعہ شائع کیا ہے بچوں اور بوڑھوں اور ہر ایک شخص کے لئے جسے قرآن شریف پڑھنے کا شوق ہو بہت مفید ہے۔ بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ ایک بچہ نے اس قاعدہ کو گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پڑھنے سے چھ ماہ میں قرآن شریف ختم کر لیا۔ اور کئی بوڑھے آدمیوں نے جو قرآن شریف پڑھنے سے مایوس ہو چکے تھے۔ اس قاعدہ پر الف با۔ تا۔ ثا شروع کر کے چار ماہ کی قلیل مدت میں قرآن شریف ختم کر لیا۔ جہاں جہاں اس قاعدہ کا تجربہ کیا گیا ہے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جس نے اسے دیکھا ہے پسند کیا ہے۔ ہم جملہ مسلمانوں سے جو اپنے بچوں کو بہت جلد قرآن شریف پڑھا لینے کے خواہشمند ہوں۔ بزور سفارش کیجاتی ہے۔ کہ وہ جملہ بیکار عربی قاعدے ترک کر کے صرف اس قاعدہ کا عام طور پر ملک میں رواج دیں۔ تو انشاء اللہ بہت مفید نتائج نکلنے یقینی ہیں۔ مکمل قاعدہ کی قیمت ۴ر ہے۔ جو اس کی ضخامت کے لحاظ سے بہت کم ہے۔

قابلِ عمل نصائح

ہمارے ایک معزز کرم فرما نے مندرجہ ذیل کلمات برائے اندراج اخبار ارسال فرمائے ہیں۔ جو بلاشک و شبہ اسلامی تعلیم کا نچوڑ ہیں امید ہے کہ ہمارے معزز ناظرین انپر عمل کرنے کی کوشش فرماویں گے۔ ہمارا معزز نامہ نگار ولایت کا ڈگری یافتہ اور اسلام کے درد سے لبریز دل رکھتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ نوجوانوں کو اس نیک نفس نوجوان کی طرح عملی طور پر اسلام کا نمونہ بنائے۔ آمین!

(۱) زمانہ آغاز کی تنگ گانٹھوں کو انسان پچھلی عمر میں کھول نہیں سکتا
(۲) مہذب آدمی وہ نہیں جس کا جسم تندرست ہو۔ بلکہ وہ جس کا دل تندرست ہو
(۳) انسان حیوان ہے۔ جسکا ضمیر نیک نہیں ہے۔
(۴) دین انسان کو دنیا میں فارغ البال کرتا ہے۔
(۵) دنیا میں کامیاب ہونے کے لئے مذہب کی سخت ضرورت ہے
(۶) اپنے پیدا کرنے والے سے اُلفت رکھو۔ اور ایسے کام کرو کہ تم کو اُن کے سبب سے کبھی خوف میں مبتلا نہ ہونا پڑے۔
(۷) استعمال مذہب صرف اپنے مذہب والوں پر ہی نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ دوسرے مذاہب والوں سے بھی ویسا ہی ہونا چاہئے۔
(۸) خدا کی اس میں خوشی ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کو خوش دیکھے۔ اسی طرح تمہارا بھی حق ہے۔ کہ تم اپنے ماتحتوں کو خوش دیکھو۔

ایک قابلِ تقلید مثال

مکرم و معزز شبیر محمدؐ صاحب ضلع گجرات سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پوہڑانوالہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس میں بمشکل چار پانچ احمدی ہیں۔ چند یوم ہوئے۔ مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب امام مسجد جہلم سے اس گاؤں میں آئے۔ اور جمعہ میں آپ نے اشاعت اسلام کے بارہ میں تحریک کی جسپر غریب زمینداروں نے کہا۔ کہ اگر آپ خود بھی اس نیک کام میں عملی طور پر حصہ لیکر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔ تو ہم حسب مقدور مدد دیں گے اور نہر پر آپ کی مزدوری کر کے جو کچھ ہمیں ملیگا ہم اشاعت اسلام کے فنڈ میں دے دیں گے۔ چنانچہ چندہ جمع کیا گیا اور آناً فاناً چند غریب آدمیوں نے سات روپے بارہ آنے جمع کر دیئے۔ اللہ تعالےٰ ان سب پُر جوش اور مخلص احباب کو بہت بہت جزائے خیر دے۔ اور جملہ احباب کو اس چھوٹی سی غریب جماعت کی عملی طور پر تقلید کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت رحمتیں اور فضل ہوں ایسے بھائیوں پر جو کوئی موقعہ اشاعت اسلام میں امداد دینے کا جانے نہیں دیتے۔

حضرت علیؓ کی نصیحت مالک اشتر کو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مالک اشتر کو والئے مصر بناتے ہوئے جو نصائح کہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے "خبردار خود پسندی کے قریب نہ جانا۔ اور جس چیز کو پسند کرو اُس پر بھروسہ نہ کرنا۔ اور اپنی تعریف سنکر خوش نہ ہونا۔ کیونکہ شیطان کے مکائد میں سے یہ مضبوط فریب ہے۔ جس سے وہ محسنوں کے احسان برباد کرتا ہے"۔

جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی تعداد۔ اس سال سالانہ جلسہ قادیان کے موقعہ پر باہر سے آنیوالے مہمانوں کی تعداد تین اور چار ہزار کے درمیان تھی مستورات سو کے

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

بیسویں صدی کا مذہب

(لیکچر جناب ڈاکٹر سینڈر ریتھ صاحب موحد پادری بمقام لاہور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مذاہب کسی خاص کتاب پر منحصر نہیں ہے کیونکہ پیشتر اسکے کہ مقدس صحائف دنیا میں نازل ہوئے مذہب موجود تھا۔ خدا خود انسان کے اندر بولتا تھا۔ پس ہم کو زندہ خدا کا زندہ الہام ہونا چاہیئے ✦

مذہب کسی پیغمبر پر منحصر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مذہب ہی تھا جو کہ پیغمبروں کی ہستی کو وجود میں لاتا ہے ✦

سب مذاہب میں کمزوریاں نہیں کیونکہ

(۱) زمانہ کے حالات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے ✦

(۲) اخلاقی اور ذہنی قوائے انسان کے بدلتے رہتے ہیں۔

(۳) مختلف مذہبی لوگوں کا نمونہ اچھا نہیں ہوتا ✦

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مختلف مذاہب جو حالتیں پیش کرتے ہیں۔ اُن میں کچھ نہ کچھ کمزوری ضرور ہوتی ہے۔ سب مذاہب جہاں تک روحانی صداقتوں اور کمال کا تعلق ہے۔ ایک دوسرے کی بہنیں ہیں۔ اگرچہ اُن میں بعض اختلاف بھی ہیں ✦

پس بہتر سے بہتر مذہب وہ ہے:۔

(۱) جن میں آزادی اور عقل کے استعمال کا زیادہ دخل ہے۔ یعنی وہ جو اپنے ذمہ داروں کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں تا عقل اُن میں آکر اپنا زور خرچ کرے۔ مجھے یہ تعلیم دیجاتی تھی۔ کہ فلاں کتاب کو نہ پڑھوں اور فلاں وعظ کو نہ سنوں ایسا مذہب اچھا نہیں کہلا سکتا۔ پس وہ مذہب اچھے ہیں۔ جو اپنے دروازے راستی کے لئے کھول دیتے ہیں ✦

(۲) وہ مذہب جو انسان میں اُمید۔ توکل۔ اور ایمان کا مادہ زیادہ پیدا کرتا ہے وہ اچھا ہے ✦

(۳) وہ مذہب جو توحید کے متعلق زیادہ مضبوط ہے وہ سب سے اچھا ہے ✦

(۴) وہ مذہب جو انسان کے اخلاق کو اعلےٰ بنائے۔ وہ سب سے اچھا ہے ✦

(۵) وہ مذہب سب سے اچھا ہے جو ایسی تعلیم دے۔ کہ انسان اُس پر عمل کر سکے اور کامیاب ہو کیونکہ خدا نے ہمیں اس دنیا میں پیدا کیا۔ پس ضروری ہے۔ کہ نہ صرف عاقبت میں بلکہ اس دنیا میں بھی اُسکے ذریعہ کامیاب ہو جاویں اور یہ دنیا ہی ہمارے لئے بہشت ہو جاوے سب سے پہلا فرض اپنے مذہب کا یہ ہے کہ ہم کو اس دنیا میں جنتی زندگی کا وارث ٹھہرائے ✦

اس قسم کے مذہب کو بیسویں صدی کی ضرورت ہے۔ بیسویں صدی مذہب کے خلاف نہیں ہے لیکن وہ اچھے مذہب کو حاصل کرنا چاہتی ہے بیسویں صدی کے مذہب کا فرض ہوگا کہ وہ لوگوں کو دہریت سے بچائے۔ اور لوگوں میں ایسی حالت پیدا کر دے۔ کہ جب یہ اُن کے پیش کی جاوے تو فوراً اُس سے نفرت ظاہر کریں۔ ضرورت ہے ہمیں ایک مذہب کی جو ہمیں اعلےٰ اور شریفانہ زندگی عطا کرے ✦

بیسویں صدی کے مذہب کے تین فرائض ہونگے:۔

(۱) صداقت ہی صداقت ہو۔ اور خدا سے ہو۔ اس لئے بے عیب اور بے ضرر ہو۔ اور انسان اُس پر چلنے سے ہر بلا سے محفوظ رہ سکے ✦

(۲) اُس سے نیکی کا انتشار ہو۔ اعلےٰ اخلاق پیدا کرے ایمان کو بڑھاوے سوسائٹی میں اخلاقی جرأت پیدا کرے ✦

(۳) ہمدردی بنی نوع انسان کا مادہ پیدا کرے خود غرضیوں سے انسانوں کو پاک کرے۔ اُن کو جو اپنے سے درجہ میں کم اور حالت میں کمزور ہوں۔ مدد دینے کی تڑپ دل میں ڈالدے خواہ وہ کسی قوم اور ملک کے ہوں۔ یہ صفات باری تعالےٰ ہیں۔ ان کے ہم میں پیدا ہونے سے ہمارا تعلق خدا سے بڑھیگا اور خدا ہم سے کلام کریگا۔ خدا کا ہم قرب حاصل کرینگے جب خدا ہمارے نزدیک ہو جاویگا۔ ہم میں اُمید اور توکل اور ایمان بہت بڑھ جاویگا۔ اور ہماری زندگی بہت اطمینان اور سکینت سے بھر جاویگی۔ اور ہم خوش ہونگے ✦

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم خدا پر ایمان لاویں۔ اور اپنے فرائض کو پورے طور پر ادا کریں۔ اور دنیا کو ایک اپنا کنبہ سمجھتے ہوئے ہر ایک سے ہمدردی اور محبت سے پیش آویں ✦

کلکتہ کے عظیم الشان اسلامی جلسہ کی کارگذاری

معزز ہمعصر الہلال نے اپنی ۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء کی اشاعت میں ٹاؤن ہال کلکتہ کے اسلامی جلسہ منعقدہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۳ء کی مفصل روئداد درج کی ہے جس کا شروع میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا فوٹو بھی دیا ہے خلاصہ حسب ذیل ہے

اطلاع میں دو بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ مگر وقت مقررہ سے پہلے ہی تمام جگہ سامعین کی کثرت سے رک چکی تھی۔ جلسہ کا افتتاح قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوا۔ اور جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب پنشنر کلکٹر کلکتہ صدر جلسہ قرار پائے۔ مولوی صاحب نے اپنی مختصر مگر جامع افتتاحی تقریر میں سلسلہ اشاعت و تبلیغ اسلام کی اہمیت کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی اور جو غفلت مسلمانوں نے اس معاملہ میں آج تک برتی ہے اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے جناب لارڈ ہیڈلے بالقابہ کے قبول اسلام پر مسرت ظاہر کی اور ساتھ ہی اس کے فرمایا کہ:۔

حضرات! ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے مہمان (لارڈ ہیڈلے) کا خیر مقدم بجا لائیں اور ساتھ ہی جہاد حق اور ایثار و فدویت کی اُس مثال عظیم کی وقعت کے اعتراف میں بخل نہ کریں جو جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے مقیم لنڈن نے اسبارے میں ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ جیسا کہ آپ تمام لوگوں پر واضح ہے خواجہ صاحب بغیر کسی جماعتی اور قومی اعانت کے محض اپنے ذاتی ولولہ و شوق سے انگلستان گئے۔ اور اشاعت اسلام کا کام شروع کردیا کوئی کام جو اپنے اندر سچائی رکھتا ہو کبھی بھی ضائع نہیں جاتا۔ چند ماہ کے قیام کے بعد ہی انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ان کا مشن کس درجہ بہترین توقعات کا مستحق ہے۔ کچھ شبہ نہیں کہ لارڈ ہیڈلے جو عرصہ سے اپنے اندر اسلام کی صداقت کا اعتراف رکھتے تھے۔ ایک ایسے رفیق کے منتظر تھے۔ جو ان کے بعض شکوک کا ازالہ کردے اور جسکی رفاقت اس جنگ عظیم میں ان کے لئے معین و مددگار ہو جو صداقت اور بند رسم و رواج و تقلید آبا و اجداد میں ان کے سامنے برپا تھی۔ پس خواجہ کمال الدین کے حسن کوشش نے عین موقعہ پر پہنچا دیا تاکہ وہ اس خدمت کو انجام دے

حضرات! ہمارا مقدم فرض ہے کہ اس موقعہ پر ہم سب خواجہ صاحب کی اعانت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور انہیں اس مقدس راہ میں تنہا نہ چھوڑیں جو فی الحقیقت ہم سب کی راہ ہے"

اس کے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا گیا:۔

"مسلمانان کلکتہ کا یہ جلسہ خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے کا دلی شکر ادا کرتا ہے۔ کہ وہ اسلام کو اقوام یورپ کے سامنے اسکی اصلی روشنی میں پیش کر رہے ہیں اور جو غلط فہمیاں اور تہمات یورپ میں صدیوں سے قائم ہیں۔ اُس کے استیصال کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ نیز یہ جلسہ انہیں مبارکباد دیتا ہے کہ انکی ابتدائی کوششوں کے نتائج نہایت امید افزا ہیں"

جناب ایڈیٹر صاحب الہلال نے اس رزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے مسئلہ اشاعت و تبلیغ اسلام کے موضوع پر کامل ایک گھنٹہ تک تقریر کی اور بالتفصیل ان تمام موانع کار کو بیان کیا جنکی وجہ سے یہ مسئلہ باوجود ایک تسلیم کردہ اور ضروری العمل مسئلہ ہونے کے ابتک ہندوستان میں عملی نمونے پیش نہ کرسکا۔ دوران تقریر میں لائق مقرر نے فرمایا کہ:۔

"اس تاریکی میں ایک روشنی مجھے نظر آرہی ہے اور تاریکی جتنی شدید ہو اتنا ہی روشنی کا چہرہ بھی زیادہ جمیل و محبوب ہوتا ہے میں اہلیت اور صلاحیت کو بھی اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور ایثار و خلوص بھی کہ شرط اولین راہ تھی کہ سامنے موجود ہے یعنی میں خواجہ کمال الدین بی۔ اے مقیم انگلستان کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

بعد ازاں لائق مقرر نے جناب خواجہ صاحب کے ضروری حالات بتفصیل بیان کئے اور کہا کہ سب سے بڑی توقع جو اس جہاد حق کے واقعہ نے پیدا کر دی ہے وہ یہ ہے کہ بغیر کسی اعلان و اظہار کے بغیر کسی دعاوی و مواعید کے اور بغیر کسی قومی اعانت کی طلب کے وہ خود بخود انگلستان چلے گئے اپنا روپیہ صرف کیا اور مقیم ہو گئے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ راہ بغیر ذاتی قربانی کے طے نہیں ہو سکتی اور محض انجمنوں کے غلغلے وہ کام نہیں کر سکتے جس کے لئے جان نثار دلوں کے خاموش اضطراب کی ضرورت ہے

؎ کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد"

اس کے بعد آپنے لارڈ ہیڈلے بالقابہ کا ذکر خیر فرمایا اور اپنی مدلل اور پراثر تقریر کو ان کلمات پر ختم کیا کہ:۔

وقت آگیا ہے کہ مسلمانان ہند وقت کی ساعدت موسم کی موافقت۔ اسباب کی فراہمی اور توفیق الٰہی کی بخشش کے اس بہترین وقت کو سمجھیں اور خواجہ کمال الدین کو اس راہ میں تنہا نہ چھوڑیں۔ خدا کے کار و بار ہماری اعانت کے محتاج نہیں انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید اور ایثار و خلوص ایک حقیقت ہے جس کی عزت کو خدا کبھی بھی شرمندہ ناکامی نہیں کرتا اس کا وعدہ ہے کہ:۔ انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثیٰ پس آج مسلمانان ہند خواہ اس مشن کی مدد کریں خواہ اُسے تنہا چھوڑ دیں۔ اگر یہ کام سچا ہے اور یقیناً مخلص تو یاد رکھو کہ اسکی کامیابی بھی قطعی ہے البتہ اگر تم نے اسکی اعانت و خدمت کی سعادت حاصل نہ کی تو یہ شرمندگی و رسوائی کا ایک داغ سیاہ ہوگا جو مسلمانان ہند کے چہروں پر ہمیشہ کے لئے رنگ جائیگا۔

اس تجویز کے سلسلے میں حاضرین کے اصرار و اشتیاق سے جناب فاضل محترم سید محمد توفیق بے صاحب آف قسطنطنیہ حال مقیم کلکتہ نامہ نگار "سبیل الرشاد" آستانہ نے شُستہ و فصیح عربی و فارسی میں تقریر کی جس کے ضمن میں آپنے فرمایا کہ "آج یورپ تعلیم اسلامی کیلئے تشنہ ہے مگر پانی پلانیوالے بے خبر ہیں۔ خواجہ کمال الدین کے رسائل و مضامین میں نے پڑھے ہیں انکی خلوص و ایثار کی میرے دل میں بڑی عظمت ہے بلاشبہ تمام عالم اسلامی کا فرض ہے کہ انکی مادی و معنوی اعانت کیلئے آمادہ ہو جائے۔ میں انشاء اللہ بلاد عثمانیہ میں بھی عنقریب اس کام عظیم کی تحریک کرونگا۔ اسکے بعد حسب ذیل دو تجاویز پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ مبارکباد دیتا ہے لارڈ ہیڈلے کو کہ انہوں نے ایک عرصہ کے تجربہ اور غور و فکر کے بعد اسلام قبول کیا اور اسلام کے دائرہ اخوت میں انکا خیر مقدم بجا لاتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ التجا کرتا ہے تمام مسلمانان ہند بالخصوص مسلمانان کلکتہ سے کہ خواجہ کمال الدین صاحب مقیم ووکنگ لنڈن کی مادی و معنوی اعانت کے لئے مستعد ہو جائیں اُس مقدس اشرف کام میں جو انہوں نے کامل ایثار نفس اور خلوص للہیت کے ساتھ شروع کیا ہے۔ سب سے آخر تجویز کی بنا پر ایک سب کمیٹی کی تحریک کی گئی جو ۲۵ ممبروں پر مشتمل ہو۔ لیکن ممبروں کے انتخاب کو ایک دوسرے جلسے پر ملتوی کیا گیا۔ آخری تجویز یہ تھی کہ تمام تجاویز کی نقل خواجہ صاحب اور لارڈ ہیڈلے کی خدمت میں روانہ کر دی جائے۔ ان تجاویز کے متعلق جناب ڈاکٹر سہروردی صاحب مولوی محمد نسیم صاحب وکیل مونگھیر مولوی واحد حسین صاحب بی۔ اے وکیل ہائیکورٹ کلکتہ نواب سلطان عالم اشرفی مولوی مجیب الرحمٰن صاحب اڈیٹر مسلم مولوی محمد اکرم صاحب۔ ایڈیٹر محمدی وغیرہ دیگر بزرگوں نے اردو و انگریزی میں تقریریں کیں:۔

پیغام صلح۔ ہم جملہ مسلمانان کلکتہ خصوصاً جناب مولانا مولوی ابوالکلام صاحب ایڈیٹر الہلال و دیگر بزرگان کلکتہ کے جنہوں نے اشاعت اسلام اسلام کے کام میں جناب خواجہ صاحب کی مادی و معنوی اعانت کا وعدہ فرمایا ہے بہت ممنون ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو دین و دنیا میں حسنات نصیب کرے اور اُن کے مالوں اور جانوں میں بیش از بیش برکات دے ہمیں یقین ہے کہ مسلمانان کلکتہ عملی پہلو میں ایک ایسی یادگار قائم کرنیکی کوشش کرینگے۔ جو ہندوستان کے دوسرے شہروں کیلئے قابل تقلید ہو۔ ہمارے بھائی اس کام میں جسقدر اپنی ایثار سے کام لینگے اُسی قدر یہ کام مضبوط ہو اور اسکا دائرہ وسیع ہوتا چلا جائیگا خواجہ صاحب محض کمی روپیہ کے باعث عارضی طور پر ہندوستان میں واپس آنا چاہتے ہیں۔ گو ان کی جگہ ایک اور مکرم بھائی جو ہر طرح اس کام کے اہل ہیں ولایت جا رہے ہیں تاہم ولایت میں جیسے روحیں بکثرت تیار ہو جانے پر ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ جناب خواجہ صاحب کچھ عرصہ کیلئے بھی انگلستان سے غیر حاضر ہوں۔ ہمارا دوسرا بزرگ بھائی رسالہ کا چارج لیکر قرآن شریف انگریزی کے انطباع کا کام اپنے ذمہ لے لیگا۔ اور خواجہ صاحب تمام ملک میں دورہ کرکے پیاسی روحوں تک اسلام کے شیریں چشمہ کا آب حیات پہنچائیں گے۔

سب سے مقدم اسوقت مادی اعانت کا مسئلہ ہے ہم بفضل خدا مالی اعانت کی زیادتی کیساتھ ہی اسلامی مشنریوں کی تعداد میں بھی اضافہ کرتے جائینگے جو انشاء اللہ ہر طرح اس کام کے علمی اور عملی طور پر اہل ہونگے۔ ضرورت ہے کہ دیگر بلاد کے مسلمان بھی مسلمانان کلکتہ کی تقلید کرکے اس مبارک کام میں عملی حصہ لیں یکمشت عطایا کے علاوہ دوامی امداد کے حصول میں بھی کوشش کرنی ضروری ہے اسوقت تک جناب علامہ مولوی شبلی صاحب نعمانی اور خانصاحب محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار گوجرانوالہ اور جناب ملک بہار خاں صاحب بیکس ضلع شاہپور نے کمال مہربانی سے علی الترتیب ۱۰ روپیہ ۱۰ روپیہ ماہوار اعانت کا انتظام فرمایا ہے ہماری خواہش ہے کہ اسطرح ایسے دوامی اور مستقل چندوں کی تعداد ہزار روپیہ بلکہ لاکھوں روپیہ تک ہونی چاہیئے تاکہ اسلام کا مبارک پیغام یورپ اور امریکہ کے چپہ چپہ تک پہنچایا جا سکے ✦

بمفت ایں اجر نصرت را بہ دستت اے اخی دادند ✦ قضائے آسمان است ایں بہر صورت شود پیدا

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد ✦ خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

[illegible] لاہور سے باہتمام خلیفہ رجب الدین صاحب پبلشر شائع ہوا۔